فہرست جلد ثانی جائزۃ الشوذی ترجمۂ ترمذی

کہ رسالہ مذکورہ بھی جز ذکر اسکا مقدمہ اولنی تصور فرماوین فقط وآخر دعوینا ان الحمد للہ رب العالمین۔

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الْاَطْعِمَۃِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہہ ابواب ہین کہانونکے جو وارد ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَاجَآءَ عَلٰی مَاکَانَ یَاْکُلُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ باب اس بیان مین کہ آنحضرت کسپر کہانا کہاتے تہے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ مَا اَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی خِوَانٍ وَلَا فِیْ سُکُرُّجَۃٍ وَلَا خُبِزَ لَہٗ مُرَقَّقٌ فَقُلْتُ لِقَتَادَۃَ فَعَلٰی مَا کَانُوْا یَاْکُلُوْنَ قَالَ عَلٰی ہٰذِہِ السُّفَرِ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا نہین کہایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خوان پر اور نہ چہوٹی تشتریون مین اور نہ پکائی گئی آپکے لئے چپاتی پتلی پہر کہا مینے قتادہ سے کسپر کہاتے تہے فرمایا اُنہون نے انہین دسترخوانون پر **ف** یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے کہا محمد بن بشار نے یونس جو ہے سند مین یونس اسکاف ہین اور روایت کی ہے عبدالوارث نے سعید بن ابی عروبہ سے اُنہون نے قتادہ سے اُنہون نے انس سے مانند اسکے **بَابُ** مَاجَآءَ فِیْ اَکْلِ الْاَرْنَبِ باب خرگوش کے کہانے مین **عَنْ** ہِشَامِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّہْرَانِ فَسَعٰی اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلْفَہَا فَاَدْرَکْتُہَا فَاَخَذْتُہَا فَاَتَیْتُ بِہَا اَبَا طَلْحَۃَ فَذَبَحَہَا بِمَرْوَۃٍ فَبَعَثَ مَعِیْ بِفَخِذِہَا اَوْ بِوَرِکِہَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَکَلَہٗ فَقُلْتُ اَکَلَہٗ قَالَ قَبِلَہٗ **ترجمہ** روایت ہے ہشام بن زید سے کہا سنا مینے انس سے کہتے تہے کہ بہگایا ہمنے ایک خرگوش کو مرالظہران مین کہ نام ایک مقام کا ہے قریب مکہ کے سو دوڑے اصحاب آنحضرت کے اسکے پیچہے اور مینے پالیا اُسکو اور پکڑ لیا پہر اُسکو ابوطلحہ کے پاس لایا سو ذبح کیا اُسے پتہر سے اور بہیجا میرے ساتھ سرین اسکا یا ران اُسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سو کہایا آپنے راوی کہتا ہے مینے پوچہا اپنے شیخ سے کیا کہایا اسکو کہا قبول کیا اسکو **ف** اس باب مین جابر اور عمار اور محمد بن صفوان اور محمد بن صیفی سے بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہ اکل خرگوش مین کچہہ مضائقہ نہین اور بعضون نے مکروہ کہا ہے خرگوش کو اسلئے کہ اسکو خون آتا ہے یعنے حیض **کا مترجم** کہتا ہے کہ عمل حدیث پر اولی ہے اور علت اسکی بحدیث ثابت ہے **بَابُ** فِیْ اَکْلِ الضَّبِّ باب ضب کے کہانیکے بیان مین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اَکْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا اٰکُلُہٗ وَلَا اُحَرِّمُہٗ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ آنحضرت سے کسی نے پوچہا گوہ کی کہانیکو فرمایا آپنے مین اُسے نہین کہاتا اور اسے حرام بہی نہین کرتا **ف** اس باب مین عمر اور ابی سعید اور ابن عباس اور ثابت بن ودیعہ اور جابر اور عبدالرحمن بن حسنہ سے بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا اہل علم نے گوہ کی کہانے مین سو رخصت دی ہے بعض اہل علم نے اصحاب نبی وغیرہم سے اور مکروہ کہا بعضون نے اور مروی ہوا ابن عباس سے کہ فرمایا اُنہون نے کہائی گئی گوہ دسترخوان پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور چہوڑ دی آپنے بسبب نفرت طبعی کے یعنے نہ بسبب حرمت شرعی کے **مترجم** غرض اسکی حلت مین کسیطرح شک نہین اور حضرت سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا ہمارے ملک مین نہین ہوتی اسلئے ہمکو اچہی نہین معلوم ہوتی باقی اصحاب نے آپکے دسترخوان پر کہائی ہے **بَابُ** مَاجَآءَ فِیْ اَکْلِ الضَّبُعِ باب بجو کے کہانے کے بیان مین **عَنْ** ابْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ اَلضَّبُعُ اَصَیْدٌ ہِیَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اٰکُلُہَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَقَالَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** روایت ہے ابن ابی عمار سے کہا اُنہون نے پوچہا مینے جابر سے کہ بجو شکار ہے کہا ہان یعنے اُسکے مارنے سے محرم پر جنایت آتی ہے کہا مینے کہ کہاؤن مین کہا اُنہون نے ہان پوچہا مینے کیا فرمایا ہے آنحضرت نے کہا ہان **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہین بعضے اہل علم اسی طرف اور کہا اُنہون نے بجو کے کہانے مین کچہہ مضائقہ نہین اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے آنحضرت سے ایک حدیث کراہت مین بجو کے

اور اسناد اُسکی قوی نہین اور بعضون نے اہل علم سے مکروہ کہا اُسکو اور یہی قول ہے ابن مبارک کا کہا یحییٰ بن سعید قطان نے اور روایت کی جریر بن حازم نے یہ حدیث عبداللہ بن عبید بن عمیر سے اُنہون نے ابن ابی عمار سے اُنہون نے جابر سے اُنہون نے عمر سے قول اُنکا اور حدیث ابن جریج کی اصح ہے یعنے جو ابتدا ے باب مین مذکور ہوئی **مترجم** ضبع ایک جانور مشہور ہے فارسی مین اُسی کفتار اور ہندی مین ہنڈار اور جرغ کہتے ہین **عَنْ** خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الضَّبُعِ قَالَ وَيَاْكُلُ الضَّبُعَ اَحَدٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ اَكْلِ الذِّئْبِ قَالَ وَيَاْكُلُ الذِّئْبَ اَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ **ترجمہ** روایت ہے خزیمہ بن جزء سے کہا پوچھا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جرغ کے کہانیکو فرمایا آپنے جرغ بہی کوئی کہاتا ہی پہر پوچھا مین نے بہیڑیے کی کہانیکو فرمایا آپنے بہیڑیا بہی کوئی نیک آدمی کہاتا ہی **ف** اس حدیث کی اسناد کچھہ قوی نہین نہین جانتے ہم اسے مگر اسمعیل بن مسلم کی روایت سے کہ وہ عبدالکریم ابی امیہ سی روایت کرتی ہین اور کلام کیا ہی بعض محدثین نے اسمعیل اور عبدالکریم مین اور عبدالکریم بیٹے قیس کے ہین وہ بیٹے ابی المخارق کے اور عبدالکریم بن جزری ثقہ ہین **بَابُ** مَا جَاءَ فِي اَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ باب گہوڑونکی کہانیکے بیانمین **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ اَطْعَمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سی کہا کہلایا ہمکو آنحضرتؐ نے گہوڑونکا گوشت اور منع کیا گدہون کے گوشت سے **ف** اس باب مین اسماء بنت ابی بکر سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ایسی ہی مروی ہے کئی شخصون سے کہ وہ روایت کرتے ہین عمرو بن دینار سی وہ جابر سی اور روایت کی حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اُنہون نے محمد بن علی سے اُنہون نے جابر سی اور روایت ابن عیینہ کی اصح ہی یعنی جو ابتدائی باب مین مذکور ہوئی اور سنا مین نے محمد سی فرماتی تہی کہ سفیان بن عیینہ احفظ مین حماد بن زید سے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ باب اہلی گدہونکے بیانمین **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ زَمَنَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ منع فرمایا آنحضرتؐ نے عورتون کے متعہ سے جب خیبر فتح ہوا تہا اور پلے ہوے گدہون کے گوشت سے **روایت** کی ہمسے سعید بن عبدالرحمن نے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے زہری سے اُنہون نے عبداللہ اور حسن سے کہ دونون بیٹے ہین محمد بن علی کے کہا زہری نے پسندیدہ تر اُن دونو مین حسن بن محمد ہین اور کہا غیر سعید بن عبدالرحمن نے روایت ہے ابن عُیَیْنہ سی اور تہی پسندیدہ تر اُن دونو مین عبداللہ بن محمد **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَالْمُجَثَّمَةَ وَالْحِمَارَ الْاِنْسِيَّ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا خیبر کے فتح کی دن ہر کچلی والی تیز دندان درندہ سے اور مجثمہ سے اور پلی ہوے گدہون سے **ف** کچلی والے جانور سے وہ جانور مُراد ہی کہ جو دانت شکاری رکہتا ہو اور اسکی تیز دانت مانند نشتر کے ہون اور اُس سے چیز پہاڑ کر کہاوے مثل شیر اور گرگ چیتے بلی کے اور مجثمہ وہ جانور ہی کہ جسکو مانند مکر ہدف بناوین اور تیر لگاوین یعنے ذبح نکرین انتہی قول المترجم **ف** اس باب مین علی اور جابر اور براء اور ابن ابی اوفی اور انس اور عرباض بن ساریہ اور ابی ثعلبہ اور ابن عمر اور ابی سعید سی بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی عبدالعزیز بن محمد وغیرہ نے محمد بن عمرو سی یہہ حدیث اور ذکر کیا اُسمین فقط اتنا ہی کہ منع فرمایا آنحضرتؐ نے ہر ذی ناب سے درندونمین سے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الْاَكْلِ فِي اٰنِيَةِ الْكُفَّارِ باب کفار کے برتنوں کے حکم مین **عَنْ** اَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُورِ الْمَجُوسِ قَالَ اَنْقُوهَا غَسْلًا وَاطْبُخُوا فِيهَا وَنَهَى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ ذِي نَابٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ثعلبہ سے کہا کسی نے پوچھا آنحضرتؐ سے مجوس کی ہانڈیونکو فرمایا آپنے صاف کرو اُنکو دہوکر اور پکاؤ اُنمین اور منع فرمایا ہر جانور درندہ کچلی والے سے **ف** یہ حدیث مشہور ہی ابو ثعلبہ کی روایت سے اور روایت کی گئی اُنسے کئی سندون سے سوا اس سند کے اور ابو ثعلبہ کا نام خرثوم ہے اور اُنکو جرثم بہی کہتے ہین اور ناشب بہی اور مروی ہوئی یہ حدیث ابی قلابہ سی اُنہون نے روایت کی ابی اسماء الرحبی سے اُنہون نے ابی ثعلبہ سے **عَنْ** اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا بِاَرْضِ اَهْلِ كِتَابٍ فَنَطْبُخُ فِي قُدُورِهِمْ وَنَشْرَبُ فِي اٰنِيَتِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْحَضُوهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ صَيْدٍ فَكَيْفَ نَصْنَعُ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُكَلَّبَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ مُكَلَّبٍ فَذُكِّيَ فَكُلْ وَاِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ **ترجمہ** روایت ہے ابو قلابہ سے وہ روایت کرتی ہین ابی اسماء سے وہ ابی ثعلبہ سی کہا اُنہون نے

یا رسول اللہ ہم ایک ملک میں ہیں یہود و نصاریٰ کے کہ پکاتی ہیں انکے ہانڈیوں میں اور پیتی ہیں انکے برتنوں میں فرمایا آپنے اگر نپاؤ تم سوا اُسکے تو دہولو اُسکو پانی سے پہر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ایک ملک میں ہیں کہ وہاں شکار بہت ہے پہر کیا کریں ہم فرمایا آپنے جب چھوڑے تو اپنا کتا شکاری سدہایا ہوا اور لی تو نام اللہ کا پہر مارے وہ تو کہا اُسی یعنی ذبح کی ضرورت نہیں اور اگر سدہایا ہوا نہو تو ذبح کرلے جسکو وہ پکڑے پہر کہا اور جب مارے تو اپنے تیر سے اور نام لے تو اُسپر اللہ کا پہر قتل ہو وہ جانور تو کہا یعنی ضرورت ذبح کی نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** مروی ہے عدی سے کہ انہوں نے عرض کیا کہ ہم شکار کرتے ہیں ساتھ معراض کے فرمایا آپنے جو پہٹ جاوے اُسکے لگنے سے یعنی نوک سے اُسی کہاؤ اور جو اُسکے چوڑان کے لگنے سے مری اُسے مت کہا کہ وہ وقیذ ہے متفق علیہ اور معراض ایک تیر ہوتا ہے چھوٹا کہ اُسکے بہال و پر نہیں ہوتا اور وقیذہ وہ جانور ہے جو غیر محدود چیز سے مثل لاٹہی وغیرہ کے مرے اور اسمیں اتفاق ہے کہ جب شکار کرے معراض سے اور شکار اُسکی تیزی کے طرف سے قتل ہو تو پاک ہے اور اُسکے عرض کی طرف سے مرے تو ناپاک ہے اور کہا ہے فقہانے حلال نہیں جو مارا جاوے گولی سے مطلقاً بنظر حدیث مذکور کے اور مکحول اور اوزاعی وغیرہما فقہاے شام نے کہا ہی کہ حلال ہے جو مرے معراض سے اور گولی سے (مرقات)

باب مَاجَآءَ فِي الْفَأْرَةِ تَمُوْتُ فِي السَّمْنِ باب چوہے کے بیان میں جو گہی میں مر جاوے **عن** مَيْمُوْنَةَ اَنَّ فَارَةً وَّقَعَتْ فِيْ سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ عَنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَكُلُوْهُ **ترجمہ** روایت ہے میمونہ سے کہ ایک چوہا گر گیا گہی میں اور مر گیا پہر پوچہا کسی نے آنحضرت سے سو فرمایا آپنے پہینکدو اُسکو اور جو گرد اُسکے ہے یعنی گہی سے یہ کہاؤ باقی کو **ف** اسباب میں ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے یہ حدیث زہری سے انہوں نے روایت کی عبید اللہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سوال کیا آپ سے کسی نے اور ذکر نہیں کیا اُسمیں میمونہ کا اور روایت ابن عباس کی میمونہ سے صحیح تر ہے اور مروی ہے معمر سے روایت کی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اُسکے اور یہہ روایت غیر محفوظ ہے سنا میں نے محمد بن اسمعیل سے فرماتے تہے حدیث معمر کی زہری سے جو مروی ہے سعید بن مسیب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمیں خطا ہے اور صحیح روایت زہری کی ہے عبید اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے وہ میمونہ سے

باب مَاجَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ بِالشِّمَالِ باب بائیں ہاتہ سے کہانے پینے کی نہی میں **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْكُلْ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکہاوے کوئی تم میں کا اپنے بائیں ہاتہ سے اور نہ پیوے بائیں ہاتہ سے اسلئے کہ شیطان کہاتا ہے اپنے بائیں ہاتہ سے اور پیتا ہے بائیں ہاتہ سے **ف** اسباب میں جابر اور عمر بن ابی سلمہ اور سلمہ بن اکوع اور انس بن مالک اور حفصہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسیطرح روایت کی مالک اور ابن عیینہ نے زہری سے انہوں نے ابی بکر بن عبید اللہ سے انہوں نے ابن عمر سے اور روایت کی معمر نے اور عقیل نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر سے اور روایت مالک اور ابن عیینہ کی صحیح تر ہے

باب مَاجَآءَ فِيْ لَعْقِ الْاَصَابِعِ باب انگلیاں چاٹنے کے بیان میں **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهُ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت نے جب کہاوے تم میں کا کوئی تو چاہیے کہ چاٹ لیوے انگلیاں اپنی اسلئے کہ وہ نہیں جانتا کہ برکت کس میں ہے **ف** اسباب میں جابر اور کعب بن مالک اور انس سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے سہیل کے روایت سے

باب مَاجَآءَ فِي اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ باب گرے ہوے لقمہ کے بیان میں **عن** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَسَقَطَتْ لُقْمَتُهُ فَلْيُمِطْ مَا رَابَهُ مِنْهَا ثُمَّ لِيَطْعَمْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ آنحضرت نے فرمایا جب کہاوے کوئی کہانا اور گر پڑے اُسکا ایک نوالا تو چاہیے کہ دور کردے جسمیں اُسکو شک ہے پہر کہا لے اُسے اور چہوڑ نہ دے اُسے شیطان کے لئے **ف** اسباب میں انس سے بہی روایت ہے **عن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلٰثَ وَقَالَ اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلُتَ الصَّحْفَةَ وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے جب کہانا کہاتے چاٹتے اپنی تینوں انگلیاں اور فرماتے جب گر پڑے کسیکا لقمہ تو دور کرے اُس سے جو بہر گیا ہو اور کہالے اُسکو اور نہ چہوڑے اُسکو شیطان کے لئے اور حکم کیا ہمکو کہ پونچہہ لیں ہم رکابی کو اور فرماتے تم نہیں جانتے کس کہانے میں تمہارے برکت ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** اُمِّ عَاصِمٍ وَكَانَتْ اُمَّ وَلَدٍ لِسِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ

نُبَيْشَةُ الْخَيْرِ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِي قَصْعَةٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ **ترجمہ** روایت ہے ام عاصم سے کہ ام ولد ہیں وہ سنان کی کہا آئی ہمارے پاس نبیشۃ الخیر اور ہم کہانا کہاتی تہے ایک پیالہ مین سو حدیث بیان کی ہمسے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کہاوے کسی برتن مین پہر پونچہہ لے یعنی چاٹ لی مغفرت مانگتا ہے اسکے لئے وہ برتن **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسی کو مگر معلی بن راشد کی روایت سے اور روایت کی یزید بن ہارون اور کئی اماموں نے معلی بن راشد سے یہ حدیث **باب** مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَكْلِ مِنْ وَسْطِ الطَّعَامِ باب کہانے کے بیچ سے کہانیکی کراہت مین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ وَسْطَ الطَّعَامِ فَكُلُوا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسْطِهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ برکت نازل ہوتی ہے کہانیکے بیچ سے سو کہاؤ کناروں سے اور نہ کہاؤ بیچ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے معروف ہے فقط روایت سے عطاء بن السائب کے اور روایت کی یہ شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے اور اس باب مین ابن عمر سے بھی روایت ہے **باب** مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ باب لہسن اور پیاز کہانیکے بیان مین **عن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهٖ قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ الثُّوْمِ ثُمَّ قَالَ الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَلَا يَقْرَبْنَا فِي مَسَاجِدِنَا **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہاوے کہا اول ہی نے پہلے لہسن کہا پہر کہا لہسن اور پیاز اور گندنا سو نزدیک نہ آوے ہماری مسجدون مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب مین عمر اور ابی ہریرہ اور ابی ایوب اور ابی سعید اور جابر بن سمرہ اور قرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **باب** مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِ الثُّوْمِ مَطْبُوخًا باب لہسن کی اجازت مین جب پکا ہوا ہو **عن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُولُ نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي أَيُّوبَ وَكَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا بَعَثَ إِلَيْهِ بِفَضْلِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ يَوْمًا بِطَعَامٍ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَتَى أَبُو أَيُّوبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ الثُّوْمُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّي أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہتے تہے کہ اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی ایوب کے مکان پر اور جب کہانا کہاتے آپ تو بہیجتے تہے بقیہ اسکا ابو ایوب کے پاس سو بہیجا ایکدن آپنے ایک کہانا اور نہین کہایا تہا اسمین سے آنحضرت نے پہر جب آئی ابو ایوب آنحضرت کے پاس اور ذکر کیا انہون نے اسکا تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسمین لہسن ہے سو عرض کی انہون نے یا رسول اللہ کیا حرام ہے وہ فرمایا نہین ولیکن مین اسے مکروہ رکہتا ہوں بسبب بو اسکے کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** عَلِيٍّ قَالَ نُهِيَ عَنْ أَكْلِ الثُّوْمِ إِلَّا مَطْبُوخًا **ترجمہ** روایت ہے علی سے کہا منع ہی کہانا لہسن کا مگر یہ کہ پکا ہوا ہو **ف** اور مروی ہوا ہی یہ علی سے کہ کہا انہون نے منع ہے کہانا لہسن کا مگر پکا ہوا ہو قول انہین کا یعنی موقوفا روایت کی ہمسے ہناد نے انہون نے وکیع سے اُن نے اپنے باپ سے اُن نے ابی اسحق سے اُن نے شریک بن حنبل سے اُن نے علی سے کہ مکروہ کہا انہون نے کہانا لہسن کا مگر یہ کہ پکا ہوا اس حدیث کی اسناد کچہ قوی نہین اور مروی ہوئی ہے شریک بن حنبل سے انہون نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا **عن** أُمِّ أَيُّوبَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِمْ فَتَكَلَّفُوا لَهُ طَعَامًا فِيْهِ مِنْ بَعْضِ هٰذِهِ الْبُقُولِ فَكَرِهَ أَكْلَهُ فَقَالَ لِأَصْحَابِهٖ كُلُوهُ فَإِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أُوْذِيَ صَاحِبِي **ترجمہ** روایت ہے ام ایوب سے خبر دی انہون نے کہ آنحضرت اترے انکے مکان پر یعنے جب ہجرت کرکے مدینہ مین داخل ہوے تہے پہر تیار کیا لوگون نے آپکے لئی کہانا کہ اسمین بعضے سبز چیزین تہین مثل گندنا وغیرہ کے پس ناپسند جانا آپنے اسکا کہانا اور فرمایا اپنے اصحاب سے تم کہاؤ اسلئے کہ مین تمہارے کسی کے برابر نہین ہون مین ڈرتا ہون کہ تکلیف دوں اپنے رفیق کو یعنے فرشتے کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اور ام ایوب بی بی ہین ابو ایوب انصاری کی **روایت** کی ہمسے محمد بن حمید نے انہون نے زید بن حباب سے انہون نے ابی خلدہ سے انہون نے ابی العالیہ سے کہا ابو العالیہ نے اَلثُّوْمُ مِنْ طَيِّبَاتِ الرِّزْقِ یعنے لہسن ہے ایک پاکیزہ رزق سے یعنے حلال ہے اور ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور وہ ثقہ ہین نزدیک اہل حدیث کی اور ملاقات کی ہے انہون نے انس بن مالک سے اور سنی ہین انسے حدیثین اور ابو العالیہ کا نام رفیع ہی اور وہ ریاحی ہین کہا عبد الرحمن بن مہدی نے ابو خلدہ نیک مسلمان تہے **باب** فِي تَخْمِيْرِ الْإِنَاءِ وَإِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ الْمَنَامِ باب برتنون کے ڈہانپنے اور چراغ اور آگ بجہانے مین سوتی وقت **عن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْلِقُوا الْبَابَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ وَأَكْفِئُوا الْإِنَاءَ أَوْ خَمِّرُوا الْإِنَاءَ وَأَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا

وَلَا یَحُلُّ وِکَاءً وَلَا یَکْشِفُ اٰنِیَةً فَاِنَّ الْفُوَیْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَی النَّاسِ بَیْتَهُمْ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بند کرو دروازہ اور باندھو مشک اور
اوندھا دو برتن یا ڈھانپ دو یعنی راوی کو شک ہے کہ اکفئوا کہا یا خمروا اور بجھا دو چراغ اسلئے کہ شیطان نہیں کھولتا بند دروازہ کو اور نہیں کھولتا کسی برتن کو اور چراغ بجھا دو اسلئے
کہ چھوٹا فاسق یعنی چوہا جلا دیتا ہے گھر لوگوں کے **ف** اسباب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے
عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتْرُکُوا النَّارَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ حِیْنَ تَنَامُوْنَ **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں
اپنے باپ سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت چھوڑو آگ اپنے گھروں میں جب سوؤ یعنی بجھا دو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ
الْقِرَانِ بَیْنَ التَّمْرَتَیْنِ باب دو کھجور کا ایک لقمہ کرنیکے بیان میں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّقْرِنَ بَیْنَ التَّمْرَتَیْنِ حَتّٰی
یَسْتَاْذِنَ صَاحِبَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجور ملا کر کھانے سے یہاں تک کہ اجازت لے اپنی ساتھی سے یعنی جو اسکے ساتھ کھجور
کھاتا ہے **ف** اسباب میں سعد مولی ابی بکر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث میں تعلیم ادب ہے کہ کھانے میں اپنی رفیقوں سے زیادہ کھانیکا قصد
نکرے سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات نچھوڑی جو اپنی امت کو تعلیم نکی واللہ آپکے تابع کو کسی معلم کی قیامت تک حاجت نہیں جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء
اللهم ارزقنا اتباعه **بَابُ** مَا جَاءَ فِی اسْتِحْبَابِ التَّمْرِ باب فضیلت میں تمر کے **عَنْ** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْتٌ لَا تَمْرَ فِیْهِ جِیَاعٌ اَهْلُهٗ
ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں تمر نہیں بھوکے ہیں اسکے لوگ **ف** اور اسباب میں سلمی ابی رافع کی بیوی سے
بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے روایت ہشام بن عروہ کی مگر اسی سند سے **بَابُ** فِی الْحَمْدِ عَلَی الطَّعَامِ اِذَا فَرَغَ مِنْهُ باب کھانے
بعد حمد الٰہی کے بیان میں **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَیَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَّاْکُلَ الْاَکْلَةَ اَوْ یَشْرَبَ الشَّرْبَةَ
فَیَحْمَدَهٗ عَلَیْهَا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالی راضی ہوتا ہے اپنے بندے سے کہ کھاوے ایک لقمہ یا پیوے ایک گھونٹ پھر تعریف
کرے اللہ کی اسکے اوپر **ف** اسباب میں عقبہ بن عامر اور ابی سعید اور عائشہ اور ابی ایوب اور ابی ہریرہ سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ کئی لوگوں نے
زکریا ابن ابی زائدہ سے مانند اسکے اور ہم نہیں جانتے مگر ابن ابی زائدہ کی روایت سے **بَابُ** مَا جَاءَ فِی الْاَکْلِ مَعَ الْمَجْذُوْمِ باب جذامی کے ساتھ کھانا کھانیکے بیان میں
عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِیَدِ مَجْذُوْمٍ فَاَدْخَلَهٗ مَعَهٗ فِی الْقَصْعَةِ ثُمَّ قَالَ کُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَکُّلًا عَلَیْهِ
ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پکڑا ہاتھ کوڑھی کا اور داخل کیا اپنے ساتھ پیالی میں پھر فرمایا کہا اللہ تعالی کے نام کے ساتھ اللہ پر بھروسا اور توکل کر کے
ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے یونس بن محمد کے وہ روایت کرتے ہیں مفضل بن فضالہ سے اور مفضل بن فضالہ یہ شیخ بصری ہیں اور
مفضل بن فضالہ مصری دوسرے شیخ ہیں انسے اوثق اور مشہور زیادہ اور روایت کی شعبہ نے یہہ حدیث حبیب بن شہید سے انہوں نے ابن بریدہ سے کہ عمر نے پکڑا ہاتھ مجذوم کا
اور حدیث شعبہ کی میرے نزدیک اشبہ اور اصح ہے **مترجم** مجذوم کے باب میں کئی روایات وارد ہوئی ہیں اور بادی النظر میں اختلاف معلوم ہوتا ہے مگر محققین نے اسمیں
کئی طرح پر توفیق دی ہے اسکا خلاصہ ہم اس مقام پر ذکر کرتے ہیں جابر بن عبد اللہ سے صحیح مسلم میں مروی ہے کہ وفد ثقیف میں ایک مرد مجذوم تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے اُس سے کہلا بھیجا کہ ہمنے تجھ سے بیعت لی تو لوٹ جا اور اپنے پاس نہ بلایا اور بخاری نے تعلیقاً روایت کی ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت نے فرمایا فِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ کَمَا یُفَرُّ مِنَ
الْاَسَدِ یعنے بھاگ تو مجذوم سے جیسا بھاگتا ہے آدمی شیر سے اور سنن ابن ماجہ میں ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا لا تدیموا النظر الی المجذومین یعنے
بہت نظر کرو طرف مجذومین کے اور صحیحین میں ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا لا یوردن ممرض علی مصح یعنے کوئی مریض اونٹوں والا کسی تندرست اونٹوں
والیکے گھر نہ اُترے اور مذکور ہے آپسے کہ فرمایا کلم المجذوم وبینک وبینه قید رمح او رمحین یعنے کلام کر مجذوم سے اور درمیان تیرے اور اسکے ایک یا دو نیزے کا فرق
ہو اور اس مرض کو اطبا کی اصطلاح میں داء الاسد کہتے ہیں اسلئے کہ یہہ مرض اکثر شیر کو ہوا کرتا ہے یا مریض اسکا شیر کی طرح بافتراش یدین بیٹھتا ہے اور یہ مرض اطبا کے
نزدیک علل متعدیہ سے ہے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب کمال شفقت کے اپنی امت پر اسباب وصول عیب سے منع فرمایا اور سد باب فساد کے ارادہ سے یہہ احادیث
ارشاد فرمائی کہ ابدان انکے علل اور امراض سے محفوظ رہیں اور بیشک آنحضرت طبیب الابدان ہیں جیسے طبیب الارواح ہیں اور کبھی رائحہ علیل کا صحیح کو پہونچتا ہے اور

اور اُسکو بیمار کردیتا ہے چنانچہ اکثر امراض مین اسکا معائنہ ہوتا ہے پہر ہم کہتے ہین کہ حدیث باہمین اوران روایتین کسیطرحکا تعارض نہین ہے بحمد اللہ اور احادیث صحیحہ
مین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کبہی تعارض نہین ہوتا اور معاذ اللہ کلام صادق ومصدوق مین تعارض کیونکر واقع ہو کہ جسکی زبان فیض ترجمان سے سوائے حق کے
کچہہ نہین نکلتا وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى جسکی شان ہے پہر جہان تعارض معلوم ہوتین حال سے خالی نہین یا یہہ کہ احد الحدیثین کلام
نبے نہین اور سستی کے اسمین بعض روات نے کی اورایسا ہوتا ہے کہ کبہی راوی ثقہ سے بہی غلطی واقع ہوجاتی ہے یا ایک ناسخ ہی دوسری منسوخ اگروہ قابل نسخ ہے
یا تعارض فہم سامع مین ہوتا ہے فی الواقع تعارض نہین اب ہم کہتے ہین کہ عدوے دو قسم ہے ایک عدوے جذام کا کہ طول مجالست اور کثرت اختلاط سے تاثیر کرتا ہے اور
سل و دق بہی اسی کے مانند ہی اور جرب رطب جو اونٹونمین ہوتی ہے وہ بہی اسی جنس سے ہوتی ہے اور اسی معنی کر آپنے فرمایا کہ مریض اونٹون والا تندرست
اونٹون والیکے پاس نہ اُترے اور دوسرا طاعون کہ ایک شہر مین واقع ہو تو آپنے فرمایا کہ جب کہین ہو تو وہان سے مت نکلو اور جب کسی شہر مین سنو تو وہان مت
جاؤ اسلئے کہ تم خیال کروگے کہ فرار تقدیر الٰہی سے نجات دیتا ہے اللہ کے حکم سے اور بچاؤ طاعون کے شہر مین یعنے اقامت تمہاری جہان طاعون نہین ہے تمہارے
اطمینان دلی اور خاطر جمعی کا سبب ہے پس یہ وہ عدوے ہے کہ جسکے واسطے آپنے فرمایا لا عدوی اور بعضون نے کہا امر اجتناب مجذوم کا استحبابًا ہے اور کہانا اُسکے ساتہ بیان
جواز کے لئے اور یہ دوسرا قول ہے اسکی تطبیق مین اور بعضون نے کہا یہ دونون حکم باعتبار بعض افراد کے ہے کہ بعضے لوگ قوی الایمان اور قوی التوکل ہوتے ہین انکے
واسطے ساتہ کہانیکی اجازت دی اور بعضے ضعیف الایمان ضعیف التوکل [illegible] قول ہے اور ان [illegible]
کو بہت پسند فرمایا اور بعضون نے کہا تاثیر جذام کی کثرت مخالطت اور طول مجالست پر موقوف ہے اور احادیث نفی اسی پر محمول اور ایک دوبار اسکے ساتہ کہانا کچہ مضر
نہین جیسا کہ روایت باب مین واقع ہوا اور یہ چوتہا قول ہے اور بعضون نے کہا مجذوم کا مرض متعدی نہین تہا جسکے ساتہ آپنے کہایا اسکے ابتدائی مرض ہوگی اور جسکی
منع فرمایا اُسکے قدیم المرض لوگ مراد ہین کہ تعدی انکے مرض کی یقینی ہو اور یہ پانچوان قول ہے اور بعضون نے کہا کہ اہل جاہلیت کے اعتقاد مین تہا کہ امراض خود بخود
متعدی ہوتے ہین بغیر اسکے کہ اس تعدیکو مضاف کرین خالق مطلق کیطرف پس انحضرت نے باطل کیا اس عدوے کو اور کہا ایسا مجذوم کے ساتہ تا یقین ہوجاوے کہ موثر
وہی اللہ ہے لا غیر اور نہی کے اسکے قریب ہے تا کہ معلوم ہو [illegible]
اللہ تعالیٰ قادر ہی کہ چاہے تاثیر اُسکی سلب کرے اور چاہے باقی رکہے اور یہ چہٹا قول ہے اور بعضون نے کہا کہ یہ روایات ناسخ و منسوخ مین پہر اگر تاریخ سے تقدم احدہما
کسی علیحدہ معلوم ہوجاوے تو ہم قایل ہونگے ساتہ نسخ کے ورنہ توقف کرینگے ہم اسمین اور بعضون نے کہا کہ ان روایات مین بعض محفوظ ہین اور بعض غیر محفوظ اور کلام کیا حدیث
لا عدوی مین اور کہا انہون نے کہ ابو ہریرہ پہلے روایت کرتے تہے پہر رجوع کیا اُسکی روایت سے ابو سلمہ کہتے ہین مین نہین جانتا کہ ابو ہریرہ بہول گئے یا احد الحدیثین منسوخ
ہوگئی اور حدیث جابر کی جو باب مین مذکور ہے پس وہ ثابت نہین ہے نہ صحیح غایت ما فی الباب ہے کہ ترمذی نے اسکو غریب کہا ہے نہ حسن نہ صحیح اور شعبہ نے کہا بچو ان غرائب
سے اور کہا ترمذی نے [illegible]
دو ہے ثابت نہین انحضرت سے پس احادیث نہی اختلاط کی ساتہ مجذوم کے اولی بالاتباع ٹہری اور یہ آٹہوان قول ہے انتہی خلاصتہ ما فی زاد المعاد لابن القیم

بَاب

ما جاء اَنَّ الْمُؤْمِنَ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ باب اس بیان مین کہ مومن ایک آنت مین کہاتا ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَافِرُ
يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کہاتا ہے سات آنتونمین اور مومن کہاتا ہے
ایک آنت مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور باب مین ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابی نضرہ اور ابی موسیٰ اور جہجاہ انصاری اور میمونہ اور عبد اللہ بن عمرو سے بہی روایت ہے
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ فَاَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ ثُمَّ اُخْرٰى فَحُلِبَتْ فَشَرِبَهُ ثُمَّ
اُخْرٰى فَشَرِبَهُ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ اَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ
اَمَرَ لَهُ بِاُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ انحضرت کے یہان ایک مہمان آیا کافر آپنے حکم فرمایا اُسکے لئے ایک بکری کا کہ دوہی گئی سو پی لیا اسنے پہر دوسری دوہی اور پی لیا پہر تیسری دوہی گئی اور پی لیا یہانتک کہ

مومن ایک آنت مین کہاتا ہے

سات بکریونکا دودہ پی گیا پہر دوسرے دن اسلام لایا سو حکم کیا آپنے اُسکی لئی ایک بکریکا کہ دوہی گئی سو پی لیا اُسنی اُسکا دودہ پہر حکم کیا آپنی دوسری بکریکا تو تمام نکر سکا اُسکی دودہ کو پس

فرمایا آنحضرتؐ نے کہ مومن پیتا ہی ایک آنت مین اور کافر پیتا ہے سات آنتون مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** اس حدیث مین کئی وجہون کا احتمال ہے (۱) یہہ

یہہ فرمانا آپکا اُسی شخص خاص کے نسبت تہا جسکا قصہ اوپر مذکور ہوا (۲) یہہ کہ مومن بسم اللہ کہکر کہاتا ہی اور شیطان اسکا شریک نہین ہوتا کہانے پینے مین بخلاف کافر کے (۳) یہہ کہ

مومن قدر کفایت پر قناعت کرتا ہے اور کافر بسبب فرط حرص و شرہ سے تہوڑی پر قانع نہین ہوتا (۴) یہہ ارشاد آپکا بعض مومنین اور بعض کفار کے واسطے تہا نہ ہر ایک

کے لئی (۵) یہہ کہ مراد سات آنتون سے سات خصلتین ہین یعنے حرص شرہ طول امل طمع سوء طبع حسد سمن کہ کافر کو طعام سے تراب ہے یہ ساتون مقصود مین بخلاف

مومن کے کہ اُسکو فقط ایک دفع حاجت مطلوب ہے (۶) یہہ کہ مومن سے کامل الایمان معرض عن الشہوات نافر عن اللذات مقتصر علی قدر الضرورات مراد ہی ۷ یہہ کہ بعض مومن

معا واحد مین کہاتے ہین اور اکثر کفار سبعۃ امعا مین نہہ یہہ کہ یہہ حکم ہر فرد کا ہی مومن و کافر سے اور اصل مقصود حدیث سے یہی کہ دنیا مین زہد اور بے رغبتی اُسکی لذتون سے

سے اور کافر کو انہماک اور استغراق اسمین ولیس (طیبی) **بَابُ مَا جَاءَ فِي طَعَامِ الْوَاحِدِ يَكْفِي الاِثْنَيْنِ** باب اس بیان مین کہ ایک شخص کا کہانا دو کو کفایت کرتا ہی **عَنْ**

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلاَثَةِ وَطَعَامُ الثَّلاَثَةِ كَافِي الأَرْبَعَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا آپنی کہانا

دو شخصونکا تین کو کافی ہے اور تین کا چار کو **ف** اس باب مین ابن عمر اور جابر سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی جابر نے آپ سے کہ فرمایا آپنے کہانا ایک کا

کافی ہے دو کو اور چار کا آٹھہ کو روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہونے عبدالرحمن بن مہدی سے انہونے سفیان سے انہونے اعمش سے انہونے ابی سفیان سے انہو[illegible]

نے جابر سے یہی حدیث **بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْجَرَادِ** باب ٹڈی کہانیکے بیان مین **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ**

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفی سے کہ کسی نے پوچہا اُنسی ٹڈی کہانیکو کہا انہونے چہہ جہاد کئے ہمنے رسول

خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ کہاتے رہی ٹڈی **ف** ایسی ہی روایت کی سفیان بن عیینہ نے ابی یعفور سے یہ حدیث اور ذکر کیا چہہ جہادونکا اور روایت کی سفیان

ثوری نے ابو یعفور سے یہ حدیث اور کہے اُسمین سات غزوات اس باب مین ابن عمر اور جابر سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو یعفور کا نام واقد ہی اور وقدان بہی

کہتے ہین اور دوسرے ابو یعفور کا نام عبدالرحمن بن عبید بن نسطاس ہے [illegible]

ابن ابی اوفی سے کہا سات جہاد کئی ہمنے آنحضرتؐ کے ساتہ کہاتے تہی ٹڈی اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث ابو یعفور سے انہونے ابن ابی اوفی سے کہا کئی جہاد کئے ہمنے آنحضرت

کے ساتہ کہاتے تہے ہم ٹڈی روایت کی ہمسے یہ حدیث محمد بن بشار نے انہونے محمد بن جعفر سے انہونے شعبہ سے **بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْجَلاَّلَةِ وَأَلْبَانِهَا**

باب جلالہ کے گوشت اور دودہ کی بیان مین **عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْجَلاَّلَةِ وَأَلْبَانِهَا** **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ

منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کے کہانے سی اور اُسکے دودہ سے **ف** اس باب مین عبداللہ بن عباس سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ابن ابی

نجیح نے مجاہد سے انہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنْ لَبَنِ الْجَلاَّلَةِ وَعَنِ الشُّرْبِ**

مِنْ فِي السِّقَاءِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مجثمہ کے کہانے سی اور جلالہ کے دودہ سے اور مشک کے مونہہ سے پانی پینے کو **ف** کہا محمد بن بشار

نے روایت کی ہمسے ابن ابی عدی نے انہونے سعید بن ابی عروبہ سے انہونے قتادہ سی انہونے عکرمہ سے انہونے ابن عباس سے انہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اسکی یہ

حدیث حسن ہے صحیح ہی اس باب مین عبداللہ بن عمرو سی بہی روایت ہے **مترجم** جلالہ جلہ سی مشتق ہے جلہ مینگنی کو کہتے ہین جلالہ وہ جانور ہے جو نجاست خوار ہو کہ اکثر اوقات

اُسکی خوراک نجاست ہو مثل گوہ وغیرہ کے یہانتک کہ اُسکی دودہ اور پسینے اور گوشت مین اُسکا اثر اور بو ظاہر ہو لیس حرام ہے اُسکا کہانا اسطالمین جبتک چند روز وہ نجاست

خواری سے روکا نجائی کہ اثر اسکا دور ہو جائے (مجمع البحار) اور مجثمہ وہ جانور ہے کہ اُسے باندہکر تیر واجبے یا اور کسی ہتیار سے نشانہ ٹہراکر ہلاک کرین اور ذبح شرعی اُسمین نہو

اُسکا بہی کہانا حرام ہے اسلئے کہ باوصف قدرت کے ذبح نہین کیا گیا **بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الدَّجَاجِ** باب مرغی کہانیکے بیان مین **عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ**

عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ يَأْكُلُ دَجَاجَةً فَقَالَ ادْنُ فَكُلْ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ **ترجمہ** روایت ہے زہدم جرمی سے کہا داخل ہوا مین

ابی موسی کے پاس اور وہ مرغی کہا رہے تہے کہا اُنہونے نزدیک ہو اور کہا کہ میں نے دیکہا ہی آنحضرت کو مرغی کہاتے ہوئے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور [illegible]

عَنْ اَبِی مُوْسٰی قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسی سے کہا انہوں نے دیکہا مین نے آنحضرتؐ کو کہ کہاتی گوشت مرغی کا **ف** اور اس حدیث مین اور بہی ذکر ہے اس سے زیادہ یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیے ایوب سختیانی نے یہہ حدیث قاسم سے انہون نے ابی قلابہ سے انہون نے زہدمی سے اور ابو العوام کا نام عمران قطان ہے یہہ حدیث کئی سندون سے زہدم سی اور ہم نہین جانتے اس روایت کو مگر زہدم سے

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَکْلِ الْحُبَارٰی باب حباری کے کہانے کی بیا مین **عَنْ** اِبْرَاھِیْمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِیْنَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ اَکَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰی **ترجمہ** روایت ہے ابراہیم بن عمر بن سفینہ سی انہون نے روایت کیے اپنے باپ سے انہون نے انکے دادا سی کہا کہایا مین نے آنحضرتؐ کے ساتہ گوشت حباری کا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سی اور ابراہیم ابن عمر بن سفینہ نی روایت کیے عمر بن ابی فدیک سے اور کہتے ہین انکو بریہ بن عمر بن سفینہ

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَکْلِ الشِّوَاءِ باب بہنا ہوا گوشت کہانے کے بیا مین **عَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّھَا قَرَّبَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِیًّا فَاَکَلَ مِنْہُ ثُمَّ قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَمَا تَوَضَّاَ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ انہون نے خبر دی راویکو کہ وہ لائین آنحضرتؐ کے پاس گوشت بہنا ہوا بازو کا سو کہایا آپنے پہر کہڑے ہوے نماز کی طرف اور وضو نکیا **ف** اس باب مین عبد اللہ بن حارث او مغیرہ اور ابی رافع سی بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اس سند سے **مترجم** بخاری مین خالد بن الولید سے مروی ہے کہ حضرتؐ کے پاس ایک ضب مشوی لائی اور آپنے قصد کیا کہانیکا پہر خبر دی گئی کہ وہ ضب ہے تو آپ باز رہی اور خالد نے پوچہا کیا وہ حرام ہی فرمایا نہین ہمارے ملک مین نہین ہوتی اسلئے مجہی پسند نہین آتی پہر خالد کہاتی اور آنحضرتؐ دیکہتی تہی ابن شہاب کے روایت مین ضب محنوذ کا لفظ ہی اور مسلم مین بہی ہے اور محنوذ کہتی ہین اُس گوشت کو کہ عرب گرم پتہرون پر رکہکر بہونتا ہے اور حنیذ ہی اسکو کہتے ہین اور اسی قبیل سے ہی قول اللہ تعالی کا فَجَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ

بَابُ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الْاَکْلِ مُتَّکِئًا باب تکیہ لگا کر کہانیکے کراہت مین **عَنْ** اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَلَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا **ترجمہ** روایت ہے ابی جحیفہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی آگاہ ہو کہ مین نہین کہاتا ہون تکیہ لگا کر **ف** اس باب مین علی اور عبد اللہ بن عمرو اور عبد اللہ بن عباس سے بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح نہین جانتے ہم اسکو مگر ابن اقمر کی روایت سے اور روایت کیے زکریا ابن ابی زائدہ او سفیان بن سعید اور کئی لوگون نے علی بن اقمر سے یہ حدیث اور روایت کیے شعبہ نے سفیان ثوری سی یہہ حدیث انہون نے علی بن اقمر سی **مترجم** یہہ حدیث بخاری مین بہی علی بن اقمر سے مروی ہے

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ حُبِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ باب آنحضرتؐ کے حلوا اور عسل دوست رکہنی کے بیا مین **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ آنحضرتؐ دوست رکہتی تہے میٹہے چیز اور شہد کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اور روایت کی یہ علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے اور اس حدیث مین کلام ہے اس سے زیادہ

بَابُ اِکْثَارِ الْمَرَقَۃِ باب شوربا زیادہ کرنیکے بیا مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ الْمُزَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَرٰی اَحَدُکُمْ لَحْمًا فَلْیُکْثِرْ مَرَقَتَہٗ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ لَحْمًا اَصَابَ مَرَقَۃً وَھُوَ اَحَدُ اللَّحْمَیْنِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ المزنی سے کہ فرمایا آپنے جب خریدی کوئی تم مین کا گوشت تو زیادہ کرے اسمین شوربا اُسکا اسلئی کہ اگر نپاوی گوشت تو شوربا اسکا پاوے کہ وہ بہی دو گوشتون مین کا ایک گوشت ہے **ف** اس باب مین ابی ذر سی بہی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے محمد بن فضا کی روایت سے اور محمد بن فضا معبر ہے اور کلام کیا ہے اسمین سلیمان بن حرب نے اور علقمہ بہائی ہین بکر بن عبد اللہ مزنی کے **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحْقِرَنَّ اَحَدُکُمْ شَیْئًا مِّنَ الْمَعْرُوْفِ وَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیَلْقَ اَخَاہُ بِوَجْہٍ طَلِیْقٍ وَاِذَا اشْتَرَیْتَ لَحْمًا اَوْ طَبَخْتَ قِدْرًا فَاَکْثِرْ مَرَقَتَہٗ وَاغْرِفْ لِجَارِکَ مِنْہُ **ترجمہ** روایت ہے ابوذر سی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے نہ حقیر سمجہے کوئی کسی نیک کام کو اور اگر نپاوے کچہہ تو ملاقات کرے اپنی بہائی سی کشادہ روئی اور جب خریدی تو گوشت یا پکاوے تو ہانڈی تو زیادہ کر اسمین شوربا اُسکا اور ایک چلو دی اُسمین سے اپنے ہمسایہ کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی یہ شعبہ نے ابی عمران جونی سے یہہ روایت حسن ہے **مترجم** سبحان اللہ یہ کیا عمدہ سنت ہے کہ جسمین ہمیشہ بآسانی ہمسایہ سے حسن سلوک ہو سکتا ہے اور اسکی ادا مین لوگ کوئی مانع نہین ہے سوای غفلت کے یا یہ خیال ہے کہ شوربا زیادہ کرینگے تو مزہ کم ہوگا ارے بہائیون اتباع سنت کا مزہ اُس سے صد چندان بڑہکر ہی کہ یہہ باقی ہے اور وہ فانی ہے اگر اُس سے کام و دہان شیرین ہے تو اس سے کام جان

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الثَّرِیْدِ باب ثرید کی فضیلت مین **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِیَۃُ امْرَاَۃُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَۃَ عَلَی النِّسَآءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ

ترجمہ روایت ہے ابوموسیٰ سے کہ فرمایا آنحضرت نے کامل ہوے مردون سے بہت لوگ اور نہین کامل ہوئی عورتون سے مگر مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بی بی اور فضیلت عائشہ کی سب عورتون پر ایسی ہے جیسے روٹی گوشت کو فضیلت ہے سب کہانون پر **ف** اسبابمین عائشہ اور انس سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **بَابُ** فِی نَهْشِ اللَّحْمِ باب گوشت دانت سے نوچکر کہانیکے بیانمین **عَنْ** عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ زَوَّجَنِیْ اَبِیْ فَدَعَا اُنَاسًا فِیْهِمْ صَفْوَانُ بْنُ اُمَیَّةَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْهَسُوا اللَّحْمَ نَهْسًا فَاِنَّهُ اَهْنَاءُ وَاَمْرَاءُ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن حارث سے کہا نکاح کیا میرا میرے باپنے سو دعوت کی کئی لوگون کی کہ انمین صفوان بن امیہ بہی تہی سو فرمایا آنحضرت نے کہ دانت سے گوشت نوچکر کہاؤ کہ یہہ بہت رچتا پچتا ہی **ف** اسبابمین عائشہ اور ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے اس حدیث کو ہم نہین جانتے مگر عبدالکریم کے روایت سے اور عبدالکریم مین بعض علمانے کلام کیا ہی بسبب حافظہ کے کہ انہین مین ہین ایوب سختیانی **مترجم** نہس بسین مہملہ کنارون سے دانت کی نوچنا اور بشین معجمہ پورے دانتون سے اور طیبی نے کہا ہی بسین مہملہ اُس گوشت کو کہ ہڈیون پر ہے کنارون سے دانت کی نوچنا اور بشین معجمہ داڑہون سے نوچنا اور دونون طرح مروی ہے اور بخاری مین کہا ہے باب النہش وانتشال اللحم اور انتشال کے معنے نکالنا اور لیسنا اور کاٹنا **بَابُ** مَا جَاءَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِیْ قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّکِّیْنِ باب چھری سے گوشت کاٹکر کہانیکی رخصت مین **عَنْ** عَمْرِو بْنِ اُمَیَّةَ الضَّمْرِیِّ اَنَّهُ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْتَزَّ مِنْ کَتِفِ شَاةٍ فَاَکَلَ مِنْهَا ثُمَّ مَضٰی اِلَی الصَّلٰوةِ وَلَمْ یَتَوَضَّاْ **ترجمہ** روایت ہے عمرو سے کہ اُنہوں نے دیکہا آنحضرت کو کہ کاٹا آپنے چہری سے کچہہ گوشت بکری کے شانے سے پہر کہایا اُسمین سے پہر چلے گئے نماز کو اور وضو نکیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسبابمین مغیرہ بن شعبہ سے بہی روایت ہے **مترجم** اگرچہ حزّ چہری سے کاٹنے کو کہتے مگر بخاری میں تصریحا سکین کا لفظ وارد ہوا ہے چنانچہ عبارت بخاری یہ ہے یَحْتَزُّ مِنْ کَتِفِ شَاةٍ فِیْ یَدِهٖ فَدُعِیَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاَلْقَاهَا وَالسِّکِّیْنَ الَّتِیْ یَحْتَزُّ بِهَا یعنے آپ کاٹ رہے تہے گوشت بکری کے شانے کا جو اُنکے ہاتہ مین تہا پہر بُلالیٔ گئے نماز کیطرف اور رکہدیا شانہ اور چہری کو کہ جس سے کاٹ رہی تہی اور بعضی روایتون میں جو چہری سے کاٹنا منع آیا ہی وہ محمول ہے اسپر کہ بلا ضرورت نکالی اور ضرورت کے وقت منع نہین اور بعضون نے حدیث لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّکِّیْنِ فَاِنَّهٗ مِنْ صُنْعِ الْاَعَاجِمِ کو منکر کہا ہے چنانچہ ابی داؤد نے کہا وہ حدیث کچہہ قوی نہین اور ابی معشر جو اُسکا راوی ہے بخاری نے کہا وہ منکر الحدیث ہی اُسکی مناکیر مین سے ہے یہ حدیث بہی **بَابُ** مَا جَاءَ اَیُّ اللَّحْمِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ باب اس بیانمین کہ کونسا گوشت آنکو پسند تہا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَیْهِ الذِّرَاعُ وَکَانَ یُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت پاس لائی گوشت اور دیا آپکو ہاتہ اور وہ بہت پسند آتا تہا آپکو پہر نوچکر دانتون سے کہایا آپنے **ف** اور اسبابمین ابن مسعود اور عائشہ اور عبداللہ بن جعفر اور ابو عبیدہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوحیان کا نام یحییٰ بن سعید بن حیان تیمی ہے اور ابوزرعہ بن عمرو بن جریر کا نام ہرم ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا کَانَ الذِّرَاعُ اَحَبَّ اللَّحْمِ اِلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ کَانَ لَا یَجِدُ اللَّحْمَ اِلَّا غِبًّا فَکَانَ یُعَجِّلُ اِلَیْهِ لِاَنَّهٗ اَعْجَلُهَا نُضْجًا **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نہ تہا دست سب گوشتونمین دوست زیادہ آنحضرت کیطرف مگر اسواسطے کہ نپاتے تہی آپ گوشت لیکن ایکدن بیچ اور جابجا کرتے تہے آپ اُسکے کہانے کی طرف اور وہ سارے گوشت سے جلدی گلتا ہی **ف** اس حدیث کو ہم نہین جانتے مگر اسی روایت سے **مترجم** ابن ماجہ مین ہے یَقُوْلُ اَطْیَبُ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ یعنے آپ فرماتے تہے کہ پاکیزہ تر گوشتونمین پیٹہہ کا گوشت ہے اور دست کا گوشت آپ اسلئے دوست رکہتے تہے کہ نجاست سے دور ہوتا ہے اور پشت بہی ایسے ہی ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِی الْخَلِّ باب سرکے کے بیانمین **عَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ روایت ہے جابر سے کہ فرمایا آنحضرت نے کیا خوب سالن ہے سرکہ **ف** روایت کیا ہمسے عبیدہ بن عبداللہ خزاعی بصری نے اُنہوں نے معاویہ سے اُنہوں نے محارب بن دثار سے اُنہوں نے جابر سے کہ فرمایا آنحضرت نے کیا خوب سالن ہے سرکہ اور اس بابمین عائشہ اور ام ہانی سے بہی روایت ہے اور یہ صحیح تر ہے مبارک بن سعید کی روایت سے روایت کیا ہمسے محمد بن سہل نے اُنہوں نے یحییٰ بن حسان سے اُنہوں نے سلیمان سے اُنہوں نے ہشام سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ حضرت نے فرمایا کیا خوب سالن ہے سرکہ روایت کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمن نے اُنہوں نے یحییٰ سے اُنہوں نے سلیمان سے اسی سندسی مانند اسکے مگر اسمین یہ کہا نِعْمَ الْاِدَامُ اَوِ الْاُدْمُ الْخَلُّ یعنے ادام او رادم مین شک راوی ہے اور معنی دونون کے ایک ہی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے نہین جانتے ہم روایت ہشام بن عروہ کی سند سی مگر سلیمان بن بلال کی روایت سے **عَنْ** اُمِّ هَانِیٍٔ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ فَقُلْتُ لَا اِلَّا کِسَرٌ یَابِسَةٌ وَخَلٌّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

قرتیہ فما افقر بیت من ادم فیہ خل ترجمہ روایت ہے ام ہانی سے کہا انہوں نے کہ داخل ہوئے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پوچھا کچھ ہے تمہارے پاس عرض کیا انہوں نے کہ نہیں مگر چند ٹکڑے ہیں سوکھے روٹی کے اور سرکہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پاس لاؤ اسلئے کہ نہیں محتاج ہوا سالن کا وہ گھر کہ جسمیں سرکہ ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسکو ام ہانی کی روایت سے مگر اسی سند سے اور ام ہانی کا انتقال بعد علی بن ابی طالب کے ہے پیچھے تھوڑے زمانے کے **مترجم** ابن ماجہ میں روایت ہے کہ آنحضرت داخل ہوئے حضرت عائشہ کے پاس اور پوچھا کچھ ناشتا ہی انہوں نے عرض کی ہمارے پاس روٹی اور تمر اور خل ہے آپنے فرمایا نعم الادام الخل اللہم بارک فی الخل فانہ کان ادام الانبیاء قبلی یعنے کیا خوب سالن ہے سرکہ یا اللہ برکت دے سرکہ میں اسلئے کہ وہ سالن تھا ان پیغمبروں کا جو مجھ سے پہلے تھے اور حدیث ابن ماجہ میں انس سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا سید ادامکم الملح یعنی نمک سردار ہے تمہارے سالنوں کا

باب ما جاء فی اکل البطیخ بالرطب باب خربوزہ تر کھجور کے ساتھ کھانیکے بیان میں **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یاکل البطیخ بالرطب **ترجمہ** روایت ہے عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے تھے خربوزہ کھجور کے ساتھ **ف** اس باب میں انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اسمیں عائشہ رضی اللہ عنہا کا اور روایت کی یزید بن ہارون نے عائشہ سے یہ حدیث

باب ما جاء فی اکل القثاء بالرطب باب ککڑی کھجور کے ساتھ کھانیکے بیان میں **عن** عبد اللہ بن جعفر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاکل القثاء بالرطب **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن جعفر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے تھے ککڑی ساتھ تر کھجور کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے ابراہیم بن سعد کی **مترجم** سبحان اللہ اس ترکیب میں بڑی منفعت طبی ہے کہ کھجور کی گرمی اور ککڑی کی سردی سے ملکر اعتدال مزاج حاصل ہوتا ہے

باب فی شرب ابوال الابل باب اونٹوں کا پیشاب پینے کے بیان میں **عن** انس ان ناسا من عرینۃ قدموا المدینۃ فاجتووھا فبعثھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ابل الصدقۃ وقال اشربوا من البانہا وابوالہا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ کچھ لوگ عرینین آئے مدینہ میں اور راس نہ آئی انکو مدینہ کی ہوا سو بھیجا انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کے اونٹوں میں اور فرمایا کہ پیو دودھ اور پیشاب اونٹوں کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے ثابت کی روایت سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث انس سے کئی سندوں سے روایت کی ابو قلابہ نے انس سے اور روایت کی سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انہوں نے انس سے **مترجم** اس قصہ میں دلیل ہے پاک و حلال ہونے پر بول ماکول اللحم کے اور جائز ہونے پر تداوی کے ساتھ اسکے اسلئے کہ دوا کرنا محرمات سے جائز نہیں اور آنحضرت نے انکو یہ حکم نہیں کیا کہ اپنا منھ دھو ڈالنا بعد پینے کی یا کپڑے اپنے جہاں وہ بول لگجاوے حالانکہ وہ لوگ نو مسلم تھے اور شرایع اسلام سے اور احکام اسکے سے ناواقف تھے اور تاخیر بیان کی وقت حاجت سے جائز نہیں یہ کلیہ اصول کا ہے کذا فی زاد المعاد لابن القیم اور ابن رسلان نے شرح سنن میں کہا ہے کہ صحیح مذہب شافعیہ کے جواز تداوی ہے ساتھ جمیع نجاسات کے مسکر وغیرہ اس حکم میں برابر ہے بنا بر حدیث عرینین کے جو صحیحین میں مروی ہے کہ امر کیا آنحضرت نے انکو ابوال ابل پینے کا واسطے تداوی کے اور کہا کہ وہ احادیث جسمیں نہی وارد ہی حرام سے دوا کرنیکی وہ محمول ہیں اوپر عدم حاجت کے یعنے جبتک دوائی طاہر موجود ہو علاج حرام سے درست نہیں اور اگر موجود نہو تو درست ہے بیہقی نے کہا احادیث نہی از تداوی بحرام محمول ہیں ضرورت نہونے پر اور حسب ضرورت ہو تو جایز ہے تاکہ جمع ہو جاوے احادیث نہی اور حدیث عرینین میں یہ خلاصہ ہے مسک الختام کا اور کرمانی میں ہے کہ اختلاف ہے بول ماکول اللحم میں سو بعضوں نے کہا ہے کہ وہ طاہر ہے اسی حدیث سے استدلال کر کے اور ابو حنیفہ اور شافعی نے کہا کہ ابوال سب نجس ہیں اور اباحت ہوئی انکے لئے فقط واسطے مرض کے انتہے اور استدلال کیا ہے اصحاب مالک اور احمد نے ساتھ اسی حدیث کی اوپر پاک ہونے بول اور روث ماکول لحم کے (نووی)

باب الوضوء قبل الطعام وبعدہ باب وضو کا قبل طعام اور بعد اسکے **عن** سلمان قال قرأت فی التوراۃ ان برکۃ الطعام الوضوء بعدہ فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم واخبرتہ بما قرأت فی التوراۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برکۃ الطعام الوضوء قبلہ والوضوء بعدہ **ترجمہ** روایت ہے سلمان سے کہا پڑھا میں نے توراۃ میں کہ برکت طعام کی ہے وضو بعد اسکے اور ذکر کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خبر دی میں نے آپکو جو پڑھا تھا میں نے توراۃ میں سو فرمایا آپنے برکت کھانے کی ہی وضو قبل اسکے اور بعد اسکے **ف** اس باب میں انس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر قیس بن ربیع کی روایت سے اور قیس ضعیف ہیں حدیث میں اور ابو ہاشم رمانی کا نام یحیی بن دینار ہے

باب فی ترک الوضوء قبل الطعام باب قبل طعام ترک وضو کے بیان میں **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج من الخلاء فقرب الیہ طعام فقالوا الا نأتیک بوضوء قال انما امرت بالوضوء اذا قمت الی الصلوۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت نکلے پاخانے سے اور لائی گئی پاس کھانا سو لوگوں نے عرض کی کہ وضو کا پانی لاویں فرمایا آپنے مجھے حکم وضو کا جب ہوا ہے کہ کھڑا ہوؤں میں نماز کے لئے **ف** یہ حدیث حسن ہے

اور روایت کی یہ عمرو بن دینار نے سعید بن حویرث سے انہوں نے ابن عباس سے اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحیی بن سعید نے تھے سفیان ثوری مکروہ جانتے ہاتھ دہونا قبل طعام کے
اور مکروہ جانتے ہیں روٹی رکہنا نیچے پیالی کے **بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الدُّبَّاءِ** باب کدو کہانے کی بیان میں **عَنْ** أَبِي طَالُوتَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَ
هُوَ يَأْكُلُ الْقَرْعَ وَهُوَ يَقُولُ يَا لَكِ شَجَرَةً مَا أُحِبُّكِ إِلَّا لِحُبِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكِ **ترجمہ** روایت ہے ابو طالوت سے کہا داخل ہوا میں انس بن مالک
کے پاس اور وہ کدو کہاتے تھے اور کہتے تھے اے درخت کس قدر ہے مجہی محبت تیری بسبب دوست رکہنی آنحضرت کے تجہکو **ف** اس باب میں حکیم بن جابر سے
بہی روایت ہے وہ اپنی باپ سے روایت کرتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس سند سی **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ فِي
الصَّحْفَةِ يَعْنِي الدُّبَّاءَ فَلَا أَزَالُ أُحِبُّهُ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے دیکہا میں نے آنحضرت کو ڈہونڈہتی تہے رکابی میں یعنے کدو کو پس ہے میں ہمیشہ دوست
رکہتا ہوں کدو کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہوئی یہہ حدیث کئی سندوں سے انس بن مالک سے **مترجم** ابن ماجہ میں ہے کہ حضرت نے فرمایا ہذا القرع وھو الدبا نکثر بہ
طعامنا یعنے یہہ قرع ہی یعنے کدو ہے کہ بڑہاتے ہیں ہم اس سے اپنا کہانا اور صحیحین میں انس سے مروی ہے کہ ایک درزی نے آپکی دعوت کی اور جوکی روٹی اور دبار اور گوشت خشک آپکے
سامنی حاضر کیا اور آپ حوالی قصعہ سے تتبع دبا ر فرماتے تہے الحدیث **بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الزَّيْتِ** باب زیت کے بیان میں **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہاؤ تم روغن زیتون اور تیل لگاؤ اسکا کہ وہ درخت
مبارک سے ہی **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر عبد الرزاق کی روایت سے کہ وہ معمر سے روایت کرتے ہیں اور عبد الرزاق اضطراب کرتے تہے اس روایت میں پہر کبہی
ذکر کرتی تہے کہ روایت ہے آنحضرت سے بواسطہ عمر کے اور کبہی بصیغہ شک کہتے تہے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ روایت ہے آنحضرت سے بواسطہ عمر کے اور کبہی کہتے روایت ہے زید بن اسلم سے
وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کی ہے ابو داؤد نی انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے معمر سی انہوں نے زید بن اسلم سی انہوں نے
اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی اور نہیں ذکر کیا اسمیں عمر کا **عَنْ** أَبِي أَسِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَ
ادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ **ترجمہ** اوپر گذرا **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اُسے مگر عبد اللہ بن عیسی کی روایت سے **مترجم** شجرہ مبارکہ میں اشارہ
ہے طرف سورہ نور کے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مَعَ الْمَمْلُوكِ** باب لونڈی غلام جب
کہانا پکا کر لاوے اُسکے بیان میں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يُخْبِرُهُمْ بِذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَفَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ
فَلْيَأْخُذْ بِيَدِهِ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيَأْخُذْ لُقْمَةً فَلْيُطْعِمْهُ إِيَّاهَا **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے وہ خبر دیتے تہے لوگونکو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اٹہاوے
تم میں سی کسیکا خادم گرمی اور دہواں اُسکے کہانیکا یعنے پکاوے تو چاہیے کہ ہاتہ پکڑ کر اُسکو اپنے ساتہ بٹہالی پہر اگر اُسکا دل نہ مانے تو لیوی ایک لقمہ اور اُسی کہلادے **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو خالد والد ہیں اسمعیل کے نام اُنکا سعد ہے **بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ إِطْعَامِ الطَّعَامِ** **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْهَامَ تُورَثُوا الْجِنَانَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ آنحضرت نے فرمایا ظاہر کرو سلام کو اور کہلاؤ طعام کو اور مارو ہام کو وارث ہو
جنان کے **ف** اس باب میں عبد اللہ بن عمر اور ابن عمر اور انس اور عبد اللہ بن سلام اور عبد الرحمن بن عائش اور شریح بن ہانی سی بہی روایت ہے کہ شریح اپنے باپ سے روایت کرتی
ہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے روایت سے ابی ہریرہ کی **مترجم** ظاہر کرو سلام کو یعنے ہر مسلمان سے سلام کرو خواہ اُس سے معرفت ہو یا نہو اور ہام یعنی کہوپڑی مارو کہوپڑے
کافرونکی اور جہاد کرو کہ جنت کے وارث ہو جاؤ کہ وطن اصلی تمہارے دادا کا وہی تہا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُدُوا
الرَّحْمَنَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی عبادت کرو رحمان کی اور کہانا کہلاؤ
اور جاری کرو سلام کو کہ داخل ہو جاؤ جنت میں سلامتی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** ابن ماجہ کی روایت میں أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَ
وَصِلُوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ وارد ہی یعنے اور سلوک نیک کرو ناتے داروں سے اور نماز پڑہو راتکو جب لوگ سوتی ہوں الحدیث **بَابُ مَا جَاءَ فِي**
فَضْلِ الْعَشَاءِ باب طعام شب کی فضیلت میں **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ حَشَفٍ فَإِنَّ
تَرْكَ الْعَشَاءِ مَهْرَمَةٌ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا آنحضرت نے طعام شب کی عادت رکہو اگرچہ ایک مٹہی کہجور ناقص ہو اس لئے کہ طعام شب کا چہوڑ دینا

کدو کہانے کا بیان
زیتون کا بیان
لونڈی غلام کو ساتہ کہلانے کا بیان
کہانا کہلانے کی فضیلت
طعام شب کی فضیلت

موجب ہے لوٹ جانے کا **ف** یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور عنبسہ ضعیف ہیں حدیث میں اور عبدالملک بن علاق مجہول ہیں **ترجم** یہ حدیث ابن ماجہ نے بھی ایراد کی ہے اور رواۃ اسکی ناموں میں ہیں مگر ابراہیم بن عبدالسلام بن عبداللہ بن باباہ کہ وہ ضعیف ہیں **باب** مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ باب کہانے پر بسم اللہ کہنے کا بیان **عَنْ** عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ طَعَامٌ قَالَ ادْنُ يَا بُنَيَّ فَسَمِّ اللَّهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن ابی سلمہ سے کہ داخل ہوے پاس آنحضرت کے اور انکے آگے کہانا تھا فرمایا آپنے اے چھوٹے بیٹے میرے نزدیک ہو اور نام لے اللہ کا اور کہا اپنے داہنے ہاتھ سے اور کہا اپنے نزدیک سے **ف** اختلاف کیا اصحاب ہشام ابن عروہ نے اس حدیث کی روایت میں اور ابو وجزہ سعدی کا نام یزید بن عبید ہے

عَنْ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ بَعَثَنِي بَنُو مُرَّةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتِ أَمْوَالِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ فَأُتِينَا بِجَفْنَةٍ كَثِيرَةِ الثَّرِيدِ وَالْوَذْرِ فَأَقْبَلْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُ بِيَدِي فِي نَوَاحِيهَا وَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى يَدِيَ الْيُمْنَى ثُمَّ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ أُتِينَا بِطَبَقٍ فِيهِ أَلْوَانُ التَّمْرِ أَوِ الرُّطَبِ شَكَّ عُبَيْدُ اللَّهِ فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّبَقِ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ أُتِينَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ هَذَا الْوُضُوءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ **ترجمہ** روایت ہے عکراش بن ذویب سے کہا کہ بھیجا مجھکو بنی مرہ نے اپنی زکوۃ کے مالوں کے ساتھ آنحضرت کی طرف سو میں آیا مدینہ میں اور انکو بیٹھا پایا مہاجرین اور انصار میں پھر پکڑا آپنے میرا ہاتھ اور لیگئے مجھکو ام سلمہ کے گھر کی طرف اور پوچھا آپنے کچھ کہانا ہے سولائی ہمارے پاس ایک بڑا پیالہ کہ اسمیں بہت ثرید تھا اور گوشت کی بوٹیاں پھر متوجہ ہوے ہم اور کہانے لگے اسمیں سے پھر مارنے لگا میں اپنے ہاتھ کناروں میں پیالہ کے اور کہانے لگے آنحضرت اپنے آگے سے پھر پکڑا آپنے اپنی بائیں ہاتھ سے میرا سیدہا ہاتھ پھر فرمایا اے عکراش کہا تو تم ایک جگہہ سے کہ یہہ ایک قسم کا کہانا ہے پھر لائی ہمارے پاس ایک طباق کہ اسمیں کھجوریں تھیں کئی قسم کے یا رطب شک کیا عبیداللہ راوی نے پھر کہا عکراش نے کہ میں کہانے لگا اپنے آگے سے اور گھومنے لگا ہاتھ آنحضرت کا طباق میں پھر فرمایا آپنے اے عکراش کہاؤ تم جہاں سے چاہو کہ یہہ کہانا ایک طرح کا نہیں پھر لائی ہمارے پاس پانی اور دہوئے دونوں ہاتھ آنحضرت نے اور پونچھے تری ہتھیلیوں کی اپنے مونہہ پر اور دونوں بانہوں پر اور سر پر اور فرمایا اے عکراش یہہ وضو ہے اُس چیز سے جو پکی ہو آگ میں اور اس حدیث میں اور قصہ بھی ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ فَإِنْ نَسِيَ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ طَعَامًا فِي سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ سَمَّى لَكَفَاكُمْ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا آنحضرت نے جب کہاوے کوئی تم میں کا کچھہ کہانا تو چاہیے کہ بسم اللہ کہہ لے پھر اگر بھول جاوے تو کہے بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ یعنے شروع ہی اللہ کے نام سے اول و آخر اس کہانیکا اور اسی اسناد سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تھے آنحضرت کہا رہے تھے کہانا چھہ آدمیوں میں اپنے اصحاب سے پھر آگیا ایک گنوار اور کہا لیا اُسنے سب کہانا دو لقمے میں سو فرمایا آنحضرت نے اگر یہ نام لیتا اللہ کا تو یہہ کہانا تم سبکو کفایت کرتا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح **ترجم** بسم اللہ ابتدا طعام میں مستحب ہے باجماع امت اور ایسی ہی حمد بھی آخر میں اور ایسے ہی پینے کی ابتدا میں بلکہ ہر امر ذی بال کی ابتدا میں اور علما نے کہا ہے مستحب ہے جہر کہنا بسم اللہ کا کہ اور وں کو تنبیہ ہو جاوے اور کافی ہے لفظ بسم اللہ کا اگرچہ پوری پڑھنا مستحسن ہے اور جنب اور حائض وغیرہما اسمیں سب برابر ہیں اور چاہیے کہ ہر ایک شخص جماعت سے بسم اللہ کہے اگر ایک شخص نے بہی اگر کہہ لی تو سنت ادا ہو گئی نص کیا ہے اسپر شافعی نے اور استدلال کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ شیطان قابو پاتا ہی کہانے سے جبکہ اُسپر نام اللہ کا نہ لیا جاوے اور اسلئے کہ مقصود حاصل ہو جاتا ہے ایک کے نام لینے سے (نووی) فقیر کہتا ہے اِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ کا عموم مقتضی ہے کہ ہر آدمی کو بسم اللہ کہنا سنت ہے **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَيْتُوتَةِ وَفِي يَدِهِ غَمَرٌ باب چکنی ہاتھ سو جانیکی کراہت میں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ فَاحْذَرُوهُ عَلَى أَنْفُسِكُمْ مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ رِيحُ

کہانے پر بسم اللہ کہنا

چکنے ہاتھ سونے کی کراہت

عَمْرٍو فَاَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان بڑا بانی والا اور تاڑنے والا ہے بچاؤ اس سے
اپنی جانون کو جو سویا اور ہاتہ مین اسکی چکنائی کی بو تہی پہر پہونچی اسکو کچہہ بلا سو برا کہی مگر اپنی جان کو **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے سہیل بن
ابی صالح سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیے ہمسے محمد بن اسحاق نے انہون نے ابو بکر بغدادی سے انہون
نے محمد بن جعفر سے انہون نے منصور بن ابی الاسود سے انہون نے اعمش سے انہون نے ابی صالح سے انہون نے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت نے جو رات کو سووے اور اسکی
ہاتہ مین چکنائی ہو پہر اسے کچہہ بلا پہونچے تو ملامت نکرے مگر اپنی جان کو یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو اعمش کی روایت سے مگر اسی سند سے **مترجم**
یہ تو ظاہر ہے کہ ہاتہ مین چکنائی ہوگی تو مہلم اور حشرات الارض قصد کرینگے اور اکثر ایسا ہی ہوا ہے کہ چوہون نے لوگون کی انگلیان کتر لی ہین اور سوا اسکی
جن اور شیاطین کی بہی کچہہ ایذا ہوتی ہوگی بہرحال اطاعت آپکی ضرور ہے اور احتراز آپکی مناہی سے لازم **اٰخِرُ اَبْوَابِ الْاَطْعِمَةِ مترجم**
چند سنن و مستحبات طعام باختصار لکہے جاتے ہین اور اسیپر ابواب مذکورہ کا ختم کیا جاتا ہے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا اِتِّبَاعَ نَبِيِّكَ الْكَرِيْمِ (۱) شروع کرنا غسل
ید اور اکل کا شخص فاضل و کبیر سے مستحب ہے (۲) تین انگلیون سے کہانا سنت ہے (۳) غیر مدعو شخص اگر مدعوین کے ساتہ آجاوے تو اجازت صاحب خانہ ضرور ہے
اور صاحب خانہ کو مستحب ہے اجازت دینا (۴) آنحضرت کی عادت مبارک تہی کہ کہانیکا نام دریافت فرماتے جب کہاتے (۵) کلی کرنا بعد طعام کے مسنون ہے اور
رومالون سے مدلی ہتیلیان اپنی سوا عداور اقدام مین پونچہہ لینا مسنون ہے (۶) رفع مائدہ کی وقت یہہ دعا مسنون ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانَا وَاَرْوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُوْرٍ
(۷) جب سفر سے گہر آوے تو اطعام طعام مسنون ہے (۸) دعوت کے گہر مین کوئی امر منکر دیکہے تو لوٹ جانا مسنون ہے حضرت ایک پردہ دیکہہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی گہر سے
لوٹ گئی (۹) جب داعی آدمی کئی ایک ہون تو جسکا دروازہ قریب ہو اسکی دعوت قبول کرے یا جسکی دعوت پہلے پہونچی (۱۰) الگ الگ کہانا پیٹ نہ بہرنیکا
سبب ہے اور ملکر کہانا موجب برکت ہے (۱۱) جب مکہی کہانے مین گرے تو اسکو ڈبوکر نکالنا مسنون ہے (۱۲) مہمان میزبان کیلئے یہ دعا کرے اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ
وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ (۱۳) پہلا پہل دیکہے تو یہ دعا مسنون ہے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَفِيْ ثِمَارِنَا وَفِيْ مُدِّنَا وَفِيْ صَاعِنَا
بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ (۱۴) آنحضرت کے پاس جب کبہی گوشت دونون ہوتی تو ایک کہاتے ایک صدقہ دیتے (۱۵) مسکہ اور کہجور ملاکر کہانا مسنون ہے اسیطرح رطب و قثاء اور
رطب و بطیخ (۱۶) سات کہجورین عجوہ ہر روز کہانا دافع سم و سحر ہے (۱۷) طاعم شاکر ثواب مین مثل صائم صابر کے ہے (۱۸) مہمان کو دیکہکر خوشی ظاہر کرنا اور شکر الٰہی بجا
لانا اور مرحبا و سہلا کہنا مستحب ہے (۱۹) تقدیم فواکہ کی خبز و لحم پر مستحب ہے (۲۰) **اطعمہ مسنونہ** جنکا ذکر احادیث مین وارد ہوا ہے وہ کئی کہانے ہین (۱) **حیس**
گہی اور کہجور ملا ہوا (۲) اقط چہاچہہ سکہا کر بناتے ہین (۳) سویق ستو (۴) خزیرہ چہوٹی بوٹیان گوشت کی روا ملاکر پکاتی ہین اگر اسمین گوشت نہو تو وہ
عصیدہ ہے اور اگر میٹہا اور آٹا ہو تو حریرہ (۵) تلبینہ آش جو اور حریرہ (۶) ثرید روٹی سالن مین چوری ہوئے (۷) دُبَّاء کدو ہے کہ آنحضرت کو محبوب تہا
(۸) قدید گوشت جو نمک لگاکر سکہایا ہو (۹) سلق چقندر اور جو ملاکر ایک صحابیہ پکاتی تہین اور بروز جمعہ اصحاب آنحضرت کو کہلاتی تہین (۱۰) ذراع و کتف و جنب
و ظہر شاة یعنے دست و شانہ و پسلی اور پیٹہہ کا گوشت بکری کا آنحضرت کو پسند تہا (۱۱) حشف اور ردی تمر یعنے ادنی قسم کی کہجور جمار کہجور کا گابہا کباث پیلو کا پہل کہ
اسمین چہاما ہوتا ہے یہہ پہل سب آنحضرت نے کہائی ہین جبن پنیر چہری سے کاٹکر کہانا بہی ثابت ہے (۲۱) پیٹ بہر کر کہانا اچہانا روا ہے دواما مکروہ ہے اور خبز مرقق یعنے
پتلی چپاتی کہانا بدعت ہے حضرت نے کبہی نہین کہائی (۲۲) خوان پر کہانا مکروہ ہے دستر خوان پر سنت (۲۳) تکیہ لگاکر کہانا پینا مکروہ ہے (۲۴) عیب کرنا طعام کو مکروہ ہے
(۲۵) آٹا چہاننا بدعت ہے آنحضرت کے زمانہ مین جو پیسکر پہونک لیا کرتے تہے (۲۶) مناخل یعنے چہلنیان گہر مین رکہنا خلاف سنت ہے (۲۷) چہوٹی چہوٹی تشتریون اور پیالیون
مین کہانا بہی خلاف سنت ہے (۲۸) کہجور مین قِران یعنے دو دو ملاکر کہانا مکروہ ہے مگر ساتہ کہانیوالونکی اجازت ہو تو جائز ہے (۲۹) اوندہے لیٹ کر کہانا مکروہ ہے (۳۰) جس دسترخوان
پر شراب ہو اسپر کہانا حرام ہے (۳۱) مسجد مین کہانا روا ہے (۳۲) کہانیکا پہینکنا منع ہے **اَبْوَابُ الْاَشْرِبَةِ** یہہ باب ہین پینے کی چیزون
اور اسکے ادا کے بیان مین **بَابُ** مَا جَاءَ فِيْ شَارِبِ الْخَمْرِ باب شراب خمر کے بیان مین **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا آنحضرت

ہر نشہ کرنیوالی چیز خمر ہی اور ہر نشہ کرنیوالی چیز حرام ہی اور جسنی پی شراب دنیا مین اور مرا اور وہ اُسکی عادت رکہتا ہے نہ پئیگا وہ شراب آخرت مین یعنے جنت مین **ف** اس باب مین ابی ہریرہ اور ابی سعید اور عبداللہ بن عمرو اور عبادہ اور ابی مالک اشعری اور ابن عباس سے بہی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے کئی طرح سے اس سند سے عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت کی مالک بن انس نے نافع سے اُنہون نے ابن عمر سے موقوفًا اور مرفوع نکیا اُسکو **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ لَہٗ صَلٰوۃٌ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَاِنْ عَادَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ صَلٰوۃً اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَاِنْ عَادَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ صَلٰوۃً اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَۃَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ صَلٰوۃً اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ یَتُبِ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَقَاہُ مِنْ نَھْرِ الْخَبَالِ قِیْلَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَا نَھْرُ الْخَبَالِ قَالَ نَھْرٌ مِنْ صَدِیْدِ اَھْلِ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا فرمایا آنحضرت نے جسنی پی شراب قبول نکریگا اللہ تعالیٰ اُسکی کوئی نماز چالیس دن تک پہر اگر اُسنے توبہ کی توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکی پہر اگر اُسنی دوبارہ پی نہین قبول کریگا اللہ تعالیٰ اُسکی کوئی نماز چالیس دن تک پہر اگر اُسنی توبہ کی توبہ قبول کریگا اللہ اُسکی پہر اگر اُسنے سہ بارہ پی نہ قبول کریگا اللہ اُسکی کوئی نماز چالیس دن تک پہر اگر اُسنی توبہ کی توبہ قبول کریگا اللہ تعالیٰ اُسکی پہر اگر اُسنے چوتہی بار پی نہ قبول کریگا اللہ اُسکی کوئی نماز چالیس دن تک پہر اگر اُسنے توبہ کی نہ قبول کریگا اللہ تعالی توبہ اُسکی یعنے ایسی قبول نہ ہوگی کہ کچہہ سزا نہو بلکہ سزا اُسکی یہ ہوگی کہ پلاویگا اللہ تعالیٰ اُسکو نہر سے کیچڑ کے پوچہا لوگون نے ای ابا عبدالرحمن اور یہ کنیت ہے عبداللہ بن عمر کی کیا ہے نہر کیچڑ کی فرمایا نہر ہی پیپ سے دوزخیون کے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوا ہی مثل اسکے عبداللہ بن عمرو سے اور ابن عباس سے کہ وہ دونون روایت کرتے ہین آنحضرت سے **مترجم** خمر اور اُسکے شارب کے برائی مین بہت احادیث وارد ہوئی ہین بخاری مین ہی جسنی شراب پی اور توبہ نکی حرام ہے اُسپر شراب آخرت کی اور ابوہریرہ سے مروی ہے کہ شب معراج مین آنحضرت پر شراب اور دودہ عرض کئے گئے آپنے دودہ اختیار کیا حضرت جبرئیل نے فرمایا اگر آپ شراب لیتے تو گمراہ ہوجاتی امت آپکی اور انس سے مروی ہے جب خمر حرام ہوا نہین باقی تہے ہم خمر انگور کا بلکہ اکثر خمر ہمارا بُسر اور تمر سے تہا اور ابی مالک یا ابی عامر اشعری سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا میری امت سے ایک قوم حلال کریگی فرجین عورتونکی یعنے زنا اور ریشمی کپڑے اور شراب یعنے اسطرح استعمال کرینگے جیسے حلال اور اُتریںگے اُنمین سے کچہہ قوم نزدیک ایک علم کے شام کو آویگا اُن پاس کوئی آنیوالا کسی حاجت کو وہ کہینگے آج لوٹ جا کل ہمارے پاس آ پہر مسخ کردیگا اللہ تعالیٰ اُنمین سے کچہہ لوگون کو سور اور بندر اور خمر باجماع امت حرام ہے بتحریم اللہ وتحریم رسولہ وبسوال الصحابۃ اختلاف نہین ہے اسمین کسیکا مگر اختلاف کیا ہے اسمین کہ حرمت خمر کی لذاتہا ہی یعنی بغیر کسی علت کے یا بسبب علت کے پس حنفیہ اس طرف گئے ہین کہ حرمت اُسکی لذاتہا ہی اور سائر علما کا مذہب ہے کہ حرمت اُسکی بعلت سکر ہے اور یہی مذہب صحیح ہے اور موافق احادیث اور روایات کے ہے اور بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ نے یہی علت اُسکی چنانچہ فرمایا ہی اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ پس فرمائی اسمین دو خرابیان ایک وقوع عداوت فیما بینا دوسرے روکنا ذکر الہی سے اور نماز سے اور یہ دونو ہوتی ہین حالت سکر مین اور قصہ حمزہ کا مشہور ہے کہ بسبب سکر کے اُنہون نے حضرت علی کی دو اونٹنیان مارین اور آنحضرت اور صحابہ کو کہا ھَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِیْدٌ لِاٰبَائِیْ یعنے نہین ہو تم مگر غلام میرے باپ دادون کے اور علی ہذا القیاس قصہ سعد کا اور یہ جو فرمایا کہ نہ پئیگا شارب خمر شراب آخرت کی تو شارب دو حال سے خالی نہین یا تو توبہ کریگا یا نہین پہر اگر توبہ کی تو شارب نرہا بلکہ بمنطوق التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ تایب ہوگیا پہر اگر توبہ نہ کی تو مذہب اہل سنت یہی ہی کہ اللہ مختار ہے خواہ اُسے بخشے خواہ عذاب کرے پہر اگر عذاب کیا مخلد فی النار نہوگا اور خواہ نخواہ ببرکت توحید بفضل اللہ نار سے نکلیگا اور جنت مین جاویگا پہر جب جنت مین پہونچا مذہب ایک گروہ صحابہ کا ہے کہ وہ جنت مین بہی شراب پئیگا اور ظاہر حدیث یہی ہے اسلئے کہ جلدی کی اُسنی اسمین کہ تاخیر درکار تہی جیسے کہ قاتل وارث حصول میراث کے لئی جلدی کرتا ہی پہر اُسکی سزا یہ ہوتی ہے کہ مطلقًا میراث سے محروم ہو جاتا ہی اور مراد عدم قبول توبہ سی چوتہی بار مین شاید یہ ہو کہ اُسنے جو بار بار توبہ توڑی اور گویا حکم شرع سے استہزا کی تو اللہ تعالیٰ اُسکے عوض مین قساوت قلب ایسی دیتا ہی کہ توفیق توبہ مقبولہ نہین پاتا اور انوار و برکات توبہ سی محروم رہتا ہی اور حنفیہ قائل ہین کہ حرمت خمر انگوری کی قطعی ہی اور باقی مسکرات کی حرمت ظنی حالانکہ یہ مذہب بغایت ضعیف ہے اور خلاف احادیث معتبرہ اسلئی کہ روایات معتبرہ مین وارد ہے کل مسکر خمر و کل مسکر حرام جیسا کہ آگی آتا ہی اور مذہب جمہور کا انہی احادیث کے موافق ہے یعنے حرمت ہر مسکر کی قطعی ہے (احوذی)

باب مَا جَآءَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ باب ہر مسکر کی حرمت قطعی کے بیان مین

عن عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ کُلُّ شَرَابٍ اَسْکَرَ فَھُوَ حَرَامٌ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچہا کسی نے حکم تبع کا فرمایا آپنے جو پینے کی چیز نشہ کری وہ حرام ہی **ترجم** تبع بکسر موحدہ وسکون فوقانیہ شراب ہے کہ شہد سی بنائی جاتی ہے اور وہ شراب

ہے اہل یمن کی **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہا اُنہوں نے سنا مین نے آنحضرت سے فرماتی تہے

ف جسکے بہت سی نشا ہو اُسکا تہوڑا بہی حرام ہے

ہر نشہ کرنیوالی چیز حرام ہی **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسباب مین عمر اور علی اور ابن مسعود اور ابی سعید اور ابی موسی اور اشج عصر کے اور دیلم اور میمونہ اور عائشہ اور ابن عباس اور

قیس بن سعد اور نعمان بن بشیر او معاویہ او عبد اللہ بن مغفل اور ام سلمہ اور بریدہ اور ابی ہریرہ اور وائل بن حجر اور قرہ مزنی سی بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے اور روایت کی

ابی سلمہ نی ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اسکے اور روایت ہے ابی سلمہ سے اُنہوں نے روایت کی ابن عمر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **ترجم** اسحدیث مین

صاف دلالت ہے کہ حرمت جمیع اشیاء مسکرہ کی برابر ہے نہ جیسا کہ مذہب حنیفہ ہے اور اسحدیث کی مضمون کو اتنے صحابہ نے روایت کیا دردون ہذا خرط القتاد **باب** مَا اَسْکَرَ

کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ باب اس بیان مین کہ جسکی بہت سی نشا ہو اُسکا تہوڑا بہی حرام ہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْکَرَ

کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ **ترجمہ** روایت ہے جابر سی کہ آنحضرت نے فرمایا جسکے بہت سے نشا ہو اُسکا تہوڑا بہی حرام ہے **ف** اسباب مین سعد اور عائشہ اور عبد اللہ بن عمرو اور ابن عمر اور خوات

بن جبیر سی بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے جابر کی روایت سے **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ مَا اَسْکَرَ الْفَرَقُ

مِنْہُ فَمِلْأُ الْکَفِّ مِنْہُ حَرَامٌ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سی کہ فرمایا آنحضرت نے ہر نشی کی چیز حرام جسکے ایک فرق بہر سے نشا ہو اُسکا ایک چلو بہر

ف مٹکونمین نبیذ بنانا

بہی حرام ہے اور عبد اللہ یا محمد بن بشار ان دونومین کسی نے اپنی روایت مین کہا اَلْحُسْوَۃُ مِنْہُ حَرَامٌ یعنے ایک گہونٹ بہی اُسمین سے حرام ہی **ف** یہ حدیث حسن ہی روایت

کی یہ لیث بن ابی سلیم اور ربیع بن صبیح نی ابی عثمان انصاری سے روایت مہدی کی مانند اور ابو عثمان انصاری کا نام عمرو بن سالم ہی اور کہے انکو عمر بن سالم بہی کہتے ہین **مترجم**

فرق بفاء وسکون راء ایک برتن ہی کہ تین صاع اُسمین آتی ہین اور ابن قتیبہ نے کہا کہ اٹہائیس رطل سماتی ہین **باب** مَا جَآءَ فِیْ نَبِیْذِ الْجَرِّ باب مٹکونمین نبیذ بنانی کے

بیان مین **عن** طَاؤُسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَی ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِیْذِ الْجَرِّ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ طَاؤُسٌ وَاللّٰہِ اِنِّیْ

ف دبا اور نقیر اور حنتم کی نبیذ کی کراہت

سَمِعْتُہٗ مِنْہُ **ترجمہ** روایت ہے طاؤس سے کہ آیا ایک مرد ابن عمر کے پاس اور کہا اُسنی کہ منع کیا ہی آنحضرت نے مٹکونکی نبیذ سی کہا اُنہوں نے ہان کہا طاؤس نے کہ قسم ہے اللہ

کی مین نے بہی سنا ہی اُنسی **ف** اس باب مین ابن ابی اوفی اور ابی سعید اور سوید اور عائشہ اور ابن زبیر اور ابن عباس سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** اس جگہ

مٹکے سی لاکہی برتن مراد ہین کہ اُنمین نبیذ جلدی نشا لاتی ہے اور نبیذ یہ ہے کہ کہجور تر یا خشک یا انگور پانی مین بہگو دیے ذرا کوئی لئے وہ جبتک نشا نلاوی حلال ہے نشا لاوی تو

حرام ہے پہینک دینا چاہیے **باب** فِیْ کَرَاہِیَۃِ اَنْ یُنْبَذَ فِی الدُّبَّآءِ وَالنَّقِیْرِ وَالْحَنْتَمِ باب دبا اور نقیر اور حنتم کی نبیذ کی کراہت مین **عن** عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ قَالَ سَمِعْتُ

زَاذَانَ یَقُوْلُ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ مَا نَہٰی عَنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَوْعِیَۃِ وَاَخْبِرْنَاہُ بِلُغَتِکُمْ وَفَسِّرْہُ لَنَا بِلُغَتِنَا قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَۃِ وَہِیَ الْجَرَّۃُ وَنَہٰی عَنِ الدُّبَّآءِ وَہِیَ الْقَرْعَۃُ وَنَہٰی عَنِ النَّقِیْرِ وَہِیَ اَصْلُ النَّخْلِ یُنْقَرُ نَقْرًا اَوْ یُنْسَجُ نَسْجًا وَنَہٰی عَنِ

الْمُزَفَّتِ وَہُوَ الْمُقَیَّرُ وَاَمَرَ اَنْ یُنْتَبَذَ فِی الْاَسْقِیَۃِ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہا سنا مین نے زاذان کو کہتے تہی پوچہا مین نے ابن عمر سی حال اُن برتنونکا کہ منع کیا ہی آنحضرت نے

جنکا استعمال اور کہا ابن عمر کہ خبر دو ہمکو انکی اپنی زبان مین اور تفسیر کرو ہمارے لئے ہماری زبان مین کہا ابن عمر نے منع فرمایا آنحضرت نی حنتمہ سے اور وہ مٹکا ہی اور منع فرمایا دبا سی اور وہ کدو کی تونبی ہے اور منع

فرمایا نقیر سے اور وہ جڑ ہی کہجور کے کہ اُسکو اندر سی خراد لیتے ہین یا یون کہا کہ اُتار لیتے ہین چہلکا اُسکا اور صاف کر لیتے ہین اور منع فرمایا مزفت سی اور وہ وہ برتن ہی کہ جسپر

روغن قیر ملا ہو یعنے لاکہی برتن اور حکم فرمایا آنحضرت نے کہ نبیذ بنائی جاوے مشکونمین **ف** اسباب مین عمر اور علی اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور عبد الرحمن بن یعمر اور

سمرہ اور انس اور عائشہ اور عمران بن حصین اور عائذ بن عمرو اور حکم غفاری اور میمونہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** ان برتنونمین نبیذ بنانی سی اسلئی

منع فرمایا کہ جلد سڑ جاتی ہے اور خوف نشہ کا ہے اور استعمال انکا مخصوص تہا شراب کے لئی اس لئے بہی منع فرمایا تہا کہ اُنکی مشابہت نہو اب استعمال جایز ہے مسلم مین مروی ہے

کہ آپنے فرمایا وَلٰکِنِ اشْرَبْ فِیْ سِقَائِکَ وَاَوْکِہٖ یعنی نبیذ بنا تو اپنی مشک مین اور باندہ دی اُسکو اور حکمت اُسمین یہ ہے کہ مشک مین جب جوش آجاویگا اور سکر پیدا ہوگا تو مشک

پہٹ جائیگی اور مالک کو معلوم ہو جائیگا کہ یہہ مسکر ہو گئی بخلاف ظروف مذکورہ کی کہ اُسمین سکر کا علم نہین ہوتا تَنْبِیْہٌ نَسْجًا جو روایت مین وارد ہوا ہی صحیح حاء مہملہ سے

ہے اور معنی نسج کے چہلکا اُتارنا او جیم مہملہ غلط ہی کہ معظم نسخہ مسلم وغیرہ مین بجاء مہملہ واقع ہوا ہے اور یہ نبیذ بنانا ان برتنون مین بہی جو حدیث مین نہی عنہ ہی اسکی نہی

منسوخ تہی چنانچہ مسلم مین مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا مین تمکو منع کرتا تہا اسمین نبیذ بنانی سے اب بناؤ مگر مسکر نہ پیو یعنے احتیاط رکہو (نووی) **باب** ما جاء فی الرخصۃ
ان ینتبذ فی الظروف باب ظروف مذکورہ وغیرہا مین نبیذ بنانی کی اجازت مین **عن** بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی کنت نہیتکم
عن الظروف وان ظرفا لا یحل شیئا ولا یحرمہ وکل مسکر حرام **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا آنحضرت نے منع کرتا تہا مین تمکو برتنوں مین نبیذ بنانی سی اور بیشک
ظرف کسی چیز کو حلال نہین کرتا اور نہ حرام کرتا ہے اور ہر نشہ کرنیوالی چیز حرام ہے یعنے حرمت بسبب نشہ کی ہے نہ بسبب ظرف کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن**
جابر بن عبد اللہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الظروف فشکت الیہ الانصار فقالوا لیس لنا وعاء قال فلا اذا **ترجمہ** روایت ہے
جابر بن عبد اللہ سے کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے برتنوں سے پہر شکوہ کیا انصار نے اور کہا ہمارے پاس اور برتن نہین فرمایا آپنے ایسا ہے تو مین منع نہین کرتا **ف**
اسباب مین ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور عبد اللہ بن عمر سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نہی انتباذ جو باب متقدم مین
مذکور ہوئی منسوخ ہے اور بخاری مین ایک عورت سے مروی ہے کہ اسنے کہا انقعت لہ تمرات من اللیل فی تور یعنے بہگو رکہی تہی مین نے آنحضرت کے لئے چند کہجورین لوٹی مین اور
تور لوٹی کو کہتے ہین خواہ پتہر کا ہو خواہ تانبی کا یا لکڑی کا ہو پہر پلایا آنحضرت کو **باب** ما جاء فی السقاء باب مشک مین نبیذ بنانیکی بیانمین **عن** عائشۃ قالت
کنا ننبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سقاء یوکا اعلاہ لہ عزلاء ننبذہ غدوۃ ویشربہ عشاء وننبذہ عشاء ویشربہ غدوۃ
ترجمہ روایت ہے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سی فرمایا انہون نے کہ ہم نبیذ بنایا کرتے تہی آنحضرت کے لئے مشک مین کہ باندہ دیا جاتا تہا اسکے اوپر کا موہنہ اور اسکے نیچے ایک
چہوٹا موہنہ تہا بہگوتے تہے ہم صبح کو تو پیتے تہے آپ شام کو اور بہگوتے تہی ہم شام کو تو پیتے تہے آپ صبح کو **ف** اسباب مین جابر اور ابی سعید اور ابن عباس سے بہی روایت
ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے یونس بن عبید کی روایت سے مگر اسی سند سی اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث عائشہ سے اور سند سی بہی **مترجم** عزلاء نوشتہ را
جو مشک کے نیچے کے موہنہ کو کہتے ہین مطلب یہ ہے کہ اس مشک کے اوپر کا موہنہ تو باندہ دیتے تہے اور نیچے جو چہوٹا سوراخ بمنزلہ عزلاء کے تہا اس سے پیتے تہے **باب** ما جاء
فی الحبوب التی یتخذ منہا الخمر باب ان اناج کے بیانمین جن سے شراب بنتی تہی **عن** النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان من الحنطۃ خمرا ومن الشعیر خمرا ومن التمر خمرا ومن الزبیب خمرا ومن العسل خمرا **ترجمہ** روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا فرمایا آنحضرت نے گیہون سے شراب بنتی
ہے اور جو سی شراب ہوتی ہے اور کہجور سے شراب ہوتی ہے اور انگور سے شراب ہوتی ہے اور شہد سی شراب ہوتی ہی یعنے ان سب مین جو چیز بنا اسمین نشہ ہو جاوے سب خمر
ہے **ف** اسباب مین ابو ہریرہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے روایت کی ہمسے حسن بن علی خلال نے انہون نے یحییٰ بن آدم سی انہون نے اسرائیل سے مانند اسکی اور روایت کی
ابو حیان تیمی نے یہ حدیث شعبی سے انہون نے ابن عمر سی انہون نے عمر سے کہا حضرت عمر نے اور بیشک گیہون سے خمر ہے پہر ذکر کی یہ حدیث خبر دی ہمکو اس روایت کی احمد بن منیع نی
انہون نے روایت کی عبد اللہ بن ادریس سے انہون نے ابی حیان تیمی سے انہون نے شعبی سی انہون نے ابن عمر سے انہون نے عمر بن خطاب سے کہ خمر گیہون سے بہی ہوتی ہی اور یہ صحیح ہے
ابراہیم بن مہاجر کی روایت سے اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے نہ تہے ابراہیم بن مہاجر کچہہ قوی یعنے علم حدیث مین اور روایت ہے **عن** ابی ہریرۃ یقول
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخمر من ہاتین الشجرتین النخلۃ والعنبۃ **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہتے تہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خمر ان دو
درختون سے ہی کہجور اور انگور سی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو کثیر سحیمی غبری ہین نام انکا عبد الرحمن بن غفیلہ ہی **باب** ما جاء فی خلیط البسر والتمر باب بسر
تمر کو ملا کر نبیذ بنانیکی بیانمین **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان ینتبذ البسر والرطب جمیعا **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ
سی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا گدر کہجور اور تر دونوں کو ملا کر نبیذ بنانی سی **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
نہی عن البسر والتمر ان یخلط بینہما ونہی عن الزبیب والتمر ان یخلط بینہما ونہی عن الجرار ان ینبذ فیہا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ آنحضرت نے
منع فرمایا گدر اور سوکہی کہجور ملا کر نبیذ بنانی سی اور منع فرمایا انگور خشک اور سوکہی کہجور دونوں کو ملا کر نبیذ بنانی سی اور منع کیا مٹکون مین نبیذ بنانی سی اسباب مین انس اور جابر اور ابی قتادہ اور ابن عباس اور ام سلمہ اور
معبد بن کعب سے بہی روایت ہے کہ وہ اپنی ماں سے روایت کرتی ہین یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** مٹکون اور ظروف کی تحقیق اوپر گذری غرض یہ بہی منسوخ ہی یا محمول ہے احتیاط پر کہ احتمال ہے انمین جلد نشہ
کا **باب** ما جاء فی کراہیۃ الشرب فی آنیۃ الذہب والفضۃ باب سونے اور چاندی کے برتنوں کا پانا بیان حرام ہونے کے بیانمین **عن** الحکم قال سمعت

ظروف مذکورہ مین نبیذ بنانیکی اجازت

مشک مین نبیذ بنانا

ان چیزون کا بیان جن سے شراب بنتی ہی

بسر اور خرما کو ملا کر نبیذ بنانا

سونے اور چاندی کے برتنون مین پانی پینا حرام ہے

ابن ابی لیلی یحدث ان حذیفۃ استسقی فاتاہ انسان باناء من فضۃ فرماہ بہ وقال انی کنت قد نھیتہ فابی ان ینتھی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الشرب فی آنیۃ الذھب والفضۃ ولبس الحریر والدیباج وقال ھی لھم فی الدنیا ولکم فی الآخرۃ **ترجمہ** روایت ہے حکم سے کہا سنا میں نے ابن ابی لیلی سے بیان کرتے تھے کہ حذیفہ نے پانی مانگا پھر ایک آدمی نے دیا ایک برتن میں چاندی کے سو پھینک دیا اسکو حذیفہ نے اور کہا میں منع کر چکا تھا اسکو مگر نہ مانا اس نے کہ باز رہے بیشک آنحضرت نے منع فرمایا ہے سونے چاندی کے برتن میں پینے سے اور حریر و دیباج کے پہننے سے اور فرمایا یہ کافروں کے لئے ہے دنیا میں اور تمہارے لئے ہے آخرت میں **ف** اس باب میں ام سلمہ اور براء اور عائشہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے

باب ما جاء فی النھی عن الشرب قائما باب کھڑے ہو کر پینے کی نہی میں

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یشرب الرجل قائما فقیل الاکل قال ذاک اشد **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ آنحضرت نے منع فرمایا اس سے کہ پیوے آدمی کھڑے ہو کر پھر پوچھا آپ سے اور کھانا فرمایا وہ تو اور زیادہ برا ہے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** الجارود بن العلاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الشرب قائما **ترجمہ** روایت ہے جارود سے کہ آنحضرت نے منع فرمایا کھڑے ہو کر پینے سے **ف** اس باب میں ابی سعید اور ابی ہریرہ اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ایسے ہی روایت کی کئی لوگوں نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابی مسلم سے انہوں نے جارود سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ضالۃ المسلم حرق النار یعنی کھوئی ہوئی چیز مسلمان کی اٹھا لینا سبب ہے دوزخ میں جلنے کا یعنے جب ہضم کرنیکی نیت سے اٹھاوے اور بتانیکا قصد نہو اور جارود بن المعلی کو ابن العلاء بھی کہتے ہیں اور صحیح ابن معلی ہے

باب ما جاء فی الرخصۃ فی الشرب قائما باب کھڑے ہو کر پینے کی رخصت میں

عن ابن عمر قال کنا نأکل علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نمشی ونشرب ونحن قیام **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے کھاتے پیتے تھے ہم زمانہ میں آنحضرت کے چلتے اور کھڑے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبید اللہ بن عمر کی روایت سے وہ نافع سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عمر سے اور روایت کی عمران بن حدیر نے یہ حدیث ابی البزری سے انہوں نے ابن عمر سے اور ابو البزری کا نام یزید بن عطارد ہے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شرب من زمزم وھو قائم **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت نے زمزم پیا کھڑے ہوئے **ف** اس باب میں علی اور سعد اور عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشرب قائما وقاعدا **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہا دیکھا میں نے آنحضرت کو کہاتے تھے کھڑے اور بیٹھے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** تطبیق احادیث باب میں اسطرح ہے کہ نہی کو کراہت تنزیہی محمول کریں اور فعل کو بیان جواز پر یا احدہما کو ناسخ ٹھیراویں اگر تقدم و تاخر احدہما کا زمانا معلوم ہو جاوے

باب ما جاء فی التنفس فی الاناء باب برتن میں دم لینے کے بیان میں

عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتنفس فی الاناء ثلاثا ویقول ھو امرأ وأروی **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ آنحضرت دم لیتے تھے برتن میں پانی پیتے وقت تین بار اور فرماتے تھے یہ گوارا ہے اور زیادہ سیر کرنیوالا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ ہشام دستوائی نے ابی عصام سے انہوں نے انس سے اور روایت کی عزرہ بن ثابت نے ثمامہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تھے آپ دم لیتے برتن میں تین بار اور روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے عزرہ بن ثابت انصاری سے انہوں نے ثمامہ بن انس سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت دم لیتے تھے برتن میں تین بار یہ حدیث صحیح ہے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشربوا واحدا کشرب البعیر ولکن اشربوا مثنی وثلاث وسموا اذا انتم شربتم واحمدوا اذا انتم رفعتم **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت نے مت پیو ایک دم میں جیسا اونٹ پیتا ہے ولیکن پیو تم دو دم میں یا تین میں اور نام لو اللہ کا جب پینے لگو اور تعریف کرو اسکی جب اٹھاؤ **ف** یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن سنان جزری کی کنیت ابو فروہ رہاوی ہے

باب ما جاء فی الشرب بنفسین باب دو دم میں پینے کے بیان میں

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا شرب یتنفس مرتین **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت جب پیتے دو دم لیتے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر رشدین بن کریب کی روایت سے کہا یعنے مولف نے اور پوچھا میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے رشدین بن کریب کا حال کہ وہ قوی ہیں یا محمد بن کریب کہا بہت قریب ہیں وہ دونوں مرتبہ میں اور رشدین بن کریب ارجح ہیں نزدیک میرے اور پوچھا میں نے محمد بن اسمعیل بخاری سے اسی امر کو تو کہا انہوں نے محمد بن کریب ارجح ہیں رشدین بن کریب سے اور پسندیدہ قول میرے نزدیک ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن کا ہے کہ رشدین بن کریب ارجح ہیں اور بڑے ہیں اور پایا ہے انہوں نے ابن عباس کو اور دیکھا ہے اور

اور وہ بھائی ہیں اور دونوں کے نزدیک مناکیر روایتیں ہیں **بَابُ** مَا جَآءَ فِی کَرَاھِیَةِ النَّفْخِ فِی الشَّرَابِ باب پینے کی چیز میں دم لینے کی کراہت میں **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ
الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ النَّفْخِ فِی الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ اَلْقَذَاةُ اَرَاھَا فِی الْاِنَاۗءِ فَقَالَ اَھْرِقْھَا فَقَالَ فَاِنِّیْ لَا اَرْوٰی مِنْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ قَالَ فَاَبِنِ
الْقَدَحَ اِذًا عَنْ فِیْکَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ آنحضرت نے منع فرمایا پینے کی چیز میں پھونکنے سے عرض کیا ایک شخص نے کہ کچھ کوڑا دیکھتا ہوں میں برتن میں یعنے پھر اُسے کیونکر
نکالوں فرمایا آپنے بہا دے پھر عرض کی اُسنے میں سیر نہیں ہوتا ہوں ایک دم میں آپ نے فرمایا تو دور کر دے پیالہ اپنے مونہہ سے یعنے دم لیتے وقت **ف** یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یَّتَنَفَّسَ فِی الْاِنَاۗءِ وَاَنْ یُّنْفَخَ فِیْہِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت نے منع فرمایا دم لینے
سے برتن میں اور اُسمیں پھونکنے سے یعنے اگر دم لیا ہو تو برتن مونہہ سے جدا کر کے دم لے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِی کَرَاھِیَةِ التَّنَفُّسِ فِی الْاِنَاۗءِ
باب برتن میں دم لینے کے کراہت میں **عَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاۗءِ **ترجمہ** روایت ہے
ابی قتادہ سے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جب پیوے کوئی تم میں کا تو دم نہ لیوے برتن میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِی اخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَةِ باب مشک کے
مونہہ سے پانی پینے کی کراہت میں **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ رِوَایَةً اَنَّہٗ نَھٰی عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا اُنہوں نے بطریق روایت کے کہ منع کیا آپنے
مشک کے مونہہ سے پانی پینے کو **ف** اسباب میں جابر اور ابن عباس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **بَابُ** الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِکَ باب اسکی رخصت
میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُنَیْسٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلٰی قِرْبَةٍ مُّعَلَّقَةٍ فَخَنَثَھَا ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِیْھَا **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن انیس سے
کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے ایک مشک کی طرف جو لٹکی ہوئی تھی پھر جھکایا اُسکو اور پی لیا اُسکے مونہہ سے **ف** اسباب میں ام سلیم سے بھی روایت ہے
اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں ہیں اور عبد اللہ بن عمر ضعیف ہیں اندوئے حافظہ کے اور معلوم نہیں مجھکو کہ انکو عیسے سے سماع ہی یا نہیں **عَنْ** کَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِیْ قِرْبَةٍ مُّعَلَّقَةٍ قَآئِمًا فَقُمْتُ اِلٰی فِیْھَا فَقَطَعْتُہٗ **ترجمہ** روایت ہے کبشہ سے کہا داخل ہوئے میرے پاس آنحضرت سو پیا
آپنے ایک لٹکی ہوئی مشک کے مونہہ سے کھڑے کھڑے پھر میں کھڑی ہوئی اور کاٹ لیا میں نے اُس مشک کا مونہہ یعنے تاکہ تبرکًا اُسے اپنے پاس رکھوں **ف** یہ حدیث حسن ہے
صحیح غریب ہے اور یزید بن یزید بھائی ہیں عبد الرحمن بن یزید کے اور وہ شامی ہیں جابر کے اور وہ عبد الرحمن سے مقدم ہیں موت میں **بَابُ** مَا جَآءَ اَنَّ الْاَیْمَنِیْنَ اَحَقُّ بِالشَّرَابِ باب اس بیان میں کہ داہنے
والی زیادہ مستحق ہیں پینے کے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِلَبَنٍ قَدْ شِیْبَ بِمَاۗءٍ وَعَنْ یَّمِیْنِہٖ اَعْرَابِیٌّ وَعَنْ یَّسَارِہٖ اَبُوْبَکْرٍ
فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَی الْاَعْرَابِیَّ وَقَالَ الْاَیْمَنُ فَالْاَیْمَنُ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ آنحضرت کے پاس لائے دودہ کہ ملایا گیا تھا پانی کے ساتہ اور انکی داہنی طرف
ایک اعرابی تھا اور بائیں طرف ابوبکر پھر دیا آپنے اعرابی کو اور فرمایا داہنے والا زیادہ مستحق ہے پھر اُسکا داہنے والا الاقرب فالاقرب **ف** اسباب میں ابن عباس اور سہل بن سعد اور
ابن عمر اور عبد اللہ بن بسر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث میں ہی استحباب تیامن کا ہر کام میں یہانتک کہ انعام و اکرام میں بھی اگرچہ بائیں
طرف ایک شخص فاضل موجود ہے داہنی طرف والا مستحق ہے چنانچہ آنحضرت نے اعرابی کو ابوبکر پر مقدم کیا اور یہی مسنون ہے جمیع تقسیمات میں **بَابُ** مَا جَآءَ اَنَّ سَاقِیَ
الْقَوْمِ اٰخِرُھُمْ شُرْبًا باب اس بیان میں کہ ساقی قوم سب کے آخر میں پیوے **عَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَاقِی الْقَوْمِ اٰخِرُھُمْ شُرْبًا
ترجمہ روایت ہے ابی قتادہ سے کہ آنحضرت نے فرمایا ساقی قوم کو سب کے آخر میں پینا چاہئے **ف** اسباب میں ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **بَابُ**
مَا جَآءَ اَیُّ الشَّرَابِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ باب اس بیان میں کہ مشروبات میں آنحضرت کی محبوب کیا تھی **عَنْ** عَآئِشَةَ قَالَتْ کَانَ
اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ بہت پیاری پینے کی چیزوں میں آنحضرت
کو میٹھی ٹھنڈی تھی **ف** ایسی ہی روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے ابن عیینہ سے مثل اسکے یعنی کہا روایت ہے معمر سے اُنہوں نے روایت کی زہری سے اُنہوں نے عروہ سے
اُنہوں نے عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے اور صحیح وہی ہے کہ روایت کی زہری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلًا **عَنْ** الزُّھْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ
الشَّرَابِ اَطْیَبُ قَالَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ **ترجمہ** روایت ہے زہری سے کہ آنحضرت سے پوچھا کسی نے کونسی چیز پینے کی سب سے عمدہ ہی فرمایا جو میٹھی اور ٹھنڈی ہو **ف** اسیطرح
روایت کی عبد الرزاق نے معمر سے اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلًا اور یہ زیادہ صحیح ہی ابن عیینہ کی روایت سے **مترجم** مشروبات میں جب چیز سرد

ف پینے کی چیزوں میں دم لینے کی کراہت

ف مشک کے منہ سے پانی پینے کی کراہت اور اسکی رخصت

ف داہنے والا زیادہ مستحق ہے پینے میں

ف ساقی قوم کا سب سے آخر پیئے

ف مشروبات میں کونسی چیز حضرت کو پسند تھی

ہو محبوب ہوتی ہی حدیث مین وارد ہوا ہی کہ آنحضرت نی دعا کی کہ یا اللہ مجہی اپنی محبت دی ٹہنڈی پانی سی زیادہ اور جب حلاوت اور شیرینی بہی اُسکی ساتھ ہو تو سبب پسندیدگی کی اُسمین جمع ہو گئے اسلئی کہ حدیث مین آیا ہی یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ یعنے آپ دوست رکہتی تہے شیرینی کو اب چند مسائل متعلقہ کتاب بیان کئی جاتی ہین **مسئلہ** صحیح مسلم مین انس سے مروی ہے کہ آنحضرت سی پوچہا کہ خمر کا خل بنالیوین آپنے فرمایا نہین اور طارق سے مروی ہے کہ آپ سے سوال ہوا اسکا پہر مکروہ جانا آپنے اسکو اور یہ دلیل ہے شافعی اور جمہور کی کہ جایز نہین انکی نزدیک سرکہ بنانا خمر کا اور پاک نہین ہوتا وہ سرکہ کہ خمر سے بنا ہو جب اُسمین کوئی چیز ڈالکر بنایا ہو مثل پیاز وغیرہ کے اور وہ ہمیشہ نجس رہتا ہے اور اگر فقط نقل سے سایہ کیطرف یا آفتاب کیطرف سرکہ ہو جاوے تو اُسمین شافعیہ کے دو قول ہین اصح یہ ہی کہ پاک ہے غرض بغیر کسی چیز ڈالنی کے اگر بنے تو پاک ہے یہی مذہب ہے شافعی کا اور کسی چیز کے ڈالنی سے بنی تو انکے نزدیک ناپاک ہے اور احمد اور جمہور اور اوزاعی اور لیث اور ابو حنیفہ کہتی ہین وہ بہی پاک ہے اور مالک سے اسمین تین قول مروی ہین اصح یہ ہے کہ خود سرکہ بنانا حرام ہے پہر اگر کسینی بنایا تو وہ گنہگار ہوا مگر سرکہ پاک ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ حرام ہے سرکہ بنانا اور جو بنایا وہ ناپاک ہے تیسرا قول یہ ہے کہ حلال ہے سرکہ بنانا اور سرکہ پاک ہے غرض اب اجماع ہے کہ اگر خود بخود سرکہ ہو جاوے طاہر ہے اور مروی ہے سحنون مالکی سے کہ انہون نے اسے ناپاک کہا ہی اگر یہ روایت صحیح ہے تو قابل حجت نہین بسبب مخالفت اجماع کے (نووی) **مسئلہ** تداوی بالخمر حرام ہے اور مذہب شافعیہ کا یہی ہے مسلم مین طارق بن سوید سے مروی ہے کہ انہون نے اجازت چاہی دوا کی لئی شراب کے سرکہ بنانیکی حضرت نے اُسی پسند نکیا اور فرمایا اِنَّهٗ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهٗ دَاءٌ اور اسیطرح پینا خمر کا دوا کی لئی حرام ہے مگر نوالہ اٹک جاوے اور کوئی چیز سوا خمر کے نہو تو اتار نیکو پینا جایز ہے اسی قدر کہ اُسمین نوالہ اتر جاوے اسلئی کہ اسمین اسکا فائدہ یقینی ہے اور نوبت اضطرار کی ہے بخلاف دوا کی کہ فائدہ اسمین یقینی نہین (نووی) **مسئلہ** تغطیۃ الاوانی لیلاً سنت ہے اور اسیطرح باندہ دینا مشکونکا اور بند کرنا دروازونکا اور بجہادینا چراغونکا سوتے وقت اور آگ کا اور کف صبیان اور مواشی بعد مغرب کے اسمین احادیث بہت مروی ہین کہ ذکر کرنا انکا موجب طول ہے **مسئلہ** شایع ملعونہ مین شراب کے برابر کوئی چیز نہین اسلئی کہ کسی پر لعنت ایک وجہ سی کسی پر دو وجہ سے جایز ہوتی ہے بخلاف شراب کے کہ اُسپر دس وجوہ سی لعنت ہے چنانچہ ابن ماجہ مین مروی ہی کہ فرمایا آنحضرت نے لعنت کی گئی ہے شراب دس جہوں سے اسکی ذات پر لعنت ہی اور اسکے عاصر پر اور معتصر پر اور بایع پر اور مشتری پر اور حامل پر اور محمول الیہ پر اور اسکے آکل ثمن پر اور شارب پر اور ساقی پر تکلیف بشارہا و منہا نعوذ باللہ منہا **مسئلہ** شیشے کی برتنو مین پینا جایز ثابت بالسنہ ہے چنانچہ ابن ماجہ مین ابن عباس سے مروی ہی کہ آنحضرت کا ایک قدح تہا قواریر کا کہ آپ اُسمین پیتے تہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ باب ہین بر والدین اور صلہ رحم کی بیان مین جو وارد ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

نیک سلوک کا بیان والدین کے

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ باب بر والدین کے بیان مین **عَنْ** حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبَرُّ قَالَ اُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ **ترجمہ** روایت ہے حکیم سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہا عرض کی مینے یا رسول اللہ کس سے نیکی کرون فرمایا اپنی ماں سے عرض کی مینے پہر کس سے فرمایا اپنی ماں سے عرض کی مینے پہر کس سی فرمایا اپنی ماں سے عرض کی مینے پہر کس سے فرمایا اپنی باپ سی پہر اور قریبون سے پہر اور قریبون سے درجہ بدرجہ **ف** اس باب مین ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمر اور عائشہ اور ابی الدرداء اور بہز بن حکیم سے بہی روایت ہے اور حکیم بیٹے ہین معاویہ بن حیدہ قشیری کے اور یہ حدیث حسن ہے اور کلام کیا ہی شعبہ نے بہز بن حکیم مین اور وہ ثقہ ہین اہل حدیث کی نزدیک اور روایت کی انسے معمر نی اور سفیان ثوری اور حماد بن سلمہ اور کئی اماموں نے حدیث کے **مترجم** اللہ تعالے نے بہی قرآن عظیم الشان مین ماں کی حسن سعی اولاد کی پرورش مین بہت کچہہ فرمائی چنانچہ ارشاد کیا ہے حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ یعنے اٹہایا اُسکو اُسکی ماں نے تہک تہک کر اسی لحاظ سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں سی تین مرتبہ حسن سلوک کا حکم فرمایا اور چوتہی بار مین باپکو رکہا پہر انکے بعد اور عزیزون کو جو قرابت مین قریب تر ہون حسن سلوک مین بہی مقدم کئے جاوین مثلاً سگے مقدم ہون سوتیلون پر علی ہذا القیاس نووی نے ذکر کیا کہ علماء نی کہا ہے کہ سبب تقدیم ام کا کثرت تعب ہے فرزند کی پرورش مین اور وفور شفقت و خدمت اور تحمل مشاق اسکی حمل مین پہر وضع مین پہر ارضاع مین پہر تربیت اور تمریض اور معالجہ وغیرہ مین اور نقل کیا ہے حارث محاسبی نے اجماع علماء کا تقدیم پر ماں کے اوپر باپ کے احسان اور حسن سلوک مین اور قاضی عیاض نے کہا اجماع ہی علما کا کہ ماں باپ مقدم ہین حسن سلوک مین اپنی غیر پر اصحاب شافعی نے کہا نیکی مین پہلے ماں مستحق ہے پہر باپ پہر اولاد پہر اجداد پہر جدات پہر بہائی پہر بہنین پہر سائر محارم ذوی الارحام پہر اعمام و عمات پہر اخوال و خالات اور مقدم ہی اقرب تقریب پر اور حقیقی سوتیلی پر پہر ذی رحم غیر محرم جیسے ابن عم اور بنت عم اور اولاد اخوال و خالات وغیرہم پہر

مصاحبت ہو یہہ ہو لی اعلے درجہ کا ہو یا اسفل کا پہر ہمسایہ اور مقدم ہے قریب بعید الدار جار پر اور ایسا ہی اگر قریب پر شہر مین ہے مقدم ہی جار اجنبی پر اور ملحق ہین زوج او ذو جہ
ساتہ محارم کے واللہ اعلم اور ایک مرد نے آپسے اجازت چاہی جہاد کی آپنے پوچہا کیا تیرے والدین زندہ ہین اُسنے کہا ہان آپنے فرمایا ففیہما فجاہد یعنی اُنہین کی خدمت
مین کوشش کرا اور ان حدیثون مین حجت ہی اُنکو جو قائل ہین کہ جہاد درست نہین بغیر اجازت والدین کے جب مسلمان ہون اگر مشرک ہون تو اجازت اُنکی ضرور نہین شافعیہ کے
نزدیک اور ثوری نے کہا ضرور ہے مگر یہہ جب ہی کہ صف قتال مین حاضر نہوا ہو اور قتال متعین نہوا ہو یا ہجوم کفار نہوا اور جب ہجوم کفار وغیرہ ہو جاوے کسی کے اجازت ضرور نہین غرض اجماع علما ہے
بر والدین پر اور اسپر کہ ناراض کرنا اُنکا کبایر اور محرمات سے ہی انتہی بنوع اختصار **باب** دوسرا اسی مضمون مین **عن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِمِيْقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
الْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ سَكَتَ عَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهٗ لَزَادَنِیْ **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سے کہا پوچہا مین نے آنحضرت سے کہ یا رسول اللہ
کونسا عمل افضل ہے فرمایا آپنی نماز اپنی اوقات پر ادا کرنا کہا مینے یا رسول اللہ پہر کونسا فرمایا بر والدین کہا مینے پہر کونسا یا رسول اللہ فرمایا جہاد اللہ کی راہ مین پہر چپ ہو رہے
آنحضرت اور اگر مین زیادہ پوچہتا زیادہ بتاتی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیے یہہ شیبانی اور شعبہ اور کئی لوگون نے ولید بن عیزار سی اور مروی ہوئی ہی یہ حدیث کئی
سندون سے ابی عمرو شیبانی سی اُنہون نے روایت کیے ابن مسعود سے اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے **مترجم** اس روایت مین صلوٰۃ کو مقدم فرمایا اعمال فاضلہ مین اور اسے
ذکر کی روایت مین ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کو افضل اعمال فرمایا اور ابی سعید کی روایت مین رجل یجاہد فی سبیل اللہ فرمایا وجہ توفیق ان احادیث مین کئی طور سے اوّلا یہ کہ
فرمانا آپکا باعتبار سائلین مختلف ہوتا تہا کہ جسمین لیاقت جس عمل کی ملاحظہ فرماتی اُسکے لئی اُسی عمل کو افضل اور اعلےٰ ٹہیراتی جیسی بہادر اور شجیع پاتی اُسی جہاد کی فضیلت
سُناتی جیسی مالدار دیکہتے اُسے انفاق فی سبیل اللہ جسکی والدین محتاج خدمت اولاد ہوتے اُسی بر والدین کی تعلیم فرماتی ثانیا یہ کہ اس فرمانی مین فضیلت اور تقدم ایک
عمل کا دوسرے پر مقصود نہین بلکہ فقط تبلیغ اس امر کی منظور ہے کہ یہ امر بہی امور خیر مین داخل ہے چنانچہ قائل جب کسی چیز کی خوبی بیان کرتا ہی اُسکو سب سے افضل فرماتا ہے
جیسے کبہی کہتا ہی سکوت و خاموشی سب سے عمدہ ہے اور کہتا ہے کہ کلام حق اور صدق سب سے افضل ہے علیٰ ہذا القیاس تیسرے یہ کہ فرمانا آپکا مختلف ہوتا تہا باختلاف
احوال کہ جس وقت مین تائید اسلام مین جسکی ضرورت ہوتی صحابہ مین اُسکی فضیلت بیان فرماتی **باب** الْفَضْلِ فِیْ رِضَا الْوَالِدَيْنِ باب رضای والدین کی فضیلت
مین **عن** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ اِنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ لِیْ امْرَأَةً وَاِنَّ اُمِّیْ تَأْمُرُنِیْ بِطَلَاقِهَا فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْهُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ اِنَّ اُمِّیْ وَرُبَّمَا قَالَ اَبِیْ **ترجمہ** روایت ہے ابو الدردا سی
کہ آیا اُنکی پاس ایک مرد اور کہا اُسنی میری ایک عورت ہے اور میری ماں حکم کرتی ہے اُسکی طلاق دینے کا سو کہا ابو الدردا نی سُنا مینے آنحضرت سے فرماتی تہی باپ بیچ کا دروازہ ہین
جنت کا پس تو ضایع کر اُسکو یا حفاظت کر اور سفیان نے اس روایت مین کبہی ماں کا ذکر کیا کبہی باپ کا **ف** یہ حدیث صحیح ہی اور ابو عبد الرحمٰن سلمی کا نام عبد اللہ بن حبیب ہے
عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِضَا الرَّبِّ فِیْ رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سی کہ
آنحضرت نے فرمایا خوشی رب کی والد کی خوشی مین ہے اور غصہ رب کا والد کے غصہ مین ہے **ف** روایت کیے ہمسے محمد بن بشار نی اُنہون نے محمد بن جعفر سے اُنہون نے شعبہ سی اُنہون نے
یعلےٰ بن عطا سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے عبد اللہ بن عمرو سے مانند اسکے اور مرفوع نکیا اُسکو اور یہ صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی اصحاب شعبہ نے شعبہ سے اُنہون نے یعلےٰ بن عطا سے
اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے عبد اللہ بن عمرو سی موقوفا اور نہین جانتے ہم کسیکو کہ مرفوع کی ہو سُنی یہہ روایت خالد بن حارث کی سوا کہ وہ شعبہ سے راوی ہین اور خالد بن حارث ثقہ
ہین ما مون ہین سُنا مینے محمد بن مثنےٰ سے فرماتے تہے کہ نہ دیکہا مینے بصرہ مین کسیکو خالد کے برابر اور نہ کوفہ مین عبد اللہ بن ادریس کے برابر اور اسباب مین ابن مسعود سے بہی روایت ہے
مترجم پوری ہوتی ہے بر والدین ساتہ کئی امور کے اُنکے کہانے کپڑے کی خبر گیری سی اور خدمت سے اگر محتاج ہون اور جب بلاوین جواب دے اور حاضر ہو اور جب حکم فرماوین بجا
لاوے جبتک کہ حکم اُنکا معصیت نہو اور بہت کرے زیارت اُنکی اور کلام کرے اُنکے ساتہ نرمی اور کشادہ پیشانی اور ملائمت سے جہک کر اور اُف نہ کہی اور اُنکا نام لیکر نہ پکارے
اور راہ مین پیچہے چلے مگر جہان ضرورت ہو آگے چلنے کے اور برات کرے اُنکی جب کوئی غیبت کرے اور مدد کرے اُنکی جب کوئی اُنہین اذیت دے اور توقیر کرے اُنکی مجلس
مین اور آداب نشست و برخاست بجالاوے اور دعا کرے اُنکی مغفرت کی رحمہ اللہ **باب** مَا جَاءَ فِیْ عُقُوْقِ الْوَالِدَيْنِ باب عقوق والدین کی مذمت مین **عن**

رضاء والدین کی فضیلت

عقوق والدین کی مذمت

اَبِی بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَکَانَ مُتَّکِئًا
قَالَ وَشَہَادَۃُ الزُّوْرِ اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُہَا حَتّٰی قُلْنَا لَیْتَہٗ سَکَتَ **ترجمہ** روایت ہے ابی بکرہ سے کہا فرمایا آنحضرت نے کیا نہ بیان کروں مین تمسے
بڑے سے بڑے گناہ کا عرض کی لوگوں نے کہ ہاں اے رسول اللہ کے فرمایا شریک کرنا یعنے اللہ کی ذات وصفات مین اور ناراض کرنا ماں باپ کا کہا راوی نے اور اٹھہ بیٹھے آپ اور تھے تکیہ لگائے
ہوئے اور فرمایا گواہی جھوٹی یا فرمایا بات جھوٹی یعنے راوی کو شک ہے پھر یہی فرماتے رہے آنحضرت یہانتک کہ ہمنے کہا کاش آپ چپ ہوتے اور یہ بار بار فرمانا تاکید تھا **ف**
اسباب مین ابی سعید سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوبکرہ کا نام نفیع ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْکَبَائِرِ
اَنْ یَّشْتِمَ الرَّجُلُ وَالِدَیْہِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَہَلْ یَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَیْہِ قَالَ نَعَمْ یَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَیَسُبُّ اَبَاہُ وَیَشْتِمُ اُمَّہٗ فَیَشْتِمُ اُمَّہٗ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن
عمرو سے کہ فرمایا آنحضرت نے کبیرہ گناہوں مین سے ہے گالی دینا مرد کا اپنے ماں باپ کو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ بھلا کوئی اپنی ماں باپ کو بھی گالی دیگا فرمایا ہاں آدمی گالی دیتا ہے کسی کے باپ کو
پھر وہ گالی دیتا ہے اسکے باپ کو اور گالی دیتا ہے کسیکی ماں کو پھر وہ گالی دیتا ہے اسکی ماں کو یعنے جب یہ گالی کا سبب ہوا تو گویا خود اسنے اپنی ماں باپ کو گالی دی **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** فِیْ اِکْرَامِ صَدِیْقِ الْوَالِدِ باب اکرام دوست پدر کے بیان مین **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَبَرَّ
الْبِرِّ اَنْ یَّصِلَ الرَّجُلُ اَہْلَ وُدِّ اَبِیْہِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ سب سے بہتر سلوک یہ ہے کہ سلوک کرے آدمی اپنے باپ کے دوست
سے **ف** اسباب مین ابی اسید سے بھی روایت ہے اس حدیث کے اسناد صحیح ہیں اور مروی ہے یہ حدیث ابن عمر سے کئی سندوں سے **باب** فِیْ بِرِّ الْخَالَۃِ باب خالہ کی ساتھ حسن سلوک کے
بیان مین **عن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَالَۃُ بِمَنْزِلَۃِ الْاُمِّ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ آنحضرت نے فرمایا خالہ بمنزلہ ماں کے ہے **ف**
اس حدیث مین ایک قصہ طویل ہے یہ حدیث صحیح ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِیْمًا فَہَلْ
لِیْ مِنْ تَوْبَۃٍ فَقَالَ ہَلْ لَکَ مِنْ اُمٍّ قَالَ لَا قَالَ ہَلْ لَکَ مِنْ خَالَۃٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّہَا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ ایک مرد آیا آنحضرت کی پاس اور کہا یا رسول اللہ
مین نے ایک بڑا گناہ کیا ہے پس آیا میرے لئے توبہ ہے پوچھا آپنے تیری ماں ہے کہا نہین پوچھا آپنے تیری خالہ ہے اُسنے کہا ہاں فرمایا آپنے اُس سے نیکی کر **ف** اسباب مین علی سے
بھی روایت ہے روایت کی ہمسے ابن عمر نے انہون نے سفیان بن عیینہ سے انہون نے محمد بن سوقہ سے انہون نے ابی بکر بن حفص سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے مانند اور نہین ہے
ذکر اسمین ابن عمر کا اور یہ صحیح تر ہے ابی معاویہ کی حدیث سے اور ابوبکر بن حفص وہ ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہین **عن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَکَّ فِیْہِنَّ دَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَۃُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَۃُ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِہٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا آنحضرت نے
تین دعائیں مقبول ہین کہ انمین شک نہین بددعا مظلوم کی دعا مسافر کی بددعا باپ کی بیٹے پر **ف** اور روایت کی حجاج صواف نے یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے ہشام کے
روایت کے مانند اور ابوجعفر جو راوی ہین ابی ہریرہ سے انکو ابوجعفر موذن کہتے ہین اور ہم نام انکا نہین جانتے اور روایت کی انسے یحییٰ بن ابی کثیر نے کئی حدیثین **باب** مَا جَاءَ فِیْ
حَقِّ الْوَالِدَیْنِ باب حق والدین کے بیان مین **عن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجْزِیْ وَلَدٌ وَالِدًا اِلَّا اَنْ یَّجِدَہٗ مَمْلُوْکًا فَیَشْتَرِیَہٗ
فَیُعْتِقَہٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت نے کوئی لڑکا باپ کے حق سے ادا نہین ہوتا مگر یہ کہ اُسے غلام پاوے اور خرید کر کے آزاد کردے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہین
جانتے ہم اسکو مگر سہیل بن ابی صالح کی روایت سے اور روایت کی سفیان اور کئی لوگون نے سہیل سے یہ حدیث **باب** مَا جَاءَ فِیْ قَطِیْعَۃِ الرَّحِمِ باب قطع رحم کی مذمت مین
عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَا اللّٰہُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَہَا مِنِ اسْمِیْ فَمَنْ وَصَلَہَا
وَصَلْتُہٗ وَمَنْ قَطَعَہَا بَتَتُّہٗ **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن سے کہا سنا مین نے آنحضرت سے کہ فرماتے تھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مین اللہ ہون اور مین رحمن ہون پیدا کیا مین نے رحم کو اور چیرا
مین نے اسکو اپنے نام سے پھر جسنے کہ ملایا اسکو ملاؤنگا مین اسکو اور جسنے کاٹا اسکو کاٹونگا مین اسکو **ف** اور اسباب مین ابی سعید اور ابی اوفیٰ اور عامر بن ابی ربیعہ اور ابی ہریرہ اور
جبیر بن مطعم سے بھی روایت ہے حدیث سفیان کی جو زہری سے مروی ہے صحیح ہے اور روایت کی معمر نے زہری سے یہ حدیث انہون نے ابی سلمہ سے انہون نے رداد لیثی سے انہون نے
عبد الرحمن بن عوف سے اور معمر نے ایسا ہی کہا کہ کہا محمد نے اور حدیث معمر کی خطا ہے **مترجم** بخاری کی روایت مین الرحم شجنۃ من الرحمن یعنے لفظ رحم کا اشتقاق کیا
ہوا ہے اور لیا ہوا ہے لفظ رحمن سے غرض یہ کہ رحم اور رحمن کا مادہ ایک ہے اور اشتقاق ایک کا دوسرے سے ظاہر ہے اور محتمل ہے کہ مراد دونون لفظوں سے معنے ہون یعنے قرابت رحم

کہ جسکی رعایت واجب ہے ایک شاخ اور شعبہ ہی رحمٰن کی رحمت سے اور ملانا رحم کا یہ ہے کہ رعایت کرے اور احسان کرے ناتے داروں سے اور کاٹنا اُسکا بدسلوکی کرنا ہے اہل قرابت سے
اور قطع رحم کی مذمت میں بہت احادیث وارد ہوئی ہیں بیہقی میں عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے رحمت نہیں اُترتی اُس قوم پر کہ جسمیں ایک قاطع رحم ہو اور نسائی
اور دارمی میں عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا داخل نہوگا جنت میں منان اور نہ عاق اور نہ مدمن خمر اور بیہقی میں ابی بکرہ سے مروی ہے کہ ہر گناہ میں سے
اللہ جو چاہتا ہے بخشدیتا ہے مگر عقوق والدین کہ جلدی سزا دیتا ہے اسکی مرتکب کو زندگی میں قبل موت کے اور اکثر مفسرین نے اس آیت میں رحم ہی مراد لیا ہے جو فرمایا ہے باریتعالیٰ
شانہٗ نے وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ أَنْ يُوصَلَ کہ خسران اور ضلال ہے اُن لوگوں کو کہ قطع کرتے ہیں جسکے ملانیکا حکم دیا اللہ تعالیٰ نے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي صِلَةِ الرَّحِمِ

صلہ رحم کی فضیلت

باب صلہ رحم کی فضیلت میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا انْقَطَعَتْ
رَحِمُهٗ وَصَلَهَا **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا صلہ رحم کرنیوالا وہ نہیں کہ بدلا دے نیکی کا بلکہ وہ ہے کہ جب کاٹا جاوے ناتا اُسکا وہ جوڑے اُسکو **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں سلمان اور عائشہ سے بھی روایت ہے **مترجم** یعنے صلہ رحم یہ نہیں کہ جو ناتے دار تم سے احسان اور بھلائی کرے تم بھی اسکا بدلا کرو بلکہ صلہ
رحم یہ ہے کہ جو ناتے دار تم سے بدسلوکی کرے اور قرابت کا حق نہ سمجھے اُس سے بھی تم حق قرابت ادا کرو **عَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ **ترجمہ** روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے داخل نہوگا جنت میں کوئی کاٹنے والا کہا ابن
ابی عمر نے کہا سفیان نے یعنے کاٹنے والا قرابت کا یعنے اُسکا حق نہ ادا کرنیوالا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي حُبِّ الْوَلَدِ باب لڑکوں کی محبت کی بیان میں

اولاد کی محبت کا بیان

عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مُحْتَضِنٌ أَحَدَ ابْنَيِ ابْنَتِهٖ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّكُمْ لَتُبَخِّلُونَ وَ
تُجَبِّنُونَ وَتُجَهِّلُونَ وَإِنَّكُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے خولہ بنت حکیم سے کہ نکلے آنحضرتؐ ایکدن اپنی صاحبزادی کے ایک بیٹے کو یعنی حسن یا حسین کو گود میں لیے
ہوے اور وہ فرماتے تھے تم بخیل کر دیتے ہو اور تم بودا کر دیتے ہو اور تم جاہل کر دیتے ہو اور بیشک تم اللہ کے پیدا کیے ہوے پھولوں سے ہو **ف** اور اس باب میں ابن عمر اور اشعث بن
قیس سے بھی روایت ہے حدیث ابن عیینہ کی جو ابراہیم بن میسرہ سے مروی ہے نہیں جانتے ہم اُسکو مگر انہیں کی سند سے اور عمر بن عبد العزیز کو ہم نہیں جانتے کہ سماع
ہو خولہ سے یعنے بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہوگا **مترجم** یعنے بسبب اولاد کی محبت کے آدمی مال خرچ کرنے میں بخیلی کرتا ہے کہ مال رہیگا تو میری اولاد کی کام آویگا
اور جرأت اور شجاعت کی مقام میں بخوف ضرر اولاد نامردی اور جبن کرتا ہے اور اُنکی پرورش اور بہبودی کے خیال میں ہزاروں نادانیوں اور جہالت میں گرفتار ہوتا ہے
اسیلیے فرماتا ہے إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ یعنے تحقیق مال اور اولاد تمہاری آزمایش کو دی گئی ہے پر دیندار متقی اُس فتنہ سے بچتا ہے اور ضعیف الایمان اُسمیں پھنس
جاتا ہے اور لڑکیاں تو انکے پیچھے اپنا جسم گنواتا ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الْوَلَدِ باب بچوں کو پیار کرنیکے بیان میں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبْصَرَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ

بچوں کو پیار کرنا

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْحَسَنَ أَوِ الْحُسَيْنَ فَقَالَ إِنَّ لِي مِنَ الْوَلَدِ عَشَرَةً مَا قَبَّلْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهٗ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ دیکھا اقرع بن حابس نے آنحضرتؐ کو اور آپ بوسہ لیتے تھے حسن کو اور کہا ابن ابی عمر
نے کہ حسن کو یا حسین کو سو کہا اقرع نے میری دس بیٹے ہیں کہ نہیں بوسہ لیا میں نے اونمیں سے ایک کو بھی سو فرمایا آنحضرتؐ نے جو رحم نہیں کرتا ہے اوسپر رحم نہیں کیا جاتا
ف اس باب میں انس اور عائشہ سے بھی روایت ہے اور ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن کا نام عبد اللہ بن عبد الرحمٰن ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** لڑکوں کو پیار کرنا گود میں لینا
کندھے پر چڑھانا انکو گود میں لیکر نماز پڑھ لینا سجدہ میں گردن پر سوار ہوں تو سجدہ کا طول کرنا سنت ہے اور یہ امور منافی دین اور خلاف محبت الٰہی نہیں جیسا کچھ صوفی خیال
کرتے ہیں بلکہ اللہ کی رحمت کا اثر ہے کہ مومنوں کے دلمیں ظہور فرماتا ہے حدیث میں آیا ہے مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا فَلَيْسَ مِنَّا یعنے جو شخص شفقت اور پیار
کرے ہمارے چھوٹوں پر اور عزت اور وقار نہ کرے ہمارے بڑوں کی بڑے نکا وہ ہم سے نہیں **بَابُ** مَا جَاءَ فِي النَّفَقَاتِ عَلَى الْبَنَاتِ باب لڑکیوں اور بہنوں کی پرورش کی

لڑکیوں اور بہنوں کی پرورش

فضیلت میں **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوِ ابْنَتَانِ
أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللّٰهَ فِيهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے جسکے ہوں تین بیٹیاں یا تین بہنیں یا دو بیٹیاں یا دو
بہنیں پھر اچھی طرح اُنکا ساتھ دیا اور ڈرا اللہ سے اُنکی پرورش کرنے میں تو اُسکی لیے جنت ہے **مترجم** اللہ سے ڈرا اُنکی پرورش میں موافق شرع کی یعنی ایسا نہیں کہ جھوٹی چلہ کیا ہو ایسا لگا ہو یا بیچ دیا ہو

عن اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَکُوْنُ لِاَحَدِکُمْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْ ثَلَاثُ اَخَوَاتٍ فَیُحْسِنُ اِلَیْہِنَّ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کسی کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں پہر احسان کرے اُنپر مگر داخل ہوگا جنت مین **ف** اسباب مین عائشہ اور عقبہ بن عامر اور انس اور جابر اور ابن عباس سے بہی روایت ہے ابو سعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے اور سعد بن ابی وقاص وہ سعد بن مالک بن وہیب ہین اور زیادہ کیا ہی بعضے راویون نے اِس اسناد مین ایک دو کو **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِیَ بِشَیْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَیْہِنَّ کُنَّ لَہٗ حِجَابًا مِنَ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت نے فرمایا جو گرفتار ہوا ان لڑکیون کی بلا مین پہر صبر کرے اُنکی پرورش کی مصیبتون پر ہوونگی وہ اُسکا پردہ دوزخ کی آگ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ دَخَلَتِ امْرَاَۃٌ مَعَہَا ابْنَتَانِ لَہَا فَسَأَلَتْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِیْ شَیْئًا غَیْرَ تَمْرَۃٍ فَاَعْطَیْتُہَا اِیَّاہَا فَقَسَمَتْہَا بَیْنَ ابْنَتَیْہَا وَلَمْ تَاْکُلْ مِنْہَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِیَ بِشَیْءٍ مِنْ ہٰذِہِ الْبَنَاتِ کُنَّ لَہٗ سِتْرًا مِنَ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اُنہون نے کہ آئی میرے پاس ایک عورت کہ اُسکے ساتھ دو لڑکیان تہین پہر سوال کیا اُسنے سو نپایا اُسنے میرے پاس سے کچھہ سوا ایک کہجور کے پہر دیدی مین نے اُسکو اور اُسنے بانٹ دی اپنی دونون لڑکیونکو اور آپ نکہائی پہر اُٹھہ کر چلی گئی اور تشریف لائے میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خبر دی مین نے اُنکو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو گرفتار ہوا ان لڑکیون مین ہوونگی یہ اُسکے لئے پردہ دوزخ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِیَتَیْنِ دَخَلْتُ اَنَا وَہُوَ الْجَنَّۃَ کَہَاتَیْنِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَیْہِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پالے دو لڑکیونکو داخل ہونگا مین اور وہ جنت مین مانند اِنکی اور اشارہ کیا آپنے اپنی دو انگلیون سے یعنے کلمہ اور بیچ کی انگلی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ہے محمد بن عبید نے محمد بن عبد العزیز سے کئی حدیثین اسی سند سے اور کہا اُنہین روایت ہے ابی بکر بن عبید اللہ بن انس سے اور صحیح عبید اللہ بن ابی بکر بن انس ہے **مترجم** ابن ماجہ مین حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ایک عورت آئی دو لڑکیون کو لیکر اور آپنے اُسکو تین کہجور عنایت کین اور اُسنے پہلے ایک ایک دونون کو دی پہر ایک کو چیر کر دونون پر تقسیم کردیا پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کیا اچھا کام کیا اُسنے داخل ہوگئی وہ بسبب اِس حسنہ کی جنت مین اور عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ اُنہون نے فرمایا مین نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہے جسکی تین بیٹیان ہون اور وہ اُنکی پرورش پر صبر کرے اور اُنکو کہلاوے پلاوے اور پہناوے اپنے مقدور کے موافق اُسکے لئے پردہ ہونگی وہ دوزخ کی آگ سے قیامت کے دن اور ابن عباس سے مروی ہے کہ جسکی دو لڑکیان ہون پس اچھی طرح اُسنے اُنکا ساتھ دیا داخل کرینگے وہ اُسکو جنت مین غرض فضائل بیٹیون کی پرورش کے اسلئے زیادہ آئی ہین کہ اُسمین ماں باپ کو صبر کرنا پڑتا ہی اول پرورش مین بعد جوانی کی سو داماد کے غم وزیاتی پر اور پہر حال سوا صبر و ثبات کی کچھہ چارہ نہین ہوتا اور سوای اِسکے کسیطرح کی امید اعانت کی اُنسے نہین ہوتی **باب** مَا جَاءَ فِیْ رَحْمَۃِ الْیَتِیْمِ باب یتیم پر مہربانی کے بیان مین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَبَضَ یَتِیْمًا مِنْ بَیْنِ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی طَعَامِہٖ وَشَرَابِہٖ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ الْبَتَّۃَ اِلَّا اَنْ یَّعْمَلَ ذَنْبًا لَا یُغْفَرُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لیجاوے یتیم کو مسلمانون مین سے اپنے کہانے اور پینے کیطرف داخل کریگا اللہ تعالے اُسکو جنت مین بلاشک و شبہ مگر یہ کہ وہ ایسا گناہ کرے کہ بخشا نجاوے یعنے شرک **ف** اور اسباب مین مرۃ الفہری اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ اور سہل بن سعد سے بہی روایت ہے اور حنش کا نام حسین بن قیس ہے اور کنیت اُنکی ابو علی رحبی ہی اور سلیمان تیمی کہتے تہی کہ حنش ضعیف ہین حدیث مین نزدیک اہل حدیث کی **عن** سَہْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَکَافِلُ الْیَتِیْمِ فِی الْجَنَّۃِ کَہَاتَیْنِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَیْہِ یَعْنِی السَّبَّابَۃَ وَالْوُسْطٰی **ترجمہ** روایت ہے سہل بن سعد سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مین اور کفالت کرنیوالا یتیم کی مانند ان دونون انگلیونکی ہین اور اشارہ کیا آپنے دونون انگلیون سے یعنے کلمہ اور بیچ کی انگلی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** یہ ایک تشبیہ ہے اُسکی رفع درجہ کی یہ کہ وہ شخص درجات انبیاء پر یا درجہ سید الانبیاء علیہم التحیۃ والثناء پر فائض ہوجائیگا اور آخر ان دونون انگلیون مین کچھہ فرق ہی ہے اور ابو داود اور بخاری مین ہے روایت آپ سے یہی اور ابن ماجہ مین ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا یا اللہ مین حرام کرتا ہون حق دو ضعیفونکا ایک یتیم کا دوسرے عورتکا یعنے اُنکا حق کسی طرح تلف نکرنا چاہئے اور اُنہی سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا بہتر گہر مسلمانونکا وہ ہے جسمین یتیم ہو اور اُسپر احسان کرتے ہون اور بدتر گہر وہ ہے کہ اُسمین یتیم ہو اور اُسپر ظلم کرتے ہون اور ابن عباس سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا جو پرورش کرے تین یتیمون کو اُسکو ثواب ہوگا مانند قائم اللیل و

باب رحمة الیتیم

صائم النہار کی اور مانند اُس شخص کے کہ صبح وشام چلا تلوار نکالی ہوئے اللہ کی راہ میں اور ہونگا میں اور وہ جنت میں مانند دو بھائیوں کے اور مانند ان دونوں بہنوں کے اور ملائیں آپنے دونوں اُنگلیاں سبابہ اور وسطی **باب** مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الصِّبْيَانِ باب لڑکوں پر مہربانی کرنیکے بیان میں **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ جَاءَ شَيْخٌ يُرِيْدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبْطَأَ الْقَوْمُ عَنْهُ اَنْ يُوَسِّعُوْا لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرماتے تھے آیا ایک بوڑھا کہ ارادہ رکھتا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ملنے کا اور دیر لگائی لوگوں نے اسکے رستہ دینے میں سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے نہیں جو رحم نکرے ہمارے چھوٹے پر اور توقیر نکرے ہمارے بڑے کی **ف** اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اور زربی جو راوی ہیں انکی منکر حدیثیں بہت ہیں انس بن مالک وغیرہ سے روایت کی ہم سے ابوبکر محمد بن ابان نے انہوں نے محمد بن فضیل سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنی باپ سے انہوں نے انکے دادا سے کہ فرمایا آنحضرت نے ہم میں سے نہیں جو رحم نکرے ہمارے چھوٹے پر اور نہ پہچانے شرف ہمارے بڑے کا روایت کی ہم سے ابوبکر بن محمد بن ابان نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے شریک سے انہوں نے لیث سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے نہیں جو رحم نکرے ہمارے چھوٹے پر اور توقیر نکرے ہمارے بڑے کی اور امر معروف اور نہی منکر نکرے یہ حدیث غریب ہے اور حدیث محمد بن اسحاق کی جو عمرو بن شعیب سے مروی ہے حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی عبداللہ بن عمرو سے اور سند دن سے بھی سوا اس سند کے اور فرمایا بعض اہل علم نے کہ حضرت نے جو فرمایا کہ وہ ہم میں سے نہیں مراد یہ ہے کہ وہ ہماری سنت اور ادب کے موافق نہیں اور علی ابن مدینی نے کہا کہ یحییٰ بن سعید نے کہا کہ سفیان ثوری اس تفسیر کو قبول نکرتے تھے اور فرماتے تھے کہ لیس منا سے مراد لیس مثلنا ہی لیجئے وہ ہماری مثل نہیں **مترجم** بخاری میں ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سو حصے کئے اور رکھے اپنے پاس ننانوے حصے اور اُتارا ایک حصہ زمین پر کہ اُسکے سبب سے مہربانی کرتی ہے خلق ایک دوسرے پر یہانتک کہ گھوڑی اپنا کُھر اُٹھا لیتی ہے کہ اُسکے بچے کو چوٹ نہ لگے اور تراجم ابواب بخاری میں تقبیل اور معانقہ اور شم اور وضع صبی فی الحجر و علی الفخذ مذکور ہے اور یہ سب حقوق صغار میں کبار پر اور آنحضرت نے امامہ بنت ابی العاص کو کندھے پر بٹھا کر امامت کی ہے کہ جب رکوع کرتے اُنکو زمین پر رکھدیتے اور جب سجدہ سے اُٹھتے اُٹھا لیتے **عن** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ **ترجمہ** روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے رحم نکیا آدمیوں پر رحم نکریگا اللہ تعالیٰ اُسپر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ يَقُوْلُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ رحمت نہیں نکال لی جاتی ہے کسیکے دل سے مگر جو شقی ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ابو عثمان جسنے ابوہریرہ سے روایت کی انکا نام ہم نہیں جانتے اور کہتے ہیں کہ وہ والد ہیں موسیٰ بن ابی العثمان کے جن سے ابوالزناد نے روایت کی ہے اور روایت کی ابوالزناد نے موسیٰ بن ابی عثمان سے انہوں نے اپنی باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَّنْ فِي السَّمَاءِ الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَّصَلَهَا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رحم کرنیوالوں پر رحم کرتا ہے رحمٰن رحم کرو زمین والوں پر رحم کریگا تم پر آسمان والا یعنے اللہ تعالیٰ جل و علا اور رحم شاخ ہے رحمٰن کی جسنے اُسکو ملایا اللہ اُسکو ملاویگا اور جسنے اُسکو کاٹا اللہ اُسے کاٹیگا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** شجنہ بتثلیث معجمہ و سکون جیم و بنون عروق شجر جو آپس میں گتھی ہوئی ہوں مراد یہ ہے کہ لفظ رحم رحمٰن سے مشتق ہے جسنے ملایا یعنے رعایت و مدارات کی عزیزوں کی اور کاٹا یعنے ادا حقوق انکے نکئے **باب** فِي النَّصِيْحَةِ باب نصیحت کی بیان میں **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دین نصیحت ہے فرمایا آپنے تین بار عرض کیا یا رسول اللہ کسکے لئے فرمایا اللہ کے لئے اور اُسکے کتاب کے لئے اور مسلمانوں کے حاکموں کی لئے اور عام مسلمانوں کے لئے **ف** یہ حدیث حسن ہے اس باب میں ثوبان اور ابن عمر اور تمیم اور جریر اور حکیم بن ابی یزید سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں **مترجم** نصیحت ہے کہا ارادہ خیر کہا جاتا ہے منصوح لہ کے لئے اور اصل میں خلوص اور خیرخواہی ہے پس نصیحت اللہ کے لئے صحت اعتقاد ہی ساتھ وحدانیت اسکے کے اور اخلاص نیت سے عبادت کا اور نصیحت کتاب کے لئے تصدیق کرنا اُسکے اور عمل موافق اُسکے اور نصیحت رسول کے تصدیق اُسکی نبوت کے اور اطاعت اسکی ہر فعل و حال و قال میں اور نصیحت ائمہ

کی اطاعت اُنکی امر حق مین اور خروج و بغی نکرنا اُنپر عند الظلم اور نصیحت عامہ مسلمانکی سیدہی راہ تبلانا اور اچھی صلاح دنیا اور عمدہ مشورہ سکہلانا **عن** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ **ترجمہ** روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہا بیعت کی مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قایم کرنے پر اور زکوۃ دینی پر اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ فِي شَفَقَةِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُوْنُهٗ وَلَا يَكْذِبُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهٗ وَمَالُهٗ وَدَمُهٗ اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْتَقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان دینی بہائی ہے مسلمان کا نہ خیانت کرے اُسکی اور نہ جہوٹ بولے اُس سے اور نہ محروم کرے اُسکو اپنی تائید اور مدد سے مسلمان کے مسلمان پر سب چیز حرام ہے عزت اُسکی اور مال اُسکا اور خون اُسکا تقوی یہان ہے یعنے اشارہ کیا آپنے دل کی طرف کافی ہے آدمی کو شر سے یہ کہ حقیر سمجہے اپنے بہائی مسلمان کو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا **ترجمہ** روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن مومن کے لئے مانند مکان کے ہے کہ مضبوط کرتا ہے بعض اُسکا بعض کو **ف** یہ حدیث صحیح ہے اس باب مین علی اور ابی ایوب سے بہی روایت ہے **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْاٰةُ اَخِيْهِ فَاِنْ رَاٰى بِهٖ اَذًى فَلْيُمِطْهُ عَنْهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر ایک تم مین کا آئینہ ہے اپنے بہائی کا پہر اگر دیکہے اُسمین کچہہ عیب تو دور کردے اُسکو یعنے اطلاع کرے اُسکے عیب پر جیسے آئینہ اطلاع کردیتا ہے **مترجم** اور یحیی بن عبید اللہ نے ضعیف کہا شعبہ نے اس باب مین انس سے بہی روایت ہے **باب** مَا جَاءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ باب مسلمانون کے عیب ڈہانپنے کے بیان مین **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ فِي الدُّنْيَا يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰى مُسْلِمٍ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہولدی کسی مسلمان سے ایک تکلیف دنیا کی تکلیفون سے کہولدیگا اللہ تعالے اُسکی ایک تکلیف کو تکلیفون سے قیامت کے دن کی اور جسنے آسانی کی کسی تنگدست پر دنیا مین آسانی کریگا اللہ تعالے اُسپر دنیا اور آخرت مین اور جسنے ڈہانپا عیب کسی مسلمان کا ڈہانپیگا اللہ تعالے عیب اُسکے دنیا اور آخرت مین اور اللہ تعالے بندہ کی مدد مین ہے جبتک بندہ اپنی بہائی کی مدد مین ہے **ف** اس باب مین ابن عمر اور عقبہ بن عامر سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ابو عوانہ اور کئی لوگون نے یہ حدیث اعمش سے اُنہون نے ابی صالح سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور نہین ذکر کیا اُسمین اعمش کے اس قول کا کہ کہا اُنہون نے کہ روایت کیا گیا مین ابی صالح سے **باب** مَا جَاءَ فِي الذَّبِّ عَنِ الْمُسْلِمِ باب مسلمان سے عیب دور کرنے کے بیان مین **عن** اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی الدرداء سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رد کرے اپنے بہائی کی عزت سے وہ چیز کہ خلل ڈالتی ہے اُسکی عزت مین رد کردیگا اللہ تعالے اُسکی مونہہ سے آگ دوزخ کی قیامت کے دن **ف** اس باب مین اسماء بنت یزید سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْهِجْرَةِ باب ترک ملاقات کے برائی مین **عن** اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ایوب انصاری سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین مسلمان کو کہ چہوڑدے اپنے بہائی کو تین دن سے زیادہ ملین وہ دونون راہ مین پس وہ رکی اس سے اور یہ رکی اس سے اور اُنمین بہتر وہی جو پہلے سلام کرے **ف** اس باب مین عبد اللہ بن مسعود اور انس اور ابی ہریرہ اور ہشام بن عامر اور ابی ہند الداری سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** صد کے معنے کنارہ اور اعراض کرنیکے بہی ہین یعنی وہ اپنی جانب چلا جاوے یہ اپنی جانب اور صُد بضم صاد بمعنی جانب بہی آیا ہی **باب** مَا جَاءَ فِي مُوَاسَاةِ الْاَخِ باب بہائی کے ساتہ مروت و مدارات کرنیکے بیان مین **عن** اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِيْنَةَ اٰخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَقَالَ لَهٗ هَلُمَّ اُقَاسِمْكَ مَالِيْ نِصْفَيْنِ وَلِيَ امْرَاَتَانِ فَاُطَلِّقُ اِحْدٰهُمَا فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّوْنِيْ عَلَى السُّوْقِ فَدَلُّوْهُ عَلَى السُّوْقِ فَمَا رَجَعَ يَوْمَئِذٍ اِلَّا وَمَعَهٗ شَيْءٌ مِنْ اَقِطٍ وَسَمْنٍ قَدِ اسْتَفْضَلَهٗ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَمَا اَصْدَقْتَهَا قَالَ نَوَاةً قَالَ حُمَيْدٌ اَوْ قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ

اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا کہ جب آئے عبدالرحمن بن عوف مدینہ میں تو بھائی چارہ کر دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنمین اور سعد بن ربیع مین پھر کہا اُنسی سعد نے آؤ بانٹ
دونین تمکو اپنا مال آدہا آدہا اور میری دو بیبیان ہین سو طلاق دیدیتا ہون اُنمین سے ایک کو پھر جب گذر جاوے اُسکی عدت تو نکاح کر لینا تم اُس سے سو جواب دیا عبدالرحمن نے برکت دے اللہ تعالے
تمہارے اہل و مال مین تم بتلا دو مجھی بازار سو بتلا دیا انکو بازار سو نہ پھرے وہ اُسدن مگر ساتھ انکے تہوڑا اقط تہا اور تہوڑا گھی اور وہ نفع مین لائی تہی پیچہ پھر دیکہا انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اسکے بعد اور اُنپر نشان تہا زردی کا سو پوچھا آپنے کیا ہی یہ عرض کیا اُنہون نے مین نے نکاح کیا انصار کی ایک عورت سے فرمایا آپنے کیا مہر باندہا عرض کیا اُنہون نے ایک گٹھلی
کہا حمید نے یا یہ کہا اونے کہ کہجور کی گٹھلی کے برابر سونا فرمایا آپنے ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور کہا احمد بن حنبل نے گٹھلی بہر سونا تین درہم ہوتا ہے
وزن مین اور ثلث درہم کا اور اسحق نے کہا وہ وزن ہے پانچ درہم کا مجھی خبر دی اسکی اسحق بن منصور نے اُنہون نے نقل کیا یہ قول احمد بن حنبل اور اسحق سے **مترجم** جب اصحاب
مکہ سے مدینہ کو ہجرت کرکے آئی تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصار کے ساتھ انکا بہائی چارہ کروا دیتی تہی ایک مہاجر اور ایک انصار دونون بہائی تصور کئے جاتی تہی اور کیا
مدارات تہی کہ سبحان اللہ اپنی مال اور اہل تک دریغ نکرتے تہی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَارْضَ عَنْهُمْ جب عبدالرحمن بن عوف آئی اور سعد کے بہائی ہوئی اُنہون نے اپنی بی بی
اور مال تقسیم کرنا چاہا اُنہون نے قبول نکیا اور تجارت شروع کی اقط ایک چیز ہوتی ہے کہ دہی کو سکہا کر بناتے ہین اور اثر زردی سے مراد خوشبو کا دہبا ہی کہ عروسی کی حالت مین لگا لی
تہے اور مَهْيَمْ کلمہ یمانیہ ہے بمعنے ما شانک و ما امرک کے یعنی کیا حال ہے تیرا اور نواۃ ایک وزن کا نام ہے جیسے ہمارے یہان تولہ ماشہ چنانچہ وزن اُسکا مولف کے قول مین گذرا اور بعضون
نے کہا ہی مراد اُس سے گٹھلی ہے کہجور کی اور یہ جو فرمایا کہ ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو ظاہر ہے کہ ایک بکری کا ولیمہ اُسوقت مین بہت کچھ تہا **باب** مَا جَاءَ فِي الْغِيبَةِ باب غیبت
کے بیان مین **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْغِيبَةُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ
مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ کیا ہے غیبت فرمایا آپنے ایسا یاد کرنا
تیرا بہائی کا کہ وہ برا جانے کہا بہلا دیکہئے اگر اُسمین وہ عیب ہو جو مین کہتا ہون فرمایا اگر اُسمین وہ عیب ہے جو تو کہتا ہی جب تو غیبت کی تو نی اُسکی اور اگر وہ عیب نہو جو تو کہتا ہے
تو بہتان کیا تو نے اُسپر یعنے موافق واقع کسی کا عیب بیان کرنا غیبت ہے اور مخالف واقع بہتان **ف** اور اسباب مین ابی برزہ اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو سے
بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** مسلم مین بہی یہی روایت ہے اور غیبت گناہ کبیرہ ہے چنانچہ ابی سعید اور جابر سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا اَلْغِيبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا
یعنے غیبت سخت تر ہی زنا سے اور آفات لسان کئی چیزین ہین کہ اگر آدمی اُن سے محفوظ رہی تو بڑی بشارت ہے چنانچہ سہل سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا جو ضامن ہو میرے لئے مابین لحییہ اور
مابین رجلیہ مین اُسکے لئے ضامن ہونگا جنت کا اول گالی دینا حدیث مین آیا سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ دوسرے کافر کہنا کسیکو کہ ایک اُنمین سے ضرور کافر ہوتا ہی متفق علیہ
اور یہی حال ہے فاسق کہنی کا یا عدو اللہ کہنی کا مسلم مین انس سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِئِ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ یعنے دو گالیان دینی والی جو کچھہ
کہہ دیتی اُسکا وبال شروع کرنیوالی پر ہے جب تک مظلوم زیادتی نکری تیسرے لعنت کرنا آنحضرت نے فرمایا صدیق کو لائق نہین کہ لعان ہوئے مسلم اور فرمایا لعانین شہدا اور شفعا
نہونگے قیامت کے دن مسلم چوتہے هَلَكَ النَّاسُ کہنا کہ مسلم مین مروی ہے جو ایسا کہی وہ ہلاک تر ہے سب لوگون مین کا پانچوین سخن چینی فرمایا آپنی لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ
چہٹے مدح فرمایا آپنے احثوا التراب فی وجوہ المداحین یعنے خاک ڈالو مدحون کے موہنہ مین ساتوین ثنائی رجل اُسکے موہنہ پر آپنے فرمایا اُس شخص سے جسنے اپنی بہائی کی تعریف
سامنے کی تہی وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيكَ یعنے خرابی ہے تیری کاٹی تو نی گردن اپنے بہائی کی آٹہوین مرا یعنے جہگڑنا حضرت نے فرمایا مَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ
فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ یعنے جو چہوڑدے جہگڑا اور وہ حق پر ہو بنایا جاویگا اُسکے لئی ایک مکان اوسط جنت مین نوین تضحیک باقوال کاذبہ حدیث مین آیا ہی وَيْلٌ لِمَنْ يُحَدِّثُ وَ
يَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ یعنے خرابی ہے اُسکی جو جہوٹی باتین بناوے تاکہ ہنسے قوم خرابی ہے اُسکی خرابی ہے اُسکی دسوین کلمات غیر ضروری حدیث مین ہے
مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ یعنے خوبی اسلام کے ہی مالایعنی کا چہوڑنا گیارہوین کذب ابن عمر سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا جب بندہ جہوٹ بولتا ہے فرشتہ
اُسکی بدبو سے ایک کوس بہاگ جاتا ہی بارہوین ذوالوجہین ہونا آپنے فرمایا اُسکے لئی ایک زبان ہوگی دوزخ کی آگ سے قیامت کے دن تیرہوین طعن و فحش و بذی کہ
آپنے فرمایا لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ چودہوین کسی تائب کو اُسکے گناہ پر عار دلانا مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَعْمَلَهُ یعنے
جسنے عار دلائی اپنے بہائی کو کسی گناہ کی ساتھ نمریگا جب تک اُسمین گرفتار نہو پندرہوین شماتت یعنے خوشی ظاہر کرنا کسیکے بلا پر کہ حدیث مین آیا ہے لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ

فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيكَ یعنے شماتت ظاہر کر اپنے بہائی کی کہ اللہ اُسپر رحم کریگا اور تجھی بلا میں گرفتار کریگا معاذ اللہ من ذالک اور ان سب کی دواہی سکوت وخاموشی کہ اُسکی فضائل بے شمار ہیں ایک حدیث میں ہے کہ آپنے فرمایا مقام مرد کا خاموشی میں افضل ہے ساٹھہ برس کی عبادت سے اور آپنے فرمایا ای ابوذر دو خصلتیں ہیں کہ پشت پر ہلکی ہیں اور میزان میں گران ایک طول صمت دوسرے حسن خلق اور آنحضرت نے ابوذر کو وصیت کی عَلَيْكَ بِطُولِ الصَّمْتِ فَإِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَكَ عَلَى أَمْرِ دِينِكَ یعنی لازم پکڑ تو طول صمت کو کہ اُسمین بہاگنا ہی شیطان کا اور مدد ہے تجہے تیری دین پر اور فرمایا آپنے مَنْ صَمَتَ نَجَا جسنے خاموشی اختیار کی نجات پائی بلیات لسانی اور آفات دوجہانی سے

حسد کا بیان

باب مَا جَاءَ فِي الْحَسَدِ باب حسد کے بیان میں **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاقاتیں نہ توڑو اور پیٹھ پیچھے برا مت کہو اور آپس میں بغض مت رکھو اور آپس میں حسد مت کرو اور ہو جاؤ خالص غلام اللہ کے بہائی ایک دوسرے کی اور حلال نہیں مسلمان کو کہ چھوڑے ملاقات اپنی بہائی کی تین دن سے زیادہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی بکر الصدیق اور زبیر بن عوام اور ابن عمر اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رشک نکرنا چاہیے مگر دو شخصوں پر ایک وہ مرد کہ دیا اللہ تعالی نے اُسے مال اور وہ خرچ کرتا ہی اُسمیں سے رات کی وقتوں میں اور دن کی وقتوں میں اور دوسرا وہ مرد کہ دیا اللہ نے اُسکو قرآن اور وہ ادا کرتا ہی اُسکی حق کو رات کی وقتوں میں اور دن کی وقتوں میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت ہے ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند **مترجم** ایک حسد یہی کہ آدمی دوسرے کی نعمت کو دیکہہ کر جلے اور یہ چاہے کہ یہ نعمت اس سے زائل ہو کر مجہہ مل جاوے یہہ معیوب ہے اور حدیث اول میں اُسی سے نہی واقع ہوئی ہے اور ایک رشک ہے کہ آدمی دوسرے کی نعمت کو دیکہہ کر اُسکا زوال نچاہے بلکہ یہ ارادہ کرے کہ نعمت اُسپر قائم رہے اور مجہے بہی عنایت ہو اور یہ امور اُخروی میں محمود ہے اور انبیاء اور صلحا میں جو لفظ حسد کا مروی ہوا ہے اُس سے یہی مراد ہے اور اسی کو غبطہ بہی کہتے ہیں اس حدیث میں اُسی طرف اشارہ ہے کہ مال حلال اور توفیق انفاق دونوں کا جمع ہونا بڑی نعمت ہے قولہ اور دیا اللہ نے اُسے قرآن یعنے علم قرآن عنایت فرمایا اور توفیق عمل اور قرأت بخشی اور رات کا حق یہ ہے کہ تہجد میں پڑہے اور ذکر اُسکی ترتیل کری یا رات کو تفکر اور ذکر مجاہد یا رات کو اشتغال بخلوت اور دن کو قرأت یا تبلیغ اسکی بجلوت

آپس میں بغض رکہنے کا بیان

باب مَا جَاءَ فِي التَّبَاغُضِ باب آپس میں بغض رکہنے کی برائی میں **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان مایوس ہو گیا اس سے کہ پوجیں اُسی نمازی لوگ ولیکن لڑائی جہگڑا ڈالیگا انمیں **ف** اس باب میں انس اور سلیمان بن عمرو بن الاحوص سے بہی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے اور روایت میں یہ لفظ وارد ہوئے ہیں إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يُعْبَدَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَلَكِنْ التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ یعنے مایوس ہو گیا شیطان اس سے کہ پوجیں اُسے جزیرۂ عرب میں ولیکن لڑائی جہگڑا ڈالیگا انمیں درمیان اور شیطان کے پوجنے سے مراد غیر خدا کی عبادت ہے اور اس روایت میں خاص کیا آپنے جزیرہ عرب کو اسلئے کہ ایمان اُسوقت اسی جزیرہ میں پہیلا تہا ایسا ہی کہا طیبی نے اور جدال وقتال امت میں قیامت تک ظاہر ہے حاجت بیان نہیں

آپس میں صلح کا بیان

باب مَا جَاءَ فِي إِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ باب آپس میں صلح کے بیان میں **عَنْ** أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ يُحَدِّثُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ لِيُرْضِيَهَا وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ مَحْمُودٌ فِي حَدِيثِهِ لَا يَصْلُحُ الْكَذِبُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ **ترجمہ** روایت ہے اسماء بنت یزید سے کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں ہے جہوٹ مگر تین مقاموں میں ایک تو بات کری آدمی اپنی عورت سے تاکہ راضی کرے اسکو اور دوسرے جہوٹ بولنا لڑائی میں اور تیسرے جہوٹ بولنا تاکہ صلح کرے آدمیوں میں اور محمود نے اپنی روایت میں کہا درست نہیں جہوٹ مگر تین جگہہ میں **ف** اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم اسماء کی روایت سے مگر ابن خثیم کی سند سے اور روایت کی داؤد بن ابی ہند نے یہ حدیث شہر بن حوشب سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اُسمیں اسماء کا خبر دی ہمکو اسکی ابوکریب نے اُنہوں نے روایت کی ابن ابی زائدہ سے اُنہوں نے داؤد بن ابی ہند سے اور اس باب میں ابوبکر سے بہی روایت ہے **عَنْ** أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا أَوْ نَمَا خَيْرًا **ترجمہ** روایت ہی ام کلثوم بنت عقبہ سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی جہوٹا نہیں ہے وہ جو صلح کرے آدمیوں میں اور کہے نیک بات یا بڑہا دے خیر کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم**

نمی الحدیث عرب جب کہتا ہی کہ کوئی بات کری اصلاح کی واسطی اور طلب خیر کو اور اگر میم کو تشدید دین تو جملہ نمی اسکی معنی ہونگی اور بات کہنا واسطی فساد کی آپس
سے مراد ہوگا **باب** ماجاء فی الخیانۃ والغش باب خیانت اور دغا کے بیان میں **عن** ابی صرمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ضار ضار اللہ
بہ ومن شاق شق اللہ علیہ **ترجمہ** روایت ہے ابی صرمہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ضرر پہونچاوے کسیکو ضرر پہونچاوے اسی اللہ تعالی اور جو تکلیف دے کسیکو
تکلیف دیوے اسی اللہ تعالی **ف** اور اس باب مین ابی بکر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** ابی بکر الصدیق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ملعون من ضار مؤمنا او مکر بہ **ترجمہ** روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملعون ہے جو ضرر پہونچاوے کسی مؤمن کو یا مکر کرے اسکے
ساتہ **ف** یہ حدیث غریب ہے **باب** ماجاء فی حق الجوار باب حق ہمسایہ کے بیان میں **عن** مجاہد ان عبد اللہ بن عمرو ذبحت لہ شاۃ فی
اہلہ فلما جاء قال اہدیتم لجارنا الیہودی اہدیتم لجارنا الیہودی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مازال جبرئیل یوصینی بالجار
حتی ظننت انہ سیورثہ **ترجمہ** روایت ہے مجاہد سے کہ عبد اللہ بن عمرو کے لئے انکی گہر مین ایک بکری ذبح کی گئی پہر جب وہ آئی تو کہا بہیجا تمنی ہمارے ہمسایہ یہودی کو کیا بہیجا
تمنی ہمارے ہمسایہ یہودی کو سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی ہمیشہ رہی جبرئیل مجہی وصیت کرتے احسان کی ساتہ ہمسایہ کے یہانتک کہ گمان کیا
مینے کہ وہ وارث کردینگے اسکو **ف** اس باب مین عائشہ اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر اور ابی ہریرہ اور انس اور عبد اللہ بن عمرو اور مقداد بن اسود اور ابی شریح اور ابی امامہ سے
بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث مجاہد سے انہوں نے روایت کی عائشہ اور ابی ہریرہ سے دونوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن**
عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مازال جبرئیل صلوات اللہ علیہ یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ
ام المؤمنین سے کہ بیشک فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہی جبرئیل اللہ کی رحمتین انپر وصیت کرتی مجہی ہمسایہ کے ساتہ احسان کی یہانتک کہ گمان کیا مین نے
کہ وہ وارث ٹہرا دینگے اسکو **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الاصحاب عند اللہ خیرہم لصاحبہ وخیر الجیران
عند اللہ خیرہم لجارہ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر ساتہ والے اللہ کے نزدیک بہتر ہین اپنی ساتہی کے واسطے اور
بہتر ہمسایہ اللہ کے نزدیک بہتر ہین اپنی ہمسایہ کے لئے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو عبد الرحمن حبلی کا نام عبد اللہ بن یزید ہی **باب** ماجاء فی الاحسان
الی الخادم باب خادم پر احسان کرنیکے بیان میں **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخوانکم جعلہم اللہ فتیۃ تحت ایدیکم فمن کان
اخوہ تحت یدہ فلیطعمہ من طعامہ ولیلبسہ من لباسہ ولا یکلفہ ما یغلبہ فان کلفہ ما یغلبہ فلیعنہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے بہائی تمہارے ہین کہ کردیا ہی اللہ نے انکو جوان تمہارے ہاتہون کے نیچے پہر جسکا بہائی اسکی ہاتہ کے نیچے ہو سو چاہئے کہ کہلاوے اسکو اپنے کہانے مین سے اور پہناوے
اسکو اپنے پہناوے سے اور تکلیف نہ دے اسکو ایسی کام کی جو غالب آجاوی اسپر پہر اگر تکلیف دے اسکو ایسے کام کی جو غالب آوے اسپر تو مدد کرے اسکی یعنے آپ بہی ہاتہ لگاوے **ف**
اس باب مین علی اور ام سلمہ اور ابن عمر اور ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** ابی بکر الصدیق عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل
الجنۃ سیئ الملکۃ **ترجمہ** روایت ہے ابو بکر الصدیق سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل نہوگا جنت مین بد خلق یعنی سابقین کے ساتہ **ف** یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا
ہے ایوب سختیانی اور کئی لوگون نے فرقد سبخی مین انکے حافظہ کی طرف سے **باب** النہی عن ضرب الخدام وشتمہم باب خادمون کے مارنے اور برا کہنے کے نہی مین **عن**
ابی ہریرۃ قال قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نبی التوبۃ من قذف مملوکہ بریئا مما قال لہ اقام اللہ علیہ الحد یوم القیمۃ الا ان یکون کما
قال **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نبی ہین توبہ کے جسنے زنا کی تہمت لگائی اپنی لونڈی غلام کو جو پاک ہے اس بات سے جو اسنی کہی قائم کریگا
اللہ تعالے اسپر حد قذف قیامت کے دن مگر یہ کہ وہ مملوک ویسا ہی ہو جیسا اسکی آقا نے کہا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اس باب مین سوید بن مقرن اور عبد اللہ بن عمر سے
بہی روایت ہے اور ابن ابی نعم کا نام عبد الرحمن بن ابی نعم البجلی ہے اور کنیت انکی ابو الحکم ہے **مترجم** شیخ نے لمعات مین کہا ہی کہ اس حدیث مین اشارہ ہی کہ سید اگر اپنی لونڈی
غلام کو زنا کی تہمت لگادی تو اسپر حد قذف نہین مالک جو عبد کو زنا کی تہمت لگادی اسپر حد نہین اسلئے کہ عبد اہل احصان سے نہین **عن** ابی مسعود قال کنت اضرب
مملوکا فسمعت قائلا من خلفی یقول اعلم ابا مسعود اعلم ابا مسعود فالتفت فاذا انا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللہ اقدر علیک منک

عَلَيْهِ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَمَا ضَرَبْتُ مَمْلُوكًا لِي بَعْدَ ذَلِكَ **ترجمہ** روایت ہے ابی مسعود سے کہا مارتا تھا میں اپنے ایک غلام کو کہ سنا میں نے ایک کہنے والی کو میرے پیچھے سے کہتا
تھا جان لے اے ابو مسعود جان لے اے ابو مسعود سو پھر کر دیکھا میں نے تو اچانک تھے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا آپنے بیشک اللہ تعالے تجھپر زیادہ قادر ہے اس سے کہ تو اس
غلام پر کہا ابو مسعود نے پھر نہ مارا میں نے کسی لونڈی غلام کو اسکے بعد **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابراہیم تیمی بیٹے ہیں یزید بن شریک کے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي أَدَبِ الْخَادِمِ
باب خادم کے ادب سکھانے کے بیان میں **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ فَارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ
ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مارے کوئی اپنے خادم کو پھر یاد کرے وہ اللہ کو تو چاہیے فوراً اپنا ہاتھ اٹھا لے یعنی پھر نہ مارے **ف** اور
ابو ہارون عبدی کا نام عمارہ بن جوین ہے اور کہا یحیی بن سعید نے ضعیف کہا شعبہ نے ابو ہارون عبدی کو کہا یحیی نے اور ہمیشہ رہے ابن عون روایت کرتے ابو ہارون سے یہانتک کہ
انتقال فرمایا انہوں نے **مترجم** لوگ اسوقت میں اپنے لونڈی غلاموں پر بہت ظلم کرتے ہیں حالانکہ احادیث میں بہت انکے ادائے حقوق کی تاکید آئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب
وفات کے فرمایا الصَّلَاةَ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ یعنے خیال رکھو نماز کا اور جسکے مالک ہوئے ہیں تمہارے ہاتھ اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دوں
میں تمکو بدترین لوگوں کی جو اکیلا کھاتا ہے اور اپنے غلام کو مارتا ہے اور اپنی بالکو مستحقوں سے روکتا ہے علی الخصوص جو لونڈی غلام مقید صوم و صلوٰۃ ہوں اُنسے ایذا دینا اور
زیادہ ممنوع ہے چنانچہ ابی امامہ سے مروی ہے کہ آنحضرت نے حضرت علی کو ایک غلام عنایت فرمایا اور تاکید کی کہ اسکو مارنا نہیں اسلئے کہ منع کیا گیا ہوں نمازیوں کے مارنے سے
اور میں نے دیکھا اسکو نماز پڑھتے اور غلاموں کے بیع میں ضرور ہے کہ ایک قریب دوسرے سے جدا کرکے نہ بیچے کہ ابی ایوب سے مروی ہے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے تھے جسنے جدا کیا والدہ کو اسکے ولد سے جدا کریگا اللہ تعالے اسکو اسکے دوستوں سے قیامت کے دن روایت کیا اسکو ترمذی نے اور دارمی نے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمْ أَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ فَصَمَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
كَمْ أَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا آیا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اُسنے کتنی بار عفو کروں میں قصور
اپنے خادم سے سو چپ ہو رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر عرض کی اُسنے کہ یا رسول اللہ کتنی بار عفو کروں میں قصور اپنے خادم کا کہا ہر دن میں ستر بار **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے
اور روایت کی یہ عبد اللہ بن وہب نے ابی ہانی سے اسی اسناد سے مانند اسکی **روایت** کی ہمسے قتیبہ نے انہوں نے عبد اللہ بن وہب سے انہوں نے ابی ہانی خولانی سے اسی اسناد سے مانند اسکی اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث
عبد اللہ بن وہب سے اسی اسناد سے اور کہا اُسمیں کہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي أَدَبِ الْوَلَدِ باب اولاد کے ادب دینے کے بیان میں **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يُؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اگر ادب دیوے آدمی اپنے لڑکے کو بہتر ہے ایک صاع صدقہ دینے سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور ناصح بن علاء کوفی اہل حدیث کی نزدیک قوی نہیں اور یہ حدیث نہیں
معلوم ہوتی مگر اسی سند سے اور ناصح بصری ایک دوسرے شیخ ہیں کہ روایت کرتے ہیں عمار بن ابی عمار وغیرہ سے اور وہ اثبت ہیں اِنسے **عَنْ** أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نُحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ **ترجمہ** روایت ہے ایوب بن موسیٰ سے انہوں نے روایت کی
اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ انعام دیا کسی باپ نے کسی بیٹے کو بہتر حسن ادب سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر عامر بن ابی عامر
خزاز کی روایت سے اور ایوب بن موسیٰ وہ ابن عمرو بن سعید بن العاص ہیں اور یہ روایت میرے نزدیک مرسل ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي قَبُولِ الْهَدِيَّةِ وَالْمُكَافَأَةِ عَلَيْهَا باب
ہدیہ قبول کرنے اور اُسکا بدلا دینے کی بیان میں **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبول فرماتے تھے ہدیہ کو اور بدلا دیتے تھے اُسکا **ف** اس باب میں جابر اور ابی ہریرہ اور انس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے، یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر عیسے بن یونس کی روایت سے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الشُّكْرِ لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْكَ باب محسن کے ادائے شکر کے بیان میں
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَشْكُرِ النَّاسَ لَا يَشْكُرِ اللَّهَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو آدمیوں کا شکر ادا نکرے وہ اللہ کا بھی شکر ادا نکریگا **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ
يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے لوگوں کا شکر ادا نکیا اُسنے اللہ تعالے کا شکر ادا نکیا **ف** اس باب میں ابی ہریرہ

اور اشعث بن قیس اور نعمان بن بشیر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **باب** مَا جَآءَ فِیْ صَنَائِعِ الْمَعْرُوْفِ باب احسان کے بیان میں **عن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُکَ فِیْ وَجْہِ اَخِیْکَ لَکَ صَدَقَۃٌ وَاَمْرُکَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیُکَ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ وَاِرْشَادُکَ الرَّجُلَ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَکَ صَدَقَۃٌ وَبَصَرُکَ لِلرَّجُلِ الرَّدِیْءِ الْبَصَرِ لَکَ صَدَقَۃٌ وَاِمَاطَتُکَ الْحَجَرَ وَالشَّوْکَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِیْقِ لَکَ صَدَقَۃٌ وَاِفْرَاغُکَ مِنْ دَلْوِکَ فِیْ دَلْوِ اَخِیْکَ لَکَ صَدَقَۃٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرانا تیرا اپنے بھائی کے آگے تیرے لئے صدقہ ہے اور حکم کرنا تیرا اچھی بات کا اور منع کرنا تیرا بری بات سے صدقہ ہے اور راہ بتلا دینا کسی مرد کو بھولی ہوئی جگہ میں تیرے لئے صدقہ ہے اور راہ دکھانا تیرا واسطے اُس مرد کی کہ جسکی آنکھ نہو صدقہ ہے اور دور کر دینا پتھر اور کانٹے اور ہڈی راہ سے تیری لئے صدقہ ہے اور پانی ڈالدینا تیرا اپنی بھائی کے ڈول میں تیرے لئے صدقہ ہے **مترجم** یعنے یہ سب نیکیاں صدق ایمان اور تصدیق رحمان پر دلالت کرتے ہیں اسلئے ہر امر اس میں سے گویا صدقہ ہے اور راہ دکھانا تیرا واسطے اُسکے جسکی آنکھ نہو یعنے اُسکی دستگیری کر کے راہ میں لیچلنا یہ بھی صدقہ ہے اور دوسرے روایت میں اماطۃ الاذی عن الطریق کو شعبہ ایمان فرمایا ہی **ف** اس باب میں ابن مسعود اور جابر اور حذیفہ اور عائشہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو زمیل کا نام سماک بن الولید حنفی ہے اور نضر بن محمد جرشی یمامی ہیں **باب** مَا جَآءَ فِی الْمِنْحَۃِ باب منیحہ کی فضیلت میں **عن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ مَنَحَ مَنِیْحَۃَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ ھَدٰی زُقَاقًا کَانَ لَہٗ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَۃٍ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہتے تھے سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس شخص نے دیا ایک منیحہ دودھ کا یا منیحہ چاندیکا یا بتائی کسیکو راہ ہوگا اُسکو ثواب مثل آزاد کرنے لونڈی یا غلام کے **مترجم** منیحہ دودھ کا یہ کہ اونٹنی یا بکری دودھ والی کسیکو دینا اس شرط پر کہ جب تک دودھ دے جائے اُسکی دودھ سے منتفع ہو اور پھر مالک کو پھیر دے اور منیحہ چاندیکا روپیہ پیسہ قرض دینا اور بتانا راہ کا یہ کہ کسے بھولے ہوئے کو رستہ بتا دیا **ف** یہ حدیث صحیح ہی حسن ہے غریب ہے ابی اسحاق کی روایت سے کہ وہ طلحہ بن مصرف سے روایت کرتے میں نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور منصور بن معتمر اور شعبہ نے بھی طلحہ بن مصرف سے یہ حدیث روایت کی ہی اس باب میں نعمان بن بشیر سے بھی روایت ہے اور من منح منیحہ ورق کی معنی قرض دینا دراہم کا اور ہدیٰ زقاقاً سے مراد ہی ہدایت طریق یعنے رستہ بتانا **باب** مَا جَآءَ فِیْ اِمَاطَۃِ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ باب راہ سے تکلیف کے چیز دور کرنیکی بابت میں **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَمْشِیْ فِی الطَّرِیْقِ اِذْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْکٍ فَاَخَّرَہٗ فَشَکَرَ اللّٰہُ لَہٗ فَغَفَرَ لَہٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس درمیان میں کہ ایک شخص چلا جاتا تھا راہ میں کہ پائی اُسنے ایک شاخ کانٹے دار سو اُسے ہٹا دیا پس جزا دی اُسکی اللہ تعالیٰ نے اور بخشدیا اُسکو **ف** اس باب میں ابی برزہ اور ابن عباس اور ابی ذر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** مَا جَآءَ اَنَّ الْمَجَالِسَ بِالْاَمَانَۃِ باب اس بیان میں کہ مجالس میں امانت ضروری ہی **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِیْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَھِیَ اَمَانَۃٌ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بات کہی تجھ سے کوئی آدمی اور پھر اور طرف التفات کرے پس وہ بات تیرے پاس امانت ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم اسے مگر ابن ابی ذئب کی روایت سے **باب** مَا جَآءَ فِی السَّخَآءِ باب سخاوت کی فضیلت میں **عن** اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ لَیْسَ لِیْ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا مَا اَدْخَلَ عَلَیَّ الزُّبَیْرُ اَفَاُعْطِیْ قَالَ نَعَمْ لَا تُوْکِیْ فَیُوْکٰی عَلَیْکِ **ترجمہ** روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے کہا انہوں نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ نہیں ہے میرے پاس کوئی چیز مگر الا میں جو کچھ زبیر یعنے خاوند لے آئے اُنہیں کی کمائی ہے کیا دوں نہیں اسمیں سے یعنے صدقات و خیرات میں فرمایا آپنے ہاں مت گرہ لگا اور نہ گرہ لگائی جاویگی تجھ پر یعنے تو خلق کو نہ دیگی تو خدا بھی نہ دیگا **ف** اس باب میں عائشہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اسی اسناد سے ابن ابی ملیکہ سے اُنہوں نے عباد بن عبد اللہ سے اُنہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ایوب سے اور نہیں ذکر کیا اُنہیں عباد بن عبد اللہ بن الزبیر کا **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِّنَ اللّٰہِ بَعِیْدٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّارِ وَالْجَاھِلُ السَّخِیُّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ عَابِدٍ بَخِیْلٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخی قریب ہے اللہ سے قریب ہے جنت سے قریب ہے آدمیوں سے بعید ہے دوزخ سے اور بخیل بعید ہے اللہ سے بعید ہے جنت سے بعید ہے آدمیوں سے قریب ہے دوزخ سے اور جاہل سخی پیارا ہی اللہ کے نزدیک عابد بخیل سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر یحیی بن سعید کے روایت سے کہ وہ

احسان کا بیان

منیحہ کی فضیلت

راستے سے تکلیف دور کرنیکا بیان

مجالس میں امانت ضروری ہے

سخاوت کا بیان

اسی طرح سے روایت کرتی ہیں وہ ابی ہریرہ سے اور نہیں مروی ہوئی یہ حدیث اس سند سے مگر سعید بن محمد کی روایت سے اور خلاف کیا گیا سعید بن محمد کا اس حدیث کی روایت میں
یحییٰ ابن سعید کی سند سے بتحقیق مروی ہوئی ہے حضرت عائشہ سے بواسطہ یحییٰ بن سعید کے کچھ چیز مرسلاً **بَابُ** مَا جَآءَ فِي الْبُخْلِ باب بخل کی برائی میں **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِيْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے دو خصلتیں مومن میں کبھی جمع نہیں ہوتیں ایک بخل دوسرے بدخلقی **ف** اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر صدقہ
بن موسیٰ کی روایت سے **عَنْ** اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خِبٌّ وَّلَا بَخِيْلٌ وَّلَا مَنَّانٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی بکر
صدیق سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل نہوگا جنت میں یعنی سابقین کے ساتھ فریب کرنیوالا اور بخیل اور نہ احسان رکھنے والا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَّالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيْمٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن
بھولا غرت والا ہے اور فاجر فریبی بخیل ہے **ف** نہیں جانتے ہم اس روایت کو مگر اسی سند سے **بَابُ** مَا جَآءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْاَهْلِ باب نفقہ اہل کی فضیلت میں
عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِهٖ صَدَقَةٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرچ آدمی
کا اپنی گھر والوں پر صدقہ ہے **ف** اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور عمرو بن امیہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** ثَوْبَانَ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الدِّيْنَارِ دِيْنَارٌ يُّنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى عِيَالِهٖ وَدِيْنَارٌ يُّنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى دَابَّتِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ يُّنْفِقُهُ
الرَّجُلُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ بَدَاَ بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ وَاَيُّ رَجُلٍ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنْ رَّجُلٍ يُّنْفِقُ عَلٰى عِيَالٍ لَّهٗ صِغَارٍ يُّعِفُّهُمُ اللّٰهُ بِهٖ وَيُغْنِيْهِمُ
اللّٰهُ بِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل دینار وہ دینار ہے کہ خرچ کرتا ہے اسکو آدمی اپنی لڑکی بالوں پر اور وہ دینار کہ خرچ کرتا ہے آدمی اسکو اپنی جانور
پر اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں اور وہ دینار ہے کہ خرچ کرتا ہے اسکو آدمی اپنی رفیقوں پر اللہ کی راہ میں کہا ابو قلابہ نے شروع کیا ذکر لڑکی بالوں کا پھر کہا اور کس آدمی کو ثواب
زیادہ ہوگا اس شخص سے کہ جو خرچ کرتا ہے اپنی چھوٹی لڑکوں پر کہ محنت سے بچاتا ہے انکو اللہ بسبب اسکی اور بے پرواہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ انکو بسبب اسکی **ف** یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِي الضِّيَافَةِ باب ضیافت کے بیان میں **عَنْ** اَبِيْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اَبْصَرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَمِعَتْهُ اُذُنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتَهٗ قَالُوْا وَمَا جَائِزَتُهٗ قَالَ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ قَالَ وَالضِّيَافَةُ
ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَّمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَّمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ **ترجمہ** روایت ہے ابی شریح عدوی سے کہا
انہوں نے دیکھا میری آنکھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور سنا میرے کانوں نے جب آپ نے یہہ کلام فرمایا فرمایا آپ نے جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر چاہیئے کہ خاطر کرے
اپنے مہمان کی اور تکلف بناوے جائزہ اسکا کہا صحابہ نے کیا ہے جائزہ کہا ایکدن اور ایکرات اور فرمایا کہ ضیافت تین دن ہے اور جو اسکے بعد ہو صدقہ ہے اور جو ایمان رکھتا ہو
اللہ پر اور پچھلے دن پر تو بات نیک کہے یا چپ رہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** قولہ تکلف بناوے جائزہ اسکا یعنے ایکدن اور رات عمدہ مکلف کھانا اسکی
کھلاوے عادت سے کچھ بڑھ کر اور تین دن ضیافت واجب ہے اور زیادہ مستحب ہے اور اگر صاحب خانہ پر بار ہو تو تین دن کے بعد اسکو تکلیف دینا مہمان کو جائز نہیں شاید یہ مثل ہے
ہوا ایکدن مہمان تین دن مہمان چوتھی دن کا بے ایمان **عَنْ** اَبِيْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَّ
جَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَّمَا اَنْفَقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَّلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّثْوِيَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يُحْرِجَهٗ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ لَا يَثْوِيْ عِنْدَهٗ يَعْنِي
الضَّيْفَ لَا يُقِيْمُ عِنْدَهٗ حَتّٰى يَشْتَدَّ عَلٰى صَاحِبِ الْمَنْزِلِ وَالْحَرَجُ هُوَ الضِّيْقُ اِنَّمَا قَوْلُهٗ حَتّٰى يُحْرِجَهٗ يَقُوْلُ حَتّٰى يُضَيِّقَ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی شریح
کعبی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضیافت تین دن ہے اور جائزہ ایکدن اور رات اور جو اسکے بعد خرچ کرے صاحبخانہ وہ صدقہ ہے اور حلال نہیں مہمان کو کہ ٹھہرا رہے اسکے پاس
یہانتک کہ حرج میں ڈالدے اسکو اور معنی لا یثوی کے یہہ ہے کہ قیام نکرے میزبان کے نزدیک یہانتک کہ شاق گذرے اسپر اور حرج میں نہ ڈالے یعنے تنگ نکرے اسکو اور حرج
کے معنی بھی یہی ہے کہ تنگی میں نڈالے اسکو **ف** اس باب میں عائشہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور روایت کی یہ حدیث مالک بن انس اور لیث بن سعد نے انہوں نے
سعید مقبری سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو شریح خزاعی وہ کعبی ہیں اور وہ عدوی ہیں اور نام انکا خویلد بن عمرو ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِي السَّعْيِ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْيَتِيْمِ

فائدہ: اس بخل سے سخاوت اور سماحت کا بیان
نفقہ اہل و عیال و خرچ کی فضیلت کا بیان
ضیافت کا بیان
مہمان کو میزبان کے یہاں زیادہ ٹھہرنا ناجائز ہے

باب تیموں اور رانڈوں کی حوائج میں سعی کرنیکی بیان میں **عن** صفوان بن سلیم یرفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الساعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاھد فی سبیل اللہ او کالذی یصوم النہار ویقوم اللیل **ترجمہ** روایت ہے صفوان سے وہ پہونچاتے ہیں اس حدیث کو آنحضرت تک کہ فرمایا آپنے سعی کرنیوالا رانڈوں اور مسکینوں کے حاجتوں میں مانند جہاد کرنیوالے کے ہے اللہ کی راہ میں یا مانند اسکی کہ روزہ رکھے دن کو اور نماز پڑہے رات کو **ف** روایت کیا ہمسے انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ثور بن زید سے انہوں نے ابی الغیث سے انہوں نے ابی ہریرہ سے مانند اسکی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابو الغیث کا نام سالم ہے وہ مولی ہیں عبداللہ بن مطیع کے اور ثور بن یزید شامی ہیں اور ثور بن زید مدنی

باب ما جاء فی طلاقۃ الوجہ وحسن البشر باب کشادہ پیشانی اور بشاش چہرہ سے ملنے کا بیان

کشادہ پیشانی اور بشاش چہرہ سے ملنا

عن جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل معروف صدقۃ وان من المعروف ان تلقا اخاک بوجہ طلق وان تفرغ من دلوک فی اناء اخیک **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نیک کام صدقہ ہے اور نیک کاموں سے یہ بھی ہے کہ ملے تو اپنی بہائی سے کشادہ پیشانی اور ڈالدے تو اپنی ڈول سے اپنی بہائی کے برتن میں یعنی پانی **ف** اس باب میں ابی ذر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب ما جاء فی الصدق والکذب باب صدق و کذب کے بیان میں

صدق و کذب کا بیان

عن عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیکم بالصدق فان الصدق یھدی الی البر وان البر یھدی الی الجنۃ وما یزال الرجل یصدق ویتحری الصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقا وایاکم والکذب فان الکذب یھدی الی الفجور وان الفجور یھدی الی النار وما یزال العبد یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم صدق کو اسلئے کہ صدق راہ بتاتا ہے نیکی کی اور نیکی راہ بتاتی ہے جنت کی اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے اور ڈہونڈہتا ہے سچ کو یہانتک کہ لکہا جاتا ہے اللہ کے نزدیک صدیق اور بچو تم جہوٹ سے اسلئے کہ جہوٹ راہ بتاتا ہے بدکی اور بدی راہ بتاتی ہے دوزخ کی اور آدمی ہمیشہ جہوٹ بولتا رہتا ہے اور ڈہونڈہتا ہے جہوٹ کو یہانتک کہ لکہا جاتا ہے اللہ کے نزدیک کذاب یعنے بہت جہوٹ بولنے والا **ف** اس باب میں ابی بکر اور عمر اور عبداللہ بن شخیر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کذب العبد تباعد عنہ الملک میلا من نتن ما جاء بہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جہوٹ بولتا ہے بندہ دور ہوجاتا ہے اس سے فرشتہ ایک میل تک اس بدبو کے سبب سے جو اسکی پاس سے آتی ہے **ف** کہا یحیی نے جب بیان کی میں نے یہ حدیث عبدالرحیم بن ہارون سے تو کہا انہوں نے کہ ہاں یہ حدیث حسن ہے جید ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور منفرد ہوئے ہیں اسکی روایت کے ساتھ عبدالرحیم بن ہارون

باب ما جاء فی الفحش باب بدگوئی کی برائی میں

فحش کی مذمت

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان الفحش فی شیء الا شانہ وما کان الحیاء فی شیء الا زانہ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہوئی بدگوئی کسی چیز میں مگر خراب کردیا اسکو اور نہوئی حیا کسی چیز میں مگر زینت دیدے اسکو **ف** اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے اسے ہم مگر عبدالرزاق کی روایت سے

عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیارکم احاسنکم اخلاقا ولم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاحشا ولا متفحشا **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جو اچھی خلق والے ہیں اور نہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدگوئی کی عادت رکھنے والے اور نہ حیا نا بدگوئی کرنیوالے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب ما جاء فی اللعنۃ باب لعنت کی بیان میں

لعنت کا بیان

عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلاعنوا بلعنۃ اللہ ولا بغضبہ ولا بالنار **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسرے کو مت کہو کہ تجہپر لعنت ہو اللہ کی اور نہ یہ کہ تجہپر غضب ہو اللہ کا اور نہ یہ کہ تو دوزخ میں جا **ف** اس باب میں ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور عمران بن حصین سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس المؤمن بالطعان ولا اللعان ولا الفاحش ولا البذی **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے مومن طعن کرنیوالا اور نہ لعنت کرنیوالا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ بیہودہ گو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی ہے عبداللہ سے اس سند کے سوا اور سندوں سے بہی

عن ابن عباس ان رجلا لعن الریح عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تلعن الریح فانھا مامورۃ وانہ من لعن شیئا لیس لہ باھل رجعت اللعنۃ علیہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک مرد نے لعنت کی ہوا کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آگی

تو فرمایا آپ نے مت لعنت کرو ہوا کو اسلئے کہ وہ تو فرمان بردار ہے اور بیشک جسنی لعنت کی ایسی چیز کو جو لعنت کے لائق نہیں تو لوٹ آتی ہی لعنت اوپر اُسکی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کسیکو کہ مرفوع کیا ہو اسکو مگر بشر بن عمر نے **باب** مَا جَآءَ فِي تَعْلِيمِ النَّسَبِ باب تعلیم نسب کے بیان میں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَلَّمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ فَإِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَنْسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیکھو تم ناتون سے اسقدر کہ حسن سلوک کرسکو اپنے ناتی دارون سے اسلئے کہ حسن سلوک کرنا ناتی والدون سے موجب ہے محبت کا گھر والونمیں اور سبب ہے زیادتی مالکا اور سبب ہے تاخیر موت کا **ف** یہ حدیث غریب ہے اِس سند سے اور مراد منساۃ فی الاثر سے زیادتی عمر کے ہی **باب** مَا جَآءَ فِي دَعْوَةِ الْأَخِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ باب پیٹھ پیچھے اپنے بھائی کے لئی دعا کرنیکے بیان میں **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا دَعْوَةٌ أَسْرَعُ إِجَابَةً مِنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِغَائِبٍ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دعا ایسی جلد قبول ہونیوالی نہیں جیسی دعا غایب کے غایب کے لئی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور افریقی جو راوی حدیث ہیں وہ ضعیف ہیں حدیث میں اور نام اُنکا عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ہے **باب** مَا جَآءَ فِي الشَّتْمِ باب بدگوئی کے بیان میں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مِنْهُمَا مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دو گالی گلوچ کرنیوالون نے جو کچھہ کہا وبال اُسکا شروع کرنیوالی پر ہے اُن دونون میں سے جبتک کہ مظلوم زیادتی نکرے یعنی بڑھ کر نبولی **ف** اس باب میں سعد اور ابن مسعود اور عبد اللہ بن مغفل سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنِ** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْأَحْيَاءَ **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہتے تھے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت گالی دو مُردونکو کہ ایذا دوگی تم بسبب اُسکے زندونکو **ف** اختلاف کیا ہی اصحاب سفیان نے اس حدیث میں سو روایت کی بعضون نے حفری کی مانند اور روایت کی بعضون نے سفیان سے اُنہوں نے زیاد بن علاقہ سے کہا زیاد نی کہ سنا میں نے ایک مرد سے کہ روایت کرتا تھا نزدیک مغیرہ بن شعبہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اسکے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ قَالَ زُبَيْدٌ قُلْتُ لِأَبِي وَائِلٍ أَنْتَ سَمِعْتَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گالی دینا مسلمانکو فسق ہے اور قتل اُسکا کفر کہا زبید نے کہا میں نے ابی وائل سے تم نی سنا ہی عبد اللہ سے اُنہوں نے کہا کہ ہان **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَآءَ فِي قَوْلِ الْمَعْرُوفِ باب شیرین زبانی کے بیان میں **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں جھروکے ہیں کہ دکھائی دیتی ہیں پشتین اُنکی اُنکے اندر سے اور باطن اُنکے باہر سے سو کھڑا ہوا ایک اعرابی اور عرض کی اُسنی کہ کسکی لئے ہیں وہ یا رسول اللہ فرمایا جو اچھی طرح کرے بات یعنی نرمی سے اور کھلاوے کھانا اور اکثر رکھی روزہ اور رات کو جب لوگ سوتے ہوں نماز پڑھے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر عبد الرحمن بن اسحق کی روایت سے **باب** مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ باب مملوک نیک کی فضیلت میں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعِمَّا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يُطِيعَ اللهَ وَيُؤَدِّيَ حَقَّ سَيِّدِهِ يَعْنِي الْمَمْلُوكَ وَقَالَ كَعْبٌ صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا خوب ہے ایک اُنمیں کیلئے کہ اطاعت کرے اللہ کی اور ادا کری حق اپنی آقا کا مراد رکھتی تھے آپ اِس قول سے لونڈی غلام کو اور کہا کعب نے سچ کہا اللہ نی اور اُسکے رسول نے **ف** اس باب میں ابی موسیٰ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ أُرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ أَدَّى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ وَرَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ وَرَجُلٌ يُنَادِي بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں مُشک کے ٹیلون پر گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا قیامت کے دن ایک وہ بندہ ہی کہ ادا کیا اُسنی حق اللہ کا اور حق اپنے موالی کا اور دوسرا وہ مرد کہ امامت کی اُسنی ایک قوم کی اور وہ اُس سے راضی ہیں اور تیسرا وہ مرد کہ اذان دیتا ہے پانچون نماز کی رات اور دن میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسی مگر سفیان کی روایت سے اور ابو الیقظان کا نام عثمان بن قیس ہے **باب** مَا جَآءَ فِي

مُعَاشَرَةِ النَّاسِ باب معاشرت مردم کے بیان میں عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّقِ اللّٰهَ حَیْثُ مَا کُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّیِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈر اللہ سے جہاں کہیں ہے تو اور پیچھے کر ہر برائی کے ایک بھلائی کہ مٹا دے اسکو اور مل ساتھ لوگوں کے نیک خلقی سے **ف** اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابو احمد اور ابو نعیم سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے حبیب سے اسی اسناد سے کہا محمود نے اور روایت کی ہمسے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے میمون سے انہوں نے معاذ بن جبل سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند کہا محمود نے اور صحیح حدیث ابی ذر کی ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ ظَنِّ السُّوْءِ باب بدگمانی کے بیان میں

(بدگمانی کا بیان)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم گمان سے کہ گمان سب باتوں سے زیادہ جھوٹ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے سنا میں نے عبد بن حمید سے ذکر کرتے تھے بعض اصحاب سفیان سے کہ کہا سفیان نے کہ گمان دو قسم ہے ایک گناہ ہے ایک گناہ نہیں سو گناہ وہ ہے کہ گمان کرے اور زبان پر لاوے اور فقط دل میں گمان کرنا اور زبان سے ذکر نکرنا یہ کچھ گناہ نہیں

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْمِزَاحِ باب خوش طبعی کے بیان میں

(خوش طبعی کا بیان)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیُخَالِطُنَا حَتّٰی اِنْ کَانَ لَیَقُوْلُ لِاَخٍ لِّیْ صَغِیْرٍ یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمسے اختلاط کرتے تھے یہانتک کہ فرماتے تھے میرے چھوٹے بھائی سے اے ابا عمیر کیا کیا نغیر نے **مترجم** ابا عمیر از راہ ظرافت آپ انس کے بھائی کو فرماتے تھے اور نغیر ایک چڑیا ہے لال چونچ کی کہ ہندی میں اُسے لال کہتے ہیں اس حدیث سے گاہ گاہ مزاح مسنون ہوا اور دوام اسکا موجب قساوت قلب و زوال ہیبت ہے اور وہ چڑیا ان صحابی نے پالی تھی پھر وہ مر گئی اور وہ رنجیدہ تھے حضرت نے اسطرح انکا دل بہلایا اور اس حدیث سے پکڑنا جانور مدینہ کا لڑکوں کی لئے جائز ہوا جبکہ وہ ایذا نہ دیں اسکو اور ملاطفت صغیر کی اور دلجوئی اسکی مسنون ہوئی **روایت** کی ہمسے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی التیاح سے انہوں نے انس سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّکَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہا عرض کیا لوگوں نے کہ یا رسول اللہ آپ ہم سے خوش طبعی کرتے ہیں فرمایا ہاں میں نہیں کہتا ہوں مگر سچ بات **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مراد تداعبنا سے تمازحنا ہے یعنی مزاح کرتے ہیں آپ ہمسے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ یَا ذَا الْاُذُنَیْنِ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ اِنَّمَا یَعْنِیْ اَنَّهٗ یُمَازِحُهٗ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا اے دو کان والے کہا محمود نے کہا ابو اسامہ نے مراد اس سے مزاح تھا

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ حَامِلُکَ عَلٰی وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ ایک مرد نے سواری مانگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنے میں تجھے سوار کرونگا اونٹنی کے بچہ پر عرض کی یا رسول اللہ میں اونٹنی کا بچہ لیکر کیا کرونگا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا اونٹ کوئی اور بھی جنتا ہے سوا اونٹنیوں کے یعنے جتنے اونٹ ہیں سب اونٹنیوں ہی کے بچے ہیں **ف** یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْمِرَاءِ باب تکرار کے بیان میں

(تکرار کا بیان)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ الْکَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِیَ لَهٗ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَکَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِیَ لَهٗ فِیْ وَسَطِهَا وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهٗ بُنِیَ لَهٗ فِیْ اَعْلَاهَا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے چھوڑ دیا جھوٹ اور تکرار کرنا اور وہ باطل تھا بنایا جاویگا اسکے لئے ایک مکان کنارہ جنت میں اور جسنے چھوڑا جھگڑا اور وہ حق پر تھا بنایا جاویگا اسکے لئے ایک گھر جنت کے بیچ میں اور جسنے اپنی خلق اچھے کئے بنایا جاویگا اسکے لئے ایک گھر اعلے جنت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر سلمہ بن وردان کی روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَفٰی بِکَ اِثْمًا اَنْ لَا تَزَالَ مُخَاصِمًا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کافی ہے تجھکو یہ گناہ کہ ہمیشہ ہی تو جھگڑتا رہا ہو **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ اَخَاکَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا مت جھگڑ تو اپنے بھائی سے اور مت دل لگی کر اس سے اور مت وعدہ کر اس سے ایسا کہ خلاف کرے تو اسکی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْمُدَارَاةِ باب مدارات کے بیان میں

(مداراۃ کا بیان)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَاْذَنَ رَجُلٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ

سَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ اَوْ اَخُو الْعَشِيْرَةِ ثُمَّ اَذِنَ لَهٗ فَاَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهٗ مَا قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ فُحْشِهٖ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اجازت مانگی ایک مرد نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آنیکی اور میں آپکے پاس تھی سو فرمایا آپنے برا ہی بیٹا قوم کا یا فرمایا بہائی قوم کا پھر اجازت دی اُسکو اور نرم کی اُس سے باتیں پھر جبکہ نکلا وہ عرض کیا مینے کہ یا رسول اللہ پہلے تو آپنے فرمایا اُسکو جو کچھہ فرمایا یعنے برا کہا اسی پھر نرم کی اُس سے بات پھر فرمایا آپنے اے عائشہ بدترین آدمیونکا وہ ہی جسکو چھوڑ دیا ہو لوگوں نے یا فرمایا جسکو رخصت کر دیا ہو لوگوں نے اُسکے بک بک کے خوف سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی

بَابٌ فِي الْاِقْتِصَادِ فِي الْحُبِّ وَالْبُغْضِ محبت اور بغض کے میانہ روی کے بیان میں **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اُرَاهُ رَفَعَهٗ قَالَ اَحْبِبْ حَبِيْبَكَ هَوْنًا مَّا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ بَغِيْضَكَ يَوْمًا مَّا وَاَبْغِضْ بَغِيْضَكَ هَوْنًا مَّا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ حَبِيْبَكَ يَوْمًا مَّا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے گمان کرتا ہوں میں کہ مرفوع کیا انہوں نے اس حدیث کو یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپنے دوست رکھہ تو اپنے دوستکو آسانی اور توسط سے کہ شاید ہو جاوے وہ تیرا دشمن کسی دن اور دشمنی کر دشمن سے آسانی اور توسط کے ساتھ کہ شاید ہو جاوے وہ تیرا دوست کسی دن یعنی دوستکے دوستی اور دشمن کے دشمنی پر اعتماد کلی نکر **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اُسکو اس اسناد سے مگر اسی وجہ سے اور روایت کیگئی یہ حدیث ایوب سے اور اسناد سے روایت کیا اسکو حسن بن ابی جعفر نے اور وہ بہی روایت ضعیف ہے اور حسن نے روایت کی اپنی اسناد سے جو پہونچتی ہے علی تک اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحیح یہ ہے کہ مروی ہے یہ حضرت علی سے موقوفاً +

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكِبْرِ باب تکبر کے مذمت میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ وَّلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا جنت میں جسکے دل میں ایک رائی کے دانے برابر تکبر ہے اور نہیں داخل ہوگا دوزخ میں جسکے دل میں رائی کے دانے برابر ایمان ہے **ف** اس باب میں ابی ہریرہ اور ابن عباس اور سلمہ بن اکوع اور ابی سعید سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ وَّلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّهٗ يُعْجِبُنِيْ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبِيْ حَسَنًا وَّنَعْلِيْ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَلٰكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطِرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل نہوگا جنت میں جسکے دل میں ایک ذرہ بہی کبر ہے اور داخل نہوگا دوزخ میں جسکے دل میں ایک ذرہ بہی ایمان ہے کہا راوی نے عرض کیا ایک مرد نے کہ پسند آتا ہی مجہے کہ ہووے کپڑا میرا اچہا اور جوتا میرا اچہا فرمایا آپنے بیشک اللہ تعالے دوست رکہتا ہی جمال کو ولیکن کبر اُسمیں ہے جسنے رد کر دیا حق کو اور حقیر سمجہا لوگوں کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **مترجم** یعنے حلال چیزوں کے ساتھ زینت کرنا مثلاً نئے کپڑے یا خوبصورت جوتا پہننا تکبر نہیں کبر یہی ہے کہ آدمی احکام الٰہی کو کسی طرح قبول نکرے بلکہ قبول کرنیوالوں پر اُلٹا نظر حقارت سے دیکھے البتہ ایسا شخص جبتک اس حال پر ہے لائق جنت نہیں **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِيْنَ فَيُصِيْبُهٗ مَا اَصَابَهُمْ **ترجمہ** روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ لئے جاتا ہے آدمی اپنے نفس کو یہانتک کہ لکھا جاتا ہی جبارین میں پہر پہونچتا ہے اُسکو وہ عذاب جو انہیں پہونچا تہا **مترجم** ہمیشہ لئے جاتا ہے اپنے نفس کو یعنے اپنے درجے سے بلندی ڈہونڈہتا ہی اور بڑائی چاہتا ہے تکبر کے راہ سے لکہا جاتا ہے جبارین میں شاید جبارین سے مطلق متکبرین مراد ہیں یا وہ قوم کفار مراد ہیں جو ملک شام پر مسلط تہی قوم عمالقہ سے جب جہاد کیا تہا بنی اسرائیل نے اُنپر اور گرفتار ہوئے عذاب الٰہی میں اور یہ عذاب اُسکو دنیا میں پہونچتا ہی یا آخرت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ يَقُوْلُوْنَ لِيْ فِيَّ التِّيْهُ وَقَدْ رَكِبْتُ الْحِمَارَ وَلَبِسْتُ الشَّمْلَةَ وَقَدْ حَلَبْتُ الشَّاةَ وَقَدْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَلَيْسَ فِيْهِ مِنَ الْكِبْرِ شَيْءٌ **ترجمہ** روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہا انہوں نے کہ لوگ کہتے ہیں مجہہ میں تکبر ہے حالانکہ میں چڑہتا ہوں گدہے پر اور پہنتا ہوں چادر موٹی اور دوہتا ہوں دودہ بکری کا اور فرمایا مجہہ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے یہ کام کئے اُسمیں تکبر کچہہ نہیں ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** کچہہ عوام نے اُنپر بسبب زینت حلال کے تکبر کا خیال کیا ہوگا اُسپر انہوں نے یہ جواب دیا غرض حلال سے زینت کرنا داخل تکبر نہیں اور یہ کام جو حدیث میں مذکور ہوے مسنون ہیں اور جو تابع سنت ہے تکبر سے بہت دور ہے تکبر یہی ہے کہ افعال نبوی کو اور اُسکے عاملوں کو نظر حقارت سے دیکھے

حسن خلق کا بیان

باب ما جاء في حسن الخلق باب حسن خلق کے بیان میں **عن** ابی الدرداء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما شیء اثقل في ميزان المؤمن يوم القيمة من خلق حسن فان اللہ تعالیٰ يبغض الفاحش البذي **ترجمہ** روایت ہے ابی الدرداء سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی چیز بھاری نہیں مومن کے ترازو میں یعنی کفہ حسنات میں قیامت کے دن خلق حسن سے زیادہ اسلیے کہ اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بیحیا بدگو کو **ف** اس باب میں عائشہ اور ابی ہریرہ اور انس اور اسامہ بن شریک سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول ما من شيء يوضع في الميزان اثقل من حسن الخلق وان صاحب حسن الخلق ليبلغ به درجة صاحب الصوم والصلوة **ترجمہ** روایت ہے ابی الدرداء سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کوئی شے نہیں کہ جو رکھی جاوے میزان میں بھاری زیادہ حسن خلق سے اور بتحقیق صاحب حسن خلق کا پہونچتا ہے صاحب صوم وصلوۃ کے درجہ کو بسبب خلق حسن کے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے **عن** ابی هريرة قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اكثر ما يدخل الناس الجنة قال تقوى اللہ وحسن الخلق وسئل عن اكثر ما يدخل الناس النار قال الفم والفرج **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کسی نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کو کہ بہت داخل کرتی ہے لوگوں کو جنت میں فرمایا اللہ سے ڈرنا اور خلق حسن اور پوچھا اس چیز کو جو بہت داخل کرتی ہے دوزخ میں فرمایا مونہہ اور فرج **ف** یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اور عبداللہ ابن ادریس بیٹے ہیں یزید بن عبدالرحمن اودی کے **مترجم** یعنے مونہہ سے کلمات کفر نکلتے ہیں اور غیبت اور بہتان اور سب وشتم اور کذب وافترا اور حرام خوری حرام نوشی واقع ہوتی ہے اور فرج سے زنا لواطت سحاق زلق ہوتا ہے اور یہ سب دوزخ میں جانیکا سبب ہے اور انکا رو کنا بھی بہ نسبت اور اعضا کی مشکل ہوتا ہے جب زبان جسکا حرام کا لگتا ہی چھوڑنا اسکا دشوار ہوتا ہے علی ہذا القیاس فرج میں معاذ اللہ من ذلک **عن** عبد اللہ بن المبارك انه وصف حسن الخلق فقال هو بسط الوجه وبذل المعروف وكف الاذى **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ انہوں نے کہا حسن خلق یہ ہے کشادہ پیشانی سے ملنا لوگوں سے اور خرچ کرنا اس چیز کا کہ مسلمانوں کو نفع دیوے مال سے یا اور چیز سے اور دور کرنا تکلیف کا آدمیوں سے

احسان اور عفو کا بیان

باب ما جاء في الاحسان والعفو باب احسان اور عفو کے بیان میں **عن** ابی الاحوص عن ابيه قال قلت يا رسول اللہ الرجل امر به فلا يقريني ولا يضيفني فيمر بي افاجزيه قال لا اقره قال ورآني رث الثياب فقال هل لك من مال قال قلت من كل المال قد اعطاني اللہ من الابل والغنم قال فلير عليك **ترجمہ** روایت ہے ابوالاحوص سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے کہا انکے باپ نے کہ عرض کی میں نے یا رسول اللہ بعضا شخص ایسا ہی کہ میں گذرتا ہوں اسپر یعنی سفر میں اور ضیافت نہیں کرتا میری اور نہ مہربانی پھر کبھی وہ گذرتا ہی مجھپر کیا میں بدلا لوں اس سے یعنے میں بھی اسکی مہربانی نکروں فرمایا آپنے نہیں مہربانی کر تو اسکی کہا راوی نے اور دیکھا مجھے حضرت نے میلے کپڑوں میں تو پوچھا کیا تیرے پاس مال ہے عرض کی میں نے ہر قسم کا مال اللہ تعالیٰ نے مجھی دیا ہے اونٹ بکریاں فرمایا آپنے پھر چاہیے کہ دیکھا جاوے تجھپر یعنے اثر مال کا کپڑوں کی سفیدی اور زینت سے **ف** اس باب میں عائشہ اور جابر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے اور مراد اقرہ سے اضیفہ ہے یعنے کیا ضیافت کروں میں اسکے اور قری بمعنے ضیافت ہے **عن** حذيفة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تكونوا امعة تقولون ان احسن الناس احسنا وان ظلموا ظلمنا ولكن وطنوا انفسكم ان احسن الناس ان تحسنوا وان اساؤا فلا تظلموا **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت ہو تم امعہ یعنے کہو کہ اگر احسان کرینگے لوگ احسان کرینگے ہم بھی اور اگر ظلم کرینگے لوگ ظلم کرینگے ہم بھی ولیکن خوگر کرو اپنی نفسوں کو اس امر کا کہ اگر احسان کریں لوگ تو تم بھی احسان کرو اور اگر برائی کریں لوگ تمہارے ساتھ تو ظلم نکرو تم **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **مترجم** امعہ بکسر ہمزہ وتشدید میم وفتحہ عین مہملہ وآخرہ ہا وہ شخص ہے کہ ہر پکارنیوالے کے پیچھے دوڑے اور برا بھلا نہ سمجھے گویا ہر پکارنیوالے سے وہ کہتا ہے انا معک یعنے میں تیرے ساتھ ہوں اور یہ لفظ عورتوں کیلئے مستعمل نہیں ہوتا نہیں کہتے ہیں امرأۃ امعۃ اور ترجمہ میں یعنے کہو کہ اگر احسان کرینگے الخ اسی کی تفسیر ہے

بھائیوں کی ملاقات کا بیان

باب ما جاء في زيارة الاخوان باب بھائیوں کی ملاقات میں + **عن** ابي هريرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاد مريضا او زار اخا له في اللہ ناداه مناد ان طبت وطاب ممشاك وتبوأت من الجنة منزلا **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے عیادت کی کسی بیمار کی یا ملاقات کی کسی اللہ واسطے بھائی کی پکارتا ہی اسکو ایک پکارنیوالا یعنے فرشتہ منجی ہے کہ مبارکباد ہو تجھے اور مبارک ہو تیرا چلنا اور جگہ بنائی تو نے جنت میں اترنے کی **ف** یہ حدیث غریب ہے اور ابو سنان کا

نام عیسی بن سنان ہے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے ابی رافع سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمین سے کچھ تھوڑا سا مضمون **بَابُ** مَا جَآءَ فِي الْحَيَاءِ باب حیا میں **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حیا ایک ٹکڑا ہی ایمان کا اور ایمان کا انجام جنت ہے اور بیحیائی ظلم ہے اور ظلم کا انجام دوزخ ہے **ف** اسبا بمین ابن عمر اور ابی بکرہ اور ابوامامہ اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِي التَّاَنِّيْ وَالْعَجَلَةِ باب تامل اور جلدی میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ الْمُزَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلسَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ اَرْبَعَةٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خصلت اچھی اور تامل اور آہستگی سے ہر کام کرنا اور میانہ روی ایک ٹکڑا ہی نبوت کے چوبیس ٹکڑوں میں کا **ف** اسبا بمین ابن عباس سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کی ہمسے قتیبہ نے انہوں نے نوح بن قیس سے انہوں نے عبد اللہ بن عمران سے انہوں نے عبد اللہ بن سرجس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں عاصم کا اور صحیح حدیث نصر بن علی کی ہے یعنی جسکا متن اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ اِنَّ فِيْكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشج قاصد عبد القیس سے تم میں دو خصلتیں ہیں کہ دوست رکھتا ہی انکو اللہ تعالے ایک بردباری اور دوسرے تامل **ف** اسبا بمین اشج عصری سے بھی روایت ہے **مترجم** اشج عبد القیس باضافت مرکب ہے اور بعضی نسخوں میں بالفتح آیا ہے غیر منصرف ہونیکے سبب سے سو لفظ عبد القیس بدل ہے اُس سے اور مضاف محذوف ہے یعنے وافد عبد القیس کے اے قاصد اُسکے اور نام انکا منذر ہے یہہ قائد اور رئیس تھے قبیلہ عبد القیس کے قاصدوں کے مروی ہے کہ جب قاصد اُس قبیلہ کے مدینہ میں حاضر ہوئے اپنے کو سواریوں پر سے گرایا اور زمین پر کود کر باظہار شوق دوڑ کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اشج اُترے اور غسل کیا اور کپڑے پہنے اور مسجد میں آکر دو رکعت نماز ادا کی پھر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے جب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی (لمعات) مروی ہے کہ جب حضرت نے ان دو صفتوں کی انکو خبر دی انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہہ صفتیں دونوں میری کسب سے حاصل ہوئی ہیں یا اللہ تعالے کی خلق سے اور میری جبلت ہی فرمایا آپ نے اللہ تعالے کے خلق سے وہ خوش ہوئے اور کہا شکر ہے اُس خدا کا جسنے مجھہ میں وہ صفتیں پیدا کیں جسے وہ دوست رکھتا ہے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ **ترجمہ** روایت ہے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تامل و تاخیر اور آہستگی اللہ کیطرف سے ہے اور جلدی اور شتابی شیطان کیطرف سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا ہی بعض اہل علم نے عبد المہیمن بن عباس میں اور ضعیف کہا انکو بسبب قلت حافظہ کے **بَابُ** مَا جَآءَ فِي الرِّفْقِ باب نرمی کے بیان میں **عَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ اُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی الدرداء سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو ملا حصہ اُسکا نرمی سے بیشک ملا اُسکو حصہ خیر سے اور جو محروم رہا نرمی کے حصہ سے وہ محروم رہا خیر کے حصہ سے **ف** اسبا بمین عائشہ اور جریر بن عبد اللہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِي دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ باب مظلوم کی دعا کے بیان میں **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کیطرف اور فرمایا ڈر تو اور بچ بددعا سے مظلوم کے اسلئے کہ نہیں ہے اسکے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ یعنی بہت جلد قبول ہوتی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو معبد کا نام نافذ ہے اور اسبا بمین انس اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِي خُلُقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ اُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَهُ وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لِمَ تَرَكْتَهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَلَا مَسِسْتُ خَزًّا قَطُّ وَلَا حَرِيْرًا وَلَا شَيْئًا كَانَ اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ اَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا انہوں نے خدمت کی میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دس برس سو کبھی نکہا مجھے اُف اور نہ کہا کسی کام کو کہ کیا میں نے کیوں کیا تو نے اور نہ کسی چیز کو کہ چھوڑ دیا میں نے کیوں چھوڑ دیا تو نے اور تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سب آدمیوں سے بہتر خلق میں اور نہ

چھوا میں نے کوئی ریشم کبھی اور نہ حریر اور نہ اور کوئی چیز کہ نرم ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتیلی سے اور نہ سونگھا میں نے مشک کبھی اور نہ کوئی عطر خوشبو زیادہ رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کے پسینے سی **ف** اس باب میں عائشہ اور براء سی بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الْجَدَلِیِّ یَقُوْلُ سَأَلْتُ عَائِشَۃَ عَنْ
خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَمْ یَکُنْ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّلَا صَخَّابًا فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَعْفُوْ وَیَصْفَحُ
ترجمہ روایت ہے ابی عبد اللہ جدلی سے کہتے تھے وہ کہ پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی خلق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا سو فرمایا انہوں نے کہ نہ تھی فحش کی عادت رکھنے
والی اور نہ اچانک فحش کہنے والی اور نہ بازاروں میں چیخنے والی اور بدلا نہ دیتے تھے برائی کا برائی سے ولیکن عفو کرتے اور درگذر فرماتی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو عبد اللہ
جدلی کا نام عبد بن عبد ہی اور انکو عبد الرحمن بن عبد بھی کہتے ہیں **بَابُ** مَا جَآءَ فِیْ حُسْنِ الْعَھْدِ باب خوبی سے نباہ کرنے کے بیان میں **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا غِرْتُ
عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰی خَدِیْجَۃَ وَمَا بِیْ اَنْ اَکُوْنَ اَدْرَکْتُھَا وَمَا ذَاکَ اِلَّا لِکَثْرَۃِ ذِکْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ لَھَا وَاِنْ کَانَ لَیَذْبَحُ الشَّاۃَ فَیَتَتَبَّعُ بِھَا صَدَائِقَ خَدِیْجَۃَ فَیُھْدِیْھَا لَھُنَّ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ فرمایا انہوں نے نہیں رشک آیا مجھی کسی بی بی
پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں میں سے اتنا جتنا کہ رشک آیا مجھے خدیجہ رضی اللہ عنہا پر اور کیا حال ہوتا میرا اگر میں انکی زمانہ کو پاتی اور کوئی سبب نتہا اس رشک کا مگر
بہت یاد کرنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا انکو اور بیشک تھے آنحضرت کہ ذبح کرتے بکری پھر ڈھونڈتے تھے خدیجہ کی کسی دوست کو عورتوں میں سے اور ہدیہ دیتی انکو **ف** یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِیْ مَعَالِی الْاَخْلَاقِ باب عمدہ اخلاق کے بیان میں **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ
اِلَیَّ وَاَقْرَبِکُمْ مِّنِّیْ مَجْلِسًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَحَاسِنَکُمْ اَخْلَاقًا وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِکُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدِکُمْ مِّنِّیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَیْھِقُوْنَ
قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارِیْنَ وَالْمُتَشَدِّقِیْنَ فَمَا الْمُتَفَیْھِقُوْنَ قَالَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ **ترجمہ** روایت ہے جابر سی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تم میں سے
بہت پیارے میرے نزدیک اور بہت قریب بیٹھنے میں میرے نزدیک قیامت کے دن وہ لوگ ہیں جنکی اخلاق اچھے ہیں اور بتحقیق کہ تم میں سے دشمن زیادہ میرا اور دور تر مجھ سے قیامت کے دن
زرسہ باتوں کی بڑھانیوالی ہیں دراز میں عرض کی لوگوں نے یا رسول اللہ معلوم کیا ہمنے ثرثارین اور متشدقین کو اور کیا ہیں متفیہقون آپنے فرمایا تکبر کے باتیں کرنیوالی **ف**
اس باب میں ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ثرثار کے معنے کثیر الکلام اور متشدق جو لوگوں پر بڑھ بڑھ کر باتیں کرے یعنی لاف زنی اور بیہودہ گوئی
کرے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث مبارک بن فضالہ سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ذکر نہ کیا اس سند میں
عبد ربہ بن سعید کو اور یہ حدیث صحیح ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِی اللَّعْنِ وَالطَّعْنِ باب لعن اور طعن کے بیان میں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن نہیں ہوتا لعنت کرنیوالا **ف** اس باب میں ابن مسعود سے
بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اسی اسناد سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور کہا اسمیں کہ فرمایا آنحضرت نے لَا یَنْبَغِیْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ
یَّکُوْنَ لَعَّانًا یعنے لائق نہیں ہے مومن کو کہ لعنت کرنیوالا ہو **بَابُ** مَا جَآءَ فِیْ کَثْرَۃِ الْغَضَبِ باب کثرت غضب کے بیان میں **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَآءَ
رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا وَّلَا تُکْثِرْ عَلَیَّ لَعَلِّیْ اَعِیْہِ فَقَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذٰلِکَ مِرَارًا کُلُّ ذٰلِکَ یَقُوْلُ لَا تَغْضَبْ
ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ آیا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ کچھ سکھا دیجئے مجھکو اور بہت نفرمائیے شاید کہ میں یاد کرلوں فرمایا آپنے غصہ مت کر وہ کئی بار
یہی پوچھتا تھا آپ یہی فرماتے تھے غصہ نکر **ف** اس باب میں ابی سعید اور سلیمان بن صرد سی بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سی اور ابو حصین کا
نام عثمان بن عاصم اسدی ہے **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُھَنِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَظَمَ غَیْظًا وَّھُوَ یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّنْفِذَہٗ دَعَاہُ اللّٰہُ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰی یُخَیِّرَہٗ فِیْ اَیِّ الْحُوْرِ شَآءَ **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ضبط کر جاوے غصہ کو اور وہ طاقت رکھتا
ہو اسکے جاری کرنیکی بلاویگا اسے اللہ تعالے سب لوگوں کے سامنے تاکہ پسند کرلیوے وہ جس حور کو چاہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِیْ اِجْلَالِ الْکَبِیْرِ باب بڑوں کی
تعظیم میں **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَکْرَمَ شَابٌّ شَیْخًا لِسِنِّہٖ اِلَّا قَیَّضَ اللّٰہُ لَہٗ مَنْ یُّکْرِمُہٗ عِنْدَ سِنِّہٖ **ترجمہ**
روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں تعظیم کے کسی جوان نے کسی بوڑھے کی بسبب سن و سال اسکی کے مگر یہ کہ اللہ تعالے مقرر کریگا اسکے لئے ایسا

شخص کی تعظیم کرے اُسکی وقت بڑہاپے کے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر یزید بن بیان اور ابو الرجال انصاری کی روایت سے **باب** ماجاء فی المتهاجرین
باب ترک ملاقات کے بیان میں **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال تفتح ابواب الجنة یوم الاثنین والخمیس فیغفر فیهما لمن
لا یشرك بالله الا المتهاجرین یقول ردوا هذین حتی یصطلحا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہولی جاتی ہین دروازہ جنت کی
دوشنبہ اور پنجشنبہ کو اور بخشدیے جاتی ہین وہ لوگ کہ شرک نکیا اُنہوں نے اللہ تعالے کی ساتہ مگر وہ دونوں شخص کہ جنہوں نے ترک ملاقات کی ہو فرماتا ہی اللہ تعالی پہیر دوان دونو
کو یہانتک کہ صلح کرین آپس مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے بعضے روایتوں مین لفظ ذروا کا بجائے ردوا کی اور مراد متہاجرین سی متصارمین ہین اور یہہ روایت
مثل اُس روایت کے ہی کہ مروی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنے لا یحل لمسلم ان یهجر اخاه فوق ثلثة ایام یعنے حلال نہین مسلمان کو ترک ملاقات اور قطع
صحبت کرے اپنی بہائی سے تین دن سی زیادہ **مترجم** متصارمین صرم سے ہی بمعنے قطع کے یعنے متہاجرین سے وہ دو شخص مراد ہین کہ جنہوں نے قطع ملاقات کی ہو اور صاحب سلامت
چہوڑدی ہو نہ یہ کہ بسبب کسی ضرورت کے مثل سفر وغیرہ کے ملاقات نہوئی ہو کہ وہ مورد طعن نہین اور قطع ملاقات سے وہ قطع مراد ہے کہ بغیر عذر شرعی ہو یعنے بغیر اسکے کہ اپنے بہائی سے
کوئی امر خلاف شرع فسق وفجور و بدعت ظہور مین آوے ترک ملاقات کی ہو اور بصورت وقوع ان امور کے مہاجرت جایز ہے قابل ملامت نہین اور سلف سے ثابت ہے چنانچہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن تین شخصون سے جنہوں نے غزوۂ تبوک سے تخلف کیا تہا پچاس روز تک صحابہ کو ترک ملاقات کا حکم فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنی بیبیون سے ایک ماہ کامل ترک ملاقات کی اور حضرت عائشہ نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما سی ایک مدت بات نکی اور امام احمد بن حنبل نے حارث محاسبی سے ترک صحبت کے
بسبب سی کہ اُسنے ایک کتاب تصنیف کی تہی علم کلام مین مگر ان سب مین نیت بخیر چاہئے جیسے کہ ان بزرگون کی تہی (کذا ذکر الشیخ فی شرح المشکوة) **باب** ما جاء
فی الصبر باب صبر کے بیان مین **عن** ابی سعید ان ناسا من الانصار سالوا النبی صلی الله علیه وسلم فاعطاهم ثم سالوا فاعطاهم ثم قال
ما یكون عندی من خیر فلن ادخره عنكم ومن یستغن یغنه الله ومن یستعفف یعفه الله ومن یتصبر یصبره الله وما اعطی احد شیئا هو
خیر واوسع من الصبر **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ چند لوگون نے انصار کے کچہہ مانگا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی پہر آپنے انکو دیا پہر مانگا پہر دیا پہر فرمایا جو ہوتا ہے میرے پاس کچہہ مال تو
جمع نہین کر رکہتا مین اسکو تمسے چہپا کر اور جو غنا ظاہر کرے یعنے قناعت کرے غنی کرتا ہے اُسکو اللہ تعالے اور جو ترک سوال کرے لوگون سے اُسکو سوال سے بچاتا ہی اللہ تعالے اور جو صبر کی عادت
ڈالی اُسکو توفیق صبر دیتا ہے اللہ تعالے اور کسی کو کوئی چیز نہ ملے بہتر اور کشادہ زیادہ صبر سے **ف** اسبابمین انس سے بہی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث
مالک سے اور دونون لفظ مروی ہین یعنے فلن ادخره او فلم ادخره معنے دونون کے ایک ہین غرض یہہ ہے کہ تمسے روکتا نہین مال کو جو آتا ہے تمہین کو دیتا ہون +
باب ما جاء فی ذی الوجهین باب موہنہ دیکہے بات کہنی والے کے بیان مین **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من
شر الناس عند الله یوم القیمة ذا الوجهین **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بدتر آدمیون کا قیامت کے دن ذوالوجہین ہے
ف اسبابمین عمار اور انس سے بہی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی النمام باب چغلخور کے بیان مین **عن** همام بن الحارث قال مر رجل علی
حذیفة بن الیمان فقیل له هذا یبلغ الامراء الحدیث عن الناس فقال حذیفة سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یدخل الجنة
قتات قال سفیان والقتات النمام **ترجمہ** روایت ہے ہمام بن الحارث سے کہا گذرا ایک مرد حذیفہ بن یمان کی پاس سے سو کہا اُنسے کسی نے یہ لوگونکی باتین لگاتا ہے امیرون کے
پاس سو کہا حذیفہ نی سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہے داخل نہوگا جنت مین قتات کہا سفیان نے قتات چغلخور ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
باب ما جاء فی العی باب تامل سے کلام کرنیکے بیان مین **عن** ابی امامة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الحیاء والعی شعبتان من الایمان
والبذاء والبیان شعبتان من النفاق **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیا اور تامل کرنا کلام مین دو شاخین ہین ایمان کی اور بیہودہ گوئی
اور بہت کلام کرنا دو شاخین ہین نفاق کی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر ابی غسان محمد بن مطرف کی روایت سے کہا ابو عیسے نی اور عی کی معنے
قلت کلام کے ہین اور بذا فحش گوئی اور بیان کثرت کلام جیسے کہ خطبا خطبہ پڑہتی ہین اور بہت باتین بناتی ہین اور لوگونکی تعریف کرتے ہین کہ جس سے اللہ راضی نہین
یعنے فساق کی مدح وثنا کرتے ہین **باب** ما جاء ان من البیان لسحرا باب اس بیان مین کہ بعضا بیان جادو ہے **عن** ابن عمر ان رجلین قدما

فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِهِمَا فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرٌ

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ دو مرد آئے زمانہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور خطبہ پڑھا اُن دونون نے سو تعجب کیا لوگون نے اُنکی کلام پر سو مخاطب ہوئے ہماری طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا بعضا بیان جادو ہے یعنے موثر ہے مثل جادو کی راوی کو شک ہے کہ بعض البیان فرمایا یا من البیان **ف** اس باب مین عمار اور ابن مسعود اور عبداللہ بن الشخیر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّوَاضُعِ** باب تواضع کے بیان مین **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ رَجُلًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھٹا یا صدقہ نے کسی مال کو اور نہ بڑھی معاف کرنیوالے مرد کی مگر عزت اور تواضع نکی کسی نے اللہ تعالے کے واسطے مگر بلند کیا اُسکو اللہ نے **ف** اس باب مین عبدالرحمن بن عوف اور ابن عباس اور ابی کبشہ الانماری سے بھی روایت ہے اور ابو کبشہ کا نام عمر بن سعد ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ مَا جَاءَ فِي الظُّلْمِ** باب ظلم کے بیان مین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم تاریکیونکا سبب ہے قیامت کے دن **ف** اس باب مین عبداللہ بن عمرو اور عائشہ اور ابی موسی اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمر کی روایت سے **بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْعَيْبِ لِلنِّعْمَةِ** باب نعمت کے عیب نکالنے کے بیان مین **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ إِذَا اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ عیب نہین کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے کو عادت مبارک یہ تھی کہ اگر پسند ہوتا تو کھاتے نہین تو چھوڑ دیتے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو حازم اشجعی کا نام سلمان ہے اور وہ مولی ہین عزۃ الاشجعیہ کے **بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْمُؤْمِنِ** باب تعظیم مومن کے بیان مین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادَى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفْضِ الْإِيمَانُ إِلَى قَلْبِهِ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ قَالَ وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا إِلَى الْبَيْتِ أَوْ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ مَا أَعْظَمَكِ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَالْمُؤْمِنُ أَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللّٰهِ مِنْكِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ چڑھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر اور پکار آواز بلند سے اور فرمایا اے گروہ اُن لوگون کا کہ اسلام لائے ہو اپنی زبان سے اور نہین پہونچا ایمان اُنکے دل تک مت ایذا دو مسلمانون کو اور مت عار دلاؤ اُنکو اور مت ڈھونڈھو عیب اُنکے اسلئے کہ جو ڈھونڈھیگا اپنے بھائی مسلمان کا عیب ڈھونڈھیگا اللہ تعالے اُسکے اور جسکے عیب اللہ ڈھونڈھیگا ذلیل کردیگا اُسکو اگرچہ وہ اپنے مکان مین ہو کہا راوی نے اور نظر کی ابن عمر نے ایک دن طرف بیت اللہ یا طرف کعبہ کے اور کہا کیا بڑی ہے شان اور کیا بڑی ہے عزت تیری اور مومن تجھ سے اللہ کے نزدیک بڑا ہے بزرگی مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر حسین بن واقد کی روایت سے اور روایت کی اسحاق بن ابراہیم سمرقندی نے حسین بن واقد سے مثل اسکے اور مروی ہے ابی برزہ اسلمی سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّجَارِبِ** باب تجربہ کے بیان مین **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَلِيمَ إِلَّا ذُو عَثْرَةٍ وَلَا حَكِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حلیم نہین مگر صاحب لغزش اور حکیم نہین مگر صاحب تجربہ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **مترجم** حلیم نہین مگر صاحب لغزش یعنے حلیم کامل نہین ہوتا جبتک خطا و خلل اُس سے واقع نہو اور وہ خجالت اُٹھاوے اور امیدوار مغفرت ہو پس جب وہ خجل ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ اسکی خطا بخشین تب وہ اورونکی خطا بھی بخشتا ہے اور حلیم کامل ہوتا ہے اور حکیم حکمت سے مستحکم نہین ہوتا جب تک اسکو تجربہ اور ممارست اشیا کی نہو اور اسی طرح عالم بھی کامل نہین ہوتا ہے کسیکو جب تک معرفت اشیا کی اور نفع اُسکا اور مصالح و مفاسد کا مور کے بخوبی نجانے اور بغیر تجربہ امور کے محال ہے بس تم دیکھتے ہو کہ جسکو ان امور کا تجربہ کامل ہے **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَهُ** باب اپنے پاس جو چیز نہو اُسپر اترانیکے بیان مین **عَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ فَإِنَّ مَنْ أَثْنَى فَقَدْ شَكَرَ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ تَحَلَّى بِمَا لَمْ يُعْطَهُ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو دی گئی کوئی چیز پھر پائی اُسنے قدرت تو چاہیے اُسکا بدلا دے اور اگر نپاوے قدرت بدلیکی تو چاہیے اُسکی تعریف کرے یعنے دینی والیکی اسلئے کہ جسنے تعریف کی وہ شکر بجالایا اور جسنے نعمت کو چھپایا کفران نعمت کیا اور جسنے اپنی کو آراستہ کیا اسی بات سے جو اسے نہین ملی وہ گویا ایسا ہے کہ دو کپڑے جھوٹ کے پہننے والا ہے **ف** اس باب مین اسماء بنت ابی بکر اور عائشہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مراد قول

مَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ کی یہی کہ ناشکری کی اُسنے اُس نعمت کی **مترجم** قولہ پائی اُسنی قدرت یعنی طاقت بدلہ دینی کی قولہ جسنے اپنی کو آراستہ کیا اُسکی ساتھ الخ یعنی مثلاً علم و فضل و تفقہ اُسکو نتھا اور علما کی کپڑے پہنکر قصد کرتا ہی کہ لوگ اُسکی تعظیم و توقیر مثل علما کی کریں اور بسبب ظاہرداری کے زمرۂ علما میں معدود ہو یس جو شخص اپنے پاس ایک چیز رکہتا ہو اور لوگوں میں اُسکا ہونا ظاہر کرے اُسکی مثال بھی ویسی ہی ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الثَّنَاءِ بِالْمَعْرُوْفِ باب احسان کی عوض میں ثنا کرنیکا بیان **عَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ اِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ **ترجمہ** روایت ہے اسامہ بن زید سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جسکے ساتھ کسینے احسان کیا اور اُسنی محسن سے کہا جزاک اللہ خیرا یعنی بدلا دی اللہ تعالے تجھکو نیک تو اُسنے پوری کردی تعریف اُسکی **ف** یہ حدیث حسن ہے جید ہے غریب ہے نہیں جانتی ہم اِسکو بروایت اسامہ بن زید مگر اسی سند سی اور مروی ہوئی ہے ابی ہریرہ سے وہ روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مثل اِسکی **مترجم** بعون اللہ وقدرتہ چند مسائل متعلقہ کتاب بطریق سوال و جواب تحریر ہوتی ہیں کہ اُنکی مطالعہ سے مزید بصیرت حاصل ہو **سوال** ماں باپ اگر مشرک ہوں تو صلۂ رحم اُنسے کریں یا نہیں **جواب** صلۂ رحم کریں اسلئے اسما بنت ابی بکر سے مروی ہی کہ اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میری ماں آئی ہے اور وہ راغبہ ہے یعنی میری صلہ اور بر کیطرف راغبہ ہے یا دین اسلام سی بیزار ہی کیا میں احسان کروں اُسکی ساتھ آپنے فرمایا ہاں احسان کر رواہ البخاری **سوال** برادر مشرک کی صلہ کا کیا حکم ہے **جواب** اُسسے بھی صلۂ رحم جائز ہے حضرت عمر نی ایک حلہ سیرا خریدا اور اُسی ایک بہائی مشرک کے پاس ہدیۃً بھیجدیا کہ جو مکے میں تھا رواہ البخاری **سوال** غیبۃ اہل فساد کا کیا حکم ہے **جواب** غیبت اہل فساد اور فاسق معلن کی جائز ہے چنانچہ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے آنیکی اجازت مانگی آپنے اُسی فرمایا بِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ او اِبْنُ الْعَشِيْرَةِ الحدیث رواہ البخاری **سوال** غصہ میں کونسی الفاظ حضرت سے مروی ہیں کہ اُنکا بولنا سنت ہے **جواب** کئی لفظ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں اُنہیں استعمال فرماتی تھی اور متبع سنت کو ضرور ہی کہ اپنی تئیں اور فحش باتوں سی بہت بچاوی اور اُنکا خوگر بناوی کہ سنت نبوی اُسوقت بھی ہاتھ سے جانی نپاوی چنانچہ وہ لفظ یہ ہیں تَرِبَتْ يَمِيْنُكَ و تَرِبَتْ يَدَاكَ یعنے تیرے داہنی ہاتھ میں خاک بھرے یا دونوں ہاتھوں میں عورتوں کو فرماتی عَقْرٰى حَلْقٰى یعنے بانجھ سر منڈی وَيْلَكَ خرابی ہے تیری وَيْحَكَ ابن صائد سے آپنے فرمایا اِخْسَأْ یعنے پھٹکار ہے تجھپر رَغِمَ اَنْفُكَ یعنے تیری ناک میں خاک بھرے وغیر ذلک **سوال** حق ہمسایہ جو قرآن و حدیث میں مذکور ہی اُسکی حد کہانتک ہے **جواب** حد جار میں کئی قول ہیں علما کی حضرت علی سے مروی ہے مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَهُوَ جَارٌ یعنے جہانتک آواز جاوے وہانتک ہمسایہ ہے اور بعضوں نے کہا ہے مَنْ صَلّٰى مَعَكَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِي الْمَسْجِدِ فَهُوَ جَارٌ جسنے تیرے ساتھ صبح کی نماز پڑہی مسجد میں وہ تیرا جار ہے اور حضرت عائشہ سے مروی ہے حق جار چالیس گھر تک ہے ہر جانب سے اور اوزاعی سے بھی ایسا ہی مروی ہے اور بخاری نی ادب المفرد میں حسن سے ایسا ہی روایت کیا ہے اور طبرانی نے بسند ضعیف کعب بن مالک سے مرفوعاً روایت کیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا اَلَا اِنَّ اَرْبَعِيْنَ دَارًا جَارٌ یعنے چالیس گھر تک حق جوار ہی اور روایت کیا ابن وہب نے یونس سے اُنہوں نے ابن شہاب سے کہ چالیس گھر تک داہنی اور بائیں اور آگی اور پیچھی حق جوار ہی اور اسمیں دونوں احتمال ہیں یعنی یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ ہر طرف چالیس چالیس گھر تک حق جوار ہے یا توزیع و تقسیم مراد ہے کہ ہر طرف دس دس گھر تک حق جوار ہی کہ مجموعہ اُنکا چالیس گھر ہوئے (فتح الباری) ؁ **سوال** جواز غیبت کے اسباب کون کون ہیں **جواب** چھ سبب ہیں اول تظلم یعنے مظلوم کو غیبت ظالم کی جائز ہے اور روا ہی کہ سلطان اور قاضی کے پاس اپنا حال ظاہر کرے اور کہی کہ فلانی شخص نے مجھپر یہ ظلم کیا فرمایا اللہ تعالی نے لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ الآیۃ دوم استغاثہ یعنے تغییر منکر کے لئی اُس شخص کے پاس کہ جو اُسکی قدرت رکھتا ہے اور یہ کہنا اُس سے کہ فلانا شخص فلانی معصیت کرتا ہے اُسی منع کر دو سیوم استفتا یعنی فتوی طلب کرنا کہ مستفتی مفتی سے کہہ سکتا ہی کہ میرے باپ نے یا بہائی نے مجھپر یہ ظلم کیا ہی اسپر کیا فتوی ہے اور اگر تعیین نکرے اور یوں پوچھی کہ اگر کوئی ایسا کری تو کیا حکم ہے تو یہ اولی اور احسن ہے مگر تعیین بھی جائز ہے بدلیل حدیث ہندہ کہ اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ابو سفیان رجل بخیل ہیں الحدیث ؁ چہارم تحذیر مسلمین عن الشر یعنے بچانا مسلمانوں کا شر و فساد سی اور یہ کئی طرح ہوتا ہے اول یہ کہ جرح کرنا راویوں پر حدیث کے یا گواہوں پر یا مصنفوں پر کہ باجماع مسلمین جائز ہے بلکہ واجب ہے صوناً للشریعۃ دوسرے یہ کہ خبر کر دینا کسی کے عیب سے جب کوئی مشورہ لی اُس سے نکاح کرنیکا تیسرے یہ کہ جب کوئی شخص کسی سے

احسان کے عوض ثنا کا بیان

مسائل ضروری کا بیان

کو خریدتا ہو اور اُسکے عیب سے آگاہ نہو تو خریدار کو آگاہ کرنا ضروری ہے مثلاً کسی غلام میں چوری کی عادت ہے یا شراب خواری کی یا زنا کی تو اُسکے خریدار کو اطلاع کردے بہ نیت اصلاح نہ بعزم فساد چوتھے یہ کہ جب کسی طالب علم دفقیہ کو دیکھے کہ کسی بدعقیدہ اہل بدعت کی پاس تحصیل علم کو جاتا ہے اور خوف ہے کہ اُسکے عقاید باطلہ اُسمین اثر کرین تو ضروری کہ اُسے اطلاع کردے بنظر خیر خواہی پانچوین یہ کہ کسی حاکم نے کسی شخص کو کوئی عہدہ یا خدمت عنایت کی ہے اور اُسکے عیب پر آگاہی نہین رکہتا اور خوف ہے کہ اُس سے ضرر بادی تو اُسی آگاہ کرنا بہی ضروری ہے ششم مجاہرت فسق وبدعت یعنے ظاہر کرنا اپنی فسق و بدعت کا اور فخر کرنا شراب خواری اور زنا کاری پر پس جس گناہ مین کہ وہ پردہ پوشی اور ستر نہین چاہتا اُسمین غیبت اُسکی درست ہے ششم تعریف یعنی مشہور ہونا کسی شخص کا ساتہ کسی لقب کے جیسے اعمش ہے یا اعرج یا ازرق یا قصیر یا اعمی یا اقطع وغیر ذلک مگر اسکا جواز جب ہی تک ہے کہ صاحب لقب اُس سے برا نمانی اور جب برا جانی اور ناراض ہو تو جایز نہین کہ اللہ تعالے فرماتا ہے وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ الآیۃ (نووی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ✦ أَبْوَابُ الطِّبِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہہ باب مین طب کے جو وارد ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ✦

مترجم طب بحرکات تلمۃ علاج کرنا اور فارسی مین پچشکی اور طبیب کو فارسی مین پچشک کہتی ہین اور طب بفتح طا ر طبیب اور ہر حاذق اپنے کام مین اور مطبب علم طب خوانندہ کہ ابہی حاذق نہوا ہو اور طب بکسر معنی سحر بہی آیا ہے اور مطبوب یعنے مسحور اور طب جسمانی بہی ہی اور نفسانی بہی جسمانی علاج بدنکا ساتہ حفظ صحت کے اور دفع مرض کے اور نفسانی تخلیہ اخلاق ردیہ سی اور تحلیہ عادات حمیدہ کے ساتہ اور ادویہ ہے دو قسم مین جسمیہ طبعیہ مفردہ یا مرکبہ اور روحانیہ ربانیہ کہ قرآن ہے اور اذکار آلہی مثل تسبیح وتہلیل وتکبیر وتحمید وتمجید وغیرہ کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علاج کرتے تہی اپنی امت مرحومہ کا دونون قسم کی دواؤن سے اور نصیب نہین ہوئی یہ بات کسی طبیب کو اور کبہی مرکب کرتے تہی کسیکی علاج کو دونون قسم کی ادویہ سی اور کبہی ضم فرماتی تہی اُسکے ساتہ پرہیز کو بہی اور کبہی اصلاح فرماتی تہی سنہ ضروریہ کی اور تفصیل ان سب کی ابواب کے ضمن مین مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالے

بَابُ فِي الْحِمْيَةِ باب پرہیز کے بیان مین **عَنْ** أُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ قَالَتْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ وَمَعَهُ عَلِيٌّ يَأْكُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ مَهْ مَهْ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَ فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَأَصِبْ فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ **ترجمہ** روایت ہے ام منذر سی کہ آئی میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے ساتہ حضرت علی بہی تہے اور ہمارا ایک شاخ کہجور کے ٹنگی ہوئی تہی کہا ام منذر نے پہر کہانے لگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ساتہ انکے حضرت علی بہی کہانے لگے سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے علی سے ٹہیر جا ٹہیر جا اے علی اسلئے کہ تم ابہی بیماری سی اُٹہی ہو اور ضعیف ہو رہی ہو کہا ام منذر نے پہر بیٹہ گئے حضرت علی اور کہانے لگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہا اور نے پہر طیار کئے مینے انکے واسطے چقندر اور جو سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے علی اسمین سے لو کہ یہہ تمہارے مزاج کے موافق ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اُسکو مگر فلیح بن سلیمان کی روایت سے اور مروی ہے یہ فلیح بن سلیمان ہی وہ روایت کرتے ہین ایوب بن عبد الرحمن سے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پرہیز کرنا بیمار کو مسنون ہے اور بعد بیماری کے بہی چند روز رعایت پرہیز کی اور خیال کہنا مزاج کا ضروری کہ پہر بیماری عود نکرے اور یقین ہے کہ بیماری حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بسبب حرارت کی تہے کہ کہجور کا مزاج گرم ہی وہ اُنکو نقصان کرتی اور چقندر اور جو اُنکو مفید تہے اور مہمان بغیر اجازت کی بہی اگر کہا لے جو چیز کہ کہانیکے لئے تیار ہے اُس صورت مین کہ کسیکا انتظار نہو اور قرینہ سی رضا بہی میزبان کی معلوم ہو تو کچہہ مضائقہ نہین جیسے کہ آپ شاخ سی کہجور کہانے لگے اور یہی ظاہر ہوا کہ حضرت کہڑے کہڑے کہا رہے تہی چنانچہ شاخ کا لٹکنا اور حضرت علی کا بیٹہہ جانا منع کی بعد اُسپر دلالت واضحہ رکہتا ہے اور سلق و شعیر دونون ملاکر پکائی ہونگے یا جو کی روٹی اور سلق کا سالن اور ابو داؤد کی روایت مین اوفق لک کے جگہہ انفع لک ہی اور ام منذر کا نام سلمی ہے انتہی قول المترجم **روایت** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہون نی ابو عامر سے اور ابو داؤد سی دونون نے روایت کی فلیح بن سلیمان سے اُنہون نے ایوب بن عبد الرحمن سے اُنہون نے یعقوب بن ابی یعقوب سے اُنہون نے ام المنذر سی کہا داخل ہوئے میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو ذکر کی حدیث مانند حدیث یونس بن محمد کے جو اوپر ہے فلیح سی مگر اُسمین یہہ کہا انفع لک اور کہا محمد بن بشار نے اپنی حدیث مین روایت کی مجہہ سے ایوب بن عبد الرحمن نے یہہ حدیث جید غریب ہے

عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ اَحَدُكُمْ يَحْمِىْ سَقِيْمَهُ الْمَاۤءَ **ترجمہ** روایت ہے قتادہ بن نعمان سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دوست رکہتا ہی کسی بندہ کو اللہ تعالےٰ تو روکتا ہی اسکو دنیا سے جیسے روکتا ہی ایک تم مین کا اپنی بیمار کو پانی سے یعنی مرض استسقا وغیرہ مین **ف** اس باب مین صہیب سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہہ حدیث محمود بن لبید سے انہون نے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کی ہمسے علی بن حجر نے انہون نے اسمٰعیل بن جعفر سے انہون نے عمرو بن ابی عمرو سے انہون نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہون نے محمود بن لبید سے مانند اسکی اور ذکر نکیا اسمین قتادہ بن نعمان کا اور قتادہ بن نعمان ظفری اخیافی بہائی ابی سعید خدری کے ہین اور محمود بن لبید نے پایا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لڑکپن مین اور دیکہا ہے انکو **مترجم** حضرت علی کو آپنے سلق و شعیر کہانیکا حکم فرمایا سلق کا مزاج حار یابس ہے اول درجہ مین اور بعضون نے کہا ہی حار رطب ہے اول درجہ مین اور بعضون نے کہا ہی مرکب ہے دونون سے اور وہ محلل و مفتح ہے اور اسود اسکا قابض ہے اور نفع دیتا ہی داء الثعلب اور کلف اور خزاز اور ثالیل کو جب طلا کیا جاوے اسکا پانی اور قتل کرتا ہے قمل کو اور کہولتا ہی سدہ کبد کا اور طحال کا اور سیاہ قسم اسکی قابض بطن ہے خصوصاً عدس کی ساتہ اگر مستعمل ہو اور وہ قلیل الغذا ردی الکیموس ہی اور محرق دم ہی اور مصلح اسکا سرکہ اور رائی اور اکثار اسکا مولد قبض و نفخ ہے اور جو نافع سعال ہے اور نافع خشونت حلق و دافع حدت فضول مدر بول جلا کرنیوالا معدہ کا قاطع عطش ملطف حرارت اور اسمین ایک قوت ہے کہ تلطیف و تحلیل کرتا ہی اور تلبینہ یعنے آش جو کہ اکثر احادیث مین ذکر اسکا آیا ہے اسطرح بناتی ہین کہ جو عمدہ قسم کے جو کوب الکیسہ اور پانی شیرین پانچ حصہ ڈالکر آتش نرم مین پکاوین جب دو خمس باقی رہجاوے اتارین اور صاف کرکے بقدر حاجت استعمال کرین

باب مَا جَاۤءَ فِى الدَّوَاۤءِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ باب دوا کرنے اور اسکی فضیلت مین **عَنْ** اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ قَالَتِ الْاَعْرَابُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَتَدَاوٰى قَالَ نَعَمْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ تَدَاوَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاۤءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ شِفَاۤءً اَوْ دَوَاۤءً اِلَّا دَاۤءً وَّاحِدًا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُوَ قَالَ الْهَرَمُ **ترجمہ** روایت ہی اسامہ بن شریک سے کہ اعراب نے عرض کی یا رسول اللہ کیا دوا نکرین ہم فرمایا ہان ای بندون اللہ کے دوا کرو اسلیے کہ اللہ تعالےٰ نے نہین رکہا کوئی مرض یعنے دنیا مین مگر رکہی ہے اسکے لیے شفا یا دوا مگر ایک مرض عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسا مرض ہے فرمایا آدمی بوڑہا ہو جانا **ف** اس باب مین ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابی خزامہ سے بہی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین اور ابن عباس سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** حقیقت مین بڑہاپے کی کچہہ دوا نہین ہے و سعد عیب جنین گفتہ اند شاعر اکبر آبادی نے بڑہاپے کی حالت لکہی ہے اور احادیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑہاپے سے پناہ مانگی ہے

باب مَا جَاۤءَ مَا يُطْعَمُ الْمَرِيْضُ باب طعام مریض کے بیان مین **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ اَهْلَهُ الْوَعْكُ اَمَرَ بِالْحَسَاۤءِ فَصُنِعَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ لَيَرْتُوْ فُؤَادَ الْحَزِيْنِ وَيَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ كَمَا تَسْرُوْ اِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاۤءِ عَنْ وَجْهِهَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب آتی تہی اپنے گہر والون سے کو تپ حکم کرتے اسکے لیے حریرہ کا سو بنایا جاتا اسکے لیے پہر ایک چلو لیتی اسمین سے اور فرماتے کہ وہ تسکین دیتا ہی غمگین کے دلکو اور زائل کر دیتا ہی دکہ کو دل بیمار کا جیسے دور کرتی ہے ایک تم مین کی میل اپنے موہنہ پر سے ساتہ پانیکی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا زہری نے عروہ سے انہون نے عائشہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچہہ مضمون اسمین کا روایت کی ہمسے یہ حدیث حسین جریری نے انہون نے ابو اسحٰق طالقانی سے انہون نے ابن مبارک سے انہون نے یونس سے انہون نے زہری سے انہون نے عروہ سے انہون نے عائشہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معنی اسی حدیث کا روایت کی ہمسے یہہ ابو اسحٰق نے **مترجم** حسا بالفتح والمد حریرہ ہے آٹے اور پانی اور گہی سے بناتے ہین اور کبہی اسے میٹہا بہی کر دیتے ہین اور پتلا ہوتا ہے اور تلبینہ بہی اُسے کہتی ہین اور ابن ماجہ مین حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ اُسکی دیگ حضرت کے گہر مین چڑہی رہتی تہی جب کوئی بیمار ہوتا تہا یہانتک کہ وہ مرجاوے یا اچہا ہوجاوے اور سیدنا ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ زاد المعاد مین فرماتے ہین کہ وہ آش جو ہین چنانچہ ابن ماجہ مین تصریح بہی آئی ہے کہ حسا شعیر سے ہی اور تاثیر اسکی عنقریب اوپر مذکور ہوئی ہے

باب مَا جَاۤءَ لَا تُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ باب مریض پر کہانے اور پینے کے لیے جبر نکرنیکے بیان مین **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيْهِمْ **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زبردستی نکرو اپنی بیمارون پر کہانیکے لیے اسلیے کہ اللہ تعالےٰ انکو کہلاتا اور پلاتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے **مترجم** یعنے جیسے بعضی نادان کہتے ہین کہ آدمی

دوا اور اس کی فضیلت

طعام مریض کا بیان

مریض کو جبر سے کہانا کہلانا

اناج کا کیڑا ہے اور یہ سمجھکر ہمارے نکو زبردستی کچھ کھلاتی ہیں اور منت و سماجت کرکے انکو دق کرتے ہیں حضرت نے انکے مفہوم باطل کو رد کردیا واقع میں جتنی کھانی اور پینی سے
قوت غایت کی ہے وہی کھانی پینے بہی قوت دے سکتا ہی **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ باب کلونجی کے بیان میں **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ فَاِنَّ فِيْهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ وَالسَّامُ الْمَوْتُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا لازم پکڑو تم اس کالی دانہ یعنے کلونجی کو اسلئے کہ اسمین شفا ہی ہر مرض کی مگر سام کی اور سام موت ہے **ف** اور اس باب مین بریدہ اور ابن عمر اور عائشہ سی بھی روایت
ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** حبۃ السودا کو فارسی مین شونیز کہتے ہین ہندی مین کلونجی اور کمون اسود اور کمون ہندی ہے اُسے کہتی ہین اور حسن سے مروی ہے کہ
وہ خردل ہے اور ہروی سے محکی ہے کہ وہ حبہ خضرا ہی مگر یہ دونون قول غلط ہین صحیح وہی ہے کہ وہ شونیز ہے اور وہ کثیر المنافع ہی اور یہ جو حضرت نے فرمایا شفاء من کل داء
یہ کلیہ ایسا ہے جیسا کلیہ اس آیہ مبارکہ کا تدمر کل شئ بامر ربہا کہ مراد اس سے وہی اشیا ہین جو قابل تدمیر تہے اور وہ نافع ہی جمیع امراض باردہ کو اور کبھی داخل
ہوتی ہے بالعرض امراض حارہ یابسہ کے نسخون مین پس پہونچا دیتی ہے ادویہ باردہ رطبہ کی قوتون کو طرف اعضا کی بسرعت تنفیذ اپنے کی جیسے کہ صاحب قانون نے
تصریح کی ہے کہ زعفران قرص کافور مین اسلئے ڈالی جاتی ہے کہ بسبب سرعت نفوذ اپنی کے تاثیرات ادویہ کو جلد اعضا مین پہونچادی اور نظائر اسکے بہت ہین کہ اطبا
حذاق اسی خوب جانتی ہین اور منفعت اُسکی امراض حارہ مین محل تعجب نہین اسلئی کہ بعض ادویات بعض امراض کو بالخاصیہ نفع بخش ہوتی ہین جیسے کہ انزروت
اور جو مرکب ہوتی ہین اُسکے ساتہ ادویہ مدسی مثل شکر وغیرہ کی مفردات حارہ سے حالانکہ رمد ورم حار ہی باتفاق اطبا اور اسی طرح نفع دیتی ہے گندہک حار کہجلی مین اور مزاج
شونیز کا حار یابس ہے تیسرے درجہ مین اور وہ دافع نفخ ہے کدو دانہ کو پیٹ سے نکالدیتی ہے نافع برص ہے اور جو دہاری بخار اور بلغمی بخار ہے انکو نفع بخشتی ہے اور سُدّون کو
کہولتی ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے معدہ کی تری کو خشک کرتی ہے اور اگر کوٹکر شہد مین گوندہ کر گرم پانی ملاکر پیوین تو اُن کنکریونکو گلاتی ہے جو گردہ اور مثانہ مین ہون
اور مدر بول وحیض ہے اور کمتر لین اگر چند روز اسکی شرب پر التزام کرین اور اگر باریک پیسکر سرکہ مین ملاکر نیمگرم پیٹ پر طلا کرین کدو دانہ کی قاتل ہے پہر اگر آب حنظل
تازہ یا مطبوخ حنظل مین ترکرین تو عمل اُسکا اخراج کدو دانہ اور کرم بطن مین قوی ہوجاتا ہے اور اگر باریک کوٹکر ایک پارچہ مین پوٹلی باندہکر سونگھین تو زکام
بارد کو نافع ہے اور تیل اُسکا نافع ہی داء الحیہ کو اور مسّون کو اور اگر ایک مثقال پانی کے ساتہ پی لین بہر اور ضیق النفس کو نافع ہی اور ضماد اسکا پیشانی پر نافع صداع بارد
ہے اور اگر سات دانہ اُسکی عورت کے دودہ مین بہگوکر پیسکر ناس لیوین تو صاحب یرقان کو نفع بلیغ ہو اور اگر سرکہ مین پکاکر نیمگرم سے کلی کرین درد دندان کو مفید ہے اور اگر
پیسکر ناس لیوین تو اُس پانی کو نفع دیتا ہے جو آنکہہ مین ابتداءً اُترا ہو اور اگر پیسکر سرکہ کے ساتہ پہوڑے پر ضماد کرین تو اُسے بخوبی توڑے اور جرب متقرح کو نافع ہو اور ورام
مزمنہ بلغمیہ کو تحلیل کرے اور ورام صلبہ کو نرم کردی اور اُسکا تیل اگر ناک مین ڈالین تو لقوہ کو نافع ہو اور اگر باریک کوٹین اور حبہ خضرا کی تیل مین سحق کرکے تین چار قطرے
کو نین ٹپکاوین تو سردی کے درد کو اور ریح اور سُدّہ کو دور کرے اور اگر کوٹ کر روغن زیت مین بہگوکر تین چار قطرے ناک مین ٹپکاوین تو اُس زکام کو نفع دی کہ جسمین
اکثر چہینکین آتی ہین اور اگر جلاکر موم کو گلاکر دہن سوسن یا دہن حنا مین ملاکر مرہم بناوین اور اُن پہوڑونپر لگاوین جو رانونمین نکلتے ہین بخوبی نافع ہے مگر پہلے ان
پہوڑونکو سرکہ سے دہولین اور اگر باریک پیسین سرکہ مین اور طلا کرین تو برص اور بہق اسود کو نافع ہے اور اگر باریک پیسین اور دو درہم ہر روز ٹہنڈے پانی سے اُس شخص کو
پلاوین جسے کتے نے کاٹا ہو تو نفع بلیغ ہو اور ہلاک سے محفوظ رہے اور اگر اُسکی تیل کی ناس لین تو فالج اور کزاز کو نافع ہے اور انکا مواد کاٹ دیتا ہے اور اگر اُسکی دہونی
دیجاوے تو ہوام بہاگ جاوین اور اگر انزروت کو نیمگرم کرکے اوپر اُسکے شونیز چہڑکین تو صاحب بواسیر کو نہایت نافع ہی اور منافع اسکے اس سے دونی چوگنے ہین ہمنے
کچھہ تہوڑا سا بیان کیا اور شربت اسکا دو درم ہے اور زیادہ کا استعمال بعضون نے کہا قاتل ہے زاد المعاد **بَابُ** مَا جَاءَ فِي شُرْبِ اَبْوَالِ الْاِبِلِ باب اونٹون کے
پیشاب پینے کی بیان مین **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَ
قَالَ اشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس سے کہ کچھہ لوگ آئی عرینہ کے کہ نام ہی ایک قبیلہ کا مدینہ مین پہر پانی لگا انکو مدینہ کا سو بہیجا انکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی اونٹونمین زکوۃ کی اور فرمایا پیو انکے دودہ اور پیشاب **ف** اس باب مین ابن عباس سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** تحقیق اونٹون
کے پیشاب کے شرب ابوال الابل کے باب مین گذری **بَابُ** مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ اَوْ غَيْرِهٖ باب زہر وغیرہ سے اپنے کو مار ڈالنے کے بیان مین **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ

اُرَاہُ رَفَعَہٗ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَہٗ بِحَدِیْدَۃٍ جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَحَدِیْدَتُہٗ فِیْ یَدِہٖ یَتَوَجَّأُ بِہَا بَطْنَہٗ فِیْ نَارِ جَہَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَہٗ بِسَمٍّ
فَسَمُّہٗ فِیْ یَدِہٖ یَتَحَسَّاہُ فِیْ نَارِ جَہَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے خیال کرتا ہون مین کہ مرفوع کیا اُنہون نے اس روایت کو یعنی یہ کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جسنے کہ ماری اپنی جان لوہے سے یعنی چھری یا تلوار وغیرہ سے وہ آویگا قیامت کے دن اور وہ چھری یا تلوار اُسکی ہاتھ مین ہوگی بہونکتا رہیگا اُسی اپنے پیٹ مین
دوزخ کی آگ مین ہمیشہ ہمیشہ اور جسنے ماری اپنی جان زہر سے وہ زہر کا پیالہ اُسکے ہاتہ مین ہے کہ پی رہاہے اُسکو جہنم کی آگ مین ہمیشہ ہمیشہ **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَہٗ بِحَدِیْدَۃٍ فَحَدِیْدَتُہٗ فِیْ یَدِہٖ یَتَوَجَّأُ بِہَا فِیْ بَطْنِہٖ فِیْ نَارِ جَہَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْہَا اَبَدًا وَمَنْ
قَتَلَ نَفْسَہٗ بِسَمٍّ فَسَمُّہٗ فِیْ یَدِہٖ یَتَحَسَّاہُ فِیْ نَارِ جَہَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْہَا اَبَدًا وَمَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَہُوَ یَتَرَدّٰی فِیْ نَارِ جَہَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا
فِیْہَا اَبَدًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے ماری اپنی جان لوہے سے پس وہ لوہا اُسکے ہاتہ مین ہوگا اور وہ بہونک رہا ہوگا اُسے اپنی پیٹ میں
دوزخ کی آگ مین ہمیشہ ہمیشہ اور جسنے ماری اپنی جان زہر سے پس وہ زہر کا ظرف اُسکے ہاتہ مین ہے اور پی رہا ہے وہ دوزخ کی آگ مین ہمیشہ ہمیشہ اور جسنے گر کر اپنے تئین پہاڑ سے
اور مار ڈالا اپنے کو پس وہ گر رہاہے دوزخ کی آگ مین ہمیشہ ہمیشہ **ف** روایت کی ہمسے محمد بن علا نے انہون نے وکیع سے اور ابو معویہ سے انہون نے اعمش سے انہون نے ابی صالح
انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث شعبہ کے جو مروی ہے اعمش سے یہ حدیث صحیح ہے اور اصح ہے حدیث اول سے اسیطرح مروی ہوئی ہے یہ حدیث اعمش
سے انہون نے روایت کی ابی صالح سے انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی محمد بن عجلان نے سعید مقبری سے انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جسنے ماری اپنی جان زہر سے عذاب کیا جاویگا وہ نار جہنم مین اور اُسمین خالدًا مخلدًا فیہا ابدًا مذکور نہین اور اسیطرح روایت کی یہہ ابو الزناد نے
اعرج سے انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح تر ہے یعنی جسمین خلود کا ذکر نہین اسلئے کہ روایات متعددہ آئی ہین اس مضمون مین کہ اہل توحید
معذب ہونگے دوزخ مین پہر نکلینگے اُس سے اور یہہ مذکور نہین کہ ہمیشہ رہینگے اُسمین غرض یہ ہے کہ ذکر خلود کا ضعف سے خالی نہین **فقیر** کہتا ہے یا خلود سے مدت
مدیدہ مُراد ہے اور عرصۂ طویلہ نہ وہ زمانہ کہ جو کبہی منقطع نہو یا قاتل سے وہ قاتل مُراد ہے کہ جو اس قتل کو حلال جانکر مرتکب ہوا کہ محلل حرام کا کافر ہے اور کافر مخلد فی
النار انتہے قول المترجم **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَآءِ الْخَبِیْثِ یَعْنِی السَّمَّ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ منع فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دوا خبیث سے یعنی جسمین سمیت ہو **مترجم** دوا خبیث مین داخل ہے نجس اور حرام اور جس سے طبیعت کو تنفر ہو **بَاب**
مَا جَآءَ فِی التَّدَاوِیْ بِالْمُسْکِرِ باب نشہ کی چیز سے دوا کرنیکے بیان مین **عَنْ** وَائِلٍ اَنَّہٗ شَہِدَ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَاَلَہٗ سُوَیْدُ بْنُ طَارِقٍ
اَوْ طَارِقُ بْنُ سُوَیْدٍ عَنِ الْخَمْرِ فَنَہَاہُ فَقَالَ اِنَّا لَنَتَدَاوٰی بِہَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہَا لَیْسَتْ بِدَوَاءٍ وَّلٰکِنَّہَا دَآءٌ **ترجمہ** روایت ہے
وائل سے کہ وہ حاضر ہوے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچہا آپسے سوید بن طارق نے یا طارق بن سوید نے حکم شراب کا سو منع فرمایا آپنے اُس سے کہا اُنہون نے کہ ہم دوا
کرتے ہین اُس سے فرمایا آپنے وہ دوا نہین ہے بلکہ داء ہے یعنی مرض ہے **ف** روایت کی ہمسے محمود نے انہون نے نضر اور شبابہ سے انہون نے شعبہ سے اسی روایت کے مثل کہا محمود
نے کہا نضر نے طارق بن سوید اور کہا شبابہ نے سوید بن طارق یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَاب** مَا جَآءَ فِی السَّعُوْطِ باب سعوط کے بیان مین **عَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَیْرَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِہِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَۃُ وَالْمَشِیُّ فَلَمَّا اشْتَکٰی رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ لَدَّہٗ اَصْحَابُہٗ فَلَمَّا فَرَغُوْا قَالَ لُدُّوْھُمْ قَالَ فَلُدُّوْا کُلُّہُمْ غَیْرَ الْعَبَّاسِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تمہارے
دواؤن مین سعوط اور لدود اور حجامت اور مشی ہے پہر جب بیمار ہوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مونہہ مین ڈالی آپکے دوا اصحاب نے پہر جب فارغ ہوے فرمایا آنحضرت نے دوا ڈالو انکے
مونہہ مین پہر سب حاضرین کے مونہہ مین دوا ڈالی گئی سوا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے **مترجم** سعوط بالفتح وہ دوا ہے جو ناک مین ڈالی جائے جسے اہل ہند ناس کہتے
ہین اور لدود بالفتح وہ دوا ہے جو مریض کو ایک جانب سے مونہہ کی ملائی جاوے اور حجامت پچھنے لگانا اور مشی سے دوا مسہلہ مراد ہین اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے دہن مبارک مین دوا ڈالنے لگے تو آپنے منع فرمایا تہا لوگون نے خیال کیا کہ بسبب مرض کے دوا سے کراہت فرماتے ہین جیسے اکثر مریضون کو نفرت ہوتی ہے پہر
جب دوا ڈال چکے اور آپ ہوشیار ہوے آپنے حکم فرمایا کہ ہمنے منع کیا تہا اب تمنے جو دوا ڈالی اُسکے قصاص مین جتنے حاضر ہین سبکے مونہہ مین یہ دوا ڈالی جاوے اور چونکہ حضر

عباس اُسوقت حاضر نہ تہے وہ بچگئی اور یہ حکم آپکا کمال شفقت کی راہ سی تہا کہ آپکو منظور نہوا کہ صحابہ پر اِس نا فرمانی کا مواخذہ رہی مجمع البحار **عَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَیْرَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِہِ اللَّدُوْدُ وَالسَّعُوْطُ وَالْحِجَامَۃُ وَالْمَشِیُّ وَخَیْرَ مَا اکْتَحَلْتُمْ بِہِ الْاِثْمِدُ فَاِنَّہٗ یَجْلُو الْبَصَرَ وَ
یُنْبِتُ الشَّعْرَ قَالَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَہٗ مُکْحُلَۃٌ یَکْتَحِلُ بِھَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلَاثًا فِیْ کُلِّ عَیْنٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی بہتر دوا تمہاری دوائین کی لدود ہی اور سعوط ہی اور حجامت اور مشی او تفصیل ہر ایک کی اوپر گذری اور بہتر جسکا سرمہ لگاؤ تم اثمد ہی اسلئے کہ وہ صاف
کرتا ہے بصر کو اور اگاتا ہی پلکونکو کہا راوی نی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سرمہ دانی تہی کہ سرمہ لگاتی تہے آپ ہر روز اُس سے سوتی وقت تین سلائیان ہر آنکہہ مین
ف یہ حدیث حسن ہے یعنے حدیث عباد بن منصور کی جو ابن عباس سے مروی ہے **مترجم** اثمد بکسر ہمزہ پتہر ہے سرمہ کا سیاہ رنگ کہ اصفہان سے لاتی ہین اور وہ عمدہ ہے
اور کبہی مغرب سے بہی لاتی ہین اور عمدہ تر اُسمین وہ ہے کہ جلدی ٹوٹی اور املس ہو اور میل کم ہو بلکہ بالکل نہو اور مزاج اُسکا بارد و یابس ہے نافع ہی آنکہہ کو اور مقوی بصر ہے اور
حافظ صحت چشم ہے اور کاٹ دیتا ہے لحم زائد کو کہ آنکہہ مین متولد ہو اور مدمل قروح چشم ہے اور مجلی بصر ہے اور دافع صداع ہے اگر ساتہہ عسل رقیق کے آنکہہ مین کہنچی اور اگر باریک
پیسکر چربی مین ملاکر جلے ہوئے بدن پر لگاوین بہت نافع ہے اور بوڑہون اور ضعیف البصر لوگون کو عادت اُس سی اکتحال کی بہت مفید ہے اگر اُسمین کچہہ مسک بہی ملاوین
زاد المعاد) **بَابُ** مَا جَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الْکَیِّ باب داغ دینی کی کراہت مین **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْکَیِّ
قَالَ فَابْتُلِیْنَا فَاکْتَوَیْنَا فَمَا اَفْلَحْنَا وَلَا اَنْجَحْنَا **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا داغ دینی سے کہا راوی نے پہر گرفتار ہوئے
ہم یعنے مرض مین پہر داغ دلوایا سو نہ چہٹکارا پایا ہمنے اور نہ مراد کو پہونچے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ نُھِیْنَا عَنِ الْکَیِّ **ترجمہ**
روایت ہے عمران بن حصین سے کہا اُنہون نے کہ منع کیے گئے ہم داغ دینے سے **ف** اسباب مین ابن مسعود اور عقبہ بن عامر اور ابن عباس سی بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہی **بَابُ** مَا جَآءَ فِی الرُّخْصَۃِ فِیْ ذٰلِکَ باب داغ کی رخصت مین **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَوٰی سَعْدَ بْنَ زُرَارَۃَ مِنَ الشَّوْکَۃِ
ترجمہ روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا سعد بن زرارہ کو شوکہ کی بیماری مین **ف** اسباب مین ابی اور جابر سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب
ہی **مترجم** کی یعنے داغ دینا آگ سے ایک علاج معروف ہے اکثر امراض مین اور روایات اسباب مین بہت ہین چنانچہ جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی بہیجا ابی بن کعب کے طرف ایک طبیب پس اُسنی ایک رگ کاٹی اور اُسی داغ دیا اور جب تیر لگا سعد بن معاذ کی رگ اکحل مین داغ دیا اُنکو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی پہر وہ ورم کر گئی پہر داغ دی آپنے اور کہا ابو عبید نے ایک مرد آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کیا اُسنی داغ کا تو فرمایا آپنے داغ دو اور گرم پتہر سے
سینک دو اور مروی ہے ابی زبیر سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی داغ دیا اُنکی اکحل مین اور صحیح بخاری مین انس سے مروی ہے کہ اُنہون نے داغ دیا ذات الجنب مین اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تہی اور احادیث نہی کی بہی کئی ہین چنانچہ مروی ہے کہ ستر ہزار شخص داخل ہونگے آپکی امت سے جنت مین بغیر حساب کے کہ وہ جہاڑ پہونک
نکرتے ہونگے اور داغ نہ دیتے ہونگے اور بد فالی نہ لیتے ہونگے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہونگے غرض یہ کہ جمیع روایات اسبابمین چار طرح پر ہین اول مین فعل اُسکا
دوسری مین عدم محبت اُسکی تیسرے مین ثنا اُسکی تارک پر چوتہے مین نہی اُس سے اور کچہہ تعارض نہین ہے اِن سب روایتون مین بحمد اللہ والمنہ اسلئے کہ فعل اُسکا
دلالت کرتا ہے جواز پر اور عدم محبت اُسکی منع پر دال نہین اور ثنا اُسکی تارک پر دلالت کرتی ہے کہ ترک اُسکا اولی اور افضل ہے اور نہی اُس سے علے سبیل الاختیار ہے
یا نہی محمول ہے اُس داغ پر کہ جو بغیر حاجت کے قبل حدوث مرض کے احتیاطًا عمل مین آوی واللہ اعلم زاد المعاد اور نہ یاد ہوگا تو اس سے بہتر تفصیل اور تطبیق کہین
واللہ اعلم **بَابُ** مَا جَآءَ فِی الْحِجَامَۃِ باب حجامت کے بیان مین **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْتَجِمُ فِی الْاَخْدَعَیْنِ وَالْکَاھِلِ
وَکَانَ یَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَۃَ وَتِسْعَ عَشْرَۃَ وَاِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا کہ تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پچہنے لگاتے تہی اخدعین مین اور کاہل مین
اور پچہنے لگاتے تہے سترہوین اُنیسوین اکیسوین کو **ف** اسبابمین ابن عباس اور معقل بن یسار سے بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** اخدعین
تثنیہ ہے اخدع کا اور وہ دو نو رگین ہین جانبین مین گردن کے اور کاہل دونون شانون کے بیچمین اور حجامت اخدعین پر نفع دیتی ہے امراض سر اور جمیع اجزا کو اُسکی
مثل مونہہ اور دانتون اور کانون اور آنکہون کے اور ناک اور حلق کے جبکہ حدوث اُنکا کثرت دم کے سبب سے یا فساد خون سی یا دونون سی ہو اور حجامت

داغ دینے کی کراہت

داغ دینے کی رخصت

حجامت کا بیان

کاہل پر ضم دیتی ہے شانون کے درد کو اور حلق کو اور صحیحین مین ہے کہ حضرت تین جگہہ پچھنے لگاتی تھے ایک شانون کے بیچمین اور دو اخدعین پر اور تاریخہائی مذکور مین لگانا مسنون ہے اور خون بلند نہین جوش اور تیز ادیر ہوتا ہے بخلاف اول ماہ اور آخر اُسکے کے اور حجامت سطح بدن کو زیادہ مفید ہی بہ نسبت فصد کی اور فصد مفید داخل بدن کو اور بلاد حارہ مین کہ خون رقیق ہوتا ہے مثل خطۂ عرب کے حجامت زیادہ تر مفید ہے اسیلئے فرمایا آپنے خیر ما تداویتم بہ الحجامۃ والفصد (زاد المعاد) عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةٍ اُسْرِيَ بِهٖ اَنَّهٗ لَمْ يَمُرَّ عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا اَمَرُوْهُ اَنْ مُرْ اُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ ترجمہ روایت ہے ابن مسعود سے کہ بیان کیا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حال اُس شب کا کہ سیر کرائی گئی اُنکو یعنے معراج کا کہ نہ گذرے وہ کسی گروہ پر فرشتون کی مگر حکم کیا اُنہون نے کہ آپ حکم دیجیے اپنی امت کو حجامت کا ف یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن مسعود کی روایت سے عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ غِلْمَةٌ ثَلَاثَةٌ حَجَّامُوْنَ فَكَانَ اثْنَانِ يُغِلَّانِ وَوَاحِدٌ يَحْجُمُهٗ وَيَحْجُمُ اَهْلَهٗ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ نِعْمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ يُذْهِبُ بِالدَّمِ وَيُخِفُّ الصُّلْبَ وَيَجْلُوْ عَنِ الْبَصَرِ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عُرِجَ بِهٖ مَا مَرَّ عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ وَقَالَ اِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ تِسْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَقَالَ اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَّهُ الْعَبَّاسُ وَاَصْحَابُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَدَّنِيْ فَكُلُّهُمْ اَمْسَكُوْا فَقَالَ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ مِّمَّنْ فِي الْبَيْتِ اِلَّا لُدَّ غَيْرَ عَمِّهِ الْعَبَّاسِ قَالَ النَّضْرُ اللَّدُوْدُ الْوَجُوْرُ ترجمہ روایت ہے عکرمہ سے کہ ابن عباس کے تین غلام تھے پچھنے لگانیوالی سو دو اُنمین سے مزدوری کرتے تھے اور اجرت پر پچھنے لگاتے تھے اور ایک ابن عباس اور اُنکے گھر والون کے پچھنے لگاتا تھا کہا راوی نے اور کہا ابن عباس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب ہے غلام پچھنے لگانیوالا لیجاتا ہے خون کو اور ہلکا کر دیتا ہے پیٹھہ کو اور صاف کرتا ہے بصر کو اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج کو تشریف لیگئی نہ گذرے کسی گروہ پر فرشتون کے مگر کہا اُنہون نے لازم پکڑو حجامت کو اور فرمایا حضرت نے بہتر تاریخ جسمین حجامت کرو تم سترہوین اُنیسوین اکیسوین تاریخ ہے اور بہترین دوا سعوط ہے اور لدود ہے اور حجامت اور مشی اور تحقیق کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لدود کیا عباس اور اصحاب اُنکے نے سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسنے مجھے لدود کیا ہے پس سب خاموش ہوگئے پھر فرمایا باقی نہ رہے کوئی گھر مین مگر لدود کیا جاے سواے عم آنحضرت کے جو عباس ہین کہا نضر نے لدود یعنے وجور ہے اور وجور ہی وہ دوا ہے جو مونہہ مین ڈالی جاوے ف اس بابمین عائشہ سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر عباد بن منصور کی روایت سے

بَاب مَا جَاءَ فِي التَّدَاوِيْ بِالْحِنَّاءِ

باب مہندی سے دوا کرنیکے بیانمین عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدَّتِهٖ وَكَانَتْ تَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كَانَ يَكُوْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرْحَةٌ وَّلَا نَكْبَةٌ اِلَّا اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَضَعَ عَلَيْهَا الْحِنَّاءَ ترجمہ روایت ہے علی بن عبد اللہ سے وہ روایت کرتے ہین اپنی دادی سے کہ خدمت کرتی تھین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کہا اُنکی دادی نے کہ نہوتا تھا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کوئی زخم یا تہیر یا کانٹے کی جراحت مگر یہ کہ حکم فرماتے مجھے آنحضرت مہندی رکھنیکا ف یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر فائد کی روایت سے اور بعضون نے فائد سے یون روایت کی ہے کہ روایت ہے فائد سے کہ کہا فائد نے روایت ہے عبید اللہ بن علی سے وہ روایت کرتے ہین اپنے دادے سلمی سے اور عبید اللہ بن علی اصح ہی یعنے یہ بہ نسبت علی بن عبید اللہ کے روایت کی ہے محمد بن علاء نے انہون نے زید بن حباب سے انہون نے فائد سے جو مولی ہین عبید اللہ بن علی کے اُنہون نے اپنے مولی سے اُنہون نے اپنی دادی سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے معنون مین **مترجم** حنا بارد ہے درجۂ اولی مین یابس ہے ثانیہ مین اور شجر حنا اور اغصان اُسکے مرکب ہین قوۃ محللہ سے کہ جو آئی ہے اسمین بسبب جوہر مائی کے کہ حار ہے باعتدال اور قوت قابضہ سے کہ جو آئی ہے اُسمین جوہر ارضی سے کہ بارد ہے اور منافع اُسکے بہت ہین منجملہ اُنکے یہ ہے کہ وہ محلل ہے نافع ہے آگ کے جلے ہوے کو اور مقوی اعصاب ہے ضماداً اور نافع ہے قروح فم کو مضغاً اور نافع ہے اورام حارہ کو ضماداً اور جراحات مین دم الاخوین کی تاثیر رکھتی ہے اور سفوف اُسکا اگر موم مین ملاکر باختلاط روغن گل ضماد کرین تو اوجاع جنب کو مفید ہے اور اُسکے خواص مجربہ سے ہے کہ اگر کسی لڑکی کو چیچک نکلتی ہو اور اُسکے موز مین خوب مہندی لگادین اُسکے آنکھین ضرر سے محفوظ رہین اور اگر پتے اُسکے پانی مین بھگو کر صاف کرکے بیس درہم اور شکر دس درہم ملاکر ہر روز اور چالیس دن تک ایسا ہی کرین اور غذا ضان صغیرہ کا گوشت رکھین تو ابتدای جذام مین فائدہ عجیبہ ظاہر ہو اور حکایت کرتے ہین کہ ایک شخص کے ناخن بگڑ گئے تھے اور اُسنے

بہت کچہہ مال خرچا مگر صحت حاصل نہوئی آخر بتائی اُسکو ایک عورت نے خا کہ دس دن تک پوی اُسی پانمین بھگو کر پیے اُسنی اور اچھی ہوگئی ناخن اُسکی اور نفع بخشتی ہے
ضماد اُ جہالون اور پہوڑون کو جو ساقین اور رجلین مین نکلین اور یہ مجرب ہے مترجم کا **بَابُ** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّقْيَةِ باب رقیہ کی کراہت مین **مترجم** رقیہ وہ دعا ہے
کہ جسکو بیمار پر پہونکین اور صاحب آفت کو اُس سے جہاڑین جیسے صرع وغیرہ انتہی قول المترجم **عَنْ** ابْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنِ اكْتَوَى أَوِ اسْتَرْقَى فَهُوَ بَرِيءٌ مِنَ التَّوَكُّلِ **ترجمہ** روایت ہے ابن مغیرہ سے کہ فرمایا آپنے جسنی داغ دلوایا یا جہاڑ پہونک کے وہ نکل گیا اہل توکل سے **ف** اسباب مین
ابن مسعود اور ابن عباس اور عمران بن حصین سے بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **بَابُ** فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَٰلِكَ باب اسکی رخصت مین **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نی رخصت دی رقیہ کی بچہو مین
اور نظر بد اور نملہ مین **ف** مترجم کہتا ہی نملہ کچہہ دانی ہین کہ نکلتی ہین پسلی مین اور تحقیق رقیہ کی اور تطبیق احادیث آگی آتی ہے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ **ترجمہ** اسکا اوپر گذرا **ف** اور یہہ نزدیک میرے صحیح تر ہے معویہ بن ہشام کی روایت سے جو مروی ہے
سفیان سی یعنی جو اوپر گذری اس باب مین بریدہ اور عمران بن حصین اور جابر اور عائشہ اور طلق بن علی اور عمرو بن حزم اور ابی خزامہ سے بہی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت
کرتے ہین **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ **ترجمہ** فرمایا حضرت نے رقیہ نہین ہے مگر نظر بد اور بچہو
سے **ف** روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حصین سے اُنہون نے شعبی سے اُنہون نے بریدہ سے **مترجم** رقیہ کی بابمین احادیث کئی طور پر وارد ہوئی ہین بعضے دلالت کرتی ہین جواز پر چنانچہ
احادیث باب اور اسیطرح مسلم مین مروی ہے کہ بیمار ہو حضرت اور رقیہ کیا جبرئیل علیہ السلام نی آپ پر اور بہت سی روایتین وارد ہوئین اُسکے جواز مین اور بعضے احادیث دال ہین اسپر
کہ ترک اُسکا اولی ہے چنانچہ مروی ہے کہ ستر ہزار آدمی داخل ہونگے جنت مین بغیر حساب کے کہ رقیہ نکرتے ہونگے اور اسیطرح روایت باب سابق کی اور کچہہ مخالفت نہین ہے ان
حدیثون مین بلکہ جسمین اُسکے ترک کی اولویت اور تارک کے تعریف اور ثنا وارد ہوئی ہے مراد اُس سے وہ رقیہ ہین جنکی معنی معلوم نہین یا کلام کفار سی ہین یا غیر عربی مین ہین یا
کسی اور زبان غیر معلومہ مین کہ احتمال ہے اُسمین شرک کا اور استعانت بالغیر کا سوا باری تعالی شانہ کی اور جسمین جواز مذکور ہے مراد اُس سے وہ رقی ہین جو ماخوذ ہین الفاظ
قرآن اور اسمار آلہی سے کہ وہ منع نہین ہین بلکہ مسنون ہین اور بعضون نے کہا کہ نہی محمول ہے افضلیت پر اور بیان توکل کے لئے اور اذن اور فعل رقی کا مذکور ہے بیان جواز کے
لئے اور ابن عبد البر بہی اسیکی قائل ہین مگر مختار مذہب اول ہے یعنے مسنون ہونا رقی قرآنیہ وغیرہ کا اور نقل کیا ہی بعضون نے اجماع جواز رقی قرآنیہ پر اور اسیطرح جو ماخوذ
ہون اذکار آلہی سے اور مازری نے کہا جمیع رقی جایز ہین جب کتاب اللہ سے ہون اور منع وہ ہین جو لغت عجمی مین ہون یا معنے اُسکے معلوم نہون اسواسطے کہ احتمال ہے
اُسمین کفر کا اور کہا ہے کہ رقیہ اہل کتاب مین اختلاف ہے پس ابو بکر صدیق نے اُسی جایز کہا اور مکروہ کہا اُسکو مالک نے اس خوف سے کہ اُنہون نے بدل ڈالا ہو جیسے بدل ڈالا
اللہ کی کتابونکو اور جنہون نے اُنکو جایز کہا اُنہون نے کہا ظاہر یہی ہے کہ نہ بدلا ہوا اُنہون نے رقی کو اسلئے کہ غرض اُنکی اُسکے تبدیل کے ساتہ متعلق نہ تہی بخلاف سایر احکام
شرع کے اور مسلم مین مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا اعرضوا علے رقاکم لا باس بالرقی مالم یکن فیہا شئی انتہے ما فی النووی فقیر کہتا ہے کہ آنحضرت کے اس قول نی جو فیصلہ
کردیا رقی کے بابمین وہ سب سے بہتر ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الرُّقْيَةِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ باب رقیہ معوذتین کے بیانمین **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ حَتَّى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے
کہ تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تہے جنون سے اور آدمیون کی نظر بد سے یہانتک کہ اُترین معوذتین پہر جب یہہ اُترین لیا آپنے اُسکو اور چہوڑ دیا اُسکے سوا اور دعاؤن
کو استعاذہ کی **ف** اس باب مین انس سے بہی روایت ہے کہا ابو عیسے نی یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** معوذتین نام ہے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
کا اور فضائل ان دو سورتون کے بہت ہین چنانچہ عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ ہم جاتے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ جحفہ اور ابوا کی بیچ مین کہ سخت آندہی
اور ظلمت نے ہمکو گہیر لیا سو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑہنے لگے معوذتین اور فرمایا ای عقبہ پناہ مانگو یہہ دو سورتین پڑہکر کہ کسی پناہ مانگنے والی نے مثل اسکے پناہ نہ مانگی
(ابو داود) اور عبد اللہ بن خبیب سے روایت ہے کہ ہم ایک اندہیری رات مین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ڈہونڈہنے نکلے اور ہم نے پایا اُنکو تب فرمایا ہم سے آنحضرت نے
کہہ عرض کی مین نے کیا کہون فرمایا کہہ قل ہو اللہ احد اور معوذتین جب صبح کرے تو اور جب شام کرے تو تین تین بار کہ کافی ہوگا تجہے ہر شئی سے یعنے پناہ ہوگی تجہی ہر بلا سے

النسائی وابوداود **باب** مَا جَآءَ فِی الرُّقْیَةِ مِنَ الْعَیْنِ باب نظر بد کے رقیہ مین **عَنْ** عُبَیْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِیِّ اَنَّ اَسْمَآءَ بِنْتَ عُمَیْسٍ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ وُلْدَ جَعْفَرٍ تُسْرِعُ اِلَیْہِمُ الْعَیْنُ اَفَاَسْتَرْقِیْ لَہُمْ قَالَ نَعَمْ فَاِنَّہٗ لَوْ کَانَ شَیْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْہُ الْعَیْنُ **ترجمہ** روایت ہے عبید سے کہ اسماء نے کہا یا رسول اللہ جعفر کے لڑکون کو نظر جلد ہی لگجاتی ہے کیا رقیہ کراؤن اُنکے لئے فرمایا آپنے ہان اسلئے کہ اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوجاتی تو نظر بد غالب ہوجاتی یعنی چونکہ کوئی چیز تقدیر پر غالب نہین ہوسکتی اسلئے نظر بھی غالب نہین ہوسکتی ورنہ قوت اسمین ایسی ہے کہ تقدیر پر غالب ہوجاسکتی تھی **ف** اس باب مین عمران بن حصین اور بریدہ سے بھی روایت ہی یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث ایوب سے اُنہون نے روایت کی عمرو بن دینار سے اُنہون نے عروہ سی اُنہون نی عبید بن رفاعہ سے اُنہون نے اسماء بنت عمیس سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیے ہمسے یہ حدیث حسن بن علی خلال نے اُنہون نے عبد الرزاق سی اُنہون نے معمر سی اُنہون نے ایوب سے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ یَقُوْلُ اُعِیْذُکُمَا بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّةِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّةٍ وَیَقُوْلُ ہٰکَذَا کَانَ اِبْرَاہِیْمُ یُعَوِّذُ اِسْحٰقَ وَاِسْمٰعِیْلَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پناہ کے دعا کرتے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی لیے ان کلمات سے اُعِیْذُکُمَا سے لَامَّةٍ تک اور معنے انکے یہہ ہین پناہ مانگتا ہون واسطے تمہارے بوسیلہ کلمات خدا کی کہ پورے ہین یعنی صدق وبلاغت مین ہر شیطان یعنے سرکش سے اور ہر فکر مین ڈالنی والی چیز سے اور ہر آنکھہ جنون مین ڈالنی والی سے اور فرماتے تھے کہ ابراہیم علیہ السلام انہین الفاظ سے تعوذ فرماتے تھے اسحٰق اور اسمٰعیل کو **ف** روایت کیے ہمسے حسن بن علی خلال نے اُنہون نے یزید بن ہارون اور عبد الرزاق سے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے منصور سے ہم معنی اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** ہامہ کل ذات سم یعنے وہ چیز کہ فکر وغم مین ڈالی شل مرض وآفات وبلیات کی اور لامۃ ای ذات لمم یعنی لمم والی چیز اور لمم ایک قسم ہی جنون کی لمم بالانسان ای تقرب منہ اور مراد عین لامہ سے نظر بد ہے اور مزید تفصیل اور تحقیق اُسکی آگی آتی ہے **باب** مَا جَآءَ اَنَّ الْعَیْنَ حَقٌّ باب اثبات مین نظر بد کے **عَنْ** حَابِسٍ التَّمِیْمِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا شَیْءَ فِی الْہَامِ وَالْعَیْنُ حَقٌّ **ترجمہ** روایت ہے حابس تمیمی سی کہ سنا اُنہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین معتبر ہے وہ حقیقت ہام کی جو عرب مین مشہور ہے اور نظر بد کا اثر سچ ہی **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ شَیْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْہُ الْعَیْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر کوئی چیز غالب ہوتی تقدیر پر تو نظر غالب ہوتی اور جب حکم کرین تمکو لوگ غسل کرنیکا تو غسل کرو **ف** اس باب مین عبد اللہ بن عمرو سی بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہی اور حدیث حیہ بن حابس کی یعنے حدیث اول غریب ہے اور روایت کی شیبان نے یحیی بن ابی کثیر سے اُنہون نے حیہ بن حابس سے اُنہون نے اپنی باپ سے اُنہون نی ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور علی بن مبارک اور حرب بن شداد نہین ذکر کرتے اس سند مین ابی ہریرہ کا **مترجم** اثر نظر بد کا حق ہے احادیث روایات سے اُسکا ثبوت ہے اور باجماع امت ثابت ہے کسی نے انکار نکیا اسکا مگر ایک فرقہ متبدعہ نی اور کوئی محذور عقلی اُسکے ثبوت مین لازم نہین آتا اور شارع نی اسکی خبر دی ہے پھر وجہ کیا عدم قبول کی مگر جہالت اور غباوت اور اثر اُسکا کئی احتمال رکھتا ہی اول یہ کہ عاین کی آنکھہ سے ایک قوت سمیہ منبعث ہوتی ہے کہ اُس سے دوسرے کو نقصان پہونچتا ہے اور یہہ ممتنع نہین جیسا کہ انبعاث قوت سمیہ کا سانپ کی آنکھہ سے ممتنع نہین بلکہ بعضے سانپ نہین واجب الوجود یہ تاثیر رکھتے ہین کہ اُسکے نگاہ کرنے سی آدمی اندھا ہوجاتا ہے یا حمل گرجاتا ہی چنانچہ ابتر اور ذی الطفیتین کے یہ خاصیت حدیث صحیح مین آنحضرت سے مروی ہے اور اسیطرح سی حاسد کی آنکھ سے محسود کو ضرر پہونچتا ظاہر ہے دوم یہ کہ منبعث ہوتی ہون جواہر غیر مرئیہ لطیفہ عاین کی آنکھہ سے اور نفوذ کرجاتے ہون مسامات مین معین کے اور باعث ہوتی ہون اُسکے فساد وہلاک کا سوم یہہ کہ پیدا کردیتا ہو اللہ تعالے ایک قوت سمیہ معین کے جسم مین جبکہ مقابل ہو وہ عاین کے اور نہو کسی قسم کی تاثیر عاین کی آنکھہ مین اور یہ قول منکران تاثیرات اشیا کا ہی اور اس گروہ نے بند کرلیا اپنے اوپر دروازہ اسباب وعلل کا ایسا ہی کہا صاحب زاد المعاد نی اور تضعیف کی اُسکی اور کہا کہ عاقل کبھی انکار نکریگا تاثیرات ارواح کا اجسام مین اور ارواح قوی ہین اور طبایع مختلف رکھتی ہین اور ہر ایک مین تاثیر جدا گانہ ہی پس مثل تاثیر ارواح کی تاثیر عین کی بھی مستبعد نہین اور صحیح تر قول اول ہے اور اسمین اختلاف ہے علما کا کہ عاین پر جبر کیا جاوے کہ معین کی لئے وضو کرے یا نہین پس احتجاج کیا ہے جن لوگون نی واجب کہا ہی ساتھ قول آنحضرت کے جو مروی ہوا ہے یعنے اذا استغسلتم فاغسلوا اور بروایت موطا وضو کا امر بھی آیا ہے اور امر ہوتا ہے وجوب کے لئے اور مازری نے کہا ہی کہ صحیح میرے نزدیک

وجوب ہے اور بعید ہی اختلاف کرنا اُسکی وجوب مین جبکہ معین کے ہلاک کا خوف ہو اور عادۃ وضو عائن کا موجب صحت ہووے اور کیفیت وضو کی جسنی نظر بد لگائی ہو ایک کیفیت
خاصہ ہے کہ مُسوّی مین مذکور ہے اور وہ یہہ ہے کہ کہا زہری نے لاوین ایک پیالہ پانی سی بہرا ہوا عائن کے آگے اور وہ اُسمین اپنی ہتیلیان ڈالکر دہووے اور اُسی مین کلی کرے پہر دہووے
اپنا مونہہ اُسی پیالہ مین یعنی غسالہ بانہ گرادی پہر بایان ہاتہہ ڈالکر پانی لیوے اور داہنی ہتیلی پر ڈالی اسطرح کہ پیالہ ہی مین گرے پہر داہنا ہاتہ ڈالکر پانی لیوی اور بائین ہاتہ
پر ڈالی پہر بایان ہاتہ ڈالکر داہنی کُہنی پر پانی بہاوے پہر داہنا ہاتہ ڈالکر بائین کُہنی پر پانی بہاوی پہر بایان ہاتہ ڈالکر داہنی پر پانی بہاوے پہر داہنا ہاتہہ ڈالکر بائین پر پانی
بہاوے پہر بایان ہاتہہ ڈالکر داہنی گہٹنے پر پانی ڈالی پہر داہنا ہاتہ ڈالکر بائین گہٹنے پر پہر دہووے اُسی مین داخل ازار اپنا پہر یکبارگی وہ پانی معین کے سر پر ڈالا جاوی اور
داخل ازار سی یہان بعضون نے کہا ہی تہمت مُرادہی یعنی ایک کونا تہمت کا جو اندر کیطرف ہو اور بدن سی لگا ہو اُسی بہی دہووے اور بعضون نے کہا مراد اُس سے وہ بدن ہے
جو ازار مین ڈہنپا ہوتا ہے اور بعضون نے کہا ہی مراد مذاکیر یعنے خصیہ اور ذکر مین اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد اُس سے ورک ہے کہ ازار وہین باندہی جاتی ہے زیدا خلاصتہ
مافی النووی وزاد المعاد و مُسوّی) اور حجۃ اللہ مین ہے کہ العین حق او حقیقت تاثیر ہے المام نفس عائن اور وہ ایک صدمہ ہے کہ حاصل ہوتا ہے اُسکی المام سی معین کو اور اسی
سے ہی نظر حسن کی انتہی **باب** مَاجَاءَ فِي أَخْذِ الْأَجْرِ عَلَى التَّعْوِيْذِ باب تعویذ پر اجرت لینی کے بیان مین **عَنْ** أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَنَزَلْنَا بِقَوْمٍ فَسَأَلْنَاهُمُ الْقِرَى فَلَمْ يَقْرُوْنَا فَلُدِغَ سَيِّدُهُمْ فَأَتَوْنَا فَقَالُوْا هَلْ فِيْكُمْ مَنْ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا وَ
لٰكِنْ لَا أَرْقِيْهِ حَتّٰى تُعْطُوْنَا غَنَمًا قَالُوْا فَإِنَّا نُعْطِيْكُمْ ثَلٰثِيْنَ شَاةً فَقَبِلْنَا فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ الْحَمْدُ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَبَرَأَ وَقَبَضْنَا الْغَنَمَ قَالَ فَعَرَضَ فِي
أَنْفُسِنَا مِنْهَا شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا تَعْجَلُوْا حَتّٰى تَأْتُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَيْهِ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِيْ صَنَعْتُ قَالَ وَمَا عَلِمْتَ
أَنَّهَا رُقْيَةٌ اقْبِضُوا الْغَنَمَ وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا بہیجا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک چہوٹی لشکر مین پہر اُترے ہم ایک
قوم کے پاس اور مانگی ہمنے اُنسے مہمانی پہ مہمانی نکی ہماری اُنہون نے سو کاٹ کہایا کسی بچہونی اُنکے سردار کو سو آئی وہ ہم پاس اور کہا کوئی ہی تم مین کہ جہاڑتا ہو بچہو
کو کہا ابی سعید نے کہ مینے کہا ہان مین جہاڑتا ہون لیکن جہاڑونگا مین جبتک ندو تم ہمکو کچھہ بکریان کہا اُنہون نے ہم تمکو دینگے تیس ۳۰ بکریان سو قبول کین ہمنے اور پڑہے
مینے اُسپر الحمد سات بار سو اچہا ہوگیا وہ اور لیلین ہمنے بکریان کہا راوی نے کہ پہر ہمارے دلمین خیال آیا سو کہا ہمنے اپنی یارون سے مت جلدی کرو یہانتک کہ آؤ تم رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا جب آئے ہم آنحضرت پاس ذکر کیا مینے اپنے کام کا فرمایا آپنے کیونکر معلوم ہوا تمکو کہ سورہ فاتحہ رقیہ ہے پہر فرمایا آپنے لو بکریون کو اور
لگاؤ میرا بہی ایک حصہ اپنے ساتہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو نضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہی اور رخصت دی شافعی نے معلم کو کہ تعلیم قرآن پر اجرت
لیوے اور کہا جائز ہے کہ اجرت کا لیوے اور شرط کر لیوے وہ اپنی اجرت کو اور احتجاج کیا ہی اسی حدیث سے اور روایت کی شعبہ اور ابو عوانہ اور کئی لوگون نے ابی المتوکل
سے اُنہون نے ابی سعید سی یہ حدیث **عَنْ** أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوْا بِحَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوْهُمْ وَلَمْ يُضَيِّفُوْهُمْ
فَاشْتَكٰى سَيِّدُهُمْ فَأَتَوْنَا فَقَالُوْا هَلْ عِنْدَكُمْ دَوَاءٌ قُلْنَا نَعَمْ وَلٰكِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُوْنَا وَلَمْ تُضَيِّفُوْنَا فَلَا نَفْعَلُ حَتّٰى تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا فَجَعَلُوْا عَلٰى ذٰلِكَ
قَطِيْعًا مِنْ غَنَمٍ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَّا يَقْرَأُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَلَمَّا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ قَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ
أَنَّهَا رُقْيَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ نَهْيًا مِنْهُ وَقَالَ كُلُوْا وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سی کہ کچھہ لوگ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی گذری ایک قبیلہ
پر عرب کے پہر نہ مہمانی کی اُنہون نے اور نہ ضیافت کی اُنکی پہر کچھہ شکایت ہوگئی اُنکے سردار کو یعنے بیماری وغیرہ کی سو آئی وہ ہمارے پاس اور پوچہا کہ کوئی دوا تمہارے پاس ہے ہمنے
کہا ہان ولیکن تمنے نہ مہمانی کی ہماری اور نہ ضیافت کی سو ہم دوا نکرینگے جب تک تم ہمارے لئی کچھہ مزدوری نہ ٹہیراؤ سو مقرر کیا اُنہون نے ایک گلہ بکریون کا سو لگا ایک
مرد ہم مین کا اُسپر سورہ فاتحہ پڑہنے سو اچہا ہوگیا وہ سردار پہر جب حاضر ہوی ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ذکر کیا ہمنے اُسکا اور فرمایا آپنے کس نے بتایا تجہکو
کہ وہ سورہ رقیہ ہے اور نہین ذکر کیا راوی نے کہ حضرت نے اُن بکریون کے لینے سے کچھہ منع کیا ہو یا اس سورت کو رقیہ بنانے سے منع فرمایا ہو اور فرمایا آپنی کہاؤ وہ بکریان
اور میرا بہی ایک حصہ اُسمین لگاؤ **ف** یہ حدیث صحیح ہی اور یہ روایت صحیح ہے اعمش کے روایت سے جو جعفر بن ایاس سے مروی ہے اور اسیطرح روایت کی کئی لوگون
نے یہ حدیث ابی بشر سے کہ نام جنکا جعفر بن ابی وحشیہ ہے وہ روایت کرتی ہین ابی المتوکل سے وہ ابی سعید سے اور جعفر بن ایاس وہی جعفر بن ابی وحشیہ مین **مترجم**

اِس حدیث مین تصریح ہی رقیہ کی اُجرت کی جواز پر اور اِسپر کہ اُجرت اُسکی حلال و طیب ہے کراہت تک بہی اُسمین نہین اور اِسی پر قیاس کیا ہی بعضون نے تعلیم قرآن کی اجرت کو اور جایز کہا ہے اُسکو اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد اور اسحاق اور ابی ثور اور دوسرے لوگون کا سلف سے اور جو اُنکے بعد تہی اور منع کیا ہی اُجرت تعلیم کو ابو حنیفہ نی اور جایز کہا ہے رقیہ کے اُجرت کو بمنطوق حدیث مذکور کے اور تقسیم کرنا اُن بکریونکا اپنے یارون پر تبرعًا اور باعتبار مروت کے تہا ورنہ وہ سب حق تہا اُنہین صحابی کا جنہون نے رقیہ کیا تہا اور حضرت نی جو فرمایا کہ میرا ہی حصہ لگاؤ اسمین مقصود تہا دل خوش کرنا اصحاب کا اور مبالغہ تہا اُسکی حلت مین کہ صحابہ کو معلوم ہو جاے کہ اسمین کوئی شائبہ کراہت بہی نہین اور حرمت کا کیا ذکر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک اپنے اصحاب کے ساتہ ایسی ہی تہی چنانچہ عنبر سی جو ایک بڑی مچہلی تہی اور اصحاب نے اُسمین سے کہایا تہا اور حمار وحش جو ابو قتادہ نی شکار کیا تہا اُسمین سے بہی آپنے حصہ اپنا مقرر کروایا اور قطیعًا من غنم جو حدیث مین وارد ہے اہل لغت نی کہا ہے کہ قطیعہ غالبًا مستعمل ہے دس سے چالیس تک بکریون کے لئے اور بعضون نے کہا ہی پندرہ سی پچیس تک کی لئے اور جمع اُسکی اقطاع اور اقطعہ اور قطعان اور قطاع اور اقاطیع آتی ہے مثل حدیث و احادیث کے اور مستحب ہے اِس حدیث کی روسی پڑہنا فاتحہ کا لدیغ اور مریض اور آفت رسیدہ پر اور صاحب اسقام پر اور مسلم کی روایت مین ہے سید الحی سلیم یعنی لوگون نے اُنکو کہا کہ سردار ہمارے قبیلہ کا سلیم ہے یعنے لدیغ ہے اور لدیغ یعنے کاٹی ہوی کو سلیم کہنا باعتبار تفاول کے ہے جیسے دار المرضی و المرض کو شفاخانہ کہتی ہین وکذا ذکر النووی فی شرح مسلم **باب** مَا جَآءَ فِي الرُّقٰى وَالْاَدْوِيَةِ باب رقی او ادویہ تقدیر مین داخل ہے اس بیان مین **عَنْ** اَبِي خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيْهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰى بِهٖ وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی خزامہ سے وہ اپنی باپ سے روایت کرتے ہین کہ پوچہا مین نے یا رسول اللہ بہلا خبر دیجیے مجہکو کہ یہہ رقیہ جس سے جہاڑ پہونک کرتی ہین ہم اور دوا کہ جس سے علاج کرتے ہین ہم اور بچاؤ کی چیزین کہ جس سے اپنا بچاؤ کرتے ہین یعنے مانند سپر اور قلعہ وغیرہ آیا پہیرتے ہین اللہ کے تقدیر مین سے کچہ فرمایا آپنے یہ خود تقدیر مین داخل ہین یعنی انکا ہونا ہے تقدیر مین لکہا ہی مثلا فلانی بیماری فلانی دوا سے جاویگی اور فلانی کے بیماری اِس رقیہ سے دور ہوگی **ف** یہہ حدیث حسن ہے روایت کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن نے اُنہون نی سفیان سے اُنہون نے زہری سی اُنہون نے ابن ابی خزامہ سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی اور ابن عیینہ سے دونون روایتین مروی ہوئی ہین سو بعضون نے کہا عن ابی خزامۃ عن ابیہ اور بعضون نے کہا عن ابن ابی خزامۃ عن ابیہ اور روایت کی ابن عیینہ کی سوا اور لوگون نے یہ حدیث زہری سے اُنہون نی ابی خزامہ سے اُنہون نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح تر ہے اور ہم نہین جانتے ابی خزامہ کی کوئی حدیث سوا اِس حدیث کی **مترجم** اس حدیث سی اثبات ہوا تقدیر کا او معلوم ہوا کہ تاثیر ادویات وغیرہ بہی تقدیر آلہی سے ہے اور دوا کرنا اور اسیطرح اور اسباب کے ساتہ متوسل ہونا خلاف توکل نہین جیسا بعضے نادان کہتے ہین جو تقدیر مین ہوگا وہی ہوگا دوا سے کیا ہوگا بات اصل یہ ہے کہ دوا سے بہی جو ہوگا وہی تقدیر کے موافق ہے **باب** مَا جَآءَ فِي الْكَمْاَةِ وَالْعَجْوَةِ باب کماۃ او عجوہ کے بیان مین **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيْهَا شِفَآءٌ مِنَ السَّمِّ وَالْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَآؤُهَا شِفَآءٌ لِلْعَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجوہ جنت کی میودن سے ہے اور اُسمین شفا ہے زہر سے اور کماۃ ایک قسم ہے من کی جو بنی اسرائیل پر اُترا تہا اور پانی اسکا یعنے عرق اُسکا شفا ہے آنکہہ کے درد کی **ف** اس باب مین سعید بن زید اور ابی سعید اور جابر سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سی نہین جانتے ہم اُسے محمد بن عمرو کی روایت سے مگر سعید بن عامر کی سند سے **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَآؤُهَا شِفَآءٌ لِلْعَيْنِ **ترجمہ** اسکا حدیث سابق مین گذرا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا الْكَمْاَةُ جُدَرِيُّ الْاَرْضِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَآؤُهَا شِفَآءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَآءٌ مِنَ السَّمِّ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ چند لوگون نے اصحاب مین سے کہا ہے کہ کماۃ چیچک ہے زمین کی اور فرمایا آنحضرت نے کہ کماۃ من سے ہے اور عرق اُسکا شفا ہی آنکہہ کے اور عجوہ جنت کے میودن مین کی ہے اور شفا ہے اُسمین زہر سے **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَخَذْتُ ثَلَاثَةَ اَكْمُؤٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ فَجَعَلْتُ مَآءَهُنَّ فِيْ قَارُوْرَةٍ فَكَحَلْتُ بِهٖ جَارِيَةً لِيْ فَبَرَاَتْ **ترجمہ** روایت ہے قتادہ سی کہ ابو ہریرہ نے کہا لئے مین نے تین کماۃ یا پانچ یا سات اور نچوڑا مین نے اُنکا عرق اور رکہہ دیا اُسکو ایک شیشہ مین پہر آنکہون مین لگایا ایک لڑکی کے تو اچہی ہوگئی وہ **مترجم** کماۃ بفتح کاف و سکون میم و فتح ہمزہ ایک نبات خودرو ہے کہ زمین مین خود بخود بغیر جوتے بوئی اُگتی ہے ہندی مین اُسی کہنبی کہتے ہین

حضرتؐ نے جو فرمایا کہ وہ من میں سے اُس سے یہ مراد نہین کہ حقیقۃً وہ من ہے اسلیے کہ من تو مثل ترنجبین کے ایک شی آسمان سے برستی تہی بلکہ مراد اُس سے یہی کہ اللہ تعالی نی بغیر جوتی بوی جیسے انکو من عنایت فرمایا ویسی ہی تمکو یہہ عنایت کی اور بعضون نے کہا من اُس سے مراد یہہ ہے کہ اللہ تعالی نی امتنان اور احسان فرمایا اسکے ساتہ اپنے بندون پر اور یہ جو فرمایا کہ پانی اُسکا شفا ہے آنکہہ کے اسمین تین قول ہین اول یہ کہ عرق اُسکا ملادین ادویہ چشم مین نہ یہہ کہ اکیلا اُسی استعمال کرین یہہ ذکر کیا ابو عبید نی دوسرے یہہ کہ اُسی گرم کرکے عرق نچوڑ لیوین اور اکیلا ہی استعمال کرین کہ آگ اُسکے اخلاط فاسدہ کو دور کر دیتی ہے اور باقی رہجاتی ہین منافع اُسکے گرم کرنے سی تیسرے یہہ کہ آب کماۃ سی مراد وہ پانی ہے بارش کا کہ جس سے کماۃ پیدا ہوتا ہے اور وہ پہلا پانی ہے کہ ایام بارش مین برستا ہی اور اسقول مین اضافت بار کی اضافت اقترانی ہے نہ اضافت جزئی بخلاف قولین سابقین کے مگر یہ قول نہایت بعید اور ضعیف ہے اور ذکر کیا اس قول کو ابن الجوزی نے اور بعضون نے یہ بہی کہا ہے کہ اگر فقط تبرید آنکہہ کی منظور ہو تو صرف اُسکا پانی کافی ہے بغیر اختلاط کسی اور دوا کے اور اسکے سوا اور کچہہ مقصود ہو تو مرکب کیا جاوے اور ادویات سے (زاد المعاد) اور عجوہ ایک قسم عمدہ ہی کہجور مدینہ کے اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ حضرتؐ کی بوئی ہوئی ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جو ہر صبح کو سات عجوہ کہجور کہاوے اُسکو سحر و سم اثر نکرے الحدیث اور دفع سحر و سم کی خاصیت اُسی نوع مین ہے یا یہ دعا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور صبح سی مراد نہار مونہہ کہانا اور اُسکے درخت کو لین کہتے ہین (کرمانی) اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ فقط دعا ہے آنحضرتؐ کے اُس کہجور مین خاصیت دفع سم کی نہین اور عدد سات کے توقیفی ہین جیسے عدد رکعات نماز کے یعنی سر اسکا اللہ ہی کو معلوم ہے یا اُسکی رسول کو رہا یہ **عن** قَتَادَةَ قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَلشُّونِيْزُ دَوَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ قَالَ قَتَادَةُ يَاْخُذُ كُلَّ يَوْمٍ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ حَبَّةً فَيَجْعَلُهُنَّ فِيْ خِرْقَةٍ فَيَنْقَعُهُ فَيَسْتَعِطُ بِهٖ كُلَّ يَوْمٍ فِيْ مَنْخِرِهِ الْاَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَالْاَيْسَرِ قَطْرَةً وَالثَّانِيْ فِي الْاَيْسَرِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْاَيْمَنِ قَطْرَةً وَالثَّالِثِ فِي الْاَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْاَيْسَرِ قَطْرَةً **ترجمہ** روایت ہے قتادہ سی کہا حدیث پہونچی ہے مجہے کہ ابا ہریرہؓ نے کہا شونیز دوا ہے ہر مرض کی مگر موت کہا قتادہ نے یعنی ہر روز اکیس دانے کلونجی کے ایک کپڑی مین پوٹلی باندہکر بہگو دیتے پانی مین پس ناکمین ڈالتے ہر روز داہنے نتہنے مین دو بوندین اور بائین مین ایک اور دوسرے دن بائین مین دو بوندین اور داہنی مین ایک اور تیسرے دن داہنی مین دو بوندین اور بائین مین ایک **باب** مَا جَاءَ فِيْ اَجْرِ الْكَاهِنِ باب ثمن کلب اور اجر کاہن کی حرمت مین **عن** اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ **ترجمہ** روایت ہے ابی مسعودؓ سے کہ منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کُتّی کی قیمت لینی سے اور زنا کی خرچی سے اور کاہن کی مٹہائی سے یعنے اُسکی مزدوری سی **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** کہانت بکسر کاف و فتح مصدر ہے باب نصر ینصر سے اور جب ارادہ ہو عرب کا کہ کہی فلانا شخص کاہن ہو گیا تو کہتا ہے کہن بضم ہا اور کہانت عرب مین تین قسم تہی ایک یہ کہ جنون مین سے کوئی دوست ہوتا تہا کسی آدمی کا اور وہ خبر دیتا امور غیب سے باستراق سمع اور یہہ فنا ہوگئی بعثت سی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے یہہ کہ اقطار ارض اور اکناف عالم مین جو وقایع اور حوادث ہون اُنکی خبر دی اور ان دونو قسمونکا معتزلہ اور بعض متکلمین نے انکار کیا حالانکہ اسمین کسیطرحکا استحالہ نہین ہے بلکہ ممکن ہے عقلاً اور بعید نہین وجود اُسکا ولیکن وہ جن جہوٹے کہتی ہین اور سچ بہی اور نہی وارد ہوئی ہے انکی تصدیق سے اور اعتبار کرنے سے اُنکی قول کے اور تیسرے قسم علم نجوم ہے کہ یہہ بہی داخل کہانت ہے مگر اسمین کذب بہت واقع ہوتا ہے اور عرافت بہی ایک شعبہ ہے اسکا اور وہ یہہ ہے کہ استدلال لاوے امور پر ساتہ اسباب و مقدمات کے کہ دعوی کری اُسکے پہچاننے کا اور کہبی مدد ہوتی ہے ان تینون علوم کو ایک دوسرے سے کہ زجر اور طرق نجوم اور اسباب معتادہ مین اور یہہ سب موسوم ہے کہانت کے ساتہ اور تکذیب کی ان سبکی شرع نی اور منع فرمایا اُسکی تصدیق سے (نووی) فقیر کہتا ہے اور داخل ہے اسی نہی مین رمال جفار بندت اہل فال بد فال جوسی تہی اور باطل ہے قول اُن سبہونکا نہین لایق تصدیق کے اُنمین سے کوئی اور مصدق اُنکا منکر ہے قرآن و حدیث کا معاذ اللہ من ذلک اور یہہ بلا پہیلی ہے اکثر بلاد اسلام اور خواص و عوام مین اعاذنا اللہ من ذلک کلہا اور ضرور ہے اہل علم کو انکار اُنکے معتقدین پر اور جملہ اہل بدع و ملحدین پر الہم اللہ رب العالمین و فقہم بصالح الاعمال و العقاید الی یوم الدین **باب** مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّعْلِيْقِ باب گلے مین گنڈہ یا تعویذ لٹکانیکے بیان مین **عن** عِيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ اَبِيْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ اَعُوْدُهٗ وَبِهٖ حُمْرَةٌ فَقُلْتُ اَلَا تُعَلِّقُ شَيْئًا قَالَ الْمَوْتُ اَقْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِّلَ اِلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے عیسی بن عبد الرحمن سے کہا انہون نے گیا مین عبد اللہ بن عکیم کے پاس عیادت کو اور اُنکے بدن پر سرخی تہی یعنے مرض کے سو کہا مینے کیون نہین لٹکاتی آپ کچہہ تعویذ وغیرہ فرمایا انہون نے موت اُس سے زیادہ قریب ہے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے لٹکائی کوئی چیز وہ سونپی جاویگا اُسکو

شونیز کا ذکر

کتے کی قیمت اور زنا کی خرچی اور کاہن کی مزدوری حرام ہے

گلے مین گنڈا تعویذ لٹکانا مکروہ ہے

یعنے پہر تائید غیبی نہوگی **ف** حدیث عبداللہ بن عکیم کی جانتے ہین ہم اُسی فقط ابن ابی لیلی کی روایت سے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہون نے یحیے بن سعید سے اُنہون نے ابن ابی لیلی سے ہم معنے اُسکی اور اسبابمین عقبہ بن عامر سے بہی روایت ہے **ترجمہ** ابوداؤد مین عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا ان الرقا والتمائم والتولة شرک یعنی رقا اور تمائم اور تولہ یہ سب شرک ہے رقا جمع ہی رقیہ کی مراد اُس سے وہ رقیہ ہے کہ اُسمین نام ہون اصنام کے جیسے اہل ہند لونا چاری اور کلوا بیر وغیرہ کی دُہائی دیتے ہین مگر جو خداوند کریم کے اسمائے حسنی یا قرآن کے الفاظ سے ہو وہ یہان مراد نہین اور تمائم جمع ہے تمیمہ کے اور تمیمہ کچہہ کنکر تہر شیر کے ناخون وغیرہ اسی قسم کی چیزین ہین کہ عورتین مشرکات اُنکو گلے مین لڑکون کے ڈالدیتی ہین اور خیال کرتی ہین کہ یہہ تعویذات دافع بلیات اور رافع آفات ہین اور تولہ ایک قسم ہے سحر کی کہ عورت اُسکو کرواتی ہے کہ اپنے شوہر کی محبوب ہو جاوے اُسے ہند مین ٹوٹکہ کہتے ہین اور اکثر مالنین وغیرہ کیا کرتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سبکو شرک فرمایا اور اپنی امت کو اس سے روکا آدمیکو ان سب سے دور رہنا ضرور ہے ورنہ کمال درجہ کا لاشعور ہے کہ ایک ادنی توہم منفعت سے رب غفور کو ناراض کرکے عذاب ابدی مول لے اور ثواب سرمدی چہوڑ دی وما ہذا الا حمق خفی او جہل جلی اور ابن ماجہ مین بہی عبداللہ سے مروی ہے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور ایک ڈورا اُنکے بدن پر پایا پوچہا تو اُنہون نے کہا مجہے رقیہ کیا ہے حمرہ سے سو اُنہون نے اُسے توڑکر پہینکدیا اور کہا آل عبداللہ غنی ہین شرک سے پہر یہی حدیث پڑہی جو ہم نے ابوداؤد سے نقل کی اور عمران بن حصین سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے گلے مین پیتل کا حلقہ دیکہا پوچہا یہ کیا ہے اُسنے کہا یہ واہنہ سے ہی فرمایا اسے اُتار ڈال اسکو کہ نہ بڑہاویگا تیرے لئے مگر وہن اور واہنہ ایک رگ ہے شانہ اور ہاتہہ مین کہ اُسکے جہاڑنیکو جو کچہہ لٹکاتے ہین اُسکو حرز الواہنہ کہتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ ایک مرض ہوتا ہے شانہ مین غرض حضرت نے بڑی فصاحت اور خوش طبعی سے جواب دیا کہ یہہ لٹکانا موجب تیرے وہن کا ہے یعنے سستے اور ضعف کا دین مین (ابن ماجہ) اور شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ نے حجۃ اللہ مین لکہا ہے کہ جس حدیث مین رقی تمائم اور تولہ سے نہی وارد ہوئی ہے محمول ہے اوپر اُن چیزونکے جنمین شرک ہو اور انہماک اور استغراق ہو آدمی کو اسبابمین اور غفلت اور اعراض ہو مسبب الاسباب سے جل جلالہ و جل شانہ غرض یہہ کہ لٹکانا کسی تعویذ کا جو کہ آلہی سے ہو شرک نہین چنانچہ بسند عمرو بن شعیب مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرو تعلیم کرتے تہے اپنے بالغ لڑکونکو اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبه وعقابه وشر عباده ومن همزات الشياطين وان يحضرون اور جو نابالغ ہوتے تہے اُنکے گلیمین لکہکر لٹکا دیتے تہے (ابوداؤد)

باب ما جاء في تبريد الحمى بالماء باب پانی سے بخار کو ٹہنڈا کرنیکے بیانمین

عن رافع بن خديج عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الحمى فور من النار فابردوها بالماء **ترجمہ** روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار کا جوش آگ سے ہے سو ٹہنڈا کرو اُسکو پانی سے **ف** اسبابمین اسماء بنت ابی بکر اور ابن عمر اور ابن عباس اور زبیر کی بی بی اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے

عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الحمى من فيح جهنم فابردوها بالماء **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بخار جوش سے ہے جہنم کے سو ٹہنڈا کرو اُسکو پانی سے **ف** روایت کی ہمسے ہارون بن اسحاق نے اُنہون نے عبدہ سے اُنہون نے ہشام بن عروہ سے اُنہون نے فاطمہ سے جو بیٹی ہین منذر کی اُنہون نے اسماء بنت ابی بکر سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور اسماء کی حدیث مین کچہہ اور بہی ذکر ہے اس سے زیادہ اور دونون حدیثیں صحیح ہین

عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يعلمهم من الحمى ومن الاوجاع كلها ان يقول بسم الله الكبير اعوذ بالله العظيم من شر كل عرق نعار ومن شر حر النار **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سکہاتی تہے صحابہ کو بخار اور سب دردونمین اس دعا کی پڑہنے کو بسم اللہ سے آخر تک معنے اُسکے یہہ ہین شروع کرتا ہون مین جہاڑنا اس مرض کا ساتہہ نام اللہ بڑے کی پناہ مانگتا ہون مین ساتہ اللہ بزرگ کے ہر پہڑکتی رگ سے اور آگ کی گرمی سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر ابراہیم بن اسمعیل بن ابی حبیبہ کی روایت سے اور ابراہیم ضعیف سمجہے جاتے ہین حدیث مین اور مروی ہے اس حدیث مین عرق يعار یعنے رگ آواز کرتی ہوئی **ترجمہ** اس حدیث کو باب سے کچہہ ایسا تعلق نتہا مگر مولف رحمۃ اللہ علیہ نے اسلئے ذکر کر دیا کہ اسمین مذکور ہے کہ پناہ مانگتا ہون مین آگ کی گرمی سے اور یہ دعا آپنے بخار کے لئے بتائی تو معلوم ہوا کہ بخار مین اثر ہے نار کا انتہے اور جس بخار کے تبرید آپنے پانی سے فرمائی ہے شاید اُس سے بخار صفراوی ہو کہ اطبا اُسمین ٹہنڈا پانی پلاتے ہین اور برف مین ادویات کو سرد کرتے ہین اور اطراف مریض آب سرد سے دہوتے ہین یہہ بعید نہین ہے کہ حضرت نے یہی نوع مراد لی ہو (نووی) **فقیر** کہتا ہے اگر سب بخار آپنے مراد لئے ہون تو بہی کچہہ اشکال نہین ہے اسلئے کہ آپنے اُسکی حرارت کو حرارت جہنم فرمایا اور کیا تعجب ہے کہ جہنم کی حقیقت سے اطبا غافل ہون اور اُسے نہ سمجہین کہ وہ بغیر نور نبوت کی سمجہ مین نہین آسکتی اور ہم نے کلمہ پڑہا ہے آنحضرت کا نہ حکیمونکا اگر تمام جہان کے حکیم خلاف حضرت کی کہین سب جہوٹے ہین اور فرمانا آپہی کا قابل تسلیم اور لائق تعلیم ہے الحمد للہ علی ذلک

باب مَا جَاءَ فِي الْغِيلَةِ باب زن مرضعہ سے صحبت کرنیکے بیان مین **عَنْ** بِنْتِ وَهْبٍ وَهِيَ جُدَامَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرَدْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيَالِ فَاِذَا فَارِسُ وَالرُّوْمُ يَفْعَلُوْنَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ **ترجمہ** روایت ہے بنت وہب سے اور نام اُنکا جُدامہ ہے کہا اُنہون نے سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ارادہ کیا مین نے کہ منع کرون مین اپنی امت کو غیلہ سے پھر دیکھا مین نے کہ فارس اور روم کے لوگ غیلہ کرتے ہین اور نہین ضرر پہونچاتے اپنی اولاد کو یعنے بسبب غیلہ کے اُنکی اولاد کو نقصان نہین ہوتا **ف** اس باب مین اسما بنت یزید سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی مالک نے ابی الاسود سے اُنہون نے عروہ سے اُنہون نے عائشہ سے اُنہون نے جدامہ بنت وہب سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے کہا مالک نے اور غیال اور غیلہ یہ ہے کہ آدمی صحبت کرے اپنی بیوی سے اُس زمانہ مین کہ وہ دودھ پلاتی ہو اُسکو **فقیر** کہتا ہے اور اسمین احتمال ہوتا ہے کہ حمل رہجاوے اور دودھ فاسد ہو اور بسبب فساد دودھ کے رضیع کو ضرر پہونچے روایت کی ہم سے عیسے بن احمد نے اُنہون نے ابن وہب سے اُنہون نے مالک سے اُنہون نے ابی الاسود سے اور محمد بن عبدالرحمن بن نوفل سے اُنہون نے عروہ سے اُنہون نے عائشہ سے اُنہون نے جُدامہ سے جو بیٹی ہین وہب اسدیہ کی کہ سُنا اُنہون نے انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ قصد کیا مین نے کہ منع کرون غیلہ سے یہانتک کہ یاد کیا مین نے فارس و روم کو کہ وہ کرتے ہین غیلہ اور اُنکی اولاد کو کچھہ ضرر نہین ہوتا کہا مالک نے اور غیلہ یہی ہے کہ آدمی صحبت کرے اپنی بیوی سے حالت ارضاع مین جیسا اوپر گذرا کہا ابو عیسے بن احمد نے اور روایت کیے ہمسے اسحق بن عیسے نے اُنہون نے مالک سے اُنہون نے ابی الاسود سے مانند اسکے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب** مَا جَاءَ فِي دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ باب ذات الجنب کے علاج مین **عَنْ** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قَالَ قَتَادَةُ وَيُلَدُّ مِنَ الْجَانِبِ الَّذِيْ يَشْتَكِيْهِ **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بتلاتے تھے زیت اور ورس ذات الجنب مین قتادہ نے کہا اور مونہہ مین ڈالی جاوے یہ دوا اُسی جانب سے کہ جسطرف درد ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عبداللہ کا نام میمون ہے وہ شیخ بصری ہین **عَنْ** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَدَاوٰى مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سے کہا اُنہون نے حکم فرمایا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دوا کرین ہم ذات الجنب کی قسط بحری سے اور زیت سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نہین جانتے ہم اسے مگر میمون کی روایت سے کہ وہ زید بن ارقم سے روایت کرتے ہین اور روایت کی میمون سے کئی اہل علم نے یہ حدیث اور ذات الجنب سے مراد سل کا مرض ہے **مترجم** ذات الجنب اطبا کے نزدیک دو قسم ہے حقیقی و غیر حقیقی سو حقیقی ایک ورم حار ہے کہ عارض ہوتا ہے نواحی جنب مین اُس جہلی مین کہ باطن اضلاع مین ہے اور غیر حقیقی ایک درد ہے کہ مشابہ ہوتا ہے حقیقی کے اور عارض ہوتا ہے وہ نواحی جنب مین ریاح غلیظہ موذیہ سے کہ بند ہو جاتے ہین صفاقات مین سو پیدا ہوتا ہے اُس سے ایک درد مشابہ ذات الجنب الحقیقی کے اور صاحب قانون نے کہا ہے کہ جو درد جنب مین ظاہر ہو اسے بذات الجنب کہتے ہین تسمیۃ للشئ باسم مکانہ اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد اُس سے ہر درد ہے خواہ جنب مین ہو یا سینہ مین سوء مزاج سے ہو یا اخلاط غلیظہ سے یا اخلاط لذاعہ سے اگرچہ بغیر ورم اور بخار کے ہو اور ذات الجنب حقیقی کو پانچ چیزین عارض ہوتی ہین حمّی یعنے بخار سُعال یعنے کہانسی وجع ناخس ضیق نفس یعنے تنگی دم اور نبض منشاری یعنے وہ نبض جو آرہ کی طرح چلے اور علاج مذکور فی الحدیث اس قسم کا علاج نہین لیکن قسم ثانی جو ریح غلیظ سے پیدا ہو اُسکو قسط بحری یعنے عود ہندی مفید ہے جیسا کہ دوسری روایات مین وارد ہوا ہے کہ وہ ایک قسم ہے قسط کی جب اُسے باریک پیسین اور روغن زیت مین ملا کر بمکان گرم مقام ریح پر ضماد کرین یا لعوق فرماوین نہایت نافع ہے اور تحلیل کرتا ہے مادہ کو اور دور کرتا ہے ریح کو قوی کرتا ہے اعضاء باطنی کو تفتیح کرتا ہے سُدون کی مسیحی نے کہا ہے کہ عود حار یابس قابض ہے قبض کرتا ہے بطن کو مقوی ہے اعضای باطنہ کا دور کرتا ہے ریاح کو کہولتا ہے سدون کو نافع ہے ذات الجنب کو اور لیجاتا ہے فضل رطوبت کو اور عود مذکور جید ہے اور نافع ہے دماغ کو اور کہا مسیحی نے جایز ہے کہ قسط ذات الجنب حقیقی کو بھی مفید ہو جبکہ حدوث اُسکا مادہ بلغمیہ سے ہو خصوصاً وقت انحطاط علت کے (زاد المعاد)

باب عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ اَنَّهُ قَالَ اَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيْ وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُهْلِكُنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْسَحْ بِيَمِيْنِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ فَلَمْ اَزَلْ اٰمُرُ بِهِ اَهْلِيْ وَغَيْرَهُمْ **ترجمہ** روایت ہے عثمان بن ابی العاص سے کہ آئے میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مجھے ایسا درد تھا کہ مارے ڈالتا تھا پھر آپنے فرمایا چھو درد کی جگہہ سات بار اپنے دہنے ہاتھ سے اور کہہ اعوذ سے اجد تک یعنے پناہ مانگتا ہون مین اللہ کی عزت اور قدرت اور حکومت کی ساتھ اُس چیز کے شر سے جسے مین پاتا ہون کہا راوی نے ویسا ہی کہا مین نے پس دور کی اللہ تعالے نے جو بلا میرے ساتھ تھی پھر ہمیشہ بتاتا رہا مین یہ دعا اپنے اہل وغیرہ کو **ف** یہ حدیث حسن ہے

زن مرضعہ سے صحبت کرنا

درد ذات الجنب کا علاج

صحیح ہے **عَنْ** اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهَا بِمَا تَسْتَمْشِيْنَ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ جَارٌّ قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيْهِ شِفَاءٌ مِّنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِي السَّنَا **ترجمہ** روایت ہے اسماء بنت عمیس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنسے پوچھا کہ تم کس چیز کا مسہل لیتے ہو تو عرض کی اُنہوں نے شبرم کا فرمایا آپنے گرم ہے ظالم ہے کہا اسماء نے پھر مسہل لیا مین نے سنا کا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کسی چیز مین شفا ہوتی موت سے تو سنا مین ہوتی **ف** یہ حدیث غریب ہے **مترجم** شبرم ایک شجر صغیر ہے قد آدم یا اُس سے کچھہ بڑا اُسکی شاخین سرخ ہین سفیدی ملی ہوئین اور سر ہای شاخون پر گچھا ہے پتونکا اور اُسمین پھول آتا ہے کچھہ زردی سفیدی ملا ہوا پھر جب پھول گر جاتا ہے کچھہ پھل آتے ہین چھوٹے چھوٹے کہ اُسمین دانے صغیر ہوتے ہین مثل بطم کے مقدار مین سرخ رنگ اور اُسکی شاخون پر سرخ چھال ہے اور مستعمل اُسمین سے وہی چھال ہے یا دودہ اُسکی شاخونکا اور وہ حار یابس ہے چوتھے درجہ مین مسہل ہے سودا کا اور نکالتا ہے کیموسات غلیظہ کو اور بارہا صفرا کو اور بلغم کو اور اکل کو اُسکے کرب پیدا ہوتی ہے غثیان ہوتا ہے اور اکثار اُسکا قاتل ہے اور چاہئے کہ جب اُسے استعمال کرین تو خالص دودہ مین بھگو دین ایک رات اور دن اور دہین دو بار اُسکا دودہ بدل دیوین یا تین بار پھر نکالکر سایہ مین سکھالین اور اُسمین ورد یا کتیرا ملا کر استعمال کرین یا مار عسل کے ساتہ پئین یا عصارۂ انگور کے ساتہ اور شربت اُسکا دو دانگ سے چار دانگ تک ہے قوت مریض کے موافق اور بعضے حکمار نے کہا ہے کہ لبن شبرم یعنے عرق اُسکا اُسمین خیر نہین اگر اُسے نہ پئے تو بہتر ہے کہ ناتجربہ کار لوگ اُسے پلاکر مار ڈالتے ہین خلاصہ یہ کہ مسہل قوی ہے اور چوتھا درجہ سمیات کا درجہ ہے اور اشیار سمیہ کی استعمال مین احتیاط ضرور ہے ورنہ موت کا سامنا ہے اور سنا دوا معروف ہے عمدہ ترین مسہلات آنحضرت نے بھی اُسکی تعریف فرمائی ولنحالقہ الحمد والثنا **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الْعَسَلِ باب شہد کے بیان مین **عَنْ** اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَقَيْتُهُ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِهِ عَسَلًا قَالَ فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي قَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ فَبَرَأَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا حاضر ہوا ایک مرد حضرت کے پاس اور عرض کی کہ میرے بھائی کو دست آتے ہین فرمایا پلاؤ اُسے شہد پھر آیا وہ اور عرض کی یا رسول اللہ پلایا اُسکو شہد اور دست اور بڑہ گئے فرمایا آپنے پلاؤ اُسکو شہد کہا راوی نے پھر پلایا اُسے پھر آیا اور عرض کی یا رسول اللہ پلایا مین نے مگر اُس سے اور بڑہ گئے دست فرمایا آپنے سچا ہے اللہ تعالیٰ اور جھوٹا ہے پیٹ تیرے بھائی کا پلاؤ اُسکو شہد پھر پلایا اُسکو تیسری بار اور اچھا ہو گیا وہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** بخاری مین ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شفا تین چیز مین ہے شہد پینے مین یا پچھنے لگانے مین یا داغ دینے مین آگ سے اور منع کرتا ہون مین اپنی امت کو داغ سے ابو عبداللہ مازری نے کہا امراض تین قسم ہین قسم اول یہ کہ امتلاء دم سے ہون اُسکی دوا حجامت ہے اور فصد بھی اُسمین داخل ہے دوسرے یہ کہ امتلاء صفرا یا بلغم و سودا سے ہو اُسکی دوا اسہال مناسب ہے کہ ہر خلط سے نسبت رکھتی ہو سو حضرت نے اشارہ کیا عسل سے گویا اسہلات پر جیسے اشارہ کیا حجامت سے اخراج دم پر اور جب عاجز ہو جاوین ان دواؤن سے تو آخر دوا کی ہے یعنے داغ دینا اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ اصل امراض مزاجیہ مین جو تابع ہین کیفیات اخلاط کی حرارت ہے یا برودت پس یہ کلام نبوت وارد ہوا ہے معالجہ مین امراض باردہ و حارہ کے طریق التمثیل سو اگر مرض حار ہے اخراج دم سے اُسکی دوا ہو گی مثل فصد و حجامت کے اسلئے کہ اسمین استفراغ مادہ کا ہے اور تبرید مزاج کی اور اگر مرض بارد ہے علاج ہو گا تسخین سے اور تسخین موجود ہے عسل مین پس اگر حاجت ہو گی استفراغ مادہ بارد کی تو عسل قوت اسہال رکھتا ہی اور نرمی سے مادہ کو نکالتا ہے اور اگر مادہ غلیظہ مزمنہ ہے تو کی یعنے داغ سے بہتر علاج نہین اسلئے کہ جزر ناری اُسکا مشتعل کر دیتا ہے عضو کو اور رقیق کرتا ہے مادۂ غلیظ کو زاد المعاد بتغییر یسیر **بَابُ عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مَرِيْضًا لَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهُ فَيَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ اِلَّا عُوْفِيَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ مسلم ایسا نہین کہ عیادت کرے کسی مریض کی کہ ابھی اُسکی موت آئی نہو اور سات بار کہے اسأل سے یشفیک تک مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اُسے تندرست کر دیگا اور معنے اُس دعا کے یہ ہین مانگتا ہون مین اللہ بزرگ مالک سے بڑے تخت کے کہ شفا دے تجھکو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر منہال بن عمرو کی روایت سے **بَابُ عَنْ** ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمُ الْحُمّٰى فَاِنَّ الْحُمّٰى قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ فِي نَهْرٍ جَارٍ فَلْيَسْتَقْبِلْ جِرْيَتَهُ فَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَقَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلْيَنْغَمِسْ فِيْهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ

لَمْ يَبْرَأْ فِي ثَلَاثٍ فَخَمْسٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي خَمْسٍ فَسَبْعٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي سَبْعٍ فَتِسْعٍ فَإِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِإِذْنِ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے جب آوے کسیکو تم مین سے بخار اور بخار ایک ٹکڑا ہے نار کا تو چاہیے کہ اُسے بجھا دے پانی سے یعنے جیسے آگ بجھاتی ہین سو چاہیے کہ اُترے بہتی نہر مین اور منہ
کرے جدہر پانی آتا ہے اور کہے بسم اللہ سے رسولک تک یعنے شروع اللہ کے نام سے یا اللہ شفا دے اپنے بندے کو اور سچا کر اپنے رسول کو اور نہر مین اُترے نماز صبح کے بعد طلوع آفتاب کے
قبل اور چاہیے کہ اُسمین تین غوطے لگاوے تین دن تک ایسا ہی کرے پہر اگر اچہا نہوا تین دن مین تو پانچ دن پہر اگر اچہا نہوا پانچ دن مین تو سات دن پہر اگر اچہا نہوا تو نو دن
سو لگتا نہین کہ نو دن سے اُسکا مرض متجاوز نہو اللہ کے حکم سے **ف** یہ حدیث غریب ہے **مترجم** کسی قسم کا بخار ہو فقیر کو یقین ہے کہ اللہ تعالے اپنے فضل سے صحت دیگا اسلئے کہ اللہ تعالے
اپنے رسول کی تصدیق ضرور کرتا ہے چنانچہ سیکڑون بار اپنی عادت مبارک اُسکی تصدیق کیلئے خرق فرماتا ہے اسطرح اگر بطور معتاد نہو تو بطور خرق عادت تو صحت ہوگی
الحمد للہ علے ذلک **عن** أَبِي حَازِمٍ قَالَ سُئِلَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ جُرْحُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمُ
بِهِ مِنِّي كَانَ عَلِيٌّ يَأْتِي بِالْمَاءِ فِي تُرْسِهِ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْهُ وَأُحْرِقَ لَهُ حَصِيرٌ فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی حازم سے کہ پوچہا کسی نے سہل بن سعد کو اور
مین سنتا تہا یہہ پوچہا کہ کیا دوا ہوئی زخم کی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم تو فرمایا سہل نے نہین باقی رہا کوئی اُسکا جاننے والا مجہسے زیادہ اور یہہ بیان واقعی تہا نہ تعریف اپنی پہر یہہ کیفیت کہی
کہ حضرت علی پانی لاتے تہے اپنی سپر مین اور حضرت فاطمہ زخم مبارک دہوتی تہین اور مین بوریا جلاتا تہا پہر چہڑکی راکہ بوریے کی آپکے زخم مبارک پر **ف** کہا ابو عیسے نے
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** کیا عالم بے تکلفی تہا کہ جسکو سلاطین تہ بہ تہ بچہین اُسکے سر مین بوریے کی راکہ لگائی جاوے اللہم صل علی محمد وآلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی
وقت مین بیان واقعی اپنے علم کا جایز ہے اگر خوف عُجب کا نہو جیسا کہ سہل نے کیا مگر عُجب سے بچا سہل نہین اور پانی سے خون بند نہی ہو جاتا ہے اسلئے دہونا مفید ہے
عن أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيضِ فَنَفِّسُوا لَهُ فِي أَجَلِهِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَيُطَيِّبُ
نَفْسَهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہو تم مریض پر تو دعا کرو اُسکو درازی عمر کی اسلئے کہ یہہ کچہہ تقدیر کو نہین بدلتی اور اُسکا دل خوش
کردیتی ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے **مسائل ملحقہ مترجم** **مسئلہ** مریض کو تبدیل آب وہوا کے لئے نقل مکان مسنون ہے چنانچہ بخاری نے اسپر استدلال کیا ہے
حدیث عرنیین سے کہ اُنکو آپنے حکم دیا مدینہ سے باہر جانیکا **مسئلہ ۲** محرم کو بہی ضرورۃً پچہنے لگانا جایز ہین چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لحی جمل مین پچہنے لگائی مین اپنے
سر مبارک مین اور آپ محرم تہے رواہ البخاری **مسئلہ ۳** بخاری مین حضرت سعد سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سنو تم طاعون کو کسی زمین مین تو داخل
نہو اُسمین اور جب کسی زمین پر پڑے تو وہان سے نکلو بہی نہین انتہے اور طاعون بروزن فاعول طعن سے ہے اس لفظ مین عرب نے عدل کیا ہے یعنے صیغہ اصلیہ سے نکال
لیا ہے اور دال ہے یہہ لفظ موت عام پر مانند وبا کے اور تہذیب النووی مین ہے کہ طاعون بثور ہین کہ ورم مولم کے ساتہ نکلتے ہین اور اُسکا گرداگرد سُرخ ہو جاتا ہے یا سبز
ہو جاتا ہے اور اُسکے ساتہ ہی خفقان وقی شروع ہوتا ہے اور وہ پہوڑے اکثر بغلو مین نکلتے ہین اور کبہی انگلیون اور ہاتہو مین بہی نکلتے ہین بلکہ سارے بدن مین خلیل نے کہا طاعون
وبا ہے اور وبا ہر مرض عام ہے کہ جو سو جب ہلاک انسان ہو اور ابوبکر بن عربی اور ابو الولید کا بہی قول اسی کے قریب ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت مین جو وبا کہ شام مین
واقع ہوئی تہی وہ بہی طاعون تہا پہر آپ بمشورہ مشائخان قریش شام کی راہ سے لوٹ آئے (بخاری) **مسئلہ ۴** البان اتن یعنے گدہی کا دودہ ابن شہاب سے مروی ہے
کہ پوچہا اُنہون نے حکم اُسکا ابو ادریس سے سو کہا اُنہون نے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکے گوشت سے منع فرمایا اور خاص اُسکے لبن مین کوئی حکم ہمین نہین پہونچا (رواہ
البخاری) کرمانی نے کہا ہے کہ حرمت لبن کے بسبب حرمت لحم کے ہے اسلئے کہ متولد ہوتا ہے دودہ گوشت سے **مسئلہ ۵** حقیقت سحر کی اور تاثیر اُسکے ثابت ہے اور گئے ہین اُسکے
اثبات کیطرف اہل سنت اور جمہور علماء امت اور نہین منکر اُسکے مگر اہل بدعت اور ذکر کیا ہے اللہ تعالے نے اپنی کتاب مقدس مین اور فرمایا ہے کہ وہ مفرق ہے بین المرء وزوجہ
اور اشارہ کیا ہے اُسکے مرتکب کے کفر کیطرف اور احادیث متفق علیہ وارد ہوئی ہین اُسکے اثبات تاثیر مین اور جسنے سحر کیا تہا آنحضرت پر نام اُسکا لبید بن الاعصم تہا اور البتہ ہوئی تہی
تاثیر اُسکی آپ پر اور بعض مبتدعین معترض ہین کہ یہہ امر منصب نبوت کے خلاف ہے اور تجویز کرنا اُسکا منافی ثقاہت انبیاء ہے مگر یہ اعتراض اُنکا باطل ہے اسلئے کہ دلائل قطعیہ
قایم ہوئے ہین صدق وصحت وعصمت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس چیز مین کہ متعلق ہے تبلیغ احکام الٰہی سے اور خطا کرنا امور دنیا مین یا متاثر ہو جانا کسی سم سے یا
متضرر ہو جانا کسی اور ضرر پہونچانیوالی چیز سے ہرگز منافی منصب نبوت نہین بلکہ یہہ کمال منصب نبوت ہی اسلئے کہ یہہ لوازم بشری ہین اور بشر افضل ہے تمامی مخلوق سے

اور تاثیر سحر مین اختلاف ہے مازری نے کہا ہے کہ بعضونکا قول ہے کہ تاثیر سحر تفرقہ بین الزوجین سے زیادہ نہین ہوتی اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسیکو ذکر کیا ہے معلوم ہوا کہ اس سے بڑہکر کوئی اثر نہین اور مذہب اشاعرہ کا یہ ہے کہ تاثیر سوا اسکے بلکہ اس سے بڑہکر ہو سکتی ہے اور یہی صحیح ہے اور اگر کوئی معترض ہو کہ خرق عادت جب ساحر اور نبی و ولی سب سے واقع ہوئے تو پہر انمین فرق کیا ہے تو جواب اُسکا یہ ہے کہ اگرچہ خرق عادت سبکو شامل ہے مگر نبی تحدی کرتا ہے ساتھ خلق کے اور عاجز کرتا ہے اور خبر دیتا ہے اللہ تعالیٰ کیطرف سے ساتھ خرق عادت کے کہ واقع ہوئی ہے وہ اُسکی تصدیق کے واسطے پہر اگر وہ جھوٹا ہو تو واقع نہو اُسکے لئے خرق عادت علاوہ اسکے اگر خرق عادت مکذبان رسل کیلئے واقع ہوتے تو جتنے معارضین تھے انبیا کی سب وقت معارضہ کے ظاہر ہوتے حالانکہ یہ باطل ہے اور ولی و ساحر اپنے خرق عادت سے استدلال نبوت پر نہین کرتے اور اگر دعوے نبوت کرتے ہین تو خرق عادت واقع نہین ہوتے اور فرق ولی اور ساحر مین دو وجہون سے ہے اول یہ کہ مشہور ہے اجماع مسلمین کا کہ سحر ظاہر نہین ہوتا مگر فاسق پر اور کرامت ظاہر نہین ہوتی فاسق پر اور ظاہر ہوتی ہے ولی اور متقی پر دوسرے یہ کہ سحر اکثر ظاہر ہوتا ہے بفعل ساحر اور مشقت و محنت بخلاف کرامت کے اور سحر مین اگر کوئی قول و فعل کفر کا نہین تو گناہ کبیرہ ہے ورنہ کفر ہے پہر جسمین کفر نہین اُسکی توبہ قبول ہے شافعیہ کے نزدیک اور قتل نکیا جاوے اگر توبہ کرے اور امام مالک نے فرمایا کہ ساحر کافر ہے قتل کیا جاوے اور توبہ نلی جاوے اُس سے اور اگر توبہ کرے تو بہی قبول نہین بلکہ متحتم ہے قتل اُسکا اور احمد بن حنبل کہا کہ جب قتل کرے ساحر کسی انسانکو اور اقرار کرے کہ اُسکے سحر سے مرا ہے اور اکثر اسکے سحر سے لوگ مرجاتے ہین تو قصاص واجب ہے اور اگر وہ کہے کہ مرگیا بسبب سحر کے مگر لوگ کبہی مرتے ہین اُس سحر سے اور کبہی نہین مرتے تو قصاص نہین اسپر بلکہ دیت اور کفارہ اسپر واجب ہے اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہی کہ ثبوت قتل ساحر بہ بینہ ممکن نہین جبتک کہ وہ اقرار کرے (نووی)

مسئلہ ادعیات رقیہ پڑہکر پہونکنا بہی مسنون ہے چنانچہ مسلم مین حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ تہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کوئی بیمار ہوتا آپکے گہر والونمین تو پہونکتے اُسپر معوذات اور وہ کئی قسم ہے ایک نفث ہے دوسرے نفخ ہے تیسرے تفل اور اجماع ہے جواز نفث پر اور مستحب کہا ہے اُسے جمہور صحابہ اور تابعین نے کہا قاضی نے کہ انکار کیا ہے ایک جماعت نے نفث اور تفل پر رقیونمین اور جایز رکہا ہے نفخ کو اور نفخ وہ ہے جس پہونکنے مین تہوک نہ نکلے بخلاف نفث اور تفل کے کہ وہ بغیر تہوک کے نہین ہوتے ابو عبید نے کہا ہے کہ تفل کے معنونمین تہوک نکلنا شرط ہے اور نفث مین شرط نہین اور بعضون نے اسکے برعکس کہا ہے اور سوال کیا گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نفث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تو فرمایا اُنہون نے کہ ایسا پہونکتے تہے آپ جیسا کوئی پہونکتا ہے انگور خشک کہاتے وقت کہ اُسمین تہوک نہین نکلتا اور جو بلا اختیار کچہہ نکلے اُسکا اعتبار نہین اور جس حدیث مین فاتحۃ الکتاب کا رقیہ مذکور ہے اُسمین یہ وارد ہوا ہے کہ وہ جمع کرتے تہے اپنے تہوک کو اور پہینکتے تہے اُس بیمار پر قاضی نے کہا اور فائدہ تہوکنے کا برکت لینا ہے ساتہ اُس رطوبت اور ہوا اور دم کے کہ جو ملا ہے اس رقیہ اور ذکر کے ساتہ اور امام مالک پہونکتے تہے اپنے رقیہ مین اور مکروہ جانتے تہے رقیہ لوہے اور نمک سے اور وہ رقیہ کہ جس مین گرہ لگائی ہو جیسے گنڈہ وغیرہ اور وہ کہ جسمین لکہے جاتی تہے خاتم سلیمان کی اور گرہ لگانا اُنکے نزدیک نہایت مکروہ ہے اسلئے کہ اُسمین مشابہت ہے سحر کی جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نَفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ واللہ اعلم (نووی باختصار)

مسئلہ مسلم مین مروی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا لا عدوٰی ولا طیرۃ ولا صفر ولا ہامہ اور مروی ہے ولا نوء ولا غول اور عدوے اوپر مذکور ہوا اور طیرہ مشہور ہے بدفالی اور صفر مین دو قول ہین اول یہ کہ مقدم کرنا صفر کا محرم پر جیسے کفار عرب کیا کرتے تہے اور اسی کو اللہ تعالیٰ نے نسئی فرمایا ہے دوسرے یہ کہ عرب کا عقیدہ تہا کہ جانور کے پیٹ مین ایک کیڑہ ہی کہ صفر اُسکا نام ہے اور وہ ہیجان کرتا ہے بہوک کے وقت اور اکثر مار ڈالتا ہی اُس جانور کو اور کہجلی سے زیادہ اُسمین عدوی کا خیال کرتے تہے اور یہی تفسیر صحیح ہے اور اسکی قایل ہین مطرف اور ابن وہب اور ابن حبیب اور ابو عبید اور اکثر علمائے حدیث اور ہامہ ایک جانور معروف ہے کہ جسے اُلو کہتے ہین عرب اُس سے بدفالی لیتا تہا اور بعضون نے یہہ سمجہہ رکہا تہا کہ میت کی ہڈیان سڑکر الو بن جاتی ہین اور یہ تفسیر اکثر علما کی ہے اور نوء یعنے نچہتر مشہور ہے مراد اسکی نفی سی یہ ہے کہ یہ عقیدہ مت رکہو کہ فلانے نچہتر نے پانی برسایا اور غول کو عرب جانتا تہا کہ وہ بہی ایک قسم شیاطین کی ہین کہ راہ مین ملتی ہین اور راہ روکو راہ بہلاتی ہین اور متلون بالوان عجیب ہوکر انکو ہلاک کرتی ہین حضرت نے ان سب اوہام باطلہ کا ابطال کیا اور اپنی امت کو اس مرض سے نکالا الحمد للہ علی ذلک

بسم اللہ الرحمن الرحیم ابواب الفرائض عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ باب تقسیم ترکہ کے ہین جو وارد ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

مترجم فرائض جمع ہے فریضہ کی اور وہ مشتق ہے فرض سے اور فرض لغت مین بمعنی تقدیر اور قطع اور بیان کے ہے اور اصطلاح شرع مین فرض وہ ہے جو ثابت ہو دلیل قطعی یقینی سے اس قسم کے مسائل فقہیہ کو فرائض اسواسطے نام رکہا کہ سہام مقدر

مقطوع مبین ہین جو دلیل قطعی سے ثابت ہین تو اُسمین لغوی معنی اور شرعی دونو لیجا ہو گئے کذا فی غایۃ الاوطار نا قلاً عن العالمگیریہ اور موضوع علم فرائض کا ترکات ہین اور غایت اس علم کی ایصال حقوق ہے اہل استحقاق کو اور ارکان اُسکے تین ہین وارث اور مورث اور موروث اور شروط اُسکی تین ہین مورث کی موت اور وارث کی حیات حقیقی ہو یا تقدیری چنانچہ حمل اور علم وجہ ارث کا اور اسباب اور موانع ضمن کتاب مین مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ اور اس علم کے استخراج کے تین اصول ہین کتاب اور حدیث چنانچہ نانی کی ارث مغیرہ اور ابن سلمہ کے شہادت سے ثابت ہے اور اصل ثالث اجماع امت ہے چنانچہ دادی کے ارث عمر فاروق کی اجتہاد سے ثابت ہے اور اسی پر اجماع ہے اصحاب کرام کا اور قیاس کو فرائض مین کچھ دخل نہین کذا فی غایۃ الاوطار نا قلاً عن الطحطاوی مختصراً **بَابُ** مَا جَاءَ فِي مَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهِ باب اس بیان مین کہ ترکہ کے مستحق وارث ہین **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِاَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ ضَيَاعاً فَاِلَيَّ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے چھوڑا مال تو وہ اُسکے وارثونکا ہے اور جو چھوڑے ضیاع تو اُنکی پرورش میرے ذمہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری نے ابی سلمہ سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث اور اُسمین طول ہے اور وہ پوری ہے یہ نسبت اسکے اور باب مین جابر اور انس سے بھی روایت ہے اور مُراد من ترک ضیاعاً سے وہ ضیاع ہین کہ جسکے پرورش کے لیے میت نے کچھ مال نہ چھوڑا ہو تو حضرت نے فرمایا کہ مین اُسکی پرورش کرونگا اور خرچ اُٹھاؤنگا **مترجم** ضیاع مصدر ہے ضاع یضیع کا بروزن سحاب بمعنے زن و فرزند اور جو کہ آدمی کے نفقہ اور مؤنت مین ہون اور ہر ضعیف و نیازمند کہ امور حوائج مین محتاج ہو کسیکا اور بمعنے ہلاک اور ایک قسم خوشبو کی بھی ہے اور یہان زن و فرزند مراد ہین نووی نے کہا ہے جو چھوڑ جائے دین اور ضیاع اُسکا ادا اور پرورش حضرت کے خصائص مین تہا اور حکام پر واجب نہین گویا اُنکے نزدیک یہہ فرمانا حضرت کا تبرعاً تہا **بَابُ** مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ باب تعلیم فرائض کی فضیلت مین **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَاِنِّي مَقْبُوضٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سیکھو تم فرائض کو اور قرآن کو اور سکھاؤ اُسے لوگون کو اسلئے کہ مین وفات پانیوالا ہون **ف** اس حدیث مین اضطراب ہے اور روایت کی ابو اسامہ نے یہ حدیث عوف سے اُنہون نے ایک مرد سے اُنہون نے سلمان بن جابر سے اُنہون نے ابن مسعود سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہمسے یہ حدیث حسین نے اُنہون نے ابو اسامہ سے مانند اسکے معنوںمین **مترجم** دارقطنی اور ابن ماجہ مین ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا سیکھو فرائض کو کہ وہ نصف علم ہے اور وہ بُہلایا جاتا ہے اور پہلے وہی چھینا جائیگا میری امت سے اور ابو داؤد مین ہے کہ علم تین ہین اور سوا اُسکے حاجت سے زیادہ ہے اول آیت محکمہ دوم سنت قائمہ سوم فریضہ عادلہ اور مراد فریضہ سے سہم ہے اصحاب فرائض کا اور فرمایا آپنے اعلم امت مین علم فرائض مین زید بن ثابت ہین رواہ احمد و ابن ماجہ والترمذی والنسائی اقول مراد نصف علم سے یہ ہے کہ علم دو قسم ہے ایک یہ کہ آدمی اُسپر اپنی حیوۃ دنیوی مین عمل کرے اور دوسرا وہ کہ اُسکے وارث بعد اُسکے موت کے اُسپر عامل ہون اور علم میراث ایسا ہی پس نصف علم ہوا **بَابُ** مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْبَنَاتِ باب لڑکیون کے میراث مین **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَۃُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدٍ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قُتِلَ اَبُوهُمَا مَعَكَ يَوْمَ اُحُدٍ شَهِيدًا وَاِنَّ عَمَّهُمَا اَخَذَ مَالَهُمَا فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالاً وَلَا تُنْكَحَانِ اِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ يَقْضِي اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيرَاثِ فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى عَمِّهِمَا فَقَالَ اَعْطِ ابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَاَعْطِ اُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا کہ آئین بی بی سعد بن ربیع کی اپنی دو لڑکیون کو لیکر جو بیٹیان تہین سعد کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ یہہ دونون بیٹیان ہین سعد بن ربیع کی شہید ہوئے اُنکے باپ آپکی رفاقت مین احد کے دن اور اُنکے چچا نے لی لیا سب مال ان لڑکیونکا اور نہ چھوڑا اُنکے لیے کچھ مال اور انکا نکاح نہین ہو سکتا جبتک انکا کچھ مال نہو فرمایا آپنے اللہ حکم کردیگا اس باب مین سو اُتری آیت میراث کی اور حکم بھیجا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکے چچا کو کہ دیدین سعد کی بیٹیون کو دو ثلث اور اُنکی ماں کو آٹھوان حصہ اور باقی تیرا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر عبد اللہ بن محمد بن عقیل کے روایت سے اور روایت کی یہ شریک نے بھی عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے **مترجم** اولاد کی میراث میں اصل یہ آیت ہے جسکا شان نزول اس روایت مین مذکور ہوا قال اللہ تعالیٰ يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ الاٰیۃ یعنے اللہ کہہ کہتا ہے تمکو تمہاری اولاد مین مرد کو حصہ ہے برابر دو عورتونکی پہر اگر نری عورتین ہون دو سے

اسکا بیان کہ ترکہ کے مستحق وارث ہین

تعلیم فرائض کی فضیلت

لڑکیون کی میراث کا بیان

اور پس اُنکو دو تہائیان جو چہوڑ مرا اور اگر ایک ہے تو اُسکو آدہا الآیتہ مترجم کہتا ہے کہ اگر دو لڑکیان ہون تو یہہ مسئلہ منصوص قرآن عظیم مین نہین اور اجماع سلف منعقد ہے کہ اُنکا حکم بہی وہی ہے جو دو سے زیادہ کا ہے (فتح الرحمان) پس میراث اولاد کی باپ سے خواہ مان سے اسطرح پر ہے کہ جب مرجاوے باپ یا مان اور چہوڑ جاوے لڑکا اور لڑکی یعنے اولاد ذکور و اناث دونون قسم پس مرد کو اُسمین سے حصہ ہے برابر دو عورتون کے یعنے مرد کو دو اس اعتبار کرین اور عورت کو ایک اس اور اگر فقط لڑکیان ہون اور لڑکا اُنکے ساتہ نہو تو دو لڑکیون یا اُنسے زیادہ کو دو ثلث ہین ترکہ سے اور اگر ایک لڑکی ہے تو اُسی نصف ہی کل مال کا پہر اگر شریک ہوجاوے اولاد کی ساتہ کوئی اور اصحاب فرائض اور اولاد مین کوئی نر بہی ہو تو پہلے اُسے حصہ وہی لیوین مثلاً وہ شریک زوجہ ہے یا زوج یا مان یا باپ میت کی واللہ اعلم اور اُسکے بعد جو باقی رہے وہ اولاد پر اسطرح تقسیم ہو کہ مرد کو دو حصے اور عورتکو ایک حصہ حاصل کلام یہہ ہے کہ بنات ابناء کے ساتہ ملکر عصبہ بالغیر ہوجاتی ہین واللہ اعلم اور اولاد نر کا مرتبہ جبکہ خاص میت کی اولاد نہو بانند حالت اولاد بیواسطہ کے ہے یعنے جیسا بیٹا یا بیٹی میت کے نہو تو پوتا یا پوتی ورثہ لینے مین اُنکے قایم مقام ہین کہ مرد اُنکے مثل مردان اولاد بیواسطہ کے ہین اور عورتین اُنکی مثل زنان بیواسطہ اور وارث ہوتے ہین یہ جیسے کہ وارث ہوتے ہین اولاد بیواسطہ اور محجوب کرتے ہین یہ جیسا کہ محجوب کرتی ہین اولاد بیواسطہ پس اگر جمع ہوجاوین اولاد بیواسطہ اولاد پسر کے ساتہ اور اولاد بیواسطہ مین کوئی مرد بہی ہو تو حکم یہ ہے کہ اولاد پسر کو میراث نہین ہے اولاد بیواسطہ کے ہوتے ہوئے اور اگر اولاد بیواسطہ مین کوئی مرد نہو اور ہوون اولاد بیواسطہ دو لڑکیان یا زیادہ تو میراث نہین ہے دختران پسر کو اُنکے ہوتے ہوئے مگر جبکہ ہووے اولاد پسر مین کوئی مرد کہ برابر ہو دختران پسر کے درجہ نسب مین یا نیچے ہو اُنسے تو باز رکہیگا یہہ مرد مال زیادہ کو دختران بیواسطہ سے اور تقسیم ہوگا یہ مال زیادہ دختران پسر اور اُس مرد پر للذکر مثل حظ الانثیین اور مال زیادہ سے مراد وہ مال ہے جو دختران بیواسطہ سے بچی پہر اگر کچہہ نہ بچے تو دختران پسر کو کچہہ نہین اور اگر اولاد بیواسطہ ایک ہے لڑکی ہو تو اُسے نصف ہے اور دختر پسر ایک ہو یا زیادہ لڑکونکی دختر یعنے جو بہ نسبت میت کے ایک مرتبہ مین ہین تو اُسے چہٹا حصہ ہے پہر اگر دختران پسر مین کوئی مرد ہو اور وہ بہ نسبت میت کے ان لڑکیون کے برابر ہو مرتبہ مین تو اُنکا کچہہ حصہ مقرر نہین اس صورتمین جیسے کہ اوپر کی صورتمین چہٹا حصہ تہا ولیکن اہل فرائض عطے سے اگر کچہہ باقی رہیگا تو وہ بقیہ اس مرد پر اور جو اُسکے مرتبے مین ہو یا اس سے اوپر ہو دختران پسر سے تقسیم ہوجائیگا مرد کو دو حصہ عورت کو ایک اور جو اُس مرد سے نیچے کے درجے مین ہے اُسکو کچہہ نہ ملیگا اور اگر اہل فرائض سے کچہہ نہ بچے تو اُنکو کچہہ نہ ملیگا (مصفے شرح موطا)

باب مِيرَاثِ بِنْتِ الِابْنِ مَعَ بِنْتِ الصُّلْبِ باب پوتیونکی میراث مین بیٹیون کے ساتہ **عَنْ** هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى اَبِي مُوسٰى وَسُلَيْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَسَالَهُمَا عَنِ ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَاُخْتٍ لِاَبٍ وَاُمٍّ فَقَالَا لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ مَا بَقِيَ قَالَا لَهٗ انْطَلِقْ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَاسْاَلْهُ فَاِنَّهٗ سَيُتَابِعُنَا فَاَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ فَذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ وَاَخْبَرَهٗ بِمَا قَالَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ وَلٰكِنِّيْ اَقْضِيْ فِيْهِمَا كَمَا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الِابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَلِلْاُخْتِ مَا بَقِيَ ״

ترجمہ روایت ہے ہزیل بن شرحبیل سے کہ آیا ایکمرد ابی موسی اور سلیمان بن ربیعہ کے پاس اور پوچہی اُن دونون سے میراث بیٹی اور پوتی اور حقیقی بہن کی سو اُنہون نی کہا بیٹی کو نصف ہے اور بہن کو باقی اور کہا دونون نے کہ جا تو عبداللہ کی پاس اور پوچہہ اُنسے سو وہ بہی جواب مین ہمارا ساتہ دینگے سو آیا وہ عبداللہ کے پاس اور ذکر کیا اسکا اور خبر دی ابی موسی اور سلیمان کے قول کی عبداللہ نے کہا مین اگر یہی حکم دون تو گمراہ ہوگیا مین اور نہوا راہ پانے والونمین ولیکن فتویٰ دیتا ہون مین تجہکو جیسا فتویٰ دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیٹی کو نصف ہے اور پوتی کو چہٹا حصہ کہ کامل ہوجاوین یہہ دونون حصہ ملکر دو ثلث اور باقی بہن کو ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو قیس اودی کا نام عبدالرحمن بن ثروان ہے اور وہ کوفی ہین اور روایت کی یہہ حدیث شعبہ نے بہی ابی قیس سے **مترجم** لڑکے اور پوتی کے حصونکی تحقیق ہمارے قول مین اوپر مذکور ہوچکی اور بہن حقیقی قایم مقام بیٹی کے ہے یعنے جب بیٹی نہو تو حقیقی بہن کا حال بیٹی کا سا ہی کہ ایک کو نصف ملتا ہے اور ایک سے زیادہ کو دو ثلث اور اپنے بہائی کے ساتہ عصبہ ہوجاتی ہین اور بہائی بہن پر للذکر مثل حظ الانثیین حصہ ہوتا ہے اور علاتی بہن بجاے پوتی کے ہے یعنے جو حکم پوتی کے میراث کا ساتہ بیٹے کے ہے وہی حکم علاتی بہن کا ساتہ حقیقی کے ہے جیسے پوتی بروقت نہونے بیٹی کے بجاے بیٹی کے ہوجاتی ہے اور ایک نصف اور زائد ثلثان اور ساتہ اپنے بہائی کے میراث بعصوبت پاتی ہین یہی حال بعینہ علاتی بہنونکا ہے بروقت نہونے حقیقی بہن کے اور جسطرح ایک بیٹی کے ساتہ پوتی کو سدس ملتا ہے ایسی ہی ایک علاتی بہن کو ساتہ حقیقی بہن کے اور جسطرح دو بیٹیون کے ساتہ پوتیان بالکل محروم ہوجاتی ہین ایسی ہی دو حقیقی بہنون کے ساتہ علاتی بہن بالکل محروم ہوجاتی ہین اسیطرح باوصف

ہونے دو بہنون حقیقی کے اگر ساتھ علاتی بہنون کے بہائی علاتی پایا جاوے تو یہہ بہنین بہی عصبہ ہوجاوینگی **فائدہ** پوتیوں مین مذکر سفل کا بہی عصبہ کردیتا ہی یہان یہہ بات ہنر ہے پس اگر ایک شخص مرے اور دو بہنین حقیقی اور ایک بہن علاتی اور ایک بہتیجا چہوڑے تو دو ثلث حقیقی بہنون کو ملینگے اور باقی ابن الاخ کو اور علاتی بہن کو کچہہ نہ ملیگا (علم الفرائض)

باب مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْإِخْوَةِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ باب حقیقی بہائیون کی میراث مین **عن** عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ إِنَّكُمْ تَقْرَؤُونَ هٰذِهِ الْآيَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَإِنَّ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ يَرِثُ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ دُونَ أَخِيهِ لِأَبِيهِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا اُنہون نے پڑہتے ہو تم یہ آیت مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ الآیۃ اور تحقیق کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ادائی دین کا قبل وصیت کے اور حکم کیا اعیان بنی الام کے کہ بہائی ہین حقیقی ایک ماں باپ سے وہ وارث ہوتے ہین نہ برادران اخیافی کہ بہائی ہین ایک باپ سے یعنے مرد وارث ہوتا ہے اپنے حقیقی بہائی کا ایک ماں باپ سے ہو نہ علاتی بہائی کا کہ ایک باپ سے ہو **ف** روایت کی ہمسے بندار نے اُنہون نے یزید بن ہارون سے اُنہون نی زکریا بن ابی زائدہ سی اُنہون نے ابی اسحٰق سے اُنہون نے حارث سی اُنہون نے علے سی اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے روایت کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے ابی اسحٰق سے اُنہون نی حارث سے اُنہون نے علی سی کہ حکم فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اعیان بنی الام کہ حقیقی بہائی ہین وارث ہوتے ہین نہ بنی العلات کہ برادران اخیافی ہین اس حدیث کو نہین جانتے ہم مگر ابی اسحٰق کے سند سی کہ وہ حارث سے اور وہ حضرت علی سی روایت کرتے ہین اور کلام کیا ہے بعض اہل علم نے حارث مین اور عمل اسی حدیث پر ہے اہل علم کے نزدیک **مترجم** یعنے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شاید تمہین اس آیت مین یہ شبہہ وارد ہو کہ اللہ تعالے نے وصیت کو پہلے ذکر کیا ہے اور دین اسکے بعد مذکور ہے تو اجراے وصیت قبل ادائی دین ضرور ہے اور حضرت نے ادائی دین مقدم کیا وصیت پر سو جان لو کہ دین مقدم ہے حکمًا اگرچہ موخر ہے ذکرًا اور تقدم وصیت کا ذکرًا فقط مزید اعتنا کے واسطے ہی کہ وہ حق میت ہے اور نفوس ورثہ پر شاق ہے اور برادران حقیقی ایک ماں باپ سے اگر برادران علاتی کے ساتہ جمع ہون تو میراث برادران حقیقی کو ہے سو تمہین وہم نہو کہ قرآن مین تو اللہ تعالے نے سب بہائیون کو برابر ذکر کیا ہے اور برادران اخیافی کہ ایک ماں سے ہین اصحاب فرائض سے ہین یہان کلام ہے عصبات مین اور الرجل یرث اخاہ سی آخر تک تفسیر و تاکید کلام سابق ہے (شرح مشکوۃ)

باب **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ فِي بَنِي سَلِمَةَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ أَقْسِمُ مَالِي بَيْنَ وُلْدِي فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا فَنَزَلَتْ يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ الآیۃ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا آئی میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کو میرے اور مین بیمار تہا بنی سلمہ کے محلہ مین سو عرض کی مین نے اے نبی اللہ کے کیونکر تقسیم کرون مین اپنا مال اپنی اولاد مین سو جواب نہ دیا آپنے کچہہ پہر اُتری یہہ آیت يُوصِيكُمُ اللّٰهُ الآیۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے ابن عیینہ وغیرہ نے محمد بن منکدر سے اُنہون نے جابر سے **عن** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَرِضْتُ فَأَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَوَجَدَنِي قَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَأَتَانِي وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي أَوْ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي فَلَمْ يُجِبْنِي شَيْئًا وَكَانَ لَهُ تِسْعُ أَخَوَاتٍ حَتّٰى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ الآیۃ قَالَ جَابِرٌ فِيَّ نَزَلَتْ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا اُنہون نے کہ بیمار ہوا مین اور آئی میرے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو اور پایا مجہے کہ بیہوشی آگئی تہی مجہپر سو آئی آپ اور ابوبکر دونو پیدل تہے سو وضو کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ڈالدیا وضو کا بچا ہوا پانی یا غسالہ وضو کا مجہپر سو ہوش مین آیا مین اور عرض کی مین نے یا رسول اللہ کیا حکم کرون مین اپنے مال مین یا یہ کہا کہ کیا کرون مین اپنا مال یعنے یہ شک راوی ہے پہر حضرت نے کچہہ جواب نہ دیا مجہکو اور اُنکی یعنے جابر کی نو بہنین تہین یہہ قول ہے محمد بن منکدر کا یہانتک کہ نازل ہوئی آیت میراث کی يَسْتَفْتُونَكَ سے آخر تک کہا جابر نے یہ آیت میرے باب مین اُتری **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** ان دونون باب مین مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بہائی بہنونکا ذکر کیا ہے پہلے ہم اُنکے خلاصہ احکام ذکر کرتے ہین بعد اُسکے آیۃ مبارکہ یستفتونک کی شرح کرینگے فاقول بعون اللہ و قوتہ بہائی اگر ایک ماں باپ سے ہین حقیقی ہین اور اگر باپ ایک ہے علاتی ہین اور اگر ماں ایک ہے تو اخیافی ہین پس حقیقی اگر میت کا فرزند نرینہ موجود ہے یا فرزند فرزند کہ نر ہو تو اس صورتمین اُنکو کچہہ نہین ملتا اور اسی طرح جبکہ میت کا باپ موجود ہو اور وہ وارث ہوتے ہین میت کی لڑکیون کے ساتہ یا پوتیون کے ساتہ مگر جبکہ میت کا دادا نہو اس طرح کہ وہ اس صورتمین عصبہ ہین کہ پہلے ذوی الفروض پر اُنکے حصون کے موافق ترکہ تقسیم کیا جاوے اور بعد جو باقی رہی وہ اُنکو ملے

اسطرح سے کہ مرد کو دو حصہ اور عورتونکو ایک حصہ اور اگر ذوی الفروض سے کچھہ نہ بچے تو انکو کچھہ نہ ملیگا اور اگر میت نے باپ اور دادا اور فرزند اور اولاد فرزند خواہ مرد ہو یا عورت کچھہ نہ چھوڑا تو اس صورتمین حقیقی بہن اگر ایک ہے یعنے بہن کو ہو (یعنے بہائی کو ہو) تو اُسے آدہا ہے کل مال کا اور اگر دو ہین یا دو سے زیادہ تو اُنہین دو ثلث ہین اور اگر انکے ساتہ کوئی بہائی حقیقی ہے میت کا تو پہر یہ بہنین ذوی الفروض نہین بلکہ عصبہ ہین اب جو ذوی الفروض سے بچیگا ان پر للذکر مثل حظ الانثیین کے طور سے بٹیگا اس صورتمین انکا یہی حکم ہے مگر ایک مسئلہ مین کہ برادران عینی کو کچھہ نہین بچتا اسلئے انکو شریک کردیتے ہین برادران اخیافی مین تاکہ بالکل بے نصیب نرہین اور صورت اسکی یہہ ہے کہ مثلاً ہندہ نے وفات پائی اور چھوڑا اپنے شوہر اور ماں اور برادران اخیافی اور عینی کو تو پہونچا شوہر ہندہ کو نصف اور مادر کو سدس اور برادران اخیافی کو ثلث اور باقی نرہا برادران عینی کو کچھہ تو اس صورتمین برادران عینی کو برادران اخیافی کے شریک کردینگے اُسی ثلث مین اور مردونکو دو حصہ اور عورتونکو ایک ایک حصہ تقسیم کردینگے اسلئے کہ یہہ سب بہائی ہین ایک متوفی یعنے ہندہ کی ماں کی طرف سے یہ حکم ہے حقیقی بہائیونکا اب علاتی کا حکم سُنئے کہ حال اُنکا مثل برادران حقیقی کے ہے جبکہ میت کا کوئی برادران حقیقی مین سے نہو انکے مرد برابر ہین اُنکے مردونکے اور انکی عورتین برابر ہین اُنکی عورتونکے مگر اتنا فرق ہے کہ یہہ شریک نہین ہوتے برادران اخیافی کے جیسے کہ شریک ہوگئے تہے برادران حقیقی اسلئے کہ جمع کیا تہا انکو ایک ماں نے بخلاف برادران علاتی و اخیافی کے پس اگر جمع ہوجاوین برادران علاتی اور عینی اور عینی مین کوئی نر ہو تو میراث نہین ہے علاتیونمین سے کسیکو اور اگر نہووے اُنمین کوئی نر اور ہو وے عینی ایک بہن تو دیا جاوے اُسے ایک نصف اور خواہر علاتی کو ایک سدس کہ تمام ہوجاوین دو ثلث کہ انتہا ہے بہنونکے حقونکی اور اگر خواہران علاتی کے ساتہ کوئی مرد ہے تو اس صورتمین وہ اصحاب فرائض مین سے نہین بلکہ عصبہ ہین اگر اصحاب فرائض سے کچھہ بچیگا اُن پر للذکر مثل حظ الانثیین کے طور سے تقسیم ہوجائیگا اور اگر نہ بچا تو انکو کچھہ نملیگا اور اگر خواہران عینی دو ہین یا زیادہ اُنکے لئے ہین دو ثلث اور میراث نہین اُنکے ہوتے ہوئے علاتی بہنونکو مگر جبکہ ہو اُنکے ساتہ کوئی بہائی علاتی پہر اگر ہے اُنکے ساتہ علاتی بہائی تو یہہ عصبہ ہین اول اصحاب فرائض پر ترکہ تقسیم ہو پہر جو بچے اُن پر تقسیم ہو للذکر مثل حظ الانثیین کے حساب سے اور برادران اخیافی کو حصہ پہونچتا ہے برادران علاتی کے ساتہ اسطرح کہ ایک کو ایک سُدس اور دو یا دو سے زیادہ کو ثلث اور اسمین مرد کو ایک عورت کے برابر حصہ ہے نہ دونا مرد اور عورت اسمین سب برابر ہین بخلاف اور مقامات کے یہ حال ہے برادران علاتی کا اب برادران اخیافی کا حال سنو کہ برادران اخیافی جو ایک ماں سے ہین وہ وارث نہین ہوتی ساتہ فرزند میت کے نہ ساتہ پوتا پوتی کے اور اسطرح وارث نہین ہوتے باپ اور نہ دادا کے ہوتے ہوئی اور انکے سوا اور صورتونمین وارث ہوتے ہین بطریق فرضیت نہ بطریق عصوبت ایک کو انمین سے سدس ہے بہن ہو یا بہائی اور اگر دو ہوں تو ہر ایک کو ایک سدس اور اگر دو سے زیادہ ہین تو وہ سب شریک ہین ثلث مین ہر مرد کو حصہ برابر ایک عورت کے اور آیۃ مبارک اِنْ کَانَ رَجُلٌ یُّوْرَثُ کَلٰلَۃً سے یہی مُراد ہے اور کلالہ کے باب مین دو آیتین نازل ہوئین ایک اول سورۂ نسا مین ایک آخر مین قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِنْ کَانَ رَجُلٌ یُّوْرَثُ کَلٰلَۃً اَوِ امْرَاَۃٌ وَّلَہٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا السُّدُسُ فَاِنْ کَانُوْٓا اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ فَھُمْ شُرَکَآءُ فِی الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِیَّۃٍ یُّوْصٰی بِھَآ اَوْ دَیْنٍ غَیْرَ مُضَآرٍّ وَصِیَّۃً مِّنَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَلِیْمٌ یعنے فرمایا اللہ تعالیٰ جل جلالہ و عم نوالہ نے اور اگر جس مرد کی میراث ہے وہ کلالہ ہے یا عورت ہو اور اسکو ایک بہائی ہے یا بہن تو دونونمین ہر ایک کو چہٹا حصہ پہر اگر زیادہ ہووے اس سے تو سب شریک ہین ایک تہائی مین بعد وصیت کے جو ہو چکی یا قرض کے جب اور وں کا نقصان نکیا ہو یہہ کہا ہے اللہ نے اور اللہ سب جانتا ہے تحمل والا انتہی کلالہ مشتق ہے کل سے اور کل لغت مین پشت کا درد اور پشت شمشیر اور وکیل اور ستم اور سختی کو کہتے ہین اور کلالہ بروزن سحابہ وہ مرد ہے کہ نہ ولد رکہتا ہو نہ والد قولہ اُسکو ایک بہائی ہے یا بہن اور مراد اس جگہ برادر یا خواہر اخیافی ہے باجماع امت قولہ جب اوروں کا نقصان نکیا ہو یعنے حصہ زیادہ ثلث سے نہووے

بَابُ مَا جَآءَ فِی مِیْرَاثِ الْعَصَبَۃِ باب عصبات کی میراث مین **مترجم** عصبات جمع ہے عصبہ کی اور عصبہ مطلقاً لغت مین عبارت ہے محیط بالشی سے اور معنی احاطہ عصبہ شرعی مین موجود ہین کیونکہ عصبات میت کو ہر طرف سے گہیرے ہین اور تفصیل عصبات کی آخر باب مین مذکور ہوگی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوا الْفَرَآئِضَ بِاَھْلِھَا فَمَا بَقِیَ فَھُوَ لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو حصہ اہل فرائض کو پہر جو باقی رہے وہ اُسکا حق ہے جو مرد قریب تر ہو میت سے **ف** روایت کی ہمسے عبد بن حمید نے اُنہون نے عبد الرزاق سے اُنہون نے معمر سے اُنہون نے ابن طاؤس سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے ابن عباس سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعضون نے ابن طاؤس سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً **مترجم** عصبہ نسبی ہے یا سببی نسبی تین قسم ہے عصبہ بنفسہٖ

یا عصبہ بغیرہ یا عصبہ مع غیرہ اور وجہ انحصار عصبات نسبی کے تین قسم مین یہ ہے کہ ثبوت عصوبت مین غیر کے ملنے کی حاجت نہین تو وہ عصبہ بنفسہ ہے یعنے بذات خود بلا
انضمام شخص آخر عصبہ ہے اور ثبوت عصوبت مین اگر غیر کا محتاج ہے اور یہہ غیر بھی اُس عصوبت مین شریک ہے تو عصبہ بغیرہ ہے اور اگر غیر اُسکے ساتھ شریک نہین تو عصبہ
مع غیرہ ہے اور عصبہ بنفسہ لیتا ہے جمیع مال میت کا عند الانفراد یعنے بصورت نہونے ذوی الفروض کے اور عصبہ بنفسہ وہ مرد ہے کہ نہ داخل ہوا اُسکے نسب مین میت تک
کوئی انثی اور وہ چار قسم ہے اول جزء میت پھر اصل میت پھر جزء اصل میت پھر جزء جد میت الاقرب فالاقرب اسی ترتیب سے کہ مذکور ہوئی اور جزء میت جیسے فرزند میت
پھر پوتا اگرچہ سافل ہو یعنے پرپوتا اور پوتے کا پرپوتا مقدم ہے اصل میت پر اسکے بعد مستحق ہے اصل میت جیسے باپ اور وہ ہوتا ہے ایک بیٹی یا اُس سے زیادہ کے ساتھ عصبہ
اور صاحب فرض پھر اُسکے بعد دادا اور جو اُس سے اوپر ہو یعنے پردادا سرداد الی غیر ذلک اور نانا جد فاسد ہے اور ذوی الارحام مین ہے پھر انکے بعد میت کا جزء باپ ہے جیسے
سگا بھائی پھر علاتی پھر علاتی بھائی کے بعد سگے بھائی کا بیٹا پھر اُسکے بعد سوتیلے بھائی کا بیٹا اگرچہ ابن الاخ سافل ہو یعنے بھتیجے کا بیٹا یا پوتا اور مؤخر کرنا بھائیون
کو دادا سے اگرچہ دادا عالی ہو امام ابو حنیفہ کا قول ہے اور یہی قول مختار ہے مفتی بہ برخلاف صاحبین اور شافعی کے بعضون نے کہا کہ صاحبین کے قول پر فتویٰ
ہے یعنے بھائی مقدم مین دادا پر طحطاوی نے کہا قول امام کا معتمد ہے پھر انکے بعد میت کا جزء جد یعنے سگا چچا مقدم ہے پھر سوتیلا چچا پھر سگے چچا کا بیٹا مقدم ہے
پھر اُسکے بعد سوتیلے چچا کا بیٹا اگرچہ جیسے بھائی سافل ہون اعمام پدر سے مقدم مین پھر نے اعمام کے بعد باپکا سگا چچا مقدم ہے پھر اُسکا سوتیلا چچا ہے پھر اعمام پدر کے
بعد باپکے سگے چچا کا بیٹا مقدم ہے پھر اُسکے بعد باپکے سوتیلے چچا کا بیٹا جد کے اعمام پر مقدم ہے پھر بنی اعمام پدر کے بعد دادا کا سگا چچا مقدم ہے پھر اُسکے بعد سوتیلا
چچا دادا کا پھر جد کے اعمام کے بعد انکا بیٹا اسیطرح مقدم ہے یعنے سگا سوتیلے پر مقدم ہے اگرچہ عم پدر کے فرزند اور عم جد کے فرزند سافل ہون پس معلوم ہوا کہ عصوبت
کے چار سبب ہین بنوت پھر ابوت پھر اخوت پھر عمومت اور قرب درجہ کے بعد عصبات مین جب تفاوت ہو سگی سوتیلی کا ترجیح دیجاتی ہے قرابت کی قوی ہونیکی وجہ
سے سو عصبات مین سے جو عصبہ میت کا سگا ہوگا وہ سوتیلے پر مقدم ہے اگرچہ عصبہ قوی القرابت عورت ہو جیسے سگی بہن بیٹے کے ساتھ مقدم ہے سوتیلی بھائی پر اور خلاصہ یہ ہے
کہ درجہ برابر ہونیکے وقت دو قرابت والیکی تقدیم ہوتی ہے اور درجہ مین تفاوت ہونیکے علے یعنے اقرب مقدم ہوتا ہے برابری درجہ کی مثال یہ ہے کہ دو بھائی ایک سگا
اور دوسرا سوتیلا تو سگا مقدم ہوگا کہ دو طرح سے قرابت رکھتا ہے باپکی طرف سے بھی اور ماں کی طرف سے بھی اور سوتیلا فقط ایک قرابت رکھتا ہے باپکیطرف سے نہ
ماں کیطرف سے اور تفاوت درجہ کی مثال جیسے سوتیلا بھائی اور اُسکے بھائی کا بیٹا تو سوتیلا بھائی سگے بھتیجے پر مقدم ہے قریب تر ہونے سے اور عصبہ بغیرہ ہو جاتی
ہین بیٹیان بیٹون کے ہونے سے اور پوتیان پوتون کے ہونے سے اگرچہ درجات مین سافل ہون چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ
مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ یعنے اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد مین وصیت کرتا ہے مرد کے واسطے دو عورتون کے حصہ کی برابر یعنے اگر ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے تو تین سہم سے
قسمت ہوگی دو سہم بیٹا لیگا اور ایک سہم بیٹی اور اگر دو بیٹیان ہین تو چار سہم سے قسمت ہوگی ایک ایک سہم ہر ایک بیٹی لیگی اور دو سہم بیٹا لیگا اسیطرح بنین اور بنات
ابن کو سمجھنا چاہیے اور سگی سوتیلی بہنین عصبہ بغیرہ ہو جاتی ہین اپنے بھائی کے ہونے سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَإِن كَانُوا إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ
مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ تو عصبہ بغیرہ چار عورتین ہین نصف اور ثلثین کی حصہ والیان وہ عصبہ ہو جاتی ہین اپنے بھائیون کے ہونے سے اگرچہ انکا بھائی حکمی ہو نہ حقیقی
چنانچہ میت کی ابن الابن کا بیٹا یعنے پرپوتا عصبہ کر دیتا ہے اپنے برابر کے درجہ والی بہن یا اُس بہن کو جو اُس سے اونچے درجے والی ہے اور عصبہ مع غیرہ بہنین ہین بیٹیون
کے ساتھ یا پوتیون کے ساتھ حسب قول اہل فرائض کہ بہنون کو بیٹیون کے ساتھ عصبہ قرار دو اور ولد الزنا اور ولد الملاعنہ کا عصبہ انکی ماں کا مولیٰ ہے اور مولیٰ سے مراد اس
مقام مین وہ ہے کہ عصبہ اور آزاد کرنیوالے دونون کو شامل ہو اور عصبہ سببی مولیٰ ہے غلام کا آزاد کرنیوالا پھر مولی العتاقہ کے بعد اُسکا عصبہ بنفسہ مقدم ہے اُسکے عصبہ سببی

عصبہ سببی کا بیان

پر اور بموجب ترتیب مقدم کے یہان بھی لحاظ ضرور ہے چنانچہ ابن معتق مقدم ہے پھر ابن الابن علی ہذا القیاس اور جبکہ غلام آزاد مر گیا اپنے مولیٰ کا یعنے آزاد کرنیوالے
کا باپ اور بیٹا چھوڑ کر تو سب مال مولیٰ کے فرزند کا ہے اور ابو یوسف نے کہا باپ کے واسطے چھٹا حصہ ہے یا غلام آزاد نے اپنے مولیٰ کا دادا اور اُسکا بھائی چھوڑا تو
تمام مال دادا کا ہے بنا بر اُس ترتیب کے جو عصبہ بنفسہ مین مذکور ہے اور صاحبین نے کہا کہ دونون کے مابین مال مقسوم ہوگا میراث کی مانند اور ولاء عتاقت مین عصبہ
بغیرہ نہین نہ عصبہ مع غیرہ بدلیل قول آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ عورتون کو ولا مین سے کچھ حصہ نہین مگر اُس غلام کا ولا ہے جسکو خود عورتون نے آزاد کیا ہو الی آخر الحدیث

دادا کی میراث کا بیان

انتہے (نہایۃ الاوطار) **بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْجَدِّ** باب دادا کی میراث کے بیان مین **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ ابْنِیْ مَاتَ فَمَالِیْ مِنْ مِیْرَاثِہٖ فَقَالَ لَکَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاہُ فَقَالَ لَکَ سُدُسٌ اٰخَرُ فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاہُ فَقَالَ اِنَّ السُّدُسَ الْاٰخَرَ لَکَ طُعْمَۃٌ **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ آیا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا اُسنے میرے بیٹے کا بیٹا یعنے پوتا مرگیا ہی سو میرا حصہ کیا ہی اُسکے مال سے فرمایا آپنے تجھے چھٹا حصہ ہے یعنے باعتبار فرضیت کے پھر جب پیٹھ موڑی اُسنے بلایا اُسکو اور کہا تجھے چھٹا حصہ اور ہے پھر جب پیٹھ موڑی اُسنے بلایا آپنے اُسکو اور فرمایا یہہ دوسرا سدس تمہاری خوراک ہے یعنے حصہ مفروضہ سے زائد ہے اور بسبیل عصبیت تمکو ملا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب مین معقل بن یسار سے بھی روایت ہے **مترجم** صورت مسئلہ لمعات مین یون مرقوم ہی کہ ایک مرد مرا اور اُسنے دو بیٹیان چھوڑین اور یہہ دادا جو حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی تو دو ثلث بیٹیون کو پہنچے اور ایک ثلث بچا جسمین سے ایک سدس دادا کو علے سبیل الفرضیت پھر دوسرا سدس بھی اُسے کو دیا علے سبیل العصبیت اور دونون سدس ایک مرتبہ نہ دیے کہ کسیکو یہہ شبہ نہ پڑے کہ حصہ دادا کا ثلث ہی اور اسیواسطے سدس ثانی کو طعمہ فرمایا کہ وہ اصل فرض پر زائد تہا اور رہا باپ اور دادا کی تین حال ہین اول فرض مطلق یعنے خالی تعصیب سے علاوہ چھٹا حصہ ولد کے ساتہ یا ولد الابن کے ساتہ دوسری تعصیب مطلق یعنے خالی فرض سے دونون کے نہونیکے وقت یعنی جب نہ ولد اور ولد الابن نہو تو بعد ذوی الفروض کے باقی مال کو باپ دادا لیگا بطریق عصوبت تیسرے یہہ کہ فرض اور تعصیب دونون وہ بیٹی یا پوتی کے ساتہ اور اس صورت مین باپ یا دادا پہلے اپنا حصہ فرض یعنے سدس لیگا اور بیٹی یا پوتی اپنا حصہ فرض یعنے نصف لیگی اور جو باقی رہا اُسکو باپ یا دادا بطریق عصوبت کے لیگا انتہی (نہایۃ الاوطار) **بَابُ مِیْرَاثِ الْجَدَّۃِ** باب دادی اور نانی کے میراث مین **عَنْ** قَبِیْصَۃَ بْنِ ذُؤَیْبٍ قَالَ جَآءَتِ الْجَدَّۃُ اُمُّ الْاُمِّ اَوْ اُمُّ الْاَبِ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَتْ اِنَّ ابْنَ ابْنِیْ اَوْ اِنَّ ابْنَ ابْنَتِیْ مَاتَ وَقَدْ اُخْبِرْتُ اَنَّ لِیْ فِی الْکِتَابِ حَقًّا فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ مَا اَجِدُ لَکِ فِی الْکِتَابِ مِنْ حَقٍّ وَمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی لَکِ بِشَیْءٍ وَسَاَسْاَلُ النَّاسَ قَالَ فَسَاَلَ النَّاسَ فَشَھِدَ الْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطَاھَا السُّدُسَ قَالَ وَمَنْ سَمِعَ ذٰلِکَ مَعَکَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَۃَ قَالَ فَاَعْطَاھَا السُّدُسَ ثُمَّ جَآءَتِ الْجَدَّۃُ الْاُخْرَی الَّتِیْ تُخَالِفُھَا اِلٰی عُمَرَ قَالَ سُفْیَانُ وَزَادَنِیْ فِیْہِ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ وَلَمْ اَحْفَظْہُ عَنِ الزُّھْرِیِّ وَلٰکِنْ حَفِظْتُہٗ مِنْ مَعْمَرٍ اَنَّ عُمَرَ قَالَ اِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَھُوَ لَکُمَا وَاَیَّتُکُمَا انْفَرَدَتْ بِہٖ فَھُوَ لَھَا **ترجمہ** روایت ہے قبیصہ بن ذویب سے کہ آئی ایک جدہ یعنی ماں کی ماں یا باپ کی ماں ابوبکر کے پاس اور کہا کہ پوتا میرا یا نواسا میرا مرگیا اور مجھے خبر ملی ہے کہ میرا حق ہے کچھہ کتاب اللہ مین سو کہا ابوبکر نے مین نہین پاتا اللہ کے کتاب مین تیرا کوئی حق اور نہین سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ حکم دیا ہو اُنہون نے تمہارے واسطے کچھہ اور مین پوچھتا ہون لوگون سے کہا راوی نے پھر پوچھا اُنہون نے لوگون سے پھر گواہی دی مغیرہ بن شعبہ نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا اُسکو سدس فرمایا ابوبکر نے اور کسنے سنی یہ حدیث تمہارے ساتہ کہا محمد بن مسلمہ نے کہا راوی نے پھر دیدیا اُسکو سدس پھر آئی دوسری جدہ کہ مخالفت رکھتی تہی حضرت عمر کے پاس کہا سفیان نے اور زیادہ روایت کی معمر نے زہری سے مگر مجھے یاد نہین رہا جو کچھہ اُنہون نے کہا زہری سے ولیکن یاد رکھتا ہون مین معمر سے کہ حضرت عمر نے فرمایا اگر تم دونون جمع ہوجاؤ تو وہی سدس تم دونونکو ہے اور جو منفرد ہو تم دونون سے وہ سدس اُسیکا ہی **ف** روایت کی ہمسے انصاری نے اُنہون نے معن سے اُنہون نے مالک سے اُنہون نے ابن شہاب سے اُنہون نے عثمان بن اسحق بن خرشہ سے اُنہون نے قبیصہ بن ذویب سے کہا آئی ایک جدہ ابی بکر کے پاس اور پوچھی اُسنے میراث اپنی فرمایا اُنہون نے نہین تیرا کتاب اللہ مین کچھہ حصہ اور نہ سنت رسول اللہ مین کچھہ حصہ پھر تو جا یہانتک کہ مین دریافت کرون لوگون سے پھر دریافت کیا لوگون سے تو کہا مغیرہ بن شعبہ نے مین حاضر تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ دیا آپنے جدہ کو سدس فرمایا ابوبکر نے کوئی تمہاری ساتہ اور بہی ہے تو کھڑے ہوئے محمد بن مسلمہ اور کہا جیسا کہا تہا مغیرہ نے پھر جاری کردیا سدس کا دینا جدہ کو ابوبکر نے کہا راوی نے پھر آئی دوسری جدہ حضرت عمر کے پاس اور پوچھا اُسنے اپنی میراث کو سو فرمایا حضرت عمر نے نہین ہے تیرا اللہ کی کتاب مین کچھہ حصہ ولیکن وہی سدس ہے پھر تم دونون اگر جمع ہو یعنے نانی دادی دونون وارث ہون تو وہ تقسیم ہو تم دونون پر اور جو اُن دونو مین سے اکیلی ہو تو اُسکا وہی سدس ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور وہ اصح ہے ابن عیینہ کی حدیث سے اور اس باب مین بریدہ سے بھی روایت ہے **مترجم** جدہ کی دو قسم ہے صحیحہ اور فاسدہ جدہ صحیحہ وہ ہے جسکی نسب الی المیت مین ایک باپ دو ماؤن مین داخل نہو اور جدہ فاسدہ وہ ہے کہ دو ماؤن کے بیچ مین باپ داخل ہو اسواسطے کہ جو باپ کہ میت کے ساتہ ناتا رکھتا ہے بواسطہ عورت کے وہ جد فاسد ہے اب اُسکی ماں خواہ نخواہ جدہ فاسدہ ہوگی

دادی اور نانی کی میراث

چنانچہ نانا یعنے ماں کا باپ تو نانا کی ماں جدہ فاسدہ ہی سواسطے کہ دو ماؤن مین یعنے میت کی ماں اور نانا کی ماں مین نانا واسطہ واقع ہوا اور جدہ خواہ دادی ہو یا نانی اُسکا چہٹا حصہ ہے جیسا حدیث مین مذکور ہوا اور دو جدہ یا زیادہ اگر ہونگی تو شریک ہونگی اُسی سدس مین بشرطیکہ جدات صحیحہ ہون اور جدہ فاسدہ ذوی الارحام مین ہے نہ ذوی الفروض مین دوسری شرط جدات مین یہ ہے کہ جمیع جدات درجہ مین مساوی ہون اسواسطے کہ جدۂ قریبہ جدۂ بعیدہ کی حاجب ہوتی ہے مطلقاً خواہ جدۂ حاجبہ ماں کی ماں ہو یا باپ کی ماں اسیطرح جدہ بعیدہ محجوبہ خواہ ماں کی ماں ہو یا باپ کی ماں انتہے (غایۃ الاوطار)

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا

باب جدہ کے میراث اُسکے بیٹے کے ہوتے ہوئے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فِي الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا اَنَّهَا اَوَّلُ جَدَّةٍ اَطْعَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدُسًا مَعَ ابْنِهَا وَابْنُهَا حَيٌّ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ اُنہون نے کہا جدہ کی میراث مین اُسکے بیٹا ہوتے ہوئے کہ وہ پہلی جدہ تہی کہ اُسکو کہلایا یعنے دلوایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک سدس اُسکے بیٹا ہوتے ہوئے اُسوقت مین کہ بیٹا اُسکا زندہ تہا **ف** اس حدیث کو نہین جانتے ہم مرفوع مگر اسی سند سے اور وارث کیا ہے بعض اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جدہ کو اُسکے بیٹا ہوتے ہوئے اور نہین وارث کیا اُسکو بعضون نے **مترجم** مراد یہان جدہ دادی ہے اور بیٹا اُسکا یعنے باپ میت کا زندہ تہا جان تو کہ جدات ابویات ہون یا امیات محروم و محجوب ہوجاتی ہین ماں کے ہوتے ہوئے امیات اسلئے کہ ماں قریب ہے ہی میت سے اور سبب کا بہی اتحاد ہی یعنے سبب ارث کا ماں ہونا ہے کہ مشترک ہے نانی اور ماں مین اور ماں مین قرب ہے میت کا ہی نہ نانی مین پس نانی اسلئے محروم ہوگی اور ابویات اسلئے کہ اتحاد سبب ہے اور زیادت قرب ہی یعنے دادی باپ کی ماں ہی اور میت سے خود ماں موجود ہی پس دادی محجوب ہوجاویگی اور باپ کے ہوتی ہوئے ابویات محروم ہوتی ہین اسلئے کہ باپ قریب ہے میت سے نہ امیات اور یہ مذہب ہے عثمان و علی اور زید بن ثابت وغیرہم کا اور حضرت عمر اور ابن مسعود اور ابی موسیٰ اشعری سے منقول ہے کہ دادی وارث ہوتی ہے باپ کے ہوتے ہوئی اور شریح اور ابن سیرین اور حسن بصری نے بہی یہی مذہب اختیار کیا ہے حدیث باب کی نظر کرتے ہوئے اور بعضون کا قول ہے کہ یہ جو حضرت نے اُس جدہ کو دلوایا بطور اطعام و انعام کے تہا ورنہ جدہ کے لئے کچہہ میراث ہی نہین اور اقرب و ابعد تقدیم میراث مین برابر ہین مگر یہ قول ضعیف ہے (لمعات) اور امام مالک نے موطا مین فرمایا ہے کہ ماں کے ہوتی ہوئے نانی محروم اور اگر ماں نہین ہے تو نانی کو سدس ہے بطریق فرضیت کے اور دادی ماں کے ہوتے ہوی محروم ہے اور باپ ہولی بہی اور اگر ماں باپ دونو نہین ہین تو دادی کو سدس ہے بطریق فرضیت اور اگر جمع ہوجاوین دادی اور نانی دونو اور اور میت کا قریب تر کوئی اُنمین نہ ماں ہے نہ باپ تو اگر نانی قریب تر ہی میت سے بہ نسبت دادی کے تو اُسے سدس ہے اور دادی محروم اور اگر دادی نزدیک تر ہے میت سے یا دونون برابر ہین قرب مین میت سے تو سدس منقسم ہے دونون پر اور میراث نہین اور جدات کو سوا دو جدہ کے اسلئے کہ آنحضرت نے وارث کیا ایک جدہ کو بعد ازان ابو بکر نے اصحاب سے سوال کیا حکم جدہ کا پہر پہونچی اُنکو خبر آنحضرت سے پس دلوایا اُسی ایک سدس پہر آئی دوسری جدہ حضرت عمر کے پاس تو آپ نے فرمایا مین بڑہانیوالا نہین فرایض مین خدای تعالے کی کچہہ اگر تم دونو جمع ہوجاؤ تو سدس منقسم ہوگا تم پر ورنہ جو تنہا ہو سدس اُسیکا ہی اور کہا مالک نے اسکے بعد مینی نجانا کہ کسی نے وارث کیا ہو سوا دو جدہ کی ابتدای اسلام سے آجتک (انتہی ما فی الموطا)

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْخَالِ

باب ماموں کی میراث مین **عَنْ** اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كَتَبَ مَعِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلَى اَبِي عُبَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا اُنہون نے کہ لکہکر بہیجا میرے ساتہ عمر بن خطاب نے ابو عبیدہ کو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور رسول رفیق ہے اُسکا جسکا کوئی رفیق نہین اور ماموں وارث ہے اُسکا جسکا کوئی وارث نہین **ف** اس باب مین عائشہ اور مقدام بن معدیکرب سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ **ترجمہ** فرمایا آپنے کہ ماموں وارث ہی اُسکا جسکا کوئی وارث نہین **ف** یہ حدیث غریب ہے اور مرسل روایت کی یہ بعضون نے اور نہین ذکر کیا اُسمین حضرت عائشہ کا اور اختلاف ہے اسمین اصحاب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ بعضون نے وارث کیا ہے خالہ اور ماموں اور پہوپہی کو اور گئے ہین اسی حدیث کیطرف اکثر اہل علم ذوی الارحام کے وارث کرنیکے باب مین ولیکن زید بن ثابت نے وارث نہین کیا ذوی الارحام کو اور میراث کو بیت المال مین رکہنے کا حکم کیا **مترجم** معرب یہ ہے کہ رحم اصل مین منبت ہے ولد کا اور اسکا ظرف پہر قرابت اور وصلت من جہۃ الولاد مسمی برحم ہوگئی اسواسطے کہ رحم قرابت کا سبب ہے اصطلاح کی کہا ذو رحم عبارت ہے لغت مین صاحب قرابت سے مطلقاً خواہ قرابت من جہۃ الولاد ہو یا نہو اور مصنف رحمہ اللہ علیہ نے

جدہ کی میراث کا بیان

ماموں کی میراث کا بیان

چونکہ خال کا ذکر اس مقام مین کیا ہے اسلئے تفصیل ذوی الارحام کی کہ خال اُنہین مین معدود ہے ضرور ہوئی اور معنی لغوی ذوی الارحام کے مذکور ہو چکے اور معنی شرعی یہ ہین کہ ذو رحم وہ قرابت والا ہے جو نہ صاحب فرض اور عصبہ ہو تو ذو رحم وارثون کی تیسری قسم ٹھہری اسوقت مین اصطلاح شرعی یہی ہے اور اکثر صحابہ کرام مانند حضرت فاروق اور مرتضی اور ابن مسعود اور ابو عبیدہ اور معاذ اور ابو درداء اور ابن عباس بروایت مشہورہ رضی اللہ عنہم توریث ذوی الارحام کی قائل ہین اور یہی قول ہے امام اعظم اور صاحبین کا اور جو اُنکے اتباع مین اور زید بن ثابت اور ابن عباس ایک روایت شاذہ مین میراث ذوی الارحام کے قائل نہین اُنکے نزدیک جب اصحاب فرائض اور عصبات نہون تو متروکہ بیت المال مین رکھا جائیگا اور یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی کا اور ذو رحم وارث نہین ہوتا صاحب فرض اور نہ عصبہ کیساتہ سوائے زوجین کے یعنے زوجین اگرچہ صاحب فرض ہین مگر ذو رحم اُنکے ساتہ وارث ہوتا ہے اسواسطے کہ اُنپر رد کرنا فرض کا نہین پس اکیلا ذو رحم تمام مالکو لیگا قرابت کے وجہ سے اور تمام مال لینے سے مراد یہ ہے کہ ارث ذوی الارحام کی عصبات کی مانند ہے اُسمین اقرب فالاقرب کا اعتبار ہے اور ذوی الارحام کا اقرب ابعد کا حاجب ہوتا ہے عصبات کے ترتیب کی مانند اور کل ذوی الارحام چار قسم ہین جزء میت پہر اصل میت پہر جزء ابوین پہر جزء جدین یا جدتین اور مراد جزء میت سے بیٹیون اور پوتیون کی اولاد ہے خواہ مرد ہون خواہ عورت اگرچہ درجہ سافل کے ہون یہہ مقدم ہین اصل میت پر پہر انکے بعد اصول میت ہین یعنے جد فاسد اور جدات فاسدات اگرچہ بجد درجہ عالی ہون پہر انکے بعد والدین میت کا جزء مقدم ہے یعنے سگی بہنون یا سوتیلی بہنون کی اولاد اور اخیافی بہائی اور بہنون کی اولاد اور سگی بہائیون یا سوتیلی بہائیون کی بیٹیان اگرچہ سافل اور نازل ہون اور مقدم ہے نانا اُن پر یعنے اخوات کی اولاد پر اور بنات اخوۃ پر برخلاف صاحبین کے پہر جدین یا جدتین کی اولاد مقدم ہے اور مراد جدین سے باپ کا باپ یعنے دادا ہی یا مان کا باپ یعنے نانا اور جدتین سے باپ کی مان یعنے دادی اور مان کی مان یعنے نانی مراد ہے اور اولاد اُنکی ماموون اور خالہ ہین اور اخیافی چچا ہین یعنے میت کے باپ کے مادری بہائی اور اخیافی کی قید اسلئے ہے کہ سگا چچا اور سوتیلا عصبات مین داخل ہین نہ ذوی الارحام مین اور پہوپہیان ہین ذوی الارحام سے مطلقاً سگی ہون یا سوتیلی یا مادری خلاصہ یہ کہ اخوال اور خالات اور عمات اور اعمام مادری درجے مین برابر ہین یہان کوئی اقرب و ابعد نہین اور اسمین حکم یہ ہے کہ انمین سے جو منفرد ہوگا جمیع مال کا مستحق ہوگا اور اگر چند لوگ ہین تو دیکھنا چاہئے کہ قرابت اُنکی متحد ہے یا نہین اگر متحد ہے اسطرح کہ سبکی قرابت جہت پدری سے ہے یا جہت مادری سے تو اقرب اولی ہے بالاجماع یعنے سگا اولی ہے سوتیلے پر اور سوتیلا اولی ہے اخیافی سے خواہ اقوی مرد ہو یا عورت اور اگر اقوی مین بہی تعدد ہو مع اتحاد القرابت فللذکر مثل حظ الانثیین اور اگر قرابت مختلف ہے اسطرح کہ بعض کی قرابت باپکی جہت سے اور بعض کی مانکی جہت سے تو قرابت پدری کے واسطے متروکہ کی دو تہائیان ہین اور قرابت مادری کے واسطے ایک تہائی ہے اور منجملہ قسم رابع چچاؤنکی بیٹیان ہین اور اولاد ان اشخاص مذکورین کی یعنے اخوال اور خالات اور اعمام اخیافی اور عمات اور بنات اعمام کی اولاد بہی ذوی الارحام کی قسم رابع مین داخل ہے پہر اشخاص مذکورین اگر موجود نہون تو مستحق ہونگے میت کے باپون اور ماؤن کی پہوپہیان اور اُنکے ماموون اور خالائین اور باپونکی اخیافی چچا اور ماؤن کے چچا بالکل خواہ سگے ہون یا سوتیلی یا اخیافی اور اولاد ان اشخاص مذکورین کی اگرچہ بعید ہون بالعلو والسفول اور مقدم ہوگا میت کا اقرب نزد اقسام اربعہ کے ہر قسم مین اور جبکہ ذوی الارحام درجہ مین برابر ہون اور قرابت کی جہت متحد ہو تو وارث کی اولاد مقدم ہوگی غیر وارث کی اولاد پر اور اگر قرابت کی جہت مختلف ہو تو باپ کے قرابت والون کے واسطے دو تہائیان ہین اور مان کی قرابت والون کے واسطے ایک تہائی ہے انتہی مضمونہ من غایۃ الاوطار

باب مَا جَآءَ فِی الَّذِیْ یَمُوْتُ وَلَیْسَ لَہٗ وَارِثٌ باب وارث کی موت مین **عَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ مَوْلًی لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَعَ مِنْ عِذْقِ نَخْلَۃٍ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا ھَلْ لَہٗ مِنْ وَارِثٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَادْفَعُوْہُ اِلٰی بَعْضِ اَھْلِ الْقَرْیَۃِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک غلام آزاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گر پڑا کہجور کے درخت پر سے اور مر گیا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہو کوئی اُسکا وارث ہو عرض کی صحابہ نے کہ کوئی اُسکا وارث نہین کہا دیدو اسکا مال اُسکے گانون والونکو **ف** اسبا مین بریدہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے مترجم شیخ نے لمعات مین کہا ہے کہ اُسکا مال گانون والونکو دلوانا بطور صدقہ اور تبرع تہا یا اس نظر سے کہ وہ مال بیت المال کا تہا اور مصرف اُسکا مصالح مومنین ہین پہر آپنے اُسکے گانو والون مین خرچ کر دیا کہ وہ قریب تر ہے اُس سبب سے یا اور کوئی مصلحت آپکی نظر مبارک مین ہوگی اور حاشیہ مشکوۃ مین ہے کہ قاضی نے کہا انبیاء کا جیسے کوئی وارث نہین ہوتا اسیطرح وہ بہی کسیکے وارث نہین ہوتے اس سبب سے آپنے وہ مال اورون پر تقسیم کر دیا اور آپ نہ لیا **باب** **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا مَاتَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللہِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا اِلَّا عَبْدًا هُوَ اَعْتَقَهٗ فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک مرد مر گیا زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ چھوڑا اُسنے کوئی وارث مگر ایک غلام کہ اُسے اُسنے آزاد کیا تھا پھر دیا اُسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ترکہ اُسکا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اس باب میں کہ جب مر جاوے کوئی شخص اور نہ چھوڑے کوئی عصبہ بھی تو میراث اُسکی بیت المال میں مسلمانوں کے داخل ہو **مترجم** مصنف نے بھی اِس قول میں اشارہ کیا اسی کی طرف کہ یہ غلام آزاد کو ترکہ دلوانا تبرعًا اور صدقۃً تھا گویا بیت المال میں سے اُسے دلوایا نہ یہ کہ وہ غلام وارث تھا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا **باب** مَا جَآءَ فِيْ اِبْطَالِ الْمِيْرَاثِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ باب کافر اور مسلمان میں میراث نہونیکے بیان میں **عَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ **ترجمہ** روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وارث نہیں ہوتا مسلمان کافر کا اور نہ کافر کا مسلمان **ف** روایت کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُنہوں نے سفیان سے اُنہوں نے زہری سے مانند اسکے اور اس باب میں جابر اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اسی ہی روایت کی معمر وغیرہ نے زہری سے مانند اسکے اور روایت کی مالک نے زہری سے اُنہوں نے علی بن حسین سے اُنہوں نے عمر بن عثمان سے اُنہوں نے اسامہ بن زید سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور حدیث مالک کی وہم ہے وہم کیا اُسمیں مالک نے اور روایت کی بعضوں نے مالک سے سو کہا اُس سند میں عن عمرو بن عثمان اور اکثر اصحاب مالک نے کہا عن مالک عن عمر بن عثمان اور عمرو بن عثمان بن عفان مشہور ہیں اولاد عثمان سے اور نہیں جانتے ہم عمر بن عثمان کو اور عمل اسی حدیث پر ہے اہل علم کے نزدیک اور اختلاف کیا بعضوں نے مرتد کی میراث میں سو بعض اہل علم نے صحابہ وغیرہم سے داخل کر دیا اُسکے مال کو بیت المال میں مسلمانوں کے اور کہا بعضوں نے وارث نہو اُسکے مال کا کوئی شخص مسلمانوں میں سے اور استدلال کیا اُنہوں نے اسی حدیث مذکور سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ وارث ہو کوئی مسلمان کافر کا اور یہی قول ہے شافعی کا **عَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وارث نہیں ہوتے دو ملت والے آپسمیں **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر جابر کی روایت سے کہ روایت کی انسے ابن ابی لیلیٰ نے **مترجم** موانع ارث چار ہیں ایک اختلاف ملتین جو اس حدیث میں مذکور ہوا دوسرے رق یعنے ملک ہونا اگرچہ ناقص ہو جیسے مکاتب اور اسیطرح جس غلام کا نصف یا ربع آزاد ہو چکا ہو امام اعظم اور امام مالک رحمہم اللہ کے نزدیک میراث سے محروم ہے تیسرے قتل جو قصاص اور کفارہ کا موجب ہے اگرچہ قصاص اور کفارہ بسبب حرمت پدری ساقط ہو جاوے مگر مانع میراث ہے چوتہے اختلاف دارین حنفیہ کے نزدیک خلافًا للشافعی حقیقةً ہو جیسے حربی اور ذمی میں یا حکمًا جیسے مستامن اور ذمی دار الاسلام میں یا جیسے دو حربی دو ملکون مختلف کے جیسے ترکی اور ہند میں کہ اُنمیں توارث نہیں بسبب عصمت منقطع ہونے کے درمیان اُنکے انتہٰی نہایۃ الاوطار **باب** مَا جَآءَ فِيْ اِبْطَالِ مِيْرَاثِ الْقَاتِلِ باب قاتل کو میراث نہونیکے بیان میں **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْقَاتِلُ لَا يَرِثُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل وارث نہیں ہوتا **ف** یہ حدیث صحیح نہیں نہیں پہچانی جاتی مگر اسی سند سے اور اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ کو چھوڑ دیا ہے بعض اہل علم نے یعنے اُنسے حدیث لینا اور روایت کرنا ترک کر دیا اُنہیں میں ہیں احمد بن حنبل اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہ قاتل وارث نہیں ہوتا قتل خطا ہو یا عمدًا اور بعضوں نے کہا قتل خطا میں وارث ہوتا ہے اور یہی قول ہے مالک کا **مترجم** باقی موانع ارث بھی سب ہے اوپر گذرے **باب** مَا جَآءَ فِيْ مِيْرَاثِ الْمَرْاَةِ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا باب شوہر کے دیت سے بیوی کو میراث ملنے کے بیان میں **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ اَلدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْاَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا فَاَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ ابْنُ سُفْيَانَ الْكِلَابِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنْ وَرِّثْ اِمْرَاَةَ اَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا **ترجمہ** روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ کہا اُنہوں نے کہا عمر نے دیت ہے عاقلہ پر اور نہیں وارث ہوتی ہے عورت اپنے شوہر کے دیت میں سے کسے چیز کی سو خبر دی اُنکو ضحاک بن سفیان نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لکھ بھیجا اُنکو کہ وارث کرو اشیم ضبابی کی بیوی کو اُسکی شوہر کے دیت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَآءَ اَنَّ الْمِيْرَاثَ لِلْوَرَثَةِ وَالْعَقْلَ عَلَى الْعَصَبَةِ باب اِس بیان میں کہ میراث وارثوں کی ہے اور دیت عصبہ پر **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْ جَنِيْنِ امْرَاَةٍ مِنْ بَنِيْ لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَزَوْجِهَا وَاَنَّ عَقْلَهَا عَلٰى عَصَبَتِهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ایک عورت کے جنین کے لئے بنی لحیان میں سے کہ گر گیا تھا اُسکی

کافر و مسلمان میں میراث نہیں

قاتل کو میراث نہیں

میراث وارثوں کی اور دیت عصبہ پر

اُسکے پیٹ سے مُردہ ہوکر ایک غرہ کا یعنے ایک لونڈی یا غلام پھر وہ عورت کہ جسکے باب مین حکم کیا تھا آپنے غرہ کا مرگئی سو فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میراث اُسکی اُسکے لڑکون کے لئے اور اُسکے شوہر کے لئی ہے اور دیت اُسکی عصبہ پر ہے **ف** روایت کی یونس نے یہہ حدیث زہری سے اُنہون نے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور روایت کی مالک نے زہری سے اُنہون نے ابی سلمہ سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اور روایت کی مالک نے زہری سے اُنہون نے سعید بن مسیب سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** قولہ پھر وہ عورت جسکے باب مین حکم کیا تھا آپنے غرہ کا مرگئی اس عبارت کی شرح مین کلام ہے اسطرح کہ عورت سے مراد یہان وہ عورت ہو کہ جسنے جنین کو ضایع کیا تھا اور اُسکی عاقلہ پر آنحضرت نے حکم فرمایا تھا ایک غلام یا لونڈی دینے کا تو اس صورتمین علیہا سے علے عاقلتہا مراد ہے یعنی مضاف یہان محذوف ہے پس ضمائر بنیہا اور زوجہا مین اُسی جانیہ کیطرف راجع ہونگی اور تخصیص توریث کی اُسکی لڑکون اور زوج کی لئے اسواسطے فرمائی کہ اُسکا اور کوئی وارث نہوگا مگر اسمین ایک اشکال یہ ہوتا ہے کہ دفعا جنایت کرنے والی جانیہ کے ذکر سے یہان چندان فائدہ نہین بلکہ مراد ظاہر امر جنین کا ہے اور اُسکی مانکا چنانچہ ایک روایت مین یہہ لفظ وارد ہوا ہے فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا یعنے مار ڈالا اُس عورت کو اور اُسکے پیٹ کی بچے کو سو طیبی نے اسکی توجیہ یون کی ہے کہ مراد قضی علیہا سے قضے لہا ہے آنحضرت نے لام کے مقام مین علے فرمایا جیسے اس آیہ کریمہ مین لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ کہ علے بمعنے لام ہے غرضکہ اس صورتمین مُراد وہ عورت ہے کہ جسپر جنایت واقع ہوئی اور موت اُسکی بیان ہوئی ہو جسکا حمل گرایا گیا تھا اور سب ضمائر اُسیکی طرف راجع ہین مگر علے عصبتہا مین ضمیر جانیہ کیطرف ہے مگر یہہ توجیہ صحیح جب ہوگی کہ دونون روایتومین قضیہ ایک ہی ہو اور طیبی نے کہا یہہ توجیہ ظاہر ہے خلاصہ یہ کہ عبارت حدیث مین احتمال ہے کہ حمل گرانیوالی عورت مری یا جسکا حمل گرا تھا غرض جو مری ہو آنحضرت نے میراث اُسکی اُسکے وارثون کو دلوائی اور دیت عاقلہ پر واجب کی

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيِ الرَّجُلِ باب اُس شخص کے بیان مین جو کسیکے ہاتھ پر مسلمان ہو **عَنْ** تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيْ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ **ترجمہ** روایت ہے تمیم داری سے کہا اُنہون نے کہ پوچھا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ سلم سے کہ کیا حکم ہے سنت کا اُس اہل شرک کے حق مین جو مسلمان ہو کسی شخص کے ہاتھ پر مسلمانون مین سے فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ سب لوگون سے زیادہ مستحق ہے اُسکی موت اور زندگی مین **ف** اس حدیث کو نہین جانتے ہم مگر عبداللہ بن وہب کی روایت سے اور بعضون نے ابن موہب کہا ہے کہ وہ روایت کرتے ہین تمیم داری سے اور بعضون نے عبداللہ بن موہب اور تمیم داری کے بیچ مین قبیصہ بن ذویب کو ذکر کیا ہے اور روایت کی یحیی بن حمزہ نے عبدالعزیز بن عمر سے اور زیادہ کیا اُسمین قبیصہ بن ذویب کو اور وہ میرے نزدیک سند متصل نہین اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور بعضون نے کہا اُسکی میراث بیت المال مین رکھی جاوے اور یہی قول ہے شافعی کا اور استدلال کیا اُنہون نے اس حدیث سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان الولاء لمن اعتق **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ أَوْ أَمَةٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنًا لَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ **ترجمہ** بسند مذکور مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مرد نے زنا کیا کسی حرہ یا لونڈی سے تو وہ لڑکا ہے زنا کا نہ وہ وارث ہوتا ہے کسی کا اور نہ اُسکا کوئی وارث ہوتا ہی **ف** اور روایت کی یہ حدیث ابن لہیعہ کے سوا اور لوگون نے بھی عمرو بن شعیب سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کے نزدیک کہ ولد الزنا وارث نہین ہوتا اپنے باپکا **مترجم** یعنے وارث نہین ہوتا وہ باپ سے مگر وارث ہوتا ہے اپنی مان سے اور اسیطرح وارث ہوتی ہے اُسکی مان اُس سے (کذا ذکر الشیخ فی شرح مشکوٰۃ)

بَابُ مَنْ يَرِثُ الْوَلَاءَ باب ولاکی میراث مین **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَرِثُ الْمَالَ **ترجمہ** بسند مذکور مروی ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وارث ہوتا ہے ولا کا جو شخص کہ وارث ہوتا ہے مال کا **ف** اس حدیث کی سند کچھہ قوی نہین **عَنْ** وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةُ تَحُوزُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيثَ عَتِيقَهَا وَلَقِيطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِي لَاعَنَتْ عَنْهُ **ترجمہ** روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت اکٹھا کرتی ہے تین ترکون کو اپنے آزاد کئے ہوئے غلام کا اور جس لڑکے کو راہ مین سے اُٹھا کر پال لیا اور اُس لڑکے کا کہ جسکو لیکر اپنے شوہر سے لعان کیا اور جدا ہو گئی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر محمد بن حرب کی روایت سے اسی سند سے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَبْوَابُ الْوَصَايَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہہ باب ہین وصیتون کے جو وارد ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی - مترجم وصایا جمع ہے وصیت کی جیسے خطایا جمع

ہے خطیئت کی اور وصیت اصل مین عہد و قرار اور نصیحت کو کہتے ہین لغت اور اصطلاح مین وہ عہد و قرار اور نصیحت ہے کہ جو قریب موت کے واقع ہو اور شرعاً تملیک بعد الموت کا نام ہے اور وصیت اسم ہے بمعنے مصدر کے اور موصی بہ کو یعنے جسکی وصیت کیجائے اُسکو بہی وصیت کہتی ہین اور ایصا عبارت ہے غیر کو وصی کرنے سی تاکہ غیر اُسکی غیبت مین کام کرے خواہ موصی زندہ ہو یا مُردہ مثلاً زید نے بکر سے کہا کہ خالد کو یہ مکان دینا تو زید موصی ہے اور بکر وصی ہے اور مکان موصی بہ اور خالد موصی لہ اور باقی مسائل وصیت کے ضمن ابواب مین مذکور ہونگے یہان اتنا جاننا ضرور ہے کہ وصیت مستحب ہے اور اہل ظواہر اسکے وجوب کیطرف گئی ہین اور پیش از نزول میراث واجب تہی بعد نزول میراث وجوب منسوخ ہو گیا اسیلئی وصیت وارث کو درست نہین اور فقہانی کہا ہے کہ جسپر دین ہو یا ودیعت کسیکی اُسکے پاس ہے تو لازم ہے اُسکو وصیت کرکے گواہ کرنا اُسپر کذا ذکر الشیخ فی شرح مشکوٰۃ **باب** مَا جَآءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ باب وصیت بالثلث مین **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَتِيْ فَاُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهٖ قَالَ لَا قُلْتُ فَثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ اِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً اِلَّا اُجِرْتَ فِيْهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ امْرَاَتِكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِيْ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيْدُ بِهٖ وَجْهَ اللهِ اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ رِفْعَةً وَدَرَجَةً وَلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَآئِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِيْ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ **ترجمہ** سعد نے کہا مین بیمار ہوا جس سال مکہ فتح ہوا ایسا کہ قریب ہو گیا مین موت کے سو آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو سو مین نے کہا یا رسول اللہ میرا مال بہت ہی اور وارث کوئی نہین مگر بیٹی میری یعنے عصبات وغیرہ بہت ہین تو وصیت کر جاؤن مین اپنے سارے مال کی یعنے خدا کی راہ مین فرمایا آپنے نہین کہا مین نے پہر دو ثلث مال کی وصیت کرون فرمایا آپنے نہین کہا مین نے پہر نصف مال کی فرمایا آپنے نہین کہا پہر تہائی مال فرمایا آپنے کہ خیر تہائی کافی ہے اور تہائی بہی بہت ہے البتہ اگر تو چہوڑ جاوے اپنے وارثون کو غنی بہتر ہے کہ چہوڑ جاوے تو اُنکو تنگدست کہ ہاتہ پہیلاتے پہرین لوگون کے سامنے تو خرچ نکریگا کسی اہل حقوق پر کوئی خرچ کرنیکی خیر مگر بدلا دیا جاویگا تجہکو اُسکا یہانتک کہ ایک لقمہ کہ اُٹہاویگا اُسکو اپنی بی بی کے مونہہ کیطرف کہا راوی نے عرض کی مین نے یا رسول اللہ کیا مین پیچہے ہٹ گیا اپنی ہجرت سے فرمایا آپنے نہ زندہ رہیگا تو بعد میرے کہ عمل کرے تو کچہہ ارادہ کرے ساتہ اُسکی رضائے الٰہی کا مگر بڑہائی جاویگی تیری اُسکی بلندی اور درجہ اور شاید کہ تو جیوے بعد میرے یہانتک کہ منتفع ہو ونگی تجہسے کچہہ قومین اور نقصان اُٹہاونگی تجہسے دوسرے لوگ پہر آپ دعا کرنے لگے اور فرمانے لگے یا اللہ روان کر دے میرے اصحاب کی ہجرت کو اور مت لوٹا اُنکو اُنکی ایڑیون پر لیکن بیچارہ سعد بن خولہ کہ افسوس کرتے تہی اُنکے لئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسپر کہ انتقال کر گئے وہ مکہ مین **ف** اس باب مین ابن عباس سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندون سے سعد بن ابی وقاص سے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہ آدمی کو جائز نہین ثلث سی زیادہ مین وصیت کرنا اور مستحب کہا ہی بعض علمانی ثلث سی کم وصیت کرنکو اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثلث کو بہت فرمایا **مترجم** قولہ وارث کوئی نہین یعنے ایسا وارث نہین کہ جسکی پرورش مجہکو ضرور ہو ورنہ اور وارث اور عصبات اُنکے بہت تہی قولہ یتکففون کف سے مشتق ہے اسکے دو معنی ہو سکتی ہین ایک یہ کہ لوگون کے سامنے ہاتہ پہیلاوین یعنے سوال کرین دوسرے یہ کہ کف کف طعام مانگتے پہرین قولہ مین پیچہے ہٹ گیا اپنی ہجرت سے یہہ مہاجرین مین سے تہے مکہ سے ہجرت کی تہی اپنی بیماری مین اُنکو یہ خوف ہوا کہ اگر مین مکہ مین مر جاؤن تو ہجرت میری قبول نہو حضرت نے اُنکو طول حیوٰۃ کی بشارت دی ارباب سیر نے لکہا ہے کہ وہ فتح عراق تک زندہ رہی اور کفار کے ہزیمت اور مسلمانونکی نصرت اُنکے ہاتہ پر ہوئی قولہ لیکن بیچارہ سعد بن خولہ الخ اس قول مین حضرت ان پر افسوس فرماتے تہے کہ وہ ہجرت کرکے پہر حجۃ الوداع مین مکہ مین آکر انتقال فرمائی اور ترحمًا یہ کلمات ارشاد کرتے تہے اکثر کا قول یہی ہے اور بعضون نے کہا حضرت کو مراد اس قول سے مذمت اُنکی تہی کہ اُنہون نے ہجرت نکی مکہ سے یہانتک کہ وہین انتقال فرمایا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْاَةُ بِطَاعَةِ اللهِ سِتِّيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمُ الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَيَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَاَ عَلَيَّ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَا اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللهِ اِلٰى قَوْلِهٖ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے

وصیت بالثلث [illegible]

[illegible]

کہ اُنہوں نے بیان کیا شہر بن حوشب سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد عمل کرتا ہے اور عورت بھی عمل کرتی ہے اللہ تعالی کی فرمانبرداری کے موافق ساٹھہ برس تک پھر آتی ہے اُنکو موت پس وہ نقصان پہونچاتی ہین وصیت مین یعنی ایسی وصیت کرتے ہین کہ وارثونکا نقصان ہووے اور واجب ہو جاتی ہے اُن دونوکے لئے دوزخ پھر پڑھے ابوہریرہ نے یہہ آیت مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ سے فوز العظیم تک **ف** یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور نصر بن علی جو اشعث بن جابر سے راوی ہین دادا ہین نصر جہضمی کے **ترجمہ** غَيْرَ مُضَارٍّ یعنے وصیت ایسی ہو کہ ضرر نہ دیا ہو بسبب اُسکے کسیکو بیضاوی نے کہا ہی ضرر سے مراد یہ ہے کہ وارثونکو نقصان نہو مثلاً یہ کہ ثلث سے زیادہ وصیت کی کہ وارثونکو مال کم بچا یا کسیکے قرض کا جھوٹا اقرار کرلیا کہ وہ اُسکے مال سے ادا کرنا پڑا اسمین بھی وارثونکا نقصان ہوا اور ابوہریرہ نے اُس حدیث کی تائید کے لئے یہہ آیت قرات کی

باب مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ باب وصیت کے ترغیب مین **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ مَا يُوصِي فِيهِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا آپنے نہیں چاہیے مرد مسلمانکو کہ دو رات رہے اور اُسکو وصیت کرنا ہو کسی چیز مین مگر یہہ کہ وصیت اُسکی لکھی ہوئی ہو اُسکے پاس **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری نے سالم سے اُنہوں نے ابن عمر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے

باب مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوصِ باب اس بیان مین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت نہ کی **عن** طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قُلْتُ وَكَيْفَ كُتِبَتِ الْوَصِيَّةُ وَكَيْفَ أَمَرَ النَّاسَ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى **ترجمہ** روایت ہے طلحہ سے کہ کہا اُنہوں نے ابن ابی اوفی سے کیا وصیت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُنہوں نے نہیں پھر پوچھا اُنہوں نے کیونکر لکھی گئی وصیت اور کیا حکم کیا آپنے آدمیونکو فرمایا اُنہوں نے وصیت کی آنحضرت نے کتاب اللہ کی فرمانبرداری اور اطاعت کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہین جانتے ہم اسے مگر مالک بن مغول کی روایت سے

باب مَا جَاءَ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ باب وارث کے لئے وصیت نہونیکے بیان مین **عن** أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى وَمَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوِ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ التَّابِعَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا وَقَالَ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہا اُنہوں نے سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے اپنی خطبہ مین حجۃ الوداع مین کہ اللہ بزرگ و برتر نے مقرر کردیا ہر ایک کا حصہ یعنی وارثون میں سے سواے وصیت نہین جائز وارث کے لئے اور لڑکا منسوب ہے صاحب فراش کیطرف اور زانی مستحق ہے پتھر کا اور حساب اُنکا اللہ تعالی پر ہے اور جسنے اپنے تئین مشہور کیا ولد کسی اور کا اپنے باپ کے سوا منسوب کیا اپنی تئین اپنے مولیکے سوا اور کیطرف اُسپر لعنت ہے اللہ کی پے درپے قیامت کے دن تک نہ خرچ کرے کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے کچھہ مگر شوہر کی اجازت سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ کھانا بھی فرمایا آپنے کھانا ہمارے سب مالونسے افضل ہے یعنے اُسکی حفاظت اور زیادہ ضرور ہے اور فرمایا مانگی کی چیز مالک کو پھیر دینی ہے اور منحہ پھیر دینا ہی اور قرض ادا کرنا ہی اور ضامن ڈنڈ دینا ہی یعنے اُس چیز کا جسکے ضامن ہوئے ہیں **ف** اس باب مین عمرو بن خارجہ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہوئی ہے ابی امامہ سے اس سند کے سوا اور سند سے بھی اور روایت اسمعیل بن عیاش کی اہل عراق اور اہل حجاز سے کچھہ قوی نہین وہ روایت کہ جسمین وہ متفرد ہون اسلئے کہ اُنہوں نے اہل عراق و حجاز سے مناکیر روایتین کی ہین اور روایت اُنکی اہل شام سے صحیح ہے ایسا ہی کہا محمد بن اسمعیل نے سنا مین نے احمد بن حسن سے کہتے تھے کہا احمد بن حنبل نے کہا اسمعیل بن عیاش صحیح تر ہین بقیہ سے یعنے مؤثق تر ہین بقیہ سے اور بقیہ کی بہت احادیث منکر ہین ثقات سے اور سنا مین نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے کہتے تھے سنا مین نے زکریا بن عدی سے کہتے تھے کہا ابو اسحاق فزاری نے لو تم بقیہ سے وہ حدیثین جو روایت کی ہین اُنہوں نے ثقات سے اور نہ لو وہ جو روایت کی ہین اُنہوں نے اسمعیل بن عیاش سے خواہ وہ ثقات سے ہون یا غیر ثقات سے ہون **عن** عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَلَى نَاقَتِهِ وَأَنَا تَحْتَ جِرَانِهَا وَهِيَ تَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَإِنَّ لُعَابَهَا يَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن خارجہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اپنی اونٹنی پر اور مین اُسکے گردن کے نیچے تھا اور وہ جگال کر رہی تھی اور اُسکا تھوک میرے دونوں شانون کے بیچ مین بہہ رہا تھا اُسوقت سنا مین نے آپکو کہ فرماتے تھے اللہ عزوجل نے مقرر کردیا ہر حق والیکا حصہ سواب وصیت نہین ہے وارث کے لئے اور ولد صاحب فراش کے

کیطرف منسوب ہے اور زانی کو پتھر ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ترجمہ** قولہ لا وصیت نہین جائز وارث کے لئے یعنے قبل نزول آیت میراث تو وارثون کے لئے وصیت واجب تھے اب بعد نزول وجوب نرہا اور درصورتیکہ ایک وارث کا نقصان ہو دوسرے کے لئے وصیت کرتے ہیں تو یہ وصیت ناجائز ہوگی بمنطوق قرآن کہ اللہ تعالے فرماتا ہے غیر مضار اور اگر کوئی وارث نہو سوا ایک کے تو وصیت اُسے جائز ہوگی اسلئے کہ اُسمین کسیکا نقصان نہین جیسے مثلاً وصیت کے زوجہ نے اپنے زوج کو یا زوج نے اپنی زوجہ کو اور وہان اور کوئی اور وارث نہین تو وصیت صحیح ہوگی کذا ذکرہ ابن الکمال اور مجتبیٰ مین کہا ہے کہ اگر زوجہ نے اپنے زوج کے واسطے نصف مال کی وصیت کی تو تمام مال اُسکا ہوگا یعنے جبکہ زوجہ کا کوئی وارث نہو (غایۃ الاوطار) قولہ اور لڑکا منسوب ہے صاحب فراش الخ یعنے جب کسی نے کسیکی زوجہ منکوحہ سے یا امہ موطوءہ سے زنا کیا اور لڑکا ہوا تو نسب اُسکا اس عورت کے زوج اور سید سے لگیگا نہ اُس زانی سے بلکہ زانی کو پتھر ہین اور اسکے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ فرمانا زجراً ہے جیسے کہتے ہین فلانے پر خاک ہے دوسرے یہ کہ یہہ بیان واقع ہے یعنے وہ مستحق ہے رجم کا قولہ اور جسنے اپنے کو ولد ٹھیرایا مراد یہ ہے کہ خود انکار کیا اپنے باپ سے کہ یہہ میرا باپ نہین اور اور کسیکو اپنا باپ مقرر کیا یا یہ کہ جیسے اکثر لوگ شیخ سے سید بنجاتے ہین یا بزرگون کے اولاد اپنے تئین بتاتے ہین اور منیحہ وہ جانور ہے کہ کسیکو دیا اسواسطے کہ اُسکے دودہ سے منتفع ہو پہر مالک جب چاہے اُسی پہیر لیوے یا کسی درخت سے پہل کہانے کی یا کسی زمین مین زراعت کی اجازت دے **بَابُ** مَا جَاءَ يُبْدَأُ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ ابواب اس بیان مین کہ ادائے دین وصیت پر مقدم ہے **عَنْ** عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَأَنْتُمْ تَقْرَؤُونَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدَّيْنِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا اُنہون نے حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ادائے دین کا قبل وصیت کے اور تم پڑہتے ہو یعنے قرآن مین وصیت کو قبل دین کے یعنے اگرچہ وصیت قرأۃً مقدم ہے مگر ادائً مؤخر ہے **ف** اسی حدیث پر عمل ہے تمام اہل علم کے نزدیک کہ ادائے دین ضرور ہے قبل اجرائے وصیت کے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ أَوْ يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ باب اُسکی بیانمین جو صدقہ دے یا غلام آزاد کرے موت کے قریب **عَنْ** أَبِي حَبِيبَةَ الطَّائِيِّ قَالَ أَوْصَى إِلَيَّ أَخِي بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِهِ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ إِنَّ أَخِي أَوْصَى إِلَيَّ بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِهِ فَأَيْنَ تَرَى لِي وَضْعَهُ فِي الْفُقَرَاءِ أَوِ الْمَسَاكِينِ أَوِ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ أَمَّا أَنَا فَلَوْ كُنْتُ لَمْ أَعْدِلْ بِالْمُجَاهِدِينَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الَّذِي يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي إِذَا شَبِعَ **ترجمہ** روایت ہے ابی حبیبہ طائی سے کہا وصیت کی مجھے میرے بھائی نے ایک ٹکڑی اپنے مال سے پہر ملاقات کی مینے ابا الدرداء سے اور کہا مینے کہ میرے بھائی نے وصیت کی ہے مجھے تھوڑے مال کی اپنے مال سے پہر تم کہان مناسب دیکھتے ہو خرچ کرنا اُسکا فقرا یا مساکین یا مجاہدونمین جو اللہ کی راہ مین ہون تو کہا ابو الدرداء نے مین اگر ہوتا یعنے تمہاری جگہہ تو برابر نکرتا مجاہدون کے ساتھ کسیکو یعنے اُنہین مین خرچ کرنا اولےٰ ہے پہر بیان کی یہ حدیث کہ سنا مینے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مثال اُسکی جو آزاد کرے موت کی وقت مانند مثال اُس شخص کے ہے جو ہدیہ دیوے جب اپنا پیٹ بہر جاوے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ترجمہ** یعنے ثواب اُسکا کم ہے اُس مال کے ثواب سے جو حالت صحت اور عافیت مین اور محبت مال کے وقت مین دیا جاوے جیسے انصار کی فضیلت مین اللہ تعالے فرماتا ہے وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنے مقدم رکھتے ہین اپنے نفسون پر مہاجرین کو اگرچہ اُنکو بہوک ہو اور اللہ تعالے فرماتا ہے وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا یعنے کہلاتے ہین کہانا جسوقت مین کہ کہانیکی اُنکو محبت ہے مسکین و یتیم و اسیر کو چنانچہ اکثر مفسرین لی حبّہ کی ضمیر کو طعام کیطرف راجع کیا ہے اور یہی اولی ہے **بَابُ عَنْ** عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُ عَائِشَةَ فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ وَيَكُونَ لَنَا وَلَاؤُكِ فَلْتَفْعَلْ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ **ترجمہ** روایت ہے عروہ سے کہ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے خبر دی اُنکو کہ بریرہ آئین تا مدد چاہتین حضرت عائشہ سے اپنی زر کتابت ادا کرنے مین اور اُسمین سے کچہہ ادا نہین کیا تہا سو فرمایا اُنسے حضرت عائشہ نے لوٹ جاؤ تم اپنے لوگونمین پہر کہو اُنسے کہ اگر وہ چاہین کہ ادا کردون مین زر کتابت تیرا اور ہووے ولا میرے لئے تو مین ابھی کرون سو ذکر کیا بریرہ نے اپنے لوگون سے اور نمانی اُنہون نے یہ بات اور کہنے لگے کہ اگر چاہین وہ ثواب چاہین تجہے زر کتابت دیکر اور ہووے ولا تیری ہمارے لئے تو خیر کرین سو ذکر کیا مینے

اداء دین وصیت پر مقدم ہے

اسکا بیان جو صدقہ دے یا غلام آزاد کرے موت کے وقت

اسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے تم خرید کرکے آزاد کردو اور ولا تو اُسیکی ہوتی ہے جو آزاد کرے پھر کھڑے ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یعنے خطبہ پڑہنے اور فرمایا کیا حال ہے اُن قوموں کا کہ شرط کرتے ہیں ایسی شرطیں جو نہیں کتاب اللہ مین جسنے شرط کی ایسی جو نہین کتاب اللہ مین تو اُسکی وفا اُسکو نہیگی اگرچہ سو بار اُسنے شرط باندہی ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کئی سندون سے اور عمل اسی پر ہے اہل علم کے نزدیک کہ ولا اُسیکا حق ہے جو آزاد کرے **مترجم** اسین داخل ہین وہ شرطیں کہ جو اکثر متفقہین بغیر استدلال شرعی کے عبادات و طاعات مین مقرر فرماتے ہین جیسے شرایط صحت جمعہ کے یا شرائط طہارت بیر کے یا تفاوت فیما بین نماز قلیل و کثیر کے یا متصوفین وظائف و اوراد مین یوم و وقت و اثواب و آکل و مشارب مین شروط بیجا مقرر فرماتے ہین کہ سکے سب از قبیل لا یلتفت الیہا و لا یعبأ بہا ہین انتہی اور ولا کی تفصیل آگے آتی ہے **مسایل ملحقہ مترجم مسئلہ ١** وصیت چار قسم ہے واجب ہے وصیت زکوٰۃ و کفارات اور فدیہ صیام اور صلوٰۃ کے جنکے ادا کرنے مین مسلمان نے قصور کیا اور وصیت مباح ہے مالدار کے واسطے اور مکروہ ہے فاسق و فاجر کے واسطے اور انکے سوا مستحب ہے حموی نے قاضیخان سے نقل کی ہے کہ جب آدمی نے وصیت کا ارادہ کیا اور اُسکی اولاد صغار ہے شیخین نے کہا کہ مال کا چھوڑ جانا اپنی اولاد کے واسطے افضل ہے اور اگر اولاد کبار ہے اور مال تھوڑا ہے امام نے کہا کہ اُسکو وصیت کرنا لایق نہیں اور اگر مال زیادہ ہے اور وارث غنی ہین تو امور خیر سے وصیت کی ابتدا کرے اور اگر اُسپر کچھہ واجب نہیں رہا تو اہل قرابت کے واسطے وصیت کرے اور اگر اقربا اغنیا ہین تو پڑوسیون کے واسطے وصیت کرے کذا فی غایۃ الاوطار ناقلاً عن الطحاوی **مسئلہ ٢** نووی نے شرح مسلم مین کہا ہے کہ اجماع ہے ہمارے زمانہ کے علما کا کہ جسکا وارث ہو اُسکی وصیت جاری نہیں ہوتی ثلث سے زیادہ مین مگر باجازت ورثہ اور اجماع ہے کہ اگر اجازت دیدین وارث تو نافذ ہوجاویگی اگرچہ جمیع مال مین ہو اور لیکن جسکا کوئی وارث نہو پس مذہب جمہور اور شافعیہ کا یہ ہے کہ صحیح نہیں وصیت اُسکی ثلث سے زیادہ مین اور جائز کہا ہے اُسے ابوحنیفہ اور اصحاب اُنکے نے اور اسحاق اور احمد نے ایک روایت مین اور یہی مروی ہے علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے **مسئلہ ٣** ثواب صدقات میت کو پہونچتا ہے چنانچہ مسلم مین ابوہریرہ سے مروی ہے کہ ایکمرد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میرے باپ انتقال کر گئے ہین اور مال چھوڑ گئے ہین اور کچھہ وصیت نکی کیا مین اگر صدقہ دون تو اُسکے گناہون کا کفارہ ہوگا آپنے فرمایا ہان اسیطرح اور بھی روایتین آئین ہین نووی نے کہا ہے ان احادیث سے میت کیطرف سے صدقہ دینا جائز ہوا بلکہ مستحب اور معلوم ہوا کہ ثواب اُسکا پہونچتا ہے میت کو اور نفع دیتا ہے اُسکو اور یہ اجماع ہے مسلمانونکا اور یہ احادیث مخصص ہین عموم کو اس آیت کے وَاَنْ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی اور اجماع ہے مسلمانونکا اسپر کہ واجب نہین وارث پر صدقہ دینا میت کیطرف سے اور مراد صدقہ تطوع ہے بلکہ مستحب ہے اُسکا دینا و لیکن حقوق مالیہ جو میت پر ثابت ہون اُنکی قضا واجب ہے اگر اُسکا ترکہ ہو برابر ہے کہ وصیت کی ہو اُسنے یا نکی ہو اور یہ سب راس المال سے ہونگے عام ہے کہ دیون الٰہی ہون مثل زکوٰۃ اور حج اور نذر و کفارہ کے اور بدل صوم وغیرہ کے یا دیون مردم ہون پھر اگر میت نے کچھہ ترکہ نچھوڑا تو وارث پر قضائی دین لازم نہیں مگر استحباباً اور تبرعاً **مسئلہ ٤** وصیت اللہ تعالےٰ کی والدین کے ساتھ نیکی کرنا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ حُسْنًا یعنے وصیت کی ہمنے انسان کو والدین کے ساتھ احسان کرنیکی اور اُنکی اطاعت اور فرمان برداری کی مگر یہ کہ شرک مین اُنکی طاعت نہیں اور اسیطرح اور امور خلاف شرع مین اور وصیت یہان بمعنے امر و حکم کے ہے اور وصیت ابراہیم و یعقوب علیہما السلام کی اس آیہ مین جو آخر پارۂ الٓم مین ہے مذکور ہے وَوَصّٰی بِهَا اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ وَیَعْقُوْبُ اور یہ وصیت ہے توحید پر قایم رہنے کی اور وصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ ہے اَلصَّلٰوۃُ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ یعنے نماز کی حفاظت کرو اور لونڈی غلام کی رعایت پس مومن متبع سنت کو تعلیم وصیت کی انہین آیات و احادیث مین ہوگئے اور چاہیے کہ اسیطرح دینیات کی وصیت کرے علے الخصوص اہل ہند کو اسوقت اس امر کے وصیت ضرور ہے کہ عزیز و اقارب نوحہ نکرین اور تیجہ دسوان بطور بدعت نکرین پہولونکی چادر جنازہ اور قبر پر نڈالین اور اسیطرح جمیع منکرات و بدعات سے محترز رہین انتہی چنانچہ مترجم کی بہی وصیت یہی ہے

اَبْوَابُ الْوَلَاءِ وَالْهِبَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ باب ہین ولا اور ہبہ کے جو وارد ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

ولا لغت مین بمعنے نصرت اور محبت کی ہے اور مشتق ہے ولی بفتح واو و سکون لام سے اور شرع مین عبارت ہے باہم کی مددگاری سے بسبب ولاء عتاقت کے یا بسبب ولاء موالات کے اور ولاء عتاقت سے مراد وہ حقوق ہین جو آزاد کرنیوالیکو ثابت ہوتے ہین آزاد کئے ہوئے کی نسبت جیسے وارث ہونا اُسکا اور اُسکے نکاح کرنے اور اُسپر نماز پڑہنے کی ولایت کہ آزاد کرنیوالیکو ثابت ہوتی ہے اور ولاء موالات بقول اسبیجابی یہ ہے کہ مرد مسافر دوسرے شخص سے کہے کہ میری برادری نہین

مسائل ملحقہ مترجم

اور نہ کوئی مددگار سو مجھکو تو اپنی طرف ملالی اور اپنی قوم کیطرف تا کہ مین تیرے جماعت مین گنا جاؤن سو تو میری مدد کیجیو اور میرا ور میری نوائب اور مصائب وو دیکھیو اور اگر
مین مرجاؤن تو تو میرے مال کا وارث ہے۔ تو دونون شخصون مین عقد موالات منعقد ہوگی یعنی بشرط قبول شخص ثانی (نہایۃ الاوطار) **باب** مَا جَاءَ اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ
اَعْتَقَ باب اس بیان مین کہ ولاء معتق کا حق ہے **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطُوْا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَاءُ
لِمَنْ اَعْطَى الثَّمَنَ اَوْ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ انہون نے ارادہ کیا بریرہ کے خریدنیکا اور شرط کی انکے مالکون نے ولاء کی سو
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء اسیکا حق ہے جو قیمت دیوے یا یہ فرمایا کہ جو ولی نعمت ہو یعنی متکفل ہو آزادگی نعمت کا **ف** اس باب مین ابن عمر اور ابی ہریرہ سے بھی
روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کے نزدیک **باب** النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ باب ولاء کی بیع اور ہبہ کی نہی مین **عَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے منع فرمایا ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہین جانتے ہین ہم اسکو مگر عبد اللہ بن دینار کی روایت سے کہ وہ ابن عمر سے روایت
کرتے ہین وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی یہ شعبہ اور سفیان ثوری اور مالک بن انس نے عبد اللہ بن دینار سے اور مروی ہے شعبہ سے کہ کہا انہون نے کہ
عبد اللہ بن دینار جب یہ روایت بیان کرتے ہین اگر مجھے اجازت دین تو مین کھڑا ہو کر انکا سر چومون اور روایت کی یہ حدیث یحیی بن سلیم نے عبید اللہ بن
عمر سے انہون نے نافع سے انہون نے ابن عمر سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ وہم ہے وہم کیا اسمین یحیی بن سلیم نے اور صحیح یہ سند ہے عن عبید اللہ بن عمر عن عبد اللہ بن دینار
عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی سند روایت کی یہ حدیث کئی لوگون نے عبید اللہ بن عمر سے اور متفرد ہو عبد اللہ بن دینار اس حدیث کے روایت کے ساتھ **باب** مَا جَاءَ فِيْ مَنْ تَوَلَّى
غَيْرَ مَوَالِيْهِ اَوِ ادَّعَى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ باب معتق اور باپ کے سوا اور کسیکو معتق اور باپ کہنے کی برائی مین **عَنْ** اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَنَا
شَيْئًا نَقْرَؤُهُ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةَ صَحِيْفَةٌ فِيْهَا اَسْنَانُ الْاِبِلِ وَاَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ فَقَدْ كَذَبَ وَقَالَ فِيْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ
مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا
عَدْلٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابراہیم تیمی سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے کہا انکے باپ نے خطبہ پڑھا ہمپر حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے اور فرمایا جو دعوی کرے کہ ہمارے پاس کوئی چیز ہے کہ جسے پڑھتے ہین ہم کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے سوا کہ جسمین سن لکھی ہوئین ہین اونٹون
کے اور کچھ حکم ہین جراحتون کے تو بیشک اسنے جھوٹ بولا یعنے کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے سوا ہمارے پاس کوئی چیز نہین اور اس صحیفہ مین یہ بھی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے مدینہ حرم ہے عیر اور ثور کے درمیان پھر جسنے جگہ دی کسی بدعتی کو یا جگہ دی کسی نئے کام کرنیوالے بدعتی کو تو اسپر ہی لعنت اللہ کی
اور فرشتون اور تمام آدمیون کی نہ قبول کریگا اللہ تعالی اس سے قیامت کے دن کوئی فرض نہ نفل اور جسنے اپنے کو منسوب کیا اپنے باپ کے سوا اور کسی کیطرف یا مولی بنایا
اپنے آزاد کرنیوالے کے سوا اور کسی کو تو اسپر لعنت ہے اللہ کی اور تمام فرشتون اور تمام آدمیون کی نہ قبول کریگا اللہ تعالی اس سے کوئی فرض اور نہ نفل اور پناہ دینا مسلمانون کا ایک ہے
اگر چہ ادنی انکا یعنے ادنی مسلمان بھی کسیکو پناہ دے تو اسکی رعایت سبکو لازم ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعضون نے
اعمش سے انہون نے ابراہیم تیمی سے انہون نے حارث سے انہون نے علی سے اسی مانند اسکے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث حضرت علی سے کئی سندون سے **باب** مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ
يَنْتَفِيْ مِنْ وَّلَدِهٖ باب لڑکے کی نفی کے بیان مین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ فَزَارَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيْهَا اَوْرَقُ
قَالَ نَعَمْ اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا قَالَ اَنّٰى اَتَاهَا ذٰلِكَ قَالَ لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهَا قَالَ فَهٰذَا لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ آیا ایک مرد بنی فزارہ کے
قبیلہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ میری بیوی نے جنا ہے ایک لڑکا کالا تو فرمایا اسسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہین تیرے پاس کچھ اونٹ
عرض کی اسنے کہ ہان فرمایا اونکے کیا رنگ ہین انکے اسنے کہا سرخ کہا بھلا اسمین کوئی کالا بھی اسنے کہا ہان انمین کالے بھی ہین فرمایا پھر کالا انمین کہان سے آیا اسنے

قیافہ شناس کا بیان

آنحضرت کا ہدیہ پر ترغیب دلانے کا بیان

کہا کہ شاید کہ آگئی ہو گی اُسمین کوئی رگ یعنے اُن اونٹون کے باپ دادون مین کوئی کالا ہوگا اُسکی رگ سے سرخ اونٹون مین کچہہ کالی پیدا ہو گئی آپنے فرمایا شاید تیرے لڑکے مین بہی کوئی رگ آگئی ہو گی اُسکے باپ دادون کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الْقَافَةِ باب قیافہ شناس کے بیان مین **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِيْرُ وَجْهِهٖ فَقَالَ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ اٰنِفًا اِلٰى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ هٰذِهِ الْاَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اُنکے پاس خوشی خوشی کہ چمک رہی تہین جہریان اُنکی پیشانی کی اور فرمایا آپنے تمنے دیکہا کہ مجزز نے دیکہا اسوقت زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کو پہر کہا یہ پیر بعض اُنکے بعض سے ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی سفین بن عیینہ نے یہ حدیث زہری سے اُنہون نے عروہ سے اُنہون نے عائشہ رضی اللہ عنہا سی اور زیادہ کہی اُسمین یہہ لفظ الم تری ان مجززا مر علی زید بن حارثة واسامة بن زید وقد غطيا رؤسهما وبدت اقدامهما فقال ان هذه الاقدام بعضها من بعض یعنے فرمایا آپنے حضرت عائشہ سے کہ مجزز گذرا زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید پر اور وہ دونون ڈہانکے ہوئے تہے اپنی سرونکو اور کہلے تہی اُنکے پیر سو کہا مجزز نے کہ یہ اقدام بعضے اُنکے بعض سے ہین ایسی ہی اسیطرح روایت کی ہم سے سعید بن عبد الرحمن اور کئی لوگون نے سفین بن عیینہ سے اُنہون نے زہری سے اور استدلال کیا ہے بعض اہل علم نے اس حدیث سے امر قیافہ کے معتبر ہونے مین **مترجم** اہل جاہلیت قدح کرتے تہی نسب مین اسامہ بن زید کی اسلئے کہ اسامہ کالے تہے اور باپ اُنکے زید گورے تہے جب قیافہ شناس کہ نام اُسکا مجزز تہا اُسنے کہا دونون کے پیر دیکہہ کر کہ ان دونون مین ابوت اور بنوت ثابت ہے تو آنحضرت بہت خوش ہوے کہ قادحین کی تکذیب اور اُنکے نسب کی تصدیق ہوئی **بَابُ** مَا جَاءَ فِي حَثِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهَدِيَّةِ باب آنحضرت کے ترغیب دلانے مین ہدیہ پر **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادَوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آپسمین ہدیہ بہیجو اسلئے کہ ہدیہ لیجاتا ہے دلکی خفگی کو اور حقیر نسمجہے کوئی عورت اپنی ہمسایہ کی عورت کو اگرچہ ایک ٹکڑا ہو بکری کے کہر کا یعنے ہدیہ دینے مین شرماوے نہین اگرچہ ادنی چیز ہو **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سی اور ابو معشر کا نام نجیح ہے اور وہ مولی ہین بنی ہاشم کے اور بعض اہل علم نے اُنمین کلام کیا ہے بسبب حافظہ کے اُنکے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ باب یہ ہے ہبہ دیکر پہیر لینے کی کراہت مین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَالْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِيْ قَيْئِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثال اُس شخص کی کہ دیتا ہی کوئی چیز پہر پہیر لیتا ہے مانند اُس کُتّے کے ہی کہ کہایا اُسنے یہانتک کہ خوب آسودہ ہو گیا اور قے کی پہر لوٹا اور رجوع کیا اپنی قے کیطرف یعنے کہالی **ف** اسباب مین ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو سے بہی روایت ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَانِ الْحَدِيْثَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعَ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيْمَا يُعْطِيْ وَمَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر اور ابن عباس سے دونو مرفوع کہتے ہین اس حدیث کو کہ فرمایا آپنے حلال نہین کسی مرد کو کہ دیوی کوئی چیز پہر پہیر لے اُسکو مگر والد کو درست ہے پہیر لینا اُس چیز کا کہ دیوی اپنے ولد کو اور مثال اُس شخص کی کہ دیکر پہیر لیوے مانند کتے کے ہی کہ کہاکر جب آسودہ ہو قے کرے اور پہر اپنی قے کہا جاوی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا امام شافعی نے حلال نہین کسیکو ہبہ کا لوٹا لینا مگر باپ کو حلال ہے جو بیٹے کو دیا ہو اُسکا لوٹا لینا اور استدلال کیا شافعی نے اسی حدیث سے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْقَدَرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ باب ہین قدر کے جو وارد ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

مترجم قدر بحرکت دال قضا و حکم اور نہایہ مین ہے کہ قدر وہ ہے جو حکم کیا باریتعالی شانہ نی اور سکون دال سے بہی آیا ہے اور لیلۃ القدر وہ رات ہی کہ جس مین حکم فرمایا اور اندازہ کیا اللہ تعالی نے کامونکا اور بندون کی رزق و عمر اور خیر و شر کا اور صراح مین ہے کہ قدر اندازہ کیا ہوا اللہ تعالے کا بندہ کی اوپر حکم سے اور اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ قضا و قدر دونون کے ایک ہی معنی ہین اور کبہی دونونمین فرق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ قضا حکم ازلی ہی اور قدر وقوع اُسکا اور اس معنے سے قضا سابق ہوئی قدر پر جیسا کہ فرمایا اللہ سبحانہ نے يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتٰبِ محو و اثبات عبارت ہے قدر سی اور عندہ ام الکتاب مین اشارہ ہی طرف قضا کی اور اسکے برعکس بہی اطلاق ہوتا ہے اور ایمان قدر پر لانے سی یہ مراد ہی کہ یقین کرین ہم کہ جو کچہہ عالم مین واقع ہوتا ہے خیر و شر سی یا افعال سے بندون کے اور سوا اسکے اور چیزون سے

سب تقدیر الٰہی سے ہے اور پروردگار تعالیٰ شانہ نے کائنات کو ازل میں اندازہ کر رکھا تھا اور کوئی ذرہ اُسکی تقدیر اور اندازہ سے باہر نہیں اور باوجود اسکی بندوں کو اپنے کام میں اختیار
بھی ہے کہ ثواب و عقاب اُسی پر مترتب ہوتا ہے اور تقدیر اور اختیار کے جمع ہونے میں جو اشکال ہے وہ کتب کلامیہ میں مذکور ہے اور جسکا جاننا یہاں ضروری ہے وہ اتنا ہی کہ آدمی میں
ایک صفت ہے کہ اُسے اختیار کہتے ہیں کہ دیدہ و دانستہ ایک فعل کو اُسکی ترک پر اختیار کرتا ہے اور کبھی اُسکی ترک کو فعل پر ترجیح دیتا ہے برخلاف حرکت مرتعش کے کہ اصلا اُسمیں
اختیار نہیں ہے پس مذہب جبریہ کا کہ کہتے ہیں حرکات آدمی کے مثل حرکات جماد کے ہے باطل ہے اور یہ خود مشاہدہ سے بھی معلوم ہوا اور کتاب و سنت کی گواہی سے بھی ثابت ہوا
کہ ہر چیز کا ازل میں اندازہ ہو چکا اور ہر چیز ارادہ اور مشیت الٰہی سے ظہور میں آتی ہی اور اس سے مذہب قدریہ کا کہ کہتے ہیں آدمی اپنے افعال کا آپ خالق ہے باطل ہو گیا پس حقیقت
حال درمیان قدر و جبر کے ہی جیسا کہ امام عارفین ابو عبد اللہ جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لا جبر ولا قدر ولکن امر بین امرین اور حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے خلق
و ایجاد اشیا میں اسباب و شرائط بطریق جریان عادت کے پیدا کئے ہیں جیسے کہ آگ جلانے کو اور پانی بجھانے کو اور کھانا کھانیکو اور تلوار سر اڑانیکو یہہ سب اُسکی خلق و ایجاد سے ہے
ولیکن اسمیں اسباب کو بھی دخل ہے پھر جب چاہی بغیر اسباب کے بھی جیسی چاہی پیدا کر دی اور چاہے تو باوجود جمعیت اسباب کے ایجاد نکرے آدمی اور قصد اور اختیار اسکا سبب ہے
اللہ تعالیٰ کی افعال پیدا کرنیکا اور پیدا کرنیوالا وہی ہے ہر چیز کا اور وجود اسباب و مسببات و شرائط اور مشروطات کا سب اسکے حیطۂ قضا و قدر میں داخل ہے اور اسکے قضا و قدر سے
منافات نہیں رکھتا اور امر و نہی کا مبنے ربوبیت اور عبودیت پر ہے اور ثواب و عقاب تصرف اُسکا ہے اپنے ملک میں يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيدُ وَلَا يُسْأَلُ عَمَّا
يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ انتہی ماذکرہ الشیخ فی شرح مشکوۃ) **بَابُ** مَا جَاءَ مِنَ التَّشْدِيدِ فِي الْخَوْضِ فِي الْقَدَرِ باب تقدیر میں خوض کرنے کی برائی میں **عَنْ** أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّمَا فُقِئَ فِي وَجْنَتَيْهِ الرُّمَّانُ
فَقَالَ أَبِهَذَا أُمِرْتُمْ أَمْ بِهَذَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِينَ تَنَازَعُوا فِي هَذَا الْأَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَلَّا تَتَنَازَعُوا فِيهِ **ترجمہ** روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہا نکلے ہم پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم بحث کر رہے تھے قدر میں سو غصہ ہوئے آنحضرت یہاں تک کہ سرخ ہو گیا آپکا منہہ ایسا کہ گویا توڑا ہے آپکے گالوں پر
انار کے دانوں کو پھر فرمایا آپنے کیا اسکا حکم کئے گئے ہو تم یا میں اسواسطے بھیجا گیا ہوں تمہاری طرف سوا کچھ نہیں ہے کہ ہلاک ہوئے ہیں جو تم سے اگلی قومیں جبکہ بحث کی انہوں
نے اس امر میں قسم دیتا ہوں میں تمکو کہ مت بحث و تکرار کرو تم اسمیں **ف** اس باب میں عمر اور عائشہ اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی
سند سے صالح مری کی روایت سے اور صالح مری کے بہت غرائب ہیں کہ وہ منفرد ہیں انکے ساتھ **بَابُ** **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى يَا آدَمُ أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ أَغْوَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ
آدَمُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ أَتَلُومُنِي عَلَى عَمَلٍ عَمِلْتُهُ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ قَالَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى **ترجمہ** روایت
ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تقریر کی آدم و موسیٰ نے سو کہا موسیٰ علیہما السلام نے اے آدم آپ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آپکو اپنے ہاتھ سے اور پھونکی اپنی
روح آپ میں پھر گمراہ کیا آپنے لوگوں کو اور نکالا انکو جنت سے فرمایا آپنے پھر جواب دیا حضرت آدم علیہ السلام نے کہ تم موسیٰ ہو کہ خاص کیا تمکو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے
واسطے کیا ملامت کرتے ہو مجھے اُس عمل پر کہ کیا میں نے حالانکہ لکھ رکھا تھا اسے اللہ تعالیٰ نے مجھپر آسمان و زمین کی پیدائش کے قبل فرمایا حضرت نے پھر جیت گئے آدم علیہ السلام
موسیٰ سے تقریر میں **ف** اس باب میں عمر اور جندب سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے یعنے سلیمان تیمی کی روایت سے جو مروی ہے اعمش سے اور روایت
کی بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور بعضوں نے سند میں یوں کہا ہے عن الاعمش
عن ابی صالح عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے ابی ہریرہ سے انہوں نے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** مسلم کی روایت
میں ہے کہ حضرت موسیٰ نے حضرت آدم کی تعریف میں یہ بھی کہا کہ تمکو سجدہ کیا فرشتوں نے اور بسایا اللہ تعالیٰ نے تمکو جنت میں اور آدم علیہ السلام نے موسیٰ کی تعریف میں یہ بھی
کہا کہ تم وہ موسیٰ ہو کہ دی تمکو الواح کہ اُسمیں بیان ہے ہر چیز کا اور قریب کیا تمکو پروردگار نے کانمیں باتیں کرنیکو پھر تمنے توراۃ میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے کتنی مدت پہلے میری پیدائش
کے کتنے سال آگے لکھا کہا موسیٰ علیہ السلام نے چالیس برس پہلے فرمایا آدم علیہ السلام نے پھر تمنے یہہ بھی پڑھا اُسمیں وَعَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَى انہوں نے کہا ہاں
باقی گفتگو وہی ہے جو اوپر مذکور ہوئی انتہی مگر اس حدیث میں ایک اشکال ہے تقریر اشکال یہ ہے کہ ہر فاسق و فاجر اسیطرح تقدیر سے تمسک کر کے کہہ سکتا ہی کہ مجھے ملامت

تقدیر میں خوض کرنے کی ممانعت

مت کرو جو کچھہ اللہ تعالی نے میرے واسطے لکھا تھا وہ مجھ سے صادر ہوا اور جواب سکا یہ ہے کہ یہہ کہنی والا دار التکلیف مین ہے کہ جاری ہین وہان احکام تکلیفیہ شرعیہ عقوبت زجر وتوبیخ سے اور اس لوم وعقوبت مین ایک فایدہ ہے اور وہ یہہ ہے کہ اسمین روکنا ہی اُس عاصی کو عصیان سے اور وہ محتاج ہی زجر کا جبتک کہ مرا نہین جیسی محتاج ہی یاد کا زہر کہانیکے بعد جبتک کہ مرا نہین بخلاف آدم علیہ السلام کے کہ اُنسے جبتک گفتگو ہوئی وہ خارج تہی دار تکلیف سے اور محتاج نتہی زجر و توبیخ کی بلکہ مغفور و مرحوم تہے اور کفارہ ہوچکا تہا اُنکے خطا کا اب زجر کرنا اُنکی خطا پر بیفایدہ ہی کہ بجز اُنکے خجل اور شرمندہ کرنیکے اور کچھہ حاصل نہین اور ظاہر ہے کہ جب وہ بہی دار تکلیف مین تہی سو قت متمسک اس قول کے ساتہ نہوے بلکہ عاجزانہ ربنا ظلمنا انفسنا کی سوا زبان پر کچھہ نہ لائی اور ابو الحسن قالسی نے کہا ہی کہ ارواح دونونکی آسمان مین جمع ہوئین اور وہان یہ تقریر ہوئی قاضی عیاض نے کہا ہی ممکن ہے کہ اللہ تعالی نے اُن دونونکی اشخاص کو مجسم کر دیا ہو اور ثابت ہے کہ لیلۃ الاسرا مین مجتمع ہوے انبیا علیہم الصلوۃ والسلام اسمانون مین اور بیت المقدس مین اور حضرت نے امامت کی اُنکی نماز مین اور احتمال ہے کہ موسی علیہ السلام زندہ ہون اور دار تکلیف مین اور آدم علیہ السلام عالم ارواح مین اور یہہ توجیہ فقیر کے نزدیک بہت پسندیدہ ہی اسلئی کہ اس صورت مین حضرت موسی نے مواخذہ خطا پر کیا یہ حق ہے دار التکلیف کا اور حضرت آدم نے جواب مین معذور کیا یہ حق ہے مغفور کا اور مناسب ہے دار السرور کی (خلاصہ از النووی)

باب ما جآء فی الشقاء والسعادۃ باب شقاوت اور سعادت کی بیان مین

عن عمر قال یا رسول اللہ ارأیت ما نعمل فیه أمر مبتدع او مبتدأ او فیما قد فرغ منه قال فیما قد فرغ منه یا ابن الخطاب وکل میسر اما من کان من اهل السعادة فانه یعمل للسعادة واما من کان من اهل الشقاء فانه یعمل للشقاء **ترجمہ** روایت ہے کہ حضرت عمر نے پوچہا کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے ہمکو کہ ہم جو عمل کرتے مین یہ ایک امر ہے نیا نکلا ہوا یا کہا یا شروع ہوا یا ایک امر ہی کہ فراغت ہوچکی ہے اُس سے فرمایا آپنے ایک امر ہی کہ فراغت ہوچکی ہے اُس سے اے ابن خطاب ہر ایک پر آسان کی گئی ہے وہ چیز کہ پیدا کیا گیا ہے وہ اُسکے لئی سو جو اہل سعادت سے ہی وہ عمل کرتا ہے واسطی سعادت کے اور جو اہل شقاوت سے ہی وہ عمل کرتا ہی واسطی شقاوت کے **ف** اس باب مین علی اور حذیفہ بن اسید اور انس اور عمران بن حصین سے بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عن علی قال بینما نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وهو ینکت فی الارض اذ رفع راسه الی السماء ثم قال ما منکم من احد الا قد علم قال وکیع الا قد کتب مقعده من النار ومقعده من الجنة قالوا افلا نتکل یا رسول اللہ قال لا اعملوا فکل میسر لما خلق له **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہا ایکدن ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہی اور آپ مین کرید رہے تہی یکبارگی آپنے سر اُٹہایا آسمانکی طرف پہر فرمایا کوئی تم سے ایسا نہین کہ جسکا حال معلوم نہو چکا ہو یعنے مقرر ہوچکا ہے کہ وہ دوزخی ہے یا جنتی کہا وکیع نی کوئی ایسا نہین ہے مگر کہ لکہی ہے جگہہ اُسکی دوزخ مین یا جگہہ اُسکی جنت سے کہا صحابہ نے پہر کیا بہروسہ کرین ہم یا رسول اللہ یعنی اپنے قسمت کی لکہے پر فرمایا آپنے نہین عمل کرو کہ ہر ایک آسان کیا گیا ہی اُس کام کے لئی کہ جسکی لئی وہ پیدا ہوا ہی **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** اول روایت مین حضرت عمر نے پوچہا کہ یہہ عمل جو ہم کرتے مین یہہ ایک امر ہے نیا الخ یعنے ہماری اعمال پہلے سی مقدر اور مکتوب ہوچکی مین کہ اُسکے موافق ظہور مین آتی ہین یا اول کچھہ تحریر و تقدیر نہ تہی تو حضرت نے جواب دیا کہ نہین پہلے سے مکتوب تہی اور اُسکی کتابت و اندازہ اور ہر صاحب عمل کا انجام و خمیازہ مقرر ہوچکا ہے اور دوسری روایت مین قولہ آپ زمین کرید رہی تہے یعنے جیسے کوئی تفکر کی حالت مین لکڑی وغیرہ سی زمین پر کچھہ نقش بناتا ہی قولہ ہر ایک آسان کیا گیا ہی الخ یعنے سعید کو اعمال صالحہ کی توفیق ہوتی ہے اور شقی کو اعمال سئیہ کی

باب ما جآء ان الاعمال بالخواتیم باب خاتمہ کے بیان مین

عن عبد اللہ بن مسعود قال ثنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وهو الصادق المصدوق ان احدکم یجمع خلقه فی بطن امه فی اربعین یوما ثم یکون علقة مثل ذلک ثم یکون مضغة مثل ذلک ثم یرسل اللہ الیه الملک فینفخ فیه الروح ویؤمر باربع یکتب رزقه واجله وعمله وشقی او سعید فوالذی لا اله غیره ان احدکم لیعمل بعمل اهل الجنة حتی ما یکون بینه وبینها الا ذراع ثم یسبق علیه الکتاب فیختم له بعمل اهل النار فیدخلها وان احدکم لیعمل بعمل اهل النار حتی ما یکون بینه وبینها الا ذراع ثم یسبق علیه الکتاب فیختم له بعمل اهل الجنة فیدخلها **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا روایت کی ہمسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور وہ سچے مین اور سچی کیے گئے یا سچی بات کہی گئی اُنسی اور وارد اسی وحی کے کہ جمع کیا جاتا ہے نطفہ کسیکا تم مین کا اُسکی پیٹ مین چالیس دن تک پہر ہوجاتا ہی وہ علقہ مثل اسکے پہر ہوجاتا ہی وہ مضغہ مثل اسکے یعنے چالیس چالیس روز کی بعد یہہ حالتین اُسکی بدلتی رہتی ہین پہر بہیجتا ہے اللہ تعالی اُسکی طرف ایک فرشتہ سو وہ پہونکتا ہی اُسمین روح اور حکم کیا جاتا ہے اسکو چار

شقاوت اور سعادت کا بیان

چیزونکا یعنے لکھتا ہی وہ رزق اُسکا اور موت اُسکی اور عمل اُسکا اور یہ کہ وہ شقی ہے یا سعید سو قسم ہے اُس پروردگار کی کہ کوئی معبود نہین سوا اُسکے کہ ایک تم مین کا کرتا ہی
کام جنت والون کے یہانتک کہ رہجاتا ہے اُسکے اور جنت کی بیچمین ایک ہاتھ کا فاصلہ پھر آگے بڑھتی ہی اُسکی تقدیر جو لکہی تہی سو خاتمہ کیا جاتا ہے اُسکا دوزخیون کے کام پر پھر
داخل ہوتا ہے وہ اُسمین اور ایک تم مین کا عمل کرتا ہے دوزخ والون کے یہانتک کہ رہجاتا ہے اُسکے اور دوزخ کے بیچ مین ایک ہاتھ پھر آگے بڑھتی ہی اُسکی تقدیر جو لکہی
تہی سو خاتمہ کیا جاتا ہے اُسکا جنت والون کے کام پر اور داخل ہوتا ہے وہ جنت مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہون نے یحیٰ
بن سعید سے اُنہون نے اعمش سے اُنہون نے زید بن وہب سے اُنہون نے عبداللہ بن مسعود سے کہا بیان فرمایا ہمسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ذکر کی حدیث مثل اُسکے اور
اسمین ابی ہریرہ اور انس سے بہی روایت ہے سنا مین نے احمد بن حسن سے کہا سنا مین نے احمد بن حنبل سے کہتے تہے نہین دیکہا مین نے اپنی دونون آنکہون سے یحیے بن سعید قطان
کی مثل یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی یہ شعبہ نے اور ثوری نے اعمش سے مانند اسکے روایت کی ہمسے محمد بن علا نے اُنہون نے وکیع سے اُنہون نے اعمش سی اُنہون نی زید
سے مانند اُسکے **بَابُ** مَا جَاءَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ باب اس بیان مین کہ ہر مولود پیدا ہوتا ہی فطرت پر **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْمِلَّةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُشَرِّكَانِهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ هَلَكَ قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ
بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ بِهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر مولود پیدا ہوتا ہے اوپر ملت اسلام کے سو ماں باپ اُسکی یہودی کردیتی ہین اُسکو اور نصرانی
کردیتے ہین اُسکو اور مشرک کردیتے ہین اُسکو عرض کیا یارسول اللہ جو ہلاک ہوگیا اس سے پہلے یعنی قبل بلوغ کی اور یہودی نصرانی ہونیسے پہلے فرمایا آپنے کہ اللہ تعالی
خوب جانتا ہی کہ اگر وہ بڑے ہوتے تو کیا عمل کرتے **ف** روایت کی ہمسے ابو کریب اور حسین بن حریث نے دونون نے وکیع سے اُنہون نے اعمش سے اُنہون نے ابی صالح سے اُنہون نے
ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی معنو مین اور اُسمین ملت کی جگہہ فطرت کہا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی ہی شعبہ وغیرہ نے اعمش
سے اُنہون نے ابی صالح سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے یولد علی الفطرۃ **مترجم** ہر مولود پیدا ہوتا ہی ملت اسلام پر یا فطرت پر اور
فطر اور فطر لغت مین چیرنا ہے اور نو پیدا کرنا اور پیدا کرنا ہے اور معنی فطرت کے یہان خلقت و ہیئت انسانی ہے کہ جس پر مخلوق ہوا ہے انسان اور مستعد اور آمادہ ہے بسبب اُس ہیئت کے معرفت
حق اور قبول احکام اور اختیار دین اسلام کے لئے اور طیار ہی تمیز کرنیکو حق اور باطل مین اسلئے کہ ودیعت رکہی ہے اُسمین صفت عقل کی اور مرکب کیا ہے اُسکو اُن
جوہر ذات مین کہ اُسکی وجہ سے قادر ہوتا ہی قبول حق پر اگر نظر صحیح اور فکر و غور کرے اور عوارض و موانع نا آوین اور وہی موانع کا بیان ہے فابواہ یہودانہ سی آخر تک قولہ
کہ اگر وہ بڑے ہوتی کیا عمل کرتے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ و بہشت مین جانا منوط بعمل ہے اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ آپنے فرمایا پیدا کیا اللہ تعالی
نے ایک گروہ کو جنت کے لئے اور وہ اصلاب آبا مین ہین اور پیدا کیا ایک گروہ کو دوزخ کے لئے اور وہ اصلاب آبا مین ہین اور اجماع اہل دین کا اسپر منعقد ہوا ہے کہ اطفال
مسلمانون کے بہشت مین ہین اور کفار کے اطفال مین تین قول ہین اول جانا دوزخ مین دوسرے توقف تیسرے جانا بہشت مین اور یہی قول صحیح ہے اسلئے کہ ضرورۃً
معلوم ہے کہ اللہ تعالے بیگناہ لیکو عذاب نکریگا اور اس حدیث مین آپنے تفویض کیا اُنکے حال کو باری تعالی کی علم پر پس صواب یہ ہے کہ صدور اس قول کا حضرت نبوت سی قبل
اُسکے تہا کہ اللہ تعالی وحی کرے آپکی طرف کہ اطفال مشرکین بہی جنت مین جاوینگے اور بعد اُسکے وحی آئی کہ وہ جنتی ہین اور ماں باپ اُنکی اگر مسلمان ہین تو وہ اُنکی شفیع
ہین وکذا ذکر الشیخ فی شرح مشکوۃ **بَابُ** مَا جَاءَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ باب اس بیان مین کہ قدر کو رد نہین کرتے مگر دعا **عَنْ** سَلْمَانَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ **ترجمہ** روایت ہے سلمان سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی نہین
رد کرتی ہی قضا کو کوئی چیز مگر دعا اور نہین بڑہاتی ہے عمر کو مگر نیکی **ف** اسباب مین ابی اسید سی بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر
یحیی بن ضریس کی روایت سے اور ابو مودود دو ہین ایک کو اُنمین سے فضہ کہتے ہین اور دوسرے کو عبدالعزیز بن ابی سلیمان اور ایک اُنمین سے بصری ہین اور دوسرے مدنی اور دونو
ایک زمانہ مین تہے اور ابو مودود جنہون نے یہ روایت کی ہے وہ فضہ بصری ہین **مترجم** اس حدیث مین مبالغہ ہے تاثیر دعا کا اور دفع بلا کا گویا مراد یہ ہے کہ اگر ممکن ہوتا قضا
کا کسی چیز سے لوٹ جانا تو سوا دعا کے کوئی ایسی چیز نہ تہی اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد رد قضا سے آسان اور سہل ہوجانا ہے مرد کیتر الدعا پر کہ گویا قضا نازل ہی نہین ہوئی
اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد قضا سی بلا ہی کہ اُسکے مکروہ ہونی اور اُس سے ایذا اُٹھانے سی آدمی ڈرتا ہی اور پرہیز کرتا ہی مگر یہ سب تکلف ہے معنی تحقیقی یہ ہین کہ مراد قضا سی قضاے

معلق ہے اور وہ قضا ہی کہ جسکا رد ہو جانا بسبب دعا کے علم الٰہی میں مقدر ہو چکا ہے اسلئے کہ قضا منافات نہیں رکھتی ترتب مسببات سی اسباب پر اور یہ سب قضا ہی اور قضا میں ہو چکا ہے کہ یہ بلا اس دعا سے رد ہو جاویگی اگر کہیں پہر اس کلام سے کیا فائدہ ہوا آخر جو قضا میں ہے وہی وقوع میں آیا تو جواب اسکا یہ ہے کہ شاید مبالغہ اثر دعا میں منظور ہو جیسا کہ اوپر بیان ہوا انتہی **بَابُ** مَا جَاءَ اَنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اِصْبَعَيِ الرَّحْمٰنِ باب اس بیان میں کہ قلوب رحمان کی دو انگلیوں میں ہیں **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهٖ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ شَاءَ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا کہ تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر فرماتی تہی اے مقلب القلوب ثابت رکہہ میرے دلکو اپنے دین پر سو کہا میں نے اے نبی اللہ کے ایمان لائے ہم آپ پر اور اس چیز پر کہ آپ لائے پہر آپ ڈرتے ہیں ہمپر فرمایا ہان دل دو انگلیوں میں ہیں اللہ کے انگلیوں میں سے پہیرتا ہے اسکو جیسا چاہتا ہے **ف** اس باب میں نواس بن سمعان اور ام سلمہ اور عائشہ اور ابی ذر سے بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی کئی لوگون نے اعمش سے انہون نے ابوسفیان سے انہون نے انس سے اور روایت کی بعضون نے اعمش سے انہون نے ابی سفیان سے انہون نے جابر سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی سفیان کی انس سے صحیح تر ہے **بَابُ** مَا جَاءَ اَنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ باب دوزخیون اور جنتیون کی کتابونکے بیان میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهٖ كِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِيْ فِيْ شِمَالِهٖ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا فَقَالَ اَصْحَابُهٗ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ وَاِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا نکلی ہم پر رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے ہاتہ میں دو کتابیں تہیں پہر فرمایا تم جانتے ہو کہ کیا ہیں یہ دونون کتابیں کہا ہمنے نہیں یا رسول اللہ مگر آپ خبر دیوین ہمکو سو فرمایا آپنے اس کتاب کو جو انکے داہنی ہاتہ میں تہی یہہ کتاب ہے رب العالمین کیطرف سے اسمین نام ہیں جنت والون کے اور نام ہیں انکے باپ دادونکی اور انکی قبیلونکے پہر میزان لگائی گئی ہے اسکی آخر میں پہر نہ بڑہینگے اسمین اور نہ گہٹینگے اسسے ہرگز پہر فرمایا اسکو جو انکے بائین ہاتہ میں تہی یہہ کتاب ہے رب العالمین کیطرف سے اسمین نام ہیں دوزخ والون کے اور نام ہیں انکے باپ دادونکے اور انکے قبیلونکے پہر میزان لگادی گئی ہے اسکے آخر میں سو نہ بڑہینگے اسمین اور نہ گہٹینگے اسسے ہرگز سو کہا اصحاب نے پہر کیا فائدہ ہے عمل سے یا رسول اللہ بیشک یہہ تو ایک ایسا امر ہے کہ فراغت ہو چکی ہے اس سے یعنے دوزخی جنتی جب مقرر ہو چکے پہر عمل سے کیا حاصل فرمایا آپنے متوسط چال چلو سیدہے رہو اور ہوا کے قریب ہوتے جاؤ اسلئے کہ جنت والا ختم کیا جاویگا عمل پر جنت والونکے اور اگرچہ عمل کرے قبل خاتمہ کے کیسا ہی عمل اور دوزخ والا ختم کیا جاویگا دوزخ کے عمل پر اگرچہ عمل کرے قبل خاتمہ کیسا ہی عمل پہر اشارہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور پہینکدیا ان دونون کتابون کو پہر فرمایا فارغ ہو چکا تمہارا رب بندون سے ایک فرقہ جنت میں ہی اور ایک فرقہ دوزخ میں **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اِسْتَعْمَلَهٗ فَقِيْلَ كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُوَفِّقُهٗ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالی جب چاہتا ہی کسی بندہ کی بہلائی عمل میں لگاتا ہے اسکو پوچہا کیسا عمل میں لگاتا ہے یا رسول اللہ فرمایا توفیق دیتا ہی اسکو عمل نیک کی قبل موت کی **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** یہہ دو کتابونکا ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں یا تو تشبیہ و تمثیل ہے کہ ایک امر معنوی کو آپنے تشبیہ دی امر محسوس سے تاکہ ذہن سامع میں مضمون اسکا بخوبی آجاوے اور کشاکش وہم سے مفہوم سخن کو نجات ہووے اور اہل مشاہدہ کہتی ہیں کہ یہہ دونون کتابیں خارج میں موجود و محسوس تہین بلکہ صحابہ کرام نے بہی دیکہیں مگر مضمون پر اطلاع بغیر آنحضرت کے فرمانے حاصل نہوئی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال **بَابُ** مَا جَاءَ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَ

لا ھامۃ باب عدوے اور صفر اور ہامہ کی نفی میں **عن** ابن مسعودٍ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا یعدی شیئٌ شیئاً فقال اعرابیٌ یا رسول اللہ البعیر اجرب الحشفۃ ندبنہ فیجرب الابل کلھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن اجرب الاول لا عدوی ولا صفر خلق اللہ کل نفسٍ فکتب حیاتھا ورزقھا ومصائبھا **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سے کہا کہ کھڑے ہوئے ہماری درمیان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یعنی خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا نہیں لگجاتی ہی کسی کی بیماری کسی کو سو کہا ایک اعرابی نی یا رسول اللہ ایک اونٹ جسکی فرج میں کھجلی ہو جب خطیق میں آتا ہے کھجلی والا کر دیتا ہی سب اونٹوں کو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پھر کسکی کھجلی لگے پہلی اونٹ کو ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی اور نہ صفر ہے پیدا کیا اللہ تعالے نے ہر جان کو اور لکھی اسکی زندگی اور رزق اور مصیبتیں **ف** اس باب میں ابی ہریرہ اور ابن عباس اور انس سے بھی روایت ہے اور سنا میں نے علی بن مدینی سے کہتے تھے اگر مجھے قسم دلائی جاوے رکن اور مقام کے بیچمیں تو میں قسم کہاؤں میں نی نہ دیکھا کسیکو علم میں زیادہ عبدالرحمن بن مہدی سے **مترجم** تحقیق عدوی اور صفر کی اور ہامہ اور غول اور انواء کی کتاب الطب کے آخر میں گذری اور تطبیق حدیث عدوی کے ساتھ حدیث فرّ من المجذوم کی بھی کتاب الاطعمہ میں گذری فلا نطیل باعادتہا

باب ما جاء فی الایمان بالقدر خیرہ وشرہ باب تقدیر پر ایمان لانے کے بیان میں **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن عبدٌ حتی یؤمن بالقدر خیرہ وشرہ وحتی یعلم ان ما اصابہ لم یکن لیخطئہ وان ما اخطاہ لم یکن لیصیبہ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نی نہیں مومن ہوتا کوئی بندہ یہانتک کہ ایمان لاوے ساتھ تقدیر کے کہ خیر و شر سب تقدیر سے ہے اور یہانتک کہ یقین کرے کہ جو کچھ پہونچا اسکو اس سے خطا کرنیوالا نہ تہا اور جسنی خطا کی اس سے وہ ہرگز اسکو پہنچنے والا نہ تہا **ف** اس باب میں عبادہ اور جابر اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے جابر کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسی مگر عبداللہ بن میمون کی اسناد سی اور عبداللہ بن میمون منکر الحدیث ہی **عن** علیٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن عبدٌ حتی یؤمن باربعٍ یشھد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ بعثنی بالحق ویؤمن بالموت ویؤمن بالبعث بعد الموت ویؤمن بالقدر **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں مومن ہوتا کوئی شخص جبتک ایمان نہ لاوے چار چیزوں پر اول گواہی دیوے کہ کوئی معبود بحق نہیں سوا اللہ عز وجل کے اور میں رسول ہوں اللہ تعالے کا بہیجا اسنے مجھے حق کے ساتھ دوسرے ایمان لاوے موت پر یعنی فنا ہی کرے اسکی عقاید صحیحہ اور اعمال صالحہ سے تیسرے ایمان لاوے موت کے بعد زندہ ہونے پر اور حشر ونشر پر چوتھی ایمان لاوے تقدیر پر کہ خیر و شر سب تقدیر ہی سے ہے **ف** روایت کی ہمسے محمود بن غیلان نے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے شعبہ سے مانند اسکے لیکن کہا ربعی نے روایت ہے ایک مرد سے وہ روایت کرتے ہیں علی سے اور حدیث ابی داؤد کی جو شعبہ سے مروی ہے میرے نزدیک صحیح تر ہے نضر کی حدیث سے اور اسیطرح روایت کی ہے کئی لوگوں نے منصور سے انہوں نے ربعی سے انہوں نے علی سے روایت کی ہمسے جارود نے کہا سنا میں نے وکیع سے کہ کہتے تھے خبر پہونچی ہے مجھے کہ ربعی بن حراش نے کبھی جھوٹ نہ بولا اسلام میں ایکبار بھی

باب ما جاء ان النفس تموت حیث ما کتب لھا باب اس بیان میں کہ ہر شخص کی موت وہیں آتی ہے جہاں لکھی تھی **عن** مطر بن عکامس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قضی اللہ لعبدٍ ان یموت بارضٍ جعل لہ الیھا حاجۃ **ترجمہ** روایت ہے مطر بن عکامس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ حکم فرماتا ہے اللہ تعالے کسی بندہ کی لئے مرنیکا کسی زمین میں مقرر کر دیتا ہی اسکے لئے وہاں کوئی حاجت یعنی وہ اس حاجت کے لئے وہاں جاتا ہی اور مر جاتا ہے **ف** اس باب میں ابی عزہ سی بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مطر بن عکامس کی کوئی حدیث ہم نہیں جانتے سوا اس حدیث کے روایت کی ہمسے محمود بن غیلان نے انہوں نے مومل اور ابی داؤد حفری سے انہوں نے سفیان سے مانند اسکی روایت کی ہمسے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے اور معنی دونوں کی روایتوں کے ایک ہی ہیں دونوں نے کہا روایت کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابی الملیح سے انہوں نے ابی العزہ سے انہوں نی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تقدیر کرتا ہے اللہ تعالے کسی بندے کے لئے مرنا کسی زمین میں مقرر کرتا ہے اسکی لئے کوئی حاجت طرف اسکی یا الیھا حاجۃ کی جگہ بھا حاجۃ کہا یہ شک راوی کا ہے یہ حدیث صحیح ہے اور ابو عزہ کو صحبت ہے یعنی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور نام انکا یسار بن عبد ہے اور ابو الملیح ابن اسامہ کا نام عامر بن اسامہ ہے اور اسامہ بیٹے ہیں عمیر ہذلی کے

باب ما جاء لا ترد الرقی والدواء من قدر اللہ شیئاً باب اس بیان میں کہ رقیہ اور دوا اللہ کی تقدیر کو نہیں لوٹتی

عَنْ اَبِیْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَیْتَ رُقًی نَسْتَرْقِیْهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰی بِهٖ وَتُقَاةً نَتَّقِیْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَیْئًا قَالَ هِیَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی خزامہ سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہ ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی بھلا خبر دیجئے ہمکو کہ رقیہ جنسی جہاڑ پہونک کرتے ہیں ہم اور دوائیں جنسی علاج کرتے ہیں ہم اور وہ بچاؤ کی چیزیں جنسے بچاؤ اپنا کرتے ہیں ہم یعنے مثل زرہ اور سپر کے کیا لوٹا دیتے ہیں یہہ اللہ کی تقدیر میں سے کچہہ فرمایا آپنے یہہ خود اللہ تعالی کی تقدیر سے ہیں **ف** یہ حدیث ایسی ہی کہ نہیں جانتی اسی ہم مگر زہری کی روایت سے روایت کی کئی شخصوں نے یہہ حدیث سفین سے انہوں نی زہری سی انہوں نے ابی خزامہ سے انہوں نے اپنی باپ سے اور یہہ صحیح تر ہے اسیطرح روایت کی کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے ابی خزامہ سے انہوں نی اپنی باپ سے **مترجم** یعنے یہہ سب چیزیں اللہ کی تقدیر سی بنی ہیں اور انمیں اور انکی مقاصد و اغراض میں علاقہ سبب اور مسبب کا ہی کہ اللہ تعالی نے انکو سبب ٹہیرایا ہی پہر وہ مسبب الاسباب انکے بعد مسبب کو ظاہر فرماتا ہی اور جہاں چاہتا ہی باوجود سبب کے مسبب کا ظہور نہیں کرتا اور جب چاہتا ہی بغیر سبب کی مسبب کو ظاہر فرماتا ہی یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ اوسکی شان ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْقَدَرِیَّةِ باب قدریوں اور مرجیوں کی مذمت میں **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِیْ لَیْسَ لَهُمَا فِی الْاِسْلَامِ نَصِیْبٌ اَلْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِیَّةُ **ترجمہ** روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گروہ ہیں میری امت کے کہ انکو حصہ نہیں اسلام میں کچہہ ایک مرجیہ دوسرے قدریہ **ف** اسبابمیں عمر اور ابن عمر اور رافع بن خدیج سی بھی روایت ہی یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہمسے محمد بن رافع نے انہوں نے محمد بن بشر سے انہوں نے سلام بن ابی عمرۃ سے انہوں نے عکرمہ سی انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا محمد بن رافع نی اور روایت کی ہمسے محمد بن بشر نی انہوں نے علی سے انہوں نے نزار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **مترجم** مرجیہ ایک فرقہ ہے فرق ضالہ میں سی کہ اعتقاد رکہتا ہی کہ افعال سب اللہ تعالی کی تقدیر سے ہیں اور بندے کو کسیطرح کا مطلق اختیار نہیں بلکہ جمادات کی طرح اپنے افعال میں مجبور محض ہے اور کہتے ہیں کہ ایمان کی ساتہ کوئی معصیت ضرر نہیں کرتی جیسے کفر کی ساتہ کوئی طاعت نفع نہیں دیتی (لمعات) اور قدریہ منکران تقدیر ہیں کہتی ہیں کہ افعال عباد مخلوق عباد ہیں کہ بقدرت انکی مخلوق ہوے ہیں نہ بقدرت و ارادہ الہی اور انکو قدریہ اسی لئی کہتی ہیں کہ انہوں نے عقیدہ تقدیر میں افراط کی جیسے مرجیوں نے تفریط کی اور مرجیہ کو مرجیہ اسلئے کہتی ہیں کہ انہوں نے رجا میں افراط کی یعنے کہا کہ مومن کو کوئی گناہ نقصان نہیں کرتا ہی اور عقیدہ اہل سنت کا بین الافراط والتفریط ہے اور بین الغالی والجافی چنانچہ کچہہ تفصیل اسکی ابتدای باب میں گذری

بَابُ **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّیْرِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰی جَنْبِهٖ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِیَّةً اِنْ اَخْطَاَتْهُ الْمَنَایَا وَقَعَ فِی الْهَرَمِ حَتّٰی یَمُوْتَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن الشخیر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تصویر بنائی گئی ابن آدم کی اسطرح کہ اسکے بازو میں ننانوی موتیں ہیں اگر بچا وہ ان موتوں سے تو گرفتار ہوا بڑہاپے میں یہانتک کہ مرے **ف** یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سی اور ابو العوام کا نام عمران قطان ہے **مترجم** منیہ یعنے موت اور مراد اس سے بلیات و آفات مہلکہ ہیں کہ ہر ایک میں ہلاکت اور فنا متصور ہے اگر ان سب بلیات و آفات سے بچا تو بڑہاپے کی بلا میں گرفتار ہوا پیری صد عیب چنین گفتہ اند رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی ہرم یعنے بڑہاپے سے اپنی دعوات میں پناہ مانگی ہے اور اللہ تعالی نے لِکَیْلَا یَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَیْئًا بوڑہوں ہی کی شان میں ارشاد کیا ہے شاید یہہ مثل یہیں سے لوگوں نی نکالی ہے کہ بوڑہا بالا برابر ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِی الرِّضَاءِ بِالْقَضَاءِ باب رضا بالقضا کی بیان میں **عَنْ** سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَی اللّٰهُ لَهٗ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْکُهُ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ سَخَطُهٗ بِمَا قَضَی اللّٰهُ لَهٗ **ترجمہ** روایت ہے سعد سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سعادت سے ابن آدم کے ہی راضی رہنا اسکا اللہ کی تقدیر پر اور شقاوت سے ابن آدم کے ہی اللہ سے طلب خیر نکرنا اور شقاوت سے ابن آدم کے ہے اللہ کی تقدیر سے ناراض ہونا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر محمد بن ابی حمید کی روایت سے اور انکو حماد بن ابی حمید بہی کہتے ہیں اور وہ ابو ابراہیم مدنی ہیں اور وہ اہل حدیث کے نزدیک قوی نہیں

بَابُ قدریوں پر سلام نکرنیکے بیان میں **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا یُقْرِئُ عَلَیْکَ السَّلَامَ فَقَالَ اِنَّهٗ بَلَغَنِیْ اَنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ کَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّی السَّلَامَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوْ فِیْ اُمَّتِیْ اَلشَّکُّ مِنْهُ خَسْفٌ اَوْ مَسْخٌ اَوْ قَذْفٌ فِیْ اَهْلِ الْقَدَرِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ آئی انکے

ایک شخص اور کہا کہ فلانا تمکو سلام کہتا ہی سو کہا ابن عمر نے کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ اُسنے نیا عقیدہ نکالا ہی دین میں پھر اگر اُسنے نیا عقیدہ نکالا ہو دین میں تو میرا
سلام اُسکو نکہنا اسلئے کہ مینے سنا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے اس امت مین یا میری امت مین راوی کو شک ہے خسف ہوگا یا مسخ یا قذف منکران
قدر مین **ف** یہ حدیث صحیح ہی حسن ہے غریب ہے اور ابو صخر کا نام حمید بن زیاد ہے **عَنْ** عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي
رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ أَهْلَ الْبَصْرَةِ يَقُولُونَ فِي الْقَدَرِ قَالَ يَا بُنَيَّ أَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَإِ الزُّخْرُفَ قَالَ فَقَرَأْتُ حٰمٓ وَالْكِتَابِ
الْمُبِينِ إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ قَالَ أَتَدْرِي مَا أُمُّ الْكِتَابِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
قَالَ فَإِنَّهُ كِتَابٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاءَ وَقَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْأَرْضَ فِيهِ إِنَّ فِرْعَوْنَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَفِيهِ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ قَالَ
عَطَاءٌ فَلَقِيتُ الْوَلِيدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ مَا كَانَتْ وَصِيَّةُ أَبِيكَ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ دَعَانِي
فَقَالَ يَا بُنَيَّ اتَّقِ اللّٰهَ وَاعْلَمْ أَنَّكَ لَنْ تَتَّقِيَ اللّٰهَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ فَإِنْ مُتَّ عَلَى غَيْرِ هٰذَا دَخَلْتَ النَّارَ إِنِّي
سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ اكْتُبْ قَالَ مَا أَكْتُبُ قَالَ اكْتُبِ الْقَدَرَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ
إِلَى الْأَبَدِ **ترجمہ** روایت ہے عبد الواحد بن سلیم سے کہا اُنہوں نے کہ آیا مین مکہ مین اور ملاقات کی مینے عطا بن ابی رباح سے اور کہا مینے اُنسے اے ابو محمد اہل بصرہ کچھہ
کہتے ہیں تقدیر مین یعنی بر سبیل انکار کچھہ کہتے ہیں کہا اُنہوں نے اے بیٹے میرے کیا تو قرآن پڑھتا ہی کہا مینے کہ ہان فرمایا پڑھ تو سورہ زخرف پھر پڑھی مینے حٰم سے
علی حکیم تک تو فرمایا اُنہوں نے کیا جانتا ہے تو کیا ہے ام الکتاب کہا مینے اللہ اور رسول خوب جانتا ہی فرمایا وہ ایک کتاب ہے کہ لکھی اللہ نے آسمان پیدا کرنے
سے پہلے اور زمین پیدا کرنے سے پہلے اُسمین لکھا ہے کہ فرعون دوزخیون مین سے ہے اور اُسمین لکھا ہی کہ ٹوٹ گئی دونون ہاتہ ابی لہب کے اور ٹوٹ گیا وہ آپ کہا
عطا نے پھر ملا مین ولید بن عبادہ بن صامت سے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر پوچھا مینے اُنسے کیا تھی وصیت تمہاری والد کی موت کی وقت
کہا اُنہوں نے بلایا مجھکو اور کہا اے میرے بیٹے ڈر اللہ سے اور جان رکھہ تو نہ ڈریگا اللہ سے یہانتک کہ ایمان لاوے تو اُسپر اور ایمان لاوے تقدیر پر کہ خیر و شر سب اُسی سے ہے سو اگر
مر جاوے تو سوا اس عقیدے پر داخل ہوا تو دوزخ مین بیشک مینے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ پہلے جو پیدا کیا اللہ تعالی نے قلم ہی پھر فرمایا اُسکو لکھہ عرض
کی اُسنے کیا لکھون فرمایا لکھہ اندازہ ہر چیز کا جو ہو چکی اور جو ہونیوالی ہے ابد تک یعنی قیامت تک **مترجم** اُن آیتون کے معنے یہ ہین قسم ہی کتاب مبین کی ہمنے کیا ہے
اس کتاب کو قرآن عربی تاکہ تم سمجھو اور بیشک وہ ام الکتاب مین ہمارے نزدیک بلند قدر حکمت بھرا ہے اور ام الکتاب سے مراد لوح محفوظ ہی ام الکتاب اُسکو اسلئے کہا کہ
وہ اصل ہے سب کتب کی جیسے ماں اصل ہوتی ہے اولاد کی ابن عباس سے مروی ہے کہ صدر مین اس لوح کے مرقوم ہے کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ تعالی کے اکیلا ہے
دین اُسکا اسلام ہے اور محمد بندہ اُسکا ہی اور رسول اُسکا جو ایمان لایا اللہ عز وجل پر اور سچا جانا اُسکے وعدے کو اور اطاعت کی اُسکی رسولونکی داخل ہوا جنت مین
اور کہا ابن عباس نے لوح محفوظ ایک تختہ ہے موتی کا سفید طول اُسکا ہے برابر آسمان و زمین کے اور چوڑان اُسکی مشرق سے مغرب تک کنارہ اُسکی در و یاقوت
کے ہین اور دونون دفتی اُسکے یاقوت سرخ سے ہی اور قلم اُسکا نور ہے اور کلام اُسکا قدیم ہے اور ہر شئی اُسمین لکھی ہوئی ہے اور بعضونے کہا ہے اعلا اُسکا عرش مین
لٹکا ہوا ہے اور اصل اُسکی ایک فرشتے کے گود مین ہے اور مقاتل نے کہا ہی لوح محفوظ عرش کے داہنی طرف ہے (بغوی) اور ابد سے مراد قیامت ہے نہ وہ زمانہ کہ جسکی نہایت
نہو اسلئے کہ انحصار لا انتہا چیز کا فی الحال محال ہے چنانچہ در منثور مین اسکی تصریح وارد ہوئی ہے کہ مروی ہے ابی ہریرہ سے کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے تھے پہلے جو چیز بنائی اللہ تعالی نے قلم ہے پھر نون یعنے دوات پھر فرمایا قلم سے لکھہ اُسنے کہا کیا لکھون فرمایا لکھہ ما کان و ما ہو کائن الی یوم القیمۃ یعنی جو
ہوا اور ہونیوالا ہے قیامت کی دن تک (مرقاۃ) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَدَّرَ اللّٰهُ الْمَقَادِيرَ
قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُنہوں نے سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
اندازہ کیا اللہ تعالے نے مخلوقات کا آسمان اور زمین پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس پیشتر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ
مُشْرِكُوا قُرَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَاصِمُونَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ

لوح محفوظ کا بیان

سَقَرَ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ آئی مشرکین قریش کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس جھگڑتی ہوے تقدیر مین سو اتری یہہ آیت یوم یسحبون سے اخیر تک یعنے جسدن گھسیٹے جاوینگے آگ مین اپنی مونہون پر اور کہینگے اُنسی فرشتے چکھو مزہ دوزخ کا ہمنے جو پیدا کیا سو تقدیر کے ساتھہ **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہی **مترجم** اس آیۂ کریمہ مین تصریح ہی اثبات تقدیر کی اور تصریح ہی اسکی کہ تقدیر عام ہے اور سب کچھہ اندازہ کیا ہوا ہے اللہ تعالے کا اور معلوم ہے اوسکو اور کوئی مخلوق اُسکے اندازہ سی باہر نہین انتہی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَبْوَابُ الْفِتَنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب مین فتنون کے جو وارد ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

مترجم - **مقدمہ** فتن جمع ہے فتنہ کی جیسے محن جمع ہے محنت کی بمعنی آزمایش اور خوش رکہنا کسی شے کا اور فریفتہ ہونا اُسپر اور بگراہ ہونا اور گمراہ کرنا اور گناہ اور کفر اور فضیحت اور عذاب اور پگھلانا سونا چاندی کا اور جنون اور محنت اور مال اور اولاد اور اختلاف آدمیونکی رایونمین اور فعل اسکا باب نصر ینصر سے آتا ہی اور فتن بفتح فا و سکون تا حال و گونہ اسی سے ہے قول عرب کا اَلْعَيْشُ فَتْنَانِ یعنے عیش دو قسم ہے شیرین اور تلخ اور تفتین فتنہ مین ڈالنا کسیکو اور یہی معنی ہین افتتان کے (منتہی) اور بناہ مانگی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فتنۂ دنیا اور فتنۂ قبر اور فتنۂ دجال اور فتنۂ غنی و فقر اور فتنۂ محیا و ممات اور فتنۂ نار وغیرہ سی اور فتنۂ دنیا یہہ ہے کہ محبت مین اُسکی اللہ کو بہول جانا اور حرام و حلال مین پرہیز نکرنا اور اُسکی زینت اور لذات و شہوات مین مشغول ہوکر لذت ذکر و مناجات سے محروم رہنا اور تدبیر آخرت سے غافل ہو جانا اور اسکو اپنا گھر اور وطن ٹھیرانا اور سرای فانی نجاننا اور بازار آخرت نہ سمجھنا اور معبر نجاننا اور فتنۂ قبر سوال ہے منکر و نکیر کا اور عذاب ہے عرض نار کا غدوا و عشیا اور حسرت ہے ذہاب عمر اور دولت و مال و جاہ و حشم پر اور غم ہے عزیز و اقارب کے فراق اور جدائی کا الی غیر ذلک من التکالیف و الشدائد اور فتنۂ دجال بچلنا ہے دین سی اور پہسلنا ہی صراط مستقیم سے اور سستی و تہاون ہی ادائی فرائض و واجبات مین اور گہس جانا ہے عقاید فاسدہ اور اعمال کاسدہ کا قلوب عوام و خواص مین اور غافل ہو جانا ہی اکثر ناس کا کتاب و سنت سی بلکہ طعن کرنا اُسکی متمسکین اور عاملین پر اور مشغول ہونا ایک جم غفیر کا معازف و مزامیر مین اور غنا اور لبس حریر مین اور کثرت زنا کی اور قلت علم و حیا کی اور رفع امانت قلوب سے اور کثرت شرب خمر کی اور وفور مسکرات کا اور ہجوم مغنیات کا اور نفرت طبع جات صالحات سے اور رغبت زانیات سی الی غیر ذلک من الفتن ما ظہر منہا و ما بطن اور فتنۂ غنی ریجھنا ہے مال پر اور معجب ہے اپنی حال پر اور حقیر جاننا فقیر کا اور مداہنت فی الدین کرنا امیر سے اور مجالست امرا کی اور مجانبت غربا سے اور غفلت و بطر آخرت سی اور قلت فرصت عبادت کے لئی الی غیر ذلک من الآفات و البلیات اور فتنۂ فقر راضی نرہنا تقدیر پر اور معترض ہونا تقسیم رب قدیر پر اور پریشانی قلت کی اور کثرت خیالات فاسدہ اور افکار کاسدہ کی یہانتک کہ خوف ہے اُسمین کفر کا معاذ اللہ من ذلک اور فتنۂ محیا جو کچہہ مذکور ہوا سوائے فتنۂ قبر کے اور فتنۂ ممات شدت سکرات کی اور سوء خاتمت اور ظلم فی الوصیت وغیر ذلک اور فتنۂ نار احراق اور عذاب اُسکا اور تبدیل جلود محرقہ مکرر سہ کرر آناً فآناً اعاذنا اللہ من ذلک کلہا

باب ما جاء لا يحل دم امرء مسلم الا باحدى ثلث

باب حرمت مین خون مسلم کے **عَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ زِنًى بَعْدَ اِحْصَانٍ اَوْ اِرْتِدَادٍ بَعْدَ اِسْلَامٍ اَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهٖ فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِيْ اِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ فَبِمَ تَقْتُلُوْنِیْ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ عثمان بن عفان چڑہی کوٹھے پر اُن دنونمین کہ وہ بیٹہہ رہی تہی اپنے گھر مین بخوف اہل فتنہ اور فرمایا قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ تعالے کی کیا تم نہین جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین خون کسی مرد مسلمان کا مگر تین باتون کے عوض اول زنا ہی احصان کے بعد دوسرے مرتد ہونا ہے اسلام کے بعد تیسرے مار ڈالنا کسیکا ناحق پس قتل کیا جاتا ہے وہ شخص اُسکے بدلی سو قسم ہے اللہ تعالے کی نہین زنا کیا مینے جاہلیت مین اور نہ اسلام مین اور نہ مرتد ہوا مین جب سے کہ بیعت کی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور نہ قتل کیا مینے کسی نفس کو کہ حرام کیا ہو اللہ نے قتل اُسکا سو تم کسکی عوض مین مجھے قتل کرتے ہو **ف** اس باب مین ابن مسعود اور عائشہ اور ابن عباس سے روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یحیی بن سعید سے یہہ حدیث اور مرفوع کیا اور روایت کی یحیی بن سعید قطان اور کئی لوگون نے یحیی بن سعید سے یہ حدیث سو موقوف کیا اُنہون نے اور مرفوع نہین کیا اس روایت کو اور مروی ہوئی ہے یہہ حدیث کئی سندون سے عثمان رضی اللہ عنہ سی اُنہون نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** خلاصہ قصہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی محبوس و مقتول ہونیکا یون مروی ہے

ما حرمت خون مسلم کا بیان

ما خلاصہ قصہ شہادت حضرت ذی النورین عثمان بن عفان

ابی سعید سی کہ سنا عثمان رضی اللہ عنہ نی کہ وفد اہل مصر آئی ہین اور اُنکے استقبال کو آپ مدینہ کی باہر تشریف لیگئی اور جب اُنسی ملی اُنہون نے کہا قرآن منگاؤ اور سورۂ یونس
مین سے یہہ آیت نکالی قُلْ اَرَاَیْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰہُ لَکُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا آٰللّٰہُ اَذِنَ لَکُمْ اَمْ عَلَی اللّٰہِ تَفْتَرُوْنَ اور کہا یہ جو آپنے رمنہ مقرر کئی
مین کیا اللہ تعالےٰ نی آپکو حکم کیا ہی یا آپ جہوٹ باندہتی ہین اللہ تعالےٰ پر فرمایا حضرت عثمان ذی النورین نی کہ یہہ آیت فلان باب مین اُتری ہے اور رمنہ مقرر کیا ہے حضرت عمر نے
اور مین نے صدقہ کے اونٹون کے کثرت کی سبب سے اور بڑہا دیا غرض اسی طرح جو اُنہون نے اعتراض کیا آپنی معقول جواب دیا اور کچہہ شرط بہی اُنہون نے چاہی آپنے وہ بہی اُنکو
لکہہ دینے پہر اُنہون نے فرمایش کی کہ اموال غنیمت مین سے کسی کو کچہہ نہ دیا جاوے بلکہ وہ سب کا سب مقاتلین کا حق سمجہا جاوے اور شیوخ اصحاب کا آپنے اسکا بہی خطبہ پڑہ دیا
اور لوگون کو حکم کیا کہ تجارت وغیرہ کرین اور اس مال سے کچہہ نہ لین جب اِن سب امور سے وہ وفد فارغ ہوکر مصر کو لوٹے راہ مین ایک شخص کو پایا اور اسکو تہمت لگائی کہ
تیرے پاس کوئی خط ہی غرض اُسکے پاس سے ایک خط نکالا کہ اُسپر مہر تہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اور وہ خط حاکم مصر کے نام تہا اور مضمون اُسکا یہ تہا کہ یہہ گروہ وفد
جب تمہارے پاس پہونچین تو اُنکو قتل کر ڈالنا یا ہاتہہ پیر کاٹنا غرض جب اُن لوگون نے یہ خط پایا لوٹے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہہ خط آپنے لکہا اُنہون نے
انکار فرمایا اور فرمایا کہ دو امر ہین اثبات کے اول یہ کہ تُم دو گواہ اسپر لاؤ کہ مین نے یہہ خط بہیجا ہے دوسرے یہہ کہ مجہہ سے قسم لو اور یہ بہی قرینہ فرمایا کہ اگر میرا خط ہوتا تو میری
لسان مین ہوتا اور نقش خاتم کا خاتمہ کتاب مین ہوتا اور یہ دونون باتین اُسمین نہ تہی پس اُن نالایقون کا فریب ثابت ہوا مگر اُنہون نے آپکو گہیرا اور ایک مدت محاصرہ
کیا آپ اسعرصہ مین کوٹہی پر چڑہتے تہی اور اپنی برأت کی احادیث اور فضائل کے روایات ارشاد کرتے تہے چنانچہ وہ روایت جو اوپر مذکور ہوئے ہے وہ بہی اُسی قبیل سے ہے
مگر لوگون کا یہ حال تہا کہ پہلے پہل اُنکو نصیحت اثر کرتی تہی اور پہر دوبارہ جب آپ نصیحت فرماتی تہے اثر نکرتی تہی پہر آپنے دروازہ کہولدیا اور قرآن شریف لیکر گہر مین
بیٹہے کہ اتنے مین محمد بن ابی بکر آئے اور آپکی ریش مبارک پکڑی اور چہاتی پر چڑہے حضرت ذی النورین نے فرمایا کہ تُم ایسے جگہہ بیٹہے ہو کہ تمہارے باپ ابو بکر کبہی ایسی جگہہ
نہ بیٹہے تہی غرض یہ کہ وہ میرا احترام فرماتے تہے اور تم اسطرح پیش آتے ہو اسپر وہ لوٹ گئی اور حضرت کو چہوڑ دیا اور دوسرا شخص گہر مین گہسا کہ اُسکا نام موت الاسود
تہا اُس بے ادب نے آپکا گلا گہونٹا اور باہر نکلکر لوگون سے کہنے لگا مین نے ایسی نرم چیز کوئی نپائی جیسا گلا تہا عثمان کا اور مین نے اُسکا گلا یہانتک گہونٹا کہ جان اُنکی
سانپ کے طرح بدن مین تڑپنے لگی پہر تیسرا شخص گہسا اور آپنے اُس سے فرمایا کہ میرے اور تیرے درمیان قرآن عظیم الشان ہے اُس مردود نی تلوار نکالکر آپ پر حملہ کیا اور آپنے
ہاتہ سے روکا اور دست مبارک اُس سے کٹ کر جدا ہوا یا زخمی ہوا راوی کو شک ہے پس آپنے فرمایا یہہ پہلا ہاتہہ ہے جسنی مفصل قرآن کو لکہا ہے اور ایک روایت مین
وارد ہوا ہے کہ ایک شخص کنانہ بن بشر گہسا اور اُسنے مشقص سے آپکو شہید کیا اور مشقص ایک تیر ہوتا ہے چوڑی بہال کا اور خون مبارک آپکا اس آیۃ پاک پر گرا ++
فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰہُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور اُسکا ایک داغ مدت تک مصحف مطہر مین ہو گیا اور آپکی زوجہ پاک بنت الفرافصہ نے آپکو گود مین لی لیا تہا قبل قتل کے اور بعد قتل
کے اُنمین سے بعض لوگ کہنے لگے اللہ کی مار اسپر کیا بڑے سُرین ہین اسکے راوی کہتا ہے مجہے یقین ہوا کہ مار اُنہون نے اُس خلیفہ رسول کو مگر دنیا ہی دنی کے واسطے معاذ اللہ
من ذلک انا للہ وانا الیہ راجعون رضی اللہ عنہ وخذل اللہ اعداءہ دار التہ الخفا **بَابُ** مَا جَآءَ فِیْ تَحْرِیْمِ الدِّمَآءِ وَالْاَمْوَالِ باب جان ومال کی حرمت مین
عَنْ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ اَیُّ یَوْمٍ هٰذَا قَالُوْا یَوْمُ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ قَالَ
فَاِنَّ دِمَآءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ بَیْنَکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ هٰذَا اَلَا لَا یَجْنِیْ جَانٍ اِلَّا عَلٰی نَفْسِهٖ اَلَا لَا یَجْنِیْ جَانٍ عَلٰی وَلَدِهٖ
وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰی وَالِدِهٖ اَلَا وَاِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ اَیِسَ اَنْ یُّعْبَدَ فِیْ بِلَادِکُمْ هٰذِهٖ اَبَدًا وَّلٰکِنْ سَتَکُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِیْمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِکُمْ فَسَیَرْضٰی
بِهٖ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن احوص سے کہا اُنہون نے کہ سنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے حجۃ الوداع مین آدمیون سے کونسا دن ہے یہہ وہ بولی حج اکبر کا فرمایا آپ نے
بیشک خون تمہارے اور مال تمہارے اور عزتین تمہاری ایک دوسرے پر حرام ہین اور حرمت اُنکی ایسی ہے جیسی حرمت تمہارے اس دن کی اس تمہارے شہر مین آگاہ ہو کہ جنایت
کرنیوالا جنایت نہین کرتا مگر اپنے نفس پر یعنے اُسکا وبال و سزا اُسی پر پہونچتی ہے آگاہ ہو کہ کوئی جنایت کرنیوالا جنایت نہین کرتا ہے اپنے لڑکے پر نہ لڑکا اپنے والد پر آگاہ ہو
کہ شیطان مایوس ہو گیا ہے اس سے کہ عبادت کیجاوے اُسکی تمہارے ان شہرون مین کبہی و لیکن کچہہ اطاعت اُسکی ہو گی اُن عملون مین کہ جنہین تم حقیر سمجہتے ہو اور اُسی پر وہ راضی ہو گا
ف اسباب مین ابی بکرہ اور ابن عباس اور جابر اور حذیم بن عمرو السعدی سے بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زائدہ نے شبیب بن غرقدہ کی سند سے

مترجم جنایت یعنی زخمی کرنا یا قتل وغیرہ اور عرب قدیم الایام سے یوم عرفہ اور بلد مکہ کی تعظیم و توقیر کرتے تھے اس لئے حرمت دماء وغیرہ کو اُسکے ساتھ تشبیہ دی کہ سامعین کے خوب ذہن نشین ہو جاوے اور شیطان مایوس ہو گیا الخ یعنے جیسے زمان جاہلیت میں بُت پرستی پہیلی تھی اور شعائر ملت حنیفیہ کے بالکلیہ منہدم ہو گئے تھے ایسا کبھی نہو گا اگرچہ بعض افراد میں محقرات ذنوب و مصغرات عیوب کا ارتکاب پایا جاوے **باب** مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا باب مسلمان کو ڈرانیکی حرمت میں **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ عَصَا أَخِيهِ لَاعِبًا جَادًّا فَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيهِ فَلْيَرُدَّهَا إِلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن السائب سے انکے دادا تک کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ لیوے کوئی شخص لاٹہی اپنی بہائی کی دل لگی سے اُسکے ستانیکے لئے اور جسنے لی ہو لاٹہی اپنی بہائی کی تو چاہئے کہ پہیر دیوے اسکو **ف** اس باب میں ابن عمر اور سلیمان بن صرد اور جعدہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور نہیں جانتے ہیں ہم مگر ابن ابی ذئب کی روایت سے اور سائب بن یزید کو صحبت ہے اور سنا ہے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اور وفات ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ سائب سات برس کی تھی اور ابو یزید بن سائب صحابی ہیں صلے اللہ علیہ وسلم کے اور روایت کے ہیں انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث **باب** مَا جَاءَ فِي إِشَارَةِ الرَّجُلِ عَلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ باب ہتیار سے اشارہ منع ہونیکی بیان میں **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ لَعَنَتْهُ الْمَلَائِكَةُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے اشارہ کیا اپنی بہائی پر لوہے سے یعنے چہری تلوار وغیرہ سے لعنت کرتے ہیں اُسپر فرشتے **ف** اس باب میں ابی بکرہ اور عائشہ اور جابر سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اس سند سے اور غریب سمجھی جاتی ہے خالد حذاء کی روایت سے اور روایت کی گئی محمد بن سیرین سے انہوں نے ابی ہریرہ سے مانند اسکی اور مرفوع نکیا اُسکو اور زیادہ کی اُسمین یہ لفظ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهٖ یعنے ہتیار سے اشارہ کرنیمین فرشتہ لعنت کرتے ہیں اگرچہ حقیقی بہائی پر اشارہ کرے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے یہی حدیث **مترجم** اور حقیقی بہائی کی قید اسلئے فرمائی کہ مستبعد ہے اُنمین عداوت اور خواہ نخواہ اُنمین ڈرانا علی سبیل الاستہزاء ہو گا مگر اسی بہی احتیاطًا موجب لعن فرمایا پہر کسی اور پر اشارہ بدرجۂ اولی منع ہوا اور جب استہزاء میں یہہ لعن ہو تو پہر عداوت کی راہ سے اگر اسکا مرتکب ہو گا تو کیا عذاب ہو گا معاذ اللہ من ذلک **باب** النَّهْيِ عَنْ تَعَاطِي السَّيْفِ مَسْلُولًا باب ننگی تلوار لینی دینے کے نہی میں **عن** جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولًا **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار کے ننگا لینی اور دینے سے یعنے بغیر میان کے **ف** اور اس باب میں ابی بکرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حماد بن سلمہ کے روایت سے اور روایت کی ابن لہیعہ نے یہہ حدیث ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے بنۃ الجہنی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث حماد بن سلمہ کی میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے **مترجم** تلوار ننگی لینے دینی کی نہی سے یا تو مجازًا قتل و قتال مُراد ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو نمارین اور یا حقیقۃً بغیر قتال کے بہی تلوار کسی کو ننگی ندینا چاہئے بلکہ ضرور ہے کہ میان میں کرکے دے کہ اُسمین اندیشہ ہے کہ پہسل جاوے تو زخمی کرے یا لینے والا عدو ہو اور بے محابا مار بیٹھے **باب** مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ باب اس بیان میں کہ جسنے نماز صبح پڑہی امان الٰہی میں آیا **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَتْبَعَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِنْ ذِمَّتِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے نماز پڑہی صبح کی وہ اللہ کی پناہ میں ہے پہر دیکہو در پے نہووے اللہ تعالیٰ تم میں سے کسیکا اُسکی پناہ توڑنے کے سبب سے **ف** اس باب میں جندب اور ابن عمر سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **باب** فِي لُزُومِ الْجَمَاعَةِ باب لزوم جماعت میں **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قُمْتُ فِيكُمْ كَمَقَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا فَقَالَ أُوصِيكُمْ بِأَصْحَابِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتَّى يَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدَ الشَّاهِدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ أَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَذٰلِكُمُ الْمُؤْمِنُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا خطبہ پڑہا ہم پر حضرت عمر نے جابیہ میں پہر کہا اے لوگو میں تمہاری بیچ میں کہڑا ہوا ہوں جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کہڑے ہوتے تھے اور فرمایا آنحضرت نے وصیت کرتا ہوں میں اپنے اصحاب کی اطاعت کی پہر اُنکی جو اُنسے ملی ہوں یعنے تابعین کی پہر اُنکی جو اُنسے ملی ہوں یعنے تبع تابعین کی پہر ان زمانوں کے بعد مروج ہو جاویگا کذب یہانتک کہ قسم کہانے لگیگا آدمی بے قسم کہلائی اور گواہی دینی کو موجود ہو گا بے بلائی خبردار ہو تنہا نہیں ہوتا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ مگر یہ کہ ہوتا ہے تیسرا اُنکا شیطان لازم پکڑو تم جماعت مذکور کو جسکو خوش لگی اُسکی نیکی اور بُری لگی اُسکی برائی

ہی ہوتی ہے **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی یہہ ابن مبارک نے محمد بن سوقہ سے اور مروی ہوئی ہی یہہ حدیث کئی سندوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ لا یجمع امتی او قال امۃ محمد علی ضلالۃ و ید اللہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ الی النار **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمع نہین کرتا اللہ تعالے میری امت کو یا فرمایا امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو ضلالت پر اور اللہ کا ہاتھہ ہے جماعت پر اور جو جدا ہوا جماعت سے گرا آگ مین **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور میرے نزدیک سلیمان مدنی سلیمان بن سفیان ہین اور اسباب مین ابن عباس سے بہی روایت ہے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ید اللہ مع الجماعۃ **ترجمہ** آپ نے فرمایا اللہ کا ہاتھہ جماعت کے ساتھہ ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے ابن عباس کی روایت سے مگر اسی سند سے **باب** ما جاء فی نزول العذاب اذا لم یغیر المنکر باب نزول عذاب مین جب تغییر منکر نہو **عن** ابی بکر الصدیق انہ قال یا ایہا الناس انکم تقرؤن ہذہ الایۃ یا ایہا الذین امنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اہتدیتم وانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الناس اذا راوا الظالم فلم یاخذوا علی یدیہ اوشک ان یعمہم اللہ بعقاب منہ **ترجمہ** روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہ انہون نے فرمایا ای آدمیون تم پڑہتے ہو یہ آیت ای ایمان والون لازم پکڑو اور فکر کرو اپنی جانون کی نہین ضرر کریگا تمکو جو گمراہ ہوا جبکہ تمنے ہدایت پائی اور خیال کرتے ہو منطوق آیہ مذکورہ کے کہ امر معروف ضرور نہین حالانکہ مین نے سنا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہی لوگ جبکہ دیکہین ظلم یعنے فسق و فجور اور نروکین ہاتہہ اسکی مرتکب کے قریب ہے کہ عام کردی اللہ تعالے انپر عذاب کو یعنے عذاب عام بہیجی کہ ظالم و غیر ظالم سب ہلاک ہون **ف** روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہون نے یزید بن ہارون سے انہون نے اسمعیل بن خالد سے یہی حدیث مانند اسکی اور اسباب مین عائشہ اور ام سلمہ اور نعمان بن بشیر اور عبد اللہ بن عمر اور حذیفہ سے بہی روایت ہے اور اسیطرح روایت کی کئی لوگون نے اسمعیل سے یزید کی روایت کے مانند اور مرفوع کیا اسکو بعضون نے اسمعیل سے اور موقوف کیا اسکو بعضون نے **مترجم** ظاہر آیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امر معروف اور نہی منکر ضرور نہین ہے بلکہ جب آدمی خود ہدایت پا چکا پہر سارا عالم اگر گمراہ رہو تو اسی کچہہ نقصان نہین مگر علماء نے اس آیت مین کئی تاویلین ذکر کی ہین اول تو ابو بکر صدیق کے حدیث مین مذکور ہوئی گویا انہون نے اشارہ کیا کہ یہہ منسوخ ہے اور نسخ کتاب کا حدیث سے جائز ہے اور بعضون نے کہا کہ نسخ کچہہ ضرور نہین بلکہ آیہ سے مراد افعال ہین ذمیون کے اور شرک انکا کہ انکار اسپر ضرور نہین اسلئے کہ صلح کی ہے مسلمانون نے انسے اسی پر باقی رہی فسق و فجور اہل اسلام کے وہ اس آیت مین داخل نہین پس کچہہ منافات نرہی آیت و حدیث مین اور یہ قول ہے ابو عبیدہ کا اور مجاہد اور سعید بن جبیر نے کہا ہی کہ مراد اس سے یہود و نصاری ہین گویا ارشاد ہوتا ہے کہ جب تم مسلمان ہوگئے تو انکا یہودیت نصرانیت پر رہنا تمکو مضر نہین انسے جزیہ لو اور انکے حال پر چہوڑ دو اور ابن عباس سے مروی ہے کہ انہون نے فرمایا امر معروف اور نہی منکر کرو جبتک امید ہو قبول کی اور جب مایوسی ہوجاے قبول سے اور رد کیا جاے قول تمہارا اسپر تو لازم پکڑو اپنے جانونکو پس گویا مراد آیہ کی وقت مایوسی ہے اور مراد حدیث کی وقت قبول ہونیکا امر معروف اور نہی منکر کے جب بہی منافات نرہی پہر ابن عباس نے فرمایا کہ قرآن کی آیات کئی قسم ہین اول وہ آیات ہین کہ تاویل انکی گذر گئی قبل نزول کے دوسرے وہ کہ تاویل انکی واقع ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین تیسرے وہ کہ واقع ہوئی تاویل انکی بعد زمانہ مبارک کے چوتہے وہ ہین کہ واقع ہوگی تاویل انکی آخر زمانہ مین اور پانچوین وہ ہین کہ واقع ہوگی تاویل انکی قیامت کے دن جیسے وہ آیتین جسمین حساب و کتاب و جنت و نار کا مذکور ہے پہر جبتک کہ قلوب اور خواہشین تمہاری ایک رہین اور پہوٹ نہو تمہارے درمیان اور لڑائی نہو ایک سے دوسرے سے جبتک امر معروف کرو اور نہی منکر اور جب مختلف ہوجاوین دل اور جدا ہوجاوین خواہشین اور لڑائی پڑے آپسمین پس لازم ہے ہر شخص فکر اپنی جان کی اور جان لو کہ اسوقت آئی تاویل اس آیت کی اور ابو امیہ شعبانی سے روایت ہے کہ آیا مین ابو ثعلبہ خشنی کے پاس اور کہا مین نے ای ابو ثعلبہ کیا کہتے ہو تم اس آیت مین پوچہا انہون نے کون سی آیت کہا مین نے قول اللہ عز وجل کا علیکم انفسکم الایۃ سو کہا انہون نے آگاہ ہو کہ مین نے پوچہی یہی آیت جبیر سے انہون نے کہا مین نے پوچہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپنے امر معروف کر اور نہی منکر یہانتک کہ جب دیکہو تم بخیلی ایسی کہ اطاعت کیجاتی ہے اور ہوای نفسانی ایسی کہ اتباع کیا جاتا ہے اسکا اور دنیا مقدم سمجہی جاتی ہے آخرت پر اور مقاصد دینیہ پر اور معجب ہے ہر شخص اپنی راے پر اور دیکہے تو ایسا کام کہ لا بد ہے وہ پس لازم پکڑ لی تو اپنے نفس کی تہذیب کو اور چہوڑ دی خیال عوام کا اسلئے کہ بعد تمہارے دن ہین صبر کے پہر جسنے کہ صبر کیا ان دنون مین یعنے باوجود کثرت منکرات کے حق پر ثابت رہا ہوگا مانند

یعنی ہدایت پر ہو تو گمراہ کا ضرر نہ دیگا

حتی کہ علم اہل اللہ سے ...

اُس شخص کے کہ لئے ہو آگ اپنی مٹھی مین عامل سنت کو اُن دنونمین ثواب ہے بچاپس آدمیوں کے برابر جو اُسکے مانند عمل کرتے ہوں کہا ابن مبارک نے اور زیادہ بیان کیے مجھ سے عتبہ کے سوا اور راویوں نے یہہ عبارت بھی کہ پوچھا صحابہ نے یا رسول اللہ ثواب بچاس آدمیونکا اس زمانہ کے لوگوں میں سے یعنے جو ثابت قدم رہیگا آخر زمانہ مین دین پر اُسکو بچاس صحابی کے برابر اجر ہوگا اور بعضے لوگوں نے کہا مراد آیت سے یہہ ہے کہ ضرر نہین کرینگے تمکو اہل ہوا یعنے اصحاب فرق باطلہ چنانچہ ابو جعفر سے مروی ہے کہ داخل ہوا صفوان بن محرز پر ایک جوان اہل اہوا سے اور اُسنے ذکر کیا کچھہ اپنے ہوائے باطل کا پس پڑہی صفوان نے یہی آیت اور فرمایا خاص کیا اللہ تعالی نے اپنے دوستون کو اسی آیت مین یعنے انکو اہل اہوا سے کچھہ ضرر نہین (زبغوی) اور صاحب مدارک نے کہا ہے اہل اسلام کفار کے حال پر افسوس و غم کرتے تھے اور حسرت کہاتے تھے اللہ تعالی نے انکی تسکین اس آیت مین فرمائی کہ تمکو انکی گمراہی کچھہ مضر نہین ہے اور مراد آیۃ یہہ نہین ہے کہ ترک امر معروف کریں بلکہ باوجود قدرت کی ترک اُسکا جائز نہین تھی اور ابن مسعود سے پوچھا اس آیت کو تو فرمایا اُنہوں نے کہ یہہ زمانہ نہین ہے اس آیت کا ابھی مقبول ہوتا ہے امر معروف اور نہی منکر زمانہ اسکا بعد چندے آئیگا کہ امر بالمعروف کے ساتھ ایسا ایسا کیا جائیگا اور ابی سعید خدری سے مروی ہے کہ پڑہی مینے یہ آیت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے تو فرمایا ابھی تاویل اسکی آئی نہین ہے نہ آویگی تاویل اسکی جبتک کہ قریب نہو نزول عیسے بن مریم کا یعنے نہ آجاوے زمانہ فتن کا جیسا کہ اسے اور ابن مبارک سے مروی ہے کہ جسقدر تاکید امر معروف کی اس آیت سے ثابت ہوتی ہے ایسی کسی آیت سے ثابت نہین ہوتی اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ یعنے فکر اور تدبیر کرو تم سب اہل اسلام کی جانونکی تو ہر ایک کو ضرور ہوا ہر مسلمانکی فکر کرنا اور نصیحت اور خیر خواہی اُسکی لازم سمجھنا اور ہر ایک کو رغبت دلانا خیر کے اور نفرت دلانا شر سے اور روکنا قبائح اور منہیات سے اور باز رکہنا مآثم اور سیئات سے (فتح البیان) اور احادیث امر معروف مین بہت ہین اور اسقدر نقل سے تطبیق اُن احادیث مین اور آیہ مبارک مین معلوم ہوگئی الحمد للہ علے ذلک

باب مَا جَاءَ فِي الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ باب معروف اور نہی منکر کے بیان مین

عن حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْهُ فَتَدْعُونَهُ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَكُمْ **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان اُسکے ہاتہہ مین ہے امر کرو ساتہ اچھی بات کے اور منع کرتے رہو بُری بات سے ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالے بھیجے گا تم پر عذاب بہت بڑا اپنے درگاہ سے پہر تم اُس سے دعا کروگے اور وہ قبول نہ کریگا تمہاری دعا کو **ف** روایت کی ہم سے علی بن حجر نے اُنہوں نے اسمٰعیل بن جعفر سے اُنہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے اسی اسناد سے مانند اسکی یہ حدیث حسن ہے

عن حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلُوا إِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوا بِأَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ بن الیمان سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری تقاضی روح اسکی مبارک ہاتہہ مین ہے نہ قائم ہوگی قیامت جبتک قتل کروگے تم امام اپنے کو اور آپسمین ایک دوسرے کو نہ مارو گے اپنے تلواروں سے اور وارث نہونگے جبتک تمہارے دنیا کے تم مین سے بدتر لوگ یعنے حکومت اور امارت فساق کو ہوگی **ف** یہ حدیث حسن ہے

عن أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الْجَيْشَ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِمْ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لَعَلَّ فِيهِمُ الْمُكْرَهَ قَالَ إِنَّهُمْ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا ایک لشکر کا وہ دہس جائیگا یعنے بسبب اپنے ذنوب کے عذاب عام سے ہلاک ہوگا تو عرض کی ام سلمہ نے کہ شاید اسمین بعضے لوگ مجبور ہوں اور گناہ سے اپنے ساتہیوں کے ناراض ہوں فرمایا آپنے اُٹھائے جائینگے وہ اپنی نیتوں پر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی گئی یہ حدیث نافع سے اُنہوں نے روایت کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو قوم امر معروف اور نہی منکر ترک کرنے سے یا اپنی اور شامت اعمال سے عذاب عام مین ہلاک ہوتے ہے اور اسمین کچھہ لوگ صالحین کہ انکے ذنوب اور عیوب سے بدل ناراض ہوتے ہین اگرچہ وہ بھی اسوقت عذاب مین گرفتار ہوجاتے ہین مگر آخرت مین انکی نیتوں کے موافق انکا حشر ہوگا اور اپنی نیک نیتی سے نجات پائینگے الحمد للہ علی ذلک

باب مَا جَاءَ فِي تَغْيِيرِ الْمُنْكَرِ بِالْيَدِ أَوْ بِاللِّسَانِ أَوْ بِالْقَلْبِ باب تغییر منکر کے درجات مین

عن طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدَّمَ الْخُطْبَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَرْوَانُ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لِمَرْوَانَ خَالَفْتَ السُّنَّةَ فَقَالَ يَا فُلَانُ تُرِكَ مَا هُنَالِكَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَلْيُنْكِرْهُ بِيَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ **ترجمہ** روایت ہے طارق بن شہاب سے کہا پہلے جسنے خطبہ پڑہا نماز سے پیشتر مروان

تہا سو کہڑا ہوا ایک مرد اور کہا اُسنے مروان سے خلاف کیا تو نے سنت کا تو کہا مروان نے اے فلانے چھوڑ دی گئی یعنے وہ سنت جسکی تو ڈہونڈہتا ہے سو کہا ابی سعید نے آگاہ ہو
اِس شخص نے پورا کر دیا جو اُسکے ذمہ تہا یعنے حق امر معروف کا سنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے جو دیکہے کوئی منکر تو چاہئے کہ بدل دے اُسکو اپنے ہاتہ سے اور
جو نہو سکے تو اپنے زبان سے یعنے اُسکی بُرائی بیان کر دے اور جو نہو سکے تو اپنے دل سے اُسے بُرا جانے اور یہ سب سے کم درجہ ہے ایمان کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابٌ**
مِنْهُ باب دوسرا اسی بیان مین **عَنْ** النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْمُدْهِنِ فِيْهَا كَمَثَلِ
قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فِي الْبَحْرِ فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِي الْبَحْرِ اَسْفَلَهَا يَسْتَقُوْنَ الْمَاءَ فَيَصُبُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ
فِيْ اَعْلَاهَا فَقَالَ الَّذِيْنَ فِيْ اَعْلَاهَا لَا نَدَعُكُمْ تَصْعَدُوْنَ فَتُؤْذُوْنَنَا فَقَالَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا فَاِنَّا نَنْقُبُهَا فِيْ اَسْفَلِهَا فَنَسْتَقِيْ فَاِنْ اَخَذُوْا
عَلٰى اَيْدِيْهِمْ فَمَنَعُوْهُمْ نَجَوْا جَمِيْعًا وَاِنْ تَرَكُوْهُمْ غَرِقُوْا جَمِيْعًا **ترجمہ** روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثال اُسکے جو قایم ہے حدود
الٰہی پر اور جو سُستی کرتا ہے اسمین اُس قوم کی مانند ہے کہ قرعہ ڈالا دریا مین ایک کشتی پر سوار ہوئے سو ملی بعضونکو جگہہ اوپر کی اور بعضونکو نیچے کی پہر نیچے والے جو پانی لینے
کو اوپر آتے تہے اور گر جاتا تہا پانی اوپر والون پر سو اوپر والون نے کہا ہم تمہین نہ چہوڑینگے کہ تم چڑہکر ہمین تکلیف دو سو نیچے والون نے کہا ہم ایک سوراخ کرلین کشتی کے
نیچے اور اسمین سے پانی لے لین پہر اگر سب کشتی والے اُنکا ہاتہ پکڑلین اور روکلین نجات پاوین سب کے سب اور اگر چہوڑ دیوین اُنکو ڈوبین سب کے سب **ف** یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے **مترجم** امر معروف اور نہی منکر واجب ہے باجماع امت اور کتاب و سنت اُسکے ساتہ ناطق ہے اور مراتب اُسکے تین ہین جیسا حدیث مین مذکور ہے یعنی بالید
واللسان والقلب اور جسنے ادا کیا واجب کیا اور مخاطب نے قبول نکیا واجب اُسکے ذمہ سے ساقط ہوگیا اور علما نے کہا ہے کہ فرضیت اُسکی بطریق کفایت ہے چنانچہ آیہ ولتکن منکم
امۃ بہی اسی پر دال ہے اور جو باوجود قدرت ترک کرے آثم ہے اور کبہی فرض عین بہی ہو جاتا ہے جیسے ایک زمین مین کوئی شخص ہو اور اُسکے سوا کوئی اُس مسئلہ سے
واقف نہو پس اُسیکے ذمہ فرض ہے نہ غیر کے اوپر اور وجوب امر معروف مین یہہ شرط نہین کہ آمر خود بہی عامل ہو بغیر عمل بہی امر معروف درست ہے اسلئے کہ امر کرنا اپنے نفس کو ایک
واجب ہے اور امر کرنا دوسرے شخص کو دوسرا واجب ہے پس اگر اول فوت ہو تو ضرور نہین کہ ثانی کو بہی چہوڑ دے اور جو کہ مذکور ہے اس آیہ مبارکہ مین لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا
تَفْعَلُوْنَ الآیہ تسلیم ہی کیا جاوے کہ ورود اُسکا امر معروف اور نہی منکر مین ہے تو مراد اُس سے زجر کرنا ہے ترک عمل پر نہ منع کرنا قول حق کہنے سے اور یہ ظاہر ہے کہ خود عمل کرکے
دوسرے کو امر کرنا نہایت مستحسن ہے اسلئے کہ امر اُس شخص کا جو خود عامل نہین چندان اثر نہین رکہتا اور امر معروف اور نہی منکر حکام کے ساتہ مخصوص نہین ادنٰے
مسلمان بہی کر سکتا ہے لیکن ہاں جب ہی کیلئے آمر والی ضرور ہے اور امر و نہی ضرور ہی کہ امور متفق علیہ مین ہو نہ مختلف فیہ مین علی الخصوص اُسکے نزدیک جو کہتا
ہے ہر مجتہد مصیب ہے اور نہ وہ ہے کہ رفق و ملاطفت سے ہو اور خدا کیلئے نہ طلب جاہ و مال اور طلب عزو منال کیلئے کہ ثواب اُسپر مترتب ہو اور کہا ہے نصیحت ملا مین
فضیحت ہے (شرح مشکوٰۃ) **بَابٌ** اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ باب اس بیان مین کہ کلمہ حق سلطان ظالم سے کہدینا افضل جہاد ہی **عَنْ**
اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْجِهَادِ كَلِمَةَ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا جہاد کلمہ عدل کہنا ہے سلطان ظالم کے سامنے **ف** اس باب مین ابی امامہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے
مترجم سلطان ظالم بد مزاج متکبر مغرور کے آگے کلمہ حق کہنا اور اُسپر خلاف شرع مین انکار کرنا ایک کمال جرأت اور بہادری اور تصلب فی الدین کی بات ہے اور چونکہ
اُسمین اتلاف جان و مال کا اور عزت و جاہ کا یقین ہے اسلئے افضل جہاد ہے اللہم وفقنا بہ **بَابٌ** سُؤَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فِيْ اُمَّتِهٖ باب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوالات ثلثہ کے بیان مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً
فَاَطَالَهَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْتَ صَلٰوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا قَالَ اَجَلْ اِنَّهَا صَلٰوةُ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ فِيْهَا ثَلَاثًا فَاَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ
وَاحِدَةً فَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِسَنَةٍ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَا يُذِيْقَ بَعْضَهُمْ بَاْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيْهَا **ترجمہ** روایت ہے خباب بن ارت سے
کہ ایک نماز پڑہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور دراز کیا اُسکو سو عرض کی صحابہ نے یا رسول اللہ آج آپنے ایسی نماز پڑہی کہ روز نہ پڑہتے تہے فرمایا آپنے ہان بیشک یہہ
نماز تہی امید و خوف کی مین نے مانگین اللہ سے اسمین تین چیزین سو عنایت کین مجہے دو اور باز رکہی مجہسے ایک سو سنو کہ مانگا مین نے اُس سے یہ کہ ہلاک نہ کرے ساری امت قحط

سلطان ظالم کے روبرو کلمہ حق کہنا افضل جہاد ہے

آنحضرت کے سوالات ثلثہ کا بیان

مین سو عنایت کیا مجھے اور مانگا مین نے یہ کہ مسلط نہوان پر کوئی دشمن انکے غیر مین کا سو عنایت کیا مجھکو اور مانگا مین نے کہ نہ چکہا اُنکے بعض کو مزہ بعض کے لڑائیکا سو نہ دیا
مجھے یہ **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اس باب مین سعد اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **عن** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى
لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِیَ لِیْ مِنْهَا وَاُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ وَاِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ
اَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَاَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّیْ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَاِنَّهٗ
لَا يُرَدُّ وَاِنِّیْ اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَا اُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَلَا اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ
بِاَقْطَارِهَا اَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ اَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِیْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
بیشک اللہ نے لپیٹ دی میرے لئے زمین اور مین نے دیکہا اُسکی مشرق اور مغرب کو اور میری امت کی سلطنت پہونچیگی جہانتک لپیٹی گئی ہے میرے لئے زمین اور دیے گئے مجھے دو
خزانے ایک سرخ اور ایک سفید اور مین نے مانگا اپنے پروردگار سے کہ ہلاک نکرے میری امت کو قحط عام مین اور نہ مسلط ہو اُنپر کوئی دشمن سوا اُنکے لوگون کے کہ توڑ ڈالے بیضہ
اُنکا اور تحقیق کہ میرے رب نے کہا ای محمد جب مقرر کر چکا مین کوئی حکم تو پہر وہ لوٹتا نہین اور مین نے عنایت کیے تیری امت کو کہ ہلاک نکرونگا مین اُنکو قحط عام سے اور مسلط نکرونگا
اُنپر کوئی دشمن اُنکے غیر مین سے کہ توڑ ڈالے بیضہ اُنکا یعنے ہلاک کردے اُنکی ساری جماعت کو اگرچہ جمع ہوجاوین زمین کے کنارون کے لوگ یا یہ فرمایا کہ جو لوگ ہین زمین کے
کنارون مین یہانتک کہ اُنہین کے لوگ بعض ہلاک کرینگے بعض کو اور قید کرینگے بعض کو یعنے باہر کا دشمن اُنپر مسلط نہوگا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم**
لپیٹ دی میرے لئے زمین اسمین استدلال ہے اہل مکاشفہ کو کشف پر اور آپکو یوحی معلوم ہوا کہ جہانتک زمین دیکہی ہے وہانتک سلطنت آپکی امت کی ہوگی ازمنہ مختلفہ مین اور
دیے گئے مجھے دو خزانے یعنے روپیا اور اشرفی یا چاندی سونا نکلی کہ برکات اُنکی ظاہر ہوئی امت پر اور وہ خزانہ عالم مثال مین آپکو عنایت ہوے تہے اور حقیقت اُسکی بعد ظاہر
ہوئی اور ایسا قحط آپکی اُمت مین نہوا ہے نہوگا کہ جس سے ساری اُمت ہلاک ہوجاوے اور کوئی دشمن اُنپر مسلط نہوا اگرچہ انکے بعض افراد پر کفار وغیرہ حاکم ہوے ہین مگر
کسی زمانہ مین تمام امت پر حکومت کسی کافر کی نہوئی اور نہوگی یا مسلط ہونے سے ارادہ ہلاک مراد ہے کسی کافر صاحب شوکت کا یہ ارادہ نہین کہ تمام امت کو ہلاک کرے اور اگر
ہو بہی تو بہی وہ قادر نہوگا قولہ توڑ ڈالے بیضہ اُنکا مراد اس سے ساری جماعت کا ہلاک ہونا ہے قاعدہ ہے کہ جب کسی جانور کے انڈے تلک توڑ ڈالے جاوین تو اُنکی نسل منقطع ہوجاتی ہے
اور بیخ وبنیاد باقی نہین رہتی پس انڈے کا توڑنا کنایہ ہے ساری جماعت کے ہلاک کرنے سے قولہ یہانتک کہ ہلاک کرینگے بعض اُنکے بعض کو یعنے آپس مین جنگ وجدال
فتنونکابیان
رہیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا بلکہ کفار کے ہاتہ سے صالحین امت کو اتنی ایذا نہین پہونچی ہے جتنی کلمہ گویون سے **باب** مَا جَآءَ فِی الرَّجُلِ يَكُوْنُ فِی الْفِتْنَةِ باب
فتنہ کے بیان مین **عن** اُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ خَيْرُ
النَّاسِ فِيْهَا قَالَ رَجُلٌ فِیْ مَاشِيَتِهٖ يُؤَدِّیْ حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ وَرَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ يُخِيْفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُوْنَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ام مالک سے کہ
ذکر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا اور بہت قریب فرمایا اُسکا ظاہر ہونا کہا راوی نے عرض کی مین نے یا رسول اللہ کون شخص بہتر ہوگا سب لوگون مین اُسوقت
فرمایا آپنے ایک تو وہ شخص کہ اپنی جانورون مین ہوا ادا کرتا ہو حق اُسکا یعنے خیرات کرتا ہوا اور عبادت کرتا ہو اپنے رب کی اور دوسرا وہ کہ پکڑے ہو سر اپنے گہوڑے کا ڈراتا ہو دشمن کو
یعنے کافرونکو اور ڈراتے ہون وہ اُسکو **ف** اس باب مین ام مبشر اور ابی سعید خدری اور ابن عباس سے بہی روایت ہے یہہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور روایت کیے لیث
بن ابی سلیم نے طاوس سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ الْفِتْنَةُ تَسْتَنْظِفُ
الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِی النَّارِ اللِّسَانُ فِيْهَا اَشَدُّ مِنَ السَّيْفِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ ایسا ہوگا کہ گہیر لیگا
عرب کو مقتول اُسکی دوزخی ہین زبان کہولنا اُسمین تلوار مارنے سے زیادہ ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے سنا مین نے محمد بن اسمعیل بخاری سے فرماتے تہے ہم نہین جانتے
ہم زیاد بن سیمین گوش کی کوئی حدیث سوا اس حدیث کی لیث سے اور روایت کیے حماد بن سلمہ نے یہ حدیث لیث سے اور مرفوع کیا اُسکو اور روایت کیے حماد بن زید نے لیث
سے اور موقوف کیا **مترجم** مراد اُس فتنہ سے وہ حروب ہین جو سلاطین وحکام مین فقط بغرض دنیا واقع ہوے نہ بہ نیت اعلائے کلمۃ اللہ اور زبان تلوار سے زیادہ
ہے یعنے کلمہ حق کہنا اُسوقت جہاد فی سبیل اللہ سے بڑہکر ہے یا وہ لوگ ایسے بدمزاج ومغرور ومتکبر ہین کہ اپنے طاعن کو مار ڈالتے ہین جیسے کوئی اپنے اوپر تلوار کہینچے اسکو مار

باب ما جاء في رفع الامانة باب رفع امانت کے بیان مین **عن** حذيفة قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثين قد رأيت احدهما وانا انتظر الآخر حدثنا ان الامانة نزلت في جذر قلوب الرجال ثم نزل القرآن فعلموا من القرآن وعلموا من السنة ثم حدثنا عن رفع الامانة فقال ينام الرجل النومة فتقبض الامانة من قلبه فيظل اثرها مثل الوكت ثم ينام نومة فتقبض الامانة فيظل اثرها مثل اثر المجل كجمر دحرجته على رجلك فنفطت فتراه منتبرا وليس فيه شيء ثم اخذ حصاة فدحرجها على رجله فقال فيصبح الناس يتبايعون لا يكاد احد يؤدي الامانة حتى يقال ان في بني فلان رجلا امينا وحتى يقال للرجل ما اجلده واظرفه واعقله وما في قلبه مثقال حبة من خردل من ايمان ولقد اتى علي زمان وما ابالي ايكم بايعت فيه لئن كان مسلما ليردنه علي دينه ولئن كان يهوديا او نصرانيا ليردنه علي ساعيه فاما اليوم فما كنت ابايع منكم الا فلانا وفلانا **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا انہوں نے کہ بیان فرمائین ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثین کہ دیکھ لی مین نے ان مین سے حقیقت ایک کی اور منتظر ہون مین دوسری کا پہلی حدیث انمین کی یہ کہ فرمایا آپنے اتری ہے مردونکی دلونمین امانت پہر اترا قرآن اور جانا انہون نے امانت کا قرآن سے اور جانا سنت سے یعنے دونون مین تاکید ہے امانت کی ہے دوسری حدیث ہمین بیان کیا ہم سے رفع امانت کا اور فرمایا سوئیگا آدمی ایک بار پہر نہین لیجاویگی امانت اسکی لیس رہجاویگا اثر اسکا مثل دہبہ کے پہر سوئیگا ایکبار اور چہین لیجاویگی امانت اور رہجاویگا اثر اسکا مثل گٹھے کی جیسے کہ گہماوی اور پہیر تو اپنی پیر پر ایک چنگاری اور چہالا اوٹہ جاوی اس سے پہر دیکھے تو اسکو اوٹہا ہوا اور اسمین کچہہ نہین ہے پہر لی آپنے ایک کنکری اور پہیرا اسکو اپنے پیر پر اور فرمایا پہر صبح کرینگے لوگ خرید و فروخت کرتے ہونگے کوئی ایسا معلوم ہوگا کہ ادا کرے امانت کو یہانتک کہ کہا جاویگا تحقیق فلانی قبیلہ مین ایک شخص امین ہے اور کہا جاویگا مرد کو یعنی اسکی تعریف مین کیا چست و چالاک آدمی ہے یعنے کاروبار دنیا مین اور کیا ہوشیار وخوش تقریر ہے اور کیا عقلمند اور دانا ہے اور اسکی دلمین ایک رائی کے دانہ برابر ایمان نہین اور بیشک آچکا مجہپر ایک زمانہ کہ مین پروا نہ رکہتا تہا جس کسی سے کہ معاملہ کرون کہ اگر وہ مسلمان ہوتا تہا دلواتا تہا حق میرا دین اسکا اور اگر وہ یہودی یا نصرانی ہوتا تہا تو دلواتا تہا مجہکو حق میرا سردار اسکا مگر آج کی دن مین معاملہ کرنیوالا نہین ہون کسی سے مگر فلان فلان سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** قولہ دیکہ لی مین نے الخ یعنے جیسے حضرت نے خبر دی تہی ویسا ہی وقوع مین آیا قولہ اتری ہے مردونکی دلمین امانت الخ مراد امانت سے ایمان ہے جیسا کہ اشارہ کیا اسکی طرف آخر حدیث مین کہ فرمایا وما في قلبه من خردل من ايمان قولہ سو رہجاویگا اثر اسکا مثل دہبہ کے الخ یہہ مثال فرمائی آپنے امانت کے دل سے نکلجانی کی کہ جیسے آگ کا اثر اور چہالا بدن پر رہجاتا ہی اور اونچا معلوم ہوتا ہے ایسا ہی آدمی بلند رتبہ معلوم ہوگا مگر اس مین امانت کا نام نہوگا قولہ اور بیشک آچکا مجہپر زمانہ الخ یعنے وہ زمانہ تہا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ اسمین بلاخوف وخطر ہر ایک سے معاملہ کرتا تہا اور اگر میرا حق کسی مسلمان پر ہوتا تو وہ اپنی دینداری اور امانت کی وجہ سے میرا حق تلف نکرتا اور اگر یہودی یا نصرانی پر ہوتا تو سردار اسکے دلوا دیتے تہے اور اب کوئی لائق اطمینان نہین مگر فلان فلان +

باب لتركبن سنن من كان قبلكم باب امم سابقہ کے عادات اس امت مین منتشر ہونیکے بیان مین **عن** ابي واقد الليثي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما خرج الى حنين مر بشجرة للمشركين يقال لها ذات انواط يعلقون عليها اسلحتهم قالوا يا رسول الله اجعل لنا ذات انواط كما لهم ذات انواط فقال النبي صلى الله عليه وسلم سبحان الله هذا كما قال قوم موسى اجعل لنا الها كما لهم آلهة والذي نفسي بيده لتركبن سنة من كان قبلكم **ترجمہ** روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب نکلے حنین کو گذرے ایک درخت پر مشرکون کے کہ اسکو ذات انواط کہتے تہے لٹکاتے تہے اسمین مشرک لوگ ہتیار اپنے پس عرض کی صحابہ نے یا رسول اللہ مقرر کردیجیے ہمارے لیے بہی ایک ذات انواط جیسا کہ مشرکونکا ایک ذات انواط ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تو ویسی بات ہوئی جیسے موسی کے قوم نے کہا اجعل لنا الها یعنے بنادی ہمارے لئے ایک معبود جیسے بت پرستون کے لئے ہی ایک معبود قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اسکے ہاتہ مین ہے تم مرتکب ہوگے اپنے اگلون کے افعال کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے اس باب مین ابی سعید اور ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے **مترجم** ذات انواط ایک درخت تہا جہاد کا اور حضرت کو برا معلوم ہوا سوال صحابہ کا ایسے چیز کے لئے جسمین مشابہت ہو مشرکین کی اور فرمایا کہ تم مرتکب ہوگے تم افعال امم سابقہ کے اور متبع ہوگے انکی عادات کے ویسا ہی ہوا کہ اس آخر زمان مین محافل علماء سور کے مثل محافل یہود کے ہین اور محافل شائخان بہتدعین کے مثل محافل نصاری کے اور عقاید اور اعمال انکے طابق النعل بالنعل مثل الکتاب کے ہوگئے ہین اور شادی اور بیاہ مین اور موت و

درندونکا کلام انسان سے

چاند کے شق ہونیکا بیان

زمین دہنسنے کا بیان

دعمی مین ہزارون رسمین یہود و نصاری کی مسلمانون نے اختیار کرلین ہین انا للہ وانا الیہ راجعون اور تفصیل اسکی دراز ہے کہ یہہ ترجمہ مختصر محل اسکا نہین **باب**

ما جاء فی کلام السباع باب درندونکے کلام کے بیانمین **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی

بیدہ لا تقوم الساعۃ حتی تکلم السباع الانس وحتی تکلم الرجل عذبۃ سوطہ وشراک نعلہ وتخبرہ فخذہ بما احدث اہلہ

بعدہ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری بقائی روح جسکے قبضہ مین ہے قیامت قایم نہوگی

جبتک کہ بات نکرین درندے آدمیون سے اور جبتک کہ کلام نکرے مرد سے پہندنا اُسکی کوڑیکا اور تسمہ اُسکی نعل کا اور خبر دیگی ران اُسکی اُس سے کام سے کہ کیا اُسکی بیوی نے

اُسکی بعد یعنے اُسکی غیبت مین **ف** اس باب مین ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر قاسم بن فضل کے روایت سے

اور قاسم بن فضل ثقہ ہین مامون ہین اہل حدیث کے نزدیک اور ثقہ کہا انکو یحیی بن سعید اور عبدالرحمن بن مہدی نے **باب** ما جاء فی انشقاق القمر باب چاند کے

شق ہونیکے بیانمین **عن** ابن عمر قال انفلق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشہدوا

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا انہون نے پہٹ گیا چاند رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے گواہ رہو **ف** اس باب مین ابن مسعود

اور انس اور جبیر بن مطعم سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** چاند کا پہٹنا قیامت کی نشانی بہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ بہی تفصیل اسکے

یہہ ہے کہ انس بن مالک سے مروی ہے کہ اہل مکہ نے سوال کیا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ہمکو کوئی معجزہ دکہاؤ پس دکہایا آپنے انکو پہٹنا چاند کا یہانتک کہ دیکہا انہون

نے حرا کو اسکے بیچمین اور قتادہ سے مروی ہے کہ دکہایا انکو شق القمر دوبار اور ابن مسعود سے مروی ہے کہ پہٹا چاند رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین اور دو ٹکڑے

ہوگیا ایک ٹکڑا نظر آتا تہا جبل پر اور ایک ٹکڑا اس سے نیچے پہر فرمایا آنحضرت نے گواہ رہو عبداللہ سے مروی ہے کہ یہہ معاملہ مکہ مین ہوا اور مروی ہے کہ قریش نے پوچہا مسافرون سے

اس گمان پر کہ شاید محمد نے ہم پر جادو کردیا ہو پہر مسافرون نے کہا ہمنے بہی چاند پہٹتے دیکہا پہر یہہ آیت اُتری اقتربت الساعۃ وانشق القمر پس پہٹنا چاند کا مقدمہ

ہے قیامت کا کہ اس سے ثابت ہوا کہ خرق والتیام اجرام علویہ مین جایز ہے اس نظر سے یہہ نشانی قیامت کی ہے اور چونکہ کفار نے فرمایش کی تہی معجزہ کی اور اُسکے بعد

اسکا ظہور ہوا اور آپنے فرمایا بہی کہ گواہ رہو اس نظر سے معجزہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ہزارون درجہ یہہ معجزہ بڑہکر ہوا دریائے نیل کے شق ہونے سے اسلئے کہ اول تو

دریا کا پہٹنا چندان خلاف عادت نہین ہے دوسرے خرق والتیام اجزائی ارضیہ چندان مستبعد نہین بخلاف اجرام علویہ کے ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل

العظیم **باب** فی الخسف باب خسف کی بیانمین **عن** حذیفۃ بن اسید قال اشرف علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غرفۃ و

نحن نتذاکر الساعۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تروا عشر آیات طلوع الشمس من مغربہا ویاجوج وماجوج و

الدابۃ وثلاث خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرۃ العرب ونار تخرج من قعر عدن تسوق الناس او تحشر الناس

فتبیت معہم حیث باتوا وتقیل معہم حیث قالوا **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ بن اسید سے کہا جہانکا ہم پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے غرفہ سے اور ہم آپسمین چرچا کر رہے

تہے قیامت کا سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت قایم نہوگی جبتک نہ دیکہوگے تم اُس سے پیشتر دس نشانیان اول نکلنا آفتاب کا مغرب سے دوسرے یاجوج و

ماجوج تیسرے نکلنا دابۃ الارض کا اور تین جگہہ زمین کا دہنسنا ایک مشرق مین دوسرا مغرب مین تیسرا جزیرہ عرب مین اور یہہ نشانیان ہوئین ساتوین نکلنا

ایک آگ کا عدن کی جڑ سے کہ ہانکے گی آدمیونکو یا فرمایا جمع کریگی لوگونکو یعنے ملک شام مین شب کو ٹہیریگی انکے ساتہ جب وہ ٹہیرینگے اور دوپہر کو ٹہیریگی انکے ساتہ جب

قیلولہ کرینگے **ف** روایت کی ہمسے محمود بن غیلان نے انہون نے وکیع سے انہون نے سفیان سے مانند اسکے اور بڑہائی اسمین آٹہوین چیز دخان یعنے دہوان روایت کی

ہمسے ہناد نے انہون نے ابوالاحوص سے انہون نے فرات قزاز سے جیسے حدیث وکیع کی ہے سفیان سے روایت کی ہمسے محمود بن غیلان نے انہون نے ابوداؤد طیالسی سے انہون نے

شعبہ سے اور مسعودی سے دونون نے سنا فرات قزاز سے مثل حدیث عبدالرحمن کے جو مروی ہے سفیان سے انہون نے روایت کی ہی فرات سے اور زیادہ کی اسمین نوین

نشانی دجال کا ظاہر ہونا اور ذکر کیا دخان کا بہی روایت کی ہمسے ابوموسی نے انہون نے ابوالنعمان سے انہون نے شعبہ سے انہون نے فرات سے ابوداؤد کی روایت کے

مانند جو مروی ہے شعبہ سے اور زیادہ کی اسمین دسوین چیز ہوا کہ اڑا کر پہینکدیگی انکو دریا مین یا اُترنا عیسے بن مریم کا فقط اس باب مین علی اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ اور صفیہ

سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** صَفِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْتَهِي النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هٰذَا الْبَيْتِ حَتّٰى يَغْزُوَ جَيْشٌ حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَلَمْ يَنْجُ أَوْسَطُهُمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَنْ كَرِهَ مِنْهُمْ قَالَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ عَلٰى مَا فِي أَنْفُسِهِمْ **ترجمہ** روایت ہے صفیہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے باز نرہینگے لوگ لڑنے سے اس گھر مین یہانتک کہ آویگا ایک لشکر اور جب ہوچکیگا بیدا مین یا یہ فرمایا کہ ہوچکی زمین بیدا مین دہنس جاویگا اُسکا اول آخر اور نہ بچیگا اُسکا بیچ یعنے سب ہلاک ہووینگے عرض کی مینے یا رسول اللہ جو برا جانتا ہے اُنمین سے اُنکے فعلون کو فرمایا آپنے اُٹھاویگا اللہ تعالے اُنکو اُس حال پر جو اُنکے دلونمین ہے یعنے وہان نیک و بد ممتاز ہووینگے گو یہان سب ہلاک ہونگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا ظَهَرَ الْخُبْثُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہوگا آخر مین اس امت کی زمین کا دہنسنا اور صورتکا بدلنا اور پتھرونکا آسمان سے برسنا کہا اُنہون نے عرض کی ہمنے یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہوجاوینگے باوجود اسکے کہ ہم مین صالحین ہون فرمایا آپنے ہان جبکہ غالب ہوجاوے خباثت یعنی فسق و فجور **ف** یہ حدیث غریب ہے حضرت عائشہ کے روایت سے نہین جانتے ہم اُسے مگر اسی سند سے اور عبد اللہ بن عمر مین کلام کیا ہے یحیٰی بن سعید نے اُنکی حافظہ کی طرف سے **مترجم** ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ہمیشہ جاری رہیگا آفتاب کا کلنا مطلع سے اور جانا مغرب کو یہانتک کہ وہ وقت آوے جو اللہ تعالے نے مقرر کیا ہے اپنے بندونکی توبہ کے لئے پس اجازت چاہیگا آفتاب کہ کہان سے طلوع کرے اور اسیطرح چاند اذن مانگیگا کہ کہان سے نکلے سو اذن نملیگا اُنمین سے کسیکو اور محبوس رہیگا آفتاب تین شب اور چاند دو شب اور نہ پہچانینگے مقدار حبس کو مگر تہوڑے لوگ بقیۃ الارض حاملان قرآن کہ پڑھیگا ہر شخص ورد اپنا پہر دیکھیگا کہ رات اپنے حال پر ہے اور نہ معلوم ہوگا مقدار اسکا مگر حاملان قرآن عظیم الشان کو اور پکاریگا بعض اُنکا بعض کو اور جمع ہوجاوینگے مسجدونمین اور کاٹینگے بقیہ شب آہ و زاری تضرع و بکا مین بعد اسکے بہیجیگا اللہ جل جلالہ جبرئیل کو سورج اور چاند کیطرف اور کہینگے وہ کہ امر فرماتا ہے تمکو باریتعالے شانہ کہ تم دونون لوٹ جاؤ اپنے مغارب کیطرف اور طلوع کرو وہان سے اور نہین ہے آج تمہارے لئے ہماری درگاہ مین نور اور نہ چمک تب سورونے لگینگے سورج اور چاند قیامت کے خوف سے اور اپنی موت کی ڈر سے اور نکلکر طلوع کرینگے دونون مغرب سے سو اسی حالمین کہ لوگ تضرع و زاری کر رہے ہونگے اللہ تعالے کیطرف اور غافل اپنے نشۂ غفلت مین مست ہونگے کہ یکبارگی آواز آویگی باریتعالے شانہ کیطرف سے کہ آگاہ ہو دروازہ توبہ کا بند ہوگیا اور مہر و ماہ نے مغرب سے طلوع کیا سو لوگ دیکھینگے اُن دونونکو کہ وہ دونون علم کی مانند ہین کہ نہ اُنمین روشنی ہے اور نہ آب و تاب سو اسی کی خبر دیتا ہے اللہ تعالے اپنے قول مبارک مین وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ یعنے اکٹھا کئے گئے مہر و ماہ اور علم خرچی سے اونٹ پلادینگے یا گٹھری کپڑون کے سو بلند ہونگے دونون مانند دو اونٹونکے کہ نزاع کرتا ہے ہر ایک دوسرے سے اور چاہتا ہے ہر ایک کہ مین آگے بڑھ جاؤن اُسوقت فریاد کرنے لگینگے دُنیا کے لوگ اور غافل ہوجاوینگی مائین اپنی اولاد سے اور گر پڑینگے حمل اور نیکون اور ابرار کو غم دیگا رونا اور لکھی جاویگی اُنکی عبادت مگر ظالمون اور فاجرون کے رونے سے کچھ فائدہ نہوگا اور لکھی جاویگی اُنپر حسرت و ندامت اور جب یہہ دونون مہر و ماہ ناف آسمان مین پہونچینگے جبرئیل آکر اُن دونونکے قرون پکڑکر مغرب کیطرف لوٹا دینگے اور شرق کو جانے نہ دینگے بلکہ مغرب ہی مین لوٹ کر ڈوب جاوینگے جہان دروازہ ہے توبہ کا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ دروازہ توبہ کا کیا ہے فرمایا آپنے اے عمر پیدا کیا اللہ تعالے نے ایک دروازہ توبہ کے لئے مغرب کے پیچھے اور وہ جنت کے دروازونمین سے ہے اُسکے دو پٹ ہین سونیکے مکلل جواہرات سے اُن دونون پٹونمین مسافت ہے چالیس برس کی راہ کی سوار تیز رو کے لئے اور یہ دروازہ کہلا ہوا ہے جب سے کہ خداوند تعالی نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا ہے اور کہلا رہیگا اس شب کے صبح تک کہ شمس و قمر مغرب سے طلوع کرین اور توبہ نکی کسی بندے نے خدا کے بندون مین سے توبہ نصوح آدم علیہ السلام کے زمانہ سے اُسدن تلک مگر کہ توبہ آتی ہے اسی دروازہ سے اور پہر چڑہ جاتی ہے باریتعالے شانہ کیطرف پوچھا معاذ بن جبل نے اے رسول اللہ کے کیا ہے توبہ نصوح فرمایا نادم ہوتا ہے بندہ اپنے گناہ پر اور بہاگتا ہے اُس سے اللہ تعالے کیطرف اور پہر نہین لوٹتا گناہ کو جیسے دودہ پستان سے نکلکر پہر عود نہین کرتا اُسکی طرف پس ڈوبا دینگے جبرئیل اُن دونونکو اُس دروازہ مین پہر بند کیے جاوینگے وہ دونون پٹ اور ملجاوینگے وہ دونون ایسے کہ گویا کبہی اُنمین شگاف و دراڑ نہ تہی اور جب دروازہ توبہ کا بند ہوگا قبول نہوگی کسی بندے کی توبہ اُسکے بعد اور فائدہ نہ دیگا اُسے کوئی حسنہ مگر وہ حسنہ کہ اُس سے پہلے کیا ہے کہ وہ جاری رہیگا اُنکے لئے بعد اُسکے جیسا کہ جاری تہا قبل اسکے اور

بیان طلوع شمس از مغرب

بیان دروازہ توبہ

اور اسی طرف اشارہ ہی اللہ تعالےٰ کے اس قول مین یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ الآیۃ پہر عرض کی ابی بن کعب نے ای رسول اللہ تعالےٰ کی میرے مان باپ فدا ہون آپ پر کیا معاملہ ہوگا اُسکی بعد سورج اور چاند سے اور کیا حال ہوگا آدمیونکا اور دُنیا کا اُسکے بعد فرمایا آپنے ای اُبی پہنایا جاویگا شمس و قمر کو اُسکے بعد جامہ نور و ضیا اور پہر طلوع کرینگے آدمیون پر اور ظاہر ہونگے جیساکہ اُس سے پیشتر تہے لیکن لوگ جب اِس آیہ کبریٰ کو دیکہہ لینگے اور عظمت اُسکی مشاہدہ کرلینگے پہر مشغول ہونگے دنیا مین اور آباد کرینگے اُسکو اور جاری کرینگے اُسمین نہرین اور لگاوینگے اُسمین درخت اور بناوینگے اُسمین مکان لیکن عمر دنیا کی ایسی ہوگی بعد طلوع شمس کے مغرب سے کہ اگر جنیگی کسیکی گہوڑی تو وہ بچہ سواری کے لایق نہوگا کہ صور پہونکا جاویگا انتہے اور ابن ابی شیبہ نے ابن عمر سے روایت کیا ہی کہ اشرار بعد اخیار کے اکیسو بیس سال تک ہین یعنے بعد طلوع آفتاب کے مغرب سے کہ وہ زمانہ اشرار کا ہے اکیسو بیس سال تک عمر دنیا ہے اور روایات اس باب مین مختلف ہین وجہ تطبیق یہ ہے کہ باعتبار بقائی مومنین مدت قلیل ہے اور باعتبار بقائی کفار و اشرار یکصد و بست سال اور دابۃ الارض ایک مخلوق ہے اللہ تعالےٰ کے مخلوقات عجیبہ سے کہ ابن زبیر سے مروی ہے کہ اُنہون نے وصف کیا اُسکا اسطرح پر کہ سر اُسکا گائی کا سا ہے اور چشم خوک کی سی اور کان فیل کے اور سینگ بزکوہی کے اور گردن شترمرغ کی اور سینہ شیر کا اور رنگ پلنگ کا اور کمر بلی کی اور دم بکری کی اور پیر اونٹ کے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ گردن اُسکی دراز ہے کہ دیکہیگا اُسکو جو کہ مشرق مین ہے جیساکہ دیکہتا ہی اُسے جو کہ مغرب مین ہے اور اُسکا مونہہ ہے مثل انسان کے مونہہ کے اور چونچ ہے مثل طائر کے و بر و ریش ہے یعنے پشم و پر رکہتا ہے اور ہر رنگ مین موجود ہے اور اُسکے چار پیر ہین اور حذیفہ نے کہا لَنْ یُدْرِکہا طالبٌ ولا یفوتہا ہاربٌ یعنے نپاویگا اُسے ڈہونڈہنے والا یعنے بسبب تیزروی اور نہ بہاگ سکیگا اُس سے کوئی بہاگنے والا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا کہ لوگون کو گمان ہے کہ دابۃ الارض آپ ہی ہین اُنہون نے فرمایا کہ واللہ دابہ کو پر و موی کو چاک رزد ہونگے اور مجہے پر و زغب نہین اور اُسے سم ہونگے مجہے سم نہین اور وہ نکلیگا اسپ تیزرو کے مانند تین بار اور ابہی دو ثلث بہی اُسکے باہر آئی ہونگے اور عمرو بن عاص سے مروی ہے کہ سر اُسکا آسمان مین لگیگا اور باہر آئے ہونگے یہ اُسکے زمین سے اور ابن عمر نے کہا وہ نکلیگا دوڑتے گہوڑے کی مانند تین دن تک اور ابہی اُسکا ایک ثلث بہی نہ نکلا ہوگا یعنے تین دن کے عرصہ مین اور ابوہریرہ نے کہا مابین قرنیہا فرسخ للراکب المجد یعنے درمیان دونون شاخ اُسکے کے فاصلہ ہے ایک فرسخ کا سوار تیزرو کی لئے اور یہ سبب قدرت سے مصور حقیقی کی کہ کیونکر تصویر کی اُسکی اور نقش طرازی اور اعجوبہ کاری ہے اسنے یعنے حق تعالیٰ شانہ نے کہ کیونکر تقدیر کی اُسکی فتبارک اللہ احسن الخالقین نکلنا اُسکا سو وارد ہوا ہے کہ خروج اُسکا عالم مین تین بار ہوگا ایکبار اقصائے بادیہ مین اور ایک روایت مین منتہائی یمن مین اور دخل نہوگا ذکر اُسکا قریہ مین یعنے مکہ مین پہر چہپا رہیگا زمانہ دراز تک پہر دوبارہ نکلیگا اول سے کمتر اور پہونچیگا ذکر اُسکا اہل بادیہ مین اور آئیگی خبر اُسکی مکہ مین پہر تیسری بار نکلیگا ایسی وقت مین کہ لوگ مجتمع ہونگے افضل مساجد مین اور مراد اُس سے مسجد الحرام ہے اور نہ ڈراویگا اُنکو مگر یہ کہ وہ حرکتا ہوگا رکن و مقام مین اور جہاڑتا ہوگا اپنے سر پر خاک اور جُدا ہو جاوینگے اُس سے لوگ ایسا ہی مروی ہوا ہے ابن عباس اور حذیفہ سی اور حذیفہ کی روایت کے بعض طرق صحیح ہین اور ابن عباس نے کہا کہ باہر آویگا دابہ بعض اودیہ تہامہ سے اور ابن عمر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا آپنے مین دیکہتا ہون اُس جگہہ کو کہ نکلیگا جہان سے دابہ اور وہ جگہہ تنگ ہے صفا کا اور ابن عمر نے کہا کہ خروج اُسکا صفا سے ہوگا منی کی شب مین اور صبح کرینگے لوگ اُسکے سر اور دم کے بیچ مین اور نہ پہیلیگا کوئی پہینے والا اور نہ باہر آویگا اُس سے کوئی بانہ آیا یہانتک کہ فارغ ہوگا اُس کام سے کہ حکم فرمایا ہے اُسکا اللہ نے کہ جو ہلاک ہوگا ہلاک ہو نیوالا اور نجات پاویگا نجات پانیوالا اور اول قدم جو رکہیگا وہ انطاکیہ مین رکہیگا اور رسالہ حشیرہ مین ہے کہ طلوع شمس مغرب سے جب ہوگا اُسی دن کو بسبب زلزلہ سے پہٹ جاویگا اور دابۃ الارض نکلیگا اور ایک ہاتہ مین اُسکے عصا موسیٰ ہوگا اور دوسرے مین خاتم سلیمان ہوگی سیر کریگا تمام شہرون مین کمال سرعت سے اور نشان کریگا عصا موسیٰ علیہ السلام سے مومن کی پیشانی پر اور ایک خط نورانی کہینچیگا کہ تمام چہرہ اُسکا نورانی ہو جاویگا اور کافر کے ناک پر یا گردن پر مہر کریگا سلیمان علیہ السلام کی کہ سارا چہرہ اُسکا ظلمانی اور مکدر ہو جاویگا انتہے اور دخان کی تفصیل یہ ہے کہ ایک دہوان آسمان سے ظاہر ہوگا اور زمین پر اُتریگا اور مومنونکو اُس سے زکام ہو جاویگا اور تشنگی دماغ اور کدورت حواس کی لاحق ہوگی اور منافقون اور کافرونکو بیہوشی آجاویگی اور بعضے لیکر ایک روز اور بعضے دو روز اور بعضے تین روز مین افاقہ پاوینگے اور وہ دہوان چالیس روز تک رہیگا بعد اُسکے آسمان صاف ہو جاویگا کذا فی الرسالۃ الحشیریۃ اور احمد و مسلم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ بہیجیگا اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کے موت کے بعد ایک ہوای سرد شام کی طرف سے روئی زمین پر کہ جسکے دلمین ایک ذرہ بہی ایمان ہوگا اُسکی روح قبض ہو جاویگی یہانتک کہ اگر کوئی پہاڑ کے جگر مین گہس جاویگا وہان بہی وہ ہوا پہونچیگی اور اُسکی

[illegible]

دابۃ الارض کا بیان

بیان دخان

روح قبض کر لیگی اور باقی رہ جاوینگے لوگ بدترین خلق کے چڑیون اور درندونکی عقل والی نیکی کو پہچانینگی نہ برائی سے انکار کرینگی اور متمثل ہوگی انکی آگے شیطان اور کہینگے تم قبول نہین کرتی ہو وہ کہینگے کیا حکم کرتے ہو تم پس سکہا وینگے وہ اُنہین عبادت بتونکی اور بت پرستی کرینگے اور رزق دیا جاویگا اُنہین اُس حالمین بہت اور عیش خوش کہ ناگاہ صور پہونکی گا انتہی اور روایت حذیفہ بن اسید کی جو ابتدا بابمین مذکور ہے اصحاب ستہ نے روایت کی سوا بخاری کے صاحب اشاعہ نے کہا ہی کہ یہ تینون خسف واقع ہو چکے چنانچہ سلیمان بن عبدالملک کے عہد مین ابن ہبیرہ نے اُنہین لکھا کہ بخارا مین صبح کے وقت ایک آواز عظیم آسمان سے آئی اور ایک صوت مہیب مثل رعد کے مسموع ہوئی کہ اُس سے حاملہ عورتونکے حمل گر گئے جب نظر کی تو آسمانمین ایک شگاف عظیم تہا اور اُسمین بڑے بڑے قد و قامت کے لوگ اتری کہ سر اُنکے آسمانمین تہی اور پیر زمین مین اور اُنمین ایک کہنے والا کہتا تہا ای اہل زمین عبرت پکڑو اور ای اہل آسمان ڈرو کہ یہہ صفوائیل فرشتہ ہے کہ نافرمانی کی اُسنے خداوند تعالیٰ شانہ کی اور معذب ہوا سبب روز روشن ہوا لوگ اُس جگہہ جمع ہوئے کیا دیکہتی ہین کہ وہان ایک خسف عظیم ہے کہ اُسکو قرار نہین ہی اور اُس سے سیاہ دہوان نکل رہا ہی قاضی بخارا نے اِس واقعہ کو چالیس شخصون کی گواہی سے پایۂ ثبوت کو پہونچایا صاحب اشاعہ نے کہا ہی کہ اِس قصہ مین نظر ہی اسلئی کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہی لَا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُوْنَ مگر یہہ ہو سکتا ہی کہ جسطرح مستثنیٰ ہین اُنسے ہاروت ماروت اسیطرح جایز ہے کہ یہہ بہی ہوا اور اللہ تعالےٰ ہر شی پر قادر ہی اور یہہ بہی ہو سکتا ہی کہ قول اللہ تعالےٰ کا باعتبار غالب واکثر ملائکہ کے ہو نہ باعتبار ہر ہر فرد کے ملائکہ سے واللہ اعلم اور سنہ ۲۰۳ دو سو آٹھہ ہجری مین تیرہ دیہہ خسف ہوگئی مغرب مین اور سنہ ۳۳۴ تین سو چونتیس مین ماہ شعبان مین غرناطہ مین زلزلہ واقع ہوا کہ اُس سے اماکن اور بہت جگہہ خسف ہوگئین اور بعض قلاع منہدم ہوگئے اور سنہ ۳۴۶ ہجری مین بلدہ ری اور اُسکی نواحی مین زلزلہ عظیم واقع ہوا کہ ڈیڑہ سو قریہ اُس سے خسف ہوگئی اور نقصان اُسکا حلوان تک پہونچا اور اکثر لوگ حلوان کے بہی خسف ہوگئی اور زمین نی مردونکی ہڈیان باہر پہینکدین اور مقام خسف سی چشمے پانی کے جاری ہوئے اور بلدہ طالقان تمام خسف ہوگیا قریب تیس ۳۰ آدمیون کے اُس سے نجات پائی اور بہت گیا رئی مین ایک پہاڑ اور معلق ہوا ایک قریہ آسمان و زمین مین مع اہل قریہ دو پہر کے وقت اور پہر خسف ہوگیا اور زمین پہٹ گئی اور اُس سے پانی بہنے لگا بدبودار اور دہوان نکلنے لگا بہت کذا نقلہ السیوطی عن ابن الجوزی اور سنہ ۵۹۰ پانسو ستانوے ہجری مین ایک قریہ نواحی بصرہ سی خسف ہوا اور سنہ ۵۳۳ پانسو تینتیس مین بلدہ بحیرا خسف ہوا اور اس جگہہ کالا پانی ہوگیا صاحب اشاعہ نے کہا کہ اسکے بعد ہمارے زمانہ مین نواحی آذربیجان کے دیہات خسف ہوئے جو دیار عجم سی تہی انتہی اور نار کی تفصیل یہہ ہے کہ نکلیگی وہ نار قعر عدن مین سے چنانچہ ایک روایت مین من قعر عدن ابین وارد ہوا ہے اور ابین بروزن احمر نام ہے اس بادشاہ کا جسنے اُسی آباد کیا ہی اور کہینچ لیجاویگی لوگون کو محشر مین مراد محشر سے زمین شام ہے کہ اُسے ارض مقدس بہی کہتے ہین اور مراد اُس سے وہ زمین ہی جو درمیان فرات اور بحر قلزم کے واقع ہوئی ہی طول مین اور ساحل بحر عمان سے بحر اسود تک عرض مین اور کیفیت اُسکے ہانکنے کی لوگون کو خود حدیث مین مذکور ہے اور دجال اور یاجوج و ماجوج کا حال آگے مذکور ہے انشاء اللہ تعالیٰ

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

باب مغرب سے آفتاب طلوع ہونیکے بیانمین

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ لِتَسْتَاْذِنَ فِي السُّجُوْدِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَاَنَّهَا قَدْ قِيْلَ لَهَا اطْلُعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَاَ وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا وَقَالَ ذٰلِكَ قِرَاءَةُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سی کہا داخل ہوا مین مسجد مین جب کہ ڈوب گیا آفتاب اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تہے پہر فرمایا آپنے ای ابا ذر جانتا ہی تو کہ کہان گیا یہہ آفتاب کہا راوی نے عرض کی مین نے کہ اللہ اور رسول خوب جانتا ہی فرمایا آپنے کہ وہ جاتا ہی تاکہ اجازت مانگے سجدہ کی سو اجازت ملتی ہے اُسکو اور گویا کہ اُسکو حکم ہوتا ہے یہہ طلوع کر جہان سے آیا تو پس طلوع کریگا وہ مغرب سے کہا راوی نے پہر پڑہی آپنے یہ آیت وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا اور کہا راوی نے یہی ہی قرات عبد اللہ بن مسعود کی **ف** اس بابمین صفوان بن عسال و حذیفہ بن اسید اور انس اور ابی موسیٰ سی بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** تفصیل اسکی اوپر خوب مذکور ہوئی

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ خُرُوْجِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ

باب یاجوج و ماجوج کے بیانمین

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمٍ مُحْمَرًّا وَجْهُهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُرَدِّدُهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَعَقَدَ عَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ **ترجمہ** روایت ہے زینب بنت جحش سے کہا جاگی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خواب سے کہ سرخ تہا چہرہ مبارک سا آپکا اور فرماتے

بیان خسف واقع شدہ

بیان نار حشر

بیان طلوع آفتاب از مغرب

تہی آپ تین تین بار لا الہ الا اللہ خرابی ہے عرب کے اُس شر سے جو قریب ہوگیا ہی و تفصیل اُسکی یہ ہے کہ کہل گیا آج کی دن ایک سوراخ یاجوج اور ماجوج کی دیوار مین
مثل اسکے او عقد کیا آپنے دس کا یعنے دائرہ بنایا کلمہ شہادت کی انگلی او انگوٹہی سے کہا زینب نے عرض کی مین نے یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہو جائینگے اور ہمارے درمیان صالحین
ہونگے آپنے فرمایا ہان جب زیادہ ہو جائیگی خباثت یعنی فسق و فجور **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے جید کہا سفیان نے اس حدیث کو اور
کہا حمیدی نے کہ کہا سفیان نے یاد کیا مین نے اس اسناد مین زہری سے چار عورتونکو زینب بنت ابی سلمہ کو کہ وہ راویہ ہین حبیبہ سے اور یہہ دونون زینبین ربیبہ ہین
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور روایت کرتی ہین حبیبہ ام حبیبہ سے وہ زینب بنت جحش سے کہ دونون بیبیان ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور روایت کی معمر نے یہی حدیث
زہری سے اور نہین ذکر کیا حبیبہ کا **مترجم** یاجوج و ماجوج اولاد سے ہین حضرت نوح علیہ السلام کی بقول صحیح چنانچہ ابوہریرہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ بیٹے نوح علیہ السلام کے
تین تہے سام اور حام اور یافث پس اولاد سام کی عرب اور فارس اور روم اور اولاد حام کی قبط اور بربر اور سودان اور اولاد یافث بن نوح کی یاجوج و ماجوج و ترک و صقالبہ
رسالہ حشریہ مین ہے کہ ملک اُنکا اقصای بلاد شمالیہ مین ہے ہفت اقلیم سے باہر اور جانب شمال اُنکے دریای شور ہی کہ پانی اُسکا بسبب شدت بردگی ایسا غلیظ ہی کہ
گذارہ کشتی کا دشوار ہے اور جانب مین شرق و غرب کے دو کوہ عظیم ایسی واقع ہین کہ چڑہنا اُترنا بہی اُن پر ممکن نہین اور جڑین اُنکی پانی مین ہین اور جنوب کیطرف
وہ دونون پہاڑ آہستہ آہستہ قریب ہوتی جاتی ہین کہ درمیان اُنکے فاصلہ قلیل رہگیا ہی اسکندر ذوالقرنین نے اُسی فاصلہ پر دیوار آہنی بنائی ہے جو بہ سد سکندری
معروف ہے بلندی اُسکی قلہ کوہ کی برابر ہے اور عرض اُسکا ساٹہہ گز ہے اور وہ خبیث ہمیشہ اُسی کہودتے ہین مگر باریتعالی شب کو پہر درست فرد تیا ہی آنحضرت صلعم کی زمانہ
مین دو انگشت کی حلقہ کے برابر سوراخ ہوگیا تہا جیسا کہ اوپر گذرا اور وہ تین قسم مین ایک قسم مانند درخت صنوبر کے بلند بالا دوسرے چار بالشت طول و عرض مین تیسرے
اپنا ایک کان بچہاتی اور ایک اوڑہتے ہین اور قتادہ سے مروی ہی کہ یاجوج و ماجوج بائیس قبیلہ ہین ذوالقرنین نے اکیس پر سد بنائی ہی اور ایک قبیلہ کہ غائب تہا اور جہاد
کو گیا تہا وہ باہر رہگیا اور وہی ترک ہین روایت کیا اسکو ابن ابی حاتم نے اور کثیر الاولاد ایسے کہ کوئی نہین مرتا اُنمین سے جب تک کہ نہین دیکہہ لیتا اپنی ہزار فرزند
صلبی اور نہایت کثیر الجماع ہین چنانچہ ابن مردویہ اور ابن ابی حاتم نے روایت کیا کہ یاجوج و ماجوج کے عورتین ہین اور وہ جماع کرتی ہین جب چاہتی ہین بلکہ وہ مانند درخت
کے کہ پہل لاتے ہین جب چاہتے ہین اور جتنا چاہتے ہین انتہی اور ابن ابی حاتم نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ کہا اُنہون نے الجن و الانس عشرۃ اجزاء
فتسعۃ اجزاء یاجوج و ماجوج وجزء سائر الناس یعنے جن و انس سب دس حصہ مین نو حصے انمین سے یاجوج و ماجوج ہین اور ایک حصہ اور سب لوگ اور جب
اللہ تعالے کو منظور ہوگا نکلنا اُنکا کہیگا حاکم اُنکا شام کو کہ چہوڑ دو جو باقی ہے سد سے انشاء اللہ تعالی ہم کل پوری کہود لینگے پس انشاء اللہ کی برکت سے وہ درست کہودنگے
اور ویسی ہی رہیگی کہ دوسرے روز جب وہ آوینگے بخوبی کہود کر اپنی راہ بنا دینگے چنانچہ کیفیت اُنکی خروج کی جو بروایت نواس بن سمعان مروی ہے ایک حدیث طویل مین
مفصل آگے مذکور ہے ابن عربی نے کہا ہی کہ حدیث اسی سے تین آیات آلہی معلوم ہوئے ایک یہ کہ اللہ تعالی نے اُنکو باوصف اس قوت کے اس پر قادر نکیا کہ روز و شب
برابر سد کو کہود دین اور نکل آوین دوسرے یہ بہی قدرت ندی کہ وہ نردبان وغیرہ سے اوپر چڑہکر ادہر اُتر آوین اور بندگان آلہی کو ضرر پہونچاوین تیسرے یہ کہ قدرت ندی اُنکو
انشاء اللہ کہنی کی جب تک کہ وقت معہود نہ پہونچی حافظ ابن حجر نے کہا ہی کہ اس روایت سے یہہ بہی معلوم ہوتا ہی کہ وہ اہل صناعات اور اہل ولایت و سلطنت و رعیت
ہین اور اُنمین سے ایسے بہی لوگ ہین کہ خداوند تعالی کو پہچانتے ہین اور اقرار اُسکی قدرت و مشیت کا رکہتے ہین اور یہ بہی احتمال ہے کہ کلمہ انشاء اللہ اُنکی زبان سے بیاختیار
نکل جاوے اگرچہ اُسکے معنے و مطلب سے واقف نہون اور برکت اس کلمہ مطہرہ کی باوجود جہالت کے بہی اپنا کام کر جاوے اور اختلاف ہے اہل ادب مین کہ اشتقاق یاجوج و ماجوج کا
کس مادہ سے ہے بعضون نے کہا ہے اجیج نار سے مشتق ہے اور اجیج التہاب اور شعلہ مارنا ہی آگ کا اور بعضون نے کہا اُجّ سے کہ بمعنی اختلاط اور شدت گرمائی ہے اور بعضون نے
کہا اُج سے کہ تیز دوڑنیکے معنے مین اور بعضون نے کہا اجاج سے کہ بمعنے آب شور کی ہے اور بہ تقدیر دونون یفعول اور مفعول کے وزن پر ہین اور بعضون نے کہا وزن اُنکا فاعول
ہے یج اور مج سے اور بعضون نے کہا وزن اُنکا فاعول ہے اج سے بمعنی اضطراب کے فقط اور پوچہنا زینب کا کہ کیا ہم ہلاک ہو جائینگے اور ہماری درمیان صالحین ہونگے تعجب
سے ہی کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ باوصف صالحین نزول عذاب ہم پر ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعتبار کثرت کا ہے جب صالحین کی کثرت ہوتی ہے طالحین
اُنکے ذیل مین عذاب سے محفوظ رہتی ہین اسیطرح جب طالحین کی کثرت ہوتی ہے صالحین اُنکے ساتہ معذب ہو جاتی ہین اور آفات دنیا مثل قحط و وبا و خسف و مسخ مین گرفتار

ہو جاتی ہیں پھر آخرت میں اپنی نیتوں کے موافق محشور ہوتی ہیں عادت الٰہی یوں ہی جاری ہے، اور یہ جو فرمایا خرابی ہی عرب کی فقط مزید عنایت ہے ورنہ فساد خروج یاجوج
کا ساری دنیا میں منتشر ہو جائیگا اور ظاہر ہے کہ اُسوقت اسلام عرب ہی میں تھا اسلئے اُنہیں کی فکر تھی (مترجم) **باب** مَا جَاءَ فِي فِرْقَةِ الْمَارِقَةِ باب فرقہ خوارج کے

فرقہ خوارج کا بیان

بیان میں **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقْرَؤُوْنَ
الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے نکلیگی آخر زمانہ میں ایک قوم ہونگے لوگ اُسکے جوان ہلکی عقلوں والی پڑھینگے قرآن نیچے نہ اُتریگا اُنکی گلوں سے کہینگے بات خیر البریہ کی نکلجاوینگے
دین سے جیسا کہ نکلجاتا ہی تیر شکار سے **ف** اس باب میں علی اور ابی سعید اور ابی ذر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے اسکی سوا اور حدیثوں میں نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے وصف اس قوم کا کہ وہ پڑھتے ہیں قرآن نہیں تجاوز کرتا اُنکی حنجرہ گردن سے نکلجاتے ہیں دین سے جیسا کہ نکلجاتا ہی تیر شکار سے اور حقیقت میں وہ خوارج
حروریہ ہیں یا اور خوارج اُنکے سوا **مترجم** فرقہ خارجیہ کو فرقہ مارقہ اسلئے کہتے ہیں کہ حدیث میں اُنکی صفت یمرقون من الدین آئی ہے کیفیت اُنکی ظہور کی اور حقیقت اُنکی خروج
کی اسطرح ہی کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین میں ابو موسی اور عمرو بن العاص کو حکم کیا اور بعد اسکے حضرت علی کوفہ کو اور
حضرت معاویہ شام کو لوٹ گئی اور لڑائی موقوف ہوگئی اسی درمیان میں ایک جماعت قاریان قرآن کی اس حکم کرنیسے ناراض ہوئی اور معاذ اللہ حضرت علی اور حضرت
معاویہ دونوں کی تکفیر کرنے لگے اور حضرت علی کی رفاقت سی مونہہ موڑ کر رشتہ بیعت توڑ کر حروراء چلے گئے کہ نام ہی ایک موضع کا اور خوارج کو حروریہ کہنے کا سبب ہے
یہی ہے کہ اول اقامت اُنکی وہاں ہوئی اور وہ جماعت دس ہزار سی کچھہ زیادہ تھی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اُنکی طرف آدمی بھیجا اور پیغام بھیجا کہ تم لوٹ آؤ اور خلیفہ
برحق سے نقض بیعت نکرو اُنہوں نے نمانا اور کہا کہ ہم ڈرتے ہیں فتنہ سے آخر الامر کچھہ لوگ حضرت علی کی اطاعت میں آگئے اور اُس ضلالت سی تائب ہوئی اور باقیون
نے بغاوت پر کمر باندھی اور کہنے لگے کہ اگر حضرت علی اور معاویہ قضیہ تحکیم کو قبول کرینگے ہم دونوں سے لڑینگے غرضکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا
کہ اگر تم ان سے لڑوگے تو دس شخص بھی تم میں سے مارے نہ جاویں گے اور اُن میں سے دس بھی نجات نپاوینگے اور ایسا ہی ہوا کہ عند المقابلہ
فتح و فیروزی نصیب اصحاب علی کرم اللہ وجہہ ہوئی اور وہ سب مقتول ہوئے پھر بعد فتح آپنے فرمایا ڈھونڈو اُس شخص کو جسکی صفت بیان کی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اور دو بار ڈھونڈھا تیسری بار میں وہ ملا اور خبر دی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرقہ مارقہ کی علامت یہہ ہے کہ ہوگا اُنمیں ایک مرد کہ ایک شانہ پر اُسکی ہاتھہ
نہیں بلکہ مثل پستان ہے اور اُسپر کچھہ بال ہیں سفید اور حسن سے مروی ہے کہ حضرت علی سے پوچھا آیا یہ کفار ہیں ای امیر المومنین فرمایا آپنے نہیں یہ تو کفر سے بھاگیں
ہیں پوچھا منافق ہیں فرمایا نہیں منافق ذکر نہیں کرتے خدا کا مگر تھوڑا اور یہ تو خدا کو بہت یاد کرتی ہیں یعنی منافق بھی نہیں پھر پوچھا کون ہیں فرمایا حضرت
علی نے ایک لوگ ہیں کہ پہنچی اُنکو فتنہ [illegible] ذکر ہوگئی اشاعہ میں ہے کہ بقایائی حروریہ ہیں سی ہیں قرامطہ اور باطنیہ اور اسمعیلیہ اور فتنہ اُنکا مشہور ہی ہلاک کیا اُنہوں
نے عباد کو تباہ کیا بلاد کو [illegible] اور خوارج کو خوارج اسلئے کہا کہ خروج کیا اُنہوں نے امام برحق یعنے حضرت علی پر اور محکمیہ بھی اُنہیں کہتے ہیں اسلئے کہ اُنہوں نے اُنکا
کیا حکم ہونے [illegible] اور کہا لَا حُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ اور شراۃ بھی اُنہیں کہتے ہیں اسلئے کہ اُنہوں نے کہا شَرَيْنَا اَنْفُسَنَا فِي اللّٰهِ یعنے بیچڈالا ہمنے اپنی
جانوں کو [illegible] وجہ تسمیہ اوپر گذری اور اُنہوں نے مفارقت کی ملت کی چھوڑ دیا جماعت کو خروج کیا سلطان پر نکالی تلوار اپنی امت
پر اور حلال کیا [illegible] فرمایا اپنی مخالف کو اور تبرا کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُنکے اصہار پر اور نسبت کی اُنکی طرف کفر کے معاذ اللہ من
ذالک اور قائل نہیں [illegible] حوض کے اور نہ شفاعت کے اور قائل نہیں اسبات کے کہ کوئی دوزخ میں سے جاکر پھر نکلیگا اور کہتی ہیں کہ جسنے جھوٹ بولا یا کیا
[illegible] اور بغیر توبہ کے مرگیا ہے وہ کافر ہی اور ہمیشہ دوزخ میں رہیگا اور نماز جماعت کو جائز نہیں جانتے مگر اپنے امام کے پیچھے اور جائز جانتے
ہیں [illegible] اور روا جانتے ہیں تقدیم صوم رمضان کی رویت ہلال پر اور فطر کے بھی اسیطرح اور روا جانتے ہیں [illegible] نکاح بغیر ولی کے اور حلال جانتے
ہیں متعہ کو اور بیع درہم کو بعوض [illegible] اور جائز نہیں کہتے موزوں پر مسح [illegible] اور [illegible] خلافت قریش کو اور ائمہ خوارج
جزیرہ عمان اور موصل اور حضرموت اور نواحی عرب میں تھے اور مصاحبان کتاب [illegible] اور یحیی بن کامل اور سعید بن ہارون ہیں اور [illegible]

پندرہ گروہ ہین نَجْدَات کہ منسوب ہین نجدہ بن عامر کیطرف اور وہ اصحاب ہین عبداللہ بن ناصر کے عقیدہ انکا یہ ہے کہ جسنے ایک جھوٹ بولا یا ایک صغیرہ کا مرتکب ہوا
وہ مشرک ہے اگر اسپر اصرار کیا اور اگر زنا اور چوری اور شرب خمر کا مرتکب ہوا بغیر اصرار کے تو وہ مسلم ہے اور کہتے ہین کہ حاجت نہین کسی امام کی فقط علم کتاب اللہ کافی ہے اور
اَزَارِقَہ کہ اصحاب ہین نافع بن ازرق کے مذہب انکا یہ ہے کہ ہر کبیرہ کفر ہے اور تمام دنیا دار کفر ہے اور معاذاللہ ابوموسی اور عمرو بن العاص نے کفر کیا اللہ تعالے کے
ساتھ جب تحکیم کی انہون نے حضرت علے اور معاویہ کے بیچمین اور جایز جانتے ہین قتل اولاد مشرکین کا اور حرام جانتے ہین رجم کو اور قاذف محصن کو حد نہین مارتے بخلاف
قاذف محصنات کے کہ اُسے حد مارتے ہین اور فُدَیْکِیَّہ کہ منسوب ہین ابن فدیک کے طرف اور عَطَوِیَّہ کہ منسوب ہین عطیہ بن اسود کی طرف اور عَجَارِدَہ کہ
منسوب ہین عبدالرحمن بن عجرد کیطرف اور یہ بہت فرقے ہین اور مواقف مین کہا ہے کہ دس گروہ ہین اور مَیْمُونِیَّہ کہ اصحاب ہین میمون بن عمر کے یہ سب
حلال جانتے ہین پوتیون کے ساتھ نکاح کرنیکو اور نواسیون اور بھتیجیون اور بھانجیون کے ساتھ اور کہتے ہین کہ سورہ یوسف قرآن مین داخل نہین اور حَازِمِیَّہ کہ
اصحاب ہین حازم بن عاصم کے منفرد ہوا سکے ساتھ کہ ولایت اور عداوت دو ذاتی صفتین ہین باری تعالے شانہ کی اور منشعب ہے حازمیہ سے مَعْلُومِیَّہ وہ کہتی ہین کہ جو
اللہ تعالے کو بجمیع اسماء نجانے وہ جاہل ہے اور کہا انہون نے کہ افعال عباد مخلوق الٰہی نہین اور کہتی ہین کہ قدرت اور توانائی فعل کے مقارن نہین بلکہ اسپر مقدم ہین
اور مَجْہُولِیَّہ کہتے ہین کہ جسنے بعض اسماء الٰہیہ کو جانا وہ عالم بخدا ہے نہ جاہل اور صَلْتِیَّہ کہ منسوب ہے عثمان بن صلت کیطرف انہون نے دعوی کیا کہ جسنے ہمارے
مذہب کو مانا اُسکے اطفال صغار کو اسلام نہین جبتک کہ بالغ نہون اور ہمارے دعوت مذہب کو قبول نکرین اور اَخْنَسِیَّہ کہ منسوب ہین ایک شخص کیطرف کہ اخنس
اُسکا نام تھا انکا مذہب ہے کہ سید بیلیوین کو زکوۃ اپنی غلام کی اور دیوی اُسکو اپنی زکوۃ اگر محتاج ہوا اور ظَفْرِیَّہ کہ حفصیہ ہے ایک طائفہ انہین مین سے کہتی ہین
کہ جسنے اللہ تعالے کو پہچانا اگرچہ منکر ہوا اُسکی سوا اور چیزونکا مثلاً رسالت آنحضرت صلے اللہ علیہ سلم کا اور جنت اور نار کا اور مرتکب ہوا تمامی جنایات کا مثل قتل
نفس اور استحلال زنا وغیرہ کے پس وہ شرک سے بری ہے اور مشرک وہی ہے کہ جو اللہ تعالے کو نجانے اور انکار کرے اُسکا فقط اور عقیدہ رکھتی ہین وہ کہ حیران
جو قرآن مین اللہ تعالی نے اس آیۃ مین فرمایا ہے کَالَّذِی اسْتَہْوَتْہُ الشَّیَاطِیْنُ فِی الْاَرْضِ حَیْرَانَ لَہٗ اَصْحَابٌ یَّدْعُوْنَہٗ اِلَی الْہُدَی الایۃ مراد اس سے
حضرت علی اور حزب اصحاب انکے ہین اور یدعونہ الی الہدی سے اہل نہروان ہین اور اِبَاضِیَّہ کہ اصحاب ہین عبداللہ بن اباض کے انکا عقیدہ ہی کہ اللہ تعالے نے جو فرض کیا ہے
اپنے بندون پر وہ ایمان ہے اور ہر گناہ کبیرہ کفر نعمت ہے نہ کفر و شرک اور بَیْہَسِیَّہ کہ منسوب ہے ابی بیہس بن جابر خارجی کیطرف متفرد ہوئے کہ مومن ہین وہ اسمین کہ آدمی
مسلمان نہین ہوتا ہے جبتک کہ جمیع حلال و حرام سے واقف نہو جو اُسکے نفس پر ہین اور بعضے بیہسیہ قایل ہین کہ جو مرتکب ہوا حرام کا کافر نہین جبتک کہ یہ بات
سلطان کے طرف نہ پہنچے جب سلطان کیطرف لیگئے اور اُسپر حد قایم کے حاکم کیا جاویگا اُسپر کفر کا اور شِمْرَاخِیَّہ منسوب ہین عبداللہ بن شمراخ کیطرف وہ کہتے ہین کہ قتل ابوین حلال
ہے اور جب اسکا دعوے کیا اُسنے دار التقیہ مین خوارج اُس سے بیزار ہوگئے اور ایک گروہ خوارج کا بِدَاعِیَہ ہین کہ قول انکا ازارقہ کے قول کے مانند ہے مگر متفرد ہوئے
ہین وہ اسکے ساتھ کہ نماز دو رکعت ہی صبح اور شام اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّہَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْہِبْنَ السَّیِّاٰتِ
الایۃ اور متفق ہوئے وہ ازارقہ سے قید زنان کفار کے جواز مین اور قتل اطفال کفار مین بقولہ تعالے لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا اور متفق ہوئی ہین جمیع
خوارج کفر پر علی رضی اللہ عنہ کی بوجہ تحکیم کے اور تکفیر پر مرتکب کبیرہ کے مگر نجدات کہ وہ اُسمی موافق نہین اسمین یہہ عقاید انکے ہین مفصلاً (غنیۃ الطالبین) فقیر
کہتا ہی منشاء انکی گمراہی کا اعراض کرنا ہی حدیث رسول معصوم سے اور نہ لینا قرآن کو اور نہ سمجھنا اُسکو حسب تعلیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اکتفا کرنا اپنی فہم اور بہتر
جاننا اُسکو اصحاب کرام کے فہم بلکہ نبی علیہ السلام کے فہم سے معاذاللہ من ذلک لکھا اور دیکھیگا تو ہر گمراہ کو ان مرض زمن سے ایک ایک مین گرفتار ہوگا اَللّٰہُمَّ
اَعْصِمْنَا مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَہَرَ مِنْہَا وَمَا بَطَنَ **بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاَثَرَۃِ** باب اثرہ کے بیانمین **عَنْ** اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ
قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَۃً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ
عَلَی الْحَوْضِ **ترجمہ** روایت ہے اسید بن حضیر سے کہ ایکمرد نے انصار مین سے عرض کی کہ یا رسول اللہ عامل کردیا آپنے فلانے شخص کو اور مجھکو عامل نکیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیشک تم دیکھو گے بعد میرے اثرہ پس صبر کرو تم یہانتک کہ ملاقات کرو مجھسے حوض کوثر پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَۃً وَّاُمُوْرًا تُنْکِرُوْنَھَا قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ اَدُّوْا اِلَیْھِمْ حَقَّھُمْ وَاسْئَلُوا اللّٰہَ الَّذِیْ
لَکُمْ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تم دیکھو گے بعد میرے اثرہ اور بہت سے کام کہ جنہیں تم برا جانو گے پوچھا صحابہ نے پھر کیا حکم فرماتے ہیں
آپ ہمکو اسوقت میں فرمایا آپنے دو تم حق انکا یعنے حاکموں کا اُنکے تئیں اور مانگو اپنا حق اللہ تعالےٰ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** اثرہ لغت میں مقدم
کرنا ہے کسیکو کسی پر اور یہاں یہ مراد ہے کہ میرے بعد اور حاکم تمہاری اوپر غیر ذکو مقدم کرینگے مال غنیمت اور فی میں اور جو میں تمکو دیتا ہوں وہ اوروں کو دینگے حالانکہ
تم زیادہ تر مستحق ہو گی قولہ فرمایا دو تم حق انکا یعنے حکام کا جو حق ہے کہ انپر خروج نکرنا اور اطاعت اُنکی بجالانا جبتک کہ وہ خلاف شرع حکم نکریں یہہ تم ادا کرو اور
بیت المال وغیرہ میں جو تمہارا حق ہے وہ اگر نہ دیں تو صبر کرو اور اللہ سے اُسکی جزا چاہو موفقط **باب** مَا اَخْبَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَہٗ بِمَا ھُوَ کَائِنٌ
اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ باب قیامت تلک کی اخبار میں **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا صَلٰوۃَ الْعَصْرِ
بِنَھَارٍ ثُمَّ قَامَ خَطِیْبًا فَلَمْ یَدَعْ شَیْئًا یَکُوْنُ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اِلَّا اَخْبَرَنَا بِہٖ حَفِظَہٗ مَنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ فَکَانَ فِیْمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْیَا
خَضِرَۃٌ حُلْوَۃٌ وَاِنَّ اللّٰہَ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْھَا فَنَاظِرٌ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْیَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ وَکَانَ فِیْمَا قَالَ اَلَا لَا یَمْنَعَنَّ رَجُلًا ھَیْبَۃُ النَّاسِ
اَنْ یَّقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا عَلِمَہٗ قَالَ فَبَکٰی اَبُوْ سَعِیْدٍ فَقَالَ قَدْ وَاللّٰہِ رَاَیْنَا اَشْیَاءَ فَھِبْنَا وَکَانَ فِیْمَا قَالَ اَلَا اِنَّہٗ یُنْصَبُ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ بِقَدْرِ غَدْرَتِہٖ وَلَا غَدْرَۃَ اَعْظَمُ مِنْ غَدْرَۃِ اِمَامِ عَامَّۃٍ یُرْکَزُ لِوَاؤُہٗ عِنْدَ اِسْتِہٖ وَکَانَ فِیْمَا حَفِظْنَا یَوْمَئِذٍ اَلَا اِنَّ بَنِیْ اٰدَمَ خُلِقُوْا
عَلٰی طَبَقَاتٍ شَتّٰی فَمِنْھُمْ مَنْ یُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَّیَحْیٰی مُؤْمِنًا وَّیَمُوْتُ مُؤْمِنًا وَمِنْھُمْ مَنْ یُّوْلَدُ کَافِرًا وَّیَحْیٰی کَافِرًا وَّیَمُوْتُ کَافِرًا وَمِنْھُمْ مَنْ یُّوْلَدُ
مُؤْمِنًا وَّیَحْیٰی مُؤْمِنًا وَّیَمُوْتُ کَافِرًا وَمِنْھُمْ مَنْ یُّوْلَدُ کَافِرًا وَّیَحْیٰی کَافِرًا وَّیَمُوْتُ مُؤْمِنًا اَلَا وَاِنَّ مِنْھُمُ الْبَطِیَٔ الْغَضَبِ سَرِیْعَ الْفَیْءِ وَمِنْھُمْ
سَرِیْعَ الْغَضَبِ سَرِیْعَ الْفَیْءِ فَتِلْکَ بِتِلْکَ اَلَا وَاِنَّ مِنْھُمْ سَرِیْعَ الْغَضَبِ بَطِیَٔ الْفَیْءِ اَلَا وَخَیْرُھُمْ بَطِیْءُ الْغَضَبِ سَرِیْعُ الْفَیْءِ وَشَرُّھُمْ سَرِیْعُ الْغَضَبِ
بَطِیْءُ الْفَیْءِ اَلَا وَاِنَّ مِنْھُمْ حَسَنَ الْقَضَآءِ حَسَنَ الطَّلَبِ وَمِنْھُمْ سَیِّئَ الْقَضَآءِ حَسَنَ الطَّلَبِ وَمِنْھُمْ حَسَنَ الْقَضَآءِ سَیِّئَ الطَّلَبِ فَتِلْکَ بِتِلْکَ اَلَا وَاِنَّ مِنْھُمُ
السَّیِّئَ الْقَضَآءِ السَّیِّئَ الطَّلَبِ اَلَا وَخَیْرُھُمُ الْحَسَنُ الْقَضَآءِ الْحَسَنُ الطَّلَبِ اَلَا وَشَرُّھُمْ سَیِّئُ الْقَضَآءِ سَیِّئُ الطَّلَبِ اَلَا وَاِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَۃٌ فِیْ قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ
اَمَا رَاَیْتُمْ اِلٰی حُمْرَۃِ عَیْنَیْہِ وَانْتِفَاخِ اَوْدَاجِہٖ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَیْءٍ مِّنْ ذٰلِکَ فَلْیَلْصَقْ بِالْاَرْضِ قَالَ وَجَعَلْنَا نَلْتَفِتُ اِلَی الشَّمْسِ ھَلْ بَقِیَ مِنْھَا شَیْءٌ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّہٗ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا فِیْمَا مَضٰی مِنْھَا اِلَّا کَمَا بَقِیَ مِنْ یَّوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْمَا مَضٰی مِنْہُ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے
کہا نماز پڑھی ہمارے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن عصر کی پھر کھڑے ہوئے ہمارے درمیان خطبہ پڑھنے کو اور نہ چھوڑی کوئی چیز قیام ساعۃ تک مگر خبر دی ہمکو اسکی یاد رکھا جسنے یاد رکھا
اور بھول گیا جو بھول گیا سو اُسی میں سے یہہ بھی ہے کہ فرمایا بیشک دنیا ہری بھری ہے میٹھی میٹھی اور اللہ تعالےٰ تمکو اگلوں کا خلیفہ کرنیوالا ہے دنیا میں پھر دیکھیگا کہ تم کیا عمل کرتے ہو
آگاہ ہو بچو دنیا سے اور بچو عورتوں سے بھی اور اُسی میں سے یہ بھی ہے کہ فرمایا کہ خبردار نہ باز رکھے کسی شخص کو ہیبت لوگوں کی حق کہنے سے جبکہ وہ جانے حق کو کہا راوی نے کہ رونے
ابو سعید جب روایت کرنے لگے یہ بات اور کہا قسم ہے اللہ تعالےٰ کی ہم بہت چیزوں کو دیکھکر ڈر گئے اور تھا اُن مقولوں میں سے جو حضرت نے فرمایا کہ آگاہ ہو بیشک ہر عہد شکن
کے لئے ایک جھنڈا ہے قیامت کے دن اُسکی عہد شکنی کے موافق اور کوئی عہد شکنی نہیں امام عام کی عہد شکنی سے بڑھکر کھونس دیا جاویگا وہ جھنڈا اُس عہد شکن کے سرین
کے پاس اور تھی اُن حدیثوں میں جو ہمنے یاد رکھی اسدن کہ فرمایا آپنے آگاہ ہو بیشک بنی آدم پیدا ہوے ہیں کئی درجوں پر پھر بعضا اُنمیں سے پیدا ہوتا ہی مومن اور جیتا
ہے مومن اور مرتا ہی مومن اور یہ سب سے کامل ہے ایمان میں اور بعضا اُنمیں پیدا ہوتا ہے کافر اور جیتا ہی کافر اور مرتا ہے کافر اور یہ سب سے زیادہ ہے کفر میں اور اُنمیں سے
بعضا پیدا ہوتا ہے مومن اور زندہ رہتا ہی مومن اور مرتا ہے کافر اور یہ سب سے زیادہ ہے نقصان میں اور اُنمیں سے بعضا پیدا ہوتا ہی کافر اور جیتا ہی کافر اور مرتا ہے مومن اور
وہ مغفور مرحوم ہے آگاہ ہو مومنین سے بعضا شخص دیر میں غصہ کرتا ہے جلدی ملجاتا ہے اور بعضا جلدی غصہ کرتا ہے جلدی ملجاتا ہی سو یہ برابر سرابر ہے اور بعضا
اُنمیں جلدی غصہ کرتا ہے دیر میں ملتا ہے آگاہ ہو بہتر اُنمیں وہی ہی جو دیر میں غصہ کرے جلد ملے اور بدتر اُنمیں وہ ہے جو جلدی غصہ کرے دیر میں ملے **مترجم**
باقی رہی ایک صورت یعنے دیر میں غصہ کرے اور دیر میں ملے سو وہ برابر سرابر ہے انتہٰی اور فرمایا کہ اُنمیں سے بعضا قرض جلد ادا کرتا ہے اور تقاضا سہولت اور خوبی

قیامت تلک کے اخبار کا بیان

کرتا ہی اور بعضا بُری طرح ادا کرتا ہی اور سہولت سے تقاضا کرتا ہی اور بعضا اچھی طرح ادا کرتا ہی شدت سی تقاضا کرتا ہی سو وہ برابر سرابر ہے اور آگاہ ہو بعضا اُنمین بُرے
طرح ادا کرنیوالا ہی اور بُری طرح تقاضا کرنیوالا اور یہ سب سے بدتر ہی کہ اپنا حق لی لے اور پرایا نہ دے اور آگاہ ہو بہتر اُنمین اچھی طرح ادا کرنیوالا اور سہولت سے تقاضا کرنیوالا اور آگاہ
ہو کہ بدتر اُنمین بُری طرح ادا کرنیوالا بُری طرح شدت سے تقاضا کرنیوالا آگاہ ہو کہ غضب ایک چنگاری ہے آگ کی ابن آدم کے دلمین کیا تم دیکھتے نہین اسکے آنکھونکی سرخی
اور اُسکے رگہای گردن کے پہولنی کو پہر جسکو کچہہ یہہ اُسکا اثر معلوم ہو تو چاہئی زمین سے لپٹ جاوے تا یقین ہو کہ مین خاکی ہون نہ ناری کہا راوی نے اور ہم لگے دیکھنے
سے آفتاب کو کہ کچہہ باقی ہے یا نہین سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو باقی نہ رہا دنیا سے بہ نسبت اُسکی جو گذر چکا مگر اتنا کہ جتنا باقی ہی تمہارے دن سے بہ نسبت
اُسکی جو گذر چکا اُسمین سے **ف** اس باب مین مغیرہ بن شعبہ اور ابی زید بن خطب اور حذیفہ اور ابی مریم سے بھی روایت ہے اور ذکر کیا نے ان راویون نے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے خبر دی اُنکو اُس چیز کی کہ ہونیوالی تہی قیامت تک **مترجم** اس حدیث مین بڑی بڑی فوائد ہین اول مسنون ہونا خطبہ کا قیام دوسرے جایز ہونا نسیان کا انسان کے
لئے کہ صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بہول گئی تیسرے مذمت دنیا کی چوتھے اخبار ساتہ خلافت اور حکومت اُمت کے کہ ویسا ہی واقع ہوا پانچوین یہ کہ حکومت
مین آزمایش ہے بندونکی چھٹی تخویف دنیا اور عورتونکے شر و فساد سے کہ عادیہی ساتوین نہ ڈرنا خلق سے اظہار حق مین اور مامور ہونا مر انسان کا اسکے ساتہ آٹھوین مذمت
نقض عہد کی نوین درجات مردم کفر و ایمان مین اور تفاوت فیما بینہم دسوین تفاوت درجات غضب فی مین گیارہوین تفاوت درجات ادای دین اور تقاضا مین بارہوین
مذمت غضب کے تیرہوین دوا اُسکی چودہوین استدلال جایز ہونا حالت قلبی پر آثار سی چہرہ کے پندرہوین قلت عمر باقیہ دنیا **باب** ما جآء فِی اَهْلِ الشَّامِ باب اہل شام
کی فضیلت مین **عَنْ** قُرَّۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَدَ اَھْلُ الشَّامِ فَلَا خَیْرَ فِیْکُمْ لَا تَزَالُ طَآئِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ مَنْصُوْرِیْنَ لَا
یَضُرُّھُمْ مَنْ خَذَلَھُمْ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیِّ ھُمْ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ **ترجمہ** روایت ہے قرہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے جب بگڑ جاوین شام کے لوگ پہر خیر نہین تم مین ہمیشہ رہیگا ایک فرقہ میری اُمت سے مدد کیا گیا نہ ضرر کریگا جو اُنکی مدد چہوڑ دی یہانتک کہ قایم ہوگی قیامت کہا محمد بن
اسمٰعیل نے کہ کہا علی بن مدینی نی وہ فرقہ اصحاب حدیث ہین **ف** اس باب مین عبد اللہ بن حوالہ اور ابن عمر اور زید بن ثابت اور عبد اللہ بن عمر سے بھی روایت ہے
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنْ** بَهْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیْنَ تَاْمُرُنِیْ قَالَ ھٰھُنَا وَنَحَا بِیَدِہٖ نَحْوَ الشَّامِ **ترجمہ** بسند مذکور
کے دادا سے مروی ہے کہ اُنہون نے عرض کی یا رسول اللہ کہان حکم فرماتی ہین آپ مجہکو یعنے ہجرت کا یا قیام کا فرمایا آپنے اسطرف اور اشارہ کیا اپنے مبارک ہاتہ سے شام کیطرف
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** طول و عرض ملک شام کا باب الخسف کے آخر مین گذرا اور فضیلت مین اسکی بہت سے احادیث وارد ہوئین ہین اللہ تعالے اُسکی ثنا مین
فرماتا ہی وَنَجَّیْنٰہُ وَلُوْطًا اِلَی الْاَرْضِ الَّتِیْ بٰرَکْنَا فِیْھَا لِلْعٰلَمِیْنَ یعنے نجات دی ہمنے ابراہیم اور لوط علیہما السلام کو اُس زمین کیطرف کہ برکت رکہی ہے ہمنے اُسمین تمام
جہانوں کے لئے **ف** برکت رکہی ہے اللہ تعالے نے ساتہ ارزانی غلہ کی اور کثرت اشجار و ثمار کے اور جریان عیون و انہار کے اور مبعوث ہوئے اکثر انبیا وہین اور ابی بن کعب
نے کہا اللہ تعالے نی اُسکو مبارک اسلئی فرمایا کہ کوئی میٹہا پانی نہین دنیا مین مگر جڑ اُسکی پہوٹی ہے صخرہ بیت المقدس کے نیچے سے حضرت عمر سے مروی ہے کہ اُنہون نے کعب احبار
سے فرمایا کہ تم سکونت کیون نہین اختیار کرتے مدینہ مبارک کی کہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور مدفن مطہر آپکا اُنہون نے جواب دیا کہ امیر المؤمنین مینی کتاب
منزل من اللہ یعنے توراۃ مین پایا ہے کہ ارض شام کنز ہے اللہ تعالے کا زمین مین اور اُسمین ایک خزانہ ہے اللہ کے بندونکا یعنے عمدہ عمدہ بندگان خدا کی بود و باش ہے اور
عبد اللہ بن عمرو سی مروی ہے کہ اُنہون نے کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے قریب ہے کہ ہوگی ہجرت پر ہجرت سو بہترین مہاجرین وہ مین
کہ ملک شام کو ہجرت کرین جو ہجرت ابراہیم علیہ السلام کا مغرب ہی یہ فقیر بفضل رب قدیر حرم محترم مین پہونچا اور وہانکی برکات سے فیضیاب ہوا اب آرزو ہی کہ اللہ تعالے
مہجر ابراہیم کو بھی دکہلاوے کہ اُسکی زیارت سی بھی آنکہین اس مسکین کی روشن اور نورانی ہون آمین یا رب العالمین **باب** لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ
رِقَابَ بَعْضٍ باب مقاتلہ بین المسلمین کے نہی مین **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ
بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ ہو جاؤ تم بعد میرے کافر کہ مارنے لگو گردن ایک دوسرے کی **ف** اس باب مین
عبد اللہ بن مسعود اور جریر اور ابن عمر اور کرز بن علقمہ اور واثلہ بن اسقع اور صنابحی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** حضرت نے مقاتلین فیما بینہم کو کافر

باب ما جاء فی اہل الشام

باب مقاتلہ بین المسلمین

تنبیہا اور تشدیدا فرمایا ہی یا مراد ہی مستحل اس قتال کا **باب** ما جاء انہ تکون فتنۃ القاعد فیھا خیر من القائم باب اس فتنہ کی بیان میں کہ قاعد اسمیں بہتر ہے
قائم سے **عن** بسر بن سعید ان سعد بن ابی وقاص قال عند فتنۃ عثمان بن عفان اشھد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انھا
ستکون فتنۃ القاعد فیھا خیر من القائم والقائم خیر من الماشی والماشی خیر من الساعی قال افرأیت ان دخل علی بیتی وبسط یدہ الی
لیقتلنی قال کن کابن آدم **ترجمہ** روایت ہے بسر بن سعید سے کہ سعد بن ابی وقاص نے کہا اس فتنہ کے وقت میں جو واقع ہوا تھا حضرت عثمان ذی النورین کے عہد
مبارک میں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ ایک فتنہ ایسا ہوگا کہ اسمیں بیٹھے رہنے والا بہتر ہوگا کھڑے رہنے والی سی اور کھڑا رہنے والا بہتر ہوگا
چلنے والی سی اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے کہا راوی نے عرض کی میں نے خبر دیجیے مجھکو کہ اگر گھس آوے کوئی میرے گھر میں اور چلاوے مجھپر اپنا ہاتھ کہ قتل کرے مجھے تو میں
کیا کروں فرمایا تو ایسا ہو جا تو مانند ابن آدم کے یعنی مثل ہابیل کے کہ مقتول ہو گیا اور اپنے بھائی پر ہاتھ نہ اٹھایا **ف** اس باب میں ابی ہریرہ اور خباب بن ارت
اور ابی بکرہ اور ابن مسعود اور ابی واقد اور ابی موسی اور خرشہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث لیث بن سعد سے اور زیادہ کیا اس اسناد میں
ایک مرد اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ سعد کے کئی سندوں سے سوا اس سند کے **مترجم** قصہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مقتول اور شہید ہونیکا اوپر
مذکور ہو چکا **باب** ما جاء ستکون فتنۃ کقطع اللیل المظلم باب اس فتنہ کی بیان میں کہ مشابہ ہے شب تاریک کے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال بادروا بالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا یبیع احدھم دینہ
بعرض من الدنیا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کر لو اعمال صالحہ ان فتنوں سے پہلے کہ شب تاریک کے ٹکڑوں کی مانند ہیں صبح کو ہوتا ہی مرد
مومن اور شام کو ہوتا ہی کافر اور شام کو ہوتا ہے مومن اور صبح کو ہوتا ہی کافر بیچیگا ایک انمیں کا اپنا دین سامان دنیا کی بدلے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن**
ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استیقظ لیلۃ فقال سبحان اللہ ماذا انزل اللیلۃ من الفتنۃ ماذا انزل من الخزائن من یوقظ
صواحب الحجرات یا رب کاسیۃ فی الدنیا عاریۃ فی الآخرۃ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاگے ایک رات اور فرمایا سبحان اللہ کتنے اتری ہیں
آج کی رات فتنہ کتنے اتری ہیں خزانہ کون ہے کہ جگا دے حجروں کی عورتوں کو یعنی امہات المومنین کو کہ بہت سی اوڑھنی پہننے والیاں ہیں دنیا میں ننگی ہونگی آخرت
میں **ف** یہ حدیث صحیح ہی **مترجم** بہت سے اوڑھنی والیاں الخ مراد اس سے وہ عورتیں ہیں جو باریک کپڑے پہنتی ہیں کہ بدن نظر آتا ہی یا مال حرام سے لباس
بناتی ہیں کہ آخرت میں لباس تقوی سی محروم رہینگی یا بہت سے کپڑے پہنتی ہیں زینت کے لئے ولیکن اپنے اعضا نہیں ڈھانپتی ہیں جیسی اکثر اس زمانہ کی عورتیں ہیں
عن انس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تکون بین یدی الساعۃ فتن کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل فیھا
مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا یبیع اقوام دینھم بعرض الدنیا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے ہونگے قیامت کے قبل بہت سے فتنے شب تاریک کے ٹکڑوں کی مانند صبح کو ہوگا مرد انمیں مومن اور شام کو کافر اور شام کو ہوگا مومن اور صبح کو کافر بیچیں گے بہت
سی قومیں اپنے دین مال دنیا کی عوض میں **ف** اس باب میں ابی ہریرہ اور جندب اور نعمان بن بشیر اور ابی موسی سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سی **عن**
الحسن قال کان یقول فی ھذا الحدیث یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا قال یصبح محرما لدم اخیہ وعرضہ
ومالہ ویمسی مستحلا لہ ویمسی محرما لدم اخیہ وعرضہ ومالہ ویصبح مستحلا لہ **ترجمہ** روایت ہے حسن سے کہ وہ کہتے تھے یہ جو حضرت نے فرمایا کہ صبح کو
ہوگا مرد مومن اور شام کو کافر اور شام کو مومن اور صبح کو کافر مطلب اس کا یہ ہے کہ صبح کو حرام سمجھیگا خون اپنے بھائی کا اور عزت اور مال اسکا اور شام کو حلال سمجھیگا ان تینوں
کو اور شام کو وہ حرام سمجھنے والا اپنے بھائی کی خون اور عزت اور مال کو اور صبح کو ہوگا حلال سمجھنے والا ان تینوں کو **مترجم** خلاصہ حسن کے قول کا یہ ہے کہ استحلال
محرمات کا کفر ہے انتہی **عن** وائل بن حجر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجل یسألہ فقال ارأیت ان کان علینا امراء یمنعونا
حقنا ویسألونا حقھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمعوا واطیعوا فانما علیھم ما حملوا وعلیکم ما حملتم **ترجمہ** روایت ہے وائل بن حجر سے
کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ایک مرد آپ سے پوچھتا تھا یہ کہا اس نے خبر دیجیے مجھے اگر ہوویں ہمپر ایسے حاکم کہ نہ دیویں ہمارا حق اور طلب

کرین ہم سی اپنا حق تو مین کیا کرون فرمایا آپنے سنو تم اُنکی بات اور کہا مانو انکا کہ اُنپر ہے جو کچہہ اُنہوننے اُٹہایا یعنے جو عمل کیا اور تم پر ہے جو تمنے اُٹہایا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** غرض یہہ کہ اگر وہ تمہارا حق نہ دین اموال غنیمت وغیرہ مین سے جب بہی تم اُنکی اطاعت کرو اور اُنپر خروج مت کرو اور تمہارا حق آخرت مین ملیگا جیسے انکو اُنکے ظلم کی سزا ملیگی **بَابٌ** فِي الْهَرْجِ باب قتل کے بیان مین **عَنْ** اَبِي مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ اَيَّامًا يُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے بعد ایک زمانہ ہے کہ اُٹہا لیا جاویگا اُسمین علم اور زیادہ ہوگا اُسمین ہرج عرض کے صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہے ہرج فرمایا آپنے قتل **ف** اس باب مین ابی ہریرہ اور خالد بن ولید اور معقل بن یسار سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ **ترجمہ** روایت ہے معقل بن یسار سے پہونچائی اُنہوں نے یہہ حدیث رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپنے عبادت ایام قتال مین ایسی ہے جیسے ہجرت کرنا میری طرف **مترجم** ایام قتال سے ایام فتنہ مراد ہین **ف** یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے جانتے ہین ہم اسی فقط معلی بن زیاد کی روایت سے **بَابُ** مَا جَآءَ فِي اتِّخَاذِ السَّيْفِ مِنْ خَشَبٍ باب لکڑی کے تلوار بنانے کے حکم مین **عَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي اُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب رکہی جاویگی تلوار میری امت مین نہ اُٹہائی جاویگی اُنکے درمیان سے قیامت تک **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** عُدَيْسَةَ بِنْتِ اُهْبَانَ ابْنِ صَيْفِي الْغِفَارِيِّ قَالَتْ جَآءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ اِلٰى اَبِي فَدَعَاهُ اِلَى الْخُرُوْجِ مَعَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَبِي اِنَّ خَلِيْلِي وَابْنَ عَمِّكَ عَهِدَ اِلَيَّ اِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ اَنْ اَتَّخِذَ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ فَقَدِ اتَّخَذْتُهٗ فَاِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ مَعَكَ قَالَتْ فَتَرَكَهٗ **ترجمہ** روایت ہے عدیسہ سے کہا اُنہوں نے کہ آئی حضرت علی کرم اللہ وجہہ میرے باپ کے پاس اور بُلایا اُنکو کہ نکلین وہ اُنکے ساتھ یعنے لڑائی مین تو کہا اُنسے میرے باپ نے کہ میرے دوست اور تمہارے ابن عم یعنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عہد لیا مجہہ سے کہ جب خلاف پڑے لوگونمین تو بناؤن مین تلوار لکڑی کی سو بنائی ہے مینے تلوار لکڑی کی پہر اگر آپ چاہین تو مین نکلون آپکی ساتہ کہا راویہ نے پہر چہوڑ دیا اُنکو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے **ف** اس باب مین محمد بن مسلمہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسی مگر عبد اللہ بن عبید کی روایت سے **عَنْ** اَبِي مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَسِّرُوْا فِيْهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِيْهَا اَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوْا فِيْهَا اَجْوَافَ بُيُوْتِكُمْ وَكُوْنُوْا كَابْنِ اٰدَمَ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتنہ کے زمانہ مین توڑ ڈالو اپنی کمانین اور کاٹ ڈالو اُنکی زہین اور لازم پکڑو گوشہ مکان کو اور ہو جاؤ ابن آدم کی مانند یعنے ہابیل کے مثل کہ مقتول ہونے پر صبر کیا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عبد الرحمن بن ثروان ابو قیس اودی کا نام ہے **مترجم** لکڑی کی تلوار بنانا کنایہ ہے ترک قتال سے اور زمانہ فتن مین خلوت بہتر ہے جلوت سے **بَابُ** مَا جَآءَ فِي اَشْرَاطِ السَّاعَةِ باب علامات قیامت کے بیان مین **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ اَحَدٌ بَعْدِي اَنَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَكْثُرَ النِّسَآءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً قَيِّمٌ وَّاحِدٌ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا کہ بیان کرونمین ایک حدیث کہ سنی مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ بیان کریگا کوئی تمسے بعد میرے تحقیق کہ سنی مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی نشانیون مین سے علم کا اُٹہہ جانا اور جہل کا پہیل جانا اور زنا کا ظاہر ہو جانا اور شراب کا پیا جانا اور کثرت نساء کی اور قلت رجال کی یہانتک کہ ہوگا پچاس عورتون پر حاکم ایک مرد **ف** اس باب مین ابی موسیٰ اور ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ مَا مِنْ عَامٍ اِلَّا وَالَّذِي بَعْدَهٗ شَرٌّ مِّنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے زبیر بن عدی سے کہا داخل ہوا مین انس بن مالک کے پاس اور شکایت کی ہمنے اُن امور کی جو پہونچی ہمکو حجاج سے سو کہا انس نے کوئی سال ایسا نہین ہے کہ بعد اُسکے اس سے بدتر نہو یہانتک کہ ملاقات کروگے تم اپنے رب سے سنا مینے یہہ تمہارے نبی سے صلی اللہ علیہ وسلم **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اللّٰهُ اللّٰهُ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت قایم نہوگی جبتک مین ایسی جہل سے نہ بہر جاوے کہ نہ کہا جاوے گا اُسمین اللہ اللہ **ف** یہ حدیث حسن ہے

قتل کا بیان

عبادت ایام فتنہ میں

باب لکڑی کی تلوار بنانے کا بیان

فتنہ میں گوشہ نشینی کا بیان

علامات قیامت کا بیان

اس حدیث سے ظاہر ہے کمال فضیلت ...

بیان علامات قیامت

روایت کی ہمسے محمد بن مثنی نے انہوں نے خالد بن حارث سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے مانند اسکی اور مرفوع نہیں کیا اور یہ زیادہ صحیح ہے اول سے **عن** حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ بن الیمان سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت قایم نہو گی یہانتک کہ بڑا نصیبہ ور دنیا میں لکع ابن لکع ہووے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم اسے مگر عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے **مترجم** لکع بضم لام و فتح کاف لئیم اور غلام اور احمق و بیوقوف کو کہتے ہیں مراد یہ ہے کہ حمقا کو امارت اور تونگری ہو گی جنکی پشت ہا پشت سے ہووے فی اور حماقت وراثۃً چلی آتی ہو **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ قَالَ فَيَجِيْءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِيْ وَيَجِيْءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيْءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِيْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهُ فَلَا يَأْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قی کر دیوے گی زمین اپنے جگر گوشوں کو مثل کھمبوں کے سونے اور چاندی سے فرمایا آپ نے پھر آویگا چور اور کہیگا اسی کے لئے کاٹا گیا میرا ہاتھ اور آویگا قاتل اور کہیگا اسی کے لئے میں نے خون کیا اور آویگا قاطع رحم اور کہیگا اسی کے لئے میں نے قطع رحم کیا پھر چھوڑ دینگے سب لوگ اور کچھ نہ لینگے اسمیں سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے **عن** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ قِيْلَ وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَاَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ وَعَقَّ اُمَّهُ وَبَرَّ صَدِيْقَهُ وَجَفَا اَبَاهُ وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ وَاتُّخِذَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ اَوْ خَسْفًا اَوْ مَسْخًا **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کرنے لگے میری امت پندرہ کام اتریگی انپر بلائیں پوچھا اصحاب نے کونسی کام ہیں وہ یا رسول اللہ فرمایا آپنے جب ہو جاوے مال غنیمت دولت اور ہو جاوے امانت غنیمت اور زکوۃ چٹی اور کہا مانے آدمی اپنی بیوی کا اور ناراض کرے اپنی ماں کو اور احسان کرے اپنی دوست سے اور ظلم کرے اپنی باپ پر اور بلند ہوں آوازیں مسجدوں میں اور چودھری قوم کا رذالہ ہو اور تعظیم کیجاوے آدمی کے اسکی شر کے خوف سے اور پیے جاویں شراب اور پہنی جاویں ریشمی کپڑے اور رکھی جاویں گانیوالی لونڈیاں اور باجے اور لعنت کرے آخر امت اول کو پس منتظر ہو اسوقت سرخ ہوا کے یا دھسنے یا مسخ کے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے علی رضی اللہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے روایت کی ہو یہ حدیث یحیی بن سعید سے سوا فرج بن فضالہ کے اور کلام کیا ہے انمیں بعض اہل حدیث نے اور ضعیف کہا بسبب قلت حافظہ انکے کے اور روایت کی انسے وکیع اور کئی اماموں نے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ وَعَقَّ اُمَّهُ وَاَدْنٰى صَدِيْقَهُ وَاَقْصٰى اَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَاٰيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ٹھہرایا جاوے مال غنیمت دولت اور امانت غنیمت اور زکوۃ چٹی اور علم سیکھا جاوے غیر دین کے لئے اور کہا مانے مرد اپنی بیوی کا اور نافرمانی کرے ماں کی اور ملے دوستوں سے اور دور رہے اپنے باپ سے اور بلند ہوں آوازیں مسجدوں میں اور سردار ہو قبیلہ کا فاسق انکا اور چودھری ہو قوم کا رذالہ انمیں کا اور تعظیم کیجاوے آدمی کی اسکی شر کے خوف سے اور پھیل پڑیں گانیوالیاں اور باجے اور پیجاوے شراب اور لعنت کرے آخر امت اول کو پس منتظر رہو اسوقت سرخ ہوا اور زلزلہ اور خسف اور مسخ اور آسمان سے پتھر برسنے کے اور ظہور آیات کی کہ پے در پے ظاہر ہوں گویا ایک پرانا ہار کہ اسکا سوت ٹوٹ گیا پس دانے گرنے لگے یعنی ایسا جلدی جلدی آثار قیامت کا ظہور ہوگا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَتٰى ذَاكَ قَالَ اِذَا ظَهَرَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت میں خسف اور مسخ اور قذف ہے سو عرض کی ایک نے مسلمانوں میں سے یا رسول اللہ کب ہوگا یہ فرمایا جبکہ پھیل پڑیں گانیوالیاں اور باجے اور پیجاوے شراب **ف** یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہے اعمش

اُنہوں نے روایت کی عبدالرحمن بن سابط سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً **باب** مَاجَآءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَ السَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ باب بعثت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قیامت کے قرب میں **عَنِ** الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِيِّ رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ اَنَا فِي نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهٖ هٰذِهٖ لِاِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى **ترجمہ** روایت ہے مستورد بن شداد سے روایت کی انہوں نے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بھیجا گیا ہوں میں نفس قیامت میں پھر آگے بڑھ گیا میں اُس سے جیسا کہ آگے بڑھ گئی یہ انگلی اُس انگلی سے اور اشارہ کیا آپ نے شہادت اور بیچ کی انگلی کی طرف **ف** یہ حدیث غریب ہے مستورد بن شداد کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے **مترجم** نفس قیامت سے مراد ہی وقت قیام قیامت اسکا اور بعضوں نے کہا کہ مجازاً آپ نے قیامت کو ذی نفس ٹھیرایا مثل انسان کے یعنے جیسا قریب ہے کہ ذی نفس اپنے نزدیک والے کی دم سے آگاہ ہوتا ہی ویسا میں قیامت کی دم سے آگاہ ہوا بسبب قرب کے اور مبعوث ہوا میں اسکے ظہور اشراط کے وقت میں اور بعضی روایتوں میں نسم الساعة بھی وارد ہوا ہے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَاَشَارَ اَبُوْ دَاوٗدَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى فَمَا فَضْلُ اَحَدِهِمَا عَلَى الْاُخْرٰى **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا گیا میں اور قیامت مانند اسکے اور اشارہ کیا ابو داود نے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی سے پھر کیا ہی زیادتی ایک کے دوسرے پر یعنے بہت تھوڑی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث میں اشارہ ہی قرب قیامت کی طرف مجازاً اور اگر ساری دنیا کی عمر کو زمان آدم سے قیامت تک مثل ایک انسان کے فرض کریں تو جو فرق ہے اسکی انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی میں نکلیگا اتنا ہی زمانہ آنحضرت کے وقت سے قیامت تک ہے **باب** مَاجَآءَ فِي قِتَالِ التُّرْكِ باب ترک سے قتال کے بیان میں **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ ہوگی یہانتک کہ تم لڑوگے ایک قوم سے کہ نعلین انکی بالوں کی ہیں اور قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ لڑو تم ایک قوم سے کہ مونہہ انکے مثل ڈھالوں تہہ بر تہہ کے ہیں **ف** اس باب میں ابی بکر صدیق اور بریدہ اور ابی سعید اور عمرو بن تغلب اور معاویہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث میں خطاب ہے عرب کو اور کئی حدیثوں میں عرب اور ترک کے مقاتلہ کی خبر آئی ہے اور بخاری میں مروی ہے کہ قائم نہ ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑوگے تم خوز و کرمان سے کہ ایک قوم ہے عاجم سے سرخ رو ہی اور ایک لفظ میں چوڑے مونہہ چھوٹی ناک خورد چشم آیا ہے گویا کہ مونہہ انکے ڈھالیں ہیں تہہ بر تہہ اور اشاعہ میں کہا ہے کہ نعلین انکی چلو مونڈ سے ہی جو غیر مدبوغ ہو اور احتمال ہے کہ کثرت بالوں کی مراد ہو کہ بال انکے پامال ہوتے ہیں جیسے کہ نعل پامال ہوتی ہے انتہی مگر یہ احتمال خیر ظاہر حدیث سے بعید معلوم ہوتا ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ ترک کرو ترک کو جبتک ترک کریں وہ تمکو اور ایک روایت میں آیا ہی کہ وہ اصحاب باس شدید ہیں اور صاحبان غنائم قلیلہ اور چھٹی صدی میں خروج کیا چنگیز خان نے اور فتنہ اُسکا تمامی قریٰ و امصار میں پہونچا اور اسکے قبل ہی عرب اور ترک کے درمیان کئی مقابلہ ہوئے اور تاج الدین سبکی نے طبقات میں کہا ہے کہ نہیں ہوا کوئی فتنہ مثل فتنہ تتار کے جب سے پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے دنیا کو اسلئے کہ ویران کیا انہوں نے مساجد کو خراب کیا معابد کو بیچراغ کیا امصار کو برباد کیا دیار کو جلایا مصاحف و کتب کو قتل کیا مردوں کو قید کیا عورتوں کو پیٹ پھاڑ ڈالے مستورات کے اور انکی اولاد کو اُنکے بطون سے انتہے **مترجم** **باب** مَاجَآءَ اِذَا ذَهَبَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ باب کسرے کے بیان میں **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہلاک ہو جاویگا کسرے تو کسرے نہیں اُسکے بعد اور جب ہلاک ہوجاویگا قیصر تو پھر کوئی قیصر اُسکے بعد نہیں اور قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری نفس یا روح اُسکے قبضہ قدرت میں ہے بیشک تم خرچ کروگے خزانے کسرے و قیصر کے اللہ کی راہ میں یعنے جہاد میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** کسرے لقب ہے شاہ فارس کا اور قیصر لقب ہے سلطان روم کا اور زمانہ میں حضرت عمرؓ اور عثمان ذوالنورین کے اکثر ممالک روم و فارس فتح ہوئے بعض صلحاً بعض عنوۃً کہ تفصیل اُسکی کتب تواریخ میں مذکور ہے **باب** لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ قِبَلِ الْحِجَازِ باب نار کے بیان میں **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ اَوْ مِنْ نَّحْوِ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنَا فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ **ترجمہ** روایت ہے سالم

بن عبد اللہ سے وہ روایت کرتی مین اپنے باپ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ نکلیگی ایک آگ حضر موت سے یا یہ فرمایا کہ نکلیگی حضرت کی دریا کیطرف سے روز قیامت
کے پہلے کہ جمع کردیگی لوگونکو عرض کیا صحابہ نے پہر آپ کیا حکم فرماتے ہین ہمکو فرمایا آپنے لازم پکڑو تم سکونت شام کی **ف** اس باب مین حذیفہ بن اسید اور انس اور ابوہریرہ
اور ابی ذر سے بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عمر کے روایت سے **باب** لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ كَذَّابُوْنَ باب خروج کذابین کے بیان مین

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ كَذَّابُوْنَ دَجَّالُوْنَ قَرِيْبٌ مِّنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ
يَزْعُمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت قایم نہوگی جبتک کہ نہ اٹھین کذابون دجالون قریب تیس شخصون
کے کہ ہر ایک اُنمین سے دعوی کرتا ہوگا کہ وہ رسول ہے اللہ تعالے کا **ف** اس باب مین جابر بن سمرہ اور ابن عمر سے بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اُنہین
مین سے ہے اسود عنسی صاحب صنعا اور مسیلمہ کذاب صاحب یمامہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکہا کہ آپکی ہاتہ مین دو کنگن ہین سونے کے پہر برے لگے
وہ آپکو تو حکم ہوا کہ پہونک دو اُسکو پہر پہونک دیا آپنے اور وہ اڑگئی سو تاویل کی آپنے کہ یہہ دونو کنگن سے مراد کاذبان مذکور ہین پس اسود عنسی ایک مرد شعبدہ باز تہا
اور دو شیطان اُسکے مسخر تہے کہ احوال مردم سے خبر دیتے تہے ایک شقیق دوسرا اسحیق نامی اور ایک خر معلم اُسکے ساتہ تہا کہ جب اُسی کہتے کہ اپنے رب کو سجدہ کر اُسی سجدہ
کرتا تہا اسی لیے اُسے ذوالحمار کہتے تہی اہل نجران مرتد ہو کر اُسکے مطیع ہوے اور وہ سمین سے جنبہ سو آدمی لیکر صنعا مین اُترا اور فیروز کے ہاتہ سے مارا گیا نام اُسکا عیہلہ بن
کعب تہا دوسرا مسیلمہ کذاب کہ وحشی قاتل حمزہ کے ہاتہ سے مقتول ہوا اور جہنم مین پہونچا اور وہ ملعون سجع یا نا موزون گہڑتا تہا اور مقابلہ قرآنکا قصد کرتا تہا چنانچہ
یہ عبارت کفر اشارت اُسیکی ہے اَلْفِيْلُ مَا الْفِيْلُ لَهٗ خُرْطُوْمٌ طَوِيْلٌ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ خَلْقِ رَبِّنَا الْجَلِيْلِ تیسرا اُنمین ابن صیاد ہے مگر اُسی دجال کبیر نکہین
اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری مین ترجیح بہی اسیکو دی ہے کہ وہ دجال کبیر نہین چنانچہ روایت تمیم داری کی بہی اسی پر دال ہے چوتہا طلیحہ بن خویلد اسدی کہ بنی اسد مین
ظاہر ہوا کہ نواحی خیبر مین ہے اور غطفان نے اُسکی مدد کی اور بعد دعوی نبوت کے تائب ہوا اور رجوع کیا اسلام کی طرف زمان ابوبکر مین پانچوین سجاح بنت سوید عورت نے دعوی
نبوت کیا تمام قبیلہ تمیم اُسکی نصرت پر مجتمع ہوگئے وہ مسیلمہ کذاب کے نکاح مین آئی اور اپنی نبوت باطلہ اپنے خصم کو بخشدی اور اپنی مہر مین نماز عصر لیکر امت ملعونہ پر سے
معاف کردی شاعر نے کہا بنو تمیم اب تک نماز عصر نہین پڑہتے اور کہتے ہین کہ یہہ مہر ہے ہماری ایہ کا اسکو ہم ہاتہ سے ندینگی پہر سجاح زمان معاویہ مین مشرف باسلام
ہوئی چہٹا مختار ثقفی کہ ابن زبیر کے زمانہ مین ظاہر ہوا اسکا دعوی تہا کہ مجہہ پر وحی آتی ہے اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مختار ہون چنانچہ اسماء سے مروی ہے
کہ فرمایا آنحضرت نے کہ نکلیگا ثقیف سے تین شخص کذاب و زیال و مبیر روایت کیا اسکو ابونعیم بن حماد نے اور ایک روایت مین ہے کہ نکلیگا ثقیف سے کذاب و مبیر کہا ہے مراد
کذاب سے مختار بن عبید ثقفی ہے اور مراد مبیر سے حجاج بن یوسف ساتوان متنبی شاعر مشہور کہ بعد دعوی نبوت تائب ہوا آٹہوان حمدان معتمد باللہ کے زمانہ مین ظاہر
ہوا اسکا دعوی تہا کہ مجہے خلق کیطرف بہیجا ہے پیغمبر رسالت اور دلیاں اور دعوی کرتا تہا کہ مجہے مغیبات پر اطلاع حاصل ہے نوان یحیی زکرویہ قرمطی کہ مکتفی باللہ کی خلافت مین
ظاہر ہوا دسوان بعد اسکے بانی اسکا طاہر یہہ حسین اُسکے بعد ابن عم اسکا تیسے بن مہرویہ کہ اُسنے گمان کیا کہ آیہ یاایہا المدثر مین بلفظ مدثر خطاب اُسیکو ہی اور غلام
مطوق کو اپنے نور کے ساتہ سے ایک ملک شام پر غالب ہوا اور بہت تباہی اور خرابی کی اور لوگون نے اُسکی لئے منابر پر بد دعا کی کہ مارا گیا لعنۃ اللہ علیہ اور زمانہ مقتدر مین
ابو طاہر قرمطی ظاہر ہوا کہ حجر اسود کو کعبہ سے اکہاڑ لیگیا اور زمانہ راضی باللہ مین محمد بن علی شلمغانی ظاہر ہوا اُسے ابن ابی العراق کہتی تہی اور اُسنے مشہور کیا کہ مدعی
الوہیت ہے اور زندہ کرتا ہے مردونکو پس ایک جماعت کے ساتہ مقتول و مصلوب ہوا اور خلافت مطیع باللہ مین ایک قوم ظاہر ہوئی قائل تناسخ اور اُنمین ایک جوان تہا
کہ گمان کرتا تہا کہ روح حضرت علی کی اُسمین انتقال کرگئی ہے اور اُسکی بیوی حضرت فاطمہ کے انتقال روح کی مدعی تہی اپنے مین اور اُسنے یہ بہی گمان کیا تہا کہ مین
جبرئیل ہون پہر بعد زدوکوب کے اُنہے اپنی کو سید و متین منسوب کیا اور حکم معز الدولہ رہا ہوا اور خلافت مستظہر مین ایک شخص ظاہر ہوا نواحی نہاوند مین اور دعوی نبوت
کیا اور ایک جماعت اُسکے ساتہ ہوگئی پہر وہ بعد گرفتاری مقتول ہوا اور ایک جماعت نے مردون عورتونکی مغرب مین ظہور کیا اُنمین ایک مرد تہا موسوم بہ لا اور مدعی
تہا کہ حدیث مین جو وارد ہوا ہے لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ اُس لا سے میری مراد ہوں یعنے نبی باسم لا نبی ہے اور اُنہی مین ہی عمار ای ساحر کہ ابو جعفر کے ہاتہ سے مقتول ہوا
اور اُنہی مین ایک عورت ہے کہ مدعیہ نبوت تہی جب اُس سے کہتے کہ حضرت نے فرمایا ہے لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وہ کہتی کہ حضرت نے نفی کی ہے نبی کی نہ نبیہ کی اور مین تو نبیہ ہون

یزعم کا ترجمہ دعویٰ کریگا

بیت المقدس مین ایک یہودی[19] نے دعوی کیا کہ وہ مسیح بن مریم علیہما السلام ہے مرد خوش بیان شیرین زبان تھا جب اُسے گرفتار کرنا چاہا بھاگ گیا بعد گرفتاری مسلمان ہوا ایک
اور مرد[20] نے دعوی مہدی ہونیکا کیا اور مقتول ہوا اور ہندوستان مین سنہ گیارہ ہجری مین اکبر بادشاہ[21] ظاہر ہوا اور دعوی نبوت بلکہ خدائی کا کیا اور علماء و مشائخان دیندار پر
ظلم و جفا کیا اور ایک نیا دین نکالکر دین الٰہی کے ساتھ موسوم کیا اور فتنہ عظیم اور غوغائی فخیم اُس سے ظاہر ہوا ابو الفضل اور فیضی دونون اُسکی خوشامد خورون مین سے تھے اور لوگون
کو اُسکے باطل کیطرف دعوت کرتے تھے چنانچہ کسی شاعر نے لکھا ہے **بیت** خدا یا بدہر از ابلیس بد مذہب + خراب کرد ابو الفضل شاہ اکبر را + اور از انجملہ ہے[22] ہند میں
کہ اُسنے دعوی صحابیت کیا حالانکہ ظہور اُسکا قرن سادس مین ہوا اور بہت سی خرافات لوگون نے اُسکے باب مین کہی ہے اور وہ ایک جھوٹا خبیث تھا از انجملہ مدعیان نبوت
اسحاق اخرس[23] کہ آخر مین خلافت سفاح کے ظاہر ہوا اور دعوی نبوت کیا اور خلق کثیر اُسکے تابع ہوئی اور بصرہ اور عمان وغیرہ مین غالب ہوا آخر مقتول ہوا اور فارس[24]
بن یحیی ساباطی خلافت معتصم مین بلدہ تینس مین مدعی نبوت ہوا اور بذریعہ شعبدہ احیاء اموات و ابراء ابرص وغیرہ کو اپنا معجزہ قرار دیا اور ایک مدعی[25] نے ایک عصا بنایا اور
مسلک موسوی اختیار کیا اور عصا نظر خلایق مین اژدہا ہوجاتا تھا اور نظار گی مسحور ہوجاتی تھی اور ماموں کے زمانہ مین عبد اللہ بن میمون[26] نے دعوی نبوت کیا مامون نے
اُسکو قید کیا یہانتک کہ قید ہی مین دار البوار کو واصل ہوا (جج) **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تلحق
قبائل من امتی بالمشرکین وحتی یعبدوا الاوثان وانہ سیکون فی امتی ثلاثون کذابون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی
بعدی **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت قایم نہوگی یہانتک کہ ملحق ہوجاوینگے کئی قبیلہ میری امت کے مشرکون سے اور یہانتک کہ پوجین اوثان
کو اور قریب ہے کہ ہونگے میری امت مین تیس جھوٹے کہ ہر ایک دعوی کرتا ہوگا کہ وہ نبی ہے اور فرمایا مین خاتم النبیین ہون کوئی نبی نہین بعد میرے **ف** یہ حدیث صحیح **مترجم** اوثان جمع
ہے وثن کی جیسے اوطان جمع ہے وطن کی اور وثن وہ ہے کہ جسکو جثہ ہے بنایا گیا جواہر ارض سے یا خشب و حجارہ سے مثل صورت آدمی کی اور صنم تصویر ہے بغیر جثہ کی کاغذ یا دیوار پر
کھینچی ہو یا کسی اور چیز پر اور بعضون نے کہا ہے کہ دونون برابر ہین اور کبھی وثن کو غیر صورت کے لئے استعمال کرتے ہین اس صورت مین عام ہوگا معنے اول سے اور اسی قبیل سے ہے
حدیث عدی کی کہا انہون نے حاضر ہوا مین خدمت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میرے گلے مین صلیب تھی سونے کی سو فرمایا القی ھذا الوثن عنک یعنے دور کر اس
وثن کو اپنے سے اور بعضون نے کہا ہے یعنے باطل اگر جسم و صورت رکھتا ہی صنم ہے ورنہ وثن اور جمع اُسکی کبھی وثان بھی آتی ہے چنانچہ ابن عباس نے ان یدعون من
دونہ الا اناثا پڑھا ہے کہ اصل مین وثنا تھا واو ہمزہ سے بدلگیا اور قرات مشہورہ اناثا ہی اور داخل ہین اس خبر مین تعزیہ پرست شدہ پرست گور پرست پیر پرست
شجر پرست حجر پرست جلیہ پرست جھنڈہ پرست چھڑی پرست غرضکہ جو غیر خدا کے ساتھ افعال عبادت بجالاتے ہین مثل سجدہ و رکوع وغیرہ کے جو مخصوص ہین باری تعالی
کے ساتھ سب ملحق بالمشرکین ہین نعوذ باللہ منھم ومن افعالھم اور تفصیل کذابون کی اوپر گذری **باب** ما جاء فی ثقیف کذاب ومبیر باب
بنی ثقیف کی کذاب و مبیر کے بیان مین **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثقیف کذاب ومبیر **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا
فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی ثقیف کے قبیلہ مین ایک کذاب ہوگا اور دوسرا ہلاک کرنیوالا **ف** اس باب مین اسماء بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے روایت کی
ہم سے عبد الرحمن بن واقد نے انہون نے شریک سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمر کی روایت سے نہین جانتے ہم اسکو مگر شریک کی روایت سے اور شریک کہتے ہیں راوی
کا نام عبد اللہ بن عصم اور اسرائیل کہتے تھے عبد اللہ بن عصمہ اور کہا گیا ہے کہ کذاب سے مراد مختار بن ابی عبید ثقفی ہے اور مبیر سے مراد حجاج بن یوسف ثقفی روایت کی ہم سے
ابو داؤد سلیمان بن سلم بلخی نے انہون نے نضر بن شمیل سے انہون نے ہشام بن حسان سے کہا ہشام نے شمار کیا مقتولان حجاج کو جنکو اُس نے باندھکر مارا تھا تو پہونچی گنتی انکی
ایک لاکھ بیس ہزار تک معاذ اللہ من ذا الظلم **باب** ما جاء فی القرن الثالث باب قرن ثالث کے بیان مین **عن** عمران بن حصین قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول خیر الناس قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یاتی من بعدھم قوم یتسمنون ویحبون السمن یعطون
الشھادۃ قبل ان یسئلوھا **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہا سنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے بہتر سب لوگون مین میرے زمانہ کی لوگ ہین پھر جو
اُنکے بعد ہون پھر جو اُنکے بعد ہون پھر آوینگے بعد اُنکے ایک لوگ کہ فربہ چاہینگے اور دوست رکھینگے فربہی کو گواہی دینگے قبل طلب کے **ف** ایسی ہے روایت کی محمد
بن فضیل نے یہہ حدیث اعمش سے انہون نے علی بن مدرک سے انہون نے ہلال بن یساف سے اور روایت کی کئی لوگون نے حفاظ سے اعمش سے انہون نے ہلال بن یساف سے

اور نہین ذکر کیا اُنھین علی بن مدرک کا روایت کی ہے حسین حریث نے اُنہون نے وکیع سے اُنہون نے اعمش سے اُنہون نے ہلال بن یساف سے اُنہون نے عمران بن حصین سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ذکر کی حدیث مانند اسکے اور یہ میرے نزدیک صحیح زیادہ ہے محمد بن فضیل کی حدیث سے اور تحقیق کہ روایت کی گئی یہ حدیث کئی سند سے عمران بن حصین سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ وَلَا أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا ثُمَّ يَنْشَأُ أَقْوَامٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَفْشُو فِيهِمُ السِّمَنُ **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میری امت کے لوگون مین بہتر اس زمانہ کے لوگ ہین جنمین مین مبعوث ہوا پھر جو انکے بعد ہین کہا راوی نے نہین جانتا مین کہ ذکر کیا تیسرے زمانہ کا بھی یا نہین یعنے ثم الذین یلونہم ایکبار فرمایا یا دوبار پھر فرمایا پیدا ہونگے اُسکے بعد تو مین کہ گواہی دینگے اور کوئی طالب نہ ہوگا اُن سے گواہی کا اور خیانت کرینگے اور امین نہ ہونگے اور ظاہر ہوگی اُنمین فربہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** یتسمنون فربہی چاہینگے یا دعوی کرینگے اُن بزرگیون کا کہ اُنمین نہ ہونگی اور بعضون نے کہا جمع کرینگے مالکو اور بعضون نے کہا کہ بہت بہوتے یا دینگے یا دوست رکھینگے توسع کو ماکل و مشارب مین کہ موجب فربہی ہے

باب مَا جَاءَ فِي الْخُلَفَاءِ

خلفاء کا بیان

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ مِنْ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ أَفْهَمْهُ فَسَأَلْتُ الَّذِي يَلِينِي فَقَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہونگے میرے بعد بارہ امیر کہا راوی نے پھر کلام کیا حضرت نے کہ مین نہ سمجھا سو پوچھا مین نے اپنے پاس والے سے تو کہا اُسنے کہ فرمایا آپنے وہ بارہ امیر سب کے سب قریش ہونگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندون سے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہمسے ابو کریب نے اُنہون نے عمر بن عبید سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے ابی بکر بن ابی موسی سے اُنہون نے جابر بن سمرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کے یہ حدیث غریب ہے غریب سمجھی جاتی ہے جابر کے روایت سے بواسطہ ابی بکر بن ابی موسی کی اور اس باب مین ابن مسعود اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے عَنْ زِيَادِ بْنِ كُسَيْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي بَكْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَهُوَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَقَالَ أَبُو بِلَالٍ انْظُرُوا إِلَى أَمِيرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ أَهَانَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** روایت ہے زیاد بن کسیب عدوی سے کہا کہ تھا مین ساتھ ابی بکرہ کی ابن عامر کے منبر کے نیچے اور وہ خطبہ پڑہتا تھا اور اُسکے بدن پر باریک کپڑے تھے سو کہا ابو بلال نے دیکھو ہمارے امیر کو پہنتا ہے کپڑے فاسقون کے سو کہا ابو بکرہ نے چپ رہ کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ اہانت کرے اللہ کے بنائے ہوئے بادشاہ کی زمین مین ذلیل کریگا اُسکو اللہ تعالی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

باب مَا جَاءَ فِي الْخِلَافَةِ باب خلافت کے بیان مین

خلافت کا بیان

عَنْ سَفِينَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِلَافَةُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ مُلْكٌ بَعْدَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ لِي سَفِينَةُ أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ وَخِلَافَةَ عُمَرَ وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ أَمْسِكْ خِلَافَةَ عَلِيٍّ فَوَجَدْنَاهَا ثَلَاثِينَ سَنَةً قَالَ سَعِيدٌ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ بَنِي أُمَيَّةَ يَزْعُمُونَ أَنَّ الْخِلَافَةَ فِيهِمْ قَالَ كَذَبُوا بَنُو الزَّرْقَاءِ بَلْ هُمْ مُلُوكٌ مِنْ شَرِّ الْمُلُوكِ **ترجمہ** روایت ہے سفینہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خلافت راشدہ میری امت مین تیس برس تک ہے پھر ہو جاویگی سلطنت بعد اسکے پھر کہا مجھسے سفینہ نے گن لے تو خلافت ابی بکر کو پھر خلافت عمر اور عثمان کو پھر گن لے خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سو گنا ہمنے اور پایا اُسکو تیس سال کہا سعید نے پھر کہا مین نے سفینہ سے کہ بنی امیہ دعوی کرتے ہین کہ خلافت اُنمین ہے کہا سفینہ نے جھوٹے ہین بنی الزرقا بلکہ وہ بادشاہ ہین بدترین بادشاہون مین سے **ف** اس باب مین عمر اور علی سے بھی روایت ہے اور کہا ان دونون نے کہ ولیعہد تو نہین کیا کسیکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خلافت کے واسطے یہ حدیث حسن ہے روایت کی اُسکو کئی لوگون نے سعید بن جمہان سے اور نہین جانتے ہم اُسکو مگر اُنہین کی روایت سے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ إِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ أَبُو بَكْرٍ وَإِنْ لَمْ أَسْتَخْلِفْ لَمْ يَسْتَخْلِفْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ کہا گیا حضرت عمر سے کاش کہ خلیفہ کر دیتے آپ کسیکو تو فرمایا اُنہون نے اگر مین خلیفہ کرون تو خلیفہ کیا ہے ابوبکر نے یعنے اُنکی اقتدا ہوگی اور اگر نہ خلیفہ کرون تو خلیفہ نہین کیا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے اُنکی سنت ہوگی اور اس حدیث مین ایک قصہ طویل ہے **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی گئی کئی سندون سے

ابن عمر سے **باب** ماجاء ان الخلفاء من قریش الی ان تقوم الساعة باب خلافت قریش میں ہونیکے بیان میں **عن** عبداللہ بن ابی الھذیل یقول
کان ناس من ربیعة عند عمرو بن العاص فقال رجل من بکر بن وائل لتنتهین قریش او لیجعلن اللہ ھذا الامر فی جمهور من العرب
غیرھم فقال عمرو بن العاص کذبت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول قریش ولاة الناس فی الخیر والشر الی یوم القیمة
ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن ابی الہذیل سے کہتے تھے کہ کچھ لوگ ربیعہ کے عمرو بن العاص کے پاس بیٹھے تھے پھر کہا ایک مرد نے بکر بن وائل سے چاہیے کہ باز رہیں قریش نہیں تو کردیگا
اللہ تعالے اس امر خلافت کو جمہور عرب میں سوا انکے سو کہا عمرو بن العاص نے جھوٹ کہا تو نے سنا ہے میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے قریش حاکم
ہیں آدمیوں کے خیر و شر میں قیامت کے دن تک یعنی مستحق حکومت ہیں **ف** اس باب میں ابن عمر اور ابن مسعود اور جابر سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے
عن عمر بن الحکم قال سمعت ابا ھریرة یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا یذھب اللیل والنهار حتی یملك رجل من الموالی
یقال له جهجاه **ترجمہ** روایت ہے عمر بن حکم سے کہا کہ سنا میں نے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نجاوینگے رات اور دن یہانتک کہ سلطنت کریگا ایک مرد
موالی میں سے کہ کہتے ہونگے اُسے جہجاہ **ف** یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** طبرانی میں علیا اسلمی سے بھی مروی ہے کہ آپنے فرمایا قایم نہوگی قیامت یہانتک کہ
مالک ہووے آدمیونکا غلاموں سے جہجاہ نامی اور شیخین سے بھی مروی ہے کہ قیامت قایم نہوگی یہانتک کہ نکلے ایک مرد قحطان سے کہ ہانکتا ہو لوگونکو اپنی عصا سے اور
طبرانی نے کبیر میں اور ابن مندہ اور ابونعیم اور ابن عساکر نے قیس بن جابر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا ہونگے میرے بعد خلفا اور
انکے بعد امیر اور انکی بعد ملوک جبارین پھر نکلیگا میرے اہل بیت سے ایک مرد کہ بھر دیگا زمین کو عدل سے جیسا کہ بھر گئی ہوگی ظلم سے پھر امیر ہوگا قحطانی سو قسم ہے اُس پروردگار
کے جسنے مجھے بھیجا ہے ساتھہ حق کے کہ وہ کچھہ مہدی سے کم نہیں یعنی حسن سیرت اور خوبی سریرت میں پس ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جہجاہ قبیلہ بنی قحطان سے ہے اور بلکہ
اسکا بعد امام مہدی کے ہی اور وہ سلاطین صالحین میں سے ہے (حجج الکرامہ) **باب** ماجاء فی الائمة المضلین باب حکام مضلین کے بیان میں **عن** ثوبان
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انما اخاف علی امتی ائمة مضلین قال وقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا تزال طائفة من امتی علی الحق ظاھرین
لا یضرھم من خذلهم حتی یاتی امر اللہ **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک میں ڈرتا ہوں اپنی امت پر گمراہ حاکموں سے کہا راوی نے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگا ایک گروہ میری امت سے حق پر غالب اپنے اعدا پر ضرر نکریگا انکو جو کہ انکی مدد چھوڑ دے یہانتک کہ آوے حکم اللہ کا یعنے قیامت **ف** یہ حدیث صحیح ہی **مترجم** ایمہ
مضلین میں داخل ہے وہ حاکم جو قرآن کے خلاف حکم دے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہی ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك ھم الظلمون اور قانون عقلی جیسے اوالفضال متقدما میں قواعد
عقلیہ کو ضوابط نقلیہ پر مقدم کرے اور ترویج بدعات اور تشہیر سیات اور احداث فی الدین اور تادیہ مبتدعین اور اعزاز فاسقین کا مرتکب ہوا اور امر معروف اور نہی عن المنکر کو ترک کرے اور اپنی رعایا اور توابع پر ایا
کتاب و سنت کے موافق نہ کہنچے معاذ اللہ من ذلک **باب** ماجاء فی المهدی باب مہدی کے بیان میں **عن** عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا تذھب الدنیا
حتی یملك العرب رجل من اھل بیتی یواطی اسمه اسمی **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں جاویگی دنیا یعنی ملک عدم میں یہانتک کہ حاکم ہوگا ایک مرد میرے
اہل بیت سے کہ موافق ہوگا اسکا نام میرے نام کے **ف** اس باب میں علی اور ابی سعید اور ام سلمہ اور ابوہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال یلی
رجل من اھل بیتی یواطی اسمه اسمی **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا والی ہوگا ایک مرد یعنی دنیا کا میرے اہل بیت سے کہ موافق ہوگا اسکا نام میرے نام کے **عن** ابی
ھریرة قال لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطول اللہ ذلك الیوم حتی یلی **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا اگر باقی نرہی دنیا میں مگر ایکدن تو دراز کریگا اللہ تعالے اسدنکو تاکہ حکومت
کرے وہ شخص یعنے مہدی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی سعید الخدری قال خشینا ان یکون بعد نبینا حدث فسالنا نبی اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال ان
فی امتی المهدی یخرج یعیش خمسا او سبعا او تسعا زید الشاك قال قلنا وما ذاك قال سنین قال فیجیء الیه الرجل فیقول یا مهدی اعطنی اعطنی قال فیحثی له فی
ثوبه ما استطاع ان یحمله **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ ڈرے ہم اس سے کہ ہووے ہمارے نبی کے بعد کوئی نئی بات سو پوچھا ہم نے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا آپنے میری امت میں مہدی نکلیگا زندہ رہیگا پانچ یا سات یا نو زید جو راوی حدیث کے ہے وہی شک کرنیوالا ہے اس عدد میں کہا راوی نے پھر کہا ہم نے وہ گنتی
کسکی ہے کہا برسونکی فرمایا آپنے پھر آویگا آدمی انکے پاس اور کہیگا یا مہدی دو مجھی دو مجھی فرمایا آپنے پھر لپ بھر کر دیگا وہ اسکی کپڑے میں یعنے دینار و درہم جہانتک کہ وہ

ادٹھا سکیگا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی گئی ہے کئی سندوں سے ابی سعید سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابو الصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہی
اور کہا کو بکر بن قیس بھی کہتے ہیں **باب** مَا جَاءَ فِي نُزُولِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ باب نزول عیسی بن مریم کے بیان میں **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ اَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضُ الْمَالُ
حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ اَحَدٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان جسکی ہاتھ میں ہے قریب ہے کہ اُتریگا تمہاری درمیان
ابن مریم حاکم عادل اور توڑیگا صلیب کو اور ماریگا خنزیر کو اور موقوف کردیگا جزیہ کو اور یہانتک کثرت سے دیگا لوگونکو مال کہ قبول نکریگا کوئی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح
ہے **مترجم** حلیہ حضرت عیسے بن مریم کا جو احادیث متفرقہ میں وارد ہوا ہے خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ وہ ایک مرد سرخ رنگ ہیں مرغول ہونگے بہنا سینہ خوبصورت ترین مردم
بال ہمکے لٹکتے ہوئے اور کنگھی کی ہوئی گویا پانی اُنسے ٹپک رہا ہی اور ابن عباس سے مرفوعًا مروی ہے کہ آپنے فرمایا دیکھا مینے عیسے علیہ السلام کو میانہ قد سرخ و سفید رنگ
لٹکے ہوئے ہونگے سر اور ابوہریرہ کی روایت میں یہ ہے ہی کہ گویا نکلے ہیں حمام سے اور سیرت پاکیزہ اُنکی یہ ہے کہ صلیب کو توڑینگے خوک کو مارینگے اور جزیہ کو موقوف کردینگے
جزیہ کو اور قبول نکرینگے مگر اسلام کو اور ایک ہو جاویگا اُنکے وقت میں دین اور عبادت نہو گی کسی کی سوا خدا کے اور ندیجاویگی زکوٰۃ اسلئے کہ کوئی زکوٰۃ لینے والا نہو گا اور
ظاہر ہو جاوینگے کنوز و خزاین اُنکے زمانہ میں اور رغبت نکریگا کوئی جمع اموال میں بسبب قرب قیامت کے اور جاتا رہیگا لوگونکے دلسے بغض و کینہ و عداوت و حسد بسبب
فقدان اسباب اُنکے کے اور جاتی رہیگی سمیت ہر ذی سم کی یہانتک کہ اطفال حیات و عقارب سے کھیلینگے اور گرگ و گوسفند ایک جگہہ چرینگے اور بہر جاویگی زمین صلح سے
اور معدوم ہو جاویگا جنگ و جدال اور اُگاویگی زمین اپنی روئیدگی آدم علیہ السلام کے زمانہ کی مانند یہانتک کہ لوگ جمع ہونگے ایک خوشہ انگور پر اور سیر کریگا وہ انکو
اور آسودہ ہوگی ایک انار سے ایک جماعت اور ارزان ہونگے گھوڑے بسبب عدم قتال کے اور گران ہونگی بیل بسبب کثرت حرث کی کہ ساری زمین محروث ہو گی اور مدت
حکومت اُنکی اسمیں روایات مختلف ہیں چنانچہ طبرانی اور ابن عساکر کے نزدیک ابوہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُترینگے عیسے بن مریم اور ٹھہرینگے
زمین میں چالیس سال اور ابن ابی شیبہ اور احمد اور ابی داود اور ابن جریر اور ابن حبان نی ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ چالیس برس تک رہینگے وہ زمین میں پھر وفات
پاینگے اور نماز پڑہینگے اُنپر مسلمان اور دفن کرینگے اُنکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت عائشہ سی بہی چالیس ہے برس مذکور ہے اور ایک روایت میں پینتالیس
برس آئے ہیں اور قلیل منافی کثیر نہیں ہے اور شاید کہ چالیس کا ذکر کسر کو محذوف کرکے فرمایا ہو اور ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آوینگے حضرت عیسے علیہ السلام موضع روحا
میں اور وہانسے عمرہ لاوینگے یا حج کرینگے یا دونونکو جمع فرماوینگے اور روحا ایک مقام کا نام ہے مابین مدینہ طیبہ اور وادی صفرا کی راہ میں مکہ کے ابوہریرہ سی مروی ہے
کہ انہوں نے فرمایا ای میرے بھتیجو اگر دیکھو تم حضرت عیسے علیہ السلام کو تو کہو کہ ابوہریرہ نے تمکو سلام کہا ہے اور حاکم نے انس سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پاوے
تم میں سے عیسے بن مریم کو تو میرا سلام کہے ملا علی قاری نے مشرب وردی میں کہا ہے ان روایات سے ثابت ہوا کہ تمنا رویت انبیا کی اور صلحا کی ہر آدمی کو ضرور ہی اور اسمیں
بڑے فوائد اخروی ہیں **باب** مَا جَاءَ فِي الدَّجَّالِ باب دجال کے بیان میں **عن** اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهُ الدَّجَّالَ وَاِنِّي اُنْذِرُكُمُوهُ فَوَصَفَهُ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّهُ
سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِي اَوْ سَمِعَ كَلَامِي قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ فَقَالَ مِثْلُهَا يَعْنِي الْيَوْمَ اَوْ خَيْرٌ **ترجمہ** روایت ہے ابو عبیدہ بن
جراح سی کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی نبی نہیں ہوا بعد نوح علیہ السلام کے مگر ڈرایا اُسنے اپنی قوم کو دجال لعین سے اور میں بہی
تمکو ڈراتا ہوں اس سے پھر بیان کیا حال اُسکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمسے اور فرمایا شاید کہ پاوے اُسکو ہمارے دیکھنے والوں میں سے کوئی یا ہماری بات سنی والوں
میں سے کوئی پھر پوچھا صحابہ نے یا رسول اللہ کیسا ہو گا اُسدن ہمارا دل سو فرمایا حضرت نے مثل اسکے یعنی جیسا کہ آج ہے یا اس سے بہتر **ف** اس باب میں عبد اللہ بن
بسر اور عبد اللہ بن مغفل اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابو عبیدہ بن جراح کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر خالد حذا کی سند سے اور ابو عبیدہ
بن عامر کا نام عامر بن عبد اللہ ہے اور وہ بیٹے ہیں جراح کے **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا
هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّي لَاُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَهُ قَوْمَهُ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلٰكِنْ سَاَقُولُ فِيهِ قَوْلًا لَمْ

نزول عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے کام کا بیان

دجال کا بیان

نقلہ نبی لقومہ تعلمون انہ اعور وان اللہ لیس باعور قال الزہری فاخبرنی عمر بن ثابت الانصاری انہ اخبرہ بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یومئذ للناس وہو یحذرہم فتنتہ تعلمون انہ لن یری احد منکم ربہ حتی یموت وانہ مکتوب بین عینیہ کافر یقرأہ من کرہ عملہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ کہا انہون نے کھڑے ہوے ہمارے درمیان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یعنے خطبہ پڑہنے کو اور تعریف کی اللہ تعالی کی جیسے اُسکو لائق ہے پہر ذکر کیا دجال کا اور فرمایا کہ مین تمکو ڈراتا ہون اُس سے اور کوئی نبی نہین جسنے نہ ڈرایا ہو اپنی قوم کو اُس سے اور ڈرایا نوح نے اپنے قوم کو اُس سے ولیکن مین اُسکے باب مین ایک ایسی بات کہتا ہون کہ نہین کہی کسی نبی نے اپنے قوم سے اور وہ یہ ہے کہ تم بخوبی جانتے ہو کہ وہ کانا ہے اور اللہ کانا نہین یعنے پس دعوے الوہیت اُسکا باطل ہے کہا زہری نے اور خبر دی ہمکو عمر بن ثابت نے کہ اُنکو خبر دی بعض اصحاب نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آپنے فرمایا اُسیدن ایسے حال مین کہ وہ ڈرا رہے تھے اُسکے فتنہ سے کہ تم لوگ بخوبی جانتے ہو کہ نہ دیکہیگا کوئی شخص اپنے پروردگار حقیقی کو یہانتک کہ مرے یعنے اس نظر سے بہی اُسکا دعوی باطل ہے کہ وہ تو جلوہ دنیا مین نظر آویگا اور اُسکے دونون آنکہون کے بیچمین لکہا ہوا ہے لفظ کافر کا پڑہ لیگا اُسکو جو برا جانیگا اُسکے کرتوت کو یعنے وہی لوگ اُسکے کفر سے آگاہ ہونگے جو اُسکے عمل سے بیزار ہونگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تقاتلکم الیہود فتسلطون علیہم حتی یقول الحجر یا مسلم ہذا الیہودی ورائی فاقتلہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑینگے تم سے یہود اور مسلط ہو جاوگی تم اُنپر یہانتک کہ کہیگا پتہر اے مسلم یہہ یہودی ہے میرے پیچہے سو قتل کر تو اُسکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب ما جاء من این یخرج الدجال

باب اس بیان مین کہ دجال کہان سے نکلیگا **عن** ابی بکر الصدیق قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الدجال یخرج من ارض بالمشرق یقال لہا خراسان یتبعہ اقوام کان وجوہہم المجان المطرقۃ **ترجمہ** روایت ہے ابوبکر صدیق سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دجال نکلیگا مشرق کی ایک زمین سے کہ اُسی خراسان کہتے ہین ساتہ ہونگی اُسکی قومین گویا کہ مونہہ اُنکے ڈہالین ہین تہ بر تہ **ف** اسباب مین روایت ہے ابی ہریرہ سے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی یہ عبداللہ بن شوذب نے اُنہون نے ابو التیاح سے اور معلوم نہین ہوتی یہ روایت مگر ابو التیاح سے **مترجم** مجان جمع ہے مجن کی بمعنے ڈہال اور مطرقہ بضم میم وفتح را مخفف طارقت النعل سے مشتق ہے عرب کہتا ہے طارقت النعل یعنے ایک چمڑے پر دوسرا چمڑا جوڑا مین نے مراد اس سے یہ ہے کہ مونہہ اُنکے جوڑے جوڑے ہونگے

باب ما جاء فی علامات خروج الدجال

باب علامات خروج دجال مین **عن** معاذ بن جبل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الملحمۃ العظمی وفتح القسطنطینیۃ وخروج الدجال فی سبعۃ اشہر **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الملحمۃ عظمی اور فتح قسطنطنیہ اور خروج دجال سات مہینے مین ہین **ف** اس باب مین صعب بن جثامہ اور عبداللہ بن بسر اور عبداللہ بن مسعود اور ابی سعید خدری سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے نہین جانتے ہم اسی مگر اسی سند سے **عن** انس بن مالک قال فتح القسطنطینیۃ مع قیام الساعۃ **ترجمہ** انس نے فرمایا کہ فتح قسطنطنیہ قیام ساعت کے قریب ہے **ف** کہا محمود نے یہہ حدیث غریب ہے اور قسطنطنیہ وہ مدینہ روم ہی فتح ہوگا نزدیک خروج دجال کے اور قسطنطنیہ فتح ہو چکا ہے بعض اصحاب کے زمانہ مین **مترجم** یعنے ایکبار مسلمانون کے قبضہ مین قسطنطنیہ اصحاب کے وقت سے آچکا ہے اور فی الحال اہل اسلام ہی ہاتہ مین ہے مگر امام مہدی کی وقت مین نصاری کے قبضہ مین ہوگا تب قسطنطنیہ پر چڑہائی کرینگے اور اُسکے فتح کے بعد دجال خروج کریگا چنانچہ احادیث باب مین یہی فتح مراد ہے نہ فتح اول

باب ما جاء فی فتنۃ الدجال

باب فتنہ دجال کے بیان مین **عن** النواس بن سمعان الکلابی قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال ذات غداۃ فخفض فیہ ورفع حتی ظنناہ فی طائفۃ النخل قال فانصرفنا من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم رحنا الیہ فعرف ذلک فینا فقال ما شانکم قال قلنا یا رسول اللہ ذکرت الدجال الغداۃ فخفضت ورفعت حتی ظنناہ فی طائفۃ النخل قال غیر الدجال اخوف لی علیکم ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم وان یخرج ولست فیکم فامرؤ حجیج نفسہ واللہ خلیفتی علی کل مسلم انہ شاب قطط عینہ قائمۃ شبیہ بعبد العزی بن قطن فمن راٰہ منکم فلیقرأ فواتح سورۃ اصحاب الکہف قال یخرج ما بین الشام والعراق فعاث یمینا وشمالا

علامات خروج دجال

يا عباد الله اثبتوا قلنا يا رسول الله وما لبثه في الارض قال اربعين يوما يوم كسنة ويوم كشهر ويوم كجمعة وسائر ايامه كايامكم قال قلنا يا رسول
الله ارايت اليوم الذي كالسنة اتكفينا فيه صلوة يوم قال لا ولكن اقدروا له قلنا يا رسول الله فما سرعته في الارض قال كالغيث استدبرته
الريح فياتي القوم فيدعوهم فيكذبونه ويردون عليه قوله فينصرف عنهم فتتبعه اموالهم فيصبحون ليس بايديهم شيء ثم ياتي القوم
فيدعوهم فيستجيبون له ويصدقونه فيامر السماء ان تمطر فتمطر ويامر الارض ان تنبت فتنبت فتروح عليهم سارحتهم كاطول ما كانت
ذرى وامده خواصر وادره ضروعا ثم ياتي الخربة فيقول لها اخرجي كنوزك فينصرف منها فتتبعه كيعاسيب النحل ثم يدعو رجلا شابا
ممتليا شبابا فيضربه بالسيف فيقطعه جزلتين ثم يدعوه فيقبل يتهلل وجهه يضحك فبينما هو كذلك اذ هبط عيسى بن مريم بشرقي
دمشق عند المنارة البيضاء بين مهرودتين واضعا يديه على اجنحة ملكين اذا طاطا راسه قطر واذا رفعه تحدر منه جمان كاللؤلؤ
قال ولا يجد ريح نفسه يعني احد الا مات وريح نفسه منتهى بصره قال فيطلبه حتى يدركه بباب لد فيقتله قال فيلبث
كذلك ما شاء الله قال ثم يوحي الله ان حرز عبادي الى الطور فاني قد انزلت عبادا لي لا يدان لاحد بقتالهم
قال ويبعث الله ياجوج وماجوج وهم كما قال الله وهم من كل حدب ينسلون قال فيمر اولهم ببحيرة الطبرية فيشرب ما فيها ثم يمر
بها آخرهم فيقولون لقد كان بهذه مرة ماء ثم يسيرون حتى ينتهوا الى جبل بيت المقدس فيقولون لقد قتلنا من في الارض فهلم
فلنقتل من في السماء فيرمون بنشابهم الى السماء فيرد الله عليهم نشابهم محمرا دما ويحاصر عيسى بن مريم واصحابه حتى يكون راس
الثور يومئذ خيرا لهم من مائة دينار لاحدكم اليوم قال فيرغب عيسى ابن مريم الى الله واصحابه قال فيرسل الله عليهم النغف في رقابهم
فيصبحون فرسى موتى كموت نفس واحدة قال ويهبط عيسى واصحابه فلا يجد موضع شبر الا وقد ملاته زهمتهم ونتنهم ودماؤهم
قال فيرغب عيسى الى الله واصحابه قال فيرسل الله عليهم طيرا كاعناق البخت فتحملهم فتطرحهم بالمهبل ويستوقد المسلمون من قسيهم
ونشابهم وجعابهم سبع سنين ويرسل الله عليهم مطرا لا يكن منه بيت وبر ولا مدر قال فيغسل الارض فيتركها كالزلفة قال ثم
يقال للارض اخرجي ثمرتك وردي بركتك فيومئذ تاكل العصابة الرمانة ويستظلون بقحفها ويبارك في الرسل حتى ان الفئام من الناس ليكتفون
باللقحة من الابل وان القبيلة ليكتفون باللقحة من البقر وان الفخذ ليكتفون باللقحة من الغنم فبينما هم كذلك اذ بعث الله ريحا فقبضت
روح كل مؤمن ويبقى سائر الناس يتهارجون كما يتهارج الحمر فعليهم تقوم الساعة ترجمہ روایت ہے نواس بن سمعان کلابی سے کہا انہوں نے

کہ ذکر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ایکدن پس ذلت اور حقارت بیان کی اُسکی اور بڑائی کی اُسکی فتنہ اور خوارق عادات کی یہانتک کہ یقین کیا ہمنے کہ وہ کھجوروں کے آڑ میں ہے کہا راوی نے پھر گئے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے پھر گئے ہم آپکے پاس اور پہچانا آپنے ہم میں اثر خوف دجال کا سو فرمایا آپنے کیا حال ہے تمہارا کہا راوی نے عرض کی ہمنے یا رسول اللہ ذکر کیا آپنے دجال کا کل اور اہانت بیان کی اُسکی اور بڑائی کی اُسکے فتنہ کی یہانتک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ کھجوروں کی آڑ میں ہے یعنے یہانتک اُسکی آنیکا یقین ہو گیا فرمایا آپنے دجال کے سوا اور چیزوں کا خوف تمپر اُس سے زیادہ ہے اور وہ تو اگر نکلا اور میں تمہاری درمیان ہوا تو میں حجت کرنیوالا ہوں اُس سے تمہارے سوا اور اگر وہ نکلا اور میں نہوا تو ہر شخص اپنے نفس کیطرف سے حجت کرنیوالا ہی اُس سے اور اللہ تعالے میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان کے نزدیک تحقیق کہ وہ جوان ہے گھونگروالی بالوں والا ایک آنکھ اُسکی قایم ہے یعنے باقی ہے اپنے حدقہ میں ہمشکل ہے عبد العزی بن قطن کے پھر جو دیکھے پاوے اُسے تم میں ضرور ہی کہ پڑھے شروع سورہ کہف کا اُسپر پھر فرمایا کہ نکلیگا شام وعراق کے درمیان سے پھر خراب کردیگا داہنے اور بائیں اے بندو اللہ کے ثابت رہو یعنے دین حق پر عرض کی ہمنے کہ یا رسول اللہ کتنی مدت ٹھیریگا اُسکا ہی زمین میں فرمایا آپنے چالیس دن ایکدن ایکسال کے برابر اور ایکدن ایک مہینے کے برابر اور ایکدن ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن تمہارے سب دنوں کے برابر کہا راوی نے پھر عرض کی ہمنے یا رسول اللہ بھلا خبر دیجیے ہمکو کہ وہ دن جو ایکسال کے برابر ہوگا کیا کافی ہوگی ہمکو نماز ایکدن کی فرمایا آپنے نہیں ولیکن اندازہ کر لینا تم اوقات نماز کا غرضکہ پوری سال کی نماز پڑھنا عرض کی ہمنے یا رسول اللہ کیسی ہے چال اُسکی زمین میں فرمایا مانند مینھ کے کہ پیچھے رہ جاتی ہے

اُس سے ہوا یعنے ایسا تیز رو ہوگا اور آویگا ایک قوم کی پاس اور دعوت کریگا اُنکو اپنی خرافات کی طرف سو وہ جھٹلا دینگی اُسکو اور رد کر دینگی اُسکی بات کو پس پھر جاویگا وہ اُنکے پاس سے سو اُسکی ساتھ ہو جاوینگے اموال اُس قوم کے پھر صبح کو وہ دیکھینگے کہ اُنکے ہاتھ مین کچھہ نہین پھر آویگا دوسری قوم کے پاس پھر دعوت کریگا اُنکو اور وہ قبول کرینگے اُسکی بات کو اور تصدیق کرینگے اُسکے سو وہ حکم کریگا آسمان کو کہ برسا تو اُن پر پھر وہ برساویگا اور حکم کریگا زمین کو کہ اُگا تو وہی پھر دہ اُگاویگی پھر پھرینگی اُن پر جانور اُنکے یعنے چراگاہ سی بہت لیکے کہ ہان اونچے اور کوکین پہولائی ہوئے اور دودھہ سے تہن والی پھر آویگا ویرانہ پر اور کہیگا کہ نکال تو اپنا خزانہ پھر وہ پھریگا وہان سے اور خزانے اُسکے ساتھ ہونگے جیسا سیب نحل کے مانند پھر بلاویگا ایک مرد جوان کو کہ بہرا ہوگا جوانی سے پھر ماریگا اُسے تلوار سے اور دو ٹکڑے کر ڈالیگا پھر پکاریگا اُسکو اور وہ زندہ ہو کر سامنے آجاویگا کہ چمکتا ہوگا مونہہ اُسکا اور ہنستا ہوگا پھر وہ اسی حالمین ہوگا کہ اُترینگے عیسے بن مریم جانب شرقی مین دمشق کے سفید منارہ کے نزدیک دو کپڑون زرد مین ہاتھ رکھے ہوئے بازوون پر دو فرشتون کے جب جھکاوینگے سر عرق ٹپکیگا اور جب سر اُٹھاوینگے اُتریگا اُنسے مثل جمان کے کہ چمک اُنکی مانند موتی کے ہوگی کہا اور نپاویگا ہوا اُنکی دم کے یعنے کوئی شخص کافرون مین سے مگر مر جاویگا اور پہونچتی ہے ہوا اُنکے دم کی جہانتک پہونچتی ہے نظر اُنکی فرمایا سو وہ ڈہونڈھینگے دجال کو اور پاوینگے اُسکو باب لدّ پر اور قتل کرینگے اُسکو فرمایا پھر رہینگے وہ زمین پر اسی حالمین جبتک چاہیگا اللہ فرمایا پھر وحی کریگا اللہ تعالے اُنکی طرف کہ جمع کر لیجا میرے بندون کو طور کیطرف اسلئے کہ مینے اُتارے ہین اپنے کچھہ ایسے بندے کہ نہین تاب ہے کسیکو لڑنیکی فرمایا آپنے پھر بھیجیگا اللہ تعالے یاجوج ماجوج اور وہ اسطرح چلے آوینگے جیسا کہ فرمایا ہے اللہ تعالے وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ یعنے وہ ہر بلندی سے پہسل پڑینگے فرمایا اور گذریگا پہلا فرقہ اُنکا بحیرہ طبریہ پر اور پی جاویگا جو کچھہ اُسمین ہے یعنے پانی پھر گذریگا اُسپر سے دوسرا گروہ اُنکا اور وہ کہینگے کہ کبھی تھا اس مقام مین پانی پھر چلینگے وہ یہانتک کہ پہونچینگے بیت المقدس کے ایک پہاڑ پر اور کہینگے بیشک قتل کیا ہم نے تمام زمین والونکو سو آؤ قتل کرین ہم آسمان والونکو پھر پہینکینگے اپنے تیر آسمان کی طرف اور لوٹا دیگا اللہ تعالی اُنکے تیرون کو سرخ کرکے خون سے اور گھرے رہینگے عیسے بن مریم اور اصحاب اُنکے یعنے کوہ طور پر یہانتک کہ ہوویگی ایک سری گائیکی بہتر اُسدن سو دینار سے فرمایا پھر متوجہ ہونگے عیسے بن مریم اللہ تعالے کیطرف اور اصحاب اُنکے فرمایا پھر بھیجیگا اللہ تعالے اُنپر نغف کہ نکلیگا اُنکی گردنون مین سو صبح کو ہو جاوینگے وہ سب مقتول مرے گویا ایک آدمی تہا کہ مر گیا فرمایا پھر اُتر آوینگے عیسے اور اصحاب اُنکے پھر نپاوینگے ایک بالشت بہر جگہہ کہ بہری نہوگی اُنکی چربیون سے اور بدبوون اور خونون سے فرمایا آپنے پھر التجا کرینگے عیسے علیہ السلام اور اصحاب اُنکے پھر بھیجیگا اللہ تعالی اُنپر چڑیان کہ ہونگی گردنین اُنکی جیسے گردنین اونٹون کی پھر اُٹھا دینگے وہ اُنکی لاشون کو اور پہینکدینگی اُنہین مہبل مین اور ایندہن جلاوینگے مسلمان اُنکی کمانون اور تیرون اور ترکشون سے سات برس اور بھیجیگا اللہ تعالے ایک مینہہ ایسا کہ نہ روک سکیگا اُسکو گھر پشم کا یعنے خیمہ اور نہ گھر مٹی کا فرمایا پھر دہو جاویگی زمین اور صاف کر دیگا مینہہ اُسے مانند آئینہ کے فرمایا پھر حکم ہوگا زمین کو کہ نکال تو پہل اپنا اور پھیر لا اپنی برکت کو یعنے جو بذنوب عباد کم ہو گئی تہی پھر اُسدن کہاویگا ایک گروہ ایک انار سے اور سایہ کرینگے اُسکی چھلکے کا اور برکت دیجاویگی دودہ مین یہانتک کہ ایکجماعت آدمیونکی سیر ہو جاویگی ایک اونٹنی کے دودہ مین اور ایک قبیلہ کو کفایت کریگا دودہ ایک گائی کا اور ایک فخذ کو کفایت کریگا دودہ ایک بکری کا پھر وہ لوگ اسی خیر و برکت مین ہونگے کہ بھیجیگا اللہ تعالے ایک ہوا پس قبض ہو جاویگی روح ہر مؤمن کی اور باقی رہجاوینگی ایسے لوگ کہ جماع کرینگے راہونمین جیسے کہ جماع کرتے ہین گدہے پھر اُنہین پر قایم ہوگی قیامت **ف** یہہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے **مترجم** قوله الله تعالے میر خلیفہ ہے الخ یعنے وہ اُسکی شر سے محفوظ رکہنے والا ہے اور اُسکے شبہات کا جواب تفصیل ہر مسلم کو الہاما تعلیم کرنے والا ہی قَطَطٌ لغت مین اُن بالونکو کہتے ہین جو آپسکے ساتھ ہو بہت گہونگروالی اور وقط ہے آیا ہی عَيْنُهُ قَائِمَةٌ یعنے آنکہہ اُسکی صدقہ چشم مین باقی ہے مگر بے نور ہے اور عبد العزی ایک شخص تہا خزاعہ کہ بادشاہ تہا عہد جاہلیت مین اور بعضون نے کہا کہ نام ہے ایک یہودیکا اور مضمون نام سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرک تہا اور فاتحہ سورہ کہف کا مشتمل ہے اوپر توحید الٰہی کے اور اثبات رسالت کے اور انزال قرآن کے اور عقیدہ ان تینون کا پاش پاش کردیتا ہے جمیع فتنونکو کہ واقع ہون دین مین اور ایک روایت مین آیا ہے فَإِنَّهَا جِوَارٌ مِنْ فِتْنَتِهِ یعنے ان آیتونکا پڑہنا پناہ ہے اُسکی فتنہ سے جیسا کہ اصحاب کہف کو فتنہ دقیانوس منحوس سے پناہ ہوئی قوله وہ نکلیگا شام و عراق کے درمیان سے اور ایک روایت مین آیا ہے خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ یعنے وہ نکلنے والا ہے اُس راہ سے کہ جو درمیان شام و عراق کے ہے اور خلہ بفتح خا اور تشدید لام وہ راہ ہے کہ درمیان ریگستان کے ہو قوله فَعَاثَ يَمِيْنًا وَشِمَالًا بعضے لوگون نے اُسکو بصیغہ ماضی پڑہا ہے اور بعضون نے بصیغہ اسم فاعل یعنے فساد کرنیوالا ہے وہ دہنی اور بائین اور اُسمین عموم فساد اُسکا

بیان کر مقصود ہے کہ فساد اسکا ایسا نہیں کہ فقط اُسکے ممر پر اثر کرے بلکہ یمیناً و شمالاً خلق اُس سے متضرر ہووےگی۔ قولہ ایکدن ایکسال کے برابر طول ایام کا سبب ہوگا کہ دجال کے
باسندر جر ایسے آفتاب کو کبد ساء میں روک دیگا اور یہ قدرت اللہ تعالیٰ کی اُسی آسمی دی ہوگی کہ بندوں کا امتحان ہو جیسے عرب کہتا ہے وعند الامتحان یُعزّ الرجل او یہان یہ جو
اس امتحان میں صراط مستقیم پر قایم رہا نعمت اور کا مستحق ہوا اور جو بھلا یا وہ جہیم میں گرا قولہ یعاسیب نحل کے یعاسیب جمع ہے یعسوب کے اور نحل شہد کی مکھی اور یعسوب
نام ہے اُن مکھیوں کے سردار کا قاعدہ ہے کہ یعسوب جہاں کہیں جاتا ہے سب مکھیاں اُسکی ساتھ ہوتی ہیں آپنے تشبیہ دی کہ خزانے دجال کے ساتھ بھی ایسے ہی پھرینگے
چنانچہ حضرت علی سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا میں یعسوب ہوں مومنوں کا اور مال یعسوب ہے کافروں کا کہ کفار رذیل مال ہیں اور مومن خیر صحبت میں خوشحال قولہ
جب جھکا دینگے سر عرق ٹپکیگا الخ جمان بروزن غراب روانی چاندی کے کہ مثل موتی کے بناوین اور بعضوں نے بہ تشدید میم چھوٹی موتی کہی ہیں اور یہاں معنی اول
مراد ہیں یعنے جب وہ سر جھکا دینگے تو انکے موئے سر سے قطرات نورانی ٹپکتے ہیں اور جب سر اونچا کرتے ہیں تو نیچے اُترآتی ہیں وہ قطرات اور یہ کنایہ ہے نہایت نورانیت
اور نضارت اور طراوت سے انکے جمال و کمال کے قولہ باب لُدّ پر اور لُدّ نام ہے ایک قریہ کا بیت المقدس کے قریب ہے اور قاموس میں کہا ہے کہ ایک قریہ ہے فلسطین میں
کہ ماریںگے حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو اُسی جگہہ قولہ بینکیدی کے انہیں مہمل میں الخ قاموس میں باب اللام اور فصل المیم میں ہے بروزن منزل گریا نہ کوہ سے
اور بعضوں نے بوزن معقوہ اور بسکون ہا اور بفتح ہا کہا ہے کہ ایک موضع ہے بیت المقدس میں اور بعضوں نے کہا نام ہے اسجگہہ کا جہاں سے آفتاب نکلتا ہے مگر
صحیح وہی میم ہے اور نون سے تصحیف ہے کا تب کی کذا قال الشیخ فی شرح المشکوٰۃ قولہ فیتر کہا کا لزلفۃ زلفہ کے کئی معنی ہیں کہ یہاں مناسب ہیں اول وہ جگہہ ہے کہ جہاں
پانی ٹھیرے اور مٹی سے پاک کردی دوسرے کا سہ سبز او خم سبز رنگ کہ جب اُسمیں پانی بھرو سبز معلوم ہوتا ہے اس تشبیہ سے بھی صفائی زمین کی مراد ہے تیسرے صدف و
سنگ ہوا اور زمین جہاڑو دی ہوئے قولہ تاکل العصابۃ الرمانۃ یعنے کہا یگا ایک گروہ ایک انار سے عصابہ وہ جماعت ہے کہ عدد اُسکے دس سے چالیس تک ہوں قولہ
اور ایک فخذ کو کفایت کریگا الخ فخذ بفتح فا و سکون خا ر چھوٹی جماعت بطن سے اور بطن چھوٹا ہے قبیلہ سے اور فخذ جو بمعنے ران کے ہے وہ بکسر خا ہے احوذی نے کہا
ہے کہ احادیث باب میں کئی فوائد میں اول کہ ہر نبی نے امت کو فتنہ دجال سے ڈرایا ہے اسمیں بہت تحذیر ہی قلوب کے فتن سے دوسری کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے بھی بہ زیادت تحذیر اس سے خوف دلایا کہ اگر فتنہ دجال قریب بھی ہو تو اتباع ائمہ مضلین اسکے فتنہ سے کیا کم ہے تیسرے کہ جب اصحاب نے یہ بات سنی تو پوچھا
کہ ہمارا دل اسدن کیسا ہوگا آپنے فرمایا آج جیسا یا اس سے بہتر یہ روایت ساقط الاعتبار ہے اور کیونکر نہ ہو کہ رجال اسکے مستور الحال ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ قلوب
مفارقت کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ویسی نہیں رہتی تہی نہ کہ بعد موت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وقت ظہور فتن کے بلکہ انس سے مروی ہے
کہ نہیں جہاڑے ہمنے ہاتہ رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم کے تربت مبارک سے یعنی بعد دفن کے کہ فرق پایا ہمنے اپنے دلوں میں یعنے وہ انوار و برکات جو آنحضرت کی زندگی
میں ہمنے بہرے ہوتے تہے چوتہے یہ کہ وہ دجال اعور ہے پس وہ درست نہیں کرسکتا اپنی صورت و خلقت کو تو پہر دعوی کیا کریگا الوہیت کا مگر بات اتنی ہے کہ استدراج اُسکا
امتحان ہے بندوں کا پانچویں یہ کہ بعض روایات میں وارد ہوا ہے کہ داہنی آنکھہ اُسکی کانی ہے اور مسلم میں بائیں آنکھہ مذکور ہے اور ابوداؤد میں
بہے بائیں آنکھہ کا ذکر ہے تطبیق اسمیں یوں ہے کہ یہہ عیوب مختلف ہوتی رہینگے اُسپر باختلاف اوقات تاکہ جنکی چشم بصیرت وا ہو دیکھہ لین
کہ یہ اپنے نقصان کو درست نہیں کرسکتا اور کیا کرسکیگا چھٹے یہ جو فرمایا کہ نہ دیکھیگا کوئی تم میں سے اپنی رب کو جبتک نہ مری اسمیں کئی فائدے ہیں اول
ابطال اسکے الوہیت کا دوسرا اثبات خدا ہی تعالیٰ کے رویت کا آخرت میں بچشم سر جیسا مذہب ہے اہل سنت کا تیسرا ابطال مثبتان رویت الٰہی کا دنیا
میں جیسا مذہب ہے جہلہ صوفیہ کا ساتویں جو فرمایا کہ تم اندازہ کرلینا اوقات نماز کا اس سے معلوم ہوا کہ اشکال کے وقت تحری اور تقدیر اوقات صلوٰۃ میں جایز ہی انتہی

بتغییر یسیر **بَابُ** مَا جَاءَ فِی صِفَةِ الدَّجَّالِ باب صفت میں دجال کے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الدَّجَّالِ فَقَالَ اَلَا اِنَّ
رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ اَلَا وَاِنَّهُ اَعْوَرُ عَيْنُهُ الْيُمْنٰى كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کسینے حال دجال کا سو فرمایا آپنے
آگاہ ہو کہ رب تمہارا کانا نہیں اور بیشک اسکی داہنی آنکھہ کانی ہے گویا کہ وہ ایک انگور ہے پہولا ہوا **ف** اس باب میں سعد اور حذیفہ اور ابوہریرہ اور اسماء اور جابر بن عبد اللہ
اور ابی بکرہ اور عائشہ اور انس اور ابن عباس اور فلتان بن عاصم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبد اللہ بن عمر کے روایت سے **بَابُ** مَا جَاءَ فِی اَنَّ

دجال کا بیان

الدجال لا يدخل المدينة باب اس میں کہ دجال مدینہ طیبہ میں داخل نہ ہو سکیگا **عن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتي الدجال المدينة فيجد الملائكة يحرسونها فلا يدخلها الطاعون ولا الدجال ان شاء الله **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آویگا دجال قریب مدینہ کی سو پاویگا فرشتوں کو کہ حفاظت کرتے ہیں اسکی پس اندر نہ ہوگا مدینہ میں طاعون اور نہ دجال اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے **ف** اس باب میں ابوہریرہ اور فاطمہ بنت قیس اور محجن اور اسامہ بن زید اور سمرہ بن جندب سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے **عن** ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الايمان يمان والكفر من قبل المشرق والسكينة لاهل الغنم والفخر والرياء في الفدادين اهل الخيل واهل الوبر يأتي المسيح اذا جاء دبر احد صرفت الملائكة وجهه قبل الشام وهنالك يهلك **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان یمن کیطرف سے نکلا ہے اور کفر مشرق کیطرف سے اور تسکین بکری والوں میں ہے اور فخر و ریا فدادین میں ہے گھوڑے والوں میں یا اونٹوں والوں میں آویگا مسیح دجال جب پہنچیگا احد کے پیچھے پھیر دیوینگے فرشتے مونہہ اسکا شام کیطرف اور وہیں ہلاک ہوگا **ف** یہ حدیث صحیح ہے **ترجمہ** فدادون جمع ہے فداد کی یعنی شتربان اور چرواہ اور جو کہ ہمیشہ اونٹوں میں رہیں اور جو کہ آواز بلند و درشت رکھیں کھیتوں میں اور اپنی بیلوں میں اور ایک روایت میں یہ لفظ آئے ہیں ان الجفاء والقسوة في الفدادين یعنے جفا اور سختی دلکی فدادین میں ہے اور بتخفیف دال بھی مروی ہے معنے اسکی اہل بقر میں کہ حراثت کرتے ہیں اور وہ جمع ہے فدان کی کہ نام ہے ہل وغیرہ کا کہ بیل جس سے حراثت کرتی ہیں اور وبر اونٹ کی بالونکو کہتے ہیں اہل وبر سے مراد اونٹ والے خلاصہ یہ ہے کہ بکری والوں میں عجز ہے اور گھوڑے اور اونٹ والوں میں تکبر اور غرور **لطیفہ** جانور کی صحبت میں یہ اثر ہی افسوس ہے کہ آدمی کے صحبت میں کچھ اثر نہو **باب** ما جاء في قتل عيسى بن مريم الدجال باب قتل دجال میں **عن** مجمع بن جارية الانصاري يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يقتل ابن مريم الدجال بباب لد **ترجمہ** روایت ہے مجمع بن جاریہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے قتل کرینگے ابن مریم دجال کو باب لد میں اور تحقیق باب لد کے اوپر گذری **ف** اس باب میں عمران بن حصین اور نافع بن عتبہ اور ابی برزہ اور حذیفہ بن اسید اور ابی ہریرہ اور کیسان اور عثمان بن ابی العاص اور جابر اور ابی امامہ اور ابن مسعود اور عبداللہ بن عمرو اور سمرہ بن جندب اور نواس بن سمعان اور عمرو بن عوف اور حذیفہ بن الیمان سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے **باب**

عن قتادة قال سمعت انسا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من نبي الا وقد انذر امته الاعور الكذاب الا انه اعور وان ربكم ليس باعور مكتوب بين عينيه كافر **ترجمہ** روایت ہے قتادہ سے بواسطہ انس کے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی نبی مگر ڈرایا اسنے اپنی امت کو اعور کذاب سے آگاہ ہو وہ یعنے دجال کانا ہے اور بیشک رب تمہارا کانا نہیں لکھا ہوا ہے دجال کے دونوں آنکھوں کے بیچ میں یعنے پیشانی پر کافر **ف** یہ حدیث صحیح ہے **باب** ما جاء في ذكر ابن صياد باب ابن صیاد کی ذکر میں **عن** ابي سعيد قال صحبني ابن صياد اما حجاجا واما معتمرين فانطلق الناس وتركت انا وهو فلما خلصت به اقشعررت منه واستوحشت منه مما يقول الناس فيه فلما نزلت قلت له ضع متاعك حيث تلك الشجرة قال فابصر غنما فاخذ القدح فانطلق فاستحلب ثم اتاني بلبن فقال لي يا ابا سعيد اشرب فكرهت ان اشرب عن يده شيئا لما يقول الناس فيه فقلت له هذا يوم صائف واني اكره فيه اللبن فقال يا ابا سعيد لقد هممت ان آخذ حبلا فاوثقه الى الشجرة ثم اختنق لما يقول الناس لي وفي ارأيت من خفي عليه حديثي فلن يخفى عليكم انتم اعلم الناس بحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معشر الانصار الم يقل رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كافر وانا مسلم الم يقل رسول الله صلى الله عليه وسلم انه عقيم لا يولد له وقد خلفت ولدي بالمدينة الم يقل رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحل له مكة الست من اهل المدينة وهو ذا انطلق معك الى مكة قال فوالله ما زال يجيء بهذا حتى قلت فلعله مكذوب عليه ثم قال يا ابا سعيد والله لاخبرنك خبرا حقا والله اني لاعرفه واعرف والده واين هو الساعة من الارض فقلت تبا لك سائر اليوم **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا کہ ساتھ رہا میرے ابن صیاد حج میں یا عمرہ میں اور آگے بڑھ گئے لوگ اور میں وہ پیچھے رہ گیا پھر جب میں اکیلا رہ گیا اسکے ساتھ رونگٹے کھڑے ہو گئے میرے اور متوحش ہوا میں اس سے بسبب اس چیز کے کہ لوگ کہتے تھے اسکے حق میں یعنے یہ کہتے تھے کہ دجال وہی ہے پھر جب میں اترا کہا میں نے رکھدے اپنا اسباب یعنے توشہ ٹھیر اس درخت کے پاس کہا ابوسعید نے پھر دیکھا اسنے کچھ بکریوں کو پس اٹھا لیا ایک پیالہ اور گیا اور دودھ دوہا اور لایا وہ دودھ میرے پاس

اور کہا مجھسے ای ابو سعید پہر سو برا معلوم ہوا مجھے کہ میں اُنکے ہاتہ سے کچھہ پیون اُس خیال سے کہ لوگ اُسکے حق مین کہتے تہی یعنے اُسے دجال جانتے تہے سو کہا میں نے کہ آجکا دن گرمی کا دن ہے اور مین بہتر نہین جانتا آج دوده پینے کو سو کہا اُسنے ای ابو سعید مین نے قصد کیا کہ لوں مین ایک رسی اور باندہوں اُسے درخت مین اور گلا گہونٹ کر مرجاؤں مین اس خیال سے کہ جو بدگمانی کرتے ہین لوگ میرے لئے اور کہتے ہین وہ میرے حق مین بہلا دیکہو تو میری بات کسی پر پوشیدہ رہی تو رہی مگر تم پر پوشیدہ نرہیگی اسلئے کہ تم خوب جانتے ہو حدیث رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ای گروہ انصار کے کیا نہین کہا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دجال کافر ہے اور مین تو مسلمان ہون اور کیا نہین کہا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ بانجہ ہی کہ اُسکی اولاد نہوگی اور مین نے تو چہوڑی ہے اپنی اولاد مدینہ مین اور کیا نہین کہا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ اُتاریگا اُسکو مکہ یعنے اُسمین داخل نہو سکیگا اور مین تو اہل مدینہ سے ہون اور مین تو تمہارے ساتہ چلا جاتا ہون مکہ تک کہا ابو سعید نے پہر قسم ہے اللہ تعالے کی کہ وہ ایسی ہی دلیلین لاتا رہا کہ مین نے کہا شاید لوگ اُسپر جہوٹے باتین باندہتے ہین پہر کہا اُسنے ای ابا سعید قسم ہے اللہ تعالے کی مین تمکو خبر دون سچی قسم ہے اللہ تعالے کی مین پہچانتا ہون دجال کو اور اُسکے باپ کو اور جانتا ہون یہ بہی کہ وہ اُسوقت کس زمین مین ہے جب اُسنے یہ کہا تب میرا وہ حسن خیال بالکل جاتا رہا اور مین نے کہا خرابی ہو تیری سارے دن یعنے اخیر مین تو نے ایک ایسی بات کہدی کہ پہر مجہے تجہہ سے بدگمانی ہوگئی **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** ابن عمر

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَیَّادٍ فِیْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِہٖ مِنْھُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَھُوَ یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِیْ مُغَالَۃَ وَھُوَ غُلَامٌ فَلَمْ یَشْعُرْ حَتّٰی ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ظَھْرَہٗ بِیَدِہٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَنَظَرَ اِلَیْہِ ابْنُ صَیَّادٍ قَالَ اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ قَالَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَیَّادٍ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَأْتِیْکَ قَالَ ابْنُ صَیَّادٍ یَاْتِیْنِیْ صَادِقٌ وَّکَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَیْکَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ قَدْ خَبَأْتُ لَکَ خَبِیْئًا وَّخَبَأَ لَہٗ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ فَقَالَ ابْنُ صَیَّادٍ ھُوَ الدُّخُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَکَ قَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ائْذَنْ لِّیْ فَاَضْرِبَ عُنُقَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ یَّکُ حَقًّا فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَیْہِ وَاِنْ لَّا یَکُنْ فَلَا خَیْرَ لَکَ فِیْ قَتْلِہٖ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ یَعْنِی الدَّجَّالَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گذری ابن صیاد پر اور آپکے ساتہہ چند اصحاب تہے کہ تہی اُنمین عمر بن خطاب ہے اور ابن صیاد کہیل رہا تہا لڑکون کے ساتہ بنی مغالہ کے قلعے کے پاس اور وہ لڑکا تہا سو اُسکو خبر نہوئی آنحضرت کے آنیکی یہانتک کہ مارا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتہ اُسکی پیٹہہ پر اور فرمایا تو گواہی دیتا ہے کہ مین رسول ہون اللہ تعالے کا پس نظر کی اُسکی طرف ابن صیاد نے اور کہا گواہی دیتا ہون مین کہ تم رسول ہو امیون کی کہا راوی نے پہر کہا ابن صیاد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ گواہی دیتے ہین کہ مین رسول ہون اللہ کا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا مین اللہ پر اور اُسکے رسولون پر پہر پوچہا اُس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے آتی ہین تجہکو خبرین کہا ابن صیاد نے آتی ہین میرے پاس جہوٹی بہی سچی بہی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلط ہوگیا ہے تیرا کام پہر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مین نے کچہہ دلمین بات لی ہے تیرے واسطے اور آپنے اپنے دل مین اس آیت کا خیال کیا یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ پس کہا ابن صیاد نے وہ دُخ ہے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہٹکار ہے تجہکو تیری قدر کچہہ زیادہ نہوگی عرض کی عمر نے یا رسول اللہ اجازت دیجیے مجہکو کہ گردن ماروں مین اسکی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر حقیقت مین یہ وہی ہے تو تم اسپر قادر نہو سکوگے اور اگر یہ وہ نہین ہے تو اسکے مارنے مین تمہارے کچہہ خیر نہین کہا عبد الرزاق نے مراد لیا آپنے اُس شخص سے دجال کو **مترجم** ابن صیاد ایک ایسا شخص تہا کہ جن اُسکو جہوٹی سچی خبرین جیسے کاہنون کو دیتے مین دیا کرتے تہے اور حضرت نے آیہ مذکور اپنے دلمین چہپائی اور اُس سے فرمایا کہ بتا تو میرے دلمین کیا ہی تو گمان ہے کہ آپنے یا آپکے اصحاب نے کسی نے اُسکی ساتہ تکلم کیا تہا کہ شیطان نے اُسپر مطلع ہوکر اُسی خبر کردی مگر خبر کامل اُسکو نہ پہونچی یا وہ قرأت آیت پر بسبب شامت نفس کے قادر نہو سکا مگر ایک ناقص بے معنے لفظ دخ پر کہ جزو ہے دخان کا **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ لَقِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَیَّادٍ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَۃِ فَاحْتَبَسَہٗ وَھُوَ غُلَامٌ یَّھُوْدِیٌّ وَّلَہٗ ذُؤَابَۃٌ وَّمَعَہٗ اَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ اَتَشْھَدُ اَنْتَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَالَ لَہٗ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما تری قال اری عرشا فوق الماء قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یری عرش ابلیس فوق البحر قال ما تری قال اری
صادقا و کاذبا او صادقین و کاذبا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبس علیہ فدعاہ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ ملے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم ابن صائد کو بعض راہوں میں مدینہ کی سو روکا اُسکو اور وہ ایک لڑکا تہا یہودی اور اُسکے سر پر چوٹی تہی اور حضرت کی ساتھ تہے ابوبکر و عمر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
کیا تو گواہی دیتا ہے کہ مین رسول ہون اللہ تعالیٰ کا تو کہا اُسنے آپ گواہی دیتے ہین کہ مین رسول ہون اللہ تعالیٰ کا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا مین
اللہ پر اور اُسکی کتابون اور رسولون پر اور آخرت کے دن پر پہر فرمایا اُس سے نبے صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دیکھتا ہی تو یعنے مغیبات سی کہا اُسنی دیکھتا ہون مین ایک
تخت پانی پر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھتا ہے وہ تخت ابلیس لعین کا دریا پر پہر فرمایا اور بہی کچہہ دیکھتا ہی یعنے اخبار مغیبات سی کہا اُسنے دیکھتا ہون
ایک سچ اور دو جہوٹ یا دو سچ اور ایک جہوٹ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مشتبہ ہوگیا ہے اُسکا کام پہر چہوڑ دیا اُسکو **ف** اس باب مین عمر اور حسین بن علی اور
ابن عمر اور ابی ذر اور ابن مسعود اور جابر اور حفصہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **مترجم** صحابہ و من بعدہم نے اختلاف کیا ہے اس باب مین کہ ابن صیاد وہی
موعود ہے یا دوسرا سوا اُسکی فتح الباری نے دونون قول مین تطبیق دی ہے خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ جابر سے مروی ہے کہ وہ قسم کہاتے تہے کہ ابن صیاد وہی دجال موعود ہے
اور کہتے تہے کہ مین نے سُنا حضرت عمر کو کہ وہ بہی اس بات پر قسم کہاتے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور آپ ساکت تہے اور ابو سعید سے جو کیفیت سفر مین ابن
صیاد کی گذری اوپر مذکور ہوئی ہے اور ایک روایت مین اُسکی اخیر مین وارد ہوا ہے کہ ابن صیاد نے کہا کہ اگر مجہہ پر عرض کرین کہ مین دجال ہون تو مین مکروہ نہ رکہون
بلکہ قبول کرلون حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہہ سب احادیث نص صریح نہین ہین اُسکی دجال ہونے پر اسلئے کہ آنحضرت نے اُسکے حق مین ایک شُبہ کی بات فرمادی
کہ ان یکن ہو چنانچہ یہہ لفظ حضرت عمر کے جواب مین ابہی اوپر گذری اور یہ سب اُسوقت کی حدیثین ہین کہ جب آپنے اول اول مدینہ مین قدم رنجہ فرمایا تہا اور امر
دجال مین متردد تہے پہر جب تمیم داری نے آپکو دجال محبوس کی خبر دی آپنے جزم کیا کہ دجال وہی ہے اور حلف عمر کی بنا بر غلبہ ظن تہی اور سکوت حضرت کا مبنی
بر تردد اور حلف جابر کی مبنی بر حلف عمر اور غایت حدیث ابو سعید یہ ہے کہ ابن صیاد بہی ایک دجال کذابین سے ہو یا اتباع دجال کبیر سے اور یہ بہی احتمال ہے
کہ ابو سعید نے حدیث تمیم داری کی نہ سنی ہو اور اسیطرح جو لوگ ابن صیاد کے دجال ہونیکی طرف گئی ہین انکو یہ حدیث نہ پہونچی ہو اور حافظ نے کہا کہ بعضون نے گمان
کیا ہے کہ تمیم داری کی حدیث کے ساتہ منفرد ہوئی ہین فاطمہ بنت قیس حالانکہ ایسا نہین ہے اسلئے کہ فاطمہ کے ساتہ ہین ابو ہریرہ اور عائشہ اور جابر کہ ان سب نے
بہی اُسی روایت کیا ہے اور وہ روایت مفصل آگے آتی ہے غرض خلاصہ مقصود اور حاصل کلام حافظ ابن حجر کا یہ ہے کہ دجال غیر ابن صیاد ہی اور بقیہ تحریر
ابن حجر تمیم داری کی روایت کے بعد مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ رجہج **عن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمکث ابوا
الدجال وامہ ثلاثین عاما لا یولد لہما ولد ثم یولد لہما غلام اعور اضر شیء واقلہ منفعۃ تنام عیناہ ولا ینام قلبہ ثم
نعت لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابویہ فقال ابوہ طوال ضرب اللحم کان انفہ منقار وامہ امرأۃ فرضاخیۃ طویلۃ الثدیین
قال ابو بکرۃ فسمعت بمولود فی الیہود بالمدینۃ فذہبت انا والزبیر بن العوام حتی دخلنا علی ابویہ فاذا نعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فیہما قلنا ہل لکما ولد فقالا مکثنا ثلاثین عاما لا یولد لنا ولد ثم ولد لنا غلام اعور اضر شیء واقلہ منفعۃ تنام عیناہ و
لا ینام قلبہ قال فخرجنا من عندہما فاذا ہو منجدل فی الشمس فی قطیفۃ و لہ ہمہمۃ فکشف عن رأسہ فقال ما قلتما قلنا وہل
سمعت ما قلنا قال نعم تنام عینای ولا ینام قلبی **ترجمہ** روایت ہے ابی بکرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رہینگے ماں باپ دجال کے تیس برس اسطرح
کہ ہوگا انکو کوئی لڑکا پہر ہوویگا انکو ایک لڑکا کانا کہ جسمین ضرر زیادہ ہوگا اور منفعت کم سو وینگی آنکہین اُسکی اور نہ سوویگا دل اُسکا پہر حال و حلیہ بیان کیا ہے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکے ماں باپ کا اور فرمایا باپ اُسکا بہت دراز قد ہے دُبلا یعنے بدن مین گوشت کم ہے ناک اُسکی گویا مرغ کی چونچ ہے اور ماں اُسکے
ایک عورت ہے لمبی چوڑی دراز پستان اور مشکوۃ کے بعض نسخون مین طویل الیدین ہے یعنے لمبے ہاتہون والی کہا ابوبکرہ نی پہر سُنا ہمنے ایک لڑکے کا حال یہود مدینہ
مین سو گیا مین اور زبیر بن عوام یہانتک کہ داخل ہوئے ہم دونون اُسکے ماں باپ پر پس ناگہاں وہ تو ویسے ہی تہے جیسی تعریف کی تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

اُن دونو کی یہہ پوچہا ہمنے اُن سے کہ تمہارے کوئی لڑکا ہے اُنہون نے کہا تیس برس تک تو ہماری کوئی لڑکا نہوا اب ایک لڑکا ہوا ہے کانا جسمین ضرر زیادہ ہے
منفعت کم سوتی ہین دونون آنکہین اُسکی اور نہین سوتا دل اُسکا کہا راوی نے پہر نکلے ہم اُنکے پاس سے تو یکایک وہ پڑا ہوا تہا دہوپ مین ایک موٹی روئیندار چادر
مین اور وہ کچہہ گنگناتا تہا سو اُسنے اپنا سر کہولا اور پوچہا کہ کیا کہا تمنے ہمنے کہا کہ تونے سُن لیا جو ہمنے کہا اُسنے کہا ہان سوتی ہین آنکہین میری اور نہین سوتا دل میرا
ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال بہی مولود ہی اور تمیم داری کی روایت
باعلے صوت پکارتی ہی کہ وہ محبوس ہے جزائر مین پس جواب اس روایت کا بیہقی نے یون دیا ہے کہ منفرد ہوا ہے اسکے ساتہہ علی بن زید بن جدعان اور وہ قوی
نہین ہے پس یہ روایت قابل احتجاج نہین اور حافظ ابن حجر نے فرمایا ہے کہ ایک وجہ اس روایت کے ضعف کی یہہ بہی ہے کہ اسلام ابوبکرہ کا طائف سے نزول کے
وقت مین ہے جب محاصرہ ہوا اُسکا سنہ آٹہہ ہجرت مین اور صحیحین مین مروی ہے کہ جب مجتمع ہوے اُسکے ساتہہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نخلستان مین
تو وہ محتلم تہا یعنے قریب البلوغ اور ایک روایت مین آیا ہے کہ قد قارب الحلم پس ابوبکرہ نے زمان ہوا اُسکا کہان سے پایا حالانکہ وہ مدینہ مین ساکن نہین ہوے
مگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وفات کی دو برس پیشتر پس کیونکر زمانہ مین آنحضرت کے محتلم ہوگا پس جو کچہہ صحیحین مین ہے وہی معتبر ہے انتہے اقوال حافظ
ابن حجر کذا فی الحجج **باب عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما علی الارض نفس منفوسۃ یعنی الیوم یاتی علیہا مائۃ سنۃ
ترجمہ روایت ہی جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نفس منفوسہ نہین ہے یعنے آج کے دن کہ گذرے اُسپر سو برس یعنے سو برس تک سب ہلاک ہوجاوینگے
ف اس باب مین ابی عمر اور ابی سعید اور بریدہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **عن** عبد اللہ بن عمر قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ذات لیلۃ صلوۃ العشاء فی اخر حیاتہ فلما سلم قام فقال ارأیتکم لیلتکم ہذہ علی راس مائۃ سنۃ منہا لا یبقی ممن ہو علی ظہر
الارض احد قال ابن عمر فوہل الناس فی مقالۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک فیما یتحدثونہ بہذہ الاحادیث نحو مائۃ سنۃ
وانما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبقی ممن ہو الیوم علی ظہر الارض احد یرید بذلک ان ینخرم ذلک القرن **ترجمہ** روایت ہے
عبد اللہ بن عمر سے کہا نماز پڑہی ہمارے ساتہہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشا کی اپنے آخر حیات مین پہر جب سلام پہیرا کہڑے ہوے یعنے خطبہ پڑہنے کو اور فرمایا
بہلا دیکہو تو تم اس رات کو اپنی کہ اسکی سو برس کے بعد کوئی باقی نرہیگا پشت زمین پر اُنمین سے جو اسوقت موجود ہین کہا ابن عمر نے پہر غلطی کی لوگون نے آنحضرت سے نقل کرنے مین
سو برس کی اس بات جو فرمایا حضرت نے کہ باقی نرہیگا زمین کے پیٹہہ پر کوئی شخص مراد اس سے یہہ تہی کہ تمام ہوجاویگا اس قرن اول **مترجم** غرض یہ کہ لوگون نے سمجہا کہ شاید
سو برس کی بعد قیامت ہوگی حالانکہ انکی غلطی تہی حضرت کا مطلب یہ تہا کہ سو برس کی جو اس قرن کے لوگ نرہینگے بلکہ سب مرجاوینگے **ف** یہ حدیث صحیح ہی **باب**
ما جاء فی النہی عن سب الریح باب ہوا کو برا کہنے کی نہی مین **عن** ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الریح فاذا
رأیتم ما تکرہون فقولوا اللہم انا نسألک من خیر ہذہ الریح وخیر ما فیہا وخیر ما امرت بہ ونعوذ بک من شر ہذہ الریح وشر
ما فیہا وشر ما امرت بہ **ترجمہ** روایت ہی ابی بن کعب سے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے برا مت کہو ہوا کو پہر جب دیکہو تم اُس سے کچہہ مکروہ تو کہو اللہم سے آخر تک
اور معنے اسکے یہ ہین یا اللہ ہم مانگتے ہین بہتری اس ہوا کی اور جو بہتری کہ اسمین ہے اور بہتری اُس چیز کے جسکی وہ مامور ہے اور پناہ مانگتے ہین ہم ساتہہ تیرے بُرائی سے اس
ہوا کی اور جو بُرائی کہ اسمین ہے اور بُرائی اُس چیز کے جسکا اُسی حکم ہوا ہے **ف** اس باب مین عائشہ اور ابی ہریرہ اور عثمان بن ابی العاص اور انس اور ابن عباس اور جابر
سے بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب عن** فاطمۃ بنت قیس ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صعد المنبر فضحک فقال ان تمیم الداری
حدثنی بحدیث ففرحت فاحببت ان احدثکم ان ناسا من اہل فلسطین رکبوا سفینۃ فی البحر فجالت بہم حتی قذفتہم فی جزیرۃ من
جزائر البحر فاذا ہم بدابۃ لباسۃ ناشرۃ شعرہا فقالوا ما انت قالت انا الجساسۃ قالوا فاخبرینا قالت لا اخبرکم ولا استخبرکم
ولکن ائتوا اقصی القریۃ فان ثم من یخبرکم ویستخبرکم فاتینا اقصی القریۃ فاذا رجل موثق بسلسلۃ فقال اخبرونی عن عین زغر
قلنا ملأی تدفق قال اخبرونی عن البحیرۃ قلنا ملأی تدفق قال اخبرونی عن نخل بیسان الذی بین الاردن وفلسطین ہل

الطعم قلنا نعم قال اخبروني عن النبي هل بعث قلنا نعم قال اخبروني كيف الناس اليه قلنا سراع قال فنزى نزوة حتى كاد قلنا فما انت قال انا الدجال وانه يدخل الامصار كلها الا طيبة وطيبة المدينة **ترجمہ** روایت ہے فاطمہ بنت قیس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چڑہے منبر پر اور ہنسے اور فرمایا کہ تمیم داری نے بیان کی مجھ سے ایک حدیث اور مین اُس سے خوش ہوا ایسی آرزو کی مین نے کہ تم سے کہون اور وہ یہ ہے کہ کچھہ لوگ فلسطین کے سوار ہوئے کشتی مین دریای شور مین پس وہ طوفان مین آگئے یہانتک کہ ڈالدیا اُنکو دریائی ایک جزیرہ مین جزائر بحر سے پہر اُنہون نے دیکہا ایک چلنی والے فربہی عورت کو لنبے لنبے تہے بال اُسکے پہر لوگون نے اُس سے پوچہا تو کون ہے اُسنے کہا مین جساسہ ہون اور جساسہ نام اسی اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ جاسوسی کرتی ہی اور لیجاتی ہے خبرین دجال کے پاس کہا اُنہون نے پہر تو ہمکو خبر دی اُسنے کہا نہ مین تمکو کچھہ خبر دونگی اور نہ تمسے خبر پوچہونگی ولیکن تم آؤ کنارہ پر قریہ کی کہ وہان ایک شخص ہی کہ تمکو خبر دیگا اور خبر تمسے پوچہیگا بہی پہر گئے ہم کنارہ پر قریہ کے تو کیا دیکہتے ہین کہ ایک مرد ہے زنجیر مین بندہا ہوا سو اُسنے پوچہا خبر دو مجہے چشمۂ زغر سے کہا ہمنے وہ بہرا ہوا ہے چہلک رہا ہی کہا اُسنی خبر دو مجہکو بحیرہ سے کہا ہمنے وہ بہرا چہلک رہا ہی کہا اُسنی خبر دو مجہکو بیسان کی کہجورون سے جو کہ اردن اور فلسطین کے درمیان ہین کہ وہ میوہ لاتی ہین یا نہین کہا ہمنے ہان کہا خبر دو ہمکو نبی سے کہ مبعوث ہوئی یا نہین کہا ہمنے ہان مبعوث ہوئی کہا خبر دو مجہکو کہ لوگ اُنکی طرف کیسے آتے ہین کہا ہمنے دوڑتے ہوئی کہا تمیم نے پہر جنبش کی اُسنے بہت بڑی یہانتک تک کہ قریب ہوا لیعنے قید سے نکلجانیکے پہر پوچہا ہمنے کہ تو کون ہے کہا اُسنی کہ مین دجال ہون اور وہ داخل ہوگا سب شہرون مین مگر طیبہ مین اور طیبہ سے مراد مدینہ ہے

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے قتادہ کی روایت سے کہ وہ شعبی سے روایت کرتے ہین اور روایت کی کئی لوگون نے شعبی سے اُنہون نے فاطمہ بنت قیس سے

مترجم تمیم داری کی روایت صحیح مسلم مین بہی ہے اور ابوداؤد مین بہی اور مسلم کے روایت مین ہے کہ ملاقات کی اُنسے دابہ اہلب نے یعنے ایک حیوان نی کہ بہت بال تہے اُسکے بدن پر اور [illegible] اور ابوداؤد کی روایت مین ہے کہ ناگاہ دیکہا اُنکو ایک عورت کو کہ کہینچتی تہی وہ بالون اپنے کو اور جساسہ بفتح جیم اور تشدید سین [illegible] مشتق ہے تجسس سے ابن عمر سے مروی ہے کہ دابۃ الارض جو آخر زمانہ مین نکلیگا وہی ہے اور مروی ہے کہ جب پہنچے اہل کشتی دجال کے پاس دیکہا اُسے [illegible] عظیم الجثہ دونون ہاتہ اسکے گردن مین بندہے ہوئے ہین اور دونون گہٹنون سے ٹخنون تک زنجیر مین کسا ہی اور پوچہا اُسنے چشمۂ زغر سے زغر بضم [illegible] بروزن صُرد ایک بلدہ معروف ہے جانب شرقی مین دمشق کی اور اسمین ایک چشمہ ہے کہ اہل بلد اُس سے زراعت کرتے ہین پہر پوچہا اُسنی حال آنحضرت کا [illegible] ہونیکا یثرب مین اور [illegible] کہا عرب کے حق مین اطاعت رسول کو اور آخر مین اُس روایت کے ہے کہ کہا اُسنے مین مسیح ہون اور نزدیک ہے کہ اذن دیا جاوے مجہے نکلنے کا اور باہر نکلون مین اور سیر کرون زمین مین اور چہوڑون مین کوئی قریہ کہ نہ اُترون وہان چالیس شب مین سوا مکہ اور طیبہ کے اور مین جا ہونگا کہ داخل ہون انمین مگر نقاب پر اُنکے ملائکہ ہین کہ حفاظت کرتے ہین اُنکی پہر اشارہ کیا اور کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی چہڑی کو جو ہاتہ مین تہی [illegible] ہے طیبہ پہر فرمایا آپنے آگاہ رہو تم کہ مین نے بیان کر دیا تمسے حال اُسکا کہا لوگون نے ہان پہر فرمایا وہ بحر شام مین ہے یا بحر یمن مین نہین بلکہ جانب شرق مین ہے پہر اشارہ کیا آپنے مشرق کیطرف اپنے دست مبارک سے اور بعض طرق مین بیہقی کے وارد ہوا ہے کہ یہہ بہی فرمایا آپنے کہ وہ کہنہ سال ہے اور سند اسکی صحیح ہے اور بیہقی نے کہا اسمین تصریح ہے کہ دجال اکبر جو آخر زمانہ مین خروج کریگا وہ غیر ابن صیاد ہی اور ابن صیاد دجالین کذابین مین سے ہے نہ دجال اکبر اور جن لوگون نے اُسے دجال اکبر کہا ہے گویا تمیم کے روایت اُنکے گوش مبارک مین نہین پہنچی ورنہ جمع دونون روایت مین بہت دشوار ہی اسواسطے کہ کیونکر ہو سکتی ہے یہ بات کہ اثنائی حیات مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ قریب الاحتلام ہو جیسا کہ حال ہین ابن صیاد کی مروی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسنے ملاقات بہی کی ہو مدینہ مین پہر آپکے آخر حیات مین وہ شیخ کبیر السن مسجون ہو جزیرہ عرب مین جزائر بحر سے اور موثوق بحدید ہوا ور پہر لوگون سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حال پوچہتا ہو کہ آیا اُنکا ظہور ہوا یا نہین پس اولی یہی ہے کہ وہ غیر ابن صیاد ہو والے آخر ما قال البیہقی رحمہ

باب عن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينبغي للمؤمن ان يذل نفسه قال يتعرض من البلاء لما لا يطيق **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لائق نہین مومن کو کہ ذلیل کرے اپنے نفس کو پوچہا لوگون نے کہ کیونکر ذلیل کرے اپنے نفس کو فرمایا ذلیل کرنا اپنے نفس کا یہ ہے کہ اپنے کو معرض بلا مین ڈالدے کہ جسکے اُٹہانیکی طاقت نہ رکہتا ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

باب عن انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال انصر اخاك ظالما او مظلوما قيل يا رسول الله نصرته

مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ اَنْصُرُهٗ ظَالِمًا قَالَ تَكُفُّهٗ عَنِ الظُّلْمِ فَذَاكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد کر تو اپنی بھائی کی خواہ
وہ ظالم ہو خواہ مظلوم پوچھا کسی نے یا رسول اللہ مدد کی میں نے اسکے مظلوم ہونے کی وقت پھر کیونکر مدد کروں میں اسکے ظالم ہونے کی وقت فرمایا روک تو اسکو ظلم سے پس یہی اسکا
مدد کرنا ہے **ف** اسباب میں عائشہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ اَتَى اَبْوَابَ السُّلْطَانِ افْتُتِنَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے سکونت
اختیار کی جنگل کی سخت خو اور بدخلق ہو گیا اسلئے کہ لوگوں سے ملنے کا اتفاق نہوا اور جسنے پیچھا کیا شکار کا غافل ہو گیا اور جو گیا دروازوں پر سلاطین کے فتنہ
میں پڑا یعنے مداہنت میں گرفتار ہوا **ف** اسباب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباس کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر ثوری کے
اسناد سے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِيْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَكُمْ فَمَنْ
اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَمَنْ يَّكْذِبْ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود
سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تمکو مدد دیجاویگی یعنے تمہارے دشمنوں پر اور تمکو ملنے والی ہیں یعنے اموال کثیرہ اور تمہارے لئے کہولے جاوینگے
یعنے حصون مستحصنہ و بلاد متعددہ پھر جو شخص پاوے تم میں سے مال و امارت وغیرہ کو تو چاہیے کہ ڈرے اللہ سے اور حکم کرے اچھے کام کا اور منع کرے برے کام سے
اور جو جھوٹ باندھیگا مجھپر وہ اپنی جگہہ ڈھونڈھ لے دوزخ میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث میں پیشین گوئی ہے امت مبارکہ کے لئے کہ تمکو
بڑی بڑی فتحیں حاصل ہونگی اور غنایم اور فی میں اموال کثیرہ ہاتھ آوینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا اب اس زمانہ میں زمین پر کوئی حاکم نہیں سوائی امت محمدیہ کے یا نصاری
کے اور جمیع اقوام اور اہل مذاہب سے حکومت مسلوب ہے اور نصاری کی بھی تھوڑے عرصہ سے اہل اسلام کے شریک حکومت ہوی ہیں ورنہ ایک مدت تک اس امت کی بلا شرکت
غیر زمین پر حکومت کی اور ظہور مہدی کے وقت سے پھر آخر دنیا تک یہی زمین پر حاکم رہینگی مگر افسوس ہے کہ باوجود اس حکومت طویلہ کے آمران بالمعروف اور ناہیان عن
المنکر بہت کم ہوے اور تھوڑوں نے اس وصیت پر حضرت کے عمل کیا اور جھوٹ باندہنا حضرت پر احادیث موضوعہ بیان کرنا ہے یا اسپر عمل کرنا اور تحریض و ترغیب کرنا
عوام کے **عَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنَا قَالَ حُذَيْفَةُ فِتْنَةُ
الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ عُمَرُ لَسْتُ عَنْ هٰذَا
اَسْاَلُكَ وَلٰكِنْ عَنِ الْفِتْنَةِ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ عُمَرُ اَيُفْتَحُ اَمْ يُكْسَرُ قَالَ بَلْ يُكْسَرُ
قَالَ اِذًا لَا يُغْلَقُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ فِيْ حَدِيْثِ حَمَّادٍ فَقُلْتُ لِمَسْرُوْقٍ سَلْ حُذَيْفَةَ عَنِ الْبَابِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عُمَرُ **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ
سے کہ کہا حضرت عمر نے کون شخص یاد رکھتا ہے حضرت کے قول کو جو فتنہ کے باب میں ہے کہا حذیفہ نے میں پھر بیان کیا حذیفہ نے فتنہ مرد کا اسکے اہل و مال میں اور ولد و
ہمسایہ میں کہ کفارہ ہو جاتے ہیں ان فتنوں کے نماز و روزہ و صدقہ اور امر معروف اور نہی عن المنکر کہا عمر نے میں اسکو نہیں پوچھتا میں تو اس فتنہ کو پوچھتا ہوں جو موج ماریگا مثل دریا کی
موج کے کہا حذیفہ نے اے امیر المومنین تمہارے اور اس فتنہ عظیم الشان کے بیچ میں ایک دروازہ ہے قفل دیا ہوا پوچھا عمر نے کہ وہ دروازہ کہولا جاویگا یا توڑا جاویگا
کہا حذیفہ نے کہ توڑا جاویگا فرمایا عمر نے پھر بند نہو گا قیامت کے دن تک کہا ابو وائل نے حماد کی روایت میں کہا میں نے مسروق سے پوچھو حذیفہ سے کہ وہ دروازہ کون
ہے سو پوچھا انہوں نے اور کہا حذیفہ نے کہ وہ دروازہ حضرت عمر کی ذات مقدس ہے رضی اللہ عنہما **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** قولہ فتنہ مرد کا اسکے اہل و عیال و مال میں
الخ یعنے آدمی گرفتار اور مبتلا ہے انکی ادائی حقوق میں اور واقع ہوتی ہیں اسمیں تقصیریں اور مرتکب ہوتا ہے انکے سبب سے منہیات کا اور محنت و تعب کھینچتا ہے
انکی پرورش میں قولہ جو موج ماریگا مثل دریا کے الخ مراد اس فتنہ سے محاربہ و مقاتلہ ہے کہ واقع ہوا درمیان امت کے اور رکھی گئے تلوار انکے بیچ میں کہ نہ اٹھی قیامت
تک اور پہیل گیا اسکا شر اور محنت سارا امت میں قولہ اے امیر المومنین تمہارے اور اس فتنہ کے بیچ میں ایک دروازہ ہے الخ یعنے وجود باجود تمہارا جب تک درمیان ہے اس فتنہ
عظیم الشان سے امن و امان ہے جب آپ دنیا سے تشریف لیگئی وہ فتنہ اٹھیگا اور فتنہ اٹھیگا اور دنیا میں پھیل پڑیگا قولہ وہ دروازہ کہولا جاویگا یا توڑا جاویگا یہ پوچھا حضرت عمر نے اسلئے کہ دروازہ جب کہولا
جاوے تو پھر بند ہو سکتا ہے اور اگر توڑ دیا جاوے تو امید بند ہونے کی نہیں سو مراد اس سے یہ ہے کہ حضرت عمر نے کنایہ کیا فتح باب سے طرف اپنی موت کے اور کسر باب سے طرف اپنی قتل کے اور گویا

سے پوچہا کہ مین اپنے موت سے مرونگا یا مقتول ہونگا کہا حذیفہ نے آپ مقتول ہونگے اور صحیحین کی روایت مین یہ بہی ہے کہ حذیفہ سے پوچہا کہ حضرت عمر پہچانتے تہے اُس دروازہ
کو اُنہون نے کہا کہ ہان ایسا پہچانتے تہے جیسا جانتے تہی کہ فردا سے پہلے رات ہے **باب عن** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ خَمْسَةٌ وَأَرْبَعَةٌ أَحَدُ الْعَدَدَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْآخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ اسْمَعُوا هَلْ سَمِعْتُمْ أَنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ
عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ
عَلَى ظُلْمِهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ **ترجمہ** روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہا نکلے ہماری طرف رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم نو آدمی تہے پانچ اور چار اور ایک گنتی والی اُسمین سے عربی تہے اور دوسرے عجمی سو فرمایا آپنے ایا سُنا تمنے کہ ہونگے بعد میرے حاکم پہر جو داخل ہوا
اُنپر اور تصدیق کی اُنکی جہوٹی باتونکی اور اعانت کی اُنکی ظلم مین پس وہ مجہہ سے نہین اور نہ مین اُس سے ہون اور نہ وہ میرے حوض پر آنیوالا ہے یعنی کوثر پر اور جو نہ داخل
ہوا اُنپر اور نہ اعانت کی اُنکے ظلم پر اور نہ تصدیق کی اُنکے جہوٹ کی پس وہ مجہہ سے ہی اور مین اُس سے ہون اور وہ آنیوالا ہے میرے حوض پر **ف** یہ حدیث صحیح ہے
غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مسعر کے روایت سے مگر اسی سند سے اور کہا ہارون نے حدیث بیان کی مجہہ سے محمد بن عبد الوہاب نے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے ابی حصین سے
اُنہون نے شعبی سے اُنہون نے عاصم عدوی سے اُنہون نے کعب بن عجرہ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے کہا ہارون نے اور روایت کی مجہہ سے محمد نے اُنہون نے سفیان
سے اُنہون نے زبید سے اُنہون نے ابراہیم سے اور وہ ابراہیم نخعی نہین ہین یعنے کوئی اور ابراہیم ہین اُنہون نے کعب بن عجرہ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث
مسعر کے مانند اور اسباب مین حذیفہ اور ابن عمر سے بہی روایت ہے **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ
زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ صابر اُس وقت
اپنے دین پر ایسا مصیبت مین ہوگا جیسے چنگاری کا ہاتہ مین لینے والا **ف** یہ حدیث غریب ہے اِس سند سے اور عمر بن شاکر سے روایت کی ہی کئی لوگون نے
اہل علم سے اور وہ شیخ بصری ہین **باب عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى نَاسٍ جُلُوسٍ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ
مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوا فَقَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَ
يُؤْمَنُ شَرُّهُ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوے چند آدمیون کے پاس جو
بیٹہے ہوئے تہے پہر فرمایا کیا خبر نہ دون مین تمکو تمہارے اچہون کی بُرون سے یعنے کون اچہا ہے کون بُرا ہے کہا راوی نے پس چپ ہو رہے سب لوگ پہر فرمایا آنحضرت
نے اس بات کو تین بار تب عرض کی ایک مرد نے یا رسول اللہ خبر دیجیے ہمکو کہ کون ہم مین نیک ہے کون بد ہے فرمایا آپنے نیک تم مین وہ ہے جسکی نیکی کی امید رکہی
جاوے اور اُسکے شر سے لوگ بیخوف ہون اور بد وہ ہی کہ جسکی نیکی کی امید نہ رکہی جاوے اور لوگ اُسکے شر سے بیخوف نہون **ف** یہ حدیث صحیح ہے **باب**
عن ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَشَتْ أُمَّتِي الْمُطَيْطِيَاءَ وَخَدَمَهَا أَبْنَاءُ الْمُلُوكِ أَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّومِ
سُلِّطَ شِرَارُهَا عَلَى خِيَارِهَا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ چلے اُمت میری اکڑ اکڑ کر اور خدمت کرین اُنکی بادشاہون
کے اولاد یعنے بادشاہان فارس و روم کی اولاد تب مسلط کر دیے جاوینگے بدترین لوگ اِس اُمت کے نیکون پر **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ ابو معاویہ
نے یحیے بن سعید انصاری سے روایت کی ہم سے یہ محمد ابن اسمعیل نے اُنہون نے ابو معاویہ سے اُنہون نے یحیے بن سعید سے اُنہون نے عبد اللہ بن دینار سے اُنہون نے ابن عمر
سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور نہین معلوم ہوتی ہے ابی معاویہ کی حدیث کہ جو مروی ہے یحیی بن سعید سے اُنہون نے روایت کی ہے عبد اللہ بن دینار سے
اُنہون نے ابن عمر سے کچہہ اصل یعنے معتبر نہین اور مشہور حدیث موسی بن عبیدہ کی ہے اور روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث یحیی بن سعید سے مرسلًا اور نہین ذکر کیا
اُسکی سند مین عبد اللہ بن دینار کا کہ وہ روایت کرتے ہین ابن عمر سے **عن** أَبِي بَكْرَةَ قَالَ عَصَمَنِي اللهُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمَّا هَلَكَ كِسْرَى قَالَ مَنِ اسْتَخْلَفُوا قَالُوا ابْنَتَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً قَالَ فَلَمَّا قَدِمَتْ
عَائِشَةُ يَعْنِي الْبَصْرَةَ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَنِيَ اللهُ بِهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی بکرہ سے کہا کہ بچایا مجہکو اللہ تعالی نے

اس چیز کے برکت سے جو سنی تھی مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک فتنہ سے اور وہ چیز یہ ہے کہ جب ہلاک ہوا کسریٰ یعنے بادشاہ فارس کا فرمایا آپنے کسکو خلیفہ کیا لوگون نے کہا اُسکی بیٹی کو تب فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی مُراد کو نہ پہونچیگی وہ قوم جسکے کام کے متولی ہو عورت کہا ابی بکرہ نے جب آئین عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ مین یاد کیا مینے آنحضرت کے اس قول کو پس اللہ نے بچایا مجھکو اُنکی معیت سے اس قول کے برکت سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث مین اشارہ ہی قصہ جمل کیطرف اور مختصر کیفیت اُسکی یہ ہے کہ جب حضرت عثمان شہید ہوے اور حضرت علی اپنے گہر سے نکلے اُشتر نے اور چند لوگون نے آپسے بازار مین بیعت کی بعد اسکے آپنے کسیکو طلحہ اور زبیر کیطرف بہیجا اُنہون نے بہی آپسے بیعت کی اور پہر یہ دونون بیعت علی سے اور خذلان عثمان سے نادم ہوکر طالب قتل قاتلان عثمان ہوے اور حضرت علی منتظر تہے کہ لوگ اُسکے فریاد کرین تو دریافت عمل مین آوے اسمین طلحہ اور زبیر دونون نے اجازت چاہی حضرت امیر سے عمرہ کی آپنے اُنسے اقرار واثق لیکر اجازت دی اور یہ دونون حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متفق ہوکر حضرت عثمان کے قصاص کے طالب ہوے اور یعلی بن امیہ کہ آدمی متمول تہا اور حضرت عثمان کیطرف سے عامل تہا صنعا پر وہ حج کے لئے آیا ہوا تہا اُسنے انکی تائید کی اسطرح پر کہ چار لاکہہ اور ستر مرد کو سواری دی قریش سے اور حضرت عائشہ کے واسطے ایک اونٹ خرید اکہ اُسے عسکر کہتے تہے پس یہ سب متوجہ ہوے بصرہ کیطرف اور اُترے ایک پانی پر بنی عامر کے اور وہان آواز کرنے لگے کُتے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ اس مقام کا کیا نام ہے لوگون نے کہا حَوْاَبْ بروزن کوکب صاحب قاموس نے کہا ہے کہ ایک موضع ہے بصرہ مین اور میرک نے کہا ایک نہر ہے قریب بصرہ کے غرض حضرت عائشہ نے یہ سُنکر فرمایا کہ یقین ہے کہ مین لوٹ جاؤن اور اس لڑائی مین شریک نہون اسلئے کہ سنا ہی مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے کیا حال ہوگا تم مین سے ایک بی بی کا جبکہ آواز کرینگے اُسکے پاس کُتے حَوْاَبْ کے روایت کیا اسکو احمد اور ابو یعلے اور بزار اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے قیس سے پہر جب بصرہ مین داخل ہوے آدمی بصرہ کے تعجب کرنے لگے اور پوچھنے لگے اُنسے وجہ آنے کی اُنہون نے کہا کہ ہم حضرت عثمان کے قصاص یعنے کو خشمناک ہوے ہین اور ابن الاحنف جو حضرت علی کیطرف سے حاکم بصرہ تہے اُنکو قید کر لیا اسطرف سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نو سو سوارون سے نہضت فرما ہوے اور امام حسن اور عمار کو کوفہ کیطرف بہیجا کہ وہان سے مدد لاوین امام حسن کوفہ مین داخل ہوکر منبر پر چڑہے اور عمار نیچے کہڑے رہے پہر امام حسن نے فرمایا کہ امیر المؤمنین نے ہمکو تمہاری طرف بہیجا ہے مدد کیواسطے اسلئے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وعن محبہا بصرہ کیطرف تشریف لیگئی ہین اور ہم معتقد ہین کہ وہ بی بی ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دنیا اور آخرت مین ولیکن خدای تعالے ہمکو آزماتا ہی کہ ہم اطاعت کرتے ہین اُنکی یا اطاعت کرتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور فرمایا ہے حضرت علی نے تم میری طرف نکلو اگر مین مظلوم ہون تو میری مدد کرو اگر ظالم ہون تو مجہہ سے انتقام لو اور طلحہ اور زبیر نے اول مجہہ سے بیعت کی اور پہر نقض بیعت کیا حالانکہ مینے نہین لیا کسی کا مال کو اور نہین بدلا کسی حکم کو پس آئے حضرت علی کیطرف کوفہ سے بارہ ہزار آدمی جنگی پہر اُنہون نے بعد ملاقات حضرت علی کے حال پوچہا طلحہ اور زبیر کا حضرت امیر نے فرمایا ان دونون نے بیعت کی مدینہ مین پہر خلع کیا مجہہ سے بصرہ مین پہر دعوت کے اُنکی تین روز جب تیسرا روز ہوا قاتلان عثمان جو دونون لشکر مین تہے ڈرے اس امر سے کہ یہ دونون لشکر اتفاق کرلیوین ہمارے قتل پر پس لڑائی شروع کرادی اُنہون نے اور حضرت علی نے فرمایا اپنے ساتہیون سے کہ اگر لڑو تم تو پیچہا نکرو بہاگنے والیکا اور حملہ نکرو زخمی پر اور نہ لو انکے اموال سے کچہہ مگر جو پاؤ مقتل مین باقی سب اُنکے وارثون کا ہے پہر حضرت علی نے حضرت زبیر کو بلایا اور فرمایا کہ آؤ تمکو اللہ کی قسم ہے جب وہ آئے آپنے فرمایا تم کو اللہ تعالی کی تمہین یاد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا کہ لڑوگے تم علی سے اور تم ظالم ہوگے پہر دیکہا دگی علی کی پس زبیر نے کہا یاد دلائی تمنے مجہے وہ بات کہ مین بہول گیا تہا پس پہرے وہ لڑائی سے اور اُنکے صاحبزادے نے کہا کہ نہین آئے تہے تم لڑائی کو بلکہ آئے تہے صلح کو اب ایک غلام آزاد کرو اور لوٹ جاؤ پس اُنہون نے ایک غلام آزاد کیا اور لوٹ گئے اور جب دیکہا کہ ہنگامہ جنگ گرم تہا اور صلح سے ناامید ہوے دونون لشکر دل سے جدا ہوگئے اور اصحاب امیر المؤمنین غالب آئے طلحہ پر اور تیر مارا کسی آدمی نے مروان کے طلحہ سے مقتول ہو گئے روایت ہے ثور بن مجزاۃ سے روایت ہے کہ جب طلحہ مجروح ہوے مین اُنکے پاس گیا حالانکہ آخر دم تہا اُنمین باقی تہا مجہہ سے پوچہا کہ تم کسکے ہمراہیون سے ہو مینے کہا امیر المؤمنین کے کہا انہون نے اپنا ہاتہہ بڑہاؤ کہ مین بیعت کرون پہر بیعت کی اور انتقال فرمایا پس خبر دی مینے اس امر کی علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا انہون نے اللہ اکبر صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالے کو پسند نہوا کہ طلحہ جنت مین جاوے بغیر اسکے کہ بیعت میری اُسکی گلے مین ہو پہر جمع کیا حضرت علی نے باقی لوگون کو اور بیعت لے اُنسے اور گئی عبد اللہ بن زید بن ورقاء خزاعی حضرت ام المؤمنین کے پاس اور کہا کہ مین حاضر ہوا تہا اُنکے پاس جبکہ مقتول

فتنوں کا بیان

ہوے تہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور پوچھا تہا آپسے کہ مین کسکی ساتھ رہون تو آپنے وصیت فرمائی تہی حضرت علی کی رفاقت کی پس ام المومنین جب مولیلین پس کو بخیر کاٹ
ڈین اونٹ کی اور سنبہالیا اُسکو اور ابوبکر اُنکے بہائی اور ایک اور مرد اُترے اور ہودج مبارک اُنکا لاکر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے روبرو رکہدیا اور آپنے بااکرام تمام و تعظیم تمام
مدینہ طیبہ مین ام المومنین کو روانہ فرمایا اور کسیطرح کی سرزنش اور توبیخ نکی اور جب زبیر دونون لشکرون سے باہر گئے عمر بن جرموز اُنکے پیچہے گیا اور اُنکو قتل کیا پہر جب حضرت علی کے
کے پاس آنکر ظاہر کیا آپنے فرمایا کہ تونے ابن صفیہ کو قتل کیا اور فخر کرتا ہے لی اپنی جگہہ دوزخ مین عمروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مینے عرض کیا کہ
کیا سبب تہا آپکے خروج کرنیکا حضرت علی پر فرمایا کیا سبب تہا جو تیری ماں کو جوروبنایا تیرے باپنے اُنہون نے عرض کی تقدیر الٰہی آپنے فرمایا یہہ بہی تقدیر الٰہی ہے
ابو بکرہ نے کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے خروج کریگی ایک قوم ہلاک ہونیوالی کہ نجات نپاویگی قائد اُنکی ایک عورت ہوگی اور قائد ضبتی ہے
مراد اُس سے حضرت ام المومنین ہین اور پوچہا حضرت علی سے حال اہل جمل کا فرمایا آپنے نہ وہ کافر ہین نہ منافق بلکہ ہمارے بہائی ہین ولیکن ہمپر بغاوت کی اُنہون نے
اِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا یہہ تہا اصل قصہ جسکی طرف اشارہ ہوا ابی بکرہ کی روایت مین نقل کیا ہمنے اسکو مجمع الکرامہ سے باختصار و تلخیص **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِ اُمَرَائِكُمْ وَشِرَارِهِمْ خِيَارُهُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَتَدْعُوْنَ لَهُمْ وَيَدْعُوْنَ
لَكُمْ وَشِرَارُ اُمَرَائِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دون
مین تمکو تمہارے نیک حاکمونکی اور بدکی نیک حاکم تمہارے وہ ہین کہ دوست رکہتے ہو تم اُنکو اور دوست رکہتے ہین وہ تمکو اور دعاء خیر کرتے ہو تم اُنکے واسطے اور وہ تمہارے
واسطے اور بد حاکم تمہارے وہ ہین کہ دشمن رکہتے ہو تم اُنکو اور دشمن رکہتے ہین وہ تمکو اور لعنت کرتے ہو تم اُنپر اور لعنت کرتے ہین وہ تم پر **ف** یہ حدیث غریب ہے
نہین جانتے ہم اسکو مگر محمد بن حمید کی روایت سے اور محمد بن حمید ضعیف ہین حافظہ کیطرف سے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ
عَلَيْكُمْ اَئِمَّةٌ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا
صَلَّوْا **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ ہونگے تمپر کچھہ حاکم کہ اچہا جانوگے تم اُنکو یعنے بسبب بعض افعال کے اور برا جانوگے تم اُنکو
یعنے بسبب بعض دوسرے فعلون کے پہر جسنے برا جانا یعنے اُنکے منکرات کو پس وہ پاک ہوا اور جسنے برا جانا اُنکے سیات کو وہ بچا اُنکی آفتون سے یا اُنکی شرالت کے گناہ سے ولیکن جو
راضی ہوگیا اور اُنکے ساتھ ہوگیا یعنے پس وہ تو ہلاک ہوگیا پہر پوچہا کسی نے یا رسول اللہ کیا نہ لڑین ہم اُنسے فرمایا نہ لڑو اُنسے جبتک وہ نماز پڑہتے رہین **ف** یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَتْ اُمَرَائُكُمْ خِيَارَكُمْ وَاَغْنِيَائُكُمْ سُمَحَائَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ شُوْرٰى
بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَاِذَا كَانَتْ اُمَرَائُكُمْ شِرَارَكُمْ وَاَغْنِيَائُكُمْ بُخَلَائَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ اِلٰى نِسَائِكُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ
مِنْ ظَهْرِهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہووین حاکم تمہارے نیک لوگ تم مین کے اور غنی تمہارے سخی تم مین کے اور کام تمہارے
آپسکے مشورے سے ہون تو زمین کی پیٹھہ بہتر ہے تمہارے لئے اُسکی پیٹ سے یعنے زندگی اُن سے بہتر ہے موت سے اور جب ہوجاوین حاکم تمہارے بدتر لوگ تم مین کے اور امیر تمہارے بخیل تم
مین کے اور کام تمہارے سپرد ہون عورتون کے تو پیٹ زمین کا بہتر ہے تمہارے لئے اسکی پیٹھہ سے یعنے موت بہتر ہے زندگی سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے
ہم اسے مگر صالح مری کی روایت سے اور صالح مری کی روایتون مین ایسے غریب روایتین ہین کہ اُنکو کسی اور نے روایت نہین کیا اور وہ مرد صالح ہین **عَنْ** اَبِيْ
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ فِيْ زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِهٖ هَلَكَ ثُمَّ يَاْتِيْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا اُمِرَ
بِهٖ نَجَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسے زمانہ مین ہو کہ جو شخص چہوڑدیگا دسوان حصہ اُس چیز کا جسکا حکم کیا گیا ہے ہلاک ہوجاوے
پہر آویگا ایک زمانہ کہ جو عمل کریگا دسوین حصہ پر اُسکے جسکا حکم ہوا ہے نجات پاویگا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم مگر نعیم بن حماد کی روایت سی کہ اُنہون
نے سفیان بن عیینہ سے روایت کی ہے اسبا ہین ابی ذر اور ابی سعید سے روایت ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ
فَقَالَ هٰهُنَا اَرْضُ الْفِتَنِ وَاَشَارَ اِلَى الْمَشْرِقِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ اَوْ قَالَ قَرْنُ الشَّمْسِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ کہڑے ہوے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم منبر پر یعنے خطبہ پڑہنے کو اور فرمایا اسطرف ہے زمین فتنون کی اور اشارہ کیا مشرق کیطرف جہان سے نکلتا ہے سینگ شیطان کا یا کہا جہان سے نکلتا ہے سینگ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَایَاتٌ سُوْدٌ فَلَا یَرُدُّهَا شَیْءٌ حَتّٰی تُنْصَبَ بِاِیْلِیَاءَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نکلینگے خراسان سے سیاہ جھنڈے پس نہ پھیریگی اُنکو کوئی چیز یہانتک کہ نصب ہو جاینگے وہ بیت المقدس میں **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے **مترجم** چونکہ قیامت نہایت قریب ہے اور اشراط متوسطہ ساعت نے بدرجۂ کمال رواج پایا ہے کہ کوئی قریہ اور دیہہ خالی نہیں کہ جہاں اشراط مذکورہ مشتہر نہو چکے ہوں اور مردمان زمان سے فقیر و امیر و صغیر و کبیر کوئی ایسا نہیں رہا جسمیں یہ اثر نکر چکے ہوں لہذا کچھ تفصیل اشراط متوسطہ کی بغایت اختصار کی جاتی ہے کہ اہل بصیرت کو عبرت ہو اور اہل ادراک کو خبرت منجملہ اُن اشراط کے ہے کثرت عُبّاد جُہّال کے اور قاریان فاسق کے اور فخر و مباہات لوگونکا ساتھ مساجد کے اور فحش و تفحش و قطیعت رحم و خیانت امین اور امین ہونا خائن کا اور انتفاخ اہلّہ اور کثرت باران اور قلت نبات اور کثرت قرار یعنے عُبّاد و قلت فقہا و کثرت امرا و قلت اُمنا اور باقی رہنا اُن لوگون کا جو مانند سبوس جَو کے ہین یا تمر کے اور زہد کا روایت ہو جانا اور ورع کا تصنع ہو جانا اور ہونا فرزند کا غیظ اور باران کا قیض اور ہونا کاذب کا صادق اور صادق کا کاذب یعنے لوگ صادق کو کاذب جانین و برعکس اور پیوند کرین اباعد و اجانب سے اور قطع کرین عزیز و اقارب سے اور سردار ہون ہر قبیلہ کے منافق اور ہر بازار کے فاجر و فاسق اور مومن قبیلہ مین ذلیل ہو نقد سے اور تزئین محاریب و تخریب قلوب اور مشغول ہونا مردون کا مردون سے اور عورتونکا عورتون سے اور آبادی ویرانہ اور ویرانی آبادی اور ظہور معازف و شرب خمور اور کثرت شرط اور ہمّازون اور غمّازون اور لمّازون کی اور کثرت اولاد زنا کی اور فشو تجارت اور فشو قلم اور ظہور شہادت زور اور کتمان شہادت حق اور تحلیل شراب بہ تسمیہ نبیذ و تحلیل ربوا بہ تسمیہ بیع و تحلیل سحت بہ تسمیہ ہدیہ اور تجارت کرنا مال زکوٰۃ مین اور مال غنیمت کا دولت ہونا اور امانت کا غنیمت ہونا اور زکوٰۃ کا تاوان ہونا اور علم سیکھنا جانا غیر دین کے لئے اور اطاعت زوجات اور عقوق اُمّہات اور نزدیک کرنا یار و رفیق کا اور دور کرنا پدر شفیق کا اور رفع اصوات مساجد مین اور اعزاز و اکرام یارونکا اور توہین اور تذلیل ماں باپ کے اور کثرت کلام دُنیا کی مساجد مین اور زعیم قوم ہونا ارازل کا اور سردار ہونا فاسق کا اور باہر پھرنا عورتونکا ساتھ زینت اور زیور کے اور لعنت کرنا آخر اُمت کا اول امت کو اور کثرت لبس طیلسان کے اور کثرت تاجران اور کثرت مال اور تعظیم کئے جانا لوگون کی بسبب مال کے اور امارت لڑکونکے اور کثرت عورتون کی اور جور بادشاہ کا اور کمی مکیال اور میزان کی اور متمثّل ہونا شیطان کا بصورت آدمی اور آنا اور کلام کرنا پھر جب متفرق ہو جاوین لوگ کہین ہمنے سنا ہے ایسے شخص سے کہ پہچانتے ہین ہم اُسکی صورت اور نہین جانتے نام اُسکا روایت مسلم اور نکلنا اُن شیاطین کا لوگون پر جنکو بند کیا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے دریا مین اور پڑھنا انکا قرآن کا لوگونپر روایت مسلم اور تقارب زمان اور بہتر ہونا بچہ سگ کی پرورش کا اپنی اولاد کی پرورش سے اور توقیر نہونا کبیر کی اور رحم نکئے جانا صغیر پر اور زنا کرنا لوگونکا شاہراہوں مین اور پہننا چمڑہ ونکا اور ہونا دلونکا مانند گرگ کے اور افضل ہونا اُن لوگونکا جو مداہن ہوں دین مین اخرجہ الحاکم و الطبرانی عن ابی ذر اور ہونا فواحش کا کبار مین اور ملک کا صغار مین اور علم کا رذال مین اور مذہب کا خیار مین اور تنقیہ کرنا موت کا خیار امت کو جیسے چنا جاتا ہے ایک تمر مین کا خیار رطب کو طبق سے اور تطاول مردم بنیا مین اور تفاخر کرنا ننگے پیر برہنہ تن چرواہونکا بنیاد مکانون اور تفویض امور بنا اہل دنیا اور تدافع اہل مساجد کا امامت کے لیے یہانتک کہ نپاوین کسیکو کہ نماز پڑھاوے انکو اور لوٹنا اہل اسلام کا قبرون پر اور آرزو کرنا کہ کاش مین اندر ہوتا اور پھر جانا دین کا سوالا کے اور قتال کرنا امت کا اپنے امام سے اور وارث دنیا ہونا بدون کا اور قتل کرنا بھائی کا بھائی کو اور کثرت وعاظ کی منابر پر اور میلان علما کا والیان ملک پر اور تحلیل محرمات کے اُنکے لئے اور عکس اور دینا فتوونکا موافق خواہش اُنکے کے اور سیکھنا علم کا طلب دراہم و دنانیر کے لیئے اور بنا لینا قرآن کو آلہ تجارت اور پڑھنا قرآنکا باُجرت اور مفقود ہونا علم کا اور کثرت سقارون کے اور نکاح کرنا کمینہ عورتون سے بطمع مال اور ترک کرنا بنت عم کو اور قطع ارحام اور اخذ مال بوجہ ناجایز اور وفور قتل ناحق اور جریان شکایات مابین اہل قرابات اور گردش سائل کے اور نہ پانا اُنکا کسی شئے کا روایت ابن ابی شیبہ عن عبد اللہ اور کتاب اللہ کا عار ہو جانا اور اسلام کا غریب ہو جانا اور ظہور عداوت مردم مین اور کم ہونا عمرونکا اور قلت اولاد کی و ثمرات کی اور امین ہونا اہل تہمت کا اور متہم ہونا امین کا اور کثرت غرف اور مکانات کی اور غمگین ہونا زنان صاحبان اولاد کا یعنے بسبب عقوق اولاد کے اور شاد ہونا زنان عقیمہ کا اور کثرت بغی اور حمیت اور بخل اور ہلاک کے اور قلت صدق کی اور کثرت دروغ کی اور اتباع ہوا کا اور حکم کرنا گمان پر اور کثرت باران اور قلت بار اور گم ہونا علم کا اور زیادہ ہونا جہل کا

یعنے تعبیر عقیقی سرنے کے ۱۲

اور جہر بالفحش اور قیام خطبا کا سات کذب کے اور استا فد مردم مانند بہایم اور پتوارع عام کے چنانچہ حاکم نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ قایم نہوگی قیامت جبتک عورتوں
دنکو جماع نکیا جاوے راستوں کے بیچمین اور انکار نکرے اُسپر کوئی شخص افضل اُنمین کا وہ ہوگا کہ کہیگا کاش کہ راہ سے ذرا الگ ہوجاتے پس یہ شخص اُنمین ایسا ہوگا جیسے
تم مین ابوبکر و عمر اننتہے دیلمی نے حذیفہ سے روایت کیے کہ قایم نہوگی قیامت جبتک کہ تین چیز کمیاب نہوجاوے درہم حلال کا اور علم مفید اور دوستی اللہ کی واسطے اور گران
و کم ہونا صدقات کا اور خراب ہونا عمارات کا اور بازی کرنا مرد کا امانات سے یا دین سے جیسا کہ اونٹ بازی کرتا ہے شجر سے اور حیف ائمہ اور تصدیق نجوم اور تکذیب قدر
کی اور از انجملہ یہ ہے کہ بنجاوینگے مردم جبتک کہ کہین کہ قرآن مخلوق ہے حالانکہ قرآن نہ مخلوق ہے نہ خالق ولیکن کلام خدا ہے کہ اُسے سے ظاہر ہوا اُوسی کی طرف عود
کریگا رواہ اللالکائی والاصبہانی عن علی کرم اللہ وجہہ اور یہ امام احمد بن حنبل کے وقت واقع ہوا اور فتنہ عظیم اس امر پر برپا ہوا اور بہت لوگ مقتول و محبوس و
مسجون ہوئے اور از انجملہ یہ ہے کہ جمع ہونگے بیس شخص یا اُنسے زیادہ اور ایک اُنمین ایسا نہ ہوگا کہ جو خدا سے ڈرتا ہو اور از انجملہ یہ ہے کہ گذریگا مرد مسجد مین اور ادا کریگا
وہان دو رکعت اور جماع کرنا لی بی یا لونڈی سے اُسکی دُبر مین اور مشورہ کرنا لونڈیون سے اور حکومت عورتونکی اور امارت نادانون کی اور منحصر ہونا سلام کا موقت پر
اور راستہ ٹہیرانا مسجدون کا اور سجدہ نہونا اُنمین خالص اللہ کے واسطے اور بہیجنا لڑکون کا مدینونکو بطور قاصد کے درمیان دونون افق کے اور پہرنا سوداگر کا دونون افق
مین اور نپانا فائدہ کا اور قایم ہونا خیار عراق کا شام مین اور شرار شام کا عراق مین اور سلامتی نہونا دین کی مگر اسمین کہ بہاگے آدمی شاہق سے شاہق اور سوراخ سے سوراخ
مانند روباہ کے کہ اپنے بچونکو لیکر بہاگتی ہے اور ہوویگا ہلاک مردم کا ماں باپ کے ہاتہ سے اگر اُسکے ماں باپ ہون ورنہ بیوی کی ہاتہ سے ورنہ عزیز و اقارب اور جار کے ہاتہ
سے اور عار دین اُسکو یہ لوگ تنگی معاش پر اور تکلیف دین مالا یطاق کہ یہانتک کہ جان اپنی ہلاکت مین ڈالی از انجملہ جہیپنے پہرنا مومن کا جیسے پہرتی ہے زمان سابق
مین منافق رواہ ابن السنی از انجملہ یہ کہ آویگا آدمیون پر ایک زمانہ کہ ہوگی ہمت اُنکی شکم پروری اور خواہش اُنکی متاع دنیا اور قبلہ اُنکا عورتین اور دین اُنکا درہم و دینار
اور وہ بدترین خلق مین نہین بہرہ اُنکا خدا سے رواہ السلمی عن علی اور از انجملہ یہ کہ آویگا لوگونپر ایک زمانہ کہ قتل کیے جاوینگے علما جیسے قتل کیے جاتے ہیں کتّے سو
کاشکے علما اُسوقت تحامق کرین رواہ الدیلمی و ابن عساکر عن علی اور آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ علما کو موت عزیز ہوگی زر سرخ سے زیادہ رواہ ابو ہریرہ عن خیثم
عن ابی ہریرہ اور بنجاوینگے کارات اور دین یہانتک کہ پرانا ہوجاوے لوگون کے سینونمین جیسا کہ پرانا ہوجاتا ہے کپڑا اور ماسوای قرآن عجب ہوگا اُنکی طرف اور بالکل طمع ہوگی
اُنکے دلونمین کہ نہ ملیگا اُس سے خوف اگرچہ حقوق آلہیہ مین کمی کرتے ہون اور منتہائی نفس اُنکا آرزو مین ہون اگرچہ متجاوز ہوجاوین وہ منہیات آلہی تک اور اُنسے
کہ امید رکہتی ہین ہم اللہ سے کہ درگذر کریگا وہ ہمکو پہنینگے پوست گوسفند دنکے اگرچہ دل اُنکے ہونگے بہیڑیون کے مانند اور افضل اُنکا وہ ہوگا کہ مداہن ہو نہ امر معروف کرے اور نہی عن المنکر رواہ
ابو نعیم عن معقل بن یسار اور آویگا لوگون پر ایک وقت کہ پیروی نکیا جاویگا عالم اور شرم نکیا جاویگا حلیم اور توقیر نہو کبیر کی اور رحم نہو صغیر پر اور بعض اُنکے بعض کو
دل اُنکے عجمی اور زبان عربی نہ پہچانین معروف کو اور نہ انکار کرین منکر اصالحین اُنکے پوشیدہ ہین وہ بدترین خلق خدا مین نظر نکریگا خداوند تعالی اُنکی طرف قیامت
کے دن رواہ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ اور جبکہ مزخرف کرو تم مسجدون کو اور محلی کرو مصحفون کو ہلاکی ہے تمہاری رواہ الحکیم عن ابی الدرداء اور نماز پڑھینگے پچاس آدمی
اور قبول نہوگی کسیکی ایک بہی نماز رواہ ابو الشیخ عن ابن مسعود اور قیامت قایم ہوویگی جبتک کہ تقسیم نہووے میراث اور خوشی نہو ساتھ غنیمت کی رواہ مسلم اور تقارب
اسواق اور افشائی غیبت و ظہور اہل منکر اور سود خوار اور تعطیل سیف جہاد اور اختیار دنیا بعوض دین اور سوء خلق و موت بدکار اور ہونا عورتونکا سیات عاریات کہ سر
اُنکے مانند کوہان شتر بختی کے ہین لعنت کرو انکو کہ وہ ملعونات ہین اخرجہ احمد اور نکلینگے اس امت مین وہ کہ اُنکے ساتہ تازیانہ ہین مانند دم گاو کے صبح کرنے مین
وہ خدا کے سخط مین اور شام کرتے ہین اُسکے غضب مین اخرجہ احمد اور باقی نرہنا اسلام سے سوا نام کے اور قرآن کے سوا نقش کے اور تحلیہ مصحف زر اور فرہی ذکو امت اور خطبہ
پڑہنا لڑکونکا منبرون پر اور کثرت صفوف کی دلہائی متباغضہ اور السنہ مختلفہ اور ہوا ہائی متکاثرہ کے ساتہ حذیفہ بن الیمان سے مروی ہے کہ اقتراب ساعت سے ہین بہتر
خصلتین جب دیکہو تم لوگونکو کہ مارتے ہین نماز کو ضایع کرتے ہین امانت کو کہاتے ہین ربوا کو اور کہتے ہین دروغ کو سبک جانتے ہین خونریزی کو مشغول ہین بنا
بنا کے بیچنے مین دین کو ساتہ دنیا کے اور قطع کرتے ہین رحم کو اور ہوا حلم ضعف اور کذب صدق اور حریر لباس اور ظاہر ہوا جور اور بہت ہوئی طلاق اور بہت
ہوا قذف اور بہت ہوئے لئام اور کم ہوئے کرام اور امیر ہوئے فاجر اور وزیر کاذب اور عرفا ظلمہ اور قرا فسقہ اور ظاہر ہوئے فسق اور ظلم ... اور زیور مسجدون بر

اور خراب ہووین قلوب اور مشروب ہو شراب اور معطل ہون حدود اور جنی لونڈی اپنے مالک کو اور پیادہ یا برہنہ تن سلطان ہون اور شریک ہو عورت مرد کی تجارت مین اور تشبہ کرین مرد عورتون سے اور عورتین مردون سے اور قسمین کہاوین غیر خدا کی اور گواہی دین بدون طلب اور تفقہ کرین برائے غیر خدا اور طلب کیجاوے دنیا عمل آخرت سے اور لیجاوین معتبات اور معازف او ظلم پر فخر کرین اور حکم بیچا جاوے اور قرآن کو مزامیر ٹہیراوین پس انتظار کرو باد سرخ اور مسخ و قذف کا الحدیث وفیہ آیات کثیرۃ حذفتہا للتکرار اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ اور اظہار علم اور تضییع عمل اور دوستی بزبان اور دشمنی بدل رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب العلم اور حضرت علی سے مروی ہے علامات اقتراب ساعت مین استحلال کبائر کا اور اکل ربوا اور اکل رشا اور تشیید بنیان اور تہاون بطلاق و استحلال معازف و نقص شہور و نقض مواثیق اور صعود جہال کا منابر پر اور پہننا مردونکا ٹوپیون کو بغیر عمامہ کے اور تفسیق طرقات اور کون علماء سوء ولاۃ اور لعب ساتہ میسر کے اور بجانا طبل و ساز و مزامیر کا اور اختلاف ہوا اور سوا اسکی اور بہت علامات ہین کہ اگر جمع کئے جاوین ایک بحر طویل درکار ہو عاقل بصیر کو اتنا کافی ہے اور عالم خبیر اسقدر داقف غرض بہر حال ظہور منکرات و رواج سیئات و نشر بدعات اور فسقیات اور احداث محدثات روز بروز ترقی پاتا جاتا ہے اور بہت کم لوگ ہین کہ جان لعراض سے آگاہ ہون اور انسی بہی کم وہ ہین جو انسی نفور ہون اور انسی بہی کم وہ ہین جو ان امراض سے دور ہون غرض صلحا اقل قلیل ہین اور نظر خلایق مین اذل ذلیل ہم لوگ انہی فتنون کے ذیل مین بازار دنیا مین آئین ہین دیکہیے اگے اللہ تعالے کو کیا منظور ہے حتی المقدور بندونکو خوف خدا ضرور ہے اور عزلت عن الخلق موجب فرح و سرور دیکہیے وہ خالق کون و مکان پردہ غیب سے اس امت مظلومہ کی استمالت کب فرماتا ہی اور ظہور مہدی مقدس اور نزول عیسی علیہ السلام غربت اسلام کا علاج کب کرتا ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ رُفَقَاءِ الْمَھْدِیِّ وَاجْعَلْنَا مِنْ خَدَمِ الْعِیْسٰی اَللّٰھُمَّ اَحْیِنَا مَعَھُمْ وَاَمِتْنَا مَعَھُمْ وَاحْشُرْنَا فِی الْاٰخِرَۃِ مَعَھُمْ وَاَدْخِلْنَا فِی الْجَنَّۃِ مَعَھُمْ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَیَا مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْخَلَائِقِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اَبْوَابُ الرُّؤْیَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہہ باب ہین خوابون کے بیانمین جو وارد ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

مترجم رویا اصل مین مصدر ہے بمعنے رویت کے مگر مستعمل ہو گیا ہے اُس چیز کے لئے کہ دیکہی جاوے خوابمین صورتون سے قاموس مین ہے الرویا ما رایتہ فی منامک یعنی رویا وہ ہی جو کہ دیکہے تو خوابمین اور رویا مقصور و مہموز ہے اور کہبی ہمزہ کو واو سے بدلکر دیتے مین تخفیف کے لئے اور رویا مین اختلاف ہے عقلا کا بسبب ایک اشکال وارد کے اور وہ اشکال یہ ہے کہ نوم ضد ادراک ہے پس جو کچہ مین ہوتا ہے وہ کیا ہے اکثر متکلمین اشاعرہ ہے اور معتزلہ اسطرف گئی مین کہ وہ خیال باطل ہے نہ حقیقت ادراک لیکن معتزلہ کہتی ہین کہ دیکہنے کے شرائط مین مثلاً مقابلہ مرئی اور مرئی مین اور خروج شعاع باصرہ کی اور توسط ہوائی شفاف کا اور مانند اسکی اور یہ سب مفقود ہی منام مین پس سوائی خیالات فاسدہ اور اوہام باطلہ کے اور کچہہ نہین اور اشاعرہ کہتے ہین چونکہ نوم ضد ادراک ہے اور جاری نہین ہوئی عادت الٰہی ساتہ خلق ادراک کے نائم مین پس جو مدرک ہوتا ہے حقیقت ادراک نہین ہے بلکہ خیال باطل اور وہم عاطل ہے اور یہہ ہی جاننا ضرور ہے کہ مراد بطلان سے انکے نزدیک اتنا ہی کہ رویا حقیقت ادراک نہین ہے بلکہ ایک چیز ہے مشابہ ادراک اور یہ مراد نہین کہ رویا صحیح نہین یا اعتبار اسکا کچہہ نہین تعبیر یا ہی تعبیر اسکی کہ صحت پر رویای صالحہ کے اور حقیت پر اسکے اجماع اہل حق منعقد ہے پس گویا وہ کہتی ہین کہ رویا حقیقت ادراک نہین ہے لیکن باوجود اسکے ثبوت رکہتا ہی اور اسکی تعبیر ہے اور اولی یہ ہے کہ لفظ باطل رویا کی حق مین نہ کہین بلکہ بجائی اسکی محض یا صرف کا استعمال کرین تو اولی ہے اور ابو اسحق اسفرائنی نی کہا ہی کہ رویا ادراک ہے حقیقۃً اور شبہ اسکی کہ کچہہ فرق نہین اُس چیز مین جو پایا جاتا نایم نوم مین اور مستیقظ یقظہ مین اور ادراکات سے پس تشکیک ادراک نایم مین مستلزم ہے وقوع شک کو ادراک مستیقظ مین اور یہ مستلزم ہے انکار بدیہی کی اور استاد مذکور بہی قایل ہے کہ نوم ضد ادراک ہے مگر کہتا ہے کہ نوم قایم ہے بعض اجزای انسانی سے اور ادراک قایم ہے بعض دیگر کے ساتہ اسکی اجزا سے اسلئی اجتماع ضدین مقام واحد مین لازم نہ آیا کذا فی المواقف و شرحہ اور طیبی نے کہا ہے حقیقت رویائی یہ ہے کہ حق تعالی کے دل نائم مین علوم و ادراکات کو جیسا کہ پیدا کرتا ہے اُسکے دل یقظان مین اور وہ تعالی خالق ہے علوم و ادراکات کا نہ منع کرتا ہے اُسکو نوم نہ مانع اسکا اور خلق ان ادراکات کا نائم مین علامت اسکی دوسرے امور ہین کہ عارض ہوتی ہین ثانی الحال مین جیسے کہ تعبیر اُسکی ہے اور خواب مانند ایسے ہے ... اور اس قول کے رو سے رویا حقیقت ادراک ہے اور نوم اور ادراک مین ضدیت نہین اور فقیر یعنے مترجم کے نزدیک یہی قول کتاب و سنت سے اقرب ہے ...

بَابٌ اَنَّ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ

باب اس بیانمین کہ خواب مومن کا چھیالیسوان

حصہ ہے نبوت کا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَاَصْدَقُهُمْ رُؤْیَا اَصْدَقُهُمْ حَدِیْثًا وَرُؤْیَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَالرُّؤْیَا ثَلَاثٌ فَالرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ بُشْرٰی مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْیَا مِنْ تَحْزِیْنِ الشَّیْطٰنِ وَالرُّؤْیَا مِمَّا یُحَدِّثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهٗ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُكُمْ مَا یَكْرَهُ فَلْیَقُمْ وَلْیَتْفُلْ وَلَا یُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ قَالَ وَاُحِبُّ الْقَیْدَ فِی النَّوْمِ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ اَلْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّیْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے جب قریب ہوجاوے زمانہ نہو دیگا خواب مومن کا جھوٹا اور سچا خواب اُسکا ہی جسکی بات سچی ہے یعنے جو صادق ہے اور خواب مسلمانکا چھیالیسوان حصہ ہے نبوت کا اور خواب تین قسم ہی ایک خواب نیک کہ بشارت ہی اللہ تعالے کیطرف سے اور دوسرا وہ خواب کہ غمگین کرتا ہے اُسمین شیطان کیطرف سے اور ایک خواب حدیث نفس ہے مرد کے یعنے خیالات کہ متصور ہوتی ہین پہر جب دیکھے کوئی خوابمین وہ چیز کہ ناپسند رکھے تو کھڑا ہوجاوے اور تہوکی اور نہ بیان کرے لوگون سے اور فرمایا دوست رکھتا ہون زنجیر کو دیکھنا خوابمین اور مکروہ جانتا ہون طوق کو دیکھنا یعنے گلی مین اور زنجیر کی تعبیر دین پر ثابت رہنا ہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مومن کا ایک ٹکڑا ہی چھیالیس ٹکڑونمین سے نبوت کے **ف** اسبابمین ابی ہریرہ اور ابی رزین عقیلی اور انس اور ابی سعید اور عبداللہ بن عمرو اور عوف بن مالک اور ابن عمر سے بہی روایت ہے حدیث عبادہ کی صحیح ہی **مترجم** قولہ جب قریب ہوجاوے زمانہ اسمین تین قول ہین بعضون نے کہا مراد قرب ساعت ہے کہ جب قیامت قریب ہوگی خواب صحیح بہت کثرت سی ہونگی اور یہ پہلا قول ہے اور دوسرا قول یہہی کہ مراد اقتراب زمان سے برابر ہونا دن اور راتکا ہی چنانچہ معبرین کا قول ہے اصدق الازمان للعبارة وقت انفتاق الانوار وادراک الثمار وحینئذ یستوی اللیل والنہار تیسرا قول یہ ہے کہ مراد اُس سے زمانہ چھوٹا ہوتا ہی کہ قریب قیامت کے ہوگا کہ سال برابر ہوگا ماہ کی اور ماہ برابر ہفتہ کی اور ہفتہ برابر ایکدن کے اور دن برابر ایک گھڑی کے قولہ اور سچا خواب اُسکا الخ یعنے جو شخص عادت کرے صدق کی اور بچے کذب سے اور حاصل کری عقاید صحیحہ اور اعتقادات صادقہ اور صدق احوال و افعال و اقوال کا اُسکا خواب روز بروز سچا ہوتا جاتا ہی اور بشارات غیبیہ سے اُسکی تائید ہوتی جاتی ہے اور بڑی بڑے عمدہ علوم اور پسندیدہ فہوم بذریعہ رویا اُسی تعلیم ہوتی ہین اور لقاء انبیا و صلحا اور فیوض ارواح شہدا اور طرح طرح کی نعمائے غیبیہ اور آلاء لاریبیہ اُسی حاصل ہوتے ہین کہ ابنائے زمان اُسکے سننی سے متحیر اور اخوان دوران اُسکے استماع سے ششدر ہون قولہ اور خواب مسلمان کا چھیالیسوان حصہ ہے اسمین روایات مختلف ہین چنانچہ مسلم کی روایت مین پینتالیسوان حصہ کا ذکر ہے اور ایک روایت مین جزء من سبعین جزءًا من النبوة مذکور ہے اور اربعین جزءًا بہی وارد ہوا ہے اور تسعة واربعین بہی ہے اور حضرت عباس سے ایک روایت مین خمسین بہی آیا ہے اور ابن عمر کے روایت مین ستة وعشرین اور عبادہ سے روایتمین اربعة واربعین قاضی عیاض سے مروی ہے کہ طبری نے کہا ہے کہ یہ اختلاف ہوتا ہے بسبب اختلاف رائی کے کہ مومن صالح کا رویا چھیالیسوان جزء ہے اور مومن فاسق کا ستر اجزا کا ایک جزو اور بعضون نے کہا کہ جسکی تعبیر خفی ہو وہ ستر اجزا کا ایک جزء ہے اور جسکی تعبیر جلی ہو وہ چھیالیسوان جزء ہے خطابی نے کہا ہے کہ بعضے علما نے فرمایا کہ ایام وحی کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر تیئیس برس ہین دس برس مدینہ مین اور تیرہ برس مکہ مین اور اس سے قبل چھہ مہینے خواب صالح مین آپکو وحی ہوتی تہے اور چھہ مہینے چھیالیسوان حصہ ہین تیئیس برسکا پس اس حدیث مین اشارہ اسکی طرف ہے اور بعضون نے اسپر یہ اعتراض کیا ہے کہ مدت رویاء صالحہ کی نقل سے ثابت نہین اور بصورت ثبوت بہی بعد اسکے بہت سی خواب آنحضرت نے دیکھے ہین پہر ان خوابونکی مدت اگر ملائی جاوے تو چھہ مہینے سے زیادہ ہونگے اور نسبت متغیر ہوجاویگی مگر مازری نے اسکا جواب دیا ہے کہ یہ اعتراض باطل ہے اسلئے کہ بعد وحی کے خواب چونکہ بارسال ملک ہوتے ہین وہ وحی مین داخل ہین اور بعضون نے کہا چونکہ خوابمین اکثر اخبار بالغیب ہی ہوتا ہے اسلئے آپنے اسی جزو نبوت فرمایا ہے خطابی نے کہا یہ حدیث موکد ہے امر رویا کی اور محقق ہے اُسکی منزلت کی اور کہا جزو نبوت ہونا رویا کا انبیا کے حق مین ہے یعنے اُنہین کے خواب جزو نبوت ہین نہ اُنکے غیر کے اسلئے کہ انبیا پر وحی بہیجی جاتی ہے خواب مین جیسا کہ جاگنے مین اور خطابی نے کہا بعض علما کا قول ہے کہ مراد حدیث یہ ہے کہ رویا آتے مین موافقت پر نبوت کے اسلئے کہ وہ ایک جزو باقی ہے نبوت کا یعنے قیامت تک اور مترجم کے نزدیک یہی قول صحیح ہے اور مویّد ہین اسکی بہت حدیثین یعنے تخصیص رویا انبیا کی بجز نبوت ہونی مین خوب نہین واللہ اعلم (نووی) قولہ جب دیکھے خواب مین کوئی چیز ناگوار [illegible] نے کہا ہے کہ مناسب ہے کہ جمع کرے سب روایتونکو یعنے جب کچھہ مکروہ دیکھے تو تہوکے بائین طرف تین بار اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم و من شرہا پڑہتا [illegible]

بدلے اور تہکر دو رکعت پڑہ لی پہر جسنی ایسا کیا اُسنی سب روایتون پر عمل کیا جو اسباب مین وارد ہوئی ہین اور اگر اقتصار کیا بعض پر تو بہی دفع ضرر کو کافی ہے جیسے کہ مصرح ہے حدیثون مین انتہی قولہ اور نہ بیان کرے لوگون سے اسلئے کہ شاید اگر تعبیر بری اسکی کسی دشمن نے خراب تو واقع ہوگی اسلئے کہ کہا گیا ہے کہ رویا بمنزلہ طائر کے ہے جب تعبیر دی گئی اُسکی اُتر آیا اور اگر تعبیر نہ دیگئی اوڑ گیا قولہ دوست رکہتا ہون مین زنجیر کو الخ اسلئے کہ زنجیرین بیڑیون مین ہوتی ہین اور اشارہ ہی اسمین معاصی اور شرور اور انواع باطلہ سے باز رہنے کا اور طوق کا محل گردن ہے اور وہ زیور ہے اہل نار کا چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّا جَعَلْنَا فِیْ اَعْنَاقِھِمْ اَغْلٰلًا اور فرمایا اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْ اَعْنَاقِھِمْ اور اہل تعبیر نے اسمین ایک تفصیل کی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب دیکہی کوئی شخص زنجیر اپنے پیر مین اور وہ مسجد مین ہے یا کسی مشہد خیر مین یا کسی اور اچہی حالت مین پس وہ دلیل ہے استقامت اسکی حالت مذکورہ پر اور اسیطرح اگر دیکہے اُسی صاحب ولایت تو ہی اُسکی اثبات ولایت پر اور اگر دیکہے مریض و مسجون و مسافر و مکروب وغیرہ تو دلیل ہے اُسکی ثبات پر ان حالتو ن مین اور کہا ہے کہ اگر ملحق ہوجاوے اُسکے ساتہ کوئی اور مکروہ جیسے مثلاً زنجیر کے ساتہ طوق بہی دیکہا تو تعبیر ہے زیادت مکروہ کی اسلئے کہ وہ صفت ہے معذبین کے اور طوق اگر گردن مین ہے مذموم ہے اور اگر ہاتہ مین ہے تعبیر اُسکی کف عن الشر ہی اور کبہی دلالت اُسکے بخل پر بہی ہے اور کبہی منع پر اُن فعلون کے جسکے نیت کی ہے (نووی) فقیر کہتا ہی موزون ہاتہون کو اپنے مغلول دیکہنا گردن مین اشارہ ہی بخل کیطرف چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَجْعَلْ یَدَکَ مَغْلُوْلَۃً اِلٰی عُنُقِکَ الآیۃ یا اشارہ ہی ذہاب خیر و برکت کیطرف چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے غُلَّتْ اَیْدِیْھِمْ اور اگر کسی ظالم کو خواب مین مغلول دیکہے اشارہ مواخذہ الٰہی کیطرف چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خُذُوْہُ فَغُلُّوْہُ

بَابٌ ذَھَبَتِ النُّبُوَّۃُ وَبَقِیَتِ الْمُبَشِّرَاتُ

باب ذہاب نبوت اور بقائی مبشرات کے بیان مین

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّسَالَۃَ وَالنُّبُوَّۃَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ قَالَ فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ لٰکِنِ الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ رُؤْیَا الْمُسْلِمِ وَھِیَ جُزْءٌ مِّنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّۃِ

ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ رسالت اور نبوت تمام ہوگئی پس اب کوئی رسول نہین میرے بعد اور نہ کوئی نبی کہا راوی نے پس گران ہوئی لوگون پر یہ بات تب فرمایا آپنے ولیکن مبشرات باقی ہین عرض کی لوگون نے یا رسول اللہ مبشرات کیا چیز ہے فرمایا آپنے خواب مسلمانکا اور یہ ایک ٹکڑا ہے نبوت کے ٹکڑون سے

ف اس باب مین ابوہریرہ اور حذیفہ بن اسید اور ابن عباس اور ام کرز سے بہی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہی غریب ہے اس سند سے یعنی مختار بن فلفل کے روایت سے

عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَھْلِ مِصْرَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا فَقَالَ مَا سَاَلَنِیْ عَنْھَا اَحَدٌ غَیْرُکَ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ مُّنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا سَاَلَنِیْ عَنْھَا اَحَدٌ غَیْرُکَ مُنْذُ اُنْزِلَتْ ھِیَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ یَرَاھَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰی لَہٗ

ترجمہ روایت ہے عطا ابن یسار سے روایت کرتے ہین ایک مرد سے اہل مصر کے کہا اس مرد نے پوچہی مین نے ابو درداء سے معنے قول اللہ عز وجل کے لَھُمُ الْبُشْرٰی الآیۃ سو فرمایا ابو الدرداء نے نہین پوچہا مجہسے کسی نے سوا تیرے مگر ایک شخص نے جب سے کہ پوچہا ہے مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپنے نہین پوچہا مجہسے کسی نے جب سے اُتری یہ آیت سوا تیرے مراد بشری سے اُس آیت مین خواب نیک ہے کہ دیکہتا ہی اسکو مسلمان یا فرمایا دیکہا جاتا ہی اسکو یعنے منجانب اللہ

ف اسباب مین عبادہ بن صامت سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **مترجم** بُشری قرآن عظیم الشان مین بارہ جگہہ آیا ہے اور منجملہ اسکے یہ آیت ہے کہ گیارہوین پارہ کی بارہوین رکوع مین واقع ہے لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ اور اختلاف کیا ہے مفسرین نے بشری مین کہ مراد اُس سے کیا ہے پس ایک قول تو وہی ہے جو اوپر گذرا اور عبادہ بن صامت سے بہی یہی مروی ہے یعنے وہ خواب صالح ہے اور ابوہریرہ سے بہی ایک روایت مین آیا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ مراد اُس سے ثنا حسن ہے دنیا مین اور جنت ہی آخرت مین چنانچہ ابی ذر سے منقول ہے کہ پوچہا انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آدمی عمل کرتا ہے اپنی نفس کے لئے اور لوگ دوست رکہتے ہین اُسکو فرمایا آپنے تِلْکَ عَاجِلُ بُشْرَی الْمُؤْمِنِ یعنے یہ دنیا مین بشری ہے مومن کا اور زہری اور قتادہ سے مروی ہے کہ مراد اُس سے نزول ملائکہ ہی ساتہ بشارت کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے موت کی قریب چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ اور عطا نے ابن عباس سے روایت کیا ہی کہ بشری دنیوی سے مراد ہی آنا فرشتونکا قریب موت کے بشارت کے ساتہ اور آخرت مین بعد خروج نفس مومن کے لے چڑہتے ہین اُسے اللہ تعالیٰ کیطرف اور بشارت دیتی ہین

اُسی رضوان آلہی کی غرض یہ تیسرا قول ہے اور جو تہا حسن بصری سے منقول ہے کہ مُراد اُس سے وہ بشارتین ہین جو اللہ تعالے نے مومنون کے لئے اپنی کتاب کریم مین فرمائی ہین ثواب عظیم سی اور انواع نعیم سی جیسا ان آیتون مین وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الٰی غیرہا من الآیات (بغوی) فقیر کہتا ہے قولین اولین مؤید بالحدیث ہین پس وہی لائق ہین قبول کے لئے اگرچہ قولین آخرین مین بہی استدلال کتاب اللہ سے موجود ہے **عَنْ** اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ سچی وہ خواب ہین جو سحر کے وقت دیکھی جاوین ÷ **ترجمہ** سحر چھٹا حصہ اخیر ہے رات کا اور وہ وقت ہے نزول برکات کا اور قبول ادعیات کا اور ہوتا ہی اُسوقت باری تعالے شانہ آسمان اول پر اور رجوع ہے تمام عالم قدس اور عالم ملکوت عالم شہادت کیطرف اور نورانی ہوتے ہین اُسوقت دل اور نکلتی ہین اُسوقت دعائین صالحین کے اور مشغول بعبادت ہوتے ہین اُسوقت مخلصین ہے ریاضیات اخلاص بندگان باوفا پس ایسی تاثیر ہے اسوقت مین کہ اثر کرجاتی ہے نائمین مین یعنے وہ صداقت ہی خوابونکی پس جو فائدہ حاصل ہوگا اُسوقت مین بیدارون کو وہ کب تحریر مین آسکتا ہے **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قَالَ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُؤْمِنُ اَوْ تُرٰى لَهٗ **ترجمہ** روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ پوچہے مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مُراد آیہ لہم البشری کی فرمایا آپنے وہ خواب صالح ہے کہ دیکہتا ہے اُسے مومن یا دکہایا جاتا ہے اُسے اللہ تعالے کیطرف سے **ف** حرب نے اپنی روایت مین حدثنا یحیی کہا یعنے بجای عن یحیی کے **بَابُ** مَا جَاءَ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ باب بیچ بیت نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِيْ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے مجہکو دیکہا خواب مین سو بیشک مجہی کو دیکہا اسلئے کہ شیطان متمثل نہین ہوتا میری صورت کی ساتہ **ف** اس باب مین ابی ہریرہ اور ابی قتادہ اور ابن عباس اور ابی سعید اور جابر اور انس اور ابی مالک اشجعی سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین اور ابی بکرہ اور ابی جحیفہ سی بہی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ترجمہ** الفاظ اس حدیث کی کئی طرح مروی ہین چنانچہ ایک روایت مین مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ اور ایک روایت مین لا ینبغی للشیطان ان یتمثل فی صورتی ہے اور من رآنی فقد رای الحق اور من رآنی فی المنام فسیرانی فی الیقظة او کانما رآنی فی الیقظة اور اختلاف کیا ہے علمانے کہ فقد رآنی سے کیا مراد ہے بعضون نے کہا مراد اُس سے یہ ہی کہ جسنے مجہے دیکہا اُسنے سچ دیکہا اور وہ خواب اُسکا اضغاث احلام سے نہین اور نہ تشبیہات شیطانیہ سی اور مؤید ہی اس معنی کی روایت فقد رای الحق کہ مراد اُس سے رویت صحیحہ ہے اور کبہی دیکہتا ہے دیکہنے والا اُنکی صفت کی خلاف اور حلیہ مبارک کے مخالف اور اسمین کچہہ اشکال نہین اسلئے کہ ذات مقدس اُنکی مرئی ہے اور صفات متخیلہ غیر مرئی اور کبہی ایسا ہوتا ہے کہ بعض صور متخیلہ کو گمان کرتا ہے کہ مین نے دیکہا ہے حالانکہ اُسنے دیکہا نہین ہوتا اور اسیطرح کچہہ اشکال نہین اسمین کہ وقت واحد مین دیکہا دو شخصون نے اپنی جگہون مین اور ایک مشرق مین ہے، دوسرا مغرب مین اسلئے کہ خواب فقط ادراک ہے اور شرط نہین اسمین تحدیق ابصار کی اور نہ قرب مسافت کا اور نہ مدفون ہونا مرئی کا زمین مین اور نہ ظہر زمین پر ہونا فقط کافی ہے ادراک صحیح واقعی کیلئے وجود جسم مبارک کا اور موجود ہونا جسم مبارک کا اور فنا سے محفوظ ہونا اُسکا احادیث صحیحہ سے ثابت ہی اور اگر دیکہا کسے نے کہ آپنے حکم کیا کسیکے قتل کا کہ حرام ہے اُسکا قتل پس دیکہنا اُسکا ذات مقدس کو صحیح ہے اور وہ فرمان تخیل اُسکا ہی اور قصور ہے رائی کا نہ مرئی کا اور قاضی نے کہا احتمال ہے کہ فقد رآنی اور فقد رای الحق سے یہ مراد ہو کہ شیطان متمثل نہین ہوتا میری صورتمین یعنے جبکہ دیکہا آپکو اُس صفت پر جو معروف تہی آپکی حیوۃ مبارکمین پہر اگر اُسکے خلاف دیکہا تو رویا تاویل ہوا نہ رویا حقیقی مگر یہ قول قاضی کا ضعیف ہے صحیح یہی ہے کہ رویت آپکی بہرحال حقیقی ہے خواہ صفت معروفہ پر دیکہین یا اور طرح پر جیسا کہ ذکر کیا مازری نے کہا قاضی نے کہ قول ہے بعض علما کا کہ خاص کیا اللہ تعالے نے اپنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس فضیلت سے کہ رویت آپکی صحیح ہے اور صدق ہے اور روکا شیطان کو کہ متصور ہو آپکی صورتمین تاکہ جہوٹ نہ باندہ سکی آپ پر خواب مین بہی جیسے کہ خرق عادت کے انبیاء کے واسطے معجزہ کے لئی اور جیسے کہ محال کیا متصور ہونا شیطان کا اُنکی صورت مین بیداری مین اور اگر واقع ہوتا یہ امر تو مشتبہ ہوتا حق ساتہ باطل کے اور وثوق نہوتا انبیاء کے فرمودونکا پس روکدیا اللہ تعالے نے نزغ شیطان کو اور وسوسہ اور القا اور کید اُسکے کو اور کہا قاضی نے اتفاق کیا ہے علمانے جواز رویت آلہی پر اور صحت پر اُسکے خواب مین اگرچہ بندہ دیکہے اُس صفت پر کہ جو اُسکے حال کے لائق نہین صفات اجسام سے اسلئے کہ یہ مرئی غیر ذات آلہی ہے اور جائز نہین اُس تعالے پر تجسیم غرض جو کچہہ مرئی ہے وہ تجلیات

آپ ہے بذات آپکی اور وہ قادر ہے کہ جسطرح پر چاہے تجلی فرماوے اور جس صورت مین چاہے تجلی ہو اور باقلانی نے کہا ہے کہ رویت آپکی خواب مین خواطر قلبیہ مین یا دلالات ہین رائی کو امور ما کان اور ما یکون کیطرف مانند سائر مرئیات کی انتہی اور قول آنحضرت کا من رآنی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ اسمین تین قول ہین اول یہ کہ مراد اس سے حضرت کے ہمعصر لوگ ہین گویا آپنے فرمایا کہ جسنے میری طرف ہجرت نکی اور مجھے خواب مین دیکھا عنقریب وہ موافق ہجرت ہوگا اور عالم بیداری مین مجھے دیکھیگا دوسرا قول یہ ہے کہ تصدیق اس خواب کی آخرت مین ہوویگی کہ وہان سب لوگ آپکو دیکھینگے تیسرا قول یہ ہے کہ جسنے آپکو یہان خواب مین دیکھا اسکو آخرت مین ایک رویت خاص ہوگی اور قرب و اختصاص بہ نسبت سائر ناس کے زیادہ ہوگا اور دولت شفاعت سے بھی فیضیاب ہوگا (نووی) **بَابُ** مَا جَاءَ اِذَا رَاٰی فِی الْمَنَامِ مَا یَکْرَہُ مَا یَصْنَعُ باب بدخوابی کے علاج مین **عَنْ** اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ الرُّؤْیَا مِنَ اللّٰہِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ شَیْئًا یَکْرَھُہٗ فَلْیَنْفُثْ عَنْ یَسَارِہٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّھَا فَاِنَّھَا لَا تَضُرُّہٗ **ترجمہ** روایت ہے ابو قتادہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ تعالے کیطرف سے ہے اور برا خواب شیطان کیطرف سے پھر جب دیکھے کوئی تم مین کا کسی ایسی چیز کو کہ بری لگی اُسکو سو چاہیے کہ تھوکے اپنی بائین طرف تین بار اور پناہ مانگے اللہ تعالے سے اُس خواب کے شر سے پس وہ ضرر نہین کریگا اُسکو **ف** اسباب مین عبد اللہ بن عمرو اور ابی سعید اور جابر اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** کچھہ بیان اسکا ابھی اوپر گذرا اور خاص کیا آپنے بائین طرف کو کہ جانب ہے شیطان کے آنیکی اور نجاسات کی اور منسوب کیا خواب بد کو شیطان کی طرف منسوب کرنا مسببات کا اسباب کی طرف اور منسوب کیا خواب نیک کو باریتعالیٰ کیطرف تادباً حالانکہ خلق و ادراک کا دونون قسم کے خوابونمین باریتعالیٰ شانہ کیطرف سے ہے بلا شرکت احدے وھو الحق بصریح **بَابُ** مَا جَاءَ فِیْ تَعْبِیْرِ الرُّؤْیَا باب تعبیر خواب مین **عَنْ** اَبِیْ رَزِیْنٍ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ اَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّۃِ وَھِیَ عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ یُحَدِّثْ بِھَا فَاِذَا تَحَدَّثَ بِھَا سَقَطَتْ قَالَ وَاَحْسِبُہٗ قَالَ وَلَا تُحَدِّثْ بِھَا اِلَّا لَبِیْبًا اَوْ حَبِیْبًا **ترجمہ** روایت ہے ابی رزین سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مومن کا ایک ٹکڑا ہے چالیس ٹکڑونمین سے نبوت کے اور یہ مرد ایسا ہے جیسے کسیکے سر پر چڑیا ہو جبتک کہ بیان نہین کیا اسکو پھر جب بیان کر دیا اسکو گر پڑی کہا راوی نے اور گمان کرتا ہون کہ یہ بھی فرمایا آپنے کہ مت بیان کر خواب کو مگر کسی عقلمند سے یا کسی دوست سے **عَنْ** اَبِیْ رَزِیْنٍ الْعُقَیْلِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْیَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّۃِ وَھِیَ عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ یُحَدِّثْ بِھَا وَاِذَا حَدَّثَ بِھَا وَقَعَتْ **ترجمہ** روایت ہے ابی رزین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خواب مسلمان کا ایک ٹکڑا ہے چھیالیس ٹکڑونمین سے نبوت کے اور وہ مرد بمنزلہ ایک پرندہ کی ہے جبتک کہ بیان نکرے اور جب بیان کیا وہ گر پڑا یعنے واقع ہوئی جو تعبیر اُسکی ہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو رزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یعلے بن عطا سے اور کہا روایت ہے وکیع بن حدس سے اور کہا شعبہ اور ابو عوانہ اور ہشیم نے یعلے بن عطا سے اُنہون نے وکیع بن عدس سے اور یہ صحیح تر ہے **مترجم** خواب بمنزلہ ایک پرندہ کے ہے یہ کنایہ ہے عدم استقرار سے یعنی ساقط ہی اور قرار پانیوالا نہین یعنے جبتک کہ دلمین پوشیدہ ہے اور زبان پر نہین آیا اُسکا اعتبار نہین اور وقوع نہین پاتا پھر جب اُسی زبان پر لایا اور غیر سے ذکر کیا اور اُسنے تعبیر دی واقع ہوا پس اُسے کسی سے کہنا نہ چاہیے اور یہ اُس خواب کا حکم ہے کہ جسکے وقوع سے آدمی ڈرتا ہے اور متضمن ہے وہ کسی شر کا اور باقی رہا خواب نیک اُسکو بھی دشمن اور بدخواہ اور سفیہ اور بیشعور سے نکہنا چاہیے کہ وہ اُلٹی تعبیر دیگا کہ موجب حزن ہوگا بلکہ اپنی خیر خواہ ذی علم فہمیدہ آدمی سے ذکر کرنا چاہیے کہ وہ تعبیر نیک دی اور طبیعت اُس سے محظوظ ہو **بَابٌ** **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرُّؤْیَا ثَلٰثٌ فَرُؤْیَا حَقٌّ وَرُؤْیَا یُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِھَا نَفْسَہٗ وَرُؤْیَا تَحْزِیْنٌ مِنَ الشَّیْطَانِ فَمَنْ رَاٰی مَا یَکْرَہُ فَلْیَقُمْ فَلْیُصَلِّ وَکَانَ یَقُوْلُ یُعْجِبُنِی الْقَیْدُ وَاَکْرَہُ الْغُلَّ الْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّیْنِ وَکَانَ یَقُوْلُ مَنْ رَاٰنِیْ فَاِنِّیْ اَنَا ھُوَ فَاِنَّہٗ لَیْسَ لِلشَّیْطَانِ اَنْ یَّتَمَثَّلَ بِیْ وَکَانَ یَقُوْلُ لَا تُقَصُّ الرُّؤْیَا اِلَّا عَلٰی عَالِمٍ اَوْ نَاصِحٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب تین ہین ایک سچا خواب ایک وہ کہ خیال کرتا ہے آدمی اپنے دل مین اور ایک غم دلانا ہی شیطان کا پھر جسنے دیکھا ایسا خواب کہ برا جانتا ہے اُسے تو اُٹھے اور نماز پڑھے اور فرماتے تھے پسند آتا ہے مجھے زنجیر کا خواب مین دیکھنا اور برا لگتا ہے مجھے طوق کا دیکھنا اسلیے کہ زنجیر کی تعبیر ثبات فی الدین ہے اور فرماتے تھے جسنے مجھکو دیکھا

پس مین ہی ہون وہ اسلئے کہ شیطان کی یہ مجال نہین کہ میری صورت بنے اور فرماتے تہے مت بیان کر خواب کو مگر عالم سے یا ناصح سے **ف** اس باب مین انس اور ابی بکرہ اور ام علا اور ابن عمر اور عائشہ اور ابی سعید اور جابر اور ابی موسی اور ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو سے بہی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے **مترجم** تفصیل ان سبکی اوپر گذری **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الَّذِي يَكْذِبُ فِي حُلُمِهِ باب جھوٹا خواب بیان کرنیکی مذمت مین **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ فِي حُلُمِهِ كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَقْدَ شَعِيْرَةٍ **ترجمہ** روایت ہے علی سے کہا راوی نے گمان کرتا ہون مین کہ روایت کی اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہ جسنے جھوٹ باندھا اپنی خوابکا مضمون حکم دیا جاویگا اُسکو قیامت کے دن کہ دو جو مین گرہ لگاوے **ف** روایت کی قتیبہ نے اُنہون نے ابو عوانہ سے اُنہون نے عبد الاعلی سے اُنہون نے ابی عبد الرحمن سلمی سے اُنہون نے علے سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی اس باب مین ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابی شریح اور واثلہ بن اسقع سے بہی روایت ہے اور یہ صحیح تر ہے پہلی حدیث سے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَحَلَّمَ كَاذِبًا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَعْقِدَ بَيْنَهُمَا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے جھوٹا خواب بیان کیا حکم کیا جاویگا قیامت کے دن کہ گرہ لگادے دو جو مین اور گرہ نہ لگا سکیگا کبہی وہ امین **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** چونکہ خواب محل ہے اخبار غیبیہ کا اور خصوصًا خواب صالح ایک شعبہ ہے نبوت کا پس جھوٹ باندھنا اُسمین گویا شعبہ ہے دعوی کا نبوت کا یہی سبب ہے اسمین وعید وارد ہونیکا انتہی اور بعضون نے کہا سبب وعید شدید کا یہ ہے کہ رویا کاذب مین گویا جھوٹ باندھنا ہے اللہ تعالے پر اور تخصیص شعیر کے گرہ لگانیکی لئے اسواسطے کہ مادہ اُسکا اور شعور کا قریب قریب ہے گویا اشارہ ہے کہ یہ تیری بے شعوری کی سزا ہے کہ عقد شعیر گلے پڑا **بَابُ** باب دودھ خواب مین دیکھنے کے بیان مین **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا اُنہون نے سنا ہی مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے اُس حالمین کہ مین سوتا تہا کہ لایا گیا میرے پاس ایک پیالہ دودہ کا سو پیا مین نے اُسمین سے پہر دیا بچا ہوا اپنا عمر بن خطاب کو لوگون نے پوچھا کہ کیا تعبیر فرمائی آپنے اسکی یا رسول اللہ فرمایا آپنے تعبیر کی اسکی مین نے علم **ف** اس باب مین ابی ہریرہ اور ابی بکرہ اور ابن عباس اور عبد اللہ بن سلام اور خزیمہ اور طفیل بن سخبرہ اور سمرہ اور ابی امامہ اور جابر سے بہی روایت ہے حدیث ابن عمر کی صحیح ہے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دودھ کی تعبیر علم ہے اور اسیطرح داخل ہے اُسمین ہر خیر و برکت و نیکی و صلاح اور خوبی دنیا و آخرت اور ترقی دین اور بہبودی دارین اور اہل تعبیر نے کہا ہی کہ لبن بقر کی تعبیر مال و خصب و غنا ہے اگر اُسے پیتے ہوے دیکھے اور اگر دیکھے دودہ دوہا اور پیا تو مرد فقیر امیر ہوگا اور مطلق لبن فطرۃ اسلام اور سنت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مال حلال اور رزق حسن اور دہی کا دیکھنا ہم و غم ہے اور ضرر و حزن **بَابُ** قمیص کے تعبیر مین **عَنْ** أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے وہ روایت کرتے ہین بعض اصحاب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس درمیانمین کہ مین سو رہا تہا دیکھا مین نے آدمیونکو کہ پیش کئے جاتی ہین مجہپر اور اُنپر کرتے ہین سو بعضے اُسمین سے پہونچتی ہین چہاتی تک اور بعضے اُس سے نیچے یعنی ناف یا گھٹنے تک فرمایا آپنے پہر جب پیش کئے گئے مجہپر حضرت عمر تو اُنپر ایک کرتا تہا کہ کہینچتے تہے وہ اُسکو یعنے زمین پر لٹکتا تہا لوگون نے پوچہا کیا تعبیر سوچی آپنے فرمایا تعبیر اُسکی دین ہے **ف** روایت کی ہمسے عبد بن حمید نے اُنہون نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے صالح بن کیسان سے اُنہون نے زہری سے اُنہون نے ابی امامہ سے اُنہون نے ابی سعید خدری سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم معنی اسکے اور یہ صحیح تر ہے پہلی روایت سے **مترجم** قمیص مین جیسا فرق تہا حضرت عمر اور اور لوگون کے وہی فرق تہا اُنکے دین مین اور لوگون کے دین مین یعنے تدین میں آپ اور لوگون سے ایسے زیادہ تہے کہ جیسے لٹکتا ہوا قمیص اور قمیصون سے زیادہ تہا اور اس سے لازم نہین آتی فضیلت آپکی ابو بکر صدیق پر اسلئے کہ حدیث مین تصریح نہین ہے اسکی اور فضیلت ابو بکر صدیق کی اور حدیثون سے معلوم ہو چکی ہے اسلئے یہان سکوت فرمایا اُس سے اور اگر کوئی کہے کہ کیا مناسبت ہے قمیص کو دین سے تو کہینگے کہ جیسا قمیص ساتر عورت ہے ویسا ہی دین ساتر عیوب و ذنوب ہے اور دین او تقوی قریب قریب ہے اور اللہ تعالی فرماتا ہے وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ یس تقوے

لباس فرمانا دالہے اسپر کہ قمیص اور دین مین مناسبت ہی **باب** ما جآء فِی رُؤْیَا النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمِیْزَانِ وَالدَّلْوِ باب میزان اور دلو کی بیان مین **عَنْ** اَبِی بَکْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ یَوْمٍ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ رُؤْیَا فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا رَاَیْتُ کَاَنَّ مِیْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْبَکْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَوُزِنَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْبَکْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِیْزَانُ فَرَاَیْنَا الْکَرَاهِیَۃَ فِیْ وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے ابی بکرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایکدن کسی نے دیکھاہے تم میں سے کوئی خواب تو کہا ایک مرد نے مین نے دیکہا خواب مین کہ گویا ایک ترازو اُتری آسمان سے اور تولی گئے اُسمین آپ اور ابوبکر سو بہاری نکلے آپ اور پہر تولے گئے اُسمین ابوبکر اور عمر اور بہاری نکلے ابوبکر اور تولی گئی اُسمین عمر اور عثمان پس بہاری نکلے عمر پہر اُٹہالیگئی میزان پہر دیکہی ہم نے کراہت چہرہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے اس خواب کے سُننے سی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** شاید کراہیت کی وجہ یہ ہوئے کہ آپ نے سمجہا خلافت حضرت عثمان ہی تک ہوگی اور یہ سمجہنا بہی آپکا موافق واقع کے ہوا یعنے وہ خلافت کہ جو باتفاق صحابہ ہوا اور مومنون مین اختلاف نہو حضرت عثمان ہی کے زمانہ تک ہوئی حضرت علی کی خلافت مین اختلاف اصحاب رہا اگرچہ شروط خلافت راشدہ باجمعہا ذات مقدس مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مجتمع تہے اور جسنے خلاف کیا آپ سے اُسکی خطائی اجتہادی تہے اور یہی دلالت کرتاہے یہ خواب مراتب اصحاب و فضیلت اُنکی پر علی ترتیب الخلافت یعنے اول سب سے ابوبکر ہین بعد اُنکے عمر بعد اُن کے عثمان اور یہی ہے عقیدہ اہل سنت کا **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ وَرَقَۃَ فَقَالَتْ لَہٗ خَدِیْجَۃُ اِنَّہٗ کَانَ صَدَّقَکَ وَاِنَّہٗ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَظْہَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرِیْتُہٗ فِی الْمَنَامِ وَعَلَیْہِ ثِیَابٌ بَیَاضٌ وَلَوْ کَانَ مِنْ اَہْلِ النَّارِ لَکَانَ عَلَیْہِ لِبَاسٌ غَیْرُ ذٰلِکَ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا پوچہا کسی نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ورقہ بن نوفل کا سو عرض کی خدیجہ نے کہ اُنہون نے تصدیق کی تہے آپکے رسالت کی اور انتقال کر چکے وہ قبل اسکے کہ ظاہر کرین آپ رسالت اپنی سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دکہائی گئے مجہے وہ خواب مین اور اُنکے بدن پر کپڑے سفید تہے اور اگر ہوتے وہ اہل نار سے تو ہوتے اُنپر اور طرح کے کپڑے سوا اسکے یعنے سیاہ وغیرہ **ف** یہ حدیث غریب ہے اور عثمان بن عبدالرحمن اہل حدیث کے نزدیک قوی نہین **مترجم** ورقہ بن نوفل چچیرے بہائی تہے ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے اور تصدیق کی تہے اُنہون نے حضرت کے رسالت کی آپکا حال سنکر اور کہا تہا کہ وہ فرشتہ جو تم پاس آتاہے وہ ناموس اکبر ہے اور افسوس کیا تہا اُنہون نے اپنے بڑہاپے پر اور آرزو کی تہے کہ مین اُسوقت جوان ہوتا جب کہ قوم آپکی آپکو نکالیگی تو آپکی مدد کرتا چنانچہ تفصیل اسکی ابتدائی بخاری مین مذکور ہے اور قبل اشتہار رسالت کے انتقال فرمایا پہر حضرت نے فرمایا کہ وہ اہل نار سے نہین اسلئے کہ اُنکے بدن پر مین نے سفید کپڑے دیکہے خواب مین اس حدیث مین تصریح ہی کہ سفید کپڑے مین کسی میت کو دیکہنا دلالت رکہتاہے اُسکے حسن خاتمہ پر اور نیکی عاقبت پر اور رنگو نمین پسندیدہ تر سفید رنگ ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْیَا النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ رَاَیْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوْا فَنَزَعَ اَبُوْبَکْرٍ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَیْنِ فِیْہِ ضُعْفٌ وَاللّٰہُ یَغْفِرُ لَہٗ ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فَنَزَعَ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا یَفْرِیْ فَرْیَہٗ حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ بِالْعَطَنِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے روایت کیا اُنہون نے خواب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے جسمین دیکہا تہا آپ نے ابی بکر و عمر کو سو فرمایا حضرت نے کہ دیکہا مین نے لوگون کو کہ مجتمع ہوئے ہین یعنے ایک کنوے پر پہر پانی کہینچا ابوبکر نے ایک یا دو ڈول اور اُنکے کہینچنے مین ضعف ہے اور اللہ تعالےٰ بخشیگا اُنکو پہر کہڑے ہوئے عمر اور کہینچا اُنہون نے وہ ڈول بہت بڑا ہوگیا پہر نہ دیکہا مین نے کسی پہلوان کو کہ کام کرے مثل اُسکے کام کرنیکے یہانتک کہ جگہہ پکڑی لوگون نے اپنے آرامگاہ مین یعنے بخوبی سیراب ہوگئی **ف** اسباب مین ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہی غریب ہے ابن عمر کے روایت سے **مترجم** اس حدیث مین اشارہ ہے خلافت کیطرف خلفائے راشدین یعنے شیخین کے قولہ کہینچا ابوبکر نے ایک یا دو ڈول یعنے خلافت اُنکے ایک یا دو سال ہے چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا کہ خلافت اُنکی دو سال اور تین ماہ تہی قولہ اور اُنکے کہینچنے مین ضعف ہے اشارہ ہے کہ اُنکے ایام مین اضطراب اور ارتداد واقع ہوگا یا اشارہ ہے لین اور مدارات اور قلت سیاست کے طرف یا اجرائی امور سلطنت کا تامل و توانی کے ساتہ قولہ اور اللہ تعالےٰ بخشیگا یعنے ارتداد امت وغیرہ اُنکے منصب عالی مین کچہہ نقصان نہ پہونچائیگی اور امر خلافت مین مخل نہونگے بلکہ عنایات الٰہیہ تائیدات غیبیہ اُسکی مکافات کریگی اور غرب بڑا ڈول ہے اور ڈول کہ پانی پلانیکا فاستحالت غربا یعنے مستحیل ہوگیا اور بدلگیا چہوٹا ڈول بڑے سے قولہ نہ دیکہا مین نے کسی پہلوان کو الخ اسمین اشارہ ہے تعظیم دین کا اور اعلائے کلمۃ اللہ کا اور کثرت فتوحات اور فتح کنوز و خزاین اور جمع رجال اور نصب قتال کا جو حضرت عمر کے زمان فیض توامان مین

منصۂ ظہور پر آیا کہ اثر آپکی حسن سعی اور خوبی عزم اور صحت نیت اور جہد کثیر کا مشارق الارض سے مغارب تک پہونچا اور عبقری کی معنی رجل قوی شدید القوۃ قولہ ضرب الناس بعطن عطن اونٹوں کے بٹہانے کی جگہہ مراد اس کلمہ سے یہ ہے کہ لوگ یہان تک سیر ہوئے اور اپنے اونٹوں کو آسودہ کیا کہ کسیکو حاجت نہین رہی پانی کی اور بٹہا دیا اونٹوں کو اُنکے معاطن مین اور کہول دیا اپنے رحال کو بسبب فراغت حال اور بشاشت بال کے اور مقصود اس سے کمال سیرابی ہے الغرض اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کو خواب مین پانی پلاتے دیکہے تو تعبیر اُسکی فیضان علوم ہے اور ایصال منافع دینیہ اور انتشار سنن نبویہ اور ترویج حسنات اور تشیید واجبات اور اجرائی احکام اور اقامت حدود وغیر ذلک من الامور التی ظہرت فی زمان الخلافۃ علی ایدی الخلفاء الراشدین رضی اللہ عنہم اجمعین عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْیَا النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ اِمْرَاَۃً سَوْدَاءَ ثَائِرَۃَ الرَّاْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ حَتّٰی قَامَتْ بِمَهْیَعَۃَ وَهِیَ الْجُحْفَۃُ فَاَوَّلْتُهَا وَبَاءَ الْمَدِیْنَۃِ یُنْقَلُ اِلَی الْجُحْفَۃِ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ روایت کرنے لگے وہ خواب سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکہا مین نے ایک عورت سیاہ فام کو بکہری ہوئی بال سر کے نکلی مدینہ سے یہانتک کہ ٹہیر گئی مہیعہ مین اور وہ نام ہے جحفہ کا کہ وہ بستی ہے سو تعبیر کی مین نے اُسکی کہ وہ وبا ہے مدینہ کی کہ چلی جاویگی جحفہ مین ف یہ حدیث صحیح ہی غریب ہے مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت سیاہ فام کی تعبیر وبا ہے یا اور کوئی بلائی عام کہ جس سے اکثر خلایق متضرر ہوں جیسے ظلم حکام کا جفا قضاۃ کی جور کسی قوم کا چنانچہ حدیث مین آیا ہے اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ پس ظلم بصورت زن سیاہ فام ظاہر ہوتا ہے خواب مین یا وہ کثرت ہے ذنوب کی اور حجاب ہے لینے نفوس پر غرض تاریکی اور سیاہی مشعر ہی ذنوب وعیوب سے اور معبر ہے جور وجفا سے جیسے کہ انوار اور بیاض معبر ہے طاعت وسعادت سے و معبر با قبال ودولت اور نور معبر ہے بعلم وفہم وصفائی ذہن وصفائی باطن اور ظلمت وسیاہی معبر ہے بکدورت طبع وقساوت قلب وجہل وحمق وعقاید خبیثہ وارتکاب بدع وغیر ذلک عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ لَا تَکَادُ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ تَکْذِبُ وَاَصْدَقُهُمْ رُؤْیَا اَصْدَقُهُمْ حَدِیْثًا وَالرُّؤْیَا ثَلٰثٌ اَلْحَسَنَۃُ بُشْرٰی مِنَ اللّٰہِ وَالرُّؤْیَا یُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِهَا نَفْسَہٗ وَالرُّؤْیَا تَحْزِیْنٌ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ رُؤْیَا یَکْرَهُهَا فَلَا یُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا وَلْیَقُمْ فَلْیُصَلِّ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یُعْجِبُنِی الْقَیْدُ وَاَکْرَهُ الْغُلَّ اَلْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّیْنِ قَالَ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّۃِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانہ مین جہوٹ نہو گا رویا مومن کا یعنے جو دیکہیگا وہی وقوع مین آویگا اور سب سے زیادہ سچا خواب اُسکا ہے جسکی بات سچی ہے اور خواب تین ہین ایک اچہا خواب کہ بشارت ہے اللہ کیطرف سے اور ایک خواب وہ ہے کہ خیال کرتا ہے آدمی اپنے دلمین اور ایک خواب غم مین ڈالنا ہے شیطان کا پہر جب دیکہے کوئی تم مین سے ایسے خواب کو کہ مکروہ رکہے اُسکو پس نہ بیان کرے اُسکو کسی سے اور چاہیے کہ اٹہہ کر نماز پڑہے کہا ابو ہریرہ نے پسند آتا ہی مجہی زنجیر کا دیکہنا اور بُرا لگتا ہے طوق کا دیکہنا اسلیے کہ زنجیر کا دیکہنا تعبیر اُسکی ثابت رہنا ہے دین مین کہا راوی نے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مومن کا ایک ٹکڑا ہے چہیالیس ٹکڑونمین کا نبوت کے ف اور روایت کی عبد الوہاب ثقفی نے یہ حدیث ایوب سے مرفوعًا اور روایت کی حماد بن زید نے ایوب سے موقوفًا مترجم تفصیل اسکی اوپر گذری عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنَّ فِیْ یَدَیَّ سِوَارَیْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَهَمَّنِیْ شَاْنُهُمَا فَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا کَاذِبَیْنِ یَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِیْ یُقَالُ لِاَحَدِهِمَا مُسَیْلِمَۃُ صَاحِبُ الْیَمَامَۃِ وَالْعَنْسِیُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکہا کہ میرے دونو ہاتہوں مین دو کنگن ہین سونیکے پس فکر مین ڈالدیا مجہکو اُنکے حال نے سو وحی بہیجی گئی مجہپر یعنے خواب ہی مین کہ پہونک دو ان دونوں کو سو پہونک دیا مین نے اُنکو سو وہ دونوں اُڑ گئے پہر تعبیر دی مین نے اُن دونو کی ساتہ دو جہوٹوں کے کہ نکلینگے بعد میرے کہ ایک کو اُنمین سے مسلمہ کہتے ہین وہ نکلیگا یمامہ سے اور دوسرا عنسی کہ ہی خروج اُسکا صنعا مین سے ف یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے مترجم اس حدیث مین دلالت ہے اسپر کہ دیکہنا زیور کا جو ممنوع ہی مرد کو اپنے بدن پر تعبیر اُسکی کسیکا تہمت باندہنا اور جہوٹ لگانا اور طوفان باندہنا ہی اور دور ہونا اُسکا اُتارنا اُس تہمت سے بچنا ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ اللَّیْلَۃَ ظُلَّۃً یَنْطِفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ وَرَاَیْتُ النَّاسَ یَسْتَقُوْنَ بِاَیْدِیْهِمْ فَالْمُسْتَکْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَرَاَیْتُ سَبَبًا وَّاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ فَاَرَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخَذْتَ بِهٖ فَعَلَوْتَ ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ بَعْدَکَ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَہٗ رَجُلٌ بَعْدَہٗ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ فَقُطِعَ بِهٖ ثُمَّ وُصِلَ لَہٗ فَعَلَا بِهٖ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ وَاللّٰہِ

حضرت ابوبکر صدیق کا خواب کی تعبیر بیان کرنا اور حضرت کا سکوت

لَتَدَعَنِّي أَعْبُرُهَا فَقَالَ اعْبُرْهَا فَقَالَ أَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا مَا يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَهُوَ الْقُرْآنُ لِينُهُ وَحَلَاوَتُهُ وَأَمَّا الْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ فَهُوَ الْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ فَأَخَذْتَ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللَّهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ بَعْدَكَ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بَعْدَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوصَلُ فَيَعْلُو بِهِ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ لَتُحَدِّثَنِّي أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَ أَقْسَمْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ لَتُخْبِرَنِّي مَا الَّذِي أَخْطَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ ابوہریرہ بیان کرتی تہی کہ ایکمرد آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا مینے دیکہا آجکی رات ایک چہتا کہ ٹپکتا ہی اُس سے گہی اور شہد اور دیکہا مینے لوگونکو کہ وہ پیتی ہین اپنے ہاتہونمین لیکر پہر انمین بہت پینے والی بہی ہین اور تہوڑے پینے والی بہی اور دیکہی مینے ایک رسی لٹکتی ہوئی آسمان سے زمین تک سو دیکہا مینے آپکو یا رسول اللہ کہ پکڑا آپنے اُسکو اور چڑہ گئے آپ پہر پکڑا آپکے بعد ایک اور آدمی نے اور وہ بہی چڑہ گیا پہر اسکے بعد ایک اور آدمی نے پکڑا اُس رسی کو اور وہ بہی چڑہ گیا پہر پکڑا اُسکو ایک اور مرد نے پس ٹوٹ گئی وہ اور پہر جوڑ دی گئی اُسکے لئے پہر وہ بہی چڑہ گیا سو عرض کی ابوبکر نے اے رسول اللہ کے میرے ماں باپ فدا ہین آپ پر قسم ہے اللہ کی آپ مجہے رخصت دین کہ مین تعبیر کہون اُسکی سو فرمایا آپ نے اچہا تعبیر کہو اُسکی سو کہا ابوبکر نے وہ چہتا تو اسلام ہے اور گہی اور شہد جو ٹپکتا ہے وہ قرآن ہے کہ نرمی اور شیرینی اُسکی گہی اور شہد سی مناسبت رکہتی ہے اور بہت پینے والے اور تہوڑے پینے والے سے مراد قرآن کے بہت سیکہنے والے اور کم سیکہنے والے ہین اور وہ رسی جو آسمان سے زمین تک لٹک رہی ہے پس وہ حق ہے کہ جس پر آپ ہین اور پکڑا اُس حق کو آپنی اور چڑہا دیگا آپکو اللہ تعالے یعنے آپ مقبوض ہونگے حالانکہ ثابت ہونگے اُسی حق پر پہر لیگا اور تمسک کریگا یعنے خلیفہ ہوگا آپکے بعد اُسی حق پر ایکمرد دوسرا اور چڑہ جاویگا وہ بہی یعنے اعلے علیین کو پہر لیگا ایک مرد دوسرا اور چڑہ جاویگا وہ بہی پہر لیگا اُس حق کو ایک مرد تیسرا اور ٹوٹ جاویگا وہ یعنے اُسکی خلافت مین کچہہ رخنہ واقع ہوگا پہر جوڑ دیا جاویگا اُسکے لئے یعنے مکافات اُس رخنہ کی ہو جاویگی پہر چڑہ جاویگا وہ بہی یا اور یہ تعبیر تمام ہوئی پہر عرض کی ابوبکر نے ای رسول اللہ کے خبر دیجیے مجہکو کہ ٹہیک کہی مینے یہ تعبیر خواب کی یا خطا کی مینے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹہیک کہی تمنی کچہہ اور خطا کی تم نے کچہہ عرض کی ابوبکر نے قسم دیتا ہون مین آپکو فدا ہین آپ پر میرے ماں باپ ای رسول اللہ کے خبر دیجیے مجہے کیا خطا کی مین نے فرمایا آپنے مت قسم دو **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** قولہ ایک چہتا مشابہ بدلی کے اور لغت مین ظلۃ اُس چیز کے تئین کہتے ہین کہ جو کچہہ ڈہانپے اور جسکی سایہ مین آدمی ہو جاوے چنانچہ بعضے اہل شرح نے اسکا ترجمہ بدلی کیا ہے یعنے ایک ٹکڑا بدلی کا دیکہا کہ اُسمین سے شہد وغیرہ ٹپکتا ہے قولہ ٹہیک کہی تمنے کچہہ اور خطا کی تمنے کچہہ اسمین اختلاف ہے علما کا کہ مراد اُس خطا سی کیا ہے سو ابن قتیبہ اور بعضون نے کہا کہ مراد اُس سے یہ ہی کہ ٹہیک کہی تمنی تعبیر خواب کی مگر بغیر میری اجازت کی جو کہی خطا ہوئی اور اس معنی کو بعضون نے فاسد کہا ہی اسلئے کہ حضرت نے اُنکو اجازت دی تہی اور فرمایا تہا اعبر بلکہ مراد اُس سے یہ ہے کہ ترک کی تمنے تعبیر بعض چیز کے چنانچہ خواب دیکہنے والی نے دیکہا تہا کہ ٹپکتا ہے اُسمین سے گہی اور شہد اور تعبیر دی تمنے فقط قرآن سے حالانکہ ضرور تہا کہ قرآن و حدیث کہتے کہ تعبیر دونون کی آ جاتی گہی اور شہد سے اور اسی طرف اشارہ کیا طحاوی نی اور بعضون نے کہا کہ فرمائش کرنا حضرت صدیق کا یا قسم دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی خطا تہی انتہی ما فی النووی **فقیر** کہتا ہی غلطی اتنی تہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اُسکی تعبیر تفویض نکی اور خود اُسکی متکفل ہوے حالانکہ اگر زبان فیض ترجمان سے اُسکی تعبیر بیان ہوتی علم اُسکا یقینی ہوتا ظنی و اجتہادی اور جو بشارت خلافت آپکے بیان سے حاصل ہوتی وہ زیادہ موجب اثبات فضیلت اور سبب اطمینان اُمت ہوتی فقط اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابرار قسم کا جب ہی ضرور ہے کہ اُسکے ابرار مین کچہہ مفسدہ نہو اور درصورتیکہ اُسمین کچہہ مفسدہ متصور ہو ابرار اُسکا کچہہ ضرور نہین جیسے کہ ابرار نکیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کی قسم کا اور شاید کہ مفسدہ وہی تہا جو کہ جانا اُسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رسی کے ٹوٹنے سے کہ ظہور اُسکا حضرت عثمان کے واسطے ہوا اور اسی حدیث سی معلوم ہوا جواز تعبیر کا اور یہ کہ عابر مصیب و خاطی ہوتا ہے اور قاضی عیاض نے کہا جسنے اُتنا کہا کہ قسم کہاتا ہون مین اُسپر کفارہ نہین جیسا کہ ابوبکر نے کہا مگر قاضی عیاض نے جو یہ کہا ہے عجب ہے اسلئے کہ صحیح مسلم کے جمیع نسخون مین والله ہوا ہے کہ ابوبکر نے کہا والله یا رسول اللہ لتحدثنی اور یہ صریح یمین ہے انتہے عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى بِنَا الصُّبْحَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ وَقَالَ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رُؤْيَا اللَّيْلَةَ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہ چکتی ہمکر ساتہ صبح کی متوجہ ہوتے آدمیون پر اور فرماتی آیا دیکہا ہے کسینے تم مین سے کوئی خواب آجکی رات **ف** یہ حدیث

حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے عوف اور جریر بن حازم سی اُنہون نے روایت کی ابی رجاسی اُنہون نے سمرہ سی اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی ایک قصہ طویلہ کی ساتہ اور ایسی ہی روایت کی ہے بندار نے یہ حدیث وہب بن جریر سے مختصر ا**مترجم** آپکا پوچہنا خواب کو تعبیر دینے کے واسطے تہا پہر جب کوئی صحابی کوئی خواب بیان کرتا آپ اُسکی تعبیر ارشاد فرماتے اور قصہ اس حدیث کا مطولاً بخاری مین مذکور ہے یہان بخوف تطویل ذکر نکیا معلوم کرنا چاہئے کہ تعبیر رویا کی کبھی قرآن سے ہوتی ہے کبھی حدیث سی اور کبھی اُن امثلہ سے جو زبان زد خلایق مین قرآن سے مثلاً تعبیر بیض یعنے انڈیکے عورتون سے بدلیل قولہ تعالے کَاَنَّهُنَّ بَیْضٌ مَّکْنُوْنٌ اور تعبیر پتہر کے قسوت قلوب سے جیسے قول اللہ تعالی ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُکُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِکَ فَهِیَ کَالْحِجَارَةِ الآیۃ اور تعبیر لحم کے غیبت سے جیسے قول اللہ تعالے کا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ الآیۃ اور تعبیر مفاتیح کی خزانون سے جیسے قول اللہ تعالے کا وَاٰتَیْنٰهُ مِنَ الْکُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓءُ بِالْعُصْبَةِ اُولِی الْقُوَّةِ اور تعبیر سفینہ کے نجات سے جیسے قول اللہ تعالے فَاَنْجَیْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِیْنَةِ اور فَاَنْجَیْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِی الْفُلْکِ اور تعبیر دخول ملک کے دار یا بلدہ یا محلہ مین ساتہ فساد اور خرابی اور بربادی اُس دار و بلد کے جیسے قول اللہ تعالے کا اِنَّ الْمُلُوْکَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً اور تعبیر لباس کے ساتہ عورتون کے اگر نائم مرد ہو اور ساتہ مردون کے اگر نائم عورت ہو جیسے قول اللہ تعالی کا هُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ اور مروی ہے ابن سیرین سی کہ آیا اُنکے پاس ایک مرد اور اُسنے کہا مین نے خواب مین دیکہا کہ مجہے کوئی پکارتا ہے پس دیکہا اُسکی طرف ابن سیرین نے اور کہا کہ تیرا ہاتہ کاٹا جائیگا پہر آیا دوسرا شخص اور اُسنے یہی خواب کہا آپنے اُسکی طرف دیکہکر کہا کہ تجہے حج نصیب ہوگا انشاء اللہ تعالے پہر پوچہی لوگون نے علت اُسکی فرمایا اُنہون نے دیکہی مین نے پہلے شخص کے چہرہ مین علامت فسق کے پس یاد کیا مین نے قرآن کی اس ندا کو فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُهَا الْعِیْرُ اِنَّکُمْ لَسٰرِقُوْنَ اور دیکہی مین نے دوسرے مین سیما صالحین کی پس یاد کی مین نے ندا قرآن کی وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ پس ویسا ہی واقع ہوا جیسے تعبیر دی تہی اسیطرح تعبیر اکل نار کی ساتہ اکل مال یتیم کے لقولہ تعالے اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا اور تعبیر عدم الریح کے ساتہ سلطان جائر قوی کے اور برق کے ساتہ خوف کے مسافر کے لئی اور ساتہ طمع کے مقیم کے لئی چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے وَهُوَ الَّذِیْ یُرِیْکُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وغیرذلک اور تعبیر حدیث سے جیسے غراب کے رجل فاسق سے کہ حدیث مین اُسکو حضرت نے فاسق فرمایا ہے اور فارہ کی زن فاسقہ سی اور ضلعے کی عورت سے کہ حدیث مین آیا ہے کہ عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے اور آستان در کے ساتہ بیوی کے چنانچہ مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ بدل دو آستان در اپنا اور مراد اُس سے بیوی کا بدلنا تہا اور امثلہ متعارفہ سی جیسے لمبی ہاتہ والا مرد سخی ہے اور لمبی ہاتہ والی عورت سخیہ ہے اسلئے کہ عرب کہتا ہے ہذا طول منک باعًا و یدًا پہر امثلہ میں جس ملک کا خواب دیکہنے والا ہو اُس ملک کے امثلہ کا اعتبار ہے اور تعبیر تملیق جاریہ کی عمل صالح سے اور ذبح بقر کی کثرت مقتولین سے اور امرأۃ سودا کی وبا سے اور انقطاع صدر سیف کے مومنون کے مقتول ہونے سے احادیث صحیحہ سے بروایت بخاری ثابت ہے اور علم تعبیر رویا علوم انبیا سے ہی وہذا آخر ما اردنا ایرادہ فی ہذا المقام واللہ الملک العلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَبْوَابُ الشَّهَادَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہین شہادات کے جو وارد ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

مترجم شہادات جمع ہے شہادت کے اور شہادت اور شہود اور مشاہدت اصل مین بمعنے حضور اور ادراک بصر کے ہے اور کبھی اطلاق ہوتا ہے اسکا اوپر علم یقینی کے جو حاصل ہو ساتہ بصیرت کے اور کبھی آتا ہے بمعنی خبر قاطع کے کہ صادر ہو ساتہ موافقت قلب کے اور شریعت مین خبر دینا ساتہ حق غیر کے جو ہو اوپر دوسرے کے جیسا کہ اقرار اخبار ہے ساتہ حق غیر کے اوپر اپنے اور دعوے اخبار ہے ساتہ حق اپنے کی اوپر غیر کے اور بعضون نے شہادت کے تعریف مین کہا ہے ہی الاخبار عند الحاکم بما یعتقد الانسان اور گواہ کو شاہد کہتے ہین اور شاہد ایک نام ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نامہای مبارک سے اور شہود اور شہدا اُسکی جمع آتی ہے اور اشہاد بہی اور شاہد بمعنے زبان اور فرشتہ اور روز جمعہ اور ثریا بہی وارد ہوا ہے اور شہود ناقہ آثار ولادت اُسکے خون وغیرہ ہے اور صلوۃ شاہد نماز مغرب شاہد زمین ہے اور احکام اُسکے ضمن احادیث مین مذکور ہونگے اور وجوب شہادت کا سبب درخواست ہے صاحب حق کی یا خوف ہے صاحب حق کے حق فوت ہونیکا اور شرائط شہادت بالاستیعاب اکیس ہین جنمین سے پانچ وجوب قبول کی ہین یعنے بلوغ اور حریت اور بصارت اور نطق اور عدالت اور شاہد کا محدود فی القذف نہونا اور اپنے ذات کے واسطی جر منفعت نکرنا اور دفع تاوان اپنی ذات سے نکرنا اور شاہد کا خصم و عدو نہونا پس شہادت وصی کے یتیم کے واسطے اور وکیل کی موکل کے واسطے درست نہین اور یاد ہونا مشہود بہ کا اور اگر شاہد متعدد ہون تو دونو نکا اتفاق ہونا اور یہ شرط عام مین ہے جمیع انواع شہادت مین اور جو بعض انواع

مخصوص ہین انہین سے اسلام ہے[13] اگر مشہود علیہ مسلم ہو اور ذکورت[14] حد و قصاص مین اور تقدیم[15] دعوے حقوق عباد مین اور موافقت[16] شہادت کی دعوے سے جسمین توافق شرط ہے اور قیام رائحہ شرب خمر کی شہادت مین مگر بعد مسافت سے اور اصالۃً[17] ادائی شہادت کرنا حدود و قصاص کے شہادت مین اور حضور اصل کا متعذر ہونا شہادت علی الشہادت مین سو یہ ادائی شہادت کے منشروط شرطین ہین اور مکان[18] شہادت یعنے مجلس قضا اور عقل[19] و بصارت یہ دونو تو تحمل اور ادا دونو مین شرط ہے اور معاینہ[20] مشہود بہ فقط تحمل کے شرط ہے نہ ادا کی تو یہ سب بیس شرطین ہوئین کذا فی الطحاوی اور امتیاز کرنا سماعت سے جو بہ تسامع ثابت ہوتی ہے اکیسوین شرط ہے **عن** زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَآءِ الَّذِیْ يَاْتِیْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَهَا **ترجمہ** روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا خبر دون مین تمکو بہترین گواہون کی بہترین گواہ وہ مین جو گواہی دیوے قبل سوال کے **ف** روایت کی ہم سے احمد بن حسن نے انہون نے عبد اللہ بن مسلمہ انہون نے مالک سے یہ حدیث اور کہا ابن ابی عمرہ نے یہ حدیث حسن ہے اور اکثر آدمیون نے کہا ہے عبد الرحمن بن ابی عمرہ اور اختلاف کیا مالک پر اس حدیث کے روایت کرنے مین سو روایت کے بعضون نے ابی عمرہ سے اور بعضون نے ابن ابی عمرہ سے اور وہ عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری ہین اور یہ صحیح ہی نزدیک ہمارے اسواسطے کہ ایسا ہی مروی ہوا ہے مالک کے روایت کے سوا اور روایتون مین بہی یعنے روایت ہے عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری سے وہ روایت کرتے ہین زید بن خالد سے اور مروی ہوا ہے ابی عمرہ کہ وہ روایت کرتے ہین زید بن خالد سے اسحدیث کے سوا اور وہ بہی صحیح ہی اور ابو عمرہ مولی ہین زید بن خالد جہنی کے اور انکی ایک حدیث ہے کہ جسمین ذکر ہے غلول کا اور مروی ہی وہ ابی عمرہ سے **مترجم** قولہ بہترین گواہون کے وہ ہین کہ گواہی دیوے قبل سوال کے مراد اس سے وہ شخص ہے کہ صاحب حق نجانتا ہو کہ یہ میرا اثبات حق کا گواہ ہی پس اس صورت مین صاحب حق اسکو طلب نکر سکیگا تو اسکو بغیر طلب کے گواہی دینا موجب ثواب ہے کہ اسکا حق تلف نہو پس کچھہ منافات نرہی حدیث مذکور مین اور حدیث یاتی قوم یشہدون ولا یستشہدون مین اور بعضون نے کہا مراد اس حدیث سے گواہان کاذب ہین اور بعضون نے کہا حدیث باب سے مراد ہے امانت اور ودیعت کی گواہی کہ اسے کوئی نجانتا ہو سو اس گواہ کے اور بعضون نے کہا حدیث باب خاص ہین اور حدیث یاتی قوم عام ہے **عن** زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ الشُّهَدَآءِ مَنْ اَدّٰى شَهَادَتَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَهَا **ترجمہ** اسکا اوپر کے حدیث کی مانند ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَّلَا خَائِنَةٍ وَّلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَّلَا مَجْلُوْدَةٍ وَّلَا ذِیْ غِمْرٍ لِّاَخِيْهِ وَلَا مُجَرَّبِ شَهَادَةٍ وَّلَا الْقَانِعِ اَهْلَ الْبَيْتِ لَهُمْ وَلَا ظَنِيْنٍ فِیْ وَّلَآءٍ وَّلَا قَرَابَةٍ قَالَ الْفَزَارِیُّ الْقَانِعُ التَّابِعُ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جایز نہین اور مقبول نہین شہادت خاین مرد کی اور نہ عورت کی جو خیانت کرنیوالی ہو اور نہ اسکی جسکو پڑ چکی ہو حد خواہ مرد ہو یا عورت اور نہ عداوت رکہنے والا اپنے بہائی سے یعنے دشمن کے گواہی دشمن پر اور نہ اسکی گواہی کہ جسکی ایک گواہی جہوٹی آزما چکے ہین اور نہ گہر کے قانع کی اور نہ تہمت زدہ کی جو جہوٹ کے سانہ مشہور ہو چکا ہے ولا مین یا قرابت مین فزاری نے کہا قانع اہل بیت سے مراد ہے تابع کسی کے گہر کا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر یزید بن زیاد دمشقی کے روایت سے اور یزید ضعیف ہین حدیث مین اور یہ حدیث معلوم نہین ہوتی کسیکے روایت سے کہ اسنے زہری سے روایت کی ہو سوا انکے اور اس باب مین عبد اللہ بن عمرو سے بہی روایت ہے اور نہین جانتے ہم مراد اس حدیث کے اور ہمارے نزدیک یہ قبیل اسنادسے بہی صحیح نہین اور عمل اہل علم کے نزدیک یون ہے کہ شہادت قریب کے جایز ہے قریب کے واسطے اور اختلاف ہے اہل علم کا شہادت مین والد کے ولد کے لئے اور شہادت مین ولد کے والد کے لئے سو اکثر اہل علم نے کہا جایز نہین شہادت اولاد کی والد کے لئے اور نہ شہادت والد کی اولاد کے لئے اور بعض اہل علم نے کہا کہ جایز ہے شہادت والد کے ولد کو اور اسیطرح شہادت ولد کی والد کو اگر عدل ہون اور جایز ہے شہادت بہائی کی بہائی کے واسطے اسمین کچھہ اختلاف نہین اور اسیطرح اور قرابت والونکی آپسمین اور شافعی نے کہا کسیکی شہادت کسی پر جایز نہین جب ان دونو مین عداوت ہو اگرچہ شاہد عدل بہی ہو اور گئے ہین وہ عبد الرحمن کی روایت کیطرف کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلا مروی ہے کہ فرمایا آپنے لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ ذِیْ حِنَةٍ یعنے جایز نہین گواہی صاحب عداوت کی اور یہی مراد ہے اس حدیث کی جسکا متن اوپر مذکور ہوا کہ فرمایا اسمین آنحضرت نے کہ جایز نہین ہے شہادت ذی غمر یعنے صاحب عداوت کی **عن** اَبِیْ بَكْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ

ترجمہ روایت ہے ابی بکرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو بڑے سے بڑے گناہ کی بولی ہان یا رسول اللہ کہا شریک کرنا ساتھ اللہ کی اور نا راض کرنا والدین کا اور گواہی جہوٹی یا بات جہوٹی کہا راوی نے پہر فرماتے رہی حضرت یعنے شہادت زور کو بار بار یہانتک کہ کہا ہمنے کاش کہ آپ چپ ہوتی **ف** یہ حدیث صحیح ہے

عن ايمن بن خريم ان النبي صلى الله عليه وسلم قام خطيبا فقال ايها الناس عدلت شهادة الزور اشراكا بالله ثم قرا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور **ترجمہ** روایت ہے ایمن بن خریم سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے خطبہ پڑہنے کو سو کہا اے آدمیون برابر کی گئی ہے جہوٹی گواہی اشراک باللہ کیساتہ پہر پڑہے یہ آیت رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فاجتنبوا الرجس یعنے بچو تم نجاست سے اوثان کی اور بچو تم جہوٹی بات سے **ف** اس حدیث کو نہین جانتے ہم مگر سفیان بن زیاد کی روایت سے اور اختلاف کیا ہے اس حدیث کی روایت کرنمین سفیان بن زیاد سے اور ایمن بن خریم کو ہم نہین جانتے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سماع ہوئے

عن عمران بن حصين قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثلاثا ثم يجيء قوم من بعدهم يتسمنون ويحبون السمن يعطون الشهادة قبل ان يسئلوها **ترجمہ** روایت ہے عمران سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہے بہتر سب زمانون کے لوگون سے میرے زمانہ کی لوگ ہین پہر جو انکے بعد ہون پہر جو انکے بعد ہون یہہ فرمایا آپنے تین بار پہر آویگی ایک قوم انکے بعد کہ موٹا ہونا چاہینگے اور دوست رکہینگے موٹا ہونیکو ادا شہادت کو موجود ہونگے قبل درخواست کے **ف** یہ حدیث غریب ہے روایت اعمش عن علی بن مدرک اور اصحاب اعمش نے اس سند سے روایت کی ہی عن الاعمش عن ہلال بن یساف عن عمران بن حصین چنانچہ روایت کی ہمسے ابو عمار نے انہون نے وکیع سی انہون نے اعمش سے انہون نے ہلال بن یساف سے انہون نے عمران بن حصین سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور یہ صحیح تر ہے محمد بن فضیل کی حدیث سے اور اس حدیث سی بعض اہل علم کے نزدیک وہ شاہد مراد ہین کہ بغیر سوال کے جہوٹی گواہی دین چنانچہ محدثین نے کہا ہے کہ یہ لفظ جو حضرت سے مروی ہین شهادة احدهم من غير ان يستشهدوا بیان اسکا عمر بن خطاب کی حدیث مین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب زمانون سے بہتر میرے زمانیکے لوگ ہین پہر جو انکے بعد ہون پہر جو انکے بعد ہون پہر ظاہر ہو جاویگا جہوٹ یہانتک کہ گواہی دیگا آدمی اور گواہی طلب نکیجاویگی اُس سے اور قسم کہانے لگیگا آدمی قبل اسکے کہ قسم لیجاوے اُس سے اور یہ جو حضرت نے فرمایا ہے کہ بہترین شہداء وہ ہین کہ قبل درخواست کے گواہی دیوین مراد اس سے یہہ ہی کہ جب درخواست کرے صاحب حق فوراً گواہی دینے کو حاضر ہون اور حیلہ و حوالہ نکرین یہہ نہین کہ بغیر بلائی دوڑین یہہ تطبیق ہے اُن حدیثون مین نزدیک بعض اہل علم کے **مترجم** مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے ایک وجہ تطبیق یہہ ہی بیان فرمائی ان حدیثون مین اور وجوہ تطبیق اسکے ہم اوپر ذکر کر چکے ہین فقط

بسم الله الرحمن الرحيم ابواب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہین زہد کے جو وارد ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی **مترجم** زہد بالفتح لغت مین بمعنے قدر وارد ہوا ہے چنانچہ عرب کہتا ہے خذ زہد ما یکفیک ای قدر ما یکفیک اور زہد بالضم بے رغبتی اور طیب کسب اور قصر امل اور زہد بفتحتین زکوۃ اور زاہد بے رغبتی کرنیوالا اور زاہد بن عبد اللہ اور ابو زاہد نام ہے دو بڑے محدثونکا اور زہاد وہ زمین کہ بغیر آب کثیر رواں نہو اور زہید ہر چیز سے تہوڑیکو کہتے ہین اور زہد فیہ یعنے بے رغبتی کی اُس چیز سے اور اُسی سے ہے قول اللہ تعالی کا وكانوا فيه من الزاهدين یعنے بے رغبتی کرنیوالے تہے یوسف سے بہائی اُنکے اور تزہید کسیکو زہد پر برانگیختہ کرنا (منتہے الارب) اور اصطلاح شرع مین زہد بے رغبتی کرنا ہے دنیائی فانی سے واسطے حصول نعماء باقیہ اُخروی کے اور یہ ادنے درجہ ہے اور بے رغبتی کرنا غیر خدا سے واسطے تحصیل وصال آلہی اور قرب اُسکے کے اور یہ اعلے درجہ ہے اور ترک کرنا ہے حظ نفس کا باختیار خود اور وہ مرکب ہے حال اور علم اور عمل سے مُراد حال سے رغبت قلبی کا پہیرنا ہے ایک ادنی چیز سے طرف اعلی چیز کے پس جس طرف سے پہیرا ہے اُسکو مرغوب عنہ کہتے ہین اور مزہود فیہ اور جدہر پہیرا ہے اُسے مرغوب فیہ کہتے ہین اور مزہود لہ تو ضرور ہوا کہ جسطرف سے دلکو پہیرا ہے وہ بہی مرغوب شئی ہو من وجہ ورنہ یہہ پہیرنا زہد نکہلائیگا جیسا کہ تارک حجر و تراب کا زاہد نکہلائیگا برخلاف تارک دراہم و دنانیر کے اور شرط مرغوب فیہ کے یہ ہے کہ بہتر ہو اُسکے نزدیک مرغوب عنہ سے اسلئے کہ بائع اقدام نہین کرتا بیع پر جبتک کہ نہین سمجہہ لیتا کہ ثمن بہتر ہے مبیع سے پس وہ کہا جاتا ہے باعتبار مبیع کے زاہد اور باعتبار ثمن کے راغب اسی طرح کہا جاتا ہے زاہد کو زاہد باعتبار دنیا کے اور راغب باعتبار عقبے کے یا زاہد کہا جاتا ہے باعتبار ماسوا کے اور راغب باعتبار مولی کے اور مراد علم سے اسقام ہین وہ علم ہے کہ مثمر ہووے اس حال کا جو اوپر مذکور ہوا

اور وہ یہ ہے کہ شئے متروک کو حقیر جانے باعتبار شئے ماخوذ کی اور جبتک یہ علم حاصل نہو وہ حال حاصل نہین ہوتا جیسے بایع جب تک کہ ثمن کو مبیع سے بہتر نہ سمجھ لے تبتک
ترک مبیع اور اخذ ثمن جایز نہین کہتا اسیطرح جس شخص نے بخوبی جان لیا کہ دنیا فانی ہے بمنزلہ برف کی اور عقبی باقی اور بہتر ہے بمنزلہ دراہم اور دنانیر کے پس اُسکو بدلنا برف کا
دنیا سے دشوار نہین خصوصًا ایسے حال مین کہ برف دہوپ مین گہلتی ہو اور قیمت نہ لگتی لاگت بھی ملتی ہو اور مشتری اُسکا امین ہو اور خازن برف خائن پس
یہ علم جب درجۂ یقین کو پہونچتا ہی حالت مذکورہ کو کمال قوت دیتا ہے اور واقع مین دنیا برف سے جلد فانی ہونیوالی ہے اسلئے کہ وہ تو فقط گرمی مین گہلتی ہی اور
گرمی جاڑے برسات بلکہ دن اور رات معرض زوال مین ہے اور عقبی دراہم و دنانیر سے ہزار درجہ اولی اسلئے کہ یہ بھی فانی ہین اگرچہ برف سے فنا انکی متاخر ہو بخلاف عقبی کے
کہ ابدالاباد بہی اور فنا و زوال کا ہرگز اُسمین مجال نہین اور مراد عمل سے ترک مطلق ہے اور بدل دنیا اُس چیز کا جو ادنی ہے اور لے لینا اعلی کا اُسکے عوض مین اسیطرح زہد
واجب کرتا ہے مزہود فیہ کے ترک کو بالکلیہ اور وہ ساری دنیا ہے مع اسباب اور متعلقات اور مقدمات اپنے کے پس نکالدیو اپنے دل سے محبت اُسکی تمام ہا اور داخل کرے
اُسکے عوض مین محبت طاعات وعبادات کے اور اتباع سنن اور رضا کے اور نکالدے اُس چیز کو ہاتہ سے اور آنکہ سے جیسے نکالدیا ہے دل سے اور مشغول کرے چشم و دل کو
وظائف طاعات مین جیسا کہ مشغول تہے پہلے دنیا کی لذات مین اور مستبشر ہو اس بیع و بدل کے ساتہ (کذا ذکر الغزالی) اور باقی احکام زہد کے ضمن احادیث مین مذکور　صحت اور فراغت کی قدردانی
ہونگے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعمتان مغبون فیہما کثیر من الناس الصحۃ والفراغ **ترجمہ** روایت
ابن عباس سے ہے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو نعمتین ہین کہ ہوئے ہین اُن مین بہت سے لوگ ایک تندرستی دوسرے فراغت **ف** روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہون
نے یحیی سے اُنہون نے عبداللہ بن سعید سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے ابن عباس سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی مانند اسکے اسباب مین انس بن مالک سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح
ہے روایت کیے یہ کئی لوگون نے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند سی اور مرفوع کیا اُسکو اور موقوفًا روایت کیے بعضون نے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند سی **مترجم** یعنی ان دونون
نعمتون کے اکثر لوگ قدر نہین جانتی اور قدردانی نہین کرتے حالانکہ لازم ہے کہ تندرستی کو قبل مرض کے اور فراغت کو قبل شغل کے غنیمت جانین **عن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یاخذ عنی ہؤلاء الکلمات فیعمل بہن او یعلم من یعمل بہن فقال ابو ہریرۃ قلت انا　پانچ باتون کا بیان
یا رسول اللہ فاخذ بیدی فعد خمسا وقال اتق المحارم تکن اعبد الناس وارض بما قسم اللہ لک تکن اغنی الناس واحسن الی جارک تکن
مؤمنا واحب للناس ما تحب لنفسک تکن مسلما ولا تکثر الضحک فان کثرۃ الضحک تمیت القلب **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے کون شخص یاد کرتا ہے مجہ سے سنکر یہ پانچ باتین پہر عمل کرتا ہے اُنپر یا سکہاتا ہے کسی ایسے شخص کو جو عمل کرے اُنپر سو کہا ابوہریرہ نے مین نے عرض کی کہ مین سیکہتا
ہون نہین یا رسول اللہ پس پکڑا آپنے ہاتہ میرا اور گن پانچ باتونکو اور فرمایا بچ تو حرام چیزون سے ہو جائیگا تو سب لوگون سے زیادہ عابد اور راضی رہ تو اللہ کی تقسیم پر ہو جاوے گا
سب لوگون سے زیادہ بے پروا اور احسان کر اپنے ہمسایہ پر ہو ویگا تو مومن اور دوست رکہہ لوگون کے لئی جو چیز کہ دوست رکہتا ہی تو اپنی لئی ہو ویگا تو مسلمان اور بہت
ہنسنا ہی کہ بہت ہنسنا مُردہ کرتا ہے دلکو **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر جعفر بن سلیمان کی روایت سے اور حسن کو سماع نہین ابی ہریرہ سے مطلق ایسا
ہی روایت ہی ایوب سے اور یونس بن عبید سے اور علی بن زید سے ان سب نے کہا کہ حسن کو ابی ہریرہ سے سماع نہین اور روایت کے ابو عبیدہ ناجی نے حسن سے یہ حدیث اور ٹہیرایا اسی
قول حسن کا اور نہین ذکر کیا اسمین کہ روایت ہے ابی ہریرہ سے وہ روایت کرتی ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب** ما جاء فی المبادرۃ بالعمل باب عمل خیر مین تاخیر　عمل خیر میں جلدی کرنے کا بیان
نکرنیکے بیان مین **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بادروا بالاعمال سبعا ہل تنظرون الا الی فقر منس او غنی
مطغ او مرض مفسد او ہرم مفند او موت مجہز او الدجال فشر غائب ینتظر او الساعۃ فالساعۃ ادہی وامر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نیکی کرنا ہو سات چیزون کے پہلے کر لو اسلئے کہ منتظر نہین ہو تم مگر محتاجی متحیر کرنیوالی کے یا غنا غافل کرنیوالی کے یا مرض مفسد
کے یعنی جو طاعت مین خلل ڈالے یا بڑہاپا عقل کو کہونیوالی کے یا موت جلد آنیوالی کے یا دجال کے پس شر غائب کا انتظار کیا جاتا ہے یا قیامت کے اور قیامت نہایت سخت
اور کڑوی ہی **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہین جانتے ہم اسے اعرج کی روایت سے کہ وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہون مگر محرز بن ہارون کی روایت سے اور
روایت کی معمر نے یہ حدیث اُس شخص سے کہ جسنے سنی سعید مقبری سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **باب** ما جاء فی ذکر الموت باب

موت کے ذکر میں **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا ذکر ھاذم اللذات یعنی الموت **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا
رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت کرو یاد لذتوں کی مٹانیوالی کو یعنی موت کو **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے **باب** **عن** عبد اللہ بن
بحیر انہ سمع ھانئا مولی عثمان قال کان عثمان اذا وقف علی قبر بکی حتی یبل لحیتہ فقیل لہ تذکر الجنۃ والنار فلا تبکی وتبکی من ھذا فقال
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان القبر اول منزل من منازل الاخرۃ فان نجا منہ فما بعدہ ایسر منہ وان لم ینج منہ فما بعدہ
اشد منہ قال وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رایت منظرا قط الا القبر افظع منہ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن بحیر سے کہ انہوں نے سنا ہانی سے جو مولے
تھے عثمان رضی اللہ عنہ کے کہا تھے حضرت عثمان کہ جب کھڑے ہوتے کسی قبر پر روتے یہانتک کہ تر ہو جاتی ریش مبارک انکی سو کہا انسے کسی نے یاد کرتے ہیں آپ جنت کو اور دوزخ
کو اور بیان فرماتے ہیں انکا اور نہیں روتے اور روتے ہیں آپ قبر کو دیکھکر کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قبر پہلی منزل ہے منازل آخرت سے سو اگر نجات
پائی اسکے ہول و عذاب سے کسی نے تو جو بعد اسکے ہے آسان ہے اس سے اور اگر نہ نجات پائی کسی نے اسکے ہول و عذاب سے تو جو بعد اسکے ہے سخت تر ہی اس سے اور کہا عثمان نے فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھے میں نے کوئی دیکھنے کی جگہہ قبر سے بڑھکر گھبراہٹ میں اور سختی میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر ہشام بن
یوسف کی روایت سے **باب** من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ باب ملاقات الٰہی کی آرزو میں **عن** عبادۃ بن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ **ترجمہ** روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دوست رکھے
اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو اللہ بھی دوست رکھتا ہے اسکی ملاقات کو اور جو مکروہ جانے اللہ عز وجل کی ملاقات کو اللہ بھی مکروہ جانتا ہے اسکی ملاقات کو **ف** اس باب
میں ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابی موسے اور انس سے بھی روایت ہے حدیث عبادہ کی صحیح ہے **باب** ما جاء فی انذار النبی صلی اللہ علیہ وسلم قومہ باب انذار
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے قوم کو **عن** عائشۃ قالت لما نزلت ھذہ الایۃ وانذر عشیرتک الاقربین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یا صفیۃ بنت عبد المطلب یا فاطمۃ بنت محمد یا بنی عبد المطلب انی لا املک لکم من اللہ شیئا سلونی من مالی ما شئتم **ترجمہ** روایت ہے
عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیۃ وانذر الایۃ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ڈرا دے تو اپنے ساتھیوں قرابت والوں کو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے اے صفیہ بیٹی عبد المطلب کے اور یہ پھوپھی ہیں آنحضرت کی اے فاطمہ بیٹی محمد کی اے اولاد عبد المطلب میں اختیار نہیں رکھتا ہوں تمہارے نفع و ضرر کا
اللہ کی درگاہ میں کچھہ مانگ لو مجھہ سے جو چاہو میرے مال سے **ف** اس باب میں ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی موسے سے بھی روایت ہے حدیث عائشہ کی حسن ہے اور
روایت کی بعضوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **مترجم** اس حدیث میں بہت خوف دلاہی اقربائے نبی کو اور تمامی امت
کو چنانچہ حضرت نے جب آیہ مذکور اتری ایک ایک عزیز کو پکارا اور فرمادیا کہ میں آخرت میں تمہارے کچھہ کام نہ آونگا دنیا میں میرا مال جو چاہو مجھہ سے مانگ لو آخرت میں سوا
تمہارے عملوں کے اور سوا رحمت حق کے میرے قرابت صرف کچھہ کام نہ آویگی تم میرے قرابت پر بھروسا مت کرو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے بعض شقہا بعض ولیوں کے اولاد
میں ہونیکو فخر جانتے ہیں اور عمل نیک میں سستی کرتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ ہم خواہ عمل کریں یا نکریں ہم تو بزرگزادے ہیں خدا ہمکو خواہ نخواہ بخشدیگا اور انکے
معتقد باوجود فسق و فجور کے انسے تبرک ڈھونڈھتے ہیں وہ محض سفیہ اور بے عقل ہیں جب آنحضرت کے اقربا کو اللہ تعالیٰ نے ڈرایا تو اور کسیکی کیا حقیقت رہی +
باب ما جاء فی فضل البکاء من خشیۃ اللہ باب خدا تعالیٰ کے ڈر سے رونیکی فضیلت میں **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا یلج النار رجل بکی من خشیۃ اللہ حتی یعود اللبن فی الضرع ولا یجتمع غبار فی سبیل اللہ ودخان جھنم **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے داخل نہوگا دوزخ میں وہ مرد کہ رویا اللہ تعالیٰ کے خوف سے یہانتک کہ دوبارہ چلا جاوے دودہ پستانمیں اور نہیں جمع ہوتا ہے غبار اللہ کے
راہ یعنی جہاد کا اور دہوان جہنم کا **ف** اس باب میں ابی ریحانہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن عبد الرحمن مولے ہیں آل طلحہ کے مدنی ہیں ثقہ ہیں
روایت کی انسے سفیان ثوری نے اور شعبہ نے **مترجم** اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیق بالمحال فرمائی یعنے جیسے دودہ کا پستان میں دوبارہ جانا
محال ہے ویسا ہی اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونیوالیکا دوزخ میں جانا محال ہے یعنے بسبب رحمت اور فضل باریتعالیٰ شانہ کی کہ وہ رونیوالے سے اسقدر مہربان ہوتا ہے نہ

باعتبار قدرت و امکان کے اور جسکے بدن اور کپڑون وغیرہ پر غبار جہاد پڑے اُسپر دُھوان جہنم کا حرام ہے پھر دخول جہنم کا کیا ذکر ہے اسمین بڑی فضیلت ہی جہاد کی اور معلوم ہوا کہ جہاد کفارہ ہوجاتا ہے گناہونکا اور سبب ہے نار دوزخ سے محفوظ رہنے کا اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنَا فِي الْمُجَاهِدِيْنَ وَاَحْيِنَا مَعَهُمْ وَاَمِتْنَا مَوْتَ الصَّالِحِيْنَ وَاحْشُرْنَا مَعَهُمْ

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا باب اس بیان مین کہ مزید علم موجب قلت ضحک ہی **عَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِيْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ لِلّٰهِ سَاجِدًا وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّيْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مین دیکھتا ہون جو تم نہین دیکھتے اور سنتا ہون جو تم نہین سنتے چرچراتا ہے آسمان اور حق ہے اسکو کہ چرچراوے اسلیے کہ نہین ہے اسمین چار انگل کی جگہہ کہ ایک فرشتہ سر رکہی ہو نہو سجدہ کرتا ہو اللہ عزوجل کے واسطے اور قسم ہے اللہ تعالی کی اگر جانو تم جو مین جانتا ہون تو ہنسو تہوڑا اور رو و بہت اور لذت نہ اٹھاؤ عورتون سے بچھونون پر اور بیشک نکل جاؤ تم میدانون مین فریاد کرتے ہو اللہ تعالے سے یعنے اپنی ذنوب کے مغفرت کے لیے اور ابوذر کہتے کاشکی مین ایک درخت ہوتا کہ لوگ اُسے کاٹ ڈالتے **ف** اسباب مین عائشہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور انس سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے اور سند سے سوا اس سند کے کہ ابوذر فرماتے تہی کاشکے مین ایک درخت ہوتا کہ لوگ مجھے کاٹ ڈالتے اور مروی ہے یہ روایت ابوذر سے موقوفاً **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا ترجمہ اسکا اوپر گذرا **ف** یہ حدیث صحیح ہے

بَابُ مَا جَاءَ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْكَلِمَةِ لِيُضْحِكَ النَّاسَ باب ہنسی کی بات کی بیان مین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَرٰى بِهَا بَاْسًا يَهْوِيْ بِهَا سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فِي النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک آدمی کلام کرتا ہے ساتہ ایک بات کے اور نہین دیکہتا اسمین کچہہ مضائقہ حالانکہ گرجاتا ہے اسکی شامت سے ستر برس کی راہ دوزخ مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عَنْ** بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَيْلٌ لِلَّذِيْ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ وَيْلٌ لَهٗ وَيْلٌ لَهٗ **ترجمہ** روایت ہے بہز بن حکیم کے دادا سے کہا انہون نے سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے کہ خرابی ہے اُس شخص کو کہ ایک بات ایسی کہتا ہے کہ ہنستی ہے اسکو سنکر قوم اور وہ بات جہوٹ ہوتی ہے خرابی ہے اسکی لیے خرابی ہے اسکے لیے **ف** اسباب مین ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے

بَابُ بیفائدہ باتونکے برائی مین **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ يَعْنِيْ رَجُلًا اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَلَا تَدْرِيْ فَلَعَلَّهٗ تَكَلَّمَ فِيْمَا لَا يَعْنِيْهِ اَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهٗ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا وفات کی ایک مرد نے اصحاب سے سو کہا ایک مرد نے بشارت ہو تجھکو جنت کی سو فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تو نہین جانتا شاید کہ اسنے کبہی ہو کوئی بات بیفائدہ یا بخل کیا ہو ایسی چیز کے ساتہ جسکی خرچ کرنے سے اسکا کچہہ نقصان نہوتا **ف** یہ حدیث غریب ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مرد کی خوبی اسلام سے ہے چہوڑنا بیفائدہ باتونکا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے ابی سلمہ کی روایت سے کہ وہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہون وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی سند سے روایت کی ہمسے قتیبہ نے انہون نے مالک سے انہون نے زہری سے انہون نے علی بن حسین سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک خوبی اسلام سے مرد کی ہے چہوڑنا بیفائدہ باتونکا اسیطرح روایت کی کئی شخصون نے اصحاب زہری کے زہری سے انہون نے علی بن حسین سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کے روایت کے مانند

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ قِلَّةِ الْكَلَامِ باب قلت کلام کے خوبی مین **عَنْ** بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا رِضْوَانَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ **ترجمہ** روایت ہے بلال بن حارث سے جو صحابی ہین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے فرماتے تہی کہ سنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے کلام کرتا ہے ایک تم مین کا ساتہ ایک بات کے اللہ کی رضامندیون سے یہ نہین جانتا کہ اُسکا رتبہ کہانتک

پہونچیگا پہر لکہی جاتی ہے اُسکے لئے رضامندی اللہ تعالی کے اُسدن تلک کہ ملاقات کریگا اللہ تعالی سے اور ایک تم مین کا نکالتا ہی ایک بات اللہ کے غصے کی نہین جانتا کہ کہانتک پہونچیگا وبال اُسکا پہر لکہا جاتا ہے غصہ اللہ تعالے کا اُسکے لئے اُسدن تک کہ ملاقات کریگا وہ اُس سے یعنے قیامت تک **ف** اور اسبابمین ام حبیبہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اسیطرح روایت کی کئی شخصون نے محمد بن عمرو سے مانند اسکے اور کہا انہون نے سند مین عن محمد بن عمرو عن ابیہ عن جدہ عن بلال بن الحارث اور روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث اس سند سے عن محمد بن عمرو عن ابیہ عن بلال بن الحارث اور ذکر نکیا اُسمین محمد بن عمرو کے دادا کا یعنے عن جدہ نکہا **مترجم** اس حدیث مین اشارہ ہلوکر شرائط زہد سے ہے فضول کلام سے پرہیز کرنا جیسے فضول مال سے پرہیز کرنا اُسکی ضروریات سے ہے اور خوفناک ہونا کلام کے حساب سے اور ہمیشہ رضاجوئی آلہی رہنا اپنے کلمات مین ہے اسلئے کہ زبان معبر جان ہے اور جان مین یون فرمان رحمان ہے اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا **باب** مَاجَآءَ فِیْ هَوَانِ الدُّنْيَا عَلَى اللّٰهِ باب ذلت مین دنیا کے خدائے عزوجل کے آگے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَاسَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَآءٍ **ترجمہ** روایت ہے سہل بن سعد سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر دنیا اللہ تعالے کی درگاہ مین ایک پر پشہ کے برابر عزت رکہتی ہوتی تو نہ پلاتا اللہ تعالے کسی کافر کو ایک گہونٹ پانی یعنے سب مومنون کو عنایت فرماتا چونکہ نہایت ذلیل تہی اسلئے کفار کے حصہ مین آئی **ف** اسبابمین ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **مترجم** اس حدیث مین اور آگے کی دونون حدیثون مین اشارہ ہے مزہود فیہ کے حقارت کیطرف اور موجب ان تینون حدیثون کا وہ علم ہے جو زاہد کو ضرور ہے وہ یہ کہ حقارت اور ذلت اور ہوان دنیا کا آخرت کے سامنے اُسکی ذہن نشین ہوجانا اور اسیطرح ہوان سارے جہان بلکہ تمامی کون ومکان کا ذلت مقدس باریتعالے کے سامنے اسطرح یقین کو پہونچنا کہ ترک کرنا تمام عالم کا رب العالمین کے واسطے دشوار نہو اور ابہی یہ ادنی درجہ ہے زہد کا اسلئے کہ ابہی عالم کے کچہہ قدر باقی ہے اعلے درجہ یہ ہے کہ اس ترک کو کچہہ کام نجانا اور یہ سمجہنا کہ مین نے کوئی چیز عمدہ ترک کی اور اسپر مفتخر نہونا بلکہ اس امر کے اضافت کرنے سے اپنے جانب شرمانا جیسے کوئی جواہر بیش بہا کے آگے ایک کلوخ کلی کو کچہہ کام نہین جانتا اور اگر ایسا کیا جاوے اسپر تو شرماتا ہے اور یہ متوسط درجہ ہے زہد کا اسلئے کہ مزہود فیہ کے وجود کی خبر ابہی زاہد کو ہے اگرچہ برابر کلوخ کے ہو تیسرا درجہ کہ وہ سب سے اعلے ہی یہ ہے کہ زاہد کو اپنے زہد سے خبر نہونا اور یہ مقام ہے وصال آلہی کا حقیقت اُسکی یہ ہے کہ جب متلذذ ہوتا ہے وہ ساتہ ذکر آلہی کے اور تلذذ اُٹہاتا ہے وہ ساتہ قرآن کے اور خوش ہوتا ہے وہ اپنے پروردگار کے ہمکلامی سے اور بہر جاتا ہے قلب اُسکا اور نورانی ہوجاتی ہے روح اُسکی اور دبک جاتا ہے جسم اُسکا اسے خبر نہین رہتی اُسکو موجودات کی اور یقین آجاتا ہے کہ عالم مین کوئی شئے باریتعالی کے ذکر سے لذیذ نہین اور کوئی ذات اُس ذات مقدس کے آگے موجود نہین عالم معرض فنا مین ہے اور جہان تمام زوال مین اور مستغرق ہے زاہد مخلص باریتعالی کے جاہ وجلال مین زبان حال سے ہر حال مین یون گویا ہے اور مقام قرب مین ہر دم پویا **ابیات** ہرچہ گویم از تو گویم ای عزیز + ہرچہ جویم از تو جویم ای عزیز + ای مریض عشق را ہر دم طبیب + می ندانم غیر ذاتت اے حبیب + از جہان صایم شدم ای بحر نور + تا بلقای تو شود دار الحضور **عَنْ** الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ الرَّكْبِ الَّذِيْنَ وَقَفُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّخْلَةِ الْمَيِّتَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرَوْنَ هٰذِهٖ هَانَتْ عَلٰى اَهْلِهَا حِيْنَ اَلْقَوْهَا قَالُوْا مِنْ هَوَانِهَا اَلْقَوْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَالدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهٖ عَلٰى اَهْلِهَا **ترجمہ** روایت ہے مستورد بن شداد سے کہا کہ تہا مین اُن سوارون کے ساتہ کہ کہڑے ہوئے وہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ ایک چہوٹے بچہ مری ہوئی بکری کے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا دیکہتے ہو تم اسکو کہ ذلیل اور حقیر ہوگیا اپنے لوگون کے سامنے جب تو پہینکدیا اُنہون نے اسکو عرض کی صحابہ نے کہ ہان بسبب ذلیل وحقیر جاننے کے پہینکدیا اُسکو یا رسول اللہ فرمایا دنیا اللہ تعالے کے سامنے اس سے زیادہ ذلیل ہے جیسا یہ اپنے مالکون کے سامنے ذلیل ہے **ف** اسبابمین جابر اور ابن عمر سے بہی روایت ہے حدیث مستورد کی حسن ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہتے تہے سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے بیشک دنیا ملعون ہے ملعون ہے جو کچہہ اُسمین ہے مگر ذکر اللہ تعالے کا اور جو اُسکی مدد کرے اور عالم یا شاگرد عالم کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** جناب مولانای روم قدس اللہ سرہ نے خوب کہا ہے **شعر** اہل دنیا کافران مطلق اند

روز و شب در رزق زرق و ربق بق اند + دنیا ایک زن مکارہ ہے فریفتہ کرنیوالی اپنے لوگون کو اور دغا دینے والی ہے اپنی اہل کو غافل کر دیتی ہے بار تعالیٰ کے ذکر سے
روک دیتی ہے زاد آخرت کے حاصل کرنے سے تارک اُسکی زینت کا مرحوم ہے مشغول اُسکے تکلفات مین مرجوم وہ رحمت کا مستحق یہ زحمت کا مستوجب اُسکو جنت کی منت
اسکو ذلت بے ضنت غرض دنیا ملعونہ ہے اور اہل اُسکے ملعون انہین کے حق مین ہے وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ فرعون بے عون یہی ہین اور مردود دو لوگون یہی دین بنیا
فروش ابطال حق مین پرجوش مسالکین سے دور غربا سے مہجور سنن نبویہ سے نفور بدعت مین بھرپور احقاق حق سے دل چرائین امر معروف سے جان بچائین جہاں
جائین وسیی نبجائین مداہنت کیش بظاہر درویش شارع نے ان سبکو ملعون فرمایا اور زہد اور ریاضت کا نسخہ بتایا عَنْ مُسْتَوْرِدٍ اَخَا بَنِیْ فِهْرٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَاذَا تَرْجِعُ **ترجمہ** روایت ہے مستورد سے
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے دنیا آخرت کے سامنے مگر اتنی کہ جتنی ڈالی انگلی اپنی کوئی تم مین کا دریا مین اور دیکھے کہ اُسمین کتنا پانی آتا ہے **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** افسوس صد افسوس بلکہ ہزار افسوس اُس بندۂ حقیر پر جو ایسی ادنیٰ چیز بھی اللہ تعالےٰ کی رضامندی کی واسطے نچھوڑے اور اُس عزیز
غنی بے پرواہ شہنشاہ کی درگاہ مین بھی عزت و جاہ کا طالب ہو اور بندگی کا دعوےٰ کرے معاذ اللہ من ذلک ثم معاذ اللہ من ذلک ایک انگشت ترکہ جس سے
حلق تر نہوسکے اُسکے لئے تردامنی اختیار کرے اس سے زیادہ ابتری کیا ہوگی **بَابُ** مَا جَاءَ اَنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ باب اس بیان مین کہ دنیا
مومن کا قیدخانہ ہے کافر کی جنت ہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ **ترجمہ** روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا قیدخانہ ہے مومن کا یعنے باعتبار نعمائے اُخروی کے اور جنت ہے کافر کی یعنے باعتبار عذاب اُخروی کے **ف** یہ
حدیث حسن ہے صحیح ہے اسباب مین عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے **مترجم** مومن کو ہر چیز مین قید ہے ماکولات مین حرام سے ملبوسات مین خز و حریر سے معاملات مین
ملک غیر مین تصرف کرنے سے پھر قید ہے فرائض و واجبات کے اور سنن و مستحبات کے غرض ان سب قیود کی تفصیل پر غور کرو تو مومن بمنزلہ قیدی کے ہی کہ اُسکو رزق
تولکر ملتا ہے اور محنت و مشقت علی قدر طاقت مقرر ہوتی ہے بخلاف کافر کے کہ وہ بیل نتہا ہے باغ مین چر رہا ہے جہان چاہتا ہے منہ ڈالدیتا ہے جہان
چاہتا ہے چرنے لگتا ہے پھر جب موت آتی ہے پکڑا جاتا ہے اور مواخذہ عذاب مین گرفتار ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمال ایمان زہد مین ہے
اور مومن وہی ہے جو زاہد ہو اسلئے کہ قید زاہد کو زیادہ ہے **بَابُ** مَا جَاءَ مَثَلُ الدُّنْيَا مَثَلُ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ باب دنیا کی مثال چار شخصون کی مانند ہونیکے بیان مین
عَنْ اَبِیْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاثٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ قَالَ مَا
نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ اَوْ
كَلِمَةً نَحْوَهَا وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِيْ رَبَّهُ فِيْهِ وَيَصِلُ بِهِ رَحِمَهُ
وَيَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ
فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَاَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا يَخْبِطُ فِيْ مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهُ وَلَا يَعْلَمُ لِلّٰهِ
فِيْهِ حَقًّا فَهُوَ بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ لَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ
ترجمہ روایت ہے ابی کبشہ سے کہا انہون نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تین باتون پر مین قسم کھاتا ہون اور بیان کرتا ہون تمسے ایک بات
کہ یاد رکھو تم اسکو پھر فرمایا آپنے اُن تین باتون مین سے پہلے یہ بات ہے کہ نگھٹتا مال کسی بندہ کا صدقہ دینے سے یعنے زکوٰۃ مفروضہ یا جمیع خیرات سے اور نہوا کسی شخص پر
کسیطرح کا ظلم کہ صبر کیا ہو اُسنے اُسپر مگر بڑہا دی اللہ تعالےٰ نے اُسکی عزت اور یہ دوسری بات ہے اور نکھولا کسی بندہ نے اپنے اوپر دروازہ سوال کا مگر کھولدیا اللہ تعالیٰ نے
اُسپر دروازہ محتاجی کا اور یہ تیسری بات ہے اور فرمایا آپنے دروازہ محتاجی یا کوئی اور کلمہ اسکے ہم معنے پھر فرمایا اور بیان کرتا ہون تمسے ایک بات کہ یاد رکھو اسکو فرمایا
دنیا چار شخصون کی ہے یعنے ہر ایک کا معاملہ اسکے ساتھ چار قسم سے ہے ایک قسم سے ہوگا ایک بندہ وہ کہ عنایت فرمایا اُسکو اللہ تعالےٰ نے مال اور علم سو وہ ڈرتا ہے اپنے
پروردگار سے اُس مال کے کمانے اور خرچ کرنے مین اور حسن سلوک کرتا ہے اُس مال سے اپنے ناتے دارون کے ساتھ اور پہچانتا ہے یعنے ادا کرتا ہے اُسمین حق اللہ تعالےٰ

یعنے زکوٰۃ دیتاہے صدقہ فطر اداکرتاہے اور غربا و مساکین کی خدمت کرتاہے کہ جنکا حق اللہ نے مال مین رکہاہے سو اسکا درجہ سب درجون سے افضل ہے اور دوسرا بندہ وہ کہ
عنایت فرمایا اُسکو اللہ تعالےٰ نے علم اور ندیا اُسکو مال حالانکہ وہ صادق النیۃ ہے کہتاہے کاشکے اگر مجہے مال ملتا تو مین ایسے ہی عمل کرتا جیسے فلانا شخص کرتاہے
یعنے شخص اول پس وہ اپنی نیت کا اجر پانیوالا ہے اور اجر اُن دونونکا برابر ہے اور ایک بندہ وہ ہے کہ دیا اللہ تعالےٰ نے اُسکو مال اور ندیا اُسکو علم خراب کرتاہے اپنے
مال کو بغیر علم کے یعنے خرچ کرتاہے شہوات نفسانیہ اور بدعات شیطانیہ مین نہین ڈرتا اُسکے کمانے اور خرچ کرنے مین اپنے پروردگار سے اور نہین حسن سلوک کرتا اُس سے
کسی اپنے قرابت والے سے اور نہین جانتا اللہ تعالےٰ کا اُسمین کچہہ حق یعنے اُسکی رضا کی راہ مین ایک دمڑی نہین دیتا پس اُسکا درجہ سب درجون سے بدتر ہے اور
ایک بندہ وہ ہے کہ نہ دیا اُسکو اللہ تعالےٰ نے مال اور نہ علم اور وہ کہتاہے ہائے اگر مجہے مال ملتا تو مین عمل کرتا جیسے فلانا عمل کرتاہے یعنے وہ جاہل مالدار سو وہ اپنے
نیت کا وبال پانیوالا ہے اور عذاب اور بار گناہ ان دونونکا برابر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** الغرض اس حدیث مین آپنے یہ فرمایا کہ دنیا کے
ساتہ جو لوگ معاملہ رکہتے ہین وہ چار طرح ہین ایک عالم مالدار دوسرا عالم مال کے آرزو کرنیوالا کہ اسمین پہلے کا درجہ اول ہے اور دوسرا اُسکا رفیق ہے وحسن
اُولٰئک رفیقا تیسرے جاہل مالدار حرام خوار بدکار چوتہا جاہل مفلس پورا نکہٹو اُلو کا ٹٹو باوجود جہل و افلاس کے فسق و فجور کی آرزو کرنیوالا وہ اُسکا عشیر ہے
ولبئس العشیر **باب** ماجاء فی ہم الدنیا وحبہا باب محبت دنیا اور اُسکی فکر کے بیان مین **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من نزلت بہ فاقۃ فانزلہا بالناس لم تسد فاقتہ ومن نزلت بہ فاقۃ فانزلہا باللہ فیوشک اللہ لہ برزق عاجل او اٰجل **ترجمہ**
روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو ہوا فاقہ پہر بیان کیا اُسنے لوگون سے اور چارہ چاہا اُسکا آدمیون سے نہ بند کیا جائیگا فاقہ اُسکا
اور جسکو ہوا فاقہ پہر اُتارا اُسکو اللہ تعالےٰ کیطرف یعنے صبر کیا اور رضائے الٰہی پر راضی ہوا تو قریب ہے کہ اللہ تعالےٰ رزق دے اُسکو جلدی یا دیر مین یعنے یا دنیا مین رزق دے
یا آخرت مین ثواب دے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **عن** ابی وائل قال جاء معاویۃ الی ابی ہاشم بن عتبۃ وہو مریض یعودہ
فقال یا خال ما یبکیک اوجع یشئزک او حرص علی الدنیا قال کل لا ولکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عہد الی عہدا لم اٰخذ بہ قال انما
یکفیک من جمع المال خادم ومرکب فی سبیل اللہ واجدنی الیوم قد جمعت **ترجمہ** روایت ہے ابی وائل سے کہا کہ آئے معاویہ ابی ہاشم بن عتبہ کے پاس اور وہ مریض
تہے عیادت کے لئے پہر کہا معاویہ نے ای خال کس چیز نے رلایا تمکو کیا کوئی درد ہے کہ اذیت دیتا ہے تمکو یا حرص ہے دنیا کی فرمایا ابی ہاشم نے یہ کچہہ نہین ولیکن رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے وصیت کی تہے مجہکو ایک ایسی وصیت کہ بجا نہ لایا مین اُسکو اور وہ وصیت یہ کہ فرمایا تہا آپنے کافی ہے تجہکو جمع مال سے ایک خادم اور ایک سواری کہ جو کام آوے
اللہ کے راہ مین اور مین اپنے تئین دیکہتا ہون کہ مینے بہت کچہہ جمع کیا **ف** روایت کیا اسکو زائدہ اور عبیدہ بن حمید نے منصور سے انہون نے ابی وائل سے انہون نے سمرہ
بن سہم سے کہا کہ داخل ہوئے معاویہ ابی ہاشم بن عتبہ کے پاس پس ذکر کی حدیث مانند اسکے اور اس باب مین بریدہ اسلمی سے بہی روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** عبد اللہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تتخذوا الضیعۃ فترغبوا فی الدنیا **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت جمع کرو
ضیعہ کہ رغبت ہو جائیگی تمکو دنیا کی **ف** یہ حدیث حسن ہے **مترجم** ضیعہ سے مراد ہی باغ اور کہیت اور گانون اور جائداد غیر منقولہ کہ جب یہ قبضہ مین آتی ہین آدمی اپنے
زندگی کو دوست رکہتاہے اور موت کو مکروہ رکہتاہے اور دنیا کی محبت زیادہ ہو جاتی ہے **باب** ماجاء فی طول العمر للمؤمن باب مومن کے لئے طول عمر کے بیان مین
عن عبد اللہ بن قیس ان اعرابیا قال یا رسول اللہ من خیر الناس قال من طال عمرہ وحسن عملہ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن قیس سے کہ ایک اعرابی نے
عرض کی یا رسول اللہ کون شخص سب لوگون مین بہتر ہے فرمایا آپنے جسکی عمر زیادہ ہو اور عمل نیک **ف** اس باب مین ابی ہریرہ اور جابر سے بہی روایت ہے یہہ حدیث غریب ہے اس
سند سے **عن** ابی بکرۃ عن ابیہ ان رجلا قال یا رسول اللہ ای الناس خیر قال من طال عمرہ وحسن عملہ قال فای الناس شر قال من طال عمرہ وساء عملہ
ترجمہ روایت ہے ابی بکرہ سے کہ ایک مرد نے عرض کی یا رسول اللہ کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا آپنے جسکی عمر دراز ہو اور عمل نیک ہو پہر پوچہا اُسنے کونسا آدمی سب مین بدتر ہے
فرمایا آپنے جسکی عمر دراز ہو اور عمل بد ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی اعمار ہذہ الامۃ ما بین الستین الی سبعین باب امت کی عمر کے
بیان مین **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر امتی من ستین سنۃ الی سبعین **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول

صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر میری امت کی ساٹھ برس سے ستر برس تک ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابی صالح کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہ سے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے ابی ہریرہ سے **مترجم** اس باب میں پیشین گوئی ہے باعتبار اکثر افراد امت کے **باب** مَا جَآءَ فِي تَقَارُبِ الزَّمَنِ وَقِصَرِ الْاَمَلِ باب تقارب زمان اور قصر عمل کے بیان میں **عن** انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَيَكُوْنَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنَ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنَ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنَ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت قایم نہوگی یہانتک کہ قریب ہو جاوے زمانہ اور ہووے سال برابر ایک ماہ کے اور ایک مہینہ برابر ہفتہ کے اور ہفتہ برابر ایک دن کے اور ہوگا دن برابر ایک ساعت کے اور ساعت برابر داغ دینے آگ سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور سعد بن سعید بھائی ہیں یحیے بن سعید انصاری کے **باب** مَا جَآءَ فِي قِصَرِ الْاَمَلِ باب قصر امل کے بیان میں **عن** ابن عمر قال اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم ببعض جسدي قال كن في الدنيا كانك غريب او عابر سبيل وعد نفسك من اهل القبور فقال لي ابن عمر اذا اصبحت فلا تحدث نفسك بالمساء واذا امسيت فلا تحدث نفسك بالصباح وخذ من صحتك قبل سقمك ومن حياتك قبل موتك فانك لا تدري يا عبد الله ما اسمك غدا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ پکڑا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض بدن میرا اور فرمایا کہ رہ دنیا میں گویا کہ تو مسافر ہے یا راہ چلنے والا اور گن تو اپنے ذات کو قبر والوں میں سو کہا مجھ سے ابن عمر نے جب صبح کرے تو یقین مت رکھ اپنے دل میں شام کا اور جب شام کرے تو تو بہر وسامت رکھ دل میں صبح کا اور توشہ لے صحت و تندرستی کے حالت میں قبل بیماری کی اور زندگی کی حالت میں قبل موت کے اسلئے کہ تو نہیں جانتا اے عبداللہ کیا نام ہوگا تیرا کل یعنے کل معلوم نہیں کہ تو زندہ کہلائیگا یا مردہ یا عاصی یا شیخ **ف** روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے لیث سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور روایت کی یہ حدیث اعمش نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر سے مانند اسکے **عن** انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا ابن آدم وهذا اجله ووضع يده عند قفاه ثم بسطها فقال وثم امله وثم امله **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ابن آدم ہے اور یہ اسکی موت ہے اور ہاتھ رکھا گدّی پر پھر کھولا اور پھیلایا ہاتھ اور دراز کیا اور فرمایا یہ اسکی امید ہے اور یہ اسکی امید ہے **ف** اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** حدیث اول میں جو فرمایا راوی نے کہ پکڑا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بدن میرا الخ جیسے شانہ یا ہاتھ پکڑ کر بات کہتے ہیں اور یہ مزید اہتمام اور وفور عنایت اور کمال اعتنا کے واسطے ہوتا ہے تاکہ دوام خوب یاد رہے قولہ رہ تو دنیا میں گویا کہ مسافر ہے مراد اس سے اتباع سنت سلف صالح ہے اور اجتناب کلی عمل کرنے سے مسائل واہیہ پر کہ جنکی سند کتاب و سنت سے نہو اسلئے کہ اہل سنت اور اتباع سلف ہمیشہ غریب رہے ہیں دنیا میں گویا کہ وہ یتامی ہیں کہ پرورش نکیا انکو باپ نے اور دودہ ندیا انکو ماؤں نے اور ساتھ ندیا انکا رفیقوں نے اور صلہ رحم نکیا انسے قرابت والوں نے دور ہیں قریب انکے مہجور ہیں حبیب انکے شمشیر ظلم ان پر آ پہنچتی ہے اور خون انکے بہتے شہدا ہیں وہ اللہ کے زمین پر اور نجوم ہیں وہ آسمان دین پر دنیا میں گمنام آخرت میں عالی مقام ای فقیر مسکین محمد بدیع الزمان اگر تو چاہے نجات اپنی عذاب بد سے تو ساتھ ہو انکے رحال کے اور رفیق بن انکے رجال کا آگے بڑھ گئے قوافل انکے دور رہ گئے مراحل انکے السابقون السابقون اولئك المقربون + قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انکا گوش ہے اور ناموس اکبر جرأت اکبر سے لائی ہیں انکا ناموس ہے کفانا كتاب الله انکے سیف قاطع ہے اور انوار سنت انکی سیمار ساطع خود را بیش رسول معصوم محجوب نکنند یعنے خویشتن را با جاد امت منسوب نکنند سنت سے قریب بدعت سے دور احداث فی الدین سے مہجور اتباع رسول سے پر نور قول رسول پر مرین قیل و قال پر نظر نکرین اللهم احينا معهم واحشرنا معهم وادخلنا في نعيم رضوانك معهم قولہ گن تو اپنے ذات کو قبر والوں میں یعنے زندگی کا بھروسا نرکھ یاد موت کا مزہ چکھ وجود تیرا بین العدمین ہے + كالظهر المتخلل بين الدمين ہے + توشہ آخرت ساتھ لے + شمع سنت ہاتھ سے راہ تیرہ و تاریک ہے + پل صراط نہایت باریک ہے + ای مجہول + موت کو نہ بھول + جنکو جو تیرے صف میں تھے اب ملک الموت کے کف میں ہیں ظہر میں جنکا ظہور رہتا + اب نام انکا اہل قبور ہے + عصر میں جو وحید عصر تھے عاصر موت نے انکو نچوڑا ماوراہل عشا کو غدا تک نچھوڑا + **ابیات** حریفان بادہا خوردند و رفتند + تہی خمخانہا کردند و رفتند + تو تی بے یا دسر افتادہ براہ + رفیقان رختہا بردند و رفتند + حدیث ثانی میں جو فرمایا یہ اسکی موت ہے یہ اسکی امید یعنے موت

تقارب زمان و قصر امل کا بیان

قصر امل کا بیان

قریب ہے گردن سے لگی امید تا بفلک پہونچی دامی حضرآباد کرہی انہار و تعمیر اماکن و ترمیم مساکن مین اور ترتیب باغ و تہذیب راغ مین گذرتا ہے اور اپنا جسم اسی لغویات فانیہ مین ہارتا ہے نیو مکان کی زمین ہفتم پر رکہتا ہے اور بلندی اُسکی اوج فلک تک پہونچاتا ہے ہمیشگی کے سامان کرتا ہے آخر اسی حالین مین مرتا ہی خوشنہ غفلت در ہے + ندائے غیبی سے کور و کر ہے + **ابیات** لَهُ مَلَكٌ يُنَادِيْ كُلَّ يَوْمٍ + لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ + اَلَا يَا سَاكِنَ الْقَصْرِ الْمُعَلّٰى + سَتُدْفَنُ عَنْ قَرِيْبٍ فِي التُّرَابِ **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْنَا قَدْ وَهٰى فَنَحْنُ نُصْلِحُهُ فَقَالَ مَا اَرَى الْاَمْرَ اِلَّا اَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا کہ گذرے ہم پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم گارا بنا رہے تھے اپنے مکان کچے کے لئے سو پوچھا آپنے یہ کیا ہے عرض کیا ہمنے یہ گہر بودا ہو گیا ہے سو اُسے ہم مرمت کرتے ہین فرمایا آپنے بیشک مین دیکھتا ہون امر موت کو اس سے بہی جلدی یعنے اس سے بہی جلد آنیوالی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو السفر کا نام سعید بن محمد ہے اور انکو ابن احمد ثوری بہی کہتے ہین **بَابُ** مَا جَاءَ اَنَّ فِتْنَةَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فِي الْمَالِ باب اس بیان مین کہ فتنہ اس امت مرحومہ کا مال ہے **عَنْ** كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ اُمَّتِي الْمَالُ **ترجمہ** روایت ہے کعب بن عیاض سے کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ ہر امت کی آزمائش اور امتحان اور ابتلا ایک چیز مین ہوتے ہے اور میری اُمت کی آزمائش مال ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسی مگر معاویہ بن صالح کی روایت سے **مترجم** یعنی ہر امت ایک بلا مین گرفتار ہو کر ذلیل و خوار ہوئی چنانچہ پہلا فتنہ جو زمین پر ہوا وہ قتل تہا قابیل مرحوم کا وہ بسبب نساء کے واقع ہوا اور فتنہ قوم نوح کا تعظیم اولیا مین حد سے بڑہ جانا اور آداب صلحا اور عبادت خدا مین فرق نرکہنا اور فتنہ قوم لوط کا امارد کے ساتہ اختلاط کرنا اور اُنسے دور نرہنا اور فتنہ قوم موسی علیہ السلام کا سحر اور افعال طبیعیہ مین توغل کرنا اور فلسفیات مین غرق ہونا چنانچہ اقوال فرعون اُسپر دال ہین اور تفصیل اُسکی یہان موجب تطویل ہے اسیطرح فتنہ اس امت کا کثرت مال اور فراغت حال کہ اسمین کیا کیا ظلم ہوے اور کیسی کیسی لوگونکی خون بہ گئے شاید مثل یہین ہے ہوکہ فساد کی تین چیزین ہین زر زمین زن اور چونکہ فتنہ اس امت کا مال ہے اور مثل اسکی حسب حال ہے اسلئے کہ زر عین مال ہے زمین وزن پر مقدم ہوا اور واقع مین بہی زمین وزن بغیر زر کے میسر نہین اسلئے اصل فساد زر ہے باقی اُس سے موخر ہے **بَابُ** مَا جَاءَ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا باب سیر نہونین انسان کے کثرت مال سے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادٍ مِنْ ذَهَبٍ لَاَحَبَّ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ ثَانِيًا وَلَا يَمْلَاُ فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو ابن آدم کا ایک جنگل سونیکا تو بہی وہ چاہے کہ دوسرا جنگل اور ہوتا اور نہین بہرتے مونہہ اُسکا مگر خاک اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالے اُسکی جو توبہ کرے یعنے حرص کی اور جمع مال سے **ف** اسباب مین ابی بن کعب اور ابی سعید اور عائشہ اور ابن زبیر اور ابی واقد اور جابر اور ابن عباس اور ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **مترجم** مراد حدیث یہی ہے کہ بغیر موت کے آدمی قانع نہین ہوتا جب تلک جیتا ہے مال پر مرتا ہے جب مرتا ہے جب ہی قناعت کرتا ہے کسنے خوب کہا ہی **بیت** چشم کور دنیادار را + یا قناعت پرکند یا خاک گور + اور جو بندہ کہ بتوفیق آلہی ہدایت پاتا ہے اور زہد و قناعت پر مستعد ہو جاتا ہے تو اب حقیقی اُسی افکار دنیوی سے اور آخرت مین شدت حساب سے بچاتا ہے سختی جان کندن بہی اُسپر آسان ہے اُمرا سے آگی فقرا کا نشان ہے یہہ شراب طہور مین سرشار ہونگے وہ حساب و کتاب مین گرفتار ہونگے یہہ پانسو برس پہلے جنت کو سدہارے وہ سیکڑون برس جان ہارے بہتر مال مومن کا زوجہ صالحہ ہے یا لسان ذاکر اور بہتر خزانہ قناعت ہے یا قلب شاکر زاہد کو دنیا مین راحت گور مین استراحت آخرت مین رَوح و ریحان دنیادار زندگی مین گرفتار افکار گور مین حسرت شعار آخرت مین فنا فی النار نہ نفس را ام نہ راحت و آرام **بَابُ** مَا جَاءَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ باب اس بیان مین کہ بوڑہے کا دل جوان ہے دو چیزونکی محبت مین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طُوْلِ الْحَيٰوةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دل بوڑہے کا جوان ہے دو چیزونکی محبت مین زندگی کی درازی اور مال کے کثرت **ف** اسباب مین انس سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بوڑھا ہو جاتا ہے آدمی اور جوان ہوتی جاتی ہیں اُسمیں دو چیزیں ایک حرص زندگی کی دوسری حرص مال کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء في الزهادة في الدنيا باب تفسیر زہد میں **عن** ابي ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الزهادة في الدنيا ليست بتحريم الحلال ولا اضاعة المال ولكن الزهادة في الدنيا ان لا تكون بما في يديك اوثق مما في يد الله وان تكون في ثواب المصيبة اذا انت اصبت بها ارغب فيها لو انها ابقيت لك **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زہد اور ترک دنیا کے یہ معنی نہیں کہ آدمی حلال چیزونکو اپنے اوپر حرام کرلے اور نہ یہ کہ مال کو ضایع کرے ولیکن زہد کے معنے یہ ہیں کہ تجھی وثوق اور اعتماد اور بہروسا زیادہ ہو اسچیز پر جو اللہ کے ہاتھ میں ہی بنسبت اُس چیز کے جو تیرے ہاتھ میں ہے اور تجھی اسقدر ثواب مصیبت کی رغبت ہو جب تو مصیبت میں گرفتار ہو کہ خواہش کرے تو کہ یہ مصیبت باقی رہے یعنے تاکہ تجھی ثواب ملا کرے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسی مگر اسی سند سے اور ابوادریس خولانی کا نام عائذ اللہ بن عبد اللہ ہے اور عمرو بن واقد منکر الحدیث ہیں **عن** عثمان بن عفان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس لابن آدم حق في سوى هذه الخصال بيت يسكنه وثوب يواري عورته وجلف الخبز والماء **ترجمہ** روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے ابن آدم کا کچھ حق یعنی دنیا کی چیزوں میں سے سوا ایک گھر کے کہ جس میں بقدر کفایت بسر کرسکے اور اتنی کپڑے کہ اپنی عورت ڈھانپ سکے اور روٹی اور پانی کے برتن **ف** یہ حدیث صحیح ہے یعنے حدیث حریث بن سائب کی اور سنا میں نے ابوداؤد اور سلیمان بن سلم بلخی سے کہتے تھے کہ نضر بن شمیل نے کہا جلف الخبز یعنے اُسکے ساتھ سالن نہو **عن** مطرف عن ابيه انه انتهى الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو يقول الهاكم التكاثر قال يقول ابن آدم مالي مالي وهل لك من مالك الا ما تصدقت فامضيت او اكلت فافنيت او لبست فابليت **ترجمہ** روایت ہے مطرف سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ وہ پہونچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ پڑھ رہے تھے الہاکم التکاثر پھر فرمایا کہتا ہے ابن آدم میرا مال ہے میرا مال ہے اور نہیں ہے مال تیرا مگر جو تونے صدقہ دیا اور جاری کردیا اسکو یعنے اُسکا اجر اللہ کے یہاں پاویگا یا کہایا اور فنا کردیا یا پہنا اور پرانا کردیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابي امامة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابن آدم انك ان تبذل الفضل خير لك وان تمسكه شر لك ولا تلام على كفاف وابدأ بمن تعول واليد العليا خير من اليد السفلى **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے آدم کے اگر تو خرچ کردے اپنی حاجت سے زیادہ چیز کو یعنے صدقات وخیرات میں یا بہائیونکے مدارات میں تو بہتر ہے تیرے لئے اور اگر روک رکھے تو بدتر ہے تیرے لئے اور ملامت نکیا جاویگا تو اپنے اوپر بقدر کفاف خرچ کرنے میں اور صدقات وخیرات میں شروع کر اُنکے دینے سے جنکی تو خرچ کا متکفل ہوتا ہے اور اوپر کا ہاتھ یعنے دینے والا بہتر نیچے والے ہاتھ سے یعنے لینے والے سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور شداد بن عبد اللہ کی کنیت ابو عمار ہے **عن** عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو انكم توكلون على الله حق توكله لرزقتم كما ترزق الطير تغدو خماصا وتروح بطانا **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تم توکل کرو اللہ پر جو حق ہے توکل کرنیکا تو رزق ملے تمکو جیسا کہ ملتا ہی چڑیونکو کہ صبح کو نکلتے ہیں بہوکی اور شام کو آتے ہیں پیٹ بہر کر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابو تمیم جیشانی کا نام عبد اللہ بن مالک ہے **عن** انس بن مالك قال كان اخوان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان احدهما يأتي النبي صلى الله عليه وسلم والآخر يحترف فشكا المحترف اخاه الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال لعلك ترزق به **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا تھے دو بہائی زمانہ مبارک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک اُنمیں سے حاضر رہتا تھا حضرت کی خدمت میں اور دوسرا محنت مزدوری کرتا تہا پس شکایت کی مزدوری کرنیوالے نے اپنے بہائی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو فرمایا آپنے شاید کہ تجھی اُسکی برکت سے روٹی ملتی ہو **عن** عبيد الله بن محصن الخطمي عن ابيه وكانت له صحبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصبح منكم آمنا في سربه معافى في جسده عنده قوت يومه فكانما حيزت له الدنيا **ترجمہ** روایت ہے عبید اللہ سے اور انکو صحبت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کہا انہوں نے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے صبح کی تم میں سے فارغ البالی اور خوشحالی کے ساتھ اپنے نفس پر تندرستی کے ساتھ اپنے جسد کے اُسکی پاس قوت ہو اوس دن کا تو اُسکے لئے گویا سب دنیا سمیٹ دی گئی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسی مگر

مروان بن معاویہ سے روایت ہے اور مراد حیزت سے یہ کہ جمع کی گئی یعنے لذت اور خوشوقتی دنیا کی روایت کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل نے انہوں نے حمید سے انہوں نے مروان بن معاویہ سے مانند اسکے **مترجم** خلاصہ باب اور سلالہ تفسیر زہد یہ ہے کہ اعتماد علی رب العباد اسقدر ہو کہ اپنی ہاتھ کی چیز سے چندین ہزار درجہ بڑھکر لطیمان ہو خزانہ غیبی پر اور وہ ایک صفت قلبی ہے کہ مزید یقین سے حاصل ہوتی ہے اور جب یقین واثق اللہ تعالےٰ کے وعدون پر ہو جاتا ہی تو رزق کیطرف سے آدمی مطمئن ہو جاتا ہے اسوقت خرچ کرنا مال کا رضائی الٰہی مین اور صبر کرنا مصیبت مین بنظر حصول صلوات الٰہی اور رحمت کے نہایت آسان ہو جاتا ہے یہ حقیقت ہے زہد کی نہ وہ کہ سمجھ رکہی ہے بعض ابنای زمان نے اور اپنے طرف سے گھڑ رکہی ہے کیتنے اخوان زہد ان نے اور یہ خیال کیا ہے کہ گوشت اور گہی اور دودہ دہی کو چہوڑ دینا اور حلال چیزون سے متمتع نہونا اسیکا نام زہد ہے یا ترک نکاح یا ترک جماعت صلوٰۃ یا ترک حقوق نفس کو زہد سمجہا ہے سو باطل کیا حدیث اول نے اس زہد مخترع کو اور انکار کیا زاہدان جاہل پر کہ جو حقوق نفس اور حظوظ نفس مین تمیز نکریکا اس بلا مین گرفتار ہو گے مین اور مباح کیا نفس انسان کے لئے حقوق ضروریہ کو اور جایز کیا اس سے منتفع ہونیکو حدیث ثانی نے مثل سکنی اور ثوب وظروف ضروری وغیرہ کے پس منتفع ہونا اس سے خلاف زہد نہین مگر یہ کہ ان اشیا مین اسقدر تکلف کرے اور تکاثر کا خواہان ہو کہ حد شرعی سے بڑہ جاوے اور جمع اثواب وظروف ودیگر متاع خانگی مین اپنی اوقات خراب کرے کہ اس صورتمین زہد سے نکلجاویگا اور لہو مین گرفتار ہو جاویگا بیان کیا اسکو حدیث ثالث نے بلکہ یہ تعلیم فرمائی کہ اصل مال انسان کا تین قسم ہے جو صدقہ دیا یا کہایا یا پہنا اور باقی سب وارثونکا ہے کہ خرچ وہ کرینگے اور حساب اسکا دینا پڑیگا اور مال خرچ کرنیکے اور اپنے پاس جمع رکہنے کی تفصیل حدیث رابع مین فرمادی کہ جو حاجت سے زیادہ ہو اس سے اور بہائیونکو منتفع ہونے دے اور حاجت کے موافق اپنے پاس رکہے اور حاجتونکی تفصیل وہ ہی جو حدیث ثانی مین گذری پس حد باندہ دے شارع نے انفاق و امساک مال کی حدیث رابع مین اور اجازت دی امساک کی بقدر کفاف کے اور یہ بہی فرمادیا کہ پہلے انکو دینا جنکی روٹی اپنے ذمہ ہے پہر فرمایا کہ اگر اس فضل مال کے خرچ کرنے مین یہ خیال آوے کہ رہیگا تو ہمارے کام آویگا اور شاید ہمکو اور نہ ملی تو حدیث خامس مین فرمادیا کہ اگر توکل کروگے تو چڑیون کی طرح تمہین رزق ملیگا بغیر محنت و مزدوری و مشقت کے اسلئے کہ جو انکا رزاق ہے وہی تمہارا بہی ہے پہر وہ ہر روز بہوکے اٹہتے مین پیٹ بہر آشیانو مین آتی ہین تجربہ ہے کہ توانسان ہوکر توکل مین انسے کم ہو پہر یہ ہے فرمادیا کہ فضل مال سے اپنے بہائیون کے مدارات کرنیمین اور رزق مین برکت ہوتی ہے نہ حرکت چنانچہ حدیث سادس جسمین دو بہائیونکا ذکر ہے اسی پر دال ہے پہر جمع مال کی ایک حد بہی معین کردی کہ ایکروز کا قوت آدمی کے پاس ہو تو سمجہے کہ ساری دنیا کی نعمت ہے نہ یہہ کہ طالب ہو ہزار برس کی رزق کا کہ یہ خلاف زہد ہے چنانچہ یہی مضمون ہے حدیث سابع کا انتہی ما فی الباب

باب مَا جَآءَ فِى الْكَفَافِ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِ باب کفاف پر صبر کرنیکے بیان مین **عَنْ** اَبِىْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَغْبَطَ اَوْلِيَآئِىْ عِنْدِىْ لَمُؤْمِنٌ خَفِيْفُ الْحَاذِ ذُوْحَظٍّ مِنَ الصَّلٰوةِ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَاَطَاعَهٗ فِى السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِى النَّاسِ لَا يُشَارُ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهٗ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ نَقَرَ بِيَدِهٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهٗ قَلَّتْ بَوَاكِيْهِ قَلَّ تُرَاثُهٗ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَىَّ رَبِّىْ لِيَجْعَلَ لِىْ بَطْحَآءَ مَكَّةَ ذَهَبًا قُلْتُ لَا يَا رَبِّ وَلٰكِنْ اَشْبَعُ يَوْمًا وَاَجُوْعُ يَوْمًا اَوْ قَالَ ثَلَاثًا اَوْ نَحْوَ هٰذَا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ فَاِذَا شَبِعْتُ شَكَرْتُكَ وَحَمِدْتُكَ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشک کرنیکے لایق میرے دوستون مین میرے نزدیک ہلکی باربرداری والا نماز مین بہت حصہ لینی والا کہ اچہی کی اسنے عبادت اپنے رب کی اور فرمانبرداری کی اسنے خلوت مین اور دبا ہوا رہا لوگو مین کہ اشارہ نہین کیا جاتا اسکی طرف انگلیون سے یعنے بسبب شہرت اور ہو رزق اسکا بقدر کفایت پہر صبر کیا اسنے اسپر پہر ٹہونکا زمین کو اپنے ہاتہ سے پہر فرمایا جلدی آئی موت اسکی تہوڑی ہوئین رونیوالیان اسکی کم ہوئی میراث اسکی اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے پیش کیا میرے رب نے مجہپر یہ بات کہ کردے کنکریلی زمین مکہ کی سونا کہا مین نے نہین اے پروردگار میرے ولیکن مین چاہتا ہون کہ آسودہ وسیر رہون ایکدن اور بہوکا رہون ایکدن یا فرمایا تین دن یا اسکے مانند اور کچہہ فرمایا پہر جب مین بہوکا ہون عاجزی اور مسکنت ظاہر کرون تیری طرف اور یاد کرون تجہکو اور جب آسودہ و سیر ہون شکر کرون تیرا اور حمد بجا لاؤن تیری **ف** اس باب مین فضالہ بن عبید سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور قاسم بیٹے ہین عبدالرحمن کے اور کنیت انکی ابا عبدالرحمن ہے اور وہ مولی ہین عبدالرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور وہ شامی ہین ثقہ ہین اور علے بن زید ضعیف ہین حدیث مین اور کنیت انکی ابو عبدالملک ہے **مترجم** قولہ ہلکی باربرداری والا یعنے اہل و عیال اور دنیا کے اشتغال اور ساز و سامان کم رکہتا ہے قولہ نماز مین الخ یعنے نماز دل لگا کر خلوص سے باداے سنن و مستحبات و حفظ فرائض و واجبات ادا کرتا ہے اور جمعہ اور جماعت مین بطیب خاطر حاضر رہتا ہے

قولہ اور دبا ہوا رہا الخ یعنے لوگوں میں شہرہ اور نام نہیں چاہتا اور اُنپر غلبہ اور تسلط اور سلطان کا خواہان اور جویان نہیں بلکہ گوشہ خمول میں اپنے رب کی عبادتیں جلوۃً خلوۃً اُسکی اطاعت میں مشغول ہے قولہ پہر ٹہونکا زمین کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے توربشتی نے کہا مراد اس سے نوک انگشت کا مارنا ہی زمین پر یا دو یکبار ہاتہ کی انگلیون پر غرض بہر حال بیان کرنا تقلیل شے کا جب منظور ہوتا ہے تب ایسا کرتے ہین پس بیان فرمائی آپنے اسکی بعد کمی عمر کے اور قلت عورتوں کی جو اُس پر روئین خواہ بیبیان ہون یا اقارب عزیز و اقارب اور قلت اُسکی میراث کی کہ بہت سا مال و متاع جمع نکیا اور بہت ساز و سامان دنیا کا چہوڑا کچہہ ضروری چیزین اپنے استعمال مین لایا اور چل بسا قولہ فرمایا آپنے پیش کیا میرے رب نے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اختیاری تہا نہ اضطراری اور یہی موجب فضیلت ہے اور سبب فخر اور فقر اضطراری کہ جسمے بندہ مضطر ہے اُسکو سبب کفر فرمایا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰہُ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مراد کو پہونچا اور عذاب اخروی سے نجات پائی اُس شخص نے کہ اسلام لایا اور رزق ملا اُسکو بقدر کفایت اور قناعت دے اُسے اللہ عزوجل نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طُوْبٰى لِمَنْ هُدِيَ لِلْاِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهٗ كَفَافًا وَقَنَعَ **ترجمہ** روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ اُنہوں نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے مبارکباد ہے اُس شخص کو کہ ہدایت پائی اسنے طرف اسلام کے اور روزی ملی اُسکو بقدر کفایت کے اور قناعت کی اُسنے **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور ابو ہانی خولانی کا نام حمید بن ہانی ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْفَقْرِ باب فضیلت میں فقر کے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاللّٰہِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ فَقَالَ انْظُرْ مَا تَقُوْلُ قَالَ وَاللّٰہِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِيْ فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا فَاِنَّ الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُّحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہ کہا ایک مرد نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی مین آپکو دوست رکہتا ہون تو فرمایا آپنے دیکہہ سمجہ تو کیا کہتا ہے کہا اُسنے مین دوست رکہتا ہون آپکو کہا یہ تین بار فرمایا آپنے اگر تو مجہے دوست رکہتا ہے تو طیار کر فقر کے لئے ایک جہول اسلئے کہ فقر بہت جلد آنیوالا ہے اُسکی طرف جو مجہے دوست رکہے بہاؤ سے بہی زیادہ اپنے منتہا کیطرف **ف** روایت کی ہم سے نصر بن علی نے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے شداد ابی طلحہ سے اسکی مانند ہم معنے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو الوازع راسبی کا نام جابر بن عمرو ہے اور وہ بصری ہین **مترجم** اعد للفقر تجفافا یعنے طیار کر فقر کے لئے تجفاف کو تجفاف بکسر تا و سکون جیم ایک چیز ہے مثل زرہ کی اُسکو لڑائی کے وقت گہوڑے کو پہناتے ہین مراد اُس سے یہ ہے کہ فقر کے لئے مستعد رہ اگر مجہے دوست رکہتا ہے

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ باب فقیروں کے مقدم ہونے میں امیروں پر دخول جنت میں **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِخَمْسِمِائَةِ عَامٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فقرائے مہاجرین داخل ہونگے جنت میں اغنیا سے پانسو برس پیشتر **ف** اس باب میں ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو اور جابر سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا يَا عَائِشَةُ لَا تَرُدِّي الْمِسْكِيْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ يَا عَائِشَةُ اَحِبِّي الْمَسَاكِيْنَ وَقَرِّبِيْهِمْ فَاِنَّ اللّٰہَ يُقَرِّبُكِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ زندہ رکہہ مجہے مسکین اور مار مجہے مسکین اور اُٹہا مجہکو مسکینوں کے گروہ مین قیامت کے دن سو کہا عائشہ نے کیون یا رسول اللہ فرمایا آپنے داخل ہونگے مساکین جنت مین اغنیا سے چالیس برس پیشتر اے عائشہ مت پہیر مسکین کو اور دے اُسے اگرچہ ایک کہجور کی پہانک ہو اے عائشہ دوست رکہہ مساکین کو اور نزدیک ہو اُنسے کہ بیشک اللہ تعالے نزدیک کریگا تجہکو قیامت کے دن یعنے اپنی درگاہ مین مراتب قرب عنایت فرمائیگا **ف** یہ حدیث غریب ہے **مترجم** اختلاف ہے علما کا مساکین اور فقرا کی تعریف مین سو ابن عباس اور قتادہ اور عکرمہ نے کہا فقیر وہ ہے جو سوال نکرے اور مسکین جو سوال کرے اور ابن عمر نے کہا فقیر وہ نہین جو درہم پر درہم جوڑ جوڑ کر رکہے اور تمر پر تمر و لیکن فقیر وہ ہے جو اپنے نفس سے متقی ہو اور نہو اُسکے پاس مگر کپڑا اسا عورت اور قدرت نرکہتا ہو کسی شے پر جہال اُسکو عدم سوال کے سبب سے غنی جانتے ہون اور قتادہ سے کہا فقیر محتاج زمن اور مسکین محتاج تندرست اور عکرمہ سے مروی ہے کہ فقرا مسلمین سے ہین اور مساکین اہل کتاب سے اور امام شافعی نے فرمایا کہ فقیر وہ ہے جو مال اور حرفہ نرکہتا ہو زمن ہو خواہ غیر زمن اور مسکین وہ ہے جسے مال و حرفہ ہو مگر

جو اُسکی شی تو کفایت کر سکتا ہو

فقر کی فضیلت

فقیروں کا مقدم ہونا غنیوں پر دخول جنت میں

کفایت نکرتا ہو سائل ہو خواہ غیر سائل اور مسکین انکے نزدیک خوشحال ہے فقیر سے اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا اَمَّا السَّفِیۡنَۃُ فَکَانَتۡ لِمَسٰکِیۡنَ پس مسکین کہا انکو باوجود اسکے کہ انکے مال سے تھا سفینہ اور وہ اسمین اہل حرفہ تھے اور یہ قول مستند بکتاب اللہ ہے اور اصحاب ابی حنیفہ کے نزدیک فقیر خوشحال ہے مسکین سے اور قتیبی نے کہا فقیر وہ ہے جو بقدر کفایت روپے رکھتا ہو اور مسکین وہ کہ جسکی پاس کچھ نہو اور بعضوں نے کہا فقیر وہ کہ جسکا مسکن و خادم ہو اور مسکین وہ جو کچھ نہ رکھتا ہو اور بعضوں نے کہا جو کسی شئی کا مفتقر ہو وہ فقیر ہی اگرچہ اپنے غیر سے غنی ہو اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اَنۡتُمُ الۡفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰہِ اور مسکین وہ ہے جو ہر شئے کا محتاج ہو گیا تو دیکھتا نہیں کہ اللہ تعالی نے ترغیب دی اسکی اطعام کے اور طعام کفارہ کا مستحق اسکو کیا اور کوئی محتاجی زیادہ نہیں ہے اس سے کہ بشبہ سد جوع کا محتاج ہو اور ابراہیم نخعی نے کہا فقرا وہ ہین جو ہجرت کر چکی ہون اور مساکین جنہون نے ہجرت نکی ہو حاصل کلام یہ ہے کہ فقر و مسکنت دونون عبارت ہین حاجت سے اور ضعف حال سے سو فقیر وہ ہے کہ حاجت نے اسکی فقار ظہر توڑ دی ہون اور مسکین وہی کہ ضعف کیا نفس اسکا اور ساکن ہو گیا طلب قوت کی حرکت سے غرض فقیر فقار سے مشتق ہے اور مسکین سکون سے ہے انتہا ما ذکرہ البغوی رحمۃ اللہ علیہ فی قولہ تعالی انما الصدقات للفقراء والمساکین

عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَدۡخُلُ الۡفُقَرَآءُ الۡجَنَّةَ قَبۡلَ الۡاَغۡنِیَآءِ بِخَمۡسِمِائَةِ عَامٍ نِصۡفِ یَوۡمٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے داخل ہونگے فقرا جنت مین پانسو برس پیشتر اغنیا سے کہ وہ آدہا دن ہے قیامت کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنۡ** جَابِرِ بۡنِ عَبۡدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَدۡخُلُ فُقَرَآءُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ الۡجَنَّةَ قَبۡلَ اَغۡنِیَآئِهِمۡ بِاَرۡبَعِیۡنَ خَرِیۡفًا **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل ہونگے فقراء مسلمین جنت مین انکے اغنیا سے چالیس برس پیشتر **ف** یہ حدیث حسن ہے **عَنۡ** اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَدۡخُلُ فُقَرَآءُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ الۡجَنَّةَ قَبۡلَ الۡاَغۡنِیَآءِ بِنِصۡفِ یَوۡمٍ وَّهُوَ خَمۡسُمِائَةِ عَامٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے داخل ہونگے فقراء مسلمین جنت مین اغنیا سے آدہا دن پیشتر اور وہ پانسو برس ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** بعضے روایتو مین مدت تقدم فقرا کے اغنیا پر پانسو برس وارد ہوے ہین اور بعضی مین چالیس برس تطبیق اسمین اسطرح ہے کہ فقیر دو قسم ہین ایک قانع دوسرے غیر قانع پس اول پانسو برس تقدم رکھتے ہین اور دوسرے چالیس برس

بَابُ مَا جَآءَ فِیۡ مَعِیۡشَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ وَاَهۡلِهٖ باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے گھر والونکی معاش مین

عَنۡ مَسۡرُوۡقٍ قَالَ دَخَلۡتُ عَلٰی عَائِشَةَ فَدَعَتۡ لِیۡ بِطَعَامٍ وَّقَالَتۡ مَا اَشۡبَعُ مِنۡ طَعَامٍ فَاَشَآءُ اَنۡ اَبۡكِیَ اِلَّا بَكَیۡتُ قَالَ قُلۡتُ لِمَ قَالَتۡ اَذۡكُرُ الۡحَالَ الَّتِیۡ فَارَقَ عَلَیۡهَا رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ الدُّنۡیَا وَاللّٰهِ مَا شَبِعَ مِنۡ خُبۡزٍ وَّلَحۡمٍ مَّرَّتَیۡنِ فِیۡ یَوۡمٍ **ترجمہ** روایت ہے مسروق سے کہا داخل ہوا مین حضرت عائشہ ام المومنین کے خدمت مین سو منگوایا انہون نے میرے لئے کہانا اور فرمایا مین سیر نہین ہوتی ہون کسے کہانے سی کہ پہر رونا چاہون پر روتی ہون کہا مسروق نے مین نے عرض کی کیون فرمایا انہون نے یاد کرتی ہو مین اس حال کو کہ چہوڑا اسپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو قسم ہے اللہ تعالی کی سیر نہوئی آپ روٹی اور گوشت سی دو بار ایکدن مین **ف** یہ حدیث حسن ہے **عَنۡ** عَائِشَةَ قَالَتۡ مَا شَبِعَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ مِنۡ خُبۡزِ شَعِیۡرٍ یَوۡمَیۡنِ مُتَتَابِعَیۡنِ حَتّٰی قُبِضَ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہون نے سیر نہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جو کی روٹی سے دو دن پے در پے یہانتک کہ وفات پائی **ف** اسباب مین ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنۡ** اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ وَاَهۡلُهٗ ثَلَاثًا تِبَاعًا مِّنۡ خُبۡزِ الۡبُرِّ حَتّٰی فَارَقَ الدُّنۡیَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا انہون نے نہ سیر ہوے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور گھر والے آپکے تین روز پے در پے گیہون کی روٹی سے یہانتک کہ چہوڑ دنیا کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنۡ** اَبِیۡ اُمَامَةَ یَقُوۡلُ مَا کَانَ یَفۡضُلُ عَنۡ اَهۡلِ بَیۡتِ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ خُبۡزُ الشَّعِیۡرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہتے تھے کہ نہ زیادہ ہوتی تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر سے روٹی جو کی یعنے حاجت سے زیادہ نہ رہتی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اس سند سے **عَنۡ** ابۡنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَبِیۡتُ اللَّیَالِیَ الۡمُتَتَابِعَةَ طَاوِیًا وَّاَهۡلُهٗ لَا یَجِدُوۡنَ عَشَآءً وَّکَانَ اَکۡثَرُ خُبۡزِهِمۡ خُبۡزَ الشَّعِیۡرِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور گھر والے آپکے کاٹتے تہے پے در پے راتونکو خالی پیٹ نہ پاتی تہے کہانا رات کا اور اکثر خوراک انکی جو کی روٹی تہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنۡ** اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡ رِزۡقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوۡتًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یا اللہ کر دے رزق آل محمد کا بقدر کفایت کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنۡ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ رکھہ چھوڑتے کل کے لئے کچھہ **ف** یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہے جعفر بن سلیمان کے سوا اور لوگوں سے کہ روایت کی انہوں نے ثابت سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ مَا اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا اَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا کہ نہ کہایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خوان پر کہانا رکھہ کے اور نہ کہائی روٹی باریک یعنی چپاتی یہانتک کہ وفات پائی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے سعید بن ابی عروبہ کی روایت سے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهُ قِيْلَ لَهُ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ النَّقِيَّ يَعْنِي الْحُوَّارٰى فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ فَقِيْلَ لَهُ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ قِيْلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِالشَّعِيْرِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيْرُ مِنْهُ مَا طَارَ ثُمَّ نُثَرِّيْهِ فَنَعْجِنُهُ **ترجمہ** روایت ہے سہل بن سعد سے کہ اُنسے پوچہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کبہی کہایا ہے نقی یعنی میدہ کہا سہل نے نہ دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میدہ یہانتک کہ ملاقات کی اللہ سے یعنے کہانیکا کیا ذکر ہے آنکہہ سے بہی نہیں دیکہا پہر پوچہا اُنسے آیا تمہارے پاس چہلنیاں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تہیں کہا نہیں تہیں ہمارے پاس چہلنیاں پوچہا کیا کرتے تہے تم جو کے آٹے کو کہا اُنہوں نے پہونک لیتے تہے ہم اُسی پہر اُڑتا تہا جو اُڑنا ہوتا تہا پہر پانی ڈالتے تہے ہم اُس پر اور گوندہ لیتے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ مالک بن انس نے ابی حازم سے

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مَعِيْشَةِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب معیشت اصحاب میں **عَنْ** سَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ هَرَاقَ دَمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنِّيْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَغْزُوْ فِي الْعِصَابَةِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَاْكُلُ اِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةَ حَتّٰى اِنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِيْرُ وَاَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ يُعَزِّرُوْنِيْ فِي الدِّيْنِ لَقَدْ خِبْتُ اِذَنْ وَضَلَّ عَمَلِيْ **ترجمہ** روایت ہے سعد بن وقاص سے کہ فرماتے تہی میں پہلا شخص ہوں کہ بہایا خون اللہ کی راہ میں یعنے کفار کو قتل کیا اور میں پہلا شخص ہوں کہ تیر پہینکا اللہ کی راہ میں اور میں نے دیکہا اپنے کو جہاد کرتے ہوئی ایک جماعت میں اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ نکہاتے تہی ہم مگر پتے درختوں کے اور حبلہ یہانتک کہ ایک ہم میں مینگنیاں کرتا تہا جیسے مینگنیاں کرتی ہے بکری یا اونٹ اور اب لگے بنو اسد کے لوگ مجہی طعن کرنے دین میں اگر میں انکے طعن کے لائق ہوا تو بڑا محروم ہوں اور ضایع گئے میرے عمل **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے بیان کی روایت سے **عَنْ** سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنِّيْ اَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْحُبْلَةُ وَهٰذَا السَّمُرُ حَتّٰى اِنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ يُعَزِّرُوْنِيْ فِي الدِّيْنِ لَقَدْ خِبْتُ اِذَنْ وَضَلَّ عَمَلِيْ **ترجمہ** روایت ہے سعد سے کہتے تہے کہ میں پہلا آدمی ہوں عرب سے کہ تیر پہینکا اللہ کی راہ میں یعنے جہاد میں اور میں نے دیکہا اپنے کو جہاد کرتے ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ اور نہ تہا ہمارے واسطے کہانا مگر حبلہ اور یہ سمر یہانتک کہ ایک ہم میں کا مینگنیاں کرتا تہا جیسا کہ مینگنی کرتی ہے بکری پہر اب لگے بنو اسد کے لوگ مجہی ملامت کرنے دین میں اگر میں اُنکے ملامت کے لائق ہوا تو محروم ہوا اُسوقت اور ضایع ہوگئیں میری سب نیکیاں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب میں عتبہ بن غزوان سے بہی روایت ہے **مترجم** حبلہ بالضم انگور اور بیخ انگور اور میوہ خار دار درختونکا یا میوہ درخت سلم کا اور طلح و سیال کا کہ ایک نوع ہے درخت پُرخار سے حُبُل بروزن قفل اسکی جمع ہے اور یہاں معنی ثالث مراد ہیں اور سمر بہی ایک درخت کا نام ہے کہ طلح تسم سے ہی واحد اُسکا سمرہ ہے اور حضرت سعد امام تہے قبیلہ بنی اسد میں اور اُنہوں نے انکی شکایت بیجا کی اور شکوہ کیا حضرت عمر کے پاس کہ اُنکو نماز خوب نہیں آتی اُسکے جواب میں حضرت سعد نے یہ مضمون فرمایا اور اپنا سابقہ اسلام اور حسن تائید اسلام میں بیان کیا **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فِيْ اَحَدِهِمَا ثُمَّ قَالَ بَخٍ بَخٍ يَتَمَخَّطُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنِّيْ لَاَخِرُّ فِيْمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ مِنَ الْجُوْعِ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيْءُ الْجَائِيْ فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلٰى عُنُقِيْ يَرٰى اَنَّ بِيَ الْجُنُوْنَ وَمَا بِيْ جُنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا الْجُوْعُ **ترجمہ** روایت ہے محمد بن سیرین سے کہا تہے ہم ابو ہریرہ کے پاس اور اُنپر دو کپڑے تہی رنگی ہوئی مشق میں یعنی گیرو میں کتان کے پس ناک پونچہی اُنہوں نے اُنمیں سے ایک کپڑے میں پہر کہا واہ واہ ناک پونچہتا ہے ابو ہریرہ کتان میں بیشک میں نے دیکہا اپنے کو کہ گر پڑا تہا میں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے منبر کے آگے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حجرہ کے پاس مارے بہوک کے بیہوش ہو کر پہر آنیوالا آتا تہا اور میری گردن پر پیر رکہتا تہا اور مجہی سمجہتا تہا کہ جنون ہے اور مجہی کچہہ جنون نہ تہا سوا بہوک کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **مترجم** کتان بالفتح و تشدید تا ایک نبات ہے

بقدر ایک ذراع کے پتا اُسکا باریک اور سہل ہا جوردی پوست اُسکا مانند روئی کے کات کر کپڑا بناتی ہین اور کپڑا اُسکا معتدل ہوتا ہی گرمی اور سردی مین اور بدنمین ہنس لیتا
اور رافع حرارت اور باعث ہے تقلیل عرق کا اور کہجلی اور ورم کو نافع ہے اور جو بین اُسمین کم پڑتی ہین اور تخم کو اُسکے ہندمین السی کہتے ہین اور ملک شام و دمشق سے اُسکی چہال کے
کپڑے بہت آتی ہین اور حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً مین اکثر قمیص اُسکے بناتی ہین اور دمشق کسر میم کمل آسرخ رنگ کہ اُسمین کپڑے رنگتی ہین **عن** فُضَالَةَ بْنِ
عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلوٰةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَهُمْ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتّٰى تَقُولَ
الْأَعْرَابُ هٰؤُلَاءِ مَجَانِيْنُ أَوْ مَجَانُوْنَ فَإِذَا صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللهِ لَأَحْبَبْتُمْ أَنْ تَزْدَادُوْا
فَاقَةً وَحَاجَةً قَالَ فُضَالَةُ أَنَا يَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہاتی لوگون
کو گر پڑتے بہت لوگ کہڑے کہڑے نماز مین بہوک کے سبب سے اور وہ اصحاب صُفّہ تہے یہانتک کہ اعراب کہتے یہہ مجنون ہین پہر جب نماز پڑہ چکتی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم جاتے
اُنکے پاس اور فرماتے اگر تمکو معلوم ہو جو مرتبہ تمہارا ہے اللہ کے نزدیک اور جو ثواب ہے اس فقر و فاقہ کا اُسکی درگاہ مین تو دوست رکہتے تم کہ زیادہ ہو تمکو فاقہ اور حاجت کہا
فضالہ نے مین اُسوقت ساتہ تہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** صُفّہ الدّار بتشدید الفاء دالان اور اصحاب صُفّہ کچہہ صحابی تہے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ مسجد کے پیش دالان مین رہتے تہی اور کسیطرحکا حرفہ اور امور دنیوی مین مشغول نہوتے بلکہ شبانہ روز تحصیل علوم دین اور حفظ احادیث نبوی مین شاغل رہتے
ابو ہریرہ بہی اُنہین مین تہے اور عدد اُنکے باختلاف زمان مختلف ہوتے تہے لفظ صوفی بہی اُسی سے مشتق ہے اور اعراب گانون کے رہنی والی لوگ جنکو عربی مین بدو اور ہندی مین
گنوار کہتے ہین **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيْهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيْهَا أَحَدٌ فَأَتَاهُ أَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ
يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ خَرَجْتُ أَلْقٰى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْظُرُ فِي وَجْهِهِ وَالتَّسْلِيْمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ
قَالَ الْجُوْعُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَأَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقُوْا إِلٰى مَنْزِلِ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيْرَ النَّخْلِ
وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَالُوْا لِامْرَأَتِهِ أَيْنَ صَاحِبُكِ فَقَالَتْ انْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ وَلَمْ يَلْبَثُوْا أَنْ جَاءَ أَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ
يَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَاءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُفَدِّيْهِ بِأَبِيْهِ وَأُمِّهِ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ إِلٰى حَدِيْقَتِهِ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ
إِلَى نَخْلَةٍ فَجَاءَ بِقِنْوٍ فَوَضَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا تَنَقَّيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ تَخْتَارُوْا أَوْ قَالَ تَخَيَّرُوْا
مِنْ رُطَبِهِ وَبُسْرِهِ فَأَكَلُوْا وَشَرِبُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ مِنَ النَّعِيْمِ الَّذِيْ تُسْأَلُوْنَ
عَنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطَبٌ طَيِّبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحَنَّ ذَاتَ
دَرٍّ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا أَوْ جَدْيًا فَأَتَاهُمْ بِهَا فَأَكَلُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَتَانَا سَبْيٌ فَأْتِنَا فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَأَتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ اخْتَرْ لِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَإِنِّيْ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيْ وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوْفًا فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ مَا أَنْتَ بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْ تُعْتِقَهُ قَالَ هُوَ عَتِيْقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيْفَةً إِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَا تَأْلُوْهُ خَبَالًا وَمَنْ يُوْقَ
بِطَانَةَ السُّوْءِ فَقَدْ وُقِيَ **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت مین کہ نہین نکلتی تہے کبہی اُسوقت مین اور نہ ملاقات کرتا تہا کوئی شخص اُنسے اُسوقت
مین یعنے آرام و راحت اور گہر مین رہنیکا وقت تہا پہر آئے اُنکے پاس ابو بکر سو پوچہا آپنے کیا چیز لائی تمکو ای ابو بکر سو عرض کی اُنہون نے نکلا مین اسلیے کہ ملاقات کرون رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے اور نظر کرون اُنکے چہرۂ مبارک کیطرف اور سلام کرون اُنپر پہر ابہی تو اُنکو کچہہ دیر نہین ہوئی کہ اتنے مین حضرت عمر بہی حاضر ہوئے سو پوچہا آپنے کیا چیز لائی
تمکو ای عمر عرض کی اُنہون نے بہوک لائی مجہکو یا رسول اللہ فرمایا آپنے مینے بہی کچہہ اثر پایا بہوک کا پس سب ملکر گئے ابی الہیثم بن التیہان کے گہر جو انصار مین سے ایک مرد تہے کہ کہجور اور بکریان
بہت رکہتی تہے اور کوئی اُنکا خادم نہتا سو نپایا ابو الہیثم کو گہر مین پس پوچہا اُنکے بی بی سے کہ تمہارے صاحب کہان ہین سو عرض کی اُنہنے کہ گئی ہین میٹہا پانی لینے ہمارے واسطے

اور کچھہ دیر نہ ٹھہرے یہ لوگ کہ اتنے مین ابوالہیثم آئی ایک مشک لیئے ہوی کہ اُٹھائی ہوے تہے اسکو سو رکھدیا اُنہون نے مشک کو پہر آکر لپٹ گئے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہنے لگے
کہ میرے ماں باپ فدا ہین آپ پر پہر لیگئے ابوالہیثم اُن سبکو اپنے باغ مین اور ایک بچھونا بچھایا اُنکے لئے پہر گئے کہجور کے درخت پاس اور لے آئے وہان سے ایک گُچھا کہجور کا اور رکھدیا
اُنکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے اور فرمایا آپنے تم چُنکر کیون نہ لائی رطب ہمارے لئے سو عرض کی اُنہون نے یا رسول اللہ مین نے چاہا کہ آپ خود پسند کرلین اُنمین سے یا یہ کہا کہ آپ
پسند کرلیجئے پکی اسکے کچو سے پس کہالی وہ کہجور اور پیا اُس پانی سے یعنی جو وہ لائی تہے پس فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان اُسکے ہاتھ مین ہے
یہ اُن نعمتون سے ہے کہ جسکا سوال کیا جاویگا تمسے قیامت کے دن تفصیل اُنکی یہ ہے سایہ ٹھنڈا یعنے باغ کا اور کہجور خوش مزہ پکی ہوئے پاکیزہ اور پانی سرد پہر گئے ابوالہیثم کہ کچھہ
کہانا طیار کرین آپکے واسطے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح نکرنا تم دودہ والا جانور پہر ذبح کیا اُنہون نے ایک بکری کا بچہ مادہ یا نر پہر اُسی پکا لائی پہر کہایا اِن سب بزرگوارون
نے پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالہیثم سے کیون تمہارے پاس کوئی خادم ہے اُنہون نے عرض کی کہ نہین فرمایا آپنے پہر جب آوین ہمارے پاس قیدی یعنے غنیمت کے تو تم
آؤ ہمارے پاس پہر آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو نفر قیدی کہ تہا اُنکی تہا کوئی تیسرا پہر حاضر ہوئی اُنکے پاس ابوالہیثم یعنی حسب الارشاد آنحضرت کے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے پسند کرلو اِن دونو مین سے سو عرض کی اُنہون نے کہ آپ ہی پسند کردیجئے اُنمین سے یا رسول اللہ سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس سے مشورہ لیا جاوے وہ امین ہے یعنے امانت
اُسکو ضرور ہے اور خیرخواہی اور اچھی بات پر اطلاع دینا سو لو تم اسکو یعنے اشارہ کیا ایک غلام کیطرف اور وجہ ترجیح یہ بیان فرمائی کہ مین نے دیکھا ہی اسکو نماز پڑہتے ہوئے
اور حسن معاملت کرو اسکے ساتھ یعنے آرام و راحت سے رکھو سو آئی ابوالہیثم اپنی بیوی کے پاس اور خبر دی اُن کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک کی یعنے حضرت نے فرمایا
ہی کہ اس غلام کو آرام سے رکھنا سو کہا اُنکی بی بی نے کہ تم پوری نکرسکوگے وصیت رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جو اس غلام کے باب مین اُنہون نے فرمائی ہے یعنے حق تربیت
اس غلام کا ادا نکرسکوگے مگر یہ کہ آزاد کردو تم اسکو کہا ابوالہیثم نے کہ وہ اسیوقت آزاد ہے پس فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نہین بہیجتا کسی نبی اور نہ کسی خلیفہ یعنے
سلطان کو مگر اُسکے دو قسم کے رفیق ہوتے ہین ایک ایسے کہ حکم کرتے ہین اُسکو اچھی کامونکا اور روکتے ہین اُسے بُری کامون سے یعنے مشورہ نیک دیتے ہین اور بُرائی بہلائی
سے آگاہ کرتے ہین اور دوسرے قسم وہ کہ قصور نہین کرتے اُسکے خراب کرنے مین پہر جو بچا یا گیا فقط اُنکی برائی سے وہ بچایا گیا بڑی آفتون سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
غریب ہے۔ روایت کی ہمسے صالح بن عبد اللہ نے اُنہون نے ابو عوانہ سے اُنہون نے عبد الملک بن عمیر سے اُنہون نے ابی سلمہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلے ایکدن اور ابوبکر او عمر پہر ذکر کی
حدیث ہم معنی حدیث مذکور کے اور نہین ذکر کیا اُسمین ابو ہریرہ سے روایت ہونے کا اور حدیث شیبان کی اتم ہے اور اطول ابو عوانہ کی حدیث سے اور شیبان ثقہ ہین اہل حدیث
کے نزدیک اور صاحب کتاب ہین یعنے صاحب تالیف **مترجم** اس حدیث مین بڑے بڑی فوائد مین اوّل یہ کہ نفرت اور زہد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اور آپکے اصحاب مبارک
کا اور قلت دنیا کی اُنکے پاس اور امتحان اُنکا جوع اور ضیق عیش مین کسی کسی وقت اور بعضون نے خیال کیا ہے کہ یہ حال قبل فتوح بلاد تہا اور بعد فتوح یہ حال نہ رہا حالانکہ
یہ زعم باطل ہے اسلئے کہ راوی حدیث ابو ہریرہ ہین اور معلوم ہے کہ وہ اسلام لائی ہین بعد فتح خیبر کے پہر اگر کوئی کہے کہ ممکن ہے کہ راوی نے یہ حال بچشم خود نہ دیکھا ہو بلکہ حضرت سے
سنکر بیان کیا ہو اور اس صورت مین جایز ہو سکتا ہے کہ یہ قصہ پیشتر کا ہو تو جواب اُسکا یہ ہے کہ یہ خلاف ظاہر ہے۔ ومن ادعی خلاف الظاہر فعلیہ البیان بلکہ امر صواب یہ
ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ راحت و تکلیف مین گذارتے رہی کہ کبہی وسعت خرچ کی پاتے تہے اور کبہی سب خرچ کرکے صبر فرماتے تہی جیسا کہ ابی ہریرہ سے
بروایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ نکلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا سے اور آسودہ نہوئی تہے خبز شعیر سے اور حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ آل محمد جب سے مدینہ مین آئے
تین روز پے درپے سیر نہوئے کسی کہانے سے یہانتک کہ وفات پائی چنانچہ اس مضمون کی روایتین کچھہ اوپر سے مذکور ہو چکی ہین غرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کبہی فارغ البالی
ہوتی تہی پہر بعد تہوڑے عرصہ کے آپ جو کچھہ موجود ہوتا تہا سب طاعت آلہی مین اور وجوہ بر و ایثار مین صرف فرما دیتے تہے اور ضیافت واردین اور اطعام مساکین اور
ایثار رطالبین مین خرچ کردیتے تہے اور یہی عادت تہی شیخین بلکہ اکثر اصحاب کی اور اہل یسار مہاجرین و انصار سے باوجود اسکے کہ خیال خدمتگذاری کا آپکے بہت رکہتے
تہے مگر کسی وقت آپکی حاجت سے مطلع نہوتے تہے اور کبہی ایسا بہی ہوتا تہا کہ وقت اطلاع کے وہ خود تنگی مین ہوتے تہے اور جو خبردار ہوتا تہا آپکی حاجت مبارک سے
اور قدرت اسکی دفع کی رکہتا تہا فوراً مبادرت فرماتا تہا اُسکے پورا کرنے مین لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم باوصف اسکے کبہی اپنا حال اُنسے چہپاتے بہی تہے اور اُنکی سبکباری
چاہتے تہے اور مبادرت کی ابوطلحہ نے جب سُنی آواز حضرت کی اور پہچانی بہوک آپکی اور ایسی ہی ہے روایت جابر کی جنگ خندق مین اور روایت ہے شعیب انصاری کی کہ اُنہون نے بہی پایا اثر بہوک کا آپکے چہرۂ مبارک

مین وحکم کیا کہانا پکانیکا اور ہانڈی کے بہت سی روایتین اسباب مین مشہور ہین اور ایساہی معاملہ اصحاب کا تہا آپس مین کہ نہ واقف ہوتا تہا ایک بہائی دوسرے کی خواہش
بلکہ یہ کہ سعی کرتا تہا اُسکے انجاح مرام مین اور تعریف کی اللہ تعالی نے اُنکی یا ور فرمایا کہ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ وَلَوْ کَانَ بِہِمْ خَصَاصَۃٌ اور فرمایا رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ دوسرے
یہ کہ جمع ہونا اور نکلنا اُنکا رفع گرسنگی کی لئے سو سبب اُسکا یہ ہے کہ جب وہ مراقبۂ آلہی مین مستغرق اور مشاہدۂ صفات نامتناہی مین غرق تہے اور بہوک نے اُنکو قلق مین
ڈالا اور نشاط عبادت مین حارج و مانع ہوئے تو سعی کی اُنہون نے اُسکے ازالہ مین بطریق مباح اور یہ اکمل طاعات اور ابلغ انواع مراقبات ہے اسلئے کہ منع ہی ادای صلوۃ وقت
اخبثین کے وقت اور جب کہانا حاضر ہو اسلئے کہ نفس اُس طرف میلان رکہتا ہے اور اسیطرح منع ہے پہولدار کپڑے مین کہ مانع حضور قلب ہو اور باتین کرنیوالون کے سامنے
وغیر ذلک اور قاضی کو منع ہے کہ حکم کرے غضب کے وقت مین اور جوع و ہم و شدت فرح وغیرہ کے وقت مین جو چیزین کہ اُسکو غور اور تفکر سے روکتی ہون قولہ عرض کے
اُنہون نے ہم کو بہوک لائی اس سے ثابت ہوا کہ آدمی کو اگر کسیطرح کا الم و رنج پہونچے تو اسکا ذکر کرنا دوسرے سے روا ہے مگر یہ کہ ذکر کرنا بہ نیت تصبیر و تسلی ہو نہ بہ نیت شکوہ و
تشکی جیسے کہ حضرت سے ذکر کرنے مین امید ہے کہ آپ دعا فرماوینگے اور مساعدت کرینگے اُسکے ازالہ اور دفع مین پس یہ مذموم نہین بلکہ جائز اور مباح ہی قولہ فرمایا آپ نے
مین نے بہی کچہہ اثر پایا بہوک کا اور مسلم کے روایت مین ہے کہ قسم ہے اُس پروردگار کی کہ جان میری اُسکی ہاتہ مین ہے الخ اور اسمین ثابت ہوا جواز حلف کا بغیر استحلاف کے اور یہ تیسرا فائدہ ہے
اور ابو الہیثم کا نام مالک ہے اور اُنکے گہر جانے مین جائز ہوا دلالت کرنا ایسے شخص کیطرف جو انجاح مرام کرے صاحب حاجت کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُنکو مخلص و
جان نثار جاننا اور یار وفادار سمجہنا اسمین کمال شرف ہے انکا اسلئے کہ یہ معاملہ نہین ہوتا ہے مگر نہایت دوست کے ساتہ پس جائز ہوا بغیر بلائے کسی دوست کے گہر جانا اور اُس سے
طالب طعام ہونا اگر یقین ہو کہ وہ اس سے خوش ہوگا اور یہ چوتہا فائدہ ہے اور مسلم کے روایت مین ہے کہ جب دیکہا ابو الہیثم کی بی بی نے اُنکو کہا مرحبا و اہلا اور یہ دونون کلمہ
معروف ہین عرب مین یعنے آیا تو مکان وسیع مین اور ایسے اہل مین کہ اُنس کریگا تو اُن سے اور ابو الہیثم جب آئے تو اُنہون نی کہا الحمد للہ آج کسی کے گہر مین میرے گہر سے بہتر
مہمان نہین اس سے ثابت ہوا کہ اظہار سرور مہمان کے آنے سے اور الحمد للہ کہنا اُسکے دیکہنے سی مسنون ہے اسلئے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جو ایمان رکہتا ہو اللہ پر اور پچہلی دن پر تو
چاہئے کہ تعظیم کرے اپنے مہمان کی اور یہ پانچوان فائدہ ہے قولہ پہر پوچہا اُنکی بی بی سی الخ اسمین ثابت ہوا جواز کلام اجنبیہ کے ساتہ اور جواب دینا اُسکا وقت ضرورت کے
اور یہ چہٹا فائدہ ہے اور ثابت ہوا جواز اجازت دینے کا عورت کو اپنے گہر مین ایسے شخص کو کہ یقین کہتی ہو کہ اُسکے آنے سے شوہر خوش ہوگا اسطرح پر کہ خلوت محرمہ لازم نہ
آوے اور یہ ساتوان فائدہ ہے قولہ گئے مین میٹہا پانی لینے اسمین میٹہی پانی لانیکا جواز ثابت ہوا اور اُسکے پینے و طلب کرنیکا اور یہ آٹہوان فائدہ ہے قولہ اور لے آئے
ایک گچہا کہجورونکا اس سے ثابت ہوا کہ تقدیم فاکہے خبز و لحم پر مستحب ہے اور مبادرت کرنا اور جلدی حاضر کرنا مہمان کے لئے جو میسر ہو علی الخصوص جب اُسکی حاجت شدید
معلوم ہو مستحب ہے اور بے تکلفی نہایت عمدہ چیز ہے چنانچہ مکروہ رکہا ہے اکثر سلف نے مہمان کے لئے تکلف کرنا اور مراد اُس سے وہ تکلف ہے جو تکلیف مین ڈالے میزبان کو کہ جب
مہمان اُس سے آگاہ ہوتا ہے وہ بہی اُسکی مشقت کو دیکہکر تکلیف کو پاتا ہے اور دونون کو ایذا ہوتی ہے اور یہ نوان فائدہ ہے قولہ پہر کہایا اُن سب بزرگوارون نے مسلم کے
روایت مین ہے کہ آسودہ ہوگئے اور سیر ہوگئے اس سے ثابت ہوا کہ گاہ گاہ سیر ہوکر کہانا بہی جائز ہے مگر دوام اُسکا موجب قسوت قلب ہے اور یہی آسودگی اور سیری کی محمول ہے دوام
پر اور یہ دسوان فائدہ ہے قولہ یہ اُن نعمتون سے ہے کہ سوال کیا جاویگا اُنسے قیامت کے دن یعنے سوال اظہار امتنان کا اور تعداد احسان کا نہ سوال توبیخ و تہدید کا اور یہ گیارہوان
فائدہ ہی قولہ فرمایا آپنے پہر جب آوین ہمارے پاس قیدی الخ اسمین ثابت ہوا کہ بدلہ کرنا اور عوض دینا احسان اور نیکی کا جائز ہے بقدر طاقت کے اور پہلے سی وعدہ کرنا اُس چیز
کا جسکے توقع ہو جائز ہے اور یہ بارہوان فائدہ ہے قولہ مین نے دیکہا اُسے نماز پڑہتے ہوئی اس سے فضیلت نمازی کے بے نمازی پر ثابت ہوئی اور ثابت ہوا کہ حتی المقدور آدمی کے
لونڈی غلام نوکر چاکر نمازی ہون تو بہتر ہے اور یہ تیرہوان فائدہ ہے قولہ اور حسن معاملت کرو اُسکے ساتہ ثابت ہوا اس سے موکد اور ضروری ہونا حسن معاملت کا غلام
لونڈی سے خصوصا جبکہ وہ مایل ہون دین کیطرف اور نمازی یا متقی ہون اور یہ چودہوان فائدہ ہی قولہ مگر یہ کہ آزاد کرو تم اسکو کہا ابو الہیثم نے وہ اسیوقت آزاد ہی ثابت
ہوا اس سے کمال علو ہمت ازواج صحابہ کا اور جلد مبادرت کرنا امر خیر مین اور بہت ڈرنا حقوق عباد سے حتی کہ عبید و اما کے حقوق سے اور یہ پندرہوان فائدہ ہے قولہ مگر
اُسکے دو قسم کے رفیق ہوتے مین الخ اسمین احتیاط کا تعلیم کرنا ہے رفیق بد سے اور حذر کرنا اُسکی شر سے اور دلجوئی کرنا اور قدردانی رفیق نیک کے اور امتحان کرتے رہنا اور
پہچاننا اُنکا کہ مرد کی دانائیون سے ہے پرکہنا آدمیونکا قولہ بچایا گیا بری آفتون سے اس سے معلوم ہوا کہ شرور و فسادات سے رفقاء کے بچنا طاقت بشری سے خارج ہے جب تک

تائید غیبی ہو ممکن نہیں پس بناہ مانگنا اللہ تعالیٰ سے اور بھروسا کرنا اُسپر ضرور ہے اور یہ سولہواں فائدہ ہے انتہی (بعضہا فی النووی) **عَنْ** اَبِیْ طَلْحَۃَ قَالَ شَکَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجُوْعِ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ حَجَرَیْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابی طلحہ سے کہا بیان کیا ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حال بھوک کا اور اُٹھایا ہمنے کپڑا اپنے پیٹوں سے کہ ایک ایک پتھر بندھا تھا اُنپر سو اُٹھایا آپنے اپنے شکم مبارک سے کپڑا کہ دو پتھر بندھے تھے اُنکے پیٹ پر **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **عَنْ** سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیْرٍ یَقُوْلُ اَلَسْتُمْ فِیْ طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَیْتُ نَبِیَّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا یَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا یَمْلَاُ بِہٖ بَطْنَہٗ **ترجمہ** روایت ہے سماک بن حرب سے کہا سنا مینے نعمان بن بشیر سے کہ فرماتے تھے تم جو چاہتے ہو کھاتے پیتے ہو حالانکہ مینے دیکھا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نہ پاتے تھے وہ کھجور ادنی قسم کی اسقدر کہ بھرین وہ شکم مبارک اپنا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیے ہمسے ابو عوانہ اور کئی لوگوں نے سماک بن حرب سے مانند حدیث ابو الاحوص کے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث سماک سے اُنہوں نے نعمان بن بشیر سے اُنہوں نے حضرت عمر سے **بَابُ** مَا جَآءَ اَنَّ الْغِنَا غِنَا النَّفْسِ باب اس بیان میں کہ غنی دل سے ہے **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْغِنَا عَنْ کَثْرَۃِ الْعَرَضِ وَلٰکِنَّ الْغِنَا غِنَا النَّفْسِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے غنا اسباب و سامان کے بہت ہونے سے بلکہ غنا دل کا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِیْ اَخْذِ الْمَالِ باب خذ مال کے بیان میں **عَنْ** اَبِی الْوَلِیْدِ قَالَ سَمِعْتُ خَوْلَۃَ بِنْتَ قَیْسٍ وَکَانَتْ تَحْتَ حَمْزَۃَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ ہٰذَا الْمَالَ خَضِرَۃٌ حُلْوَۃٌ مَنْ اَصَابَہٗ بِحَقِّہٖ بُوْرِکَ لَہٗ فِیْہِ وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِیْمَا شَآءَتْ بِہٖ نَفْسُہٗ مِنْ مَالِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لَیْسَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا النَّارُ **ترجمہ** روایت ہے ابو الولید سے کہا سنا مینے خولہ بنت قیس سے اور تھین وہ نکاح مین حمزہ بن عبد المطلب کے فرماتی تھین وہ کہ سُنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یہ مال ہرا ہرا ہے میٹھا جسنے لیا اسکو حق کے ساتھ برکت دی گئی اُسکی لئے اسمین اور بہتیرے گھسنے والی ہین اُسچیز مین کہ چاہتا ہی اُنکا دل اللہ اور اُسکے رسول کے مال سے نہین ہے قیامت مین اُنکے لئے مگر دوزخ کی آگ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو الولید کا نام عبید سنطا ہے **مترجم** مال ہرا ہرا ہے میٹھا یعنی مرغوب خاطر ہے جسنے بوجہ حلال حاصل کیا اُسکو برکت ہوئی اور جسنے بوجہ ناجائز لیا وہ دوزخ مین گرا **بَابُ** ملعون ہونے مین درہم و دینار کے **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْہَمِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ملعون ہے بندہ دینار کا ملعون ہے بندہ درہم کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے سوا اسکے اور سند سے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ اس سے زیادہ پوری ہے اور طویل **بَابُ** حرص مال و جاہ کی مذمت مین **عَنْ** ابْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِکِ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِیْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَہَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَی الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِیْنِہٖ **ترجمہ** کعب بن مالک انصاری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو بھیڑیے بھوکے اگر چھوڑ دیے جاوین بکریوں مین تو اتنا فساد اور خرابی نکرین جتنا آدمی کا دین مال و جاہ کی حرص خراب کرتی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے اس باب مین ابن عمر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین مگر اُنکی اسناد صحیح نہین **بَابُ** دنیا کی مثال مغرورین اور نیکوں کی واسطے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی حَصِیْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِیْ جَنْبِہٖ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوِ اتَّخَذْنَا لَکَ وِطَآءً فَقَالَ مَا لِیْ وَلِلدُّنْیَا مَا اَنَا فِی الدُّنْیَا اِلَّا کَرَاکِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَۃٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَکَہَا **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہا کہ سوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک بوریے پر پھر اُٹھے اور اثر کر گیا تھا نقش بوریا آپکے کروٹ مین پس عرض کی صحابہ نے کہ بنا دین ہم آپکے واسطے ایک بچھونا فرمایا آپنے مجھے دنیا سے کیا کام ہے میری اور دنیا کی مثال ایسی ہے جیسا ایک سوار کہ سایہ کے لئے اُترا ایک درخت کے نیچے پھر چلا گیا اور درخت کو چھوڑ گیا **ف** اس باب مین ابن عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے **بَابُ** دیندار سے دوستی کرنیکے بیان مین **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلرَّجُلُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آدمی اپنی دوست کے دین پر ہے سو چاہئے کہ خیال رکھے کہ کس سے دوستی کرتا ہے یعنے دیندار ہی دوستی کرے نہ بددین سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **بَابُ** اہل و مال کی بیوفائی مین **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتْبَعُ الْمَیِّتَ ثَلٰثٌ فَیَرْجِعُ اثْنَانِ وَیَبْقٰی وَاحِدٌ یَتْبَعُہٗ اَہْلُہٗ وَمَالُہٗ وَعَمَلُہٗ فَیَرْجِعُ اَہْلُہٗ وَمَالُہٗ وَیَبْقٰی عَمَلُہٗ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے

کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ جاتی ہین میت کے تین چیزین پھر لوٹ آتی ہین دو اور باقی رہجاتی ہے اُسکے ساتھ ایک ساتھ جاتی ہین اہل و مال و عمل پھر لوٹ
آتی ہین اہل و مال اور باقی رہتا ہے اُسکے ساتھ عمل اُسکا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی کراھیۃ کثرۃ الاکل باکثرت اکل کے برائی مین **عن** مقدام
بن معدیکرب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما ملأ آدمی وعاء شرا من بطن بحسب ابن آدم اکلات یقمن صلبہ فان
کان لا محالۃ فثلث لطعامہ وثلث لشرابہ وثلث لنفسہ **ترجمہ** روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین بھر
انسان نے کوئی تھیلی بدتر پیٹ سے کافی ہے ابن آدم کو چند لقمے کہ سیدھا رکھین اُسکی پیٹھ پھر اگر ضرورت ہو اس سے زیادہ تو تہائی پیٹ کھانے کے لئے اور تہائی پانی پینے کو اور
تہائی دم لینے کی لئے مقرر رکھے **ف** روایت کی ہمسے حسن بن عرفہ نے اُنہون نے اسمعیل بن عیاش سے مانند اسکے اور کہا مقدام نے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہین ذکر کیا
اسکا کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ماجاء فی الریاء والسمعۃ باب ریا و سمعہ کی بیا مین **عن** ابی سعید قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرائی یرائی اللہ بہ ومن یسمع یسمع اللہ بہ وقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لا یرحم الناس
لا یرحمہ اللہ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دکھانا چاہے اپنی عبادت لوگونکو اللہ تعالے دکھا دے اسکی عبادت لوگونکو اور جو شخص سنانا چاہے اپنی عبادت لوگونکو سنا دیتا ہے
اللہ تعالے اُسکی عبادت لوگونکو اور کہا راوی نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو رحم نکرے لوگون پر اللہ رحم نکرے اُسپر **ف** اس باب مین جندب اور عبد اللہ بن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے
اس سے **عن** شفیا الاصبحی انہ دخل المدینۃ فاذا ھو برجل قد اجتمع علیہ الناس فقال من ہذا فقالوا ابو ہریرۃ فدنوت منہ حتی قعدت بین یدیہ وھو
یحدث الناس فلما سکت وخلا قلت لہ اسألک بحق وبحق لما حدثتنی حدیثا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقلتہ وعلمتہ فقال ابو ہریرۃ افعل لاحدثنک
حدیثا حدثنیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقلتہ وعلمتہ ثم نشغ ابو ہریرۃ نشغۃ فمکثنا قلیلا ثم افاق فقال لاحدثنک حدیثا حدثنیہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذا البیت ما معنا احد غیری وغیرہ ثم نشغ ابو ہریرۃ نشغۃ شدیدۃ ثم افاق ومسح وجہہ وقال افعل لاحدثنک
حدیثا حدثنیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وھو فی ہذا البیت ما معنا احد غیری وغیرہ ثم نشغ ابو ہریرۃ نشغۃ شدیدۃ ثم مال خارا
علی وجہہ فاسندتہ طویلا ثم افاق فقال حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی اذا کان یوم القیمۃ ینزل الی العباد لیقضی
بینہم وکل امۃ جاثیۃ فاول من یدعو بہ رجل جمع القرآن ورجل قتل فی سبیل اللہ ورجل کثیر المال فیقول اللہ للقاری الم اعلمک ما
انزلت علی رسولی قال بلی یا رب قال فماذا عملت فیما علمت قال کنت اقوم بہ آناء اللیل وآناء النہار فیقول اللہ لہ کذبت وتقول الملئکۃ
کذبت ویقول اللہ لہ بل اردت ان یقال فلان قاری فقد قیل ذلک ویؤتی بصاحب المال فیقول اللہ لہ الم اوسع علیک حتی لم ادعک
تحتاج الی احد قال بلی یا رب قال فماذا عملت فیما اتیتک قال کنت اصل الرحم واتصدق فیقول اللہ لہ کذبت وتقول الملئکۃ کذبت
ویقول اللہ بل اردت ان یقال فلان جواد وقد قیل ذلک ویؤتی بالذی قتل فی سبیل اللہ فیقول اللہ لہ فیماذا قتلت فیقول امرت بالجہاد
فی سبیلک فقاتلت حتی قتلت فیقول اللہ لہ کذبت وتقول لہ الملئکۃ کذبت ویقول اللہ بل اردت ان یقال فلان جری فقد قیل ذلک
ثم ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رکبتی فقال یا ابا ہریرۃ اولئک الثلاثۃ اول خلق اللہ تسعر بہم النار یوم القیمۃ **ترجمہ** روایت ہے
شفیا الاصبحی سے کہ وہ داخل ہو مدینہ مین سو یکایک دیکھا ایک شخص کو کہ جمع ہو رہے ہین اُسکی پاس لوگ سو پوچھا کون شخص ہے یہ لوگون نے کہا ابو ہریرہ ہین سو قریب ہوا مین اُنکے یہانتک
کہ بیٹھا اُنکے آگی اور وہ حدیث بیان کرتے تھے لوگون سے پھر جب چپ ہوگئی اور اکیلے رہ گئی کہا مین نے اُنسے پوچھتا ہون مین آپ سے اللہ کے واسطے واسطی کہ البتہ آپ بیان
کیجے مجہہ سے ایک ایسی حدیث کہ سنی ہو آپنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور خوب سمجہا اور بوجہا ہو اُسکو آپنے سو کہا ابو ہریرہ نے اچھا کرتا ہون مین جو کہا تمنے بیشک بیان کرونگا
مین ایک حدیث کہ بیان فرمائی مجہہ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور مین سمجہا بوجہا اُسکو پھر چیخ ماری اور بیہوش ہوگئے ابو ہریرہ ایکبار پھر ٹھہری ہم تھوڑی دیر پھر
ہوش مین آئی اور کہا بیان کرتا ہون مین تمسے ایک حدیث کہ بیان کی مجہہ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی گھر مین کہ تھا ہمارے ساتھ اُنکے اور میرے سوا کوئی اور پھر چیخ
ماری ابو ہریرہ نے بڑی ور سی اور بیہوش ہوگئی پھر ہوش مین آئی اور پوچھا اپنا منہہ اور کہا کرتا ہون مین جو تم نے کہا بیان کرتا ہون مین ایک حدیث کہ بیان فرمائی مجہہ سے

کم کھانے کا بیان

ریا و سمعہ کا بیان

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور مین اور وہ اسی گہر مین تہے تنہا ہماری ساتہ کوئی سوا میرے اور اُنکے پہر چیخ ماری ابوہریرہ نے بڑی زور سے اور بیہوش ہو گئے پہر گر پڑے بیہوش ہو کر اپنے مونہہ کے بہل سو مین ٹیکا دیے رہا انکو بڑی دیر تک اور بیہوش ہے وہ پہر ہوش مین آئے اور کہا بیان فرمایا مجہہ سے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ جل جلالہ جب ہوگا قیامت کا دن نزول فرماویگا اپنے بندون کے پاس تاکہ فیصلہ کرے اُنکے درمیان اور ہر گروہ اُسوقت گہٹنون پر پڑا ہوگا سو اول جسکو بلاویگا پروردگار تعالی شانہ ایک مرد ہوگا کہ اُسنے جمع کیا ہوگا قرآن یعنے اپنی سینہ مین اور ایکمرد ہوگا کہ قتل کیا گیا ہوگا اللہ کے راہ مین یعنے شہید ہوگا اور ایکمرد ہوگا کہ بہت مال رکہتا ہوگا سو فرماویگا اللہ تعالے قاری قرآن سے کیا نہ سکہلایا مین نے تجہکو جو اُتارا مین نے اپنی رسول پر اُسنے عرض کی کہ ہان ای پروردگار میرے فرمایا پہر کیا عمل کیا تو نے اُس علم مین سے کہ تو نے حاصل کیا تہا کہا اُسنی مین قیام کرتا تہا اُسکے ساتہ رات کے وقتون مین اور دن کے وقتون مین یعنے تہجد اور نمازون مین قرآن پڑہتا تہا سو فرماویگا اللہ تعالے اُس سے جہوٹ کہا تو نی اور فرشتے بہی بول اُٹہینگے کہ جہوٹ کہا تو نی اور فرماویگا اللہ تعالی اُس سے بلکہ ارادہ کیا تو نے یہ کہ کہا جاوے کہ فلانا قاری ہے یعنے تو اپنا نام چاہتا تہا سو یہ تو دنیا مین کہا گیا اور لاوینگی صاحب مال کو پہر فرماویگا اُس سے اللہ عز و جل کیا نہ وسعت دی مین نے تجہکو اور نہ چہوڑا مین نے تجہکو کہ تو کسیکا محتاج ہو عرض کی اُسنی کہ ہان ای رب میرے فرماویگا پہر کیا عمل کیا تو نی اُس چیز مین کہ مین نے دی تجہکو عرض کریگا وہ صلہ رحم کیا مین نے اور صدقہ دیتا رہا سو فرماویگا اللہ تعالے اُس سے جہوٹ کہا تو نی اور بول اُٹہینگے فرشتے کہ جہوٹ کہا تو نی اور فرماویگا اللہ تعالے بلکہ ارادہ کیا تو نی کہ کہا جاوے فلانا جواد ہے یعنے سخی ہے اور یہ تو کہا گیا یعنے دنیا مین پہر لاوینگے اُسکو جو قتل کیا گیا اللہ کی راہ مین سو فرماویگا اللہ تعالی اُس سے تو کسلیے قتل کیا گیا وہ عرض کریگا کہ تو نی حکم فرمایا تہا جہاد کا اپنی راہ مین پس لڑا مین یہانتک کہ قتل کیا گیا مین پس فرماویگا اُس سے اللہ جل جلالہ جہوٹ کہا تو نے اور بول اُٹہینگے فرشتے کہ جہوٹ کہا تو نی اور فرماویگا اللہ تعالے بلکہ ارادہ کیا تو نے کہ کہا جاوے کہ تو بہادر ہے سو کہا گیا پہر مارا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی یعنے ہاتہ میرے زانو پر اور کہا ای ابوہریرہ یہ تین تو پہلے شخص ہین کہ بہڑکائی اور سلگائی جاویگی اُنسے آگ دوزخ کی قیامت کے دن **ف** کہا ولید ابو عثمان مدائنی نے خبر دی مجہکو عقبہ نے کہ شفیا وہی ہین کہ داخل ہوے معاویہ کے پاس اور خبر دی اُنکو اس روایت کی کہا ابو عثمان نے اور روایت کی مجہہ سے علاء بن ابی حکیم نے کہ وہ سیاف تہی معاویہ کے کہا اُنہون نے کہ داخل ہوا معاویہ کے پاس ایکمرد سو خبر دی اُنکو اس روایت کی ابوہریرہ سے سو کہا معاویہ نے یہ معاملہ تو ہوا ان تینون کے ساتہ پہر کیا حال ہوگا باقی لوگون کا پہر رونے معاویہ بہت رونا یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ وہ ہلاک ہو جاوینگے اور کہا ہمنے لایا یہ شخص اپنی ساتہ ایک شر پہر ہوش مین آئے معاویہ اور پونچہا اپنا مونہہ اور فرمایا سچ کہا اللہ نے اور اُسکے رسول نے اور پڑہے یہ آیت مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ یعنے جو ارادہ کرے دنیا کی زندگی کا اور اُسکی زینت کا پورے دینگی ہم بدلا اُنکی عملونکا دنیا ہی مین اور وہ اُنکے عملون سے کچہہ کم نہ کیے جاوینگے وہ لوگ ہین کہ نہین ہے انکو آخرت مین مگر دوزخ اور ضایع ہو گئے جو کیا تہا اُنہون نے دنیا مین اور باطل ہے جو وہ کرتے تہی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** قولہ اللہ جل جلالہ کار کیا اس قول کو تا ایک کے واسطی قولہ پہر چیخ ماری اور بیہوش ہو گئے اس سے معلوم ہوتا ہی خوف اللہ تعالی کا اور دہشت اُسکی جو کچہہ سچی ہے قلوب میں نبی اور ارباب اور ترسان تہی وہ باوجود کمال تقوی اور کمال ورع کے قولہ نزول فرماویگا اللہ تعالے آہ نزول فرمانا باریتعالی کا قیامت کے دن اور اسیطرح ہر شب کے اخیر مین جو احادیث صحیحہ مین وارد ہوا ہے ایمان لانا چاہئے اُسپر اور جاننا چاہئے کہ یہ صفات ہین باریتعالی شانہ کی معلوم المعنی مجہول الکیفیت پس اُسکی لفظ اور معنی پر ایمان لانا ضرور ہے اور کیفیت اُسکی علام الغیوب کو سونپنا چاہئے اور یہی ہے مسلک صحیح ہی محدثین و اکابر سلف کا نہین خلاف کیا اسکا مگر جہلائے جہمیہ یا اُنکے اتباع معتزلہ وغیرہ نی قول معاویہ کا پہر کیا حال ہوگا باقی لوگونکا یعنے جب قاری شہید سخی کہ جو فضائل دینیہ مین ممتاز تہی اُنکا یہ حال ہوا تو اور لوگونکا کیا حال ہوگا اور پڑہی آیہ مبارک کہ خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ جن لوگون نے اپنے اعمال سے حیوۃ دنیا اور زینت طلب کے اور آخرت کے اور رضائے الٰہی کے طالب نہوی اُنکے اعمال ضایع حسنات حبط خیرات و صدقات ضبط

باب ریاکارونکے بدلا مین

عن اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِیْ جَهَنَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ کُلَّ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ یَّدْخُلُهٗ قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگو اللہ تعالی کے ساتہ جب الحزن سے عرض کی صحابہ نے کیا چیز ہے جب الحزن یا رسول اللہ کے فرمایا ایک نالہ ہی جہنم مین کہ پناہ مانگتی ہے اُس سے جہنم ہر دن مین سو بار عرض کی یا رسول اللہ کون داخل ہوگا اُسمین فرمایا قاری جو اپنے عملون مین ریا کرنیوالی ہین **ف** یہ حدیث غریب ہے **مترجم** اسوقت

ریاکارونکا بیان [illegible]

مین اکثر حفاظ اس بلا مین گرفتار ہین الّا ماشاء اللہ یہانتک کہ یہ نوبت ہی کہ آپسمین فخر ہوتا ہی کہ مین ایسا ختم کرتا ہون اور وہ کیا میرے سامنے پڑہ سکتا ہی اُسکی اُستاد کا دم میرے آگے بند ہوگیا ایک ہی لقمہ مین ہمنے اُنکا گلا دبادیا پہر لقمہ دینے سی وہ بزرگ ایسی ناراض ہوتے ہین کہ گویا اس امر کو ہتک عزت سمجھتے ہین اور ضد کے مارے غلط پڑہتے چلے جاتے ہین مگر لقمہ لینے سی پیٹ بہر کر عار ہے اور بغیر اُجرت ٹہیرائی ہوئے کہین ایک آیت نہین پڑہتے پنج آیت پڑہکر اگر دوسرا حصہ نیاوین تو پنجایت کے نوبت پہنچاوین پڑہے ہوئی ختمون کی دوکان لگائی ہوئے بیٹہے رہتی مین خریدار آکر پوچہتا ہی کہ کیون حافظ جی امان جان کا انتقال ہوگیا ہے آپکی پاس کوئی ختم ہے پہر قیمت چکا کر لے لیتا ہی معاذ اللہ من ذلک اور قبایح اُنکے اگر لکہے جاوین تو ایک بحر طویل ہو جاوے ان سب کے حق مین وہی وعید ہے جو اوپر مذکور ہوئی اللہ تعالیٰ اُس سے نجات دے **باب** اپنی نیکیون کی اطلاع سی خوش ہونیکے بیان مین **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ یَعْمَلُ الْعَمَلَ فَیُسِرُّهٗ فَاِذَا اُطُّلِعَ عَلَیْهِ اَعْجَبَهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِیَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ ایکمرد نے عرض کی کہ یارسول اللہ آدمی عمل کرتا ہے اور چہپاتا ہے وہ اُس عمل نیک کو پہر جب لوگون کو اُسپر اطلاع ہو جاتی ہے دوست رکہتا ہے اس بات کو اور پسند آتی ہے اُسکو یہ بات کہا راوی نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکو دو ثواب ہین ایک ثواب نیکی کے چہپانیکا اور دوسرا اُسکے ظاہر ہو جانے کا **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی اعمش نے حبیب بن ابی ثابت سے انہون نے ابی صالح سی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مرسلاً اور تفسیر کی بعض اہل علم نے اس حدیث کی اسطور پر کہ مراد اطلاع ناس کے دوست رکہنے سی یہ ہے کہ پسند آتی ہے اُسکو تعریف لوگونکی اور ثنا کی خیر جو اُسکے لئے کرتی ہین اسلئے کہ حضرت نے فرمایا ہی کہ تم گواہ ہو اللہ کی زمین مین پس خوش آتی ہی اُسکو ثنائی خیر اپنے لئے جو لوگون کی زبان سے سنتا ہے یعنے جب نیک لوگ اُسکی اچہا کہتے ہین تو اُمید ہوتی ہی اُسکو حسن آخرت کی لیکن جو شخص لوگون کے مطلع ہونیکو اسلئے دوست رکہی کہ لوگ اُسکی خیر سے مطلع ہوکر اُسکی تعظیم و تکریم کرینگے پس یہ ریا ہی اور بعض اہل علم نے فرمایا کہ جب لوگونکو اُسکی نیکی سے اطلاع ہووے اور وہ اس نظر سے خوش ہو کہ اور لوگ بہی اُسکی امر نیک مین اقتدا کرینگے اور اُسکو اُن عملون کے اجر ملینگے تو یہہ بہی ایک راہ ہی یعنی یہ خوشی مناسب ہے **باب** اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ اب اس بیان مین کہ آدمی اُسکے ساتہ ہے جسکو دوست رکہی **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَلَهٗ مَا اکْتَسَبَ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آدمی اُسکے ساتہ ہوگا جسے دوست رکہی یعنے قیامت کے دن اور اُسکو اجر ملیگا جو عمل کرے **ف** اس باب مین علی اور عبد اللہ بن مسعود اور صفوان بن عسال اور ابی ہریرہ اور ابی موسیٰ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حسن بصری کی روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہین **عن** اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ مَتٰی قِیَامُ السَّاعَةِ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهٗ قَالَ اَیْنَ السَّائِلُ عَنْ قِیَامِ السَّاعَةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَعْدَدْتَّ لَهَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُّ لَهَا کَبِیْرَ صَلٰوةٍ وَّلَا صَوْمٍ اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ فَمَا رَاَیْتُ فَرِحَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ آیا ایکمرد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس اور عرض کی اُسنی یا رسول اللہ کب قایم ہوگا قیامت کا سو کہڑے ہوگئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز کیطرف پہر جب تمام فرماچکے اپنی نماز فرمایا آپنے کہان ہے وہ سایل جو قیام ساعت کا وقت پوچہتا تہا سو عرض کی اُسنی کہ مین ہون یارسول اللہ فرمایا آپنے کیا طیار کیا تونے قیامت کے لئے عرض کی اُسنی یارسول اللہ نہین طیار کی مینے اُسکی لئے بڑی نمازین نہ بہت روزے مگر اتنا ہی کہ مین دوست رکہتا ہون اللہ کو اور اُسکے رسول کو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آدمی اُسیکے ساتہ ہوگا یعنے قیامت مین جسکو دوست رکہتا ہی اور تو بہی اُسکی ساتہ ہوگا جسکو دوست رکہتا ہی راوی کہتا ہی نہ دیکہا مینے مسلمانونکو کہ خوش ہوئے ہون بعد اسلام کے اتنا جتنا کہ خوش ہوئے اس حدیث سے **ف** یہ حدیث صحیح ہی **عن** صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ جَهْوَرِیُّ الصَّوْتِ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَلرَّجُلُ یُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا یَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ **ترجمہ** روایت ہے صفوان بن عسال سے کہ آیا ایک اعرابی بلند آواز اور عرض کی اُسنے کہ یا محمد آدمی دوست رکہتا ہی ایک قوم کو اور نہین ملا اُنسے یعنی عمل مین اُنکے برابر نہین یا وہ اُسپر زمانا مقدم ہین فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آدمی اُسیکے ساتہ ہی یعنے قیامت مین جسکی دوست رکہتا ہی **ف** یہ حدیث صحیح ہی روایت کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے اُنہون نے حماد بن زید سی اُنہون نے عاصم سی اُنہون نے زر سے اُنہون نے صفوان سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حدیث محمود کی مانند **مترجم** قولہ فرمایا آپنے کیا طیار کیا آہ یعنی سوال کرنا قیامت کے وقت سی دلالت کرتا ہی کہ تونے بہت کچہہ عبادت اور حسن طاعت طیار کی ہے کہ اُسکی اجر ملنی کی لئے قیامت مین جلدی کرتا ہی اور یہہ سوال حضرت کا کمال حکمت اور غایت فطانت اور نہایت ذکاوت پر دال ہے پہر اُسنے عاجزانہ جواب دیا کہ سوای محبت آپکے اور اُلفت رسول الٰہی کے جیب عمل خالی ہے نہ کثرت صلوٰۃ سا نہ نہ وفور صیام فرمایا آپنی تو ملحق ہے اپنی محبوب قوم سی گویا اشارہ

کیا اس آیہ مبارکہ کیطرف اُولٰئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا یعنی اطاعت کرنیوالی اللہ و رسول کے اُن لوگونکی ساتھ ہین جنپر انعام کیا اللہ تعالےٰ نے نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں سے اور نیک ہے انکا رفیق انتہی ایسا ہی ذکر کیا طیبی نے اور مجمع مین ہے کہ معیت مستلزم تساوی درجات کے نہین انتہی اور شرح مسلم مین بھی کہا ہی کہ معیت قوم جو اس قوم کی ساتھ ہوگا اس سے یہ لازم نہین آتا ہی کہ مرتبہ اور جزا اُسکی مثل اُنکی ہوجاوے من جمیع الوجوہ واللہ اعلم فقیر کہتا ہے جیسے کوئی بادشاہ کی قافلہ مین ہو اُسی کشتی مین کہ بادشاہ کی ساتھ ہی اس سے یہ لازم نہین آتا کہ وہ بھی بادشاہ ہوجاوے مگر یہ معیت حب سے فضیلت سے خالی نہین

اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ظن کا بیان

باب فِیْ حُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰہِ تَعَالٰی باب اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ظن رکھنے کی بیان مین **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَہٗ اِذَا دَعَانِیْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالےٰ عزوجل فرماتا ہی کہ مین اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور مین اُسکے ساتھ ہوں جب مجھے پکارے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی

نیکی اور بدی کا بیان

باب مَاجَآءَ فِی الْبِرِّ وَالْاِثْمِ باب نیکی بدی کی بیان مین **عَنْ** النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاکَ فِیْ نَفْسِکَ وَکَرِھْتَ اَنْ یَّطَّلِعَ النَّاسُ عَلَیْہِ **ترجمہ** روایت ہے نواس بن سمعان سے کہ ایک مرد نے پوچھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حقیقت نیکی اور بدی کی فرمایا آپنے نیکی حسن خلق ہے اور بدی جو تیرے دل مین کھٹکے اور بُرا جانے تو کہ لوگ اُسپر مطلع ہوں **ف** روایت کی ہم سے بندار نے انہون نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہون نے معویہ بن صالح سے انہون نے عبدالرحمن سے مانند اسکی مگر انہون نے اُس روایت مین کہا کہ پوچھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی

حب فی اللہ کا بیان

باب مَاجَآءَ فِی الْحُبِّ فِی اللّٰہِ باب حب فی اللہ کے بیان مین **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَھُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُّوْرٍ یَّغْبِطُھُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّھَدَآءُ **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا انہون نے سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالےٰ ارشاد کرتا ہی کہ محبت کرنیوالی آپسمین میری بزرگی کے لئے انکی واسطے منبر ہین نور کی کہ رشک کرتے ہین انپر نبی اور شہید **ف** اس باب مین ابی الدردا اور ابن مسعود اور عبادہ بن صامت اور ابی مالک اشعری اور ابوہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو مسلم خولانی کا نام عبداللہ بن ثوب ہے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَۃٌ یُّظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ نَشَأَ بِعِبَادَۃِ اللّٰہِ وَرَجُلٌ کَانَ قَلْبُہٗ مُعَلَّقًا بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْہُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْہِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ فَاجْتَمَعَا عَلٰی ذٰلِکَ وَتَفَرَّقَا وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ وَرَجُلٌ دَعَتْہُ ذَاتُ حَسَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخْفَاھَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُہٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات شخص ہین کہ اللہ تعالےٰ انکو اپنی سایہ مین رکھیگا جس دن کوئی سایہ نہوگا سوا اُسکے سایہ کے پہلے اُنمین امام عادل ہی دوسرے وہ جوان کہ بڑا ہوا ہو اللہ تعالےٰ کی عبادت مین تیسرے وہ کہ دل اُسکا لگا ہو مسجد مین جب نکلا مسجد مین سے جب تک کہ لوٹ کر نہ آوے اُسمین چوتھے وہ شخص کہ محبت کرتے ہین خالص اللہ تعالےٰ کی واسطے جمع ہوتے ہین اُسکی واسطے اور جدا ہوتے ہین اُسکے لئے پانچوین وہ شخص کہ یاد کیا اُسنے اللہ تعالےٰ کو دل اپنے مین اکیلا ہوکر اور جوش کر آئین آنسو اُسکی آنکھون سے یعنی خوف الٰہی سے یا ذوق و شوق سے رو دئے چھٹے وہ شخص کہ بلایا اُسکو ایک عورت حسب والی جمال والی نے یعنی زنا کیطرف اور اُسنے کہا کہ مین ڈرتا ہوں اللہ عزوجل سے ساتوین وہ شخص کہ صدقہ دیا اُسنے کچھ اور چھپایا اُسکو یہانتک کہ نجانا اُسکے بائین ہاتھ نے کہ کیا دیا ہے داہنے ہاتھ نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی مروی ہوئی ہے یہ حدیث مالک بن انس سے کئی سندوں سے مثل اسکی اور اُسمین شک کیا اور کہا روایت ہے ابوہریرہ سے یا ابی سعید سے اور روایت کی عبیداللہ بن عمر نے خبیب بن عبدالرحمن سے اور شک نکیا اُسمین اور کہا روایت ہے ابوہریرہ سے روایت کی ہمسے سوار بن عبداللہ نے اور محمد بن مثنی نے دونون نے کہا روایت کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے انہون نے عبیداللہ بن عمر سے انہون نے خبیب بن عبدالرحمن سے انہون نے حفص بن عاصم سے انہون نے ابوہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک بن انس کی حدیث کے مانند معنوں مین مگر اُسمین اتنا کہا ہے کہ تیسرا شخص وہ ہے کہ دل اُسکا لگا ہو مساجد مین اور ذات حسب کے جگہہ ذات منصب کہا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** اللہ کے سایہ سے سایہ عرش مُراد ہی

اعلام محبت کا بیان

باب مَاجَآءَ فِیْ اِعْلَامِ الْحُبِّ باب اعلام محبت کے بیان مین **عَنْ** الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحَبَّ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیُعْلِمْہُ اِیَّاہُ **ترجمہ** روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دوست رکھی کوئی تم مین کا اپنی بھائی کو تو چاہئی کہ اُسکو خبر کردے **ف** اس باب مین ابی ذر اور انس سے بھی روایت ہے حدیث مقدام کی حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **عَنْ** یَزِیْدَ بْنِ نُعَامَۃَ الضَّبِّیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اٰخَی الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْیَسْأَلْہُ عَنِ اسْمِہٖ وَاسْمِ اَبِیْہِ وَمِمَّنْ ھُوَ فَاِنَّہٗ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّۃِ **ترجمہ** روایت ہے یزید بن نعامہ ضبی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب بھائی چارہ کرے ایک مرد دوسرے مرد سے تو پوچھ لے ہر ایک دوسرے سے نام اُسکا اور نام اُسکے باپکا اور کس قبیلہ سے ہے وہ اسلئے کہ یہ خوب بڑھانیوالا ہی محبت کا یعنے ترقی دینی والا ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسی مگر اسی سند سے اور نہین جانتے ہم کہ یزید بن نعامہ کو سماع ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہوئی ہے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کی اور اُسکی اسناد صحیح نہین

مدح کی کراہت

باب کَرَاھِیَۃِ الْمِدْحَۃِ وَالْمَدَّاحِیْنَ باب مدح کی کراہت مین **عَنْ** اَبِیْ مَعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَاَثْنٰی

عَلٰی اَمِیْرٍ مِنَ الْاُمَرَاءِ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ یَحْثُوْ فِیْ وَجْھِہِ التُّرَابَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَحْثُوَ فِیْ وُجُوْہِ الْمَدَّاحِیْنَ التُّرَابَ **ترجمہ** روایت ہے ابی معمر سے کہا کہ کھڑا ہوا ایک مرد تعریف کرنے لگا کسی امیر کی امیروں میں سے سو ڈالنے لگے مقداد بن اسود اُسکی مونہہ میں مٹی اور فرمایا حکم کیا ہی ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مٹی ڈالین ہم مدح کرنیوالونکے مونہہ مین **ف** اسباب مین ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زائدہ نے یزید بن ابی زیاد سے اُنہوں نے مجاہد سے اُنہوں نے ابن عباس سے اور حدیث مجاہد کی ابی معمر سے صحیح تر ہی یعنے جسکا متن مذکور ہوا اور ابو معمر کا نام عبد اللہ بن سخبرہ ہی اور مقداد بن اسود وہ مقداد بن عمرو کندی ہین اور کنیت اُنکی ابو معبد ہے اور منسوب ہین وہ اسود بن عبد یغوث کیطرف اسلئے کہ اُنہوں نے اُنکو متبنّے کیا تہا لڑکپن مین **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَحْثُوَ فِیْ اَفْوَاہِ الْمَدَّاحِیْنَ التُّرَابَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ حکم کیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خاک ڈالین ہم مداحون کے مونہہ مین **ف** یہ حدیث غریب ہے ابی ہریرہ کے سند سی

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ صُحْبَۃِ الْمُؤْمِنِ

باب صحبت مومن کے بیان مین **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا یَاْکُلْ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ اُنہوں نے سُنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے مت صحبت مین رہ مگر مومن کے اور نکہاوے کہانا تیرا مگر متقی **ف** اس حدیث کو نہین جانتے ہم مگر اسی سند سی

بَابُ فِی الصَّبْرِ عَلَی الْبَلَاءِ

باب بلا پر صبر کرنیکے بیان مین **عن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدِہِ الْخَیْرَ عَجَّلَ لَہُ الْعُقُوْبَۃَ فِی الدُّنْیَا وَاِذَا اَرَادَ بِعَبْدِہِ الشَّرَّ اَمْسَکَ عَنْہُ بِذَنْبِہٖ حَتّٰی یُوَافِیَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَاِنَّ اللّٰہَ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاھُمْ فَمَنْ رَضِیَ فَلَہُ الرِّضٰی وَمَنْ سَخِطَ فَلَہُ السَّخَطُ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کرتا ہی اللہ تعالیٰ کسی اپنی بندہ کے ساتہ خیر کا جلدی گرفتار کرتا ہی اُسکو دنیا کی عذاب مین اور جب ارادہ کرتا ہی کسی بندہ کی ساتہ شر کا روک رکہتا ہی اُسکی گناہونکی سزا کو یہانتک کہ پوری دیتا ہی اُسکی سزا قیامت کے دن اور اسی اسناد سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے بڑا ثواب بڑی بلا کی ساتہ ہی یعنی جسکا ثواب زیادہ ہی آخرت مین اُسکا بلا زیادہ ہے دنیا مین اور بیشک اللہ تعالیٰ جب دوست رکہتا ہی کسی قوم کو گرفتار کرتا ہی اُنکو بلا مین پہر جو راضی رہی تقدیر الٰہی پر اُسکے لئی ہے رضا اُسکی اور جو ناراض ہوا اُس سی اُسکی لئے ناراضی ہے اُسکی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عن** اَبِیْ وَائِلٍ یَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَۃُ مَا رَاَیْتُ الْوَجَعَ عَلٰی اَحَدٍ اَشَدَّ مِنْہُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے ابو وائل سے کہتے تہے کہ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہین دیکہا مین نے کسی شخص کا درد سخت تر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے درد سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** سَعْدٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ یُبْتَلَی الرَّجُلُ عَلٰی حَسَبِ دِیْنِہٖ فَاِنْ کَانَ فِیْ دِیْنِہٖ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُہٗ وَاِنْ کَانَ فِیْ دِیْنِہٖ رِقَّۃٌ اُبْتُلِیَ عَلٰی قَدْرِ دِیْنِہٖ فَمَا یَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰی یَتْرُکَہٗ یَمْشِیْ عَلَی الْاَرْضِ وَمَا عَلَیْہِ خَطِیْئَۃٌ **ترجمہ** روایت ہے سعد سے کہا عرض کی مین نے یا رسول اللہ کون لوگ زیادہ ہین رو سے بلا کی فرمایا پیغمبر پہر جو اُنکی مثل ہون پہر جو اُنکی مثل ہون یعنے اطاعت الٰہی اور اتباع سنت مین بلا مین گرفتار کیا جاتا ہی آدمی موافق اپنے دین کے پہر اگر وہ اپنی دین مین سخت ہے زیادہ ہوتی ہی بلا اُسکی اگر وہ اپنی دین مین نرم ہی مبتلا ہوتا ہی اپنے دین کے موافق پہر ہمیشہ رہتی ہی بلا بندہ پر یہانتک کہ چہوڑ دیتی ہے اُسکو کہ زمین پر چلتا ہی اور کوئی گناہ اُسپر نہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** پیغمبر تنہا ہین سے ہر ایک اکیلا ساری جہان سے مقابل ہوتا ہے اور کمال علو ہمت اور وفور شجاعت سے کسی وقت کسیطرح دعوے سے باز نہین آتا اور سارے جہان کے مشرکین مبتدعین فساق فجار ہر طرف سے اُسپر ہجوم کرتے ہین اور منافق بہی ہر جانب سے اُسی گہیرتے ہین اور مخلصین موافقین اُن مخالفین کے بہ نسبت اتنی بہی نہین ہوتی کہ جیسے کالی بیل کے پیٹہہ پر ایک دو بال سفید ہون یہی سبب ہے اُنکی شدت بلا اور کثرت ابتلا کا اور پہر جب وہ دنیا سی تشریف لیجاتی ہر طرف سے مبتدعین اور فساق جو اُسکی صَولت و شوکت سے سر دبائے گوشہ مین منزوی تہے سب بر سر میدان آتی ہین اور جو کوئی اُس نبی علیہ السلام کے طریقہ مسنونہ پر اور صراط محمودہ پر باقی ہین طرح طرح کی تکالیف و مصائب پہونچاتی ہین غرض یہی سلسلہ اُنکے اتباع اور اتباع اتباع مین جاری رہتا ہے خوب کہا ہے کسی بزرگ نے کہ سنت ہمیشہ ظالم اور مظلوم کے بیچ مین رہتی ہی مظلوم اُسکا عامل ہوتا ہے اور ظالم اپنا جسم کہوتا ہے مظلوم مرحوم ہے ظالم مرجوم علے ہذا القیاس اخوان زمان ہے اسی اوصاف سے موصوف ہین اور نہین کمالات مین معروف اللہ کہ اُنکے سامنے منکر معروف ہے اور معروف منکر سنت کے عدو بدعت خو عقیدہ حقہ کے دشمن جانی عقاید باطلہ کے دوست جاہل وانی محدثین کے عقاید پاکیزہ کی مذمت اور اُنکی پیرون کی تکفیر کو کوہے اور ہمیشہ محدثات امور اور بدعات کی نور کے جستجو اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَہٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَہٗ **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ

باب صحبت مومن کا بیان

باب بلا پر صبر کرنے کا بیان

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ **ترجمہ** روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہتی ہے مومن مرد پر بلا اور مومن عورت پر اُسکی ذات اور اولاد اور مال مین یہانتک کہ ملتا ہے وہ اللہ تعالے سے اور اُسپر کوئی گناہ نہین ہوتا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اسباب مین ابوہریرہ اور حذیفہ بن یمان کی بہن سے بھی روایت ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ذَهَابِ الْبَصَرِ باب آنکھین جاتی رہنی کے بیان مین

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اِذَا اَخَذْتُ كَرِيْمَتَيْ عَبْدِيْ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ جَزَاءٌ عِنْدِيْ اِلَّا الْجَنَّةُ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالے فرماتا ہے جب لیتا ہون مین دو پیاریان اپنے بندہ کی دنیا مین یعنے آنکھین نہین ہے اُسکا کچھ بدلا میرے نزدیک مگر جنت **ف** اسباب مین ابی ہریرہ اور زید بن ارقم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اِس سند سے اور ابوظلال کا نام ہلال ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ اَذْهَبْتُ حَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ اَرْضَ لَهٗ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے مرفوع کیا اُنہون نے اس حدیث کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپنی کہ اللہ تعالے فرماتا ہے جسکے دونو پیاریان لیجاؤ مین یعنی آنکھین اور وہ صبر کرے اور ثواب چاہیے یعنی تقدیر پر راضی رہے یعنے شکایت نکرے نہین راضی ہونگا مین اُسکے لئے کسی بدلا دینے پر سوائی جنت کی **ف** اسباب مین عرباض بن ساریہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِيْنَ يُعْطٰى اَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيْضِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دوست رکھینگے اہل عافیت قیامت کے دن جب ملیگا بلا والونکو ثواب کہ کاش کے کتری جاتین کہالین اُنکی دنیا مین قینچیون سے یعنے تاکہ وہ بھی ثواب مذکور کے مستحق ہوتے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسی اِس اسناد سے مگر اسی روایت سے اور روایت کی بعضون نے یہی حدیث اعمش سے اُنہون نے طلحہ بن مصرف سے اُنہون نے مسروق سی کچھ مضمون اسکا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَمُوْتُ اِلَّا نَدِمَ قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَا يَكُوْنَ ازْدَادَ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا نَدِمَ اَنْ لَا يَكُوْنَ نَزَعَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی نہین ہے کہ مرکر نادم نہو پوچھا اصحاب نے کیا سبب ہے ندامت کا یا رسول اللہ فرمایا اگر نیک ہے پشیمان ہوتا ہے کہ نیکی زیادہ کیون نکی اور اگر بد ہے نادم ہے کہ کیون اپنے نفس کو کیون نہ نکالا اس بدی سے **ف** اس حدیث کو نہین جانتے ہم مگر اسی سند سے اور یحیے بن عبید اللہ مین کلام کیا ہے شعبہ نے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ مِنَ اللِّيْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُوْنَ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى اُولٰئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نکلینگے آخر زمانہ مین کچھ لوگ کہ طلب کرینگے دنیا کو ساتھ دین کے یعنے کمالات دینیہ حاصل کرینگے طلب دنیا کے واسطے پہنینگے لوگون کے معتقد اُنکو کھالین دُنبون کی نرمی سے زبانین اُنکی میٹھی ہین شکر سے زیادہ دل اُنکے بدتر ہین بھیڑیون کے دلون سے فرماتا ہے اللہ عز وجل کیا تم ساتھ میرے مغرور ہو یا مجھپر جرأت کرتے ہو سو مین اپنے ذات مقدس کی قسم کھاتا ہون کہ اُٹھاؤنگا اُنپر ایک ایسا فتنہ کہ حیران رہ جاویگا اُسمین اُنکا عقلمند بھی **ف** اسباب مین ابن عمر سے بھی روایت ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَقُلُوْبُهُمْ اَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاُتِيْحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا فَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُوْنَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے پیدا کی ہے مین نے ایک خلق کہ زبانین اُنکی شیرین ہین شہد سی زیادہ اور دل اُنکے کڑوی ہین ایلوے سے زیادہ سو مین قسم کھاتا ہون اپنے ذات مقدس کی کہ اُٹھاؤنگا مین اُنکے لئی ایسا فتنہ کہ عقلمند بھی اُسمین حیران ہو جاوے سو وہ کیا میرے ساتھ غرور کرتے ہین یا مجھپر جرأت کرتے ہین **ف** یہ حدیث حسن غریب ہے ابن عمر کی روایت سے نہین جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے **مترجم** اگرچہ محدثین نے اِن احادیث کا مورد خوارج وغیرہ کو کہا ہے مگر عموم الفاظ مین ہمارے زمانہ کے مبتدعین مشایخ بھی آمین داخل ہین کہ شیرین بانی اُنکی اسقدر ہے کہ کسیون تک سے بھی سوای اماجان کی بات نہین کرتے اور غایت شیرین زبانی اور خوش خلقی اُنہون نے امر معروف اور نہی منکر کے ترک مین سمجھ رکھی ہی بلکہ آمران بالمعروف کو بدخلق و ترشرو قرار دیتے ہین اور قلوب اُنکے بسبب عقاید فاسدہ اور معتقدات شرکیہ کے گرگ دین ہین اور باوجود کثرت ابتداع اور ترک اتباع کے اپنے حال پر ایسے مغرور ہین اور اعمال پر اسقدر معجب کہ خدا کی پناہ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

آنکھین جاتے رہنے پر صبر کرنیکا ثواب

اہل بلا کے ثواب کا ذکر

ندامت کا بیان

مرگئی چہالا اُنکا بچہونا ہی شب و روز اُسی پر سونا ہی اللہ عزوجل کے ساتہ ہزار دن بی ادبیان کرتے ہین اور اُس منتقم حقیقی کے خدمت مین سیکڑون گستاخیان **بَابُ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ اللِّسَانِ** باب زبان کی حفاظت مین **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا النَّجَاةُ قَالَ اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰی خَطِيْئَتِكَ **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا اُنہون نے عرض کی مین نے یارسول اللہ کیا صورت ہے نجات کی فرمایا آپنے اختیار مین کر اور روک رکہہ اپنی زبان اور جگہہ دیوی تجہکو گہر تیرا یعنے خانہ نشین ہوجا اور رو تدارک اپنی خطا پر **ف** یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** اَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَفَعَهُ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَاِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے مرفوع کیا اُنہون نے اس حدیث کو یعنے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹہیرایا کہ فرمایا آپنے جب صبح کرتا ہی آدمی سب اعضا اُسکی عاجزی کرتی ہین زبان کے آگی اور کہتی ہین ڈر تو اللہ تعالیٰ سی ہمارے مقدمہ مین اسلئی کہ ہم تیرے ساتہ ہین اگر تو سیدہی ہوئی تو ہم سب سیدہی ہوے اور اگر تو ٹیڑہی ہوئی تو ہم سب ٹیڑہے ہوے **ف** روایت کیے ہمسے ہناد نے اُنہون نے ابواسامہ سے اُنہون نے حماد بن زید سے مانند اسکے اور مرفوع نکیا اسکو اور یہ زیادہ صحیح ہے محمد بن موسیٰ کی حدیث سے اس حدیث کو نہین جانتے ہم مگر حماد کی روایت سے اور روایت کیا یہ کئی لوگون نے حماد بن زید سی اور مرفوع نکیا اسکو + **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَتَوَكَّلْ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَتَوَكَّلْ لَهُ بِالْجَنَّةِ **ترجمہ** روایت ہے سہل بن سعد سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ضامن ہو مجہسے اپنی دونون ڈاڑہون اور دونون پیرون کے بیچ کی چیز کا ضامن ہونگا مین اُسکے لئی جنت کا **ف** اس باب مین ابوہریرہ اور ابن عباس سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **مترجم** ڈاڑہون کے بیچ مین زبان ہے اُسکا ضامن ہونا یہ کہ کذب و غیبت و بہتان و افترا و کلمات کفر سے اُسی بچاوے اور پیرون کے بیچ مین عورت علیحدہ اسکا ضامن ہونا یہ کہ زنا و لواطت و سحاق و زلق سی بچاوی چونکہ ان دونون اعضا سی بڑے بڑی گناہ واقع ہوتی ہین اسلئی خاص کر لیا اُنکو ساتہ ذکر کے اور یقین ہے کہ جب آدمی ان اعضا کی آفات سے محفوظ رہیگا تو اور بلیات سے بہی غالب ہے کہ بچا رہی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو بچایا اللہ تعالیٰ نی دونون ڈاڑہون کے درمیان اور دونون پیرون کے درمیان کی چیز کے فساد سے داخل ہوا وہ جنت مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابوحازم جو سہل بن سعد سے راوی ہین وہ ابوحازم زاہد مدینی ہین نام اُنکا سلمہ بن دینار ہے اور وہ ابوحازم جو ابوہریرہ سے راوی ہین نام اُنکا سلمان بن اشجعی ہے وہ مولیٰ ہین عزۃ الاشجعیہ کے اور وہ کوفی ہین **عَنْ** سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِيْ بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهٖ قَالَ قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذَا **ترجمہ** روایت ہے سفیان بن عبداللہ سے کہا عرض کی مین نے یارسول اللہ بیان فرمائی مجہہ سے ایک ایسی بات کہ مضبوط پکڑون مین اُسکو فرمایا آپنے کہہ تو رب میرا اللہ ہے پہر قایم رہ اس بات پر پہر عرض کی مین نے یارسول اللہ کیا چیز ہے خوف کی اور کس چیز سے ڈرتی ہین آپ مجہہ پر سو پکڑی آپنے اپنی زبان آپنی اور فرمایا یہہ **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہوئی کئی سند و نسی سفیان بن عبداللہ ثقفی سے **مترجم** یعنے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کی قایل ہونا اور اُس پر استقامت کرنا اسمین سب بندگی کا معاملہ داخل ہوگیا اسلئی کہ ربوبیت اُسکی مستلزم ہی اُسکی عبادت و طاعت کو اور عبادت اُسکی دو قسم ہے ایک دل سے یعنے عقائد صحیحہ حاصل کرنا دوسرے جوارح سے یعنی اعمال صالحہ بجالانا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرِ الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت کلام زیادہ کرو سوا ذکر الٰہی کے اسلئے کہ کثرت کلام کے بغیر ذکر الٰہی کے سبب ہے دل کی سختی کا اور دور تر آدمیون کا اللہ تعالیٰ سے سخت دل والا ہے **ف** روایت کیے ہمسے ابوبکر بن ابی النضر نے اُنہون نے ابی النضر سی اُنہون نے ابراہیم سی اُنہون نے عبداللہ بن دینار سی اُنہون نے ابن عمر سی اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے معنون مین یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسی مگر ابراہیم بن عبداللہ بن حاطب کی روایت سے **عَنْ** اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلَامُ ابْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهٗ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے ام حبیبہ سے جو بی بی ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنی باتین انسان کی ہین سب اُسکی گردن پر ہین نہین ہے اُسکو کچہہ ثواب اُنمین مگر امر معروف اور نہی منکر یا ذکر الٰہی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر محمد بن یزید بن خنیس کی روایت سے **بَابٌ** اُن حقوق کے بیان مین جو انسان پر ہین **عَنْ** اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ اٰخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَاٰى اُمَّ

الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً قَالَ مَا شَأْنُكِ مُتَبَذِّلَةً قَالَتْ إِنَّ أَخَاكَ أَبَا الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا قَالَتْ فَلَمَّا جَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ قَرَّبَ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَ مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ قَالَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لِيَقُومَ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ لَهُ نَمْ فَنَامَ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ قَالَ لَهُ سَلْمَانُ قُمِ الْآنَ فَقَامَا فَصَلَّيَا فَقَالَ إِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَأَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ صَدَقَ سَلْمَانُ **ترجمہ** روایت ہی ابی جحیفہ سے کہا کہ بہائی چارہ کرادیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابی الدردا میں پہر ملاقات کو آئی سلمان ابی الدردا کی یہان اور دیکہا ام الدردا یعنے انکی بیوی کو میلی کچیلی پوچہا کیا حال ہے تمہارا کہ تم میلی کچیلی ہو رہی ہو وہ بولین تمہارے بہائی ابوالدردا کو کچہہ رغبت نہین دنیا کی کہا انہون نے پہر جب آئی ابوالدردا کہانا سامنے لائی سلمان کے اور کہا ابوالدردا نی کہ تم کہاؤ مین روزے سے ہون تو سلمان نے کہا مین ہرگز کہانیوالا نہین جب تک کہ تم نہ کہاؤ کہا راوی نے پہر کہایا ابوالدردا نی بہی پہر جب رات ہوئے گئے ابوالدردا کہ نماز شب ادا کرین یعنے نوافل سو کہا انسے سلمان نے سو جاؤ پہر وہ سوگئی پہر چلے کہ اٹہین اور نماز پڑہین پہر کہا سلمان نے سو جا پہر سو رہی پہر جب صبح نزدیک ہوئی یعنے تہوڑی شب رہی تو کہا سلمان نے کہ اٹہو اب پہر دونون اٹہے اور نماز تہجد ادا کی پہر کہا سلمان نے ابوالدردا سے کہ تمہارے نفس کا تمپر حق ہے یعنے کہانا پینا سونا وغیر ذٰلک اور تمہاری رب کا تمپر حق ہے یعنی صوم وصلوٰۃ وغیرہ اور تمہارے مہمان کا تمپر حق ہے یعنے اطعام طعام وغیرہ اور تمہاری بیوی کا تمپر حق ہے یعنے جماع ومباشرت وغیرہ پس ادا کرو ہر صاحب حق کا حق پہر دونون حاضر ہوئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا دونون نے اُس گفتگو کا جو آپسمین ہوئی تہے تو فرمایا آنحضرت نے سچ کہا سلمان نے **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور ابوالعمیس کا نام عتبہ بن عبداللہ ہے اور وہ بہائی ہین عبدالرحمن بن عبداللہ المسعودی کے **مترجم** اس حدیث مین بڑے فواید ہین اول یہ کہ عبادت وہی ہے کہ موافق سنت کے ہو اور جو شخص سنت کی حد سی متجاوز ہوا اتلاف حقوق مین پہنسا اور واللہ کہ کوئی پیر اور مرشد تجہکو نہ ملیگا جو توسط حقیقی پر تجہے چلاوی اور جمیع اطراف کے رعایت رکہی اور ہر حقوق کی مراعات کری سنت رسول اللہ سے بڑہکر دوسرے یہ کہ حق اخوت یہ ہے کہ تفقد کرنا بہائی کے حالات کا اور نصیحت کرنا جسمین بہلائی ہو دارین کی اور اپنے بہائی کی نصیحت کو قبول کرنا اور اسکی خاطر کے لئی روزہ نفل کو لد سنا تیسرے مسنون ہے اول شب مین آرام فرمانا آخر شب کو زندہ رکہنا چوتہے تفصیل حقوق کی اور حقوق دو حال سے خالی نہین یا اپنی نفس کی یا غیر اپنی کے نفس کے حقوق جیسے اکل و شرب و نوم ولباس اور بول وبراز سی فارغ ہونا کہ بعض اوقات مقدم ہے انکا ادا کرنا حقوق الٰہیہ پر چنانچہ مدافعت اخبثین کے وقت نماز پڑہنا منع ہے جبتک فارغ نہوا اور اسیطرح جب کہانا سامنی آوی تو پہلے کہالینا اور جب نیند کا غلبہ ہو سو رہنا شارع نی اسکی اجازت دی اسی لئے سلمان نے بہی اسی کو مقدم کیا اور چونکہ مشکوۃ نبوت سے قلب انکا نورانی تہا پہلے اسی کو ذکر کیا دوسرے قسم حقوق غیر ہین کہ اُسمین سب سے مقدم اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور وہ تین قسم ہی ایک متعلق ہے قلب سے اور وہ معرفت اُسکی اور پہچاننا اسکی ذات وصفات کو اور مراد معرفت سے اس مقام مین وہ معرفت ہے جو انبیا نے اپنی اُمتون کو تعلیم کی ہے اور بندے اُسی معرفت کے مکلف ہین اور روایات صحیحہ واخبار صریحہ ہم تک پہونچے ہین نہ وہ معرفت کہ منکران نبوت اور اہل بدعت نے خود بخود گہڑلی ہے اور فلاسفہ یا ملاحدہ نے تصور کرلی ہے دوسرے اطاعت اُسکی جوارح سے جیسے صوم وصلوٰۃ تیسرے اطاعت اُسکی مال سے جیسے ادای زکوٰۃ وصدقات ومیراث وانفاق مال فی سبیل اللہ اور اطعام طعام یتامیٰ ومساکین واہل کو اور دوسرے قسم حق غیر کے حقوق الٰہیہ کے بعد اپنے گہر والون کے حق ہین کہ لفظ اہل کا انکو شامل ہے اور وہ نان ونفقہ ہے بیوی کا اور حسن معاشرت اور جماع ومباشرت اُسکے اور سکنی اور لباس موافق طاقت کے اور پرورش عیال کے اور رعایت خدام کی اور مدارات اقارب کے اور یہ سب حقوق اہل مین داخل ہین پس ان حقوق کا ادا کرنا عین دین ہے نہ ترک واتلاف انکا جیسا کہ بعض کور چشمون نے دیکہہ رکہا ہے **باب** اس بیان مین کہ رضای الٰہی کو رضائی خلق پر مقدم رکہنا ضرور ہے **عَنْ** عَبْدِ الْوَهَّابِ ابْنِ الْوَرْدِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى عَائِشَةَ أَنِ اكْتُبِي إِلَيَّ كِتَابًا تُوصِينِي فِيهِ وَلَا تُكْثِرِي عَلَيَّ قَالَ فَكَتَبَتْ عَائِشَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ **ترجمہ** روایت ہے عبدالوہاب بن ورد سے کہ ایک مرد نے مدینہ کے کہا کہ لکہہ بہیجا معاویہ نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کیطرف کہ مجہے ایک خط لکہیے اور اُسمین وصیت کیجیے مجہکو اور بہت نہ لکہیے کہا راوی نے پہر لکہہ بہیجا حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا

رضای خلق پر رضای الٰہی کے مقدم رکہنے کا بیان

نے معویہ کو کہ سلام علیک کے بعد معلوم ہو کہ مین نے سُنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تھی جو ڈھونڈھی اور طلب کری رضامندی اللہ کی لوگون کے غصہ مین کفایت کریگا اللہ تعالی لوگونکی تکلیف کو اُس سے اور جو ڈھونڈھی رضامندی لوگون کے اللہ تعالی کے غصہ مین اللہ تعالی مقرر کردیگا اُنہین لوگون کو اُسکے تکلیف دینی کے لئے اور سلام ہے تم پر روایت کتے ہے محمد بن یحیی نی اُنہوں نے محمد بن یوسف سے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے ہشام بن عروہ سی اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ لکھہ بھیجا اُنہون نے حضرت معاویہ کو پہر ذکر کی حدیث ہم معنے حدیث اول کے اور مرفوع نکیا اُسکو **مترجم** یعنے ایک امر ایسا ہی کہ اُسمین اللہ تعالی کی رضامندی ہی اور لوگ غصہ ہونگے تو اُسمین جو اللہ کی رضامندی کے لئے قدم رکہی اور لوگون کے غصہ ہونی سے خوف نکری اللہ تعالی اُسی اپنی رضامندی بہی عنایت کریگا اور لوگون کے شر سی بہی محفوظ رکہیگا اور اگر لوگون کی رضامندی سی اُسی ترک کردی اور خدا کی رضامندی کی پرواہ نکری تو اللہ تعالی اُنہین لوگونکی ہاتہہ سے اُسے ایذا اور تکلیف پہونچادیگا اور اپنی فیض مدد سے محروم کریگا اس حدیث مین بڑی تنبیہ ہے اُن لوگون کو جو بخوف خلق امر معروف اور نہی منکر چہوڑ کر بیٹہہ رہین اور ڈر کے مارے زبان نہین کہولتی آخر جب وہ لوگ ہدایت پاجاتے ہین خود انکے دشمن ہوجاتے ہین کہ یہ مولوی اتنی دن سے ہمارے شہر یا محلہ مین ہے اور ہمکو اس راہ نیک کی خبر نہ دی اور چاہ ضلالت سے نہ نکالا بیشک یہ ہمارا دشمن ہے اور اگر یہ معاملہ دنیا مین نہو تو آخرت مین ہوتا ہے

اَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ یہہ باب ہین قیامت کی بیان مین

مترجم قیامت اور قیام مصدر ہے کہ اُٹہہ کہڑا ہونا اور اصل اسکی قوام تہے واو بسبب کسرہ ماقبل کے مبدل بیا ہوا یوم القیمۃ روز رستخیز یعنے قیامت کا دن اور روز قیامت اسی شاید اس لئی کہا کہ اِنَّ النَّاسَ يَقُوْمُوْنَ بَيْنَ يَدَیْ رَبِّهِمْ کہ لوگ کہڑے ہونگے اُسدن اپنے پروردگار کے آگے یا مشتق ہے قَامَتِ السُّوْقُ سے عرب جب بازار گرم ہوتا ہے اور خوب چلنے لگتا ہی تو کہتا ہے قَامَتِ السُّوْقُ چونکہ اُسدن بہی بازار داروگیر گرم ہوگا اور بار دہاڑ کی راہ نکلیگی اور اعمال مقوم باجر ہونگے اور خریداران حور و قصور اور مشتریان نار و نور جمع ہونگے اسلئے وہ دن سمے بقیامت ہوا یا مشتق ہے قام الامر سے جب کسیکا کام درست ہوجاتا ہے عرب کہتا ہے قام امرہ چونکہ اُسدن اہل حق کا سب کام درست ہوجائیگا جنت اُنکا مقام اور روح و ریحان اُنکا مکان ہوجائیگا اعدا اُنکے فنا فی النار دشمن داخل دار البوار ہوجاوینگے اسلئے وہ دن معروف بیوم القیمۃ ہوا یا مشتق ہی یہ لفظ قَامَتِ الْمَرْأَةُ تَنُوْحُ سے جب کوئی عورت نوحہ کرنے کو کہڑی ہوتی ہے عرب یہی کلمہ کہتا ہے چونکہ اُسدن طالبان دنیا کہ مُوشان حقیقی مین سر بر ہانہ رکہکر روئینگے اور اپنا مونہہ اشک ندامت سے دہوئینگے اسلئی یہ دن شہور بیوم القیمۃ ہوا اسرار الفاتحہ مین ہے کہ قیامت کے اکیسو ایک نام ہین از انجملہ قرآن عظیم الشان مین چونتیس مذکور ہین گیارہ نامونمین یوم کا لفظ نہین وہ یہ ہین ساعہ حاقہ صاخہ خافضہ رافعہ واقعہ راجفہ رادفہ طامہ غاشیہ قارعہ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَلْحَاقَّةُ مَا الْحَاقَّةُ فَاِذَا جَاۗءَتِ الصَّاۗخَّةُ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ فَاِذَا جَاۗءَتِ الطَّاۗمَّةُ الْكُبْرٰى هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ اَلْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ اور تئیس ناموں مین یوم کا لفظ ہے وہ یہ ہین آخر آزفہ تلاق تغابن تناد جمع حسرت حساب حق خروج خلود عبوس قمطریر عظیم عسیر فصل قیامت معلوم مجموع مشہود وعید موعود دین قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ يَوْمَ التَّلَاقِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ اِنِّیْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ مَا تُوْعَدُوْنَ يَوْمَ الْحِسَابِ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ يَوْمٌ عَسِيْرٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ لَاۗ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اور خلاصہ احوال قیامت کے چیزین ہین نفخ صور اور بعث یعنے قبرون سے اُٹہنا اور حشر یعنے محشر کے میدان مین چلنا اور اطارت نامہ اعمال اور میزان اور صراط اور حوض کوثر اور شفاعت اور اعراف اور نار اور درکات اور جنت اور درجات اور تفصیل ان اشیا کی ضمن ابواب مین مذکور ہے

بَابُ مَا جَاۗءَ فِیْ شَاْنِ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ

باب حساب وقصاص کے بیان مین **عَنْ** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ رَّجُلٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهٗ رَبُّهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهٗ ثُمَّ يَنْظُرُ اَشْاَمَ فَلَا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهٗ ثُمَّ يَنْظُرُ تِلْقَاۗءَ وَجْهِهٖ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّقِیَ وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ **ترجمہ** روایت ہے عدی بن حاتم سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کوئی تم مین سے ایسا شخص نہین ہے مگر کلام کریگا وہ اپنی پروردگار سے قیامت کے دن اور نہوگا اُسکے اور اُسکے بیچ مین کوئی ترجمان پہر دیکہیگا

حساب وقصاص کا بیان

وہ اپنی داہنی طرف پس دکہائی دیگی اُسی کو کوئی چیز مگر وہ جو آگے بہیجی اُسنی یعنی عمل اپنے پہر نظر کریگا بائین طرف اپنی اور دیکہیگا کوئی چیز مگر وہ چیز کہ آگے بہیجی اُسنی پہر دیکہیگا
اپنے منہہ کے سامنے سو آگی نظر آویگی اُسکو دوزخ کہا راوی نے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو طاقت رکہی تم مین سے اور جس سے ہوسکی بچاوی اپنا مونہہ دوزخ سے اگرچہ
ایک ٹکڑا ہو کہجور کا دیکر بچاسکی پہر جسسے جو ہوسکے اب کرلے **ف** روایت کی ہم سے ابو السایب نے کہا اُنہون نے کہ بیان کیا ہم سے یہ حدیث ایکروز وکیع نے اعمش سے پہر جب فارغ ہوی وکیع
اسکے بیان سے کہا جو شخص کہ یہان حاضر ہو اہل خراسان سے اُسکو ضرور ہے کہ ثواب حاصل کرے اسی حدیث کے پہیلانی اور بیان کرنے سے کہا ابو عیسی نے یہ اسلیے فرمایا اُنہون نے
کہ جہمیہ انکار کرتے ہین اس حدیث کا یعنے اللہ تعالے سے کلام کرنیکے منکر ہین یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** جہمیہ ایک فرقہ ہی فرق باطلہ سے اور جہم بن صفوان کی طرف
منسوب ہے اور منکر ہے صفات آلہی کا اور رویت و کلام و استوا و نزول و مجی کا کہ قرآن و احادیث مین مذکور ہی اور اکثر اہل اسلام مین خصوصًا اس زمان پرفتن مین عقاید باطلہ
اُسکی ایسی سمائی ہین کہ چندین ہزار عوام کالانعام بلکہ بعض خواص ناس بہی اُن عقاید کو اہل سنت کی عقاید خیال کئے ہوی ہین حالانکہ وہ اُسی گمراہ فرقہ کی عقاید باطلہ مین
اور ساتہ ہو گئی ہی اُس فرقہ باطلہ کے ایک گروہ متکلمین کا کہ ترجیح دی اُنہون نے عقاید فلاسفہ اور مفہومات حکما کو کتاب و سنت پر اور انکار کیا اُنہون نے نصوص قرآنیہ اور روایات
صحیحہ کا جو وارد ہوئی تہی صفات آلہیہ مین اور پہیل گیا فتنہ اُن عقاید باطلہ کا ایک جہان مین اور بہت بڑا مسئلہ کہ جسمین خلاف کیا جہمیہ نے اہل سنت کا یہی مسئلہ صفات
ہے اور آیات و احادیث صفات مین تین قول ہین اہل قبلہ کے اور ہر قول پر دو جماعتین قایم ہین قول اول کہ جاری کرو ان آیات و احادیث کو ظاہر پر قول ثانی یہ کہ
کل آیات و احادیث صفات خلاف ظاہر ہین قول ثالث یہ کہ ان آیات و احادیث مین سکوت کرنا ضرور ہی اب قول اول کے رو سے جو جاری کرنیوالی ہین ان آیات و احادیث
کو ظاہر پر دو جماعتین ہین پہلی جماعت جاری کرتی ہے آیات کو اوپر ظاہر اُنکے کے اور ٹہیراتی ہے اُنکی ظاہر کو جنس سے صفات مخلوقات کے اور یہ لوگ مشبہہ ہین اور مذہب اُنکا باطل
ہے انکار کیا ان پر سلف نے اور اہل حق اُنکی طرف متوجہ ہوے رد کرنیکو دوسری جماعت ان دونو مین کے وہ ہی کہ جاری کرتی ہی ان آیتون کو اوپر ظاہر اُنکے کی جیساکہ لایق ہے
ساتہ بزرگی اللہ تعالے کی جسطرح کہ جاری کرتی ہے اسم علیم و قدیر اور رب اور اللہ اور موجود اور ذات کا اور سوا اُنکے اوپر ظاہر اُنکے کے جیساکہ لایق ہے ساتہ جلال اللہ عز وجل کے
کیونکہ ظاہر اُن صفات کا بیچ حق مخلوق کے یا جوہر ہین نو پیدا یا عرض ہین قایم ساتہ اُس جوہر کے پس علم اور قدرت اور کلام اور مشیت اور رحمت اور رضا اور غضب اور مثل
اُنکے بندونکے حق مین اعراض ہین اور مونہہ اور ہاتہ اور آنکہہ بندونکے حق مین اجسام ہین اور جب موصوف ہوا اللہ عز وجل اہل اثبات کے نزدیک ساتہ علم اور قدرت اور کلام و
مشیت کے اگرچہ نہین ہے کوئی ایسا عرض نہین کہ جاری ہو اُس پر صفتین مخلوقین کے پس جایز ہوا کہ ہو اللہ تعالے کا مونہہ اور دونون ہاتہ ایسی صفت اُسکی کہ جاری نہون اُسپر
صفات مخلوقین کے اور یہ وہ مذہب ہے کہ حکایت کیا اسکو خطابی نے اور اور لوگون نے سلف سے اور اسی پر دلالت کرتا ہی کلام جمہور سلف کا اور کلام باقی اماموں کا بہی اسکی مخالف
نہین اور یہ امر واضح ہی کیونکہ صفات مثل ذات ہوتی ہین پس جب ذات آلہی ثابت ہے حقیقۃً بغیر اس امر کے کہ جنس سے ذوات مخلوقات کی ہو اسی طرح صفات اللہ کی
ثابت ہین حقیقۃً بغیر اس امر کی کہ جنس سے صفات مخلوقات کے ہون پس اگر کوئی شخص کہے کہ نہین سمجہتا ہون مین علم اور ید کو مگر جنس سے اُس علم اور ید کے جو مقرر اور مشہور
مین کہا جا دیگا اُس سے کسطرح سمجہتا ہی تو ذات آلہی کو بغیر جنس مخلوقات کے اور یہ بات تو معلوم ہے کہ صفات ہر موصوف کے مناسب ہوتی ہین اُسکی ذات کے اور مناسب
ہوتی ہین اسکے حقیقت کے پس جو شخص نہ سمجہے صفات رب کو کہ لیس کمثلہ شئی ہین مگر مشابہ صفات مخلوقین کے پس گمراہ ہوا اپنی عقل مین اور دین مین کیا خوب کہا ہے
بعضون نے جسوقت کہے تجہکو جہمی کہ استوا کسطرح ہی اور کسطرح ہی اُترنا رب کا آسمان دنیا مین اور کسطرح مین دونون ہاتہ اُسکی یا مثل اسکے اور صفتون کو کہے تو کہہ تو اُسکو
کہ کسطرح ہی وہ ذات اپنی مین جب کہے جہمی اُسکی جواب مین کہ نہین جانتا کوئی اُسکو مگر وہی اور کنہ باری تعالی کی غیر معلوم ہے واسطے بشر کے پس تو کہہ اُسکو کہ علم
کیفیت صفات کا مستلزم ہے علم کیفیت موصوف کو پس کیونکر معلوم ہو کیفیت اُسکی صفت کی جسکی خود کیفیت معلوم نہو اور وہ دو گروہ کہ نفی کرتے ہین ان آیات کے
ظاہر کے یعنے کہتے ہین کہ ان آیتون کے باطن مین کوئی معنے ایسی نہین ہین کہ وہ صفت ہون باریتعالی کی بلکہ اللہ تعالے کی کوئی ثبوتی صفت نہین ہے بلکہ صفات اُسکی یا
سلبی ہین یا اضافی یا مرکب ہین ان دونون سے اور ثابت کرتے ہین بعض صفات کو کہ وہ صفات سبعہ ہین یا ثمانیہ یا خمسہ عشریہ یعنی سات یا آٹہہ یا پندرہ ہین اور ثابت
کرتے ہین احوال کو نہ صفات کو جیساکہ معلوم ہے مذاہب سے متکلمین کے پس یہ بہی دو قسم ہین ایک قسم تاویل کرتے ہین آیات کی اور مقرر کرتے ہین مراد کو جیسے کہتے ہین استوی
بمعنے استولی ہے یعنے بمعنی غالب اور کہتے ہین مراد استوا سے علو مکانی ہے اور قدر اور ظہور نور اُسکے کا واسطے عرش کی یا بمعنے انتہا ہے خلق کے طرف اُسکے اور سوا اُسکی

بیان صفات باری تعالیٰ

اور معانی جو متکلمین ذکر کرتے ہیں اور دوسری قسم کہتے ہیں کہ اللہ جانتا ہے ارادہ اپنا ان آیات سے لیکن اسقدر جانتے ہیں ہم کہ نہیں ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان آیات سے اثبات ایسی
صفت کا جو مغایر ہو ہمارے علم سے اب رہا تیسرا قول یعنے سکوت اور توقف کرنا ان آیتوں میں ایک گروہ ایمن سے کہتا ہی جایز ہے کہ ہووے مراد ان آیات سے ظاہر معنے اُن کے
کہ لائق ہوں ساتھ اللہ تعالیٰ کی اور جایز ہے کہ نہ ہو وصفت اللہ تعالیٰ کی اور یہی طریقہ ہے اکثر فقہا وغیرہ کا اور دوسرا گروہ کہتا ہی کہ ہم بالکل خاموش ہیں
ان سے اور نہیں پڑہتے اور پڑہنا ہے تلاوت قرآن ہے اور ہے تلاوت حدیث ہے یعنے اُسکی قسمت میں صرف تلاوت کرنا ہے قرآن کا بے سمجھے اور رد کرتے ہیں دل اور زبان کو اپنے سب باتوں
سے اور ثواب اکثر آیات و احادیث ہے یہی قول اول میں طریقہ دوسرے گروہ کا ہی کہ دلالت کرتے ہیں آیات و احادیث کہ وہ تعالیٰ عرش پر ہے انتہی ما قال ابن تیمیہ فی الحمویۃ اقول
غرض مذہب صحیح صفات میں یہی ہے کہ یہہ سب صفات محمول ہیں اپنی معنی ظاہری پر جیسا کہ شان الوہیت کے لائق ہیں بلا تشبیہ و تاویل و بلا کیف و تعطیل اور یہی مذہب ہے
اکابر سلف اور صلحائے خلف کا اور صفات الٰہی سے کہ ناطق ہوا اُسکے ساتہ قرآن اور وارد ہوئی اُسکی ساتہ روایات صحیحہ نفس ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ناقلاً عن عیسیٰ علیہ السلام تعلم
مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ اور اصابع چنانچہ وارد ہوا حدیث میں قلوب العباد بین اصبعین من اصابع الرحمٰن یقلبہا کیف یشاء اور مجے
یعنے آنا اُس باریتعالیٰ کا قیامت کے دن جیسا کہ فرمایا وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا اور قریب ہونا ہی واہنی خلق سے جیسا آیا ہے چنانچہ فرمایا وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ
مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ اور اسی قبیل سے ہیں دونوں ہاتہ چنانچہ فرمایا بَلْ یَدٰهُ مَبْسُوْطَتَانِ یُنْفِقُ كَیْفَ یَشَآءُ اور یمین وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِهٖ اور قبضہ یعنے
مٹہی وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور قدم اور رجل اور وجہ اور عین اور نزول اور اتیان اور کلام اور قول اور ساق اور حقو اور جنب اور فوق اور
استوا اور قوۃ اور قرب اور بعد اور ضحک اور تعجب اور حب اور کراہت اور مقت اور رضا اور غضب اور سخط اور علم اور حیوۃ اور قدرت اور ارادہ اور مشیت اور سمع
اور بصر اور معیت اور فرح وغیرہ کہ وارد ہوے احادیث صحیحہ اور آیات قرآنیہ میں اور داخل ہوا جہم بن صفوان امام مالک کے مجلس میں اور پڑہا اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى
کو اور پوچھا کیف استوی یعنے کیونکر استوا کیا اللہ تعالیٰ نے عرش پر آپنے فرمایا الاستواء معلومٌ والکیف مجہولٌ والایمان بہ واجبٌ والسوال عنہ بدعۃٌ یعنے
استوا باعتبار معنی ظاہر کے معلوم ہے اور کیفیت اسکی مثل کیفیت سائر صفات کے مجہول ہے اور ایمان اُسکے لفظ و معنی پر واجب ہے اور سوال کیفیت سے بدعت ہے اور یہ ایک کلیہ ہے جمیع صفات
الٰہیہ میں مثل ید و وجہ وغیرہ کے جو اوپر مذکور ہوے **عن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهٖ
حَتّٰى یُسْئَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِیْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِیْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَیْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِیْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِیْمَا عَلِمَ **ترجمہ** روایت ہے ابن
مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ ہٹینگے دونوں قدم ابن آدم کے قیامت کے دن اُسکے رب کے پاس سے یہانتک کہ پوچھی جاوین اُس سے پانچ چیزین اول عمر اسکی کہ کس میں
صرف کی دوسرے جوانی اُسکی کہ کس میں خرچ کی تیسرے مال اُسکا کہ کہاں سے کمایا اور چوتہے کس کام میں لگایا پانچوین کیا عمل کیا اپنے علم میں سے **ف** یہ حدیث غریب ہے
نہیں جانتے ہم اسے ابن مسعود کی روایت سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں مگر حسین بن قیس کے اسنادسے اور حسین ضعیف ہیں حدیث میں اور اس باب میں ابی برزہ اور
ابی سعید سے بھی روایت ہے **عن** اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتّٰى یُسْئَلَ عَنْ عُمُرِهٖ فِیْمَا اَفْنَاهُ
وَعَنْ عِلْمِهٖ فِیْمَا فَعَلَ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَیْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِیْمَا اَنْفَقَهٗ وَعَنْ جِسْمِهٖ فِیْمَا اَبْلَاهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی برزہ اسلمی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ
ہٹینگے قدم کسی بندے کے یہانتک کہ پوچھا جاوے اُس سے کہ عمر اپنی کس میں فنا کی اور علم سے اپنے کس پر عمل کیا اور مال کہاں سے کمایا اور کس میں خرچ کیا اور جسم کو کس میں گلایا **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور سعید بن عبد اللہ بن جریج ہوے ہیں ابی برزہ اسلمی کے اور ابو برزہ اسلمی کا نام نضلہ بن عبید ہے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِیْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُفْلِسُ
مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِصَلَاةٍ وَصِیَامٍ وَزَكٰوةٍ وَّیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَیَقْعُدُ
فَیَقْتَصُّ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْتَصَّ مَا عَلَیْهِ مِنَ الْخَطَایَا اُخِذَ مِنْ خَطَایَاهُمْ فَطُرِحَ عَلَیْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِی
النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہلا خبر دو مجہے کہ مفلس کون ہے عرض کی صحابہ نے کہ مفلس ہمارے اصطلاح میں یارسول اللہ وہ ہے کہ درہم نہ
رکہتا ہو اور نہ اسباب خانگی رکہتا ہو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مفلس میری اُمت میں وہ ہے کہ قیامت کے دن روزہ نماز اور زکوۃ لیکر آوے اور اس صورت سے کہ بُرا کہا ہو کسیکو اور گالی دی ہو کسیکو

صفات باری محمول ہیں اپنی معنی ظاہری پر بلا تشبیہ و تاویل و تعطیل جیسا کہ لائق ہیں شان الوہیت کے

اور کہا گیا ہو مال کسیکا اور بہایا ہو خون کسیکا اور مارا ہو کسیکو پس بٹھاوینگے اُسکو اور بدلہ میں دیوینگے مظلوم کو نیکیاں اُسکی پھر اگر نیکیاں اُسکی تمام ہوگئیں اس سے پیشتر کہ بدلا پورا ہو اُنکے ظلموں کا تو لئے جاوینگے گناہ مظلوموں کے اور رکہدیے جاوینگے اُسپر اور ڈالدیا جاویگا دوزخ میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ عبدا کانت لاخیہ عندہ مظلمۃ فی عرض او مال فجاءہ فاستحلہ قبل ان یؤخذ ولیس ثم دینار ولا درھم فان کانت لہ حسنات اخذ من حسناتہ وان لم تکن لہ حسنات حملوا علیہ من سیئاتھم **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ تعالیٰ اُس بندہ پر کہ جسپر کچھ مظلمہ ہو اپنے بھائی کا اُسکی عزت یا مال میں پھر آیا وہ اور اُس سے معاف کروالیا قبل مواخذہ آخرت کے اور وہاں تو نہوگا درہم اور نہ دینار پھر اگر ہونگیں ظالم کی نیکیاں لیا جاویگا بدلا اُسکی نیکیوں سے اور اگر نہونگیں نیکیاں رکہدیے جاوینگے گناہ مظلوم کے ظالم کی گردن پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی مالک بن انس نے سعید مقبری سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لتؤدن الحقوق الی اھلھا حتی تقاد الشاۃ الجلحاء من الشاۃ القرناء **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پوری دیجاوینگے اہل حقوق کو حق اُنکے یہانتک کہ بدلا لیا جاویگا بے سینگ والی بکری سے سینگ والی بکری کا **ف** اس باب میں ابی ذر اور عبد اللہ بن انیس سے بہی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے

باب

عن المقداد صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا کان یوم القیمۃ ادنیت الشمس من العباد حتی یکون قید میل او اثنتین قال سلیم بن عامر لا ادری ای المیلین عنی امسافۃ الارض ام المیل الذی یکحل بہ العین قال فتصھرھم الشمس فیکونون فی العرق بقدر اعمالھم فمنھم من یاخذہ الی عقبیہ ومنھم من یاخذہ الی رکبتیہ ومنھم من یاخذہ الی حقویہ ومنھم من یلجمہ الجاما فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشیر بیدہ الی فیہ ای یلجمہ الجاما **ترجمہ** روایت ہے مقداد سے جو صحابی ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہا اُنہوں نے سنا میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہے جب ہوگا قیامت کا دن قریب کیا جاویگا آفتاب بندوں سے یہانتک کہ ہوجاویگا بقدر ایک میل کے یا دو میل کے یعنے اتنی فاصلہ پر ہوگا کہا سلیم بن عامر نے نہیں جانتا میں کہ کونسی میل مراد لی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا مراد لی مسافت زمین کی یعنی جسی کوس کہتے ہیں یا سلائی جس سے سرمہ لگاتی ہیں آنکہہ میں پس فرمایا آپنے پس پگہلا دیویگا اُنکو آفتاب پہر ڈوب جاوینگے وہ پسینے میں اپنے اعمال کے موافق سو کسیکو پہونچیگا پسینہ ایڑی تک کسیکو دونوں گہٹنوں تک کسیکو کمر تک کسی کو مونہہ تک کہ مانند لگام کے ہوجاویگا پہر دیکہا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ اشارہ فرماتے تہے اپنی دست مبارک سے اپنی مونہہ کیطرف یعنے پسینا یوں لگجاویگا اُسکی مونہہ تک جیسے لگام لگی ہوتی ہے **ف** اس باب میں ابن عمر اور ابی سعید سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے ابو زکریا نے اُنہوں نے حماد بن زید سے اُنہوں نے ایوب سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا حماد نے اور یہ روایت ہمارے نزدیک مرفوع ہے اور وہ تفسیر ہے اس آیت کی یوم یقوم الناس لرب العالمین یعنے جسدن کہڑے ہونگے رب العالمین کے آگے فرمایا آپنے کہڑے ہونگے پسینے میں کہ اُنکے آدہی کانوں تک ہوگا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے ہناد نے اُنہوں نے عیسی سے اُنہوں نے ابن عون سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے

باب ما جاء فی شان الحشر باب حشر کے بیان میں

حشر کا بیان

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس یوم القیمۃ حفاۃ عراۃ غرلا کما خلقوا ثم قرأ کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین واول من یکسی من الخلائق ابراھیم ویؤخذ من اصحابی برجال ذات الیمین وذات الشمال فاقول یا رب اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک انھم لم یزالوا مرتدین علی اعقابھم منذ فارقتھم فاقول کما قال العبد الصالح ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حشر میں لائے جاوینگے لوگ قیامت کے دن ننگے پاؤں ننگے بدن بغیر ختنہ کے پہر پڑہی آپنے یہ آیت کما بدانا اول خلق نعیدہ الآیہ یعنے جیسے پہلی پیدا کیا ہمنے دوبارہ ویسے ہی پیدا کرینگے ہم وعدہ ہے ہمارے ذمہ پر بیشک ہم کرنے والے ہیں انتہی اور پہلے جسکو کپڑے پہنائے جاوینگے خلائق میں سے ابراہیم علیہ السلام ہونگے اور لیجائینگے بعض اصحاب کو میرے داہنی طرف یعنی عرش کے اور بعض کو بائیں طرف جہنم کی یعنی بائیں طرف پس کہونگا میں اے رب یہ اصحاب ہیں میرے پہر کہا جاویگا کہ تم نہیں جانتے کہ کیا نئی بات نکالی اُنہوں نے بعد تمہارے اور ہمیشہ رہے پیچہے لوٹتے اپنی ایڑیوں پر جب سے کہ جدا ہوا تو اُن سے سو کہونگا میں جیسا کہا بندہ صالح نے یعنے عیسے علیہ السلام نے فان تعذبھم الآیہ یعنے اگر عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں

اور اگر بخشے تو تو زبردست ہے حکمت والا **ف** روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اور محمد بن مثنی نے دونوں نے محمد بن جعفر سے اُنہوں نے شعبہ سے اُنہوں نے مغیرہ سے پھر ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کی **مترجم** قولہ اور پہلی جسکو کپڑے پہنائیں گے ابراہیم ہونگے اسلئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کپڑے راہ خدا میں سب سے پہلے اُتاری گئے اور آگ میں ڈالی گئے قولہ اور بعض کو بائیں طرف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک عمل و ایمان درست نہو آدمی عذاب سے بچ نہیں سکتا اگرچہ صحبت یافتہ رسول کے ہو لا یہ اور کسیکی صحبت پر مفتخر ہونا اور مغرور ہوکر عمل میں سُستی کرنا محض جہالت ہے اکثر صحبت یافتہ مشائخین کے اس مرض مہلک میں گرفتار ہیں قولہ تم نہیں جانتے کہ کیا نئے بات نکالی اُنہوں نے بعد تمہارے اس سے معلوم ہوا کہ دین میں نئی بات نکالنا اور اُسپر عامل اور مُصر ہونا اس سے بڑھکر کوئی گناہ نہیں چنانچہ فرمایا آنحضرت نے دوسرے مقام میں شَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا قولہ اور ہمیشہ رہے پیچھے لوٹتے اپنی ایڑیوں پر یعنے مُرتد ہوگئے دین سے جیسے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وقت مانعان زکوٰۃ مرتد ہو گئے تھے **عن** بَھْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّكُمْ تُحْشَرُوْنَ رِجَالًا وَّرُكْبَانًا وَتُجَرُّوْنَ عَلٰى وُجُوْهِكُمْ **ترجمہ** بسند مذکور روایت ہے کہ فرماتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ تم میدان حشر میں لائی جاؤگی پیدل اور سوار اور گھسیٹے جائینگے بعضے لوگ اپنے مونہوں پر **ف** اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے

باب مَا جَآءَ فِی الْعَرْضِ باب آخرتکی روبکاریوں کے بیان میں **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعْرَضُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَّمَعَاذِیْرُ وَاَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِیْرُ الصُّحُفُ فِی الْاَیْدِیْ فَاٰخِذٌ بِیَمِیْنِهٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش کئے جاوینگے اور روبکاری میں آوینگے لوگ قیامت کے دن تین بار پھر دو بار میں گفت و شنید اور عذر و معذرت ہے اور تیسری بار اُڑینگے نامۂ اعمال ہاتھوں میں تو کوئی دہنے ہاتھ میں لینے والا ہے کوئی بائیں میں **ف** اور صحیح نہیں یہ حدیث اس نظر سے کہ حسن کو سماع نہیں ابی ہریرہ سے پس کوئی راوی معلوم ان کے بیچ میں چھوٹ گیا ہی اور سند متصل نہیں اور روایت کی بعضوں نے علی بن علی سے اور وہ رفاعی ہیں اُنہوں نے حسن سے اُنہوں نے ابی موسی سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب مِنْهُ باب مناقشہ حساب کے بیان میں **عن** عَآئِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا قَالَ ذٰلِكِ الْعَرْضُ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو سختی کیا گیا اور تفصیر و تطہیر سے پوچھا گیا حساب میں ہلاک ہوا میں نے عرض کی یا رسول اللہ بیشک اللہ تعالے تو فرماتا ہے کہ جسکو ملی کتاب داہنی ہاتھ میں اُس سے حساب لیا جاویگا آسانی سے فرمایا آپنے وہ فقط عملونکا روبرو کر دینا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ یونس نے بھی ابن ابی ملیکہ سے

باب مِنْهُ باب بندہ کی خیر کے بیان میں **عن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُجَآءُ بِابْنِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كَاَنَّهٗ بَذَجٌ فَیُوْقَفُ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَیَقُوْلُ اللّٰهُ اَعْطَیْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ عَلَیْكَ فَمَاذَا صَنَعْتَ فَیَقُوْلُ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ وَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِیْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَیَقُوْلُ لَهٗ اَرِنِیْ مَا قَدَّمْتَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ وَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِیْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَاِذَا عَبْدٌ لَّمْ یُقَدِّمْ خَیْرًا فَیُمْضٰى بِهٖ اِلَى النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لائینگے ایک ابن آدم کو قیامت کے دن گویا کہ وہ بچہ ہے بھیڑ کا یعنے کمال ذلت سے لاوینگے پھر کھڑا کیا جاویگا اللہ تعالے کی سامنے پھر فرماویگا اللہ تعالے دیا میں نے تجھکو مال و اسباب اور عنایت کئے تجھکو لونڈی اور غلام اور انعام کیا میں نے تجھپر پھر کیا عمل کیا تو نے سو کہیگا جمع کیا میں نے اُس مال کو اور بڑھایا اُسکو اور چھوڑا اُسی دنیا میں اُس سے زیادہ کہ جتنا پہلے تہا سو مجھے پھر بھیج دنیا میں کہ میں اُسے لیکر آؤن سب کا سب تب فرماویگا اللہ تعالے دکھا مجھے جو تو نے آگے بھیجا ہو یعنے صدقات و خیرات میں دیا ہو پھر کہیگا ای رب میں نے تو جمع کیا اور بڑھایا اور چھوڑا اُسی زیادہ اس سے کہ جتنا پہلے تہا سو مجھے پھر دنیا میں پھیر کہ میں سب لیکر آؤن اور یہ اُس بندیکا حال ہوگا کہ اُسنے کچھ امر خیر میں مال خرچ نہ کیا ہوگا پھر لیجاینگے اُسی دوزخ میں کہا ابو عیسے نے اور روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے حسن سے اور کہا اُسکو اُنہیں کا قول اور مرفوع نکیا یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقولہ نٹھیرایا اور اسمعیل بن مسلم ضعیف سمجھے گئی ہیں حدیث میں اس باب میں ابی ہریرہ اور ابی سعید خدری سے بھی روایت ہے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰى بِالْعَبْدِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیَقُوْلُ لَهٗ اَلَمْ اَجْعَلْ لَّكَ سَمْعًا وَّبَصَرًا وَّمَالًا وَّوَلَدًا وَّسَخَّرْتُ لَكَ الْاَنْعَامَ وَالْحَرْثَ وَتَرَكْتُكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَكُنْتَ تَظُنُّ اَنَّكَ مُلَاقِیْ یَوْمَكَ هٰذَا فَیَقُوْلُ لَا فَیَقُوْلُ لَهُ الْیَوْمَ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِیْتَنِیْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لائینگے ایک بندہ کو قیامت کے دن اور فرماویگا باریتعالے اُس سے کیوں میں نے تجھکو نہ دیئے تھے کان اور آنکھ اور مال اور اولاد اور تابع نکردیا تیرا چارپایوں کو اور کھیتی کو اور چھوڑ دیا

روز قیامت لوگوں کی پیشی کا بیان

مناقشہ حساب کا بیان

تجھے کہ رئیس بنایا ہے قوم کا اور جو تیہ لیا کرے اُنسے بہر تجھے خیال تہا کہ ایکدن مجھ سے ملنا ہے تجھکو اور وہ دن ہے آجکا سو وہ کہیگا مجھے تو خیال نہا اُسکا فرماویگا اللہ تعالی سو آج مین تجھ
بہول جاتا ہون جیسے تو مجھے بہول گیا تہا دنیا مین **مترجم** بہولنے سے مراد یہی کہ آج کی دن چہوڑ دونگا مین تجھے عذاب مین پڑا رہیگا تو جیسے بہولی چیز پڑی رہتی ہی ایسی ہی تفسیر (یعنے زمین کا محصول جو نہائی لیتا تہا)
کے ہی بعض اہل علم نے اس آیت کی ہے فَالْيَوْمَ نَنْسَاهُمْ یعنے آجکے دن ہم انکو بہول جائینگے یعنی چہوڑ دینگے انکو عذاب مین پڑا ہوا **باب** مِنْهُ باب زمین کے گواہی کے بیان

زمین کی گواہی کا بیان

مین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ
فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ وَاَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا اَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ كَذَا وَكَذَا فِيْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَهٰذِهٖ اَخْبَارُهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا پڑہی رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا یعنے اُسدن بیان کریگی زمین اپنی خبرین پہر فرمایا اصحاب سے جانتے ہو تم کیا ہین خبرین اُسکی عرض کی اُنہون نے اللہ اور رسول
خوب جانتا ہے فرمایا آپنے اخبار اُسکے یہ ہین کہ گواہی دیگی ہر غلام اور باندی پر اللہ تعالے کے آگے اُس عمل کی جو کیا اُسنے اُسکی پیٹہہ پر اسطرح کہ کہیگی وہ عمل کیا اُسنے ایسا اور ایسا فلان
فلان دن مین فرمایا آپنے اسی کا حکم دیا اُس مین کو اللہ تعالے نے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الصُّوْرِ باب صور کے بیان مین **مترجم** صور کی حقیقت

صور کا بیان

مین کئی قول ہین مفسرین کے بعضون نے کہا وہ ایک قرن ہے کہ پہونکا جاتا ہے جیسے مجاہد نے کہا صورت اُسکی مانند بوق کے ہے بعضون نے کہا صور جمع ہی صورت کی اور یہی قول ہے حسن کا
اور اصح قول اول ہے اور احادیث باب اسکی موید ہین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الصُّوْرُ قَالَ (سینگ)
قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ آیا ایک گنوار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا صور کیا ہے فرمایا آپنے ایک نرسنگا ہے کہ اُسمین پہونکا جاویگا یعنے قیامت
کے دن **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی کئی لوگون نے یہ حدیث سلمان تیمی سی اور نہین جانتے ہم اُسے مگر انہین کی روایت سے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَاسْتَمَعَ الْاِذْنَ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَيَنْفُخُ فَكَاَنَّ ذٰلِكَ ثَقُلَ عَلٰى اَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیونکر آرام کرو مین
اور صاحب قرن کا یعنے اسرافیل علیہ السلام قرن کو مونہہ مین لیے ہوئے ہی اور کان لگائی ہوئے ہی کہ کب حکم ہووے پہونکنے کا کہ اُسیوقت پہونک دی سو گویا یہ امر سخت گذرا اصحاب پر
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آپنے کہو تم حسبنا اللہ ونعم الوکیل علے اللہ توکلنا یعنے کافی ہے ہمکو اللہ تعالے اور اچہا وکیل ہے اللہ پر توکل کیا ہمنے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی
ہے کئی سند وں سے عطیہ سے اُنہون نے روایت کی ابی سعید سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **باب** مَا جَاءَ فِيْ شَاْنِ الصِّرَاطِ باب صراط کے بیان مین **عَنِ** الْمُغِيْرَةِ

پل صراط کا بیان

بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے شعار مومنون کا پل صراط پر یہی ہے ای رب سلامت رکہہ سلامت رکہہ **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر عبد الرحمن بن اسحاق کی روایت سے **عَنْ**
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَشْفَعَ لِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ اَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ اَطْلُبُكَ قَالَ اطْلُبْنِيْ اَوَّلَ مَا
تَطْلُبُنِيْ عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّيْ
لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا سوال کیا اور درخواست کی مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آپ شفاعت کرین میری قیامت کے دن فرمایا آپنے مین
کرنیوالا ہون پہر عرض کی مینے یا رسول اللہ کہان ڈہونڈہون مین آپکو فرمایا پہلے تو مجھے پلصراط پر ڈہونڈہیو مینے کہا اگر وہان نہ ملو مین آپسے فرمایا ڈہونڈہو میزان کے پاس
مینے کہا اگر وہان بہی نہ ملو مین آپسے فرمایا ڈہونڈہو مجھے حوض کوثر پر اور مین خطا نکرونگا اس تین مواطن سے یعنے خواہ نخواہ ملونگا انہین تین مقامون مین سے کسی مقام پر **ف**

شفاعت کا بیان

یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر اسی سند سی **باب** مَا جَاءَ فِي الشَّفَاعَةِ باب شفاعت کے بیان مین **مترجم** شفع اور شفاعت مصدر ہے معنے اُسکی سوال کرنا ہے
واسطے تجاوز کے جرایم و ذنوب سے اور مُشَفَّع بکسر فا وہ شخص ہے کہ شفاعت قبول کرے اور بفتح فا جسکی شفاعت قبول کیجاوے اور تشفیع قبول کرنا شفاعت کا اُسی سی ہے
حدیث اِشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنے شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کیجاویگی پس تُشَفَّعْ کا مصدر تشفیع ہے اور شفاعت پر جب الف لام آتا ہے تو شفاعت عظمی مراد ہوتی ہے چنانچہ
حدیث اُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ مین تنکیر سے شفاعت عظمے کے عنایت ہونیکا ورنہ مطلق شفاعت عام ہے جمیع انبیا بلکہ علما اور شہدا کو بہی عنایت ہونا مراد ہے شفاعت صاحب کبائر کی کہ
نفع بخش ہے خاتم رسالت کے ساتھ یا شفاعت مقبولہ کہ کبہی رد نہو یا شفاعت اُسکے کہ جسکے دلمین ذرہ بہر ایمان ہو اور شفاعت مطلق کئی قسم ہے یعنے سوا شفاعت عظمی کے کبہی تنقیل

اعمال امت کے لئے ہے میزان پر کبھی خروج کی لئے ہے نار سے کبھی ادخال جنت کے لئے بغیر حساب و کتاب کے کبھی تخفیف عذاب کے لئے اور تخفیف کبھی انواع عذاب میں ہے کبھی تقلیل مکث میں اسیطرح شفاعت کبھی رفع درجات کی لئے بھی جنت میں کبھی سوال اسم جنت کے لئے بہشت میں کبھی اقامت قدم کے لئے صراط پر کبھی تکثیر حور کی لئے جنان میں اور حدیث میں ہے کہ آپنے فرمایا انا اول شافع واول مشفع اور مشفع بفتح فا ہے یعنی میں پہلے باب شفاعت کھولنے والا ہوں اور پہلا وہ شخص ہوں جسکی شفاعت قبول کیجاویگی اور فرمایا آپنے انا اول شافع فی الجنة مراد اُس سے دخول جنت ہی یا رفع درجات جنت میں اور نزول برکات بہشت میں اور یہ جو وارد ہوا ہے حدیث میں فیوذن له فی الشفاعة مراد اُس سے مقام محمود ہے اور یہ پہلے شفاعت ہے اراحت اہل موقف کیلئے ہوگی ہول اور خوف قیامت سے اور شفاعت کے منکر معتزلہ بھی نہیں اور اسیطرح رفع درجات کے لئی جو شفاعت ہے معتزلہ کو انکار اسی شفاعت کا ہے جسمیں خروج عن النار مذکور ہے اور اہل سنت کے نزدیک خروج عن النار بشفاعت انبیاء و صلحا علی الخصوص بشفاعت سید الانبیاء و سند الاصفیاء باسانید صحیحہ ثابت ہی اور یہ جو وارد ہوا ہے حدیث میں کہ ابوطالب کو میری شفاعت نفع دیگی مراد اُس سے تخفیف عذاب ہے نہ خروج عن النار اور شفاعت جیسے مفید ہے مشفع لہ کو ویسی ہے موجب ثواب و اجر کے شفیع کو چنانچہ وارد ہوا ہے اشفعوا فلتوجروا یعنے شفاعت کرو تاکہ اجر حاصل ہو اور آیہ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً بہی شامل اس مقصود کی ہے اور شفع کے معنے لغت میں جوڑے کے ہیں چنانچہ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ میں یہی مراد ہے یعنے جفت اور طاق اور حدیث امر بلال ان یشفع الاذان میں بہی یہی مراد ہے یعنے اذان کے کلمے دو دو بار کہیں اور تکبیر کے ایک ایک بار اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ والشفع والوتر میں شفع سے یوم النحر مراد ہے کہ ایام تشریق سے ملکر جفت ہوجاتا ہے اور وتر سے یوم عرفہ یا وتر سے ذات مقدس باری تعالے مراد ہے کہ ثانی و نظیر اُسکا مفقود ہی اور شفع سے مخلوقات کہ ہر ایک کا جفت و جوڑا موجود ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَیْهِ الذِّرَاعُ فَاَکَلَهٗ وَکَانَ یُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهُ نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ ذَاکَ یَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ فَیُسْمِعُهُمُ الدَّاعِیْ وَیَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ مِنْهُمْ فَیَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْکَرْبِ مَا لَا یُطِیْقُوْنَ وَلَا یَحْتَمِلُوْنَ فَیَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَکُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ یَّشْفَعُ لَکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ فَیَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَلَیْکُمْ بِاٰدَمَ فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ خَلَقَکَ اللّٰهُ بِیَدِهٖ وَنَفَخَ فِیْکَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلٰٓئِکَةَ فَسَجَدُوْا لَکَ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ اَمَا تَرٰی اِلٰی مَا نَحْنُ فِیْهِ اَلَا تَرٰی مَا قَدْ بَلَغَنَا فَیَقُوْلُ لَهُمْ اٰدَمُ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ یَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ نَهَانِیْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَیْتُهٗ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی نُوْحٍ فَیَاْتُوْنَ نُوْحًا فَیَقُوْلُوْنَ یَا نُوْحُ اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ وَقَدْ سَمَّاکَ اللّٰهُ عَبْدًا شَکُوْرًا اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ اَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِیْهِ اَلَا تَرٰی مَا قَدْ بَلَغَنَا فَیَقُوْلُ لَهُمْ نُوْحٌ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ یَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ کَانَتْ لِیْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلٰی قَوْمِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی اِبْرٰهِیْمَ فَیَاْتُوْنَ اِبْرٰهِیْمَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا اِبْرٰهِیْمُ اَنْتَ نَبِیُّ اللّٰهِ وَخَلِیْلُهٗ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ اَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِیْهِ فَیَقُوْلُ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ یَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّیْ قَدْ کَذَبْتُ ثَلَاثَ کَذَبَاتٍ فَذَکَرَهُنَّ اَبُوْ حَیَّانَ فِی الْحَدِیْثِ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی مُوْسٰی فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُوْنَ یَا مُوْسٰی اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَضَّلَکَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَکَلَامِهٖ عَلَی النَّاسِ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ اَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِیْهِ فَیَقُوْلُ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ یَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّیْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی عِیْسٰی فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی فَیَقُوْلُوْنَ یَا عِیْسٰی اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَکَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَکَلَّمْتَ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ اَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِیْهِ فَیَقُوْلُ عِیْسٰی اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ یَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَلَمْ یَذْکُرْ ذَنْبًا نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَآءِ وَغُفِرَ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ اَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِیْهِ فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَخِرُّ سَاجِدًا لِرَبِّیْ ثُمَّ یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَآءِ عَلَیْهِ شَیْئًا لَمْ یَفْتَحْهُ عَلٰی اَحَدٍ قَبْلِیْ ثُمَّ یُقَالُ یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَکَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ فَیَقُوْلُ یَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِکَ مَنْ لَّا حِسَابَ عَلَیْهِ مِنَ الْبَابِ الْاَیْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ

ذکر شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذٰلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَ هَجَرَ وَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ لائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس گوشت پھر اُٹھایا آپ نے اُسمیں سے دست اور اچہا لگتا تہا اور پسند آتا تہا وہ آپکو پہر نوچا آپنی ایکبار اُسمیں سے اپنی دندان مبارک یا داڑہون سے پہر فرمایا مین سردار ہون آدمیون کا قیامت کے دن تم جانتے ہو کہ کیون اسلئے کہ جمع کریگا اللہ عز وجل اگلے پچھلے لوگون کو ایک چٹیل زمین پر پہر اسطرح اکٹہا ہونگے کہ سُنا سکیگا اُنکو آواز ایک پکارنیوالا اور دیکھ سکیگا اُنکو صاحب بصر اور قریب ہوگا اُنسے آفتاب اور لوگونکا غم و کرب اسدرجہ پہونچ جاویگا کہ طاقت نرکہہ سکینگے اور متحمل نہ ہوسکینگے وہ اُسکی سو کہینگے بعضے لوگ بعض سے کیا نہین دیکھتے ہو کہ کہانتک پہونچی مصیبت تمہاری کیا دیکھتی نہین تم ایسے شخص کو جو شفاعت کرے تمہاری تمہارے رب کے پاس سو کہینگے بعضے بعض سے چلو تم آدم علیہ السلام کے پاس پہر آئینگے وہ آدم علیہ السلام کے پاس اور کہینگے آپ ابو البشر ہین پیدا کیا اللہ تعالے نے آپکو اپنی دست مبارک سے اور پہونکی آپ مین اپنی پیدا کی ہوئی روح اور حکم فرمایا فرشتون کو کہ اُنہون نے سجدہ کیا آپکو سو شفاعت کیجئے ہماری اپنی رب کے پاس کیا دیکھتی نہین آپ کہ ہم سب کس بلا مین گرفتار ہین کیا دیکھتی نہین آپ کہ کہانتک پہونچی مُصیبت ہماری سو کہینگے اُنکو آدم علیہ السلام کہ میرا رب آج ایسا غصہ ہوا ہی کہ نہین غصہ ہوا ایسا کبھی اس سے پہلے اور نہ غصہ ہوگا کبھی اسکی بعد اور اُسنی مجھے منع فرمایا تہا ایک درخت سے سو نافرمانی کی مین نے اُس تعالے شانہ کی نفسی نفسی نفسی جاؤ تم کسی اور کی پاس جاؤ نوح علیہ السلام کے پاس پہر آئینگے وہ سب نوح علیہ السلام کے پاس اور کہینگے ای نوح تم پہلے رسول ہو کہ بہیجے گئی زمین والون کیطرف اور نام رکہا تمہارا اللہ جل جلالہ نی بندۂ شکر گذار شفاعت کرو ہماری اپنے پروردگار کے پاس کیا نہین دیکھتے تم ہم کس بلا مین ہین کیا نہین دیکھتے تم کہ کہانتک پہونچی مصیبت ہماری سو کہینگے اُنسے نوح علیہ السلام میرا رب آج کے دن غصہ مین ہے ایسا کہ کبھی غصہ مین نہوا اس سے پہلے اور نہ غصہ ہوگا اسکی بعد اور میرے واسطے ایک دعا تھی مقبول و مستجاب سو وہ خرچ کر دی ہین مین نے اپنے قوم کی ہلاک کے لئی نفسی نفسی نفسی جاؤ تم میرے سوا کسی کے پاس جاؤ ابراہیم علیہ السلام کے پاس سو آوینگے ابراہیم علیہ السلام کے پاس اور کہینگے اے ابراہیم تم نبی اللہ کے ہو اور خلیل یعنی دوست اُسکی زمین والون مین سے سو شفاعت کرو ہماری واسطے اپنے رب کے پاس کیا نہین دیکھتے ہو تم کہ ہم کس بلا مین ہین سو وہ کہینگے بیشک میرا رب ایسا غضبناک ہے آج کے روز کہ کبھی ایسا نہوا تہا اور نہ ہوگا اور مین نے تین جھوٹ بولے پہر ذکر کیا اُنکو ابو حیان نے اپنے روایت مین نفسی نفسی جاؤ تم کسے اور کے پاس سوا میرے جاؤ تم موسے علیہ السلام کے پاس پہر آئینگے موسے علیہ السلام کے پاس اور کہینگے ای موسی تم رسول ہو اللہ کے فضیلت دی تمکو اللہ تعالی نے ساتہ اپنی رسالت کی اور کلام کے تمام لوگون پر تم شفاعت کرو ہماری اپنے رب کے پاس کیا نہین دیکھتے تم کہ ہم کس بلا مین ہین سو وہ کہینگے بیشک رب میرا آج کی روز اسقدر غضبناک ہے کہ کبھی ایسا نہوا نہ ہوگا اور مین نے مار ڈالی ہے ایک جان یعنی قبطی کہ نہین حکم ہوا تہا مجھے اُسکے مارنیکا مجھے آج اپنے جانکی پڑ رہی ہے نفسی نفسی جاؤ تم میرے سوا کسی اور کی پاس جاؤ عیسے علیہ السلام کے پاس پہر آئینگے سب عیسے علیہ السلام کے پاس اور کہینگے ای عیسی تم رسول ہو اللہ تعالے کی اور کلمہ اُسکا ہو کہ ڈالا اُسنے مریم کیطرف یعنی بغیر اسباب ظاہری فقط اللہ کے کن فرمانے سے پیدا ہوگئی ہو اور روح اُسکی طرف سے اور کلام کیا تم نے لوگون سے گود مین یعنے اپنی ماں کی تم شفاعت کرو ہماری اپنے پروردگار کے پاس کیا نہین دیکھتے تم کہ ہم کس مصیبت مین ہین پہر کہینگے حضرت عیسے علیہ السلام بیشک آج میرا رب غصہ ہوا ایسا کہ کبھی نہوا تہا اور نہ ہوگا اور نہ ذکر کیا حضرت عیسے نے کسی اپنی خطا کا اور کہا نفسی نفسی نفسی جاؤ تم میرے سوا کسی اور کی پاس جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو آئینگے وہ سب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہینگے ای محمد تم رسول ہو اللہ عز وجل کے اور خاتم الانبیا ہو اور بخشی گئی تمہارے لئی گناہ تمہاری اگلے پچھلے شفاعت کرو تم ہماری اپنی پروردگار کے پاس کیا نہین دیکھتے آپ کہ ہم کس مصیبت اور بلا مین ہین سو مین چلونگا اور آؤنگا نیچے عرش کی اور گر پڑونگا سجدہ مین اپنی رب کی تعظیم کے لئی پہر کہولیگا اللہ تعالے میری جان پر لسان پر اپنی محامد اور حسن ثنا کو اسقدر کہ نہ کہولا ہوگا کسی پر مجھ سے پہلے پہر کہا جاویگا مجھ سے ای محمد اُٹھاؤ سر اپنا اور سوال کرو تم پاؤگی اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کیجاویگی پہر اُٹھاؤنگا مین اپنا سر اور کہونگا اے رب مانگتا ہون مین نجات اور فلاح اپنی امت کی اے رب مانگتا ہون مین نجات اور فلاح اپنی امت کی پہر فرماویگا باری تعالی شانہ اے محمد داخل کرو تم اپنی امت مین سے اُن لوگون کو جن پر حساب و کتاب نہین ہی داہنی دروازی مین سے جنت کی اور وہ لوگ شریک ہونگے اور دروازون مین بہی لوگون کے یعنے داخل ہونی مین پہر فرمایا قسم ہے اُس پروردگار کے کہ میری جان اُسکے ہاتہ مین ہے کہ دو پٹ مین جنت کی پٹون سے ایسا فاصلہ ہے جیسا مکہ اور ہجر مین یا جیسا مکہ اور بصری مین **ف** اس باب مین ابی بکر صدیق اور انس اور عقبہ بن عامر اور ابی سعید سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** تو اُٹھایا دست اور اچہا لگتا تہا آپکو دست چونکہ نجاست سے دور ہوتا ہے اسلئی حضرت کو پسند تہا قولہ فنہش نہشۃ یعنے نوچا ایکبار نوچنا اور یہ لفظ بسین مہملہ بہی وارد ہوا ہے

اور اگر شین معجمہ پڑھا جاوے تو معنے اُسکے نوچنا گوشت کا ہڈی پر سے یا دانت کی کناروں سے اور سین مہملہ نوچنا گوشت کا داڑھوں سے (علے ما قالہ الطیبی) قولہ مین سردار ہوں آدمیوں کا غرض یہ ہے کہ دو معنے ہیں اول مالک و متصرف کہ جو چاہے سو کرے اس معنی کر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سید نہیں بلکہ سواے باریتعالے کے یہ معنی کسی میں پائی نہیں جاتی اسی سے حدیث میں وارد ہوا اَلسَّیِّدُ ہُوَ اللّٰہُ یعنے سید اللہ ہی ہے اور دوسرے معنے یہ ہیں کہ جب مالک کا حکم مملوکوں کیطرف اُترے تو پہلے اُس شخص پر اُترے اور وہ سب لوگوں کو سنا دے اس معنے کر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سارے جہان کے سردار ہیں چنانچہ اس حدیث میں اسی معنی کی تفصیل مذکور ہے قولہ پیدا کیا اللہ تعالی نے آپکو اپنے دست مبارک سے الخ اللہ جل جلالہ کی صفات میں سے ہے ید وجہ وغیرہا اور ثابت ہیں وہ اُس ذات مقدس کے لئے جیسے کہ ثابت ہیں سمع اور بصر اور ایمان ان سب پر ضرور ہی اور بلا تشبیہ اور بلا کیف انکو ثابت کرنا ضرور ہے نہیں انکار کیا انکا مگر ملاعنہ جہمیہ نے خذلہم اللہ اور فرمایا اللہ عزوجل نے لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ اور نہ انکار کیا اس بزرگی کا آدم علیہ السلام کے شیطان تک نے ہے اور اگر مراد ہوتی ید سے قدرت وغیرہ تو غور اُٹھتا وہ مکر کیا مین تیرے قدرت سے بھی نہیں بنا ہوں پس باطل ہوا قول انکا جو تاویل کرتے ہیں اسکے ساتھہ قدرت اور قوت وغیرہا کی اور نہ انکار کیا اسکا یہ دونے بلکہ عیب لگایا اُسکو مغلول ہونیکا باوجود اثبات ید کے اور ملعون ہوگئے وہ فقط عیب لگانے سے انمیں پھر کیا حال ہوگا انکا جو بالکل اُسکی نفی کے درپے ہیں اور تفسیر معالم التنزیل میں ہے يَدُ اللّٰهِ صِفَةٌ مِنْ صِفَاتِ ذَاتِهٖ كَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالْوَجْهِ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهٗ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِصِفَاتِهٖ فَعَلَى الْعِبَادِ فِيْهَا الْاِيْمَانُ وَالتَّسْلِيْمُ وَقَالَ اَئِمَّةُ السَّلَفِ وَاَهْلُ السُّنَّةِ فِيْ هٰذِهِ الصِّفَاتِ اَمِرُّوْهَا كَمَا جَاءَتْ بِلَا كَيْفٍ یعنے ید ایک صفت ہے اللہ تعالی کے صفات ذات میں سے مانند سمع اور بصر و وجہ کے چنانچہ فرمایا اللہ عزوجل نے لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اُس تعالی شانہ کے برکت والی ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے اپنی صفتوں کو اور واجب ہے بندوں پر ایمان لانا اُنپر اور مان لینا اور کہا ائمہ سلف اور اہل سنت نے ان صفتوں کے باب میں کہ جاری کرو انکو جیسے آئی ہیں بلا کیف انتہی قولہ نفسی نفسی یعنے میرا نفس خود مستحق ہے کہ کوئی شفاعت اُسکی کرے (مجمع) قولہ وہ خرچ کی مین نے اپنے قوم کی ہلاکت کے لئے آہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ہر نبی کی ایک دعا مقبول ہے اور میں نے اپنے دعا کو رکھہ چھوڑا ہے کہ اپنی امت کے شفاعت میں خرچ کرونگا اور حضرت نوح علیہ السلام کی دعا سے مراد یہی دعا ہے رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا قولہ اور میں نے تین جھوٹ بولی الخ پہلا یہ کہ کفار سے آپنے فرمایا جب اُنہوں نے اپنے میلہ میں بلایا اِنِّيْ سَقِيْمٌ یعنے میں بیمار ہوں اور جب کفار نے پوچھا بتونکو تمنے توڑا تو آپنے فرمایا بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ یعنے بڑے بُتنے توڑا اور جب ایک بادشاہ جابر کے ملک سے آپکا گذر ہوا تو سارہ کو اپنی بہن فرمایا انتہی **فائدہ** نووی نے کہا کہ قاضی عیاض نے بیان کیا ہے کہ مذہب اہل سنت کا جواز شفاعت ہے عقلاً اور وجوب اُسکا سمعاً بدلیل قولہ تعالی يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا اور روایات صحیحہ اسقدر ثبوت شفاعت میں وارد ہوئی ہیں کہ تواتر معنوی کو پہونچ گئے ہیں اور اجماع ہے سلف صالح کا اسپر اور انکار کیا بعض خوارج اور معتزلہ نے اسلئے کہ انکا مذہب ہے کہ مذنبین مخلد ہیں النار میں اور استدلال کیا اُنہوں نے ان آیتوں سے مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ اور آیۃ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ اور جواب دیا ہے اہل سنت نے کہ مراد آیۃ اول میں ظلم سے شرک ہے اور آیۃ ثانی کفار کے حق میں ہے اور معتزلہ احادیث شفاعت کے تاویل یہ کرتے ہیں کہ مراد ان سب شفاعتوں سے زیادت درجات ہے نہ خروج عن النار حالانکہ یہ باطل ہے اور الفاظ احادیث صراحۃً اُنکے بطلان مذہب پر دال ہیں اور مثبت ہیں خروج مذنبین کے نار سے اور شفاعت پانچ قسم ہے اول واسطے نجات کے اہوال موقف سے اور یہہ مخصوص ہے آنحضرت کے ساتھہ دوسرے دخول جنت کے لئے تیسرے مستوجبان نار کے لئے جو تہے خروج مذنبین کے لئے نار سے کہ خروج اُن کا ثابت ہے بہ شفاعت نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور شفاعت ملائکہ اور اخوان مؤمنین سے پانچوین رفع درجات کے لئے

بَابٌ مِنْهُ

دوسرا باب اسی بیان میں **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری ہے اہل کبائر کے لئے میری اُمت سے **ف** اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ لِيْ جَابِرٌ يَا مُحَمَّدُ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مِنْ اَهْلِ الْكَبَائِرِ فَمَا لَهٗ وَلِلشَّفَاعَةِ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری میرے امت کے اہل کبائر کے لئے ہے کہا محمد بن علی نے کہا مجھہ سے جابر نے اے محمد جو نہو وے اہل کبائر سے اُسے شفاعت سے کیا تعلق **ف**

یہ حدیث غریب ہے اس سند سے **مترجم** یہاں وہی شفاعت مراد ہی جو خروج عن النار کے واسطے ہے اور وہ مخصوص ہے اہل کبائر کے ساتھ یہی مطلب ہے جابر کے قول کا **عن** ابی
اُمَامَۃَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَعَدَنِیْ رَبِّیْ اَنْ یُّدْخِلَ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا لَاحِسَابَ عَلَیْہِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ کُلِّ اَلْفٍ
سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَّثَلٰثُ حَثَیَاتٍ مِّنْ حَثَیَاتِ رَبِّیْ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے وعدہ کیا ہے مجھ سے میرے پروردگار
نے کہ داخل کریگا جنت میں میری امت سے ستر ہزار شخص کہ نہ حساب ہے انپر نہ عذاب ہر ہزار شخص کے ساتھ پھر ستر ہزار اور تین لپ بھر کر میرے پروردگار کے ہاتھوں سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے
مترجم جہمیہ اس حدیث کو سنکر کف افسوس ملتی ہیں معتزلہ اپنے ہاتھوں آپ جلتی ہیں غرض منکران صفات ہر طرف ہاتھ پیر مارتے ہیں اور مؤولین بہرحال جان ہارتی ہیں
محدثین کا دل ہاتھوں بڑھ رہا ہی وہ کہتے ہیں ایمان لائے ہم حثیات پر اپنے پروردگار کے اور سونپا انکے کیفیت کو علم الٰہی پر اور یہ الفاظ محمول ہیں اپنے معانی ظاہر پر بلا تاویل
و بلا تشبیہ و تعطیل حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَھُوَ الْھَادِیْ اِلٰی سَوَاءِ السَّبِیْلِ **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ رَھْطٍ بِاِیْلِیَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْہُمْ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِشَفَاعَۃِ رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَکْثَرُ مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سِوَاکَ قَالَ سِوَایَ فَلَمَّا قَامَ
قُلْتُ مَنْ ھٰذَا قَالُوْا ھٰذَا ابْنُ اَبِی الْجَذْعَاءِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہا تھا میں ایک جماعت کے ساتھ ایلیا میں سو کہا ایک مرد نے انمیں سے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ داخل ہونگے جنت میں ایک مرد کی شفاعت سے جو میری امت سے ہوگا بنی تمیم کی لوگوں سے بڑھکر عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ وہ مرد سوا آپکے ہے فرمایا
آپ نے ہاں میرے سوا ہے پھر جب کھڑا ہوا وہ شخص پوچھا میں نے لوگوں سے کون ہے یہ جنہی یہ روایت بیان کی لوگوں نے کہا یہ ابی الجذعا ہی **ف** یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابن ابی الجذعا کا نام عبداللہ ہی اور انکی یہی ایک حدیث معلوم ہوتی ہے **مترجم** مراد اس شخص سے عثمان ہیں یا اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہما **عن**
اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ وَمِنْہُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْقَبِیْلَۃِ وَمِنْہُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْعُصْبَۃِ
وَمِنْہُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰی یَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے کوئی شفاعت کریگا کئی جماعتوں کی آدمیوں
سے اور کوئی انمیں سے شفاعت کریگا ایک قبیلہ کی اور کوئی شفاعت کریگا ایک عصبہ کی اور کوئی شفاعت کریگا ایک مرد کی یہانتک کہ داخل ہونگے جنت میں **ف** یہ حدیث حسن
ہے **مترجم** فئام کہا ہی بعضوں نے کہ جمع ہے فئۃ کی اور فئۃ یعنے جماعت اور بعضوں نے کہا فئام بمعنی جماعات متعددہ اور واحد اسکا لفظ سے کوئی نہیں اور عصبہ جماعت ہے کہ افراد
اسکی دس سے چالیس تک ہوں **عن** عَوْفِ بْنِ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ اٰتٍ مِّنْ عِنْدِ رَبِّیْ فَخَیَّرَنِیْ بَیْنَ
اَنْ یُّدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِی الْجَنَّۃَ وَبَیْنَ الشَّفَاعَۃِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَۃَ وَھِیَ لِمَنْ مَّاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا **ترجمہ** روایت ہے عوف سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے ایک آنیوالا میرے پاس آیا میرے رب کیطرف سے اور مجھے مخیر کیا اس بات میں کہ داخل ہو میری نصف امت جنت میں یا ملے مجھے درجہ شفاعت کا تو لینے اختیار کیا درجہ
شفاعت کا اور وہ شفاعت اسکے واسطے ہی جو مرے اور شریک نہ کیا ہو اسنے اللہ تعالےٰ کا کسی چیز کو **ف** اور مروی ہوئی یہ حدیث ابو الملیح سے وہ روایت کرتی ہیں ایک اور
صحابی سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ آنحضرت سے اور نہیں ذکر ہے اسمیں عوف بن مالک کا **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیر پرست شدہ پرست نعل پرستوں کو شفاعت
سے کچھ بہرہ نہیں اور جبتک آدمی میں ایک ذرہ شرک کا باقی ہے وہ شفاعت کا مستحق نہیں اور بات یہ بھی ہے اسلئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شفیع المذنبین ہیں نہ شفیع
المشرکین **باب** مَاجَآءَ فِیْ صِفَۃِ الْحَوْضِ باب حوض کوثر کے بیان میں **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِیْ
حَوْضِیْ مِنَ الْاَبَارِیْقِ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک میرے حوض میں صراحیاں ہیں آسمان کے ستاروں کے شمار کے
برابر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **عن** سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوْضًا وَّاِنَّہُمْ یَتَبَاھَوْنَ
اَیُّہُمْ اَکْثَرُ وَارِدَۃً وَّاِنِّیْ اَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَکْثَرَھُمْ وَارِدَۃً **ترجمہ** روایت ہے سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نبی کا ایک حوض ہے اور وہ فخر کرتے ہیں
آپسمیں ایک دوسرے پر اس بات میں کہ کسکی حوض پر پانی پینے والی زیادہ جمع ہوتے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں یعنے اللہ کے فضل سے کہ میرے حوض پر سب سے زیادہ جمع ہوں **ف**
یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی اشعث بن عبدالملک نے یہ حدیث حسن سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور نہ ذکر کیا اسمیں سمرہ کا اور وہ صحیح تر ہے **باب** مَاجَآءَ فِیْ
صِفَۃِ اَوَانِی الْحَوْضِ باب ظروف حوض کے بیان میں **عن** اَبِیْ سَلَّامِ الْحَبَشِیِّ قَالَ بَعَثَ اِلَیَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ فَحُمِلْتُ عَلَی الْبَرِیْدِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَیْہِ قَالَ

اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان

مشرک والی شفاعت سے محروم ہیں

حوض کوثر کا بیان

ظروف حوض کوثر

يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ مَرْكَبِي الْبَرِيْدُ فَقَالَ يَا اَبَا سَلَّامٍ مَا اَرَدْتُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ وَلٰكِنْ بَلَغَنِيْ عَنْكَ حَدِيْثٌ تُحَدِّثُهُ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَوْضِ فَاَحْبَبْتُ اَنْ تُشَافِهَنِيْ بِهٖ قَالَ اَبُوْ سَلَّامٍ حَدَّثَنِيْ ثَوْبَانُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِيْ مِنْ عَدَنَ اِلٰى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ مَاؤُهُ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَاَكْوَابُهُ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا اَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الشُّعْثُ رُءُوْسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِيْنَ لَا يَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ قَالَ عُمَرُ لٰكِنِّيْ نَكَحْتُ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَفُتِحَتْ لِيَ السُّدَدُ نَكَحْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمَلِكِ لَا جَرَمَ اَنِّيْ لَا اَغْسِلُ رَاْسِيْ حَتّٰى يَشْعَثَ وَلَا اَغْسِلُ ثَوْبِيَ الَّذِيْ يَلِيْ جَسَدِيْ حَتّٰى يَتَّسِخَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سلام حبشی سے کہا انہوں نے بھیجا میری طرف عمر بن عبد العزیز نے پیغام اور میں سوار کیا گیا برید پر پھر جب داخل ہوا میں اُن پر کہا اے امیر المومنین شاق گذری مجھ پر سواری برید کی فرمایا عمر بن عبد العزیز نے اے ابو سلام مجھے یہ منظور نہیں کہ تم پر مشقت ہو مگر میں نے تمہیں اسی لئے تکلیف دی کہ میں نے سنا ہے کہ تم ایک حدیث بیان کرتے ہو بواسطہ ثوبان کے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حوض کوثر کی بابت میں تو میں نے چاہا کہ تم سے بالمشافہ سن لوں کہا ابو سلام نے روایت کی مجھ سے ثوبان نے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حوض میرا عدن سے عمان تک ہے پانی اُسکا زیادہ سفید ہے دودھ سے اور زیادہ میٹھا ہے شہد سے آبخورے اُسکے جتنے آسمان کے تارے جس نے ایکبار اُسمیں سے پیا پیاسا نہوگا بعد اسکے کبھی پہلے جو لوگ اُسپر آئینگے فقرائے مہاجرین ہونگے گرد آلود سر اُنکے میلے کچیلے کپڑے نکاح نہیں کرتے ناز پروردہ عورتوں سے اور نہیں کھولی جاتی اُنکے لئے دروازے کہا عمر بن عبد العزیز نے ولیکن میں نے تو نکاح کیا ناز پروردہ عورتوں سے اور کھولی گئی میرے لئے دروازے نکاح کیا میں نے فاطمہ بنت عبد الملک سے مگر اتنی بات تو ضرور ہے کہ میں نہیں دہوتا اپنا سر جبتک کہ چکٹ نجاوے اور نہیں دہوتا اپنی وہ کپڑے جو میرے بدن سے لگے ہیں جب تک کہ میلے کچیلے نہوں **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث معدان بن ابی طلحہ سے اُنہوں نے روایت کی ثوبان سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابو سلام حبشی کا نام ممطور ہے **مترجم** برید لفظ فارسی ہے اصل میں خچر کو کہتے ہیں اور ترجمہ ترمذی میں کہا ہے برید وہ خچر ہے کہ بارہ میل کے سواری کے لئے مستعد رہیں اور عمّان بفتح عین اور بہ تشدید میم ایک موضع ہے شام میں اور بضم عین اور بتخفیف میم ایک موضع بحرین میں اور بلقاء ایک شہر ہے شام میں اور عدن جزیرہ مشہور ہے کہ ممر ہے حجاج کا اور یہ لفظ منصرف ہے اور غیر منصرف ہے وارد ہوا ہے اور اختلاف احادیث کا تقدیر حوض میں مبنی اسپر ہے کہ سامع کی ذہن میں اُسکی بڑائی آجاوے یہ مقصود نہیں کہ مقدار اُسکا بعینہ مذکور ہوا ہے اسی لئے ہر مقام میں حسب ادراک مخاطب جیسا مناسب ہوا ویسا ارشاد ہوا قولہ نکاح نہیں کرتے یعنی خود بھی صحبت ناز پروردہ عورتوں کی نہیں چاہتے اور اگر چاہیں اور طلب کریں تو کوئی اُنکے خطبہ کو قبول نکرے قولہ اور نہیں کھولی جاتی دروازے یعنے کسیکے دروازے پر اذن مانگیں داخل ہونیکا تو اذن نہ ملے غرض یہ کہ نہایت ابتذال و عجز سے وہ دنیا میں رہتے ہیں اور کسیطرح کا جاہ و منزلت اور علو مرتبت زمین پر نہیں چاہتے مظہر عبدیت ہیں اور معدن کسر و انکسار نہ طالب حشمت ہیں نہ راغب جاہ و افتخار **عَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اٰنِيَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاٰنِيَتُهُ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا فِيْ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ مُصْحِيَةٍ مِنْ اٰنِيَةِ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ اٰخِرَ مَا عَلَيْهِ عَرْضُهُ مِثْلُ طُوْلِهٖ مَا بَيْنَ عَمَّانَ اِلٰى اَيْلَةَ مَاؤُهُ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہا انہوں نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ کیسے ہیں برتن حوض کوثر کے فرمایا آپنے قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان اُسکے ہاتھ میں ہے بیشک برتن اُسکی آسمان کے تاروں سے زیادہ ہیں اُس رات میں کہ اندھیری ہو اور ابر فلک سے کھلگیا ہو وہ برتن جنت کے برتنوں سے ہیں جسنے پیا اُسمیں سے کبھی پیاسا نہوگا آخر وقت تک عرض اُسکا طول کے برابر ہے یعنے چوکور ہے عمان سے ایلہ تک پانی اُسکا دودھ سے زیادہ سپید اور شہد سے زیادہ میٹھا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اسباب میں حذیفہ بن الیمان اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی برزہ اسلمی اور ابن عمر اور حارثہ بن وہب اور مستورد بن شداد سے بھی روایت ہے اور مروی ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حوض میرا کوفہ سے حجر اسود تک ہے **مترجم** قولہ برتن اُسکی آسمان کے تاروں سے الخ یعنے جس شب میں اندھیرا ہو چاندنی نہو اسلئے کہ چاندنی میں اکثر چھوٹے تارے نظر نہیں آتے اور ابر فلک سے کھل گیا یعنے مینہہ برس کر بدلی کھل گئی ہو کہ جو سمار گرد و غبار سے پاک ہو اور کوئی شے حایل نہو رائی اور فلک کے درمیان اس رات میں جیسے تارے کثرت سے چھٹکے ہوے اَن گنت نظر آتی ہیں اُس سے زیادہ برتن ہیں اُس حوض کے **باب** اُن لوگوں کے بیان میں جو بغیر حساب داخل جنت ہونگے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَمُرُّ بِالنَّبِيِّ وَالنَّبِيَّيْنِ وَمَعَهُمُ الْقَوْمُ وَالنَّبِيِّ وَالنَّبِيَّيْنِ وَمَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيِّ وَالنَّبِيَّيْنِ وَلَيْسَ مَعَهُمْ اَحَدٌ حَتّٰى مَرَّ بِسَوَادٍ عَظِيْمٍ فَقُلْتُ

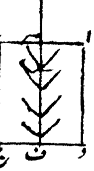
[illegible]

مَنْ هَذَا قِيلَ مُوسَى وَقَوْمُهُ وَلَكِنِ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَانْظُرْ قَالَ فَإِذَا هُوَ سَوَادٌ عَظِيمٌ قَدْ سَدَّ الْأُفُقَ مِنْ ذَا الْجَانِبِ وَمِنْ ذَا الْجَانِبِ فَقِيلَ هَؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَسِوَى هَؤُلَاءِ مِنْ أُمَّتِكَ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَدَخَلَ وَلَمْ يَسْأَلُوهُ وَلَمْ يُفَسِّرْ لَهُمْ فَقَالُوا نَحْنُ هُمْ وَقَالَ قَائِلُونَ هُمْ أَبْنَاءُ الَّذِينَ وُلِدُوا عَلَى الْفِطْرَةِ وَالْإِسْلَامِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ أَنَا مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ أَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ جب شب معراج میں تشریف لیگئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تو گذری آپ ایک یا کئی نبیوں پر کہ اُنکے ساتھ ایک قوم تھی یعنے اُنکی امت اور گذری ایک یا کئی نبیوں پر کہ اُنکی ساتھ ایک رہط تھی اور گذرے ایک یا کئی نبیوں پر کہ اُنکے ساتھ کوئی آدمی نتھا یہانتک کہ گذرے آپ ایک بڑے گروہ پر سو پوچھا میں نے کہ کون ہے یہہ کہا گیا یہ موسیٰ ہیں اور اُنکی قوم ولیکن تم بلند کرو اپنا سر اور نظر کرو تو یکایک دیکھا میں نے ایک گروہ بہت بڑا کہ گھیر لیا اُسنے کناروں کو آسمان کی اس جانب سے اور اُس جانب سے سو کہا گیا مجھ سے کہ یہ تمہاری امت ہے اور اسکے سوا تمہاری امت کے ستر ہزار اور ہیں کہ وہ داخل ہونگے جنت میں بغیر حساب کے پھر یہانتک فرما کر آنحضرت گھر میں تشریف لیگئے اور لوگوں نے نہ پوچھا کہ وہ ستر ہزار کون لوگ ہیں اور آپنے تفسیر بھی نکی اُنکی سو بعض اصحاب کہنے لگے شاید وہ ہم لوگ ہوں یعنے اصحاب آپکے اور بعضوں نے کہا وہ لڑکے ہیں کہ فطرت اسلام پر پیدا ہوئے پھر نکل آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا وہ وہ لوگ ہیں کہ نہ داغ کرتے ہیں اور نہ منتر کرواتے ہیں اور نہ بد فالی لیتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں سو کھڑے ہوگئے عکاشہ بن محصن اور عرض کیے کہ میں اُنمیں ہوں یا رسول اللہ فرمایا آپنے ہاں پھر آئے دوسرے صاحب اور عرض کی کہ میں بھی اُنمیں ہوں فرمایا آپنے سبقت کی تمپر عکاشہ نے **ف** اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** رہط جماعت مردونکی جو دس سے کم ہو اور بعضوں نے کہا چالیس تک اور نہو اسمیں کوئی عورت اور واحد اسکا اسکی لفظ سے نہیں اور جمع اسکی ارہط اور ارہاط اور جمع الجمع اراہط آتی ہے اور تصغیر اسکی رہیط ہے اور اس حدیث میں بیان ہے توکل کا اور فضیلت متوکلین کے اور توکل لغت میں اظہار عجز اپنا اور اعتماد کرنا غیر پر اور شرع میں عبارت ہے اس سے کہ بندہ اپنا کام کارساز حقیقی پر چھوڑ دے اور اُسکی تقدیر پر مفوض کرے اور حرکات و سکنات میں اسکو متصرف جانکر کالمیت فی ید الغسال اُس فعال لما یرید کے سامنے ہو جاوے اور نظر اپنی اسباب پر نرکھے اور اسباب تین قسم ہیں یقینی ظنی وہمی یقینی جیسے لقمہ مونہہ میں رکھنا اور چبانا کہ سبب ہے سیر کا مباشرت ان افعال کے منافی توکل نہیں بلکہ ترک اسکا جہل و سفاہت ہے اور موجب اثم و معصیت اور ظنی وہ کہ عادت جاری ہوئی سنت الٰہی اور تقدیر اُسکے عامہ خلائق میں جیسے کسب قوت اور معالجات اور مداوات بادویہ طبیہ کہ حاصل ہوا ہے ظن اُسکے نفع کے ساتھ اور مانند احتیاط نفس کے اُس چیز سے کہ غالب اُسمیں ہلاک ہے جیسے خواب کرنا ایسی جگہہ میں کہ عادت ہے وہاں سیل اور شیر وغیرہ کی آنیکی مثلاً اور یہ قسم کبھی ساقط ہو جاتی ہے نظر سے اہل توکل کے اور یقین ہوتا ہے اُنکو قدرت حق کے مشاہدہ پر اور اُسکی تقدیر پر اور یقین ہوتا ہے کہ ایک ذرہ بے اذن پروردگار کے نہیں ہلسکتا اور کوئی چیز بے تقدیر اور اندازہ اسکی کے وقوع میں نہیں آسکتی اور اسباب وہمی واجب ہے ترک اُسکا مرد متوکل کو اور مباشرت اُسکی منافی توکل ہے بالکل جیسیکہ قیام مطلق نکرنا ایسے مقام میں کہ جہاں کبھی سیل اور شیر نہیں آتا اور بچنا تمام اُس سے محترز ہونا اور افسونہای جاہلیت اور تطیر اور مانند اسکے جن چیزونکی شارع نے نفی کی ہے اس قسم سے ہیں اور ترک تدبیرات اور معالجات عادیہ کا قسم ثانی سے بھی نکلتا ہے کذا ذکر الشیخ فی شرح المشکوٰۃ قولہ وہ لوگ ہیں کہ نہ داغ کرتے ہیں الخ اصلی کہ داغ اسباب وہمیہ سے ہے اور وارد ہوئی ہے اُس سے نہی قولہ اور نہ منتر کرواتے ہیں الخ مراد اُس سے منتر جاہلیت کے ہیں کہ جسمیں احتمال ہے شرک کا اور داخل ہیں اُسمیں جمیع منتر کہ جسکے معنی معلوم نہو کہ احتمال ہے اُسمیں کفر و شرک کا قولہ سو کھڑے ہوئے عکاشہ بن محصن الخ اسمیں دلالت ہے اوپر مسارعت اور مسابقت کے نیکیوں میں اور طلب دعائی صالحین سے دوسری روایتوں میں تصریح وارد ہوئی ہے کہ اُنہوں نے عرض کیا کہ آپ دعا کیجیے کہ اللہ مجھے اُس گروہ میں داخل کردے تو سبقت کی تمپر عکاشہ نے دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ وہ مرد دوسرے سعد بن عبادہ تھے گویا آپکو وحی خفی ہوئی کہ ایک شخص اسی مجلس میں اُس جماعت میں داخل ہوسکتا تھا یہ جو سابق ہو وہ مقدم تھا اور مستحق اور عکاشہ صحابی مشہور ہیں حاضر ہوئے بدر میں اور جو مشاہد کہ بعد اُسکے ہیں اور ٹوٹ گئی اُنکی تلوار بدر کے دن پس دی آنحضرت نے اُنکو ایک چوب یا شاخ خرمای خشک سو ہوگئی اُنکے ہاتھ میں شمشیر اور وہ پہلے شخص ہیں کہ بیعت رضوان کی اور بشارت دی آنحضرت نے اُنکو بہشت کی اور وہ فضلاء صحابہ سے تھے اور وفات پائی خلافت صدیق میں زمن ردت میں اور عمر مبارک اُنکی چہتالیس سال ہے روایت کی اُنسے ابوہریرہ اور ابن عباس نے اور بہن اُنکی ام قیس بنت محصن ہیں شرح مشکوٰۃ

عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كُنَّا عَلَيْهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَيْنَ الصَّلَوٰةُ قَالَ أَوَلَمْ تَصْنَعُوا

فِی صَلَاتِکُمْ مَا قَدْ عَلِمْتُمْ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے نہیں دیکھتا میں اب کوئی شئے اُنمیں سے جس پر تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم لوگ ابوعمران
جونی کہتے ہیں میں نے کہا کہان ہے نماز فرمایا انس نے کیا تم نے کی نہیں نماز میں ایسی چیز کہ تم جانتے ہو یعنے اُنمیں بھی تم سستی اور کاہلی کرتے ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس
سند سے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے انس رضی اللہ عنہ سے **مترجم** عفا اللہ عنہ اس حدیث سے تغیر زمان اور اہل زمان معلوم ہوتا ہے اور ذہاب علم و کمال ایمان کا اور ظہور قصور اتقان
کا کہ صحابی جلیل القدر قریب العہد آنحضرت سے کہتے ہیں کہ میں حضرت کے زمانہ کی کوئی چیز نہیں دیکھتا افسوس صد افسوس پھر اس زمانہ کا کیا حال خیال کیا جاوے کہ وفات مبارک سے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تیرہ سو برس کامل ہونیکو ہیں دو چار باقی ہیں وہ بھی فتن و زلازل و رنج و محن سے دوچار ہیں اور اکثر بلاد اہل اسلام کے نصاریٰ کے قبضہ اقتدار میں آگئے
ہیں اور انہدام شعائر اسلام کا اور انسداد حدود شرعیہ کا بدرجہ اتم ہے تنفر لوگوں کے امزجہ میں اثر کرتا جاتا ہے تسنن مثل عنقا گم ہے بندگان بیدار روتے ہیں اور نائمان غفلت
سوتے ہیں اور نہ اُنمیں جوش مردانہ نہ اُنمیں ہوش عاقلانہ قوانین ریاست اہل اسلام سے مسلوب اور قواعد سیاست ان پاس معیوب نہ اُسپر وقوف نہ اسپر شعور ہزارہا مساجد
بے چراغ اور معابد آشیانہ زاغ ہو رہے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون اَللّٰھُمَّ اٰجِرْنَا فِیْ مُصِیْبَتِنَا وَاخْلُفْ لَنَا خَیْرًا مِّنْھَا **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ الْخَثْعَمِیَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَیَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِیَ الْکَبِیْرَ الْمُتَعَالِ وَبِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰی وَنَسِیَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰی
بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَہَا وَلَہَا وَنَسِیَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰی وَنَسِیَ الْمُبْتَدَاءَ وَالْمُنْتَہٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ یَخْتِلُ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ بِئْسَ
الْعَبْدُ عَبْدٌ یَخْتِلُ الدِّیْنَ بِالشُّبُہَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ یَّقُوْدُہٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ ھَوًی یُّضِلُّہٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ یُّذِلُّہٗ **ترجمہ** روایت ہے اسماء
بنت عمیس سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ برا ہے وہ بندہ کہ خیال خام پکایا اور اترایا اور بھولگیا خدای بزرگ و برتر کو اور برا ہے وہ بندہ
کہ تکبر کیا اُسنے اور زیادتی کی اور بھولگیا جبار برتر کو برا ہے وہ بندہ کہ بھولگیا اور کھیل میں مشغول ہوگیا اور بھولگیا قبروں کو اور ہڈیوں کے گل سڑ جانے کو برا ہے وہ بندہ کہ حد سے
تجاوز کیا اُسنے اور سرکشی کی اور بھولگیا اپنے ابتدائی خلقت کو اور انتہائی کار کو برا ہے وہ بندہ کہ طلب کرتا ہے دنیا کو امور دین سے برا ہے بندہ کہ ملاتا ہے دین اپنا ساتھ
شبہوں کے برا ہے وہ بندہ کہ اسکو طمع کھینچے پھرتی ہے برا ہے وہ بندہ کہ اسکو ہوائی نفسانی گمراہ کرتی ہے برا ہے وہ بندہ کہ اسکو حرص ذلیل کرتی ہے **ف** اس حدیث کو نہیں
پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور اسناد اسکی قوی نہیں **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا مُؤْمِنٍ اَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلٰی جُوْعٍ
اَطْعَمَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ سَقٰی مُؤْمِنًا عَلٰی ظَمَاٍ سَقَاہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنَ الرَّحِیْقِ الْمَخْتُوْمِ وَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ کَسَا مُؤْمِنًا عَلٰی
عُرْیٍ کَسَاہُ اللّٰہُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مومن کھلاوے کسی مومن کو بھوک کے وقت کھلاویگا اللہ تعالے اسے
قیامت کے دن جنت کے میووں سے اور جو مومن کہ پلاوے کسی مومن کو پیاس کے وقت پلاویگا اُسے اللہ تعالے قیامت کے دن رحیق مختوم سے اور جو مومن پہناوے کسی مومن کو ننگے بدن ہونے
کے وقت پہناویگا اُسے اللہ تعالے سبز حلے جنت کے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی عطیہ سے انہوں نے روایت کی ابی سعید سے موقوفا اور یہ صحیح تر ہے نزدیک اور اشبہ ہے
مترجم رحیق نام ہے شراب کا مختوم مہر لگی ہوئی اسکے شیشہ پر **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ
الْمَنْزِلَ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰہِ غَالِیَةٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰہِ الْجَنَّةُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ڈرا اول شب سے چلا اور جو اول شب سے چلا منزل
کو پہونچا آگاہ ہو کہ پونجی اللہ تعالی کی گران قیمت ہے آگاہ ہو کہ پونجی اللہ تعالے کی جنت ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابی النضر کے روایت سے **مترجم**
قولہ جو ڈرا یعنے شبخون سے کہ ایک قوم رات کو آتا ہے بستی اور شہر لوٹتی اور زن و بچوں کو قتل کر جاتے پھر اول شب سے بستی چھوڑ بھاگا اور صبح تک امن کی جگہ میں پہونچگیا یہ حضرت نے
بطور مثال کے فرمایا کہ جو اللہ تعالے کے عذاب سے ڈرا اور یہ سمجھا کہ اسپر کھڑا ہے یا موت سے ڈرا کہ وہ اسپر سوار ہے اور نیک عمل میں سعی کی اور نیک طریقہ اختیار کیا اور عادات سابقہ و معاصی
ماضیہ کے شہر سے بقدم توبہ نکلا اور بقیہ عمر چلتا رہا طریق حسنات میں تو صبح قیامت کو یا صبح موت کے وقت منزل مقصود کو پہونچگیا اور راحت پائی اور جو نہ نکلا نہ چلا فوج نے
اگر اسکا مال لوٹا اور اسکے اہل و عیال اسیر کئے اور وہ ہلاک ہوگیا اور سلعہ متاع خانگی یا جو چیز کہ معرض بیع میں لائی جاوی اسیطرح جنت مسلمانوں کے اعمال صالحہ کے عوض میں بیع
ہوتی ہے مگر قیمت اُسکی بہت گران ہے جب تک نفس راضی نہ ہو اُسکا ملنا دشوار ہے **عَنْ** عَطِیَّةَ السَّعْدِیِّ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ یَّکُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ حَتّٰی یَدَعَ مَا لَا بَاْسَ بِہٖ حَذَرًا لِّمَا بِہٖ بَاْسٌ **ترجمہ** روایت ہے عطیہ سعدی سے

الفتہے وہ اصحاب سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پہونچیگا بندہ درجہ پر متقیون کے جب تک کہ چھوڑے اُس چیز کو جسمین شبہ نہین ہے اُس چیز سے
بچنے کی لئے کہ جسمین شبہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے **عن** حنظلة الاسيدي قال قال رسول الله صلى الله عليه و
سلم لو انكم تكونون كما تكونون عندي لاظلتكم الملائكة باجنحتها **ترجمہ** روایت ہے حنظلہ اُسیدی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تمہاری حال
ویسی ہے رہین جیسا کہ میرے پاس ہتی ہین تو سایہ کرین تمپر فرشتے اپنے پرون سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا اور سندون سے
حنظلہ اُسیدی سے اور اس باب مین ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **مترجم** اس حدیث مین دلالت ہے تاثیر پر صحبت رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور علی ہذا القیاس اثر صحبت پر
صالحین کے اور اشارہ ہے فضیلت اُس پر کہ حاصل ہوتی ہے بہ صحبت انبیا علیہم التحیۃ والثنا **عن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ان لكل شيء شرة
ولكل شرة فترة فان صاحبها سدد وقارب فارجوه وان اشير اليه بالاصابع فلا تعدوه **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہر شی کے ایک حرص و نشاط ہی اور ہر حرص و نشاط کی ایک فترہے پہر اگر صاحب اُسکا متوسط چال چلا اور حق سے نزدیک ہوتا رہا تو امید رکھو اُسکی بہتری کی اور اگر
اشارہ کیا جاوے اُسکی طرف انگلیون سے تو اُسکی کچھہ شمار مین نہ لاؤ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ انس بن مالک سے انہون نے روایت کے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کافی ہے آدمی کو اتنا شر کہ اشارہ کیا جاوے اُسکی طرف انگلیون سے دنیا مین یا دین مین مگر جسکو بچاوے اللہ تعالی **مترجم** یعنے ہر شی کی ابتدا
مین ایک نشاط و خوشی و فرحت و جوش ہوتا ہے اسیطرح عبادت و زہد و ریاضت کی ابتدا مین بہی آدمی کو خوب شوق و ذوق رہتا ہی پس اگر مجتنب رہا آدمی افراط و تفریط
سی اور ثابت رہا صراط مستقیم پر اور قریب ہوتا گیا حق سے تو امید ہے کہ منزل مقصود کو پہونچے اور اگر شہرت اُسکی ایسی ہوئی کہ جدہر نکلا انگلیان اُٹھنے لگین کہ یہ بڑا عابد ہے بڑا زاہد ہے
تو فتنہ سی بچنا اور ذلت سے محفوظ رہنا متعذر ہے مگر جسے اللہ تعالے بچاوے غرض اقتصاد فی الامور یعنی بیچ کی چال پر مستقیم رہنا اور مشہور نہونا طریقہ سلامت ہے اور شہرت کا انجام
حسرت و ندامت **عن** عبد الله بن مسعود قال خط لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم خطا مربعا وخط في وسط الخط خطا وخط خارجا من
الخط خطا وحول الذي في الوسط خطوطا فقال هذا ابن آدم وهذا اجله محيط به وهذا الذي في الوسط الانسان وهذه الخطوط عروضه
ان نجا منه ينهشه هذا والخط الخارج الامل **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سی کہا کہ کہینچی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لکیر مربع اور مربع لکیر کی اندر ایک لکیر اور کہینچی
اور ایک لکیر اُس مربع کی باہر اور کہینچی اُس خط کے گرد جو وسط مربع مین واقع تہا کتنی لکیرین پہر فرمایا یہ ابن آدم ہے یعنے وسط مربع مین اور یہ اجل اُسکی ہے یعنی وہ خطوط جو
اُسے ہر طرف سے کہیرے ہین اور یہ جو بیچون بیچ مین ہے انسان ہے اور یہ خطوط بلیات و آفات اُسکی ہین اگر ان سے بچا تو لیا اس خط عریض نے اُسکو اور خط خارج اُسکی امید ہے **ف**



یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** خط مربع جو الف ب ج د سے مرکب ہے موت انسان ہے جو جانب اربعہ سی اُسی گہیرے ہوئی ہے اور ف ن کا جو خط وسط مربع مین ہے انسان ہے اور
خطوط صغار اُسکے بیچ مین دنیا کے عوارض و بلیات و آفات و امراض و حوادث ہین کہ اُس سے احتراز ممکن نہین اور خط بیرون مربع جو م ن سے مرکب ہے امل اور امید دراز اُسکی
ہے کہ اُس خیال خام مین دوڑتا ہوتا ہی و سعی اور کوشش کرتا ہے آخرش مرجاتا ہے اور کف افسوس ملتا ہی **عن** انس قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم يهرم ابن آدم وتشب منه اثنتان الحرص على المال والحرص على العمر **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بوڑہا
ہوجاتا ہے آدمی اور جوان ہوتی جاتی ہین اُسمین سے دو چیزین ایک حرص مال کی دوسرے حرص زیست کی **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** عبد الله بن الشخير قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل ابن آدم والى جنبه تسعة وتسعون منية ان اخطاته المنايا وقع في الهرم **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ
بن الشخیر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صورت بنائی گئی انسان کی اور اُسکے بازو پر ننانوے موتین ہین اگر ان موتون سے بچ گیا تو گرفتار پیری ہوا **ف** یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے **مترجم** قولہ صورت بنائی گئی یعنے عالم مثال مین اسطرح ممثل ہوا یا خلقت اُسکی مستلزم ہے اُن امراض و آفات کی جسکا انجام موت ہو پہر اگر ان سب سے
بحفاظت الٰہی محفوظ رہا اور موت نہ آئی تو ایک اور مرض لا دوا مین گرفتار ہوا اور وہ پیری ہے کسی نے خوب کہا ہے **مصرع** پیری و صد عیب چنین گفتہ اند اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم ہرم سے یعنے پیری سے پناہ مانگی ہے **عن** ابي بن كعب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ذهب ثلثا الليل قام فقال
يا ايها الناس اذكروا الله اذكروا الله جاءت الراجفة تتبعها الرادفة جاء الموت بما فيه جاء الموت بما فيه قال ابي فقلت يا رسول الله

إني أكثر الصلوٰة عليك فكم أجعل لك من صلوتي قال ما شئت قلت الربع قال ما شئت فإن زدت فهو خير لك قلت فالنصف قال ما شئت وإن زدت فهو خير لك قلت فثلثين قال ما شئت فإن زدت فهو خير قلت أجعل لك صلوتي كلها قال إذا تكفى همك ويغفر ذنبك **ترجمہ** روایت ہے ابی بن کعب سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اُٹھتے جب دو ثلث رات گذر جاتی اور فرماتی اے آدمیو یاد کرو اللہ کو یاد کرو اللہ کو آگئی کھڑکھڑانی والی ساتھ لگی ہے اُسکی دوسری آگئی موت اپنی فوج لیکر آگئی موت اپنی فوج لیکر کہا اُبی نے پھر عرض کی مینے یارسول اللہ مین بہت درود پڑھا کرتا ہون آپ پر سو کتنا وقت مقرر کرون آپکی درود پڑھنے کی لئے یعنے اپنی وظیفہ کے وقت مین سے فرمایا آپنے جتنا تم چاہو مینے کہا چوتھائی آپنے فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر اس سے زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہارے حق مین مینے کہا نصف آپنے فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہارے لئے مینے کہا دو ثلث آپنے فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہارے لئے مینے کہا مین تمام وقت مین وظیفہ کے درود ہی پڑہا کرونگا آپ پر آپنے فرمایا تو اب کفایت کریگا درود تمہارے سب فکرون کو اور بخشی جاینگے گناہ تمہارے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استحیوا من اللہ حق الحیاء قلنا یا نبی اللہ إنا لنستحیی والحمد للہ قال لیس ذاك ولكن الاستحیاء من اللہ حق الحیاء أن تحفظ الرأس وما وعى وتحفظ البطن وما حوى وتتذكر الموت والبلى ومن أراد الآخرة ترك زينة الدنيا فمن فعل ذلك فقد استحيى يعني من اللہ حق الحياء **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حیا کرو اللہ تعالے سے جیسا حق ہے حیا کا ہمنے کہا اے نبی اللہ کے ہم حیا کرتے ہین اور شکر ہے اللہ کا فرمایا آپنے یہ حق حیا نہین ولیکن حیا کرنا اُس سے جو حق ہے حیا کا یہ ہے کہ حفاظت کری تو سر کی اور جو سر مین ہے یعنی چشم و گوش و لسان کی اور حفاظت کری تو پیٹ کی اور جسکو اُس نے جمع کیا اور یاد رکھے تو موت کو اور ہڈیون کے گل سڑ جانی کو اور جسنی ارادہ کیا آخرت کا چھوڑ دی زینت دنیا کی پس جسنی یہ سب پورا کیا اُسنی حیا کی اللہ تعالے سے یعنی جیسا حق ہے اُس سے حیا کا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے یعنے روایت سے ابان بن اسحاق کے وہ روایت کرتے ہین صباح بن محمد سے **مترجم** قولہ ہم حیا کرتے ہین یعنے محرمات سے بچتے ہین اور کبائر سے اور یہ پہلا درجہ ہے حیا کا اصحاب نے اسکو بیان کیا حضرت نے فرمایا میری غرض یہ نہین بلکہ مین اعلی درجہ کی حیا تعلیم کیا چاہتا ہون پھر اُسے بیان فرمایا قولہ حفاظت کری تو سر کے اور جو اُسمین ہے یعنے آنکھہ کو نظر بد سے اور گوش کو استماع غیبت سے اور ملاہی وغیرہ سے اور لسان کو کلام لغو و بیہودہ اور کذب و افترا سے باز رکھی اور اس حفاظت کا خوگر ہو قولہ اور حفاظت کری تو پیٹ کی یعنے حرام و شبہات سے نہ بھری بلکہ ورع و زہد اختیار کرے قولہ اور جسکو اُسنے جمع کیا یعنے پیٹ نے مراد اُس سے اعضائی باقیہ ہین مثل فرج اور ہاتہ اور پاؤن کے کہ اُنکو لواطت سحاق زنا مباشرت اجنبیہ سے بچاوی اور ان سب اعضا کو رضائے الہی مین اور خوشنودی باریتعالی مین لگاوی اور اسپر موت کو یاد کرتا رہے اور زینت دنیا اور جاہ و منزلت کا طالب نہو اُسنے حق اللہ سے حیا کرنیکا پورا کیا اور جسمین کچھہ نقصان ہے اُسکی حیا مین اُتنا ہی زیان ہے **عن** شداد بن أوس عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت والعاجز من أتبع نفسه هواها وتمنى على اللہ **ترجمہ** روایت ہے شداد بن اوس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عقلمند وہ ہے کہ عبادت مین لگاوے اپنے نفس کو اور عمل کرے مابعد موت کے واسطے اور بیوقوف وہی کہ پیچھے پڑا رہے خواہش نفس کے اور غرور کرے اللہ کی رحمت پر **ف** یہ حدیث حسن ہے اور یہ جو فرمایا من دان نفسہ یعنے حساب کری اپنی نفس کا دنیا مین قبل اسکے کہ حساب کیا جاوے قیامت کے دن اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ فرمایا اُنہون نے حساب کرو اپنے نفسونکا قبل اسکے کہ تم سے حساب لیا جاوے اور تدبیر کرو پہلے ہی عرض اکبر کے لئے یعنے روبکاری آخرت کے لئے اور حساب ہلکا ہوگا قیامت کے دن اُس شخص پر جو حساب کرتا رہے اپنے نفس کا دنیا مین اور مروی ہے میمون بن مہران سے کہا کہ متقی نہین ہوتا بندہ جبتک کہ حساب نکرے اپنے نفس سے اسطرح کہ جیسے کہ حساب کرتا ہے اپنی شریک سے اور خیال کرے کہ میرا کھانا کپڑا کہان سے ہے یعنے حلال ہے یا حرام ہے یا شبہات **مترجم** قولہ اور غرور کرے یعنے گناہ سے باز نہ آوی اور اللہ تعالے پر بطور حکومت اپنی مغفرت کا حق ثابت کرے جیسے بعضے بیوقوف کہتے ہین کہ آخر اُسکو اپنے پیدا کئے کی شرم آویگی اور ہم کتنا گناہ کرین اُسکی مغفرت سے بخشدی جاوینگی اور ہمارا وسیلہ بہت بڑا ہے یہ سب باتین بیوقوفی کے ہین **عن** أبي سعيد قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصلاه فرأى ناسا كأنهم يكتشرون قال أما إنكم لو أكثرتم ذكر هاذم اللذات لشغلكم عما أرى فأكثروا من ذكر هاذم اللذات الموت فإنه لم يأت على القبر يوم إلا تكلم فيقول أنا بيت الغربة أنا بيت الوحدة وأنا بيت التراب وأنا بيت الدود فإذا دفن العبد المؤمن قال له القبر مرحبا وأهلا أما إن كنت لأحب من يمشي على ظهري إلي فإذ وليتك اليوم وصرت إلي فسترى صنيعي بك فيتسع له مد بصره ويفتح له باب إلى الجنة وإذا

دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِ الْکَافِرُ قَالَ لَہُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَلَا اَہْلًا اَمَا اِنْ کُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی ظَہْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ وُلِّیْتُکَ الْیَوْمَ وَصِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی
صَنِیْعِیْ بِکَ قَالَ فَیَلْتَئِمُ عَلَیْہِ حَتّٰی یَلْتَقِیَ عَلَیْہِ وَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِہٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَہَا فِیْ جَوْفِ بَعْضٍ
قَالَ وَیُقَیَّضُ لَہٗ سَبْعِیْنَ تِنِّیْنًا لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِّنْہَا نَفَخَ فِی الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَیْئًا مَا بَقِیَتِ الدُّنْیَا فَیَنْہَشْنَہٗ وَیَخْدِشْنَہٗ حَتّٰی یُفْضٰی بِہٖ اِلَی الْحِسَابِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ اَوْ حُفْرَۃٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا داخل ہوئے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے مصلے مین اور دیکہا کئی شخصونکو کہ وہ ہنس رہے تہے فرمایا آپنے آگاہ ہو اگر یاد کرو تم بہت ہاذم لذات کو تو باز رکہی تمکو اس سے کہ جسمین مین تمہین دیکہتا ہون
سو بہت یاد کرو تم ہاذم لذات کو یعنے موت کو اسلئے کہ نہین آتا قبر پر کوئی دن مگر کلام کرتی ہی وہ سو کہتی ہے مین گہر ہون غربت کا مین گہر ہون تنہائی کا مین گہر ہون
خاک کا مین گہر ہون کیڑونکا پہر جب دفن ہوتا ہے بندہ مومن کہتی ہے اُس سے قبر مرحبًا و اہلًا آگاہ ہو بیشک تو بہت پیارا تہا میرا اُن لوگون سے جو میرے پیٹہہ پر چلتے ہین
پہر اب جو مین متولی ہوئی تیری کام کی اور تو میری طرف آگیا تو دیکہیگا تو میرے حسن سلوک کو جو مین تیری ساتہ کرونگی پہر کشادہ ہو جاتی ہے اُسکی لئی جہانتک کہ اُسکی نظر پہونچے
ہے اور کہولدیا جاتا ہے اُسکے لئی ایک دروازہ طرف جنت کے اور جب دفن کیا جاتا ہے بندہ فاجر یا کافر کہتی ہے اُسکو قبر لا مرحبًا ولا اہلًا بیشک تو بڑا دشمن تہا میرا اُن لوگون
سے جو میرے پیٹہہ پر چلتے ہین پہر اب جو مین متولی ہوئی تیرے کام کی اور تو آن پڑا میری طرف سو دیکہیگا تو میری بدسلوکیان جو تیرے ساتہ کرونگی پہر دباتی ہی وہ اُسکو اور
زور ڈالتی ہے ہر طرف سے اُسپر اور مختلف ہو جاتی ہین پسلیان اُسکی کہا راوی نے اشارہ کیا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیون سے اور داخل کیا بعض کو بعض مین فرمایا
اور مقرر کئے جاتے ہین اُسپر ستر اژدہے اگر ایک اُنمین سے پہونک دے زمین پر ایکبار تو کبہی گہانس نہ اُگے جبتک کہ دنیا باقی رہی پہر کاٹتے ہین اُسکو دانتون سے اور نوچتے ہین
یہانتک کہ لیجاوین اُسی حساب کیطرف کہا راوی نے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک قبر ایک باغ ہی جنت کے باغون سے یا ایک گڑہا ہی دوزخ کے گڑہون سے **ف**
یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اِسے مگر اِسی سند سے **مترجم** قولہ ہاذم لذات بلفظ بدال معجمہ اور مہملہ دونون طرح مروی ہے اور دونون صحیح ہین قولہ مرحبًا و اہلًا یہ کلمہ ہے کہ عرب قادم
کو کہتا ہے یعنے آیا تو مکان وسیع مین اور ملا تو ایسے اہل سے کہ جنسے اُنس کریگا قولہ بیشک تو بہت پیارا تہا اِس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو خدا کا دوست ہے اُسکو جمادات و نباتات
سب دوست رکہتی ہین اور اُسکے دشمن کے سب چیز دشمن ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ فَاِذَا ہُوَ مُتَّکِئٌ عَلٰی رَمْلِ حَصِیْرٍ فَرَاَیْتُ اَثَرَہٗ فِیْ جَنْبِہٖ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ طَوِیْلَۃٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے فرماتی تہی کہ خبر دی مجہکو عمر بن خطاب نے
کہا داخل ہوا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور تکیہ لگائی ہوئے تہے رمل حصیر پر سو دیکہا مین نے کہ اثر ہوگیا تہا وہ آپکے بازو مین اور اِس حدیث مین ایک قصہ ہی طویل
ف یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** قولہ رمل حصیر رمل بفتح را و سکون میم بمعنے نسج یعنے بُناوٹ اور حصیر بوریا مُراد یہ ہے کہ بوریے کی اور آپکے بیچمین کوئی اور فرش نہ تہا اور بوریے
کے بناوٹ کے نقش آپکے بدن مین چہپ کر اثر کیا تہا اور بعض روایتون مین رمال حصیر آیا ہے اور وہ من قبیل اضافت جنس کے ہے نوع کیطرف ای رمال من حصیر منسوج من ورق
النخل یعنے بناوٹ حصیر کے جو بُنا ہوا تہا ورق نخل سے اور وہ قصہ بخاری مین اسطرح مروی ہے کہ فرمایا ابن عباس نے مین آرزو رکہتا تہا کہ پوچہون حضرت عمر سے حال اُن دو عورتون
کا ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنکے باب مین اللہ تعالے فرماتا ہے اِنْ تَتُوْبَا اِلَی اللّٰہِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا یعنے اگر توبہ کرو تم دونون تو جہک ہی ہین تمہارے دل سو
حج کیا مین نے حضرت عمر کے ساتہ اور راہ سے کنارے ہو گئے وہ اور کنارے ہوا مین بہی اُنکے ساتہ چہاگل لیکر پہر وہ ہگنے گئے اور آئے اور ڈالا مین نے اُنکے ہاتہون پر پانی چہاگل
سے اور وضو کیا اُنہون نے پہر کہا مین نے ای امیر المومنین وہ دو عورتین کون ہین ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جنکے حق مین اللہ تعالے فرماتا ہے اگر توبہ کرو تم تو جہکے ہین
تمہارے دل تو اُنہون نے کہا تعجب ہے تمکو ای ابن عباس تمکو ابتک یہ بات معلوم نہین وہ دونون عائشہ اور حفصہ ہین پہر بیان کرنے لگے حضرت عمر قصہ اُنکا اور کہا اُنہون نے
کہ میرا ایک ہمسایہ تہا انصاری بنی امیہ کے قبیلہ سے اور مین اور وہ عوالی مدینہ سے نوبت بہ نوبت آتی تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے ایکدن وہ اور ایکدن مین
پہر جب مین حضرت کے پاس آتا تہا تو لوٹ کر اُسدن کی کیفیت سے اُسکو اطلاع دیتا تہا اور وہ بہی ایسا ہی کرتا تہا اور ہم معشر قریش تہے کہ دبا رکہتے تہے اپنی عورتونکو پہر جب
انصار پر آئے تو وہ ایسے تہی کہ عورتین اُنپر غالب تہین تو ہماری عورتین اُنکی عادتین سیکہنے لگین سو ایکدن ڈانٹا مین نے اپنے عورت کو تو وہ مجہے جواب دینی لگے تو مین نے
تعجب کیا اُسکے جواب دینے پر سو اُسنے کہا تمکو کیون تعجب ہوتا ہے میرے جواب دینے کا قسم ہے اللہ کی کہ ازواج نبی صلے اللہ علیہ وسلم حضرت کو جواب دیتی ہین اور ایک ایک

اُنہین کے حضرت سے الگ ہو بیٹھی ہے یعنے خفا ہو کر ساری دن رات تک سو مین یہ سُنکر گھبرایا اور مین نے کہا وہ بڑی کمبخت ہے جو ایسا کرے پہر لیئے مین نے اپنے کپڑے یعنے باہر جانے
کے اور داخل ہوا مین حفصہ کے پاس اور کہا مین نے ای حفصہ تم مین سے ایک ایک خفا کر دیتی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ساری دن رات تک سو اُنہون نے کہا ہان مین نے کہا محروم
ہوئی خیر سے اور نقصان پایا اُسنی کیا تو نڈر ہے اس سے کہ غصہ کرے تجھپر اللہ تعالے بسبب غصہ رسول کے اور ہلاک ہو جاوے تو مت زیادہ مانگ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور
کبھی جواب نہ دے اُنکو کسی باتکا اور مت جدا ہو اُنسے اور مانگ لے مجھسے جو تجھے ضرور ہو اور دہوکا مت کہا تو اسپر کہ ساتھی تیری تجھہ سے زیادہ خوبصورت ہے اور پیاری ہے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے عائشہ مراد ہے کہ تو اُسکی برابری مت کر اور اُنہین دنونمین چرچا تہا کہ بنی غسان کے لوگ طیاری کر رہے ہین ہمسے لڑنے کی سو گیا میرا ہمسایہ اپنی باری
کے دن آنحضرت کے پاس اور لوٹ کر آیا وہ رات کو اور میرا دروازہ ٹھونکا بہت زور سے اور کہا کیا سو گئے وہ سو مین گھبرایا اور نکلکر اُسکے پاس آیا اُسنے کہا ایک بڑا حادثہ ہوا
مین نے کہا کیا آئی بنی غسان اُسنے کہا نہین اس سے بہی بڑا اور طویل ایک حادثہ یہہ ہے کہ طلاق دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویونکو مین نے کہا محروم ہوئی اور نقصان
پایا حفصہ نے مین پہلی ہی خیال کرتا تہا کہ ایسا ہوگا سو لیے مین نے اپنے کپڑے اور نماز پڑہی مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتھ فجر کی اور داخل ہو گئے آپ غرفہ مین اور اکیلی بیٹھہ
گئے وہان سو گیا مین حفصہ کے پاس اور وہ رو رہی تہی مین نے کہا کیون روتی ہے مین تجھے ڈراتا نہین تہا اور منع نہین کرتا تہا یعنے حضرت کے ساتھ گستاخی کرنے سی کیا طلاق
دیا تمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا اُسنی مین نہین جانتی اور وہ اس غرفہ مین تشریف رکہتی ہین سو نکلا مین اور آیا منبر کے پاس یعنے مسجد مین اور منبر کے گرد کچھہ لوگ تہے کہ
بعض اُنمین رو رہی تہے سو تہوڑی دیر بیٹھا مین اُنکے ساتہ پہر غالب ہوا مجھپر جو خیال مجھے تہا اور آیا مین غرفہ کے پاس جسمین حضرت تہے سو کہا مین نے حضرت کے غلام سیاہ سی کہ اجازت
مانگ تو عمر کی لئے اندر آنیکی سو وہ اندر گیا اور حضرت سے عرض کر کے پہر نکلا اور کہا مین نے تمہارا ذکر کیا تو حضرت چپ ہو رہے پہر مین لوٹا اور بیٹھہ گیا منبر کے پاس لوگون مین پہر غالب
ہوا مجھپر وہی خیال اور آیا مین اور کہا مین نے اُسی غلام سے اور پہر اُسنی اگر وہی جواب دیا جو پہلے دیا تہا پہر بیٹھا مین منبر والون پاس پہر غالب ہوا مجھپر وہی خیال اور گیا مین غلام
کے پاس اور کہا مین نے اجازت مانگ عمر کے لئے سو پہر سنے وہی جواب دیا پہر جب مین پیٹہہ پہیر لوٹنے کو تو غلام نے مجھے بلایا اور کہا کہ اجازت دی تمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
پہر داخل ہوا مین آپکے پاس اور دیکھا لیٹے ہوئے تہے رمال حصیر پر کہ حصیر کے اور آپکے درمیان کوئی بچھونا تہا اور اثر کر گئے تہے اُسکی بناوٹ آپکی بازوی مبارک پر ٹیکا دیئے ہوئے
تہے آپ ایک تکیہ پر کہ چمڑے کا تہا اور اُسمین کھجور کی چھال بہری تہے پہر سلام کیا مین نے اور کہا کہڑے کہڑے کیا طلاق دی آپنے اپنی عورتونکو پہر نظر اُٹھا کر دیکھا میری طرف حضرت نی
اور فرمایا نہین پہر مین نے کہا اور مین کہڑا تہا حضرت کے دل بہلانے کو کہ یا رسول اللہ بہلا دیکھئے آپ کہ ہم گروہ قریش دبا کر رکھتے ہین اپنے عورتونکو یعنے ڈرا دہمکا کر پہر جب آئی ہم ایک
قوم پر تو وہ قوم ایسے ہی کہ اُنکے عورتین مردون پر غالب ہین پہر یاد کیا آپنے اور مسکرائی نبی صلے اللہ علیہ وسلم پہر مین نے عرض کی کاش کہ آپ دیکھتے جب مین داخل ہوا حفصہ کے
پاس اور مین نے کہا تو اس پہر دہوکے نہ کہ سوت تیری تجھہ سے زیادہ خوبصورت ہے اور زیادہ پیاری ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مراد سوت سے عائشہ ہین تو پہر آپ دوبارہ مسکرائے اور مین
بیٹھہ گیا جب آپکو مسکراتی دیکھا پہر مین نے آپکے گہر مین نگاہ کی تو قسم ہے اللہ کی کوئی چیز نپائی کہ جسکو دیکھکر میری نگاہ لوٹے بجز تین چمڑون کے سو کہا مین نے دعا کیجئے آپ کہ اللہ وسعت دے
آپکی امت کو اسلئے کہ فارس و روم کو فراخی دیگئی ہے اور دنیا عنایت کی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہین کرتی اور آپ تکیہ لگائی تہے پہر کہا ابہی تم شک مین ہو ای ابن خطاب
فارس و روم وہ لوگ ہین کہ دیدیے گئے طیبات اُنکے دنیا کی زندگی مین یعنے آخرت مین اُنکا کچھہ حصہ نہین سو مین نے عرض کی یا رسول اللہ استغفار کیجئے میرے واسطے سو کنارہ کیا تہا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنے عورتون سے اُس بات کے سبب سے جو پہنچائی حفصہ نے عائشہ تک اور فرمایا تہا کہ مین داخل نہونگا مین اُنپر ایک مہینہ اور آپکو غصہ اسلئے آیا کہ عتاب کیا باریتعالی نے
آپ پر یعنے گویا سبب عتاب ہی ہوئین پہر جب گذر گئے انتیس ۲۹ روز داخل ہوئے آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر اور شروع کیا آپنے عائشہ سے اور عرض کی عائشہ نے کہ قسم کہائی
تہی آپنے کہ داخل نہونگے ہم پر ایک مہینہ تک اور آج ہمنے صبح کی ہے انتیسوین رات کی اور مین تو ایک ایک دن گنتی تہی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مہینا انتیس دن کا بہی ہوتا
ہے اور وہ مہینا انتیس ہی کا تہا کہا عائشہ نے پہر نازل ہوئی آیہ تخییر سو شروع کیا حضرت نے مجھسے یعنی اسکا بیان کرنا سب عورتون سے پیشتر اور فرمایا مین تمسے ایکبات کہتا ہون
اور تم جلدی نکرنا اسکے جواب دینے مین جبتک کہ مشورہ نہ لے لینا اپنے ماں باپ سے کہا عائشہ نے یہ آپنے اسلئے فرمایا کہ خوب جانتے تہے آپ کہ میرے ماں باپ مجھے جدا ہونیکا حکم نہ دینگے
پہر پڑہی آپنے یہ آیت یٰاَیُّہَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ سے عظیماً تک پس مین نے عرض کی کہ اسمین کیا مشورہ لون اپنے ماں باپ سے مین نے اختیار کیا اللہ کو اور اُسکے رسول
کو اور دار آخرت کو پہر تخییر فرمائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سب بیبیون کو اور سب نے وہی جواب دیا جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا تہا یعنے سب نے ترک دنیا اور

له یہ بیان آیات تخییر کا ہے

اور تحصیل آخرت اختیار کرے اور رسول خدا کا ساتھ دیا **عن** مسور بن مخرمة ان عمرو بن عوف وهو حليف بني عامر بن لؤي وكان شهد بدرا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث ابا عبيدة بن الجراح فقدم بمال من البحرين فسمعت الانصار بقدوم ابي عبيدة فوافوا صلوة الفجر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف فتعرضوا له فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم حين راهم ثم قال اظنكم سمعتم ان ابا عبيدة قدم بشيء قالوا اجل يا رسول الله قال فابشروا واملوا ما يسركم فوالله ما الفقر اخشى عليكم ولكن اخشى عليكم ان تبسط الدنيا عليكم كما بسطت على من قبلكم فتنافسوها كما تنافسوها فتهلككم كما اهلكتهم **ترجمہ** روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہ عمرو بن عوف کہ حلیف تھے بنی عامر بن لوی کے اور حاضر ہوئے تھے جنگ بدر میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انہوں نے خبر دی مسور کو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ابو عبیدہ کو پھر وہ کچھ مال لیکر آئے بحرین سے اور سنا انصار نے کہ ابو عبیدہ آئے ہیں پھر حاضر ہوئے صلوۃ فجر میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر جب نماز پڑھ چکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پھر کر بیٹھے اور انصار آپکے سامنے آئے مسکرائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب انکو دیکھا اور فرمایا میں گمان کرتا ہوں کہ سنا تم نے کہ ابو عبیدہ کچھ لیکر آئے ہیں انہوں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ فرمایا آپنے پھر خوشخبری سنو اور امید رکھو اسکی جو تمہیں خوش کرے پس قسم ہے اللہ تعالی کی میں تم پر فقر سے نہیں ڈرتا ہوں ولیکن ڈرتا ہوں اس سے کہ کشادہ کیجاوے تم پر دنیا جیسے کہ کشادہ کیگئی تم سے اگلوں پر اور رغبت اور حرص کرو تم اُسکی جیسے کہ رغبت کی تم سے اگلوں نے پس ہلاک کرے وہ تمکو جیسا کہ ہلاک کیا اُسنے تم سے اگلوں کو **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** حكيم بن حزام قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعطاني ثم سألته فاعطاني ثم سألته فاعطاني ثم قال يا حكيم ان هذا المال خضرة حلوة فمن اخذه بسخاوة نفس بورك له فيه ومن اخذه باشراف نفس لم يبارك له فيه وكان كالذي ياكل ولا يشبع واليد العليا خير من اليد السفلى فقال حكيم فقلت يا رسول الله والذي بعثك بالحق لا ارزا احدا بعدك شيئا حتى افارق الدنيا فكان ابو بكر يدعو حكيما الى العطاء فيابى ان يقبله ثم ان عمر دعاه ليعطيه فابى ان يقبل منه شيئا فقال عمر اني اشهدكم يا معشر المسلمين على حكيم اني اعرض عليه حقه من هذا الفيء فيابى ان ياخذه فلم يرزا حكيم احدا من الناس شيئا بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى توفي **ترجمہ** روایت ہے حکیم بن حزام سے کہا مانگا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یعنی کچھ مال سو عطا کیا مجھکو پھر مانگا میں نے پھر دیا مجھکو پھر مانگا میں نے پھر دیا مجھکو پھر فرمایا آپنے ای حکیم تحقیق کہ یہ مال ہرا ہرا ہے میٹھا میٹھا پھر جسنے لیا اُسے سخاوت نفس سے برکت دیا جاتا ہے انہیں اور جسنے لیا اپنے نفس کو ذلیل کرکے برکت نہ دیجاویگی اسکو اور اُسکی مثال ایسی ہوگی کہ جیسے کھاوے کوئی شخص اور پیٹ نہ بھرے اُسکا اور اوپر کا ہاتھ یعنے دینے والا بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے یعنے لینے والے سے سو عرض کی حکیم نے اے رسول اللہ کی قسم ہے اُس پروردگار کی کہ جسنے آپکو بھیجا ہے حق کے ساتھ کسیکا مال نہ گھٹاؤنگا میں آپکے بعد یعنے کسی سے سوال نہ کرونگا یہانتک کہ چھوڑوں میں دنیا کو پس تھے ابوبکر کہ بلاتے تھے حکیم کو کہ کچھ دیں پس وہ انکار کرتے تھے اُسکے قبول کرنے سے پھر عمر نے بلایا انکو تاکہ کچھ دیں تو بھی قبول نہ کیا اُن سے کچھ پھر کہا عمر نے میں گواہ کرتا ہوں تمکو ای گروہ مسلمانوں کے حکیم پر ایسا کہ میں پیش کرتا ہوں اُسپر اُسکا حق فیء سے اور وہ انکار کرتا ہے اُسکے لینے سے پھر نہ گھٹایا حکیم نے کسی شخص کے مال سے کچھ بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یہانتک کہ وفات پائی **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** زہد اور بے رغبتی دنیا سے اسکا نام ہے کہ مال دنیا باوجود دیئے جیسے قبول نکرے نہ یہ کہ عصمت بی بی از بیچادری فقر اضطراری کو بصورت زہد ظاہر کرے اور دل میں محبت اموال دنیوی کے بھری ہو فقط **عن** عبد الرحمن بن عوف قال ابتلينا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالضراء فصبرنا ثم ابتلينا بعده بالسراء فلم نصبر **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہا انہوں نے آزمائے گئے ہم ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تکلیف اور تنگی میں سو صبر کیا ہمنے پھر آزمائے گئے ہم بعد انکے ساتھ وسعت اور خوشی کے سو صبر نکر سکے ہم **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كانت الآخرة همه جعل الله غناه في قلبه وجمع له شمله واتته الدنيا وهي راغمة ومن كانت الدنيا همه جعل الله فقره بين عينيه وفرق عليه شمله ولم ياته من الدنيا الا ما قدر له **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکا مقصود آخرت ہو اللہ تعالی رکھدیتا ہے بے پروائی اُسکے دل میں اور جمع کر دیتا ہے خاطر اُسکی اور آتی ہے دُنیا اُسکی پاس ذلیل ہو کر اور جسکا مقصود دنیا ہو اللہ تعالی رکھدیتا ہے محتاجی اُسکے دونوں آنکھوں کے سامنے اور پریشان کر دیتا ہے خاطر اُسکی اور نہیں آتی دُنیا اُسکے پاس مگر جتنی مقدر ہو

ترجمہ یعنے طلب دنیا سے کچھہ زیادہ نہین ملتا اور طلب آخرت سے کچھہ کم نہین ملتا جتنا مقدر ہے اُتنا ہی ملتا ہے مگر طالب دنیا کو ذلت ہے اور طالب عقبی کو عزت ہے عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یقول یا ابن آدم تفرغ لعبادتی املاء صدرک غنی واسد فقرک وان لا تفعل ملأت یدیک شغلا ولم اسد فقرک ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک فرماتا ہے اللہ جل جلالہ اے بیٹے آدم کے مشغول رہ تو میری عبادت مین بھر دونگا مین تیرا سینہ غنا سے اور دور رکھونگا تجھسے محتاجی کو اور اگر نکریگا تو میری عبادت تو بھر دونگا مین دونون ہاتھ تیرے محنت مزدوری مین اور نہ دور کرونگا تجھسے محتاجی تیری ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو خالد والبی کا نام ہرمز ہے

باب عن عائشۃ قالت کان لنا قرام ستر فیہ تماثیل علی بابی فراٰہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انزعیہ فانہ یذکرنی الدنیا قالت وکان لنا سمل قطیفۃ علمھا حریر کنا نلبسھا ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ کہا انہونے کہ ہمارے ہان ایک باریک پردہ تہا کہ اُسمین تصویرین تہین اور وہ میرے دروازہ پر پڑا تہا سو دیکہا اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا اسکو دور کرو اسلیئے کہ وہ یاد دلاتا ہے مجہے دنیا کو کہا انہونے کہ تہی ہمارے یہان ایک چادر پرانی روئیدار کہ اُسمین نشان تہے بنے ہوئے ریشم سے کہ ہم اُسے اوڑہتے تہے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے ترجمہ قرام ستر یعنے پردہ باریک اور بعضونے کہا کہ قرام وہ ہے کہ خوب گف ہو صوف سے اور رنگ برنگ ہو اور اضافت اسکی مثل ثوب قمیص کے ہے اور بعضونے کہا قرام پردہ باریک ہے پردہ غلیظ کے سوا عن عائشۃ قالت کانت وسادۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التی یضطجع علیھا من ادم حشوھا لیف ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہا کہ تہا ایک چمڑے کا تکیہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ اُسپر لیٹتے تہے بہرتی اُسکی کہجور کے چال تہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی عن عائشۃ انھم ذبحوا شاۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما بقی منھا قالت ما بقی منھا الا کتفھا قال بقی کلھا غیر کتفھا ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ انہون نے ذبح کی ایک بکری سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچہا کیا باقی رہا اُسمین سے کہا حضرت عائشہ نے نہین باقی رہا اُسمین سے مگر دست اُسکا فرمایا آپنے باقی رہے سب سوا دست کے ف یہ حدیث صحیح ہی اور ابو میسرہ ہمدانی کا نام عمرو بن شرحبیل ہے ترجمہ وہ بکری بہر کر کے خیرات دیدی تہی اور ایک دست باقی تہا سو حضرت نے فرمایا جو خدا کی راہ مین دی ہے وہی باقی ہے اور جو ہمارے خرچ مین آویگی وہ فانی ہے گویا اشارہ کیا آپنے اس آیت کیطرف ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق یعنے جو تمہارے نزدیک ہے فنا ہوتی ہے اور جو اللہ کے نزدیک ہے وہ باقی ہے عن عائشۃ قالت ان کنا آل محمد نمکث شھرا ما نستوقد نارا ان ھو الا الماء والتمر ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہا انہون نے کہ ہم آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم ایسے تہی کہ ایک ایک مہینا نہ جلاتے تہی آگ یعنے کچھہ نہ پکاتے ہمارے خوراک تہے فقط پانی اور کہجور ف یہ حدیث صحیح ہے عن عائشۃ قالت توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندنا شطر من شعیر فاکلنا منہ ما شاء اللہ ثم قلت للجاریۃ کیلیہ فکالتہ فلم یلبث ان فنی قالت فلو کنا ترکناہ لاکلنا منہ اکثر من ذلک ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ وفات پائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ہمارے پاس کچھہ جو تہے پہر کہایا ہمنے اُسمین سے جتنے مدت اللہ نے چاہا پہر کہا مینے جاریہ سے ماپ تو اسکو پہر ماپا اُسنی پہر دیر نکی اُسنے تمام ہوگئے یعنے جو نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اگر ہم چہوڑ دیتی اسکو یعنے نہ ماپتی تو کہاتے ہمبہی اسمین سے اس سے زیادہ مدت تک ف یہ حدیث صحیح ہے شطر من شعیر یعنے قدرے جو عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد اخفت فی اللہ وما یخاف احد ولقد اوذیت فی اللہ وما یؤذی احد ولقد اتت علی ثلاثون من بین یوم ولیلۃ وما لی ولبلال طعام یاکلہ ذو کبد الا شیء یواریہ ابط بلال ترجمہ روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مین ڈرایا گیا ہون اللہ تعالے کی راہ مین ایسا کہ نہین ڈرایا گیا کوئی اور بیشک ایذا دیا گیا ہون ایسی کہ نہین ایذا دیا گیا کوئی اور گذرے ہین مجہہ پر تیس دن اور رات کہ میرے اور بلال کیلئے کوئی کہانا نہین تہا کہ جسکو ذو کبد کہاوے مگر کچھہ قدرے کہ چہپاتی تہی اسکو بغل بلال کے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد اس حدیث سے وہ دن ہین کہ جب نکلے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیزار ہوکر اہل مکہ سے اور آپکے ساتہ بلال تہے اور بلال کے ساتہ کچھہ کہانا تہا کہ وہ اپنے بغل مین دبائے تہے ترجمہ یہ خروج سوائے ہجرت مدینہ ہے اسلئے کہ مدینہ کی ہجرت مین بلال ساتہ نہ تہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور شاید اس سے وہ سفر مراد ہو کہ جب آپ ابتدای نبوت مین طائف کیطرف تشریف لیگئے عبد کلال کے پاس جو حاکم طائف تہا اسلئے کہ وہ حمایت کرے آپکے اہل مکہ کے مقابلہ مین کہ آپکو ایذا دین رسالت مآب جل تعالی شانہ کی یہہ سو اُس نے الٹا کر دیا اُسنے آپ پر لڑکون کو کہ وہ ڈہیلے مارتے تہی اور زخمی ہوگئے آپکے ٹخنے اور اس سفر مین آپکے ساتہ زید بن حارثہ تہے نہ بلال واللہ اعلم بمراد رسولہ لمعات

سوال عمر مبارک آپکی بہ نسبت اکثر انبیا کی کم تہی پہر فرمانا آپکا کہ کسیکو راہ خدا مین اسقدر اذیت نہوئی جیسی مجھکو ہوئی ہے کیونکر صحیح ہوگا حالانکہ مرض حضرت ایوب کا سنگ نی

[illegible]

کفار کے حضرت نوح کو آگ مین ڈالنا حضرت ابراہیم کا نہایت مشہور ہے **جواب** اسکا کئی طور پر ہے اولاً یہ کہ فرمانا آپکا بہ نسبت اپنی زمانہ کے لوگون کے ہے اور ظاہر ہے کہ آپکے زمانہ
مبارک مین جو تکلیف کہ آپکو ہوئی کسیکو نہ ہوئی ہوگی ثانیاً یہ کہ آپ بہ نسبت اکثر انبیا کے کثیر الاتباع تھے اور تابعین آپکے مہاجرین و انصار سے سب نے کچھ نہ کچھ اذیت پائی ہے اور
وہ اذیت گویا بعینہ آپکو ہوئی اسلئے کہ عربی کی مثل ہے ضرب الغلام اہانۃ المولی بلکہ رئیس مشفق اور امیر شفیق رعیت کی مصیبت اور تکلیف کو اپنے ذاتی مصیبت سے بڑھکر جانتا ہے اور استاد
شفیق شاگرد رفیق کی اذیت اپنی اذیت نفسی سے دہ چند قیاس کرتا ہے پس اس نظر سے اذیت آپکی سارے انبیا سے صد چندان زیادہ ہوگی اور حقیقت مین آپکے اصحاب نے وہ وہ اذیتین
پائی ہین اور آپکی رفاقت مین وہ وہ بلائین اٹھائی ہین کہ قلم کا سینہ انکی تحریر سے شق ہوتا ہے اور زبان کا جگر اُسکے بیان سے فق سیکڑون کفار کے ہاتھ سے مقتول و مصلوب ہوئے
ہزاروں مسجون و مضروب ہوئے کتنون کے زن و بچہ درجۂ شہادت کو پہونچے کتنون کے اب جد اس سعادت پر فائز ہوئے پھر قیامت تک جو کچھ علمائے حقانی اور فقہای ربانی پر آلام و مصائب
امر معروف و نہی منکر اور اقامت حدود اللہ مین گذری اور گذرینگی وہ سب گویا آپکی نفس نفیس پر ہے جزاہ اللہ عنا خیر الجزا صرف ایک شہید ہونا حضرت حمزہ کا حیات مبارک
مین اور شہادت حسنین کی خبر دنیا ایسی اذیت ہے کہ احاطۂ تحریر سے باہر ہے اور پھر لطف یہ ہے کہ ان مصایب مین آپ راضی برضا تھے اور شاکر بقضا بلکہ طالب فقر و اذیٰ و طالب
اذیت و بلا چنانچہ فرمایا اشد الناس بلاءً الانبیاء ثم الامثل فالامثل **عَنْ** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ خَرَجْتُ فِیْ یَوْمٍ شَاتٍ مِنْ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَقَدْ اَخَذْتُ اِہَابًا مَعْطُوْنًا فَجَوَّبْتُ وَسْطَہٗ فَاَدْخَلْتُہٗ فِیْ عُنُقِیْ وَشَدَدْتُّ وَسْطِیْ فَحَزَمْتُہٗ بِخُوْصِ النَّخْلِ وَاِنِّیْ لَشَدِیْدُ الْجُوْعِ وَلَوْ کَانَ فِیْ بَیْتِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ لَطَعِمْتُ مِنْہُ فَخَرَجْتُ اَلْتَمِسُ شَیْئًا فَمَرَرْتُ بِیَھُوْدِیٍّ فِیْ مَالٍ لَہٗ وَھُوَ یَسْقِیْ بِبَکَرَۃٍ لَہٗ فَاطَّلَعْتُ عَلَیْہِ
مِنْ ثُلْمَۃٍ فِی الْحَائِطِ فَقَالَ مَا لَکَ یَا اَعْرَابِیُّ ھَلْ لَکَ فِیْ دَلْوٍ بِتَمْرَۃٍ قُلْتُ نَعَمْ فَافْتَحِ الْبَابَ حَتّٰی اَدْخُلَ فَفَتَحَ فَدَخَلْتُ فَاَعْطَانِیْ دَلْوَہٗ فَکُلَّمَا نَزَعْتُ دَلْوًا اَعْطَانِیْ تَمْرَۃً
حَتّٰی اِذَا امْتَلَأَتْ کَفِّیْ اَرْسَلْتُ دَلْوَہٗ وَقُلْتُ حَسْبِیْ فَاَکَلْتُہَا ثُمَّ جَرَعْتُ مِنَ الْمَاءِ فَشَرِبْتُ ثُمَّ جِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ فِیْہِ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابیطالب سے فرماتے تھے کہ نکلا مین جاڑے کے دنون مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر سے اور لیا مین نے ایک چمڑا بدبودار جسکے بال جھڑے ہوئے تھے
پھر کاٹ ڈالا مین نے بیچ اسکو بیچ سے اور ڈال لیا مین نے اسکو اپنے گردن مین اور باندھے بیچ اپنے کمر سو باندھا مین نے اسکو شاخ نخل سے اور مجھے بہت بھوک تھی اور اگر رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے گھر مین کچھ کھانا ہوتا تو مین کھاتا اسمین سے سو نکلا مین طلب کرتا ہوا کسی چیز کو سو گذرا مین ایک یہودی پر کہ وہ اپنے باغ مین تھا اور پانی دیتا تھا ساتھ ایک بکرہ
کے سو جھانکا مین نے اسکو ایک دیوار کے سوراخ سے سو کہا اُسنے کیا ہے اے اعرابی کیا تو ایک کھجور پر ایک ڈول کھینچیگا مین نے کہا ہان پس کھولدے تو دروازہ کہ مین داخل ہون پھر
کھولا اسنے دروازہ سو مین داخل ہوا اور دیا مجھے اسنے ڈول اپنا اور جب مین ایک ڈول نکالتا تھا وہ مجھے ایک کھجور دیتا تھا یہانتک کہ جب بھر گئے میرے مٹھے چھوڑ دیا مین نے اُسکا ڈول
اور کہا مین نے بس ہے مجھکو اتنا اور کہا لی مین نے وہ اور دو تین گھونٹ پانی پیا پھر آیا مین مسجد مین اور پایا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اُسمین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے
مترجم اہاب چمڑا ہے معطون یعنے بدبودار کہ جسکے بال جھڑ گئے ہون بکرہ ایک خشب مستدیر ہے کہ اُسکے بیچ مین ایک لکڑی ڈالکر پانی کھینچتے ہین فارسی مین اُسی چرخ اور
ہندی مین گراری کہتے ہین اس حدیث سے کسب حلال اور قناعت اصحاب و فقر رسالت مآب اور زہد اہل بیت ثابت ہوا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّھُمْ اَصَابَھُمْ جُوْعٌ
فَاَعْطَاھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَمْرَۃً تَمْرَۃً **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ پہونچی اصحاب کو بھوک اور دی اُنکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک
کھجور **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** ابو ہریرہ اصحاب صفہ مین ہین اور اصحاب صفہ حاضر باش خدمت شریف تھے اسلئے اکثر ایسا اتفاق ہوتا تھا پھر غلبۂ جوع کے وقت
جو حاضر ہوتا تھا آنحضرت اُن سب پر تقسیم فرماتے ایک تناول نفرماتے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلٰثُ
مِائَۃٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلٰی رِقَابِنَا فَفَنِیَ زَادُنَا حَتّٰی کَانَتْ تَکُوْنُ لِلرَّجُلِ مِنَّا کُلَّ یَوْمٍ تَمْرَۃٌ فَقِیْلَ لَہٗ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ وَاَیْنَ کَانَتْ تَقَعُ التَّمْرَۃُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ
لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَھَا حِیْنَ فَقَدْنَاھَا فَاَتَیْنَا الْبَحْرَ فَاِذَا نَحْنُ بِحُوْتٍ قَدْ قَذَفَہُ الْبَحْرُ فَاَکَلْنَا مِنْہُ ثَمَانِیَۃَ عَشَرَ یَوْمًا مَا اَحْبَبْنَا **ترجمہ** روایت ہے جابر
بن عبد اللہ سے کہا انہون نے بھیجا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ہم تین سو تھے اُٹھائے ہوئے اپنے اپنے توشے اپنی گردنون پر یعنے قلیل الزاد تھے یہانتک نوبت پہونچی کہ ہوتا تھا ہر
آدمی کے حصہ مین ایک ایک کھجور سو لوگون نے کہا اے ابا عبد اللہ اور کیا ہوتا ہوگا ایک آدمی کا ایک کھجور مین فرمایا اُنہون نے ہمنے پایا فقدان اُسکا بھی جبکہ وہ ہو چلی یعنے
وہ ایک ملنا بھی موقوف ہو گئے پھر پہونچے ہم دریائے شور کے کنارہ پر اور پایا کئے ہان ایک مچھلی ہی کہ پھینک دیا ہے اُسکو دریا نے سو کھایا ہم نے اُسمین سے اٹھارہ دن جسقدر

چاہیئے خوب سیر ہوکر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** یہ روایت صحیح مسلم مین اور موطا مین ہے مسلم مین مروی ہے کہ امیر اُس سریہ پر ابو عبیدہ تھے اور تلاش تہی اُنکو ایک قافلۂ قریش کی کہ اُنکو لوٹین اور ایک جراب تمر اُنکے ساتھ تہی اور ایک ایک تمر روز ملتا تہا پہر راوی سے پوچہا کہ تم کیا کرتے تہی اُنہون نے کہا ہم منہ سے ہر ایک اُسی چوستا تہا جیسے لڑکا پستان چوستا ہی پہر اُسپر پانی پی لیتے تہے پہر سارا دن ہمکو کفایت کرتا تہا اور اپنی لاٹہیون سے ہم پتے درختون کے جہاڑ لیتے تہے اور پانی مین بہگو کر کہاتے تہی سو جب گذری ہم کنارہ دریا پر وہان ایک اونچی چیز مثل ٹیلے کی نظر آئی پہر جب ہمنے اُسکو پاس جاکر دیکہا تو وہ ایک دابہ ہے یعنی دریائی کہ اُسے عنبر کہتے ہین ابو عبیدہ نے کہا وہ میتہ ہی پہر کہا نہین بلکہ ہم بہیجے ہوئی ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اللہ کی راہ مین ہین یعنی جہاد مین اور تم لوگ بہوک کے مارے مضطر ہو سو کہاؤ کہا راوی نے کہ ہم اُس پاس ایک ماہ کامل ٹہرے اور ہم تین سو تہی اور یہانتک کہایا کہ موٹی ہوگئی ہم کہا راوی نے کہ مین نے اپنے تئین دیکہا کہ بہر بہر لاتی تہی اُسکے حدقۂ چشم سے بڑی بڑی مٹکی چربی کے اور کاٹ کاٹ لاتی تہی اُسمین سے ٹکڑی بیل کے برابر اور لیا ہم مین سے ابو عبیدہ نے تیرہ آدمیونکو اور بٹہلایا اُنکو اُسکے حدقۂ چشم مین اور لی ایک پسلی کے ہڈی اُسکی ہڈیون سے اور اُنسی بطور محراب کے کہڑا کیا پہر سب سے بڑا اونٹ کسکر اُسکے نیچے سی نکالا تو نکل گیا پہر توشہ لے لیا ہمنے اُسکے گوشت سے اُبال کر پہر جب ہم مدینہ مین آئی ذکر کیا ہمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور فرمایا آپنے وہ رزق تہا کہ نکالا اللہ تعالی نے واسطی تمہارے پہر اُسکے گوشت سے کچہہ ہو تو ہمکو کہلاؤ پہر بہیجا ہمنے کچہہ گوشت اور کہایا آپنے تمام ہوئی روایت مسلم کی اور اس جیش کو جیش خبط کہتے ہین اور خبط اصل مین جہاڑی ہوئی پتی ہین درختون کے چونکہ وہ اس لشکر مبارک مین کہائی گئے تہی اسلئے اُسی نام سے مشہور ہوا اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اولاً ابو عبیدہ نے بطور اجتہاد فرمایا کہ یہ میتہ ہی اور میتہ حرام ہے پہر تغیر ہوا اجتہاد اُنکا اور اُنہون نے کہا وہ حلال ہے اگرچہ میتہ ہو اسلئے کہ تم جہاد مین ہو اور مضطر ہو اور مباح کیا اللہ تعالی نے میتہ مضطر غیر باغ ولا عاد کو سو کہاؤ اُسمین سے اور طلب کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسکے گوشت مین سے اور کہانا اسواسطے تہا کہ خوش ہون اُنکے دل اور اطمینان کامل ہو اُنکو اُسکی اباحت اور حلت کا اور شک نرہی کسیطرح اُسمین یا اسواسطے ہو کہ قصد کیا آپنے اُس سے تبرک کا اسلئے کہ وہ طعمہ غیبی تہا کہ منجانب اللہ بطور خرق عادت کے عنایت ہوا تہا گویا ضیافت تہی رب العباد کی طرف سے قاصدان جہاد کی اور اس سے ثابت ہوا کہ سوال کرنا اور مانگنا ایسی شئی کا کہ دینے والیکو ناگوار نہو بلکہ خوش ہو اپنے رفیق سے جائز ہے اور یہ سوال منہی عنہ سی نہین اسلئے کہ سوال منع وہ ہے جو بہ نیت تکثیر مال ہوا کرتا ہے اور یہ سوال تو ملاطفت اور مؤانست کی نیت سے تہا اور اس سے ثابت ہوا جواز اجتہاد کا زمانے مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین جیسا کہ ثابت ہے جواز اُسکا بعد آپکے اور ثابت ہوا استحباب اس امر کا کہ مفتی کو ضرور ہے کہ کوئی چیز جسمین شک ہو مستفتی کو اُس سے مانگ کر خود استعمال کرے تا کہ مستفتی کی تشفی اور تسلی کامل ہو جیسا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے گوشت مانگ کر کہالیا اور ثابت ہوئی اس حدیث سی اباحت جمیع میتات بحر کی برابر ہی کہ وہ جانور خود مرگیا ہو یا شکار کرنے سی مرا ہو اور اجماع ہے مسلمانونکا اباحت سمک مین کہا اصحاب شافعی نے کہ حرام ہے مینڈک اسلئے کہ نہی وارد ہوئی ہے حدیث مین اُسکے قتل سے اور اُسکے ماسوا مین تین قول ہین قول اصح یہی ہے کہ حلال ہے سب چیز دریا کی اسی حدیث کے رو سی جو ابہی گذری اور دوسرا قول عدم حل ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ جسکا نظیر بر مین ماکول ہے وہ حلال ہے والا فلا تو اس قول کے رو سی گہوڑا دریائی اور بکری اور ہرن کہایا جاوے اور کلب و خنزیر اور حمار نہین اور اصحاب شافعی نے کہا کہ حمار بر مین اگرچہ ماکول بہی ہے یعنے حمار وحشی مگر غالب اُسمین غیر ماکول ہے پس قیاس کیا حمار بحری کو حمار غیر ماکول بری پر یہ تفصیل ہے مذہب شافعی کے اور جو لوگ قایل ہین جمیع حیوانات دریائی کی حلت کے سوا مینڈک کے ابوبکر صدیق ہین اور عمر اور عثمان اور ابن عباس رضی اللہ عنہم اور امام مالک نے ضفدع اور جمیع حیوانات بحری کو حلال کہا ہے اور ابو حنیفہ نے کہا حلال نہین سوا سمک کے اور لیکن سمک طافی یعنے جو دریا مین مرجاوے بغیر کسی سبب کے تو مذہب شافعی کا اُسکی اباحت ہے اور یہی مذہب ہے جماہیر علما صحابہ کا اور جو اُنکے بعد مین ہین اُنہین مین ہین ابوبکر صدیق اور ابو ایوب اور عطا اور مکحول اور امام نخعی اور امام مالک اور امام احمد اور ابو ثور اور داؤد وغیرہم اور کہا جابر بن عبداللہ اور جابر بن زید اور طاؤس اور ابو حنیفہ نے کہ طافی حلال نہین دلیل اُنکی جو حلال کہتے ہین قول ہے اللہ تعالی کا اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُہٗ کہا ابن عباس نے اور جمہور نے کہ صید وہ ہے کہ جسے تم شکار کرو اور طعام وہ ہے جسے دریا نے پہینکدیا یعنے طافی دوسرے یہی حدیث جابر گذری تیسرے حدیث ہو الطہور ماؤہ الحل میتتہ اور یہ حدیث صحیح ہے اور سوا اُسکے اور آثار مشہورہ کہ جنکو ہمنے ذکر نہین کیا اور وہ حدیث جو جابر سے مروی ہے یعنے حنفیہ نے جس سے استدلال کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما القاہ البحر او جزر عنہ فکلوہ وما مات فیہ فطفا فلا تاکلوہ پس باتفاق ائمہ حدیث ضعیف ہے ہرگز احتجاج اور استدلال کے لائق نہین اگر کوئی حدیث اُسکی معارض بہی نہو اور جبکہ جائز ہو مکین وہ چیزین جو اوپر مذکور ہوئین آیات و حدیث سی تو پہر کب لائق احتجاج رہی کہا نووی نے بیان کیا ہی مین نے اُسکا ضعف اور حال شرح مہذب کے باب الاطعمہ مین اور اگر کوئی کہے کہ حدیث عنبر سے حلت طافی کی ثابت نہین ہوتی اسلئے کہ اُسمین خود مذکور ہے کہ وہ مضطر تہے تو ہم کہینگے احتجاج اُسمین اصحاب کے کہانے سی نہین ہے بلکہ آنحضرت

[illegible]

صلے اللہ علیہ وسلم کے بی ضرورت مانگ کر نوش فرمانی سبب ہے اور یہ جو کسی روایت مین مذکور ہے کہ ہم نے اُسمین سے اٹھارہ دن تک کھایا کسی مین ہی کہ مہینا بہر تک تطبیق اسکی یون ہے کہ مراد ایام اول مین تر و تازہ گوشت اُسکا ہی اور مراد ایام ثانی مین قدید اور سوکھا ہوا گوشت ہے کہ وہ مہینا بہر تک کھاتی رہی بلکہ مدینہ طیبہ تک پہونچا اور وہان بہی ماکول و مستعمل ہوا (خلاصہ مافی النووی) فقیر کہتا ہی کہ مذہب صحیح قرآن و حدیث کے روسی حلت جمیع حیوانات بحری کی ہے اور طافی حلال ہے بہر حال یہی حق ہے وَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ اور حرمت اُسکی جو بروایات صحیحہ ماکول نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہو چکی ہو اور آپکے لبہای مبارک تک پہونچ چکے ہو بلکہ جزو بدن مقدس و مکرم ہوئی ہو ثابت کرنا بجز تعصب کے کیا ہے اور کیا ہوگا غرض مذہب حنفیہ کا اسباب مین نہایت ضعیف ہے اور مذہب مالکی اوسع اور اوفق بالقرآن چنانچہ لکھا شاہ ولی اللہ قدس سرہ نی مسوّی شرح موطا مین کہ ظاہر قرآن و حدیث اباحت ہے جمیع میتات بحر کے اور مراد اُس سے وہ جانور ہی کہ جو زندہ رہی دریا مین اور جب نکالا جاوے تو زندگی اُسکی مثل مذبوح و بسمل کے ہو یعنی تڑپ تڑپ کر جان دیدی جیسے مچھلی کا حال ہے پس اس قسم کے سب جانور حلال ہین بغیر ذبح کے برابر ہے کہ مثل اُسکا بر مین کھایا جاتا ہو جیسے بقر و غنم یا نکھایا جاتا ہو جیسے کلب و خنزیر اور یہ سب کے سب سمک مین یعنے کلب خنزیر دریائی بہی مچھلی مین داخل ہے اور حکم اُنکا بہی حلت مین مثل مچھلی کے ہے اگرچہ صورتین مختلف ہون بخلاف اُس جانور کے جو دریا مین زندگی کرتا ہے مگر جب خشکی پر نکالا جاوے پھر بہی اُسکی حیوٰۃ باقی رہتی ہے پہر اگر وہ طائر ہے جیسے بط اگر ذبح کی جاوے حلال ہے اور میتہ اُسکی حلال نہین اور اگر غیر طائر ہے مثل ضفدع اور سرطان اور سلحفاۃ اور ذوات سموم کے جیسے حیہ و عقرب پس وہ حرام ہے اور یہی قول ہے شافعی کا مین کہتا ہون اس تقدیر پر قول اللہ تعالے کا اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مراد صید سے شکار ہے کہ لوگ باختیار و بقصد شکار کرین اور طعام سے میتات بحر کہ باختیار و بقصد شکار نہون اور اُسکو طعام فرمایا اور میتہ نفرمایا اسلئے کہ میتہ کا ذکر کہانی پینے کے مقام مین کراہت سے خالی نہین اور مَتَاعًا لَّكُمْ سے مراد ہے اباحت اہل حضر کو اور لِلسَّيَّارَةِ سے مراد ہے اباحت اہل سفر کو اور ابو حنیفہ نی کہا جمیع حیوانات بحر حرام ہین مگر سمک معروف امام محمد نے کہا کہ مچھلیان جب جاوین گرمی سے یا سردی سے یا قتل کر ڈالی ایک اُنکی تو کچھہ مضائقہ نہین اُسکے کہانی مین پہر اگر وہ خود مرجاوے اور طافی ہو جاوی وہ مکروہ ہے اگر مچھلے کی قسم سے ہو اور باسو مچھلے کی اگر ہو تو اُسمین بہی کچھہ مضائقہ نہین اور علی العموم حلال کہا امام شافعی نے دریائی میتہ کو انتہے ما قال شاہ ولی اللہ فی المسوّی اور موطا مین نافع سی مروی ہے کہ عبد الرحمن بن ابی ہریرہ نے سوال کیا عبد اللہ بن عمر سی اُس چیز سے کہ پہینکدیا اُسی دریائی یعنے طافی سے پس منع کیا اُنہون نے اُسکی کہانی سے کہا نافع نے پہر پہرے عبد اللہ اور منگا یا قرآن پہر پڑہی یہ آیت اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ یعنے طعام عام ہے خواہ شکار کرو یا نہ یعنے طافی بہی اُسمین داخل ہے پہر کہا نافع نے کہ بہیجا مجہے عبد اللہ بن عمر نے عبد الرحمن بن ابی ہریرہ کیطرف اور کہلا بہیجا کہ طافی کے کہانی مین کچھہ مضائقہ نہین ہے اور روایت ہے سعد جاری سے کہ پوچھا مین نے عبد اللہ بن عمر سے اُن مچھلیون کے کہانی سے کہ قتل کیے بعض اُنکا بعض کو یا مرجاوین سردی سے تو فرمایا اُنمین کچھہ مضائقہ نہین کہا سعد نے پہر پوچھا مین نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے تو اُنہون نے بہی مثل اسکے کہا جیسا ابن عمر نے کہا تہا اور ابی ہریرہ اور زید بن ثابت سے مروی ہے کہ یہ دونون اُسکے کہانے مین مضائقہ نکرتے تہے جسے دریائی باہر ڈالدیا ہو (کذا فی الموطا)۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ يَقُوْلُ اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَهُ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰى لِلَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِيْ هُوَ فِيْهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ وَرَاحَ فِيْ حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ اُخْرٰى وَسَتَرْتُمْ بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِّنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ يَوْمَئِذٍ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے فرماتے تہے ہم بیٹہے ہوئے تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد مین کہ آئی ہم پر مصعب بن عمیر کہ نتہے اُنکے بدن پر مگر ایک چادر کہ پیوند لگے ہوئے تہے اُسمین پوستین کے پہر جب دیکہا اُنکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی رو دئیے اُس نعمت کو خیال کرکے جسمین وہ پہلے تہی اور ان دنونکا حال اُنکا دیکھکر پہر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کیا حال ہوگا تمہارا کہ تم مین سے ایک ایک شخص صبح کریگا ایک جوڑہ مین اور شام کریگا دوسرے مین یعنے صبح و شام کپڑے بدلیگا اور رکھا جاویگا اُسکے آگی ایک برتن کہانیکا اور اُٹھایا جاویگا دوسرا یعنے قسم قسم کے کہانے ہونگے اور پردہ ڈالوگے تم اپنے مکانونمین جیسے پردہ ڈالا جاتا ہے کعبہ مین عرض کی صحابہ نے اُسدن ہم بہت اچھے ہونگے آج سے فارغ ہونگے عبادت کے لئی اور بچ جاویگی محنت و مشقت سے سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین بلکہ تم آجکے دن بہتر ہو اُن دنون سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور یزید بن زیاد مدنی ہین روایت کے اُنسی مالک بن انس نے اور کئی اہل علم نے اور یزید بن زیاد دمشقی کہ حدیث بیان کی ہی روایت کیا ہے اُنسی وکیع نی اور مروان بن معاویہ نے اور یزید بن ابی زیاد کوفی ہے کہ روایت کی اُن سے سفیان نے

اور شعبہ اور ابن عیینہ اور کئی لوگوں نے انہیں سے **مترجم** اس حدیث میں زہد اور بے رغبتی ہے اصحاب کی دنیا سے اور شفقت اور رافت اور محبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی انکی حال پر اور فضیلت فقر کی غنا پر کہ اُسمیں راحت ہے جسم کی اور قلت ہے فکر کی دنیا میں اور خفت ہے حساب کی آخرت میں اور درست رکھنا مال کا فراغ عبادت کے لئے نہ اتباع شہوات کے لئے اور کراہیت تکلف کی لباس اور طعام میں اور مکروہ ہونا دونوں کی کثرت کا **عن** ابي هريرة قال كان اهل الصفة اضياف اهل الاسلام لا ياوون على اهل ولا مال والله الذي لا اله الا هو ان كنت لاعتمد بكبدي على الارض من الجوع واشد الحجر على بطني من الجوع ولقد قعدت يوما على طريقهم الذي يخرجون فيه فمر بي ابو بكر فسألته عن اية من كتاب الله ما سألته الا ليستتبعني فمر ولم يفعل ثم مر عمر فسألته عن اية من كتاب الله ما سألته الا ليستتبعني فمر ولم يفعل ثم مر ابو القاسم صلى الله عليه وسلم فتبسم حين رآني وقال ابو هريرة قلت لبيك يا رسول الله قال الحق ومضى فاتبعته ودخل منزله فاستأذنت فاذن لي فوجد قدحا من اللبن قال من اين هذا اللبن لكم قيل اهداه لنا فلان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابا هريرة قلت لبيك قال الحق الى اهل الصفة فادعهم وهم اضياف اهل الاسلام لا ياوون على اهل ولا مال اذا اتته الصدقة بعث بها اليهم ولم يتناول منها شيئا واذا اتته هدية ارسل اليهم فاصاب منها واشركهم فيها فساءني ذلك وقلت ما هذا القدح بين اهل الصفة وانا رسوله اليهم فسيأمرني ان اديره عليهم فما عسى ان يصيبني منه وقد كنت ارجو ان اصيب منه ما يغنيني ولم يكن بد من طاعة الله وطاعة رسوله فاتيتهم فدعوتهم فلما دخلوا عليه فاخذوا مجالسهم قال ابا هريرة خذ القدح فاعطهم فاخذت القدح فجعلت اناوله الرجل فيشرب حتى يروى ثم يرده فاناوله الاخر حتى انتهيت به الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد روي القوم كلهم فاخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم القدح فوضعه على يده ثم رفع راسه فتبسم وقال ابا هريرة اشرب فشربت ثم قال اشرب فلم ازل اشرب ويقول اشرب ثم قلت والذي بعثك بالحق ما اجد له مسلكا فاخذ القدح فحمد الله وسمى وشرب **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ اہل صفہ مہمان تھے مسلمانوں کے نہیں جگہ پکڑتے تھے وہ اہل کیطرف نہ مال کیطرف اور قسم ہے اُس معبود برحق کی کہ کوئی معبود نہیں سوا اوسکی کہ میں البتہ ٹیکتا تھا اپنا کلیجہ زمین پر مارے بھوک کے اور باندھتا تھا پتھر اپنے پیٹ پر بھوک سے اور ایک دن میں بیٹھا تھا مسلمانوں کی راہ میں کہ نکلتے تھے وہ اُسیطرف سے سو گذری مجھپر ابوبکر اور پوچھی میں نے اُنسے ایک آیۃ کلام اللہ کی نہیں پوچھی میں نے مگر اسی لئے کہ وہ مجھے اپنی ساتھ لیجاویں پھر وہ چلے گئے اور مجھے ساتھ نہ لیگئے پھر گذری مجھپر حضرت عمر اور پوچھی میں نے اُنسے ایک آیۃ کتاب اللہ کی اور نہ پوچھی تھی میں نے مگر اسی لئے کہ وہ مجھی اپنے ساتھ لیجاویں مگر وہ بھی ساتھ نہ لیگئے پھر گذرے مجھپر ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم اور مسکرائے آپ مجھے دیکھکر اور کہا ابوہریرہ میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ فرمایا آپنے ہماری ساتھ چلو اور چلے اور میں ساتھ ہولیا اُنکے اور داخل ہوے وہ اپنے گھر میں پھر اجازت چاہی میں نے پس اجازت دی مجھے اندر آنے کی سو پایا آپنے یعنے اپنے گھر والوں سے ایک پیالہ دودھ کا فرمایا آپنے کہاں سے ملا یہ دودھ تمکو کہا گیا ہدیہ بھیجا ہمکو کسی نے سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ای ابوہریرہ عرض کی میں نے لبیک فرمایا جا بلالو اہل صفہ سے اور بلاؤ انکو اور وہ مہمان تھے اہل اسلام کے نہ رکھتے تھے اہل اور نہ مال جب آنحضرت کے پاس صدقہ آتا تھا اُنکے پاس بھجدیتے تھے اور اُسمیں سے آپ کچھہ نہ لیتے اور جب ہدیہ آتا تو اُنکو بلا بھیجتے اور آپ بھی اُسمیں سے کچھہ لیتے تھے اور انکو بھی شریک فرماتے پھر یہ بھیجنا آپکا مجھکو ذراسی دودھ کے لئے ناگوار ہوا اور میں نے کہا کیا حقیقت ہے اتنے سے قدح کی اہل صفہ کی سامنے اور میں انہیں بلانی جاؤں پھر مجھے حکم فرماوینگی حضرت کہ ان پر دورہ کرو اُس قدح کو لیکر سو یقین ہے کہ مجھے اُسمیں سے کچھہ نہ ملیگا اور مجھے تو امید یہ تھی کہ اسمیں سے مجھے اتنا ملیگا کہ مجھے کفایت کریگا اور وہ تھا ہی کتنا ہے مگر کچھہ چارہ نہ تھا اطاعت سے اللہ اور رسول کے یعنے جانا جا اہل صفہ کی دو چار ہونا پڑا سو آیا میں اُنکے پاس اور بلایا اُنکو پھر جب داخل ہوئے وہ اور اپنی اپنی لایق جگہوں میں بیٹھہ گئے فرمایا مجھہ سے آپنے اے ابا ہریرہ لو وہ پیالہ سو دو اُنکو سو لیا میں نے وہ پیالہ اور دینے لگا میں ایک ایک شخص کو پھر جب لیتا وہ یہانتک کہ سیر ہو جاتا تو پھیر دیتا اور میں دوسرے کو دیدیتا یہانتک کہ پہونچگیا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تک اور سارے قوم سیر ہو چکی تھی سو لیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ اور رکھا اُسے اپنے ہاتھ پر پھر اُٹھایا سر مبارک اپنا اور مسکرائے اور فرمایا ای اباہریرہ پیو سو پیا میں نے پھر فرمایا پیو پس میں پیتا رہا اور آپ یہی فرماتے رہے پیو آخر میں نے کہا قسم ہے اُس پروردگار کی کہ بھیجا اُسنے آپکو حق کے ساتھ نہیں پاتا میں اب جگہہ پینے کی یعنے یہانتک سیر ہوگیا کہ اب گنجایش نہیں پس لیا آپنے پیالہ اور حمد کی اللہ تعالے کی اور بسم اللہ کہے اور پیا **ف** یہ حدیث صحیح ہے

مترجم اس حدیث میں بڑے فوائد ہیں اوّل دوام ضیافت اہل اسلام کہ عمدہ ترین سنت ہے ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے حقیر ہونا اہل و مال کا تحصیل علم کے سامنے اسلئے کہ

اصحاب صفہ حضرت کی خدمت میں تحصیل علم کرتے تھے اور احادیث یاد کرتے تھے اور حضرت کی سنتیں سیکھتے تھے تیسرے واجب ہونا مسلمانوں پر کہ جو طلب علم میں ہو اُسکے حوائج ضروریہ کی
خبر گیری کریں تاکہ وہ پریشان خاطر نہو جیسے کہ اصحاب کی عادت تھی اہل صفہ کی ساتھ چوتھے کنایہ کرنا اپنے اظہار حاجت ضروری کا اُس شخص سے کہ جس سے امید تائید ہو جیسے حضرت ابوہریرہ
کرتے تھے پانچویں تبسم اپنے دوست سے ملتی وقت کہ مسنون ہے جیسا آنحضرتؐ نے کیا ابوہریرہ کے سامنے چھٹے مسنون ہونا استیذان کا گھر میں داخل ہوتے وقت ساتویں حکم ہدیہ
کا اور اباحت اُسکی آنحضرتؐ کے لئے اور حرمت صدقہ کی آپ پر اور یہ کمال شرف ہے آپکے واسطے کہ عالی ہے حوصلہ آپکا اور آپکے اہل بیت کا اوساخ مال سے لوگوں کے آٹھویں مسنون
ہونا شریک کرنا احباب کا اور مواساۃ اُنکے ہدیہ کی چیز میں نویں ظہور اعجاز کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور وہ کفایت کرنا ہے شیر قلیل کا جماعت کثیر کو اور سیر ہونا اُنکا اتنی
سے شیر میں دسویں ضرور سمجھنا اطاعت خدا اور رسول کو اگرچہ امر اُنکا خلاف نفس ہو جیسا کہ بجا لائی حق فرمان برداری کا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ضرور ہی یہی ہے اہل اسلام
کو گیارہویں یہ کہ مسنون ہے ایک پیالہ یا ایک برتن میں بطور دورہ پیتے آنا ایک جماعت کا اور ضرور نہیں کثرت پیالوں اور ظروف صغار کے جیسے کہ عادت ہے متکلفین
دنیا دار کے بارہویں اخیر میں پینا ساقی کا چنانچہ مروی ہے ساقی القوم آخرہم شربا تیرہویں مسنون ہونا حمد کا اطعام کے بعد کہ آنحضرتؐ نے جب دیکھا کہ یہ سبکو کفایت کر گیا
اور عنایت الٰہی نے برکت بے اندازہ عطا کی اُسپر حمد فرمائی چودہویں مسنون ہونا بسم اللہ کا اکل و شرب کی ابتدا میں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَجَشَّأَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُفَّ عَنَّا جُشَاءَكَ فَإِنَّ أَكْثَرَهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا أَطْوَلُهُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ ڈکار لی ایک شخص نے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے تو فرمایا آپنے دور رکھ ہم سے اپنی ڈکار اسلئے کہ بہت پیٹ بھر کر کھانیوالا دنیا میں بہت دیر تک بھوکا رہیگا قیامت کے دن **ف**
یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور اس باب میں ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے **مترجم** ڈکار کے دور رکھنے سے مراد ہے منع کرنا پیٹ بھر کر کھانے سے اور دوام شبع کا مکروہ
ہے کہ موجب ہے فقیروں کو بھول جانیکا اور اُنکی طرف التفات نکرنیکا اگرچہ اچانک پیٹ بھر کر کھانا روا ہے **عَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ يَا بُنَيَّ لَوْ رَأَيْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصَابَتْنَا السَّمَاءُ لَحَسِبْتَ أَنَّ رِيحَنَا رِيحُ الضَّأْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسی سے کہا اُنہوں نے اپنے بیٹے سے ای بیٹے میرے اگر دیکھتا تو
ہمکو اور ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور جب پڑتا تھا ہم پر مینہہ تو یقین کرتا کہ بو ہماری جیسے بو بھیڑ کی **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور مراد اس سے یہ ہے کہ کپڑے
اصحاب کے صوف کے تھے پھر جب اُنپر مینہہ پڑتا تو بھیڑ کی سی بو آنے لگتی تھی **ف** اس حدیث میں زہد و قناعت ہے اصحاب کی اور قلت اُنکی ثیاب کی دنیا میں کہ موجب ہے
کثرت ثواب کی عقبے میں **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ
دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ مِنْ أَيِّ حُلَلِ الْإِيمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن انس سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص چھوڑ دے لباس زینت کا واسطے تواضع کے اللہ تعالے کے لئے اور وہ قدرت رکھتا ہے لباس زینت کی بلاویگا اُسے اللہ تعالے قیامت کے دن تمام خلائق کے
سامنے تاکہ پسند کرلیوے وہ لباس اہل ایمان سے جسے چاہے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَقَةُ كُلُّهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
إِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيهِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نفقہ شرعی سب اللہ تعالے کے راہ میں ہے مگر جو خرچ ہوتا ہے عمارت میں
پس اُسمیں خیر نہیں ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے الیاس ہی کہا محمد بن حمید نے شبیب بن بشیر سے اور وہ شبیب بن بشر ہیں **عَنْ** حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ أَتَيْنَا
خَبَّابًا نَعُودُهُ وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ تَطَاوَلَ مَرَضِي وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ
لَتَمَنَّيْتُهُ وَقَالَ يُؤْجَرُ الرَّجُلُ فِي نَفَقَتِهِ إِلَّا التُّرَابَ أَوْ قَالَ فِي التُّرَابِ **ترجمہ** روایت ہے حارثہ بن مضرب سے کہا کہ آئے ہم خباب کے پاس عیادت کو اور اُنہوں
نے سات داغ لگوائے تھے سو کہا اُنہوں نے دراز ہوا مرض میرا اور اگر میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نہ سنی ہوتی کہ آپ فرماتے تھے کہ آرزو مت کرو موت کی تو
بیشک میں آرزو کرتا اُسکی اور فرمایا کہ اجر و ثواب ملتا ہے آدمی کو ہر مال خرچ کرنے میں مگر مٹی کا یا فرمایا جو مٹی میں خرچ ہو **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** اس حدیث
میں مذمت ہے بنا کی اور عدم اجر عمارات کے خرچ پر اور حضرت عیسی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے تھے ویرانہ دیگران مرا سرا است **عَنْ** إِبْرَاهِيمَ قَالَ كُلُّ
بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلَيْكَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ مَا لَا بُدَّ مِنْهُ قَالَ لَا أَجْرَ وَلَا وِزْرَ **ترجمہ** روایت ہے ابراہیم سے کہ کہا اُنہوں نے ہر بنا وبال ہے تجھپر کہا میں نے خبر دیجئے مجھے اُس عمارت
کہ جو ضروری ہو اور بغیر اُسکے کام نہ چلے کہا نہ اُسمیں اجر ہے نہ وزر **عَنْ** حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ سَائِلٌ فَسَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِلسَّائِلِ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا

اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَأَلْتَ وَلِلسَّائِلِ حَقٌّ إِنَّهُ لَحَقٌّ عَلَيْنَا أَنْ نَصِلَكَ فَأَعْطَاهُ ثَوْبًا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا إِلَّا كَانَ فِي حِفْظِ اللّٰهِ مَا دَامَ مِنْهُ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ **ترجمہ** روایت ہے حصین سے کہا کہ آیا ایک سائل اور سوال کیا اُسنے تو پوچھا ابن عباس نے اُس سے کہ تو گواہی دیتا ہے اس امر کے کہ کوئی معبود برحق نہیں ہے سوا خداوند تعالیٰ کے اُسنے کہا ہاں پھر کہا گواہی دیتا ہے تو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اُسکے ہیں اُسنے کہا ہاں پھر پوچھا کہ روزے رکھتا ہے تو رمضان کے کہا ہاں فرمایا ابن عباس نے سوال کیا تو نے اور سائل کا حق ہے اور ہم پر ضرور ہے کہ ہم کچھ سلوک کریں تیرے ساتھ پھر دیا اُسکو ایک کپڑا پھر فرمایا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ پہنا دے کسی مسلمان کو کوئی کپڑا مگر وہ رہیگا اللہ تعالیٰ کی امان میں جبتک کہ وہ کپڑا رہے اُسکے بدن پر ایک پارہ بھی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **مترجم** اُس سائل نے جب کچھ مانگا تو ابن عباس نے اُسکا اسلام دریافت کیا اسلئے کہ حدیث میں مسلمان کو پہنانے کی فضیلت وارد ہوئی تھی **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَقِيلَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَبَنْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ وَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن سلام سے کہا کہ جب آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یعنے مدینہ میں لوگ دوڑے انکی طرف اور کہا گیا کہ آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سو میں بھی آیا لوگوں کے ساتھ کہ دیکھوں انکو پھر جب ظاہر ہوا مجھپر چہرہ مبارک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا پہچانا میں نے کہ یہہ چہرہ جھوٹ بولنے والیکا نہیں اور پہلے جو کلام کیا آپنے یہ تھا کہ فرمایا ای لوگو افشا کرو سلام کو اور کہلاؤ کھانا اور نماز پڑھو جب لوگ سوتے ہوں یعنے تہجد کے داخل ہو جاؤ جنت میں سلامتی سے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** عبد اللہ بن سلام کبار علماء یہود سے تھے اور کتب سابقہ میں آنحضرت کے تعریف و ثنا دیکھکر مشتاق قدوم تھے جب حضرت مدینہ میں پہنچے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوئے قولہ افشا کرو یعنے پھیلاؤ اور رواج دو اور خوگر ہو سلام کے اور سلام کرو جسکو پہچانو اُسپر بھی اور جسکو نہ پہچانو اُسپر بھی اور سلام کے فضائل احادیث میں بہت ہیں اور قرآن میں اللہ تعالیٰ تحیۃ مبارکۃ طیبۃ فرماتا ہے اور عبد اللہ بن سلام کے دیکھتے ہی سلام کا بیان فرمانا اور ختم کلام ہے لفظ سلام پر کرنا عجیب لطافت لفظی ہے کہ فصیحان عرب و عجم پر پوشیدہ نہیں ہے مگر فطرت سلیم چاہیے **عن** أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَتَاهُ الْمُهَاجِرُونَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا رَأَيْنَا قَوْمًا أَبْذَلَ مِنْ كَثِيرٍ وَلَا أَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِنْ قَلِيلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَأَشْرَكُونَا فِي الْمَهْنَإِ حَتَّى لَقَدْ خِفْنَا أَنْ يَذْهَبُوا بِالْأَجْرِ كُلِّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَأَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا جب آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں حاضر ہوئے اُنکے پاس مہاجرین اور عرض کئے کہ ای رسول اللہ کے نہیں دیکھی ہمنے کوئی قوم بڑی خرچ کرنیوالی مال کثیر سے اور نہ حسن مواساۃ کرنیوالی مال قلیل سے اس قوم سے بڑھکر جسکے درمیان ہم اُترے ہیں اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بار کہا اُنہوں نے ہمکو محنت و مشقت سی اور شریک کیا ہمکو آرام و راحت میں یہانتک کہ ہم ڈر رہے ہیں کہ سب ثواب ہمارے نیکیوں کا وہی لیجاویں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جبتک کہ تم دعا کرتے رہوگے اُنکے لئے اور شکریہ ادا کرتے رہوگی اُنکا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **مترجم** قولہ نہیں دیکھی ہمنے کوئی قوم الخ مراد قوم سے انصار ہیں کہ جب مہاجرین اُنکے وطن میں آگئے اور ایک مہاجر کو ایک ایک انصار کے ساتھ بھائی چارہ ہو گیا تو اُنہوں نے اپنے مال تقسیم کر دیے بلکہ اپنے حاجات پر اُنکے حاجات کو مقدم کیا اللہ تعالیٰ نے اُنہیں کے تعریف میں فرمایا ہے يُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ تو مہاجرین نے اُنکا شکریہ حضرت کے سامنے بیان کیا کہ اگر اُنکے پاس مال بہت ہوتا ہے تو بھی بیدریغ خرچ کرتے ہیں اور اگر تھوڑا ہوتا ہے تو بھی مروت اور مدارات سی بھائیوں کے کنارہ نہیں کرتے چنانچہ تفصیل اُسکی یہ کہی کہ اُنہوں نے محنت اور مشقت کسب تجارت و زراعت وغیرہ کے تو اپنے ذمہ لی ہے اور نفع اور حریندم خوردم میں ہمکو بھی شریک کیا ہے قولہ ہم ڈر رہے ہیں آہ یعنے آخرت میں ہمارے سب نیکیوں کا ثواب اُنہیں کو ملجاوے اور ہم محروم رہیں حضرت نے فرمایا اُنکے محنت اور مشقت کا بدلہ اگر تم کرتے رہوگی تو یہ بات نہوگی اور وہ دو چیزیں فرمائیں ایک دعائے خیر اُنکے واسطے دوسرے ثنائے خیر کہ ہر ممنون کو اپنے محسن کے لئے ضرور ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانیوالا شکر گذار ثواب میں برابر ہے صابر روزہ دار کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ عَلَى كُلِّ قَرِيبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو کہ کون حرام ہے آگ پر اور کس پر حرام ہے آگ یعنے دوزخ کی اوپر ہر قریب یکانہ اور وقار اور آسانی کرنیوالے کے **ف** یہ حدیث غریب ہے **عن** الاسود بن
یزید قال قلت یا عائشۃ ای شیء کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنع اذا دخل بیتہ قالت کان یکون فی مھنۃ اھلہ فاذا حضرت الصلوۃ قام
فصلی **ترجمہ** روایت ہے اسود بن یزید سے کہا انہوں نے عرض کیے میں نے کہ اے عائشہ ام المؤمنین کیا کرتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے تھے اپنے گھر میں فرمایا انہوں نے کام
کاج کرنے لگتے اپنے گھر کا پھر جب وقت آتا نماز کا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگتے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا
استقبلہ الرجل فصافحہ لا ینزع یدہ من یدہ حتی یکون الرجل ینزع ولا یصرف وجھہ عن وجھہ حتی یکون الرجل ھو یصرفہ ولم یر مقدما
رکبتیہ بین یدی جلیس لہ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سامنے آتا آپکے کوئی مرد اور مصافحہ کرتا آپ سے نہ نکالتے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے یہانتک
کہ وہی نکالتا اپنا ہاتھ اور نہ پھیرتے اسکی طرف سے مونہہ اپنا یہانتک کہ وہی پھیرتا اپنا مونہہ اور نہ دیکھے اُنکے پیر بیٹھے کسی نے اُنکے ہمنشین کے آگے **ف** یہ حدیث غریب ہے **عن** عبد اللہ
بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خرج رجل ممن کان قبلکم فی حلۃ لہ یختال فیھا فامر اللہ الارض فاخذتہ فھو یتجلجل او قال یتلجلج
فیھا الی یوم القیمۃ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکلا ایک مرد تم سے اگلوں میں کا ایک جوڑا اپنا پہنکر اتراتا تھا وہ اسمیں سو حکم فرمایا اللہ
تعالے نے زمین کو پس پکڑا اسکو زمین نے اور وہ دھنستا چلا جاتا ہے زمین میں قیامت کے دن تک راوی کو شک ہے کہ یتجلجل فرمایا آپنے یا یتلجلج کہا ابو عیسے نے یہ حدیث صحیح ہے **مترجم**
یتجلجل کا مصدر تجلجل ہے اور جلجلہ وہ حرکت ہے کہ جسکے ساتھ آواز ہو اور تلجلج کا مصدر تلجلج ہے یعنے تردد کے غرضکہ وہ ادہر اودہر کرتا میں لیتا مثل غرق کے دھنستا چلا جاتا ہے
اور کہیں قرار نہیں پاتا معاذ اللہ منہ الک **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یحشر المتکبرون یوم القیمۃ
امثال الذر فی صور الرجال یغشاھم الذل من کل مکان یساقون الی سجن فی جھنم یسمی بولس تعلوھم نار الانیار یسقون من عصارۃ اھل النار
طینۃ الخبال **ترجمہ** بسند مذکور روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حشر میں لائے جاوینگے متکبر لوگ قیامت کے دن مانند چھوٹی چیونٹیوں کے صورتوں میں مردوں کی
ڈھانپے گی اُنکو ذلت ہر جگہ سے ہنکائے جاوینگے جہنم کے ایک قید خانہ کیطرف کہ اُسکا نام بولس ہے اُبالیگی اور جوش میں لاویگی اُنکو آگ آتشوں کی پلائے جاوینگے عصارہ
دوزخیوں کا کہ جسے طینۃ الخبال کہتے ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے **مترجم** مانند چھوٹی چیونٹیوں کے الخ بعضوں نے کہا مراد اس سے فقط ذلت اور ہوان ہے کہ لوگ اُنکو روندینگے
جیسے چیونٹیوں کو روندتے ہیں پس اُنکو چیونٹی کے مانند فرمانا مجاز ہے ذلت سے چنانچہ آگے یہی فرماتے ہیں کہ ڈھانپے گی اُنکو ذلت پس یہ قرینہ ہے مجاز کا اور بعضوں
نے کہا بلکہ وہ حقیقت ہے اور جُثّہ اُنکا چیونٹیوں ہی کے برابر ہوگا اگرچہ صورت مردونکی ہو اور بُولس بفتح با اکثر شروح میں وارد ہوا ہے اور قاموس میں بضم با نام ہے
جہنم میں ایک قید خانہ کا کہ مخصوص ہے متکبروں کے واسطے قولہ تعلوھم یعنے اُبالیگی علی اُسکا مصدر ہے یعنے جوش دینی اور کھولنی کے قولہ نار الانیار یعنے آگ آگوں
کی مراد اس سے یہ ہے کہ اُس سجن میں وہ آگ ہے کہ دوزخ کی آگ ہے اس سے ایسے پناہ مانگتی ہے جیسے اور اجسام آگ سے پناہ مانگتے ہیں سو وہ آگوں کی آگ ہے قولہ عصارۃ دوزخیوں
کا عصارہ ہر چیز کا وہ ہے کہ جو اُسکے نچوڑنے سے ٹپکے جیسے عصارہ انگور یعنی شیرہ اُسکا مراد اس مقام میں وہ پیپ اور لہو اور زرداب ہے کہ دوزخیوں کے زخموں اور دملوں سے
بہہ رہا ہے قولہ طینۃ الخبال طینہ کیچڑ ہے کہ پانی اور مٹی ملکر سڑ گئی ہو اور خبال یعنے فساد ہے یعنے بگڑی ہوئی چیز یعنے وہ کیچڑ کہ خوب سڑی ہوئی متعفن ہو گئی ہے اور عصارہ
اہل نار سے مراد ہے اُنکی خوراک ہوگی معاذ اللہ من ذلک **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث من کن فیہ نشر اللہ علیہ کنفہ
وادخلہ الجنۃ رفق بالضعیف والشفقۃ علی الوالدین والاحسان الی المملوک **ترجمہ** روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین
چیزیں ہیں کہ جسمیں ہوں پھیلاویگا اللہ تعالے اُسپر کنف اپنا یعنے قیامت کے دن اور داخل کریگا اُسکو جنت میں پہلے نرمی ضعیف پر دوسرے شفقت والدین پر تیسرے احسان
لونڈی غلام پر **ف** یہ حدیث غریب ہے **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ عز وجل یا عبادی کلکم ضال الا من
ھدیتہ فسلونی الھدی اھدکم وکلکم فقیر الا من اغنیت فسلونی ارزقکم وکلکم مذنب الا من عافیت فمن علم منکم انی ذو قدرۃ علی
المغفرۃ فاستغفرنی غفرت لہ ولا ابالی ولو ان اولکم واخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اتقی قلب عبد من عبادی
ما زاد ذلک فی ملکی جناح بعوضۃ ولو ان اولکم واخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اشقی قلب عبد من عبادی ما

مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيهِ إِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا إِلَيْهِ ذٰلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ وَاجِدٌ مَاجِدٌ أَفْعَلُ مَا أُرِيدُ عَطَائِي كَلَامٌ وَعَذَابِي كَلَامٌ إِنَّمَا أَمْرِي لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ بزرگ و برتر اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر جسے میں راہ بتاؤں سو تم مجھ سے ہدایت مانگو کہ میں تمہیں ہدایت کروں اور تم سب فقیر ہو مگر جسے میں غنی کروں سو تم سوال کرو مجھ سے کہ میں تمہیں رزق دوں اور تم سب گنہگار ہو مگر جسے میں بچاؤں گناہ سے پھر جو شخص جانے کہ میں قدرت رکھنے والا ہوں بخشنے پر اور مجھ سے مغفرت مانگی بخش دونگا میں اسکو اور پرواہ نہیں رکھتا میں اور اگر اگلے اور پچھلے تمہارے اور زندے اور مردے تمہارے اور تر اور خشک تمہارے جمع ہو جاویں اتقی قلب عبد پر میرے بندوں میں سے تو نہ بڑھے گی میری سلطنت ایک مچھر کے پر برابر اور اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور زندے اور مردے اور تر اور خشک جمع ہو جاویں اشقی قلب عبد پر میرے بندوں میں سے نہ گھٹیگا میرے ملک سے ایک مچھر کے پر برابر اور اگر اگلے تمہارے اور پچھلے اور جن و انس تمہارے اور زندے اور مردے تمہارے اور تر اور خشک تمہارے جمع ہو جاویں ایک میدان میں اور سوال کرے ہر انسان تم میں سے جس چیز کی منتہائی آرزو ہو اسکی اور دوں میں ہر سائل کو تم میں سے نہ گھٹے میرے ملک سے کچھ مگر اتنا کہ کوئی تم میں کا گذرے دریا پر اور ڈبو دیوے اسمیں ایک سوئی پھر نکالے اسکو اور یہ اس سبب سے ہے کہ میں جواد ہوں واجد ہوں ماجد ہوں کرتا ہوں جو چاہتا ہوں دینا میرے فقط کلام ہے اور عذاب میرا فقط کلام ہے بیشک میرا حکم کسی چیز کے لئے جب میں چاہتا ہوں تو یہی ہے کہ میں کہتا ہوں ہو بس وہ ہو جاتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث شہر بن حوشب سے انہوں نے معدیکرب سے انہوں نے ابی ذر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی **مترجم** قولہ جمع ہو جاویں اتقی قلب عبد یعنے اگر تمام جہان کے لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرئیل علیہ السلام کے برابر تقوی میں ہو جاویں تو سلطنت اس شہنشاہ عالیجاہ بے پرواہ کی مچھر کے پر برابر نہ بڑھے اور سارے جہان کے لوگ دجال اور فرعون کے برابر شقی اور بدبخت ہو جاویں تو ایک مچھر کے پر برابر اسکی سلطنت نہ گھٹے قولہ میں جواد ہوں واجد ہوں ماجد ہوں جواد یعنی بڑا سخی اسمیں مذکر و مؤنث برابر ہے اور اجواد اور اجاود اور جُوَدا اور جودہ اور جود اسکی جمع ہے منتہی العضو نے کہا سخی وہ ہے جو مانگنے اور سوال کرنے پر دے اور جواد وہ ہے کہ اگر نہ مانگو تو خفا ہو اور بن مانگے عطا کرے اور یہ صفت ہے باری تعالی شانہ کی نہیں پا سکتے یہ کسی مخلوق میں اسلئے کہ خزانہ اسکا بیحد ہے اور عطا اسکی بیحد و نہ اسکی انتہا ہے نہ اسکی منتہی اور واجد وہ غنی ہے کہ کبھی مفتقر نہو اور وہ امیر ہے کہ کبھی فقیر نہو اور یہ شان ہے باری تعالی شانہ کی کہ وہ تمامی مخلوقات سے بے پرواہ اور ساری حوائج سے مستغنی اور ماجد صاحب فضیلت و شرافت اور مجد لغت میں شرف واسع کا نام ہے اور مجید میں زیادت معنی ہے ماجد سے اسلئے کہ لفظ مجید گویا جامع ہے معنے جلیل و وہاب و کریم کو اور یہ صفت باری تعالی شانہ کی کہ شرف اسکا غیر منتہی ہے اور فضل اسکا غیر متناہی قولہ دینا میرے فقط کلام ہے اور عذاب میرا فقط کلام ہے یعنے جیسے اور مخلوقات کو عطا کے وقت ہزاروں چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے اولا موجود ہونا اس چیز کا جسے دینا منظور ہو دوسرے زائد ہونا اپنی حاجت سے تیسرے متعلق نہونا حق غیر کا اسمیں اور بغیر اسکے اور کو مشکل ہوتی ہے اور باری تعالی کو اسکی کچھ حاجت نہیں اسلئے کہ وہاں فقط کن کے کہنے سی معدوم موجود ہو جاتا ہے اور پھر اس موجود سے کمال بے پرواہی اس ذات مقدس کو ہوتی ہے چنانچہ فرمایا اللہ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ اور متعلق نہیں ہوتا اسمیں حق کسی غیر کا بلکہ ملک خاص ہوتی ہے وہ شی باری تعالی شانہ کی اور اسیطرح عذاب میں فقط حکم دینے کی حاجت ہوتی ہے چاہے شئے مولم اور ما یعذب بہ موجود ہو یا نہ غرض اس حدیث سے بڑی عظمت اور کبریائی باری تعالی شانہ کی مذکور ہے اور رزاق و قادر و غفور ہونا اس ذات مقدس کا مسطور ہے افسوس ہے ان بندوں پر جو اس درگاہ کے بندگی کا اقرار کر کے اپنی حاجات اور دنیا مانگتے ہیں اور اسکی عطا اور رزاقیت کا حال سن سمجھ کر اولیا و انبیا اور پیر و شہید سے التجا کرتے ہیں معاذ اللہ من ذلک گویا مضمون اس شعر کا انکے گوش ہوش میں نہیں پڑا **شعر** حاجت طلبی بغیر مولے + عیب است غلام باوفا را + **عن** ابن عمر قال سمعت النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلٰكِنِّي سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ الْكِفْلُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبٍ عَمِلَهُ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَعْطَاهَا سِتِّينَ دِينَارًا عَلَى أَنْ يَطَأَهَا فَلَمَّا قَعَدَ مِنْهَا مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ أُرْعِدَتْ وَبَكَتْ فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ أَأَكْرَهْتُكِ قَالَتْ لَا وَلٰكِنَّهُ عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهُ قَطُّ وَمَا حَمَلَنِي عَلَيْهِ إِلَّا الْحَاجَةُ فَقَالَ تَفْعَلِينَ أَنْتِ هٰذَا وَمَا فَعَلْتِهِ اذْهَبِي فَهِيَ لَكِ وَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا أَعْصِي اللّٰهَ بَعْدَهَا أَبَدًا فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَأَصْبَحَ مَكْتُوبًا عَلَى بَابِهِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لِلْكِفْلِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ایک حدیث کہ اگر سنی ہوتی میں نے ایک یا دو بار یہاں تک کہ گنا سات تک تو

نہ بیان کرتا مین بلکہ سنی ہے مین نے اُنسی اس سے زیادہ مرتبہ سنا مین نے اُنکو کہ فرماتی تہی تہا ایک مرد بنی اسرائیل سے کہ نام اُسکا کفل تہا کہ وہ پرہیز نکرتا تہا کسی گناہ سے آئی اُسکے پاس ایک عورت اور دی اُسنے اُسکو ساٹہہ دینار اِس بات پر کہ جماع کرے اُس عورت سے پہر جب بیٹھا وہ اُسکی آگے جیسا کہ بیٹھتا ہی مرد اپنی عورت کی آگے کانپی وہ اور رونی لگی سو پوچہا اُسنے کہ کیون روتی ہے تو کیا مین نے زبردستی کی تجہہ سے بولی کہ نہین اَجر مین وہ کام کرتی ہون جو کبہی نہین کیا اور باعث اسکا کوئی نہین سوا حاجت کے سو کہا اُسنی تو یہ کام کرتی ہے اور کبہی تو نے نہین کیا جا وہ تیری دینار تیرے لئے ہین اور کہا اُس مرد نے قسم ہے اللہ تعالی کی نافرمانی نکرونگا مین اللہ تعالے کی اسکی بعد کبہی سو انتقال کر گیا وہ اُسی رات کو سو صبح کو اُسکے دروازہ پر لکہا ہوا تہا کہ بیشک اللہ تعالے نے بخشدیا کفل کو **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ شیبان اور کئی لوگون نے اعمش سے اور مرفوع کیا اُسکو اور روایت کی بعضون نے اعمش سے اور مرفوع نکیا اُسکو اور روایت کی ابوبکر بن عیاش نے یہ حدیث اعمش سے اور خطا کی اُنہین اور کہا عن عبداللہ بن عبداللہ عن سعید بن جبیر عن ابن عمر اور وہ غیر محفوظ ہی اور عبداللہ بن عبداللہ الرازی کوفی ہین اور جدہ اُنکی سریہ تہین علی بن ابیطالب کی اور روایت کی عبداللہ بن عبداللہ رازی سے عبیدہ ضبی اور حجاج بن ارطاۃ اور کئی لوگون نے

عن الحارث بن سُوَيد ثنا عبد الله بحديثين احدهما عن نفسه والآخر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال عبد الله ان المؤمن يرى ذنوبه كانه في اصل جبل يخاف ان يقع عليه وان الفاجر يرى ذنوبه كذباب وقع على انفه قال به هكذا فطار قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لله افرح بتوبة احدكم من رجل بارض فلاة دوية مهلكة معه راحلته عليها زاده وطعامه وشرابه وما يصلحه فاضلها فخرج في طلبها حتى اذا ادركه الموت قال ارجع الى مكاني الذي اضللتها فيه فاموت فيه فرجع الى مكانه فغلبته عينه فاستيقظ فاذا راحلته عند راسه عليها طعامه وشرابه وما يصلحه **ترجمہ** روایت ہے حارث بن سوید سے کہا انہون نے کہ بیان کین ہم سے عبداللہ نے دو حدیثین ایک اپنی جانب سے یعنی موقوفًا اور دوسری نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یعنی مرفوعًا کہا عبداللہ نے مومن اپنے گناہ کو ایسا دیکھتا ہے کہ گویا وہ ایک پہاڑ کی جڑ مین ہے اور ڈرتا ہی کہ وہ اُسپر گر پڑے یعنی عذاب الہی کا پہاڑ سامنے نظر آتا ہے فاجر دیکھتا ہی اپنے گناہ کو مانند ایک مکہی کے کہ بیٹھی اُسکی ناک پر اور اسنے ہاتہ سے اشارہ کیا اور وہ اُڑ گئی اور یہ حدیث موقوف تہی اور حدیث مرفوع یہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی عزوجل بیشک زیادہ خوش ہونیوالا ہے تم مین سے ایک کے توبہ پر بہ نسبت اُس مرد کے کہ تہا وہ چٹیل زمین مین کہ جسمین گہاس نہ تہی یا ہلاک کرنیوالی تہی وہ زمین اُسکی ساتہ تہی اونٹنی اُسکی کہ اُسپر تہا توشہ اُسکا اور کہانا پینا اُسکا اور جسکی اُسکو حاجت ہو پس کہو دیا اُسنی اُس اونٹنی کو سو نکلا وہ اُسکی ڈہونڈہنے کو یہانتک کہ جب وہ قریب ہلاک کے پہونچا کہا اُسنی کہ لوٹون مین اس جگہ مین کہ جہان کہو یا مین نے اُس اونٹنی کو اور مر جاؤن وہین پس لوٹا وہ اُس مکان کی طرف سو لگ گئی اُسکی آنکہہ پہر جاگا تو کیا دیکہتا ہے کہ اونٹنی اُسکی اُسکی سر پاس موجود ہے اُسپر ہے اُسکا کہانا اور پینا اور جسکی اُسے حاجت ہو **کہا ابو عیسےٰ نے** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اس باب مین ابی ہریرہ اور نعمان بن بشیر اور انس بن مالک سے بہی روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین **مترجم** مسلم مین باختلاف یسیر یہ روایت انس سے مروی ہے اور اُسکے آخر مین یہ بہی ہے کہ جب وہ اونٹنی اُسکو ملگئی پکڑ کی اُسنی مہار اُسکی اور خوشی کے مارے کہنے لگا اللّٰهم انت عبدي وانا ربك یعنی یا اللہ تو میرا بندہ ہے اور مین تیرا رب خطا کی اُسنی شدت فرح سے انتہی اور یہ ایک مثال اور تشبیہ ہے باریتعالی کے خوش ہونیکی جیسے وہ بندہ اپنی جان دینے پر مستعد ہو گیا تہا اور کوئی صورت حیوۃ کی نظر نہ آتی تہی پہر یکبارگی سب سامان راحت اور اسباب استراحت مجتمع ہو گیا اور خوشی کے مارے کچھہ کا کچھہ زبان سے نکل گیا حالانکہ حقیقۃً ایسے خطا باریتعالی پر محال ہے مگر یہ اُسکی خوش ہونیکی باعتبار فضل و کرم کے ایک مثال ہے غرض کہ بندہ جیسے اپنی زندگی پر خوش ہوتا ہے ویسے ہی باریتعالی اُسکی زندگی ابدی پر کہ بسبب توبہ کے حاصل ہوتی ہے اور ہلاکت گناہ سے بندہ کو نجات ملنے ہی خوش ہوتا ہے و ذلک هو الفوز العظيم

عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم كل ابن ادم خطاء وخير الخطائين التوابون **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بیٹا آدم کا خطا کار ہے اور بہتر خطا کارون کے توبہ کرنیوالی ہین **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر علی بن مسعدہ کے روایت سے کہ وہ قتادہ سے روایت کرتے ہین

باب

عن ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا او ليصمت **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان رکہتا ہو اللہ پر اور پچہلے دن پر پس چاہیے کہ اکرام و تعظیم کرے اپنی مہمان کی اور جو ایمان رکہتا ہو اللہ پر اور پچہلے دن پر تو چاہیے کہ نیک بات کہے یا چپ رہی **ف** یہ حدیث صحیح ہے اس باب مین عائشہ اور انس اور ابی شریح کعبی سے بہی روایت ہے اور ابی شریح عدوی ہین اور نام اُنکا خویلد بن عمرو ہے

عن عبد الله بن عمرو قال

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو چپ رہا نجات پائی **ف** اس حدیث
کو نہیں پہچانتے ہم مگر ابن لہیعہ کی روایت سے **باب** **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ
ترجمہ روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا کہ پوچھا کسی نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ مسلمانوں میں افضل کون شخص ہے فرمایا آپ نے جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں **ف**
یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے ابی موسیٰ کی روایت سے **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَیَّرَ اَخَاہُ بِذَنْبٍ لَّمْ یَمُتْ حَتّٰی یَعْمَلَہٗ قَالَ
اَحْمَدُ قَالُوْا مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْہُ **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے عار دلایا اپنے بھائی کو کسی گناہ کے ساتھ نہ مریگا جب تک کہ
اُس سے وہ گناہ صادر نہو کہا احمد نے محدثین کا قول ہے کہ مراد اُس سے وہ گناہ ہے کہ جس سے وہ شخص توبہ کر چکا ہو یعنے بعد توبہ کے پھر عار دلانا بُرا ہے **ف** یہ حدیث حسن
غریب ہے اور اسناد اسکی متصل نہیں خالد بن معدان نے نہیں پایا معاذ بن جبل کو اور مروی ہے کہ خالد بن معدان نے ملاقات کی ہے ستر صحابیوں سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے **باب** **عَنْ** وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُظْہِرِ الشَّمَاتَۃَ لِاَخِیْکَ فَیَرْحَمَہُ اللّٰہُ وَیَبْتَلِیْکَ **ترجمہ** روایت ہے واثلہ
بن اسقع سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت ظاہر کرو شماتت اپنے بھائی کے لئے کہ اللہ رحم کریگا اُسپر اور مبتلا کریگا تجھکو یعنے اُس بلا میں کہ جسپر تو نے شماتت
کی تھی **ف** یہ حدیث غریب ہے اور مکحول نے سنا ہے واثلہ بن اسقع سے اور انس بن مالک اور ابی ہند داری سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ انکو کسی صحابی سے سماع نہیں مگر
ان تین شخصوں سے اور مکحول شامی کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور وہ غلام تھے پس آزاد کئے گئے اور مکحول ازدی بصری نے سنا ہے عبداللہ بن عمر سے اور روایت کرتے ہیں انسے عمارہ بن زاذان
روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسمعیل بن عیاش سے انہوں نے تمیم سے انہوں نے عطیہ سے کہا انہوں نے کہ بہت سنا میں نے مکحول سے کہ لوگ انسے کوئی مسئلہ پوچھتے تھے تو وہ کہتے
تھے ندانم یعنے میں نہیں جانتا **باب** **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اُحِبُّ اَنِّیْ حَکَیْتُ اَحَدًا وَّاَنَّ لِیْ کَذَا وَکَذَا **ترجمہ** روایت ہے
عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں دوست رکھتا میں کہ ذکر کروں کسی شخص کا اگرچہ مجھے اتنا اتنا ہو یعنی مال دنیا سے **ف** یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ حَکَیْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَقَالَ مَا یَسُرُّنِیْ اَنِّیْ حَکَیْتُ رَجُلًا وَّاَنَّ لِیْ کَذَا وَکَذَا قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ اِنَّ صَفِیَّۃَ امْرَاَۃٌ وَّقَالَتْ بِیَدِہَا ھٰکَذَا کَاَنَّہَا تَعْنِیْ قَصِیْرَۃً فَقَالَ لَقَدْ مَزَجْتِ بِکَلِمَۃٍ لَّوْ مُزِجَ بِہَا مَآءُ الْبَحْرِ لَمُزِجَ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں
نے کہ ذکر کیا میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے ایک مرد کا سو فرمایا آپ نے کہ نہیں پسند آتا مجھکو کہ میں ذکر کروں کسی مرد کا اگرچہ مجھے ملے اتنا اور اتنا مال کہا حضرت عائشہ
نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ بیشک صفیہ ایک عورت ہے اور اشارہ کیا حضرت عائشہ نے اپنے ہاتھ سے اسطرح یعنے وہ ٹھنگنی ہے سو فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک
تو نے ایسی بات ملائی اپنی بات میں کہ اگر ملائی جاوے وہ دریا کے پانی میں تو بدل جاوے یعنی خراب ہو جاوے **مترجم** یہ ہاتھ سے اشارہ کرنیکو بھی آپ نے غیبت قرار دیا معلوم
ہوا کہ غیبت ہاتھ سے یا مونہہ سے یا آنکھ سے اشارہ کرنے سے بھی ہو جاتی ہے اور پھر اسکے خرابی بیان فرمائی کہ اگر دریا میں ملا دیجاوے تو وہ بھی متغیر اور خراب ہو جاوے یہ ایک
تمثیل ہے اسکی خرابی کے **باب** **عَنْ** یَحْیَی بْنِ وَثَّابٍ عَنْ شَیْخٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرَاہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ
الْمُسْلِمَ اِذَا کَانَ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰی اَذَاہُمْ خَیْرٌ مِّنَ الْمُسْلِمِ الَّذِیْ لَا یُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی اَذَاہُمْ **ترجمہ** روایت ہے یحییٰ بن وثاب سے وہ روایت کرتے
ہیں ایک شیخ سے جو اصحاب نبی سے ہیں صلے اللہ علیہ وسلم کہا یحییٰ نے گمان کرتا ہوں میں کہ اُس شخص نے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان کہ ملے لوگوں سے اور صبر
کرے اُنکی تکلیف پر بہتر ہے اُس مسلمان سے کہ نہ ملے لوگوں سے اور نہ صبر کرے اُنکی تکلیف پر **ف** کہا ابن ابی عدی نے گمان کرتا ہوں میں کہ وہ راوی ابن عمر ہیں
عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَیْنِ فَاِنَّہَا الْحَالِقَۃُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بچو تم آپس کے بُرائی سے یعنے پھوٹ اور بغض و عداوت سے کہ وہ مونڈنے والی ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس
سند سے اور سوء ذات البین سے مراد ہے عداوت و بغض آپس کی اور یہ جو فرمایا کہ وہ مونڈنی والی ہے یعنے دین کی مونڈنی والی ہے **عَنْ**
اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَۃِ الصِّیَامِ وَالصَّلٰوۃِ وَالصَّدَقَۃِ قَالُوْا بَلٰی قَالَ صَلَاحُ
ذَاتِ الْبَیْنِ فَاِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَیْنِ ہِیَ الْحَالِقَۃُ **ترجمہ** روایت ہے ابی الدردا سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر

دو شمنی تمکو ایسی چیز کی جو درجہ میں افضل ہے صیام و صلوٰۃ و صدقہ سے کہا صحابہ نے کیوں نہیں فرمایا آپنے ملاپ و محبت آپسمیں سلوک کہ پھوٹ آپسکی مونڈنیوالی ہے **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہ پھوٹ آپسکی مونڈنیوالی ہے نہیں کہتا ہوں میں کہ مونڈتی ہے بالکو بلکہ مونڈتی ہے دین کو یعنی استیصال کر دیتی ہے دین کا ۔

عن الزبير بن العوام حدثه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال دب اليكم داء الامم قبلكم الحسد والبغضاء هي الحالقة لا اقول تحلق الشعر ولكن تحلق الدين والذي نفسي بيده لا تدخلوا الجنة حتى تؤمنوا ولا تؤمنوا حتى تحابوا افلا انبئكم بما يثبت ذلك لكم افشوا السلام بينكم **ترجمہ** روایت ہے زبیر بن عوام سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھس گیا ہے تم میں مرض اگلی امتوں کا یعنے حسد اور بغض اور مونڈنیوالا نہیں کہتا ہوں میں کہ مونڈتا ہے وہ بالوں کو ولیکن مونڈتا ہے دین کو اور قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان اُسکی ہاتھ میں ہے داخل نہو گے تم جنت میں جبتک مومن نہو گے اور مومن نہو گے جبتک آپسمیں محبت نکرو گی اور بتا دوں میں تمکو ایسی چیز کہ جو جاوے تمکو محبت میں رواج دو سلام کو آپسمیں

باب عن ابي بكرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ذنب احد ان يعجل الله لصاحبه العقوبة في الدنيا مع ما يدخر له في الآخرة من البغي وقطيعة الرحم **ترجمہ** روایت ہے ابی بکرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی گناہ لایق تر نہیں ہے کہ سزا اُسکی مرتکب کے جلد دنیا میں ملے اور کچھ جمع بھی ہی آخرت میں بغی اور قطع رحم سے زیادہ **ف** یہ حدیث صحیح ہی **مترجم** یعنی خروج کرنا حاکم اسلام کی اطاعت سے کہ اُسکی سزا اللہ تعالے دنیا میں بھی دیتا ہے قتل و اسر و نہب اموال وغیرہ سی اور آخرت میں بھی اُسپر عذاب ہوگا اور اسیطرح قطع رحم کا حال ہے یعنے ناتے والوں سے بدسلوکی کی یہی سزا ہے

عن عمرو بن شعيب عن جده عبد الله بن عمرو قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خصلتان من كانتا فيه كتبه الله شاكرا صابرا ومن لم تكونا فيه لم يكتبه الله شاكرا ولا صابرا من نظر في دينه الى من هو فوقه فاقتدى به ومن نظر في دنياه الى من هو دونه فحمد الله على ما فضله به عليه كتبه الله شاكرا صابرا ومن نظر في دينه الى من هو دونه ونظر في دنياه الى من هو فوقه فاسف على ما فاته منه لم يكتبه الله شاكرا ولا صابرا **ترجمہ** بسند مذکور روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دو خصلتیں ہیں کہ جسمیں ہونگی لکھیگا اللہ تعالے اُسی شاکر اور صابر اور جسمیں نہونگے نہ لکھیگا اُسی شاکر نہ صابر تفصیل اُنکی یہ ہے کہ جسنے نظر کی دین میں اُس شخص کیطرف جو اُس سے بڑا ہے اور پیروی کی اُسکی اور نظر کی دنیا میں اُس شخص کیطرف جو اُس سے کم ہے اور حمد کی اللہ تعالے کی اُس فضل پر کہ اُسپر ہوا لکھیگا اللہ تعالے اُسکو شاکر اور صابر اور جسنے نظر کی دین میں اپنے سی کم پر اور نظر کی دنیا میں اپنے سے زیادہ پر اور افسوس کیا اُس دنیا پر جو اُسی نملی لکھیگا اللہ تعالے اُسکو شاکر اور نہ صابر **مترجم** یعنے دین میں اپنے سی زیادہ پر نظر کرنی سے قصور اپنا معلوم ہوتا ہے اور رغبت مزید عبادت پر ہوتی ہے بخلاف اُسکی جو دین میں اپنے سے کم ہو اُسپر نظر کرنے سی عُجب اور خود پسندی اپنی نظر میں آتی ہے اور تہوڑی عبادت بھی اپنے بہت دکھائی دیتی ہے اور دنیا میں جو مال و متاع اپنے سی زیادہ رکھتا ہے اُسپر نظر کرنیسے ناشکری اللہ کے ہوتی ہے اور رغبت تحصیل دنیا کی زیادہ ہوتی ہے اور جو نعمت حق اپنے پاس موجود ہے وہ نظر میں حقیر ہو جاتی ہے اور اپنے سی کم پر نظر کرنی سے شکر ہوتا ہے اور نعمت شناسی اللہ تعالے کے حاصل ہوتی ہے اور تہوڑی نعمت بہت نظر آتی ہے انتہی کلام المترجم **روایت** کی ہمسے موسی بن حزام نے اُنہوں نے علی بن اسحاق سے اُنہوں نے عبد اللہ سے اُنہوں نے مثنے بن صباح سی اُنہوں نے عمرو بن شعیب سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے اپنے دادا سی اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی یہ حدیث غریب ہے اور نہیں ذکر کیا سوید نے عمرو بن شعیب کے بعد اُنکے باپ کا اپنی روایت میں

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انظروا الى من هو اسفل منكم ولا تنظروا الى من هو فوقكم فانه اجدر ان لا تزدروا نعمة الله عليكم **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نظر کرو اُسکی طرف جو تمسے کم ہے یعنی امور دنیوی میں اور مت نظر کرو اُسکی طرف جو تمسے زیادہ ہے اسلئے کہ اسمیں بہتر ہے کہ تم حقیر نجانو گی اللہ تعالی کی نعمت کو جو تمہارے پاس ہے **ف** یہ حدیث صحیح ہے

باب عن ابي عثمان عن حنظلة الاسيدي وكان من كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم انه مر بابي بكر وهو يبكي فقال ما لك يا حنظلة فقال نافق حنظلة يا ابا بكر نكون عند رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكرنا بالنار والجنة كانا راي عين فاذا رجعنا عافسنا الازواج والضيعة ونسينا كثيرا قال فوالله انا لكذلك انطلق بنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلقنا فلما رآه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما لك يا حنظلة قال نافق حنظلة يا رسول الله نكون عندك تذكرنا بالنار والجنة حتى كانا راي عين فاذا رجعنا عافسنا الازواج والضيعة نسينا كثيرا قال فقال

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلَی الْحَالِ الَّتِیْ تَقُوْمُوْنَ بِھَا مِنْ عِنْدِیْ لَصَافَحَتْکُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ فِیْ مَجَالِسِکُمْ وَعَلٰی فُرُشِکُمْ وَفِیْ طُرُقِکُمْ
وَلٰکِنْ یَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً **ترجمہ** روایت ہے ابی عثمان سے کہ حنظلہ اُسیدی جو کاتب تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی روتی ہوئے گذری ابو بکر پر سو فرمایا ابو بکر نے کیا ہوا تمکو اے
حنظلہ کہا اُنہوں نے کہ منافق ہوگیا حنظلہ اے ابو بکر اور کیفیت اُسکی یوں ہے کہ جب ہوتے ہیں ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس اور وہ یاد دلاتے ہیں ہمکو دوزخ اور جنت
تو گویا ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں پھر جب لوٹتے ہیں ہم اُنکے پاس سے اور ملتے ہیں اور مشغول ہوتے ہیں ہم بی بیوں اور سامان میں بھول جاتے ہیں ہم بہت کچھ اُن
نصیحتوں میں سے پس کہا ابو بکر نے قسم ہے اللہ کی ہمارا بھی یہی حال ہے چلو تم ہمارے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف پھر گئے ہم پھر جب دیکھا اُنکو رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے تمہارا اے حنظلہ عرض کی کہ حنظلہ منافق ہوگیا یا رسول اللہ ہوتے ہیں ہم آپکے پاس اور آپ خوف دلاتے ہیں ہمکو نار سے اور امید دلاتے ہیں جنت
کی یہانتک کہ گویا ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں اُن دونوں کو یعنے ایسا یقین ہوتا ہے پھر جب لوٹتے ہیں ہم آپکے پاس سے اور ملتے ہیں اور اختلاط کرتے ہیں عورتوں سے اور
مشغول ہوتے ہیں سامان دنیا میں بھولجاتے ہیں بہت سے باتیں اُنہیں کی کہا راوی نے پھر فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تم مداومت کرو اور ہمیشہ رہو اُسی حال پر کہ
اُٹھتے ہو جس حال میں میرے پاس سے تو مصافحہ کریں تم سے فرشتے تمہارے مجلسوں میں اور تمہارے بچھونوں پر اور تمہارے راہوں میں ولیکن اے حنظلہ کوئی گھڑی کیسی ہوتی ہے کوئی
کیسے **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** یہ کمال ایمان تھا صحابہ کا کہ غفلت اور نسیان کو منجملہ نفاق گنا اور اپنے نفس پر نفاق سے ڈرے سو فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم دوام حضور کے ساتھ مکلف نہیں ہو مگر ساعت فساعت **عَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ
لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کامل نہیں ہوتا کوئی تم میں کا یہانتک کہ دوست رکھے اپنی بھائی کے لئے جو دوست
رکھتا ہے اپنی نفس کے لئے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنْتُ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ یَا غُلَامُ اِنِّیْ اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ
اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْکَ اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ تُجَاھَکَ اِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰٓی اَنْ
یَّنْفَعُوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَنْفَعُوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ لَکَ وَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰٓی اَنْ یَّضُرُّوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَضُرُّوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلَیْکَ رُفِعَتِ
الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ تھا میں پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکدن سو فرمایا آپنے اے لڑکے سکھاؤں میں تجھے چند کلمہ یاد رکھ تو اللہ کو
کہ وہ یاد رکھیگا تجھکو یاد رکھ اللہ کو کہ پاویگا تو اُسکو اپنے آگے اور جب مانگے تو مانگ اللہ سے اور جب مدد چاہے تو مدد چاہ اللہ تعالےٰ سے اور جان تو کہ اگر لوگ جمع ہو جاویں اسپر کہ نفع
پہونچاویں تجھکو کچھ تو ہرگز نہ پہونچا سکینگے مگر اتنا کہ لکھا ہے اُسے اللہ تعالےٰ نے تیری لئے اور اگر مجتمع ہو جاویں اسپر کہ ضرر پہونچاویں تجھکو کچھ تو ضرر نہ پہونچا سکینگے تجھکو مگر اتنا کہ
اللہ نے لکھا ہے تیری لئے اُٹھا لئے گئے قلم اور سوکھ گئے صحیفے یعنے کتابت تقدیر کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** یاد رکھنا بندہ کا اللہ کو ذکر لسان اور جان ہے
اور اطاعت اور فرمانبرداری اُسکی اور یاد رکھنا اللہ کا بندہ کو بچانا ہے اُسی معاصی سے اور توفیق خیر بخشنا اُسکا اور مدد و اعانت کرنی اُسکی نوائب و مصائب میں اور فرمایا
جب مانگے تو مانگ اللہ سے اسمیں رد ہوا اُن مبتدعین و مشرکین پر جو اولیا و انبیا سے اپنی حاجت طلب کرتے ہیں اور دعائیں کرتے ہیں اور دور دور سے اُنکو پکارتے ہیں اور اُن
کا سہارا اور مدد کی امید پر نذریں نیاز کرتے ہیں کوئی پڑھتا ہے یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئًا للہ کوئی کہتا ہے یا سید احمد مدد کوئی کہتا ہی یا علی مدد یا پیر مدد حالانکہ یہ سب عاجز ہیں
اللہ تعالےٰ کے ... اور ... نفع و ضرر پر اختیار نہیں رکھتے قولہ اُٹھا لئے گئی قلم یہ کنایہ ہے تقدیر کے تمام ہوجانے سے اور اُس سے فراغت تام حاصل ہونے سے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ
مَالِکٍ یَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَعْقِلُھَا وَاَتَوَکَّلُ اَوْ اُطْلِقُھَا وَاَتَوَکَّلُ قَالَ اعْقِلْھَا وَتَوَکَّلْ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ کیا باندھ رکھوں میں اونٹ کا اور
توکل کروں یا اُسکو چھوڑ کر توکل کروں فرمایا آپنے اونٹ کا پیر باندہ اور توکل کر **ف** کہا عمرو بن علی نے کہا یحییٰ نے اور میرے نزدیک حدیث منکر ہی **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث غریب ہے انس کی روایت
سے نہیں جانتے ہیم مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی ہے عمرو بن اُمیہ ضمری سے اُنہوں نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توکل ترک
اسباب کا نام نہیں ہے جیسے بعض لوگوں نے سمجھا ہے بلکہ توکل یہی ہے کہ اسباب کو بجا لا کر مسبب الاسباب پر بھروسا کرنا اور نظر اور اعتماد اسباب پر نہ کرنا **عَنْ** اَبِی الْحَوْرَاءِ السَّعْدِیِّ
قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ مَا حَفِظْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا یَرِیْبُکَ اِلٰی مَا لَا
یَرِیْبُکَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَاْنِیْنَةٌ وَّاِنَّ الْکَذِبَ رِیْبَةٌ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی الحوراء سعدی سے کہا اُنہوں نے حسن بن علی سے کیا یاد کیا تم نے رسول

خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اُنہوں نے کہ یاد کیا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے چھوڑ دے وہ چیز کہ شک میں ڈالے تجھکو طرف اُس چیز کے کہ شک میں نہ ڈالے تجھکو اسلئے کہ صدق اطمینان ہے دلمیں اور کذب اضطراب ہے اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور ابوالحوراء کا نام ربیعہ بن شیبان ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہوں نے محمد بن جعفر سے اُنہوں نے شعبہ سے اُنہوں نے برید سے مانند اسکی **مترجم** یعنے چھوڑ دے شک کے بات کو جیسے کہ محرمات کو چھوڑ دیا تو نیکی کہ جسمیں شک نہیں اور صدق پر دل مطمئن ہوجاتا ہے اور قلب کو تسلی ہوجاتی ہے اور کذب میں اضطراب اور بیقراری ہے اور دلمیں حرکت رہتی ہے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ وَذُكِرَ آخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعْدَلُ بِالرِّعَةِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا ذکر کیا گیا ایک کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ساتھ عبادت اور ریاضت کے اور ذکر کیا گیا دوسرے کا ساتھ ورع کے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر نہیں کیجاتی ہے کوئی عبادت ساتھ ورع کی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے **مترجم** اس حدیث سے فضیلت ورع کی معلوم ہوئی اور ورع یہی ہے کہ آدمی شبہات سے بچے اس خوف سے کہ محرمات میں نہ پڑے اور چونکہ شر سے بچنا مقدم ہے اسلئے عبادت کثیرہ کی کچھ حقیقت نہیں ورع قلیل کے آگے اور مثال اسکے یہ ہے کہ ایک مریض پرہیز کرتا ہو اگرچہ دوا کا کم استعمال کرے اکثر تندرست ہوجاتا ہے اور دوسرا اگرچہ دوا بہت کرے مگر بدپرہیزی اختیار کرے تو دوا کی دوا ضایع ہوتی ہے اور مرض کا مرض بڑھتا ہے **عَنْ** اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِي سُنَّةٍ وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ فِي النَّاسِ لَكَثِيْرٌ قَالَ فَسَيَكُوْنُ فِي قُرُوْنٍ بَعْدِي **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ کھایا حلال اور عمل کیا سنت پر اور امن میں رہے لوگ اُسکے شر سے داخل ہوا جنت میں سو عرض کی ایک شخص نے یا رسول اللہ ایسے لوگ تو اس زمانہ میں بہت ہیں آپ نے فرمایا میرے بعد کے زمانوں میں بھی ہوں گے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اسرائیل کے روایت سے روایت کی ہمسے عباس نے اُنہوں نے یحیے سے اُنہوں نے اسرائیل سے اُنہوں نے ہلال بن مقلاص سے مانند حدیث قبیصہ کے جو اسرائیل سے مروی ہے **عَنْ** مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْطَى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ وَاَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَنْكَحَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهُ **ترجمہ** روایت ہے معاذ جہنی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے دیا اللہ کے لئے اور نہ دیا اللہ کے لئے اور محبت کی اللہ کے لئے اور عداوت کی اللہ کے لئے اور نکاح کیا اللہ کے لئے سو پورا ہوگیا ایمان اُسکا **ف** یہ حدیث منکر ہے

اَبْوَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں صفت میں جنت کے جو وارد ہوئی ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

مترجم مقدمہ جنت اصل لغت میں بمعنی چھپانے کی ہے اور ترکیب ان حروف کی ستر و اخفا کی واسطے ہے چنانچہ جنین بھی اُسی سے مشتق ہے کہ بطن مادر میں پوشیدہ ہے اور جنون بھی اُسی سے نکلا ہے کہ وہ عقل کو چھپانیوالا ہے اور جنان بھی کہتے قلب کو کہ سینہ میں پوشیدہ ہے اور جنت نام ہوگیا ہے سایہ دار درختوں کا کہ وہ بھی اپنے ماتحت کی زمین کو چھپاتے ہیں یا اپنے جوانب کو مستور کردیتے ہیں بعد اسکے نام ہوگیا ہے بُستان و باغ کا کہ درختان سایہ دار رکھتا ہو اور اصطلاح شرع میں نام ہے دار الثواب کا جیسے جہنم نام ہے دار العذاب کا اور صراح میں کہا ہے کہ جنت باغ و بہشت ہے انتہی اور جنت کو جنت اسلئے کہا کہ وہ بھی نظر خلایق سے پوشیدہ ہے چنانچہ اُسی سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ یعنے ڈھانپا اُسکو رات نے اور جن کو جن کہا ہے اسی لئے کہ وہ نظر انس سے مستور و مختفی ہیں اور اسی سے ہے حدیث وَلِيَ دَفْنَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَجْنَانَهُ عَلِيٌّ وَعَبَّاسٌ یعنے متولی ہوئے آپکی دفن و اخفا کے علی اور عباس اور اسی لئے قبر کو جنن کہتے ہیں کہ وہ مردوں کو چھپاتی ہے اور اُسی سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا اِتَّخَذُوْا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً یعنے ٹھیرایا منافقوں نے اپنے ایمان کو ستر اور اُسی سے ہے حدیث اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ یعنے امام موجب ستر ہے اور اسی سے ہے جُنَّة کہ بمعنے سپر ہے اسلئے کہ وہ بھی چھپاتی اور بچاتی ہے اہل اپنی کو شمشیر و تیر سے (مجمع) اور قرآن عظیم الشان میں جو تعریف و توصیف جنت کی وارد ہوئی ہے اگر تمام جہان کے عقلا اور نبلا جمع ہوکر ہزاروں برس فکر و تدبر کریں ممکن نہیں کہ اُس سے بہتر یا برابر اُسکے کوئی مکان قیاس میں آسکے چنانچہ خلاصہ اُسکا ہم اس مقام میں تحریر کرتے ہیں اور جمیع صفات قرآنیہ دو قسم ہیں ایک ثبوتی دوسرے سلبی اول ہم ذکر کرتے ہیں ثبوتی کو بعد اسکے سلبی کو دو فصلوں میں

فصل اول در صفات ثبوتیہ جنت کہ قرآن عظیم الشان بہ تبیان آن پرداختہ است

اللہ تعالیٰ نے دار الثواب کو جنت فرمایا اِنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور روضہ بھی فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ اور جنت عالیہ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ اور **ماکولات** میں سے ذکر کیا ہے آٹھ چیزوں کا فواکہ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُمْ مَا يَدَّعُوْنَ وَفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ سدر فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ

موز و طلح منضود خوشہا قطوفہا دانیۃ ثمرات کلما رزقوا منہا من ثمرۃ رزقا قالوا ھذا الذی رزقنا من قبل لحم طیر یعنے گوشت پرندونکا ولحم طیر مما
یشتہون اور صبح و شام اُسکا وقت بیان فرمایا کہ اکثر بلاد متوسطہ میں متنعمین کے عادت یہی ہے ولہم رزقہم فیہا بکرۃ وعشیا اور نخل و رمان فیہا فاکہۃ ونخل
ورمان **اور مشروبات** کے ذیل میں بارہ چیزونکا ذکر فرمایا انہار مجملاً ان لہم جنات تجری من تحتہا الانہار اور تفصیلاً فیہا انہار من ماء غیر اٰسن و
انہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفی اور تفجیر انکے عینا یشرب بہا عباد اللہ یفجرونہا تفجیرا
اور جریان انکا فیہا عین جاریۃ اور سکوب پانی کا وماء مسکوب اور اسماء بھی انکے ذکر کیا سلسبیل کو عینا فیہا تسمی سلسبیلا اور تسنیم کو ومزاجہ من تسنیم
عینا یشرب بہا المقربون اور ذکر کیا تین کاسونکا کاس معین یطاف علیہم بکاس من معین اور کاس کافور ان الابرار یشربون من کاس کان
مزاجہا کافورا اور کاس زنجبیل ویسقون فیہا کاسا کان مزاجہا زنجبیلا اور سقایت میں وسقہم ربہم شرابا طہورا اور ختم میں مشروبات کی یسقون
من رحیق مختوم ختامہ مسک **اور متاع خانگی** میں سے ذکر کیا اکواب و اباریق وکاس کا باکواب و اباریق وکاس من معین اور ثیاب و حلیہ کا عالیہم
ثیاب سندس خضر واستبرق وحلوا اساور من فضۃ اور ارائک کا متکئین فیہا علی الارائک اور علی الارائک ینظرون اور ہم وازواجہم
فی ظلال علی الارائک متکئون اور فرشون کا متکئین علی فرش بطائنہا من استبرق وفرش مرفوعۃ اور زرابی کا وزرابی مبثوثۃ اور نمارق کا و
نمارق مصفوفۃ اور لباس کا ولباسہم فیہا حریر اور صحاف کا یطاف علیہم بصحاف من ذہب واکواب اور رفرف وعبقری کا متکئین علی رفرف
خضر وعبقری حسان اور اساور اور لولو کا یحلون فیہا من اساور من ذہب ولؤلؤا **اور مکانون سے** ابواب کا جنات عدن مفتحۃ لہم الابواب
اور غرفون کا وہم فی الغرفات اٰمنون اور اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا اور مساکن ومساکن طیبۃ فی جنات عدن اور امن مقام ان المتقین
فی مقام امین **اور ساکنان جنت سے** ازواج اہل جنت کے ولہم فیہا ازواج مطہرۃ اور حور وزوجناہم بحور عین اور بیان کی حیا انکی وعندہم
قاصرات الطرف عین کانہن بیض مکنون اور رنگ بدن انکا کانہن الیاقوت والمرجان کانہن بیض مکنون وحور عین کامثال
اللؤلؤ المکنون اور ہمعمری انکی وعندہم قاصرات الطرف اتراب عربا اترابا اور سایہ پروردگی انکی حور مقصورات فی الخیام اور بکارت انکی فجعلناہن
ابکارا اور لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان اور حسن انکا فیہن خیرات حسان اور تکعب انکا وکواعب اترابا اور پیار انکا اپنے شوہرون پر عربا
اترابا اور نشو و نما انکا بطور عجیب برخلاف دوسرے مخلوقات کے انا انشأناہن انشاء ای انشاء عجیبا غریبا اور تزویج انکی غیبی طور پر وزوجناہم بحور عین
اور ذکر کیا ساکنان جنت سے غلمان کو ویطوف علیہم غلمان لہم کانہم لؤلؤ مکنون اور ولدان کو ویطوف علیہم ولدان مخلدون اور تشبیہ دی
لولو منثور سے اذا رایتہم حسبتہم لؤلؤا منثورا اور خازنون کو وقال لہم خزنتہا سلام علیکم طبتم فادخلوہا خالدین **اور افعال و احوال سے**
جنتیون کے ذکر کیا نضرت اور سرور کو ولقہم نضرۃ وسرورا اور حمد باری تعالی کی الحمد للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ و
اٰخر دعوٰہم ان الحمد للہ رب العلمین وقالوا الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن اور سلام اللہ تعالی کا انپر سلام قولا من رب رحیم اور سلام
خزنہ جنت کا انپر وقال لہم خزنتہا سلام علیکم طبتم فادخلوہا خالدین اور سلام دوسرے فرشتونکا انپر والملائکۃ یدخلون علیہم من کل باب
سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار اور سلام انکا آپسمین وتحیتہم فیہا سلام لا یسمعون فیہا لغوا الا سلاما ویلقون فیہا تحیۃ وسلاما
اور کلام انکا آپسمین ان اصحب الجنۃ الیوم فی شغل فاکہون اور جہانکنا انکا اہل نار پر فاطلع فراٰہ فی سواء الجحیم اور پکارنا انکا دوزخیون کو ونادی
اصحب الجنۃ اصحب النار الایہ اور ہنسنا انکا کفار پر فالیوم الذین اٰمنوا من الکفار یضحکون اور مطلق ہنسے خوشی انکی وجوہ یومئذ مسفرۃ ضاحکۃ
مستبشرۃ اور عیش خوش انکا فہو فی عیشۃ راضیۃ اور خلود انکا ہم فیہا خالدون خالدین فیہا ابدا اور صاف دلی انکی آپسمین ونزعنا ما فی صدورہم
من غل اخوانا علی سرر متقابلین اور راضی ہونا باریتعالی شانہ کا انسے ورضوان من اللہ اکبر اور رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اور نظر کرنا انکا اس تعالے
شانہ کی طرف چشم سر سے جہت فوق میں وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ * یہ ہیں صفات ثبوتیہ جنت و اہل جنت کی کہ قرآن عظیم الشان نے انکو

مقامات متعددہ مین اسالیب مختلفہ سے بیان فرمایا اور عبارات بلیغہ اور تعبیرات مانوسہ فصیحہ سے اُسکا اثبات کیا کہ گوش ہوش سامعین کے اُس سی پُر شوق
ہین اور کام جان حافظین کی اُس سی پُر ذوق ہزار ونہا اِس مژدہ کے استماع سے جام شہادت پی لئے اور لاکھون بصدد ریاضت و عبادت جی لئے غرض شوق
نے مؤمنون کو بیقرار کیا اور اشتیاق نے پر از اضطراب بیت نہ تنہا عشق از دیدار خیزد بسا کین دولت از گفتار خیزد

فصل دوم در صفات سلبیہ جنت کہ قرآن عظیم الشان بہ نفی آن پرداختہ است

اور وہ بارہ چیزین ہین کہ قرآن نے دامن جنت کو اُس سے پاک کیا اور برارت ساحت اہل جنت کی اُن چیزون سی فرمائی اُسمین لغو ہے چنانچہ فرمایا
لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً + لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا اِلَّا سَلَامًا ط اور مرگ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُولٰى ط اور جوع اور عریانی
وَاِنَّ لَكَ اَنْ لَا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرٰى ط اور تشنگی اور دہوپ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَاُ فِيهَا وَلَا تَضْحٰى ط اور کذب لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا
وَّلَا كِذَّابًا ط اور تاثیم یعنے گناہ کے بات لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيمًا اِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ط اور سردی اور گرمی لَا يَرَوْنَ
فِيهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيرًا ط اور تکلیف اُسمین اور خروج اُس سے لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ یہ صفات ہین جنت کے کہ وارد ہوئے ہین قرآن
عظیم الشان مین اور زیادہ تر اس مقام مین اس اختصار کے ساتھ تفصیل اسکی کہ موفق ہوا یہ فقیر اُسکے بیان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل عمیم سے واللہ ذو الفضل العظیم اور مزید تفصیل
اسکی کہ وارد ہوئی ہے احادیث مین یا اقوال مفسرین مین پاویگا تو اُسے ابواب کے ذیل مین انشاء اللہ تعالیٰ انتہی قول المترجم بفضل الخالق المتمم **بَابُ** مَا جَاءَ فِي صِفَةِ
شَجَرِ الْجَنَّةِ باب جنت کے درختوں کے بیان مین **عَنْ** اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ
عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا قَالَ وَذٰلِكَ الظِّلُّ الْمَمْدُودُ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین ایسے درخت ہین کہ چلا جاوے سوار اُسکے سایہ
سو برس تک اور پورا نہو سایہ اُسکا فرمایا آپنے مراد ظل ممدود سے جو قرآن مین مذکور ہے وہی سایہ ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ
قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت مین ایک درخت ایسا ہی کہ چلا
جاوے سوار اُسکے سایہ مین سو برس تک **ف** اسباب مین انس اور ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت مین کوئی درخت ایسا نہین کہ جسکا تنہ سونے کا
ف یہ حدیث غریب ہے حسن ہے **مترجم** ایک روایت مین آیا ہے يَسِيرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيعَ یعنے اگر چلے سوار مضمر گھوڑے کا تیز رو سو برس تک تو بھی قطع نکر سکے
مسافت اُس ظل کے اور مضمر وہ گھوڑا ہے کہ جسکو اول دانہ چارہ دیکر خوب موٹا کرین اور بعد اُسکے بتدریج خوراک اُسکی کم کرین کہ دبلا ہو مگر قوت غذائی سابق کے باقی رہے
اور بدن ہلکا ہو جاوے اور اُسکے برابر کوئی گھوڑا دوڑ نہین سکتا اور مراد سایہ درخت سے وہ مقام ہے کہ جہانتک اُسکی شاخین پھیلی ہوں اور اغصان منتشر ہون ذکرہ النووی
بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَنَعِيمِهَا باب نعیم جنت کے بیان مین **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَنَا اِذَا كُنَّا عِنْدَكَ رَقَّتْ قُلُوبُنَا وَزَهِدْنَا
وَكُنَّا مِنْ اَهْلِ الْاٰخِرَةِ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ فَآنَسْنَا اَهَالِيَنَا وَشَمَمْنَا الْاَوْلَادَ اَنْكَرْنَا اَنْفُسَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّكُمْ تَكُونُونَ اِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ
عِنْدِي كُنْتُمْ عَلٰى حَالِكُمْ ذٰلِكَ لَزَارَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ فِي بُيُوتِكُمْ وَلَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَجَاءَ اللّٰهُ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ كَيْ يُذْنِبُوا فَيَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ
مِنَ الْمَاءِ قُلْتُ الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ وَتُرْبَتُهَا
الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ لَا يَبْاَسُ وَيَخْلُدُ لَا يَمُوتُ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الْاِمَامُ الْعَادِلُ وَ
الصَّائِمُ حِينَ يُفْطِرُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَعِزَّتِي لَاَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ
ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا عرض کی ہمنے کہ ای رسول اللہ کے کیا حال ہے ہمارا کہ جب ہوتے ہین ہم آپکی خدمت مین نرم رہتے ہین دل ہمارے اور بیزار ہوتی ہین ہم یعنے دنیا سے
اور ہوتے ہین گویا ہم اہل آخرت سے پھر جب ہم نکل جاتے ہین آپکے پاس سے اور انس کرتے ہین ہم اپنے گھر والون سے اور سونگھتے ہین یعنے پیار کرتے ہین اولاد کو بدلا ہوا پاتے ہین ہم
اپنے دلونکو پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تم اُسی حال پر رہو جس حال سے میرے پاس سے نکلتے ہو تو ملاقات کرین تم سے فرشتے تمہاری گھر وں مین اور اگر تم گناہ نکرو

تو اللہ تعالیٰ لاوے اور مخلوقات کو یعنے تمہاری سوا کہ وہ گناہ کریں اور اللہ تعالیٰ اُنکے گناہ معاف کرے یعنے بعد اُنکے استغفار کے یا قبل اُسکے کہا راوی نے پھر عرض کی میں نے یا رسول
اللہ کس سے پیدا کی گئی مخلوق فرمایا پانی سے عرض کی مینے جنت کا ہے سے ہے بنا اُسکی فرمایا آپنے ایک اینٹ چاندی کی ہے ایک اینٹ سونے کی اور گارا اُسکا مشک اذفر ہے اور کنکر
اُسکے موتی اور یاقوت ہے اور خاک اُسکی زعفران جو داخل ہوگا اُسمین عیش کریگا اور تکلیف نپاویگا اور ہمیشہ رہیگا مریگا نہیں نہ پرانی ہونگے کپڑے اُنکے اور نہ فنا ہوگی جوانی
اُنکی پھر فرمایا آپنے تین شخصونکی دعا پھیرے نہیں جاتی یعنے ضرور قبول ہوتی ہے امام عادل کی اور صائم کی جب افطار کرے اور مظلوم کی کہ بلند کر لیتا ہے اُسکو اللہ تعالیٰ بادلوں کے اوپر یعنے
جاتی ہے آسمان پر اور کہولے جاتے ہین اُسکے لئے دروازہ آسمانکے اور فرماتا ہے اللہ تبارک وتعالی قسم ہے مجھے اپنی عزت کی مین ضرور تیری مدد کرونگا اگرچہ کچھ دیر کے بعد کرون

ف اس حدیث کے اسناد کچھ ایسی قوی نہین اور میرے نزدیک وہ متصل نہین اور مروی ہے کہ یہ حدیث ابی ہریرہ سے اور اسنادسی **باب** مَاجَاءَ فِي صِفَةِ غُرَفِ الْجَنَّةِ
باب جنت کے غرفون کے بیان مین **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَغُرَفًا يُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا
فَقَامَ إِلَيْهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِيَ يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ هِيَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ **ترجمہ** روایت ہے علی
سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت مین جہروکے ہین کہ نظر آتا ہے اُنکا باہر اُنکے اندر سے اور اُنکا اندر اُنکے باہر سے سو کھڑا ہو گیا آپکے سامنے ایک اعرابی اور عرض کی
کہ وہ کن لوگونکے لئے ہین اے نبی اللہ کے فرمایا آپنے وہ اُنکے واسطے ہین کہ اچھا کیا اُنہوں نے کلام یعنے شیرین زبانی سے حق گوئی کی اور کہلایا کہانا اور پے درپے ہمیشہ روزہ رکہے
یعنے سوای ایام ممنوعہ کے اور نماز پڑہی رات کو جب لوگ سوتے ہون یعنے تہجد کی **ف** یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا بعض اہل حدیث نے عبدالرحمن بن اسحق مین اُنکے
حافظہ کی طرف سے اور وہ کوفہ کے رہنے والے ہین اور عبدالرحمن بن اسحق قرشی ہین مدینہ کے رہنے والے اور وہ اثبت ہین عبدالرحمن کوفی سے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ جَنَّتَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوْا إِلٰى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ
عَلٰى وَجْهِهٖ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ دُرَّةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا فِي كُلِّ
زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ لَا يَرَوْنَ الْآخَرِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن قیس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جنت مین دو باغ ہین ایک
چاندی کا کہ برتن اُسکے اور جتنی چیزین اُسمین ہین سب چاندی کی ہین اور دوسرا سونیکا کہ برتن اسکے اور جتنی چیزین اُسمین ہین سب سونیکی ہین اور جنت کے لوگونمین اور اُنکے پروردگار
مین اگر نظر کرین تو کوئی چیز مانع نہین مگر چادر اُسکے بڑائی کی کہ ہے اُسکے مبارک مونہہ پر جنت عدن مین اور اسی اسنادسی مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے
جنت مین ایک خیمہ ہے ایک موتی کا اندر سے تراشا ہوا کہ چوڑان اُسکے ساٹہ میل ہے ہر کونے مین اُسکے کچھ لوگ ہین کہ نہین دیکھتے دوسرے کو طواف کریگا اُنپر مومن **ف**
یہ حدیث صحیح ہی اور ابو عمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے اور ابوبکر بن ابی موسی کا نام نہین معلوم ہے ایسا ہی کہا احمد بن حنبل نے اور ابی موسی اشعری کا نام عبداللہ
بن قیس ہے **ترجمہ** سورۂ رحمن کے اخیر رکوع مین بہی اللہ جل جلالہ نے بالتفصیل دو باغونکا ذکر فرمایا ہے اور ہر ایک کے نعمتین جُدا جُدا شمار کی ہین یہ حدیث اُسکی مصدق ہے
قولہ ہر کونے مین اُسکے کچھ لوگ ہین یعنے حورین ہین قولہ طواف کریگا یعنے جماع کریگا **باب** مَاجَاءَ فِي صِفَةِ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ باب درجات جنت کے بیان مین +
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت مین سو درجے ہین ایک درجے سے دوسرے درجے تک سو برس کا فاصلہ ہی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ
أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَصَلَّى الصَّلٰوةَ وَحَجَّ الْبَيْتَ لَا أَدْرِيْ أَذَكَرَ الزَّكٰوةَ أَمْ لَا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يَغْفِرَ
لَهٗ إِنْ هَاجَرَ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَمَكَثَ بِأَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ بِهَا قَالَ مُعَاذٌ أَلَا أُخْبِرُ بِهَا النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرِ النَّاسَ
يَعْمَلُوْنَ فَإِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَى الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا وَفَوْقَ ذٰلِكَ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ
وَمِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللهَ فَاسْأَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے روزہ رکھا رمضان
کا اور نماز پڑہے اور حج کیا بیت اللہ کا کہا راوی نے نہین جانتا مین کہ ذکر کیا زکوۃ کا یا نہین پھر فرمایا حق ہے اُسکا اللہ تعالیٰ پر یعنے براہ فضل وکرم یہہ کہ بخشے اُسکو خواہ
وہ ہجرت کرے اللہ کی راہ مین یا رہے اُسی زمین مین جہان پیدا ہوا کہا معاذ نے کیا نہ خبر دون مین اسکی لوگون کو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو لوگون کو

کہ عمل کرتی رہیں اسلئے کہ جنت میں سو درجہ ہیں ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہی جتنا آسمان و زمین میں اور فردوس سب سے اوپر ہے جنت میں اور سب کے بیچوں بیچ اور اُسکی اوپر ہے عرش رحمٰن کا اور اُسی میں سے بہتی ہیں نہریں جنت کی پھر جب تم مانگو اللہ تعالےٰ سے تو فردوس مانگو **ف** ایسی ہی مروی ہوئی ہے یہ حدیث ہشام سے اُنہوں نے روایت کی زید بن اسلم سے اُنہوں نے عطاء بن یسار سے اُنہوں نے معاذ بن جبل سے اور یہ حدیث میرے نزدیک زیادہ صحیح ہی ہمام کے روایت سے جو زید بن اسلم سے مروی ہے، وہ روایت کرتے ہیں عطا سے وہ عبادہ بن صامت سے اور عطا نے نہیں پایا معاذ بن جبل کو اور معاذ مدت ہوئی تھی کہ انتقال کر چکے انتقال کیا زمانہ میں خلافت عمرؓ کے **عن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةً وَمِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْأَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَسْأَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ **ترجمہ** روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سو درجہ ہیں ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہی جتنا آسمان و زمین میں، اور فردوس سب سے اوپر کا درجہ ہے کہ اُسی میں سے بہتے ہیں نہریں جنت کی چاروں اور اسکے اوپر عرش ہے پھر جب سوال کرو تم اللہ تعالےٰ سے تو سوال کرو فردوس کا **ف** روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے اُنہوں نے یزید بن ہارون سے اُنہوں نے ہمام سے اُنہوں نے زید بن اسلم سے مانند اسکے **عن** أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ أَنَّ الْعَالَمِيْنَ اجْتَمَعُوْا فِي إِحْدَاهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے سو درجہ ہیں کہ اگر ساری جہان کے لوگ جمع ہو جاویں ایک درجہ میں تو سما جاویں **ف** یہ حدیث غریب ہے **مترجم** اللہ جل جلالہ نے بھی کئی مقام میں درجات مومنین کے بیان فرمائی ہیں منجملہ اُسکے یہ آیت ہے فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً یعنے مال و جان سے جہاد کرنیوالوں کو اللہ تعالےٰ نے قاعدین پر ایک درجہ فضیلت عنایت فرمائی ہے اور فرمایا وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ أَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً الآية اور کہا ابن محیریز نے مجاہدین اور قاعدین کے درمیان ستر درجہ ہیں ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے کہ اگر فرس جواد مضمر دوڑایا جاوے تو ستر برس میں پہنچے اور سلمہ بن نبیط سے مروی ہے کہ ضحاک نے اِس آیۃ کی تفسیر میں فرمایا هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ کہ بعض اصحاب درجہ افضل ہیں بعض سے اور افضل اُنمیں کا دیکھتا ہے اپنے سے فضل کو اور ادنی نہیں دیکھتا کہ مجھ سے کوئی افضل ہے اور اوپر کی آیت میں اللہ تعالےٰ نے مجاہدین کو قاعدین پر اولاً ایک درجہ افضل فرمایا پھر درجات غرض اسمیں نکتہ ہے کہ اول سے قاعدین معذورین ہیں اور ثانی سے غیر معذورین اور ابی سعید خدری سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت دیکھینگے غرفہ والوں کو اپنے اوپر جیسا دیکھتے ہیں کوکب دری کو جو ڈوبنے کو جاتا ہو مشرق کیطرف یا مغرب کے طرف بسبب اُس تفاضل کے کہ اُنکے درمیان ہی لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ منازل انبیا ہیں کہ نہ پہونچیگا اُنپر غیر اُنکا فرمایا آپ نے نہیں بلکہ قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان اُسکے ہاتھ میں ہے وہ کچھ لوگ ہیں کہ ایمان لائے ہیں اللہ پر اور تصدیق کی ہے اُنہوں نے پیغمبروں کی یعنے پیغمبر نہیں بلکہ اُنکے مصدقین و مومنین ہیں اور مسند میں ابی سعید سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آپس میں اللہ واسطے محبت کرنیوالوں کی لیے غرفے ہیں جنت میں اور وہ ایسی نظر آئینگے کہ جیسے کوکب طالع شرق میں یا غرب میں اور کہا جاویگا یہ لوگ ہیں کہ محبت رکھتے تھے آپس میں اللہ کی واسطے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہا جاویگا صاحب قرآن کو جب داخل ہوگا جنت میں پڑھ اور چڑھ پھر پڑھیگا وہ قرآن اور چڑھیگا فی آیت ایک درجہ یہاں تلک کہ پڑھے آخر آیت کہ اُسکے ساتھ ہی انتہے اور اس حدیث میں تصریح ہی کہ درجات جنت سو سے زیادہ ہیں اور ابو ہریرہ کی روایت اور اسیطرح اور روایات بھی دال ہیں کہ درجے اُسکے سو ہیں پس تطبیق اسمیں اسطرح ہی کہ درجات اگرچہ زیادہ ہیں مگر شارع نے اُن حدیثوں میں سو کا ذکر فرمایا یا یہ کہ سو درجہ بہت بڑے بڑے ہیں اور اُنکے بیچمیں اور درجات ہیں صغار لا تعد ولا تحصی کہ مومن ترقی کرینگے اُنپر اپنے اعمال کے موافق بفضل الٰہی (حادی الارواح لابن قیم)

باب مَا جَاءَ فِي صِفَةِ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ باب نساء اہل جنت کے بیان میں

عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُرَى بَيَاضُ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ سَبْعِيْنَ حُلَّةً حَتَّى يُرَى مُخُّهَا وَذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُوْلُ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ فَأَمَّا الْيَاقُوْتُ فَإِنَّهُ حَجَرٌ لَوْ أَدْخَلْتَ فِيْهِ سِلْكًا ثُمَّ اسْتَصْفَيْتَهُ لَأُرِيْتَهُ مِنْ وَرَائِهِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت کی عورتوں سے ہر ایک عورت کی بیاض ساق نظر آتی ہی ستر حلوں کے اندر سے یہانتلک کہ دکھائی دیتا ہی گودا اُسکی ہڈی کا اور یہ اسلئے کہ اللہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ گویا وہ یاقوت اور مونگا ہیں سو یاقوت ایک پتھر ہی اگر اسمیں ڈورا ڈالا تو نے اور اُسکو صاف کیا تو نے تو نظر آویگا وہ ڈورا باہر سے یعنے جب پتھر میں دنیا کی یہ صفت ہی تو حور میں عقبی کے

نساء اہل جنت کا بیان

کیا کچھ نہو گا **ف** روایت کیا ہمسے ہناد نے اُنہوں نے عبیدہ سے اُنہوں نے عطا سے اُنہوں نے عمرو سے اُنہوں نے عبداللہ بن مسعود سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند
اسکے اور روایت کیا ہمسے ہناد نے اُنہوں نے ابوالاحوص سے اُنہوں نے عطا سے اُنہوں نے عمرو بن میمون سے اُنہوں نے عبداللہ بن مسعود سے مانند اسکی معنو میں اور مرفوع نہیں کیا
اسکو اور یہ صحیح تر ہے عبیدہ بن حمید کی روایت سے یعنے جسکا متن اوپر مذکور ہوا اور ایسی ہی روایت کی جریر نے اور کئی لوگوں نے عطا بن سائب سے اور مرفوع نکیا اسکو **عَنْ**
اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَۃٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَۃُ الثَّانِیَۃُ عَلٰی مِثْلِ اَحْسَنِ
کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَآءِ لِکُلِّ رَجُلٍ مِّنْھُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰی کُلِّ زَوْجَۃٍ سَبْعُوْنَ حُلَّۃً یُرٰی مُخُّ سَاقِھَا مِنْ وَّرَآئِھَا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ پہلا گروہ جو داخل جنت ہو گا قیامت کی دن چمکتا اُنکے چہروں کی مانند چودہویں رات کے چاند کی ہے اور دوسرا گروہ چمکتا اُنکی مانند بہتر ستاری چمکتی ہوئی کی ہے آسمان میں
ہر ایک مرد کو اُنمیں سے دو بیبیاں ہیں ہر بی بی پر ستر حلّے ہیں اور پہر نظر آتی ہے پنڈلی اُسکی اُن حلّوں کے باہر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ زُمْرَۃٍ تَدْخُلُ الْجَنَّۃَ عَلٰی صُوْرَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ وَالثَّانِیَۃُ عَلٰی لَوْنِ اَحْسَنِ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَآءِ لِکُلِّ رَجُلٍ
مِّنْھُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰی کُلِّ زَوْجَۃٍ سَبْعُوْنَ حُلَّۃً یَبْدُوْ مُخُّ سَاقِھَا مِنْ وَّرَآئِھَا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا گروہ جو
داخل ہو گا جنت میں صورت اُنکی چودہویں رات کے چاند کی سی ہے اور دوسرا بہتر ستارہ روشن جو آسمان میں ہے اُسکے رنگ پر ہے ہر مرد کو اُنمیں سے دو بیبیاں ہیں ہر بی بی
پر ستر حلّے ہیں کہ دکھائی دیتا ہی مغز اُسکے پنڈلی کا باہر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** ازواج اہل جنت کا حال اور اُنکی دس صفتیں ہمنے ابتدائی ابواب
میں لکھہ دیں بعون اللہ وقوتہ اور یہاں تفصیل اور تفسیر اُن آیتوں کی مستعیناً باللہ تحریر کرتے ہیں سو آیہ اول ولھم فیھا ازواج مطھرۃ ہے الآیہ یس اللہ جل جلالہ نے اُنکو مطہر
فرمایا یعنے پاک ہیں وہ غائط اور بول اور حیض اور نفاس اور بصاق اور مخاط اور منی اور ولد اور ہر قذر اور نجس سے ابراہیم نخعی نے کہا جنت میں جماع ہی مگر ولد نہیں حسن
نے کہا یہ دنیا کی عورتیں ہیں جو بڈہی دُھندہی کہ پاک ہو گئیں ہیں قذرات دنیا سی اور کہا بعضوں نے کہ پاک ہیں مساوی اخلاق سے (بغوی) اور یہ آیت الم کے پارہ دا
میں وارد ہوئی ہے اللہ جل جلالہ نے اس آیہ مبارک میں جمع فرمایا نعیم بدن کو جنات سے اور انہار و ثمار سے اور نعیم نفس کو ازواج مطہرہ سی اور نعیم قلب کو قرۃ الاعین غرضا
سی اور دوام اس عیش کا اور ابدیت اور عدم انقطاع اُسکا اور ازواج جمع ہی زوج کی عورت زوج ہی مرد کی اور مرد زوج ہی عورت کا اور یہی لغت فصیح ہی قریش کا کہ نازل
ہوا اُنکی زبانمیں قرآن اور عبدالرحمن بن زید سے مروی ہے کہ حوا کو پیدا کیا اللہ جل جلالہ نی اور وہ حائضہ نہوتی تہی پہر جب نافرمانی ہوئی اُنسے فرمایا باری تعالیٰ نی میں
تجہہ سے جاری کرونگا خون جیسی جاری کیا تونی خون شجرہ منہیہ سے **دوسری** آیہ وَزَوَّجْنٰھُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ یعنے قرین کردیا اور نزدیک کردیا ہمنے اُنکو حور عین سے اور
مراد اُس سے عقد تزویج نہیں ہے اسلئے کہ عرب نہیں کہتا زوجتہ بامرأۃ ابو عبیدہ نی کہا جوڑا لگا دیا ہمنے مؤمنوں کا اُنکے ساتہ جیسے نعل کا جوڑا ہوتا ہی نعل کے ساتہ اور
حور نقیات بیاض عورتیں ہیں مجاہد نی کہا حور اُنہیں اسلئے کہا کہ آنکہیں اُنکے دیکہنے سی حیران اور متحیر ہوتی ہیں اور بیاض اور صفائی لون سے اُن پر نظر نہیں ٹہیرتے
ابو عبیدہ نے کہا حور وہ عورت ہے کہ اُسکے آنکہہ کی سفیدی اور سیاہی دونوں بشدت ہوں واحد اُسکا احور ہے اور عین جمع ہی عیناء کی اور عیناء بڑی آنکہہ والی عورت
ہے (بغوی) ابن عباس سے مروی ہے کہ حور کلام عرب میں گوری عورت ہے اور قتادہ کا بہی یہی قول ہے اور مقاتل نے کہا بیض الوجوہ ابو عمر نے کہا حور سیاہی آنکہہ کی جیسے چشم
آہو میں ہوتی ہے (حادی الارواح) **تیسری** آیہ وعندھم قاصرات الطرف عین کانھن بیض مکنون یعنے نیچی نگاہوں والیاں روکی ہوئی ہیں نگاہیں اپنے
کہ نظر نہیں کرتیں سوا اپنی شوہر کی اور ارادہ نہیں کرتیں اُنکے سوا غیر کا ابن زید نی کہا وہ اپنی شوہر سی کہتی ہے کہ قسم ہے میرے پروردگار کی عزت کی میں جنت میں
کوئی چیز تمسے بہتر نہیں دیکہتی سب تعریف ہے اُس اللہ کو کہ جسنے تمکو میرا جوڑا بنایا اور مجہکو تمہاری بیوی (بغوی) قولہ تعالیٰ کانھن بیض مکنون یعنے وہ گویا انڈے ہیں
میں محفوظ و مستور تشبیہ دی اللہ جل جلالہ نے اُنکو بیض نعامہ سے کہ مکنون و مستور ہوا اُسکے پروں میں اور محفوظ ہو گرد و غبار سے سو رنگ اُسکا سفید ہے زردی مائل اور
کہا ہی کہ یہ حسن الوان نسا ہی کہ گوری ہو وہ ملی ہوئی ساتہ صفرت کی اور عرب عورت کو تشبیہ دیتا ہی بیضہ نعامہ سے اور بیض جمع ہی بیضہ کی **چوتھی** آیۃ
کانھن الیاقوت والمرجان قتادہ نی کہا صفائی بدن اُنکی مثل یاقوت کے ہے اور بیاض اُنکی مثل مرجان کے عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ اُنہوں نے کہا حور عین ستر حلّے پہنے
ہے اور مغز ساق اُسکا اوپر سی نظر آتا ہے جیسے کہ شراب سرخ شیشہ سپید میں نظر آتی ہی **پانچویں** آیت وعندھم قاصرات الطرف اتراب دعُرُباً اتراباً اور اتراب

مستویات الاسنان ہین یعنی جنکی عمرین برابر ہونگی وہ سب تینتیس ۳۳ برس کی ہین اور اتراب جمع ہی ترب کی کہ مشتق ہے تراب سے عرب وہ لڑکے جو وقت واحد مین پیدا ہون انکو
اتراب کہتا ہی اسلئے کہ دونونکو ایک وقت مین تراب نے مس کیا ہے اور مجاہد سے مروی ہے کہ وہ آپسمین محبت کرنیوالیان ہین بغض و مغائرت نہین رکہتین (بغوی) اور
عربًا مین دو قرأتین ہین حمزہ اور اسمٰعیل نے نافع اور ابوبکر سے بسکون را روایت کیا ہے اور باقیون نے بضم را پڑہا ہے اور وہ جمع ہی عروب کی یعنے عاشق اور پیار کرنیوالی
ہین اپنی شوہرونکو یا چہیتیان کہ بجے ہے سہاگن انکا عکرمہ نے کہا غنج و دلال والیان ہین اُسامہ بن زید نے اپنے باپ سے روایت کی کہ خوش تقریر مین شیرین زبان چھٹی
حُورٌ مَقصُوراتٌ فی الخِیام اور کچہہ تفسیر اسکے قاصرات کی ضمن مین تیسرے آیت کے ذیل مین گذری **ساتوین** آیت فجعلناهن ابکارا ابکار جمع ہی باکرہ کے مسیب بن
شریک نے کہا وہ دنیا کی بوڑہیان ہین کہ اللہ تعالی نے انکو بخلق جدید باکرہ کر دیا ہی جب شوہر انکے پاس آتی ہین باکرہ پاتی ہین اور مقاتل وغیرہ نے کہا کہ وہ حور عین ہین
کہ پیدا کیا انکو اللہ تعالی نے نہین واقع ہوئی اُنپر ولادت اور اللہ نے انکو باکرہ کیا ہی اور انہین درد نہین ہوتا **آٹھوین** فیهن خیرات حسان + حسن نے اپنی باپ سے انہون نے
ام سلمہ سے روایت کی ہی کہ مین نے عرض کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خبر دیجئے مجہے خیرات حسان سے فرمایا آپنے وہ خیرات الاخلاق ہین اور حسان الوجوہ **نوین** کواعب
اترابا بغوی نے فرمایا جواری نواہد قد تکعبت ثدیهن واحد تہا کاعب یعنے وہ نوجوان نو عمر ہین کہ اونچی ہین چہاتیان انکی اور کواعب جمع ہی کاعب کی اور مراد یہ ہے کہ چہاتیان
انکی گول ہین اور بلند نیچی ڈہلکی ہوئی نہین **دسوین گیارہوین** عربا اترابا اسکی شرح اوپر گذری انا انشاناهن انشاء اسمین ضمیر هن کی حورونکی طرف راجع ہے
اگرچہ اوپر اسکا ذکر نہین اسلئے کہ اوپر اسکے مذکور ہے وفرش مرفوعۃ اور قرینہ فرش کا دلالت کرتا ہے طرف حورون کی اسلئے کہ وہ محل انکا ہی اور بعضے مفسرین نے کہا ہی کہ
فرش مرفوعہ سے مراد ازواج جنت ہین اور رفعت سے انکی رفعت شان مراد ہی اور بلندی قدر اور عرب فرش سے کنایہ کرتا ہے عورتون کی طرف جیسے قواریر وغیرہ سی مگر
قول صائب یہی ہی کہ مراد اُس سے بستر ہین قتادہ نے کہا خلقناهن خلقا جدیدا اور مراد اس سے عورتین دنیا کی ہین یا حورین اسمین مفسرین کے دو قول ہین **باب** ما جاء
فی صفۃ جماع اهل الجنۃ باب جماع اہل جنت کے بیان مین **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یعطی المؤمن فی الجنۃ قوۃ کذا وکذا من الجماع
قیل یا رسول اللہ او یطیق ذلک قال یعطی قوۃ مائۃ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دی جاویگی جنت مین قوۃ اتنی اتنی جماع کی
کہا گیا یا رسول اللہ کیا طاقت رکہیگا وہ اسکی فرمایا آپنے دیجاویگی اسکو قوت سو آدمیونکی **ف** اسباب مین زید بن ارقم سے بہی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہی غریب ہے نہین جانتے
ہم اسی قتادہ کی روایت کہ وہ انس سے روایت کرتے ہون مگر عمران قطان کی روایت سے **مترجم** فرمایا اللہ عزوجل نے ان اصحاب الجنۃ الیوم فی شغل فاکہون ابن کثیر
اور نافع نے شغل بسکون غین پڑہا ہے اور باقیون نے بضم شین وغین اور لغت مین دونون وارد ہوئے ہین مثل سحت اور سحت کے اور اختلاف کیا ہے مفسرین نے معنی
شغل مین ابن عباس نے کہا مراد اُس سے افتضاض ابکار ہے اور وکیع بن جراح نے کہا سماع ہی کلبی نے کہا مشغول ہین وہ اہل نار سے یعنے غافل ہین کہ انکو یاد نہین کرتے
اور انکی فکر مین نہین ہین حسن نے کہا مشغول ہین نعماء جنت مین غافل ہین عذاب اہل نار سے ابن کیسان نے کہا ملاقات مین ہین بعض بعض کی بعض نے کہا ضیافت الٰہی مین
ہین (بغوی) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا انہونے کہ یا رسول اللہ جماع کرینگے ہم جنت مین فرمایا آپنے ہان قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری
جان اسکے ہاتہ مین ہے کہ جماع کرینگے اہل جنت بار بار کمال قوت سے پہر جب جدا ہونگے اپنی بی بی سے وہ پاک ہوگی اور باکرہ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچہا کہ کیا جماع کرینگے اہل جنت فرمایا آپنے دحاما دحاما اور دحم لغت مین نکاح و وطی واقع ہوا ہے کہ کمال انزعاج کے ساتہ ہو اور تکرار تاکید کیلئے ہی ولیکن نہ منی ہی نہ
منیہ یعنے موت مراد یہ ہے کہ نہ انزال ہے نہ موت (حادی الارواح لابن قیم) **باب** ما جاء فی صفۃ اهل الجنۃ باب صفت مین اہل جنت کے **عن** ابی هریرة قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول زمرۃ تلج الجنۃ صورتهم علی صورۃ القمر لیلۃ البدر لا یبصقون ولا یمتخطون ولا یتغوطون
آنیتهم فیها من الذهب وامشاطهم من الذهب والفضۃ ومجامرهم من الالوۃ ورشحهم المسک ولکل واحد منهم زوجتان یری مخ سوقهما
من وراء اللحم من الحسن لا اختلاف بینهم ولا تباغض قلوبهم قلب رجل واحد یسبحون اللہ بکرۃ وعشیا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلا گروہ جو داخل ہوگا جنت مین صورت انکی چودہوین رات کے چاند کے مانند ہوگی نہ وہ تہوکینگے اور نہ ناک سنکینگے اور نہ پیخانہ پہرینگے برتن انکے جنت
مین سونیکی ہین اور کنگہیان انکی سونے اور چاندی کے ہین اور انگیٹہیان انکی عود کے ہین اور پسینا انکا مشک ہے ہر ایک کے انمین سے دو بیبیان ہین کہ دکہائی دیتا ہی گودا انکی رانو نکا

باب صفت جماع اہل جنت

صفت اہل جنت

گوشت کے باہر بسبب کمال حسن کے اُن لوگوں میں اختلاف نہیں ہیں اور نہ عداوت ہے دل اُنکے مانند ایکدل کے ہیں تسبیح کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی صبح اور شام **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** قولہ مجامرہم من الالوۃ مجمر بالکسر مفرد ہے مجامر اُسکی جمع ہے اور معنی اُسکے موضع نار ہیں یعنے انگیٹھی اور مُجمر بضم میم جو چیز کہ انگیٹھے میں جلائی جاوے **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْاَنَّ مَا یُقِلُّ ظُفْرٌ مِمَّا فِی الْجَنَّۃِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَہٗ مَا بَیْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَوْاَنَّ رَجُلًا مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُہٗ لَطَمَسَ ضَوْءَ الشَّمْسِ کَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ **ترجمہ** روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ناخن کے برابر اگر ظاہر ہوں جنت کے چیزوں میں سے تو چمکا دیوے جو کچھ آسمان و زمین کے کنارو میں ہے اور اگر ایک مرد اہل جنت سے جہانکے اور ظاہر ہوں اُسکے کنگن تو مٹا دیں روشنی آفتاب کے جیسے آفتاب مٹا دیتا ہے روشنی تاروں کی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسی اس اسناد سے مگر ابن لہیعہ کی روایت سے اور روایت کی یحییٰ بن ایوب نے یہ حدیث یزید بن ابی حبیب اور کہا اُنہیں عن عمر بن سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **بَابُ** مَا جَاءَ فِیْ صِفَۃِ ثِیَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ باب اہل جنت کے کپڑوں کے بیان میں **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ جُرْدٌ مُرْدٌ کُحْلٌ لَا یَفْنٰی شَبَابُھُمْ وَلَا تَبْلٰی ثِیَابُھُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت کے لوگ جُرد مُرد ہیں کحلی نہیں فنا ہوگی جوانی اُنکی اور نہ پُرانی ہونگے کپڑے اُنکے **ف** یہ حدیث غریب ہے **مترجم** جُرد وہ شخص ہے کہ اُسکے بدن پر بال نہوں اور مراد اُس سے بغل کے بال اور زیر ناف وغیرہ کے ہیں کہ جسکا نہونا موجب حسن ہے اور مُرد جمع ہے امرد کی امرد وہ کہ ڈاڑہی مونچھہ نرکھتا ہو اور جوان ہو عالم شباب میں کحلی جمع ہی کحیل کے یعنے اکحل مراد اُس سے وہ شخص ہے کہ پلکیں اُسکی دراز ہوں اور منبت اُسکے سیاہ گویا بغیر سُرمہ لگائی معلوم ہوتا ہی کہ سرمہ لگا ہوا ہے (لمعات) **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِہٖ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَۃٍ قَالَ ارْتِفَاعُھَا لَکَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَسِیْرَۃُ خَمْسِمِائَۃِ عَامٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تفسیر میں قول آلہی کے وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَۃٍ کہ بلندی اُن فرشوں کی مثل زمین سے آسمان تک ہے پانسو برس کی راہ **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسی مگر رشدین بن سعد کی روایت سے اور بعض اہل علم نے تفسیر اسکے یوں کی ہے کہ مُراد فُرش سے درجات جنت ہیں کہ ایک درجے سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین میں **مترجم** علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرش مرفوعۃ علی الاسرہ یعنے بچھونے ہیں کہ بلند پلنگوں پر بچھے ہوئے ہیں اور ایک جماعت نے مفسرین کے کہا ہی کہ ایک دوسرے پر بچھے ہوئے اعلیٰ مرفوع و عالی ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ مُراد فُرش سے عورتیں ہیں اور عرب عورتکو فراش و لباس کہتا ہے بطور استعارہ کے اور مرفوعہ سے مُراد ہی رفعت اُنکے حسن و جمال کی کہ نساء دُنیا سے اُنکا درجہ بلند ہے چنانچہ آیت لاحقہ یعنے اِنَّآ اَنْشَاْنٰھُنَّ اِنْشَاءً اسکی مؤید ہی اسلئے کہ ضمیر ہن کے عورتوں کی طرف راجع ہے اور فرش سے اگر عورتیں مراد لیں تو اضمار قبل الذکر لازم آتا ہے مگر اسکے جواب میں کہا ہی کہ فرش سے اگر بستر مراد لیں تو بھی اضمار قبل الذکر لازم نہیں آتا اسلئے کہ قرینہ فرشونکا دلالت کرتا ہے عورتوں پر اسلئے کہ وہ محل ہے اُنکا پس اس قرینہ سے اضمار اُسکا جائز ہوا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مُتَّکِئِیْنَ عَلٰی فُرُشٍ بَطَائِنُھَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ اور یہ آیۃ دلالت کرتے ہی اوپر دو امر کے اول یہ کہ بطائن اُسکے استبرق کے ہیں اور بطائن استر ہی جو اندر ہوتا ہی پہر جب بطائن استبرق سے ہے تو ظہائر اُس سے بہت عمدہ اور بہتر ہے اسلئے کہ ظہائر سے مقصود ہوتا ہی جمال و تزئین اور مُراد ہوتی ہے اُسپر مباشرت اور استراحت پہر وہ خواہ مخواہ بطائن سے بہتر ہوتا ہے پس فرمایا باریتعالیٰ نے حال بطاین کا کہ بدرجہ اولیٰ معلوم ہوجاوے حال ظہائر کا دوسرے یہ کہ معلوم ہوا کہ وہ فرش عالیہ ہیں کہ اُنمیں حشو اور بہرت ہے اور اُسکی بہرت اور بلندی میں آثار مروی ہے منجملہ اُنکے حدیث باب ہے جو رشدین بن سعد سے مروی ہے اور رشدین صاحب مناکیر ہے دارقطنی نے کہا وہ قوی نہیں احمد نے کہا اُسی احتیاط نہیں ہر ایک سے روایت کرتا ہی مگر وہ لا بأس بہ ہے رقاق میں اور کہا انہوں نے کہ امید ہے مجہے کہ وہ صالح الحدیث ہو اور یحییٰ ابن معین نے کہا لیس بشیء اور ابو زرعہ نے کہا ضعیف ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِیْ صِفَۃِ ثِمَارِ الْجَنَّۃِ **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذَکَرَ سِدْرَۃَ الْمُنْتَھٰی قَالَ یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْھَا مِائَۃَ سَنَۃٍ اَوْ یَسْتَظِلُّ بِظِلِّھَا مِائَۃُ رَاکِبٍ شَکَّ یَحْیٰی فِیْھَا فِرَاشُ الذَّھَبِ کَاَنَّ ثَمَرَھَا الْقِلَالُ **ترجمہ** روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ذکر کیا آپنے سدرۃ المنتہے کا اور فرمایا ایک اُسکی شاخوں کے سایہ میں چلا جاوے گا سو برس تک یا فرمایا رہینگے اُسکے سایہ میں سو سوار شک کیا اسمیں یحییٰ نے اُسپر پتنگے ہیں سونے کے گویا کہ پہل اُسکے مٹکے ہیں بڑے بڑے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **مترجم** سدرۃ لُغت میں بیری کے درخت کو کہتے ہیں منتہے اُسے اسلئے کہا کہ جو چیز اوپر سے اُترتی ہے وہیں ٹھہر جاتی ہے اور نیچے سے جاوے چڑھتی ہے وہیں تک منتہی ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا کہ منتہے ہوا علم خلق کا وہیں تک اور پوچھا ابن عباس نے کعب سے حال سدرۃ المنتہے کا تو کہا کعب نے وہ ایک درخت ہے اصل عرش

مین حملۂ عرش کے سر پر ہتے ہوتا ہے علم خلائق کا اُس تک اور اُسکے بعد غیب ہے کہ نہین جانتا اُسکو مگر اللہ تعالیٰ مقاتل نے کہا کہ وہ ایک درخت ہے کہ حامل ہے زیور کا اہل جنت کی لئے اور حلونکا اور پہلونکا جمیع الوان سے اگر ایک پتا اُسکا رکھدیا جاوے زمین پر تو روشن کردے اہل زمین کو اور بعض مفسرین نے کہا طُوبیٰ لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ مین طوبی سے یہی شجر پر ثمر مراد ہے چنانچہ ابی امامہ اور ابی ہریرہ اور ابی الدرداء سے مروی ہے کہ وہ ایک درخت ہے جنت مین کہ سایہ کر رہا ہے تمام جنتیون کو اور عبید بن عمیر نے کہا وہ درخت ہے جنت عدن مین کہ جڑ اُسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خانۂ نور کاشانہ مین ہے اور ہر گہر مین جنت کے اور غرفہ مین اُسکے ایک شاخ ہے اور اللہ تعالیٰ نے کوئی رنگ اور رونق نہین پیدا کی کہ اُسمین نپائی جاتی ہو مگر سیاہی اور کوئی فواکہ اور ثمر نہین پیدا کیا کہ اُسمین موجود نہین اور اُسکے جڑ مین سے دو نہرین بہتی ہین ایک کافور کی اور دوسری سلسبیل اور مقاتل نے کہا اُسکے ہر پتہ مین اتنی وسعت ہے کہ گہیر لیوی ایک امت کو اور ہر پتہ پر ایک فرشتہ ہی کہ تسبیح کرتا ہے اللہ عزوجل کے بانواع تسبیح اور ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ ایکمرد نے پوچہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ طوبیٰ سی کیا مراد ہی فرمایا آپنے ایک درخت ہے جنت مین کہ سایہ اُسکا سو برس کی راہ تک ہے کپڑے اہل جنت کے اُسی کے گابہون سے نکلتے ہین ابوہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا انہون نے کہ جنت مین ایک درخت ہے کہ راکب اُسکے سایہ مین سو برس تک چلا جاوے اور قطع نکر سکے پڑہو اگر تم چاہو وظل ممدود سو پہونچی یہ خبر کعب کو انہون نے فرمایا کہ سچ کہا قسم ہی اُس پروردگار کے جسنی توراۃ اُتاری موسیٰ پر اور قرآن محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور کہا کہ اگر ایک مرد جوان تین برس کے اونٹنی پر سوار ہو کر چلے تو بڈہا ہو کر گر جاوی مگر اُسکے جڑ کا دورہ پورا نکر سکی اللہ تعالیٰ نی اُسکو اپنی ہاتھ سے بویا ہے اور اپنی قدرت سے اُسمین روح پہونکی ہے اور شاخین اُسکی فصیل جنت سے باہر نکلے ہوئی ہین جنت مین کوئی نہر نہین جو اُسکے جڑ سے نہ نکلی ہو نام اُسکا طوبیٰ ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے جو چیز تجہہ سے مانگین اہل جنت اور فرمایش کرین تو شق ہو جا اور اُنکو نکال کر دے سو نکلتے ہین اُسمین سے گہوڑے زین لگی ہوئے اور لجام بندہی ہوئے جیسا جنتی چاہتا ہے اور نکلتے ہے اُسمین سے اونٹنی مع کجاوہ اور مہار کے جیسا کہ چاہے اور کپڑے جو درخواست کرے جنتی (لغوی)

باب ما جاء في صفة طير الجنة

باب طیور جنت کے بیان مین

عن انس بن مالك قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الكوثر قال ذاك نهر اعطانيه الله يعني في الجنة اشد بياضا من اللبن واحلى من العسل فيه طير اعناقها كاعناق الجزر قال عمر ان هذه لناعمة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكلتها انعم منها

ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہون نے کہ کسی نے پوچہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ کوثر کیا چیز ہے فرمایا آپنے وہ ایک نہر ہے کہ دی ہے مجہے اللہ تعالیٰ نے یعنی جنت مین پانی اُسکا سفید زیادہ ہے دودہ سی اور شیرین زیادہ شہد سے اُسمین چڑیان ہین کہ گردنین اُنکی اونٹون کی سی ہے عمر نے کہا وہ تو بڑی نعمت مین ہین فرمایا آپنے اُنکے کہانیوالے اُنسے زیادہ نعمت مین ہین

ف یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عبد اللہ بن مسلم بھتیجے ہین ابن شہاب زہری کے **مترجم** قوله تعالى ولحم طير مما يشتهون ابن عباس سے مروی ہے کہ جب جی چاہتا ہے جنتی کا پرندوں کے گوشت کہانیکو تو اُسی وقت وہ ممثل ہوجاتا ہی اُسکے سامنی جیسا چاہتا تہا اور کہتے ہین کہ گر پڑتی ہے چڑیا برتن مین جنتی کے اور وہ کہاتا ہے جتنا چاہتا ہے اُسمین سے پہر وہ زندہ ہو کر اُڑ جاتا ہے (لغوی) اور اللہ جل جلالہ نی ماکولات جنت سے ذکر کیا آٹھ چیزونکا کہ جسکو ہم اجمالاً مقدمۂ ابواب مین ذکر کر چکے مین اور اسمقام مین ہم تفسیر اُسکی تحریر کرتے ہین چنانچہ پہلے چیز اُنمین کے فاکہہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وفاكهة كثيرة لامقطوعة ولاممنوعة ابن عباس نے فرمایا کہ وہ منقطع اور تمام نہین ہوتا اگر میوہ توڑا جاوے اور کسیکو اُس میوہ کا لینا مشکل نہین ہوتا اور بعضون نے کہا مقطوع نہین طول زمان سے اور ممنوع نہین بالاثمان یعنے فصل اُسکی تمام نہین ہوتی اور کچہہ قیمت اُسمین نہین لگتے جیسے ثمار دنیا مین اور وارد ہوا ہے کہ جب توڑ لیا جاتا ہی کچہہ میوہ اُسمین سے فوراً پیدا ہوجاتا ہے بدل اُسکا دونا اُس سے اور مسلم مین جابر سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہاوینگے اہل جنت اور پیوینگے اور نہ تہوکینگے اور نہ ہگنے جاوینگے اور نہ پیشاب کرینگے کہانا اُنکا ہضم ہوجاویگا ایک ڈکار مین کہ خوشبو اُسکے مثل مشک کے ہے الہام ہوگی اُنکو تسبیح اور تکبیر جیسے دنیا مین دم آتا جاتا ہے اور حاکم نے اپنی صحیح مین روایت کیے ہے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی اور اُسنی کہا ای ابا القاسم تم کہتے ہو کہ جنتی جنت مین کہاتے پیتے مین اور اپنے لوگون سے وہ یہودی کہتا تہا لااگر وہ اقرار کرینگے اسبات کا تو مین اُنسے تقریر کرونگا یعنے آنحضرت سے سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس پروردگار کے کہ میری جان اُسکے ہاتہ مین ہے کہ اہل جنت کہ دیجاویگی ہر ایک کو اُنمین سے قوت سو مردونکی کہانے پینے اور جماع کی سو کہا یہودی نے کہ جو کہاویگا اور پیئے گا ہوگی اُسکو حاجت یعنے بول و براز کے سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حاجت اُن کی رفع ہوگی اسطرح کہ ایک پسینا اُنکا بہہ نکلیگا اُنکے جلدونمین مثل مشک کے پہر پیٹ اُنکا خالی ہو جاویگا اور تسم طیر سو ابن مسعود سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تو نظر کریگا جنت کے پرندون کیطرف اور خواہش کریگا تو اُن کی سو اُسی وقت وہ گر پڑیگا تیرے آگی بہونا ہوا (حادی) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہوویگی ساری زمین قیامت کے دن ایک روٹی کہ تہپکیگا اُسی جبار اپنے ہاتہ مین جیسا کہ تہپکتا ہی ایک تم مین

کا اپنی روٹی سفر مین مہمانی کے لئے اہل جنت کے پہر آیا ایک مرد یہود سے اور اُسنے کہا بارک الرحمن یا ابا القاسم کیا خبر دون مین تمکو اہل جنت کے مہمانی کا قیامت کے دن کہا آپنے ہان کہا اُسنے
ہو جاویگی ساری زمین ایک روٹی جیسا کہ حضرت فرما چکے تہے سو دیکہا آپنے اصحاب کے طرف اور ہنسی یہانتک کہ کہل گئین کچلیان آپکی پہر کہا اُس یہودی نے کیا خبر دون مین تمکو اُن
کے سالن کی کہ بالام اور نون ہے اصحاب نے کہا وہ کیا ہی اُسنے کہا بیل اور مچہلی کہ کہا لیوینگے اُسکے زائد کبد سے ستر ہزار آدمی (متفق علیہ) آور سدر مخضود یعنے جسمین کانٹا نہین
گویا کہ چُن ڈالے گئے ہین کانٹے اُسکے یہہ قول ہے ابن عباس اور عکرمہ کا اور حسن نے کہا ہاتہ کو زخمی نہین کرتا ابن کیسان نے کہا اُسمین اذیت نہین اور میوون پر جنت کی غلاف
اور چہلکا اور اندر اُسکے گٹہلے گٹہلی نہین جیسے کہ دُنیا کے میوون مین ہے بلکہ سب چیز اُنمین ماکول ومشموم ومنظور ہے اور قابل اکل اور لائق تلذذ سعید بن جبیر نے کہا ثمار اُسکے
مشکون کی برابر ہین بلکہ اُس سے بڑے اور ابو العالیہ اور ضحاک سے مروی ہے کہ نظر کی مسلمانون نے طرف وادی وج کے طائف مین اور پسند آئی اُنکو بیری وہان کی اور آرزو کی اُنہون نے
اُسکے مثل کی پس اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیۃ فی سدر مخضود وطلح منضود یعنے موز اور طلح کا واحد طلحہ ہے اکثر مفسرین کا یہی قول ہے اور حسن نے کہا وہ موز نہین ہے بلکہ وہ ایک درخت ہے
کہ ظل بارد وطیب کہتا ہی فراء اور ابو عبیدہ نے کہا طلح عرب مین ایک درخت ہے بڑا کہ اُسمین کانٹا ہے اور منضود کے معنے متراکم وتہ بر تہ مسروق نے کہا اشجار جنت سر سے جڑ تک ثمر ہین
لائق اکل اور خوشنما ہین جنت کے فرمایا قطوفہا دانیۃ یعنے میوہ اُسکا سہل الوصول ہے کہ جنتی تناول کرتا ہے اُسکو قائماً قاعداً مضطجعاً اور توڑ لیتا ہے جسطرح چاہتا ہی چنانچہ کہا
گیا ہے کہ اصول اُنکے فوقانی ہین اور فروع نیچے لٹکتے ہوئی اور پہلے اوقات طعام مین دو وقت بیان فرمائی بار سبحانہ نے چنانچہ فرمایا ولہم رزقہم فیہا بکرۃً وعشیاً اہل تفسیر
نے کہا جنت مین رات نہین کہ بکرہ اور عشی معلوم ہو بلکہ اہل جنت نور ہی مین دائماً ولیکن رزق اُنکو دیگی دونون کنارون کے اندازہ پر اور مقدار پر پہونچتا ہی جیسے متنعمین کو دنیا
مین عادت ہے غرض اللہ تعالیٰ نے اُس مقدار کو بکرہ وعشی فرمایا نہ یہہ کہ وہان صبح وشام ہے حقیقۃً اور بعضون نے کہا کہ پہچان لینگے جنتی دنکو پردون کے اُٹہ جانے سے اور راتکو پردون
کے گر جانے سی اور بعضون نے کہا مراد اُس سے رفاہیت عیش اور وسعت رزق ہے کہ جسمین تنگی نہو نہ اوقات مذکورہ اور حسن بصری فرماتے ہین کہ عرب اس سے افضل کوئی عیش
نہین جانتا کہ صبح وشام طعام طعام ہو اور بکرہ وعشی رزق پاوین پس اللہ تعالیٰ نے جنتیون کو موصوف کیا اسی صفت کے ساتہ اور فرمایا نخل ورمان کے بیا مین فیہا فاکہۃ و
نخل ورمان مفسرین نے کہا ہے کہ نخل ورمان فواکہ مین داخل نہین اسی لئے عطف کیا اُسکا اللہ تعالیٰ نے فاکہہ پر اور بعضون نے کہا ہے اگرچہ یہہ دونون فواکہ مین داخل ہین مگر
عطف اُنکا فواکہ پر تخصیص اور تفضیل کے لئے ہی جیسے عطف جبرئیل ومیکائیل کا ملٰئکہ پر اس آیت مین من کان عدواً للہ وملائکتہ ورسلہ وجبریل ومیکال (البغوی) اور
فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ کہا جاویگا اہل جنت سے کُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ یعنے کہاؤ پیو گوارا عوض مین اُن عملون کے کہ کئے تمنے ایام ماضیہ مین یعنے
دنیا مین یہہ ہے تفسیر اُن آیات کی جنکو ذکر کیا تہا ہمنے مقدمۂ ابواب مین

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ خَيْلِ الْجَنَّةِ

باب خیل جنت کے بیان مین **عَنْ** بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ إِنِ اللهُ أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ أَنْ تُحْمَلَ فِيهَا عَلَى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ قَالَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ إِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لِصَاحِبِهِ فَقَالَ إِنْ يُدْخِلْكَ اللهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے کہ ایک مرد نے پوچہا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا اُسنے یا رسول اللہ آیا جنت میں
گہوڑے ہین فرمایا آپنے اگر تجہکو داخل کیا اللہ تعالیٰ نے جنت مین تو جب چاہیگا تو سوار کیا جاویگا گہوڑے پر یاقوت سرخ کے کہ وہ تجہے لیکر اُڑتا پہریگا جنت مین جہان تو چاہیگا
کہا راوی نے کہ پہر پوچہا آپ سے ایک اور مرد نے کہ یا رسول اللہ آیا جنت مین اونٹ ہین کہا راوی نے پہر جواب نہ دیا آپنے اُسکو جیسے جواب دیا تہا اُسکے صاحب کو یعنے سائل اول کو
اور فرمایا اگر داخل کریگا تجہے اللہ تعالیٰ جنت مین ہوگی تیرے لئے جو چیز کہ تیرا جی چاہے اور جس سے تیری آنکہین لذت پاوین **ف** روایت کی ہم سے سوید نے اُنہون نے عبد اللہ
بن مبارک سے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے علقمہ بن مرثد سے اُنہون نے عبد الرحمن بن سابط سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اُسکے اسی کے ہم معنی اور یہ روایت صحیح
تر ہے حدیث مسعودی سے **عَنْ** أَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُحِبُّ الْخَيْلَ أَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ أُتِيتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ لَهُ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ایوب سے کہا کہ آیا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی اور اُسنے کہا یا رسول اللہ مین دوست رکہتا ہون گہوڑون کو آیا جنت مین گہوڑے ہین فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر داخل کیا جاویگا
تو جنت مین تو ملیگا تجہے گہوڑا یاقوت کا کہ اُسکے دو بازو ہین اور سوار کیا جاویگا تو اُسپر پہر وہ تجہے لیکر اُڑیگا جہان تو چاہے **ف** اس حدیث کی اسناد قوی نہین اور نہین

قاموس مین ہی خیل جماعت گہوڑون کی کہ اُسکا واحد نہین یا واحد اُسکا خائل ہے کہ اُسمین اختیال ہوتا ہے یعنے تکبر ۱۲

جانتے ہم اسی ابی ایوب کی روایت سے مگر اسی سند سے اور ابو سورہ بھتیجے ہیں ابی ایوب کے اور ضعیف ہیں حدیث میں بہت ضعیف کہا انکو یحیی بن معین نے اور سنا میں نے محمد بن اسمعیل سے کہتے تھے کہ ابو سورہ یہ منکر الحدیث ہیں روایت کرتے ہیں ایسے مناکیر ابو ایوب سے کہ کوئی متابعت نہیں کرتا انکے راویوں سے **باب** مَا جَآءَ فِيْ سِنِّ اَهْلِ الْجَنَّةِ باب اہل جنت کی سن کے بیان میں **عن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِيْنَ اَبْنَاءَ ثَلَاثِيْنَ اَوْ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِيْنَ سَنَةً **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل ہونگے جنت کے لوگ جنت میں کہ بدن پر انکے بال نہونگے اور نہ ڈاڑھی مونچھ ہے سرمہ گوں آنکھیں انکے بغیر سرمہ لگائے تیس یا تینتیس ۳۳ برس کی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور بعض اصحاب قتادہ نے روایت کی یہ مرسلا اور مرفوع نکیا اسکو **باب** مَا جَآءَ فِيْ كَمْ صَفُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ **عن** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت کے لوگ ایک سو ۱۲۰ بیس صفیں ہیں اسی صفیں ہیں اس امت کی اور چالیس اور امتوں کی **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی یہ علقمہ بن مرثد سے انہوں نے روایت کی سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا اور بعضوں نے کہا روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اور حدیث ابی سنان کی محارب بن دثار سے حسن ہے اور ابو سنان کا نام ضرار بن مرہ ہے اور ابو سنان شیبانی کا نام سعید بن سنان ہے اور وہ بصری ہیں اور ابو سنان شامی کا نام عیسی بن سنان اور وہ قسملی ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ نَحْوًا مِّنْ اَرْبَعِيْنَ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ مَا اَنْتُمْ فِي الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ تھے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خیمہ میں قریب چالیس آدمی کے سو فرمایا ہم سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا راضی ہو تم اسپر کہ ہو چوتہائی جنت والوں کے کہا انہوں نے کہ ہاں فرمایا کیا راضی ہو تم کہ ہو تہائی جنت والوں کے کہا صحابہ نے کہ ہاں فرمایا کیا راضی ہو تم کہ ہو نصف جنت والوں کے بیشک جنت میں داخل نہو گا مگر نفس مسلمان اسلئے کہ نہیں ہو تم اہل شرک کے نسبت مگر اتنے کہ جیسے ایک بال سفید ہو کالے بیل کی کہال پر یا ایک بال سیاہ ہو سرخ بیل کے کہال پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اس باب میں عمران بن حصین اور ابی سعید خدری سے بھی روایت ہے **باب** مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ باب ابواب جنت کے بیان میں **عن** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِي الَّذِيْ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادُ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ **ترجمہ** روایت ہے سالم بن عبد اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ دروازہ کہ میری امت داخل ہوگی اس سے جنت میں چوڑان اسکی برابر ہے راکب مجود کے سیر کے جو تین دن تک چلا جاوے پہر باوجود اسکے ایسی مزاحمت ہوگی انکو کہ قریب ہے کہ انکے بازو اتر جاویں **ف** یہ حدیث غریب ہے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ حدیث تو نہ پہچانی انہوں نے اور کہا کہ خالد بن ابی بکر کے بہت منکر روایتیں ہیں کہ سالم بن عبد اللہ سے مروی ہیں **باب** مَا جَآءَ فِيْ سُوْقِ الْجَنَّةِ باب بازار جنت کی بیان میں **عن** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ لَقِيَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ فِيْ سُوْقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ اَفِيْهَا سُوْقٌ قَالَ نَعَمْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ اَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ فِيْ مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهٗ وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ فَتُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُّوْرٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ لُّؤْلُؤٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ يَّاقُوْتٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَّيَجْلِسُ اَدْنَاهُمْ وَمَا فِيْهِمْ مِنْ دَنِيٍّ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُوْرِ مَا يَرَوْنَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِاَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرٰى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقٰى فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ اِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى يَقُوْلَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ اَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهٗ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهٖ فِي الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَفَلَمْ تَغْفِرْ لِيْ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِيْ بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهٖ فَبَيْنَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِّنْ فَوْقِهِمْ فَاَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيْبًا لَّمْ يَجِدُوْا مِثْلَ رِيْحِهٖ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُوْلُ رَبُّنَا قُوْمُوْا اِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَاْتِيْ سُوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلٰئِكَةُ فِيْهِ مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ اِلٰى مِثْلِهٖ وَلَمْ تَسْمَعِ الْاٰذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ فَيُحْمَلُ اِلَيْنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهَا وَلَا يُشْتَرٰى وَفِيْ ذٰلِكَ السُّوْقِ

اہل جنت کے سن کا بیان

ابواب جنت کا بیان

بازار جنت کا بیان

اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقَى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوْعُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِي اٰخِرُ حَدِيْثِهِ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّحْزَنَ فِيْهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ اِلٰى مَنَازِلِنَا فَتَتَلَقَّانَا اَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَّ اَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَاِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ اَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُوْلُ اِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا اَنْ نَّنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا **ترجمہ** روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ ملے وہ ابوہریرہ سے سو کہا ابوہریرہ نے سوال کرتا ہون مین اللہ تعالے سے کہ جمع کر دے مجھکو اور تمکو جنت کے بازار مین سو کہا سعید نے کیا جنت مین بازار ہے کہا ابوہریرہ نے ہان خبر دی مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اہل جنت جب داخل ہونگے جنت مین اُترینگے وہان اپنے اعمال کے موافق پھر پکارے جاوینگے مقدار پر جمعہ کے ایام دنیا سے سو زیارت کرینگے وہ اپنی رب کی اور ظاہر ہوگا انکو عرش اُسکا اور نظر آویگا وہ انکو ایک باغ مین جنت کے باغون سے اور کہی جاوینگے اُنکے لئی منبر نور کے اور منبر موتی کے اور منبر یاقوت کے اور منبر زمرد کی اور منبر سونیکے اور منبر چاندی کے اور بیٹھینگے ادنی درجہ والی اگرچہ اُنمین ادنی کوئی نہین ٹیلون پر مسک اور کافور کے اور نہ خیال کرینگے وہ لوگ کہ کرسی والے اُنسے افضل جگہہ بیٹھے ہین یعنے کوئی اپنے تئین ادنی سمجھ کر محزون نہوگا کہا ابوہریرہ نے عرض کی مین نے یا رسول اللہ کیا دیکھینگے ہم اپنے رب کو فرمایا آپنے کہ ہان بہلا تم کچھ شک کرتے ہو سورج اور چاند کے دیکھنے مین چودہوین رات مین ہمنے عرض کی کہ نہین فرمایا آپنے ایسا ہی شک نکروگے اپنے پروردگار کے دیکھنے مین اور باقی نرہیگا اُس مجلس مین کوئی مرد کہ روبرو نہو ویگا اُسکے اللہ تعالے بالمشافہ یہانتک کہ فرماویگا کسی مرد کو اُنمین سے ای فلانی بیٹے فلانی کی تجھے یاد ہی جسدن تونے ایسا ویسا کیا تھا پہر یاد دلاویگا اُسکو بعض گناہ اُسکے جو صادر ہوئے تہی اُس سے دنیا مین سو وہ عرض کریگا کیا تو نے مجھے بخش نہین دیا ای رب میرے تب فرماویگا اللہ تعالے کیون نہین میرے ہی وسعت مغفرت کے سبب سے تو تو اِس مرتبہ کو پہونچا سو وہ اسی قیل وقال مین ہونگے کہ ڈھانپ لیگی اُنکو ایک بدلی اوپر سے اور برسیگی اُنپر ایسی خوشبو کہ نپائی ہوگی اُنہون نے اُسکی برابر کبھی بو کبھی اور فرماویگا اُنسے رب ہمارا کہ اُٹھو جاؤ اُس کرامت کیطرف کہ تیار کی ہے مین نے واسطے تمہارے سو تم جو چاہو پہر آوینگے ہم ایک بازار مین کہ گھیرے ہوی ہونگے اُسکو فرشتے اور اُسمین وہ چیزین ہونگی کہ نہین دیکھین اُنکی مثل کبھی آنکھون نے اور نہین سُنی کانون نے اور نہ خیال آیا اُسکا کسی دلمین سو لائی جاویگی ہمارے پاس جو چیز کہ ہم چاہینگے کہ نہو گی وہان بیع اور نہ شرا اور اُسی بازار مین ملاقات کرینگے بعض جنتی بعض سے فرمایا آپنے پہر متوجہ ہوگا اور ملیگا ایک مرد بلند رتبہ والا اپنے کم درجہ سے اور نہین ہے اُنمین کوئی کم درجہ والا سو پسند کریگا اور عجیب معلوم ہوگا اُسکو وہ لباس جو بلند رتبہ والی پر ہی سو نہین پوری ہوگی بات اُسکی کہ ظاہر ہوگا اُسکے بدن پر اُس سے بہتر لباس یعنے جسکی آرزو کی تہی اور یہ اسلئے ہوگا کہ شان نہین کسیکی کہ غمگین ہو وہان پہر لوٹینگے ہم سب اپنے مکانونکی طرف اور ملاقات کرینگے ہم اپنی بی بیون سے سو کہینگے وہ مرحبا و اہلا تم ہمارے پاس اُس سے بہتر جمال لیکر آئی ہو کہ جسپر جدا ہوئی تہے ہم سے ہم کہینگے مجالست کی ہے ہمنے آج اپنے پروردگار جبار کے ساتہ اور مستحق ہین ہم کہ ایسا ہی جمال لیکر پہرین جیسا لیکر پہرین ہین **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر اسی سند سی **مترجم** قولہ پہر پکاری جاوینگے مقدار پر جمعہ کے الخ یعنے جیسے ہر ہفتہ مین دنیا مین ایکدن جمعہ کا ہوتا ہے اسیطرح اُس اندازہ اور مقدار پر وہان ہمیشہ وہ ندا و پکار ہوگی اگرچہ جنت مین دن اور رات نہین اور اسمین فضیلت ہے جمعہ کی اور ترغیب و تحریص ہے اُسکا ادائی حقوق کی سنن و واجبات سے اور حضور صلوۃ و جماعات سے وغیرہ ذلک قولہ سو زیارت کرینگے یعنے دیکھینگے اپنے رب کو چشم سر سے جیسا کہ مذہب ہے محدثین اور سلف کا اور باتین کرینگے اُس سے سُنیگا ہر ایک اُنمین کا کلام پاک اُس تعالی شانہ کا حروف اور اصوات کے ساتہ نہ جیسا کہ سمجھہ رکہا ہے بعض متکلمین متقشفہ نے یا فلاسفہ قشریہ نے قولہ اگرچہ اُنمین ادنی کوئی نہین الخ یعنے اگرچہ تفاوت درجات کا اُنکے درمیان ہے مگر دنی اُنمین کوئی نہین یعنے خسیس و بخیل کہ مشتق ہے دناءت سے کہ بمعنے خساست کے ہی قولہ اور نہین ہے کوئی اُنمین کم درجہ والا یعنے خسیس نہین

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَا فِيْهَا شِرًى وَّلَا بَيْعٌ اِلَّا الصُّوَرُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت مین ایک بازار ہے کہ نہین ہے اُسمین خرید اور نہ فروخت مگر اُسمین تصویرین ہین مردون اور عورتونکی پہر جب پسند کریگا آدمی کسی صورت کو داخل ہو جاویگا وہ اُسمین یعنے وہی صورت اُسکی ہو جاویگی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

باب مَا جَاءَ فِيْ رُؤْيَةِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى باب دیدار الٰہی کے بیان مین

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلٰوةٍ قَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَاَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ **ترجمہ** روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہا اُنہون نے کہ ہم بیٹھے تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سو نظر کی آپنے چاند کیطرف کہ چودہوین رات کا

تھا اور فرمایا پیش کئے جاؤ گے تم اپنے پروردگار پر سو دیکھو گے تم اُسکو جیسا کہ دیکھتے ہو اِس چاند کو اور زحمت نہ اُٹھاؤ گے تم اُسکے رویت مین سو اگر ہو سکے تمسے کہ مغلوب نہو تم اُس نماز مین کہ قبل طلوع شمس ہے اور اُس نماز مین کہ قبل غروب ہے تو کرو پھر پڑھے آپنے یہ آیت فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ الخ یعنے تسبیح کر تو ساتھ حمد رب اپنے کے قبل طلوع شمس اور قبل غروب کے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** قولہ دیکھو گے تم اُسکو جیسا کہ دیکھتے ہو اُس چاند کو یہ تشبیہ ہے فقط اوپر نظر آنے مین اور عدم زحمت مین اور ثابت ہے اِس سے فوقیت باریتعالی شانہ کے حقیقۃً اور اوپر ہونا اُس خالق اکبر کا جمیع مخلوقات کے جیسا کہ فرمایا اُس تعالے شانہ نے یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ یعنے ڈرتے ہین فرشتے اپنے رب سے کہ اوپر اُنکے ہی اور وارد ہوا حدیث اوعال مین ثُمَّ اللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ یعنے اللہ ہے اوپر ان سب مخلوقات کے اور فرمایا اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ یعنے اُسکی طرف چڑھتے ہین کلمہ پاک اور عمل صالح کو بلند کرتا ہے وہ اور فرمایا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ یعنے بلکہ اُٹھا لیا اُسے اللہ نے اپنی طرف یعنی عیسے علیہ السلام کو اور کہا حضرت زینب نے زوجنیک الرحمن فوق العرش یعنے نکاح کر دیا میرا تم سے اللہ تعالے نے عرش کے اوپر اور یہی ہے عقیدہ سلف صالحین کا اور ائمہ و محدثین کا اور تمامی کبرای صالحین کا کہ وہ تعالے شانہ باین ہے مخلوقات سے بلند ہے موجودات سے مستقر ہی عرش عظیم الشان پر مستوی ہے بذاتہ اُسپر بلند و عالی ہے اور متعالی و برتر نہ مخلوق اُسکے اندر ہے نہ وہ مخلوق کے اندر اور نہین خلاف کیا اسمین سوا مگر جہلای جہمیہ اور سفہای فلاسفہ نے خذلہم اللہ قولہ سو اگر ہو سکے تم سے کہ مغلوب نہو تم آ د یعنے اگر ہو سکے تم سے کہ مانع نہو تمکو اُسکے ادا سے کوئی چیز تو بجا لاؤ اور ادا کرو اُسکو بجمیع سنن و مستحبات و فرائض و واجبات اور مُراد اُنسے نماز صبح ہے اور عصر کہ اکثر ان وقتون مین سستی اور اشغال دنیوی مانع حضور کی جماعت ہوتی ہین اور پڑھی آپنے یہ آیت کہ اشارہ ہے اسمین اُسی نماز کیطرف اور مراد تسبیح سے نماز ہے

عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادٰى مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا قَالُوْا اَلَمْ يُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا وَيُنَجِّنَا وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالُوْا بَلٰى فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْطَاهُمْ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے صہیب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیۃ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ کی تفسیر مین فرمایا جب داخل ہونگے جنت والے جنت مین پکاریگا ایک پکارنیوالا کہ تمہین اللہ تعالے کی نزدیک سے ایک چیز اور ملنی والی ہے کہ جسکا وعدہ کیا گیا ہے تو وہ کہینگے کہ کیا نہین روشن کیا اُسنے ہمارے مونہونکو اور نجات دی ہمکو یعنی عذاب وغیرہ سے اور داخل کیا ہمکو جنت مین یعنے ہمین اب کس چیز کے حاجت ہے تو جواب دینگی پکارنیوالی کہ ہان پھر کھولا جاویگا پردہ فرمایا آپنے پس قسم ہے اللہ تعالے کی کوئی چیز انکو پیاری نہین اُس جنبانہ کیطرف نظر کرنیسے **ف** اِس حدیث کو مسند اور مرفوع کیا حماد بن سلمہ نے اور روایت کے سلیمان بن مغیرہ نے یہ حدیث ثابت بنانی سے اُنہون نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے قول اُنکا **مترجم** آیہ مبارک للذین احسنوا الحسنے وزیادہ یعنے جن لوگون نے عمل نیک کئے اُنکے لیے ہے حُسنی یعنے جنت اور زیادہ مراد زیادہ سے نظر کرنا ہے وجہ مبارک پر اُس تعالی و تبارک کے اور یہ حدیث بھی موید اسی معنی کی ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت اصحاب کا کہ ادسی مین ہین ابوبکر صدیق اور حذیفہ اور ابو موسی اور عبادہ بن صامت اور یہی قول ہے حسن اور عکرمہ اور عطاء اور مقاتل اور ضحاک اور سدی کا اور ابن عباس سے یہ بھی مروی ہے کہ حُسنے سے مُراد ہے مثل اُسکا جزا سے اور زیادت سے مُراد ہے تضعیف اُسکی دس تک سے یا سات سو تک اور مجاہد نے کہا حُسنے حسنہ ہے اور زیادت مغفرت اور رضوان مفسر کہتا ہے کہ قول اول بہت صحیح ہے اور موید باحادیث (بغوی) اور بیضاوی نے فرمایا کہ حُسنے صفت ہے مثوبۃ کی یعنے تقدیر آیۃ یون ہے لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْمَثُوْبَةُ الْحُسْنٰى اور زیادہ سے مراد ہے وہ زیادتی کہ جو براہ فضل جزا سے زیادہ عنایت ہو جیسا فرمایا اللہ تعالے نے وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى جِنَانِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَنَعِيْمِهٖ وَخَدَمِهٖ وَسُرُرِهٖ مَسِيْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ وَاَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهٖ غَدْوَةً وَّعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت مین ادنی درجہ والا وہ ہے کہ نظر کریگا اپنی باغون اور بیبیون اور نعمتون اور خدمتگارون اور تختون کی طرف کہ ہین وہ ہزار برس کے مسافت تک اور سب سے زیادہ بزرگ اللہ کے نزدیک وہ ہوگا کہ نظر کریگا اُس تعالے شانہ کے وجہ مبارک کیطرف صبح اور شام پھر پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وجوہ یومئذ یعنے بہت سے مونہہ اُسدن تازہ ہین اپنے رب کیطرف نظر کرنیوالی **ف** اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندون سے اسرائیل سے اُنہون نے روایت کی ثویر سے اُنہون نے ابن عمر سے مرفوعاً اور روایت کے یہ عبد الملک بن ابجر نے ثویر سے اُنہون نے ابن عمر سے موقوفاً اور روایت کے عبید اللہ اشجعی نے سفیان سے اُنہون نے ثویر سے اُنہون نے مجاہد سے اُنہون نے ابن عمر سے قول اُنکا اور مرفوع نکیا اُسکو روایت کے یہ ہم سے ابو کریب محمد بن علا نے اُنہون نے عبید اللہ اشجعی سے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے ثویر سے اُنہون نے مجاہد سے اُنہون نے ابن عمر سے مانند اسکے اور مرفوع نکیا اُسکو **مترجم** آیت مبارک کے تفسیر مین ابن عباس نے کہا ناضرۃ سے مراد حسنہ ہے یعنی چہرے اُنکے خوبصورت ہین مجاہد نے کہا

ہم سورۃ ابن زید نے کہا ناعمۃ مقاتل نے کہا ببیض یعلوہا النور سدی نے کہا مُبتہجۃ یا ان نے کہا مُنعمۃ فراء نے کہا مشرقۃ بالنعیم الی ربہا ناظرۃ ابن عباس اور اکثر مفسرین
نے کہا کہ نظر کرینگے وہ اپنے رب کیطرف عیاناً بغیر حجاب کے حسن نے کہا نظر کرینگے وہ اپنے خالق کیطرف اور کیونکر تازہ ہوں وہ چہرے کہ دیکھتے ہوں اپنے خالق کو (بغوی) بعد
اسکے ذکر کے بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے وہی حدیث جو اوپر گذری **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ
الْبَدْرِ وَتُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ الشَّمْسِ قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا مزاحمت ہوتی ہے تمکو رویت قمر میں چودھویں رات کو یا مزاحمت کیجاتی ہے تمپر رویت شمس میں عرض کی صحابہ نے کہ نہیں فرمایا مثبات دیکھوگے
تم اپنے رب کو جیسا کہ دیکھتے ہو چاند چودھویں رات کا نہیں مزاحمت ہوگی اسمیں تمکو کسی طرح **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا یحیی بن عیسیٰ اور کئی لوگوں
نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی عبد اللہ بن ادریس نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہوئی ہے یہ ابی سعید سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے مثل اسی حدیث کے اور یہ روایت بھی صحیح ہے **باب** رضامندی الٰہی کے
بیان میں **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ لِاَھْلِ الْجَنَّۃِ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُوْنَ لَبَّیْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ
فَیَقُوْلُ ھَلْ رَضِیْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ مَا لَنَا لَا نَرْضٰی وَقَدْ اَعْطَیْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ فَیَقُوْلُ اَنَا اُعْطِیْکُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالُوْا وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ
ذٰلِکَ قَالَ اُحِلُّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِیْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَیْکُمْ اَبَدًا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ فرماویگا جنت والو تو وہ اہل جنت
وہ عرض کرینگے لبیک اے رب ہمارے اور سعدیک پھر فرماویگا آیا تم راضی ہو تو وہ عرض کرینگے کیا ہوا ہمکو کہ ہم راضی نہونگے اور تو نے عنایت فرمائی ہمکو ایسی چیز کہ نہیں دی کسیکو اپنی
مخلوقات سے سو فرماویگا بار تعالیٰ میں دونگا تمکو اس سے بھی افضل وہ کہینگے کہ وہ کیا چیز ہے جو اس سے افضل ہو فرماویگا اللہ تعالیٰ اُتارتا ہوں میں تمپر رضامندی اپنی پھر ناراض نہونگا
میں تمسے کبھی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** یعنے اللہ جل جلالہ کی ناراضی فسق و فجور اور اُسکے نافرمانی سے ہوتی ہے اور مدار اُسکا تکلیف شرعی پر ہے اور تکلیف کے ایام ختم
ہوگئے پس رضامندی الٰہی ابدی انکے لئے ثابت ہوئی اور نہیں ہے یہ مگر فضل اُس تعالیٰ شانہ کا وھو ذو الفضل العظیم اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ بِفَضْلِکَ وَکَرَمِکَ وَارْضَ
عَنَّا بِرَحْمَتِکَ رِضًاءً لَا تَسْخَطُ بَعْدَہٗ اَبَدًا یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ **باب** مَا جَآءَ فِیْ تَرَائِیْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فِی الْغُرَفِ بالاخانون کے دیکھنے میں اہل جنت کے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَیَتَرَاءَوْنَ فِی الْغُرْفَۃِ کَمَا یَتَرَاءَوْنَ الْکَوْکَبَ الشَّرْقِیَّ اَوِ الْکَوْکَبَ الْغَرْبِیَّ الْغَارِبَ فِی الْاُفُقِ اَوِ الطَّالِعَ فِیْ
تَفَاضُلِ الدَّرَجَاتِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ النَّبِیُّوْنَ قَالَ بَلٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ وَاَقْوَامٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ **ترجمہ** روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت آپسمیں ایکدوسرے کو دیکھینگے غرفوں میں جیسے دکھائی دیتا ہے تارہ شرقی یا غربی غروب ہونیوالا کنارہ آسمان میں یا طلوع کرنیوالا
تفاضل درجات میں سو عرض کی صحابہ نے کہ یا رسول اللہ وہ لوگ انبیا ہیں فرمایا نہیں بلکہ قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان اُسکے ہاتھ میں ہے وہ ایک لوگ ہیں کہ ایمان لائے ہیں
اللہ تعالیٰ پر اور اُسکے رسول پر اور تصدیق کی ہے پیغمبروں کی یعنے مومنین ہیں انبیا نہیں **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** اس حدیث میں آپنے تشبیہ دی تفاضل درجات کی کہ آپسمیں
ایسا فرق رکھتے ہیں کہ جیسے تارہ دور نظر آتا ہے اسیطرح وہ ایک دوسرے کو نظر آتے ہیں پھر صفت کی اُس تارہ کی کہ کنارہ شرق میں ہے یا غرب میں اور قریب الغروب ہے یا قریب الطلوع
تاکہ دلالت کرے کمال بُعد پر اسلئے کہ دیکھنے والے کی سیر جو تارہ ہے اُسکے بہ نسبت نزدیک ہے اور دنیا میں کوئی چیز مرئیات میں اس سے بڑہکر نہیں **باب** مَا جَآءَ فِیْ خُلُوْدِ اَھْلِ
الْجَنَّۃِ وَاَھْلِ النَّارِ باب اہل جنت اور اہل نار کے خلود میں **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَجْمَعُ اللّٰہُ النَّاسَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِیْ صَعِیْدٍ
وَّاحِدٍ ثُمَّ یَطَّلِعُ عَلَیْھِمْ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ فَیَقُوْلُ اَلَا یَتَّبِعُ کُلُّ اِنْسَانٍ مَّا کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ فَیُمَثَّلُ لِصَاحِبِ الصَّلِیْبِ صَلِیْبُہٗ وَلِصَاحِبِ التَّصَاوِیْرِ تَصَاوِیْرُہٗ
وَلِصَاحِبِ النَّارِ نَارُہٗ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ وَیَبْقَی الْمُسْلِمُوْنَ فَیَطَّلِعُ عَلَیْھِمْ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ فَیَقُوْلُ اَلَا تَتَّبِعُوْنَ النَّاسَ فَیَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ
بِاللّٰہِ مِنْکَ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ اَللّٰہُ رَبُّنَا وَھٰذَا مَکَانُنَا حَتّٰی نَرٰی رَبَّنَا وَھُوَ یَاْمُرُھُمْ وَیُثَبِّتُھُمْ ثُمَّ یَتَوَارٰی ثُمَّ یَطَّلِعُ فَیَقُوْلُ اَلَا تَتَّبِعُوْنَ النَّاسَ
فَیَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ اَللّٰہُ رَبُّنَا وَھٰذَا مَکَانُنَا حَتّٰی نَرٰی رَبَّنَا وَھُوَ یَاْمُرُھُمْ وَیُثَبِّتُھُمْ قَالُوْا وَھَلْ نَرَاہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ
وَھَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ قَالُوْا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَاِنَّکُمْ لَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ تِلْکَ السَّاعَۃَ ثُمَّ یَتَوَارٰی ثُمَّ یَطَّلِعُ فَیُعَرِّفُھُمْ

نَفْسَهُ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّبِعُونِي فَيَقُومُ الْمُسْلِمُونَ وَيُوضَعُ الصِّرَاطُ فَيَمُرُّ عَلَيْهِ مِثْلَ جِيَادِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ وَقَوْلُهُمْ عَلَيْهِ سَلِّمْ سَلِّمْ وَيَبْقَى أَهْلُ النَّارِ
فَيُطْرَحُ مِنْهُمْ فِيهَا فَوْجٌ فَيُقَالُ هَلِ امْتَلَأْتِ فَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ ثُمَّ يُطْرَحُ فِيهَا فَوْجٌ فَيُقَالُ هَلِ امْتَلَأْتِ فَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى إِذَا أُوعِبُوا فِيهَا وَضَعَ
الرَّحْمَنُ قَدَمَهُ فِيهَا وَأُزْوِيَ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ قَالَ قَطْ قَالَتْ قَطْ قَطْ فَإِذَا أَدْخَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلَ النَّارِ النَّارَ أُتِيَ بِالْمَوْتِ مُلَبَّبًا فَيُوقَفُ
عَلَى السُّورِ الَّذِي بَيْنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَطَّلِعُونَ خَائِفِينَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ فَيَطَّلِعُونَ مُسْتَبْشِرِينَ يَرْجُونَ الشَّفَاعَةَ
فَيُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَلِأَهْلِ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَقُولُونَ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ قَدْ عَرَفْنَاهُ هُوَ الْمَوْتُ الَّذِي وُكِّلَ بِنَا فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ ذَبْحًا عَلَى
السُّورِ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمع کریگا اللہ تعالے آدمیوں
کو قیامت کے دن ایک زمین پر پھر جھانکیگا اُن پر رب العالمین اور فرماویگا کیوں نہیں چلا جاتا ہی ہر انسان اپنے معبود کے ساتھ پس صورت بنکر آویگی صاحب صلیب کے آگے صلیب
اُسکی اور صاحب تصویر کے آگے تصویرین اور صاحب نار کی آگے نار اُسکے یعنے جسکو وہ پوجتے تھے سو ساتھ ہو جاوینگے ہر ایک لوگ جنکو پوجتے تھے اور باقی رہ جاوینگے میدان حشر مین
مسلمان سو جھانکیگا اُنپر رب العالمین اور فرماویگا تم کیوں نہ ساتھ گئے لوگوں کے وہ عرض کرینگے نعوذ باللہ منک یعنے اللہ کے پناہ تجھہ سے اللہ کی پناہ تجھہ سے
ہمارا معبود تو اللہ ہے اور ہم یہین رہینگے یہانتک کہ دیکھین ہم اپنے رب کو اور وہ حکم کریگا اُنکو اور ثابت قدمی دیگا اُنکو پھر چھپ جاویگا پھر مطلع ہوگا اور فرماویگا تم کیوں نہ گئے
آدمیوں کے ساتھ پھر وہ کہینگے پناہ ہی اللہ کی تجھہ سے پناہ ہی اللہ کی تجھہ سے ہمارا معبود تو اللہ ہی ہے اور ہم یہین رہینگے یہانتک کہ دیکھین ہم اپنے رب کو اور وہ حکم کریگا اُنکو اور ثابت
قدم رکھیگا اُنکو پوچھا اصحاب نے کہ آیا دیکھینگے ہم اُس تعالے شانہ کو یا رسول اللہ فرمایا آپنے کیا تمپر کچھہ مزاحمت ہوتی ہے چاند کے دیکھنے مین چودھوین رات کو اُنہوں نے عرض کی
کہ نہین یا رسول اللہ فرمایا اسیطرح تمکو کچھہ مزاحمت نہوگی اُسکے دیکھنے مین اُسوقت پھر چھپ جاویگا پھر مطلع ہوگا اور معرفت اپنی ذات کی عنایت فرماویگا اُنکو پھر فرماویگا مین
ہون رب تمہارا سو میرے ساتھ چلو تب کھڑے ہو جاوینگے مسلمان اور رکھی جاویگی صراط یعنے پشت دوزخ پر سو گذریگا اُسپر ایک گروہ مثل عمدہ گھوڑون کے اور ایک گروہ مثل عمدہ
اونٹون کے اور اُنکا یہی کہنا ہوگا اُسپر سلّم سلّم یعنے سلامت رکھہ سلامت رکھہ اور باقی رہ جاوینگے اہل نار سو ڈالی جاویگی اُنمین کے ایک فوج اُسمین اور کہا جاویگا نار سے کیا تو سیر
ہو گئی سو وہ کہیگی کہ اور کچھہ ہے پھر ایک فوج ڈالی جاویگی اُسمین اور کہا جاویگا کیا تو سیر ہو گئی وہ کہیگی کچھہ اور ہے یہانتک کہ جب سب ڈالی جاوینگے اُسمین یعنی جب سبھی بھر
جاوینگی تو رکھدیگا اُسمین رحمٰن قدم اپنا اور سمٹ جاویگا ایک ٹکڑا اُسکا دوسرے پر پھر فرماویگا یعنے رحمٰن بس ہے وہ کہیگی بس ہے بس ہے پھر جب داخل کریگا اللہ تعالے اہل جنت کو جنت
مین اور اہل نار کو نار مین لائینگے موت کو کھینچتے ہوئے سو کھڑا کرینگے اُسے اُس دیوار پر کہ اہل جنت اور اہل نار کے بیچمین ہے اور پکارا جاویگا اے جنت والون سو وہ جھانکنے لگینگے ڈر کر پھر
پکارا جاویگا اے دوزخ والون سو وہ جھانکنے لگینگے خوش ہوکر امید ہوگی اُنکو شفاعت کی پھر کہا جاویگا اہل جنت اور اہل نار کو تم پہچانتے ہو اسکو تو کہینگے یہی اور وہی کہ ہمنے
خوب پہچانا ہے اُسی وہ موت ہے کہ ہم پر موکل تھی سو لٹائی جاویگی وہ اور ذبح کر دیجاویگی ایکبارگی اُس دیوار پر اور منادی کیجاویگی اے اہل جنت تمہین ہمیشہ رہنا ہے جنت مین اور
موت نہین اور اے اہل دوزخ تمہین ہمیشہ رہنا ہی دوزخ مین اور موت نہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث مین بڑے بڑے فوائد ہین کہ بعد شرح حدیث
تحریر ہونگے قولہ سو جھانکیگا اُنپر رب العالمین اور فرماویگا تم کیوں نہ ساتھ گئے لوگوں کے الخ اس تجلی اور اطلاع مین دو قول ہین محدثین کے اول یہ کہ یہ جھانکنے والا ملک ہے نہ مالک
الملک اور اسناد جھانکنے کا اللہ کیطرف مجاز ہے گویا مامور کے فعل کو آمر کا فعل فرمایا اب جو اُنہوں نے جواب دیا کہ نعوذ باللہ منک یعنے ہم پناہ مانگتے ہین تجھہ سے اسمین کچھہ
اشکال نرہا اور دوسرا قول یہ کہ فرمانی والا اور مطلع خود باری تعالے ہے اور اسمین امتحان مومنین کا منظور ہے اور امتحان کے جواز مین قیامت کے دن تک کچھہ اختلاف نہین چنانچہ
نووی نے کہا ہے یہ آخر امتحان ہے مومنین کا پھر جب منظور ہوگا باریتعالی کو کہ مین اپنے معرفت اُنکو عنایت کرون اُسوقت پہچانینگے اور کہینگے کہ تو ہمارا رب ہے اور اُسکے ساتھ
چلینگے قولہ اور رکھی جاویگی صراط الخ اسمین ثبوت ہے صراط کا اور مذہب اہل حق کا ہے اثبات اُسکا اور اجماع ہی سلف کا اُسکے اثبات پر اور وہ ایک پل ہے کہ رکھا جاویگا پشت
دوزخ پر اور مسلمین وغیرہم نے سلف سے کہا ہی کہ صراط بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز ہے قولہ رکھدیگا اسمین رحمٰن قدم اپنا قدم ایک صفت ہے باری تعالی کے معلوم
المعنے مجهول الکیف اُسکے لفظ اور معنے پر بلا تشبیہ ایمان ہے مومنین کا اور نہین انکار کیا ان صفتوں کا مگر چند افراخ فلاسفہ اور بعض متکلمین قشریہ نے کہ لازم کر لے جنہوں نے
اپنے نفسوں پر تقلید معتزلہ کی اسواسطے چھوڑ دی صراط مستقیم سنت کی اور پڑ گئے ہاویہ جحیم بدعت مین اعاذنا اللہ منہا قولہ لائینگے موت کو بعض روایات مین ہے کہ موت کو بصورت

اثبات صفت قدم کا بیان

دنبہ ازرق کے لائینگے اور بعد تعریف موت کے ذبح فرمائینگے تو اے اہل دوزخ تمھین ہمیشہ رہنا ہی اسمین اثبات خلود اہل نار کا ہے جیسا کہ خلود ہے اہل جنت کو جنت مین اور نہین اختلاف اسمین اہل حق کا (چنانچہ گذرا پہلے ذکر اسکا) اور نہین ثابت ہے خروج کفار و مشرکین کا نار سے ہرگز تمام ہوئی شرح حدیث کی اس حدیث مین اثبات ہے کلام آلہی کا اور معلوم ہوتا ہی کہ وہ کلام ایسے حروف و اصوات سے مرکب ہے کہ سامعین کو مفہوم ہوتا ہی محض تخیل اور خیال نہین جیسا کہ سمجھا ہے بعض لوگون نے اور اس قبیل مین ہین صاحب تصاویر مین وہ لوگ کہ تصاویر لیا اور انبیا کی تعظیم بجا لاتے ہین اور آداب عابدانہ انکے سامنی کرتے ہین اور اسیطرح داخل ہین عابدان نار مین اکثر اہل دکن جو محرم مین الاوہ کے گرد گھومتی ہین اور طواف کرتے ہین اور اسکے نذر و نیاز منتا کرتے ہین رویت الٰہی کے تشبیہ مرے سے دینی مین اثبات ہے مرئی کے فوقیت کا اور ثابت ہے فوقیت باریتعالی کے آیات متکاثرہ اور احادیث متواترۃ المعنے سی نہین انکار کیا اسکا مگر افراخ فلاسفہ نے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ یَرْفَعُہٗ قَالَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ اُتِیَ بِالْمَوْتِ کَالْکَبْشِ الْاَمْلَحِ فَیُوْقَفُ بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ فَیُذْبَحُ وَھُمْ یَنْظُرُوْنَ فَلَوْ اَنَّ اَحَدًا مَاتَ فَرَحًا لَمَاتَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ وَلَوْ اَنَّ اَحَدًا مَاتَ حُزْنًا لَمَاتَ اَھْلُ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ مرفوع کرتے تھی وہ اس روایت کو یعنے کہتی تھے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوگا دن قیامت کا لاوینگے موت کو مانند چتکبری بھیڑ کے سو کھڑی کیجاویگی جنت اور دوزخ کے درمیان اور ذبح کیجاویگی اور وہ نظر کرتے ہونگی سو اگر کوئی مرتا ہوتا اُن دنون خوشی سے تو مرجاتے جنت والے اور اگر کوئی مرتا ہوتا غم سے تو مرجاتے دوزخ والے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی روایتیں مثل اسکے کہ جنمین مذکور ہے دیدار الٰہی کا اسطرح کہ دیکھینگے لوگ اپنی پروردگار کو اور مذکور ہے قدم کا اور جو مشابہ ہے ان اشیا کی یعنے ید و وجہ و ساق و جنب و عین و سمع و بصر وغیرہ اور مذہب ہے اہل علم کا مثل سفیان ثوری اور مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ اور ابن مبارک اور وکیع وغیرہم کا یہ ہے کہ روایت کی انہون نے یہ چیزین اور کہا روایت کرتے ہین ہم ان حدیثونکو اور ایمان لاتی ہین ہم ساتھ انکے اور نہین کہی جاتین یہ صفتین کہ کیسے ہین اور کیونکر ہین اور یہی مختار ہے اہل حدیث کا کہ روایت کیجاوین یہ اشیا جسطرح کہ آئی ہین اور اسپر ایمان رکھا جاوے اور تفسیر اسکی نہ کیجاوے اور وہم نکیا جاوے اسمین اور نہ کہا جاوے کہ وہ کیسے ہین اور یہی مذہب مختار ہے اہل علم کا کہ گئے ہین اسطرف اور مراد فقیر فہم ناقص سے جو اوپر کے حدیث مین مذکور ہوا ہے کہ تجلی کریگا اپنی **مترجم** قولہ اور روایت کرتے ہین ہم ان حدیثونکو اور ایمان لاتے ہین ہم ساتھ انکے یعنے ایمان لاتی ہین ہم انکے الفاظ اور معنے پر اسلئے کہ یہ الفاظ معلوم المعنے ہین کہ عرب ہمیشہ اپنے لسان مین استعمال کرتا ہے اور عوام اور خواص ہر ایک انکے مفہوم کو بخوبے جانتا ہی اسلئے کہا ہے علمانے کہ یہ آیات و احادیث متشابہ الکیفیت ہین اور محکم المعنے اور فرق کیفیت اور معنے مین ظاہر ہے کہ اول انمین سے مجہول ہے اور ثانی معلوم اور اگر دونون مجہول ہوتے تو ایمان ان آیات و احادیث پر ممکن نہ تھا اسلئے کہ ایمان فرع ہے معرفت کی پھر معرفت اُس لفظ کی کہ جو واضع نے ایک معنی کے لئے وضع کیا ہی بغیر جاننے معنے کی کچھ معنی نہین رکھتی اور اگر کیف و معنے دونون مجہول ہوتے تو اوائل سور اور آیات صفات دونون ایکسان ہو جاتے حالانکہ تصریح کی ہے علما نے کہ اُن دونون مین بون بائن ہے چنانچہ کہا فخر الاسلام بزدوی نے اثبات الید والوجہ حق عندنا لکنہ معلوم باصلہ ومتشابہ بوصفہ ولا یجوز ابطال الاصل بالعجز عن درک الصفات بالکیف وانما ضلت المعتزلۃ من ھذا الوجہ فانھم ردوا الاصول لجھلھم بالصفات علی الوجہ المعقول فصاروا معطلۃ وکذا فی المنح الازہر شرح الفقہ الاکبر یعنے اثبات ہاتھ اور منہ کا اللہ تعالی کی واسطے حق ہے نزدیک ہمارے لیکن معلوم ہے اصل اُسکی اور متشابہ ہے بوصف انکا یعنے کیف اُن کا اور نہین جائز ہے باطل کرنا اصل کا بسبب عجز کے کیف صفات کے ادراک سے اور گمراہ ہوگئے معتزلہ اسی سبب سے کہ انہون نے رد کردیا اصول صفات کو بسبب نجاننی صفتون کے علے وجہ المعقول اور ہوگئے معطلہ اور ایسا ہی ذکر کیا شمس الائمہ سرخسی نے اور پھر فرمایا واہل السنۃ والجماعۃ اثبتوا ما ھو الاصل المعلوم بالنص ای بالآیات القطعیۃ والدلالات الیقینیۃ وتوقفوا فیما ھو المتشابہ وھو الکیفیۃ ولم یجوزوا الاشتغال بطلب ذلک انتہی یعنی اہل سنت اور جماعت نے ثابت کیا اُس اصل کو کہ معلوم ہے ساتھ نص کے یعنے ساتھ آیات قطعیہ کے اور دلالات یقینیہ کے اور مراد اُس سے معنے معلوم ہیں اور توقف کیا اُسمین جو متشابہ ہے اور وہ فقط کیفیت ہے اور جائز نہ رکھا اشتغال اُسکی طلب مین انتہی اور فرمایا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین مین وھی صفۃ لازمۃ لہ ولائقۃ بہ کالید والوجہ والعین والسمع والبصر والحیوۃ والقدرۃ وکونہ خالقا ورازقا ومحییا وممیتا موصوفا بھا ولا نخرج من الکتاب والسنۃ نقرأ الآیۃ والخبر ونؤمن بما فیھا ونکل الکیفیۃ فی الصفات الی علم اللہ انتہی یعنے یہ صفت یعنی استوا وغیرہ لازم ہی اُسکو اور لائق ہے اُسکے مانند ید و وجہ و سمع و بصر و حیوۃ و قدرت کی اور لازم ہے ایسے جیسے لازم ہے اُسکا خالق و رازق و محیی و ممیت ہونا موصوف ہے وہ ساتھ انکے اور نہ نکالی جاوین کتاب و سنت سے فقرے آیتون اور حدیثون کے اور ایمان لاتے ہین ہم ساتھ انکے اور سونپتے ہین ہم کیفیت صفتون کے اللہ پاک کے علم پر انتہی اس قول مین بھی تصریح ہے کہ مفوض بعلم الٰہی فقط کیفیت ہے نہ لفظ و معنی پس ہمارا ایمان ان دونون پر ہے اور فرمایا امام ابو عبید قاسم بن سلام معاصر امام احمد بن حنبل نے ھذہ احادیث صحاح حملھا اھل الحدیث والفقھاء بعضھم عن بعض وھی عندنا

[illegible]

حق لاشک فیہا ولکن اذا قیل کیف یضحک قلنا لانفسر ہذا ولاسمعنا احدا یفسرہ (رواہ الذہبی فی کتاب العرش باسنادہ) یعنے یہ احادیث صحیح ہیں روایت کیا انکو اہل حدیث نے اور
فقہا نے بعض نے بعض سے اور وہ ہمارے نزدیک حق ہیں یعنے موصوف ہونا باریتعالی کا ان صفات سے کہ ان حدیثون مین مذکور ہے حق ہے کسیطرحکا شک نہین اسمین ولیکن جب
کہا جاوے کہ کیونکر ہنستا ہی باریتعالے اور کیا کیفیت ہے اسکی ہنسنے کی کہین گے ہم تفسیر نہین کرتے ہم اسکے اور نہین سنی ہمنے تفسیر اسکے کسی سے کہ کوئی کرتا ہو انتہے اس قول سے معلوم ہوا کہ
مراد اُس تفسیر سے جو اس مقام مین منع ہی بیان کرنا ہے کیفیت کا اور یہی مراد ہے ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی نہ یہ کہ ترجمہ اسکا نکیا جاوے قولہ اور وہم نکیا جاوے اسمین یعنے کیفیت اسکی جو
وہم وخیال مین آوے اس سے تنزیہ باری تعالے کی ضروری ہی اور نفی اُن صفات کی اس خیال سے کہ اسمین تشبیہ یا تجسیم لازم آتی ہے ہرگز نچاہئے جیسے کہ سمع وبصر کا اثبات بلاتشبیہ و
تکییف کہا جاتا ہی اسیطرح ید ووجہ کا اثبات بلاتشبیہ وتکییف وتجسیم ضرور ہے تعجب ہے اُن لوگون سے کہ اثبات سمع وبصر بلا تکلف کرتے ہین اور ثبوت ید ووجہ مین تجسیم سے ڈرتے
ہین حالانکہ شارع نے ثبوت ان جمیع صفات کا برابر کیا ہے **بَابُ** مَا جَآءَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ باب گھیرے مین جنت ودوزخ کے

جنت اور دوزخ کے گھیرے کا بیان

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا گھیرے گئے جنت ساتھ تکلیفون کے اور گھیرے گئی دوزخ ساتھ شہوتون کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی اس سند سے **مترجم** یعنی جنت عبادات شاقہ اور ریاضات
شرعیہ کے بجالانے سے ملتی ہے اور مصائب وبلیات مین اور زہد اور طاعات مین صبر کرنا اسکی تحصیل کے لئے ضروری ہی پہر شہوات نفسانیہ اور تلذذات محرمہ جسمانیہ سے بہی دوزخ ہمنا
اسکے طالب کا دشوار ہے گویا ان مکارہ کے کانٹے اسکے گرد لگا دیئے گئے ہے جیسے باغ وراغ کے گرد کانٹے لگاتے ہین اسیطرح اتباع شہوات نفسانیہ اور انہماک تلذذات جسمانیہ موجب
دخول نار ہی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ اَرْسَلَ جِبْرَئِيْلَ اِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا
اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِيْهَا قَالَ فَجَآءَهَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا قَالَ فَرَجَعَ اِلَيْهِ قَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَاَمَرَ بِهَا
فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَيْهَا فَانْظُرْ اِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِيْهَا قَالَ فَرَجَعَ اِلَيْهَا فَاِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَرَجَعَ اِلَيْهِ فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ
خِفْتُ اَنْ لَّا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ اذْهَبْ اِلَى النَّارِ فَانْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَاِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ اِلَيْهِ فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَا
يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَيْهَا فَرَجَعَ اِلَيْهَا فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَّا يَنْجُوَ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا **ترجمہ** روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پیدا کیا اللہ تعالی نے جنت کو اور دوزخ کو بھیجا جبرئیل کو جنت کیطرف اور فرمایا نظر کر اسکی طرف اور جو طیار کیا ہی مین نے
اُسکے رہنے والون کے لئے جنت مین فرمایا آپنے پہر آئے جبرئیل اور دیکھا اسکو اور جو طیار کیا تہا اللہ تعالی نے اُسکے اہل کے لئے اسمین کہا پہر لوٹ کر آئے اللہ کیطرف اور عرض کی کہ
قسم ہے تیری عزت کی نسنیگا کوئی اسکا حال مگر داخل ہوگا اسمین پہر حکم فرمایا اللہ تعالے نے کہ وہ گھیر دی گئی ساتھ تکلیفون کے پہر فرمایا اللہ تعالی نے پہر جا اسکی طرف اور دیکھو کیا
طیار کیا ہے مین نے اسمین اسکے اہل کے لئے فرمایا آپنے پہر گئے جبرئیل اُسکیطرف اور دیکھا کہ وہ گھیری ہوئی ہے تکلیفون سے اور لوٹ کر آئے باریتعالی کی طرف اور عرض کی کہ قسم ہے
تیری عزت کی مین خوف کرتا ہون کہ نہ داخل ہوگا اسمین کوئی یعنے ان تکلیفون کے سبب سے جو اسکے گرد ہین پہر فرمایا اللہ تعالے نے یعنے جبرئیل کو جا طرف دوزخ کے اور نظر کر اسکی طرف
اور جو طیار کیا ہین نے اسکے اہل کے لئے اسمین سو گئی وہ اُسطرف اور دیکھا کہ چڑہا جاتا ہی ایک ٹکڑا اسکا دوسرے پر سو لوٹ کر آئی وہ باریتعالی کیطرف اور عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کی نہ
سنیگا اسکا حال کوئی شخص کہ پہر داخل ہو اسمین سو حکم فرمایا اللہ تعالے نے کہ گھیر دی گئے وہ شہوتون سے اور فرمایا اللہ تعالے نے پہر جاو اُسکیطرف اور وہ پہر گئے اُسکیطرف اور عرض کی کہ قسم ہے
تیرے عزت کی کہ مین خوف کرتا ہون کہ نہ نجات پاویگا اُس سے کوئی شخص مگر یہ کہ داخل ہو جاویگا وہ اسمین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **بَابُ** مَا جَآءَ فِي احْتِجَاجِ

جنت اور دوزخ کے احتجاج میں

الْجَنَّةِ وَالنَّارِ باب جنت اور نار کے احتجاج مین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ الْجَنَّةُ يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ
وَالْمَسَاكِيْنُ وَقَالَتِ النَّارُ يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ فَقَالَ لِلنَّارِ اَنْتِ عَذَابِيْ اَنْتَقِمُ بِكِ مِمَّنْ شِئْتُ وَقَالَ لِلْجَنَّةِ اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ شِئْتُ
ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تکرار ہوئی جنت اور نار مین سو کہا جنت نے داخل ہونگے مجہہ مین ضعیف اور مسکین اور کہا دوزخ نے داخل ہونگے مجہہ
مین ظالم اور متکبر سو فرمایا اللہ تعالی نے یعنی فیصلہ کیا اُنکے درمیان دوزخ سے کہ تو عذاب ہے میرا بدلا لونگا ساتھ تیرے جس سے چاہون اور فرمایا جنت سے کہ تو رحمت ہے میری رحم کرونگا تیرے
ساتھ جسپر چاہونگا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** مَا جَآءَ مَا لِاَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْكَرَامَةِ باب ادنے جنتی کی ملک وسلطنت کا بیان **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ

الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادنی اھل الجنة الذی لہ ثمانون الف خادم واثنتان وسبعون زوجة وتنصب لہ قبة من لؤلؤ و زبرجد و یاقوت کما بین الجابیة الی صنعاء وبھذا الاسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات من اھل الجنة من صغیر او کبیر یردون بنی ثلاثین فی الجنة لا یزیدون علیھا ابدا وکذلک اھل النار وبھذا الاسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان علیھم التیجان ان ادنی لؤلؤة منھا لتضیء ما بین المشرق والمغرب **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ادنی جنتی وہ ہے کہ اُسکی اسّی ہزار خادم ہیں اور بہتّر بیبیاں ہیں اور لگایا جاویگا اُسکے لئے ایک خیمہ موتی او زمرد اور یاقوت سی جابیہ سے صنعا تک اور اسی اسناد سی مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنی جو مرتا ہے اہل جنت سے چھوٹا ہو یا بڑا یعنے دنیا مین ہو جاویگا تینتیس برس کا جنت مین اس سے زیادہ نہونگے کبھی یعنے یہی سن رہیگا اور یہی عمر ہوگی اہل دوزخ کی اور اسی اسناد سی مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنی اُنپر تاج ہین کہ کم سے کم اسمین موتی ایسا ہے کہ چمک جاوے اُس سے مابین مشرق و مغرب **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر رشدین بن سعد کی روایت سے **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن اذا اشتھی الولد فی الجنة کان حملہ ووضعہ وسنہ فی ساعة کما یشتھی **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سی کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نی مومن جب خواہش کریگا ولد کی جنت مین تو حمل اور جننا اور عمر اُسکی یعنے اُبھر سیدہ ہو جانا بچے کا ہو جاویگا ایکساعت مین جیسا کہ وہ چاہیگا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اسمین سو بعضی نے کہا کہ جنت مین جماع ہی اولاد نہین ایسا ہی مروی ہے طاؤس اور مجاہد اور ابرہیم نخعی سے اور کہا محمد نے کہا اسحق بن ابرہیم نی روایت مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب خواہش کریگا مومن ولد کی جنت مین ہو ویگا ایکساعت مین جیسا کہ وہ چاہتا ہوگا ولیکن وہ خود نہ چاہیگا اور آرزو نہ کریگا ولد کی کہا محمد نے اور مروی ہے بواسطہ ابی رزین عقیلی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اہل جنت کے ولد نہوگا اور ابو صدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور بکر بن قیس ہے انہیں کہتے ہین **مترجم** ظاہر اولد مین کچھ خلاف نہین اسلئے کہ جو لوگ اُسکے نفی کرتے ہین مراد انکی یہی ہے کہ ولد معتاد نہین جیسے دنیا مین عادت ہے کہ ولد نتیجہ نکاح و جماع ہے اور جنہوں نے اثبات ولد کیا مراد انکی یہ ہے کہ علی سبیل الشذوذ اگر کوئی جنتی خواہش کرے تو امکان رکھتا ہی اسلئے کہ جنتیون کے سب خواہشیں پوری ہیجاویگی اور کسی آرزو مین ناخیر و تاجیل نہوگی **باب** ما جاء فی کلام حور العین باب حور عین کی کلام شیرین کے بیان مین **عن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنة لمجتمعا للحور العین یرفعن باصوات لم یسمع الخلائق مثلھا یقلن نحن الخالدات فلا نبید ونحن الناعمات فلا نباس ونحن الراضیات فلا نسخط طوبی لمن کان لنا وکنا لہ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت مین حورعین جمع ہیں اور آواز بلند کرتی ہین کہ خلائق نے کبھی ویسی آواز نہین سنی کہتی ہین ہم ہمیشہ رہنے والے ہین کبھی فنا ہونیوالی نہین اور ہم ناز و نعمت مین رہنے والی ہین کبھی تکلیف اُٹھانے والی نہین اور ہم اپنے شوہرون سے راضی رہنی والی ہین کبھی ناراض ہونیوالی نہین مبارکباد ہی جو ہمارے لئے ہو اور ہم اُسکے لئے ہون **ف** اسبابمین ابی ہریرہ اور ابی سعید اور انس سے بھی روایت ہے حدیث علی کی غریب ہے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے حورعین کی صورت زیبا ہے موزون اور حسین ویسی ہی طبیعت بھی انکی کمال موزون ہے اور نہایت فصاحت خیر بلاغت انگیز کہ ذرا سا کلام انکا جو یہان منقول ہوا عجیب وزن اور اسجاع سی بہرا ہوا ہے اگرچہ شعر نہین مگر وزن شاعرانہ ہے اور انکا یہ فرمانا مجاز نہین بلکہ حقیقت ہے نازپروردگی او رخاوندون سے خوشی نہین کا سچا ہے اور مبارکباد کا مستحق ہونا انہین کیلئے لئے اچھا و ہی ہین خالدات بی فنا اور ناعمات بے عنا **باب** ما جاء فی صفة انھار الجنة باب نہار جنت کے بیان مین **عن** معاویة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجنة بحر الماء وبحر العسل وبحر اللبن وبحر الخمر ثم تشقق الانھار بعد **ترجمہ** روایت ہے معاویہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جنت مین دریا ہے پانی کا اور دریا ہے شہد کا اور دریا ہے دودہ کا اور دریا ہے شراب کا پہر نکلتے ہین نہرین اسکے بعد یا نکلین گے جبکہ جنتی جنت مین داخل ہونگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور حکیم بن معاویہ وہ والد ہین بہز کے **مترجم** یعنے ابھی تو یہہ منزلہ دریا کے چارون نہرین ہین جب جنتی جنت مین جاوینگے ہتی نہرین پاوینگے کہ ہر ایک کے گھر مین ایک نہر ہوگی **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سال اللہ الجنة ثلاث مرات قالت الجنة اللھم ادخلہ الجنة ومن استجار من النار ثلاث مرات قالت النار اللھم اجرہ من النار **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنی مانگی اللہ تعالے سے جنت تین بار کہتی ہے جنت یا اللہ داخل کر اسکو جنت مین اور جسنی پناہ مانگی دوزخ سی تین بار کہتی ہے دوزخ یا اللہ پناہ دی اسکو دوزخ سی **ف** اسی طرح روایت کیا یہ یونس نے ابی اسحق سے انہوں نے ابن برید بن مریم سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور مروی ہوئی ابی اسحق سے انہوں نے روایت کیے برید بن ابی مریم سی انہوں نے انس بن مالک سے قول انکا

مترجم اس حدیث میں فضیلت ہے تین کی اعداد میں سے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک نصاب کامل ہے گنتی میں کہ مرتب ہوتی ہیں اسپر فوائد معتد بہا اور ترغیب و تحریض ہے جنت کی طلب کرنے پر اور دوزخ سے پناہ مانگنے پر اور معلوم ہوتا ہے کہ جنت اور دوزخ عقل و فہم رکھتے ہیں اور یہی مذہب صحیح ہے کہ ثابت ہے احادیث صحیحہ سے اور معلوم ہوتا ہے کہ جیسے صالحین مشتاق جنت ہیں ویسے ہی جنت بھی مشتاق صالحین ہے **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة على كثبان المسك أراه قال يوم القيامة يغبطهم الأولون والآخرون رجل ينادي بالصلوات الخمس في كل يوم وليلة ورجل يؤم قوما وهم به راضون وعبد أدى حق الله وحق مواليه **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ مشک کے ٹیلوں پر ہونگے کہا راوی نے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا آپ نے قیامت کے دن کہ رشک کرینگے انپر اگلے اور پچھلے ایک وہ مرد کہ اذان دیتا ہے نماز پنجگانہ کی ہر رات اور دن میں دوسرے وہ مرد کہ امامت کرے ایک قوم کی اور وہ اس سے راضی ہوں تیسرے وہ غلام کہ ادا کرے حق اللہ کا اور حق اپنے آقاؤں کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر سفیان ثوری کی روایت سے اور ابو الیقظان کا نام عثمان بن عمیر ہے اور انکو ابن قیس بھی کہتے ہیں **عن** عبد الله بن مسعود يرفعه قال ثلاثة يحبهم الله عز وجل رجل قام من الليل يتلو كتاب الله ورجل تصدق صدقة بيمينه يخفيها قال أراه من شماله ورجل كان في سرية فانهزم أصحابه فاستقبل العدو **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے مرفوع کرتے تھے وہ اس حدیث کو یعنی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں دوست رکھتا ہے انکو اللہ عز وجل ایک وہ مرد کہ کھڑا ہو رات کو تلاوت کرتا ہے قرآن کی دوسرے وہ کہ صدقہ دیتا ہے داہنے ہاتھ سے اور چھپاتا ہے اسے کہا راوی نے گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا آپ نے بائیں ہاتھ سے تیسرے وہ مرد کہ ایک چھوٹی لشکر میں تھا اور شکست کھائی اصحاب اسکے نے اور اسنے مقابلہ کیا دشمن کا یعنی اکیلے **ف** یہ حدیث غریب ہے غیر محفوظ ہے اس سند سے اور صحیح وہ ہے جو روایت کی ہے شعبہ وغیرہ نے منصور سے انہوں نے ربعی بن حراش سے انہوں نے زید بن ظبیان سے انہوں نے ابی ذر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابو بکر بن عیاش کثیر الغلط ہیں **مترجم** سریہ ایک ٹکڑی ہے بڑی لشکر میں کی جسے جیش کہتے ہیں انتہائی عدد اسکا چار سو تک ہے جمع اسکی سرایا ہے اور مسمّیٰ ہوا وہ اس نام سے اسلئے کہ وہ خلاصہ لشکر کی ہے اور چنا ہوا اسمین کا عرب کہتا ہے السری النفیس والسر خلاصة الشيء اور جو بعض اہل لغت نے کہا ہے وہ بھیجا جاتا ہے سر یعنی خفیۃ اسلئے اسے سریہ کہا ہے سو یہ غلط ہے اسلئے کہ سر جو بمعنے اخفا ہے وہ مضاعف ہے اور سریہ ناقص ہے ہفت اقسام میں سے پس اشتقاق اسکا سر سے باطل ہے تو داہنے اور چھپانا نے اپنے بائیں ہاتھ سے مراد اس سے چھپانا اس شخص سے ہے کہ جو بائیں طرف ہے یا مبالغہ ہے کمال اخفا میں **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك الفرات يحسر عن كنز من الذهب فمن حضره فلا يأخذ منه شيئا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ کھولیگا فرات ایک خزانہ سونیکا پھر جو حاضر ہو اسپر نہ لے اسمیں سے کچھ **ف** یہ حدیث صحیح ہے روایت کی ہمسے ابو سعید اشج نے انہوں نے عقبہ بن خالد سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے ابی الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے مگر یہ کہ انہوں نے اپنی روایت میں کہا يحسر عن جبل من ذهب یعنی کھولیگا فرات ایک پہاڑ سونیکا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ثلاثة يحبهم الله وثلاثة يبغضهم الله فأما الذين يحبهم الله فرجل أتى قوما فسألهم بالله ولم يسألهم لقرابة بينه وبينهم فمنعوه فتخلف رجل بأعيانهم فأعطاه سرا لا يعلم بعطيته إلا الله والذي أعطاه وقوم ساروا ليلتهم حتى إذا كان النوم أحب إليهم مما يعدل به فوضعوا رؤسهم فقام يتملقني ويتلو آياتي ورجل كان في سرية فلقي العدو فهزموا فأقبل بصدره حتى يقتل أو يفتح له والثلاثة الذين يبغضهم الله الشيخ الزاني والفقير المختال والغني الظلوم **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں کہ دوست رکھتا ہے انکو اللہ عز وجل اور تین شخص ہیں کہ دشمن رکھتا ہے انکو اللہ عز وجل سو جن لوگوں کو دوست رکھتا ہے انمیں پہلا وہ مرد ہے کہ ایک سائل آیا کسی قوم کے پاس اور سوال کیا بواسطہ خدا تعالی کے اور نہیں سوال کیا بواسطہ کسی قرابت کے جو اسکی اور قوم کے بیچ میں ہو سو نہ دیا قوم نے اسے کچھ پس پیچھے رہا ایک شخص انمیں سے اور دیا اس سائل کو ایسا چھپا کر کہ نہ جانا اسکی عطیہ کو مگر اللہ تعالی نے یا اسنے کہ جسکو دیا اور دوسرا وہ شخص کہ ایک قوم میں ہے اور چلی وہ قوم رات کو یہانتک کہ جب نیند انکو پیاری ہوئی ان چیزوں سے کہ جو نیند کے برابر ہیں اور رکھے انہوں نے سر اپنے کہ اٹھا وہ شخص اور عاجزی اور چاپلوسی کرنے لگا میرے اور پڑھنے لگا میری آیتیں اور تیسرا وہ مرد کہ لشکر میں تھا اور مقابلہ ہوا عدو کا اور شکست کھائی لشکر نے سو وہ سینہ سپر ہوا دشمن کے مقابل میں کہ قتل کیا جاوے یا کہ فتح ہو اسکے ہاتھ پر اور وہ تین شخص کہ دشمن رکھتا ہے انکو اللہ تعالی بڈھا بوڑھا زانی دوسرا فقیر متکبر اترانی والا تیسرا غنی ظالم **ف** روایت کی ہمسے محمود بن غیلان نے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے شعبہ سے مانند اسکی یہ حدیث صحیح ہے

اور ایسی ہے روایت کیے شیبان نے منصور سے مانند اسکے اور صحیح ہے ابی بکر بن عیاش کے روایت سے **مترجم** مؤلف رحمہ اللہ علیہ نے اگرچہ چند احادیث متفرقہ اس باب میں ذکر کئے مگر منعقد کیا تھا
اسباب کو انہار جنت کے بیان میں اور انہار منجملہ مشروبات ہیں پس تفسیر مشروبات کے حسب اجمال مقدمۂ سابق مذکور ہوتی ہے قولہ تعالے تجری من تحتہا الانہر یعنے بہتی ہیں نیچے
اُن باغوں کے نہریں ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ انہار جنت بہتی ہیں جبال مسک کے نیچے سے اور انہار جمع ہی نہر کی اور وہ مجریٰ واسع ہی جدول سے
زیادہ اور بحر سے کم مانند نیل اور فرات کی اور مراد جریان انہار سے جریان اُنکے پانیونکا ہی اور اسناد جریان کا انہار کیطرف مجازاً ہے مسروق سے مروی ہے کہ وہ بغیر اخدود کی بہتی
ہیں یعنے پانی اُنکا زمین سے اونچا بہتا ہے نہ گڑہے کی اندر اور بیضاوی نے فرمایا ہی تجری من تحت اشجارہا یعنے مضاف اسجگہہ محذوف ہے مراد یہ ہے کہ بہتی ہیں نہریں جنات کے درختوں
کے نیچے سے انتہی یا تقدیر عبارت یہ ہے کہ من تحت اہلہا یعنے بہتی ہیں نہریں جنت والوں کے حکم پر جیسے فرمایا اللہ تعالے نے ناقلاً عن فرعون ہذہ الانہار تجری من تحتی ای بامری
اور نہر اصل لغت میں وسعت اور ضیا کو کہتے ہیں چنانچہ نہار اُسی سے مشتق ہی اسلیئے نہر کو نہر کہا بسبب کمال وسعت اور صفائی آب کے قولہ تعالی فیہا انہار من ماء غیر آسن یعنے
اُسمیں نہریں ہیں پانی سے جو بگڑا اور سڑا نہیں لفظ آسن بعضوں نے بمد اور بعضوں نے بقصر پڑہا ہے مصدر اُسکا اُسُون ہے اور اسن یاسن اور اجون دونوں بمعنی تغیر وارد ہوی ہیں آخر
یعنے آجن مراد اُس سے متغیر اللون منتن الریح ہی قولہ تعالے وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ یعنے نہریں ہیں دودہ کی کہ نہیں بدلا مزہ اُنکا یعنے محفوظ ہے وہ پہٹ جانی ہی اور دہی
ہو جانی سے اور مٹہا بن جانی سے قولہ تعالی وانہار من خمر لذۃ للشاربین یعنے اور نہریں ہیں شراب سے کہ لذیذ ہے پینے والوں کے لئے انتہی اور لذت اگرچہ مصدر ہے مگر محمول کیا
اُسکو کمال مبالغہ کے واسطے اور بیان فرمایا کمال تباین اُسکا خمور دنیا سے اسلیئے کہ خمور دنیا کراہت طعم اور ریح منتنہ رکہتی ہیں بدمزہ بدبودار ہوتی ہیں اور اگر سکر مقصود نہو تو کبھی
کوئی اُسکا استعمال نکرے بخلاف خمر جنت کی کہ کمال لذت اور خوش مزگی سی ممتاز ہیں اور سکر اور خمار سی بے نیاز اور لفظ لذت کو بعضوں نے مرفوع پڑہا ہی اسلیئے کہ صفت ہی
انہار کی اور بعضوں نے منصوب اسلیئے کہ علت ہے جیسے ضربتہ تادیباً قولہ وانہار من عسل مصفی یعنے اور نہریں ہیں عسل مصفے سی کہ صاف ہے وپاک ہے موم سے اور فضلات نحل وغیرہ سے
اور محفوظ ہی گرد وغبار سی اور مصئون ہے خس وخار سی نہیں ڈالا اُسمیں کسی نے ہاتہ اپنا اور نہیں ہاکول ومشروب ہوا کسی آکل وشارب کا اور ان چار چیزوں کو بضمن انہار بیان فرمایا
کہ دلالت ہو کمال ضیا اور صفا پر اور دلیل ہو اُسکے وفور وتکاثر کے اسلیئے کہ جریان موجب صفا ونور ہے جیسے کہ مستلزم تکاثر ووفور قولہ تعالی یفجرونہا تفجیرا بہاتی ہیں اُسکو جیسا
حق ہے بہانے کا بغوی رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا کہینچ لیجاتے ہیں اُنکو جہاں چاہتے ہیں اپنے منازل اور قصور میں یعنے وہ نہریں جنتیوں کے اختیار میں ہیں جیسے کہ ناقہ مہار دار
قاید کے اختیار میں ہے قولہ تعالی فیہا عین جاریۃ یعنے اُسمیں نہر ہے بہنے والی یعنے ہمیشہ بہتی ہے کہ منقطع نہیں ہوتا جریان اُسکا قولہ تعالے وماء مسکوب یعنی مصبوب یعنے پانی بہایا
گیا کہ بہتا ہے دائماً بغیر اخدود کے موقوف نہیں ہوتا بہنا اُسکا گویا بطور چادر کے اوپر سے گر رہا ہے نہیں ٹوٹتا سلسلہ اُسکا قولہ تعالیٰ عیناً فیہا تسمی سلسبیلا یعنے ایک نہر ہی اُسمیں
کہ نام ہے اُسکا سلسبیل قتادہ نے فرمایا گویا وہ سلسلہ ہے کہ مطیع ومنقاد ہے جنتیوں کے پہیرتے ہیں اُسے جسطرف چاہتے ہیں مجاہد نے کہا حدیدۃ الجریۃ یعنے تیز بہنے والی ابو العالیہ اور
مقاتل بن حیان نے کہا سلسبیل اُسے اسلیئے کہا کہ سیلان ہوتا ہی اُسکا راستوں میں جنتوں کے اور اُنکے مکانوں میں یعنے مثل سیل کے بہتے ہی نہایت زور سی منبع اسکا اصل عرش ہے
جنت عدن میں بہتی ہے اہل جنان کیطرف اور مشروب ہے وہ اہل جنت کے برودت اُسکی کافور کے ہی اور مزہ زنجبیل کا اور بو مسک کے زجاج نے کہا وہ موسوم بسلسبیل اسلیئے ہوئی کہ پانی
اُسکا غایت سلاست میں ہے کہ نہیں ٹوٹتا سلسلہ اُسکا حلق میں اُترنی کے وقت یعنے بکمال آسانی نہایت خوشگواری گلو میں اُترتا ہے اور تسمی بمعنے توصیف ہے اسلیئے کہ اکثر علماء قایل ہیں
کہ سلسبیل صفت ہے اسم نہیں (بغوی) قولہ تعالے ومزاجہ من تسنیم اور ملونی اُسکی تسنیم سے انتہی اور تسنیم سنام سے مشتق ہے اُسی سے سنام بعیر یعنے کوہان اونٹ کا کہ اُسکے اعضا میں سب سے
زیادہ بلند ہے اسلیئے بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ وہ ایک نہر ہے کہ ہوا میں بہتی ہے بلند اور جنتیوں کے غرفوں اور منازل میں انصباب اُسکا ہوتا ہے حسب خواہش اُنکے اور اسطرح اوانی
اور ظروف میں اہل جنت کے علے قدر ملئہا پانی اُسکا اُترتا ہے پہر جب وہ بہر جاتے ہیں ٹہیر جاتا ہے یہ مضمون ہے قتادہ کے قول کا اور ضحاک نے کہا وہ ایک اشرف شراب ہے ابن مسعود اور
ابن عباس نے کہا وہ خالص ہے مقربین کے لئے کہ وہ اُسکو بغیر ملونی کے پیتے ہیں اور سائر اہل جنت اُسے مثل گلاب اور کیوڑے کے اور مشروبات میں ملا کر استعمال کرتے ہیں قولہ تعالی
وکاس من معین یعنے پیالہ ہے شراب جاری سے کہ جسکی نہریں بہتی ہیں اور وہ دنان وخم میں دہرا ہوا نہیں کہ کیڑے پڑیں اور بہ تمدد زمان سڑیں اور پینے والوں کو اُس سے بدبو آوے
اور طبیعت متنفر ہو جاوے بلکہ بسبب جریان کے کمال صفائی اور نظافت اُسمیں ہے اور شارب اُسکا صداع غول اور سکر ونزف سے مبرا ہے اور غفلت وغلیان اور بیہوشی اور ہذیان
سے معرا قولہ تعالے یشربون من کاس کان مزاجہا کافوراً یعنے پینگے ابرار اُس پیالہ سے کہ مزاج اُسکا کافور ہے انتہے قتادہ نے کہا ملایا جاویگا اُسمیں کافور اور مہر لگائی جاویگی

اُسمین مسک کے عکرمہ نے کہا مزاج سی اُسکا مزہ مراد ہی اہل معانی نے کہا کہ بایں اُسکی مثل کافور کے ہی او طیب ہے اور برودت اسلئے کہ کافور منجملہ مشروبات ہنین جیسا کہ اللہ تعالی نے
فرمایا حتی اذا جعلہ نارًا یعنے کنار یہ مضمون ہے مقاتل کے قول کا اور مجاہد نی کہا خوشبو اُسمین کافور کی ملائی جاویگی ابن کیسان نے کہا مُطیَّب کیا ہی اُسکو کافور و مسک و زنجبیل سے
عطا اور کلبی نے کہا کافور نام ہے ایک چشمہ آب کا جنت مین (بغوی) قولہ تعالی ویسقون فیہا کاسًا کان مزاجہا زنجبیلًا یعنے پلایا جاویگا انکو وہ پیالہ کہ مزاج اُسکا زنجبیل ہے
اور زنجبیل مہیج ہے طبایع کے طرف جماع کی اور حرارت پیدا کرتی ہے اور نعوظ لاتی ہے اور گرم کرتی ہے امزجۂ باردہ کو اور ازعاج اور ہیجان زیادہ کرتی ہے اور شوق اور طرب لاتی ہے
اور عرب اُسکو اپنے خوشبوئیون اور قہوون مین استعمال کرتا ہے سو وعدہ کیا رزاق حقیقی نے کہ ملائی جاویگی وہ جنت مین مقاتل نے کہا وہ زنجبیل دنیا سی مشابہ ہنین ابن عباس نے
کہا جو کچھ کہ اللہ تعالی نے ذکر کیا ہے قرآن مین جنت کے چیزونکا اور نام لیا ہے اُسکا اُسکی مثل دنیا مین کوئی شی ہنین اور بعضون نے کہا وہ ایک نہر ہے جنت مین کہ پایا جاتا ہی اُسمین مزہ
زنجبیل کا قتادہ نے کہا کہ مقربین اُسکو صرفًا استعمال کرینگے اور سائر اہل جنت بطور ملونی کے جیسا کہ ذکر کیا ہمنے تسنیم مین قولہ تعالی وسقہم ربہم شرابًا طہورًا یعنے پلایا اُنکو اُنکے رب نے شراب
طہور یعنے پاک و صاف و مُطہِّر کہ اپنے شارب تک کو اخلاق ردیہ اور عادات قبیحہ سے پاک کردی اور قلب و روح مین پاک طہارت ابدی اور نظافت سرمدی بخشے اور طبایع مین نشۂ محبت
الٰہی اور مودت نامتناہی پیدا کرے دماغ مین علو اور طبیعت مین لینت اور حُسن خو کا سبب ہو معدہ مین جاکر مولد نجاسات واقذار نہو بلکہ موجد قوی و انوار ہو مفسرین نی کہا ہے
کہ مُتدنس ہنین کیا اُسکو ایدی اور ارجل نے مثل خمر دنیا کی ابوقلابہ اور ابراہیم نے کہا ہے کہ بطن مین جاکر بول نجس ہنین ہوتا بلکہ پسینا ہوجاتا ہے کہ خوشبو اُسکی مثل مسک کے ہے
اور عادات اہل جنت کی یہ ہے کہ پہلے وہ طعام تناول فرماتے ہین اور جب اُس سے فارغ ہوتی ہین شراب طہور پلائی جاتی ہین کہ بطون اُنکے پاکیزہ ہوجاتے ہین اور وہ کہانا ایک پسینا
خوشبودار ہوکر اُنکی جلدون سے بہہ جاتا ہے اور پیٹ اُنکا لگ جاتا ہے اور شہوت عود کرتی ہی مقاتل نے کہا ہی وہ ایک نہر ہے باب جنت پر جسمین اُسمین سے پلایا اللہ تعالی نے اُنکی دل سے
بغض و حسد اور غل و غش نکال لیا قولہ تعالی یسقون من رحیق مختوم ختامہ مسک یعنے پلائے جائینگے شراب صاف کہ اُسپر مُہر ہے مسک کی انتہی رحیق خمر صافی طیب ہے مقاتل نے
کہا خمر بیضاء یعنے سفید مختوم یعنے مُہر لگا ہوا ہے تاکہ کسیکا ہاتہ اُسمین نہ لگی اور تصرف غیر سی بالکل محفوظ رہے جیسے کہ سلاطین اور امرا کی تورون اور صراحیون پر اُنکے داروغہ
معتبر مُہر لگاتی ہین کہ وہ اُنکے سامنے کہولی جاتی ہے مجاہد نے کہا مختوم سے مُراد مُطیَّن ہے ختام یعنے طین کہ جسپر مُہر لگائی جاویگی مسک ہے ابن زید نی کہا ختام اُسکا اہل دنیا کی نزدیک
طین ہے اور بارگاہ الٰہی مین مسک ہے ابن مسعود نے کہا مختوم ختامہ مسک سے یہ مُراد ہے کہ اخیر مین اُسکے مزہ مسک کا سا آجاتا ہے یعنے ختام سے ختم اُسکا مراد ہے قتادہ نی کہا اُسمیں
کافور ملا کر مسک کے مُہر لگادیتی ہین اور قرأت عامہ ختامُہ ہی بہ تقدیم تا اور کسائی نے خاتمہ پڑہا ہے بہ تقدیم الف اور یہی قرأت ہی علی اور علقمہ کے اور معنی اُن دونون کے ایک ہین جیسے
عرب کہتا ہی فلان کریم الطابع والطباع اور خاتم اور ختام آخر ہر شئے کا انتہے یہی تفسیر اُن آیتون کے کہ ذکر کی تہین ہمنے مقدمۂ ابواب مین بحمد اللہ والمنۃ کہ تمام ہوا بیان جنت
کا اللہ تعالی مؤلف کتاب کے ساتہ جمیع احباب اس فقیر کو جنت مین پہونچا دی اور عذاب دوزخ سی بچاوے اور سائر مومنین و مسلمین کو اس نعمت ابدیہ سے سرفراز فرماوی آمین
یا رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ابواب صفۃ جہنم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہین بیان مین جہنم کے جو وارد ہوئی ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

مترجم مقدمہ صاحب نہایہ نی کہا ہے کہ جہنم لفظ
عجمی ہی اور بعضون نے کہا عربی ہے موسوم ہوا وہ اس نام سے بسبب بُعد قعر اپنے کی اُسی سے ہے قول عرب کا رکیۃ جہنام بکسر جیم و ہا و تشدید نون یعنے کنوان بعید القعر
اور اُسی سے ہے حدیث یقال لہم الجہنمیون یعنے اُنکو جہنمی کہین گے مُراد اُن سے وہ لوگ ہین کہ جہنم سے نکلکر جنت مین داخل ہونگی اور عتقاء اللہ کہلائینگے اور اُنکو جہنمی کہتے ہین
تنقیص شان منظور ہنین بلکہ تذکیر ہے اُنکے نجات کی تاکہ سبب ہو مزید شکر و فرح کا اور حاصل ہو اُنکو مسرت اپنے فوز و نجات پر اور اہل علم نے کہا ہے کہ جہنم اعلے درکات نار
ہے کہ مخصوص ہے عصاۃ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئی اور وہی ہے کہ چند روز مین اپنے ساکنون سے خالی ہوجاویگا اور ہوائین اُسکی دروازون کو بجاوینگی غرض وہ پہلا
طبقہ ہے دوزخ کا نہایت خفیف العذاب بہ نسبت اور طبقات کے پہر اُسکے بعد جہنم اسلئے کہا کہ وہ تجہم کرتے ہی عورتون اور مردون کے موہنون پر اور کہا جاتی ہے اُنکے گوشتون
کو اور دوسرا طبقہ لظی ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے نزاعۃ للشوی یعنے کہا جانیوالی ہے اطراف یدین اور رجلین کو لغت مین شوی ہاتہ پیر کے کنارون کو کہتے ہین مجاہد نے
کہا شوی سے مُراد سر کے کہال ہے ابراہیم نے کہا کہینچ لیتی ہے لحم کو عظام سے ضحاک نے کہا جلد و لحم کو عظام سے کہینچ لیتی ہی ابن عباس نے فرمایا عصب اور عقب کہینچ لیتی
ہے کلبی نے کہا خوراک اُس آگ کے امر دماغ ہی کہ جب وہ اُسی کہا جاتی ہے پہر از سر نو عود کرتا ہی یہی اُسکا دابہ ہے قتادہ نے کہا مکارم خلق کہا جاتی ہے ابوالعالیہ نے کہا محاسن وجہ

نگل جاتی ہی بلاتی ہے جو پیٹھ موڑے حق سے اور تولی کرے شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ سے **تیسرا** طبقہ سقر ہے اور سقر اُسے اسلئے کہا کہ کہا جاتی ہے گوشت عورتون اور مردون کے کہ نہین باقی رہتا اُنکی ہڈیون پر گوشت اور اللہ تعالیٰ نے اُنکی حال مین فرمایا ہے لَا تُبْقِیْ وَلَا تَذَرُ یعنے نہ باقی رکھتی ہے نہ چہوڑتی ہے انتہی بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہین باقی رکھتی کوئی چیز مگر کہا جاتی ہے اُسی اور ہلاک کر دیتی ہے مجاہد نے کہا نہ مرنے دیتی ہے نہ جینے دیتی ہے سُدی نے کہا نہ باقی رکھتی ہے لحم نہ چہوڑتی ہے عظم ضحاک نے کہا جب وہ اُنہین پکڑتی ہے باقی نہین رکھتی کوئی جگہ اور جب یہ اُسکی طرف جاتی ہین نہین چہوڑتی اُنکو اور ہر شی کو ملا لیتا اور فرق ہی مگر جہنم کو لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ یعنے جہلسنے والی ہے پنڈے یا جلد کو و مغیر ہے جلد کی کہ اُسکو کالا کر دیتی ہے عرب کہتا ہی لاحہ السقم والحزن یعنے رنگ بدل دیا اور صورت متغیر کر دی اُسکی مرض اور غم نے مجاہد نے کہا جہلسا دیتی ہے جلد کو یہانتک کہ کالی ہوجاتی ہے وہ شب تاریک سے زیادہ ابن عباس اور زید بن اسلم نے فرمایا مُحْرِقَةٌ لِلْجِلْدِ ابن کیسان نے کہا دور سے نظر پڑیگی اُنکو جہنم لواحہ یعنے دور سی نظر آتی ہے جیسے فرمایا وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغَاوِيْنَ اور بشر جمع ہی بشرہ کی **چوتہا** طبقہ حطمہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ یعنے ڈالا جاویگا وہ حطمہ مین انتہے اور حطمہ حطم سی مشتق ہے حطم لغت مین توڑنیکو کہتے ہین حطمہ اُسے اسلئے کہا کہ وہ ہڈی پسلی کفار کے توڑیگی اور عظام راس ہر خناس کا پہوڑیگی بیضاوی نے فرمایا اُسکی شان یہ ہے کہ جو ڈالا تو توڑ ڈالی اللہ تعالیٰ خود اُسکی شان مین فرماتا ہے نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ یعنے وہ آگ ہے اللہ کی بہڑکائی ہوئی کہ جہلکتی ہے دلون پر انتہی اور اس آیت مین کمال تخویف ہے اُس نار سے اور نہایت مبالغہ ہے اُسکے ایقاد اور بہڑکانی کا اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ وہ ہمارے بہڑکائی ہوئی ہے پہر کسی کی کیا مجال ہے کہ اُسے بجہا سکے یا اُسکے التہاب اور اشتعال کو مٹا سکے اللّٰھم اجرنا منہ (کذا قال البیضاوی) جہلکتے ہی دلون پر یعنے اثر اُسکے الم اور وجع کا اور رسائی اُسکے لہب اور احراق کا پہونچتا ہی دلون تک اور اطلاع اور بلوغ اور تطلع سب کے ایک معنے مین عرب کہتا ہے مَتٰی طَلَعْتَ اَرْضَنَا اَیْ بَلَغْتَ یعنے کب پہونچی تم ہمارے ملک مین مراد آیۃ یہ ہے کہ وہ جلا دیتی ہے عظم و لحم و جلد کو یہانتک کہ پہونچ جاتی ہے دل تک یہی قول ہے قرطبی اور کلبی کا اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ یعنے مُطْبَقَةٌ مُغْلَقَةٌ ۔ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ حمزہ اور کسائی اور ابوبکر نے عُمُد بضم عین و میم پڑہا ہی اور دوسرے قاریون نے بفتحہا یعنے دونون ہی پڑہے ہے یعنی لنبی لنبی ستونون مین انتہے اور عُمُد بضمتین و بفتحہا جمع ہے عمود کے مثل ادیم کے کہ جمع اُسکی اُدُم اور اَدَم دونون آتی ہے یہ قول ہے فرا کا اور ابو عبیدہ نے کہا جمع عماد کے ہی مثل اِہاب اور اُہُب اور اَہَب کے بیضاوی نے فرمایا باندہے گئے ہین وہ عمودون مین کہ مثل مقاطر کے ہین کہ جسمین قید کئے جاتے ہین لصوص اور مقاطر وہ لکڑی دراز ہے کہ اُسمین سوراخ ہوتے ہین موافق پیرون کے اُسمین چورونکا پیر ڈالکر قفل لگا دیتے ہین اہل ہند اُسے کاٹ ٹہوکنا بولتے ہین بعضے اُسے لاٹ کہتے ہین قتادہ نے کہا ہم پہونچا ہی ہمکو کہ وہ ستون ہین کہ معذب ہونگے اہل نار اُس سے اور بعضون نے کہا وہ میخین ہین قفل در کی کہ بند کئے جاوینگے اُس سے دروازہ مقاتل نے کہا بند کئے گئے دروازے اُنپر پہر مار لگین اُسمین میخین لوہے کی جو آگ سے تہا یہانتک کہ گہٹن اور گرمی نے اُسکی گہیر لیا محبوسین کو اور نہ کہلیگا اُنپر کوئی دروازہ اور نہ داخل ہوگی اُنپر ہوا پہر دنیے اور ممددہ صفت ہے عمد کی یعنے مطولہ کہ دراز ہیں زیادہ مضبوط ہوتی ہے قصیر سے **پانچوان** طبقہ جحیم ہے وجہ تسمیہ اُسکی یہ ہے کہ وہ عظیم الجمرہ ہے کہ ایک ایک چنگاری اُسکی ساری دنیا سے بڑکر ہے بیضاوی نے فرمایا الجحیم المتاجج من النار یعنے آگ شعلہ دار اور بغوی نے کہا الجحیم معظم النار بعضون نے کہا نار شدیدۃ التاجج یعنے آگ بہت زور سے شعلہ مارنیوالی اور وہ آگ کہ بعض اُسکا اوپر بعض کے ہی کہ تہ بتہ ڈہیر لگی ہوئی ہے ابو مالک نے کہا جحیم ما عظم من النار (لطیفہ) **چہٹا** طبقہ سعیر ہے اسلئے اُسی سعیر کہا کہ وہ سلگانی والی ہے آگ کو اُسمین تین سو قصر مین ہر قصر مین تین سو بیت ہین ہر بیت مین تین سو طرح کا عذاب ہے اور اُسمین سانپ اور بچہو ہین اور قیود اور سلاسل اور اغلال اور انکال اور اُسی مین ہے جُبُّ الحزن اور اُس سے اشد عذاب کسی طبقہ مین نہین ہے جب جُبُّ الحزن کہولا جاتا اہل نار کو حزن شدید ہوتا ہے (لطیفہ) **ساتوان** طبقہ ہاویہ ہے کہ جو اُسمین گرا کبہی نہ نکلا اُسی مین ہے بیر ہبہب جب کہولا جاتا ہی دوزخ اُس سے پناہ مانگتی ہے اور اُسی مین ہے صعود کہ وہ ایک پہاڑ ہے کہ چڑہین گے دشمنان خدا اُسپر اپنے منہ کے بل بندہی ہونگے ہاتہ اُنکے گردنون اور زنجیرے کہڑے ہونگے اُنکے سرون پر اُنکے ہاتہون مین موگریان ہین لوہی کی جب ایک چوٹ مارتا ہے سُنتی ہین آواز اُسکی ثقلین اور دروازے اُسکے لوہے کی ہین فرش اُسکا چنگاریان ہین غشاوہ اُسکا ظلمت ہے زمین اُسکی تانبے کی ہے اور رصاص اور زجاج کے اوپر اور نیچے اُسکے آگ ہے اوپر اُنکے ظلل ہین نار کے اور نیچے اُنکے ظلل ہین سُلگائی گئے وہ ہزار برس تک کہ وہ سرخ ہو گئے پہر ہزار برس تک کہ سپید ہوگئی پہر ہزار برس تک کہ سیاہ ہوگئے اب وہ نہایت تیرہ و تاریک ہے اور ممزوج ہے ساتہ غضب الٰہی کے (لطیفہ) یہ ہے تفصیل اُسکے طبقات کی اور تفصیل اُسکے احوال و اہوال کے ضمن ابواب مین اور کچہہ خاتمہ مین مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ النَّارِ باب بیان مین نار کے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لائی جاویگی جہنم اُس دن

اُسکی ستر ہزار لگامین ہونگی ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتہ کہ کھینچ رہی ہونگے اُسکو **ف** کہا عبد اللہ بن عبد الرحمن نے اور ثوری اُسی مرفوع نکرتے تھے روایت کی ہمسے عبد الرحمن بن حمید نے اُنہون نے عبد الملک سے اور ابو عامر عقدی سے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے علاسے اسی اسناد سے مانند اسکے اور مرفوع نکیا اُسکو **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَهٗ عَیْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ یَّنْطِقُ یَقُوْلُ اِنِّیْ وُکِّلْتُ بِثَلٰثَةٍ بِکُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَّبِکُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِیْنَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نکلیگی ایک گردن دوزخ سے قیامت کے دن اُسکی دو آنکھین ہونگی کہ دیکھتی ہوگی اور دو کان ہونگے کہ سُنتے ہوگی اور ایک زبان کہ بولتی ہوگی کہیگی کہ مین مقرر ہوئی ہون تین شخصون کے نگلنے کو ایک جبار عنید دوسرے جسنے اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو پکارا تیسرے مصور لوگ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **مترجم** اس حدیث مین بڑی مذمت اور تخویف ہوئی مصورون کو جو جاندار چیزونکی تصویرین بناتی ہین کہ حضرت نے اُنکو مشرکون کے ساتھ ذکر کیا اور وہ مشرکون کے ساتھ ایک ہے گردن کا لقمہ ہونگے اسوقت مین بعض سفہا تصویرون کی طرف بہت راغب ہین بلکہ اُسکے جواز مین تحریر و تقریر سے پیش آتے مین ہداہم اللہ مگر تعجب ہے کہ کتا اور تصویر دونون حکم مین برابر ہین کہ جس گہر مین ہون فرشتہ قدم نرکہین اور آدمی اشرف المخلوقات ہو کر اُس سے دل لگاوے معاذ اللہ من ذلک اور مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا اس باب مین جہنم کے میدان حشر مین لانیکا اللہ تعالی نے قرآن عظیم الشان مین کئی مقام مین یہ مضمون فرمایا وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لِّلْکٰفِرِیْنَ عَرْضًا الَّذِیْنَ کَانَتْ اَعْیُنُهُمْ فِیْ غِطَآءٍ عَنْ ذِکْرِیْ وَکَانُوْا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَمْعًا یعنے ہم سامنے لاوینگے جہنم کو اُسدن کافرون کے لئے کہ آنکھین اُنکی پردہ مین تہین ہماری ذکر سے اور طاقت نرکہتی تہے سُننے کی انتہے قولہ سامنے لاوینگے یعنی سب لوگ اُسی بخوبی دیکھین گے عیانًا اور غطا اور غشا جو چیز کہ ڈہانپے کسی کو اور طاقت نرکہتے تہی سُننے کی یعنی سمع قبول نرکہتے تہی

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَةِ قَعْرِ جَهَنَّمَ باب قعر جہنم کے بیان مین **عَنِ** الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ عَلٰی مِنْبَرِنَا هٰذَا مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الصَّخْرَةَ الْعَظِیْمَةَ لَتُلْقٰی مِنْ شَفِیْرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوِیْ فِیْهَا سَبْعِیْنَ عَامًا مَا تُفْضِیْ اِلٰی قَرَارِهَا قَالَ وَکَانَ عُمَرُ یَقُوْلُ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ النَّارِ فَاِنَّ حَرَّهَا شَدِیْدٌ وَّاِنَّ قَعْرَهَا بَعِیْدٌ وَّاِنَّ مَقَامِعَهَا حَدِیْدٌ **ترجمہ** روایت ہے حسن سے کہا کہ فرمایا عتبہ بن غزوان نے ہمارے اس منبر پر جو منبر ہمارے نماز کا ہی فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نی اگر ایک بڑا پتہر ڈالا جاوے کنارہ جہنم سے اور چلا جاوے وہ گرتا ہوا ستر برس تک تو نہی پہونچی اُسکی جڑ مین کہا عتبہ نے اور تہے حضرت عمر کہ فرماتی تہی بہت یاد کرو دوزخ کے آگ کو کہ گرمی اُسکی شدید ہے اور قعر اُسکا بعید اور موگریان اُسکی حدید **ف** ہم نہین جانتے کہ حسن کو سماع ہو عتبہ بن غزوان سے اور آئی تہے عتبہ بصرہ مین حضرت عمر کے زمانہ خلافت مین اور پیدا ہوئے حسن جب باقی رہی خلافت عمر دو برس **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِّنْ نَّارٍ یَتَصَعَّدُ فِیْهِ الْکَافِرُ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا وَّیَهْوِیْ فِیْهِ کَذٰلِکَ اَبَدًا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صعود ایک پہاڑ ہے آگ کا کہ چڑہتا ہی اُسپر کافر ستر برس تک پہر گرتا ہی اتنی ہی مدت مین ہمیشہ اسی عذاب مین ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مرفوع مگر ابن لہیعہ کی روایت سے **مترجم** اللہ تعالی فرماتا ہی سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا یعنے چڑہاوینگے ہم اُسے صعود پر اور صعود کو صعود اسلئے کہا کہ کافر اُسپر صعود کرتا ہے یعنی چڑہتا ہے یا مکلف کرینگے ہم اُسے ایسی مشقت کا کہ اُسے راحت نہو اُسمین اور مروی ہے حضرت سے کہ فرمایا آپنے کہ وہ ایک پہاڑ ہے دوزخ مین آگ کا کہ کافر کو اُسپر چڑہاوینگے پہر جب وہ ہاتہ رکہیگا پہاڑ پر پگہل جاویگا پہر جب اُٹہالیگا ویساہی ہو جاویگا جیسا تہا کلبی نے کہا صعود ایک سنگ املس ہے کہ کافر کو اُسپر چڑہنے کی تکلیف دینگے اور اُسکو سانس نہ لینے دینگے چڑہنے مین اور آگے کہینچینگے اُسی سلاسل حدید سے اور پیچہے سی مارینگے مقامع حدید سے پہر چڑہیگا وہ چالیس برس مین پہر جب اُسکے ذروہ پر پہونچ جاویگا ڈہکیل دیا جاویگا نیچے کو پہر اُسی طرح چڑہایا جاویگا اسیطرح ہوتا رہیگا ہمیشہ اور ضمیر سَاُرْهِقُهٗ کے ولید بن مغیرہ مخزومی کی طرف راجع ہی کہ عرب مین وہ وحید مشہور تہا اور اپنی قوم مین کثیر المال والاولاد تہا یہ آیات سورہ مدثر مین اُسکی حق مین نازل ہوئی ہین کذا فی النووی

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ عِظَمِ اَهْلِ النَّارِ باب اہل نار کی جُثّہ کے بیان مین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْکَافِرِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِثْلُ اُحُدٍ وَّفَخِذُهٗ مِثْلُ الْبَیْضَآءِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ مَسِیْرَةُ ثَلٰثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ قَوْلُهٗ مِثْلُ الرَّبَذَةِ یَعْنِیْ کَمَا بَیْنَ الْمَدِیْنَةِ وَالرَّبَذَةِ وَالْبَیْضَآءُ جَبَلٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈاڑہ کافر کی قیامت کے دن اُحد کے برابر ہی اور ران اُسکے بیضا کے برابر اور اُسکے بیٹہنے کی جگہہ دوزخ مین تین دنکی راہ تک ہے مثل ربذہ کے اور یہ جو فرمایا آپنے کہ مثل ربذہ کی یعنے جتنا فاصلہ ہی مدینہ سے ربذہ تک اور بیضا ایک پہاڑ کا نام ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہمسے ابو کریب نے اُنہون نے مصعب بن مقدام سی اُنہون نے فضیل سے اُنہون نے ابی حازم سی اُنہون نے ابی ہریرہ سے مرفوع کیا اُنہون نے اُسکو کہ فرمایا آپنے ڈاڑہ کافر کے مثل احد کی ہے حدیث

حسن ہے اور ابو حازم اشجعی ہیں اور نام انکا سلمان ہے اور وہ مولی ہیں عزۃ الاشجعیہ کے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الکافر لیسحب لسانہ الفرسخ اور فرسخین یتوطأہ الناس **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک کافر کھینچیگا اپنی زبان ایک یا دو فرسخ تک روندینگے اسکو لوگ **ف** اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور فضل بن یزید کوفی روایت کیے انسے کئی اماموں نے اور ابو المخارق کچھ مشہور نہیں **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان غلظ جلد الکافر اثنتان واربعون ذراعا وان ضرسہ مثل احد وان مجلسہ من جھنم ما بین مکۃ والمدینۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کے کہال کا دل بیالیس گز ہی اور اسکے ڈاڑہ اُحد کے برابر اور اسکے بیٹھنے کی جگہہ جہنم میں جیسے مکہ سے مدینہ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اعمش کی روایت سے **مترجم** جلد اور اعضا کی مقدار میں جو روایات مختلف ہیں محمول ہیں اختلاف اعمال پر یعنے جسقدر کفر و بطر اور فساد و شر کافر کا زیادہ ہوگا اُسیقدر اُسکا جسم عریض و طویل زیادہ ہوگا تا کہ جمع کرے اقسام عذاب اور انواع نکال کو اپنے بدن پر اور یہی حال ہے عصاۃ مومنین کا چنانچہ حارث بن قیس سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے کسی شخص کا بدن اتنا بڑا ہو جاویگا دوزخ میں کہ دوزخ کا ایک کونا ہو جاویگا انتہے یہی مضمون ہے قرطبی کے قول کا (تفقطہ) **باب** ما جاء فی صفۃ شراب اھل النار باب اہل نار کے شربت کے بیان میں **عن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ کالمھل قال کعکر الزیت فاذا قرب الی وجھہ سقطت فروۃ وجھہ فیہ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہل کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ تیل کی تلچھٹ کے مانند ہی پہر جب دوزخی اپنے موںہہ کے پاس لیجاویگا گر پڑیگی کہال اُسکے موںہہ کی اُس پیالہ کے اندر **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر رشدین بن سعد کی روایت سے اور رشدین میں کلام کیا گیا ہے اُنکے حافظہ کی طرف سے **مترجم** فروہ اصل میں کھال ہے سر کی معہ بالوں کے پہر استعارہ کیا اس لفظ کو موںہہ کی کہال کے لئے اور قولہ مہل کی تفسیر یعنے قرآن میں جو وارد ہوا ہے وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمھل یشوی الوجوہ الآیۃ اُسکی تفسیر میں حضرت نے فرمایا کہ وہ تیل کی تلچھٹ کے مانند ہے یعنے اسی میں ابن عباس سے مروی ہے کہ وہ آب غلیظ ہی مثل دردی زیت کے مجاہد نے کہا وہ پیپ ہے اور ابن مسعود سے پوچھا کہ مہل کیا چیز ہے سو منگوایا انہوں نے سونا اور چاندی اور پگہلایا اُسی اور کہا کہ یہہ بہت مشابہ ہی مہل سے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الحمیم لیصب علی رؤسھم فینفذ الحمیم حتی یخلص الی جوفہ فیسلت ما فی جوفہ حتی یمرق من قدمیہ وھو الصھر ثم یعاد کما کان **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حمیم ڈالا جاویگا اُنکے سروں پر سو نفوذ کر جاویگا یہانتک کہ پہونچ جاویگا دوزخی کے جوف میں اور کاٹ ڈالیگا جو کچھہ اُسکے جوف میں ہے یعنے آنتوں اور کلیجے اور گردوں وغیرہ کو یہانتک کہ نکلجاویگی یہ چیزیں اُسکے قدموں کے نیچے سے یعنی دبر سے اور یہی مُراد ہی صہر سے جو مذکور ہے قرآن میں پہر ہو جاتا ہے اُسکا جوف جیسا تہا **ف** ابن حجیرہ کا نام عبد الرحمن بن حجیرہ مصری ہی یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی **مترجم** قولہ نفوذ کر جاویگا یعنے اندر سما جاویگا اور دماغ و دل و بطن میں اُتر جاویگا قولہ اور یہی مراد ہی صہر سے صہر کے معنے اصل لغت میں پگہلنے کی ہیں چنانچہ عرب کہتا ہی صھرت الشحم صھرا اذا ذبتہ یعنے پگہلایا میں نے چربی کو اور پگہلا ہوا یعنی اُسکو جیسکہ پگہلاوے تو اُسکو صہارہ کہتے ہیں اور یہاں اشارہ ہے اس آیہ مبارک کیطرف یصب من فوق رؤسھم الحمیم یصھر بہ ما فی بطونھم والجلود الآیۃ یعنے ڈالا جاویگا اُنکے سروں پر حمیم کہ پگہل جاویگا اُس سے جو کہ اُنکے پیٹوں میں ہے اور کہالیں انتہی یعنی سورۂ حج فرمایا حمیم گرم پانی ہے کہ انتہا کو پہونچ گئی ہو حرارت اُسکی یصھر ای یذاب ما بجمیم یعنے پگہل جاویگا بسبب حمیم کے یعنے جب اُنکے سروں پر پڑیگا شحوم اور احشا اور جلود کو پگہلاویگا اور بہون دیگا کہ وہ نکلکر بدن سے جدا ہو جاوینگے بیضاوی نے فرمایا حرارت اُسکی اثر کرتی ہے باطن میں جیسا اثر کرتی ہے ظاہر میں سو پگہل جاتا ہے اُس سے احشا اُسکا جیسے کہ پگہل جاتی ہے جلود اور یصھر کو بعضوں نے بہ تشدید ہا پڑہا ہی تا کہ دلالت کرے کثرت لفظ کثرت معنے پر جیسے تجذف مصری کو عرب نے شغذاف کہا بسبب بڑا ہونیکے اور شغا دلیف ہے کما ذکرہ صاحب الکشاف فی تفسیرہ **عن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ ویسقی من ماء صدید یتجرعہ قال یقرب الی فیہ فیکرھہ فاذا ادنی منہ شوی وجھہ ووقعت فروۃ راسہ فاذا شربہ قطع امعاءہ حتی یخرج من دبرہ یقول اللہ تبارک وتعالی وسقوا ماء حمیما فقطع امعاءھم ویقول وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمھل یشوی الوجوہ بئس الشراب وساءت مرتفقا **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں ویسقی الآیۃ فرمایا کہ قریب کیا جاویگا وہ صدید اُسکے موںہہ کی اور وہ کراہت کریگا اُس سے پہر جب ور نزدیک کیا جاویگا بہن جاویگا اُس سے موںہہ اُسکا اور گر پڑیگی کہال اُسکے سر کی پہر جب پیویگا کٹ جاوینگی اُس سے آنتیں اُسکی یہانتک کہ نکل جاوینگی اُسکے دبر سے چنانچہ فرماتا ہے اللہ جل جلالہ وجل شانہ وسقوا ماء الآیۃ یعنے پلایا جاویگا اُنکو گرم پانی سو کٹ جاوینگی آنتیں اُنکی اور فرماتا ہی وہ تعالیٰ شانہ وان یستغیثوا الآیۃ یعنی اگر فریاد

گرینگے وہ ملیگا پانی اُنکو مانند مہل کے کہ بہون دیگا اُنکے مونہہ کو بری ہے پینے کی چیز اور بُری ہی آرامگاہ انتہی اور باقی تفسیر اسکی اوپر گذری **ف** یہ حدیث غریب ہے ایسا ہی کہا محمد بن اسمٰعیل
نے روایۃ عبید اللہ بن بُسر اور عبید اللہ بن بُسر بھائی ہین نہین جانتی گر اسی روایت سے اور روایت کی صفوان بن عمرو نے عبد اللہ بن بسر سے جو صحابی ہین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اسکے سوا اور حدیثین اور
عبد اللہ بن بسر کے ایک بھائی ہین کہ اُنہون نے سُنا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ایک بہن بہی کہ اُنکو بہی سماع ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبید اللہ بن بسر کہ جن سے
صفوان بن عمرو نے روایت کی حدیث ابی امامہ کی یعنے جسکا متن اوپر گذرا شاید بھائی ہون عبد اللہ بن بسر کے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَإِذَا قُرِّبَ إِلَيْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهِ فِيهِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسُرَادِقِ النَّارِ أَرْبَعَةُ جُدُرٍ
كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَأَنْتَنَ أَهْلَ الدُّنْيَا

ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کالمہل کی تفسیر مین کہ مُہل تیل کی تلچھٹ کے مانند ہی پہر جب قریب کیا جاویگا دوزخی کے گر پڑیگا اُسکے مونہہ کا گوشت
اور پوست اُس پیالہ مین اور اسی اسناد سی مروی ہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے سُرادق نار چار دیوارین ہین کہ ہر ایک کا دَل چالیس برس کی راہ تک ہے اور اسی اسناد سے
مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اگر ایک ڈول غساق کا ڈال دیا جاوے دنیا مین تو سڑ جاوین سب اہل دنیا **ف** اس حدیث کو نہین جانتے ہم مگر رشدین بن سعد
کے روایت سے اور رشدین بن سعد مین مقال ہے چنانچہ اوپر کئی جگہ مذکور ہوا کہ وہ ضعیف ہین **مترجم** سُرادق احاط الشئی من حائط او غیرہ یعنی سرادق وہ چیز ہے جو گھیر لے
کسی چیز کو دیوار وغیرہ سے اور بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکہا ہی السُّرَادِقُ الْحُجْرَةُ الَّتِي تَطِيفُ بِالْفَسَاطِيطِ یعنے سرادق وہ چیز ہے کہ گھیر لیتی ہی خیمون کو جیسی قنات کہتی ہین پہر بعد اسکی نقل
کی یہی روایت باب کی پہر کہا کہ فرمایا ابن عباس نے وہ دیوار ہے نار کی کلبی نے کہا کہ وہ ایک گردن ہے کہ دوزخ سی نکلکر کافرونکو مثل حظیرہ کی گھیر لیگی اور حظیرہ وہ دیوار ہی جو کانٹون سے
جنگلون مین گھیر دیتے ہین کہ اُسمین جانور درندون سے محفوظ رہین مگر یہ قول لعبید ہے اور بعضون نے کہا وہ دخان ہے کہ گھیر لیگا دوزخیونکو اُسی کا ذکر کیا اللہ تعالے نے اس آیت مین
انْطَلِقُوا إِلَى ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ الآیۃ انتہی ما فی البغوی اور غساق کے لفظ مین دو قراتین ہین حمزہ اور کسائی اور حفص نے بہ تشدید سین پڑہا ہی جہان کہین وارد ہوا اور دوسرے
قاریون نے بہ تخفیف سو جنہون نے بہ تشدید پڑہا اُسی اسم ٹہیرایا خباز اور طباخ کی وزن پر اور جنہون نے بہ تخفیف پڑہا اُنہون نے عذاب و ثواب کے وزن پر کہا اور غساق کے معنون مین مفسرین
کے کئی قول مین ابن عباس نے فرمایا کہ وہ زمہریر ہے کہ جلا دیگا اُنکو بسبب کمال برودت کے جیسے جلاتی ہے آگ بسبب اپنے حرارت کے مقاتل اور مجاہد نے کہا غساق وہی کہ حد کو پہونچگئی ہو
برودت اُسکی اور بعضون نے کہا کہ غساق زبان ترک مین بدبو ہے قتادہ نے کہا ہو الغسق یعنے وہ وہ چیز ہے کہ بہی دوزخیون کے لحوم و جلود سے از جنس قیح یا صدید یا بہی فرجون سے زانیون
کے عرب کہتا ہی غَسَقَتْ عَيْنُهُ إِذَا انْصَبَّتْ یعنی بہی اور جاری ہوئی نہر اُسکی اور غسقان لغت مین انصباب و جریان ہے (بغوی) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّومِ قُطِرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا
مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُونُ طَعَامَهُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہی آیت اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ الآیۃ یعنے ڈرو اللہ تعالے سے حق ہی ڈرنیکا اور نہ
مرو تم مگر مسلمان فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ایک قطرہ زقوم سے ٹپکایا جاوے دنیا کے گھر مین تو بگڑ جاوے اہل دنیا پر معیشت اُنکی پہر کیا حال ہوگا اُسکا جسکے وہ غذا ہو **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** زقوم کا بیان اللہ جل جلالہ نے اپنی کتاب مقدس مین فرمایا ہے أَذَلِكَ خَيْرٌ نُزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ إِنَّا جَعَلْنَاهَا فِتْنَةً لِلظَّالِمِينَ إِنَّهَا
(سورہ صافات)
شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ فَإِنَّهُمْ لَآكِلُونَ مِنْهَا فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ یعنے بہلا یہ بہتر ہے مہمانی یا درخت زقوم ہم نے اُسکو
رکہا ہے خراب کرنیکو اور آزمانے کے لئی ظالمون کے وہ ایک درخت ہی کہ نکلتا ہی دوزخ کے جڑ مین اُسکا خوشہ جیسی سر شیطانون کے سو وہ کہاوینگے اُسمین سے پہر بہرینگے اُس سے پیٹ انتہی اور
زقوم ایک شجرہ خبیثہ ہے کریہۃ الطعم ذی مرارۃ کہ لکہا ہے کہ کہتے ہین اہل نار اُسکے تناول کو سو زبردستی کہلایا جاویگا وہ اُنکو چنانچہ عرب کہتا ہے تَزَقَّمَ الطَّعَامَ جبکہ تناول کرے اُسکو کراہت
اور مشقت سے اور معلوم ہوا اس سے اشتقاق اُسکا قولہ فتنہ اُسکو آزمانے کو آہ یعنے کفار کہتے ہین کہ درخت سبز نار مین کیونکر ہوگا حالانکہ نار محرق اشجار ہے چنانچہ ابن الزبعری کافر صنادید
قریش سے کہتا تہا کہ محمد ڈراتے ہین ہمکو زقوم سے حالانکہ زقوم لسان بربر مین زبد اور تمر کا نام ہے سو لیگیا ابوجہل اُسکو اپنے گہر مین اور کہا اپنے باندی سے يَا جَارِيَةُ زَقِّمِينَا سو وہ زبد
اور تمر سامنے لائی اور کہا تَزَقَّمُوا فَهَذَا الَّذِي يُوعِدُكُمْ بِهِ مُحَمَّدٌ یعنے لُقمہ لگاؤ کہ اسی سے ڈراتی ہین تمہین محمد قولہ وہ نکلتا ہے دوزخ کی جڑ سے انتہے یعنے قعر نار سے اور حسن نے
کہا کہ اصل اور بیخ اُسکی قعر جہنم مین ہے اور اغصان اُسکے مرتفع مین تمامی درکات نار مین قولہ طلعہا مراد طلع سی ثمر ہے مسمّٰے ہوا ساتھ طلع کی بسبب طلوع کرنے اُسکے کی اغصان سے

مثل طلوع آفتاب کے مشرق اور کنارہ آسمان سے قولہ جیسے کہ سرہین شیطانون کے آہ مراد شیاطین سے حقیقۃً جن اور شیطان ہین کہ تشبیہ دی اللہ تعالیٰ نی انکے سرون کے ساتہ اس سبب سے کہ
قبح اور برائی انکے آدمیون کے ذہن میں ہے اگرچہ دیکہا نہین چنانچہ عرب جب کسیکی مذمت کرتا ہے اور اسکا قبح بیان کرنا چاہتا ہے کہتا ہی کانہ شیطان گویا شیطان ہی انکے ذہنون مین
نہایت ڈراونی اور خوفناک اور پُرعیوب مذموم و قبیح شی ہے اگرچہ انکے نگاہون نے اُسے احاطہ نکیا ہو اور آنکہون سے کبہی دیکہا نہو مگر صورت قبیح اس ملعون کی بنہایت قبح اسکی تصور و خیال
مین موجود ہے پس تشبیہ صحیح ہوگئے اور رفع ہوگیا اس تقریر سے ہمارے وہ اعتراض جو علماء بیان کیطرف سے قرآن عظیم الشان پر وارد ہوتا تہا اور تقریر اعتراض یہ ہے کہ تشبیہ زقوم کے
کیونکر صحیح ہوگی اسلئے کہ مخاطبین نے نہین دیکہا سر شیطانونکا اور جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ اگرچہ نہین دیکہا مگر انکے اذہان مین قبح اسکے صورت اور سر کا موجود ہے اور یہ کافی ہے صحت
تشبیہ کو یہی مراد ہے ابن عباس اور قرطبی کے قول کے اور بعضون نے کہا مراد شیاطین سے حیّات ہین یعنی سانپ اسلئے کہ عرب حیۃ قبیحۃ المنظر کریہ المرئی کو شیطان کہتا ہے اور بعضون نے کہا کہ
وہ ایک درخت ہے قبیح منتن مبعزہ کہ بادیہ عرب مین ہوتا ہے اور اہل بوادی اُسے رؤس الشیاطین کہتے ہین اللہ تعالیٰ نی اُس سے تشبیہ دی اور شاید اہل ہند اسکو سینڈ کہتی ہون
قولہ فمالئون لغت مین ملو کہتے ہین ظرف کے اسقدر بہرنے کو کہ متحمل نہو بہر زیادت کا پس بہر جاینگے اسی طرح بطون انکے معاذ اللہ من ذلک (بغوی) اور بیضاوی
رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ زقوم ایک شجر ہے کہ ثمر اسکا نزل ہے اہل نار کا اور منصوب ہے نزلا اسلئے کہ تمیز ہے یا حال ہے اور لفظ نزل مین اشارہ ہی کہ جو کچہہ نعمائی جنت
اوپر مذکور ہو یعنے ان آیتون سے قبل تو وہ بمنزلہ اُس چیز کے ہین کہ جلد تیار کرکے مسافر کے لئی قبل از طعام پیش کیجاتی ہے عرب اُسی نزل کہتا ہے اسلئے کہ وقت نزول نازل
سامنے آتی ہے اور جو اسکے ماوراہی وہ ذہن بشر سے بعید ہے اسیطرح زقوم نزل اہل نار ہے اور اور عذاب جو اسکے سوا ہے خیال سے دور ہی کہ احاطہ بیان مین نہین آسکتا ہی اور زقوم نام ہے
ایک شجرہ صغیرۃ الورق بدبو بدمزہ تلخ ناگوار کا کہ ملک تہامہ مین ہوتا ہے انتہے

بَابُ مَاجَآءَ فِي صِفَةِ طَعَامِ اَهْلِ النَّارِ

باب دوزخیون کے طعام کے بیان مین

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقٰى عَلٰى اَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيْعٍ لَا يُسْمِنُ
وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِيْ غُصَّةٍ فَيَذْكُرُوْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ
بِالشَّرَابِ فَيُدْفَعُ اِلَيْهِمُ الْحَمِيْمُ بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ فَاِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهَهُمْ فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ
ادْعُوْا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا
مَالِكًا فَيَقُوْلُوْنَ يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ اِنَّكُمْ مٰكِثُوْنَ قَالَ الْاَعْمَشُ نُبِّئْتُ اَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَبَيْنَ اِجَابَةِ مَالِكٍ اِيَّاهُمْ اَلْفَ عَامٍ
قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ فَلَا اَحَدَ خَيْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا
ظٰلِمُوْنَ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوْا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذٰلِكَ يَاْخُذُوْنَ فِي الزَّفِيْرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ **ترجمہ**

روایت ہے ابی درداء سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈالی جائیگی اہل نار پر بہوک سو برابر ہو جاویگی تکلیف بہوک کے دوسرے اور عذابون کے کہ وہ اُسمین گرفتار ہونگے سو فریاد
کرینگے وہ او دیگا انکو طعام ضریع سے کہ نہ فربہ کریگا وہ بدنکو اور نہ دور کریگا وہ بہوک کو پہر فریاد کرینگے وہ کہانیکے لئی سو دیگا انکو کہانا گلے مین اٹکنے والا سو یاد کرینگے وہ کہ دنیا
مین اُتارا کرتے تہے اٹکے ہوے نوالے کچہہ پیکر سو فریاد کرینگے وہ کچہہ پینے کی لئی سو دیا جاویگا انکو حمیم کلالیب حدید سے پہر جب نزدیک کیا جاویگا انکے موہنون کے بہون دیگا انکے موہنہ
کو پہر جب داخل ہوگا انکے بطون مین کاٹ ڈالیگا جو کچہہ ہے انکے بطون مین سو کہینگے پکارو جہنم کے خزانچیون کو سو وہ جواب دینگے انکو اور کہینگے کیا نہ آئے تہے تمہاری پاس رسول
کہلے ہوے معجزے اور روشن دلیلین لیکر کہینگے وہ کیون نہین یعنے آئے تہے ہمارے پاس رسول سو کہینگے فرشتے پہر پکارو اور نہین ہے پکار کافرونکی مگر گمراہی فرمایا حضرت نے
پہر کہینگے وہ کہ پکارو مالک کو اور کہینگے وہ ای مالک چاہئے کہ فیصلہ کردی ہمارا رب تیرا فرمایا حضرت نے کہ مالک انکو جواب دیگا کہ تمہارا تو فیصلہ ہوگیا کہ تم ہمیشہ رہنے والی ہو دوزخ مین
اعمش راوی حدیث نے کہا کہ خبر دیگئی ہے مجہے کہ انکی پکار مین اور مالک کے جواب دینے مین ہزار برس کا فاصلہ ہی فرمایا آپنے سو وہ کہینگے کہ پکارو تم اپنی رب کو اسلئی کہ کوئی بہتر نہین تمہارے
رب سے سو پکارینگے اور کہینگے اے رب ہمارے غالب ہوگئی ہمپر شقاوت ہماری اور ہم گمراہ لوگ تہے ای رب ہمارے نکال ہمکو اس سے سو اگر ہم پہر وہی کام کرین تو ہم ظالم ہین فرمایا آپنے
پہر جواب دیگا انکو اللہ تعالیٰ کہ دور ہو پہٹکارے ہوے تم مجہسے بات نکرو فرمایا پہر اُسوقت مایوس ہو جاوینگے وہ ہر خیر سے اور اُسوقت وہ گدہے کیطرح ڈیکنی لگینگے اور حسرت اور ویل پکارنے
لگے **ف** کہا عبد اللہ بن عبد الرحمن نے لوگ مرفوع نہین کہتے اس حدیث کو یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک نہین پہونچاتی کہا اور مروی ہوئی یہ حدیث اس سند سے

دوزخیون کے کہانیکا بیان

الاعمش عن شمر بن عطیہ عن شہر بن حوشب عن ام الدرداء عن ابی الدرداء اور روایت کیے گئی قول ابی الدرداء کا اور مرفوع نہو ئی اور قطبہ بن عبد العزیز ثقہ ہین اہل حدیث کی نزدیک **مترجم**
معلوم ہوتا ہے یقیناً کہ یہہ حال مشرکونکا ہے اسلئے کہ مشرک کے عادت ہے کہ جب کوئی مصیبت پڑتی ہے تو پہلے اول مین کبہی خدا کو نہین پکارتا اور اُس سے دعا نہین کرتا بلکہ غیر خدا کی نذر
و نیاز و منت شروع کرتا ہے اور اُنہین سے گرم گرم تا مدد مانگتا اعانت چاہتا رہتا ہے اور ایک پیر سے حاجت روائی نہین ہوتی تو دوسرے کے پیر پکڑتا ہے اور ایک چلہ سے کامیابی
نہین ہوتی تو دوسرے پر چلا تاہی ایکنال سے جی بہل مراد دیتا ہی تو دوسرے زندگی آگنے نالہ کرتا ہے غرض جب سب طرف سے راندہ ہر جانب ماندہ ہوجاتا ہی ہاری ہیاؤ خدا وند تعالی کو پکارتا
ہے بخلاف موحد پاک سیرت صاف سیرت کی کہ سوا خدا کی کسیکو جانتا ہی نہین دفع مصائب اور رفع مصائب مین بجز اُسکی کسیکو مانتا ہی نہین اول و آخر اُسی کے در اجابت پر مستقیم ہے
اور ظاہر و باطن اُسیکے اعانت پر قایم نہ کسیکی نذر مانی نہ منت نہ کسی سے کچہہ چاہی نہ جنت مجیب الداعین پر اُسکا بہروسا ہی اور رب العالمین پر اُسکا تکیہ اب مشرکونکا ستر دیکہئی
اور شرح حدیث سنئی قولہ ملیگا اُنکو طعام ضریع سی مجاہد اور عکرمہ اور قتادہ نی کہا ہی کہ ضریع ایک نبات ہے کانٹی دار زمین مین لگی ہوئے کہ قریش اُسکو شبرق کہتا ہی جب پہر
سوکہہ جاتی ہے اُسی ضریع کہتی ہین اور وہ بہت بد مزہ ہی نہایت بکٹہی کلبی نے کہا جب سوکہہ جاتی ہے جب سے کوئی جانور اُسکے پاس نہین جاتا ابن زید نی کہا دنیا مین ضریع
سوکہا ہوا کانٹا ہے کہ جسمین پتا نہو اور آخرت مین کانٹے مین آگ کے اور ایک روایت مرفوع مین ابن عباس سے مروی ہے کہ ضریع نار مین ایک چیز ہے مشابہ کانٹے کی تلخ تر ایلوہ سے بد بو زیادہ
مردار سی گرم زیادہ آگ سے اور مفسرین نے کہا ہی جب نازل ہوئی یہ آیت لیس لہم طعام الا من ضریع یعنے اُنہین اور کچہہ کہانا نہین سوا ضریع کی تو مشرکین نے کہا کہ ضریع کہا کہا کر
تو ہمارے اُونٹ خوب فربہ ہوتی ہین حالانکہ اُنہون نے جہوٹ کہا اسلئی کہ اُونٹ اُسی جب ہی تک کہاتا ہی کہ وہ تر ہے اور اُسی شبرق کہتی ہین جیسا کہ اوپر گذرا پہر جب سوکہی
اور ضریع ہوئی پہر اُسکے پاس نہین جاتا پہر اللہ تعالی نی اُنکے جواب مین اُتارا لا یسمن ولا یغنی من جوع انتہی بغوی) قولہ کلالیب جمع ہی کلوب کے اور کلوب بہ تشدید لام وہ
لوہا ہی کہ جسپر عرب گوشت لٹکاتا ہے اور یہان مراد وہ آنکڑی ہین کہ جنمین حمیم بہر کر اُنکے موہنہ مین ڈالینگے قولہ یاخذون فی الزفیر زفیر گدہی کی پہلی آواز ہے جیسی شہیق اُسکے آخری آواز
قولہ غلبت علینا شقوتنا شقوت مین دو قرائتین ہین حمزہ اور کسائی نے شقاوت بفتح شین اور با الف پڑہا ہی اور باقیون نے بکسر شین و بسکون قاف بغیر الف پڑہا ہی قولہ تعالے
اخسئوا فیہا اخسا ایک کلمہ ہے زجر و توبیخ کا کہ کُتے کی دُدکار نیکو موضوع ہی قولہ ولا تکلمون یعنے مجہہ سے بات نکرو تخفیف عذاب اور طلب ثواب مین اور یہ مانگو کسی طرح راحت اپنے
نفسونکے لئے اسلئے کہ عذاب تمہارا ابدی ہے اور نکال سر مدی حسن نے کہا کہ یہ آخر کلام ہے اہل نار کا نہ کلام کرینگے وہ اسکے بعد سوا شہیق و زفیر کے اور اُسکے بعد اُنکو عوا ہوگی مثل عوا کلب
کے کہ نہ خود سمجہینگے نہ دوسرا قرطبی نے کہا منقطع ہوجاویگی اُسکے بعد امید اُنکی اور ہونگا ہر ایک اُنمین کا دوسرے کی موہنہ کے آگی اور بند کردیجاویگی دوزخ اُنپر (بغوی) **عن** ابی
سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وھم فیھا کالحون قال تشویہ النار فتقلص شفتہ العلیا حتی تبلغ وسط راسہ وتسترخی
شفتہ السفلی حتی تضرب سرتہ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر مین وہم فیہا کالحون یعنے وہ اُسمین بد شکل اور ترش رو
ہوہی ہین کہ حقیقت اُسکی یہہ ہے کہ آگ مین بہنجا کر سکڑ جاویگا اُسکا اُوپر کا ہونٹ یہانتک کہ پہونچیگا سر کے بیچ مین اور لٹک پڑیگا نیچے کا ہونٹ یہانتک کہ لگنے لگیگا ناف تک +
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابو الہیثم کا نام سلیمان بن عمرو بن عبد العتواری ہے اور وہ یتیم تہے کہ پرورش پائی تہی اُنہون نے ابی سعید کے پاس **عن** عبد اللہ
بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان رصاصۃ مثل ھذہ واشار الی مثل الجمجمۃ ارسلت من السماء الی الارض وھی مسیرۃ
خمس مائۃ سنۃ لبلغت الارض قبل اللیل ولو انھا ارسلت من راس السلسلۃ لسارت اربعین خریفا اللیل والنھار قبل ان تبلغ اصلھا او قعرھا
ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ایک رصاص کا گولہ مثل اسکے اور اشارہ کیا آپنے سر کیطرف یعنے برابر سر کے صحکو چہوڑ دیا جاوے آسمان سے
زمین کیطرف اور مسافت ان دونو مین پانسو برس کی ہے تو پہونچ جاویگا زمین تک رات سے پہلی اگر وہی گولہ چہوڑا جاوے سلسلہ کی سر پرسی تو چلا جاوے چالیس برس تک رات اور دن
قبل اسکے کہ پہونچے اُسکی اصل مین یا فرمایا اُسکی قعر مین **ف** اس حدیث کے اسناد حسن ہے صحیح ہی **مترجم** طیبی نے کہا مراد اُس سے قعر جہنم ہے کہ وہ رصاص کا گولہ قعر جہنم مین
نہ پہونچی اور چالیس برس گذر جاوین اسلئے کہ زنجیر کا قعر نہین ہوتا اور بعضون نے کہا مراد اُس سے وہ زنجیر ہے کہ اللہ تعالی نی اس آیت مین فرمائی ہی فی سلسلۃ ذرعھا سبعون
ذراعا الغرض اگر زنجیر مراد ہی تو قعر سی اُسکا طول مقصود ہی یعنے وہ اسقدر لانبی ہے کہ اگر لٹکائی جاوے تو وہ رصاص اوپر سی نیچے تک مدت مذکور مین نہ پہونچی واللہ اعلم
باب ما جاء ان نارکم ھذہ جزء من سبعین جزءا من نار جھنم باب اس بیان مین کہ نار دنیا نار آخرت کے اجزا سی کتنی جزو ہے **عن** ابی ھریرۃ

باب دنیا کی آگ آخرت کی آگ کے اجزا سی جزو ہے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي تُوقِدُوْنَ جُزْءٌ وَاحِدٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوْا وَاللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری یہ آگ کہ جسکو بنی آدم سلگاتی ہیں ایک ٹکڑا ہی جہنم کے آگ کی ستر ٹکڑوں میں کا صحابہ نے عرض کے قسم ہی یہی آگ دنیا کی کافی تھی جلانی کو عذاب میں کہے اے رسول اللہ کی فرمایا وہ زیادہ ہی اُس سے انہتر درجہ کہ ہر درجہ حرارت میں دنیا کی آگ کے برابر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ہمام بن منبہ بہائی ہیں وہب بن منبہ کے اور روایت کے ہی اُنسی وہب نے **باب** دوسرا اسی بیان میں **عن** اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هٰذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ لِكُلِّ جُزْءٍ مِنْهَا حَرُّهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری یہ آگ ایک ٹکڑا ہے نار جہنم کی ستر ٹکڑوں میں کا کہ ہر ٹکڑے میں ایسے ہی گرمی ہے جیسے تمہاری نار میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابی سعید کی روایت سے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُوْقِدَ عَلَى النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى احْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى ابْيَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دہونکائی اور روشن کی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس تک کہ سرخ ہوگئی پہر دہونکائی گئی ہزار برس تک کہ سفید ہوگئی پہر دہونکائی گئی ہزار برس تک کہ سیاہ ہوگئی سو وہ اب سیاہ تاریک ہے **ف** روایت کی ہمسے سوید بن نصر نے انہوں نے عبد اللہ سے انہوں نے شریک سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابی صالح سے یا کسی اور مرد سے انہوں نے ابی ہریرہ سے مانند اسکی اور مرفوع نکیا اسکو اور حدیث ابی ہریرہ کے موقوفًا اس باب میں صحیح ہے اور نہیں جانتا میں کسیکو کہ مرفوع کیا ہو اسکو سوا یحییٰ بن بکیر کے کہ انہوں نے شریک سے روایت کے ہی **مترجم** ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ ایک ٹکڑا ہی جہنم کی آگ کی ستر ٹکڑوں میں کا روایت کیا اسکو احمد نے اور رجال اسکے رجال صحیح میں اور سلمان سے مروی ہے کہ نار دوزخ سودا ہی کہ نہیں چمکتا شعلہ اور انگارہ اسکا اور ابو ہریرہ سے مرفوعًا مروی ہے کہ اگر اُس آگ پر نہ مارا جاتا پانی دوبار تو کسیکو مجال نتھی کہ اُس سے منفعت اٹھاتا روایت کیا اسکو سفیان بن عیینہ نے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ اُس آگ پر سات بحر دریا مار گیا ہی اور اگر یہ نہوتا تو منتفع نہوتا کوئی شخص اُس آگ سے ذکر کیا اسکو ابو عمر نے اور عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا اگر اُسپر دس بار دریا کو نہ جہونکتی تو تم ہرگز منتفع نہو سکتے اُس سے اور سوال کیا ابن عباس سے کہ دنیا کی آگ کس چیز سے پیدا ہوئی ہے تو فرمایا انہوں نے نار جہنم سے کہ بجھایا اُسکو پانی سے ستر بار اور اگر نہ بجھاتی تو کوئی اُسکے نزدیک نہ جاسکتا اسلئے کہ اصل اُسکی نار جہنم ہے انس بن مالک سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر کوئی جہنمی اہل جہنم سے نکالی اپنی ہتیلی اہل دنیا کی طرف کہ دیکھیں اسکو لوگ تو فورًا جلجاوے دنیا اُسکی حرارت سے اور اگر کوئی خازن خازنان جہنم سے نکلی اہل دنیا کیطرف کہ اسکو دیکھیں تو مرجاویں اہل دنیا جبکہ نظر پڑے اُنکی اُسپر غضب الٰہی کے خوف سے روایت کیا اسکو ابراہیم بن ہدیہ نے اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ اگر جہنم ہوں کسی مسجد میں ایک لاکھ آدمی یا اس سے زیادہ پہر سانس لیوی ایک مرد اہل نار سے اُنپر تو پہونک دی اُنکو یعنے اپنی گرمی سے روایت کے یہ بزار نے رقیطہ **باب** مَا جَاءَ اَنَّ لِلنَّارِ نَفَسَيْنِ وَمَا ذُكِرَ مَنْ يَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ مِنْ اَهْلِ التَّوْحِيْدِ باب نار دوزخ کی دو دم لینے اور موحدوں کے اُسمیں سے نکلنے کی بیان میں **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا وَقَالَتْ اَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا فَجَعَلَ لَهَا نَفَسَيْنِ نَفَسًا فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسًا فِي الصَّيْفِ فَاَمَّا نَفَسُهَا فِي الشِّتَاءِ فَزَمْهَرِيْرٌ وَاَمَّا نَفَسُهَا فِي الصَّيْفِ فَسَمُوْمٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ شکایت کیے اور عرض حال کیا اپنا نار دوزخ نے اپنے پروردگار کے سامنے اور کہا کہ کہا گئی بعض اجزا میرے بعض کو سو اجازت دی اور مقرر کردی اللہ تعالیٰ نے اُسکے لئے دو سانسیں ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں سو سانس اُسکے جاڑے میں سبب ہے شدت برد کا اور سانس اسکی گرمی میں سبب ہے سموم کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے ابی ہریرہ سے کئی سند سے اور مفضل بن صالح اہل حدیث کے نزدیک کچہہ ایسے صاحب حفظ نہیں **عن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ هِشَامٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ وَقَالَ شُعْبَةُ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيْرَةً اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً وَقَالَ شُعْبَةُ مَا يَزِنُ ذُرَةً مُخَفَّفَةً **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہشام کے روایت میں ہی کہ نکلیگا دوزخ سے شعبہ کی روایت میں ہی کہ حکم ہوگا نکالو دوزخ سے جس شخص نے کہ لا الٰہ الا اللہ کہا ہو اور اُسکے دل میں جو کے برابر نیکی ہو اور نکالو دوزخ سے جس شخص نے کہ لا الٰہ الا اللہ کہا ہو اور اُسکے دل میں گیہوں کے دانہ کے برابر نیکی ہو اور نکالو دوزخ سے جسنے کہا ہو لا الٰہ الا اللہ اور اُسکی دل میں ایک ذرہ کی برابر نیکی ہو اور شعبہ نے اپنی روایت میں کہا کہ اُسکے دل میں ایک جوار کی دانہ کے برابر نیکی ہو **ف**

اسباب میں جابر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ اخرجوا من النار من ذکرنی
یوما او خافنی فی مقام **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماویگا یعنی قیامت میں نکالو آگ سی دوزخ کی اس شخص کو جسنے مجھے یاد کیا ہو
ایکدن یا ڈرا ہو مجھ سے کسی جگہہ میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف
اخر اھل النار خروجا رجل یخرج منھا زحفا فیقول یا رب قد اخذ الناس المنازل قال فیقال لہ انطلق الی الجنۃ فادخل الجنۃ قال فیذھب
لیدخل فیجد الناس قد اخذوا المنازل فیرجع فیقول یا رب قد اخذ الناس المنازل قال فیقال لہ اتذکر الزمان الذی کنت فیہ فیقول نعم فیقال
لہ تمن قال فیتمنی فیقال لہ فان لک الذی تمنیت وعشرۃ اضعاف الدنیا قال فیقول اتسخر بی وانت الملک قال فلقد رایت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ضحک حتی بدت نواجذہ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میں خوب پہچانتا ہوں اس شخص کو کہ آخر میں نکلیگا اہل
نار سے کہ ایک مرد ہوگا کہ نکلیگا اس سے گھٹنوں چلتا ہوا اور کہیگا اے رب لوگوں نے لے لئے ہونگے جنت کے سب گھر فرمایا حضرت نے سو کہا جاویگا اسکو جا تو جنت میں اور داخل ہو
اسمیں فرمایا آپنے پہر وہ چلیگا کہ اسمیں داخل ہو سو لوگونکو پاویگا کہ لے لئے انہوں نے سب مکان جنت کے یعنی اور نہ چھوڑے اسکی لئے کوئی جگہہ سو پہر لوٹیگا وہ اور عرض کریگا
اے رب میرے لوگوں نے تو لے لئے سب مکان جنت کے فرمایا آپنے پہر کہا جاویگا اس سے تجھے یاد ہی وہ وقت کہ جسمیں تو تہا یعنی عذاب دوزخ کا وہ کہیگا کہ ہاں سو کہا جاویگا
اس سے کہ اب تو آرزو کر فرمایا حضرت نے کہ پہر وہ آرزو کریگا اور کہا جاویگا اس سے تیری لئے ہے جو تونے آرزو کی اور دس گنا ساری دنیا کا فرمایا آپنے وہ عرض کریگا تعجب سے
راہ سی انکار سی کہ کیا مسخری کرتا ہی تو مجھ سے حالانکہ تو مالک الملک ہے کہا راوی نے اور میں نے دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسے آپ یہانتک کہ کہل گئیں
کچلیان آپکی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف اخر اھل النار خروجا من النار
واخر اھل الجنۃ دخولا الجنۃ یؤتی برجل فیقول سلوا عن صغار ذنوبہ واخبئوا کبارھا فیقال لہ عملت کذا وکذا یوم کذا وکذا وعملت کذا و
کذا یوم کذا وکذا قال فیقال لہ فان لک مکان کل سیئۃ حسنۃ قال فیقول یا رب لقد عملت اشیاء ما اراھا ھھنا قال فلقد رایت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحک حتی بدت نواجذہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خوب پہچانتا ہوں اسکو کہ آخر میں نکلیگا دوزخ سے
اور آخر میں داخل ہوگا جنت میں کیفیت مفصل اسکی یہ ہے کہ لاونگی ایک مرد کو اور فرماویگا اللہ تعالیٰ فرشتونکو کہ اس سے سوال کرو چہوٹی گناہونکا اور چہپاؤ بڑی گناہونکو سو کہا جاویگا اس سے
کہ دن تونے ایسا ایسا کیا تہا فلانے فلانے دن اور ایسا ایسا کیا تہا فلانے فلانے دن فرمایا آپنے کہ کہا جاویگا اس سے کہ تیری لئے ہر بدی کے عوض ایک نیکی ہے فرمایا آپنے پہر وہ عرض کریگا
اے رب میرے اور بھی بہت سی گناہ کئی تہے کہ انکو میں یہاں نہیں دیکہتا کہا راوی نے کہ پہر دیکہا میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ ہنسے یہانتک کہ کہل گئیں کچلیان آپکی یعنی
اللہ تعالیٰ نے اسکے بڑے گناہونکو بخشدیا اور چہوٹونکو حسنات سے بدلدیا اور یہ فضل ہے اللہ تعالیٰ کا واللہ ذو الفضل العظیم **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** اللہ تعالیٰ تبدیل
سیئات بحسنات کے باب میں فرماتا ہی الا من تاب وامن وعمل صالحا فاولئک یبدل اللہ سیئاتھم حسنات وکان اللہ غفورا رحیما یعنی جو توبہ کرے اور ایمان لاوے
اور عمل نیک کرے وہ لوگ ہیں کہ بدل دیویگا اللہ تعالیٰ انکی برائیونکو بہلائیوں سے اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے انتہی ایک جماعت مفسرین کی اسطرف گئے ہیں کہ یہ تبدیل دنیا میں ہوتی ہے
چنانچہ ابن عباس اور سعید بن جبیر اور حسن اور مجاہد اور سدی اور ضحاک نے فرمایا کہ بدلدیتا ہی اللہ تعالیٰ بشرف اسلام اسکے قبائح اعمال کو جو حالت شرک و کفر میں کئے تہے ساتھ محاسن اعمال
کے اسلام میں او بدلدیتا ہی شرک کو توحید سے اور قتل مومنین کو قتل مشرکین سے اور زنا کو عفت و احصان سے اور بدعت کو سنت سے اور قبائح اخلاق کو محاسن عادات سے اور ملکات
ردیہ کو عادات نجیبہ سی علی ہذا القیاس غرض جسطرح سیئات میں شاغل تہا قبل اسلام کے اسیطرح حسنات میں مشغول ہوتا ہی بعد اسلام کے پس یہی تبدیل ہے سیئات کی حسنات
سے اور ایکجماعت نے کہا کہ بدلدیتا ہی اللہ تعالیٰ سیئات دنیا کو جو بعد اسلام کے اس سے صادر ہوئی ہیں قیامت کے دن حسنات سے اور یہ قول ہے سعید بن مسیب اور مکحول کا اور روایت
باب بہی اسی پر دال ہے پس یہی قول راجح ہے اور بعضوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مٹادیتا ہی سیئات کو بسبب ندامت کے اور عنایت کرتا ہی اسکو عوض میں ہر سیئہ کی ایک حسنہ انتہی
قال البغوی یہ فقیر کہتا ہی کہ شرطیں اس تبدیل کے اللہ تعالیٰ نے تین فرمائیں اول توبہ دوسرے ایمان تیسرے عمل صالح پہر جب بندہ ان تینوں کو بجا لایا اور حقوق ان تینوں
کے بجا لایا اسکے دنیا میں بہی جیسا کہ سیئات میں گرفتار تہا اب موفق بحسنات ہوتا ہے اور آخرت میں بہی وہ فضل الٰہی کا مستحق ہے انتہی **عن** جابر قال قال رسول اللہ

لہ مراد اس طلب و دنیا کی جو دنیا میں ... واللہ اعلم

صلی اللہ علیہ وسلم یعذب ناس من اہل التوحید فی النار یکونوا فیہا حمماً ثم تدرکہم الرحمۃ فیخرجون ویطرحون علی ابواب الجنۃ قال فیرش
علیہم اہل الجنۃ الماء فینبتون کما ینبت الغثاء فی حمالۃ السیل ثم یدخلون الجنۃ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے معذب ہونگے کچھ لوگ اہل
توحید سے دوزخ مین یہانتک کہ ہو جاوینگے اُسمین کوئلہ پہر ادراک کریگی انکو رحمت الٰہی سو نکالے جاوینگے وہ اور ڈالے جاوینگے وہ دروازون پر جنت کی فرمایا آپنے سو چہڑکینگے اُنپر جنت کے
لوگ پانی اور اُگینگے وہ جیسے کہ اُگتا ہے دانہ کنارہ سیل کے پہر داخل ہونگے جنت مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہ مروی ہوئی ہے کئی سندون سے جابر سے **مترجم** غثاء
بالضم والمد جو سیل کے اوپر بہکر آجاوے کوڑے کرکٹ سی اور حمالۃ السیل جسکو بہالاوے سیل مثل زبد وغیرہ کے پہر اگر اُسمین کوئی دانہ اتفاقاً آجاتا ہے تو ایکرات دنمین اُگ جاتا ہے
اور سرسبز ہو جاتا ہے اسیطرح وہ دوزخی جنت کے پانی پہونچنے سے جلد سرسبز ہو جاوینگے اور تر و تازہ حسین خوبصورت بنجاوینگے وہ سواد لون بیاض و حسن سے متبدل ہو جاویگا اور جنت
مین داخل ہو جاوینگے **عن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یخرج من النار من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من الایمان قال ابو سعید
فمن شک فلیقرأ ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکلیگا دوزخ سے جسکے دلمین ایک ذرہ کی برابر ایمان
ہوگا کہا ابو سعید نے اور جسکو شک ہو اسمین تو پڑہ لے یہ آیت ان اللہ لا یظلم یعنے اللہ تعالی ظلم نہین کرتا ایک ذرہ کی برابر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** ذرہ
ایک چہوٹی چیونٹی ہے یا وہ غبار جو روشندانون کی روشنی مین اُڑتا ہوا نظر آتا ہے کہ ہر جز اُسکا ذرہ ہے گویا مراد آیہ یہ ہوئی کہ اللہ تعالی کچہہ ظلم نہین کرتا چنانچہ دوسری جگہ فرماتا ہے ان
اللہ لا یظلم الناس شیئاً چنانچہ انس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے ظلم نہین کرتا مومن کے حسنہ پر بلکہ رزق دیتا ہے اُس حسنہ پر دنیا مین اور بدلا
دیتا ہے اُسکا آخرت مین مگر کافر سو وہ اپنی نیکیون کا بدلا کہاتا ہے دنیا مین پہر جب آخرت مین پہونچتا ہے کوئی نیکی اُسکے نہین رہتی کہ جسکے عوض مین کچہہ بہلائی کیجاوے اُسکی ساتہ اور عبد اللہ
بن مسعود سے مروی ہے کہ قیامت کے دن ایک بندہ بلوایا جاویگا اور منادی اولین و آخرین مین ندا کریگا کہ یہ فلانا بیٹا فلانے کا ہے پہر جسکا اسپر کچہہ حق ہو وہ آکر اپنا حق لیلوے پہر کہا
جاویگا اُس سے کہ دیدے ان سب لوگون کو حقوق وہ کہیگا کہان سے دون اے رب اور دنیا تو رہی نہین فرماویگا اللہ عزوجل فرشتونکو کہ نظر کرو اُسکے اعمال صالحہ مین اور دو اُنکو
اہل حقوق کو سو باقی رہ جاویگا اُسکے لئے ایکذرہ نیکی کا کہینگے فرشتے اے رب ہمارے باقی رہگیا ہے اُسکے لئے ایک ذرہ نیکی کا تو فرماویگا اللہ تعالے دوگنا چوگنا کردو میرے بندہ کی لئے
اُس ایکذرہ کو اور داخل کرو میرے فضل و رحمت سے جنت مین اور مصداق اسکا کتاب اللہ مین موجود ہے ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ وان تک حسنۃ یضاعفہا (بغوی) اور
وجہ استدلال اس آیت سے خروج نار پر اسیطرح ہے کہ جب اللہ نے ذرہ برابر نیکی کو ضائع نہ کیا اور صاحب اُسکا اپنے اعمال کی شامت سے دوزخ مین ہے تو ضرور ہے کہ وہ اُس نیکی کا ثواب
پاوے اور وجود ثواب کا دوزخ مین ممکن نہین اسلئے کہ وہ دار العذاب ہے نہ دار الثواب پس ضرور ہوا کہ وہ دار الثواب مین جاوے اور بفضل الٰہی اپنا ثواب پاوے **عن** ابی ہریرۃ عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان رجلین ممن دخل النار اشتد صیاحہما فقال الرب تبارک وتعالی اخرجوہما فلما اخرجا قال لہما لای
شیء اشتد صیاحکما قالا فعلنا ذلک لترحمنا قال رحمتی لکما ان تنطلقا فتلقیا انفسکما حیث کنتما من النار فینطلقان فتلقی احدہما نفسہ فیجعلہا
علیہ برداً وسلاماً ویقوم الآخر فلا یلقی نفسہ فیقول لہ الرب تبارک وتعالی ما منعک ان تلقی نفسک کما القی صاحبک فیقول یا رب انی لارجو ان لا
تعیدنی فیہا بعد ما اخرجتنی فیقول لہ الرب تبارک وتعالی لک رجاؤک فیدخلان الجنۃ جمیعاً برحمۃ اللہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ دو شخص کا اُن لوگون سے جو داخل ہو چکے تہے دوزخ مین بلند ہوا چیخنا سو فرمایا اللہ تبارک و تعالی نے نکالو ان دونونکو پہر جب نکالا اُن دونونکو فرمایا اُن سے کیون
بلند ہوا چیخنا تمہارا اُن دونون نے عرض کی کہ تا رحم کرے تو ہمپر فرمایا اللہ تعالے نے میری رحمت ہے واسطے تمہارے اگر تم دونون چلے جاؤ اور ڈالدو اپنی جانونکو اُسی عذاب مین دوزخ
کے جہان تم تہے سو دونون جاوینگے اور ڈالدیگا ایک شخص اپنی جان کو آگ مین سو اللہ تعالے کردیگا اُسپر آگ ٹہنڈی اور سلامتی اور کہڑا رہیگا دوسرا اور نہ ڈالیگا اپنی جان آگ مین
سو فرماویگا اُس سے پروردگار تعالے شانہ کہ کس چیز نے روکا تجہکو اس سے کہ ڈالدے تو اپنی جان کو آگ مین جیسا کہ ڈالدی تیرے صاحب نے سو وہ عرض کریگا اے رب مین امید رکہتا ہون
کہ پہر نہ بہیجیگا تو مجہکو دوبارہ دوزخ مین اسکے بعد کہ نکالا تو نے مجہے اُسمین سے سو فرماویگا اللہ تبارک و تعالے تیرے لئے ہے امید تیری اور داخل ہونگے دونون جنت مین برحمت الٰہی
یعنے اول بسبب بجالانے حکم الٰہی کے اور ثانی بسبب اپنے رجا کے جو ساتہ اللہ کے رکہتا تہا **ف** اس حدیث کے اسناد ضعیف ہے اسلئے کہ وہ مروی ہے رشدین بن سعد سے اور رشدین بن سعد ضعیف ہے
اہل حدیث کے نزدیک اور رشدین روایت کرتے ہین ابن انعم سے اور وہ افریقی ہین اور افریقی ضعیف ہین اہل حدیث کے نزدیک **عن** عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَخْرُجَنَّ قَوْمٌ مِّنْ اُمَّتِیْ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِیْ یُسَمَّوْنَ الْجَھَنَّمِیِّیْنَ **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک نکلیگی ایک قوم میری امت سے دوزخ سے بسبب شفاعت میری کہ نام اُنکا جہنمی ہوگا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو رجاء عطاردی کا نام عمران بن تیم ہے اور انکو ابن ملحان بھی کہتے ہیں **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَاَیْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ ھَارِبُھَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّۃِ نَامَ طَالِبُھَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ دیکھا میں نے دوزخ کے برابر کسیکو کہ اُس سے بھاگنے والا سو جاوے اور نہ جنت کے برابر کسیکو کہ اُسکا طالب سو جاوے یعنے جنت اور دوزخ کے ہوتے ہوئے سو نا جانا تعجب ہے **ف** اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر یحییٰ بن عبید اللہ کی روایت سے اور یحییٰ بن عبید اللہ ضعیف ہیں اہل حدیث کی نزدیک کلام کیا ہے اُنمیں شعبہ نے **مترجم** خروج موحدین میں نار سے بہت احادیث وارد ہوئی ہیں اور اتفاق ہے اُسپر اہل سُنت کا نہیں خلاف کیا اسمیں ہمارا مگر معتزلہ نے کہ کہا انہوں نے نہ نکلینگے ارباب کبائر دوزخ سے حالانکہ تکذیب کرتے ہیں اُنکے قول کی روایات باب او اور بہت روایتیں اور دیکھا ہے فقیر نے بعض احباب معتزلہ کو اس زمانہ میں کہ اُنکا بھی یہی دعوی باطل ہے کہ نہ نکلیگا کوئی دوزخ میں جا کر اور مناظرہ کیا اُنسے اسی باب میں مگر نہ دیکھا اُنمیں سوا انکار احادیث کے اور کچھ اللہ ہدایت کرے اُنکو اور اُنکی ذریات کو آمین یارب العالمین **بَابُ** مَا جَاءَ اَنَّ اَکْثَرَ اَھْلِ النَّارِ النِّسَاءُ باب اس بیان میں کہ اکثر اہل نار نسا ہیں **عَنْ** ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّۃِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا النِّسَاءَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جھانکا میں نے جنت میں تو دیکھا کہ اکثر لوگ اُسکی فقرا ہیں اور جھانکا میں نے دوزخ میں تو دیکھا کہ اکثر اُنکی عورتیں ہیں **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا النِّسَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّۃِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا الْفُقَرَاءَ **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جھانکا میں نے دوزخ میں سو دیکھا کہ اکثر اُسکے رہنے والی عورتیں ہیں اور جھانکا میں نے جنت میں تو دیکھا کہ اکثر اہل اُسکے فقرا ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اسی طرح کہتے تھے عوف کہ روایت ہے ابی رجا سے وہ روایت کرتے ہیں عمران بن حصین سے اور ایوب کہتے تھے روایت ہے ابی رجا سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے اور دونوں اسنادوں میں کچھ گفتگو نہیں ہے اور ممکن ہے کہ ابو رجا نے دونوں سے سنا ہو یعنے عمران اور ابن عباس سے اور روایت ہے عوف کے سوا اور لوگوں سے بھی یہ حدیث عمران بن حصین سے بواسطہ ابی رجا کے **مترجم** عورتیں جیسے دوزخ میں زیادہ ہیں ایسے ہی جنت میں بھی بہ نسبت مردوں کے زیادہ ہیں چنانچہ ہر مرد کی دو عورتیں تو ضرور ہی ہونگی اہل دنیا کی عورتوں سے اور بعضوں کے اس سے زیادہ ہونگی پس تتبع روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کی تولید اولاد آدم میں مردوں کے بہ نسبت زیادہ ہے خصوصاً آخر زمانہ میں اور ان احادیث سے معلوم ہوئی فضیلت فقر کی اور خوف دلانا ہوا عورتوں کو فقط **بَابٌ** دوزخ کے عذاب خفیف کی بابت میں **عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَھْوَنَ اَھْلِ النَّارِ عَذَابًا رَجُلٌ فِیْ اَخْمَصِ قَدَمَیْہِ جَمْرَتَانِ یَغْلِیْ مِنْھُمَا دِمَاغُہٗ **ترجمہ** روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خفیف تر عذاب میں دوزخ والوں سے ایک مرد ہوگا کہ اُسکے دونوں پیر کے تلووں میں دو انگارے ہونگے کہ جوش کرتا ہوگا اُس سے دماغ اُسکا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی باب میں ابی ہریرہ اور عباس بن عبد المطلب اور ابی سعید سے روایت ہے **مترجم** روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے بھی اور بخاری میں ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خفیف تر عذاب میں اہل دوزخ سے ابو طالب ہیں اور انکو دو نعل پہنائی گئے ہیں کہ جن سے جوش کرتا ہے دماغ اُنکا انتہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محبت اور رفاقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مستفید ہوتے ہیں اُس سے کفار بھی کہ یہ تخفیف عذاب ابو طالب کے فقط آنحضرت کے تائید اور حمایت کی برکت سے ہے پھر کیا اثر ہوگا اُس مومن کامل کا جو حالت ایمان میں پھیلاوے احادیث رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور مؤید ہو آپکی سنن متبرکہ کا اور نشر علوم دینیہ اور انتشار احکام نبویہ میں مال اور جان خرچ کرے ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ **بَابٌ** **عَنْ** حَارِثَۃَ بْنِ وَھْبٍ الْخُزَاعِیِّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ الْجَنَّۃِ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُّتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ النَّارِ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُّتَکَبِّرٍ **ترجمہ** روایت ہے حارثہ بن وہب خزاعی سے کہ کہتے تھے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کیا نہ خبر دوں میں تمکو اہل جنت سے اہل جنت میں ہر ضعیف کہ حقیر جانیں اُسکو لوگ اگر قسم کھا بیٹھے اللہ کے بھروسے پر تو اللہ تعالے سچی کر دے قسم اُسکی اور کیا نہ خبر دوں میں تمکو دوزخ والوں کی دوزخ والا ہے ہر عتل و جواظ و متکبر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** یہ فرمانا آپکا باعتبار اکثر افراد کی ہے مقصود ہے بیان کرنا ان صفتوں کے نتایج کا ضعیف سے مراد کم قوت متذلل اور خاشع اور متحمل و بردبار شخص ہے کہ اظہار اپنی زور و قوت کا اور اشتہار اپنا لوگوں میں نہ چاہتا ہو متضعف وہ ہے کہ جسکو لوگ ضعیف سمجھیں اور رقیق القلب اور لین و ہین نرم دل نرم گو نرم زبان ہو عتل بضمتین و تشدید لام سخت مزاج اہل جفا تند خو و بدگو جواظ بفتحتین کثیر المال بخیل کہ نہ آپ

کہاتی نہ کسیکو دی بلکہ کسیکو دیتی دیکہی تو مونہہ کیا پیٹ تک ہو بجاتی اور بعضون نے کہا کہ کثیر اللحم مختال یعنے خریطہ بلغم اترانیوالا متکبر اپنی بڑائی چاہنے والا پہر اگر یہ صفات ایک فرد
مین جمع ہون تو کریلا اور نیم چڑہا اور زیادہ تلخکامی کا سبب ہے اور اگر ایک دو صفتین ہون تو بہہ ڈر ہے اور تائب ہو کہ اللہ تعالی نار دوزخ سی بچاوی آمین یارب العالمین

ابواب الایمان عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ باب ہین

ایمان کے جو وارد ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے + ترجمہ + مقدمہ

ایمان افعال ہے امن سے اور مومن کو مومن اسی لئی کہتی ہین کہ وہ اپنی نفس کو امن مین کرتا ہی عذاب الہی سی یا بچاتا ہی انکار سے اور ایمان اصل لغت مین بمعنی تصدیق بہی وارد ہوا ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نی وَمَا اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا یعنے تو مصدق نہین ہے ہماری بات کا اور یہ مقولہ ہی برادران یوسف علیہ السلام کا کہ خطاب کیا انہون نے اسکے ساتہ اپنی باپ سے اور کبہی وہ متعدی ہوتا ہی ساتہ بی کے چنانچہ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ مین اسلئے کہ متضمن ہے معنے اعتراف اور اقرار کو یا شامل ہے معنے وثوق کو اور مومن ایک نام مبارک ہے اللہ تعالی کی نامون سے مراد اس سے یہ ہے تصدیق کرنیوالا کہ سچا کرتا ہی اپنی بندون سے اپنی وعدونکو دنیا اور آخرت مین یا امن دیتا ہے انکو عذاب سے آخرت مین اور کفر و بلا سے دنیا مین اور اسی سے ہے حدیث اِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَۃً یعنے بیٹہو ہمارے ساتہ تا ہم بہ برکت ذکر الہی امن مین رہین وساوس و خطرات سے یا اور ہواجس نفسانیہ سی اور اسی سے ہے حدیث یعنی قول حضرت عیسے علیہ السلام کا اٰمَنْتُ بِکِتَابِ اللّٰہِ وَکَذَّبْتُ نَفْسِیْ یعنی تصدیق کی مین نے کتاب اللہ کی اور جہٹلایا اپنی نفس کو خطاب کیا آپنی اسکے ساتہ ایک چور سی اور اسی سے ہے مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا یعنے جسنے قیام کیا رمضان کا در انحالیکہ تصدیق کرنیوالا ہے اسکی فضیلت کا اور شریعت مین ایمان سے مراد ہی تصدیق اُن چیزونکی کہ خبر دی اُسکی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اشراط ساعت اور عذاب قبر اور حشر و نشر اور صراط و میزان و جنت و نار وغیرہ سی اور یہ ایمان شرعی ہے کہ اشارہ کیا اس حدیث مین اُسکی طرف جہان فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ قَالَ صَدَقْتَ انتہی اور تابعین کے تعریف ایمان شرعی مین کئی قول ہین ابن کثیر نے کہا کہ ایمان جو شرع مین مطلوب ہے وہ نہین ہوتا بغیر اعتقاد اور قول اور عمل کے یعنے اعتقاد قلبی اور قول لسانی اور عمل جوارح جب تینون پائی جاوینگے مطلوب شرعی حاصل ہوگا اور اسطرف اکثر ائمہ گئے ہین بلکہ حکایت کے اسکی شافعی اور احمد اور ابو عبید اور کئی لوگون نے اجماعًا اور کہا کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے ساتہ زیادت اعمال اور نقصان اسکے کے اور وارد ہوے ہین اس قول کے مؤید آثار کثیرہ انتہی اور انکار کیا ہی اکثر متکلمین نے زیادت ایمان اور اُسکے نقصان کا اور اہل سنت نے کہا کہ نفس تصدیق نہ بڑہتی ہے نہ گہٹتی ہے اور ایمان شرعی بڑہتا ہے اور گہٹتا ہے ساتہ زیادت اعمال کے اور نقصان اعمال کے اور اس تقریر سے ممکن ہے توفیق اور جمع مابین ظواہر نصوص کتاب و سنت کے کہ وارد ہوی ہین ساتہ زیادت اور نقصان ایمان کے اور درمیان اصل لغت کے کہ تصدیق نہ بڑہتی ہے نہ گہٹتی ہے اور اعمال داخل ایمان ہین اسپر یہ حدیث دال ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ ایمان کے ستر اوپر کئی شاخین ہین افضل اُنکا قول لا الہ الا اللہ ہے اور ادنی اسکا دور کرنا اذی کا طرق سے اور حیا ایک شعبہ ہی ایمان کا کہ روایت کیا اسکو شیخین نے ابوہریرہ سے (فتح البیان فی مقاصد القرآن) اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے حجۃ اللہ مین فرمایا ہی کہ چونکہ مبعوث تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خواص و عوام بلکہ کافہ انام کیطرف اور منظور الہی تہا کہ دین آپکا غالب ہو جمیع ادیان پر بعز عزیز یا بذل ذلیل اور داخل ہوے آپکے دین مین ہر قسم کے لوگ تو ضرور ہوا تمیز درمیان اُن لوگون کے جو متدین بدین اسلام ہوے اور درمیان غیر اُنکے کے اور اسیطرح ضرور ہوا تمیز درمیان اُن لوگون کے کہ جنہون نے بدل قبول کیا ہدایت کو اور رنگ چڑہ گیا اُنپر انوار ہدایت اور ایمان کا اُن لوگون سے کہ داخل نہین ہوی بشاشت ایمان کے اُنکے دلونمین پس اس تمیز کے حاصل ہونیکو آپنی ایمان کے دو قسمین ٹہرائین **قسم اول** وہ ایمان کہ دائر ہون اُسپر احکام دنیا کی یعنے محفوظ رہے خون اور مال اسکے صاحب کا غازیونکے ہاتہ سے اور اسیر ہو اور رقیت نہ آوی اُنہین اور ضبط کیا اسکو ساتہ اُن امور کے کہ ظاہر ہوا اُس سے انقیاد اور فرمانبرداری چنانچہ فرمایا اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْہَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَآءَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُہُمْ عَلَی اللّٰہِ اور فرمایا آپنے مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِکَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَہٗ ذِمَّۃُ اللّٰہِ وَذِمَّۃُ رَسُوْلِہٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰہَ فِیْ ذِمَّتِہٖ اور فرمایا آپنی ثَلٰثٌ مِّنْ اَصْلِ الْاِیْمَانِ اَلْکَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا نُکَفِّرُہٗ بِذَنْبٍ وَّلَا نُخْرِجُہٗ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ الحدیث **اور ثانی** وہ کہ دائر ہون اُسپر احکام آخرت کے نجات اور فوز بدرجات وغیرہ ذالک اور وہ شامل ہے ہر اعتقاد حقہ کو اور عمل پسندیدہ اور ملکہ فاضلہ کو یعنے ہر ایک کو اُنمین سے ایمان کہہ سکتے ہین اور لفظ ایمان ان سبکو شامل ہے اور وہ زیادہ ہوتا ہے اور ناقص ہوتا ہے اور عادت شارع کی اسطرح جاری ہے کہ مسمے کرتا ہی ہر ایک چیز کو اُنمین سے ساتہ ایمان کے تا کہ تنبیہ بلیغ ہوا سپر کہ

ایمان یہی جزء ہے ایمان کا مثلاً فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهٗ اور فرمایا اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ الحدیث اور اُسکے شعبے بہت ہیں اور مثال اُسکی ایک شجر پُر ثمر کے مانند ہے کہ اُسکے دوحہ اور اغصان اور ثمار اور اوراق اور ازہار سبکو شجر کہہ سکتے ہیں پھر جب اُسکی اغصان کاٹ ڈالیں اور اوراق توڑ ڈالیں اور ثمار چن لیں تو کہا جاویگا شجرۂ ناقصہ غرض کہ اطلاق شجر کا سب پر ہو سکتا ہے اگرچہ بقیہ ناقص ہو پھر جب اُسکا دوحہ کاٹ پھینکیں تو شجر کا نام و نشان نرہا چنانچہ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ یعنے اس آیت میں مومنان کامل الایمان مراد ہیں کہ اُنکے شجرۂ ایمان میں ذکر الٰہی کے ثمر اور توکل کے بہار ہو رہی ہے اور تلاوت آیات بمنزلۂ آب باران کے اُسکی سرسبزی اور شادابی میں ترقی بے پایان کر رہی ہے پھر جب ہر عقیدۂ حقہ اور عمل پسندیدہ ایمان کامل کے شاخ ٹھہرا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان شاخونکو دو قسم کیا **قسم اول** ارکان ہیں کہ وہ عمدہ ترین اجزا ہیں ایمان کے اُسی طرف اشارہ کیا اس حدیث میں بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ اور **قسم ثانی** اور شعبے ہیں اُسکے کہ فرمایا نبی نے اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً اَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ اور ایمان اول کے مقابل ہیں عین کفر ہے اور ایمان ثانی کے مقابل میں اگر تصدیق قلبی معدوم ہے اور انقیاد بغلبۂ سیف ہے تو نفاق اصلی ہے اور منافق ہیں اس معنی سے اور کافر میں کچھہ فرق نہیں آخرت میں اور انہیں کے حق میں ارشاد ہوا ہے کہ وہ درکہ اسفل میں ہیں نار کے اور اگر تصدیق قلبی موجود ہے مگر وظیفہ جوارح اُسنے فوت کیا ہی مثلاً ترک کیا نماز کو یا صوم فرض کو تو نام اُسکا فاسق ہے یا وظیفۂ جنان کو فوت کیا سوا تصدیق کے پس وہ منافق ہے یہ نفاق آخر اور بعض سلف نے اُسکو نفاق عمل کہا ہے اور تفصیل اُسکے یہ ہے کہ غالب ہو جاوے حجاب طبع کا یا رسم یا سوء معرفت کا پس منہمک ہو جاوے وہ دنیا کی محبت میں اور عشایر اور اولاد کی الفت میں اور آجاوے اُسکے دل میں استبعاد مجازات کا اور ہو جاوے جرأت معاصی پر اگرچہ معترف ہو آخرت وغیرہ کا منظر بُرہانی یا دیکھا اُسنی شدائد اسلام کو اور مکروہ رکھا اُسکو یا کافرون سے دوستی ہو گئی اُسکو کہ اعلاء کلمۃ اللہ سے باز رہا وہ بسبب ان چیزون کے اور ایمان کے دو معنی اور بھی ہیں **اول** تصدیق جنان کی اُن چیزون کے لئے کہ جنکی تصدیق ضرور ہے چنانچہ جواب جبرئیل میں جو حضرت نے فرمایا کہ ایمان یہی ہے کہ ایمان لاوے تو اللہ پر اور اُسکے فرشتون پر الحدیث اسی پر دال ہے **دوسرے** سکینہ او ہیئت وجدانیہ اور وقار اور طمانینت دل کی اور نورانیت روح کی کہ حاصل ہوتی ہے مقربین کو کہ حدیث اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ میں یہی معنے مراد ہیں اور حدیث اِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِيْمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَاْسِهٖ كَالظُّلَّةِ فَاِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَمَلِ رَجَعَ اِلَيْهِ الْاِيْمَانُ وہی معنے مقصود ہیں اور اسیطرح قول معاذ میں اِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَةً پس ایمان کے یہ چار معنے ہیں کہ مستعمل ہیں شرع میں اور اگر آتا ہے تو ہر حدیث کو اُسکے محل پر توجوہ شین کہ بادی النظر میں متعارض معلوم ہوتی ہیں اُنمین توفیق و تطبیق ہو جاوے اور اسیطرح کا شک و شبہ رفع ہو جاوے اور اسلام کا استعمال اکثر معنے اول میں ہوتا ہی اسی لئے فرمایا اللہ صاحب نے قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلم سے او مسلماً اور احسان کا استعمال معنے رابع میں اور چونکہ نفاق عملی اور اخلاص دلی ایک امر خفی تہا ضرور ہوا کہ علامات ہر ایک کے اُنمین سے بیان کی جاوین چنانچہ فرمایا اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَّمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ اور فرمایا ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَّكْرَهُ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ انتہی ما قال سیدنا و شیخنا رحمۃ اللہ علیہ فی حجۃ اللہ باقی دلائل زیادت اور کمی ایمان کے اور علامات مومنان کامل کے قرآن عظیم الشان سے اور تفسیر اُن آیتون کے ابواب کے ذیل میں اور خاتمہ میں وارد ہونگی انشاء اللہ تعالیٰ **باب** مَا جَاءَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ باب امر ہونیمین آنحضرت کے ساتھ قتال کے یہانتک کہ لوگ لا الٰہ الا اللہ کہیں **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گیا ہون میں کہ لڑون لوگون سے یہانتک کہ وہ کہیں لا الٰہ الا اللہ پھر جب اُسکی قایل ہوئے بچا لیا اُنہوں نے اپنی جانونکو اور مالونکو میرے ہاتہ سے مگر ساتہ حقوق جان و مال کے اور حساب اُنکا اللہ پر ہے **ف** اس باب میں جابر اور ابی سعید اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** کہتا ہے اس حدیث میں حسب تحقیق مقدمہ جناب شاہ صاحب رحمہ اللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے درجہ کا ایمان بیان فرما دیا قولہ مگر ساتہ حقوق آہ یعنے اگر کسی نے کسیکے جان ماری ہے

[illegible]

تو اُسکا قصاص ہوگا یا کسیکا مال کسی نے چھین لیا تو اُسکے مال مین سے مین دلوا دونگا باقی اور کسیطرح کسیکے جان و مال سے تعرض نہین قولہ وحساب اُنکا اللہ تعالیٰ پر ہی یعنی ہمکو یہ تفتیش ضرور نہین کہ اُنکے دلمین بہی توحید ہی یا فقط بخوف سیف توحید کا اقرار کرتی ہین بلکہ اسکا حساب و کتاب اللہ تعالیٰ اُن سے آخرت مین لیگا عن ابی ہریرۃ قال لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف ابو بکر بعدہ کفر من کفر من العرب فقال عمر بن الخطاب لابی بکر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ ومن قال لا الہ الا اللہ عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ فقال ابو بکر واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوۃ والزکوۃ فان الزکوۃ حق المال واللہ لو منعونی عقالا کانوا یؤدونہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتہم علی منعہ فقال عمر بن الخطاب فواللہ ما ہو الا ان رأیت ان اللہ قد شرح صدر ابی بکر للقتال فعرفت انہ الحق **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا اُنہون نے جب وفات پائی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور خلیفہ ہوئے ابو بکر بعد آپکے کافر ہوگئے جو لوگ کافر ہوگئے سو کہا عمر بن خطاب نے ابو بکر سے کیونکر لڑینگے آپ لوگون سے اور حالانکہ فرمایا ہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا گیا ہون مین کہ لڑون لوگون سے یہانتک کہ کہین وہ لا الہ الا اللہ پہر جسنے کہا لا الہ الا اللہ بچایا اُسنے اپنا مال اور جان اپنی مگر ساتہ حق اُسکے اور حساب اُسکا اللہ تعالیٰ پر ہی سو جواب دیا ابو بکر نے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی بیشک مین لڑونگا اُس شخص سے کہ پہوٹ ڈالی اور فرق کرے نماز و زکوۃ مین اسلیئے کہ زکوۃ وظیفہ مال ہے یعنے جیسے کہ نماز وظیفہ بدن ہے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر نہ دینگے مجہی وہ ایک اونٹ باندہنے کی رسّی کہ دیا کرتے تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تو بیشک مین لڑونگا اُسکے نہ دینے پر سو کہا عمر بن خطاب نے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہین ہے یہ مگر یہ کہ دیکہا مین نے کہ اللہ تعالیٰ نے کہولدیا سینہ ابی بکر کا قتال کے لئے اور جان لیا مین نے کہ یہی حق ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسیطرح روایت کیے شعیب ابن ابی حمزہ نے زہری سے اُنہون نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اور روایت کیے عمران قطان نے یہ حدیث معمر سے اُنہون نے زہری سے اُنہون نے انس بن مالک سے اُنہون نے ابی بکر سے اور اُس سند مین خطا ہی اصلی کہ خلاف کیا گیا عمران کا معمر سی روایت کرنے مین **مترجم** قولہ کافر ہوگئے جو لوگ کافر ہوگئے واضح ہو کہ اہل ردّت دو قسم تہی ایک گروہ نے بالکل دین سے انکار کیا اور نبذ ملت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیہ بکلیہ اختیار کیا اور ابو ہریرہ نے اس قول سے اسی گروہ کو مراد لیا اور یہ گروہ دو قسم تہا ایک قسم اصحاب مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی تہے اور دونونکی مفصل کیفیت اوپر مذکور ہو چکی ہے دوسری قسم نے جمیع شرایع کا انکار کیا تہا اور نماز و زکوۃ وغیرہا کو بالکل چہوڑ دیا تہا اور مذہب جاہلیت پر ہوگئے تہے اور یہانتک ارتداد کا زور اور کفر کا شور ہوا کہ تین مسجدون کے سوا کہین اللہ عزوجل مسجود نتہا اور اہل اسلام کا کوئی گروہ ان تین جگہہ کے سوا موجود نتہا اول مسجد مکہ دوسرے مسجد مدینہ تیسرے مسجد عبد القیس بحرین مین کہ ایک قریہ مین واقع ہے کہ نام اُس قریہ کا جواثا تہا کہ وہان کچہہ لوگ دین حق پر ثابت تہی اور بخوف کفار محصور و مجبور چنانچہ اُنکے شاعر نے کہا ہے **ابیات** الا ابلغ ابا بکر رسولا + وفتیان المدینۃ اجمعینا + فہل لکم الی قوم کرام + قعود فی جواثا محصرینا + کان دماہم فی کل فج + دماء البدن تغشی الناظرینا + توکلنا علی الرحمن انا + وجدنا النصر للمتوکلینا + اور دوسرے گروہ نے فرق کیا تہا صلوۃ و زکوۃ مین کہ مقر تہے صلوۃ کی اور منکر تہے زکوۃ کی اور یہ حقیقت مین اہل بغی تہی مگر اُسوقت مین اُنکو باغی نکہا گیا بلکہ مرتد ہی خطاب دیا گیا اصلی کہ اُنہون نے بہی گویا شرکت کی تہی مرتدین کے اور ارتداد اعظم امر تہا بغی اور بعضی مانعین زکوۃ مین ایسے تہے کہ وہ قبول کرتے تہی زکوۃ دینا مگر اُن کے رؤسا اور سردارون نے اُنہین روکا تہا کہ وہ زکوۃ امام برحق تک پہونچاوین چنانچہ بنی یربوع نے اموال زکوۃ مجتمع کئی اور چاہا کہ ابو بکر صدیق کی خدمت مین بہیجین کہ روکدیا اُنکو مالک بن نویرہ نے اسی جگہہ سے شبہہ پڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور مراجعت کی اُنہون نے ابو بکر سے اور خیال نفرمایا حضرت عمر نے کہ ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مین مامور ہوا ہون ساتہہ مقاتلہ ناس کے یہانتک کہ وہ کہین لا الہ الا اللہ مشروط بشرائط ہے یعنے مراد ہی اُس سے قبول کرنا جمیع شرایع اسلام کا چنانچہ دوسری روایت مین تصریح اسکے آئی ہے جیسے مروی ہے اور سند سے ابو ہریرہ کے کہ فرمایا آپنے امرت ان اقاتل الناس حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ ویؤمنوا بی وبما جئت بہ فاذا فعلوا ذلک عصموا منی دماءہم واموالہم الا بحقہا اور مروی ہے انس سے امرت ان اقاتل الناس حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان یستقبلوا قبلتنا وان یاکلوا ذبیحتنا وان یصلوا صلوتنا فاذا فعلوا ذلک حرمت علینا دماءہم واموالہم الا بحقہا لہم ما للمسلمین وعلیہم ما علی المسلمین مگر کیفیت یہ ہوئی کہ ان روایتون سی اطلاع نہوئی اُسوقت شیخین کو ورنہ حضرت عمر مراجعت نہ فرماتی اور حضرت ابو بکر قیاس نکرتے پہر قیاس ابو بکر کا جب مدلل بدلیل ہوا یعنے اُنہون نے فرمایا کہ مین لڑونگا جو فرق کرے نماز و زکوۃ مین تو قبول کر لیا اُسکو حضرت عمر نے تحقیقاً نہ تقلیداً کہ تقلید ایک مجتہد کی دوسرے کو جایز نہین اور اس قول سے ابو بکر کے یہ بہی واضح ہوا کہ مانع صلوۃ سے قتال کرنا صحابہ

ضرور جانتے تھے چنانچہ اُسی پر قیاس کیا ابوبکر نے مانع زکوٰۃ کو یا یوں کہا کہ جب صلوٰۃ و زکوٰۃ دونوں فرض ہیں تو قتال دونوں کے تارک سے ضرور ہی ورنہ لازم آویگی ترجیح بلا مرجح
پس قیاس کیا مختلف فیہ کو متفق علیہ پر قولہ منعونی عقالاً بعضوں نے عقال سے زکوٰۃ عام مراد لی ہے مگر یہ قول خطا ہے صحیح وہی ہے کہ مراد اُس سے اونٹ باندھنے کی رسی ہے جیسا ترجمہ
کیا ہمنے بعون اللہ و قوتہ چنانچہ خطابی نے بعض اہل علم سے نقل کیا ہے کہ عقال بھی لیا جاوے ساتھ فریضہ کے اسلیے کہ اُسکے صاحب پر تسلیم اُسکی ضرور ہی اور وہ کامل نہیں ہوتی
جبتک کہ اُسکے باندھنے کا سامان نہو اور خطابی نے کہا کہ ابن ابی عائشہ نے کہا کہ عادت مصدق کی تھی کہ جب صدقہ کا جانور لیتا اُسکے ساتھ ایک قرن بھی لیتا تھا اور قرن وہ
رسی ہے کہ قرین کردی دو اونٹوں کو آپسمین یعنے اُسکے دونوں سر وہ نہیں ایک ایک اونٹ باندھ دیا جاتا ہے کہ پھر دونوں بھاگ نہیں سکتے اور ابو عبید نے کہا کہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے محمد بن مسلمہ کو زکوٰۃ لینے کو تو وہ ہر دو اونٹ میں اُنکا عقال اور قرن لیتے تھے اور حضرت عمر بھی ہر فریضہ کے ساتھ عقال لیتے تھے اور یہ حدیث لطیفہ مشتمل ہے انواع علوم اور
اقسام فواید پر اولاً اُسمین دلیل ہے کمال شجاعت پر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کہ اس موطن عظیم میں اُنہوں نے کمر ہمت قتال کے لئے باندھی اور ساتھ دقت نظر اور رصانت فکر کے
استنباط ایسے علوم کا کیا کہ اُسوقت میں کوئی اُنکا شریک نہوا اگرچہ بعد اُسکے سب پر حقیت اُسکی ظاہر ہوئی اور علمانے اُنکے دلائل رجحان اور ترجیح تقدم میں سائر صحابہ پر تصانیف
کثیرہ کئے ہیں کہ عمدہ تر اُسمین کتاب فضائل صحابہ ہے امام ابی المظفر منصور بن محمد السمعانی شافعی کی ثانیاً اُسمین جواز ہے تقریر و مناظرہ کرنیکا بڑوں سے اور سرداروں سے اظہار
حق کے لئے جیسا کہ حضرت عمر وغیرہ نے کیا ابوبکر سے ثالثاً اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کے صحت کے لئے اقرار شہادتین کے ساتھ اعتقاد جمیع ما اتی بہ الرسول کا بھی ضرور ہی چنانچہ
روایت اسکی اوپر گذری رابعاً اُسمین وجوب ہے جہاد کا خامساً اُسمین صیانت ہے جان و مال کی اُس شخص کے کہ کلمۂ توحید زبان پر لاوے اگرچہ عند السیف ہو سادساً اس سے معلوم ہوا کہ
جریان احکام بر ظاہر ہے اور اللہ تعالیٰ متولی سرائر ہے سابعاً اُسمین جواز قیاس ہے اور جواز اُسپر عمل کرنیکا ثامناً وجوب قتال مانع صلوٰۃ و زکوٰۃ وغیرہما سے اور مانع واجبات
اسلام سے قلیل ہو یا کثیر تاسعاً وجوب قتال اہل بغی عاشراً اجتہاد ائمہ کا نوازل میں اور رد و مناظرہ اہل علم کا اُسمین تا کہ ظاہر ہو حق اور رجوع کرنا ایک مجتہد کا دوسرے مجتہد
کے طرف جب حق ظاہر ہو اور دلیل اُسکے ساتھ ہو اور ثابت ہوا اس سے ترک تخطیہ مجتہدین کا کہ اختلاف کرتے ہوں فروع میں ایک دوسرے کے ساتھ یہ ہیں فوائد اور شرح اس حدیث
کے کہ التقاط کیا ہمنے اُسکو نووی سے بعونہ تعالیٰ و فضلہ **باب** ما جاء امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ و یقیموا الصلوٰۃ باب مقاتلہ مردم میں یہانتک
کہ وہ موحد اور مصلے ہوں **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ و ان محمداً
عبدہ و رسولہ و ان یستقبلوا قبلتنا و یاکلوا ذبیحتنا و ان یصلوا صلوتنا فاذا فعلوا ذلک حرمت علینا دماءھم و اموالھم الا بحقھا لھم ما للمسلمین
و علیھم ما علی المسلمین **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گیا ہے مجھی کہ لڑوں میں لوگوں سے یہانتک کہ وہ گواہی دیوین کہ کوئی معبود برحق
نہیں سوا خداوند تعالیٰ کے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم بندے اُسکے اور رسول اُسکے ہیں اور یہ کہ مونہہ کریں وہ ہمارے قبلہ کیطرف یعنی نماز ادا کریں ہمارے طریق پر اور کھاوین ذبیحہ ہمارا اور نماز پڑھیں
ہماری نماز کی سی پھر جب وہ یہ سب کام بجا لاویں حرام ہو گیا ہمپر اُنکا خون اور اُنکا مال مگر ساتھ حق اُسکے کے اور اُنکا حق ہے ہم پر جو سب مسلمانوں کا حق ہے اور اُنپر حکم ہے جو سب مسلمانوں
پر ہے **ف** اسباب میں معاذ بن جبل اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند اور روایت کی یحییٰ بن ایوب نے حمید سے اُنہوں نے انس سے مانند اسکے۔
باب ما جاء بنی الاسلام علی خمس باب اس کا ان سلم کے بیان میں **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شھادۃ ان
لا الہ الا اللہ و ان محمداً رسول اللہ و اقام الصلوٰۃ و ایتاء الزکوٰۃ و صوم رمضان و حج البیت **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بنایا گیا
ہے اسلام پانچ چیزوں پر اول گواہی دینا اسکے کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کی اور محمد رسول اُسکے ہیں اور دوسرے قایم کرنا نماز کا تیسرے ادا کرنا زکوٰۃ کا چوتھے روزے رمضان کے
پانچویں حج بیت اللہ کا **ف** اسباب میں جریر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے ابن عمر سے اُنہوں نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ
وسلم سے مانند اسکے اور سعر بن الخمس ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک روایت کی ہم سے ابو کریب نے اُنہوں نے وکیع سے اُنہوں نے حنظلہ بن سفیان سے اُنہوں نے عکرمہ بن خالد مخزومی سے اُنہوں نے
ابن عمر سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما وصف جبرئیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم الایمان و الاسلام باب بیان میں ایمان و اسلام کے
عن یحییٰ بن یعمر قال اول من تکلم فی القدر معبد الجھنی قال خرجت انا و حمید بن عبد الرحمٰن الحمیری حتی اتینا المدینۃ فقلنا لو لقینا رجلاً
من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسألناہ عما احدث ھؤلاء القوم فلقیناہ یعنی عبد اللہ بن عمر و ھو خارج من المسجد قال فاکتنفتہ انا و صاحبی

حاصل یہ ہو کہ ان ہی سے مقاتلہ کرو جو موحد اور مصلے ہوں

فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَقَفَّرُونَ الْعِلْمَ وَيَزْعُمُونَ أَنْ لَا قَدَرَ وَأَنَّ الْأَمْرَ أُنُفٌ قَالَ فَإِذَا لَقِيتَ أُولٰئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي مِنْهُمْ بَرِيءٌ وَأَنَّهُمْ مِنِّي بُرَاءُ وَالَّذِي يَحْلِفُ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا قُبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعَرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتّٰى أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْزَقَ رُكْبَتَهُ بِرُكْبَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْإِيمَانُ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ فَمَا الْإِسْلَامُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءُ الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ قَالَ فَمَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فِي كُلِّ ذٰلِكَ يَقُولُ لَهُ صَدَقْتَ قَالَ فَتَعَجَّبْنَا مِنْهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَمَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَمَا أَمَارَتُهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِثَلَاثٍ فَقَالَ يَا عُمَرُ هَلْ تَدْرِي مَنِ السَّائِلُ ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ أَمْرَ دِينِكُمْ

ترجمہ روایت ہے یحییٰ بن یعمر سے کہ کہا اُنہوں نے پہلے پہل جو گفتگو کی انکار میں تقدیر کے تو معبد جہنی نے سو کہا یحییٰ نے کہ نکلا میں اور حمید بن عبدالرحمن یہانتک کہ آئے ہم دونوں مدینہ میں سو کہا ہم نے کہ خدا کرے کہ ملاقات ہو ہم کو کسی مرد کی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تاکہ ہم پوچھیں اُن سے حقیقت اس مسئلہ کی کہ نئی نکالی ہے اسمیں گفتگو ان لوگوں نے سو ملاقات کی ہم نے اُن سے یعنی عبداللہ بن عمر سے اور وہ نکل رہے تھے مسجد سے کہا یحییٰ نے سو گھیر لیا میں نے اور میرے صاحب نے اُنکو یعنے ہم میں سے ایک اُنکے داہنے ہو گیا ایک بائیں سو میں نے کہا اے ابا عبدالرحمن کچھ لوگ ہیں کہ پڑھتے ہیں قرآن اور طلب کرتے ہیں علم کو اور باوجود اسکے عقیدہ رکھتے ہیں کہ تقدیر نہیں ہے اور امر مخلوقات کا ابتدائی ہے کہ پہلے سے اُسکا اندازہ نہیں ہوا تو جواب دیا عبداللہ بن عمر نے کہ جب تو اُن لوگوں سے ملے تو خبر دے اُنکو کہ میں اُن سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیزار ہیں یعنے بسبب مخالفت عقیدہ کی اور قسم ہے اُس ذات کی کہ عبداللہ جسکی قسم کھاتا رہتا ہے اگر کوئی اُنمیں کا اُحد برابر سونا خرچ کرے ہرگز اُسمیں سے کچھ مقبول نہوگا یہانتک کہ ایمان لاوے قدر پر اور اُسکے خیر و شر پر کہا یحییٰ نے کہ پھر حدیث بیان کرنے لگے عبداللہ اور کہا کہ فرمایا عمر بن خطاب نے کہ ہم حاضر تھے خدمت میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سو آیا ایک مرد بہت سفید کپڑے والا اور بہت سیاہ بالوں والا کہ نہ دیکھا جاتا تھا اُسپر اثر سفر کا اور نہ پہچانتا تھا ہم میں سے اُسکو کوئی یہانتک کہ آیا وہ قریب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ملا دیے اپنے گھٹنے حضرت کے گھٹنوں سے یعنے بیٹھنے میں پھر کہا اے محمد کیا حقیقت ہے ایمان کی فرمایا آپنے ایمان کی حقیقت یہی کہ تصدیق کرے تو اللہ کی اور فرشتوں کی اور اُسکے کتابوں اور رسولوں کی اور تصدیق کرے پچھلے دن کی اور تقدیر کی اُسکے خیر و شر کی پھر کہا اُسنے اور کیا ہے اسلام فرمایا آپنے اسلام گواہی دینا ہے اس بات کی کہ کوئی معبود برحق نہیں ہے سوا خدا کے اور محمد بندے اُسکے اور رسول اُسکے ہیں اور قایم کرنا نماز کا اور ادا کرنا زکوٰۃ کا اور حج بیت اللہ کا اور روزہ رمضان کا کہا اُسنے پھر کیا ہے احسان فرمایا آپنے احسان یہ ہے کہ پوجے اور عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ کی اس خشوع و خضوع سے کہ گویا تو اُسے دیکھتا ہے پھر اگر یہ تجھ سے نہوسکے تو یہ یقین کر کہ وہ تجھے دیکھتا ہے کہا راوی نے کہ پھر وہ سائل ہر بات میں حضرت سے کہتا جاتا تھا کہ سچ فرمایا آپنے کہا راوی نے سو تعجب کیا ہم نے کہ کیسا پوچھتا ہے یہ اور جلدی سے مان لیتا ہے پھر کہا اُس سائل نے کب ہے قیامت تو فرمایا آپنے جس سے تم پوچھتے ہو اُسے کچھ زیادہ علم نہیں اُسکا تم سے یعنے جیسے تم اُسکا وقت نہیں جانتے ویسا ہی میں بھی نہیں جانتا پھر کہا سائل نے کہ کیا ہیں نشانی اُسکے فرمایا آپنے نشانی اُسکی یہ ہے کہ جنیگے لونڈیاں اپنی بی بی کو اور یہ کہ دیکھیگا تو ننگے پیر برہنہ تن محتاج بکریوں کے چرانے والوں کو کہ لنبی لنبی عمارتیں بناتے ہونگے کہا عمر نے سو ملے مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکے تین دن کے بعد اور فرمایا اے عمر تم جانتے ہو کہ کون تھا یہ پوچھنے والا البتہ یہ جبرئیل تھا کہ آیا تھا تمہارے پاس کہ سکھلاوے تمکو دین تمہارا

ف روایت کی ہمسے احمد بن محمد نے اُنہوں نے ابن مبارک سے اُنہوں نے کہمس بن الحسن سے اسی اسناد سے مانند اسکے اور روایت کی ہمسے محمد بن مثنیٰ نے اُنہوں نے معاذ بن ہشام سے اُنہوں نے کہمس سے اسی اسناد سے مانند اسکے معنوں میں اور اس باب میں طلحہ بن عبیداللہ اور انس بن مالک اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے اسکی مانند اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث ابن عمر سے اُنہوں نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور صحیح یہی ہے کہ روایت ہے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

مترجم قولہ پہلے پہل جو گفتگو کی تھی انکار تقدیر میں تو معبد جہنی نے یعنے نئی نکالی اُسنے بدعت اور احداث فی الدین کیا اور اختلاف کیا اہل حق کا حالانکہ اہل حق اثبات کرتے ہیں قدر کا اور قدر بفتح دال اور بسکون دال دونوں طرح لغت مشہور ہے اور مراد اثبات قدر سے یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اندازہ کیا اشیا کا ازل میں اور محیط تھا علم قدیم اُسکا اسپر کہ یہ واقع ہونگے فلان فلان اوقات معلومہ میں فلانے

فذاتی صفات مخصوصہ پر یہ وہ اشیا اُسی اوقات مین اُسی صفات سے منصۂ ظہور مین آتی ہین اور کتم عدم سے مطابق علم آلہی ساحت وجود پر مصور ہوتی ہین اور قدریہ اسکا انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اللہ تعالےٰ نے کوئی اندازہ نہین کیا قبل مخلوقات کے اور نہین متعلق ہوا علم اُسکا اشیاء موجودہ سے قبل وجود کے بلکہ جانا اللہ تعالیٰ نے اشیا کو بعد موجود ہونیکی اور جھوٹ باندہا اُنہون نے اللہ پر اور انکار کیا اخبار رسول کا تعالی اللہ عن اقوالہم الباطلۃ علوًّا کبیرًا اور موسوم ہوا یہ فرقہ بقدریہ بسبب انکار قدر کے صاحب مقالات نے کہ متکلمین مین سے ہی کہا ہی کہ باقی نرہی وہ قدریہ کہ جنکا یہ قول شنیع تہا اور اہل قبلہ سے اب کوئی اسکا قایل نہین اور فی زماننا جو قدریہ پائی جاتے ہین وہ معتقد ہین اثبات قدر کی مگر کہتے ہین کہ خیر خدا کیطرف سے ہی اور شر اُسکے غیر کیطرف سے تعالے اللہ عن قولہم امام الحرمین نی فرمایا ہی کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نی ارشاد کیا کہ قدریہ مجوس اس امت کے ہین اور تشبیہ دی آنحضرت نے اُنکو مجوس سے اسلئے کہ اُنہون نے بہی خیر و شر کی تقسیم کی ہے چنانچہ کہا ہے کہ خیر یزدان کیطرف سے ہی اور شر اہرمن کیطرف سے اور اس حدیث کو روایت کیا ابن عمر نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اخراج کیا اسکو ابو داؤد نی اپنے سنن مین اور حاکم نی مستدرک مین اور کہا یہ حدیث صحیح ہی شیخین کی شرط پر اور مذہب اہل حق کا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ خالق ہے خیر و شر سب کا نہین موجود ہوتی ہے کوئی چیز مگر اُسکے مشیت سے سو وہ دونون منسوب ہین اُسکے طرف خلقًا اور ایجادًا جیسے منسوب ہین فاعلین کیطرف اُسکے بندون سے فعلًا اور اکتسابًا خطابی نے فرمایا ہے کہ بعض عوام کے خیال خام مین ہی کہ معنے قضا کی جبر کرنا ہے اللہ تعالےٰ کا بندے پر اس چیز کے ساتھ کہ مقدر کیا اُسکی لئی اور سلب کرنا ہے اُسکی اختیار کا حالانکہ ایسا نہین ہے بلکہ مراد اثبات قدر سے فقط ثابت کرنا ہی اُس تعالےٰ شانہ کے علم قدیم کا قبل اکتساب عبد کے خیر و شر کو اور پیدا کرنا خیر و شر کا اپنی قدرت کاملہ سے اور قدر اسم ہے اُس چیز کا کہ صادر ہوئی ہے مقدر بقدرت قادر عرب کہتا ہے قدرت الشئ و قدرتہ بتخفیف و تثقیل ایک ہی معنے کے لئی اور قضا کے معنے پیدا کرنا ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے فقضاہن سبع سموٰت فی یومین یعنی خلقہن یعنے پیدا کیا اُنکو سات آسمان دو روز مین اور ظاہر ادلۂ قطعیہ کتاب و سنت کی اور اجماع ہی صحابہ کا اور اتفاق اہل حل و عقد کا سلف و خلف سے ہی اثبات قدر پر اور بہت ہوئی ہین تصانیف اسا مین چنانچہ احسن اور مفید تر اُنمین سے کتاب حافظ فقیہ ابی بکر بیہقی کی ہے قولہ و یتقفرون العلم تقفر بہ تقدیم قاف علی الفاء یعنے طلب ہے پیچھے ہوئے ہے اور بعضون نے کہا معنے اُسکے جمع کرنا ہے یتقفرون العلم یعنے جمع کرتے ہین علم کو اور بعض شیوخ مغاربہ نے بتقدیم فا کہا ہی یعنے بحث کرتی ہین غوامض علم سے اور استخراج کرتے ہین اُسکے خفیات کا یہ روایتین مسلم کے ہین اور غیر مسلم مین یتقفون بتقدیم قاف و بحذف را وارد ہوا ہی اور وہ بہی صحیح ہی معنے اُسکے تتبع کی ہین اور قاضی عیاض نے کہا ہے بعض سے یتقعرون بعین مہملہ بعد القاف سنا ہی یعنے طلب کرتے ہین قعر علم کو اور ڈھونڈھتے ہین اُسکے غوامض اور خفیات کو عرب کہتا ہی تقعر نے کلامہ جب عرب سکو اپنے کلام مین غرابت معلوم ہوتی ہے اور ابو یعلی موصلی کی روایت مین یتفقہون مروی ہے اور معنی اُسکے ظاہر ہین قولہ اور امر مخلوق کا ابتدائی ہے یعنے قبل وقوع و قایع کے اللہ تعالیٰ کو اُسکا علم تہا اور اُسکے علم قدیم مین اُسکا اندازہ اور مقدار معین نہوا تہا بلکہ بعد وقوع کے اسکا علم بطور ابتدا کے اللہ تعالیٰ کو حاصل ہوتا ہے اور لازم آتی ہے اس قول سے تجہیل اللہ پاک کے قبل وقوع وقایع کے تعالےٰ اللہ عن ذالک علوًّا کبیرًا اور یہ قول ہے اُنکے غلاۃ کا اور جو قایل ہے اسکا کافر ہے بلاخلاف ایسا ہی کہا قاضی عیاض نے اور منتکلمین قدر فلاسفہ مین قولہ جواب دیا عبد اللہ نے کہ جب تو اُنسے ملی آہ اس قول سے ظاہر ہے کہ مراد عبد اللہ کی تکفیر تہی اُن قدریونکی جو نفی کرتے ہین علم قدیم کے اللہ تعالےٰ سے اور شاید مراد اُس سے کفران نعمت ہو اور جایز ہے کہ عمل مسلم کو غیر مقبول کہین باوصف صحت کے جیسے نماز دار مغصوبہ مین صحیح ہے کہ اُسکے قضا واجب نہین باوجود اسکے غیر مقبول ہے یعنی ثواب نہین اُسکا جمہور علما کے نزدیک اور با اجماع سلف اُس پر مترتب نہین اجر اور ایسا ہی شافعیہ کے نزدیک اور لفظ یہ نے کہا ذہب کو ذہب کہا ہے اسر عتہ ذہابہ یعنے بسبب جلد چلے جانے اُسکے کے قولہ لا یری علیہ اثر السفر اور بعضے روایتون مین لا نری نون سے مروی ہے یعنے نہین دیکھتے ہم اُسپر اثر سفر کا اور دونون صحیح ہین قولہ فرمایا آپنے احسان یہ ہے کہ عبادت کرے تو اور یہ کلام آپکا جوامع الکلم سی ہے یعنے تہوڑی لفظون مین وہ مضمون ارشاد کیا کہ عبارات طویلہ مین ادا نہوسکے اور یہان پر جاننا چاہئے کہ عبادت تین طرح ہی اول طرح بجالانا کہ وظیفہ تکلیف کا ساقط ہو جاوے اور شرعًا اُسکا تارک نرہی یعنے بجالانا اُسکا باستیفاء شرائط اور ارکان اور مقام دوسرا مراقبہ کا ہے اور وہ بجالانا عبادتکا ہے اسطور پر کہ یقین ہو اُسکو کہ وہ تعالےٰ مجہکو دیکھتا ہی اور ظاہر ہے کہ جب اس امر کا یقین ہوگا تو بندہ کوئی چیز نہ چہوڑیگا خشوع و خضوع و حسن سمت اور اجتماع ظاہر اور باطن سے کہ بجا نہ لاوے اُسکو اور تیسرا مقام اس سے ارفع ہی کہ وہ مقام مشاہدہ ہے اور وہ مقام ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اور تفصیل اُسکے یہ ہے کہ بجا لاوے عبادت بشرائط مذکورہ اور مستغرق ہو اُسکی ساتہ بحار مکاشفہ مین گویا کہ وہ دیکہتا ہے اللہ تعالےٰ جل جلالہ و علشانہ کو اور یہ مقام آپکا ہے کہ فرمایا آپنے جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ بسبب حصول استلذاذ کی ساتھ طاعت کے اور وصول راحت کے ساتہ عبادت کے اور سد ہونے مسالک التفات الی الغیر کے بسبب استیلا انوار مکاشفہ کے اور یہ ثمرہ ہی امتلاء زوایا قلب کا محبوب سے اور اشتغال باطن کا ساتہ

اُسکے اور نتیجہ اُسکا نسیان احوال معلوم ہے اور اضمحلال سوم اور ہر ایک اِن درجات ثلثہ سے احسان ہے مگر مقام اول اُنمین سے شرط ہی صحت اعمال کے اور مقامین اخرین شرط ہین کمال کے اور لفظ احسان کا اکثر مستعمل ہوتا ہے مقامین اخرین کے لئے اور کمال ایمان کے واسطے چنانچہ تحقیق اسکے مقدمہ مین گذری اور آخر مین سوال کیا اُسکا جبرئیل نے کہ اہل اُسکے قلیل ہین وقلیل مّا ہم اللہم اجعلنا من القلیل اور ایک وجہ یہ بہی ہے کہ احسان صفات افعال سے ہے بمنزلہ ایک ہے اور صفت اور شرط کا درجہ متاخر ہے موصوف سے اور مشروط کی درجہ سی قولہ فرمایا آپنے جس سے تم پوچہتے ہو اُسکی کچہہ زیادہ علم نہین آہ اِس سے معلوم ہوا کہ مسئول و رعتی کو ضرور ہے کہ جو چیز اُسے معلوم نہو تو لا اعلم و لا ادری کہدی اور اسمین شرما وی نہین اور یہ خیال نکرے کہ میری کسر شان ہوگی بلکہ اس سے اور اُسکا ورع و تقوی اور محتاط ہونا لوگون مین ظاہر ہوگا اسی لئی کہا گیا ہے کہ لا ادری نصف العلم اور یہ سوال جبرئیل کا اِس نظر سے نہ تہا کہ لوگ اُسکے وقت کو جان لین بلکہ اِس مقصود کے لئے تہا کہ لوگ اُسکا وقت پوچہنے سے باز رہین چنانچہ یہ سوال وجواب حضرت عیسے اور جبرئیل علیہ السلام کے درمیان یعنے قیامت کے مین ہوچکا تہا مگر فرق اسقدر تہا کہ وہان جبرئیل مسئول منہ تہے اور یہان سائل اور جبرئیل نے بہی وہی جواب پایا تہا جو آنحضرتؐ نے انکو دیا اور اسمین عجیب لطف ہوا کہ لبیب کی پر پوشیدہ نہین ہے قولہ فما امارتہا بعضے روایتونمین امارات کا لفظ ہے اور بعضے مین اشراط کا امارات جمع ہی امارت کے امارت باثبات ہا و حذف ہا یعنے علامت ہے اور اشراط جمع ہی شرط کی وہ بہی یعنے علامت ہے مگر یہان امارت سے امارات وسطی قیامت مراد ہین کہ مقدمہ قیامت اور مقارن اُسکے ہین قولہ ان تلد الامۃ ربتہا بعضے روایتونمین ربہا آیا ہی بغیر تا کی اور رب کے معنے سید اور ربّہ کے معنے سیدہ یعنے جنینگے لونڈی اپنے بی بی اور مالکہ کو یا اپنے میان اور مالک کو چنانچہ بعضے روایتونمین بعلہا آیا ہے اور بعل سے مراد بہی سید اور مالک ہے اور یہ کنایہ ہے کثرت اولاد سراری سے کہ جب لونڈیون سے اولاد ہوگی تو مان اُنکی گویا اولاد کی لونڈی ہے اسلئے کہ ملک ہے اُنکے باپ کے اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ سلاطین اکثر کنیز زادی ہونگے کہ انکی مان اُنکے رعیت ہوگی اور وہ اُسکے حاکم اور سید اور بعضون نے کہا مراد اُس سے فساد حال ہے اور کثرت بیع امہات اولاد کہ آخر ام ولد بکتے بکتے اپنے اولاد کے ملک مین آجاویگی اور وہ نجانیگا کہ یہ میری مان ہے تا کہ اُسکے تعظیم و تکریم کرے اور بعضون نے کہا مراد اس سے کثرت عقوق ہے یعنے اولاد مان سے ایسا معاملہ کرینگے اور کام خدمت لیگی کہ جیسے لونڈیون سے لیتی ہے اور نووی نے فرمایا ہے کہ اس حدیث مین دلیل نہین ہے جواز بیع ام اولاد کے اور نہ اُسکے منع پر اور لطف یہ ہے کہ دو بڑی کبار علمانے اِس سے استدلال کیا ہے ایک نے جواز پر اور ایک نے منع پر قولہ اور یہ کہ دیکہیگا تو ننگے پیر برہنہ تن کو الخ مراد اُس سے ارتفاع اسافل ہے اور تمول اراذل کہ کمینے لوگ اور خبیث امیر ہونگے اور رئیس چنانچہ شاعر عرب نے کہا ہی **شعر** اذا التحق الاسافل بالاعالی ٭ فقد طابت منادمۃ المنایا ٭ اور اس قول مین حضرت نے اخبار ہی انتشار اسلام سے اور استیلا اہل اسلام سی کہ وہ غالب ہونگے ملکون پر اور قید کرینگے کفار کے عورتون کو اور کثرت سے ہوگی انکی اولاد قولہ سکہلاوے تمکو دین تمہارا اِس سے معلوم ہوا کہ لفظ دین کا شامل ہے اسلام و ایمان و احسان کو جیسا کہ ہمنے تصریح کی ہی مقدمہ مین اور بعضی روایتونمین آیا ہے کہ آپنے فرمایا قسم ہے اُس پروردگار کے کہ میری جان اُسکی ہاتہ مین ہے کہ جبرئیل جب میرے پاس آئی مین مین نی انکو پہچانا ہے مگر اس بار کہ نہ پہچانا مینے انکو مگر جب پیٹہہ پہیرے اُنہون نے (و ہذا آخر ما اردنا ایرادہ من شرح ہذا الحدیث والتقطنا کلہ من النووی القسطلانی)

باب ما جاء فی اضافۃ الفرائض الی الایمان

باب اِس بیانمین کہ فرائض ایمان مین داخل ہین **عن** ابن عباس قال قدم وفد عبد القیس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا انا ہذا الحی من ربیعۃ ولسنا نصل الیک الا فی الشہر الحرام فمرنا بشیء ناخذہ عنک وندعو الیہ من ورآءنا فقال امرکم باربع الایمان باللہ ثم فسرہا لہم شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتآء الزکوۃ وان تؤدوا خمس ما غنمتم **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ آئی قاصد عبد القیس کے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ ہمارے اور آپکے درمیان یہ قبیلہ ربیعہ کا ہے اُسکے سبب سے ہم ہمیشہ حاضر نہین ہوسکتے آپکی خدمت مین مگر حرام کے مہینونمین یعنے اشہر حج مین کہ عرب اُن دنون کسیکو لوٹتے مارتے نہ تہے سو آپ حکم کر دیجئے ہمکو ایسے چیز کا کہ ہم اُسپر عمل کرین اور ترغیب و تحریض کرین اُسکے اور لوگونکو اپنے سوا سو فرمایا آپنے کہ مین تمکو حکم کرتا ہون چار چیزون کا اول ایمان لانا اللہ تعالے پر اور تفسیر کے آپنے ایمان کے کہ ایمان گواہی دینا ہی اِس امر کے کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے اور مین رسول ہون اللہ تعالے کا اور قایم کرنا نماز کا اور ادا کرنا زکوۃ کا اور یہ کہ دیو تم خمس غنیمت سے یعنے آنحضرت نے تفسیر ایمان کے اِن عملون سے کی **ف** روایت کے ہم سے قتیبہ نے اُنہون نے حماد بن زید سی اُنہون نے ابی جمرہ سی اُنہون نے ابن عباس سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو جمرہ ضبعی کا نام نصر بن عمران ہے اور روایت کے شعبہ نے ابی جمرہ سے بہی اور زیادہ کئے اُسمین یہ لفظ اتدرون ما الایمان شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ فذکر الحدیث یعنے کیا تم جانتے ہو کیا ہے ایمان گواہی دینا اسکی کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے اور مین رسول ہون اللہ کا پہر ذکر کیا آخر حدیث تک سُنا مینے قتیبہ سے کہ وہ فرماتی تہی نہین دیکہا مینے مثل اِن چار فقہا بزرگ کے کسیکو مالک بن انس اور لیث بن سعد اور عباد بن عباد مہلبی اور عبد الوہاب ثقفی

ما جاء فی اضافۃ الفرائض الی الایمان

کہا قتیبہ نے اور کہا تھے ہم اسپر کہ ہرون لوٹین ہم عباد بن عباد کی پاس سے دو ہی حدیث سنکر اور عباد بن عباد اولاد سی ہین مہلب بن ابی صفرہ کی **مترجم** غرض مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے اسبات سے یہ ہی کہ اعمال ایمان مین داخل ہین اور یہی مذہب صحیح ہی چنانچہ بخاری نے تعریف ایمان مین فرمایا ہے الایمان قول وفعل ویزید وینقص اور حاکم کی نزدیک یہ لفظ ہین الایمان قول وعمل ویزید وینقص اور ایسا ہی نقل کیا لالکائی نی کتاب السنۃ مین شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ سی بلکہ قایل ہین اسکے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سے عمر بن الخطاب اور علی بن ابی طالب اور ابن مسعود اور معاذ بن جبل اور ابو الدرداء اور ابن عباس اور ابن عمر اور عمارہ اور ابو ہریرہ اور حذیفہ اور عائشہ وغیرہم اور تابعین سے کعب احبار اور عروہ اور طاؤس اور عمر بن عبد العزیز وغیرہم اور روایت کے لالکائی نی بسند صحیح بخاری سی کہ فرمایا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ ملاقات کے مین نے ہزار مردون سے زیادہ علماء امصار اور فقہائے دیار سی پہر ایک کو بہی نہ دیکہا مین نے کہ وہ اختلاف کرتا ہو اس قول مین کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے اور زیادہ ہوتا ہی اور کم ہوتا ہی اور لیکن مالک نے جو توقف کیا ہے اسکے نقصان مین تو فقط اس خیال سے کہ کوئی انپر موافقت خوارج کے تہمت نہ لگاوی اور یہ نہ سمجہی کہ وہ موافق خوارج ہین اور استدلال کیا ہی بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے زیادت ایمان پر کتنے ہی آیون سے چنانچہ فرمایا اللہ سبحانہ نی سورہ فتح مین لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ اور سورہ کہف مین وَزِدْنَاهُمْ هُدًى اور سورہ مریم مین وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى اور سورہ مدثر مین وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا اور سورہ برات مین أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِ إِيمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا اور آل عمران مین فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا اور سورہ احزاب مین وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا پہر اگر کوئی معترض ہو اور کہے کہ ایمان تصدیق باللہ کا نام ہے اور تصدیق بالرسول کا اور تصدیق ایک شی واحد ہے کہ متجزی نہین ہوتی پس اُسمین زیادت اور نقصان کیونکر جایز ہوگا جواب دیا جاویگا کہ درصورتیکہ قول وفعل تعریف ایمان مین داخل ہون پس زیادتی اسکی اظہر من الشمس ہے کہ اعمال حسنہ جتنی بڑہتے جاوینگے ایمان بڑہتا جاویگا اور درصورتیکہ قول وفعل اُسمین داخل نہون تب بہی کمی بیشی اُسکی مشاہدہ مین آتی ہے اسلئے کہ ہر ایک جانتا ہے کہ جو تصدیق اُسکے قلب مین ہے وہ کم وبیش ہوتی رہتی ہے اسطرح پر کہ بعض احیان مین یقین اور اخلاص قلب مین زیادہ معلوم ہوتا ہے اور توکل مسبب الاسباب پر زیادہ ہوجاتا ہی اور آخرت کو گویا سامنے نظر آتی ہے چنانچہ محافل علماء اور مجالس صلحا مین اسکا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور بعض اوقات مین بحسب ظہور براہین وسطوح دلایل مزید یقین ہوتا ہے اور بعض احیان مین کم اسی جگہ سے معلوم ہوا کہ ایمان صدیقین کا اقوی ہے ایمان غیر سی اور اس مضمون پر حدیث حنظلہ دال ہے کہ وہ کہتی ہین کہ یارسول اللہ جب ہم آپکی خدمت مین ہوتی ہین گویا آخرت کو دیکہتی ہین پہر جب اپنی اموال اولاد مین مشغول ہوجاتے ہین وہ تصدیق نہین پاتی اور وہ یقین اپنی دلون مین مشاہدہ نہین فرماتے اور اسی پر مبنی ہے محققین اشاعرہ کا کہ وہ کہتی ہین کہ نفس تصدیق کم وبیش نہین ہوتی مگر ایمان شرعی کم وبیش ہوتا ہے بزیادت وکمی ثمرات اُسکی کے کہ وہ اعمال ہین اور اس تقریر سی حاصل ہوجاتی ہی توفیق ظواہر نصوص مین جو دال ہین زیادت پر اور اقاویل سلف مین اور اصل وضع لغت مین اور اکثر متکلمین کے قول مین ہان البتہ زیادتی قوت اور ضعف کی راہ سی اور اجمال وتفصیل کے راہ سی اور تعدد کی راہ سی باعتبار کثرت افراد مسلمین کے مسلم الطرفین ہے اور پسند کیا اس تقریر کو نووی نے اور منسوب کیا علامہ تفتازانی نے شرح عقاید نسفی مین اس قول کو طرف بعض محققین کے اور مواقف مین کہا کہ یہی حق ہے اور انکار کیا اکثر متکلمین نے اور حنفیہ نے اور کہا انہون نے کہ اگر یہ قول قبول کیا جاوی تو لازم آتا ہی شک اور کفر یعنے جب تصدیق کم ہوجاوے تو منجر بطرف شک کے اور وہ کفر ہے اور جواب دیا آیات وغیرہ کا جیسا کہ نقل کیا ہی انہون نے اپنے امام سی کہ زیادت ایمان کے مخصوص ہے آنحضرت کے زمان مبارک کے ساتہ اسلئے کہ ہمیشہ فرایض واحکام وہان زیادہ ہوتے تھے پہر جو فرض زیادہ ہوتا تہا اُسپر وہ لوگ ایمان لاتی تہی پس یہی زیادتی ایمان تہی اور بعد آپکے یہ ممکن نہین حاصل اُسکا یہ ہے کہ زیادتی ایمان بزیادتی ما یجب بہ الایمان تہی اور اُس زمانہ کے سوا متصور نہین مگر اسمین نظر ہی اسلئے کہ اطلاع تفاصیل فرایض پر ممکن ہے غیر زمان مبارک مین اور ایمان واجب ہے اجمالاً اُسچیز مین کہ جو معلوم ہے اجمالاً اور واجب ہے تفصیلاً اُسچیز مین کہ جو معلوم ہے تفصیلاً اور یہ امر پوشیدہ نہین کہ تفصیلی زیادہ ہے اجمالی سے پس ممکن ہوئی زیادتی ایمان کے بعد زمانہ مبارک کے بہی مثلاً ایک شخص اُمی ایمان لایا اجمالاً اور بعد اُسکے تحصیل علم مین مشغول ہوا اور وہ اجمال روز بروز تفصیل سے منشرح ہوتا رہا اور ایمان تفصیلی حاصل ہوتا رہا پس یہ زیادتی ہے اصل ایمان کے اور انکار اسکا انکار بدیہی ہے قسطلانی مع تغیر زاید

باب فِي اسْتِكْمَالِ الْإِيمَانِ وَالزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ باب استکمال ایمان اور زیادت اور نقصان کے بیان مین **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کامل تر مومنون مین ایمان کے رو سے اچہی خلق والا ہے اور اپنے اہل سے نرمی کرنیوالا **ف** اس باب مین ابی ہریرہ اور انس بن مالک سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور نہین جانتے ہم کہ ابی قلابہ کو سماع ہو حضرت عائشہ سے اور روایت کے سی ابی قلابہ نے عبد اللہ بن یزید سی کہ جو رضیع ہین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وہ روایت کرتے ہین حضرت عائشہ سے اس حدیث کے سوا اور روایتین اور ابو قلابہ

استکمال ایمان اور زیادت اور نقصان کا بیان

کا نام عبداللہ بن جزمی ہے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے کہا سفیان نے ذکر کیا ابو ایوب سختیانی نے ابو قلابہ کا اور کہا واللہ وہ فقہائے ذوی الالباب سے تھے **ترجمہ** یہ حدیث دال ہے کمال ایمان پر اور اسمیں کمال ہوتا ہے اسمیں نقصان بھی راہ پاتا ہے اور یہی مقصود ہے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعَظَهُمْ ثُمَّ قَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَۃٌ مِّنْهُنَّ وَلِمَ ذَاكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لِكَثْرَۃِ لَعْنِكُنَّ یعنی وَكُفْرِكُنَّ الْعَشِیْرَ قَالَ وَمَا رَاَیْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِیْنٍ اَغْلَبَ لِذَوِی الْاَلْبَابِ وَذَوِی الرَّاْیِ مِنْكُنَّ قَالَتِ امْرَاَۃٌ وَمَا نُقْصَانُ عَقْلِهَا وَدِیْنِهَا قَالَ شَهَادَۃُ امْرَاَتَیْنِ مِنْكُنَّ بِشَهَادَۃِ رَجُلٍ وَنُقْصَانُ دِیْنِكُنَّ الْحَیْضَۃُ تَمْكُثُ اِحْدَاكُنَّ الثَّلٰثَ وَالْاَرْبَعَ لَا تُصَلِّیْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا لوگوں پر اور نصیحت کی انکو پھر فرمایا اے گروہ عورتوں کے صدقہ دو کہ تم اکثر اہل نار ہو سو عرض کی ایک عورت نے انمیں سے اور کیوں یہ یا رسول اللہ فرمایا بسبب کثرت لعن تمہاری یعنے اور ناشکری کرتی ہو تم شوہر کی اور فرمایا میں نے نہ دیکھا کسی ناقص عقل ناقص دین والی کو کہ غالب ہو جاتی ہو عقلمند دانشمند اور ہوشیار لوگوں پر تم سے زیادہ پھر عرض کی ایک عورت نے انمیں سے کیا ہے نقصان عورتوں کی عقل کا فرمایا دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے یعنی یہ نقصان ہے انکے عقل کا اور نقصان انکے دین کا حیض ہے کہ جب حائضہ ہوتی ہے رک جاتی ہے ایک تم میں کے تین یا چار دن کہ نماز نہیں پڑھتی **ف** اس باب میں ابی سعید اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ بَابًا فَاَدْنَاهَا اِمَاطَۃُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَاَرْفَعُهَا قَوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان کے ستر کئی باب ہیں سو ادنی باب دور کرنا اذیت کا شے راہ سے اور اعلےٰ باب قول لا الہ الا اللہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی روایت کی سہیل بن ابی صالح نے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے اور روایت کی عمارہ بن غزیہ نے یہ حدیث ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ایمان کے چونسٹھ باب ہیں روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے انہوں نے بکر بن مضر سے انہوں نے عمارہ سے جو بیٹے غزیہ کے ہیں انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** اس حدیث سے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال کیا کہ ایمان ذی اجزا شے ہے اور جو ذی اجزا ہو اسمیں باجتماع اجزا تکمیل اور بتنقیص اجزا نقص راہ پاتا ہے پس ایمان کی زیادتی و کمی ثابت ہوئی وذلک المقصود قولہ بضع وسبعون آہ بضع بکسر موحدہ و قد تفتح فرائی کہا ہے کہ خاص ہے ساتھ عشرات کے تسعین تک سو نہ کہا جاوے گا بضع ومائۃ اور نہ بضع والف اور فرا کا مذہب یہ ہے کہ بضع مابین ثلاث و تسع ہے یا خمس تک یا واحد سے چار تک یا چار سے نو تک یا مراد اس سے سات ہیں اور جب تجاوز ہو عشرہ سے گیا بضع سو نہیں کہا جاتا بضع وعشرون اور دوسرا قول یہ ہے کہ کہا جاتا ہے مگر مذکر میں ہا اور مؤنث میں بے ہا کے سو کہا گیا تو بضعۃ وعشرون رجلا و بضع وعشرون امراۃ اور اسکا عکس نہیں جائز قسطلانی اور مسلم میں سہیل بن ابی صالح نے عبد اللہ بن دینار سے بضع وستون او بضع وسبعون بہ سہیل شک روایت کیا ہے اور اصحاب سنن ثلثہ نے انکے طریق سے بضع وسبعون بغیر شک کے روایت کیا ہے اور بیہقی نے روایت بخاری کو ترجیح دی ہے اسی کہ سلیمان نے بغیر شک کے بضع وستون روایت کیا ہے اور ترجیح اسطرح ہے کہ وہ متیقن ہے اور ما عدا اسکے بضع وسبعون مشکوک ہے اور بیہقی کی ایک کتاب ہے شعب الایمان کہ اسمیں ایمان کے شعبوں کا بیان ہے اور وہ منہاج کی تالیف ہوئی ہے اور منہاج ایک عمدہ کتاب ہے ابی عبد اللہ حلیمی کی کہ وہ امام ہیں فقہ شافعیوں کے قاضی عیاض نے کہا ہے کہ بضع اور بضعہ بفتح با اور بکسر با دونوں ہے عدد میں بخلاف بضعہ اللحم کے کہ وہ بالفتح ہی ہے اور غیر امام حافظ ابو حاتم بن حبان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا تتبع کیا میں نے طاعات کا تو وہ بہت ہو جاتی تھیں پھر رجوع کی میں نے سنن کی طرف اور گنا ان طاعتوں کو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جنہیں ایمان سے شمار کیا ہے تو وہ گھٹ جاتی تھیں بضع وسبعین سے پھر ڈھونڈا میں نے قرآن سے اور قرات کی اسکے تدبر سے اور گنا ان طاعتوں کو کہ فرمایا اللہ تعالی نے انکو ایمان سے تو وہ گھٹ جاتی تھیں بضع وسبعین سے پس ملایا میں نے سنت سے ان چیزوں کو کہ گنا انکو حضرت نے ایمان سے ساتھ طاعات قرآن کے اور گرایا مکرر انکو تو بضع وسبعین ہو گئے نہ زیادہ اس سے نہ گھٹے سو یقین کر لیا میں نے کہ یہی مراد ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور ذکر کیا ابو حاتم نے ان سبکو کتاب وصف الایمان میں نووی۔

باب ما جاء ان الحیاء من الایمان یعنی باب اس بیان میں کہ حیا ایمان سے ہے

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ یَعِظُ اَخَاهُ فِی الْحَیَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذرے ایک مرد پر اور وہ منع کر رہا تھا اپنے بھائی کو حیا سے سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حیا تو ایمان میں داخل ہے یعنے منع کرنا اس سے بے محل ہے **ف** کہا احمد بن منیع نے اپنی حدیث میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک مرد کو کہ منع کر رہا تھا اپنے بھائی کو حیا سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **مترجم** مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال کیا اس حدیث سے کہ اعمال داخل ایمان میں ہیں چنانچہ حیا کہ ایک عمل ہے داخل فرمایا حضرت نے

ایمان ہے فرمایا پس اور افعال بھی اسیطرح انہیں داخل ہیں ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آویگی **باب** ماجآء فی حرمة الصلوٰة باب فضیلت میں نماز کے **عن** معاذ بن جبل قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاصبحت یوما قریبا منہ ونحن نسیر فقلت یا رسول اللہ اخبرنی بعمل یدخلنی الجنة ویباعدنی عن النار قال لقد سالتنی عن عظیم وانہ لیسیر علی من یسرہ اللہ علیہ تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوٰة وتؤتی الزکوٰة وتصوم رمضان وتحج البیت ثم قال الا ادلک علی ابواب الخیر الصوم جنة والصدقة تطفئ الخطیئة کما یطفئ الماء النار وصلوٰة الرجل من جوف اللیل قال ثم تلا تتجافی جنوبہم عن المضاجع یدعون ربہم حتی بلغ یعملون ثم قال الا اخبرک براس الامر کلہ وعمودہ وذروة سنامہ قلت بلی یا رسول اللہ قال راس الامر الاسلام وعمودہ الصلوٰة وذروة سنامہ الجہاد ثم قال الا اخبرک بملاک ذلک کلہ قلت بلی یا رسول اللہ قال فاخذ بلسانہ قال کف علیک ھذا فقلت یا نبی اللہ وانا لمؤاخذون بما نتکلم بہ فقال ثکلتک امک یا معاذ وھل یکب الناس فی النار علی وجوہہم او علی مناخرہم الا حصائد السنتہم

ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا انہوں نے کہ تہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ ایک سفر میں سو صبحکو ایکدن میں قریب تہا حضرت کی اور ہم سب لوگ چلے جاتے تہے سو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ خبر دیجئے مجہے ایسے عمل کی کہ داخل کرے وہ جنت میں اور دور کردے مجہے دوزخ سے فرمایا آپنے تمنے بڑی بات پوچہی اور وہ آسان ہے جسپر اللہ آسان کردے عبادت کرے تو اللہ کی اور شریک نکرے اسکا کسیکو اور قایم کرے تو نماز کو اور ادا کرے تو زکوٰة کو اور روزے رکہے تو رمضان کے اور حج کرے بیت اللہ کا پہر فرمایا آپنے کیا خبر ندوں میں تجہکو خیر کے دروازونکی روزہ سپر ہے صدقہ بجہاتا ہے گناہونکو جیسا کہ پانی بجہاتا ہے آگ کو اور نماز مرد کی رات کے بیچ میں یعنی یہ بہی دروازہ خیر ہے پہر پڑہی آپنے یہ آیت تتجافی سے یعلمون تک پہر فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تجہکو راس الامر کے اور اسکی عمود اور ذروہ سنام کی عرض کی میں نے کیوں نہیں اے رسول اللہ تعالی کے فرمایا آپنے راس الامر تو اسلام ہے اور عمود اسکا نماز اور ذروہ سنام اسکا جہاد ہے پہر فرمایا آپنے کیا نہ خبر دوں میں ان سبکے جڑ کی کہا میں نے کیوں نہیں اے رسول اللہ کے کہا راوی نے سو پکڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان اور فرمایا روک رکہ اسکو اپنے اوپر سو عرض کی میں نے اے نبی اللہ کی کیا ہم پکڑے جاوینگے اپنی باتونپر بہی جو کرتے ہیں فرمایا آپنے رووے تجہپر تیری ماں اے معاذ کیا اور کوئی چیز گراتی ہے لوگونکو دوزخ میں انکے موہنوں کے بل یا انکے نتہنوں کے بل سوا حصائد لسان انکے کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** قولہ خیر کے دروازونکی کہ خیر اس راہ سے داخل ہو اور اپنے بجالانیوالے کو موفق بخیر کرے یا اسکے فاعل ان افعال کے برکت سے ارباب خیر میں داخل ہو قولہ روزہ سپر ہے یعنے روزہ رکہنے سے آدمی گناہ سے بچا رہتا ہے اسلئے کہ اکثر گناہ بنی آدم کے شہوت اور غضب سے ہوتے ہیں اور روزے سے دونوں کا زور گہٹ جاتا ہے پس گویا وہ سپر ہے دنیا میں آفات شہوت و غضب کے اور آخرت میں عذاب کے قولہ پہر پڑہی آپنے یہ آیت تتجافی سے یعلمون تک پوری آیت یہ ہے، تتجافی جنوبہم عن المضاجع یدعون ربہم خوفا وطمعا ومما رزقنہم ینفقون فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرة اعین جزاء بما کانوا یعملون یعنے الگ رہتی ہیں انکی کروٹیں اپنے سونیکی جگہ سے پکارتے ہیں اپنے رب کو ڈرسے اور لالچ سے اور ہمارا دیا کچہہ خرچ کرتے ہیں **ف** اللہ سے لالچ برا نہیں نہ اس سے ڈرا اور اوسکے بندگی کرے تو قبول ہے ڈر اور لالچ دنیا کا ہو یا آخرت کا اگر کسی اور کی خوف و رجا سے بندگی کرے تو ریا ہے کچہہ قبول نہیں ۱۲ موضح القرآن) سو کسی جیکو معلوم نہیں جو چہپا دہرا ہے انکے واسطے ٹہنڈک سے آنکہوں کی بدلا اسکا جو کرتے تہے **ف** اور مفسرین کا اختلاف ہے کہ مراد اس آیة کی کیا ہے چنانچہ انس نے کہا کہ یہ آیت ہمارے درمیان معشر انصار میں اتری ہے کہ ہم مغرب پڑہکر مسجد میں حاضر رہتے تہے گہر نجاتے تہے یہانتک کہ عشا پڑہ لیتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ اور انس سے یہ بہی ہے کہ یہ ان صحابہ کے حق میں نازل ہوئی ہے جو مغرب سے عشا تک نماز پڑہتے رہتے تہے اور یہی قول ہے ابو حازم اور محمد بن منکدر کا کہ ان دونوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے صلوٰة اوابین ہے، اور ابن عباس سے مروی ہے کہ ملائکہ گہیر لیتے ہیں انکو جو نماز پڑہتے رہتے ہیں مغرب اور عشا کے درمیان اور وہ صلوٰة اوابین ہے، عطانے کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ نہیں سوتے جب تک کہ عشا نہیں پڑہ لیتے ابی الدردا اور ابی ذر اور عبادہ بن صامت نے کہا کہ یہہ وہ لوگ ہیں کہ جو عشا اور صبح کی نماز بجماعت ادا کرتے ہیں چنانچہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جسنے عشا کی نماز بجماعت پڑہی گویا نصف شب جاگا اور جسنے صبح کی نماز بجماعت ادا کی گویا ساری رات عبادت میں جاگا مگر ان سب قولوں میں مشہور یہی قول ہے جسپر حدیث باب دال ہے اور وہی قول ہے حسن اور مجاہد اور مالک اور اوزاعی کا اور ایکجماعت مفسرین کا اسکے بعد بغوی نے ذکر کیا حدیث باب کو اور پہر کہا روایت ہے ابی امامہ باہلی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم پکڑو تم قیام لیل کو کہ وہ داب ہے اگلے صالحوں کا اور موجب قرب ہے تمہارے رب کیطرف اور مکفر سیئات کا اور روکنے والا ہے گناہ سے اور کہا روایت ہے ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب کیا ہمارا رب نے دو مردوں پر ایک وہ مرد کہ اٹہا اپنے بچہونے اور لحاف سے

اپنے محبوب و اہل کے درمیان سے نماز کیطرف سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ دیکھو میرے بندے کیطرف کہ اٹھا اپنی بچھونے اور بستر سے اپنے محبوب اور اہل کے درمیان سے طرف نماز کے براہ رغبت طرف اس چیز کے جو میرے پاس ہے یعنے جنت اور دیدار الٰہی سے اور خوف سے اس چیز کے کہ نزدیک میرے ہے یعنے دوزخ اور عذاب حشر وغیرہ سی دوسرے وہ مرد کہ لڑا اللہ کی راہ مین اور شکست کھاگئے رفیق اسکے سو جانا اُسنی اور خیال کیا جو عذاب سے بھاگ جانے مین اور ثواب سے لوٹ جانی مین سو لوٹا اور لڑا کافرون سے یہانتک کہ بہا دیا گیا خون اسکا سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتون سے کہ دیکھو میرے بندے کو لوٹا رغبت کرکے اسکیطرف جو میرے پاس ہے یعنے ثواب شہادت سے اور خوف کرکے اس چیز سے کہ جو میرے پاس ہے عذاب سے یہانتک کہ بہا دیا گیا خون اسکا اور ابوہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے افضل صیام بعد رمضان کے شہر اللہ المحرم ہے اور افضل صلوٰۃ بعد فریضہ کی صلوٰۃ اللیل ہے (بغوی) **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ یَتَعَاھَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْھَدُوْا لَہٗ بِالْاِیْمَانِ فَاِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ الاٰیۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم کسی مرد کو کہ خدمت کرتا ہے مسجد کے حاضر باشی اور صفائی اور جاروب کشی وغیرہ سے تو گواہی دو اُسکے لئے ایمانکی اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیشک آباد کرتے ہین اللہ تعالیٰ کی مسجدونکو وہ لوگ جو ایمان لائی اللہ پر اور پچھلی دن پر اور قایم کی جنہون نے نماز اور دی زکوٰۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** آیۂ مبارک اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰٓی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ سورۂ برات مین ہے یعنے آباد نہین کرتے ہین اللہ کی مسجدونکو مگر جو ایمان لائی اللہ پر اور پچھلی دن پر اور قایم رکھی نماز اور دیا کئے زکوٰۃ اور نہ ڈرے سوا اللہ کے کسی سو یقین ہے کہ وہ ہوون ہدایت پائی ہوون سے انتہی بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عسٰی اللہ تعالیٰ کی جانب سے یقینی ہے پس وہ لوگ مہتدین مین سے ہین یقیناً اور متمسک ہین طاعت الٰہی کے ساتھ تاکہ آخرکار اُسکا جنت ہے پھر اسکے بعد حدیث بالنقل فرمائی پھر فرمایا روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبحکو چلا مسجد کو یا شام کو طیار کریگا اللہ تعالیٰ مہمانی اُسکے جنت سے صبح اور شام اور محمود بن لبید سی روایت ہے کہ ارادہ کیا حضرت عثمان نے مسجد بنانیکا اور لوگون نے مکروہ جانا اُسکو اور دوست جانا کہ اُسکو اپنے حالت پر چھوڑ دین اور مراد اس سے ظاہرا مسجد نبوی ہے سو فرمایا آپنے کہ سنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی کہ جو بناوی اللہ تعالیٰ کے لئے ایک مسجد بناتا ہی اللہ تعالیٰ اُسکے لئی ایک گہر اُسی نقشی کا جنت مین انتہی ما قال سیدنا و شیخنا البغوی رحمۃ اللہ علیہ

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَرْکِ الصَّلٰوۃِ
باب ترک صلوٰۃ کی وعید مین +

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَ الْکُفْرِ وَالْاِیْمَانِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کفر مین اور ایمان مین ترک صلوٰۃ کا فرق ہی یعنے ادا اُسکا ایمان ہے اور ترک اُسکا قریب الکفر **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ قَالَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الشِّرْکِ اَوِ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ **ترجمہ** اور باسناد حدیث اول مروی ہے کہ فرمایا آپنے بندہ کی اور کفر یا شرک کے درمیان ترک صلوٰۃ کا فرق ہی **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہی **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ **ترجمہ** اوپر کے حدیث کے موافق ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابوالزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعَھْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمُ الصَّلٰوۃُ فَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ کَفَرَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہین اپنی باپ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی وہ عہد کہ ہمارے اور کافرونکی درمیان ہے نماز ہی پہر جسنی اُسی چھوڑ دیا وہ کافر ہوگیا **ف** اس باب مین انس اور ابن عباس سی بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ کَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرَوْنَ شَیْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْکُہٗ کُفْرٌ غَیْرَ الصَّلٰوۃِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن شقیق عقیلی سی کہ اصحاب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کسی چیز کے ترک کو اعمال مین سے کفر نجانتے تہی سوا نماز کے

بَابُ حلاوت ایمان کے بیان مین

عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا **ترجمہ** روایت ہے عباس بن عبدالمطلب سے کہ اُنہون نے سنا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی چکہا مزا ایمان کا اُس شخص نے کہ راضی ہوا اللہ کو رب ٹہیرا کر اور اسلام کو دین قرار دیکر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی جانکر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** تفصیل اسکی آگے آتی ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَّنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ بِھِنَّ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ کَانَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَاَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَاَنْ یَّکْرَہَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ مِنْہُ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تین چیزین جسمین ہونگی پاویگا وہ اُنکے سبب سے مزہ ایمان کا ایک یہ کہ اللہ و رسول دوست ہون اُسکی طرف سوا اُن کے سی اور دوسرے یہ کہ جسی دوست رکھے

ترک صلوٰۃ کی وعید کا بیان

علامہ ... ۱۲

حلاوت ایمان کا بیان

نہ دوست رکھی مگر اللہ کے واسطے اور یہ کہ مکروہ جانے کفر میں گرنیکو بعد اسکی کہ نکالا اُسکو اور بچایا اُسکو اللہ نے جیسا کہ مکروہ جانتا ہی آگ میں گرنی کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا اسکو قتادہ نی انس بن مالک سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی **مترجم** یہ دونو حدیثین اصول ایمان سے ہین اور مذکور ہی انمین کمال ایمان کا اور مراد طعم ایمان سے حلاوت اور شیرینی ہے ایمان کے یعنے متلذذ ہونا طاعات سی اور لذت روحانی پانا مناجات سے اور راضی ہونا تحمل مشاق پر اللہ کے رضامندی اور خوشنودی مین اور ایثار کرنا رضاء الٰہی کا عرض دنیا پر اور مراد محبت خدا اور رسول سے اطاعت اور فرمان برداری اُنکی ہے اور ترک کرنا مخالفت کا اور علامات اُس محبت کی مکروہ جاننا افعال کفر کا اور حب فی اللہ اور بغض فی اللہ اور راضی رہنا اُسکی تقدیر پر اور راضی رہنا احکام اسلام پر اگرچہ ناگوار ہون نفس شقی پر اور پسند و اختیار کرنا سُنت رسول کو بدعات جہول پر اور نصرت دین اسلام کے قول و فعل و مال سی اور ذب عن الشریعۃ المقدسۃ اور علامات سے اُس محبت کے ہی تخلق باخلاق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام جود و ایثار و حلم و صبر و تواضع و شکر وغیرہ ذٰلک مین

باب لَا يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ

باب زانی کو مومن نہ کہنے کی بیان مین

عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلٰكِنَّ التَّوْبَةَ مَعْرُوضَةٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین زنا کرتا ہی زانی درآنحالیکہ وہ مومن ہے اور نہین چوری کرتا ہی چور درآنحالیکہ وہ مومن ہے ولیکن توبہ مقبول ہے **ف** اس باب مین ابن عباس اور عائشہ اور عبد اللہ بن ابی اوفی سی بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہی اس سند سے اور مروی ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زنا کرتا ہی بندہ نکل جاتا ہی اُس سے ایمان اور ہو جاتا ہی اُسکے سر پر مانند چھتری کے پھر جب نکلجاتا ہی وہ اس عمل سی لوٹ آتا ہی اُسکی طرف ایمان اور مروی ہے ابی جعفر محمد بن علی سے کہ اُنہون نے کہا مراد اس حدیث سے خروج ہی زانی کا ایمان سے طرف اسلام کے اور مروی ہے کئی سندون سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے زنا اور سرقہ کے باب مین کہ جو مرتکب ہوا انکا اور قائم کیجاوے اُسپر حد سو وہ کفارہ ہو گیا اُسکا یعنے باقی نہ رہا گناہ اُسکا اور جو مرتکب ہوا اور اللہ تعالیٰ نی اُسکا پردہ ڈہانپا تو وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے چاہے عذاب کرے اُسی قیامت کے دن چاہے بخشدے روایت کیے یہ علی بن ابیطالب نے اور عبادہ بن صامت اور خزیمہ بن ثابت نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** غرض مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کے اس تقریر سی یہ ہے کہ زانی اور سارق سے جو نام مومن کا سلب کیا گیا اس سے یہ لازم نہین آیا کہ وہ کافر اور مخلد فی النار ہو جاوی جیسا معتزلہ وغیرہم کہتے مین بلکہ مراد اس سے نفی ہے کمال ایمان کے اور لفظ مومن علی الاطلاق دلالت کرتا ہے مومن کامل پر جیسے لفظ مولوی عالم فاضل طبیب کا اور ابی جعفر کے قول مین تصریح ہے اسی پر اور حدیث بھی دلالت کرتی ہے اسی معنی پر چنانچہ تفصیل اسکی بخوبی آویگی

عن عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوبَتُهُ فِي الدُّنْيَا فَاللهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُثَنِّيَ عَلَى عَبْدِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَمَنْ أَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرتکب ہوا کسی ایسے کام کا کہ لائق اُسپر حد ہو اور اُسکو سزا ملگئی دنیا مین یعنے جلد و قطع وغیرہ سو اللہ تعالیٰ عادل زیادہ ہی اس سے کہ پھر دوبارہ اپنے بندہ کو سزا دیوے آخرت مین اور جسنی ایسا کام کیا کہ حد اُسپر آئی اور پردہ ڈہانپ دیا اُسکا اللہ تعالیٰ نی اور معاف کر دیا اُسکا قصور تو اللہ بزرگ زیادہ ہے اس سے کہ پھر دوبارہ مواخذہ کرے اُس قصور کے جو اُسکا معاف کر دیا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور یہی قول ہے اہل علم کا نہین جانتے ہم کسیکو کہ کافر کہا ہو کسنے مرتکب زنا اور سرقہ اور شرب خمر کو **مترجم** مرتکب کبائر کے باب مین یہی عقیدہ ہے اہل سنت کا کہ وہ خارج عن الملۃ اور کافر نہین جیسا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور اسی پر دلالت کرتے مین آیات و احادیث اور تصریحات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قاضی عیاض نے فرمایا ہی کہ اختلاف کیا لوگون نے حق مین عاصی کے جو اہل شہادتین ہے سو پس مرجیہ نے کہا ہے کہ معصیت اُسکو ضرر نہین کرتی ایمان کے ہوتی ہوی اور خوارج نے کہا ہی ضرر کرتی ہی یہانتک کہ کافر ہو جاتا ہی اُسکی سبب سے معتزلہ نے کہا وہ خالد فی النار ہے اگر معصیت کبیرہ ہے اور نہ اُسکو مومن کہینگے نہ کافر بلکہ فاسق کہینگے اور اشعریہ نے کہا ہے بلکہ وہ مومن ہے اور اگر اُسکا گناہ نہ بخشا جاوے تو معذب ہوگا وہ نار مین پھر نکلیگا اور داخل ہوگا جنت مین اور مراد مومن سے ناقص الایمان ہے نہ کامل غرضکہ خروج اہل کبائر کا نار سے اہل سنت کے نزدیک ثابت ہے اور اختلاف اہل بدعت کا قابل اعتبار نہین چنانچہ تفصیل اسکے آگے آویگی انشاء اللہ تعالیٰ (نووی)

باب مَا جَاءَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

باب کیف لسان مومن کے حق مین

عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ وَيُرْوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کامل وہ ہی کہ بچے رہین مسلمان اُسکے زبان اور ہاتھ سے اور مومن کامل وہ ہی کہ امین سمجھین اسکو لوگ اپنے جانون اور مالون کا اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کسی نے پوچھا آپ سے کہ کون مسلمان افضل ہے تو فرمایا آپنے جسکی زبان اور ہاتھ سے لوگ بچے رہین **ف**

مومن کی ... مسلمان کا بیان

روایت کی ہمسے یہ ابراہیم بن سعید جوہری نے انہون نے ابو اسامہ سے اُنہون نے برید بن عبد اللہ سے اُنہون نے اپنی دادا ابی بردہ سی اُنہون نے ابی موسی اشعری سے اُنہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ
سوال کیا کسی نے آپ سے کہ کونسا مسلمان افضل ہے فرمایا آپ نے جسکے زبان اور ہاتہہ سے مسلمان بچی رہین یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے ابی موسی اشعری کی روایت سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کرتے ہین اور اسبابمین جابر اور ابی موسی اور عبد اللہ بن عمر سے بہی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی **مترجم** اس حدیث مین بڑی فصاحت ہی
گویا استدلال کیا آپنے کہ مسلم کا لفظ سلامت سی نکلا ہی پہر مسلمان جسکی آفت سی سلامت رہین وہ مسلم ہے اور ایسیہی ہے مؤمن کا لفظ امانت سی ہی پہر جسمین امانت ہو وہ مؤمن
کامل ہے اور مخصوص کیا بیانمین ہاتہ اور زبانکو کہ اکثر ایذا دو قسم کے ہوتی ہے فعلی یا قولی پس پہلی ہاتہ سی ہے اور دوسری زبان سے **بَابُ** مَا جَآءَ اَنَّ الْاِسْلَامَ بَدَاءَ غَرِیْبًا وَ
سَیَعُوْدُ غَرِیْبًا باب غربت اسلام کے بیانمین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ غَرِیْبًا کَمَا بَدَءَ فَطُوْبٰی
لِلْغُرَبَآءِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ اسلام ظاہر ہوا غریب اور پہر دوبارہ عنقریب ہو جاویگا غریب جیساکہ پہلے ظاہر ہوا تہا سو
مبارکبادی ہے غربا کو **ف** اسبابمین سعد اور ابن عمر اور جابر اور انس اور عبد اللہ بن عمرو سی بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی ابن مسعود کی روایت سے اور ہمنہین جانتی اسے
ہم مگر حفص بن غیاث کی روایت سے کہ وہ اعمش سے روایت کرتے ہین اور ابو الاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے اور متفرد ہوی اس روایت مین حفص نے اور کسی نے روایت
کی سوا انکے **عَنْ** کَثِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ زَیْدِ بْنِ مِلْحَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدِّیْنَ لَیَأْرِزُ اِلَی
الْحِجَازِ کَمَا تَأْرِزُ الْحَیَّۃُ اِلٰی جُحْرِھَا وَلَیَعْقِلَنَّ الدِّیْنُ فِی الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِیَّۃِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّیْنَ بَدَأَ غَرِیْبًا وَیَرْجِعُ غَرِیْبًا فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَآءِ الَّذِیْنَ یُصْلِحُوْنَ
مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ سُنَّتِیْ **ترجمہ** بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین پناہ پکڑیگا ملک حجاز کیطرف جیساکہ سانپ پناہ پکڑتا ہے اپنی سوراخ کے
طرف اور پناہ لیویگا دین ملک حجاز مین مثل پناہ لینی جنگلی بکری کے پہاڑ کے چوٹی پر بیشک دین شروع ہوا ہے غریب اور پہر ہو جاویگا غریب سو مبارکبادی ہے اُن غریبون کو
کہ درست کرتے ہین اُس چیز کو جسے بگاڑ دیا لوگون نے میرے بعد میری سنت سے **ف** یہ حدیث حسن ہے **مترجم** اسی حدیث سے معلوم ہوا کہ غریبون سے مراد پیروان سنت ہین کہ جو مرے ہوے
سنتون کے زندہ اور جاری کرنے مین جان و مال سے لگے ہوے ہین اور دشمنون کے ایذائین سہتے ہین مگر جادۂ مستقیم سنت پر جمی ہین قدم انکا احکام نبوی پر مضبوط ہے اور دل احادیث
محمدی سے مربوط واقع مین وہی عاشقان رسول ہین اور دشمن انکے فاسقان بوالفضول **بَابُ** فِیْ عَلَامَۃِ الْمُنَافِقِ باب منافق کے علامت مین **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰیَۃُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا ائْتُمِنَ خَانَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے نشانی منافق کے تین ہین ایک یہ کہ جب بات کری جہوٹ کہی اور جب وعدہ کرے خلاف کری اور جب امانت رکہی جاوی اُسکی پاس خیانت کرے
یہ حدیث غریب ہے علاء کے روایت سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندون سے ابی ہریرہ سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسبابمین عبد اللہ بن مسعود اور انس اور
جابر سے بہی روایت ہے روایت کی ہمسے علی بن حجر نے اُنہون نے اسمعیل بن جعفر سے اُنہون نے ابی سہیل سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے مانند اسکے اور ابو سہیل وہ چچا ہین مالک بن انس کے اور نام اُنکا نافع بن مالک بن ابی عامر الخولانی الاصبحی ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ کَانَ مُنَافِقًا وَاِنْ کَانَتْ فِیْہِ خَصْلَۃٌ مِّنْھُنَّ کَانَتْ فِیْہِ خَصْلَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰی یَدَعَھَا مَنْ اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ
اَخْلَفَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ وَاِذَا عَاھَدَ غَدَرَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزین ہین کہ جسمین ہون وہ منافق ہے یعنی از روی عمل کے
اور اگر اُسمین ایک خصلت ہے اُن چارونمین کے تو ایک خصلت ہے اُسمین نفاق کے جبتک کہ نہ چہوڑی اُسکو ایک یہ کہ جب بات کرے جہوٹ بولی اور جب وعدہ کرے خلاف کرے
اور جب جہگڑے تو گالیان دے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اہل علم کے نزدیک مراد اس سے نفاق عملی ہی رہا نفاق تکذیب تو وہ رسول
خدا ہی کے زمان مبارک مین تہا صلے اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کچہہ مروی ہے حسن بصری سے روایت کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُنہون نے عبد اللہ بن نمیر سے اُنہون نے اعمش سے
اُنہون نے عبد اللہ بن مرہ سی اسی اسناد سی مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنْ** زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ وَ
یَنْوِیْ اَنْ یَّفِیَ بِہٖ فَلَمْ یَفِ بِہٖ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب وعدہ کرے آدمی اور نیت کرے کہ مین اپنا وعدہ پورا
کرونگا پہر وہ پورا نکیا یعنے کسی عذر سے تو اُسپر گناہ نہین **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی کچہہ قوی نہین اور علی بن عبد اللہ ثقہ ہین اور ابو النعمان مجہول اور ابو وقاص

ہو دل میں نہ تا **مترجم** تفصیل نفاق عملی اور نفاق اعتقادی کی ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الصلوۃ میں لکھا ہے فلیرجع الیہ **باب** ما جاء سباب المسلم فسوق باب مسلم کے فسق ہونے کا بیان میں **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتال المسلم اخاہ کفر و سبابہ فسوق **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنا مسلمان کا اپنے بھائی مسلمان کو کفر ہے اور گالی دینا اسکو فسق ہے **ف** اس باب میں سعد اور عبد اللہ بن مغفل سے بھی روایت ہے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے عبد اللہ بن مسعود سے کئی سندوں سے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زبید سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ گالی دینا مسلمان کو فسق ہے اور قتل کرنا اسکا کفر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب فیمن رمی اخاہ بکفر باب مسلمان کی تکفیر کی برائی میں **عن** ثابت بن الضحاک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس علی العبد نذر فیما لا یملک ولاعن المؤمن کقاتلہ ومن قذف مؤمنا بکفر فھو کقاتلہ ومن قتل نفسہ بشیء عذبہ اللہ بما قتل بہ نفسہ یوم القیمۃ **ترجمہ** روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں واجب ہوتی بندہ پر نذر اس چیز کی جسکا وہ مالک نہیں اور لعنت کرنیوالا مومن کا گناہ میں اسکی قاتل کے برابر ہے اور جسنے نسبت کی مومن کی طرف کفر کی سو وہ بھی گناہ میں اسکی قاتل کے مانند ہے اور جسنے قتل کیا اپنے تئین کسی چیز سے یعنی ہتیار وغیرہ سے عذاب کریگا اسی اللہ تعالے اسی چیز سے جس سے اسنے اپنی جان ماری قیامت کے دن **ف** اس باب میں ابی ذر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بھا احدھما **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کافر کہے اپنے بھائی مسلمان کو سو کمالایا ایک انمیں کا کفر کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** تحقیق اسکی ابن قیم نے کتاب الصلوۃ میں واضح سے **باب** فیمن یموت وھو یشھد ان لا الہ الا اللہ باب اسکی بیان میں جو توحید پر مرے **عن** الصنابحی عن عبادۃ بن الصامت انہ قال دخلت علیہ وھو فی الموت فبکیت فقال مھلا لم تبکی فواللہ لئن استشھدت لاشھدن لک ولئن شفعت لاشفعن لک ولئن استطعت لانفعنک ثم قال واللہ ما من حدیث سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکم فیہ خیر الا حدثتکموہ الا حدیثا واحدا وسوف احدثکموہ الیوم وقد احیط بنفسی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من شھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ حرم اللہ علیہ النار **ترجمہ** روایت ہے صنابحی سے وہ روایت کرتے ہیں عبادہ بن صامت سے کہا صنابحی نے داخل ہوا میں عبادہ کے پاس اور وہ قریب المرگ تھے سو میں رویا سو کہا عبادہ نے چپ رہو کیوں روتے ہو قسم ہے اللہ تعالی کی اگر مجھ سے گواہی پوچھی گئی یعنی تمہارے ایمان کی آخرت میں تو بیشک میں گواہی دونگا تمہارے لئے اور مجھے اجازت شفاعت کرنیکی ملیگی تو میں شفاعت بھی کرونگا تمہاری اور مجھے اگر کچھ استطاعت ہوئی تو نفع پہونچاونگا میں تمہیں پھر کہا قسم ہے اللہ پاک کی کوئی حدیث ایسی نہیں کہ میں نے سنی ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ اسمیں تمہارے لئے خیر ہو مگر بیان کر دی میں نے تم سے مگر ایک حدیث اب بیان کرتا ہوں میں تم سے آج کے دن اور اب موت نے گھیر لیا ہے میری جان کو سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو گواہی دیوے اس امر کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ تعالے کے اور بیشک محمد رسول اسکے ہیں حرام کر دیگا اللہ تعالے اسپر آگ دوزخ کی یعنی دوام اسکا **ف** اس باب میں ابی بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور جابر اور ابن عمر اور زید بن خالد سے بھی روایت ہے اور صنابحی کا نام عبد الرحمن بن عسیلہ ہے کنیت انکی ابو عبد اللہ ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے زہری سے کہ ان سے پوچھا کسی نے کہ حضرت نے جو فرمایا ہے کہ جو کہے لا الہ الا اللہ داخل ہوگا جنت میں اسکا مطلب کیا ہے تو فرمایا انہوں نے کہ یہ حکم ابتدائی اسلام میں تھا کہ جب تک فرائض اور امر و نہی نازل نہوئی تھے اور مطلب اس حدیث کا بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ اہل توحید داخل ہونگے جنت میں اگرچہ عذاب ہوں دوزخ میں اپنے گناہوں کی شامت سے مگر ہمیشہ نہ رہینگے وہ دوزخ میں اور مروی ہے ابن مسعود اور ابی ذر اور عمران بن حصین اور جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس اور ابی سعید خدری اور انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکلیگی ایک قوم اہل توحید کی دوزخ سے اور داخل ہونگے وہ جنت میں اور ایسا ہی مروی ہے سعید بن جبیر اور ابراہیم نخعی اور کئی لوگوں سے تابعین میں سے تفسیر میں اس آیت کے ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین یعنے آرزو کرینگے ایکدن کفار کہ کاش مسلمان ہوتے انتہی کہ کفار کو یہ آرزو اسدن ہوگی کہ اہل توحید نار سے نکلینگے اور داخل ہونگے جنت میں جب یہ کفار دیکھینگے اور انہیں لگے کہ کاش ہم بھی مسلمان ہوتے کہ آج کے دن دوزخ سے نکلنا ہمیں بھی نصیب ہوتا **مترجم** مؤلف رحمہ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں یعنے جو کہے لا الہ الا اللہ داخل ہوگا جنت میں دو قول ذکر کئے اول یہ کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا کہ اسوقت میں سوا توحید اور اقرار رسالت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کچھ فرض نہ تھا اور رسالت کا ذکر اسلئے نکیا کہ وہ توحید کو لازم ہے ... جب توحید کو اس حدیث میں ذکر کیا تو گویا اقرار رسالت بھی ذکر کیا اور دوسرے

کہ یہہ فرمانا حضرتؐ کا باعتبار حالت اخیرہ کی ہے کہ جو توحید پر مرا ہی اور منکر رسالت سے نہین وہ اگرچہ اپنی گناہوں کے شامت سے گرفتار ہو مگر آخر کار نجات پاویگا چنانچہ مذہب اہل سنت کا
اور جو گذری ہین اسلاف صالحین اور سارے صحابہ و تابعین یہی ہے کہ جو شخص موحد مریگا داخل ہوگا جنت مین قطعاً بہرحال پہر اگر سالم ہے معاصی سے مانند صغیر اور مجنون کے کہ متصل
ہو گیا جنون اُسکا بلوغ کے ساتھ یا تائب ہے توبہ صحیحہ شرک وغیرہ اور جمیع معاصی سے اور پہر حادث نہوئی اُس سے توبہ کے بعد کوئی معصیت یا ایسا موفق ہے کہ مرتکب معصیت نہوا القصہ ایسے
اصلاً سو یہ صنف داخل ہو جائیگی جنت مین بغیر دخول نار کے لیکن ورود انکا نار پر ضرور ہے علی الخلاف المعروف فیہ اور صحیح یہی ہے کہ ورود سے دخول نار مراد نہین بلکہ مرور بر صراط مراد ہے
کہ وہ منصوب ہے نار پر اور جو لوگ مرتکب کبیرہ ہین اور بغیر توبہ کے مرے ہین پس وہ اللہ تعالیٰ کے مشیت مین ہین چاہی عفو کردی اور داخل کردی انکو جنت مین یکبارگے اور ملادے انکو قسم اول سے
اور چاہے عذاب کرے جبتک اُسکا ارادہ ہو اور اُسکے بعد داخل کری جنت مین غرضکہ خالد و دایم واپدار ہیگا کوئی شخص نار مین جو مرا ہو گا توحید پر اگرچہ اُسنی معاصی کبیرہ سی کچہہ ہی کیا
ہو جیسا کہ نہ داخل ہو گا جنت مین کوئی شخص ایمان سے جو مرے ہونگے کفر پر اگرچہ اُسنی اعمال حسنہ مین سے کچہہ ہی کیا ہو یہ مختصر مذہب ہے اہل حق کا اس باب مین اور متظاہر مین اسپر ادلہ کتاب و
سنت کی اور منعقد ہوا ہے اسپر اجماع اون لوگونکا کہ جنکا اجماع معتبر ہے پہر جب یہ قاعدہ ٹہیر چکا اب ظاہر اگر کوئی روایت اسکی خلاف پائی جاوی تو تاویل طلب ہے اور ضروری کہ اسکو
اپنے معنے ظاہری سے تاویل کرکے اسکی طرف پہیرلین ہذا ما ذکرہ النووی رحمہ اللہ فی شرح مسلم **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ سَیُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ اُمَّتِیْ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیَنْشُرُ عَلَیْہِ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ سِجِلًّا کُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَتُنْکِرُ
مِنْ ھٰذَا شَیْئًا اَظَلَمَکَ کَتَبَتِیَ الْحَافِظُوْنَ یَقُوْلُ لَا یَارَبِّ فَیَقُوْلُ اَفَلَکَ عُذْرٌ فَیَقُوْلُ لَا یَارَبِّ فَیَقُوْلُ بَلٰی اِنَّ لَکَ عِنْدَنَا حَسَنَۃً وَّاِنَّہٗ لَا ظُلْمَ عَلَیْکَ الْیَوْمَ فَتُخْرَجُ
بِطَاقَۃٌ فِیْھَا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ فَیَقُوْلُ احْضُرْ وَزْنَکَ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ مَا ھٰذِہِ الْبِطَاقَۃُ مَعَ ھٰذِہِ السِّجِلَّاتِ فَقَالَ فَاِنَّکَ
لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِیْ کِفَّۃٍ وَّالْبِطَاقَۃُ فِیْ کِفَّۃٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَۃُ وَلَا یَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰہِ شَیْءٌ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے
وہ کہتے ہین کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جدا کریگا ایک کو میری امت سے اوپر سامنے سب لوگون کے قیامت کے دن پہر کہولے جاوینگے اسپر ننانوین دفتر کہ ہو
ہر دفتر اتنا بڑا ہو گا کہ جہانتک نظر پہونچی پہر فرماویگا تو انکار کرتا ہے اسمین سے کسی گناہ کا کیا ظلم کیا ہے تجہپر میرے کاتبون حفاظت کرنیوالون نے کہیگا وہ نہین اے رب میرے سو فرماویگا اللہ
تعالیٰ کیا تجہے کچہہ عذر ہی وہ کہیگا نہین اے رب میرے فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ نہین بلکہ تیری ایک نیکی بہی ہے ہماری پاس اور تحقیق نہین ہے تجہپر ظلم ہونیکا لیکا اللہ تعالیٰ ایک پرچہ کہ اسمین لکہا ہو گا
کہ گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ تعالیٰ کی اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بندے اسکی ہین اور رسول اُسکے پہر فرماویگا کہ جا اپنے اعمال تلانیکو سو وہ عرض کریگا کہ ا
رب میرے اس پرچہ کا کیا وزن ہو گا ان دفترون کے روبرو سو اللہ تعالیٰ فرماویگا تجہپر ظلم نکیا جاویگا فرمایا آپنے پہر رکہدیئے جاوینگے وہ دفتر ایک پلہ مین میزان کے اور وہ پرچہ ایک پلہ مین
سو ہلکے ہو جاوینگے وہ دفتر اور بہاری ہو جاویگا وہ پرچہ اور برابر نہین ہو سکتے کوئی چیز اللہ کے نام مبارک کے آگے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہون نے
ابن لہیعہ سے انہون نے عامر بن یحییٰ سے اسی اسناد سے مانند اسکے اور بطاقہ پرچہ ہے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید اور اتباع سنت بڑی چیز ہے اور اقرار توحید اور اقرار رسالت اصل اصول
ہے نجات کا مگر افسوس ہے کہ ہمارا اخوان ملت نے انہین دونون چیزونکو نہایت ادنے اور کمتر سمجہہ رکہا ہے توحید کو تو یون خراب کیا کہ پنجہ پرستی اور شدہ پرستی مین عمر گذاری اور چلہ گور
پوجنے مین اوقات خراب کی اولیا انبیا کے نذر ملتے رہی شادی بیاہ موت غمی مین شیخ سدو کا بکرا شاہ مدار کا مینڈہا کبہی انکے گہر سے باہر نگیا لنگنہ انکا دستگیر اور سہرا گلو گیر رہا اولاد کے
پرورش مین ہر ایک چہٹی چلہ مین پا بزنجیر ہاتہی پاکی روٹ اور رابعہ بصری کی کہچڑی نے کبہی انکا تو اہنڈیا نچہوڑا نعوذ باللہ منہا اور اتباع سنت کہ جو شعبہ اقرار رسالت تہا اُسکو یون
برباد کیا کہ کوئی مہینہ اور ہفتہ بدعت سے خالی نچہوڑا یہانتک انکا اہتمام کیا کہ ممکن نہین کہ قضا ہو جاوے قرض لیوین سود دی لاوین مگر طعام بدعت ضرور پکواوین یتامی اور مساکین کو نہ
کہلاوین اور امرا اور اغنیا کے یہان حصے خوان بہجواوین چنانچہ تفصیل بعض بدعات کے ہم اوپر بیان کر چکے ہین تکرار کے مہلت نہین اللہم جنبنا من کلہا وارزقنا اتباع السنۃ والثبات
علیہا **باب** ما جاء فی افْتِرَاقِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ باب افتراق امت کے بیان مین **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفَرَّقَتِ الْیَھُوْدُ عَلٰی اِحْدٰی وَسَبْعِیْنَ
فِرْقَۃً اَوِ اثْنَتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً وَّالنَّصَارٰی مِثْلُ ذٰلِکَ وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
متفرق ہو گئے یہود اکہتر یا بہتر فرقون پر اور نصاریٰ بہی اسیکی مانند اور ہو جاویگے میری امت تہتر فرقے **ف** اس باب مین سعد اور عبداللہ بن عمرو اور عوف بن مالک سے بہی روایت ہے
حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ مَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ

حَتّٰی اِنْ کَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰی اُمَّهٗ عَلَانِیَةً لَکَانَ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّصْنَعُ ذٰلِكَ وَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّةً وَّتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّةً کُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آویگا میری امت پر ایک زمانہ جیسا کہ آیا تھا بنی اسرائیل پر اور مطابق ہو جینگے دونوں کے زمانہ جیسے مطابق ہوتی ہے ایک نعل دوسری نعل کے یہانتک کہ اگر ہوگا اُنمین کوئی شخص ایسا کہ زنا کری اپنی ماں سے علانیہ تو ہوگا میری اُمت مین سے ایسا شخص کہ مرتکب ہو اس امر شنیع کا اور بنی اسرائیل متفرق ہوئے بہتر مذہبون پر اور متفرق ہوگی میری امت تہتر مذہبون پر سب اہل مذہب دوزخی ہین مگر ایک مذہب والی عرض کے صحابہ نے کہ وہ کون ہین یا رسول اللہ فرمایا آپنے جسپر مین ہون اور میرے اصحاب یعنے کتاب وسنت پر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مفسر ہے نہین جانتے ہم مثل اسکے مگر اسی سند سے **مترجم** شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے حجۃ اللہ مین لکھا ہے کہ فرقہ ناجیہ وہ ہی کہ تمسک کیا ہو اُسنے عقیدہ اور عمل مین بالکلیہ ظاہر کتاب وسنت پر اور جسپر گذرے ہین جمہور صحابہ وتابعین اگرچہ مختلف ہون وہ فیما بینہم اُن چیزون مین کہ جسمین نص جلی نہو اور نہ ظاہر ہوا ہو صحابہ سے کسیمین کوئی امر متفق علیہ اور وجہ انکے اختلاف کے استدلال کرنا ہو انکا بعض کتاب وسنت سے یا تفسیر ہوا نمین سے کسی مجمل کے اور غیر ناجیہ وہ فرقہ ہے کہ منتحل ہوگیا ہو کسی عقیدہ مین خلاف عقیدہ سلف کے یا کسی عمل مین سوا اُنکے عملون کے انتہے اور یہ قول گویا بعینہ تفسیر ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک کے (جسپر مین ہون اور میرے اصحاب) اور اس حدیث مین کلام ہے اس سے زیادہ کہ تفصیل اُسکے مذکور ہے رتیقظہ اولی الاعتبار مما ورد فی ذکر النار واصحاب النار مین اور یہ کتاب بیان نار مین بے نظیر ہے کہ اسلام مین شاید اسکا ثانی تصنیف نہوا ہو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی خَلَقَ خَلْقَهٗ فِیْ ظُلْمَةٍ فَاَلْقٰی عَلَیْهِمْ مِّنْ نُّوْرِهٖ فَمَنْ اَصَابَهٗ ذٰلِكَ النُّوْرُ اهْتَدٰی وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰی عِلْمِ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہتے تھی کہ سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیشک اللہ بزرگ وبرتر نے پیدا کیا اپنی مخلوق کو یعنے جن وانس کو پہر ڈالا اُنپر نور سو جسپر پہونچا وہ نور اُسنے راہ پائی اور جسکو نہ پہونچا وہ گمراہ ہوگیا اسیلئے مین کہتا ہون کہ سوکھ گیا قلم علم الٰہی پر **ف** یہ حدیث حسن ہے **مترجم** مراد اسنے جن وانس ہین کہ جنمین مادہ ہدایت کا اور تخم ضلالت کا دونون رکھے گئے ہین اور تخم ضلالت جو معبر بظلمت ہے مراد ہے اُس سے شہوتین نفس امارہ کے اور بری عادتین بشریت کے اور مذموم خصلتین جہالت کی اور مراد ہے نور سے نور علم کا اور تدین وتشرع وعبادت وتوحید واحسان وطاعت کا (مرقات) **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَی الْعِبَادِ فَقُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّهٗ عَلَیْهِمْ اَنْ یَّعْبُدُوْهُ وَلَا یُشْرِکُوْا بِهٖ شَیْئًا قَالَ فَتَدْرِیْ مَا حَقُّهُمْ عَلَی اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ لَّا یُعَذِّبَهُمْ **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتا ہے تو کہ کیا ہے اللہ تعالے کا حق بندون پر عرض کی مینے کہ اللہ ورسول خوب جانتے ہین فرمایا آپنے حق اللہ کا بندون پر یہ ہے کہ عبادت کرین خاص اسکی اور شریک نکرین اُسکا کسیکو فرمایا آپنے بہلا جانتا ہے تو کہ کیا ہے حق انکا اللہ پر جب وہ بجا لاوین کہا معاذ نے کہ اللہ ورسول اُسکا خوب جانتے ہین فرمایا آپنے یہی حق انکا اللہ تعالے پر کہ انکو عذاب نکرے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندون سے معاذ بن جبل سے **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَبَشَّرَنِیْ اَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آئے میرے پاس جبرئیل اور بشارت دی مجھکو کہ جو مرجاوے یعنے میری امت سے کہ نہ شریک کرتا ہو وہ اللہ تعالے کا کسی چیز کو داخل ہوگا جنت مین کہا مینے اگرچہ زنا کیا ہو اُسنے اور چوری کی ہو اُسنے فرمایا ہان یعنے اگرچہ مرتکب زنا وسرقہ ہوگا انجام اُسکا جنت ہے اگر موحد مرا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب مین ابی الدرداسے بھی روایت ہے

اَبْوَابُ الْعِلْمِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یہ باب ہین علم کے جو وارد ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

مترجم مقدمہ علم بالفتح پہٹا لبا او جو پہٹہ کہا حالۃ آسمان میں ہے اور عِلم بالکسر جاننا عُلُوم جمع اور کبہے علم بمعنے معلوم کے بہی آتا ہے چنانچہ بعضون نے کہا ہے وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اے معلومہ اور عَلَم بفتحتین حد فاصل درمیان دو زمینون کے اور نشانی کہ راہ کی شناخت کے واسطے بناوین اور اسی سے ہے قول اللہ تعالی کا اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ یعنے ظہور حضرت عیسے علیہ السلام کا نشان قیامت ہے اور ایام معلومات سے مراد مین عشرہ ذی حجہ اور عَلَم بفتحتین کے جمع اعلام آتی ہے اور عَلَم السعد ایک پہاڑ کا نام ہے اور علیم اسم فاعل ہے علم بالکسر سے یعنے جاننے والا اور نود ونہ نام باری تعالے مین سے ہے کہ علم اُسکا محیط ہے جمیع اشیا کو ظاہرا اور باطنا اور کوئی نقیر وقطمیر اسکے علم سے باہر نہین شامل ہے جزئیات وکلیات کو اَعْلَمُ افعل التفضیل دانا تر اور زیادہ جاننے والا اعلام جمع علومہ نشان وعلامت عالم یہ صیغہ مبالغہ خوب جاننے والا ولا یکون اطلاقہ علے اللہ سبحانہ باعتبار شبہۃ التانیث مُعَلِّمٌ وہ

وہ نشان کہ راہ مین رکھدین اور عِلم جو جاننے کے معنے مین ہے وہ باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے ہی اور جو بمعنے نشان کرنیکے ہی وہ باب نصر ینصر سے ہی اور ضرب یضرب سے ہی اِعلام آگاہ کرنا اور خبر دار کرنا
باب افعال سے تعلیم سکھانا اور آگاہ کرنا تعلّم سیکھنا اور جاننا اور مضبوط کرنا کام کا اور اُسی سے ہے حدیث مَنْ تَعَلَّمَ القرآن آہ یعنے بہتر تم مین سے وہ ہی جو قرآن سیکھی اور سکھاوے اور علوم مدونہ علم
صرف ہے اور علم نحو علم لغت علم معانی علم بیان کہ آلات مین علوم دینیہ کے اور علوم دینیہ علم قرات ہے اور علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ اور علم فرائض اور علم اصول اور علم کلام اور علوم دنیا
سے ہے علم عروض اور علم قافیہ علم انشا علم رسم الخط علم معما علم منطق علم حکمت اور علم حکمت شامل ہے بہتسے علوم کو چنانچہ علم ہیئت علم ہندسہ علم عدد علم طب علم فلاحت علم کیمیا علم
نجوم علم موسیقی علم مناظر اور مرایا علم جبر و مقابلہ علم جر اثقال علم رمل علم جفر علم طلسم علم قیافہ علم مساحت علم اصطرلاب علم محاضرات انہی مین داخل ہین اور انمین سے بعض سے منہے
عنہ ہین لو بعض جایز اور بعض مفید ہین اور بعض غیر مفید بلکہ مُضر باعتبار تضییع اوقات کی اور علوم منہیہ سے ہی منطق کہ قول مشرفیہ تحریم المنطق مین کہا ہے فن منطق فن مذموم
ہے حرام ہے اشتغال بعض مافیہ کا چنانچہ قائل ہونا ہیولی کا کہ وہ کفر ہے کہ منجر ہوتا ہے فلسفہ اور زندقہ کیطرف اور کچھ اُسکا ثمرہ نہین دین مین بلکہ نہ دنیا مین تخصیص کی ہے اسپر
ائمہ دین اور علماء شریعت نے سو اول جسنی بیان کیا اسکی حرمت کو امام شافعی ہین اور بیان کیا اُنکے اصحابون مین سے امام الحرمین نے اور غزالی نی اپنی آخر امر مین اور بیان
کیا ابن صباغ صاحب شامل اور ابن قشیری نے اور تنصیص کی ہے اسپر مقدسی اور عماد بن یونس اور سلفی اور ابن مندہ اور ابن عساکر اور ابن اثیر اور ابن الصلاح اور ابن عبد السلام اور ابو شامہ
اور نووی نے اور ابن دقیق العید اور برہان جوبری اور ابو حیان اور شرف دمیاطی اور ذہبی اور طوسی اور ستوی اور اوزاعی اور الوسی امراقی اور شرف ابن مقری نے اور فتوی دیا اسکی حرمت کے
ہمارے شیخ قاضی مناوی نے اور نص کیا اسپر ائمہ مالکیہ سے ابن ابی زید مالکی صاحب الرسالہ اور قاضی ابو بکر بن عربی اور ابو بکر طرطوسی اور ابن الولید الباجی اور ابو طالب المکی صاحب
القوت نے اور ابو الحسن بن الحصار اور ابو عامر بن الربیع اور ابو الحسن بن الحبیب اور ابن المنیر اور ابن رشید اور ابن حمزہ اور عامہ اہل مغرب نے اور تنصیص کی ہے حرمت پر ائمہ حنفیہ مین سے ابو سعید
شیرازی اور سراج قزوینی اور عرفی نی مدون کیے ایک کتاب اُسکی تحریم پر اور تنصیص کیے اُسکی حرمت پر ائمہ حنابلہ سے ابن الجوزی اور سعید الدین الحارثی اور شیخ الاسلام التقی ابن تیمیہ نے
اور تالیف کیے شیخ قدس سرہ نی اُسکے ذم مین ایک کتاب انتہی اور یہ علم زمانہ صحابہ اور تابعین مین ملت اسلامیہ مین موجود نتہا بلکہ عمر بن خطاب نے کتابخانہ فلسفہ کا جلوا دیا کذا
فی ہدایۃ السائل لیے ادلۃ المسائل اور ظاہراً علوم دنیا وہ ہی جو بیکار آمد نہین ہین اور موجب غفلت اور کبر و غرور و عجب ہوتی ہین ایسی ہی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
تو اُن علوم سے پناہ مانگی ہے جو نفع نہ دین چہ جائیکہ موجب ضرر ہون باقی تحقیقات متعلقات علم کے اور فضائل اور برکات اور نتائج اور ثمرات علوم دینیہ کے ضمن ابواب مین مذکور باب فضیلت تفقہ
ہونگے انشاء اللہ تعالی **باب** اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ خَیْرًا فَقَّہَہٗ فِی الدِّیْنِ باب تفقہ کے فضیلت مین **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّہْہُ فِی الدِّیْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جسکی بہتری چاہتا ہے اُسے دین کی سمجھ دیتا ہے **ف** اس
باب مین عمر اور ابی ہریرہ اور معاویہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** قولہ دین کی سمجھ دیتا ہے یعنے اُسکو علم دین عنایت فرماتا ہے اور بصیرت کامل اور فہم اشد اور
ذہن ثاقب اور حافظہ قوی دیتا ہے کہ چند عرصہ مین علوم دینیہ سے سرفراز ہو کر اپنے اقران مین ممتاز ہو جاتا ہے اور احکام شریعت اور اسرار طریقت اور انوار حقیقت و معرفت سے اُسکا
سینہ نورانی ہو جاتا ہے اور نہین خاص ہے یہ حدیث ساتھ فقہ مصطلح کے جیسا کہ گمان کیا ہے بعض اشخاص نے اسلئے کہ مروی ہے دارمی مین عمران سے کہ انہون نے کہا کہ مین نے حسن بصری سے
کہا ایکدن کہ ایسا ہی کہا ہے فقہانی تو انہون نے فرمایا خرابی ہے تیری تو نے کوئی فقیہ دیکھا بہی ہے فقیہ تو وہ ہے کہ زاہد ہو دنیا سے راغب ہو آخرت کا بصیر ہو امر دین کا مداوم
ہو عبادت آلہی پر اور ایکروایت مین ہے کہ فقیہ وہ ہی کہ کہل گئین اُسکے دونون آنکہین دلکی اور دیکھا اُسنے اپنے رب کو یعنے چشم دل سے انتہے اور منقول ہے محدثین سے کہ فقہ الرجل بصیرۃ
بالحدیث یعنے فقہ سے مراد کمال بصیرت ہے حدیث مین اور بخوبی پہچاننا اُسکے ناسخ و منسوخ اور ضعیف و قوی اور مقدم اور مؤخر کو اور واقف ہونا جرح و تعدیل سے رواۃ کے اور حالات
سے ثقات کے اور مروی ہے مرفوعاً کہ جسنی یاد کیا میری حدیثون مین سے چالیس حدیثون کو سنت سے ملاقات کریگا وہ اللہ عز و جل سے قیامت کے دن فقیہ و عالم ہو کر اور ایکروایت مین ہے کہ جسنے باب فضیلت طلب علم
یاد کین چالیس حدیثین امر دین مین اُٹھاویگا اللہ تعالی اُسکو قیامت کے دن زمرۂ فقہا اور علماء مین اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے باتفاق محدثین مگر مؤید قول مذکور ہے **باب**
فَضْلِ طَلَبِ الْعِلْمِ باب طلب علم کے فضیلت مین **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَّلْتَمِسُ فِیْہِ عِلْمًا سَھَّلَ اللّٰہُ
لَہٗ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو چلا کسی راہ مین کہ طلب کرتا ہو علم کو آسان کریگا اللہ تعالی اُسکے لیے ایک راہ جنت کیطرف **ف**
یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَرْجِعَ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک

مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو نکلے طلب علم میں وہ اللہ کی راہ میں ہے جبتک کہ لوٹے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کیا اسکو بعضوں نے اور مرفوع نکیا **عن**
سخبرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من طلب العلم کان کفارۃ لما مضیٰ **ترجمہ** روایت ہے سخبرہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے طلب کیا علم کو اسکی
اگلے گناہوں کا کفارہ ہوگیا **ف** یہ حدیث ضعیف الاسناد ہی اور ابو داؤد کا نام نفیع اعمی ہے وہ ضعیف ہیں حدیث میں اور نہیں معلوم ہوتی ہیں عبداللہ بن سخبرہ کی زیادہ
حدیثیں اور نہ انکے باپ کی **باب** فی کتمان العلم باب کتمان علم کے مذمت میں **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سئل عن
علم علمہ ثم کتمہ الجم یوم القیٰمۃ بلجام من النار **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو سوال کیا جاوے اس علم سے کہ جانتا ہی اسکو پھر چھپاوے
اسکو لجام لگائی جاویگی اسکو قیامت کے دن آگ سے **ف** اس باب میں جابر اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے **مترجم** مراد اس سے بقول
علما علم ضروری ہے اور چھپانا اسکا ایسے وقت میں کہ دوسرا کوئی بتانیوالا نہو اور کوئی مانع صحیح بھی نہو بلکہ نہ بتانا فقط راہ بخل ہو زیادہ تر اہی اور روایت کیا ہی اس حدیث
کو احمد اور ابو داؤد نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے انس سے **باب** ما جآء فی الاستیصاء بمن یطلب العلم باب طالب علم کے خیر خواہی اور مرحبا کہنے کے بیان میں **عن**
ابی ھرون قال کنا ناتی ابا سعید فیقول مرحبا بوصیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الناس لکم تبع و
ان رجالا یاتونکم من اقطار الارض یتفقھون فی الدین فاذا اتوکم فاستوصوا بھم خیرا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہرون سے کہا کہ ہم آتے تھے ابو سعید کے پاس یعنے علم
حدیث کی لیے سو وہ فرماتے تھے مرحبا ہے تمکو موافق وصیت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا یعنے اپنی اصحاب سے کہ لوگ تمہاری تابع ہیں
اور بہت سے مرد آئینگے تمہارے پاس کناروں سے زمین کے سمجھ حاصل کرنیکو دین کی پھر جب وہ تم پاس آویں پس طلب کرو انکے لئے خیر کو یعنے انکو نصیحت و وعظ کرو اور شیرین زبانی
سے انکی دلجوئی کرو کہ وہ طالب دین ہیں **ف** علی بن عبداللہ نے نقل کیا کہ یحیے بن سعید کہتے تھے کہ شعبہ ضعیف کہا کرتے تھے ابو ہرون عبدی کو اور کہا یحیی نے کہ ہمیشہ ابن
عون روایت کرتے رہے ابی ہرون عبدی سے یہاں تلک کہ انتقال کیا انہوں نے اور ابو ہرون کا نام عمارہ بن جوین ہے **مترجم** عمارہ بن جوین بجیم مصغر کنیت انکی ابو ہارون
عبدی ہے اور اپنی کنیت سے مشہور ہیں متروک الحدیث ہے اور بعض محدثین نے انکے تئیں منسوب کیا کذب کیطرف اور وہ شیعی ہے طبقہ رابعہ سے مرے ۱۳۴ھ میں تقریب **عن** ابی
سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتیکم رجال من قبل المشرق یتعلمون فاذا جاؤکم فاستوصوا بھم خیرا قال فکان ابو سعید اذا
رانا قال مرحبا بوصیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آئینگے تمہارے پاس مشرق کیطرف سے بہت
لوگ علم حاصل کرنیکو پھر جب وہ تم پاس آویں تو بھلی بات کہو انکے لئے سو ابو سعید جو راوی حدیث ہیں ہمیشہ جب ہمیں دیکھتے تھے مرحبا کہتے تھے موافق وصیت رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کے **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر ہرون بن عبدی کی روایت سے کہ وہ ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں **باب** ما جآء فی ذھاب العلم باب علم کے
جانے میں **عن** عبداللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من الناس ولکن یقبض العلم
بقبض العلماء حتی اذا لم یترک عالما اتخذ الناس رؤسا جھالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے قبض نکریگا علم کو اسطرح کہ ایکبار چھین لیوے اسکو لوگوں سے بلکہ قبض کریگا علم کو ساتھ وفات دینے علما کے یہانتک کہ جب کوئی عالم نرہیگا
بنالیوینگے لوگ جاہلوں کو سردار سو انسے پوچھینگے اور وہ فتوی دینگے بغیر علم کے سو آپ بھی گمراہ ہونگے اور انکو بھی گمراہ کرینگے **ف** اس باب میں عائشہ اور زیاد بن لبید سے
بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث زہری نے عروہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے اور عروہ ہی انہوں نے عائشہ سی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
اسکی مانند **عن** ابی الدرداء قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشخص ببصرہ الی السماء ثم قال ھذا اوان یختلس العلم من الناس حتی
لا یقدروا منہ علی شیء فقال زیاد بن لبید الانصاری کیف یختلس منا وقد قرأنا القراٰن فواللہ لنقرانہ ولنقرئنہ نساءنا وابناءنا فقال ثکلتک
امک یا زیاد ان کنت لاعدک من فقھاء اھل المدینۃ ھذہ التورٰۃ والانجیل عند الیھود والنصاریٰ فماذا تغنی عنھم قال جبیر فلقیت
عبادۃ ابن الصامت فقلت الا تسمع ما یقول اخوک ابو الدرداء فاخبرتہ بالذی قال ابو الدرداء قال صدق ابو الدرداء ان شئت لاحدثنک باول
علم یرفع من الناس الخشوع یوشک ان تدخل مسجد الجامع فلا ترٰی فیہ رجلا خاشعا **ترجمہ** روایت ہے ابی الدردا سے کہا کہ تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ سو نظر کی آپ نے آسمان کی طرف پھر فرمایا یہ ایسا وقت ہے کہ چھینا جاتا ہے علم آدمیوں سے یہانتک کہ نہ قادر ہونگے اُسمین سے کسی چیز پر سو کہا زیاد بن لبید انصاری نے کیونکر چھینا جاویگا ہم سے
علم اور ہم نے پڑہا ہے قرآن اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ہم پڑہینگے اور پڑہاوینگے اپنے عورتوں کو اور لڑکوں کو یعنی یہی سلسلہ نسلاً بعد نسل جاری رہیگا تو فرمایا آپ نے روندی تجھکو ماں تیری
ای زیاد مین تجھکو مدینہ کے سمجھدار دن مین گنتا تھا یہہ توراۃ و انجیل کیا یہود و نصاری کے پاس نہین مگر کیا کام آتی ہے انکو کہا جبیر نے سو ملا مین عبادہ بن صامت سی اور کہا مین نے
سنا تمنے کہ کیا کہتے ہین بہائی تمہارے ابو الدرداء اور خبر دی مین نے انکو ابو الدرداء کی قول کی تو کہا انہون نے کہ سچ کہا ابو الدرداء نے اگر چاہے تو تو بیان کرون مین تجھ سی کہ علم سی پہلے جو
چیز اُٹھیگی لوگون کی پاس سے وہ خشوع ہی قریب ہے ایسا وقت کہ داخل ہو ویگا تو جامع مسجد مین اور نہ دیکھیگا تو اُسمین کوئی مرد خاشع **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور معاویہ
بن صالح ثقہ ہین اہل حدیث کے نزدیک اور نہین جانتے ہم کسیکو کہ کلام کیا ہو اُنمین مگر یحیی بن سعید قطان نی اور روایت کی معاویہ بن صالح نی مانند اسکی اور روایت کی بعضون
نے یہ حدیث عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر سے انہون نے اپنی باپ سے انہون نے عوف بن مالک سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** حضرت علی رضی اللہ عنہ سی مروی
ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ نہ باقی رہیگا اسلام سے مگر نام اسکا اور نہ باقی رہیگا قرآن سے مگر رسم اسکے مساجد انکے آباد ہین یعنی نقش و نگار سے
ہین اور چونہ گچ کی ہوئین اور منارہ نیں اور ویران ہین ہدایت سے یعنے ہدایت کا نام نہین علما انکے بدترین خلایق ہین نیچے ادیم سماکی انہین سے نکلتا ہی فتنہ اور انہین کی طرف عود کرتا ہے روایت کیا
اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین اور ابن خباب سے مروی ہے کہ انہون نے پوچھا سعید بن جبیر سی کہ ای ابا عبد اللہ کیا علامت ہے لوگون کے ہلاک کی کہا انہون نے کہ ہلاک ہونا علما کا اور سلمان
سے مروی ہے کہ انہون نے کہا ہمیشہ رہینگی لوگ خیر کے ساتھ جبتلک کہ باقی رہین اگلے یہانتک کہ تعلیم پالیوین پچھلے اور اگر ہلاک ہوجاوین اگلے قبل اسکے کہ تعلیم پالیوین پچھلے تو ہلاک
ہوگئے لوگ ابن عباس سے مروی ہے کہ فرمایا انہون نے تم جانتے ہو کیا ہے ذہاب علم کا معنے کہا نہین انہون نے فرمایا ذہاب علم کا ابو الدرداء سے مروی ہے کہ انہون نے کہا کیا ہے علماء کو مین
دیکھتا ہون کہ چلے جاتے ہین اور جاہل لوگ حاصل نہین کرتے اُسکو سو حاصل کرو علم کو قبل اسکے کہ اُٹھایا جاوے اسلئے کہ رفع علم جانا ہے علماء کا اور انہین نے فرمایا کہ آدمی عالم
ہین یا متعلم اور اسکے بعد پھر کچھہ خیر نہین اور انہین نے فرمایا کہ معلم خیر اور متعلم اجر مین برابر ہین اور انکے سوا اور لوگونمین کچھہ خیر نہین اور عبد اللہ بن مسعود سی مروی ہے کہ انہون نے
فرمایا صبح کر تو عالم یا متعلم یا مستمع ہو کر اور مت ہو چوتھا کہ ہلاک ہو جاویگا اور حضرت عمر نے فرمایا متفقہ ہو قبل سردار ہونے کے اور تمیم داری سے مروی ہے کہ لوگ بہت بہت
مکان بنانی لگے حضرت عمر کے وقت مین تو فرمایا آپنے ای گروہ عرب کے بچو زمین سے یعنے بچو تعمیر سے بیشک اسلام نہین ہے مگر جماعت سے اور جماعت نہین مگر امارت سے
اور امارت نہین مگر اطاعت سے پھر جو سردار ہوا اپنے قوم کا دین کے سمجھہ پیدا کر کے وہ سرداری اُسکی اور لوگون کے حیات ابدی کا سبب ہے اور جو سردار ہوا بغیر سمجھہ دین کے وہ
سرداری اُسکی اور لوگون کے ہلاکت کا سبب ہے ذکرہا فی الدارمی **باب** فِيمَنْ يَطْلُبُ بِعِلْمِهِ الدُّنْيَا باب علم سے دنیا طلب کرنیکی مذمت مین **عن** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَيَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللهُ
النَّارَ **ترجمہ** روایت ہے کعب بن مالک سے کہا انہون نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو طلب کرے علم اسلئے کہ فخر کرے اُسکے ساتھ علما مین یا تکرار
کرے اُسکے ساتھ سفہا سے اور متوجہ کرے اپنی طرف مونہہ لوگون کے داخل کریگا اللہ تعالیٰ اُسکو دوزخ مین **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سی اور
اسحاق بن یحیی بن طلحہ کچھہ ایسے قوی نہین نزدیک محدثین کے کلام کیا ہی اُنمین حافظہ کیطرف سے **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا
لِغَيْرِ اللهِ أَوْ أَرَادَ بِهِ غَيْرَ اللهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سیکھے دین کا کوئی علم غیر خدا کے لئی یا فرمایا
ارادہ کرے اُس سے غیر خدا کا تو ڈھونڈہ لی جگہہ اپنی دوزخ مین **مترجم** یہ فرمانا حضرت کا معنے اسکے یا دعا ہے یا خبر ہے **باب** فِي الْحَثِّ عَلَى تَبْلِيغِ السَّمَاعِ باب تبلیغ
احادیث کے فضیلت مین **عن** أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نِصْفَ النَّهَارِ قُلْنَا مَا بَعَثَ إِلَيْهِ هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا لِشَيْءٍ يَسْأَلُهُ
عَنْهُ فَقُمْنَا فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ نَعَمْ سَأَلَنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَضَّرَ
اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ **ترجمہ** روایت ہے ابان بن
عثمان سے کہا کہ نکلے زید بن ثابت صحابی مروان کے پاس سے دوپہر کے وقت مین ہمنے کہا کہ نہین بلایا تھا انکو مروان نے مگر کسی چیز کے پوچھنے کو سو کھڑے ہوئے ہم اور پوچھا ہم نے
زید بن ثابت سی تو کہا انہون نے کہ ہان پوچھین ہم سے کتنی ہی چیزین کہ سنی تھین ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر بیان کی انمین سے ایک روایت کہ سنا مین نے رسول خدا

باب علم سے دنیا طلب کرنیکی مذمت

باب احادیث کی تبلیغ کی فضیلت

صلے اللہ علیہ سلم سے کہ فرماتی تہے تازہ رکہی اللہ تعالے اُس شخص کو کہ سنی ہماری کسی حدیث کو اور یاد رکہے اُسکو یہانتک کہ پہونچادیوے اُسکو دوسرے کو اسلئے کہ بہت سی اُٹہانیوالی فقہ کے لیجاتی مین فقہ کو اپنے سی زیادہ فقیہ کے پاس اور بہت سے فقہ کے اُٹہانیوالے خود فقیہ نہین ہین **ف** اسباب مین عبداللہ بن مسعود اور معاذ بن جبل او جبیر بن مطعم اور ابی الدرداء اور انس سے بہی روایت ہے حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے **مترجم** اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ فقہ نام ہی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اُسی کے جاننے اور تحقیق سے آدمی عنداللہ فقیہ ہوتا ہے اور بشارت ہے اسمین کہ بعد زمانہ صحابہ کے تابعین مین بکثرت فقہا ہونگے اور احادیث جمع کرینگے او حفاظت کرینگے اور ید طولی اور کعب عُلیا اس علم مین حاصل کرینگے اور امور دینمین تفقہ اور تدبر انہین عنایت ہوگا اور دعا خیر ہے اسمین تمامی خادمان حدیث کو کہ مدام اُنکے چہرے تروتازہ رہینگے اور قلوب مسرور اور چشم پُر نور الحمد للہ علے ذلک اللہم اجعلنا منہم بفضلک و کرمک آمین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَیْئًا فَبَلَّغَہٗ کَمَا سَمِعَہٗ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سی کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہی تروتازہ رکہی اللہ تعالے اس شخص کو کہ سُنے ہم سے کوئی بات اور پہونچا دیوے اُسکو جیسا کہ سنا ہی اُسی طرح اسلیے کہ بہت سے لوگ کہ جنکو حدیث پہونچیگی زیادہ یاد رکہنی والی ہونگے سُننے والی سے **مترجم** اس حدیث مین دعای خیر ہے تمام اہل حدیث کے لئے اور دعا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقبول ہے اور بشارت ہی اسکے کہ بعد قرن صحابہ کے اور قرون مین حفاظ اور حراس حدیث پیدا ہونگے کہ وہ ایک ایک حدیث بحفاظت تامہ و حراست کاملہ جمع کرینگے اور اُنکے تدوینات اور تالیفات سے ایک عالم کو فائدہ ہوگا چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا

باب فِیْ تَعْظِیْمِ الْکَذِبِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب حضرت پر جہوٹ باندہنے کی مذمت مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے جہوٹ باندہا مجہپر وہ اپنی جگہہ ڈہونڈلی دوزخ مین **عَنْ** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَکْذِبُوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ یَلِجِ النَّارَ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت جہوٹ باندہو مجہپر اسلئے کہ جسنے جہوٹ باندہا مجہپر داخل ہوگا دوزخ مین **ف** اسباب مین ابی بکر اور عمر اور عثمان اور زبیر اور سعد بن زید اور عبداللہ بن عمرو اور انس اور جابر اور ابن عباس اور ابی سعید اور عمرو بن عبسہ اور عقبہ بن عامر اور معاویہ اور بریدہ اور ابی موسی اور ابی امامہ اور عبداللہ بن عمر اور منقع اور اوس ثقفی سے بہی روایت ہے حدیث علی بن ابی طالب کی حسن ہے صحیح ہے کہا عبدالرحمن بن مہدی نے منصور بن المعتمر ثبت ہین اہل کوفہ مین اور کہا وکیع نے ربعی بن حراش نے اسلام مین کبہی جہوٹ نہ بولا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ حَسِبْتُ اَنَّہٗ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ بَیْتَہٗ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے جہوٹ باندہا مجہپر گمان کرتا ہون مین کہ فرمایا قصداً وہ ڈہونڈلی اپنا گہر دوزخ مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے یعنے زہری کی روایت سے کہ وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہین اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندون سے انس سے کہ وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** ابن صلاح نے کہا ہے کہ حدیث من کذب علی متواتر ہے اور نہین ہے احادیث مین کوئی حدیث اس مرتبہ کی کہ پہونچی ہو تواتر مین اسکے برابر اسلئے کہ ناقلین اسکے صحابہ سے ایک جم غفیر ہین یہانتک کہ بعضے کہا ہے کہ راوی اسکے اسی صحابہ ہین انمین عشرہ مبشرہ بہی ہین اسمین داخل ہین اور پہر اسیطرح عدد اسکے روات کے ہر قرن مین بڑہتے گئی کذا فی المرقاۃ والطیبی

باب فِیْ مَنْ رَوٰی حَدِیْثًا وَّهُوَ یَرٰی اَنَّہٗ کَذِبٌ

باب احادیث موضوعہ کے روایت کی مذمت مین **عَنِ** الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّیْ حَدِیْثًا وَّهُوَ یَرٰی اَنَّہٗ کَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْکَاذِبِیْنَ **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بیان کرے ہمارا نام سے کوئی حدیث اور وہ گمان کرتا ہے کہ جہوٹ ہے پس وہ دو جہوٹون مین کا ایک جہوٹا ہے **ف** اسباب مین علی بن ابی طالب اور سمرہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی شعبہ نے حکم سے انہون نے عبدالرحمن بن ابی لیلے سی انہون نے سمرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث اور روایت کی اعمش اور ابن ابی لیلے نے حکم سے انہون نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے انہون نے علی سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث عبدالرحمن بن ابی لیلے کی جو مروی ہے سمرہ سے اہل حدیث کے نزدیک صحیح ہے کہا ابو عیسیٰ نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے جنکی کنیت ابو محمد ہے مراد اسکی جو فرمایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو بیان کرے ہمارا نام سے کوئی حدیث اور گمان کرتا ہو کہ وہ جہوٹ ہے وہ دو جہوٹون کا ایک جہوٹا ہے اور کہا مین نے کہ جسنے روایت کی کوئی حدیث اور وہ جانتا ہے کہ سند مین اُسکی کچہہ خطا ہے تو مین خوف کرتا ہون کہ داخل ہو ایسا وہ وعید مین اس حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور مین نے کہا جیسے کہ بعضے لوگ حدیث مرسل کو مرفوع کردیتے ہین یا بدل دیتی ہین اُسکی اسناد کو تو وہ بہی داخل ہوگا اسی وعید مین اور یہ سب تقریر تہی سائل کے پس جواب دیا عبداللہ نے کہ نہین یہ لوگ جنکا تم نے ذکر کیا داخل نہین اس وعید مین بلکہ وہ داخل ہے

جو روایت کرے ایسی حدیث کہ نہین جانتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسکی کچھہ اصل اور روایت کردی آنحضرتؐ کے نام سے سو مجھے خوف ہے کہ داخل ہوگا وہ شخص اس وعید مین **مترجم** اِس وعید مین داخل ہین وہ لوگ کہ احادیث موضوعہ برسر وعظ بیان کرتے ہین یا ترغیب و ترہیب کے لئے جھوٹی حدیثین بناتے ہین جیسے انگلیان چومنے کی روایت وقت اذان کے کہ باتفاق محدثین موضوع ہے اور سخاوی وغیرہ اکابر محققین نے اُسکے وضع پر تصریح کردی ہے اور اسیطرح موضوع ہین وہ حدیثین کہ فضائل سُوَر مین صاحب کشاف نے ہر ہر سورت کے ذیل مین نقل کردی ہین اہل علم کو لازم ہے کہ اُنکو روایت نکرین **باب** مَا نُهِيَ عَنْهُ اَنْ يُّقَالَ عِنْدَ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب استماع حدیث کے آداب مین +

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَسَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ وَغَيْرِهٖ رَفَعَهٗ قَالَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَأْتِيْهِ اَمْرٌ مِمَّا اَمَرْتُ بِهٖ اَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ مَا وَجَدْنَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ **ترجمہ** روایت ہے محمد بن منکدر اور سالم سے وہ دونون روایت کرتی ہین عبید اللہ سے وہ ابو رافع سے اور ابو رافع کے سوا اور راوی نے اسکو مرفوع کیا یعنے یون کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ پاؤن مین تم مین سے کسیکو تکیہ لگائی ہوے اپنی مسند پر کہ آوی اُسکو حکم میرا کہ امر کیا ہو مین نے یا نہی کی ہو اُس سے اور وہ کہنے لگے کہ مین نہین جانتا جو کچھہ اللہ کی کتاب مین پاوینگے ہم تابع ہونگے اُسکے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضون نے سفیان سے اُنہون نے ابن المنکدر سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی اور روایت کی سالم ابی النضر نے عبید اللہ بن ابی رافع سی اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور ابن عیینہ جب روایت کرتے اس حدیث کو علیحدہ تو جدا کردیتے حدیث محمد بن منکدر کی سالم کی حدیث سے اور جب جمع کر دیتے دونون روایتون کو اسی طرح روایت کرتے اور ابو رافع ہوا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اُنکا اسلم ہے **عَنْ** الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا هَلْ عَسٰى رَجُلٌ يَبْلُغُهُ الْحَدِيْثُ عَنِّيْ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ فَيَقُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَلَالًا اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ **ترجمہ** روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو کہ قریب ہے کہ پہونچے گی آدمی کو حدیث میری اور وہ تکیہ لگائی ہوگا اپنی مسند پر اور کہنے لگیگا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے پہر ہم جو اُسمین حلال پاوینگے اُسکو حلال کہینگے اور جسکو حرام پاوینگے اُسکو حرام کہینگے اور بیشک جسکو حرام کہا اللہ کے رسول نے اُسکی رحمت ہو اُنپر اور سلام حرمت مین اُس چیز کے مانند ہی جسکو اللہ نے حرام فرمایا **ف** یہ حدیث غریب ہے اِس سند سے **مترجم** اِن حدیثون مین بڑی تنبیہ ہی مقلدان متعصبین کو اور اُن لوگونکو کہ آرا رجال کو ترجیح دیتی ہین احادیث مطہرہ پر اور آحاد امت کے اقوال کو جو صریح احادیث سی مخالفت رکہتی ہین اُنکو توجیہات باردہ سے مزین کرکے قبول فرماتی ہین اور احادیث صحیحہ صریحہ غیر منسوخہ کو تاویلات فاسدہ سے رد کیا چاہتے ہین معاذ اللہ من ذلک يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ حالانکہ اکابر امت اور ائمہ ملت نے اُنکو وصیت کی ہی کہ جب حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤ تو ہمارے اقوال کو دور کر دو دیوار پہ پہینکدو اور بالکل اُن سی قطع نظر کرو چنانچہ محی السنۃ نے نقل کی حدیث ابی رافع کے اور کہا کہ اس حدیث مین دلالت واضح ہی کہ حاجت نہین عرض کرنا حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کتاب اللہ پر اسلئے کہ جب ثابت ہو گئی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کوئی چیز پس وہ حجت ہی امت پر بنفسہ حاجت نہین اُسکو کسی پر عرض کرنیکی مین کہتا ہون کہ جب حدیث کا عرض کرنا کتاب اللہ پر ضرور نہوا بلکہ بمجرد سماع اُسکا قبول کرنا اور ماننا چاہئے تو غیر کتاب پر عرض کرنیکی بدرجۂ اولی حاجت نہین مگر یہ کہ عرض کرنا کسی حدیث کا اس نظر سے ہو کہ معلوم ہوجاوے کہ یہ صحیح ہے اسمین کچھہ مضائقہ نہین پہر اللہ کیطرف شکایت ہے اُن لوگون کی کہ جنکے خیال خام مین یہ امر مستقر ہی کہ احادیث صحیحہ محتاج ہین بعد صحت اور ثبوت کے کہ عرض کئے جاوین قول امام پر جسکے ہم تابع ہین سو اگر اُنہون نے قبول کیا تو لائق حجت ہین اور نہین تو نہین سو اُنکے عقیدۂ باطل مین یہ بات ہے کہ احادیث ثابتہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حجت نہین بذاتہ بلکہ قول امام حجت ہے سو حلت اور حرمت اور وجوب اور نہی ثابت نہین ہوتی اُنکے نزدیک احادیث سے بلکہ ثابت ہوتی ہین یہ امور قول امام سی اور یہ عقیدہ بالکل فاسد و باطل ہے اور مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ وہ حدیث بیان کررہے تہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی الحیاء لا یاتی الا بخیر کہ بشیر بن کعب نے کہا کہ ایسا ہی لکھا ہوا ہی کتب حکمت مین کہ اسی سے ہے وقار اور سکینہ تو عمران نے فرمایا کہ مین تجھے سناتا ہون حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تو مجھے سناتا ہی بات اپنی صحیفہ کے اور دوسری روایت مین ہی کہ غصے ہوگئے عمران یہانتک کہ سُرخ ہوگئین اُنکی دونون آنکھین اور کہا کہ کبہی نہ دیکھونگا تجھے اس حال مین کہ مین روایت کرتا ہون تیرے آگے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور تو درمیان مین لاوے اور بات انتہی او مستنبط ہوئی اس حدیث سے شناعت اور بُرائی اُسکی جو کہتا ہے حدیث سنکر کہ یہ موافق نہین ہے فقہ ابو حنیفہ کے مثلاً یا نقل کردیتا ہی اُسکی خلاف مین قول کسیکا یہ جانے کہ وہ مرتکب ہوا اس خطائی کبیر کا کہ کہہ بیٹھے کہ یہہ حدیث مخالف ہے فقہ کے اور ہم فقہ جانتے ہین حدیث نہین جانتے یا اسیطرح کی اور گستاخی اور بی ادب بات کہی اور اس زمانہ

امر و نہی کے آنے کا بیان

پر فتن مین تو یہ عادت ہوگئی ہے اکثر طلبہ علم کی اور دیندار ٹھہر گیا ہی خواص کا عوام کا تو کیا ذکر ہے اور غور کرنا چاہئے کہ بشیر بن کعب نے عمران کے سامنی جو نقل کیا قول حکمت کا اُس سے منظور نہ تھی مخالفت حدیث کی بلکہ مطلوب تھی تائید اُسکی مگر خفا ہوئی اُسپر عمران اور جھڑکا اور عتاب و غصہ کیا اُنپر اسلئے کہ ذکر کرنا مجلس حدیث مین قول کسی کا مشغول کرنا ہی سامعین کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے غیر کیطرف اور مانع ہوتا ہی تفکر اور تدبر سے آپکے کلام نور التیام مین اور متفرق کرنا ہے اُنکے قبلہ توجہ کو جناب سے شارع علیہ السلام کے اور خلل اور زلل ڈالدیتا ہی اُن انوار مین کہ جو آنحضرت کے قول مین توجہ کرنے سی امت کو حاصل ہورہے تھی اور محروم کرتا ہے اُن برکات سے سامعین اور ناقلین کو کہ بسبب کمال توجہ اُنکی حدیث مطہر کی طرف اُنکے قلوب پر عالم قدس سے نازل ہورہے تھے پس انہین وجوہ سے عمران نے نام رکہا اِسکا معارضہ اور مزاحمہ ساتھ کلام رسول علیہ السلام کے کہ جو ناطق ہین وحی آلہی کے ساتھ اور گنا اِس گستاخی کو جنایت بادیہ اور خطا ظاہر یہانتک کہ سُرخ ہوگئیں اُنکی آنکہین اور غیرت کہائی اُنہون نے واسطے کلام رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور غضب کیا سوء ادب پر ناقل کے پہر کیا حال ہے اُس شخص کا جو نقل کردیتا ہے احکام حلال و حرام مین صاحب وحی کے مقابلہ مین قول مخالف زید و عمرو کا اور کیا فضیحت ہوتی اُسکی اگر ہوتا وہ عمران رضی اللہ عنہ کے سامنے اور مسلم مین مروی ہے کہ حاضرین نے تسکین دی عمران کے غصہ کو یہہ کہکر کہ بشیر منافق نہین ہے یعنے مومن ہے اور یقین کیا حاضرین نی کہ عمران نے اِس گستاخی کے سبب سے اُسی منافق سمجہا ہے پہر جب ایسی بات سے صحابہ کو مظنہ نفاق کا ہوجاوے کہ جسمین کسیطرح کی مخالفت حدیث نہ تہی تو کیا حال ہوتا اگر وہ سُنتی گستاخیان اور بے ادبیان متعصبین زمان کی کہ کوئی کہتا ہے قال قال بسیار است مرا قال ابو حنیفہ در کار است اور کوئی کہتا ہی اِس حدیث کو ہمارے امام نے نہین لیا ہم کیونکر عمل کرین اور کوئی کہتا ہے ہم کیا جانین حدیث کیا ہی ہمکو فقہ کافی ہے یا قول امام کافی ہے معاذ اللہ من ذلک کلہا وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللهِ عَظِيمٌ اور ابوہریرہ سے مروی ہے کہ جب اُنہون نے روایت کی حدیث مرفوع کہ وضو کرو اُسچیز سے کہ جسکو آگ نے چہوا ہے تو ابن عباس نے کہا کیا وضو کرین ہم گہی اور گرم پانی سی تو کہا ابوہریرہ رضی نے ای ابن اخی جب تو سُنے حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تو باتین مت بنا یعنے بلا عذر قبول کر اور تقریرین مت چہانٹ رواہ الترمذی اور ابوہریرہ سے مروی ہے کہ اُنہون نے جب روایت کیا قول رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ فرمایا ہے آپنے جب کوئی سوکر اُٹھے تو نہ ڈبووے ہاتہہ اپنا برتن مین جب تک کہ نہ دہولے اُسے تین بار تو کہا قین اشجعی نے کہ کیا کرین ہم مہراس کے ساتھ تو فرمایا ابوہریرہ نے نعوذ باللہ من شرک یعنے خدا کی پناہ تیری فساد سے اور مہراس ایک سنگ منقور ہوتا ہے مانند حوض کے کہ اُسی کوئی اُٹھا نہین سکتا اور یہ جو فرمایا ابوہریرہ نے کہ ای ابن اخی جب سُنی تو حدیث تو باتین مت بنا اِسمین اشارہ ہے کہ جب حدیث سنی تو اُسکے مقابلہ مین معانی قیاسیہ لاوی اور معارضات عقلیہ پیش کرے اور نصوص قاطعہ کو مقدمات عقلیہ سے رد کری اور اسطرح کی تصریحات صحابہ کی بہت ہین کہ اگر جمع کیجاوین تو اُسکے لئے ایک دفتر طویل کی حاجت ہو اور تابعین و غیرہم سے بہی ایسی اقوال بہت مروی ہین چنانچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہر ایک شخص کہ بعض قول اُسکا ماخوذ ہوگا اور بعض قول اُسکا اُسپر پہیر دیا جاویگا یعنے قابل قبول نہوگا مگر صاحب اِس قبر کے اور اشارہ کیا قبر مبارک کیطرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور امام احمد بن حنبل نے نہ تصنیف کی کوئی کتاب فقہ مین اور حفظ کیا اُن سے لوگون نے جو حفظ کیا سینون سے اور اُن سے عرض کی ایک لوگون نے کہ کیون نہین تصنیف کرتے آپ فقہ مین تو فرمایا اُنہون نے کسکے مجال ہے کہ کلام کرے اللہ کے کلام کے آگی یا اُسکے رسول کے کلام کے آگی اور ابن مبارک نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ خیر و صلاح سے رہینگے جبتک کہ اُنمین طالبان حدیث ہونگے پہر جب طلب کرینگے علم کو غیر حدیث سے بگڑ جاوینگے اور امام شعرانی نے کہا منہج مین کہ اجماع اُمت ہے اِسپر کہ سُنت حاکم ہے کتاب اللہ پر اور نہین ہے کتاب حاکم سُنت پر انتہی یعنے کتاب اللہ اور حدیث مین اگر تعارض ہو بادی النظر مین تو سنت اور حدیث قابل قبول ہے اِسلئے کہ کتاب مجمل ہے اور حدیث اُسکی مفسر اور فرمایا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اترکوا قولی بقول الرسول صلے اللہ علیہ وسلم یعنے چہوڑ دو میرا قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول کے آگے اور روایت کی حاکم اور بیہقی نے شافعی سے کہ وہ فرماتی تہی جب صحیح ہوجاوے حدیث تو وہی میرا مذہب ہے اور فرماتی تہی جب دیکھو کلام میرا کہ مخالف ہے کلام رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تو پہینک دو کلام میرا دیوار پر انتہی خلاصۃ ما فی الدراسات

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

باب کتابت علم کے کراہت مین

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اسْتَأْذَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكِتَابَةِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَنَا ۔ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا اُنہون نے کہ اجازت چاہی ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث لکہنے کی تو اجازت ندی ہمکو یعنے ابتدائی اسلام مین **ف** اور مروی ہوئی یہہ حدیث کئی سند سے اِس سند کے سوا بہی زید بن اسلم سے اور روایت کیا اِسکو ہمام نے زید بن اسلم سے متبرحم یعنے ابتدائی اسلام مین حکم تہا کہ کوئی چیز سنت کی نہ لکہو سوا قرآن کے اِس خیال سے کہ شاید حدیث قرآن مین ملا دی او زمانہ صحابہ جب منقرض ہوجاوے تو جو کچہہ لکہا ہو سبکو لوگ قرآن جاننے لگین پہر آخر مین جب صحابہ محفاظ او نقیہ ہوگئی اور وحی متلو اور غیر متلو مین فرق پہچاننے لگے تو آپنے حدیث لکہنے کی بہی اجازت دیدی

کتابت علم کی کراہت کا بیان

تب بہی بعض احادیث بر سبیل ندرت کتابت مین آئی نہ یہہ کہ تدوین انکی شروع ہو جائی **بَابُ** فِی الرُّخْصَةِ فِیْهِ باب کتابت حدیث کی رخصت مین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ
قَالَ کَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ یَجْلِسُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَسْمَعُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِیْثَ فَیُعْجِبُهٗ وَلَا یَحْفَظُهٗ فَشَکٰی ذٰلِکَ
اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ لَاَسْمَعُ مِنْکَ الْحَدِیْثَ فَیُعْجِبُنِیْ وَلَا اَحْفَظُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَعِنْ بِیَمِیْنِکَ
وَاَوْمَأَ بِیَدِهٖ لِلْخَطِّ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ تہا ایک مرد انصار سے کہ بیٹہتا تہا مجلس مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور سنتا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثین اور پسند
آتی تہین اسکو اور یاد نرہتی تہین سو شکایت کی اُسنی اپنی یاد نرہنی کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین سنتا ہون آپکی حدیثین اور مجہی اچہی لگتی ہین اور
یاد نہین رہتین مجہکو سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مدد لی تو اپنے دہنی ہاتہ سے اور اشارہ کیا اپنے ہاتہ سی لکہنے کے طرف **ف** اسباب مین عبد اللہ بن عمرو سی بہی
روایت ہے اس حدیث کی اسناد کچہہ قایم نہین یعنے قوی نہین سنا مین نے محمد بن اسمعیل سے فرماتی تہی کہ خلیل بن مرہ منکر الحدیث ہی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ خَطَبَ فَذَکَرَ قِصَّةً فِی الْحَدِیْثِ فَقَالَ اَبُوْ شَاهٍ اُکْتُبُوْا لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُکْتُبُوْا لِاَبِیْ شَاهٍ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ **ترجمہ**
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا اور ذکر کیا راوی نے ایک قصہ حدیث مین یعنی خطبہ کی تقریر بیان کی تو کہا ابو شاہ نی لکہوا دیجی مجہکو یا رسول اللہ تو فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے لکہدو ابو شاہ کو اور اس حدیث مین ایک قصہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شیبان نے یحیی بن ابی کثیر سے مانند اسکے **مترجم** پوری روایت
صحیح مسلم مین ابو ہریرہ سے یون مروی ہے کہ فرمایا انہون نے جب فتح دی اللہ تعالی نے اپنے رسول کو مکہ پر کہڑے ہوی آپ لوگون مین یعنے خطبہ پڑہنے کو اور حمد کی اللہ کی اور ثنا کی
اُسپر پہر فرمایا کہ اللہ تعالے نی روکا مکہ سی اصحاب فیل کو اور مسلط کیا اُسپر اپنے رسول کو اور مومنونکو اور وہ حلال نہین ہوا کسیکے لئی قبل میرے اور میرے لئے بہی حلال ہوا ایک ساعت دن کی
اور نہ حلال ہوگا بعد میرے کسیکے لئی سو نہ بہگایا جاوے شکار اُسکا اور نہ توڑا جاوے کانٹے دار درخت اُسکا اور حلال نہین گری ہوئی چیز اُسکی اُٹہانا مگر اُسکو جو بتا تا پہرے اور جسکا کوئی شخص
مارا جاوے وہ دو امر مین مختار ہی یا دیت لیکیو یا قصاص مین قاتل کو قتل کری سو عباس نے عرض کی مگر اذخر یا رسول اللہ کہ ہم اُسکو اپنی قبور اور بیوت مین ڈالتی ہین تو فرمایا آپنی
کہ خیر اذخر کے اُکہاڑنیکا مضائقہ نہین سو کہڑے ہوے ابو شاہ کہ ایک مرد تہی یمن کے اور عرض کی اُنہون نے کہ مجہے لکہوا دیجی یا رسول اللہ تو فرمایا آپنی لکہدو ابو شاہ کو ولید نے کہا میننے
اوزاعی سے پوچہا کہ کیا چیز وہ لکہواتی تہے کہا اُنہون نے یہی خطبہ جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ مین پڑہا انتہی پس اس حدیث سے اجازت ہوئی اصحاب کو تحریر احادیث کی اور یہ آخر
امر تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پس نہی اول منسوخ ہی جیسا ہم نے باب گذشتہ مین اشارہ کیا تہا طرف اُسکی **عَنْ** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ لَیْسَ
اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکْثَرَ حَدِیْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنِّیْ اِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَاِنَّهٗ کَانَ یَکْتُبُ وَکُنْتُ لَا
اَکْتُبُ **ترجمہ** روایت ہے ہمام بن منبہ سے کہا اُنہون نے کہ سنا مین نے ابو ہریرہ سے کہ وہ کہتی تہے کہ کوئی نہین ہے اصحاب سی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مجہہ سی زیادہ حدیث جاننی والا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے مگر عبد اللہ بن عمرو کہ وہ لکہتے تہی اور مین نہ لکہتا تہا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور وہب بن منبہ جو راوی ہین اپنی بہائی سے تو اُنکے بہائی کا نام ہمام
بن منبہ ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِی الْحَدِیْثِ عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ باب بنی اسرائیل سے روایت کرنیکے بیان مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہونچاؤ مجہہ سی اگرچہ ایک آیت ہو یعنے غائبین کو اور روایت کرو بنی اسرائیل سے کہ اسمین کچہہ حرج نہین اور جو مجہپر جہوٹ باندہی قصداً وہ اپنی جگہہ ڈہونڈ
لے دوزخ مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نی اُنہون نے ابو عاصم سی اُنہون نے اوزاعی سے اُنہون نے حسان بن عطیہ سی اُنہون نے ابی کبشہ سلولی سے
اُنہون نے عبد اللہ بن عمرو سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور یہ حدیث صحیح ہی **مترجم** قولہ پہونچاؤ مجہہ سے اگرچہ ایک آیت ہو ظاہر آیت سے مراد آیات کلام اللہ ہین اور
احادیث بہی اُسمین داخل ہین اسلئے کہ جب قرآن باوجود اسکے کہ مشہور و منتشر ہے اور حاملین اور ناقلین اُسکے بہت ہین اور رب العالمین نے اُسکی حفاظت کا وعدہ بہی کیا ہے اُسکے
پہونچانیکا ہمکو حکم ہوا تو حدیث کا پہونچانا تو بدرجہ اولی ضرور ہوا یا مراد آیت سے کلام مفید جامع احکام شرعیہ ہی جو از قبیل جوامع الکلم ہو جیسے کہ اکثر احادیث ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے تو معنے حدیث یہ ہونگے کہ پہونچاؤ مجہہ سے اگرچہ ایک حدیث ہو اور وجہ تخصیص یہ ہوگی کہ قرآن کا تو اللہ تعالے خود حافظ ہے اب امت کو حفاظت احادیث پر ضرور ہی کہ وہ تفسیر
کتاب پر نور ہے قولہ اور روایت کرو بنی اسرائیل سے الخ یعنے حکایت کرو اور خبر دو اُن چیزونکی کہ اُن سے سنتے ہو اور تنگ نکرو اُن سے روایت کرنے مین اس خیال سے کہ حمل روایت مین احتیاط

واجب ہے اور رعایت اتصال سند کی بہر ضرور تہی اور نقل کرنا عدل ثقہ ضابط سی لازم ہے اور چونکہ قبل اسکے توراۃ کے پڑہنے اور اسکے لکہنے سے منع فرمایا تہا اور فرمایا تہا کہ کیا تم متحیر ہوا چاہتے ہو اپنے دین مین جیسے کہ یہود و نصاریٰ متحیر ہین چنانچہ جابر سی یہ مضمون مروی ہے اس حدیث مین اتنی اجازت دی کہ اگر قصص و مواعظ و امثال انکے انسے نقل کرو اور انسے عبرت لو تو کچہہ مضائقہ نہین نہ شرایع اور احکام کہ وہ شریعت محمدیہ سی منسوخ ہو چکے ہین اور اگر انکی سند متصل نہ پائی جائے تو بہی کچہہ مضائقہ نہین اسلئے کہ مقصود عبرت لینا ہے نہ اثبات کسی حکم جدید کا یا تحصیل کسی عقیدہ کی کہ اسکے لئے شریعت محمدیہ کافی ہے کذا قال الشیخ فی شرح مشکوٰۃ **باب** ماجاء ان الدال علی الخیر کفاعلہ باب تعلیم خیر کے اجر مین **عن** انس بن مالک قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل یستحملہ فلم یجد عندہ ما یحملہ فدلہ علی اٰخر فحملہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال ان الدال علی الخیر کفاعلہ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد سواری مانگنے کو سو نہ پائی آپکے پاس سواری کہ سوار ہو کر اسپر سو بہیجدیا آپنے اسکو ایسے شخص کے پاس کہ سواری دی اسنی اس شخص کو اور خبر دی اسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو فرمایا آپنے تبلانے والا خیر کا ثواب مین مثل کرنیوالے کے ہے **ف** اس باب مین ابی مسعود اور بریدہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سی یعنے انس رضی اللہ عنہ کے روایت ہے کہ وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین **عن** ابی مسعود البدری ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستحملہ فقال انہ قد ابدع بی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائت فلانا فاتاہ فحملہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دل علی خیر فلہ مثل اجر فاعلہ او قال عاملہ **ترجمہ** روایت ہے ابی مسعود بدری سے کہ ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری مانگتا ہوا اور عرض کیا اسنے کہ میرا جانور مر گیا ہے سو فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جاؤ تم فلانے شخص کے پاس سو گیا وہ اسکی پاس اور سواری دی اسنی اس شخص کو تو فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو دلالت کرے کسی چیز پر اسکو ثواب ہے مثل کرنیوالے کے یا فرمایا مثل عامل کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے اور ابو مسعود بدری کا نام عقبہ بن عمرو ہے روایت کی ہمسے حسن بن علی خلال نے انہون نے عبداللہ بن نمیر سے انہون نے اعمش سے انہون نے ابی عمرو شیبانی سی انہون نے ابی مسعود سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور کہا اسمین مثل اجر فاعلہ اور شک نکیا اسمین **عن** ابی موسی الاشعری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اشفعوا ولتؤجروا ولیقضی اللہ علی لسان نبیہ ما شاء **ترجمہ** روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفاعت کرو تا کہ اجر پاؤ اور جاری کرتا ہے اللہ تعالے اپنے نبی کی زبان پر جو چاہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور برید بن عبداللہ بن ابی بردہ ابن ابی موسی ہین کہ روایت کی انسی ثوری اور سفیان بن عیینہ اور برید کی کنیت ابو بردہ ہے دو بیٹے ہین ابی موسی اشعری کے **عن** عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نفس تقتل ظلما الا کان علی ابن اٰدم کفل من دمہا ذلک لانہ اول من استن القتل وقال عبد الرزاق سن القتل **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی آدمی ایسا نہین ہے کہ قتل کیا جاوے ظلم کی راہ سی مگر یہ کہ ہوتا ہے ابن آدم پر ایک بار گناہ اسکے خون سے اور یہ اسلئے ہی کہ اسنے بنیاد ڈالی قتل کی اور عبدالرزاق نے کہا سن اور معنی استن اور سن کے ایک ہی ہین اور اسکے معنے بنیاد ڈالی اسنے یعنے قتل ناحق کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** فی من دعا الی ہدی فاتبع باب اس شخص کے ثواب مین جسنے ہدایت کیطرف بلایا اور لوگون نے اسکی تابعداری کی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعا الی ہدی کان لہ من الاجر مثل اجور من یتبعہ لا ینقص ذلک من اجورہم شیئا ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل اٰثام من یتبعہ لا ینقص ذلک من اٰثامہم شیئا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنی کہ بلایا لوگون کو ہدایت کیطرف اسکو ثواب ہوگا مانند ثواب ان لوگون کے جنہون نے اسکی فرمانبرداری کی بغیر اسکے کہ انکے ثوابون سے کچہہ گہٹے یعنے اللہ تعالے اپنے خزانہ غیب سے دعوت کرنیوالیکو مانند والونکی برابر ثواب دیویگا یہ نہین کہ انکے ثواب سے کاٹ کر اسی دیا جاوے اور جسنی بلایا ضلالت کیطرف اسکو گناہ ہوگا ان لوگون کے گناہ کے مانند جنہون نے اسکی بات مانی نہ گہٹیگا انکے گناہون سے کچہہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **متر جم** جسنے بلایا لوگون کو ہدایت کے طرف یعنے ایمان و توحید اور اتباع حدیث کیطرف اور تائید کی اقامت سنت اور احیاء امور ملت مین اور پہیلایا علوم دینیہ کو تصنیف و تالیف و طبع و کتابت سی یا صرف اموال و بذل جاہ سی اسکا و جنانا اسکو اجر ہے قیامت تلک ان سبکا جتنے تابع ہون اسکے اور قبول کرین اسکی دعوت کو اور داخل ہین اسمین محدثین با برکت کہ جنکی تالیف سی ایک جہان کو فائدہ ہوا اور قیامت تک انکے ثمرات اور برکات سے سارا امت ملامال ہے اور شامل ہین اسمین مجتہدین امت کہ جنکے استنباطات صحیحہ سی ایک عالم مستفید ہوا اور حشر تک انکے انوار اجتہادات سے ہر ایک خوشحال ہے اور اسیطرح ہر واعظ و ناصح و داعی الی الخیر و مؤید ملت اور متبع سنت کو اس بشارت سی اپنے حوصلہ کی موافق ورسعی کے مطابق

تعلیم خیر کے اجر کا بیان

اس شخص کے ثواب کا بیان جسنی ہدایت کیطرف لوگون کو بلایا اور لوگون نے اسکی تابعداری کی

حصہ ہی قولہ جسنے بلایا ضلالت کیطرف یعنی بدعت نکالکر سنت مٹائی ظلم وجور وجفا کی رسم ڈالی یا افعال شرکیہ امت مین پہیلائی امور بدعیہ اور محرمات شرعیہ اور قوانین جوریہ لوگون کو سکہائی فسق وفجور کی ترغیب کذب وزور کے ترخیص محدثات امور کی تزئین لوگون کے ذہن نشین کی سنے اپنی بار گناہ کی ساتہ اپنی اتباع کا بہی وبال ونکال بار گردن کیا اور عاقبت تباہ اور نامہ سیاہ ہوا معاذ اللہ من ذالک اور داخل ہے اس وعید مین ہر داعی بدعت او ماحی سنت اور رافع احکام ملت اور مروج محدثات او مزین محرمات مثیر فتن باعث آفات موجد سیئات وخطیئات **عن** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ سُنَّةً خَيْرٍ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا فَلَهُ اَجْرُهُ وَمِثْلُ اُجُوْرِ مَنِ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ سُنَّةَ شَرٍّ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ وَمِثْلُ اَوْزَارِ مَنِ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا **ترجمہ** روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے اچہا طریقہ پہیلایا اور لوگ تابع ہوئے اسکے اس طریقہ حسن مین سو اسکی لیے ثواب ہے اپنے عمل کا اور ثواب ہے اُسکے تابعون کے مانند بغیر اسکے کہ گہٹایا جاوے انکے ثوابون سے کچہہ اور جسنے نکالا بُرا طریقہ اور لوگون نے تبعداری کی اُسکی ہوگا اسپر بوجہہ اسکے عمل کا اور بوجہہ اُن لوگون کا کہ تابع ہوے اُسکے بغیر اسکے کہ گہٹایا جاوے انکے بار گناہ سے کچہہ **ف** اسباب مین حذیفہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہوئی کئی سندون سے جریر بن عبداللہ سے انہون نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور مروی ہوئی یہ حدیث منذر بن جریر بن عبداللہ سے انہون نے روایت کی اپنے باپ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہوئی عبید اللہ بن جریر سے بہی انہون نے روایت کی اپنے باپ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** قولہ اچہا طریقہ پہیلادیا یعنے کسی مری ہوئی سنت کو جلادیا یا کسی شعار اسلام کو جاری کردیا یا صدقات وخیرات کو موافق طریقہ مسنون کے جاری کروادیا اور رواج دیدیا کہ لوگ اُسکی خوگر او رمعتاد ہوگئے اور یہ مراد نہین کہ کوئی بدعت نئی نکالی یا کوئی طریقہ محدثہ جاری کیا یا کوئی رسم جدید احداث کی اسلیے کہ حضرت نے دوسری حدیث مین فرمایا ہے شرالامور محدثاتہا یعنے طریقہ محدثہ کو حضرت سنت خیر کیون فرماتے قولہ اور جسنے نکالا برا طریقہ یعنے احداث فی الدین کیا اور رسم جدید نکالی اُسپر قیامت تک کے تابعونکا وبال پڑیگا اسمین بڑی تہدید ہے جہلہ صوفیہ کو اور سلسلہ مبتدعہ کو جوراتون دن ہزارہا بدعات نکالتے چلے جاتے ہین اور انکے اتباع بلا تامل قبول کرتے ہین اور رسوم مشائخین کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل واکمل جانتے ہین اور اعراس واعیاد مین انکا اجرا موجب برکت اور ترک موجب ہلاکت جانتے ہین **باب** الْاَخْذِ بِالسُّنَّةِ وَاجْتِنَابِ الْبِدْعَةِ باب سنت اور بدعت کے بیان مین

عن الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَعْدَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ اِلَيْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَاِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ **ترجمہ** روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہا نصیحت کی ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکدن صبح کی نماز کے بعد بڑی کامل اور پوری نصیحت کہ جوش مین آگئین اُس سے آنکہین یعنے ہم سب رونے لگے اور کانپ گئے اُس سے دل یعنے خوف خدا سے سو عرض کی ایکمرد نے کہ یہ نصیحت تو رخصت ہونیوالی کی ہے سو کیا وصیت فراقی ہے آپ ہمکو ای رسول اللہ کے فرمایا آپنے وصیت کرتا ہون مین تمکو اللہ سے ڈرنیکی اور بات سننی اور کہا ماننے کی اگرچہ حاکم ہو تم پر ایک بندہ حبشی اسلیے کہ جو زندہ رہیگا تم مین سے دیکہیگا اختلاف کثیر سو بچو تم نئے ہوئی کامون سے اسلیے کہ نئی کام پر چلنا گمراہی ہے سو جسنے پایا تم مین سے اُسوقت کو تو لازم پکڑے میرے سنت کو اور خلفائے راشدین ہدایت والونکی سنت کو مضبوط پکڑو اُسکو ڈاڑہون سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی ثور بن یزید نے خالد بن معدان سے انہون نے عبدالرحمن سے انہون نے عرباض سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے روایت کی ہمسے یہ حسن بن علی خلال نے اور کئی لوگون نے کہا انہون نے کہ روایت کی ہمسے ابو عاصم نے انہون نے ثور بن یزید سے انہون نے خالد بن معدان سے انہون نے عبدالرحمن بن عمرو سلمی سے انہون نے عرباض بن ساریہ سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور عرباض بن ساریہ کی کنیت ابو نجیح ہے اور روایت کی گئی یہ حدیث حجر بن حجر سے انہون نے روایت کی عرباض بن ساریہ سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **عن** كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ اِعْلَمْ قَالَ اَعْلَمُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اِنَّهُ مَنْ اَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِيْ قَدْ اُمِيْتَتْ بَعْدِيْ كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ لَا يَرْضَاهَا اللهُ وَرَسُوْلُهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا **ترجمہ** روایت ہے کثیر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ دادا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال بن حارث سے کہ جانو اور معلوم کرو عرض

کی اُنہوں نے کہ جانتا ہو نہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اپنے بتلاتا ہوں میں تجھے ایک سنت میری سنتون سے کہ مر گئی ہو وہ بعد میرے ہو گا اسکو ثواب اُن لوگون کے برابر کہ عمل کیا اُنہوں نے اُسپر بغیر اسکے کہ گھٹے اُنکے ثواب سے کچھہ اور جسنے نئی بدعت نکالی گمراہی کی کہ نہیں پسند کرتا اُسکو اللہ اور رسول اُسکا ہو گا اُسپر وبال اور گناہ مثل گناہ اُن لوگون کے کہ عمل کیا اُنہوں نے اُسپر نہ گھٹیگا اُنکے گناہون سے کچھہ **ف** یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عیینہ وہ مصیصی ہین شامی اور کثیر بن عبد اللہ وہ بیٹے ہین عمرو بن عوف مزنی کے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ لِي يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِيْ وَمَنْ اَحْيَا سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحْيَانِيْ وَمَنْ اَحْيَانِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا مجھہ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے میرے بیٹے اگر قدرت رکھے تو اس امر کے کہ صبح کرے تو اور شام کرے تو اور نہووے تیرے دل میں بدخواہی اور حسد اور بغض کسیکی طرف سے تو کر پہر فرمایا مجھسے اے میرے بیٹے اور یہ میری سنت ہے اور جسنے زندہ کیا میری سنت کو اُسنے زندہ کیا مجھکو اور جسنے زندہ کیا مجھکو ہو گا میرے ساتھ جنت میں **ف** اس حدیث میں ایک قصہ طویلہ ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور محمد بن عبد اللہ انصاری ثقہ ہیں اور باپ اُنکے ثقہ ہیں اور علی بن زید صدوق ہیں مگر یہ کہ وہ اکثر مرفوع کہدیتے ہیں اُس روایت کو جسے اور راوی موقوفا روایت کرتے ہیں سنا میں نے محمد بن بشار سے کہتے تھے کہا ابو الولید نے کہا شعبہ نے روایت کی ہمسے علی بن زید نے اور وہ رفاع تھے یعنے موقوف روایتوں کو مرفوع کر دینے والے اور نہیں جانتے ہم سعید بن مسیب کی انس سے کوئی روایت مگر یہی حدیث طویل اور روایت کی عباد منقری نے یہ حدیث علی سے جو بیٹے ہیں زید کے اُنہوں نے انس سے اور نہ ذکر کیا اُسمیں سعید بن مسیب کا اور ذکر کیا میں نے اس حدیث کا محمد بن اسمعیل بخاری سے تو نہ پہچانا اُنہوں نے سعید بن مسیب سے یہ حدیث کہ وہ روایت کرتے ہون انس سے اور نہ غیر اُنکے سے اور انتقال کیا انس بن مالک نے ۹۳ ہجری میں اور سعید بن مسیب نے اُنکے دو برس بعد ۹۵ میں **باب** فِي الْاِنْتِهَاءِ عَمَّا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب منہیات سے احتراز کرنے کا **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتْرُكُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِذَا حَدَّثْتُكُمْ فَخُذُوْا عَنِّيْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چہوڑ دو مجھے جب تک چہوڑ دون میں تمکو جب بیان کروں تمسے کوئی چیز تو سیکہ لو تم اُسکو مجھہ سے اور یاد رکھو اُسکو اسلئے کہ ہلاک ہو گئے تم سے اگلے لوگ اپنے نبیوں سے بہت سوال اور اختلاف کرنے کے سبب **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** چہوڑ دو مجھے اُسپر جسمیں نہیں چہوڑ دون یعنے بغیر ضرورت کے مجھسے سوال نہ کرو اور جسکو میں حکم کروں اُسکو بجا لاؤ اور جس سے منع کروں اُس سے باز رہو اسلئے کہ ہر چیز پوچہنے سے احکام زیادہ ہونگے پہر اُنکی بجا آوری مشکل ہو گی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلف نے جسمیں سکوت کیا ہے اُسمیں ساکت رہنا اولی ہے اور بنی اسرائیل پر کثرت سوال سے جو بلا آئی ہے سورہ بقر میں مذکور ہے **باب** مَا جَاءَ فِيْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ باب عالم مدینہ کی فضیلت میں **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رِوَايَةً يُوْشِكُ اَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے مرفوعا کہ قریب ہے کہ اونٹون کے کلیجے لوگ کوٹین طلب کرتے ہوئے علم کو پہر نہ پاوینگے کسیکو علم میں زیادہ مدینے کے عالم سے **ف** یہ حدیث حسن ہے یعنے جو ابن عیینہ سے مروی ہے اور ابن عیینہ سے یوں ہی مروی ہے کہ اُنہوں نے کہا مراد عالم مدینہ سے امام مالک بن انس ہیں کہا اسحق بن موسی نے سنا میں نے ابن عیینہ سے کہ وہ عمری زاہد ہیں اور نام اُنکا عبد العزیز بن عبد اللہ ہے سنا میں نے یحیی بن موسی سے کہتے تھے کہ کہا عبد الرزاق نے مراد اس سے مالک بن انس ہیں **مترجم** امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام المحدثین ہیں اور افضل المجتہدین کنیت اُنکی ابو عبد اللہ ہے پیدا ہوئے ۹۵ ہجرت میں اور حمل میں رہے تین برس اور بعضون نے کہا دو برس اور سترہویں سال میں بیٹھے وہ مجلس تدریس میں یعنے لوگوں کو درس دینے لگے اور ہو گئی انکے لئے امامت ابن خلکان نے کہا وفات پائی اُنہوں نے ربیع الاول میں ۱۷۹ھ میں اور عمر مبارک اُنکی چوراسی سال کی ہوئی اور مدفون ہوئے بقیع میں شیخ عبد الحق دہلوی نے کہا ہے کہ وہ ثقہ تھے مامون تھے نہایت پرہیزگار اور فقیہ اور محدث حجت الہی تھے خلق پر اور کبار تبع تابعین سے تھے ابن خلکان نے کہا لیا اُنہوں نے علم قرأت نافع بن ابی نعیم سے اور سنا اُنہوں نے زہری سے اور نافع سے جو مولی تھے ابن عمر کے اور روایت کی اُنسے اوزاعی اور یحیی بن سعید نے امام مالک نے فرمایا کہ ایسا اتفاق ہوا ہے کہ جس سے میں نے علم حاصل کیا وہ نہ مرا یہانتک کہ میرے پاس آیا اور فتوی پوچہا ابن وہب نے کہا ہے کہ سنا میں نے ایک منادی کو کہ ندا کرتا تھا مدینہ میں کہ فتوی نہ دیوے کوئی لوگوں کو سوا مالک بن انس اور ابن ابی ذئب کے اور تیسیر الوصول میں ہے کہ علم حاصل کیا امام مالک سے ایک جماعت نے ائمہ میں سے مانند شافعی اور محمد بن ابراہیم بن دینار اور ابن عبد الرحمن مخزومی اور عبد العزیز بن ابی حازم اور یہ لوگ اُنکے نظیر ہیں اصحاب سے اور لیا اُنسے علم کو معن بن عیسی قزاز اور عبد الملک بن عبد العزیز ماجشون اور یحیی بن یحیی اندلسی اور عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی اور عبد اللہ بن وہب اور اصبغ بن فرج اور یہ لوگ استاد ہیں

بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی یاد رکھی بہ یحیی بن معین اور احمد بن حنبل وغیرہم کے جو امام ہین حدیث کے اور وہب بن خالد نے کہا مشرق سے مغرب تک کوئی زیادہ امین نہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا امام مالک سے بڑہکر یحیی بن سعید نے کہا قوم مین کوئی اسم نہین امام مالک سے زیادہ امام شافعی نے فرمایا کہ اگر امام مالک اور ابن عیینہ نہ ہوتے تو علم اہل حجاز کا تشریف لیجاتا اور کہا کہ جہان علما کا ذکر ہو تو امام مالک ایک ستارہ روشن ہین اور اسقدر علم حدیث کا ادب اُنکی نظر مین تہا کہ عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہین کہ ایکدن مین امام مالک کے محفل یا ایک منزل مین حاضر تہا اور وہ حدیث بیان کر رہے تہے اور اون کے کپڑونمین ایک بچہو تہا کہ اُسنے سولہ جگہ ڈنک مارا اور چہرہ انکا متغیر ہوجاتا تہا اور رنگ زرد ہوجاتا تہا مگر سلسلہ حدیث رسول علیہ الصلوۃ والسلام کا منقطع نکرتے تہے پہر جب فارغ ہوئے مجلس سے اور لوگ متفرق ہوئے مین نے کہا ای ابا عبد اللہ مینے تمہارا عجب حال دیکہا اُنہون نے فرمایا ہان اور مجہے خبر کی اور کہا کہ مینے صبر کیا اس بلا پر بنظر جلال حدیث رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے اور جعفر بن سلیمان سے لوگون نے کہا کہ امام مالک تمہاری بیعت کو کچہہ نہین سمجہتے سو وہ غضبناک ہوا اور انکو بلایا اور بہت ایذا دی اور کوڑے مارے اور ہاتہ کہینچے یہانتک کہ شانہ انکا اتر گیا اور اسکے بعد انکی بزرگی اور عزت لوگون مین اور زیادہ ہوگئی چنانچہ اُس شانہ اُترنیکے عذر سے وہ ہاتہ نہ باندہ سکتی تہے نہ یہ کہ کسی دلیل سے متمسک ہون تا افسوس ہے کہ یہ امر پوشیدہ رہا اکثر مالکیہ پر اور قعنبی نے کہا مین داخل ہوا امام مالک پر مرض موت مین اُنکو روتی دیکہا سو مینے سبب رونیکا پوچہا اُنہون نے فرمایا کیونکر رون البتہ مین دوست رکہتا ہون کہ جو فتوی مینے اپنی رائی اور قیاس سے دئی ہین ہر ایک کے عوض مین ایک ایک کوڑا مین دنیا مین کہالیتا اور آخرت کے خوف سے بچ جاتا اور کاشکے مینے کوئی فتوی اپنی رای سے نہ دیا ہوتا اور یہ قول دلالت کرتا ہے انکے کمال ورع اور تقوی اور احتیاط پر اللہ تعالے رحم فرماوی اُنپر اور بلند کرے درجہ اُنکے اعلے علیین مین اور داخل کرے اس فقیر کو اُنکے محبین و مخلصین مین اور جگہ دی جنت الماوی مین اُنکے آمین یا رب العالمین

باب ما جآء فی فضل الفقہ علی العبادۃ باب علم کے افضل ہونے مین عبادت سے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیہٌ اشد علی الشیطان من الف عابد **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک فقیہ یعنے عالم بالحدیث سخت تر ہے شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے ولید بن مسلم کی روایت سے

عن قیس بن کثیر قال قدم رجل من المدینۃ علی ابی الدرداء وھو بدمشق فقال ما اقدمک یا اخی قال حدیث بلغنی انک تحدثہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اما جئت لحاجۃ قال لا قال اما قدمت لتجارۃ قال لا قال ما جئت الا فی طلب ھذا الحدیث قال فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سلک طریقا یبتغی فیہ علما سلک اللہ بہ طریقا الی الجنۃ وان الملئکۃ لتضع اجنحتہا رضی لطالب وان العالم لیستغفر لہ من فی السموات ومن فی الارض حتی الحیتان فی الماء وفضل العالم علی العابد کفضل القمر علی سائر الکواکب ان العلماء ورثۃ الانبیاء ان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درھما انما ورثوا العلم فمن اخذ بہ فقد اخذ بحظ وافر **ترجمہ** روایت ہے قیس بن کثیر سے کہ آیا ایک مرد مدینہ سے ابی الدرداء کے پاس اور وہ دمشق مین تہے تو پوچہا ابو دردا نے کیون آئی تم ای بہائی میرے کہا اُسنی کہ مجہے خبر ہوئی ہے ایک حدیث کی کہ تم بیان کرتے ہو اُسی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا ابو الدردا نے کیا تم نہین آئی کسی اور حاجت کو اُسنے کہا نہین کہا ابو الدردا نے نہین آئی تم تجارت کو کہا نہین کہا نہین آئی تم مگر اُس حدیث کے طلب کو پہر کہا ابو الدردا نے کہ بیشک مینے سنا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو چلی کوئی راستہ کہ ڈہونڈہتا ہو اُسمین علم کو آسان کردیگا اللہ تعالے بسبب اُسکی ایک رستہ طرف جنت کے اور بیشک فرشتے بچہاتے ہین اپنے بازو طالب علم کی رضامندی کے لئے اور عالم کے لئے مغفرت مانگتے ہین جو لوگ ہین آسمانون مین اور زمین مین یہانتک کہ مچہلیان پانی مین اور فضیلت عالم کی عابد پر ایسی ہے جیسے فضیلت چاند کی تارون پر اور بیشک علما وارث ہین پیغمبرون کے اور پیغمبرون نے ورثہ نہ چہوڑا دینار و درہم کو بلکہ ورثہ چہوڑا ہے علم سو جسنے علم حاصل کیا اُسنے حظ وافر پایا **ف** اور نہین جانتے ہم اس حدیث کو مگر عاصم بن رجا بن حیوۃ کی روایت سے اور اسناد اسکی میرے نزدیک متصل نہین یا سیطرح روایت کی ہم سے محمود بن خداش نے یہ حدیث اور مروی ہوئی یہ حدیث عاصم بن رجا بن حیوۃ سے اُنہون نے روایت کی داؤد بن جمیل سے اُنہون نے کثیر بن قیس سے اُنہون نے ابی الدردا سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح ہے محمود بن خداش کی روایت سے

عن یزید بن سلمۃ الجعفی قال یا رسول اللہ انی سمعت منک حدیثا کثیرا اخاف ان ینسینی اولہ اخرہ فحدثنی بکلمۃ تکون جماعا قال اتق اللہ فیما تعلم **ترجمہ** روایت ہے یزید بن سلمہ جعفی سے کہ عرض کی اُنہون نے یا رسول اللہ مین سنتا ہون آپ سے بہت سی حدیثین اور ڈرتا ہون کہ بہلادین مجہے آخر انکا اول انکے پہلے جب مین پچہلی حدیثون کو یاد کرنے لگون تو حضرت کوئی جامع بات بتا دیجیئے جس سے ایک ایسی بات کہ وہ جامع ہو فوائد کثیرہ اور احادیث وافرہ کی باعتبار معنے اور عمل کے

باب ما جاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ

تو فرمایا آپ نے ڈر تو اللہ سے اُن چیزوں میں کہ جسے تو جانتا ہے یعنی محرمات شرعیہ سے جو تجھے معلوم ہیں اُن سے محترز رہ بخوف خداوند تعالیٰ شانہ **ف** یہ حدیث ایسی ہے کہ اسناد اسکی متصل نہیں اور میرے نزدیک وہ مرسل ہے اور میرے خیال میں یوں ہے کہ ابن اشوع نے یزید بن سلمہ کو نہیں پایا اور ابن اشوع کا نام سعید بن اشوع ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِیْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَّلَا فِقْهٌ فِی الدِّيْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتیں ہیں کہ کبھی جمع نہیں ہوتیں منافق میں ایک حسن اخلاق دوسرے سمجھ دین میں **ف** یہ حدیث غریب ہے اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو عوف کے اسنا د سے مگر خلف بن ایوب کے روایت سے اور نہیں دیکھا ہم نے کہ کوئی روایت کرتا ہو اُن سے سوا محمد بن علاء کے اور ہم نہیں جانتے کہ وہ کیسے شخص ہیں **عَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَّالْاٰخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِیْ عَلٰۤى اَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰۤئِكَتَهٗ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ حَتَّى النَّمْلَةَ فِیْ جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ باہلی سے کہ ذکر کیا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے دو مردونکا کہ ایک انمیں سے عابد تھا اور دوسرا عالم سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فضیلت عالم کے عابد پر ایسی ہے جیسے فضیلت میری تمہارے ادنی پر پھر فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ اور فرشتے اُسکے اور آسمان و زمین کے سب لوگ یہانتک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلے یعنی پانی میں دعائے خیر کرتے ہیں اور رحمت بھیجتے ہیں اُس شخص کے لئے جو لوگوں کو نیک بات سکھاوے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے سنا میں نے ابو عمار حسین بن حریث خزاعی سے کہ فرماتے تھے سنا میں نے فضیل بن عیاض سے کہ عالم عامل معلم خیر بڑا شخص پکارا جاتا ہے ملکوت سموات میں **عَنْ** اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَّسْمَعُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سیر نہیں ہوتا مومن خیر سے کہ جسکو سنتا ہے یہانتک کہ ہو جاتی ہے جگہہ اسکی جنت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کلمہ حکمت کا کھوئی ہوئی چیز ہے مومن کے سو جہاں پاوے وہ اُسکو مستحق ہے وہ اُسکا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور ابراہیم بن فضل مخزومی ضعیف ہیں حدیث میں

اَبْوَابُ الْاِسْتِئْذَانِ وَالْاٰدَابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ باب ہیں استیذان اور آداب کے کہ مروی ہیں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

مترجم + مقدمہ اذن بالکسر دستوری اور جاننا عرب کہتا ہی فعلہ باذنی یعنی یہ کام اُسنے میری اجازت اور حکم سے کیا اور عرب کہتا ہی اَذِنَ بِالشَّیْءِ اِذْنًا وَّاَذَنًا وَّاَذَانًا وَّاَذَانَةً یعنے آگاہ اور خبردار ہوا اُس چیز سے اور اسی سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ یعنے خبردار ہو اور آگاہ اور ہوشیار ہو جاؤ اللہ اور رسول سے لڑنی کو اور اَذِنَ لَهٗ فِی الشَّیْءِ اِذْنًا وَّاَذِيْنًا اجازت اور دستوری دی اُسکو فلان چیز کے اور فلانی کام کے اور اِئْذَنْ لِیْ عَلَى الْاَمِيْرِ یعنے اجازت دو مجھے امیر کے پاس جانیکی اور اُسپر داخل ہونیکی اور اُسی سے ہے استیذان یعنے دستوری اور اجازت چاہنا اور مراد اس مقام میں یہ ہے کہ قادم جب دروازہ پر آوے بغیر اجازت گھر میں نہ جاوے اور یہ امر منصوص ہے کہ تفصیل اُسکی ضمن ابواب میں مذکور ہے اور آداب جمع ہی ادب کے اور ادب بالفتح شگفت اور عجب اور بفتحتین زیرکی اور نگاہ رکھنا ہر چیز کے حد کا اور ظاہر ہے کہ یہاں معنی اخیر مراد ہیں اُسی سے اُدْبَةٌ بمعنے تعجب اور شگفت کی معنوں میں آتا ہے اور نام ہے طعام مہمانی اور کتخدائی کا اُسی سے ہے مَاْدُبَةٌ یعنے طعام دعوت چنانچہ حدیث میں آیا ہے وَجَعَلَ فِيْهَا مَاْدُبَةً یعنے طیار کیا اسمیں ایک طعام دعوت کا اور یہاں مراد ہے نگہداشت حدود شرعیہ اور حفاظت سُنَنِ سنیہ نشست و برخاست و عادات وغیرہا میں کہ تفصیل اُسکے ضمن ابواب میں مذکور ہے +

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِفْشَاءِ السَّلَامِ باب افشائی سلام کے بیان میں **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَمْرٍ اِذَاۤ اَنْتُمْ فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان اُسکے ہاتھ میں ہے کہ نہ داخل ہوگے تم جنت میں جب تک کہ مومن نہ ہوگے اور مومن ہوگے جبتک کہ آپسمیں محبت نکروگی اور کیا نہ بتاؤں میں تمکو ایک ایسی چیز کہ جب تم اُسکو بجا لاؤ آپسمیں ایکدوسرے کے دوست ہو جاؤ وہ چیز یہ ہے کہ جاری کرو سلام کو اور پھیلاؤ اُسکو آپسمیں **ف** اس باب میں عبداللہ بن سلام اور شریح بن ہانی سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور عبداللہ بن عمرو اور براء اور انس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** مَا ذُكِرَ فِیْ فَضْلِ السَّلَامِ باب فضیلت میں سلام کے **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ

افشای سلام کا بیان

سلام کی فضیلت

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ وَجَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُوْنَ **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اُسنے کہا السلام علیکم تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دس نیکیاں ہیں یعنے اس قائل کے لئے پھر آیا دوسرا اور اُسنے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس پھر آیا تیسرا اور اُسنے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس یعنے ہر لفظ کے عوض میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے عمران بن حصین کی روایت سے اور اس باب میں ابی سعید اور علی اور سہل بن حنیف سے بھی روایت ہے

باب مَاجَآءَ فِی الْاِسْتِیْذَانِ ثَلٰثٌ باب استیذان کے بیان میں **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اسْتَاذَنَ اَبُوْمُوْسٰی عَلٰی عُمَرَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ءَاَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَۃٌ ثُمَّ سَکَتَ سَاعَۃً ثُمَّ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ءَاَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ سَکَتَ سَاعَۃً فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ءَاَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ لِلْبَوَّابِ مَا صَنَعَ قَالَ رَجَعَ قَالَ عَلَیَّ بِہٖ فَلَمَّا جَآءَہٗ قَالَ مَا ھٰذَا الَّذِیْ صَنَعْتَ قَالَ السُّنَّۃُ قَالَ السُّنَّۃُ وَاللّٰہِ لَتَاْتِیَنِّیْ عَلٰی ھٰذَا بِبُرْھَانٍ وَبَیِّنَۃٍ اَوْلَاَفْعَلَنَّ بِکَ قَالَ فَاَتَانَا وَنَحْنُ رُفْقَۃٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَسْتُمْ اَعْلَمَ النَّاسِ بِحَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَمْ یَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِسْتِیْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَکَ وَاِلَّا فَارْجِعْ فَجَعَلَ الْقَوْمُ یُمَازِحُوْنَہٗ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِیْ اِلَیْہِ فَقُلْتُ مَا اَصَابَکَ فِیْ ھٰذَا مِنَ الْعُقُوْبَۃِ فَاَنَا شَرِیْکُکَ قَالَ فَاَتٰی عُمَرَ فَاَخْبَرَہٗ ذٰلِکَ فَقَالَ عُمَرُ مَا کُنْتُ عَلِمْتُ بِھٰذَا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا کہ اذن مانگا ابوموسیٰ نے حضرت عمر کے گھر میں آنیکا اور کہا السلام علیکم کیا داخل ہوؤں میں سو کہا عمر نے ابھی تو ایکبار اذن مانگا ہی اُنہوں نے پھر چپکے ہی ابوموسیٰ تھوڑی دیر پھر کہا السلام علیکم کیا داخل ہوؤں میں تو کہا عمر نے دو بار ہوا انکا اذن پھر چپکے ہی ابوموسیٰ تھوڑی دیر پھر کہا السلام علیکم کیا داخل ہوؤں میں تو کہا عمر نے تین بار ہوا انکا اذن مانگنا پھر لوٹ چلے ابوموسیٰ سو عمر نے اپنے دربان سے کہا کیا کیا ابوموسیٰ نے دربان نے کہا لوٹ گئے فرمایا عمر نے میرے پاس لاؤ انکو سو جب لایا وہ ابوموسیٰ کو عمر کے پاس کہا حضرت عمر نے کیوں کیا تمنے یہ کام اُنہوں نے کہا کہ یہ سنت ہی کہا سنت ہے قسم ہی اللہ کی کہ لاؤ تم میرے پاس دلیل اسکی سنت ہونیکی یا گواہ نہیں تو میں بہت کچھ تنبیہ کرونگا تمکو کہا ابوسعید نے پھر آئے ابوموسیٰ ہمارے پاس اور ہم ایک جماعت کی ساتھ انصاری بیٹھی ہوئے تھے سو کہا اُنہوں نے کہ ای گروہ انصار کے کیا تم نہیں سب سے زیادہ جاننی والی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو کیا نہیں فرمایا ہے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن مانگنا چاہیئے تین بار پھر اگر اذن ملا تو داخل ہوگھر میں ورنہ لوٹ جا پھر لوگ ابوموسیٰ سے خوش طبعی کرنے لگے یعنے کہنے لگی کہ بہتر ہے کہ عمر تمہیں خوب تنبیہ کریں اور ایسی ہی باتیں ظرافت کی کہنے لگے کہا ابوسعید نے سو اُٹھایا میں نے اپنا سر انکی طرف اور کہا میں نے کہ میں شریک ہوں تمہارا اس سزا میں جو عمر سے تمکو ہوگی کہا راوی نے کہ پھر آئے ابوسعید حضرت عمر کے پاس اور خبر دی انکو اس امر کی یعنی کہا کہ حضرت نے ایسا ہی فرمایا ہے کہ تین بار اذن مانگے پھر اگر اذن نہ ملے تو لوٹ جائے تب فرمایا حضرت عمر نے کہ میں یہ نہ جانتا تھا **ف** اس باب میں علی اور ام طارق مولاۃ سعد سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور جریری کا نام سعید بن ایاس ہے اور کنیت ابومسعود اور روایت کی یہ حدیث اور لوگوں نے بھی انکے سوا ابی نضرہ سے اور ابونضرہ عبدی کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے **عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اسْتَاذَنْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَاَذِنَ لِیْ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا اُنہوں نے کہ اذن مانگا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین بار پس مجھکو اذن دیا اندر آنیکا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوزمیل کا نام سماک حنفی ہے اور عمر رضی اللہ عنہ نے جو انکار کیا ابوموسیٰ پر تو اس امر میں کہ انہوں نے روایت کیا کہ اذن مانگنا تین بار چاہیئے پھر اگر اذن ملا تو خیر نہیں تو لوٹ جا اور عمر رضی اللہ عنہ نے اذن مانگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تین بار پھر اذن ملا انکو اور نہیں معلوم تھی حضرت عمر کو یہ بات جو روایت کی ابوموسیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ اگر اذن نہ ملے تو لوٹ جا غرض یہ کہ حضرت عمر کو معلوم نہ تھا کہ حضرت نے تین استیذان کے بعد لوٹ جانیکا حکم فرمایا ہے اسی لئے وہ ابوموسیٰ پر معترض ہوئے

باب کَیْفَ رَدُّ السَّلَامِ باب جواب سلام کے بیان میں **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِیْ نَاحِیَۃِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْکَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ بِطُوْلِہٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے کہ داخل ہوا ایک مرد مسجد میں اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے مسجد کے ایک کنارے میں پھر نماز پڑھی اُسنے یعنے جلدی جلدی بغیر تعدیل ارکان کے پھر آیا وہ آنحضرت کی پاس اور سلام کیا آپ پر سو فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیک یعنے تجھ پر بھی سلام ہے پھر جا پھر نماز پڑھ اسلیے کہ تونے نماز کامل ادا نہیں کی اور ذکر کی راوی نے حدیث طویل **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یحییٰ بن سعید قطان نے یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے اُنہوں نے سعید مقبری سے سو اُسمیں یوں کہا کہ روایت ہے

سعید مقبری کی باپ سے وہ روایت کرتی ہین ابوہریرہ سے اور حدیث یحیے بن سعید کے اصح ہی **باب** فِي تَبْلِيغِ السَّلَامِ باب سلام کہلا بھیجنے اور سلام پہچانے کے بیان مین **عن** اَبِي سَلَمَةَ
اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِنَّ جِبْرَئِيْلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ **ترجمہ** روایت ہی
ابی سلمہ سے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا اُنسے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا حضرت عائشہ سے کہ جبرئیل تمکو سلام کہتے ہین سو جواب دیا حضرت عائشہ نے ان
لفظون سے وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنے انپر سلام ہے اور رحمت اللہ کی اور برکتین اُسکی **ف** اسباب مین ایک اور شخص سے بھی روایت ہے کہ وہ بن نمیر سے روایت کرتے
ہین وہ اپنے باپ سے وہ اُنکے دادا سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری نے بھی ابی سلمہ سے اُنہون نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے **باب** فِي فَضْلِ الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ
باب اسکی فضیلت مین جو پہلے سلام کرے **عن** اَبِي اُمَامَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلَانِ يَلْتَقِيَانِ اَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ فَقَالَ اَوْلَاهُمَا بِاللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ
سے کہ پوچھا کسی نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ دو مرد جب ملین آپسمین تو کون اُنمین کا پہلے سلام کرے فرمایا جو نزدیک تر ہے اُنمین سے اللہ کیطرف یعنے وہی
ابتدا بسلام کرتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے کہا محمد نے ابو فروہ رہاوی مقارب الحدیث ہین لیکن بیٹے اُنکے محمد بن یزید اُنسے مناکیر روایت کرتے ہین **باب** فِي كَرَاهِيَةِ اِشَارَةِ
الْيَدِ فِي السَّلَامِ باب سلام مین ہاتہ سے اشارہ کرنیکی کراہت مین **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا
مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰى فَاِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِيْمَ النَّصَارٰى الْاِشَارَةُ بِالْاَكُفِّ **ترجمہ** بسند مذکور
مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم مین سے نہین جو تشبیہ کرے ہمارے غیر کے ساتہ مت تشبیہ کرو یہود و نصاریٰ کی ساتہ اسلئے کہ تسلیم یہود کی اشارہ کرنا ہے انگلیون سے
اور تسلیم نصاریٰ کی اشارہ کرنا ہے ہتیلیون کے ساتہ یعنے پس تم ایسا مت کرو **ف** اسحدیث کے اسناد ضعیف ہے اور روایت کی ابن مبارک نے یہ حدیث ابن لہیعہ سے اور مرفوع نکیا اسکو
مترجم یعنے مشابہت کرو یہود و نصاریٰ کی کسے فعل مین خصوصاً ان دو خصلتون مین اور شاید وہ اکتفا کرتے ہونگے سلام مین یا جواب مین اشارہ پر یہ ترک لفظ سلام کہ سنت
انبیا ہے اور حدیث جامع صغیر مین بہی مذکور ہے د شرح مشکوٰۃ **باب** مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيْمِ عَلَى الصِّبْيَانِ باب لڑکون پر سلام کرنیکے بیان مین **عن** سَيَّارٍ قَالَ
كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ ثَابِتٌ كُنْتُ مَعَ اَنَسٍ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَنَسٌ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** روایت ہے سیار سے کہا اُنہون نے کہ مین چلا جاتا تہا ثابت بنانی کے ساتہ سو گذرے وہ لڑکون پر اور سلام کیا انپر اور کہا مجہہ سے
ثابت نے کہ مین چلا جاتا تہا انس کے ساتہ سو گذرے وہ لڑکون پر اور سلام کیا انپر اور کہا مجہہ سے انس نے کہ مین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ جاتا تہا سو گذرے آپ لڑکون پر اور سلام
کیا انپر **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کیا اسکو کئی لوگون نے ثابت سے اور مروی ہوئی یہ کئی سندون سے انس سے روایت کی ہمسے قتیبہ نے اُنہون نے جعفر بن سلیمان سے اُنہون نے
ثابت سے اُنہون نے انس سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **باب** مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيْمِ عَلَى النِّسَاءِ باب عورتون پر سلام کرنیکے بیان مین **عن** اَسْمَاءَ بِنْتِ
يَزِيْدَ تُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَعُصْبَةٌ مِّنَ النِّسَاءِ قُعُوْدٌ فَاَلْوٰى بِيَدِهٖ بِالتَّسْلِيْمِ وَاَشَارَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بِيَدِهٖ
ترجمہ روایت ہے اسماء بنت یزید سے وہ فرماتی ہین کہ ایکدن رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم گذرے ایک مسجد مین اور ایک گروہ عورتونکا وہان بیٹہا تہا پس اشارہ کیا آپنے اپنی ہاتہ سے
سلام کا اور اشارہ کیا عبد الحمید راوی نے اپنے ہاتہ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے کہا احمد بن حنبل نے عبد الحمید بن بہرام کی روایت شہر بن حوشب سے لاباس بہ ہے اور کہا محمد نے
شہر حسن الحدیث ہے اور قوی کہا اُنکو اور کہا کہ کلام کیا اُنمین ابن عون نے یہ روایت کی اُنہون نے ہلال بن ابی زینب سے اُنہون نے شہر بن حوشب سے روایت کی مجہہ سے ابو داؤد نے اُنہون
نے نضر بن شمیل سے اُنہون نے ابن عون سے کہا ابن عون نے کہ شہر کو چہوڑ دیا محدثین نے کہا ابو داؤد نے کہا نضر نے نزکوہ یعنے طعن کیا انپر **باب** فِي التَّسْلِيْمِ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ
باب گہر مین آنیکی وقت سلام کرنیکے بیان مین **عن** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ اَنَسٌ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى اَهْلِكَ
فَسَلِّمْ يَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ **ترجمہ** روایت ہے سعید بن مسیب سے کہا اُنہون نے کہ بیان کیا مجہہ سے انس نے کہ فرمایا مجہہ سے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے
بیٹے جب داخل ہو تو اپنے گہر والون پر تو سلام کر انپر کہ برکت ہوگی تجہپر اور تیرے گہر والون پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **مترجم** اس زمانہ کے بعض نادانون
کو دیکہا ہے کہ اپنی گہر والون پر ... تو انکو سلام کرتے نہایت شرم آتی ہین یا اگر کسی نے مردانگی کر کے سلام کہہ بہی لیا تو عورتین جواب دینی کو عار جانتی ہین
... **باب** ... قبل الکلام باب قبل کلام سلام کرنیکے بیان مین **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامُ

قَبْلَ الْکَلَامِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْعُوْا اَحَدًا اِلَی الطَّعَامِ حَتّٰی یُسَلِّمَ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کلام سے اول کرنا چاہیے اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے مت بلاؤ کسیکو کہانے کیطرف جبتک وہ سلام نکرے **ف** یہ حدیث منکر ہے ہم نہین جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے سُنا مین نے محمد سے کہتے تھے عنبسہ بن عبدالرحمن ضعیف ہین حدیث مین ذاہب ہین اور محمد بن زاذان منکر الحدیث ہین **باب** مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ التَّسْلِیْمِ عَلَی الذِّمِّیِّ باب ذمی پر سلام کرنیکی کراہت مین **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَؤُا الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی بِالسَّلَامِ فَاِذَا لَقِیْتُمْ اَحَدَهُمْ فِیْ طَرِیْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰی اَضْیَقِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت شروع کرو تم یہود و نصاری پر سلام کو یعنی اُنسے پہلے مت کرو اور جب ملو تم اُن سے راہ مین تو لاچار کرو اُسکو راہ تنگ کیطرف **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** ابتدا بسلام یہود و نصاری سے بظاہر حدیث مذکور مکروہ ہی اور جواب دینا اُنکا آگے مسطور ہے اور لاچار کرو یعنے وسط طریق مین اُنکو چلنے ندو بلکہ کنارہ نمین راہ کے چلین **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَهْطًا مِنَ الْیَهُوْدِ دَخَلُوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَیْكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ عَلَیْکُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الرِّفْقَ فِی الْاَمْرِ کُلِّهٖ قَالَتْ عَائِشَةُ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ قَدْ قُلْتُ عَلَیْکُمْ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کئی لوگ یہود سے داخل ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اُنہون نے السام علیک یعنے بجائے سلام علیک کے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیکم یعنے تمہین پر سو کہا عائشہ نے جب سنی اُنکی بے ادبی تو کہا مین نے تم پر ہی سام اور لعنت تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ بیشک اللہ تعالے دوست رکہتا ہی نرمی کو سب کامون مین عرض کیا حضرت عائشہ نے کہ آپنے نہین سنا کہ اُنہون نے کیا بے ادب بات کہی آنحضرت نے فرمایا مین نے بہی تو اُنکا جواب دیدیا تھا کہ تم ہی پر ہے یعنے تا ہی کافی تہا زیادہ سختی ضرور نہی **ف** اسباب مین ابی بصرہ غفاری اور ابن عمر اور انس اور ابی عبدالرحمن جہنی سے بہی روایت ہے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہی **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہود و نصاری کی جواب مین وعلیکم فقط کہنا چاہیئے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ عادت السام علیکم کہتے ہے یعنے تم پر موت پڑے **باب** مَا جَآءَ فِی السَّلَامِ عَلٰی مَجْلِسٍ فِیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ وَغَیْرُهُمْ باب جس جماعت مین کافر و مسلمان دونون ہون اُسپر سلام کرنیکے بیان مین **عن** اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِیْهِ اَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْیَهُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ **ترجمہ** روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک مجلس پر کہ اُسمین مسلمان اور یہود ملے ہوے بیٹھے تھے پہر سلام کیا آپنے اُنپر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** مَا جَآءَ فِیْ تَسْلِیْمِ الرَّاکِبِ عَلَی الْمَاشِیْ باب اس بیان مین کہ سوار سلام کرے پیادے پر **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ وَزَادَ ابْنُ الْمُثَنّٰی فِیْ حَدِیْثِهٖ وَیُسَلِّمُ الصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کرے سوار پیادہ پر اور پیادہ بیٹھے ہوے پر اور تہوڑی جماعت کے لوگ بڑی جماعت پر اور زیادہ کیا ابن مثنی نے اپنی روایت مین کہ سلام کرے چھوٹا بڑے پر **ف** اسباب مین عبدالرحمن بن شبل سے بہی روایت ہے اور فضالہ بن عبید اور جابر سے بہی اور یہ حدیث مروی ہوئی ہے ابو ہریرہ سے کئی سندون سے اور ایوب سختیانی اور یونس بن عبید اور علی بن زید نے کہا ہے کہ حسن کو ابی ہریرہ سے سماع نہین **عن** فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَائِمِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ **ترجمہ** روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کرے سوار پیادہ پر اور پیادہ کہڑے ہوے پر اور تہوڑے لوگ بہت پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو علی جنبی کا نام عمرو بن مالک ہے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُسَلِّمُ الصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ وَالْمَارُّ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ **ترجمہ** روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلام کرے چھوٹا بڑے پر اور چلنے والا بیٹھے ہوے پر اور تہوڑے لوگ بہت پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** التَّسْلِیْمِ عِنْدَ الْقِیَامِ وَالْقُعُوْدِ باب مجلس مین بیٹھتے اُٹھتے وقت سلام کے بیان مین **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَهٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی مَجْلِسٍ فَلْیُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ یَّجْلِسَ فَلْیَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْیُسَلِّمْ فَلَیْسَتِ الْاُوْلٰی بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پہونچے کوئی تم مین کا کسی مجلس پر تو چاہیے کہ سلام کرے وہان کے لوگون پر پہر اگر اُسکا جی چاہے بیٹھنے کو تو بیٹھ جائے پہر جب کہڑا ہو تو پہر سلام کرے اور پہلا زیادہ نہین ضروری پچہلے سے یعنے دونون ضرور ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث ابن عجلان سے بہی اُنہون نے روایت کی سعید مقبری سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** الْاِسْتِیْذَانِ قُبَالَةَ الْبَیْتِ باب گہر مین جاتے وقت اذن مانگنے کی بیان مین **عن**

ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کشف سترا فادخل بصرہ فی البیت قبل ان یؤذن لہ فرای عورۃ اہلہ فقد اتی حدا لا یحل لہ ان یاتیہ لو انہ حین ادخل بصرہ استقبلہ رجل ففقا عینیہ ما غیرت علیہ وان مر رجل علی باب لا ستر لہ غیر مغلق فنظر فلا خطیئۃ علیہ انما الخطیئۃ علی اہل البیت **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کھولا پردہ کسی کے دروازہ کا اور داخل کی نظر اپنی اسکے گھر میں قبل اسکی کہ اجازت ملے اسکو اندر آنے کی اور دیکھ لے اسنے کچھ چیز گھر والوں کی تو اسنے وہ کام کیا کہ اسکو حلال نہ تھا کرنا اسکا اور اگر ایک مرد اسکے سامنے آجاتا جب نظر کی اور جہانکا اسنے تو پھوڑ دیتا اسکی دونوں آنکھیں تو میں نہ بدلا لونگا اسکے کام کو یعنی پسند کرونگا اسکے پھوڑ دینے کو اور اگر گذرا ایک مرد دروازہ پر کہ اسپر پردہ نہیں اور وہ دروازہ بند بھی نہیں اور نظر پڑ گئی اسکے گھر والوں پر تو اسکے کچھ خطا نہیں بلکہ خطا اس صورت میں گھر والوں کی ہے کہ انہوں نے پردہ کیوں نہ ڈالا اور دروازہ کیوں نہ بھیڑا **ف** اس باب میں ابی ہریرہ اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم مثل اسکے مگر ابن لہیعہ کی روایت سے اور ابو عبد الرحمن حبلی کا نام عبد اللہ بن یزید ہے

باب من اطلع فی دار قوم بغیر اذنہم

باب بغیر اذن کسی کے گھر میں جہانکنے کی سزا میں **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی بیتہ فاطلع علیہ رجل فاہوی الیہ بمشقص فتاخر الرجل **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں تھے کہ جہانکا ایک مرد نے آپکے گھر میں سو جھکے آپ اسکی طرف تیر کے گانسی لیکر پھوڑ دین اسکی آنکھ پس پیچھے ہٹ گیا وہ شخص **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **عن** سہل بن سعد الساعدی ان رجلا اطلع علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جحر فی حجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومع النبی صلی اللہ علیہ وسلم مدراۃ یحک بہا راسہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو علمت انک تنظر لطعنت بہا فی عینک انما جعل الاستیذان من اجل البصر **ترجمہ** روایت ہے سہل سے کہ ایک مرد نے جہانکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ایک سوراخ در سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک شانہ تھا کہ اس سے کھجاتے تھے آپ اپنا سر مبارک سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو جہانکتا ہے تو میں تیری آنکھ میں کونچ دیتا بیشک اذن مانگنا جو مقرر ہوا ہے یہ اسی آنکھ ہی کے سبب سے [illegible] جب آدمی جہانکا تو گویا اندر داخل ہوگیا اور پردہ نہ رہا **ف** اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے

باب التسلیم قبل الاستیذان باب اذن مانگنے سے پہلے سلام کرنے کے بیان میں **عن** کلدۃ بن حنبل ان صفوان بن امیۃ بعثہ بلبن ولبإ وضغابیس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والنبی صلی اللہ علیہ وسلم باعلی الوادی قال فدخلت علیہ ولم استاذن ولم اسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارجع فقل السلام علیکم اادخل وذلک بعد ما اسلم صفوان قال عمرو واخبرنی بہذا الحدیث امیۃ بن صفوان ولم یقل سمعتہ من کلدۃ **ترجمہ** روایت ہے کلدہ بن حنبل سے کہ صفوان بن امیہ نے بھیجا انکو دودھ اور [illegible] اور ککڑی لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس دن وادی [illegible] میں تھے کہا داخل ہوا میں آپکی خدمت میں اور نہ اذن مانگا میں نے اور نہ سلام کیا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر جا اور کہہ السلام علیکم کیا داخل ہوں میں اور یہ قصہ صفوان کے اسلام لانے کے بعد کا ہے کہا عمرو نے اور خبر دی مجھکو اس حدیث کی امیہ بن صفوان نے اور نہیں کہا انہوں نے کہ سنی میں نے یہ حدیث کلدہ سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر ابن جریج کی روایت سے اور روایت کی یہ ابو عاصم نے بھی ابن جریج سے مثل اسکے **عن** جابر قال استاذنت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی دین کان علی ابی فقال من ہذا فقلت انا فقال انا انا کانہ کرہ ذلک **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ کہا انہوں نے اجازت مانگی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] قرض کے باب میں جو میرے باپ پر تھا اور وہ شہید ہو چکے تھے جنگ احد میں سو پوچھا آپ نے کون ہے میں نے کہا میں ہوں تو فرمایا آپ نے کہ میں میں گویا کہ برا جانا اس لفظ کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** آپنے پوچھا کہ کون [illegible] معلوم نہیں ہوتا کہ کون شخص ہے [illegible]

باب ما جاء فی کراہیۃ طروق الرجل اہلہ لیلا [illegible] **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہاہم ان یطرقوا النساء لیلا [illegible] منع فرمایا انکو اس سے کہ جب سفر سے آویں تو رات کو [illegible] مروی ہوئی ہے یہ کئی سندوں سے جابر سے [illegible] عورتوں پر جب نظر [illegible]

باب بغیر اذن کسی کے گھر میں جہانکنے کی سزا

باب اذن مانگنے سے پہلے سلام کرنے کا بیان

باب رات کو سفر سے گھر آنے کی کراہت

آوین اور فرمایا ابن عباس نے کہ داخل ہوے دو شخص رات کو اپنی گھر میں حضرت کے منع فرمانیکے بعد سو پایا ہر ایک نے اپنی عورت کے پاس اکہر دکو یعنے یہ وبال ہوا انپر حضرت کی نافرمانی کی سبب سے
باب مَا جَآءَ فِي تَتْرِيبِ الْكِتَابِ باب کچہہ لکہکر خاک آلود کرنیکے بیانمین **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَتَبَ اَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيُتَرِّبْهُ
فَاِنَّهُ اَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لکہے کوئی تم مین کاکچہہ تو چاہیے کہ اُسکو خاک آلود کرے اسلئے کہ اُسمین سہت ہے انجام مرام کے
ف یہ حدیث منکر ہے نہین پہچانتے ہم اسکو ابی الزبیر کی روایت سے مگر اسی سند سے اور حمزہ وہی ہین عمرو نصیبی کے اور وہ ضعیف ہین حدیث مین **باب عَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ
قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ ضَعِ الْقَلَمَ عَلٰى اُذُنِكَ فَاِنَّهُ اَذْكَرُ لِلْمُمْلِيْ **ترجمہ** روایت ہے زید بن ثابت
سے کہا کہ داخل ہوا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور انکے آگے ایک کاتب تہا سو سنا مین نے کہ آپ فرماتے تہی رکہہ لے تو قلم اپنے کان پر اسلئے کہ وہ خوب یاد دلاتا ہے
مضامین بتلانے والی کو **ف** اسحدیث کو نہین پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور اسناد اسکے ضعیف ہے محمد بن زاذان اور عنبسہ ضعیف سمجھے جاتی ہین حدیث مین **باب** فِي
تَعْلِيْمِ السُّرْيَانِيَّةِ باب سریانی زبان سیکہنے کے بیانمین **عَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَعَلَّمَ لَهٗ كَلِمَاتٍ مِنْ كِتَابِ يَهُوْدَ
وَقَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اٰمَنُ يَهُوْدَ عَلٰى كِتَابِيْ قَالَ فَمَا مَرَّ بِيْ نِصْفُ شَهْرٍ حَتّٰى تَعَلَّمْتُهٗ لَهٗ قَالَ فَلَمَّا تَعَلَّمْتُهٗ كَانَ اِذَا كَتَبَ اِلٰى يَهُوْدَ كَتَبْتُ اِلَيْهِمْ وَاِذَا كَتَبُوْا
اِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهٗ كِتَابَهُمْ **ترجمہ** روایت ہے زید بن ثابت سے کہا اُنہون نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہے حکم دیا کہ سیکہہ لون مین انکے واسطی چند کلمہ کتاب یہودی اور فرمایا کہ
مجہے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی بالکل اطمینان نہین یہود کی تحریر پر جو میرے لئے کرتے ہین کہا راوی نے کہ پہر نگذرا مجہپر نصف ماہ کہ سیکہہ لی مینے زبان سریانی انکے لئے کہا راوی نے پہر جب
سیکہہ لیا مینے اُسکو تو حضرت جب یہود کو کچہہ لکہنا چاہتے تو مین اُنکو لکہہ بہیجتا اور جب وہ کچہہ لکہکر بہیجتے تو مین اُسے آپکے آگے پڑہہ دیتا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی
کئی سندسی زید بن ثابت سے سوا اس سند کے اور روایت کی یہ اعمش نے ثابت بن عبید سے اُنہون نے زید بن ثابت سے کہتے تہے زید بن ثابت کہ مجہے حکم دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے زبان سریانی سیکہنے کا **مترجم** ابتدائی ہجرت مین حضرت کے اصحاب مین چونکہ کوئی کاتب نہا اکثر خط وکتابت یہود کرتے تہی اور حضرت اُنسے بوقت ضرورت جو چاہتے
لکہواتے پہر جب صحابہ کتابت سے خود واقف ہوگئے یہودسی لکہوانا موقوف کیا اور زبان سریانی ایک زبان ہے زبان عربی سی مشابہ کتب سماویہ بہی بعض اُسی زبان مین نازل
ہوئی ہین اُسوقت وہ زبان مرگئی لیکن مشہور اور متعارف نہے اور اس حدیث سے سیکہنا ہر زبان کا جائز ہوا جب تک کہ اُسمین کوئی مفسدہ شرعی نہو **باب** فِيْ مُكَاتَبَةِ الْمُشْرِكِ
باب مشرکین سے خط وکتابت کرنیکے بیانمین **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ قَبْلَ مَوْتِهٖ اِلٰى كِسْرٰى وَاِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِيْ
وَاِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خط لکہے اپنی وفات کی قبل
کسریٰ اور قیصر اور نجاشی اور ہر حاکم کو دعوت کرتے تہے اُنکو اللہ پر ایمان لانیکے اور یہ نجاشی وہ نہین ہے جسپر نماز جنازہ پڑہے تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے وہ نجاشی
جسکی نماز پڑہی حاکم حبش تہے حضرت پر ایمان لائی تہے اور جنکو خط لکہا وہ کافر تہا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب** مَا جَآءَ كَيْفَ يُكْتَبُ اِلٰى اَهْلِ الشِّرْكِ
باب مشرکونکے خط لکہنے کی کیفیت مین **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ فِيْ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوْا تُجَّارًا
بِالشَّامِ فَاَتَوْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فَاِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى
هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ ابوسفیان نے خبر دی اُنکو کہ ہرقل نے پیغام بہیجا ابوسفیان کے طرف اور وہ قریش کے چند
آدمیون کے ساتہ برسبیل تجارت شام کو گئے تہے پس یہہ سب قریشی حاضر ہوے دربار مین ہرقل کے اور ذکر کیا ابوسفیان نے حدیث کو پہر کہا کہ منگوایا ہرقل نے خط مبارک آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کا اور وہ پڑہا گیا اُسکے آگے تو اُسمین یہ عبارت تہے بسم اللہ سے اخیر تک یعنی شروع کرتا ہون مین ساتہ نام اللہ رحمان ورحیم کے یہ تحریر ہے محمد کیطرف سے
جو بندے ہین اللہ کے اور رسول ہین اُسکے بہیجی گئی ہے ہرقل کے طرف جو بڑا حاکم ہے روم کا سلام ہے اُسپر جو تابع ہو راہ حق کا اما بعد الخ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوسفیان
کا نام صخر بن حرب ہے **مترجم** پوری روایت ابتدائی بخاری مین مذکور ہے **باب** مَا جَآءَ فِيْ خَتْمِ الْكِتَابِ باب مکتوب پر مُہر کرنیکے بیانمین **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا
اَرَادَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى الْعَجَمِ قِيْلَ لَهٗ اِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُوْنَ اِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ كَفِّهٖ **ترجمہ** روایت ہے
انس بن مالک سے کہا اُنہون نے کہ جب ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خط لکہین عجم کیطرف تو لوگون نے عرض کی کہ عجم خط نہین لیتے جب تک اُسپر مُہر نہو تو بنوائی آپ نے مُہر

راوی نے کہا گویا کہ میں اب دیکھتا ہوں چمک اُس انگوٹھی کے جسمین مُہر تھے اُنکی ہتیلی میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** حضرت جب انگوٹھی پہنتے نگینہ اُسکا ہتیلی کیطرف کرتے

سلام کی کیفیت

باب کیف السلام باب کیفیت مین سلام کے **عن** المقداد بن الاسود قال اقبلتُ انا وصاحبان لی قد ذھبت اسماعنا وابصارنا من الجھد فجعلنا نعرض انفسنا علی اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلیس احدٌ یقبلنا فاتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی بنا اھلہ فاذا ثلثۃ اعنزٍ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتلبوا ھذا اللبن وکنا نحتلبہ فیشرب کل انسانٍ نصیبہ ویرفع لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصیبہ فیجیء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل فیسلم تسلیما لا یوقظ النائم ویسمع الیقظان ثم یاتی المسجد فیصلی ثم یاتی شرابہ فیشربہ **ترجمہ** روایت ہے مقداد بن اسود سے کہا اُنہوں نے کہ آیا میں اور دو رفیق میرے یعنے مدینہ میں کہ ضعیف ہو گئے کان اور آنکھیں ہمارے فقر اور فاقہ سے اور پیش کرتے تھے اپنے نفسونکو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سو کوئی ہمکو قبول نکرتا تھا سو آئے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ ہمکو اپنے گھر لے آئے اور وہان تین بکریان تھین سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودہ دوہو اُنکا پس روز ہم دوہتے تھے اُنکو اور پیتا تھا ہر آدمی اپنا حصہ اور اُٹھا رکھتا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تھے راتکو اور اسطرح سلام کرتے تھے کہ نہ جگاتے تھے سونے والے کو اور سنا دیتے تھے جاگتے کو پھر تشریف لاتے تھے مسجد میں اور نماز پڑھتے تھے یعنے تہجد کی پھر آتے تھے اپنے حصہ کے طرف اور پیتے تھے اُسکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** یہ حسن آداب تھا حضرت کا کہ اسطرح سلام کرتے کہ سوتا نجاگے اور جاگتا سن لے

پیشاب کرنے والے کو سلام کرنے کی کراہیت

باب ما جاء فی کراھیۃ التسلیم علی من یبول باب جو پیشاب کرتا ہو اُسپر سلام کرنے کی کراہت میں **عن** ابن عمر ان رجلا سلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یبول فلم یرد علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم السلام **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ ایک مرد نے سلام کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر اور آپ پیشاب کرتے تھے پھر جواب ندیا آپنے اُسکو سلام کا **روایت** کے ہمسے محمد بن یحیی نے اُنہوں نے محمد بن یوسف سے اُنہوں نے سفیان سے اُنہوں نے ضحاک بن عثمان سے اسی اسناد سے مانند اسکے اور اس باب میں علقمہ بن فغوا اور جابر اور براء اور مہاجر بن قنفذ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** بحر میں کہا ہے کہ مکروہ ہی سلام کرنا مصلے پر اور قاری پر اور جو مجلس قضا پر حکم دے رہا ہو یا بحث کر رہا ہو فقہ و تفسیر وغیرہ کی یا بیٹھا پیشاب کرتا ہو اور اگر سلام کیا بھی اِنہی تو اُنکو جواب دینا واجب نہیں اسلئے کہ سلام اُسکا غیر محل میں ہے

ابتدا میں علیک السلام کہنے کی کراہیت

باب ما جاء فی کراھیۃ ان یقول علیک السلام مبتدءًا باب ابتدا میں علیک السلام کہنے کی کراہت میں **عن** ابی تمیمۃ الھجیمی عن رجلٍ من قومہ قال طلبتُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم اقدر علیہ فجلستُ فاذا نفرٌ ھو فیھم ولا اعرفہ وھو یصلح بینھم فلما فرغ قام معہ بعضھم فقالوا یا رسول اللہ فلما رایتُ ذلک قلتُ علیک السلام یا رسول اللہ علیک السلام یا رسول اللہ علیک السلام یا رسول اللہ قال ان علیک السلام تحیۃ المیت ثم اقبل علیّ فقال اذا لقی الرجل اخاہ المسلم فلیقل السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ثم رد علیّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وعلیک ورحمۃ اللہ وعلیک ورحمۃ اللہ وعلیک ورحمۃ اللہ **ترجمہ** روایت ہے ابی تمیمہ ہجیمی سے وہ روایت کرتے ہین ایک مرد سے اپنی قوم کے کہا اُس مرد نے کہ طلب کیا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور نپاسکا مین اُنکو سو بیٹھ گیا مین پہر چند لوگ آئے کہ اُنمین آپ بہی تھے اور مین آپکو نہ پہچانتا تہا اور آپ صلح کرتے تھے اُنکے بیچمین پہر جب فارغ ہوئے آپ کھڑے ہوئے آپکے ساتھ کچھ لوگ اُنمین سے اور کہنے لگے یا رسول اللہ پہر جب مینے یہ کیفیت دیکھی تو مین کہنے لگا علیک السلام یا رسول اللہ علیک السلام یا رسول اللہ علیک السلام یا رسول اللہ تو فرمایا آپنے یہ دعا ہے میت کی پہر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب ملے آدمی اپنے بہائی مسلمان سے تو کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پہر جواب دیا مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے سلام کا اور فرمایا وعلیک ورحمۃ اللہ تین بار **ف** روایت کی یہ حدیث ابو غفار نے ابو تمیمہ ہجیمی سے اُنہوں نے ابی جُری سے کہ جنکا نام جابر بن سلیم ہجیمی ہے کہا اُنہوں نے کہ آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہر ذکر کی حدیث آخر تک اور ابو تمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہے روایت کی ہمسے حسن بن علی نے اُنہوں نے ابو اسامہ سے اُنہوں نے ابی غفار مثنی سے اُنہوں نے ابو تمیمہ ہجیمی سے اُنہوں نے جابر بن سلیم سے اُنہوں نے کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا مینے علیک السلام تو فرمایا آپنے علیک السلام مت کہو بلکہ السلام علیک کہو اور ذکر کیا قصہ طویل یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **عن** انس بن مالکٍ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سلم سلم ثلاثا واذا تکلم بکلمۃٍ اعادھا ثلاثا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب سلام کرتے تو تین بار سلام کرتے اور جب کوئی بات فرماتے تو تین بار اُسے تکرار کرتے یعنے تاکہ مخاطب لوگ خوب سمجھ جائیں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے

مجالس میں بیٹھنے کا بیان

باب مجالس پر گذرنے کے بیان مین **عن** ابی واقدٍ اللیثی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بینما ھو جالس فی المسجد والناس معہ اذ اقبل ثلثۃ نفر فاقبل اثنان الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذھب واحد فلما وقفا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلما فاما احدھما فرای فرجۃ فی الحلقۃ فجلس فیھا واما الاخر فجلس خلفھم واما الاخر فادبر ذاھبا فلما فرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم عن النفر الثلثۃ اما احدھم فاوی الی اللہ فاواہ اللہ واما الاخر فاستحیی فاستحیی اللہ منہ واما الاخر فاعرض فاعرض اللہ عنہ **ترجمہ** روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے مسجد مین اور لوگ آپکے پاس تھے کہ اتنے مین تین شخص سامنے سے آئے سو آگے بڑھ آئے دو شخص رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے طرف اور چلا گیا ایک اُنمین کا پھر جب کھڑے ہوئے وہ مجلس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کیا اُن دونون نے اور ایک نے اُنمین سے دیکھی کچھہ جگہ حلقے اندر سو داخل ہوا وہ مجلس مین اور بیٹھہ گیا وہ اُس جگہہ مین اور دوسرا بیٹھہ گیا اہل مجلس کے پیچھے اور تیسرا تو پیٹھہ موڑ کر چلا ہی گیا پھر جب فارغ ہوئے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اُس وعظ ونصیحت سی جو فرما رہے تھے فرمایا آپنے کیا نہ خبر دون مین تمکو ان تینون کے حال کی سو ایک نے اُنمین سے جگہہ چاہی اللہ کیطرف سو جگہ دی اُسکو اللہ تعالی نے یعنے حلقہ مین صالحین کے داخل ہوا اور انوار حدیث سے قرب الٰہی حاصل کیا اور دوسرے نے شرم کی یعنے حلقہ مین داخل ہونے سے سو شرم کی اللہ تعالی نے اُس سے یعنے بخش دیا اُسکو اور مواخذہ نکیا اُسکی ذنوب کا اور تیسرے اُسنے مونہہ پھیرا سو مونہہ پھیرا اُس سے اللہ تعالی نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے اور ابو مرہ مولی ہین ام ہانی بنت ابی طالب کے اور نام اُنکا یزید ہے اور بعضون نے کہا مولی ہین عقیل بن ابی طالب کے **عن** جابر بن سمرۃ قال کنا اذا اتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس احدنا حیث ینتھی **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سی کہا اُنہون نے کہ جب آتے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھہ جاتا ہر ایک ہم مین کا جہان پہنچتا یعنے محفل مین جہان جگہ پاتا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی یہ زہیر بن معاویہ نے سماک سے **مترجم** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سنت صحابہ یہی تھی کہ محفل مین جہان جگہ پاتے وہین بیٹھہ جاتے طالب مقامات عالیہ اور راغب مسندات علیہ نہ ہوتے جیسے اب ہمارے اہل زمان اور اخوان دوران اسپر مرتے ہین اور مراتب جلوس مین تکرار کرتے ہین نعوذ باللہ منہا

باب ماجاء علی المجالس فی الطریق باب مجالس طرق کے بیان مین **عن** ابی اسحق عن البراء ولم یسمعہ منہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بناس من الانصار وھم جلوس فی الطریق فقال ان کنتم لا بد فاعلین فردوا السلام واعینوا المظلوم واھدوا السبیل **ترجمہ** بسند مذکور مروی ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم گذری چند لوگون پر انصار کے کہ وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے راہ مین سو فرمایا آپنے اگر تمکو ضرور ہے یہان بیٹھنا تو جواب دو سلام کرنیوالی کا اور اعانت کرو مظلوم کی اور راہ بتادو بہولے ہوئے کو یعنے ان شروط سی بیٹھو تو خیر روا ہی **ف** اس باب مین ابی ہریرہ اور ابی شریح خزاعی سی بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے **مترجم** راہون مین بیٹھنا موجب فتنون کا ہے اور مشابہت ہے قطاع الطریق کی اور سبب ہے غفلت کا ذکر الٰہی سے اسلئے کہ بازار مساجد ہین شیطان کی اور بدترین جگہہ ہی دنیا کی پھر وہان بقدر ضرورت بیٹھے بھی تو بہ امور ثلثہ ادا کرلازم جانے ورنہ بہر حال اس سے اجتناب اولی ہے

باب ماجاء فی المصافحۃ باب مصافحہ کے بیان مین **عن** انس بن مالک قال قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ اینحنی لہ قال لا قال افیلتزمہ ویقبلہ قال لا قال فیاخذ بیدہ ویصافحہ قال نعم **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے انہون نے کہا کہ عرض کی ایکمرد نے کہ یا رسول اللہ ایک آدمی ہم مین سے جب ملے اپنے بھائی یا دوست سے تو کیا جھکے اُسکے لئے فرمایا آپنے نہین اُسنے عرض کی کیا لپٹ جاوے اُس سے اور بوسہ لے فرمایا آپنے کہ نہین عرض کی اُسنے پکڑے اُسکا ہاتہ اور مصافحہ کرے اُس سے فرمایا آپنے ہان **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** قتادۃ قال قلت لانس بن مالک ھل کانت المصافحۃ فی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال نعم **ترجمہ** روایت ہے قتادہ سی کہا اُنہون نے انس سے کہ کیا مصافحہ مروج تھا اصحاب رسول صلے اللہ علیہ وسلم مین تو کہا انس نے کہ ہان **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من تمام التحیۃ الاخذ بالید **ترجمہ** روایت ہے ابن سعود سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحیت کا پورا کرنا یہ ہے کہ ہاتہ پکڑے یعنے مصافحہ کرے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور نہین پہچانتے ہم اسکو مگر یحیی بن سلیم کی روایت سے کہ وہ سفیان سے روایت کرتے ہین اور پوچھا مین نے محمد بن اسمٰعیل سے حال اس حدیث کا تو اُنہون نے محفوظ نہین گنا اور کہا اُنہون نے کہ میرے نزدیک شاید ارادہ کیا یحیی نے حدیث سفیان کا جو روایت کی ہی سفیان نے منصور سی اُنہون نے خیثمہ سے اُنہون نے اُس شخص سے کہ سنا اُسنی ابن مسعود سی اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے رات کو باتین کرنا جائز نہین مگر اُسکو جو ارادہ نماز کا رکھتا ہو یا مسافر ہو کہا محمد نے اور روایت کی گئی ہی منصور سی اُنہون نے روایت کی ابی اسحاق سی اُنہون نے عبدالرحمن سی یا کسی اور سی سوا اُنکے کہ فرمایا تمام تحیت سی ہے ہاتہ پکڑنا یعنے مصافحہ کرنا **عن** ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من تمام عیادۃ المریض

باب مجالس طرق کا بیان

باب مصافحہ کا بیان

اَنْ یَضَعَ اَحَدُکُمْ یَدَہٗ عَلٰی جَبْھَتِہٖ اَوْ قَالَ عَلٰی یَدِہٖ فَیَسْئَلُہٗ کَیْفَ ھُوَ وَتَمَامُ تَحِیَّتِکُمْ بَیْنَکُمُ الْمُصَافَحَۃُ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پوری عیادت مریض کی یہ ہے کہ رکھے ایک تم مین کا اپنا ہاتھ مریض کے پیشانی پر یا فرمایا اُسکے ہاتھ پر پھر پوچھے کہ کیسا ہے وہ اور پوری تحیت تمہاری تمہارے درمیان مصافحہ ہے **ف** اس حدیث کی اسناد کچھ قوی نہین کہا محمد نے عبید اللہ بن زحر ثقہ ہین اور علی بن یزید ضعیف اور قاسم بیٹے عبد الرحمن کے ہین کنیت اُنکے ابا عبد الرحمن ہے اور وہ ثقہ ہین مولا ہین عبد الرحمن ابن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور قاسم شامی ہین **عن** اَلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَیْنِ یَلْتَقِیَانِ فَیَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَھُمَا قَبْلَ اَنْ یَّتَفَرَّقَا **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی دو مسلمان نہین ہین کہ وہ آپسمین ملین اور مصافحہ کرین مگر یہ کہ بخشے جاتے ہین وہ دونون قبل اسکے کہ جدا ہون **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابی اسحٰق کی روایت سے وہ براء سے روایت کرتے ہین اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندون سے براء سے **مترجم** مصافحہ کہ صفح سے مشتق ہے یعنے صفحۂ ید کو صفحۂ ید سے ملانا ایک ہی ہاتھ سے سُنت ہی اور لغت ہے اسیکا موید ہی چنانچہ قاموس مین ہے المصافحۃ الاخذ بالید اور مجمع البحار مین ہے المصافحۃ مفاعلۃ من الصاق الکف بالکف واقبال الوجہ بالوجہ اور قسطلانی نے شرح بخاری مین کہا ہے المصافحۃ الافضاء بصفحۃ الید الی صفحۃ الید **باب** مَا جَآءَ فِی الْمُعَانَقَۃِ وَالْقُبْلَۃِ باب معانقہ اور بوسہ لینے کے بیان مین **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَدِمَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَۃَ الْمَدِیْنَۃَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ فَاَتَاہُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرْیَانًا یَجُرُّ ثَوْبَہٗ وَاللّٰہِ مَا رَاَیْتُہٗ عُرْیَانًا قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ فَاعْتَنَقَہٗ وَقَبَّلَہٗ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنہون نے کہ آئے زید بن حارثہ مدینہ مین اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے گہر مین تہی پس حاضر ہوے وہ اور دروازہ ٹہونکا سو کہڑے ہوگئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُنکی طرف جانیکو برہنہ کھینچتے تہے کپڑے اپنے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہین دیکھا مین نے اُنکا بدن کُہلا ہوا قبل اسکے اور نہ بعد اسکے پس باہر جاکر اُنکو گلے لگا لیا اور بوسہ دیا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو زہری کی روایت سے مگر اسی سند سے **مترجم** زید بن حارثہ متبنّٰے تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور صحابی جلیل القدر ہین قرآن عظیم الشان مین اُنکے سوا اور کسی صحابی کا نام مذکور نہین حضرت اُنکو بہت چاہتے تہے مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ مین حضرت کی پاس حاضر ہوئے تہے اُسوقت کا ذکر ہے اور برہنہ اُٹھنے سے یہ مراد ہے کہ چادر مبارک کندہون سے گر گئی اور خوشی کے مارے آپنے پوری چادر نہ اوڑہی جلدی دوڑے اُنسے ملین اور معانقہ سنت ہے اُس شخص سے کہ سفر سے آیا ہو **باب** مَا جَآءَ فِیْ قُبْلَۃِ الْیَدِ وَالرِّجْلِ باب ہاتھ پیر پر بوسہ دینے کے بیان مین **عن** صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ یَھُوْدِیٌّ لِصَاحِبِہٖ اِذْھَبْ بِنَا اِلٰی ھٰذَا النَّبِیِّ فَقَالَ صَاحِبُہٗ لَا تَقُلْ نَبِیٌّ اِنَّہٗ لَوْ سَمِعَکَ کَانَ لَہٗ اَرْبَعَۃُ اَعْیُنٍ فَاَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاہُ عَنْ تِسْعِ اٰیَاتٍ بَیِّنَاتٍ فَقَالَ لَھُمْ لَا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِیْءٍ اِلٰی ذِیْ سُلْطَانٍ لِیَقْتُلَہٗ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَۃً وَّلَا تُوَلُّوا الْفِرَارَ یَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَیْکُمْ خَاصَّۃً الْیَھُوْدَ اَنْ لَّا تَعْتَدُوْا فِی السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلُوْا یَدَیْہِ وَرِجْلَیْہِ وَقَالُوْا نَشْھَدُ اَنَّکَ نَبِیٌّ قَالَ فَمَا یَمْنَعُکُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِیْ قَالُوْا اِنَّ دَاوٗدَ دَعَا رَبَّہٗ اَنْ لَّا یَزَالَ مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ نَبِیٌّ وَّاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاکَ اَنْ یَّقْتُلَنَا الْیَھُوْدُ **ترجمہ** روایت ہے صفوان بن عسال سے کہا اُنہون نے کہ ایک یہودی نے کہا اپنے رفیق سے کہ چل ہمارے ساتھ اس نبی کی طرف تو جواب دیا اُسکی رفیق نے کہ اُنکو نبی نہ کہو کہ اگر وہ سُن لینگے تو اُنکی چار آنکہین ہو جائینگے یعنے بہت خوش ہونگے غرض وہ دونون حاضر ہوے خدمت مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور سوال کیا اُنہون نے اُن نو باتون کا جو کُہلے ہوئے احکام تہے اللہ تعالیٰ کی اور توراۃ کے سرے پر لکھے جاتی تہے سو فرمایا آپنے اُن سے وہ تو حکم یہ ہین کہ شریک مت کرو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسیکو اور چوری مت کرو اور زنا مت کرو اور مت مارو وہ جان کہ حرام کیا اللہ تعالیٰ نی اُسکا مارنا مگر ساتھ حق کے اور مت لیجاؤ بیگناہ بے قصور شخص کو حاکم کے پاس تا کہ وہ اُسی قتل کرے یعنے تہمت باندہکے کسیکا خون ناحق مت کراؤ اور سحر مت کرو اور سود مت کہاؤ اور پارسا عورتکو زنا کی تہمت مت لگاؤ اور کافرون کے مقابلہ سے جہاد مین مت بہاگو غرض یہ حکم تو سب بندون کے لئے ہین اور خاص تمہارے لیئے ای یہود یہ بہی حکم ہے کہ تم ظلم و زیادتی اور حد سے تجاوز مت کرو ہفتہ کے دن کہا راوی نے کہ پس چوم لئے اُنہون نے دونون ہاتہ اور دونون پیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ بیشک تم نبی ہو تب فرمایا آپنے پہر کیا چیز باز رکہتی ہے تمکو اس سے کہ تابع ہو تم میرے کہا راوی نے کہ اُنہون نے کہا کہ یہود قایل ہین کہ داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہے کہ ہمیشہ اُنکی اولاد مین نبی ہوا کرین اور ہم ڈرتے ہین کہ اگر تمہارے تابع ہون تو یہود ہمکو قتل کر ڈالین **ف** اس باب مین یزید بن اسود سے اور ابن عمر اور کعب بن مالک سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** یہ جو یہود نے کہا کہ داؤد علیہ السلام نے دعا کی تہی یہ مکر ہی اُنکا اور

باب معانقہ اور بوسہ لینے کا بیان

باب ہاتھ پیر پر بوسہ دینے کا بیان

صریح اُنکے قول مین تناقض ہے اسلئے کہ خود حضرت کی رسالت پر گواہی دی چکی یہ عذر انکا سوای مکر و فریب اور کیا تصور کیا جاوے اور شہر بلالی نے رسالہ مصافحہ مین کہا ہے کہ مفتا
ہوتے ہین کلام مذکور سے یعنے جو اُس رسالہ مین سابقًا گذرا ہے کہ بوسہ لینے مین یعنی ہاتہ پر یا سر پر پانچ قول ہین اول تو کراہت مطلقًا اور یہ قول ہے امام کا دوسرا لا باس بہ
مطلقًا اور یہ قول ہے صاحبین کا تیسرے تفصیل کہ اگر بوسہ لینا تبرک کے لئے ہے جیسے کہ بوسہ لینا عالم متورع یا سلطان عادل کے ہاتہ پر تو رخصت دی ہے اسکی بعض متاخرین
نے چوتہے بوسہ لینا اُسکے ہاتہ کا کہ اُس سے تبرک مراد نہین بلکہ غرض مال کے طلب دنیا اور اکرام اہل دنیا ہے اور یہ مکروہ ہی پانچوین اگر ارادہ کیا اُسکے فاعل نے تعظیم مسلم اور اکرام اسلام
کا تو لا باس بہ ہے انتہے فقیر کہتا ہے کہ احادیث بوسہ کے باب مین دو طور پر واقع ہوئے ہین بعض مین اُسکی نہی وارد ہے چنانچہ حدیث انس بن مالک کی کہ ابتدای باب مصافحہ
مین گذری اور بعض مین جواز اُسکا جیسا کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی زید بن حارثہ کے حال مین پس دونون روایتون سے معلوم ہوا کہ بوسہ لینا آنحضرت کی زمان مبارک
مین مصافحہ اور سلام کے طرح رایج تہا اور بسبیل ندرت واقع ہوا ہے پس تطبیق اسکی دو طرح پر ہے اول یہ کہ نہی کو محمول کرین اس بوسہ پر جو موجب فتنہ ہو اور بسبیل شہوت
اور جواز کو حمل کرین اُسپر جو بسبیل کرامت ہو دوسرے یہ کہ نہی کو حمل کرین کراہت پر اور فعل کو بیان جواز پر غرض علوت اسکے خلاف عادات زمان رسالت ہے **بَابُ** مَا جَاءَ
فِی مَرْحَبًا باب مرحبا کہنے کے بیان مین **عَنْ** اُمِّ هَانِیٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ یَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ
قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ قُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِیٍ قَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِیٍ فَذَكَرَ قِصَّةً فِی الْحَدِیْثِ **ترجمہ** روایت ہے ام ہانی سے وہ کہتی ہین کہ گئی مین رسولخدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے پاس جس سال مکہ فتح ہوا سو پایا مین نے کہ وہ غسل کرتے تہے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا اُنکی آڑ کر رہی تہین ایک کپڑے سے کہا اُم ہانی نے پہر سلام کیا مین نے اُنپر اور فرمایا
اُنہون نے کون ہے یہ مین نے عرض کے کہ مین ام ہانی ہون فرمایا آپنے مرحبا اُم ہانی کو اور ذکر کیا راوی نے ایک قصہ اس حدیث مین **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** عِكْرِمَةَ
بْنِ اَبِیْ جَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ جِئْتُهُ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ **ترجمہ** روایت ہے عکرمہ بن ابی جہل سے کہا انہون نے کہ جسدن مین آیا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تو فرمایا آپنے مرحبا ہے سوار مہاجر کو **ف** اس باب مین بریدہ اور ابن عباس اور ابی جحیفہ سے بہی روایت ہے اور اس حدیث کی اسناد
صحیح نہین نہین جانتے ہم اسکو مگر موسی بن مسعود کی روایت سے کہ وہ سفیان سے روایت کرتے ہین اور موسی بن مسعود ضعیف ہین حدیث مین اور روایت کی عبد الرحمن بن مہدی
نے سفیان سے انہون نے ابی اسحاق سے مرسلًا اور نہین ذکر کیا اُس سند مین مصعب بن سعد کا اور یہ صحیح تر ہے اور سُنا مین نے محمد بن بشار سے کہتے تہے موسی بن مسعود ضعیف ہین
حدیث مین کہا محمد بن بشار نے کہ لکہین مین نے بہت سی حدیثین موسی بن مسعود سے پہر چہوڑ دیا مین نے اُنکو یعنے بسبب ضعف کے **بَابُ** مَا جَاءَ فِیْ تَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ
باب چہینک کا جواب دینے کے بیان مین **عَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ یُسَلِّمُ عَلَیْهِ اِذَا لَقِیَهُ وَیُجِیْبُهُ
اِذَا دَعَاهُ وَیُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ وَیَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ وَیَتْبَعُ جَنَازَتَهُ اِذَا مَاتَ وَیُحِبُّ لَهُ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کے مسلمان پر چہہ حق ہین اول یہ کہ جب ملے اُس سے سلام کرے اور دوسرے یہ کہ قبول کرے اور حاضر ہو جب وہ بلاوے تیسرے یہ کہ جواب دیوے اُسکی چہینک
کا جب وہ چہینکے یعنے یرحمک اللہ کہے جب چہینکنے والا الحمد للہ کہے چوتہے یہ کہ عیادت کرے اُسکی جب وہ بیمار ہو پانچوین یہ کہ چلے اُسکے جنازے کی ساتہ جب وہ مرے چہٹے یہ کہ
دوست رکہے اُسکے لئے جو دوست رکہی اپنے لئے **ف** اس باب مین ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے اور ابی ایوب اور براء اور ابی مسعود سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی
ہے کئی سندون سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کلام کیا بعض محدثین نے حارث اعور مین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَی
الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ یَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ وَیَشْهَدُهُ اِذَا مَاتَ وَیُجِیْبُهُ اِذَا دَعَاهُ وَیُسَلِّمُ عَلَیْهِ اِذَا لَقِیَهُ وَیُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ وَیَنْصَحُ لَهُ اِذَا غَابَ اَوْ
شَهِدَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن کے مومن پر چہہ حق ہین عیادت کرے اُسکی جب وہ بیمار ہو اور حاضر ہو اسکی تجہیز و تکفین مین
جب وہ مرے اور حاضر ہو جب وہ بلاوے اُسکو اور سلام کرے اُسپر جب ملے اُس سے اور جواب مین اُسکے یرحمک اللہ کہے جب وہ چہینکے اور خیر خواہی کرے اُسکی جب اُسکا پیٹہ پیچہا ہو یا سامنا
ہو **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن موسی مخزومی مدنی ہین اور ثقہ ہین روایت کی اُنسے عبد العزیز بن محمد نے اور ابن ابی فدیک نے **بَابُ** مَا یَقُوْلُ الْعَاطِسُ اِذَا عَطَسَ
باب چہینک کے دعا مین **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا عَطَسَ اِلٰی جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ
عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَیْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا اَنْ نَقُوْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ **ترجمہ** روایت ہے نافع سے کہا انہون نے کہ ایک مرد نے چہینکا ابن عمر

کیطرف ابن عمر کے سو کہا اُسنے الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ یعنے سب تعریف اللہ تعالی کو ہے اور سلام ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر سو کہا ابن عمر نے کہ مین بہی کہتا ہون الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ مگر اسطرح نہین تبایا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے ضم کرنا سلام کا چھینک کے بعد ہمکو چھینک کے بعد یہی تبایا ہے کہ ہم کہین الحمد للہ علی کل حال یعنے سب تعریف اللہ تعالی کو ہے ہر حال مین **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر زیاد بن ربیع کی روایت سے **باب** مَا جَاءَ كَيْفَ يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ باب تشمیت کی کیفیت مین **عن** اَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ الْيَهُودُ يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُونَ اَنْ يَقُولَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فَيَقُولُ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسی سے کہا انہوں نے کہ تہے یہود چھینکتے رہتی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے محفل مین امید رکہتی تہے اسکی کہ آپ انکے لئے یرحمکم اللہ کہین مگر آپ یہی فرماتے تہے کہ اللہ تمکو ہدایت کرے اور تمہارا حال درست کردے **ف** اس باب مین علی اور ابی ایوب و سالم بن عبید اور عبداللہ بن جعفر اور ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّهُ كَانَ مَعَ الْقَوْمِ فِي سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلَى اُمِّكَ فَكَاَنَّ الرَّجُلَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ اَمَا اِنِّي لَمْ اَقُلْ اِلَّا مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلَى اُمِّكَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِي وَلَكُمْ **ترجمہ** روایت ہے سالم بن عبید سے کہ وہ تہے ایک قوم کے ساتہ سفر مین سو چھینک آئی ایک شخص کو قوم مین سے پس کہا اُسنے السلام علیکم تو کہا سالم نے سلام ہے تجہپر اور تیری مان پر سو وہ شخص غصہ ہوگیا اپنے دلمین تب کہا سالم نے آگاہ ہو کہ مینے نہین کہا کچہہ مگر وہی جو کہا تہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ بیان کی یہ روایت سالم نے کہ چہینکا ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اُسنے السلام علیکم سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام ہے تجہپر اور تیری مان پر پہر فرمایا جب چھینکے ایک تم مین کا تو چاہیے کہ الحمد للہ رب العالمین کہے اور اُسکا جواب دینے والا کہے یرحمک اللہ اور وہ کہے یغفر اللہ لی ولکم یعنے بخشدے اللہ تعالی مجہکو اور تجہکو **ف** اس حدیث کی روایت مین اختلاف کیا ہے منصور سے اور داخل کیا ہے بعض راویون نے ہلال بن یساف اور سالم کے درمیان ایک راوی کو **مترجم** قولہ کہا سالم نے سلام ہے تجہپر اور تیری مان پر یہ کہنا سالم کا اور فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس نظر سے تہا کہ مسنون یہ امر ہے کہ بعد چہینک کے آدمی الحمد للہ کہے اور اُسنے الحمد للہ کے عوض مین السلام علیکم کہا پس حضرت نے جواب دیا کہ تجہپر اور تیری مان پر یعنے سلام ہی سہی اور اشارہ ہوا اسکی طرف کہ مان نے تجہے آداب شرعی تعلیم نہ کئے کہ تو چہینک کے جواب مین سلام کہتا ہے یہ خلاصہ ہے لمعات کا **عن** اَبِي اَيُّوبَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلِ الَّذِي يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ایوب سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب چھینکے کوئی تم مین کا تو کہے الحمد للہ علی کل حال یعنے سب تعریف ہے اللہ تعالی کو ہر حال مین اور چاہیے کہ وہ کہے جو جواب دیتا ہے اُسکو یرحمک اللہ یعنے رحم کرے اللہ تعالی تجہپر اور چاہیے کہ وہ چھینکنے والا پہر جواب دے اور کہے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنے ثابت رکہے تمکو اللہ تعالی ہدایت پر اور درست کرے حال تمہارا **ف** روایت کی ہمسے محمد بن مثنی نے انہون نے محمد بن جعفر سے انہون نے شعبہ سے انہون نے ابن ابی لیلی سے اسی اسناد سے مانند اسکے اور ایسی ہی روایت کی شعبہ نے یہ حدیث ابن ابی لیلی سے انہون نے کہا روایت ہے ابی ایوب سے انہون نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابن ابی لیلی اضطراب کرتے تہے اس حدیث مین یعنی کبہی کہتے تہے روایت ہے ابی ایوب سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کبہی کہتے تہے روایت ہے حضرت علی سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہمسے محمد بن بشار اور محمد بن یحیی نے دونون نے یحیی بن سعید سے انہون نے ابن ابی لیلی سے انہون نے اپنے بہائی عیسے سے انہون نے عبدالرحمن بیٹے ہین ابی لیلی کے انہون نے علی سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **باب** مَا جَاءَ فِي اِيجَابِ التَّشْمِيتِ بِحَمْدِ الْعَاطِسِ باب واجب ہونے مین تشمیت کے بعد حمد عاطس کے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ عَطَسَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَاِنَّكَ لَمْ تَحْمَدْهُ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ دو شخصون کو چھینک آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس جواب دیا آپنے ایک کو اور جواب نہ دیا دوسرے کو پہر جسکو جواب نہ دیا تہا آپنے اُسنے کہا یا رسول اللہ آپنے جواب دیا اسکو اور مجہے جواب نہ دیا تو فرمایا آپنے اُسنے حمد کی اللہ تعالی کی یعنے الحمد للہ کہا اور تونے حمد نہ کی اللہ تعالی کی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ كَمْ يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ باب عدد تشمیت مین **عن** سَلَمَةَ قَالَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا شَاهِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا رَجُلٌ مَزْكُوْمٌ **ترجمہ** روایت ہے سلمہ سے کہ چھینکا ایک مرد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایکدن اور مین حاضر تھا سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یرحمک اللہ پھر چھینکا وہ دوبارہ تو فرمایا حضرت نے اس مرد کو زکام ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنہوں نے یحییٰ بن سعید سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ایاس سے اُنہوں نے اپنے باپ سلمہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی مگر اسمین یہ مروی ہے کہ تیسری بار حضرت نے فرمایا یہ شخص مزکوم ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے ابن مبارک کی حدیث سے یعنی جسکا متن اوپر مذکور ہوا اور روایت کی شعبہ نے عکرمہ بن عمار سے یہی حدیث مانند روایت یحییٰ بن سعید کے روایت کی ہم سے یہ حدیث احمد بن حکم نے اُنہوں نے محمد بن جعفر سے اُنہوں نے شعبہ سے اُنہوں نے عکرمہ بن عمار سے **عن** عُمَرَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اَبِيْهَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ ثَلٰثًا فَاِذَا زَادَ فَاِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا **ترجمہ** روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بسند مذکور کہ فرمایا آپنے جواب دو چھینکنے والے کا تین بار پھر اگر اس سے زیادہ چھینکے تو تجھے اختیار ہے چاہے جواب دے چاہے نہ دے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی مجہول ہے

باب مَا جَاءَ فِيْ خَفْضِ الصَّوْتِ وَتَخْمِيْرِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْعُطَاسِ باب چھینکنے کے وقت آواز پست کرنے اور مونھہ چھپا لینے کے بیان مین **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَطَسَ غَطّٰى وَجْهَهٗ بِيَدِهٖ اَوْ بِثَوْبِهٖ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تو اپنا مونھہ ڈھانپ لیتے اپنے ہاتھ سے یا اپنے کپڑے سے اور پست فرماتے اپنی آواز کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب مَا جَاءَ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ باب چھینک کی مدح اور جمائی کی ذم مین **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُطَاسُ مِنَ اللّٰهِ وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ وَاِذَا قَالَ اٰهْ اٰهْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهٖ وَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا قَالَ الرَّجُلُ اٰهْ اٰهْ اِذَا تَثَاءَبَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھینکنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہے پھر جب جمائی لے ایک تم مین کا تو چاہیے کہ رکھہ لے اپنا ہاتھ اپنے مونھہ پر اور جب کہتا ہے جمائی لینے والا آہ آہ تو شیطان ہنستا ہے اسکے اندر سے اور بیشک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے چھینک کو اور ناپسند رکھتا ہے جمائی کو پھر جبکہ کوئی شخص آہ آہ کہتا ہے جمائی لیتے وقت تو شیطان ہنستا ہے اسکے اندر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے **مترجم** بعض نسخوں مین جو مطبوعہ دہلی مین ہیں یہ روایت یہیں تک مروی ہے کہ جب کہتا ہے جمائی لینے والا تو شیطان ہنستا ہے اسکے اندر سے اور بعض نسخوں مین اسکے بعد یہی عبارت جو تحریر ہوئی موجود ہے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مَنْ سَمِعَهٗ اَنْ يَّقُوْلَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے چھینک کو اور مکروہ رکھتا ہے جمائی کو پھر جب چھینکے کوئی تم مین کا اور کہے الحمد للہ تو لازم ہے کہ جو سنے اسکو کہے یرحمک اللہ یعنی رحمت کرے اللہ تعالیٰ تجھپر اور رہی جمائی سو جب جمائی آوے تم مین سے کسیکو تو چاہیے کہ اُسکو روکے جہانتک ہو سکے اور ہاہ ہاہ نہ کہے اسلئے کہ یہ شیطان کیطرف سے ہے شیطان اس سے ہنستا ہے **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور یہ صحیح ہے ابن عجلان کی روایت سے یعنی جو اسکے اوپر مذکور ہوئی اور ابن ابی ذئب خوب یاد رکھنے والے ہین سعید مقبری کی روایت کو اور ثابت زیادہ ہین ابن عجلان سے اور سنا مین نے ابی بکر عطار بصری سے روایت کرتے تھے علی بن مدینی سے وہ یحییٰ بن سعید سے کہا یحییٰ نے کہا محمد بن عجلان نے کہ حدیثین سعید مقبری کی روایت کین سعید نے بعضے ابی ہریرہ سے یعنی بلا واسطہ اور بعضی بواسطہ ایک مرد کے ابی ہریرہ سے اور مجھپر مختلط ہو گئین وہ روایتین یعنی یہہ یاد نہ رہا کہ بلا واسطہ کون تھین اور بواسطہ کون تھین سو مین نے سبکو یون روایت کیا عن سعید عن ابی ہریرہ

باب مَا جَاءَ اَنَّ الْعُطَاسَ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ باب اس بیان مین کہ نماز مین چھینک آنا شیطان کیطرف سے ہے **عن** عَدِيٍّ وَهُوَ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَفَعَهٗ قَالَ اَلْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ **ترجمہ** بسند مذکور مرفوعاً مروی ہے کہ آپنے فرمایا کہ چھینک اور اونگھہ اور جمائی نماز مین اور حیض اور قے اور نکسیر ہونا شیطان کیطرف سے ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر شریک کی روایت سے کہ وہ ابی الیقظان سے روایت کرتے ہین اور پوچھا مین نے محمد بن اسمٰعیل سے اس سند مین عن عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ اور کہا مین نے نام عدی کے دادا کا کیا ہے تو فرمایا اُنہوں نے کہ مین نہین جانتا اور مذکور ہے یحییٰ بن معین سے کہ نام اُنکا دینار ہے

باب مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ يُجْلَسُ فِيْهِ باب کسیکو اٹھا کر اسکی جگہہ بیٹھنے کی کراہت مین **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُقِیْمُ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ مِنْ مَجْلِسِہٖ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْہِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اٹھاوے کوئی شخص اپنے بھائی کو اسکی جگہ سے اور پھر بیٹھ جاوے اسکی جگہ میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا نکرے کوئی شخص تم میں کہ اٹھا دیوے اپنے بھائی کو اسکی جگہہ سے اور پھر اُس جگہ میں آپ بیٹھ جاوے کہا اور تھے کہ تھے لوگ جگہ خالی کر دیتے تھے ابن عمر کے لئے تو وہ اس جگہ میں نہ بیٹھتے تھے یعنے بسبب اسی نہی مذکور کے

باب ماجاء اِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِہٖ ثُمَّ رَجَعَ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ باب استحقاق میں مجلس کے جب اسکی طرف لوٹ کر آوے **عن** وَھْبِ بْنِ حُذَیْفَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلرَّجُلُ اَحَقُّ بِمَجْلِسِہٖ وَاِنْ خَرَجَ لِحَاجَتِہٖ ثُمَّ عَادَ فَھُوَ اَحَقُّ بِمَجْلِسِہٖ **ترجمہ** روایت ہے وہب بن حذیفہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی مستحق ہے اپنی جگہ کا اور اگر گیا وہ کسی حاجت کو پھر آیا لوٹ کر تو وہ مستحق ہے اپنی جگہ کا جہاں بیٹھا ہوا تھا **ف** یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اور اس باب میں ابی بکرہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے

باب ماجاء فِیْ کَرَاھِیَۃِ الْجُلُوْسِ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ بِغَیْرِ اِذْنِھِمَا باب دو شخصوں کے بیچ میں بغیر اجازت بیٹھنے کی کراہت میں **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ یُّفَرِّقَ بَیْنَ اثْنَیْنِ اِلَّا بِاِذْنِھِمَا **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درست نہیں کسی شخص کو کہ تفریق کرے دو شخصوں میں یعنے بیچ میں بیٹھ جاوے مگر انکی اجازت سے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ عامر احول نے عمرو بن شعیب سے بھی

باب ماجاء فِیْ کَرَاھِیَۃِ الْقُعُوْدِ وَسْطَ الْحَلْقَۃِ باب وسط حلقہ میں بیٹھنے کے کراہت میں **عن** اَبِیْ مِجْلَزٍ اَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَۃِ فَقَالَ حُذَیْفَۃُ مَلْعُوْنٌ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ اَوْ لَعَنَ اللّٰہُ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَۃِ **ترجمہ** روایت ہے ابی مجلز سے کہ ایک مرد بیٹھا حلقہ کے بیچ میں تو کہا حذیفہ نے ملعون ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے موجب یا یہ کہا کہ لعنت کی اللہ تعالی نے بلسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس شخص کو جو بیٹھے حلقہ کے بیچ میں یعنے جیسے دائرہ کے بیچ میں مرکز ہوتا ہے کہ یہ موجب تحقیر اور تضحیک ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو مجلز کا نام لاحق بن حمید ہے

باب ماجاء فِیْ کَرَاھِیَۃِ قِیَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ باب قیام تعظیمی کے کراہت میں **عن** اَنَسٍ قَالَ لَمْ یَکُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَیْھِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانُوْا اِذَا رَاَوْہُ لَمْ یَقُوْمُوْا لِمَا یَعْلَمُوْنَ مِنْ کَرَاھِیَتِہٖ لِذٰلِکَ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا انہوں نے کہ کوئی شخص پیارا نتھا اصحاب کے طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر اور پھر بھی وہ باوجود اس محبت کے کبھی کھڑے نہ ہوتے تھے جب آپکو دیکھتے تھے اسلیے کہ جانتے تھے کہ حضرت اسکو برا جانتے ہیں یعنے کھڑے ہونیکو تعظیم کے لئے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **مترجم** اس حدیث سے اور اور بھی احادیث سے تعظیم کیلئے کھڑے ہوجانا مکروہ ہے اور جو لوگ اپنے ملا کی رسم و رواج کو علت جواز ٹھہراتے ہیں وہ سخت احمق ہیں اسلئے کہ احادیث صحیح کے مقابل میں قیاس اِن مجتہدین بھی قابل قبول نہیں ہے رواج و معمول کسے کیا اصل ہے **شعر** گفتن بخورشید کہ من چشمہ نورم ✤ دانند بزرگان کہ سزاوار سُہا نیست **عن** اَبِیْ مِجْلَزٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِیَۃُ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ الزُّبَیْرِ وَابْنُ صَفْوَانَ حِیْنَ رَاَوْہُ فَقَالَ اِجْلِسَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّتَمَثَّلَ لَہُ الرِّجَالُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے ابی مجلز سے کہا کہ باہر نکلے حضرت معاویہ سو کھڑے ہوگئے عبداللہ بن زبیر اور ابن صفوان انکو دیکھکر سو فرمایا حضرت معاویہ نے کہ بیٹھ جاؤ تم دونوں سنا ہے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جسکو خوش لگے اور پسند آوے یہ کہ کھڑے رہیں لوگ اُسکی سامنے تصویر کیطرح تو وہ اپنی جگہہ ڈھونڈھ لے دوزخ میں سے **ف** اس باب میں ابی امامہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابی اسامہ سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے ابی مجلز سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **مترجم** سبحان اللہ تقوی اور پرہیزگاری کے یہ معنی ہیں کہ باوجودیکہ حضرت معاویہ امیر شام تھے مگر ذرا سی تعظیم اپنے خلاف سنت گوارا نکی اور نہ الیسے جلیل القدر لوگوں سے جب خلاف شرع ایک امر صادر ہوا انکو روک دیا اور باز رکھا افسوس ہے ہماری اخوان زمان اور مشایخ دوران پر کہ اگر انکی تعظیم کو کوئی بھول سے کھڑا نہو تو لڑنے کو تیار ہوں اور قصداً اگر اس فعل کو خلاف سنت جانکر ترک کرے تو انکے نزدیک مورد تکفیر ہو اور قابل تعزیر ✤

باب ماجاء فِیْ تَقْلِیْمِ الْاَظْفَارِ باب ناخون تراشنے کے بیان میں **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَۃِ اَلْاِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَتَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزیں فطرت سے ہیں زیر ناف کے بال لینا اور ختنہ اور مونچھیں کترنا اور بغل کے بال اکھیڑنا اور ناخون ترشنا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قَالَ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالِاسْتِنْشَاقُ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس خصلتیں فطرت سے ہیں لبیں کترنا مونچھوں کا دوسرے ڈاڑھی کا اور توفیر اسکی تیسرے مسواک کرنا چوتھے ناک میں پانی ڈالنا پانچویں ناخن کترنا چھٹے پوروں یعنی انگلیوں کا دھونا ساتویں بغل کے بال اکھاڑنا آٹھویں زیر ناف کے بال مونڈنا نویں پانی سے استنجا کرنا زکریا نے کہا کہ مصعب نے کہا بھول گیا میں دسویں چیز مگر یہ کہ وہ کلی ہو **ف** اس باب میں عمار بن یاسر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے کہا ابو عبید نے انتقاص الماء سے مراد ہے استنجا کرنا پانی سے **باب** مَا جَاءَ فِي تَوْقِيتِ تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَأَخْذِ الشَّارِبِ باب ناخون اور مونچھیں ترشنے کے وقت میں **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ وَقَّتَ لَهُمْ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً تَقْلِيمَ الْأَظْفَارِ وَأَخْذَ الشَّارِبِ وَحَلْقَ الْعَانَةِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت مقرر کر دیا لوگوں کے لئے چالیس رات ناخون کاٹنے اور لبیں لینے اور زیر ناف کے بال مونڈنے کو یعنی اس مدت سے متجاوز نہوں **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْإِبْطِ أَنْ لَا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا کہ وقت مقرر کیا گیا ہمارے لئے مونچھیں کترنے اور ناخون تراشنے اور زیر ناف کے بال لینے اور بغل کے بال اکھاڑنے کو یہ کہ نہ چھوڑیں ہم ان کاموں کو چالیس دن سے زیادہ یعنی اسکے اندر اگر مکرر کریں تو نہایت خوب ہے مگر اس سے متجاوز نہوں کہ اشد کراہت ہے **ف** یہ حدیث حدیث اول سے زیادہ صحیح ہے اور صدقہ بن موسیٰ جو حدیث اول کے راویوں میں ہیں محدثین کے نزدیک حافظ نہیں **باب** مَا جَاءَ فِي قَصِّ الشَّارِبِ باب مونچھیں کترنے کے بیان میں **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ أَوْ يَأْخُذُ مِنْ شَارِبِهِ قَالَ وَكَانَ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ إِبْرَاهِيمُ يَفْعَلُهُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کترتے تھے اور لیتے تھے اپنے لب مبارک یعنی مونچھیں اور فرماتے تھے کہ خلیل الرحمن ابراہیم علیہ السلام بھی ایسا ہی کرتے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نہ لیے لب یعنی مونچھیں نہ تراشیں وہ ہم میں سے نہیں یعنی ہماری سنت کے مخالف ہے **ف** اس باب میں مغیرہ بن شعبہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے یوسف بن صہیب سے اسی اسناد سے مانند اسکے **باب** مَا جَاءَ فِي الْأَخْذِ مِنَ اللِّحْيَةِ باب ڈاڑھی کے اطراف سے کچھ بال لینے کی بیان میں **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا **ترجمہ** روایت ہے ان کے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تراشا کرتے تھے اپنی ریش مبارک عرض و طول سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور سنا میں نے محمد بن اسمعیل سے کہتے تھے عمر بن ہارون مقارب الحدیث ہیں میں انکی کوئی حدیث ایسی نہیں جانتا جسکی اصل نہ ہو یا یہ کہا کہ انکی کوئی حدیث نہیں جانتا جسمیں وہ متفرد ہوں سوا اس حدیث کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بال تراشتے تھی اپنی ڈاڑھی کے عرض سے اور طول سے اور نہیں جانتا میں اسکو مگر عمر بن ہارون کی روایت سے اور دیکھا میں نے انکو بہتر رائے والا یعنی اچھا عقیدہ رکھنے والا عمر بن ہارون کے باب میں اور سنا میں نے قتیبہ سے عمر بن ہارون صاحب حدیث تھے اور فرماتے تھے کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے کہا قتیبہ نے روایت بیان کی ہمسے وکیع بن جراح نے انہوں نے ایک مرد سے انہوں نے ثور بن یزید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ کیا محاصرہ اہل طائف پر کہا قتیبہ نے پوچھا میں نے وکیع سے کون ہے یہ صاحب یعنی جو روایت کرتے ہیں نصب منجنیق کے انہوں نے کہا یہ تمہارے صاحب ہیں عمر بن ہارون **مترجم** روایت منجنیق مولف رحمۃ اللہ نے فقط عمر بن ہارون کی توثیق کے لئے بیان کی **باب** مَا جَاءَ فِي إِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ باب ڈاڑھی بڑھانے کے بیان میں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحَى **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مبالغہ کرو مونچھوں کے کترنے میں اور بڑھاؤ ڈاڑھیوں کو **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَإِعْفَاءِ اللِّحَى **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا مونچھوں کے خوب کترنے کا اور ڈاڑھیوں کے بڑھانے کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوبکر بن نافع جو راوی ہیں ابن عمر کے ثقہ ہیں اور عمر بن نافع ثقہ ہیں اور عبداللہ بن نافع ضعیف سمجھے جاتے ہیں **باب** مَا جَاءَ فِي وَضْعِ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى مُسْتَلْقِيًا باب پیر پر پیر رکھ کر لیٹنے کے بیان میں **عَنْ** عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى **ترجمہ** روایت ہے عباد بن تمیم سے وہ اپنے چچا سے کہ دیکھا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چت لیٹے ہوئے مسجد میں ایک پیر دوسرے پیر پر رکھے ہوئے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عباد بن تمیم کے چچا کا نام عبداللہ ہے بیٹے ہیں زید کے وہ عاصم مازنی کے

ترجمہ بیٹھنے نامناسب ہے اور پیر پھیلا کر لیٹنے کو منحوس جاننے میں واقع میں یہ سنت ہے البتہ ایک پیر کے گھٹنے پر دوسرا پیر رکھنا ایسے وقت میں کہ آدمی تہمت باندھے ہوا ور ستر کھلنے کا خیال ہو البتہ با عث کشف ستر کے مکروہ ہو سکتا ہے باقی اگر کشف ستر کا اندیشہ نہو تو فعل مسنون ہے جو منحوس جانے وہ خود منحوس ہے **بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ فِي ذٰلِكَ** باب اسکی کراہت میں **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ وَالْاِحْتِبَآءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَاَنْ يَّرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ بدن پر لپیٹے کپڑا اسطرح کہ ہاتھ بھی اسکے اندر آجاوین اور گوٹ مار کر بیٹھے ایک ہی کپڑے میں کہ یقین ہی ہے اسمین ستر کھلنے کا اور یہ کہ رکھے آدمی ایک پیر دوسرے پیر پر اور وہ چیت لیٹا ہو زمین پر اپنی پیٹھ کے بل کہ اسمین بھی ستر کھلنے کا احتمال ہے **ف** اس حدیث کو روایت کیا کئی لوگون نے سلیمان تیمی سے اور نہین جانتے ہم خداش کو جو اس حدیث کی سند مین مذکور ہین کہ وہ کون ہین اور روایت کیا اسکو سلیمان تیمی نے کئی حدیثین روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہون نے لیث سے انہون نے ابی الزبیر سے انہون نے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ایک کپڑے کو اسطرح لپیٹنے سے کہ ہاتھ بھی اندر ہو جاوین اور ایک ہی کپڑے سے گوٹ مار کر بیٹھنے سے اور اس سے کہ رکھے آدمی ایک پیر پر دوسرے پیر کو اپنے اور وہ لیٹا ہو اپنے پیٹھ پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْاِضْطِجَاعِ عَلَى الْبَطْنِ باب اوندھا لیٹنے کی کراہت میں

اوندھے لیٹنے کی کراہت

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلٰى بَطْنِهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ ضِجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لیٹا ہوا پیٹ کے بل تو فرمایا یہ ایسا لیٹنا ہے کہ دوست نہین رکھتا اسکو اللہ تعالی **ف** اس باب مین طہفہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے اور روایت کیا یحیی بن ابی کثیر نے یہ حدیث ابی سلمہ سے انہون نے یعیش بن طہفہ سے انہون نے اپنے باپ سے اور انکو طخفہ بجای طہفہ کہتے ہیں اور صحیح طہفہ ہے اور بعضون نے طغفہ بغین معجمہ کہا ہے اور بعض حفاظ حدیث نے طخفہ بخای معجمہ کو صحیح کہا ہے

بَابُ مَا جَآءَ فِي حِفْظِ الْعَوْرَةِ باب ستر عورت کے بیان مین

ستر عورت کا بیان

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَاْتِيْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَكُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ قَالَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَّا يَرَاهَا اَحَدٌ فَافْعَلْ قُلْتُ فَالرَّجُلُ يَكُوْنُ خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُّسْتَحْيٰى مِنْهُ **ترجمہ** روایت ہے بہز بن حکیم سے انہون نے روایت کی اپنی باپ سے انہون نے بہز کے دادا سے کہا بہز کے دادا نے عرض کی مینے یا رسول اللہ عورات ہماری کس سے چھپاوین ہم اور کس کو چھوڑ دین یعنی اس سے نہ چھپاوین فرمایا آپنے کہ چھپا ہر چھپاؤ تو اپنے عورت کو مگر اپنی بی بی سے یا اپنی لونڈی سے کہ ان سے چھپانا ضرور نہین پھر اسنی یہ عرض کی انہونے کہ کبھی آدمی ہوتا ہی ایک آدمی کیساتھ بیٹھے وہی شخص رہتے مین زیادہ نہین تو فرمایا کہ جہان تک ہو سکے تو چھپا ایسا کہ نہ دیکھے اس عورت کو کوئی پس کہا مینے پھر بعضی جگہ ہوتا ہے آدمی خالی بیٹھے یعنی تنہا جیسا کہ لیاف وغیرہ میں ہوتے ہیں تو فرمایا آپنے بیشک اللہ تعالی زیادہ مستحق ہے اسکا کہ اس سے شرم کیجاوے یعنی وہان خوف نہو تو بھی ستر ضرور ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور بہز کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے اور روایت کی جریری نے حکیم بن معاویہ سے اور وہ والد ہین بہز کے

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِتِّكَاءِ باب تکیہ لگا کر بیٹھنے کے بیان مین

تکیہ لگا کر بیٹھنے کا بیان

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهٖ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا انہونے کہ دیکھا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائی ہوئے وسادہ پر اپنی بائین طرف **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی کئی لوگون نے یہ حدیث اسرائیل سے انہون نے سماک سے انہون نے جابر سے کہا انہون نے دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹیکا دیئے ہوئے تکیے پر اور نہین ذکر کیا انہونے بائین طرف کا روایت کی ہم سے یوسف بن عیسی نے انہون نے وکیع سے انہونے اسرائیل سے انہون نے سماک بن حرب سے انہون نے جابر سے کہا جابر نے کہ دیکھا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ٹیکا دیئے تھے تکیے پر یہ حدیث صحیح ہے

بَابُ **عَنْ** اَبِيْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی مسعود سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقتدی نہ بنایا جاوے آدمی اپنی حکومت کی جگہ مین یعنے گھر یا محلہ مین اور نہ بٹھایا جاوے اسکی مسند پر اسکی گھر مین مگر اسکے حکم سے **ف** یہ حدیث حسن ہے

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الرَّجُلَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهٖ باب اس بیان مین کہ مالک صدر سواری کا مستحق ہے

اسکا بیان کہ صدر سواری کا مالک مستحق ہے

عَنْ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اِذْ جَآءَهٗ رَجُلٌ وَمَعَهٗ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ارْكَبْ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهٗ لِيْ قَالَ قَدْ جَعَلْتُهٗ لَكَ قَالَ فَرَكِبَ **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے کہتے تھے کہ ایکبار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے راہ مین کہ ناگہان آگیا انکے پاس ایک آدمی کہ اسکی ساتھ ایک گدہا تھا اور اسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ سوار ہو لیجئے آپ سپر اور وہ پیچھے ہٹ گیا تاکہ حضرت آگی سوار ہون تب فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین تو زیادہ مستحق ہے اپنی سواری کے صدر کا یعنے آگے کا مگر یہ کہ بخشدے تو

مجھے حق اپنا تب اُسنے عرض کیے کہ مینے بخشدیا آپکو حق اپنا کہا راوی نے پہر سوار ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** ماجاء فی اتخاذ الانماط
باب انماط کے بیان مین **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل لکم انماط قلت وانی تکون لنا انماط قال اما انھا ستکون لکم انماط قال فانا اقول لامراتی اخری عنی
انماطک فتقول الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھا ستکون لکم انماط قال فادعھا **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا
تمہارے پاس انماط ہین تو مینے عرض کیے کہ کہان سے آئے ہمارے پاس انماط فرمایا آپنے قریب ہے کہ ہونگے تمہارے پاس انماط کہا جابر نے کہ اب مین اپنی بی بی سے کہتا ہون کہ دور کر مجھ سے
انماط اپنی تو وہ کہتی ہی کہ خبر دی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قریب ہے کہ ہونگے تمہارے پاس انماط کہا جابر نے پہر چھوڑ دیتا ہون مین اُنکو **ف** یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے
مترجم انماط جمع ہے نمط کے نمط ایک قسم ہے قالین کی کہ اُسپر رؤئین ہوتی ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ ایک بساط لطیف ہے کہ ہودج پر ڈالتے ہین اور کبھی اُسکا پردہ بناتے
ہین کذا فی المجمع غرض اس حدیث مین بطور پیشین گوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ ہماری امت کو وسعت ہوگی اور فرشون اور لباسون مین لوگ تکلف اور زینت کرینگے **باب**
ماجاء فی رکوب ثلاثۃ علی دابۃ باب ایک جانور پر تین شخص سوار ہونے کے بیان مین **عن** سلمۃ قال لقد قدت بنبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحسن و
الحسین علی بغلتہ الشھباء حتی ادخلتہ حجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا قدامہ وھذا خلفہ **ترجمہ** روایت ہے سلمہ سے کہا انہون نے کہ کھینچی مینے خچر کو حضرت
کے جسکا نام شہبا تہا اور اُسپر آپ سوار تھے اور حسن اور حسین یہانتک کہ لیگیا مین خچر کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے آنگن مین یہہ حضرت کے آگے سوار تھے اور وہ پیچھے یعنے امام حسن
آگے اور حسین پیچھے **ف** اسباب مین ابن عباس اور عبداللہ بن جعفر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب** ماجاء فی نظرۃ المفاجاۃ باب ناگہان نظر
پڑنے کے بیان مین **عن** جریر بن عبداللہ قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نظرۃ الفجاءۃ فامرنی ان اصرف بصری **ترجمہ** روایت ہے جریر بن عبداللہ
سے کہا انہون نے کہ پوچھا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حکم اُس نگاہ کا کہ یکبارگی پڑجاتی ہے یعنے کسی عورت اجنبیہ پر سو فرمایا مجھکو کہ پھیرلے نگاہ اپنی **ف** یہ حدیث حسن
ہے صحیح ہے اور ابو زرعہ کا نام ہرم ہے **عن** بریدۃ رفعہ قال یا علی لا تتبع النظرۃ النظرۃ فان لک الاولی ولیست لک الاخرۃ **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے انہون نے
مرفوع کیا اسکو یعنے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی پہلے نگاہ کے بعد دوسری نگاہ مت ڈال اسلیے کہ پہلی نگاہ تیرے لیے ہے یعنے جو بلا قصد ناگہان پڑگئی معاف ہے
اور پھر جو تیرے لیے نہیں دوسری یعنے اُسمین مواخذہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر شریک کی روایت سے **باب** ماجاء فی احتجاب النساء من
الرجال باب عورتونکو مردون سے چھپنے کے بیان مین **عن** ام سلمۃ انھا کانت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومیمونۃ قالت فبینما نحن عندہ اقبل
ابن ام مکتوم فدخل علیہ وذلک بعد ما امرنا بالحجاب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجبا منہ فقلت یا رسول اللہ الیس ھو اعمی لا یبصرنا
ولا یعرفنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افعمیاوان انتما الستما تبصرانہ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ وہ تھین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور
میمونہ بہی سو کہا ام سلمہ نے کہ سامنے آئے عبداللہ ابن ام مکتوم اور داخل ہوئے آپ پر اور یہ قصہ بعد اسکے ہے کہ ہم کو حکم ہوچکا تہا پردہ کا سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چھپو تم
دونون عبداللہ سے سو مینے عرض کیے یا رسول اللہ وہ تو نابینا ہے کہ ہمکو نہین دیکہتا اور نہ پہچانتا ہے ہمکو سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تم دونون بھی اندھی ہو اور
کیا تم دونون نہین دیکھتین اسکو یعنے وہ نہین دیکھتا تو تم تو دیکھتی ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی النھی عن الدخول علی النساء الا باذن
ازواجھن باب بغیر اذن شوہرون کے عورتون کے پاس جانیکی نہی مین **عن** ذکوان عن مولی عمرو بن العاص ان عمرو بن العاص ارسلہ الی علی یستاذنہ علی اسماء ابنۃ عمیس فاذن
لہ حتی اذا فرغ من حاجتہ سال المولی عمرو بن العاص عن ذلک فقال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھانا او نھی ان ندخل علی النساء بغیر اذن ازواجھن
ترجمہ روایت ہے ذکوان سے وہ روایت کرتے ہین مولے سے عمرو بن عاص کے کہ عمرو بن عاص نے بھیجا انکو حضرت علی کیطرف کہ اجازت مانگی عمرو بن عاص کیلئے اسماء بنت عمیس کے پاس جانیکی
سو اجازت دی علی نے اسماء کے پاس جانیکی کہ علی اُنکے شوہر تھے پہر جب فارغ ہوئے عمرو اپنی کام سے یعنے جو کچھ کہنا سننا تہا کہہ چکے پوچھا مولے نے عمرو بن عاص سے سبب اجازت مانگنے
کا تو فرمایا انہون نے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو منع کیا ہے یا یہ کہا کہ منع کیا ہے اس سے کہ داخل ہون بیبیون پر بے اجازت اُنکے شوہرون کے **ف** اسباب مین عقبہ بن عامر
اور عبداللہ بن عمرو اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی تحذیر فتنۃ النساء باب فتنہ نساء کے بیان مین **عن** اسامۃ بن زید و
سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما ترکت بعدی فتنۃ اضر علی الرجال من النساء **ترجمہ** روایت ہے اسامہ بن زید اور سعید بن

زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں چھوڑا میں نے بعد اپنے لوگوں میں کوئی فتنہ ضرر پہنچانیوالا مردوں کو عورتوں کے فتنہ سے بڑھکر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث کئی ثقہ لوگوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابی عثمان سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کا اس سند میں اور نہیں جانتے ہم کسی راوی کو کہ اُسنے کہا ہو روایت ہے اسامہ بن زید سے سوا معتمر کے اور اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے **باب ماجاء فی کراھیة اتخاذ القصة** باب چٹیلہ کی برائی میں **عن** حُمَیدِ بنِ عبدِ الرحمٰنِ اَنَّہٗ سَمِعَ مُعَاوِیَةَ خَطَبَ بِالْمَدِیْنَةِ یَقُوْلُ اَیْنَ عُلَمَاءُکُمْ یَا اَھْلَ الْمَدِیْنَةِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْھٰی عَنْ ھٰذِہِ الْقُصَّةِ وَیَقُوْلُ اِنَّمَا ھَلَکَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ حِیْنَ اتَّخَذَھَا نِسَاءُھُمْ **ترجمہ** روایت ہے حمید بن عبد الرحمن سے انہوں نے کہا سنا میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کہ خطبہ پڑھا انہوں نے مدینہ میں یعنی اپنے ایام امارت میں تو فرمانے لگے کہاں ہیں عالم تمہارے اے مدینہ والوں سنا ہے میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرماتے تھے ان چٹیوں سے اور کہتے تھے کہ ہلاک ہوے بنی اسرائیل جب ڈالیں انکی عورتوں نے چوٹیاں **مترجم** مراد یہ ہے کہ کپڑا یا بال جو ہے لگا کر بڑی چوٹی ڈالنا موجب ہلاکت ہے اسلئے کہ وہ شعار ہے زانیات کا اور دستور ہے فاسقات کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی وجہ سے حضرت معاویہ سے **باب ماجاء فی الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة** باب صلہ اور وشمہ وغیرہا کے بیان میں **عن** عبدِ اللّٰہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ مُبْتَغِیَاتٍ لِلْحُسْنِ مُغَیِّرَاتٍ خَلْقَ اللّٰہِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی گودنے والی عورتوں کو اور جو گودنا گودواوے اور جو دانتوں کو سوہن کرکے باریک کرتے ہیں ڈھونڈتی ہیں ان کاموں سے حسن اور خوبصورتی بدلنی والیاں ہیں اللہ تعالےٰ کے پیدا کی ہوئی چیز کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَقَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِی اللِّثَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کی ہے اللہ تعالےٰ نے اس عورت کو جو بالوں میں جوڑ لگادے اور اُس عورت کو جو اپنے بالوں میں جوڑ لگواوے تاکہ دراز اور زیادہ معلوم ہوں اور لعنت کی گودنا گودنی والی عورت کو اور گودوانی والی کو اور کہا نافع نے کہ گودنا مسوڑھوں میں ہوتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عائشہ اور معقل بن یسار اور اسماء بنت ابی بکر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحیی بن سعید سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند روایت مذکورہ کے مگر نہ ذکر کیا قول نافع کا اس میں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** شاید اُس زمانہ میں گودنا اسی مقام میں مروج ہوگا اسلئے نافع نے یہ تفسیر کی ورنہ گودنا کہیں ہی ہو ممنوع و غیر مشروع ہے **باب ماجاء فی المتشبھات بالرجال من النساء** باب ان عورتوں کے بیان میں جو مردوں سے مشابہت کرتے ہیں **عن** ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّھَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّھِیْنَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن عورتوں کو جو مردوں سے تشبہ کرتے ہیں یعنی لباس اور بات چیت وغیرہ میں اور لعنت کی اُن مردوں کو جو عورتوں سے تشبہ کرتے ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مخنثوں کو مردوں میں سے اور جو تشبہ کرے مردوں سے عورتوں میں سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں حضرت عائشہ سے بھی روایت ہے **مترجم** عورت مرد کی مشابہت کرے یعنی لباس اور بولی اور وضع وغیرہ میں جو چیز مردوں کے ساتھ خاص ہے اختیار کرے مثلاً انگرکھا پہنے یا عمامہ باندھے یا کڑی بولی بولے سر پر پٹے رکھے یا سر منڈاوے وغیرہ ذالک **باب ماجاء فی کراھیة خروج المرأة متعطرة** باب عورت کے خوشبو لگا کر نکلنے کے کراہت میں **عن** اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ عَیْنٍ زَانِیَةٌ وَالْمَرْأَةُ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَھِیَ کَذَا وَکَذَا یَعْنِیْ زَانِیَةً **ترجمہ** روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آنکھ زانیہ ہے اور عورت جب خوشبو لگادے اور مردوں کے بیٹھنے کی جگہ پر گذرے سو وہ ایسی ویسی ہے یعنی زانیہ ہے + **ف** اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** ہر آنکھ زانیہ ہے یعنی آنکھ کا بچانا کہ غیر عورت پر نہ پڑے نہایت مشکل ہے اور بہت کم لوگ ایسے پرہیز کرتے ہیں اکثر ایسے میں جیسی نظر نامحرم پر براہ شہوت پڑتی ہے اور یہی آنکھ کا زنا ہے **باب ماجاء فی طیب الرجال والنساء** باب مرد و زن کی خوشبو کے بیان میں **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طِیْبُ الرِّجَالِ مَا ظَھَرَ رِیْحُہٗ وَخَفِیَ لَوْنُہٗ وَطِیْبُ النِّسَاءِ مَا ظَھَرَ لَوْنُہٗ وَخَفِیَ رِیْحُہٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خوشبو مردوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو بو اسکی اور چھپا ہو رنگ اسکا اور خوشبو عورتوں کی وہ ہے کہ ظاہر

رنگ اُسکا اور چھپی ہو بُو اُسکی **ف** روایت کی ہمسے علی بن حجر نے اُنہوں نے اسمٰعیل سے اُنہوں نے جریری سے اُنہوں نے ابی نضرہ سے اُنہوں نے طفاوی سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور یہ حدیث حسن ہے لیکن طفاوی کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی روایت سے اور نہیں جانتے ہم نام اُنکا اور حدیث اسمٰعیل بن ابراہیم کی اتم ہے اور اطول ہے اور اسباب مین عمران بن حصین سے بھی روایت ہے **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَيْرَ طِيْبِ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهٗ وَخَفِيَ لَوْنُهٗ وَخَيْرَ طِيْبِ النِّسَآءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهٗ وَخَفِيَ رِيْحُهٗ وَنَهٰى عَنِ الْمِيْثَرَةِ الْاُرْجُوَانِ **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر خوشبو مردونکی وہ ہی کہ ظاہر ہو بُو اُسکی اور پوشیدہ ہو رنگ اُسکا اور بہتر خوشبو عورتونکی وہ ہے کہ ظاہر ہو رنگ اُسکا اور پوشیدہ ہو بُو اُسکی اور منع فرمایا آپنے زین پوش سرخ یعنے ریشمی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اِس سند سے **مترجم** مراد ان حدیثوں کی یہ ہے کہ مرد کو ایسی خوشبو لگانا چاہئے کہ جسمین بو ہو اور رنگ نہو مثل عطر وغیرہ کے اور عورت کو وہ کہ جسمین رنگ ہو اور بو نہو مثل حنا وغیرہ کے

باب مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ رَدِّ الطِّيْبِ باب خوشبو پھیر دینے کی کراہت مین **عَنْ** ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ اَنَسٌ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ وَقَالَ اَنَسٌ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ **ترجمہ** روایت ہے ثمامہ بن عبداللہ سے کہا اُنہوں نے کہ انس رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ خوشبو کی چیز نہ پھیرتے تھے اور کہا انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو نہ پھیرتے تھے **ف** اسباب مین ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین ہین کہ وہ پھیر نہیں جاتین ایک تکیہ دوسرے خوشبو تیسرے دودھ **ف** یہ حدیث غریب ہے اور عبداللہ بن مسلم بیٹے ہین جندب کے اور وہ مدینہ کے رہنے والے ہین **عَنْ** اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِيَ اَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدَّهٗ فَاِنَّهٗ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی عثمان نہدی سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دیا جاوے کسیکو تم مین سے خوشبو تو نہ پھیرے اُسکو اسلئے کہ وہ نکلی ہے جنت سے **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور نہیں جانتے ہم حنان کی کوئی روایت سوا اسکے اور ابو عثمان نہدی کا نام عبدالرحمن بن مل ہے اور پایا اُنہوں نے زمانہ مبارک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نہیں دیکھا آپکو اور نہ سُنی آپ سے کوئی حدیث

باب مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ مُبَاشَرَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَالْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ باب مباشرت ممنوعہ کے بیان مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ حَتّٰى تَصِفَهَا لِزَوْجِهَا كَاَنَّهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهَا **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ ملے عورت عورت سے اور نہ ملاقات کرکے بیان کرے اُسکا اپنی شوہر کے آگے اسطرح کہ گویا وہ اُسکو دیکھ رہا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** یعنے عورت کو نہ چاہئے کہ کسی اپنی ملاقاتی عورت کا اپنے شوہر کے سامنے ایسا ذکر کرے کہ گویا وہ اُسکو دیکھتا ہو کہ اسمین خوف فتنہ کا ہے اور ڈر ہے زنا مین گرفتار ہو جانیکا اور مباشرت مشتق ہے بشرہ سے بشرہ ظاہر بدن اور جلد کو کہتے ہین مباشرت لغوی معنی اپنا بدن دوسرے کے بدن سے لگانا مگر یہان ملاقات اور ملنا مراد ہے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْاَةُ اِلٰى عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا تُفْضِي الْمَرْاَةُ اِلَى الْمَرْاَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نظر کرے کوئی مرد کسی مرد کی ستر کیطرف اور نہ نظر کرے عورت کسی عورت کے ستر کیطرف اور نہ ملے کوئی مرد کسی مرد سے ایک کپڑے مین یعنے دونون ایک کپڑا اوڑھ کر اندر سے برہنہ ہوں نہ لیٹین اور نہ ملے کوئی عورت کسی عورت سے ایک کپڑے مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** یعنے جیسے ستر ڈھانپنا عورت کو مرد سے ضرور ہے اسیطرح عورت سے بھی ضروری ہے اکثر عورتین آپسمین بے ستری کو حرام نہین جانتی اور اسمین تساہل کرتی ہین معاذ اللہ سُنن رکھ اللہ اس بلا سے بچاوے

باب مَا جَآءَ فِيْ حِفْظِ الْعَوْرَةِ باب ستر عورت کے بیان مین **عَنْ** بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَاْتِيْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ قَالَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَّا يَرَاهَا اَحَدٌ فَلَا يَرَيَنَّهَا قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِذَا كَانَ اَحَدُنَا خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُّسْتَحْيٰى مِنْهُ النَّاسُ **ترجمہ** روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے کہا انکے دادا نے کہ پوچھا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ عورات ہمارے کیا چھپاوین ہم اُسمین سے اور کیا چھوڑ دین یعنے کس سے ستر ڈھانپین اور کس سے نہ ڈھانپین فرمایا آپنے کہ چھپا تو عورت اپنی کو مگر اپنی بی بی سے یا جسکے مالک ہو تیرے ہاتھ یعنے باندی سے کہا دادا نے بہز کے مین نے یا رسول اللہ جبکہ لوگ ملے جلے ہون آپسمین فرمایا آپنے اگر ہو سکے تجھسے کہ نہ دیکھے عورت تیری کوئی شخص تو نہ دکھلا تو اُسکو کسیکو کہا مینے یا نبی اللہ جبکہ

ہووے کوئی ہم میں کا اکیلا یعنے خلوت میں ہو فرمایا آپنے اللہ تعالےٰ زیادہ مستحق ہے بہ نسبت آدمیون کے کہ حیا کیجاوے اُس سے یعنے مکان تنہا میں بھی برہنہ نہونا چاہیے اور اللہ سے شرم

اسکا بیان کہ ران ستر میں داخل ہے

کرنا چاہیے **ف** یہ حدیث حسن ہے **بَابُ** مَا جَآءَ اَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ باب اس بیان مین کہ ران ستر مین داخل ہے **عَنْ** جَرْهَدٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَرْهَدٍ فِي الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَشَفَ فَخِذُهُ قَالَ اِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ **ترجمہ** روایت ہے جرہد سے کہا کہ گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس سے مسجد مین اور انکی ران کھلی ہوئی تھی تو فرمایا آپنے کہ ران بھی ستر مین داخل ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے مگر اسکے اسناد مین متصل نہین دیکھتا **عَنْ** جَرْهَدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ كَاشِفٌ عَنْ فَخِذِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطِّ فَخِذَكَ فَاِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ **ترجمہ** روایت ہے جرہد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اُنکے پاس اور وہ کھولے ہوئے تھے ران اپنی سو فرمایا آپنے کہ ڈھانپ لو تم اپنی ران کہ وہ ستر مین داخل ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** جَرْهَدٍ الْاَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ **ترجمہ** روایت ہے جرہد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ران عورت مین داخل ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ران عورة مین داخل ہے **ف** اس باب مین علی اور محمد بن عبداللہ بن جحش سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عبداللہ بن جحش اور اُنکے بیٹے کو صحبت ہی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاکیزگی کا بیان

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّظَافَةِ باب پاکیزگی کی بیان مین **عَنْ** صَالِحِ ابْنِ اَبِي حَسَّانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيْفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُوْدَ فَنَظِّفُوْا اُرَاهُ قَالَ اَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيْهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ نَظِّفُوْا اَفْنِيَتَكُمْ **ترجمہ** روایت ہے صالح کہا انہون نے کہ سنا مین نے سعید بن مسیب سے کہ فرماتے تھے کہ بیشک اللہ تعالےٰ پاک ہے دوست رکھتا ہے پاکیزگی کو اور نظیف ہے دوست رکھتا ہے نظافت کو کریم ہے دوست رکھتا ہے کرم کو جواد ہے دوست رکھتا ہے جود کو سو تم پاک و صاف رکھو کہا صالح نے کہ گمان کرتا ہون مین کہ فرمایا سعید بن مسیب نے کہ صاف و پاک رکھو اپنی صحنون کو اور مشابہت نکرو ساتھ یہود کی یعنے وہ اپنے صحنون مین کوڑا جمع کرتے ہین تم نکرو کہا صالح نے ذکر کیا مین نے یہ روایت مہاجر بن مسمار سے تو کہا اُنہون نے کہ روایت کیے مجھ سے عامر بن سعد نے اُنہون نے اپنی باپ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے مگر یہ کہا کہ صاف کرو تم اپنے صحنون کو یعنے گمان کرتا ہون نہین کہا **ف** یہ حدیث غریب ہے اور خالد بن الیاس ضعیف سمجھے جاتے ہین اور اُنکو ابن ایاس بھی کہتے ہین **مترجم** اللہ تعالےٰ نظیف ہے الخ نظافت کے معنی کمال طہارت اور صفائی ہے اور یہان مراد ہے پاک ہونا باریتعالیٰ شانہ کا صفات حدوث سے اور سات زوال و نقص سے اور نظافت کرو یعنے صاف و پاک کرو مکانون کو کوڑے کرکٹ سے اور بدن کو نجاسات سے اور دلکو کبر و حسد سے اور عقائد فاسدہ سے اور روح کو ماسوی اللہ سے

جماع کے وقت پردہ کرنیکا بیان

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْجِمَاعِ باب جماع کے وقت پردہ کرنیکے بیان مین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ فَاِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ اِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِيْنَ يُفْضِي الرَّجُلُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاسْتَحْيُوْهُمْ وَاَكْرِمُوْهُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم برہنہ ہونے سے اسلئے کہ تمہارے ساتھ وہ لوگ ہین کہ نہین جدا ہوتے ہین تم سے مگر پاخانے کی وقت اور جب جماع کرتا ہے مرد اپنی عورت سے سو تم حیا کرو اُن سے اور تعظیم کرو اُنکی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور ابو محیاة کا نام یحیی بن یعلی ہے **مترجم** وہ ساتھی ملائکہ ہین کہ حفاظت عباد کے لیے ہر ایک کے ساتھ ہین اور تحریر اعمال وغیرہ کے واسطے

حمام میں جانیکا بیان

بَابُ مَا جَآءَ فِي دُخُوْلِ الْحَمَّامِ باب حمام مین جانیکے بیان مین **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيْلَتَهُ الْحَمَّامَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ اِزَارٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر تو نہ بھیجے اپنی عورت کو حمام مین کہ وہان بے ستری اور بیحیائی اور کشف ستر ہوتا ہے اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالےٰ پر اور پچھلے دن پر تو نہ داخل ہو حمام مین بغیر تہمت کے یعنے برہنہ نہاوے جیسیکہ جہال اور سفہا کی عادت تھی اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالےٰ پر اور پچھلے دن پر تو نہ بیٹھے اُن لوگون کے دسترخوان پر کہ جنپر دور ہوتا ہے شراب کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو طاوس کی روایت سے کہ وہ جابر سے روایت کرتے ہون مگر اسی سند سے کہا محمد بن اسمعیل نے لیث بن ابی سلیم صدوق ہین مگر اکثر وہم کرجاتے ہین کسی روایت مین اور کہا محمد نے کہ کہا احمد بن حنبل نے کہ لیث کی روایت سے دل خوش نہین ہوتا **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَآءَ عَنِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ فِي الْمَيَازِرِ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے منع فرمایا مردون اور عورتونکو حمام مین جانے سے پھر رخصت دی مردونکو تہمت

مانند کہ جاویں **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر حماد بن سلمہ کے روایت سے اور اسناد اسکی کچھ مضبوط نہیں **عن** اَبِی الْمَلِیْحِ الْهُذَلِیِّ اَنَّ نِسَآءً مِنْ اَهْلِ حِمْصٍ اَوْ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ دَخَلْنَ عَلٰی عَائِشَةَ فَقَالَتْ اَنْتُنَّ اللَّاتِیْ يَدْخُلْنَ نِسَاءُكُنَّ الْحَمَّامَاتِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنِ امْرَأَةٍ تَضَعُ ثِيَابَهَا فِیْ غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی الملیح ہذلی سے کہ کچھ عورتیں اہل حمص کے یا اہل شام میں کے داخل ہوئیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سو فرمایا آپنے کہ تم وہی ہو کہ داخل ہوتی ہیں عورتیں تمہارے یہاں کے حماموں میں سُنا ہے میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی عورت ایسی نہیں ہے کہ اُتار اپنے کپڑے اپنے شوہر کے سوا اور گھر میں مگر یہ کہ پھاڑ ڈالا اُسنے وہ پردہ کہ اُسکے اور اُسکے رب کے درمیان تھا **ف** یہ حدیث حسن ہے

باب مَا جَآءَ اَنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ باب جس گھر میں تصویر اور کُتا ہو اُسمیں ملائکہ کے نہ داخل ہونیکے بیان میں

عن ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا طَلْحَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ کہتے تھے سُنا میں نے ابو طلحہ سے کہ کہتے تھے کہ سُنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں داخل ہوتے ہیں فرشتے اُس گھر میں کہ جسمیں کُتا یا تصویر ہو جاندار چیزوں کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** اَبِیْ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ اَوْ صُوْرَةٌ شَكَّ اِسْحَاقُ لَا يَدْرِیْ اَيُّهُمَا قَالَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا اُنہوں نے کہ خبر دی ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرشتے داخل نہیں ہوتے اُس گھر میں کہ جسمیں تمثال ہو یا تصویر شک کیا اسحٰق نے کہ انہیں ہے کیا کہا یعنے تماثیل کہا یا صورت **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ اِنِّیْ كُنْتُ اَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِیْ اَنْ اَكُوْنَ دَخَلْتُ عَلَيْكَ الْبَيْتَ الَّذِیْ كُنْتَ فِيْهِ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ فِیْ بَابِ الْبَيْتِ تِمْثَالُ الرِّجَالِ وَكَانَ فِی الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ وَكَانَ فِی الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَاْسِ التِّمْثَالِ الَّذِیْ بِالْبَابِ فَلْيُقْطَعْ فَيَصِيْرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ وَيُجْعَلْ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ مُنْتَبَذَتَيْنِ تُوْطَاٰنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذٰلِكَ الْكَلْبُ جَرْوًا لِلْحُسَيْنِ اَوْ لِلْحَسَنِ تَحْتَ نَضَدٍ لَهُ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آئے میرے پاس جبرئیل اور کہا اُنہوں نے کہ آیا تھا میں آپکے پاس کل کے رات کو سو نہ روکا مجھے اس سے کہ داخل ہوتا میں نزدیک آپکے گھر میں کہ جسمیں آپ تھے مگر یہی کہ دروازہ پر گھر کے تصویریں تھیں مردوں کی اور گھر میں کپڑا تھا پردہ کا کہ اُسمیں تصویریں تھیں اور تھا گھر میں ایک کُتا سو حکم کریے آپ کہ سر اس تصویر کا جو دروازہ پر ہے کاٹ ڈالا جاوے کہ حکم اُسکا شجر کا سا ہو جاوے اور پردہ کے لئے حکم کریے کہ اُسکو قطع کر کے دو تکیے بنائی جاویں کہ پڑے رہیں اور روندی جاویں اور حکم کریے کُتے کو کہ نکال دیا جاوے سو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور وہ کُتا ایک بچہ تھا کُتے کا امام حسین کا یا امام حسن کا یعنے اُنکے کھیلنے کے لئے تھا اُنکے پلنگ کے نیچے سو حکم کیا آپنے کہ وہ نکالا گیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو تصویر ذی روح کے کہ سر اُسکا کٹا ہو کہنا اُسکا جائز ہے اور اسی طرح درختوں اور پھولوں وغیرہ غیر ذی روح کے تصویریں

باب مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ باب ثوب معصفر کے کراہت میں

عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُنہوں نے کہ گذرا ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پاس سے اور اُسپر دو کپڑے تھے سرخ رنگ کے اور سلام کیا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سو جواب نہ دیا آپنے اُسکو سلام کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مراد حدیث کے اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ مکروہ رکھا آپنے کسم کے رنگ کا کپڑا مرد کو پہننا اور تجویز کیا ہے علما نے کہ جو رنگا جاوے مدر وغیرہ میں تو اُسمیں کچھ مضائقہ نہیں جبکہ وہ کسم کا نہووے **مترجم** مدر رینے گیرو وغیرہ میں **عن** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّیِّ وَعَنِ الْمِيْثَرَةِ وَعَنِ الْجِعَةِ قَالَ اَبُو الْاَحْوَصِ وَهُوَ شَرَابٌ يُتَّخَذُ بِمِصْرَ مِنَ الشَّعِيْرِ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مرد کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور ریشمی زین پوش سے اور جعہ سے اور ابوالاحوص نے کہا کہ وہ ایک شراب ہے مصر کے کہ جو سے بناتے ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِیْ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ اَوْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَاٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالْقَسِّیِّ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہا اُنہوں نے کہ حکم کیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا

اور منع فرمایا ہمکو سات چیزون سے حکم کیا ہمکو جنازون کے ساتھ چلنے کا اور مریضون کے عیادت کا اور چھینکنے والے کے جواب دینے کا اور بلانیوالے کے بات قبول کرنیکا اور مظلوم کے مدد کا اور قسم کھانیوالے کے قسم سچا کرنیکا اور سلام کے جواب دینے کا اور منع فرمایا ہمکو سات چیزون سے سونیکی انگوٹھی پہننے سے یعنی مردونکو اور سونیکے چھلے پہننے سی اور چاندی کے برتنون سے اور حریر اور دیباج اور استبرق اور قسی کے پہننے سی کہ یہ سب ریشمی کپڑے ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اشعث بن سلیم بیٹے ہین ابی الشعثا کی یعنے ابی الشعثا کا نام سلیم ہے اور سلیم بیٹے ہین اسود کے **باب** ما جاء فی لبس البیاض باب سفید کپڑے پہننے کے بیان مین **عن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا البیاض فانھا اطھر واطیب وکفنوا فیھا موتاکم **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا انھون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہنو تم سفید کپڑے اسلیے کہ وہ پاکیزہ اور عمدہ ہین اور کفن دو اسکا اپنے مردون کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب مین ابن عباس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **باب** ما جاء فی الرخصۃ فی لبس الحمرۃ للرجال باب سرخ کپڑونکی اجازت مین مردون کے لیے **عن** جابر بن سمرۃ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ اضحیان فجعلت انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی القمر وعلیہ حلۃ حمراء فاذا ھو عندی احسن من القمر **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سی کہا انھون نے کہ دیکھا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات مین سو مین نظر کرنی لگا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف اور چاند کیطرف اور آپ پر جوڑا تھا سرخ رنگ کا تو اُسوقت میرے نزدیک وہ زیادہ حسین تھے چاند سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اشعث کی روایت سے اور روایت کی شعبہ نے اور ثوری نے ابی اسحاق سے انھون نے براء بن عازب سے کہا انھون نے کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر سرخ جوڑا یعنے اُسمین خطوط سرخ تھے نہ یہ کہ بالکل سرخ ہو روایت کی ہمسے یہ محمود بن غیلان نے انھون نے وکیع سے انھون نے سفیان سے انھون نے ابی اسحاق سے اور روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انھون نے محمد بن جعفر سے انھون نے شعبہ سی انھون نے ابی اسحق سے یہی روایت اور اسمین حدیث مین اور بھی ذکر ہے اس سے زیادہ پوچھا مین نے محمد بن اسمعیل بخاری سے اور کہا مین نے کہ حدیث ابی اسحاق کی جو مروی ہے براء سی وہ زیادہ صحیح ہے یا حدیث جابر بن سمرہ کی تو تجویز کیا انھون نے کہ دونون صحیح ہین اور اس باب مین براء اور ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے **باب** ما جاء فی الثوب الاخضر باب سبز کپڑون کے بیان مین **عن** ابی رمثۃ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ بردان اخضران **ترجمہ** روایت ہے ابی رمثہ سی کہا انھون نے کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور آپ پر دو کپڑے سبز تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر عبید اللہ بن ایاد کی روایت سے اور ابو رمثہ تیمی کا نام حبیب بن حیان ہے اور بعضون نے کہا کہ رفاعہ بن یثربی ہے **باب** فی الثوب الاسود باب سیاہ کپڑے کے بیان مین **عن** عائشۃ قالت خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ وعلیہ مرط من شعر اسود **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن صبحکو اور آپ پر چادر تھی کالے بالونکی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب** ما جاء فی الثوب الاصفر باب زرد کپڑون کے بیان مین **عن** قیلۃ بنت مخرمۃ انھا قالت قدمنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت الحدیث بطولہ حتی جاء رجل وقد ارتفعت الشمس فقال السلام علیک یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وعلیہ تعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسمال ملیتین کانتا بزعفران وقد نفضتا ومعہ عسیب نخلۃ **ترجمہ** روایت ہے قیلہ سے کہا انھون نے کہ آئی ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کی انھون نے اسکے بعد حدیث بہت لمبی یہانتک کہ کہا انھون نے کہ آیا آپکے پاس ایک مرد اور بلند ہوچکا تھا آفتاب سو کہا السلام علیک یا رسول اللہ تو فرمایا آپنے وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر دو کپڑے تھے پرانے بے سلے ہوے رنگی لیے تھے زعفران مین اور جھڑ گیا تھا اُن سے رنگ زعفران کا یعنے بسبب کثرت استعمال کے اور آنحضرت کے پاس ایک شاخ تھی کھجور کی **ف** قیلہ کی حدیث کو ہم نہین جانتے مگر عبد اللہ بن حسان کی روایت سے **مترجم** مراد حدیث سے یہ ہے کہ رنگ زعفران کا اُن کپڑون سے جھڑ گیا تھا اور کچھ اثر باقی رہا تھا **باب** ما جاء فی کراھیۃ التزعفر والخلوق للرجال باب زعفران و خلوق کی کراہت مین مردون کے لیے **عن** انس بن مالک قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التزعفر للرجال **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انھون نے کہ منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زعفران سے مردون کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث اسمعیل بن علیہ سے انھون نے عبد العزیز بن صہیب سے انھون نے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا زعفران کے لگانے سے یعنے مردون کو **ف** روایت کی یہ حدیث ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے انھون نے آدم سے انھون نے شعبہ سے کہا شعبہ نے معنے کراہت تزعفر کے مردون کے لیے یہ ہین کہ مردون خوشبو کے لیی بجای عطر کے زعفران لگائی **عن** یعلی بن

مُرَّۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا قَالَ اذْھَبْ فَاغْسِلْہُ ثُمَّ اغْسِلْہُ ثُمَّ لَا تَعُدْ **ترجمہ** روایت ہے یعلی بن مرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو خلوق لگائی ہوئے تب فرمایا جا تو اور دھو اسکو اور پھر دھو اور پھر دوبارہ نہ لگا اسکو **ف** یہ حدیث حسن ہے اور اختلاف کیا بعضوں نے اسکی اسناد میں جو مروی ہے عطا بن سایب سے کہا علی نے کہا یحیی بن سعید نے جسنے کہ سنا ہی عطا بن سایب سے زمانہ قدیم میں یعنے انکی اول عمر میں سو سماع اسکا صحیح ہے اور سماع شعبہ اور سفیان کا عطا بن سائب سے صحیح ہے مگر دو حدیثیں کہ جو مروی ہیں عطا سے وہ روایت کرتے ہیں زاذان سے کہا شعبہ نے سنا میں نے ان دونوں حدیثوں کو عطا سے آخر عمر میں اور کہا جاتا ہے کہ عطا بن سائب کا آخر عمر میں حافظہ بگڑ گیا تھا اس باب میں عمار اور ابی موسی اور انس سے بھی روایت ہے **مترجم** خلوق ایک خوشبو ہے کہ مرکب ہے زعفران وغیرہ سے اور غالب ہوتی ہے سرخی یا سفیدی اور اکثر احادیث میں اس سے نہی وارد ہوئی ہے کہ وہ خوشبو مخصوص ہے نساء کے واسطے **باب** مَا جَاءَ فِی کَرَاھِیَۃِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ باب حریر اور دیباج کے کراہت میں **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ یَذْکُرُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْہُ فِی الْاٰخِرَۃِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے پہنا ریشمی کپڑا دنیا میں وہ نہ پہنیگا اسے آخرت میں یعنے جنت میں **ف** اس باب میں علی اور حذیفہ اور انس اور کئی لوگوں سے روایت ہے کہ جنکا ذکر کیا ہے ہمنے کتاب اللباس میں اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے اور اسماء جو بیٹی ابوبکر صدیق کے ہیں انکے مولی کا نام عبداللہ ہے اور کنیت انکی ابو عمر ہے اور روایت کی ہے انسے عطا بن ابی رباح اور عمرو بن دینار نے **باب** **عن** الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَسَمَ اَقْبِیَۃً وَلَمْ یُعْطِ مَخْرَمَۃَ شَیْئًا فَقَالَ مَخْرَمَۃُ یَا بُنَیَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مَعَہٗ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُہٗ لِیْ فَدَعَوْتُہٗ لَہٗ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ قَبَاءٌ مِّنْھَا فَقَالَ خَبَأْتُ لَکَ ھٰذَا قَالَ فَنَظَرَ اِلَیْہِ فَقَالَ رَضِیَ مَخْرَمَۃُ **ترجمہ** روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہا انہوں نے کہ تقسیم کیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبائیں اور نہ دیا مخرمہ کو انہیں سے کچھ سو کہا مخرمہ نے کہ اے بیٹے میرے چلو میرے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا مسور نے کہ گیا میں انکے ساتھ تو کہا انہوں نے کہ داخل ہو تو اور بلا لے آنحضرت کو میرے لیے سو بلا لایا میں انکو مخرمہ کے لیے اور نکلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اوپر ایک قبا تھی انہیں قباؤں میں سے سو فرمایا آپ نے مخرمہ سے کہ یہ بچا رکھی تھی میں نے تمہارے لیے کہا راوی نے پھر دیکھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مخرمہ کیطرف اور فرمایا راضی ہوگئے مخرمہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن ابی ملیکہ کا نام عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ ہے **باب** مَا جَاءَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّرٰی اَثَرُ نِعْمَتِہٖ عَلٰی عَبْدِہٖ باب اظہار آثار نعمت کی بیان میں **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّرٰی اَثَرُ نِعْمَتِہٖ عَلٰی عَبْدِہٖ **ترجمہ** بسند مذکور مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالی دوست رکھتا ہے کہ دیکھا جاوے اثر اسکی نعمت کا اسکے بندے پر یعنے کپڑے سفید ہوں اور زینت شرعی سے بدن آراستہ ہو **ف** اس باب میں ابی الاحوص سے بھی روایت ہے کہ روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے اور عمران بن حصین اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **باب** مَا جَاءَ فِی الْخُفِّ الْاَسْوَدِ باب موزہ سیاہ کے بیان میں **عن** بُرَیْدَۃَ اَنَّ النَّجَاشِیَّ اَھْدٰی لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُفَّیْنِ اَسْوَدَیْنِ سَاذَجَیْنِ فَلَبِسَھُمَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَیْھِمَا **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے کہ نجاشی والی حبش نے ہدیہ میں بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑا موزے کا کہ وہ دونوں سیاہ تھے اور ان میں کچھ نقش نہ تھے پھر پہنا آپ نے انکو اور وضو کیا اور مسح کیا انپر **ف** یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر دلہم کی روایت سے اور روایت کی ہے محمد بن ربیعہ نے دلہم سے کہ نام ہے راوی کا **باب** مَا جَاءَ فِی النَّھْیِ عَنْ نَتْفِ الشَّیْبِ باب بوڑھے بال نکالنے کی نہی میں **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ نَتْفِ الشَّیْبِ وَقَالَ اِنَّہٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ **ترجمہ** بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سفید بال اکھاڑنے سے اور فرمایا کہ وہ نور ہے مسلمان کا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ہے یہ عبدالرحمن بن حارث نے اور کئی لوگوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے **باب** مَا جَاءَ اَنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ باب صاحب مشورہ کے امانت داری کے بیان میں **عن** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس سے مشورہ لیا جاوے اسکو امانت داری ضرور ہے یعنے اسکو افشای راز نہ کرنا چاہیے **ف** اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے ام سلمہ کی روایت سے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس سے مشورہ لیا جاوے اسکو امانت داری ضرور ہے **ف** اس حدیث کو روایت کیا کئی لوگوں نے شیبان بن عبدالرحمن نحوی سے اور

شیبان صاحب کتب ہین اور ثبت الحدیث ہین اور کنیت انکی ابو معاویہ ہے روایت کی ہمسے عبدالجبار بن علاء عطار نے انہون نے سفیان بن عیینہ سی کہا سفیان نے کہا عبدالملک
نے عمیر سی مین ابی بکر کہ جیسے حدیث کہ مین جو حدیث بیان کرتا ہون اُسمین سے کوئی حرف کاٹ نہین رکھتا یعنے پوری پوری بیان کرتا ہون **باب** ما جاء فی الشؤم باب
نحوست کی بیانمین **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الشؤم فی ثلثۃ فی المرأۃ والمسکن والدابۃ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نحوست تین چیز مین ہے عورت اور گھر اور جانور مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض اصحاب زہری نے سند مین اس حدیث کے
ذکر نہین کیا حمزہ کا اور یون کہا کہ روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ایسی ہی روایت کی ہمسے ابن ابی عمر نے یہ حدیث انہون نے سفیان سے
انہون نے زہری سے انہون نے سالم اور حمزہ سے کہ دونون بیٹے ہین عبد اللہ بن عمر کے اُن دونون نے اپنے باپ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن نے
انہون نے سفیان سے انہون نے زہری سے انہون نے سالم سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور نہین ذکر کیا اسمین اسکا کہ روایت ہے سعید بن عبد الرحمن
سے وہ روایت کرتے ہین حمزہ سی اور روایت سعید کی صحیح تر ہے اسواسطے کہ علی بن مدینی اور حمیدی دونون نے روایت کی سفیان سے اور نہ روایت کی زہری نے ہم سے یہ حدیث مگر سالم سے اور انہون
نے ابن عمر سے اور روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث زہری سے اور کہا اُنکے سند مین کہ روایت کی زہری نے سالم سے اور حمزہ سی کہ دونون بیٹے ہین عبد اللہ بن عمر کے انہون نے روایت کی اپنے
باپ سے اور اسباب مین سہل بن سعد اور عائشہ اور انس سے روایت ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ اگر نحوست ہوتی کسی چیز مین تو عورت اور جانور اور گھر مین ہوتی
یعنے کسی چیز مین نحوست نہین اور روایت کی حکیم بن معاویہ نے کہا انہون نے کہ سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے شوم یعنے نحوست نہین ہے کسی شی مین اور کبھی ہوتی ہے برکت
گھر مین اور عورت اور گھوڑے مین روایت کی ہم سے یہ حدیث علی بن حجر نے انہون نے اسمعیل بن عیاش سے انہون نے سلیمان سے انہون نے یحیی بن جابر سی انہون نے معاویہ سے انہون نے اپنے عم حکیم
بن معاویہ سی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** ما جاء لا یتناجی اثنان دون الثالث باب ادب تناجی مین **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا کنتم ثلاثۃ فلا یتناجی اثنان دون صاحبھما وقال سفیان فی حدیثہ لا یتناجا اثنان دون الثالث فان ذلک یحزنہ **ترجمہ** روایت ہے
عبد اللہ سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم تین شخص ہو تو نہ کانا پھوسی کرین آپس مین دو شخص ایک اپنے رفیق کو چھوڑ کر اور سفیان نے اپنی روایت مین
کہا کہ نہ بات کرین دو شخص بے اپنے رفیق کو چھوڑ کر اسلئے کہ یہ بات اسکو غمگین کرتی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہون
نے فرمایا کہ نہ بات کرین آپس مین دو شخص ایک کو اکیلا چھوڑ کر اسلئے کہ اس مومن کو ایذا ہوتی ہے یعنے بسبب اکیلے رہ جانے کے اور اللہ تعالے کو بری معلوم ہوتی ہے ایذا مومن کی اور اس باب
مین ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **مترجم** یعنی سرگوشی سی تین ہی شخص کے ساتھ مخصوص ہے کہ اسمین ایک شخص اکیلا رہ کر گھبراتا ہے اور رنجیدہ ہوتا ہے
ہوتا ہے اور اگر چار آدمی یا زیادہ ہون تو سرگوشی منع نہین **باب** ما جاء فی العدۃ باب عہد و اقرار کے بیانمین **عن** ابی جحیفۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ابیض قد شاب وکان الحسن بن علی یشبھہ وامر لنا بثلاثۃ عشر قلوصا فذھبنا نقبضھا فاتانا موتہ فلم یعطونا شیئا فلما قام ابو بکر
قال من کانت لہ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عدۃ فلیجیء فقمت الیہ فاخبرتہ فامر لنا بھا **ترجمہ** روایت ہے ابی جحیفہ سی کہا انہون نے کہ دیکھا مین نے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کو گورے تھے اور بڑھاپا آچلا تھا آپ پر یعنی قریب بعض بالونکے سفید ہوگئے تھے اور حسن بن علی مشابہ تھے آپکی یعنی صورت مین اور حکم کیا تھا آپنے ہمارے لئے تیرہ اونٹون
جوان کا تو ہم اُن اونٹون کے لینے کو گئے سو آئی ہمکو خبر آپکے وفات کی سو نہ دیا ہمکو لوگون نے کچھ پھر جب قایم ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ یعنے امر خلافت پر تو کہا ابوبکر نے کہ جس سے
کچھ وعدہ ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا تو وہ ہمارے پاس آوے سو مین اٹھا اور خبر دی انکو حضرت کے وعدے کی سو حکم فرمایا ہمکو اُن اونٹون کے دینے کا **ف** یہ حدیث حسن ہے
اور روایت کی مروان بن معاویہ نے یہ حدیث بسند اپنی اسماعیل سی انہون نے ابی جحیفہ سے اسمین اور روایت کی کئی لوگون نے اسمعیل بن خالد سے انہون نے ابی جحیفہ سی کہا ابی جحیفہ نے دیکھا مین نے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور حسن بن علی مشابہ انکے تھے یعنے شکل و صورت مین اور اسپر زیادہ کچھ روایت نکیا یعنے اونٹونکا ذکر اس روایت مین نہین روایت کی ہمسے محمد بن
بشار نے انہون نے یحیی سے انہون نے اسماعیل بن خالد سے انہون نے ابی جحیفہ سے کہا انہون نے کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور حسن بن علی مشابہ تھے انکے اور اسیطرح
روایت کی کئی لوگون نے اسمعیل سے مانند اسکے اور اس باب مین جابر سی بھی روایت ہے اور ابی جحیفہ کا نام وہب سوائی ہے **باب** ما جاء فی فداک ابی وامی باب فداک ابی وامی کہنے کے
بیانمین **عن** علی قال ما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع ابویہ لاحد غیر سعد بن ابی وقاص **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سی کہا انہون نے کہ نہین

نحوست کا بیان

ادب تناجی کا بیان

عہد و اقرار کا بیان

فداک ابی وامی کہنے کا بیان

سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جمع کیا ہو آپ نے اپنے ماں باپ کو یعنی یہ کہا ہو کہ فدا ہیں تجھ پر ماں باپ میرے سوا سعد بن ابی وقاص کے **عن** سعید بن المسیب یقول قال علی ما جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اباہ وامہ لاحد الا لسعد بن ابی وقاص قال لہ یوم احد ارم فداک ابی وامی وقال لہ ارم ایھا الغلام الحزور **ترجمہ** روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ فرمایا حضرت علی نے کہ نہیں جمع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لئے سوا سعد بن ابی وقاص کے کہ فرمایا انکو جنگ احد کے دن مار تو ایک تیر فدا ہیں تجھ پر ماں باپ میرے اور کہا ان سے مار تو تیر اے جوان پہلوان **ف** اس باب میں زبیر اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سند سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یحیی بن سعید بن مسیب سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے کہا سعد نے کہ جمع کیا میرے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ماں باپ کو دن احد کے یعنے فداک ابی وامی فرمایا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں

باب ما جاء فی یا بنی باب کسی کو شفقۃً بیٹا کہنے کے بیان میں **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا بنی **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بیٹا فرمایا **ف** اس باب میں مغیرہ اور عمر بن ابی سلمہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے اور سند سے سوا اس سند کے انس سے اور ابو عثمان شیخ ثقہ ہیں اور نام انکا جعد بن عثمان ہے اور انکو ابن دینار بھی کہتے ہیں اور وہ بصرہ کے رہنے والے ہیں اور روایت کی ان سے یونس بن عبید اور شعبہ اور کئی اماموں نے یہ حدیث

باب ما جاء فی تعجیل اسم المولود باب تسمیہ مولود میں جلدی کرنے کا **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بتسمیۃ المولود یوم سابعہ ووضع الاذی عنہ والعق **ترجمہ** سند مذکور سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا لڑکے کے نام رکھنے کا ساتویں دن پیدائش سے اور اسکے بال وغیرہ جدا کرنیکا کہ جو موجب اذیت ہیں اور عقیقہ کرنیکا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

باب ما یستحب من الاسماء باب ناموں مستحبہ کے بیان میں **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احب الاسماء الی اللہ عبد اللہ و عبد الرحمن **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے زیادہ پیارے نام اللہ تعالی کے نزدیک عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں یعنے اصلی کہ اس میں اقرار ہے اللہ تعالی کی بندگی کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے

باب ما جاء ما یکرہ من الاسماء باب ناموں مکروہ کے بیان میں **عن** عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لانھین ان یسمی رافع وبرکۃ ویسار **ترجمہ** روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک میں منع کرتا ہوں کہ نام رکھا جاوے کسی کا رافع اور برکت اور یسار **ف** یہ حدیث غریب ہے ایسے ہی روایت کی ابو احمد نے سفیان سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے عمر سے اور ابو احمد ثقہ ہیں حافظ ہیں اور مشہور لوگوں کے نزدیک روایت سے جابر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہیں سند میں عمر **مترجم** رافع کے معنی بلند کرنے والا اور برکت معروف ہے اور یسار کے معنے آسانی اور راحت پس ان ناموں میں یہ نقصان ہے کہ کبھی اس نام والا نہ ہوا تو زبان پر آتا ہے کہ برکت نہیں یا آسانی نہیں اور غیر مستحسن ہے **عن** سمرۃ بن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تسم غلامک رباح ولا افلح ولا یسار ولا نجیح یقال اثم ھو فیقال لا **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت نام رکھ تو اپنے غلام کا رباح یعنے فائدہ دینے والا اور نہ افلح یعنے نجات والا اور نہ یسار اور نہ نجیح اور افلح کہا ہوا ہے اسلئے کہ کہا جاویگا کہ وہ یہاں ہے پھر جواب دیا جاویگا کہ نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی ھریرۃ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اخنع اسم عند اللہ یوم القیمۃ رجل تسمی ملک الاملاک قال سفیان شاھان شاہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے وہ پہونچاتے ہیں اس روایت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپ نے بدترین سب ناموں میں اللہ تعالی کے نزدیک قیامت کے دن اس شخص کا نام ہے کہ جسنے نام رکھا ملک الاملاک کہا سفیان نے کہ معنے اسکے شہنشاہ ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اخنع کے معنے قبیح تر

باب ما جاء فی تغییر الاسماء باب نام بدلنے کے بیان میں **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر اسم عاصیۃ قال انت جمیلۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل دیا عاصیہ کا نام اور فرمایا کہ تو جمیلہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مرفوع کیا یحیی بن سعید قطان نے اس حدیث کو اور روایت کی عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عمر سے مرسلاً اور اس باب میں عبد الرحمن بن عوف سے اور عبد اللہ بن سلام اور عبد اللہ بن مطیع اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور حکم بن سعید اور مسلم اور اسامہ بن اخدری اور شریح بن ہانی سے روایت ہے کہ شریح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور خیثمہ بن عبد الرحمن سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدل ڈالتے تھے برے نام کو **ف** کہا ابو بکر بن نافع نے [illegible] کہا عمر بن علی مقدمی نے [illegible] سند میں کہ روایت ہے ہشام بن عروہ سے

سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور نہین ذکر کیا اُسمین حضرت عائشہ کا **مترجم** عاصیہ کے معنے نافرمان گنہگار ہین اس نام کو حضرت نے پسند نہین
کیا مگر تعجب ہے اکثر اہل عرب سے کہ وہ اپنے لئے عاصی کو پسند کرتے ہین **باب** مَا جَآءَ فِیْ اَسْمَآءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ باب اسمائی نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین **عَنْ** جُبَیْرِ
بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِیْ اَسْمَآءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰهُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ
وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَهٗ نَبِیٌّ **ترجمہ** روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے بہت سے نام ہین مین محمد ہون اور مین احمد ہون اور مین مٹانیوالا
ہون کہ مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ سبب میرے کفر کو اور مین حاشر یعنے جمع کرنیوالا ہون کہ لوگ میرے قدمون پر جمع کئے جاوینگے یعنے میرے پیچھے ہونگے پہلے مین میدان حشر مین ہانکا اور مین
عاقب یعنے پیچھے آنیوالا ہون کہ اُسکے بعد کوئی نبی نہین ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْجَمْعِ بَیْنَ اسْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکُنْیَتِهٖ باب
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام اور کنیت جمع کرنیکی کراہت مین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یَّجْمَعَ اَحَدٌ بَیْنَ اسْمِهٖ وَکُنْیَتِهٖ وَیُسَمِّیَ مُحَمَّدًا
اَبَا الْقَاسِمِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ منع فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ جمع کرے کوئی شخص آپکے نام اور کنیت کو اور نام رکھے اپنا محمد ابوالقاسم یعنے اگر محمد نام رکھے تو چاہئے
کہ کنیت کچھ اور رکھے اور اگر کنیت ابوالقاسم رکھے تو محمد نام نہ رکھے غرض دونون کے جمع کرنیسے منع فرمایا **ف** اس باب مین جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَسَمَّیْتُمْ بِیْ فَلَا تَکْتَنُوْا بِیْ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ نام رکھو تم میرے نام کے ساتھ یعنے محمد تو کنیت
نہ رکھو میری یعنے ابوالقاسم **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مکروہ رکھا ہے بعض علماء نے جمع کرنا نام مبارک اور کنیت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور بعضون نے ایسا کیا بھی ہے
یعنے اُنہون نے کراہت کو تنزیہی جانا یا مخصوص جانا آپکے حیات کی ساتھ اور مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے سُنا ایک شخص کو بازار مین کہ پکارتا ہے یا ابا القاسم تو مخاطب ہوئے
اسکی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو کہا اُسنے کہ مینے آپکو نہین پکارا تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ رکھو میری کنیت روایت کی ہمسے یہ حدیث حسن بن علی خلال نے اُنہون
نے یزید بن ہارون سے اُنہون نے حمید سے اُنہون نے انس سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث سے معلوم ہوئی کراہیت اسکی کہ کوئی شخص اپنی کنیت ابوالقاسم رکھے **عَنْ**
عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِنْ وُلِدَ لِیْ بَعْدَکَ اُسَمِّیْهِ مُحَمَّدًا وَاُکَنِّیْهِ بِکُنْیَتِکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَکَانَتْ رُخْصَةً لِیْ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب
سے کہ عرض کیے اُنہون نے یا رسول اللہ بھلا فرمائیے تو اگر پیدا ہو میرے کوئی لڑکا آپکے بعد تو نام رکھون میں اسکا محمد اور کنیت رکھوں اُسکی حضرت کے کنیت پر یعنے ابوالقاسم تو فرمایا آپنے کہ ہان
کہا حضرت علی نے کہ یہ رخصت خاص میری ہی لئے تھی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَآءَ فِی الشِّعْرِ باب شعر کے بیان مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکْمَةً **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک بعضے شعر حکمت ہین **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند
سے مرفوع کیا اسکو فقط ابوسعید اشج نے ابن ابی عیینہ کی روایت سے اور روایت کی اور لوگون نے اُنکے سوا ابن ابی عیینہ کے روایت سے یہ حدیث موقوفاً اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی
سندون سے عبداللہ بن مسعود سے اُنہون نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس باب مین ابی بن کعب اور ابن عباس اور عائشہ اور بریدہ اور کثیر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے
اور کثیر اپنے باپ سے روایت کرتے ہین وہ اپنے دادا سے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکَمًا **ترجمہ** اور گذرا **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَآءَ فِیْ اِنْشَادِ الشِّعْرِ باب شعر پڑھنے کے بیان مین **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا
فِی الْمَسْجِدِ یَقُوْمُ عَلَیْهِ قَائِمًا یُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَتْ یُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یُؤَیِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا یُفَاخِرُ اَوْ یُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تھے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم رکھتے تھے حسان کے لئے منبر مسجد مین کہ وہ اُسپر کھڑے ہوکر فخر کرتے تھے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یا کہا حضرت عائشہ نے ینافح یعنے جواب دیتے تھے اور دفع
اعتراضات کرتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یعنے راوی کو شک ہے اور فرماتے تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ بیشک اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے حسان بن ثابت کی روح القدس
یعنے جبرئیل کے ساتھ جبتک کہ وہ فخر کرتے رہتے ہین یا جواب دیتے رہتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے **ف** روایت کی ہمسے اسمٰعیل اور علی بن حجر نے دونون نے ابن
ابی الزناد سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے عروہ سے اُنہون نے حضرت عائشہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس باب مین ابی ہریرہ اور براء سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے
غریب ہے صحیح ہے یعنے حدیث ابن ابی الزناد کی **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَکَّةَ فِیْ عُمْرَةِ الْقَضَآءِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَیْنَ یَدَیْهِ وَهُوَ

يَقُوْلُ خَلُّوْا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهِ ٭ اَلْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِهِ ٭ ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهِ ٭ وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهِ ٭ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ حَرَمِ اللّٰهِ تَقُوْلُ الشِّعْرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ فَلَهِيَ اَسْرَعُ فِيْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکہ مین عمرۂ قضا کی سال اور عبداللہ بن رواحہ انکے آگے تھے اور یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے یعنے چھوڑدو اور خالی کردو ای اولاد کفار کے رستہ اسکا ٭ آجکی دن ماریں گے ہم تمکو اسکے اترنے پر ٭ ایسی مار کہ ہلادے دماغ کو اسکی جگہہ سے ٭ اور بھلادیوے اور غافل کردیوے دوست کو دوست سے ٭ سو کہا حضرت عمر نے ای ابن رواحہ آگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اللہ تعالےٰ کی حرم محترم مین تم شعر پڑھتے ہو تب فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوڑدو اسکو ای عمر اسلئے کہ یہہ شعر پڑھنا کافرون مین زیادہ اثر کرتا ہے تیر مارنے سے یعنے انکو بہت گران گزرتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی عبدالرزاق نے یہ حدیث معمر سے ہے انہون نے زہری سے انہون نے انس سے مانند اسکے اور مروی ہے اور حدیث مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکہ کو عمرۂ قضا مین اور کعب بن مالک انکے آگے تھے اور یہ زیادہ صحیح ہے بعض اہل حدیث کے نزدیک اسلئے کہ عبداللہ بن رواحہ مقتول ہوئے موتہ کی دن اور عمرۂ قضا اسکی بعد ہوا اور موتہ ایک موضع ہے شام مین **مترجم** حافظ ابن حجر نے ترمذی کے اس قول پر ایراد کیا ہے اور کہا کہ عمرۂ قضا کو بعد یوم موتہ کے کہنا صریح غلطی ہے اور تعجب ہے کہ حافظ ترمذی سے کیونکر یہ ذہول و غفلت واقع ہوئی اسلئے کہ عمرۂ قضا مین اختصام واسطے جعفر کا اور انکے بھائیکا بنت حمزہ کے لئے اور زید بن حارثہ اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ سب ایک جگہہ مین مقتول ہو مین سو یہ امر حافظ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ پر کیونکر مخفی رہا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قِيْلَ لَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِنَ الشِّعْرِ قَالَتْ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَيَقُوْلُ وَيَاْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ انسے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کوئی شعر پڑھتے تھے تو کہا آپ نے کہ ہان پڑھتے تھے شعر ابن رواحہ کا اور فرماتے تھے ویاتیک الخ **ف** اس باب مین ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** یہ شعر ابن رواحہ کا ہے سَتُبْدِيْ لَكَ الْاَيَّامُ مَا كُنْتَ جَاهِلًا ٭ وَيَاْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ یعنے کھولدیگی اور ظاہر کردیگی تجھپر دن وہ چیزین کہ جس سے تو جاہل تھا اور لادینگے تیرے پاس وہ شخص خبرین کہ جسکے تو نے طیار نکی تھے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ قَوْلُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین کلام کہ متکلم ہوئے اسکے ساتھ شعرائے عرب قول ہے لبید کا الا کل سے اخیر تک یعنے آگاہ ہو کہ ہر چیز اللہ تعالےٰ کے سوا باطل ہے یعنے برسبیل فنا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اسکو ثوری نے عبدالملک بن عمیر سے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ فَكَانَ اَصْحَابُهٗ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ وَيَتَذَاكَرُوْنَ اَشْيَاءَ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ فَرُبَّمَا يَتَبَسَّمُ مَعَهُمْ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ بیٹھا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو بار سے زیادہ سو آپکے اصحاب اشعار پڑھتے تھے اور مذاکرہ کرتے تھے امور جاہلیت کا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چپ بیٹھے رہتے تھے اور کبھی مسکراتے تھے انکے ساتھ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیے زہیر نے سماک سے بھی **بَابُ** مَا جَاءَ لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا باب مذمت مین اشعار مذمومہ کے **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا **ترجمہ** روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ اگر بھر جاوے پیٹ کسیکا پیپ سے تو بہتر ہے اس سے کہ بھر جاوے شعر ون سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا يَرِيْهِ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ اگر بھر جاوے پیٹ کسیکا ایسے پیپ سے کہ سڑادیوے اور فاسد کردیوے اسکی پیٹ کو تو بہتر ہے اس سے کہ بھر جاوے شعر ون سے **ف** اس باب مین سعد اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابی الدرداء سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الْفَصَاحَةِ وَالْبَيَانِ باب فصاحت کے بیان مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِيْ يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهٖ كَمَا يَتَخَلَّلُ الْبَقَرَةُ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالےٰ دشمن رکھتا ہے بلیغ کو مردون مین سے جو زبان سے اپنے لپیٹتا ہے باتون کو جیسے گائے لپیٹتی ہے اپنی زبان سے چارہ کو یعنے بہت کثیر الکلام ہے اور بیفائدہ یاوہ گوئی کرتا ہی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور اس باب مین سعد سے بھی روایت ہے **بَابُ** برتنون کے بند کردینے کے بیان مین **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِّرُوا الْاٰنِيَةَ وَاَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ وَاَجِيْفُوا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ فَاِنَّ

باب مذمت اشعار

باب برتنون کے ڈھانکنے کا بیان

الفُوَيسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الفَتِيلَةَ فَاَحرَقَت اَهلَ البَيتِ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈھانپ دو برتنوں کو یعنی شب کو اور باندھ دو منہ مشکون کا اور بھیڑ دو دروازوں کو اور بجھا دو چراغوں کو اسلئے کہ چوہا اکثر کھینچتا ہے بتی اور جلا دیتا ہے گھر والوں کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مروی ہوئی ہے جابر سے کئی سند وں سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** آداب سفر کے بیان میں **عن** اَبِي هُرَيرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَافَرتُم فِي الخِصبِ فَاَعطُوا الاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الاَرضِ وَاِذَا سَافَرتُم فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نِقيَهَا وَاِذَا عَرَّستُم فَاجتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاوَى الهَوَامِّ بِاللَّيلِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سفر کرو تم بہار کے ایام اور ہریالی کے دنوں میں تو دو تم اونٹوں کو حصہ انکا زمین سے یعنے خوب چرنے دو کہ فربہ ہو جاویں اور جب سفر کرو تم خشکی اور خزاں کے دنوں میں تو جلدی کرو تم انکے قوت باقی رہنے تک یعنی خشکی میں جب وہ چارہ نپاویگا قوت جاتی رہیگی تو جلد اُس زمین سے نکل جاؤ اور جب آخر شب میں آرام کے لئے اُترو تو راہ سے الگ ہو جاؤ اسلئے کہ وہ راستے ہیں جانوروں کے اور ٹھکانا ہے کیڑوں مکوڑوں کا رات میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں انس اور جابر سے بھی روایت ہے **باب** **عن** جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَن يَنَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَطحٍ لَيسَ بِمَحجُورٍ عَلَيهِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی ایسے کوٹھے پر سووے کہ جسکے گرد منڈیر یا دیوار نہو یعنے خوف ہو لڑھک کر گر جانیکا نیند کی حالت میں **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم بروایت محمد بن منکدر کہ وہ جابر سے روایت کرتے ہوں مگر اسی سند سے اور عبدالجبار بن عمر ایلی ضعیف ہیں **عن** عَبدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالمَوعِظَةِ فِي الاَيَّامِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَينَا **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرصت دیتے تھے ہمکو ساتھ نصیحت کے دنوں میں یعنے ہر وقت وعظ و نصیحت نکرتے اس خوف سے کہ ہم ملول نہو جاویں اور اُکتا نہ جاویں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحیی بن سعید سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے مانند اسکے **باب** **عن** اَبِي صَالِحٍ قَالَ سُئِلَت عَائِشَةُ وَاُمُّ سَلَمَةَ اَيُّ العَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَتَا مَا دِيمَ عَلَيهِ وَاِن قَلَّ **ترجمہ** روایت ہے ابی صالح سے کہا انہوں نے کہ کسی نے پوچھا حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے کہ کونسا عمل پیارا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تو فرمایا اُن دونوں نے کہ جسپر ہمیشگی کیجاوے اگرچہ تھوڑا ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئے ہشام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ عروہ سے وہ حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے کہ بہت پیارا عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ تھا کہ جسپر ہمیشگی کیجاوے روایت کی ہم سے ہارون بن اسحق نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے معنوں میں اور یہ حدیث صحیح ہے

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ اَبوَابُ الاَمثَالِ عَن رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ یہ باب ہیں مثالوں کے جو وارد ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے

باب مَا جَاءَ فِي مَثَلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِعِبَادِهٖ باب مثال میں اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں کے لئے **عن** النَّوَّاسِ بنِ سَمعَانَ الكِلَابِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ ضَرَبَ مَثَلًا صِرَاطًا مُستَقِيمًا عَلَى كَنَفَيِ الصِّرَاطِ زُورَانِ لَهُمَا اَبوَابٌ مُفَتَّحَةٌ عَلَى الاَبوَابِ سُتُورٌ وَدَاعٍ يَدعُو عَلَى رَاسِ الصِّرَاطِ وَدَاعٍ يَدعُو فَوقَهٗ وَاللّٰهُ يَدعُو اِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهدِي مَن يَّشَاءُ اِلَى صِرَاطٍ مُستَقِيمٍ وَالاَبوَابُ الَّتِي عَلَى كَنَفَيِ الصِّرَاطِ حُدُودُ اللّٰهِ فَلَا يَقَعُ اَحَدٌ فِي حُدُودِ اللّٰهِ حَتّٰى يَكشِفَ السِّترَ وَالَّذِي يَدعُو مِن فَوقِهٖ وَاعِظُ رَبِّهٖ **ترجمہ** روایت ہے نواس بن سمعان سے جو قبیلہ بنی کلاب سے ہیں کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ایک مثال صراط مستقیم کے کہ وہ ایسی راہ ہے کہ اسکے دونوں جانب یعنے داہنے بائیں دو دیواریں ہیں ان دیواروں میں جابجا دروازے کھلے ہوئے ہیں اور دروازوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور ایک بلانیوالا بلا رہا ہے اُس راہ کے سرے پر اور ایک بلا رہا ہے اسکے اوپر سے پھر آپنے یہ آیت پڑھی وَاللّٰهُ يَدعُو اِلَى دَارِ السَّلَامِ سے آخر تک یعنے اللہ تعالیٰ بلاتا ہے جنت کیطرف اور وہ راہ بتاتا ہے جسکو چاہتا ہے سیدھی راہ اور وہ دروازے جو راہ کے داہنے بائیں کناروں پر ہیں وہ حدود ہیں اللہ تعالیٰ کے یعنے محرمات ہیں مثل زنا اور شرب خمر وغیرہ کے سو نہیں گرفتار ہوتا اُن حدود میں اللہ تعالیٰ کی جب تلک کہ وہ کھولے نہیں پردے کو یعنے پہلے صغائر میں گرفتار ہوتا ہے بعد کبائر میں اور اسیطرح اول شبہات میں پڑتا ہے بعد محرمات میں آ جاتا ہے اور جو پکار رہا ہے اُس راہ کے اوپر وہ واعظ ہے پروردگار کا یعنی نصیحت کرنیوالا اللہ تعالیٰ کا ایمان ہے یعنے مومن کے دل میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سنا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے کہ کہتے تھے سنا میں نے زکریا بن عدی سے وہ کہتے تھے کہ کہا ابو اسحٰق فزاری نے کہ تو تم مت لو بقیہ بن ولید سے جو روایت کریں وہ ثقہ لوگوں سے اور مت لو تم روایت اسمٰعیل بن عیاش سے خواہ وہ روایت کریں ثقہ سے خواہ غیر ثقہ سے ٭

آداب سفر کا بیان

عن جابر بن عبد الله الانصاری قال خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما فقال انی رأیت فی المنام کان جبریل عند رأسی ومیکائیل عند رجلی یقول احدهما لصاحبه اضرب له مثلا فقال اسمع سمعت اذنك واعقل عقل قلبك انما مثلك ومثل امتك کمثل ملك اتخذ دارا ثم بنی فیها بیتا ثم جعل فیها مائدة ثم بعث رسولا یدعو الناس الی طعامه فمنهم من اجاب الرسول ومنهم من ترکه فالله هو الملك والدار الاسلام والبیت الجنة وانت یا محمد رسول من اجابك دخل الاسلام ومن دخل الاسلام دخل الجنة ومن دخل الجنة اکل ما فیها **ترجمه** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ نکلے ہماری طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایکدن اور فرمایا کہ مین نے خواب دیکھا کہ جبریل میرے سرہانے ہین اور میکائیل میرے پائینتی کہتا ہے ایک انمین کا اپنے ساتھی سے کہ بیان کر واسطے نبی کے کوئی مثال تو کہا دوسرے نے کہ سن تو یعنے خطاب کیا انہون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف ہمیشہ سنتے رہین کان تیرے یہ دعا ہے اور سمجھ تو ہمیشہ سمجھتا رہے دل تیرا البتہ مثال تیری اور تیری امت کی ایسی ہے جیسے ایک بادشاہ نے ایک کوٹھہ بنایا اور اسمین ایک گھر طیار کیا پھر اس گھر مین دسترخوان چنا یعنے انواع ماکولات اور مشروبات سے پھر بھیجا ایک رسول کو بلاوے لوگونکو اسکے طعام کیطرف سو بعضون نے قبول کیا بلاوا رسول کا اور بعضون نے چھوڑ دیا اور نہ آئے اسکے بلاوے کو اب حقیقت اس مثال کی یہ ہے کہ اللہ تعالے جل جلالہ بادشاہ ہے اور کوٹھہ اسلام ہے اور گھر جنت ہے اور تم اے محمد رسول ہو سو جسنے تمہاری بلاوے کو قبول کیا داخل ہوا اسلام مین اور جو داخل ہوا اسلام مین داخل ہوا جنت مین اور جو داخل ہوا جنت مین کھایا جو کچھہ اسمین ہے **ف** یہ حدیث مرسل ہے سعید بن ابی ہلال نے نہین پایا جابر بن عبد اللہ کو یعنی درمیان مین کوئی راوی چھوٹ گیا ہے اور اسامین بن مسعود سے یہ روایت ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سندسی سوا اس سند کے اور وہ سند صحیح تر ہے اس سے **عن** ابن مسعود قال صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم العشاء ثم انصرف فاخذ بید عبد الله بن مسعود حتی خرج به الی بطحاء مکة فاجلسه ثم خط علیه خطا ثم قال لا تبرحن خطك فانه سینتهی الیك رجال فلا تکلمهم فانهم لن یکلموك ثم مضی رسول الله صلی الله علیه وسلم حیث اراد فبینا انا جالس فی خطی اذ اتانی رجال کانهم الزط اشعارهم واجسامهم لا اری عورة ولا اری قشرا وینتهون الی ولا یجاوزون الخط ثم یصدرون الی رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی اذا کان من اخر اللیل لکن رسول الله صلی الله علیه وسلم قد جاءنی وانا جالس فقال لقد ارانی منذ اللیلة ثم دخل علی فی خطی فتوسد فخذی فرقد وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رقد نفخ فبینا انا قاعد ورسول الله صلی الله علیه وسلم متوسد فخذی اذا انا برجال علیهم ثیاب بیض الله اعلم ما بهم من الجمال فانتهوا الی فجلس طائفة منهم عند رأس رسول الله صلی الله علیه وسلم وطائفة منهم عند رجلیه ثم قالوا بینهم ما رأینا عبدا قط اوتی مثل ما اوتی هذا النبی صلی الله علیه وسلم ان عینیه تنامان وقلبه یقظان اضربوا له مثلا مثل سید بنی قصرا ثم جعل مائدة فدعا الناس الی طعامه وشرابه فمن اجابه اکل من طعامه وشرب من شرابه ومن لم یجبه عاقبه او قال عذبه ثم ارتفعوا واستیقظ رسول الله صلی الله علیه وسلم عند ذلك فقال سمعت ما قال هؤلاء وهل تدری من هم قلت الله ورسوله اعلم قال هم الملئکة فتدری ما المثل الذی ضربوه قلت الله ورسوله اعلم قال المثل الذی ضربوه الرحمن بنی الجنة ودعا الیها عباده فمن اجابه دخل الجنة ومن لم یجبه عاقبه او عذبه **ترجمه** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا انہون نے کہ نماز پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عشا کی یعنے ایکدن اور پھر پھرے پھر پکڑ لیا ہاتھ عبد اللہ بن مسعود کا یہانتک کہ نکل گئے کنکریلی زمین مکے طرف لیکے سو بٹھلادیا انکو پھر کھینچا انکے گرد ایک خط اور فرمایا مت ہو تو اسی خط مین یعنے باہر نہ نکلنا اس سے اسلئے کہ آوینگے تیرے پاس بہت سے مرد سو نہ بات کیجیو تو انسے اور نہ بات کرینگے وہ تجھسے پھر چلے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جہانکا ارادہ رکھتے تھے سو اس درمیان مین کہ مین بیٹھا ہوا تھا اپنے خط مین کہ آئے میرے پاس بہت سے مرد گویا کہ وہ زط مین بال انکے اور بدن انکے نہ تو مین ننگے دیکھتا تھا اور نہ انپر کپڑا تھا آتے تھے وہ میری طرف مگر نہ آگے بڑھتے تھے میرے خط سے پھر چلے جاتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یہانتک کہ جب ہوئی آخر شب کوئی نہ آیا مگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آئے میرے پاس اور مین بیٹھا ہوا تھا سو فرمایا آپنے کہ تحقیق مین نے دیکھا اپنے تئین آجکی رات یعنے نہین سویا مین بالکل پھر داخل ہوئے مجھپر میرے خط مین اور تکیہ لگایا میری ران پر اور سو گئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب سوتے تھے تو خراٹے لینے لگتے تھے سو اس حالمین کہ مین بیٹھا ہوا تھا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے میری ران پر یکایک آگئے میرے پاس چند مرد کہ انکے بدن پر سفید کپڑے تھے اور خدا خوب جانتا ہے جو کچھہ خوبصورتی انمین تھی یعنے نہایت حسین تھے سو پہونچے وہ مجھہ تک سو بیٹھہ گیا ایک گروہ انمین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سرہانے اور ایک گروہ انکے پیرون کے پاس اور وہ آپسمین کہنے لگے نہین دیکھا ہمنے کوئی بندہ ایسا کہ اسکو ملا ہو جو کچھہ

کرانکہ بالا ہے تحقیق آنکہ میں اس نبی کے سوتی میں اور دل جاگتا ہے یعنے ادراک رکھتا ہے جیسا بیداری میں ہو بیان کرو لڑکے لئے ایک مثل مثل سردار کی کہ اُسنے بنایا ایک محل پھر طیار کیا اُسمین ایک دسترخوان اور بلایا لوگون کو اپنے کہانے اور پینے کیطرف سو جسنے قبول کیا اُسکے بلاوے کو کہایا اُسکا کہانا اور پیا اُسکا پینا اور جسنے قبول نکیا بلاوا اُسکا عذاب کریگا وہ سردار اسکو راوی کو شک ہے کہ عاقبہ کہا یا عذبہ پھر وے دونون کے ایک میں چلے گئے وہ لوگ یعنے میرے پاس سے اور جاگ اُٹھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اُسیوقت اور فرمایا آپنے سنا تونے جو کچھ ان لوگون نے کہا اور تم جانتے ہو کہ یہ کون لوگ تھے کہا مینے اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے فرمایا آپنے وہ فرشتے تھے اور تم سمجھے جو مثل اُنہون نے بیان کی مینے کہا اللہ اور رسول خوب جانتا ہے کہا وہ مثل جو اُنہون نے بیان کی حقیقت اُسکی یہ ہے کہ رحمن نے بنائی جنت یعنی سردار سے رحمن اور محل سے جنت مراد ہے اور بلایا اپنے بندونکو سو جسنے قبول کیا اُسکی بلاوے کو داخل ہو جنت میں اور جسنے نمانا عذاب کریگا اسکو راوی کو شک ہے کہ عاقبہ فرمایا یا عذبہ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے اور ابو تمیمہ کا نام طریف ہے اور وہ بیٹے ہین مجالد کے اور ابو عثمان نہدی کا نام عبد الرحمن ہے اور وہ بیٹے ہین مُل کے اور سلیمان تیمی وہ بیٹے ہین طرخان کے اور وہ اُترا کرتے تھے قبیلہ بنی تیم مین اسلئے تیمی مشہور ہوگئے کہا علی نے کہا یحیی بن سعید نے مین نے نہین دیکہا کسیکو اللہ سے ڈرنے والا سلیمان سے زیادہ **مترجم** وہ لوگ جو ابن مسعود پر ظاہر ہوئے جن تھے اور زُط ایک ملک ہے آدمیونکا ادہر اُسیطرف منسوب ہے جیسے زنج کیطرف زنجی اور روم کیطرف رومی اور نہایہ مین ہے کہ وہ ایک قسم ہے سودان کی اور ہنود کی اور صاحب قاموس نے کہا کہ زط ایک قسم ہے آدمیون کے سندکے رہنے والے اور وہ معرب ہے جٹ کا

باب ما جآء مثل النبی والانبیآء صلی اللہ علیہ وعلیھم اجمعین وسلم باب آنحضرت کی اور انبیا کی مثال مین

آنحضرت اور انبیا کی مثال

عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما مثلی ومثل الانبیآء کرجل بنی دارا فاکملھا واحسنھا الا موضع لبنۃ فجعل الناس یدخلونھا ویتعجبون منھا ویقولون لولا موضع اللبنۃ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ مثال میری اور مثال سب انبیا ونکی ایسی ہے جیسے ایک شخص نے بنایا ایک گہر اور اسکو کامل کیا اور خوبصورت بنایا یعنے زیب و زینت بخوبی کی مگر چھوڑ دی اُسمین جگہ ایک اینٹ کی سو لوگ داخل ہونے لگے اُسمین اور تعجب کرتے تھے اُسکے خوبی پر اور کہتے کہ کاش یہ جگہ خالی نہوتی تو کیا خوب ہوتا مراد یہ ہے کہ وہ اینٹ گویا کہ نفس نفیس آپکا ہے کہ جس سے تمام انبیا کا پورا ہو گیا **ف** اس باب مین ابی ہریرہ اور ابی بن کعب سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے

باب ما جآء مثل الصلوۃ والصیام والصدقۃ باب نماز روزہ اور صدقہ کے مثال مین

نماز روزہ صدقہ کی مثال

عن الحارث الاشعری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ امر یحیی بن زکریا بخمس کلمات ان یعمل بھا ویامر بنی اسرائیل ان یعملوا بھا وانہ کاد ان یبطئ بھا فقال عیسی ان اللہ امرک بخمس کلمات لتعمل بھا وتامر بنی اسرائیل ان یعملوا بھا فاما ان تامرھم واما ان امرھم فقال یحیی اخشی ان سبقتنی بھا ان یخسف بی او اعذب فجمع الناس فی بیت المقدس فامتلأ وقعدوا علی الشرف فقال ان اللہ امرنی بخمس کلمات ان اعمل بھن وامرکم ان تعملوا بھن اولھن ان تعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا وان مثل من اشرک باللہ کمثل رجل اشتری عبدا من خالص مالہ بذھب او ورق فقال ھذہ داری وھذا عملی فاعمل وادّ الی فکان یعمل ویؤدی الی غیر سیدہ فایکم یرضی ان یکون عبدہ کذلک وان اللہ امرکم بالصلوۃ فاذا صلیتم فلا تلتفتوا فان اللہ ینصب وجھہ لوجہ عبدہ فی صلوتہ ما لم یلتفت وامرکم بالصیام فان مثل ذلک کمثل رجل فی عصابۃ معہ صرۃ فیھا مسک فکلھم یعجب او یعجبہ ریحھا وان ریح الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک وامرکم بالصدقۃ فان مثل ذلک کمثل رجل اسرہ العدو فاوثقوا یدہ الی عنقہ وقدموہ لیضربوا عنقہ فقال انا افدیہ منکم بالقلیل والکثیر ففدی نفسہ منھم وامرکم ان تذکروا اللہ فان مثل ذلک کمثل رجل خرج العدو فی اثرہ سراعا حتی اذا اتی علی حصن حصین فاحرز نفسہ منھم کذلک العبد لا یحرز نفسہ من الشیطان الا بذکر اللہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا امرکم بخمس اللہ امرنی بھن السمع والطاعۃ والجھاد والھجرۃ والجماعۃ فانہ من فارق الجماعۃ قید شبر فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ الا ان یراجع ومن ادعی دعوی الجاھلیۃ فانہ من جثی جھنم فقال رجل یا رسول اللہ وان صلی وصام فقال وان صلی وصام فادعوا بدعوی اللہ الذی سماکم المسلمین المؤمنین عباد اللہ **ترجمہ** روایت ہے حارث اشعری سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی نے حکم فرمایا یحیی علیہ السلام کو پانچ باتون کا کہ عمل کرین اُسپر اور حکم کرین بنی اسرائیل کو کہ وہ بھی عمل کرین اُسپر اور وہ اُنکے پہونچانے مین کچھ تاخیر کرتے تھے یعنے سوچتے تھے کہ بنی اسرائیل کو کسطرح پہونچاؤن تب کہا عیسے علیہ السلام نے کہ اللہ تعالی نے حکم کیا ہے تمکو پانچ باتونکا کہ تم عمل کرو اور بنی اسرائیل کو حکم کرو کہ وہ بھی اُنپر عمل کرین سو تم بنی اسرائیل کو حکم کرو نہین تو مین حکم کردیتا ہون سو

کہا یحییٰ نے کہ مین ڈرتا ہون کہ اگر سبقت کی تمنے مجہپر اُن امور کی تبلیغ مین تو دہنس نہ جاؤن مین یا کہین عذاب کیا جاؤن مین سو جمع کیا یحییٰ علیہ السلام نے لوگون کو بیت المقدس مین سو بہر گئے وہ لوگ اُسمین اور بیٹہے بلندیون پر سو فرمایا حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجھکو پانچ باتونکا تا کہ عمل کرون مین اُن پر اور حکم کرون مین تمکو کہ تم بہی عمل کرو اُنپر پہلی اُنکی یہ بات ہے کہ عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی اور مت شریک کرو اُسکے ساتہ کسیکو اور بیشک مثال اُس شخص کے کہ جسنے شریک کیا اللہ تعالیٰ کے ساتہ کسی چیز کو مانند اُس شخص کے ہے کہ خرید اُسنے ایک غلام اپنے خالص مال سے یعنے بلا شرکت غیری سونے سے یا چاندی سے اور کہا اُس غلام سے کہ یہ گہر میرا ہے اور یہ پیشہ میرا ہے سو یہ پیشہ کر تو اور نفع اسکا مجھکو دے سو وہ پیشہ کرتا ہے اور نفع اُسکا کسی اور کو دیتا ہے اپنے آقا کے سوا سو کون راضی ہوگا تم مین سے کہ اُسکا غلام ایسا ناکام ہو اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا تمکو نماز کا سو جب تم نماز پڑہو تو اِدہر اُدہر نہ دیکہو اسلئے کہ اللہ تعالیٰ اپنا مونہہ کئے رہتا ہے بندے کی مونہہ کیطرف اُسکی نماز مین جب تک کہ وہ اِدہر اُدہر نہ دیکہے اور حکم کیا تمکو روزہ کا سو مثال روزہ دار کی اُس شخص کے مانند ہے جو ایک گروہ مین ہے اور اُسکے ساتہ ہے ایک تہیلی کہ اُسمین مشک ہے سو سبکو اچہی لگتی ہے بو اُسکی اور اُسکو بہی پسند آتی ہے بو اُسکی اور بو روزہ دار کی مونہہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا تمکو صدقہ کا سو بیشک مثال صدقہ دینے والے کی مانند اُس شخص کے ہے کہ قید کیا اُسکو دشمن نے اور باندہے اُسکے ہاتہ اُسکی گردن مین اور لیچلے اُسکو تا کہ اُسکی گردن مارین سو اُسنے کہا کہ مین فدیہ دیتا ہون جو کچہہ میرے پاس ہے قلیل کثیر سے سو فدیہ دیکر چہوڑا لی اُسنے اپنی جان یعنے اسیطرح صدقہ دینے والا عذاب الٰہی سے نجات پاتا ہے اور حکم کیا اُسنے تمکو کہ یاد کرو تم اللہ تعالیٰ کو اسلئے کہ مثال اللہ تعالیٰ کے یاد کرنیوالے کی ایسی ہے کہ جیسے ایک شخص ہے کہ نکلا دشمن اُسکے پیچہے دوڑتا ہوا اور وہ بہاگا یہان تک کہ آیا وہ ایک قلعہ مضبوط مین اور بچالی اُسنے اپنی جان اُس سے اسیطرح بندہ نہین بچاسکتا اپنی جان شیطان سے مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتہ پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین حکم کرتا ہون تمکو پانچ باتونکا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے مجھکو اُنکا اول بات سننا ہے دوسرے کہنا ماننا حاکم کا یعنے جو خلاف خدا حکم نکرے تیسرے جہاد چوتہے ہجرت پانچوین التزام جماعت مسلمین کا اسلئے کہ جو جدا ہوا جماعت سے ایک بالشت کے برابر اُسنے نکالدی رسی اسلام کے اپنی گردن سے مگر یہ کہ پہر آجاوے جماعت کی طرف اور جسنے پکار پکارا زمانہ جاہلیت کا یعنے لوگون کو بغی و فساد و خانہ جنگی کے لئے جمع کیا تو وہ جہنم کے جماعت مین ہے سو عرض کیا ایک مرد نے کہ یا رسول اللہ اگرچہ وہ نماز پڑہے اور روزہ رکہے یعنے جب بہی جہنمی ہے فرمایا اگرچہ وہ نماز پڑہے اور روزہ رکہے سو پکارو تم اللہ تعالیٰ کے پکار کے موافق جیسا کہ نام رکہا تمہارا اُسنے مسلمان مؤمن بندے اللہ کے یعنے جب مجتمع ہو تو اطاعت الٰہی کے لئے نہ بغی و فساد کی واسطے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے کہا محمد بن اسمٰعیل نے حارث اشعری کو صحبت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اُنکی اور بہی حدیثین ہین سوا اسکے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنسے ابوداؤد طیالسی نے اُنسے ابان بن یزید نے اُنسے یحییٰ نے اُنسے زید بن سلام نے اُنسے ابی سلام نے اُنسے حارث اشعری نے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی معنون مین یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابو سلام کا نام ممطور ہے اور روایت کی یہ حدیث علی بن مبارک نے یحییٰ بن کثیر سے **باب** مَا جَاءَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الْقَارِئِ لِلْقُرْآنِ وَغَيْرِ الْقَارِئِ باب قاری قرآن و غیر قاری کے بیان مین **عَنْ** أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ رِيحُهَا مُرٌّ وَطَعْمُهَا مُرٌّ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثال اُس مؤمن کی کہ قرآن پڑہتا ہے مانند ترنج کے ہے کہ بو اُسکی خوش ہے اور مزہ اُسکا اچہا ہے اور مثال اُس مؤمن کی کہ قرآن نہین پڑہتا ہے مانند کہجور کے ہے کہ اُسمین خوشبو نہین اور مزہ اُسکا میٹہا ہے اور مثال اُس منافق کی کہ قرآن پڑہتا ہے مانند مثال ریحان کی ہے کہ بو اُسکی خوش ہے اور مزہ اُسکا کڑوا ہے اور مثال اُس منافق کی کہ قرآن نہین پڑہتا ہے مانند مثال حنظل کے ہے کہ بو اُسکی بد ہے اور مزہ اُسکا بُرا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے وہ شعبہ نے قتادہ سے بہی **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيَاحُ تُفَيِّئُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ بَلَاءٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتَّى تُسْتَحْصَدَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثال مؤمن کی مانند کہیتی کے ہے کہ ہمیشہ اُسکو ہوا جہکاتی رہتی ہے یعنے کبہی داہنے اور کبہی بائین اور مؤمن ہمیشہ رہتا ہے کہ پہونچتی ہے اُسکو بلا اور مثال منافق کی مانند درخت

منوبر کے ہی کہ ہرگز ہلتا نہین یہانتک کہ جڑ سے کاٹ ڈالا جاوے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرَۃِ شَجَرَۃً لَا یَسْقُطُ وَرَقُھَا وَھِیَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ حَدِّثُوْنِیْ مَا ھِیَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فَوَقَعَ النَّاسُ فِیْ شَجَرِ الْبَوَادِیْ وَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ اَنَّھَا النَّخْلَۃُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھِیَ النَّخْلَۃُ فَاسْتَحْیَیْتُ یَعْنِیْ اَنْ اَقُوْلَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فَحَدَّثْتُ عُمَرَ بِالَّذِیْ وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ فَقَالَ لَاَنْ تَکُوْنَ قُلْتَھَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ لِیْ کَذَا وَکَذَا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درختوں میں ہے ایک درخت ایسا ہی کہ ایام خزاں میں اسکی پتی نہین جھڑتے اور وہ مومن کی مانند ہے یعنی کثرت منافع اور وفور مصالح میں سو بیان کرو تم مجھسے کہ وہ کونسا درخت ہے کہا عبداللہ نے کہ لوگ خیال کرنے لگے جنگل کے درختون مین اور میرے دل مین آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ کھجور ہے اور حیا کی مین نے یعنے اس سے کہ مین بولوں کہون یعنی چھوٹا ہوکر بڑون کے سامنے شرمایا کہا عبداللہ نے کہ پھر ذکر کیا مین نے عمر رضی اللہ عنہ سے اس درخت کا کہ میرے دلمین آیا تہا تو فرمایا مجھسے عمر نے کہ اگر تو کہہ دیتا یعنے آنحضرتؐ کے آگے تو مجھے زیادہ دوست ہوتا اس سے کہ مجھے ایسا ایسا مال ملتا یعنے حضرت کے آگے ذکر کرنے سے آپ خوش ہوتے اور خوشی آپکی ساری دنیا کے مال سے بہتر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اس باب مین ابی ہریرہ سی بہی روایت ہے

باب مَا جَاءَ مَثَلُ الصَّلٰوتِ الْخَمْسِ باب نماز پنجگانہ کی مثال مین **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَھْرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ فِیْہِ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ ھَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ شَیْءٌ قَالُوْا لَا یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ شَیْءٌ قَالَ فَذٰلِکَ مَثَلُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰہُ بِھِنَّ الْخَطَایَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہلا دیکھو تو اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو اور وہ اسمین ہر دن مین پانچ بار غسل کرتا ہو آیا باقی رہیگا اسکی بدن پر کچھ میل عرض کی صحابہ نے کہ نہ باقی رہیگا اسکے بدن پر کچھہ میل تب فرمایا آپ نے کہ یہی مثال ہے نماز پنجگانہ کی کہ مٹاتا ہے اللہ تعالی اسکی برکت سے گناہوں کو **ف** اس باب مین جابر سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی روایت کی ہمسے قتیبہ نے انہون نے بکر بن مضر سے انہون نے ابن ہاد سے مانند اسکی

باب دوسرا اس امت کے مثال مین **عن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اُمَّتِیْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا یُدْرٰی اَوَّلُہٗ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُہٗ **ترجمہ** روایت ہے انس سی کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مثال میری امت کے مانند مینہہ کے ہے کہ معلوم نہین ہوتا کہ اول اسکا بہتر ہے یا آخر اسکا **ف** اس باب مین عمار اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر سی بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے عبدالرحمان بن مہدی سے کہ وہ ثبت کہتے تہی حماد بن یحیی کو اور کہتے تہے کہ وہ ہمارے استادون سے ہین

باب مَا جَاءَ مَثَلُ ابْنِ اٰدَمَ وَاَجَلِہٖ وَاَمَلِہٖ باب آدمی کے اجل و امید کے بیان مین **عن** بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا مَثَلُ ھٰذِہٖ وَھٰذِہٖ وَرَمٰی بِحَصَاتَیْنِ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ھٰذَاکَ الْاَمَلُ وَھٰذَاکَ الْاَجَلُ **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہے مثال انکی اور انکی اور پہینکے آپ نے دو کنکریاں عرض کی صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اسکا خوب جاننے والا ہی فرمایا آپ نے یہ تیری امید ہے اور یہ تیری اجل ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ کَاِبِلٍ مِائَۃٍ لَا یَجِدُ الرَّجُلُ فِیْھَا رَاحِلَۃً **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ لوگ ایسی ہین جیسے سو اونٹ کہ اسمین نپاوی آدمی ایک اونٹ بہی قابل سواری کے اور لادنے کے یعنے اسیطرح کام کا آدمی نہین ملتا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی روایت کی ہمسے سعید نے انہون نے سفیان سے انہون نے زہری سے اسی اسناد سے مانند اسکی اور اسمین کہا کہ نپاوے تو یعنے ان اونٹونمین ایک اونٹ قابل سواری کے **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ کَاِبِلٍ مِائَۃٍ لَا تَجِدُ فِیْھَا رَاحِلَۃً اَوْ لَا تَجِدُ فِیْھَا اِلَّا رَاحِلَۃً **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ لوگ مانند سو اونٹون کے ہین کہ نپاوی تو اسمین ایک بہی اونٹ قابل سواری کے یا فرمایا کہ نپاوے تو اسمین مگر ایک اونٹ قابل رکوب حمل اور یہ بہی حضرت کے زمانہ مین تہا کہ سو مین ایک کام کا نکل آتا تہا اب لاکہون مین بہی ایک کام کا نکلنا مشکل ہے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُ اُمَّتِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الذُّبَابُ وَالْفَرَاشُ یَقَعْنَ فِیْھَا فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِیْھَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور میری امت کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک مرد نے آگ سلگائی سو کیڑے اور پتنگے اسمین گرنے لگی سو مین پکڑتا ہون کمر تمہاری اور تم گرے پڑتے ہو آگ مین یعنے معاصی مین کہ جو سبب ہین دخول نار کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُکُمْ فِیْمَا خَلَا مِنَ الْاُمَمِ کَمَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغَارِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُکُمْ

نماز پنجگانہ کی مثال

اس امت کی مثال

آدمی کی اجل اور امید کا بیان

وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ عَلٰى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى عَلٰى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّهُ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ مدت بقا تمہارے یعنے آپکی امت کے مقابلہ مین اُن امتون کے جو گذر گئین ایسی ہے جیسے عصر سے غروب شمس تک یعنی تھوڑی ہے اور البتہ مثال تمہاری اور یہود و نصاری کی مانند ایکمرد کی ہے کہ اُسنے کام مین لگایا کئی مزدورونکو اور کہا اُنسے کہ کون عمل کرتا ہے میرے لئے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر سو عمل کیا یہود نے ایک قیراط پر پھر کہا اُسنے کہ کون عمل کرتا ہے میرے لئے دوپہر سے نماز عصر تک ایک ایک قیراط پر سو عمل کیا نصاری نے ایک ایک قیراط پر پھر اب تم عمل کرتے ہو نماز عصر سے غروب شمس تک دو دو قیراط پر یہہ خطاب کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کیطرف سو غضبناک ہوئے یہود اور نصاری اور کہا اُنہون نے کہ ہم نے محنت زیادہ کی اور مزدوری کم پائی سو کہا اُس شخص نے کہ آیا مین نے کاٹ رکھا تمہارا کچھہ حق اُنہون نے کہا نہین سو کہا اُس شخص نے کہ پھر یہہ فضل میرا ہے جسے چاہون دون **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** مراد حدیث یہہ ہے کہ آپکی اُمت کی عمرین تھوڑی ہین اور عمل قلیل مگر بفضل رب جلیل مستحق اجر جزیل ہین

اَبْوَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہین فضائل مین قرآن عظیم الشان کے جو وارد ہین رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ باب سورۂ فاتحہ کے فضیلت مین

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُبَيُّ وَهُوَ يُصَلِّي فَالْتَفَتَ أُبَيٌّ فَلَمْ يُجِبْ وَصَلّٰى أُبَيٌّ فَخَفَّفَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَا مَنَعَكَ يَا أُبَيُّ أَنْ تُجِيبَنِي إِذْ دَعَوْتُكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ أَفَلَمْ تَجِدْ فِيمَا أَوْحَى اللّٰهُ إِلَيَّ أَنِ اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ قَالَ بَلٰى وَلَا أَعُودُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ أَتُحِبُّ أَنْ أُعَلِّمَكَ سُورَةً لَمْ يَنْزِلْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ فَقَرَأَ أُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا وَإِنَّهَا سَبْعٌ مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُعْطِيتُهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلے ابی ابن کعب کے پاس ہوکر سو فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے ابی اور وہ نماز پڑھتے تھے سو دیکھا ابی نے اور جواب نہ دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور نماز تمام کی اور جلدی پڑھی پھر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ یعنے سلامتی ہو تمپر اے رسول خدا کے سو فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام ہو تجھپر کس چیز نے روکا تجھکو اے ابی اس سے کہ تو جواب دے مجھکو جب مین نے پکارا تھا تجھکو سو عرض کی اُنہون نے کہ اے رسول اللہ کے مین نماز مین تھا تب فرمایا آپنے کہ نہین پایا تو نے اُسمین کہ وحی کی میریطرف اللہ تعالی نے یعنے قرآن مین اس آیت کو اِسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ سے آخر آیت تک یعنے قبول کرو اور جواب دو اللہ تعالے کو اور اُسکے رسول کو جب پکارے وہ تمکو واسطے چیز کے کہ زندہ کرے تمکو کہا اُبی نے کہ ہان پایا مین نے اس مضمون کو اور اب دوبارہ نکرونگا مین اگر چاہا اللہ تعالے نے یعنی ادائی جواب مین دیر نکرونگا اگرچہ نماز مین ہون پھر فرمایا آپنے کیا دوست رکھتا ہے تو کہ سکھاؤن مین تجھکو ایسی سورت کہ نہین توراۃ مین اور نہ زبور مین اور نہ انجیل مین اور نہ قرآن مین اُسکے مثل عرض کی اُنہون نے کیون نہین یا رسول اللہ یعنی ضرور سکھائیے سو فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیونکر پڑھتا ہے جب تو کھڑا ہوتا ہے نماز مین کہا راوی نے کہ پڑھی ابی نے ام قرآن کو یعنے سورۂ فاتحہ سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس پروردگار کے کہ میری جان اُسکے ہاتھہ مین ہے کہ نہین اُتری توراۃ مین اور نہ انجیل مین اور نہ زبور مین اور نہ قرآن مین اسکی مثل کوئی سورت اور وہی سبع مثانی ہے کہ سات آیتین ہین کہ بار بار ہر رکعت مین پڑھی جاتی ہین اور وہی قرآن عظیم ہے کہ جو مجھے دیا گیا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب مین انس بن مالک سے بھی روایت ہے **مترجم** اس سورۂ مبارکہ کے بہت سے نام ہین منجملہ انکے تین نام اس حدیث مین مذکور ہین ایک ام القرآن یعنی اصل اور جڑ قرآن کی اور اساس اور بنیاد اُسکے مضامین عظیم الشان کی کہ اصل اور منشا اُسکا ہے اور وجہ تسمیہ اسکی یہ ہے کہ یہ سورہ شامل ہے مطالب قرآنیہ اور مقاصد فرقانیہ کو مثل ثنا اور حمد آلہی کے اور تعبد اور وعد و وعید کے اور اجمالا مشتمل ہے اوپر حکمتون نظریہ اور احکام عملیہ کے کہ وہی سلوک ہے صراط مستقیم کا اور متضمن ہے اوپر مراتب سعدا اور منازل اشقیاکے دوسرے سبع مثانی یعنے سات آیتین

دوبار اُتری ہوئی ہیں اسلئے کہ یہ سورہ ایکبار مکہ میں نازل ہوئی ایکبار مدینہ میں جبکہ قبلہ تحویل ہوا اور سیع یہ قرآن عظیم اور یہ دونون نام آخر کی سورۂ حجر مین مذکور ہیں اور اُسکو سورۃ الحمد اور سورۃ الشکر اور سورۃ الدعا اور شافیہ بھی کہتے ہیں اور کثرت اسما کی دلالت کرتی ہے عظمت شان پر مسمی کے سو معلوم ہوا کہ یہ سورہ مبارک رحمن کے نزدیک بڑی شان رکھتی ہے اور حضرت نے خود اسکو دو مثل فرمایا اس سے زیادہ کیا ہوگا مگر افسوس ہے کہ جو لوگ اسکو مدعات محدثہ اور اوقات مبتدعہ کے وقت پڑھتے ہین وہ اسکی برکات سے لایعقل محض ہیں اور غافل بحت

سورۂ بقرہ اور آیۃ الکرسی کی فضیلت

باب مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ باب سورۂ بقرہ اور آیۃ الکرسی کے فضیلت مین **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ وَاِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي تُقْرَأُ الْبَقَرَةُ فِيهِ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ بناؤ تم اپنے گھرون کو قبرین یعنے مثل موتی کے غافل اور تارک الذکر مت ہو جاؤ اور تحقیق کہ وہ گھر کہ جسمین سورۂ بقر پڑھی جاتی ہے شیطان اُسمین داخل نہین ہوتا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَاِنَّ سَنَامَ الْقُرْاٰنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَفِيهَا اٰيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ اٰيِ الْقُرْاٰنِ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز کا ایک کوہان ہے اور کوہان قرآن عظیم الشان کا سورۂ بقر ہے اور اسمین ایک آیت ہے کہ وہ سردار ہے قرآن کے سب آیتون کے اور وہ آیت الکرسی ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر حکیم بن جبیر کے روایت سے اور کلام کیا ہے اسمین شعبہ نے اور ضعیف کہا ہے اُنکو **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الْمُؤْمِنَ اِلَى اِلَيْهِ الْمَصِيرُ وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ حِينَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَهُمَا حِينَ يُمْسِي حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑھی حٰم مومن الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی جبکہ صبح کی اُسنے تو حفاظت کیا جاویگا وہ اُنکی برکت سے یہانتک کہ شام کرے اور جسنے کہ پڑھا اُنکو جبکہ شام کے حفاظت کیا جاویگا وہ یہانتک کہ صبح کرے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا بعض اہل علم نے عبد الرحمن بن ابی بکر بن ابی ملیکہ مین اُنکے حافظہ کی طرف سے **عَنْ** اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ كَانَتْ لَهُ سَهْوَةٌ فِيهَا تَمْرٌ فَكَانَتْ تَجِيءُ الْغُولُ فَتَاْخُذُ مِنْهُ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اذْهَبْ فَاِذَا رَاَيْتَهَا فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَجِيبِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَخَذَهَا فَحَلَفَتْ اَنْ لَا تَعُودَ فَاَرْسَلَهَا فَجَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ اَسِيرُكَ قَالَ حَلَفَتْ اَنْ لَا تَعُودَ قَالَ كَذَبَتْ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ قَالَ فَاَخَذَهَا فَحَلَفَتْ اَنْ لَا تَعُودَ فَاَرْسَلَهَا فَجَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ اَسِيرُكَ قَالَ حَلَفَتْ اَنْ لَا تَعُودَ فَقَالَ كَذَبَتْ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ فَاَخَذَهَا فَقَالَ مَا اَنَا بِتَارِكِكِ حَتّٰى اَذْهَبَ بِكِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّي ذَاكِرَةٌ لَكَ شَيْئًا اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ اقْرَاْهَا فِي بَيْتِكَ فَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ وَلَا غَيْرُهُ فَجَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ اَسِيرُكَ قَالَ فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَتْ قَالَ صَدَقَتْ وَهِيَ كَذُوبٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ایوب انصاری سے کہ انکا ایک کوٹھا تھا کہ اسمین کھجورین بھری تھین سو غول آتا تھا اور اسمین سے لیجاتا تھا سو شکایت کی اُنہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے سو فرمایا آپنے کہ جاؤ تم جب دیکھو تم اُسکو تو کہو ساتھ نام اللہ تعالے کے حکم مان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہا راوی نے کہ پھر پکڑا اسکو ابو ایوب نے یعنے تاکہ لیجاوین اُسی آپکے پاس سو اُسنے قسم کہائی کہ پھر نہ آویگا سو چھوڑ دیا اُنہون نے اسکو اور آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو پوچھا آپنے کہ کیا کیا تمہاری قیدی نے عرض کی اُسنے قسم کہائی کہ اب نہ آویگا سو آپنے فرمایا کہ جھوٹ کہا اُسنے اور وہ پھر آنیوالا ہے طرف جھوٹ کے کہا راوی نے کہ پھر پکڑا اسکو ابو ایوب نے سو پھر قسم کہائی اُسنی کہ مین اب نہ آونگا سو پھر چھوڑ دیا اسکو اور آئے آنحضرت کی خدمت مین اور پوچھا آپنے کہ کیا کیا تمہاری قیدی نے عرض کیے انہون نے کہ قسم کہائی اُسنے کہ اب نہ آویگا فرمایا کہ جھوٹا ہے وہ اور وہ پھر آنیوالا ہے طرف جھوٹ بولنے کے سو پھر پکڑا اسکو ابو ایوب نے اور کہا مین تجھے ہرگز چھوڑ نیوالا نہین یہانتک کہ لیجاؤنگا مین تجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک سو کہا اُسنی کہ مین تمسے ذکر کرتا ہون ایک چیز کا اور وہ آیۃ الکرسی ہے پڑھ تو اسکو اپنے گھر مین سو قریب آویگا تیرے شیطان اور نہ کوئی اور بعضی خدمات سو حاضر ہوی ابو ایوب خدمت مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور پوچھا آپنے کہ کیا کیا تمہاری قیدی نے کہا راوی نے کہ خبر دی اُنہون نے آپکو اُسکے حال سے تب فرمایا آپنے کہ سچ کہا اُسنے اگرچہ وہ جھوٹا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَهُمْ ذُو عَدَدٍ فَاسْتَقْرَاَهُمْ فَاسْتَقْرَاَ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَعْنِي مَا مَعَهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاَتٰى عَلٰى رَجُلٍ مِنْ اَحْدَثِهِمْ سِنًّا فَقَالَ مَا مَعَكَ يَا فُلَانُ فَقَالَ مَعِي كَذَا وَكَذَا وَسُورَةُ الْبَقَرَةِ فَقَالَ اَمَعَكَ سُورَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَاَنْتَ اَمِيرُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَشْرَافِهِمْ وَاللّٰهِ مَا مَنَعَنِي اَنْ اَتَعَلَّمَ الْبَقَرَةَ اِلَّا خَشْيَةَ اَنْ لَا اَقُومَ بِهَا فَقَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَاقْرَؤُهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا يَفُوْحُ رِيْحُهٗ فِيْ
كُلِّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهٗ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ بھیجا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے ایک لشکر اور وہ گنتی کے لوگ تھے سو ان سے قرآن پڑھوایا آپ نے سو پڑھوایا ہر ایک شخص سے انمین کے یعنے جتنا اسکو یاد تھا قرآن سے سو گذرے آپ ایک پر انمین کے
کہ وہ نو سن تھا اُن سب مین سو پوچھا آپنے کہ تیرے ساتھ کیا ہے قرآن سے ای فلانے سو عرض کی اُسنے کہ مجھے یاد ہے فلان فلان سورہ اور سورہ بقر سو فرمایا
آپنے یعنے بطریق شاباشی کے کہ تیرے ساتھ سورہ بقر بھی ہے اُسنے عرض کی کہ ہان فرمایا آپنے کہ جا تو ان سب لشکریوں کا امیر ہے سو کہا ایک مرد نے انکے اشراف
مین سے کہ قسم ہے اللہ کی نہین روکا مجھے کسی نے اس سورہ کے سیکھنے سے مگر اس امر کے خوف نے کہ مین تہجد مین ہمیشہ نہ پڑھ سکونگا اسکو سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے سیکھو قرآن کو اور پڑھو اُسکو اسلئے کہ مثال اُس شخص کی کہ جسنے سیکھا اور پڑھا اسکو یعنے تہجد وغیرہ مین اور عمل کیا اُسپر مانند ایک کیسہ کے ہے کہ بھرا ہوا ہے
مشک سے کہ خوشبو اُسکی پہیل رہی ہے ہر مکان مین اور مثال اُسکی جسنے سیکھا قرآن اور سو رہا یعنے تہجد مین نہ پڑھا اسکو اور وہ اُسکے دل مین ہے یعنے محفوظ ہے مانند اُس
کیسہ کے ہے کہ باندہ دیا ہو منہ اُسکا اُسمین مشک بہر کر **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث سعید مقبری سے اُنہون نے روایت کی عطار سے جو مولی ہین
ابی احمد کے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً مانند اسکے روایت کی ہمسے قتیبہ نے اُنہون نے لیث بن سعد سے اُنہون نے سعید مقبری سے اُنہون نے عطار سے اُنہون نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً مانند اسکے ہم معنے اسکی اور نہین ذکر کیا اس سند مین ابو ہریرہ کا اور اس باب مین ابی بن کعب سے بھی روایت ہے **باب** مَا جَاءَ فِيْ اٰخِرِ
سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ باب خاتمہ سورۂ بقر کے فضیلت مین **عن** اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ
الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کہ پڑھین دو آیتین سورہ بقر کے آخر سے ایک
رات مین کافی ہوگئین اسکو یعنے قیام شب سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ
كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَيْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْهُ اٰيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا يُقْرَاٰنِ فِيْ دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ
ترجمہ روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے لکھی ایک کتاب آسمان و زمین پیدا کرنیکے دو ہزار برس پیشتر اتارین اُس کتاب مین سے دو
آیتین کہ ختم کیا انکے ساتھ سورۂ بقر کو اور نہ پڑھی جاینگی کسی مکان مین تین رات کہ پھر اُسمین شیطان آوے **ف** یہ حدیث غریب ہے **باب** مَا جَاءَ فِيْ اٰلِ عِمْرَانَ
سورۂ آل عمران کی فضیلت مین **عن** نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِي الْقُرْاٰنُ وَاَهْلُهُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا تَقْدُمُهٗ
سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلُ عِمْرَانَ قَالَ نَوَّاسٌ وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَمْثَالٍ مَا نَسِيْتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ يَاْتِيَانِ كَاَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ وَ
بَيْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ سَوْدَاوَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا ظُلَّةٌ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُجَادِلَانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا **ترجمہ** روایت ہے نواس بن سمعان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا آویگا قرآن اور لوگ اُسکے جو عمل کرتے تھے اُسپر دنیا مین آگے اُسکے ہوگی سورہ بقر اور آل عمران سو کہا نواس نے کہ بیان کین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان
دونو سورتونکی تین مثالین کہ پھر مین نہ بھولا انکو اُسکے بعد فرمایا آپنے وہ دونون آوینگی گویا کہ وہ چھتریان مین کہ انکے بیچ مین ایک فرجہ ہے یا فرمایا گویا وہ ٹکڑے ہین کالی
بدلی کے اور فرمایا کہ وہ گویا سائبان ہین پرندون کے کہ صف باندہے ہوئی ہون جھگڑتے مین اپنے صاحب کی طرف سے یعنے شفاعت کرتے مین اُسکی **ف** اس باب مین
ابی امامہ اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور معنی اس حدیث کے بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہین کہ آویگا ثواب اُن سورتونکا یعنے سورتونکے آنے سے ثواب
آنا مراد ہے ایسی ہی تفسیر کی ہے بعض اہل علم نے اس حدیث کی اور جو مشابہ اسکے ہین احادیث کہ آویگا ثواب قرات قرآن کا اور نواس بن سمعان کی روایت مین جو نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اشارہ ہی اس معنی کیطرف اسلئے کہ حضرت نے فرمایا ہے اُسمین کہ آوینگے لوگ اُسی قرآن کے جو عمل کرتے تھے اُسپر دنیا مین پس اسمین
دلالت ہے کہ مراد قرآن کے آنے سے ثواب ہے اُنکے عملونکا اور خبر دی مجھکو محمد بن اسمعیل نے انکو حمیدی نے کہا حمیدی نے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے عبد اللہ بن مسعود کی حدیث کے
تفسیر مین جسمین یہ مذکور ہے کہ نہین پیدا کی اللہ تعالی نے آسمان و زمین مین کوئی چیز بڑی آیۃ الکرسی سے انتہے سو کہا سفیان نے کہ آیۃ الکرسی کلام ہے اللہ تعالی کا اور کلام
اللہ تعالی کا بڑا ہے اسکے پیدا کئے ہوئے زمین و آسمان سے **مترجم** غرض یہی ہے کہ آیۃ الکرسی مخلوق نہین قدیم ہے اور آسمان و زمین وغیرہ مخلوق مین **باب** مَا جَاءَ

سورہ کہف کی فضیلت

فِي سُورَةِ الْكَهْفِ باب سورہ کہف کی فضیلت میں **عن** الْبَرَاءِ يَقُولُ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ إِذْ رَأَى دَابَّتَهُ تَرْكُضُ فَنَظَرَ فَإِذَا مِثْلُ الْغَمَامَةِ أَوِ السَّحَابَةِ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّكِينَةُ نَزَلَتْ مَعَ الْقُرْآنِ أَوْ نَزَلَتْ عَلَى الْقُرْآنِ **ترجمہ** روایت ہے براء سے کہ وہ کہتے تھے اُس حالت میں کہ ایک مرد سورہ کہف پڑھتا تھا یعنے تہجد میں کہ دیکھا اُسنے اپنی سواری کے جانور کو کہ وہ کودتا ہے سو نظر کی اُسنے آسمان کیطرف سو دیکھا ایک دیکھا مثل ابر کے راوی کو شک ہے کہ غمامہ کہا یا سحابہ سو آیا وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا آپ سے تب فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ تسکین ہے کہ نازل ہوئی ساتھ قرآن کے یا فرمایا اوپر قرآن کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں اُسید بن حضیر سے بھی روایت ہے **عن** أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ **ترجمہ** روایت ہے ابی الدرداء سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے پڑھیں تین آیتیں سورہ کہف کی اول سے بچایا گیا وہ دجال کے فتنے سے **ف** کہا محمد بن بشار نے خبر دی ہمکو معاذ بن ہشام نے اُنہوں نے کہا خبر دی مجھکو میرے باپ نے قتادہ سے اس اسناد کی ساتھ مانند اس روایت کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

سورہ یس کی فضیلت

باب مَا جَاءَ فِي يٰسٓ باب سورہ یس کے فضیلت میں **عن** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَأَ يٰسٓ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ **ترجمہ** روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر چیز کا ایک دل ہے اور دل قرآن شریف کا سورہ یس ہے اور جسنے پڑھی سورہ یس لکھیگا اللہ تعالے بعوض اُسکے ثواب دس بار قرآن پڑھنے کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حمید بن عبدالرحمن کی روایت سے اور بصرہ میں یہ روایت قتادہ سے مروی ہونا نہیں جانتے ہیں لوگ مگر اسی سند سے اور ہارون کہ جنکی کنیت ابو محمد ہے شیخ مجہول ہیں روایت کی ہمسے ابو موسیٰ نے اُن سے احمد بن سعید نے اُن سے قتیبہ نے اُنسے حمید بن عبدالرحمن نے یہی حدیث اور اس باب میں ابو بکر سے بھی روایت ہے اور صحیح نہیں ہے حدیث ابی بکر کی ازروی سند کے اور اسناد اسکے ضعیف ہے

سورہ دخان کی فضیلت

باب مَا جَاءَ فِي حٰمٓ الدُّخَانِ باب سورہ دخان کے فضیلت میں **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِي لَيْلَةٍ أَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی سورہ دخان کسی رات میں صبح کریگا وہ اور ستر ہزار فرشتے اُسکے لئے مغفرت مانگتے ہونگے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور عمر بن ابی خثعم ضعیف ہیں کہا محمد نے کہ وہ منکر الحدیث ہیں **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑھی حم دخان شب جمعہ کو بخشے جاوینگے اُسکے اگلے گناہ اُسکی **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور ہشام کہ جنکی کنیت ابو المقدام ہے ضعیف ہیں اور حسن کو ابی ہریرہ سے سماع نہیں ایسا ہی کہا ایوب نے اور یونس بن عبید اور علی بن زید نے

سورہ ملک کی فضیلت

باب مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْمُلْكِ باب سورہ ملک کے فضیلت میں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَاءَهُ عَلَى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ فَإِذَا فِيهِ قَبْرُ إِنْسَانٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ حَتَّى خَتَمَهَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ضَرَبْتُ خِبَائِي عَلَى قَبْرٍ وَأَنَا لَا أَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ فَإِذَا فِيهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ حَتَّى خَتَمَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے کہ بعض اصحاب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خیمہ لگایا کسی قبر پر اور وہ نجانتے تھے کہ یہاں قبر ہے اور وہاں قبر تھی ایک آدمی کی کہ وہ سورہ ملک پڑھتا تھا یہانتک کہ ختم کیا اُسنے اُس سورہ مبارک کو سو آئے وہ صحابی اور عرض کی اُنہوں نے کہ یا رسول اللہ لگایا میں نے خیمہ اپنا ایک قبر پر اور میں نجانتا تھا کہ وہاں قبر ہے سو وہاں قبر تھی ایک آدمی کی کہ وہ اس میں سورہ ملک پڑھتا تھا یہانتک کہ ختم کیا اُسنے اُسکو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مانع ہے یعنے عذاب قبر سے نجات دیتی ہے اپنے قاری کو عذاب قبر سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سورت قرآن میں تیس آیتوں کی ہے شفاعت کی اُسنے ایک مرد کی یہانتک کہ بخشا گیا وہ اور وہ سورہ تبارک الذی بیدہ الملک ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الٓمٓ تَنْزِيلُ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے تھے جب تک کہ نہ پڑھ لیتے سورہ الم تنزیل اور سورہ تبارک الذی بیدہ الملک **ف** اس حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگوں نے لیث بن ابی سلیم سے مثل اسکے اور روایت کیا ہی اسکو مغیرہ بن مسلم نے ابی الزبیر سے اُنہوں نے جابر سے

انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور روایت کی ہے زہیر نے کہا انہوں نے کہ کہا میں نے ابی الزبیر سے کہ سُنا تم نے جابر سے کہ ذکر کرتے تھے اس حدیث کو سو کہا ابوالزبیر نے کہ مجھے تو خبر دی ہے صفوان نے یا ابن صفوان نے اور گویا کہ زہیر نے انکار کیا کہ یہ حدیث مروی ہو ابوالزبیر سے اور وہ جابر سے روایت کرتے ہوں روایت کی ہم سے ہناد نے اُن سے ابوالاحوص نے اُنسے لیث نے اُن سے ابی الزبیر نے اُن سے جابر نے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے روایت کی ہم سے ہریم بن مسعر نے اُن سے فضیل نے اُن سے لیث نے اُن سے طاؤس نے کہا طاؤس نے کہ یہہ دونوں سورتیں یعنے الم تنزیل اور سورہ ملک فضیلت رکھتی ہیں قرآن کی ہر سورت پر ستر نیکیاں یعنی ستر درجے **باب** مَا جَاءَ فِي اِذَا زُلْزِلَتْ باب اذا زلزلت کی فضیلت میں **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ اِذَا زُلْزِلَتْ عُدِلَتْ لَهُ بِنِصْفِ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ عُدِلَتْ لَهُ بِرُبُعِ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عُدِلَتْ لَهُ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑہی سورہ اذا زلزلت برابر ہوگا ثواب اُسکا آدہے قرآن کے اور جسنے پڑہی قل یاایہا الکافرون تو ثواب اسکا چوتہائی قرآن کے برابر ہے اور جسنے پڑہی سورہ قل ہو اللہ احد ثواب اُسکا برابر ہے تہائی قرآن کے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اُسکو مگر اس شیخ یعنے حسن بن سلم کی روایت سے اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ هَلْ تَزَوَّجْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا عِنْدِيْ مَا اَتَزَوَّجُ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ بَلٰى قَالَ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ تَزَوَّجْ تَزَوَّجْ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے اصحاب میں سے کہ آیا نکاح کیا تو نے اے فلانے کہا اُسنے کہ نہیں قسم ہے اللہ تعالی کی اے رسول اللہ کے اور نہیں ہے میرے پاس اتنا کچھہ کہ نکاح کروں فرمایا آپنے کیا نہیں ہے تیرے ساتہ قل ہو اللہ یعنے تجھے یاد نہیں اُسنے عرض کی کیوں نہیں آپنے فرمایا کہ وہ تہائی قرآن کے برابر ہے یعنی ثواب میں پھر پوچھا آپنے کہ آیا نہیں ساتہ تیرے اذا جاء نصر اللہ والفتح عرض کی اُسنے کہ کیوں نہیں فرمایا برابر ہے وہ چوتہائی قرآن کے پھر پوچھا آپنے کیا نہیں ہے تیرے ساتہ قل یاایہا الکافرون عرض کی اُسنے کہ کیوں نہیں فرمایا آپنے برابر ہے وہ چوتہائی قرآن کے پھر پوچھا آپنے کیا نہیں ہے تیرے ساتہ اذا زلزلت الارض عرض کی اُسنے کہ کیوں نہیں فرمایا آپنے برابر ہے وہ چوتہائی قرآن کے پھر فرمایا آپنے نکاح کر تو نکاح کر تو **ف** یہ حدیث حسن ہے **باب** مَا جَاءَ فِي سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ وَفِي سُوْرَةِ اِذَا زُلْزِلَتْ باب سورہ اخلاص اور اذا زلزلت کی فضیلت میں **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اذا زلزلت برابر ہے نصف قرآن کے یعنے ثواب و اجر میں اور قل ہو اللہ احد برابر ہے ثلث قرآن کے اور قل یاایہا الکافرون برابر ہے چوتہائی قرآن کے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر یمان بن مغیرہ کی روایت سے **باب** مَا جَاءَ فِي سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ باب سورہ اخلاص کی فضیلت میں **عَنْ** اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَاَ فِيْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ مَنْ قَرَأَ اَللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ فَقَدْ قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ایوب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تہک جاتا ہے ایک تم میں سے کہ اس سے کہ پڑہ لیا کرے ایک رات میں تہائی قرآن جسنے پڑہی اللہ الواحد الصمد یعنے سورہ اخلاص سو اُسنے بیشک پڑہا تہائی قرآن **ف** اس باب میں ابی الدرداء اور ابی سعید اور قتادہ بن نعمان اور ابی ہریرہ اور انس اور ابن عمر اور ابی مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم کسیکو کہ روایت کی ہو اُنسے یہ حدیث زائدہ سے بہتر اور متابعت کی زائدہ کی اس روایت میں اسرائیل اور فضیل بن عیاض نے اور روایت کی شعبہ اور کئی لوگوں نے ثقات سے یہ حدیث منصور سے اور اضطراب کیا ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَّقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ قُلْتُ مَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ آیا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ یعنے کسی مقام میں تو سنا آپنے ایک شخص کو کہ پڑہتا تہا وہ قل ہو اللہ احد سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واجب ہوگئی پس پوچھا میں نے کہ کیا واجب ہوئی فرمایا آپنے جنت **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر مالک بن انس کی روایت سے اور ابو حنین وہ عبید بن حنین ہیں **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِّائَتَيْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِيْنَ سَنَةً اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَامَ

عَلٰى يَمِيْنِهِ ثُمَّ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا عَبْدِيَ ادْخُلْ عَلٰى يَمِيْنِكَ الْجَنَّةَ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے پڑھی ہر دن میں دو سو بار سورۂ قل ہو اللہ احد مٹائی جاوینگے اُسکے گناہ پچاس برس کے مگر یہ کہ ہو اُسپہ قرض اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو ارادہ کرے سونیکا اپنے بچھونے پر اور پھر لیٹے اپنے داہنی کروٹ پر اور پڑھے قل ہو اللہ احد سو بار تو جب دن ہوگا قیامت کا فرماویگا پروردگار تبارک و تعالی اے میرے بندے داخل ہو تو اپنے داہنی طرف جنت میں **ف** یہ حدیث غریب ہے ثابت کی روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہیں اور مروی ہے یہ حدیث اُور سندکے سوا اور سند سے بھی ثابت سے

عن اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْشُدُوْا فَاِنِّيْ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اِنِّيْ لَاُرٰى هٰذَا خَبَرًا جَاءَهُ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ قُلْتُ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اَلَا وَاِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جمع ہو جاؤ تم کہ میں پڑھونگا تم پر تہائی قرآن کہا راوی نے کہ پھر جمع ہوگئے اصحاب میں جو جمع ہو سکے پھر نکلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور پڑھی آپنے سورۂ قل ہو اللہ احد پھر داخل ہو گئے اپنے حجرہ میں سو کہنے لگے بعض ہمارے بعض سے کہ فرمایا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میں پڑھونگا میں تہائی قرآن سو میں گمان کرتا ہوں کہ یہ داخل ہونا آپکا کسی خبر کے واسطے ہے جو آئی ہے اُنکے پاس آسمان سے پھر نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا آپنے میں نے تم سے کہا تھا کہ پڑھونگا تم پر تہائی قرآن آگاہ ہو کہ یہ سورہ برابر ہے تہائی قرآن کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابو حازم اشجعی کا نام سلمان ہے

عن اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قل ہو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عن اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءٍ فَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُوْرَةً يَقْرَاُ لَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ يَقْرَاُ بِهَا افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَاُ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهُ اَصْحَابُهُ فَقَالُوْا اِنَّكَ تَقْرَاُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ ثُمَّ لَا تَرٰى اَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتّٰى تَقْرَاَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى فَاِمَّا اَنْ تَقْرَاَ بِهَا وَاِمَّا اَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَاَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى قَالَ مَا اَنَا بِتَارِكِهَا اِنْ اَحْبَبْتُمْ اَنْ اَؤُمَّكُمْ بِهَا فَعَلْتُ وَاِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ وَكَانُوْا يَرَوْنَهُ اَفْضَلَهُمْ وَكَرِهُوْا اَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ فَلَمَّا اَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرُوْهُ الْخَبَرَ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ مِمَّا يَاْمُرُ بِهِ اَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ اَنْ تَقْرَاَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حُبَّهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا اُنہوں نے کہ تھا ایک مرد انصار سے کہ امامت کرتا تھا اُنکی مسجد قبا میں اور عادت تھی اُسکی کہ جب ارادہ کرتا کہ شروع کرے کوئی سورت کہ پڑھے اسکو اُنکے لئے نماز میں تو شروع کرتا قل ہو اللہ احد کے ساتھ یعنی بعد فاتحہ کے پہلے قل ہو اللہ پڑھ لیتا یہانتک کہ فارغ ہو جاتا اُس سے پھر پڑھتا دوسری سورت اُسکے ساتھ اور ایسا ہی کیا کرتا وہ ہر رکعت میں سو کلام کیا اُس سے اُسکے اصحاب نے اور کہا کہ تم پہلے پڑھ لیتے ہو سورۂ اخلاص پھر گمان کرتے ہو کہ یہہ کافی نہیں تمہاری صحت نماز کے لئے یہانتک کہ پڑھتے ہو تم دوسری سورت سو یا پڑھا کرو تم اسی سورت کو یا اسکو چھوڑ کر دوسری سورت پڑھو سو کہا اُن صاحب نے نہیں ہوں میں اسکا چھوڑنے والا اگر دوست رکھتے ہو تم کہ امامت کروں میں تمہاری اس سورت کے پڑھنے کے ساتھ تو خیر امامت کروں میں تمہاری اور اگر برا مانو تم تو چھوڑ دوں میں تمکو یعنے امامت نکروں اور انصار اُنکو دیکھتے تھے اُنکو سب میں افضل جانتے تھے اور برا جانتے تھے کہ کوئی اور امامت کرے اُنکے سوا پھر جب آئے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خبر دی آپکو اُن اصحاب کے حال کی سو فرمایا آپنے اُنسے کہ کیا چیز باز رکھتی ہے تمکو اس سے کہ جو حکم کرتے ہیں تمکو اصحاب تمہارے اور کیا سبب ہے کہ تم ہر بار پڑھتے ہو سورۂ اخلاص کو ہر رکعت میں سو عرض کی انہوں نے اے رسول اللہ تعالی کے میں بیشک دوست رکھتا ہوں اس سورت کو سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک محبت اُسکی لیجاویگی تجھکو جنت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے یعنے عبید اللہ بن عمر کی روایت سے اور ثابت بنانی سے روایت کرتے ہیں اور روایت کی مبارک بن فضالہ نے ثابت بنانی سے اُنہوں نے انس سے کہ ایک مرد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں دوست رکھتا ہوں اس سورت کو یعنے قل ہو اللہ احد کو تو فرمایا آپنے کہ محبت اسکی تمکو داخل کریگی جنت میں

باب مَا جَاءَ فِي الْمُعَوِّذَتَيْنِ باب معوذتین کی فضیلت میں

عن عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ اٰيَاتٍ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ **ترجمہ**

ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی نے اُتاریں ہیں مجھپر کچھ آیتیں کہ نہیں دیکھا کسی نے اُنکا مثل اور وہ قل اعوذ برب الناس ہیں آخر سورت تک اور قل اعوذ برب الفلق ہے آخر سورت تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ فرمایا اُنہوں نے کہ حکم کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھا کروں معوذتین ہر نماز کے پیچھے **ف** یہ حدیث غریب ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي فَضْلِ قَارِئِ الْقُرْاٰنِ باب قاری قرآن کی فضیلت میں **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَأُهُ قَالَ هِشَامٌ وَهُوَ شَدِيْدٌ عَلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ پڑھتا ہے قرآن اور وہ ماہر ہے یعنی خوب یاد رکھتا ہے اُسکو وہ ہی بزرگ نیک فرشتوں کے ساتھ جو عہدہ سفارت رکھتی ہیں یعنی رسول ہوتے ہیں آدمیوں کی طرف اور جو پڑھتا ہے قرآن ہشام نے اپنی روایت میں کہا اور وہ قرآن اُسپر سخت ہے یعنی دشوار ہے اور کہا شعبہ نے اپنی روایت میں کہ وہ قرآن پڑھنا اُسپر شاق ہے اُسکے لئی دو نا اجر ہے یعنے ایک قرات کا دوسرے مشقت کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہا اُنہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑھا قرآن اور یاد کر لیا یا پشت پناہ کیا اپنا اُسکو اور حلال کیا اُسکے حلال کو اور حرام کیا اُسکے حرام کو داخل کریگا اسکو اللہ تعالے بسبب اُسکی جنت میں اور شفاعت قبول کریگا اُسکی دس شخصوں کے حق میں اُسکے اہل سے کہ واجب ہو چکی ہوگی ہر ایک کے لئے اُنمیں سے دوزخ **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اُسکی کوئی اسناد صحیح نہیں اور حفص بن سلیمان جنکی کنیت ابو عمر ہے اور وہ بزاز ہیں کوفہ کے رہنے والے اور ضعیف ہیں حدیث میں **بَابُ** مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْقُرْاٰنِ باب قرآن عظیم الشان کے فضیلت میں **عن** الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ يَخُوضُونَ فِي الْأَحَادِيثِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَرَى النَّاسَ قَدْ خَاضُوا فِي الْأَحَادِيثِ قَالَ أَوَقَدْ فَعَلُوهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ فَقُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ وَهُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِينُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ هُوَ الَّذِي لَا تَزِيغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ هُوَ الَّذِي لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ إِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهِ مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هُدِيَ إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ خُذْهَا إِلَيْكَ يَا أَعْوَرُ **ترجمہ** روایت ہے حارث اعور سے کہا اُنہوں نے کہ گذرا میں مسجد میں سو لوگ باتیں بنا رہے تھے پھر داخل ہوا میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس اور کہا میں نے ای امیر المومنین کیا نہیں دیکھتے آپ لوگوں کو کہ باتیں بنا رہے ہیں فرمایا آپنے کہاں اُنہوں نے ایسا کیا میں نے کہا کہ ہاں فرمایا حضرت علی نے آگاہ ہو کہ تحقیق سنا ہے میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آگاہ ہو تحقیق کہ قریب ہوگا ایک فتنہ سو کہا میں نے کیا ہے رستہ اُس سے نکلنے کا ای رسول اللہ تعالے کے فرمایا آپنے کتاب اللہ یعنے قرآن سبب ہے اُس سے بچنے کا اسلئی کہ اُسمیں خبر ہے تم سے اگلوں کی اور خبر ہے جو تم سے بعد ہونگے اور حکم ہے تمہارے درمیان کا یعنے جو معاملات کہ تمہارے فیما بین ہوں اور وہ دو ٹوک ہے نہیں ہے اُسمیں ہنسی ٹھٹھی کی بات جسنے چھوڑا اُسکو حقیر جانکر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیگا اللہ تعالے اُسکے اور جسنے ڈھونڈھی ہدایت اُسکی غیر میں گمراہ کریگا اُسکو اللہ تعالی اور وہ رسی ہے اللہ تعالی کی مضبوط اور وہ ذکر ہے محکم کیا ہوا اور وہ سیدھی راہ ہے وہی ایسی کتاب ہے کہ نہیں کج کر سکتے اُسکو ہوائی نفسانی اور نہیں مل سکتیں اُسمیں زبانیں اور پیٹ نہیں بھرتا اُس سے عالموں کا اور پرانا نہیں ہوتا بار بار پڑھنے سے اور تمام نہیں ہوتی عجائب اُسکی وہی ایسی کتاب ہے کہ نہ رہ سکے جن جب سنا اُنہوں نے اُسکو یہانتک کہ بول اُٹھے کہ ہمنے سنا ہے ایک قرآن عجیب کہ راہ بتاتا ہے طرف بہتری کے سو ایمان لائے ہم اُسپر جسنے کلام کیا مطابق اُسکے سچ کہا اور جسنے عمل کیا موافق اُسکے ثواب دیا گیا اور جسنے حکم کیا اُسپر عدل کیا اور جسنے بلایا اُسکے طرف راہ بتایا گیا وہ سیدھی راہ لیلو تم اس حدیث کو اے اعور **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اُسکو مگر حمزہ زیات کی روایت سے اور اسناد اُسکی مجہول ہے اور حارث کی روایت میں مقال ہے

باب قاری قرآن کی فضیلت

قرآن عظیم الشان کی فضیلت

تعلیم قرآن کی فضیلت

بَابُ مَا جَآءَ فِي تَعْلِيمِ الْقُرْاٰنِ باب تعلیم قرآن کے فضیلت مین عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ
عَلَّمَهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَذٰلِكَ الَّذِيْ اَقْعَدَنِيْ مَقْعَدِيْ هٰذَا وَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فِيْ زَمَانِ عُثْمَانَ حَتّٰى بَلَغَ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ ترجمہ روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر تم مین کا وہی کہ جسنے سیکھا قرآن اور سکھایا اورونکو کہا ابو عبد الرحمن نے جو راوی اس حدیث کے ہین کہ اسی روایت نے مجھے بٹھایا اس جگہ اور قرآن
سکھلاتے رہے وہ لوگون کو حجاج بن یوسف کے زمانہ تک ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ اَوْ اَفْضَلُكُمْ
مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهُ ترجمہ روایت ہے عثمان سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم مین کا یا افضل تم مین کا وہ شخص ہے کہ جسنے سیکھا قرآن اور سکھایا
اُسکو اور لوگون کو ف یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی عبد الرحمن بن مہدی نے اور کئی لوگون نے سفیان ثوری سے انہون نے علقمہ بن مرثد سے انہون نے ابی
عبد الرحمن سے انہون نے عثمان رضی اللہ عنہم سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور سفیان نہین ذکر کرتے اس سند مین سعد بن عبیدہ کا اور روایت کی یحیی بن سعید قطان نے
یہ حدیث سفیان سے اور شعبہ سے انہون نے علقمہ بن مرثد سے انہون نے سعد بن عبیدہ سے انہون نے ابی عبد الرحمن سے انہون نے عثمان سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی ہمسے یہ محمد بن بشار نے اُنسے یحیی بن سعید نے اُنسے سفیان اور شعبہ نے کہا محمد بن بشار نے اور ایسا ہی ذکر کیا اس روایت کو یحیی بن سعید نے انہون نے روایت کی سفیان سے
اور شعبہ سے کئی مرتبہ انہون نے علقمہ بن مرثد سے انہون نے سعید بن ابی عبیدہ سے انہون نے ابی عبد الرحمن سے انہون نے عثمان سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا محمد بن بشار نے اور اصحاب سفیان
کے نہین ذکر کرتے اس روایت مین اسکا کہ روایت ہے سفیان سے وہ روایت کرتے ہین سعد بن عبیدہ سے کہا محمد بن بشار نے اور یہ صحیح ہے کہا ابو عیسے نے اور تحقیق
کہ زیادہ کیا شعبہ نے اس حدیث کی سند مین سعد بن عبیدہ کو اور حدیث سفیان کی اشبہ ہے یعنے صحت کے ساتہ کہا علی بن عبد اللہ نے کہ کہا یحیی بن سعید نے کہ میرے نزدیک کوئی
شعبہ کے برابر نہین یعنے ثقاہت اور حفظ روایت مین اور جب مخالفت کرتے ہین شعبہ کی سفیان تو مین لے لیتا ہون قول سفیان کا سُنا مین نے ابو عمار سے کہ ذکر
کرتے تہے وکیع سے کہ کہا شعبہ نے کہ سفیان مجھسے زیادہ یاد رکہنے والے ہین اور نہین روایت کی مجھسے سفیان نے کسی شخص سے کوئی چیز پہر پوچھا مین نے
اُس شخص سے مگر پایا مین نے اُس روایت کو جیسا سفیان نے روایت کیا تھا اور اس باب مین علی اور سعد سے بہی روایت ہے عَنْ عَلِيِّ
بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهُ ترجمہ اوپر گذرا ف اس حدیث کو نہین جانتے ہم علی بن ابی طالب
کی روایت سے کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہون مگر عبد الرحمن بن اسحاق کی سند سے بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مَنْ قَرَاَ حَرْفًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ مَا لَهُ مِنَ الْاَجْرِ

قرآن پڑھنے کی فضیلت کا بیان

باب قرات قرآن کی فضیلت مین عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهٖ حَسَنَةٌ
وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہتے تہے وہ کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے جسنے پڑہا اللہ کی کتاب سے ایک حرف اُسکی لئے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے مین نہین کہتا ہون کہ الٓمّٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف دوسرا اور میم ایک
حرف تیسرا ہے یعنے الف لام میم کہنے مین تیس نیکیون کا اجر ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے سُنا مین نے قتیبہ بن سعید سے کہتے تہی کہ پہونچا ہے مجھکو کہ محمد بن
کعب قرظی پیدا ہوئے حیوۃ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سندسی بہی سوا اس سند کے ابن مسعود سے روایت کیا اسکو ابو الاحوص نے عبد اللہ بن مسعود سے
اور مرفوع کیا اسکو بعضون نے اور موقوف کیا بعضون نے ابن مسعود سے یعنے اُنہین کا قول ٹہیرایا اور محمد بن کعب قرظی کی کنیت ابو حمزہ ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْءُ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ حَلِّهٖ فَيُلْبَسُ تَاجُ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ زِدْهُ فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ
يَقُوْلُ يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ فَيَرْضٰى عَنْهُ فَيُقَالُ اقْرَاْ وَارْقَ وَيُزَادُ بِكُلِّ اٰيَةٍ حَسَنَةً ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آئیگا صاحب قرآن قیامت
کے دن پہر کہیگا قرآن کہ ای رب میرے اسکو جوڑا پہنا پس اُسے پہنایا جاویگا تاج کرامت کا پہر کہیگا قرآن عظیم الشان ای رب زیادہ دے اُسکو تو پہنایا جاویگا اسکو جوڑا کرامت
کا پہر کہیگا ای رب راضی ہو اس سے سو راضی ہوگا اُس سے پروردگار تعالی شانہ پہر کہا جاویگا اُس سے کہ پڑہتا جا اور چڑہتا جا اور زیادہ کیجاویگی ہر آیت کے بدلے ایک نیکی ف یہ حدیث
حسن ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُن سے محمد بن جعفر نے اُنسے شعبہ نے اُنسے عاصم بن بہدلہ نے اُنسے ابی صالح نے اُن سے ابو ہریرہ نے مانند اسکے اور مرفوع کیا اسکو
اور یہ صحیح ہے ہمارے نزدیک عبد الصمد کی روایت سے کہ وہ شعبہ سے روایت کرتے ہین بَابُ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ

لِعَبْدٍ فِي شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيهِمَا وَإِنَّ الْبِرَّ لَيُذَرُّ عَلَى رَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ قَالَ
أَبُو النَّضْرِ يَعْنِي الْقُرْآنَ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کان لگا کر سنتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندہ کی بات کو کسی چیز میں
افضل دو رکعتوں سے کہ پڑھتا ہے وہ انکو اور نیکی چھڑکی جاتی ہے بندہ کے سر پر جبتک کہ وہ نماز میں ہوتا ہے اور نزدیک نہیں ہوتے بندے اللہ تعالیٰ سے جیسا کہ نزدیک ہوتے ہیں
بسبب اس چیز کے جو نکلی ہے اس تعالیٰ شانہ سے کہا ابو النضر نے مراد لیتے تھے آپ اس قول سے قرآن عظیم الشان کو یعنے جیسا قرب الٰہی قرآن پڑھنے سے بندوں کو حاصل
ہوتا ہے ایسا کسی اور چیز سے حاصل نہیں ہوتا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور بکر بن خنیس میں کلام کیا ہے ابن مبارک نے اور چھوڑ
دیا انسے روایت لینا آخر میں یعنے بسبب ضعف کے **باب عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ
مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک جسکی اندر قرآن میں سے کچھ نہیں یعنے کچھہ یاد نہیں وہ
ویران گھر کے مانند ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقَالُ يَعْنِي لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَ
ارْقَ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہا جاویگا یعنے
صاحب قرآن سے کہ پڑھ تو اور چڑھتا جا یعنے درجات جنت میں اور ٹھیر ٹھیر کر پڑھتا جا جیسے تو ٹھیر ٹھیر کر پڑھتا تھا دنیا میں اسلئے کہ منزل تیری آخر آیت تک ہے کہ تو اسکو
پڑھیگا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عاصم سے اسی اسناد سے مانند اسکے
باب عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ
عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي فَلَمْ أَرَ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أُوتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پیش کئے گئے میرے آگے ثواب اور نیکیاں میری امت کی یہانتک کہ تنکا بھی جو نکال کر پھینکدیا ہو کسی آدمی نے مسجد میں سے اور پیش کی گئیں مجھپر ایاں
اور گناہ میری امت کی سو نہ دیکھا میں نے کوئی گناہ اس سے بڑھکر کہ دیگئی ہو کسیکو کوئی سورت یا آیت قرآن شریف کی یعنے یاد ہو پھر وہ اسکو بھول جاوے **ف**
یہہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور ذکر کیا میں نے یہہ حدیث محمد بن اسمعیل سے سو نہ پہچانی انہوں نے اور غریب کہا اسکو اور کہا محمد نے نہیں جانتا میں کہ
مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کو سماع ہو کسی صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر یہ کہ قول مطلب کا کہ روایت کی مجھ سے اس شخص نے جو حاضر ہوا تھا خطبہ میں رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے یہی قول دلالت کرتا ہے کہ انکو کسی صحابی سے سماع ہے اور سوا اسکے اور کوئی چیز دال نہیں اور سنا میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے کہ وہ کہتے تھے
نہیں جانتے ہم مطلب کو کہ سماع ہوا انکو کسی صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا عبد اللہ نے اور انکار کیا علی بن مدینی نے اس امر کا کہ مطلب نے سنا ہو کچھہ انس سے **باب**
عن عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَارِئٍ يَقْرَأُ ثُمَّ سَأَلَ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللَّهَ
بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ وَقَالَ مَحْمُودٌ هَذَا خَيْثَمَةُ الْبَصْرِيُّ الَّذِي رَوَى عَنْهُ جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ وَلَيْسَ هُوَ خَيْثَمَةَ بْنَ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ وہ گزرے ایک قاری پر کہ وہ پڑھ رہا تھا قرآن پھر مانگا اسنے کچھہ تب عمران نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا پھر کہا کہ سنا
میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسنے پڑھا قرآن چاہئے کہ سوال کرے اللہ تعالیٰ سے اسلئے کہ آوینگی کچھہ قومیں کہ وہ قرآن پڑھینگی پھر طلب کرینگے آدمیوں سے
اور کہا محمود نے کہ یہ خثیمہ بصری جنسے روایت کی ہے جابر جعفی نے وہ خیثمہ بن عبد الرحمن نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے اور خیثمہ شیخ بصری ہیں کہ کنیت انکی ابو نصر ہے روایت
کی ہیں انہوں نے انس بن مالک سے کتنی حدیثیں اور روایت کی ہیں جابر جعفی نے ان خیثمہ سے بھی **عن** صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
آمَنَ بِالْقُرْآنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهُ **ترجمہ** روایت ہے صہیب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ ایمان لایا وہ شخص قرآن پر جسنے حلال جانا مرتکب
ہوا اسکی حرام کی ہوئی چیزوں کا **ف** روایت کی محمد بن یزید بن سنان نے اپنے باپ سے یہ حدیث سو زیادہ کیا انہوں نے اسکے اسناد میں یہ کہ کہا روایت کی مجاہد نے سعید بن مسیب
سے انہوں نے صہیب سے اور متابعت نکی محمد بن یزید کے روایت کی کسی نے اور وہ ضعیف ہیں اور ابو المبارک ایک مرد مجہول ہیں اس حدیث کی اسناد کچھہ ایسی نہیں اور خلاف
کیا گیا وکیع کا انکی روایت میں اور محمد نے کہا ابو فروہ یزید بن سنان راوی کی حدیث میں کچھہ مضائقہ نہیں مگر جو روایت کریں انسے انکے بیٹے محمد اسلئے کہ وہ روایت کرتے

ہیں اُنسے مناکیر **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم سے کہ فرماتے تہے پکار کر قرآن پڑہنے والا ایسا ہے جیسے آشکارا صدقہ دینے والا اور آہستہ قرآن پڑہنے والا ایسا ہے جیسے چہپاکر صدقہ دینے والا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مراد حدیث کی یہی کہ آہستہ قرآن پڑہنا افضل ہے پکار کر پڑہنے سے اسلئے کہ چہپاکر صدقہ دینا افضل ہے آشکارا سے اہل علم کے نزدیک اور اہل علم نے اُسکو اسلئے افضل کہا ہے کہ صدقہ سر میں آدمی عجب سے بچتا ہے اسلئے کہ چہپاکر نیکی کرنیوالا محفوظ رہتا ہے اور خوف نہیں ہوتا ہے اُسپر عجب کا جیسا کہ خوف ہوتا ہے علانیہ پر **باب عَنْ** اَبِیْ لُبَابَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَالزُّمَرَ **ترجمہ** روایت ہے ابی لبابہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا حضرت عائشہ ام المؤمنین نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے تہے جبتک کہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر نہ پڑہ لیتے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو لبابہ شیخ بصری ہیں کہ روایت کی اُنسے حماد بن زید نے کتنی حدیثیں اور کہتے ہیں کہ نام اُنکا مروان ہے، روایت کی ہمسے یہ محمد بن اسمٰعیل نے کتاب التاریخ میں **عَنْ** عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَّرْقُدَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِنَّ اٰيَةً خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ **ترجمہ** روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑہا کرتے تہے وہ سورتیں کہ شروع ہیں سبحان اور سبح اور یسبح سی قبل اسکے کہ سوویں اور فرماتے تہے کہ انمیں ایک آیت بہتر ہے ہزار آیت سی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب عَنْ** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَقَرَأَ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُّصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ مَّاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ **ترجمہ** روایت ہے معقل بن یسار سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے پڑہا صبح کو تین بار اعوذ باللہ سے رجیم تک اور پڑہیں تین آیتیں سورہ حشر کے اخیر سے متعین کرتا ہے اللہ تعالی ستر ہزار فرشتے کہ وہ مغفرت مانگتے ہیں اُسکے لئے شام تک اور اگر مرجاوے اُس دن میں تو مرا وہ شہید اور جسنے کہا اُنکو جب شام کرتا ہے ہوگا وہ بہی اُسی درجہ میں یعنی شب کو بہی یہی ثواب پاویگا اور اگر مریگا تو شہید ہوگا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سی **باب** مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرارت میں **عَنْ** يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهُ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلٰوتِهٖ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلٰوتَهٗ وَكَانَ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ يُصَلِّيْ قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهٗ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَتَهٗ مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا **ترجمہ** روایت ہے یعلے بن مملک سے کہ انہوں نے پوچہا ام سلمہ سے جو بیوی ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم کے کہ کیسے تہے قرات اور نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا ام المؤمنین نے کہ کیا نسبت ہے تمکو اُنکی نماز سے یعنی تم ویسے کہاں ادا کرسکتے ہو پہر کہا کہ آپکی عادت تہی کہ نماز پڑہتے تہے پہر سو جاتے تہے اسقدر کہ جتنی دیر نماز پڑہی تہی پہر نماز پڑہتے اُسقدر کہ جتنا سوتے تہے پہر سوتے جسقدر کہ نماز پڑہی تہی یہانتک کہ صبح ہو جاتی پہر بیان کی کیفیت اُنکے قرارت کی تو وہ کہتی تہیں کہ قرارت اُنکی جُدا جُدا تہی حرف حرف **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر لیث بن سعد کی روایت سی کہ وہ ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ یعلی سے اور وہ ام سلمہ سے اور روایت کی ابن جریج نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے اُنہوں نے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم الگ الگ کرتے تہے قرات اپنی یعنی ایک ایک حرف جُدا جُدا معلوم ہوتا تہا اور حدیث لیث کی صحیح ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ يُوْتِرُ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ اَمْ مِنْ اٰخِرِهٖ فَقَالَتْ كُلَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَصْنَعُ رُبَّمَا اَوْتَرَ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اَوْتَرَ مِنْ اٰخِرِهٖ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً فَقُلْتُ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَتُهٗ اَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ اَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلَّ ذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُ قَدْ كَانَ رُبَّمَا اَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ قَالَ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ اَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ اَمْ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ قَالَتْ كُلَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّاَ فَنَامَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن ابی قیس سے کہا انہوں نے کہ پوچہا میں نے حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے حال رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم کے وتر کا کہ کیونکر پڑہتے تہے اول شب میں یا آخر شب میں سو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ دونوں طرح بجا لاتے کبہی وتر پڑہتے اول شب میں اور کبہی آخر شب میں کہا میں نے کہ سب تعریف

آنحضرت کی قرارت کا بیان

اللہ تعالیٰ کو ہی کہ جسنے امر دین مین وسعت رکھی پہر کہا مین نے کہ کیسی تھی قرأت آپکی یعنے نماز شب مین کیا چپکے سے پڑہتے تہی یا جہر کرتے ساتہ قرأت کے سو فرمایا ام المؤمنین نے کہ دونو طرح کرتے کبہی چپکے پڑہتے اور کبہی جہر فرماتے کہا راوی نے کہ کہا مین نے سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ اُسنے امر دین مین وسعت رکھی کہا راوی نے پہر کہا مین نے کیا کرتے تہے جنابت مین غسل کرتے قبل سونیکے یا سو جاتے قبل نہانیکے کہا ام المؤمنین نے کہ دونون طرح کرتے کبہی غسل کرکے سوتے اور کبہی فقط وضو کرکے سو جاتے کہا مین نے کہ سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ اُسنے امر دین مین وسعت رکھی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اِس سند سے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ نَفْسَهُ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ اَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِي اِلٰى قَوْمِهِ فَاِنَّ قُرَيْشًا قَدْ مَنَعُوْنِيْ اَنْ اُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّيْ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُنہون نے کہ تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ پیش کرتے اپنی ذات کو موقف عرفات مین اور فرماتے کہ کوئی مرد ایسا ہے کہ مجہی لیچلے اپنی قوم کیطرف اسلئے کہ قریش نے باز رکہا ہے مجہکو اس سے کہ پہونچاؤن مین کلام اپنے رب کا یعنے اُنکی بندونکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْاَلَتِيْ اَعْطَيْتُهُ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جسکو مشغول کیا قرآن نے میری یاد سے اور مجہسے سوال کرنے سے دونگا مین اُسکو بہتر اُس چیز سے کہ دیتا ہون مانگنے والون کو اور بزرگی کلام اللہ کی تمام کلامون پر ایسی ہے جیسے بزرگی اللہ عزوجل کی اپنے مخلوق پر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** جسکو مشغول کیا قرآن نے میری یاد سے یعنے اوراد اور وظایف مین مشغول نہوا بلکہ قرآن ہی کی قرأت اور فہم معانی اور درک مطالب اور تحصیل آداب مین سعی اور کوشش کرتا رہا تو اسکو اجر وثواب دنیا اور آخرت مین تمام سائلین سے زیادہ عنایت ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا وظیفہ کرنا سب وظیفون سے افضل و اعلےٰ ہی اور یہ اُن وظیفونکا حال ہے جو شارع سے تعلیم ہوئے ہین کہ قرآن اُن سب سے بہتر ہے وای اوپر حال اُن لوگون کے کہ جنہون نے قرآن کو بہی چہوڑا اور وظائف مسنونہ سے بہی مونہہ موڑا اور اوراد مبتدعہ اور وظائف محدثہ مین اپنی اوقات کاٹی انا للہ وانا الیہ راجعون

اَبْوَابُ الْقِرَاءَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

یہہ باب مین قراءتون کے جو وارد ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقْرَاُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَاُ مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ **ترجمہ** روایت ہے اُم سلمہ سے کہا اُنہون نے کہ تہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم الگ الگ کرتے اپنے قرأت کو پڑہتے الحمد للہ رب العالمین پہر ٹہیر جاتے پہر پڑہتے الرحمن الرحیم پہر ٹہیر جاتے اور پڑہتے مٰلک یوم الدین **ف** یہ حدیث غریب ہے اور یہی پڑہتے تہے ابو عبید اور اختیار کرتے تہے اسکو یعنے مالک یوم الدین کی جگہ مَلِک یوم الدین پڑہتے ایسی ہے روایت یحییٰ بن سعید اموی نے اور اُنکے سوا اور لوگون نے ابن جریج سے اُنہون نے ابن ابی ملیکہ سے اُنہون نے ام سلمہ سے اور اسناد اس حدیث کی متصل نہین اسلئے کہ لیث بن سعد نے روایت کی ابی ملیکہ سے اُنہون نے یعلے بن مملک سے اُنہون نے اُم سلمہ سے کہ اُنہون نے وصف کیا قرأت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا الگ الگ ایک ایک حرف اور حدیث لیث کی صحیح ہے اور لیث کی حدیث مین یہ ذکر نہین کہ آپ مَلِک یوم الدین پڑہتے تہے **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاُرَاهُ قَالَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَقْرَءُوْنَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ **ترجمہ** روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور راوی کہتا ہے کہ گمان کرتا ہون مین انس کو کہ اُنہون نے عثمان کا بہی نام لیا اور کہا کہ یہہ سب لوگ پڑہتے تہے مالک یوم الدین **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو زہری کی روایت سے کہ وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہون مگر شیخ ایوب بن سوید رملے کی روایت سے اور روایت کی بعض اصحاب زہری نے یہ حدیث زہری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر پڑہتے تہے مالک یوم الدین اور روایت کی عبد الرزاق نے معمر سے اُنہون نے زہری سے اُنہون نے سعید بن مسیب سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر پڑہتے تہے مالک یوم الدین **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ قَالَ سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہا اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَیْنُ بِالْعَیْنِ سو کہا سوید بن نصر نے خبر دی ہمکو ابن مبارک نے یونس بن یزید سے اسی اسناد سے مانند اسکے **ف** کہا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہمسے سوید بن نصر نے اُنہون نے ابن مبارک سے اُنہون نے یونس بن یزید سے اسی اسناد سے مانند اسکے اور ابو علے بن یزید بہائی ہین یونس بن یزید کے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے کہا محمد نے متفرد ہوے ابن مبارک اس حدیث کے ساتہ یونس بن یزید سے روایت کرنے مین

اور اسی طرح پڑھا ابو عبید نے والعین بالعین بنظر اتباع اسی حدیث کے **عن** معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ هل تستطيع ربك **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا هل تستطيع ربك یعنی بتاء مثناۃ فوقانیہ اور بنصب لفظ رب کے اور مراد یہی کہ آیا تو طاقت رکھتا ہے کہ مانگے اپنے رب سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر رشدین کی روایت سے اور اسناد اسکی قوی نہیں اور رشدین بن سعد اور عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ضعیف ہیں حدیث میں **عن** ام سلمة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأها انه عمل غير صالح **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے انه عمل غير صالح یعنی عمل کیا اسنے غیر صالح مراد فرزند نوح ہے کہ جو غرق ہو گیا **ف** اس حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگوں نے ثابت بنانی سے مانند اسکے اور یہ حدیث ثابت بنانی کی ہے اور روایت کی یہی حدیث شہر بن حوشب نے اسماء بنت یزید سے اور سنا میں نے عبد بن حمید سے کہتے تھے اسماء بنت یزید یہی ام سلمہ انصاریہ ہیں اور دونوں حدیثیں میرے نزدیک ایک ہیں اور روایت کی شہر بن حوشب نے کئی حدیثیں ام سلمہ انصاریہ سے اور وہ اسماء بنت یزید ہیں اور روایت کی انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **عن** ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قرأ قد بلغت من لدني عذرا مثقلة **ترجمہ** روایت ہے ابی بن کعب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا انه قد بلغت من لدني عذرا ثقل کے ساتھ یعنی بضم ذال عُذُرا اور یہ بہ نسبت عُذْرا کے جو بسکون ذال ہے ثقیل ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور امیہ بن خالد ثقہ ہیں اور ابو الجاریہ عبدی شیخ مجہول ہیں کہ نہیں جانتے ہم نام اسکا **عن** ابی بن کعب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ في عين حمئة **ترجمہ** روایت ہے ابی بن کعب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا في عين حمئة **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے ابن عباس سے قرأت انکی اور مروی ہے کہ ابن عباس اور عمرو بن العاص نے اختلاف کیا اس آیت کے قرأت میں اور مرافعہ کیا انہوں نے اپنے اختلاف کو کعب احبار کی طرف سو اگر اس بارہ میں روایت ہوتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو وہ محتاج نہ ہوتے کعب احبار کی طرف اور کافی ہوتی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی **عن** ابی سعيد قال لما كان يوم بدر ظهرت الروم على فارس فاعجب ذلك المؤمنين فنزلت الم غلبت الروم الى قوله يفرح المؤمنون قال ففرح المؤمنون بظهور الروم على فارس **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا انہوں نے کہ جب ہوا دن بدر کا غالب ہوئے اہل روم یعنی نصاریٰ مشرکان فارس پر سو پسند آئی یہ بات مومنوں کو پس نازل ہوئی یہ آیۃ الم سے یفرح المؤمنون تک سو خوش ہوئے مومن بسبب غالب ہونے روم کے فارس پر اسلئے کہ روم اہل کتاب ہیں اور آسمانی دین ہے موافقت رکھتے تھے انبیاء کے ماننے میں اور مشرکان فارس موافقت رکھتے تھے مشرکان مکہ سے بت پرستی اور شرک میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور پڑھا گیا ہے لفظ غلبت بفتح غین اور بضم غین اور کہتے ہیں کہ پہلے اہل روم مغلوب ہو گئے تھے پھر غالب ہوئے پس غلبت بفتح غین میں خبر ہے انکے غالب ہونیکی ایسا ہی پڑھا ہے نصر بن علی نے غلبت بفتح غین **عن** ابن عمر انه قرأ على النبي صلى الله عليه وسلم خلقكم من ضعف فقال من ضُعف **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ انہوں نے پڑھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے خلقکم من ضَعف یعنی بفتح ضاد معجمہ تو آپ نے فرمایا کہ من ضُعف پڑھو یعنی بضم ضاد معجمہ **ف** روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے فضیل بن مرزوق سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر فضیل بن مرزوق کی روایت سے **عن** عبد الله بن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ فهل من مدكر **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے فهل من مدّكر یعنی بدال مہملہ اور قرأت مشہور بھی یہی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ فروح وريحان وجنة نعيم **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے فرُوح وريحان وجنة نعيم یعنی بضم لفظ روح کو اور قرأت ایسے تھی اور یہ قرأت شاذ ہے قرأت مشہور بفتح را ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر ہارون اعور کی روایت سے **عن** علقمة قال قدمنا الشام فاتانا ابو الدرداء فقال افيكم احد يقرأ على قراءة عبد الله قال فاشاروا الي فقلت نعم قال كيف سمعت عبد الله يقرأ هذه الاية والليل اذا يغشى قال قلت سمعته يقرؤها والليل اذا يغشى والذكر والانثى فقال ابو الدرداء وانا والله هكذا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقرؤها وهؤلاء يريدونني ان اقرأها وما خلق فلا اتابعهم **ترجمہ** روایت ہے علقمہ سے کہا کہ ہم پہنچے شام میں سو آئے ہمارے پاس ابو الدرداء اور کہا انہوں نے کہ ہے تم میں کوئی ایسا شخص کہ پڑھتا ہو یعنی قرآن عبد اللہ بن مسعود کی قرأت سے کہا علقمہ نے کہ لوگوں نے اشارہ کیا میری طرف اور میں نے کہا ہاں میں پڑھتا ہوں عبد اللہ کی قرأت پر کہا ابو الدرداء نے کیونکر سنا تم نے عبد اللہ کو کہ وہ پڑھتے تھے واللیل اذا یغشی کہا علقمہ نے کہ میں نے سنا ہے عبد اللہ کو کہ وہ پڑھتے تھے واللیل اذا یغشی والذکر والانثی سو کہا ابو الدرداء نے اور میں نے بھی قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ایسا ہی سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

کہ آپ بھی ایسا ہی پڑھتے تھے اور یہ لوگ چاہتے ہیں کہ وما خلق الذکر والانثی پڑھوں میں انکا کہنا نہ مانونگا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی ہے قرأت عبداللہ بن مسعود کے یعنی واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی والذکر والانثی **عن** عبداللہ بن مسعود قال اقرأنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی انا الرزاق ذو القوۃ المتین **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے کہ پڑھایا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انی انا الرزاق ذو القوۃ المتین اور قرأت مشہور ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ وتری الناس سکاری وما ہم بسکاری روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھا وتری الناس سکاری وما ہم بسکاری **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ایسی ہے روایت حکم بن عبدالملک نے قتادہ سے اور نہیں جانتے ہم کہ قتادہ کو سماع ہو کسی صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر انس سے اور ابی الطفیل سے اور یہ روایت میرے نزدیک مختصر ہے یعنی پوری اسناد اسکی یوں ہے کہ روایت ہے قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں حسن سے وہ عمران بن حصین سے کہ تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں سو پڑھی آپنے یہ آیت یا ایہا الناس اتقوا ربکم الآیۃ آخر حدیث تک جو اپنے طول کے ساتھ مروی ہے اور حدیث حکم بن عبدالملک کی میرے نزدیک ایسی روایت ہے مختصر ہے **عن** عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بئسما لاحدہم او لاحدکم ان یقول نسیت آیۃ کیت وکیت بل ہو نسی فاستذکروا القرآن فوالذی نفسی بیدہ لہو اشد تفصیا من صدور الرجال من النعم من عقلہ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برا ہے انمیں سے کسیکے واسطے یا فرمایا برا ہے تم میں سے کسی کے واسطے یہ کہ کہے بھول گیا میں فلانی آیۃ کلام اللہ کے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ بھلا دیا گیا میں فلانی آیۃ اور یاد کرتے رہو قرآن شریف کو کہ قسم ہے اُس پروردگار کے کہ میری جان اُسکے ہاتھ میں ہے کہ قرآن بہت بھاگنے والا ہے لوگوں کے سینے سے بہ نسبت چارپایوں کے اپنی باندھنے کی رسی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب ما جاء ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف باب اس بیان میں کہ قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے **عن** ابی بن کعب قال لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل فقال یا جبرئیل انی بعثت الی امۃ امیین منہم العجوز والشیخ الکبیر والغلام والجاریۃ والرجل الذی لم یقرأ کتابا قط قال یا محمد ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف **ترجمہ** روایت ہے ابی بن کعب سے کہا انہوں نے کہ ملاقات کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے اور فرمایا کہ اے جبرئیل میں بھیجا گیا ہوں ایک امت پر کہ جو ان پڑھی ہے کہ انمیں بوڑھے ہیں اور بڑے سن والے اور لڑکے اور لڑکیاں اور ایسے لوگ کہ جنہوں نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی کہا جبرئیل نے اے محمد بیشک قرآن اتارا گیا ہے سات حرفوں پر یعنے جس طرح پڑھا جاوے موجب ثواب ہے اور اُسکی قراتوں میں آسانی اور وسعت ہے **ف** اس باب میں عمر اور حذیفہ بن الیمان اور ابی ہریرہ اور ام ایوب سے بھی روایت ہے اور ام ایوب بی بی ہیں ابو ایوب انصاری کی اور سمرہ اور ابن عباس اور ابی جہم بن حارث بن صمہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہی ابی بن کعب سے کئی سندوں سے **عن** المسور بن مخرمۃ وعبد الرحمن بن عبد القاری انہما سمعا عمر بن الخطاب یقول مررت بہشام بن حکیم بن حزام وہو یقرأ سورۃ الفرقان فی حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستمعت قرأتہ فاذا ہو یقرأ علی حروف کثیرۃ لم یقرئنیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکدت اساورہ فی الصلوۃ فنظرت حتی سلم فلما سلم لببتہ بردائہ فقلت من اقرأک ہذہ السورۃ التی سمعتک تقرأہا فقال اقرأنیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت لہ کذبت واللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہو اقرأنی ہذہ السورۃ التی تقرأہا فانطلقت اقودہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انی سمعت ہذا یقرأ سورۃ الفرقان علی حروف لم تقرئنیہا وانت اقرأتنی سورۃ الفرقان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارسلہ یا عمر اقرأ یا ہشام فقرأ علیہ القرأۃ التی سمعت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہکذا انزلت ثم قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ یا عمر فقرأت التی اقرأنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہکذا انزلت ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذا القرآن انزل علی سبعۃ احرف فاقرؤا ما تیسر منہ **ترجمہ** روایت ہے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن عبد القاری سے کہ اُن دونوں نے سنا عمر بن خطاب سے کہ کہتے تھے گذرا میں ہشام بن حکیم بن حزام پر اور وہ سورہ فرقان پڑھتے تھے کئی حرفوں پر ایسے کہ نہیں پڑھایا تھا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن حرفوں پر سو قریب تھا کہ میں لڑوں اُنسے نماز میں سو انتظار کیا میں نے یہانتک کہ سلام پھیرا انہوں نے پھر جب سلام پھیرا انکی گردن میں ڈالدی یعنے چادر انکی اور کہا میں نے کس نے پڑھائی تمکو یہ سورت جو میں نے سنی تمسے ابھی کہ تم پڑھتے تھے اُسکو سو کہا ہشام نے کہ پڑھائی ہے مجھکو یہ سورت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سو کہا میں نے جھوٹ کہا تم نے قسم ہے اللہ تعالی کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

نے پڑہائی ہے مجھکو یہ سورت کہ جو پڑہی تمنے پس چلا مین اُنہین کہینچتا ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف اور کہا مین نے ای رسول اللہ کے مین نے سنا اسکو سورہ فرقان پڑہتے تھے ایسے حرفون پر کہ نہین پڑہائی آپنے مجھکو اُس حرفون پر اور آپ ہی نے پڑہائی مجھکو سورہ فرقان سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چہوڑ دو اسکو ای عمر اور فرمایا کہ پڑہ تو ای ہشام سو پڑہا اُنہون نے اُسی قرارت پر کہ مینے سُناتہا اُن سے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایسی ہی نازل ہوئی ہے یہ سورت پہر فرمایا مجھسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہ تو ای عمر سو پڑہی مینے اُس قرارت پر جو پڑہائی تہی مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی ہی اُتری ہے پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ قرآن اُتارا گیا ہے سات حرفون پر سو پڑہو تم اُسمین سے جو تم پر آسان ہو اُنمین سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا یہ مالک بن انس نے زہری سے اسی اسناد کی مانند اسکے مگر ذکر نہ کیا اُسمین مسور بن مخرمہ کا **باب عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ اَخِیْهِ کُرْبَةً مِنْ کُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ کُرْبَةً مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ یَسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ یَسَّرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ وَمَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّةِ وَمَا قَعَدَ قَوْمٌ فِیْ مَسْجِدٍ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰهِ وَیَتَدَارَسُوْنَهٗ بَیْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَمَنْ اَبْطَاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ یُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہولدی اپنی بہائی سے ایک مصیبت دنیا کی مصیبتون سے کہولدیگا اللہ تعالے اُسکی ایک مصیبت روز قیامت کے مصیبتون سے اور جسنے پردہ ڈہانپا کسی مسلمان کا یعنے اسکا عیب چہپایا پردہ ڈہانپیگا اللہ تعالی اُسکا دنیا مین اور آخرت مین اور جسنے آسانی کی کسی تنگدست پر یعنے اپنا قرض وصول کرنےمین آسانی کریگا اللہ تعالی اُسپر دنیا اور آخرت مین اور اللہ تعالی بندے کی مدد مین ہے جبتک کہ بندہ اپنے بہائی کی مدد مین ہے اور جو چلا ایسی راہ کہ ڈہونڈہتا ہے اُسمین علم کو یعنے دین کے آسان کریگا اللہ تعالے اُسپر ایک راہ جنت کے اور نہ بیٹہے کوئی قوم مسجد مین کہ پڑہتی ہون وہ کتاب اللہ تعالے کی یا درس لیتے ہون وہ اُسکا آپسمین مگر نازل ہوئے اُنپر تسکین اور ڈہانپ لیا اُنکو رحمت آلہی نے اور گہیر لیا اُنکو فرشتون نے اور جسکو عمل نے سُست کیا نہین بڑہایا اُسکو نسب اُسکی نے **ف** ایسی ہی روایت کی کئی لوگون نے اعمش سے اُنہون نے ابی صالح سے اُنہون نے ابو ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسحدیث کے اور روایت کی اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا اعمش نے کہ پہونچی مجھکو روایت ابی صالح سے اور اُنکو ابو ہریرہ سے اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر ذکر کے تہوڑی حدیث اُسمین سے **باب عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِیْ کَمْ اَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَالَ اخْتِمْهُ فِیْ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ اخْتِمْهُ فِیْ عِشْرِیْنَ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ اخْتِمْهُ فِیْ خَمْسَةَ عَشَرَ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ اخْتِمْهُ فِیْ عَشْرٍ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ اخْتِمْهُ فِیْ خَمْسٍ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ فَمَا رَخَّصَ لِیْ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُنہون نے کہ عرض کی مینے کہ ای رسول اللہ کے کتنے دنونمین ختم کرونمین قرآن شریف کو فرمایا آپنے ختم کر تو اُسکو ایک مہینے مین عرض کی مینے کہ مین اس سے افضل کی طاقت رکہتا ہون فرمایا آپنے ختم کرو تم بیس دنمین عرض کی مینے کہ مین طاقت رکہتا ہون اس سے افضل کی فرمایا آپنے ختم کرو تم اُسکو دس دنمین عرض کی مینے کہ مین طاقت رکہتا ہون اس سے افضل کی فرمایا آپنے کہ ختم کرو تم اُسکو پانچ دن مین عرض کی مینے کہ مین طاقت رکہتا ہون اس سے افضل کی سو اجازت نہ دی آپنے مجھے اس سے کم دنونمین ختم کرنیکی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابی بردہ کی روایت سے کہ جو عبد اللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہین اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندون سے عبد اللہ بن عمرو سے اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہ سمجہا وہ قرآن کو جسنے پڑہا اُسکو تین دن سے کم مین اور مروی ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑہو قرآن کو چالیس دن مین اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے کہ نہین دوست رکہتے ہم کہ گذر جاوین آدمی پر چالیس دن کہ نہ پڑہا ہو اُسنے قرآن کو موافق اسی حدیث کے یعنے ہر چلہ مین ختم کرنا بہتر ہے اور بعض علما نے کہا ہے کہ نہ پڑہے قرآن کو تین دن سے کم مین مطابق اُس حدیث کے جو مروی ہوئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور رخصت دی بعض اہل علم نے اسکی اور مروی ہے عثمان بن عفان سے کہ وہ پڑہتے تہے قرآن ایک رکعت مین وتر کے اور مروی ہے سعید بن جبیر سے کہ اُنہون نے قرآن پڑہا دو رکعتون مین کعبہ کے اندر اور ترتیل قرآن کی مستحب ہے اہل علم کے نزدیک **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِیْ اَرْبَعِیْنَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تم پڑہا کرو قرآن چالیس دن مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضون نے معمر سے اُنہون نے سماک بن فضیل سے اُنہون نے وہب بن منبہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عبد اللہ بن عمرو کو کہ پڑہین قرآن

چالیس روز مین **عن** ابن عباس قال قال رجل یا رسول اللہ ای العمل احب الی اللہ قال الحال المرتحل **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہون نے کہ پوچھا ایک
شخص نے کہ ای رسول اللہ کے کونسا شخص سوی عمل کے بہتر ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرمایا آپ نے کہ اترنے والا اور کوچ کرنیوالا یعنے ختم قرآن کر کے شروع کرنیوالا **ف** یہہ حدیث
غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو ابن عباس کی روایت سے مگر اسی سند سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہون نے مسلم بن ابراہیم سے انہون نے صالح مری سے انہون نے قتادہ سے
انہون نے زرارہ بن اوفی سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی مضمون مین اور نہین ذکر ہے اسمین ابن عباس کا اور یہ سند میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے نصر بن
علی کی روایت سے جو ہیثم بن ربیع سے مروی ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لم یفقہ من قرأ القرآن فی اقل من ثلاث **ترجمہ**
روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ سمجھا وہ قرآن کو جسنے پڑھا تین دن سے کم مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے
انہون نے محمد بن جعفر سے انہون نے شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اسکے

ابواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہین تفسیر قرآن کے جو وارد ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ما جاء فی الذی یفسر القرآن برأیہ باب تفسیر بالرای کی مذمت مین **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن بغیر علم
فلیتبوأ مقعدہ من النار **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا قرآن کی تفسیر مین بغیر جانے بوجھے تو چاہیے کہ ڈھونڈہ
لے وہ جگہہ اپنی دوزخ مین **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اتقوا الحدیث عنی الا ما علمتم من
کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار ومن قال فی القرآن برأیہ فلیتبوأ مقعدہ من النار **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ مت بیان کرو میری طرف سے کوئی بات مگر یہہ کہ تم اسکو خوب جان لو یعنے یقین ہو کہ یہہ میری کہی ہوئی ہے اسلئے کہ جسنے جھوٹ باندھا مجھپر قصداً سو چاہیے اسکو کہ جگہہ
ڈھونڈہ لے اپنی دوزخ سے اور جسنے قرآن مین کچھہ کہا اپنی عقل سے یعنی بغیر علم کی تو چاہیے کہ وہ جگہہ اپنی ڈھونڈہ لے دوزخ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** جندب بن
عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن برأیہ فاصاب فقد اخطأ **ترجمہ** روایت ہے جندب بن عبد اللہ سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کہا قرآن کی تفسیر مین اپنی رای سے اور ٹھیک پڑی اسکی رائے جب بہی اسنے خطا کی یعنے بن جانے کہنے پر کیون مبادرت کی **ف** یہ حدیث غریب ہے
اور تحقیق کہ کلام کیا بعض اہل حدیث نے سہیل بن ابی حزم مین یعنی انکو ضعیف کہا اور ایسی ہی مروی ہے بعض اہل علم سے اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور سوا انکے اور علما کے
کہ انہون نے بہت برا کہا ہے اس شخص کو کہ قرآن کی تفسیر کرے بغیر علم کے اور جو روایت آئی ہے مجاہد اور قتادہ وغیرہما سے کہ انہون نے تفسیر کی تو بیگمان انکی ذوات ستودہ
صفات پر نہین ہو سکتا کہ انہون نے بغیر علم کے تفسیر کی ہو یا اپنے دلسے کچھہ بات بنا کر کہدی ہو اور مروی ہوا ہے انسے ایسا کچھہ کہ دلالت کرتا ہے ہمارے اس قول پر کہ انہون
نے اپنی دلسے کچھہ نہین کہا بغیر علم کے روایت کی ہمسے حسین بن مہدی نے انہون نے عبد الرزاق سے انہون نے معمر سے انہون نے قتادہ سے کہ فرمایا قتادہ نے نہین ہے قرآن شریف
مین کوئی آیت کہ سنے نہین مین نے اسکی تفسیر مین کوئی بات یعنے آیت کے متعلق روایت موجود ہے روایت کی ہمسے ابن ابی عمر نے انہون نے سفیان سے انہون نے اعمش سے کہا
مجاہد نے اگر پڑہتا مین قرات ابن مسعود کی تو نہ محتاج ہوتا کہ سوال کرون مین ابن عباس سے بہت جگہ قرآن مین جسکا کہ مین نے سوال کیا ہے **و من** سورۃ فاتحۃ الکتاب
فاتحۃ الکتاب کی تفسیر بسم اللہ الرحمن الرحیم **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی صلوۃ لم یقرأ فیہا بام القرآن فہی خداج فہی خداج غیر
تمام قال قلت یا ابا ہریرۃ انی احیانا اکون وراء الامام قال یا ابن الفارسی فاقرأہا فی نفسک فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
قال اللہ تعالی قسمت الصلوۃ بینی وبین عبدی نصفین فنصفہا لی ونصفہا لعبدی ولعبدی ما سأل یقوم العبد فیقول الحمد للہ رب العالمین فیقول
اللہ تبارک وتعالی حمدنی عبدی فیقول الرحمن الرحیم فیقول اللہ اثنی علی عبدی فیقول مالک یوم الدین فیقول مجدنی عبدی وہذا لی و
بینی وبین عبدی ایاک نعبد وایاک نستعین واخر السورۃ لعبدی ولعبدی ما سأل یقول اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے پڑہی کوئی نماز کہ نہ پڑہے اسمین ام القرآن یعنے سورۃ فاتحہ
پس وہ نماز ناقص ہے وہ نماز ناقص ہے اور ناتمام ہے کہا راوی نے ابو ہریرہ سے کہ مین کبھی ہوتا ہون پیچھے امام کے کہا ابوہریرہ نے اے فارسی کے بیٹے پڑہ لیا کر اسکو تو اپنے دل مین

یعنی چپکے چپکے اسلئے کہ مین نے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تقسیم کی مین نے نماز اپنے بندے کی درمیان آدھوں آدھ سو آدھی میرے ہے اور آدھی میرے بندے کی اور میرے بندے کے لیے ہے جو وہ مانگے پھر جب بندہ کھڑا ہوتا ہے نماز مین اور کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین یعنی سب تعریف اللہ کو ہے جو پالنے والا سارے جہانوں کا تب فرماتا ہے اللہ تبارک و تعالےٰ حمد کی میری میرے بندے نے پھر جب بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم تب فرماتا ہے اللہ تعالےٰ ثنا کی میری میرے بندے نے پھر بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین یعنی مالک ہے قیامت کے دن کا تب فرماتا ہے اللہ تعالےٰ تعظیم کی میری میرے بندے نے اور یہ میرے لیے ہے یعنی خاص میری تعریف ہے اور بندے کا سوال نہیں اور میرے اور میرے بندے کے بیچ میں ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین یعنی تجھی کو پوجتے ہین ہم اور تجھی سے مدد چاہتے ہین ہم اور آخر سورت میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے ہے جو وہ مانگے اور کہتا ہے بندہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی شعبہ نے اور اسمعیل بن جعفر نے اور کئی لوگون نے علاء بن عبد الرحمن سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس حدیث کی اور روایت کی ابن جریج اور مالک بن انس نے علاء بن عبد الرحمن سے انہون نے ابی السائب سے جو مولیٰ ہین ہشام کے انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے یعنی یہ کہ جو نماز پڑھے اور فاتحہ نہ پڑھے وہ ناقص ہے اور روایت کی ابن ادریس نے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے علاء بن عبد الرحمن سے کہا انہون نے کہ روایت بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اور ابو السائب نے ابی ہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **عن** العلاء بن عبد الرحمن قال ثنی ابی و ابو السائب مولی ہشام بن زہرۃ و کانا جلیسین لابی ہریرۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی صلوۃ لم یقرأ فیہا بام القرآن فہی خداج غیر تمام **ترجمہ** روایت ہے علاء بن عبد الرحمن سے انہون نے کہا روایت بیان کی مجھ سے میرے باپ اور ابی السائب نے جو مولے ہین ہشام بن زہرہ کے اور یہ دونون ہمنشین تھے ابو ہریرہ کے کہا ابو ہریرہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھی کوئی نماز کہ نہ پڑھی اس مین فاتحہ پس وہ ناقص ہے ناتمام ہے **ف** اسمعیل بن ابی اویس کی روایت مین اس سے زیادہ نہین ہے اور پوچھا مین نے ابو زرعہ سے اس حدیث کو سو کہا انہون نے کہ دونون حدیثین میرے نزدیک صحیح ہین اور سند لگی انہون نے ابن ابی اویس کی روایت جو اپنے باپ سے روایت کرتے ہین اور وہ علاء سے

عن عدی بن حاتم قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو جالس فی المسجد فقال القوم ہذا عدی بن حاتم وجئت بغیر امان ولا کتاب فلما دفعت الیہ اخذ بیدی وقد کان قال قبل ذلک انی لارجو ان یجعل اللہ یدہ فی یدی قال فقام بی فلقیتہ امرأۃ وصبی معہا فقالا ان لنا الیک حاجۃ فقام معہما حتی قضی حاجتہما ثم اخذ بیدی حتی اتی بی دارہ فالقت لہ الولیدۃ وسادۃ فجلس علیہا وجلست بین یدیہ فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ما یفرک ان تقول لا الہ الا اللہ فہل تعلم من الہ سوی اللہ قال قلت لا قال ثم تکلم ساعۃ ثم قال انما تفر ان تقول اللہ اکبر وتعلم شیئا اکبر من اللہ قال قلت لا قال فان الیہود مغضوب علیہم وان النصاری ضلال قال قلت فانی حنیف مسلم قال فرأیت وجہہ تبسط فرحا ثم امر بی فانزلت عند رجل من الانصار فجعلت اغشاہ طرفی النہار قال فبینما انا عندہ عشیۃ اذ جاءہ قوم فی ثیاب من الصوف من ہذہ النمار قال فصلی وقام فحث علیہم ثم قال ولو صاع ولو بنصف صاع ولو قبضۃ ولو ببعض قبضۃ یقی احدکم وجہہ حر جہنم او النار ولو بتمرۃ ولو بشق تمرۃ فان احدکم لاقی اللہ وقائل لہ ما اقول لکم الم اجعل لک سمعا وبصرا فیقول بلی فیقول الم اجعل لک مالا وولدا فیقول بلی فیقول این ما قدمت لنفسک فینظر قدامہ وبعدہ وعن یمینہ وعن شمالہ ثم لا یجد شیئا یقی بہ وجہہ حر جہنم لیق احدکم وجہہ النار ولو بشق تمرۃ فان لم یجد فبکلمۃ طیبۃ فانی لا اخاف علیکم الفاقۃ فان اللہ ناصرکم ومعطیکم حتی تسیر الظعینۃ فیما بین یثرب والحیرۃ اکثر ما تخاف علی مطیتہا السرق فجعلت اقول فی نفسی فاین لصوص طی **ترجمہ** روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہون نے کہ آیا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ مسجد مین بیٹھے تھے سو لوگون نے کہا یہ عدی بن حاتم ہے اور آگیا مین آپکے پاس بغیر امان کے اور بغیر کسی تحریر کے پھر جب لوگ مجھ کو آپکے پاس لے گئے پکڑ لیا آپنے میرا ہاتھ اور پہلے ہی آپ یہ خبر دے چکے تھے یعنی اپنی اصحاب کو کہ مین امید رکھتا ہون کہ اللہ تعالےٰ اسکا ہاتھ میرے ہاتھ مین دیدیگا پھر کہا عدی نے پھر کھڑے ہوئے آپ مجھے لیکر سو ملاقات کی انسے ایک عورت نے اور ایک لڑکا اسکے ساتھ تھا سو عرض کی انہون نے کہ ہمکو آپسے کچھ کام ہے سو کھڑے ہو گئے آپ انکے ساتھ اور انکا کام پورا کر دیا پھر آپ میرا ہاتھ پکڑ کر یہانتک کہ لائے مجھے اپنے گھر مین سو بچھا دیا آپکے لیے ایک چھوکری نے بچھونا سو بیٹھے آپ اسپر اور بیٹھا مین سامنے آپکے سو تعریف کی آپنے اللہ کی اور ثنا کی اسکی پھر فرمایا کیا چیز بھگاتی ہے تجھکو اس سے کہ تو لا الہ الا اللہ کہے کیا تو جانتا ہے کوئی معبود سوا اللہ تعالےٰ کے کہا عدی نے کہ کہا

نہیں ہے سنہیں کہا اونہوں نے ایہہ باتیں کہیں حضرت نے ایک گھڑی پہر فرمایا تو بھاگتا ہے اس سے کہ کہے تو اللہ اکبر اور جانتا ہے تو کوئی شے بڑی اللہ تعالیٰ سے کہا عدی نے کہ کہا میں نے
نہیں فرمایا آپ نے کہ یہود پر غصہ ہے اللہ تعالیٰ کا اور نصاریٰ بگمراہ ہیں کہا عدی نے پہر کہا میں نے کہ میں ایک طرف کا ہون مسلمان کہا عدی نے پس دیکہا میں نے آپکا مونہہ چمکتا تہا
خوشی سے کہا عدی نے کہ پہر حکم کیا میرے لئے کہ میں اتارا گیا انصار کے ایک مرد پاس اور میں حاضر ہونے لگا آپکے پاس دن کے دونوں کناروں میں یعنے صبح اور شام کہا عدی نے کہ پہر اسی
درمیان میں کہ میں انکے پاس تہا ایک رات ناگاہ آئی ایک قوم کپڑوں میں صوف کے اپنے چادروں سے جو مخطط ہوتی ہیں کہا عدی نے کہ پہر نماز پڑہی آپ نے اور کہڑے ہوے یعنے خطبہ
پڑہنے کو اور رغبت دلائی انکے لئے صدقہ دینے کی یعنے اصحاب کو پہر فرمایا اگرچہ ایک صاع ہو یعنے صدقہ سہی اور اگرچہ نصف صاع ہو اور اگرچہ ایک مٹہی اور اگرچہ ایک مٹہی
سے بہی کم ہو بچاوے ایک تم میں کا اپنے مونہہ کو جہنم کی گرمی سے یا فرمایا آگ کی گرمی سے اگرچہ ایک کہجور دیکر ہو یا ایک کہجور کا ٹکڑا اسلئے کہ ہر ایک تم میں کا ملاقات کرنیوالا ہے اللہ
تعالیٰ سے اور فرمانیوالا ہے اللہ تعالیٰ اس سے جو میں تجھ سے کہتا ہوں اور فرماویگا کیا نہیں بنایا ہمنے تیرے لئے کان اور آنکہیں سو عرض کریگا وہ کہ ہاں کیوں نہیں پہر
فرماویگا اللہ تعالیٰ نہیں بنایا ہمنے تیرے لئے مال اور اولاد وہ کہیگا کیوں نہیں پہر فرماویگا کیا آگے بہیجا تو نے اپنی ذات کے لئے سو دیکہیگا وہ اپنے آگے اور پیچہے اور داہنے
اور بائیں اور نہ پاویگا کوئی چیز کہ بچاوے اسکے ساتہ اپنے مونہہ کو جہنم کی گرمی سے چاہئے کہ بچاوے ایک تم میں کا اپنا مونہہ آگ سے اگرچہ ایک ٹکڑا کہجور کا دیکر ہو سو اگر
وہ بہی نپاوے تو نیک اچہی بات کے ساتہ یعنے کلمہ خیر سے جس سے کسیکا بہلا ہو اسلئے کہ میں نہیں ڈرتا ہون تم پر فاقہ سے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے اور تمکو دینے والا
ہے یہانتک کہ چلی جاویگی اکیلی عورت یثرب یعنے مدینہ سے حیرہ تک اور نہ ڈریگی کہ اسکی سواری چور لیجاوے یعنے عملداری اسلام کی اس امن و امان سے قائم ہو جاویگی پہر کہا
عدی نے کہ میں لگا اپنے دل میں کہنے کہ چور قبیلہ بنی طی کے کہاں ہونگے یعنی اسوقت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر سماک بن حرب
کی روایت سے اور روایت کی شعبہ نے سماک سے انہوں نے عباد بن حبیش سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث لمبی روایت کی ہم سے
محمد بن مثنی اور محمد بن بشار نے دونوں نے کہا روایت کی ہمسے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے عباد بن حبیش سے انہوں نے عدی بن
حاتم سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے یہود مغضوب علیہم ہیں اور نصاریٰ گمراہ ہیں پس ذکر کی حدیث لمبی **مترجم** عدی کی روایت سے معلوم ہوا کہ
سورۂ فاتحہ میں مغضوب علیہم سے یہود مراد ہیں اور ضالین سے نصاریٰ غرض ان دونوں کی راہیں اور طریقے مردود ہیں حالانکہ یہ اہل کتاب ہیں پہر جو مشرک ہیں بے کتاب
ہیں مثل ہنود وغیرہ تو انکے رسم ورواج تو انسے بہی بدتر ہوے مگر تعجب ہے ان مسلمانوں سے کہ سورۂ فاتحہ پڑہتے ہیں اور پہر رسوم ہنود اپنی شادی بیاہ میں کیا کرتے
ہیں معاذ اللہ من ذلک اور ابو ہریرہ کی روایت سے معلوم ہوا کہ مقتدی بہی اپنے امام کے پیچہے فاتحہ خفیۃ پڑہ لے اور یہی مذہب صحیح و ثابت ہے اور دلالت کرتی ہیں اسی
پر اکثر احادیث اور اختیار کیا ہے اسکو محققین محدثین نے جنکو منظور ہے اتباع حدیث مطہر کے اور یہ سورہ خلاصہ ہے سارے قرآن کا دو بار نازل ہوئی ایکبار مکہ میں ایکبار
مدینہ میں اسی لئے اسکو مثانی اور قرآن عظیم فرمایا ہے اور شروع ہوتی ہے اس سے نماز اور ابتدا کیجاتی ہے اس سے کتاب اللہ کی اسلئے اسکا نام فاتحہ ہے کہ کہولتی ہے دروازہ قراءت کا
قاری پر اور تلاوت کا اوپر **ومن سورة البقرة** بسم الله الرحمن الرحيم **عن** ابي موسى الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله خلق
ادم من قبضة قبضها من جميع الارض فجاء بنو ادم على قدر الارض فجاء منهم الاحمر والابيض والاسود وبين ذلك والسهل والحزن والخبيث والطيب
ترجمہ روایت ہے ابو موسیٰ اشعری سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو ایک مٹہی سے کہ لیا اسکو سارے زمین سے سو آئی اولاد آدم علیہ
السلام کے انواع زمین کے موافق سو آئی بعض انکے سرخ رنگ اور بعض سفید اور بعض سیاہ اور بعض ان رنگوں کے درمیان میں اور نرم مزاج اور سخت اور ناپاک اور پاک **کہا** ابو عیسیٰ
نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في قوله تعالى ادخلوا الباب سجدا قال دخلوا متزحفين على
اوراكهم اي منحرفين **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر میں ادخلوا الباب سجدا
کہ داخل ہوے بنی اسرائیل کہسکتے ہوے اپنے چوتڑوں پر یعنے گہٹنوں چلتے ہوے **ف** اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قول کی تفسیر میں
فبدل الذين ظلموا قولا غير الذي قيل لهم کہ فرمایا آپ نے کہا بنی اسرائیل کے لوگوں نے حبة في شعيرة انتہی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عامر بن ربيعة
قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر في ليلة مظلمة فلم ندر اين القبلة فصلى كل رجل منا على حياله فلما اصبحنا ذكرنا

فَذَلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ **ترجمہ** روایت ہے عامر بن ربیعہ سے کہا انہوں نے کہ تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں شب تاریک میں کہ نہ جانتے تھے ہم کہ قبلہ کسطرف ہے سو نماز پڑھ لی ہر آدمی نے ہم میں سے اپنے سامنے پہر جب صبح ہوئی ذکر کیا ہمنے اسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اُتری یہ آیۃ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اشعث بن سمان ابی الربیع کے روایت سے کہ وہ عاصم بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں اور اشعث ضعیف ہیں حدیث میں **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی عَلٰی رَاحِلَتِہٖ تَطَوُّعًا حَیْثُ مَا تَوَجَّہَتْ بِہٖ وَہُوَ جَاءٍ مِنْ مَکَّۃَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عُمَرَ ہٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَلِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِیْ ہٰذَا اُنْزِلَتْ ہٰذِہِ الْاٰیَۃُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اپنی اونٹنی پر نفل جدہر وہ موہنہ پہیرتی اُنکو لیکر اور وہ آنیوالے تھے مکہ سے مدینہ کیطرف یعنے ظاہر ہے کہ اکثر مکہ کیطرف پیٹھ ہوگی پہر پڑہی ابن عمر نے یہ آیۃ وللہ المشرق و المغرب یعنے اللہ ہی کا ہے مشرق اور مغرب جدہر موہنہ پہیرو تم اُدہر موہنہ ہے اللہ تعالی کا یعنے خواہ مشرق کیطرف ہو یا مغرب کے طرف اور کہا ابن عمر نے اسی باب میں نازل ہوئی یہ آیت یعنے نماز علی الدابہ کے باب میں الغرض آیۃ کا خلاصہ یہی ہے کہ جدہر تم بحکم الٰہی متوجہ ہوگے نماز ادا کروگے قبول ہوگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے قتادہ سی کہ اُنہوں نے کہا اس آیت کے تفسیر میں وللہ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ یہ آیت منسوخ ہے ناسخ اسکی یہ آیت ہی فول وجہک شطر المسجد الحرام یعنے پہیر لے تو اپنا موہنہ طرف مسجد الحرام کے روایت کی یہ ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے اُنسے یزید بن زریع نے اُنسے سعید نے اُنسے قتادہ نے اور مروی ہے مجاہد سے اس آیۃ کی تفسیر میں فاینما تولوا فثم وجہ اللہ یعنے جدہر موہنہ کرو اُدہر قبلہ ہے اللہ تعالی کا یعنے مقبول ہوگے نماز اُسطرف روایت کی یہ ہمسے ابو کریب نے اُنسے وکیع نے اُنسے نضر بن عربی نے اُنسے مجاہد نے یہی مضمون جو اوپر مذکور ہوا **مترجم** بعض ضلال پر ضلال اس آیۃ شریفہ کو اپنے مقصود باطل پر دال سمجھتے ہیں اور اسکی تفسیر بر تنویر میں اپنی ظلمت نفسانی کو شریک کرکے کہتے ہیں کہ مراد آیۃ یہ ہے کہ جدہر موہنہ کرو اُدہر ذات ہی اللہ تعالی کی یعنے وہ ہر جگہہ موجود ہے اور اس تقریر سے ابطال استوائی رحمن علی العرش کا ارادہ رکہتے ہیں حالانکہ یہہ تفسیر اُنکی کئی طرح مردود ہے اولاً یہ کہ خلاف ہے تمامی علمائی سلف کے کہ اقوال اُنکے اوپر مذکور ہوئے ثانیاً یہہ کہ انکار کرتا ہے اس سے شان نزول اسکا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ثالثاً یہہ کہ اگرچہ وجہ کے معنے ذات کے لئے جاویں تو بہی مراد وہی جانبیں ہونگی جو آیۃ میں مذکور ہیں یعنے مشرق اور مغرب و ظاہر ہے کہ یہہ دونوں ادہر میں پس مراد آیۃ یہ ہوئی کہ اوپر کے جانب میں جدہر توجہ کرو وہ ذات باری موجود ہے کہ علو ذاتی اور استعلائی مکانی سے موصوف ہے غرض بہر نوع یہ آیۃ آیہ استوا سے کچہہ مخالفت نہیں رکہتی نہ مقصود اہل ضلال پر دال ہے **عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ صَلَّیْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاہِیْمَ مُصَلًّی **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ اُنہوں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ تعالے کے کاشکے ہم نماز پڑہتے مقام ابراہیم کے پیچہے پس نازل ہوئی یہ آیۃ واتخذوا الآیۃ یعنے مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنسے ہشیم نے اُنسے حمید طویل نے اُنسے انس نے کہا انس نے کہ کہا عمر بن خطاب نے کہ عرض کی میں نے یا رسول اللہ کاشکے مقرر فرماتے آپ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہہ پس اُتری یہ آیۃ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمر سے بہی روایت ہے **مترجم** اسمیں بڑی فضیلت ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی کہ اُنکی فرمائش اور آرزو کے موافق قرآن نازل ہوا اور اللہ تعالے نے اُنکے موہنہ سے جو لفظ نکلے تہے وہی قبول فرمالئے مگر افسوس ہے کہ بعض نامقبول بارگاہ اُنکی فضیلت قبول نہیں کرتے **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِہٖ وَکَذٰلِکَ جَعَلْنَاکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا قَالَ عَدْلًا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر میں فرمایا وکذلک جعلناکم امۃ وسطا یعنے اسی طرح ٹہیرایا تمکو ہمنے اُمت بیچ کی یعنے عدول مراد ہے کہ علم و عمل سے آراستہ ہے اور افراط و تفریط سے پیراستہ بلکہ عقاید و اعمال میں بین بین توسط سی پیراستہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُدْعٰی نُوْحٌ فَیُقَالُ ہَلْ بَلَّغْتَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیُدْعٰی قَوْمُہٗ فَیُقَالُ ہَلْ بَلَّغَکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَّذِیْرٍ وَّمَا اَتَانَا مِنْ اَحَدٍ فَیُقَالُ مَنْ شُہُوْدُکَ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُہٗ قَالَ فَیُؤْتٰی بِکُمْ تَشْہَدُوْنَ اَنَّہٗ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِکَ قَوْلُ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَکَذٰلِکَ جَعَلْنَاکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُہَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَہِیْدًا وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بلائے جاوینگے حضرت نوح علیہ السلام یعنے قیامت کو سو کہا جاویگا اُن سے کیا تم نے پیغام پہونچایا یعنے اپنی امت کو پس کہینگے وہ کہ ہاں پہر بلائی جاویگی اُمت اُنکی اور کہا جاویگا اُنسے کیا پہونچایا تمکو پیغام نوح نے سو وہ کہینگے کہ نہیں آیا ہمارے پاس کوئی ڈرانیوالا اور نہیں آیا ہمارے پاس اور کوئی کہا جاویگا حضرت نوح علیہ السلام سے کہ کون گواہ ہے تمہارا یعنے تم دعوی ہو اور گواہ مدعی کو ضرور ہے سو عرض

کرینگے حضرت نوح کہ گواہ ہیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور امت انکی پہر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہر لائی جاؤ گے تم پہر گواہی دو گی تم کہ بیشک حضرت نوح نی پیغام آلہی
پہونچایا ہے یہی مطلب ہے اللہ تعالی کے اس قول کا وجعلناکم امۃ وسطا یعنے فرماتا ہے وہ تعالی شانہ کہ اسیطرح بنایا ہمنے تمکو امت بیچ کی تاکہ ہو تم گواہ لوگوں پر اور ہووے
رسول گواہ تمپر اور وسط سی مراد عادل ہے یعنے امت گواہی دیگی اور آنحضرت اپنی امت کے تعدیل اور تزکیہ کرینگے کہ گواہی انکی قابل قبول ہے اور یہ شاہد شاہد عدل ہے **ف**
حدیث حسن ہے صحیح ہی روایت کی ہمسے محمد بن بشار نی انہوں نے جعفر بن عون سے انہوں نے اعمش سے مانند اسکے **عن** البراء قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
المدینۃ صلی نحو بیت المقدس ستۃ او سبعۃ عشر شہرا وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب ان یوجہ الی الکعبۃ فانزل اللہ عز وجل قد نری
تقلب وجہک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضاہا فول وجہک شطر المسجد الحرام فوجہ نحو الکعبۃ وکان یحب ذلک فصلی رجل معہ العصر قال ثم مر
علی قوم من الانصار وہم رکوع فی صلوۃ العصر نحو بیت المقدس فقال ہو یشہد انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ قد وجہ الی الکعبۃ
قال فانحرفوا وہم رکوع **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہا انہوں نے کہ جب آئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں نماز پڑہتے رہے بیت المقدس کیطرف سولہ یا سترہ مہینے اور
دوست رکہتے تہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ پہیری جاویں کعبہ کیطرف سو اتاری اللہ تعالی نے یہ آیت قد نری تقلب وجہک فی السماء یعنے دیکہتے ہیں ہم پہر پہر جانا تیرے مونہہ کا
آسمان کیطرف سو پہیر دینگے ہم تجہکو اس قبلہ کیطرف جسی تو دوست رکہتا ہی سو پہیر مونہہ اپنا مسجد الحرام کے طرف سو متوجہ ہوگئے آپ کعبہ کیطرف اور یہی چاہتے تہے سو نماز پڑہی آپکے
ساتہ ایک شخص نے عصر کی کہا راوی نے کہ پہر وہ گذرا ایک لوگونپر انصار کے اور وہ رکوع میں تہے عصر کی نماز میں بیت المقدس کیطرف سو کہا اسنی کہ وہ شخص گواہی دیتا ہے کہ اسنے
نماز پڑہی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ اور آپ پہیری گئے کعبہ کیطرف کہا راوی نے کہ فورا پہر گئے وہ لوگ جب انہوں نے یہ بات سنی حالانکہ وہ رکوع میں تہی سبحان اللہ
اطاعت رسول ایسی ہی چاہیے کہ حدیث سنتی ہی اپنے قبلہ سے پہر گئے یہہ نہیں کہ قبلہ و کعبہ کے خاطر سے حدیث میں تاویلیں کرنے لگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روا
کی ہتی سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے روایت کی ہمسے ہناد نی انسے وکیع نی انسی سفیان نے انسے عبد اللہ بن دینار نے انسے ابن عمر نے کہا ابن عمر نے کہ وہ لوگ رکوع میں تہے نماز
فجر کے اور اسباب میں عمرو بن عوف مزنی اور ابن عمر اور عمارہ بن اوس اور انس بن مالک سے بہی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عباس قال لما وجہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الکعبۃ قالوا یا رسول اللہ کیف باخواننا الذین ماتوا وہم یصلون الی بیت المقدس فانزل اللہ تعالی وما کان اللہ لیضیع ایمانکم
الآیۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ جب پہیری گئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ کیطرف تو صحابہ نے عرض کی کہ ای رسول اللہ کے کیا حال ہوگا ہماری ان
بہائیوں کا کہ جو مر گئے اور وہ نماز پڑہتے تہی بیت المقدس کیطرف سو اتاری اللہ تعالے نے یہ آیت وما کان اللہ لیضیع ایمانکم یعنے اللہ ایسا نہیں کہ ضایع کرے ایمان تمہارا یعنے
قبول نکری نماز تمہاری **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عروۃ قال قلت لعائشۃ ما اری علی احد لم یطف بین الصفا والمروۃ شیئا وما ابالی ان
لا اطوف بینہما فقالت بئسما قلت یا ابن اختی طاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وطاف المسلمون وانما کان من اہل لمناۃ الطاغیۃ التی
بالمشلل لا یطوفون بین الصفا والمروۃ فانزل اللہ تبارک وتعالی فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما ولو کانت کما تقول لکانت
فلا جناح علیہ ان لا یطوف بہما قال الزہری فذکرت ذلک لابی بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام فاعجبہ وقال ان ہذا لعلم ولقد سمعت
رجالا من اہل العلم یقولون انما کان من لا یطوف بین الصفا والمروۃ من العرب یقولون ان طوافنا بین ہذین الحجرین من امر الجاہلیۃ و
قال آخرون من الانصار انما امرنا بالطواف بالبیت ولم نؤمر بہ بین الصفا والمروۃ فانزل اللہ تعالی ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ قال ابو بکر
بن عبد الرحمن فاراہا قد نزلت فی ہؤلاء وہؤلاء **ترجمہ** روایت ہے عروہ سے کہا انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ میں کچہہ حرج نہیں دیکہتا اس شخص پر جو طواف نکرے
صفا اور مروہ کے بیچ میں اور میں کچہہ پرواہ نہیں رکہتا کہ طواف کروں نہیں انمیں بیچ کچہہ مضائقہ نہیں جانتا انکے ترک میں سو جواب دیا حضرت عائشہ نے کہ برا کہا تونے ای بہتیجے
میرے حالانکہ طواف کیا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور طواف کیا ہے مسلمانوں نے اور جاہلیت کے عادت تہی کہ جو لبیک پکارتا تہا منات سرکش کے نام کے کہ مشلل
میں تہا نہیں طواف کرتا تہا صفا اور مروہ کے بیچ میں سو اتاری اللہ تعالے نے یہ آیت فمن حج البیت او اعتمر الآیۃ یعنے جو حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ کرے سو اسپر کچہہ گناہ نہیں
کہ طواف کرے صفا اور مروہ کے بیچ میں پہر کہا حضرت عائشہ نے کہ اگر یہی مراد ہوتی اللہ تعالے کے جیسا تم کہتے ہو تو یوں فرماتا فلا جناح علیہ ان لا یطوف یعنی گناہ نہیں

حاجی اور معتمر پر اگر طواف نہ کرے صفا اور مروہ کا کہا زہری نے کہ پس ذکر کیا میں نے اسکا ابی بکر بن عبدالرحمن سے تو انہوں نے کہا کہ اس روایت میں بڑا علم ہے یعنے نہایت عمدہ بات
ہے علم کے اور میں نے سنا ہے بہت اہل علم لوگوں سے کہ کہتے تھے کہ تھے عرب میں وہ لوگ کہ طواف نہ کرتے تھے صفا اور مروہ کی بیچ میں اور کہتے تھے کہ طواف ہمارا اس دو پتھروں کے بیچ میں
امور جاہلیت سے ہے اور دوسرے لوگوں نے انصار میں سے کہا کہ ہمکو حکم ہوا ہے فقط بیت اللہ کے طواف کا اور صفا و مروہ میں حکم نہیں ہوا طواف کا سو اسپر اُتاری اللہ تعالی نے یہ
آیۃ مبارک انّ الصفا والمروۃ من شعائر اللہ کہا ابوبکر بن عبدالرحمن نے کہ یقین کرتا ہوں میں کہ یہ آیۃ انہیں لوگوں کے باب میں اُتری ہے یعنے جنہوں نے طواف صفا اور
مروہ میں حرج سمجھا تھا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** عاصم الاحول قال سألت انس بن مالك عن الصفا والمروة فقال كانا من شعائر الجاهلية
قال فلما كان الاسلام امسكنا عنهما فانزل الله تبارك وتعالى ان الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت او اعتمر فلا جناح عليه ان
يطوف بهما قال هما تطوع ومن تطوع خيرا فان الله شاكر عليم **ترجمہ** روایت ہے عاصم احول سے کہ کہا انہوں نے کہ پوچھا میں نے انس بن مالک سے حال صفا اور مروہ
کا تو کہا انہوں نے کہ وہ شعائر جاہلیت میں سے تھا کہ جب اسلام آیا تو باز رہے ہم انہیں طواف کرنے سے سو اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیۃ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ یعنے صفا اور
مروہ شعائر الٰہی سے ہیں سو جس نے حج کیا بیت اللہ کا یا عمرہ لایا سو گناہ نہیں اُسپر کہ طواف کرے ان دونوں کے بیچ میں کہا انس نے کہ طواف اُنکا تطوع ہے سو جو شخص کہ خوشی سے
بجالاوے تو اللہ تعالی قدردان ہے جاننے والا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** جابر بن عبد الله قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم حين
قدم مكة طاف بالبيت سبعا فقرأ واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى فصلى خلف المقام ثم اتى الحجر فاستلمه ثم قال نبدأ بما بدأ الله به وقرأ ان
الصفا والمروة من شعائر الله **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جبکہ آئے مکہ میں طواف کیا بیت اللہ کا سات
بار اور پڑھا واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ سو نماز پڑھی آپ نے پیچھے مقام ابراہیم کے پھر آئے حجر اسود کے پاس اور بوسہ لیا اسکا یعنے بعد رکعتین
طواف کے پھر فرمایا شروع کرتے ہیں ہم جسکے ساتھ شروع کیا ہے اللہ تعالی نے اور پڑھی یہ آیت انّ الصفا والمروۃ من شعائر اللہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن**
البراء قال كان اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم اذا كان الرجل صائما فحضر الافطار فنام قبل ان يفطر لم يأكل ليلته ولا يومه حتى
يمسي وان قيس بن صرمة الانصاري كان صائما فلما حضر الافطار اتى امرأته فقال هل عندك طعام فقالت لا ولكن انطلق فاطلب لك و
كان يومه يعمل فغلبته عينه وجاءته امرأته فلما رأته قالت خيبة لك فلما انتصف النهار غشي عليه فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فنزلت
هذه الآية احل لكم ليلة الصيام الرفث الى نسائكم ففرحوا بها فرحا شديدا وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود
ترجمہ روایت ہے براء سے کہ تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جب اُنمیں کوئی شخص روزہ دار ہوتا اور وقت آجاتا افطار کا اور وہ سو جاتا قبل افطار کے تو پھر نہ کھاتا وہ کچھ ساری
رات اور سارا دن یہانتک کہ شام کرتا یعنے روزہ پر روزہ رکھتا اور قیس بن صرمہ انصاری روزے سے تھے پھر جب افطار کا وقت آیا اپنی بی بی کے پاس آئے اور اُنسے پوچھا کہ کھانا
کچھ تیرے پاس ہے سو انہوں نے کہا کہ نہیں ولیکن میں جاتی ہوں اور تمہارے لئے کہیں سے مانگ لاتی ہوں اور اُسدن اُنکی محنت مزدوری کا دن تھا سو غالب ہو گئی آنکھ
قیس کے یعنے آنکھ لگ گئی اور آئیں بی بی اُنکی پھر جب اُنکو سوتا دیکھا کہا کہ ہائی محرومی تیری پھر جب دوپہر دن چڑھا بیہوش ہو گئے وہ اور ذکر کیا گیا اسکا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے پس اُتری یہ آیۃ احل لکم سے آخر تک یعنے حلال کیا گیا واسطے تمہارے روزوں کی راتوں میں بے پردہ ہونا اپنی عورتوں سے تو نہایت خوش ہوئے لوگ اس امر سے
اور فرمایا اللہ صاحب نے کہ کھاؤ اور پیو یہانتک کہ ظاہر ہو جاوے سفید تاگا سیاہ تاگے سے یعنے روشنی صبح نمایاں ہو جاوے تاریکی شب سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن**
النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله وقال ربكم ادعوني استجب لكم قال الدعاء هو العبادة وقرأ وقال ربكم ادعوني استجب لكم الى قوله داخرين **ترجمہ** روایت ہے
نعمان بن بشیر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیۃ وقال ربکم ادعونی استجب لکم کی تفسیر میں فرمایا کہ دعا ہی تو اصل عبادت ہے اور پھر پڑھی آپ نے یہ آیۃ سورۂ مؤمن کی وقال ربکم ادعونی استجب لکم
سے داخرین تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** آیۃ مذکورہ جو حدیث میں وارد ہوئی ہے سورۂ مؤمن کی ہے اور پوری آیت یوں ہے وقال ربکم ادعونی استجب
لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین یعنے فرمایا پروردگار تمہارے نے کہ پکارو مجھکو اور دعا کرو مجھ سے کہ میں قبول کرونگا تمہاری دعا کو بیشک
جو لوگ کہ تکبر کرتے ہیں میری عبادت کرنے سے عنقریب داخل ہونگے جہنم میں ذلیل ہو کر انتہے لیکن مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس آیۃ اور اُسکی تفسیر کو یہاں اسلئے لائے کہ

مناسب تھی اجیب دعوۃ الداع کے جو سورۂ بقر میں وارد ہی عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ ثَنَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكَ بَيَاضُ النَّهَارِ مِنْ سَوَادِ اللَّيْلِ **ترجمہ** روایت ہے شعبی سے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا عدی بن حاتم نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت حتی یتبین لکم الآیۃ یعنے کہاؤ پیو یہاں تک کہ ظاہر ہو سفید تاگا سیاہ تاگے سے فجر کے تب فرمایا مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مراد اس سے روشنی دن کی ہے کہ ظاہر ہوتا تاریکی شب سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے مجالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ قَالَ فَاَخَذْتُ عِقَالَيْنِ اَحَدُهُمَا اَبْيَضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِمَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ سُفْيَانُ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ **ترجمہ** روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حکم روزہ کا فرمایا آپ نے کہ رات کو کہاؤ پیئو یہاں تک کہ ظاہر ہو تمہیں سفید تاگا سیاہ تاگے سے کہا راوی نے کہ لی میں نے دو رسیاں کہ ایک انمیں سفید تھی اور دوسری سیاہ سو میں انکو دیکھا کرتا تھا یعنے آخر شب تک سو کہا مجھ سے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ کہ یاد نہ رہا سفیان کو سو کہا کہ مراد تاگے سے رات اور دن ہے یعنے تاریکی اور نور انکا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنْ اَسْلَمَ اَبِيْ عِمْرَانَ التُّجِيْبِيِّ قَالَ كُنَّا بِمَدِيْنَةِ الرُّوْمِ فَاَخْرَجُوْا اِلَيْنَا صَفًّا عَظِيْمًا مِنَ الرُّوْمِ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِثْلُهُمْ اَوْ اَكْثَرُ وَعَلٰى اَهْلِ مِصْرَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى صَفِّ الرُّوْمِ حَتّٰى دَخَلَ فِيْهِمْ فَصَاحَ النَّاسُ وَقَالُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ يُلْقِيْ بِيَدَيْهِ اِلَى التَّهْلُكَةِ فَقَامَ اَبُوْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ لَتَتَأَوَّلُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ هٰذَا التَّأْوِيْلَ وَاِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْنَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ لَمَّا اَعَزَّ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوْهُ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا دُوْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمْوَالَنَا قَدْ ضَاعَتْ وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعَزَّ الْاِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوْهُ فَلَوْ اَقَمْنَا فِيْ اَمْوَالِنَا فَاَصْلَحْنَا مَا ضَاعَ مِنْهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْنَا مَا قُلْنَا وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ فَكَانَتِ التَّهْلُكَةُ الْاِقَامَةَ عَلَى الْاَمْوَالِ وَاِصْلَاحَهَا وَتَرْكَنَا الْغَزْوَ فَمَا زَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ شَاخِصًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى دُفِنَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ **ترجمہ** روایت ہے اسلم ابی عمران سے کہا تھے ہم شہر روم میں سو نکلے ہماری طرف ایک صف بڑی روم کے لوگوں کی یعنے لڑنیکو سو نکلے انکی طرف مسلمانوں سے مثل انکے یا زیادہ اور اہل مصر پر عقبہ بن عامر حاکم تھے اور باقی جماعت پر فضالہ بن عبید سو حملہ کیا ایک مرد نے مسلمانوں میں سے روم پر یعنے نصاریٰ کی صف پر یہاں تک کہ گھس گیا انمیں سو لوگ پکارنے لگے اور کہنے لگے کہ سبحان اللہ یہ اپنی ہاتھوں ہلاکت میں پڑتا ہے یعنے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ پس یہ اسکے خلاف کرتا ہے سو کھڑے ہو گئے ابو ایوب انصاری اور پکارا اے آدمیو تم یہ معنے کرتے ہو اس آیت کے اور یہ آیت ہم انصار ہی کی جماعت میں اتری ہے اور کیفیت اسکی یوں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے غالب کر دیا اسلام کو اور بہت ہو گئے مددگار اسکے سو کہا بعض ہمارے نے بعض سے آہستہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے چھپا کر کہ اموال ہمارے ضایع ہو گئے یعنی کھیت باریاں اور اللہ تعالیٰ نے غالب کر دیا اسلام کو اور بہت ہو گئے مددگار اسکے سو اگر ہم مشغول ہوں اپنے اموال کیطرف اور درست کریں جو انمیں سے ضایع ہو گیا ہے تو بہتر ہو سو اسپر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہماری بات کی رد میں جو ہم نے کہی تھی وانفقوا فی سبیل اللہ یعنے خرچ کرو اللہ کے راہ میں اور مت ڈالو اپنی ہاتھ ہلاکت میں سو مراد ہلاکت سے اموال کی درستی میں مشغول ہونا اور اسکی اصلاح کرنا اور جہاد کو چھوڑ دینا تھا ہم لوگوں کا یعنے جیسا ارادہ تھا بعض کا سو ہمیشہ رہے ابی ایوب نکلے ہوئے اللہ کی راہ میں یعنے جہاد میں یہاں تک کہ مدفون ہوئے زمین روم میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **مترجم** غرض یہ کہ لوگ انفاق جان و مال فی سبیل اللہ کو جہاد میں ہلاکت اور تہلکہ جانتے ہیں اور یہ انکی نافہمی ہے اصل تہلکہ ترک جہاد ہے اور مشغول ہونا اموال

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَفِيَّ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلِيَّايَ عُنِيَ بِهَا فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِنْ رَاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُوْنَ وَكَانَتْ لِيْ وَفْرَةٌ فَجَعَلَتِ الْهَوَامُّ تَسَاقَطُ عَلٰى وَجْهِيْ فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَاَنَّ هَوَامَّ رَاْسِكَ تُؤْذِيْكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قَالَ مُجَاهِدٌ الصِّيَامُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَالطَّعَامُ لِسِتَّةِ مَسَاكِيْنَ وَالنُّسُكُ شَاةٌ فَصَاعِدًا **ترجمہ** روایت ہے مجاہد سے کہا انہوں نے کہ کہا کعب بن عجرہ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اسکے ہاتھ میں ہے میرے ہی حق میں اتری ہے یہ آیت اور میں ہی مراد ہوں اس آیت سے فمن کان منکم مریضا الآیۃ یعنے جو تم میں سے بیمار ہو یا اسکے

وکہہ دیا ہو اسکے سرمین تو بدلا دیوے روزہ یا خیرات یا ذبح کرنا تہے کہا راوی نے کہ تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ مین او ہم محرم تہے او محاصرہ کیا ہمارا مشرکون نے
اور میرے بال تہے کانون تک سو لگین جوئین جہڑنے میرے مونہہ پر سو گذری مجہپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ شاید جوئین تمہاری سر کے تکلیف دیتی ہین تمکو کہا کعب نے
کہ ہان فرمایا آپنی بال مونڈ ڈالو اور وہین اُتری یہ آیہ مبارک کہا مجاہد نے روزہ اگر رکہے تو تین رکہے یعنے حلق کے جنایت مین اور کہانا چہہ مساکین کو دے یا اور قربانی
مین ایک بکری یا اُس سے زیادہ **ف** روایت کی ہمسے علی بن حجر نے اُنسے ہشیم نے اُنسے ابی بشر نے اُنسے مجاہد نے اُنسے عبد الرحمن بن ابی لیلی نے اُنسے کعب بن
عجرہ نے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے علی بن حجر نے اُنسے ہشیم نے اُنسے اشعث بن سوار نے اُنسے شعبی نے اُنسے عبد اللہ بن معقل نے اور عبد اللہ بن معقل
بہی روایت کرتے ہین کعب بن عجرہ سے مانند اسکے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی عبد الرحمن بن اصبہانی نے بہی عبد اللہ بن معقل سے روایت کی ہم سے علی بن
حجر نے اُنسے اسمعیل نے اُنسے ایوب نے اُنسے مجاہد نے اُنسے عبد الرحمن نے اُنسے کعب بن عجرہ نے کہا کعب نے کہ تشریف لائی میرے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور مین ایک
ہانڈی کے نیچے آگ سلگاتا تہا اور جوئین جہڑ رہی تہین میرے پیشانی پر یا کہا میرے بہوون پر سو فرمایا آپ نے کیا تکلیف دیتی ہین تمکو جوئین تمہاری کہا مین نے کہ ہان سو فرمایا
آپ نے کہ مونڈ ڈالو اپنا سر او کچہہ قربانی دیدو یا روزہ رکہو تین یا کہلاو چہہ مساکین کو کہانا کہا ایوب نے کہ یہ یاد نہ رہا مجہکو کہ کونسی چیز پہلے فرمائی انتہی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجُّ عَرَفَاتٌ الْحَجُّ عَرَفَاتٌ الْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَيَّامُ مِنًى ثَلٰثٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ
عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ اَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن یعمر سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ حج عرفات مین حاضر ہونا ہے حج عرفات مین حاضر ہونا ہے حج عرفات مین حاضر ہونا ہے ایام منی کے تین ہین جو جلدی کرکے دو ہی دنمین چلا گیا تو اُسپر
کچہہ گناہ نہین اور جو تین دن ٹہیرا اُسپر بہی کچہہ گناہ نہین اور جسنے پالیا وقوف عرفات کو قبل طلوع فجر کے سو اُسنے پالیا حج کو **ف** کہا ابن ابی عمر نے کہا سفیان
بن عیینہ نے یہہ بہت عمدہ حدیث ہی جو روایت کی ہے ثوری نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے بکیر سے اور نہین جانتے ہم اُس روایت کو مگر بکیر
کے سند سے **مترجم** قولہ حج عرفات ہی یعنے بڑا رکن حج کا عرفات ہے کہ اُسکے ملجانے سے حج ملجاتا ہے اور اُسکے فوت ہوجانے سے حج فوت ہوجاتا ہے اور اتفاق ہے اہل علم کا
اسپر اور وقت اُسکا نوین تاریخ کی زوال سے یوم نحر کے طلوع فجر تک ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ
الْخَصِمُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دشمن ترین لوگون کا اللہ تعالے کے نزدیک سخت جہگڑالو ہے **ف**
یہ حدیث حسن ہے **مترجم** مولف رحمۃ اللہ علیہ کو اس حدیث سے تفسیر اس آیت کے منظور ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ
قَلْبِهٖ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ یعنے بعضا آدمی ایسا ہے کہ تجہکو خوش لگے بات اُسکی دنیا کی زندگی مین اور گواہ ٹہیراتا ہے اللہ تعالی کو اپنی دل کی بات پر اور وہ سخت جہگڑالو ہے
انتہی اور یہ آیت اخنس بن شریق منافق کے حق مین نازل ہوئی کہ اُسمین ایسے خصال بد تہے معاذ اللہ من ذلک **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُوْدُ اِذَا حَاضَتِ
امْرَاَةٌ مِنْهُمْ لَمْ يُوَاكِلُوْهَا وَلَمْ يُشَارِبُوْهَا وَلَمْ يُجَامِعُوْهَا فِي الْبُيُوْتِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ
عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّوَاكِلُوْهُنَّ وَيُشَارِبُوْهُنَّ وَاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ وَاَنْ يَّفْعَلُوْا كُلَّ شَيْءٍ
مَا خَلَا النِّكَاحَ فَقَالَتِ الْيَهُوْدُ مَا يُرِيْدُ اَنْ يَّدَعَ مِنْ اَمْرِنَا شَيْئًا اِلَّا خَالَفَنَا فِيْهِ فَجَاءَ عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ وَاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَاَخْبَرَاهُ بِذٰلِكَ وَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيْضِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ قَدْ غَضِبَ عَلَيْهِمَا فَقَامَا
فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَثَرِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَلِمْنَا اَنَّهٗ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس رضی اللہ
عنہ سے کہا انہون نے کہ تہے یہود کہ جب حائضہ ہوتی اُنکی بیبیون مین کوئی عورت تو اُسکو ساتھ کہانا نہ کہلاتے ساتھ پانی نہ پلاتے اور ایک ساتھ گھر مین نہ رہنے دیتی سو سوال کیا
گیا اسکا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پس اتاری اللہ تعالی و تبارک نے یہ آیہ مبارک ویسئلونک عن المحیض الآیۃ سو حکم فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ساتھ کہلاو حائضہ
کو اور ساتھ پلاو اُنکو اور اُنکے ساتھ رہو گہرون مین اور سب کچہہ کرو اُنکے ساتھ سوا جماع کے سو کہنے لگے یہود کہ نہین ارادہ کرتا یہ شخص ہمارے کام مین سے
کسی چیز کو کہ خلاف کرتا ہے ہمارا اُسمین کہا راوی نے کہ آئی عبادہ بن بشیر اور اسید بن حضیر آپکے حضرت مین اور خبر دی آپکو اُسکی اور کہنے لگی کہ یا رسول اللہ کیا جماع نکرین

ہم اُسنے حیض میں یعنے تاکہ پوری مخالفت ہوجاوے یہود کی سو بدل گیا چہرہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا یہانتک کہ یقین کیا ہمنے کہ غضبناک ہوئے اُنپر آپ سو وہ اُٹھ کہڑے ہوئے یعنے اپنے گہر چلے سو سامنے آیا اُنکے ایک ہدیہ دودہ کا اور بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں کے پیچھے یعنی دودہ دیکر اُنکو سو پلایا اُسے اُن دونوں کو سو جانا ہم لوگوں نے کہ آپ اُن دونوں پر غصہ نہیں ہوئے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے محمد بن عبد الاعلیٰ نے اُنسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے اُنسے حماد بن سلمہ نے مانند اُسکی معنوں میں **مترجم** قولہ یا رسول اللہ کیا جماع نکریں الخ یہہ اُن صحابی نے اس نظر سے پوچھا کہ آنحضرت حیض میں جماع کی بہی اجازت دیدیں تو یہود کی پوری مخالفت ہو اور آپکو غصہ اسپر آیا کہ ترک معاصی کیے ہوا کفار کی مخالفت کیا کیسے **عن** ابن المنکدر سمع جابرا یقول کانت الیہود تقول من اتی امراتہ فی قبلہا من دبرہا کان الولد احول فنزلت نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم **ترجمہ** روایت ہے ابن منکدر سے کہ سنا انہوں نے جابر سے کہتے تھے یہود کا قول تھا کہ جو کوئی صحبت کرے اپنی عورت سے پیچہے سے اگرچہ دخول کرے اُسکی قُبل میں تو لڑکا بہینگا ہوتا ہے سو اُسپر اُتری یہ آیت نساؤکم حرث لکم الآیۃ یعنے عورتیں تمہاری کہیتی ہیں سو جاؤ اپنی کہیتی میں جہاں سے چاہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** یعنی جس طرح سے چاہو جاؤ مگر کہیتی میں کہیتی وہی ہے جہاں تخم ڈالو تو آگے نہ پیچہے کہ اندہی کنوئیں میں جاؤ کہ تخم بہی ضایع ہو اور محنت برباد گناہ لازم ہو **عن** ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم یعنے صماما واحدا **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیہ نساؤکم حرث لکم الآیۃ کی تفسیر میں فرمایا کہ مراد اُس سے دخول کرنا ہے ایک سوراخ میں یعنی قُبل میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن خثیم کا نام عبد اللہ ہے اور وہ بیٹے ہیں عثمان کے وہ خثیم کے اور ابن سابط کا نام عبد الرحمٰن ہے وہ بیٹے ہیں عبد اللہ کے وہ سابط کے جو جمحی مکی ہیں اور حفصہ بیٹی عبد الرحمٰن بن ابی بکر الصدیق کی ہیں اور بعضے روایت میں فی سمام واحد مروی ہوا ہے اور معنی دونوں کے ایک ہیں **عن** ابن عباس قال جاء عمر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ هلکت قال وما اهلکک قال حولت رحلی اللیلۃ قال فلم یرد علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا قال فانزلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هذه الآیۃ نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم اقبل وادبر واتق الدبر والحیضۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ آئے حضرت عمر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ ہلاک ہوا میں فرمایا آپنے کس چیز نے ہلاک کیا تجھکو کہا کہ پہیردی میں نے سواری اپنی آجکی رات سو کچہ جواب نہ دیا اُنکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا اُنہوں نے پہر اُتری رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ آیۃ نساؤکم حرث لکم الآیۃ سامنے سے صحبت کرو اور پیچہے سے صحبت کرو بچو دُبر میں دخول کرنے سے اور حیض میں صحبت کرنے سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور یعقوب بیٹے ہیں عبد اللہ اشعری کے اور وہ یعقوب قمی ہیں **مترجم** قولہ پہیردی میں نے اپنی سواری آہ مراد سواری سے بیوی ہے کہ آدمی اُسکو وقت جماع کے ڈہانپ لیتا ہے مثل سواری کے اور پہیرنا اسکا یہ کہ صحبت کی اُسکے قبل میں پیٹہ کیطرف سے غرضیکہ حضرت عمر ڈرے کہ اسمیں شاید معصیت ہو اللہ تعالیٰ نے اُسکی اجازت دی خوف زایل ہوا قولہ سامنے سے صحبت کرو آہ یہ خطاب عام ہے غرض بہر حال دخول قُبل میں ہو چاہے صحبت کسیطرف سے ہو **عن** معقل بن یسار انہ زوج اختہ رجلا من المسلمین علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکانت عندہ ما کانت ثم طلقہا تطلیقۃ لم یراجعہا حتی انقضت العدۃ فهویہا وهویتہ ثم خطبہا مع الخطاب فقال لہ یا لکع اکرمتک بها وزوجتکہا فطلقتہا واللہ لا ترجع الیک ابدا آخر ما علیک قال فعلم اللہ حاجتہ الیہا وحاجتہا الی بعلہا فانزل اللہ تبارک وتعالی واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن الی قولہ وانتم لا تعلمون فلما سمعہا معقل قال سمع لربی وطاعۃ ثم دعاہ فقال ازوجک واکرمک **ترجمہ** روایت ہے معقل بن یسار سے کہ اُنہوں نے نکاح کر دیا اپنی بہن کا ایک مرد سے مسلمانوں میں سے زمانہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پہر رہیں وہ اُسکے نزدیک جبتک رہیں پہر طلاق دی اُسنے اُنکو ایک اور رجعت نکی یہانتک کہ عدت گذر گئی پہر خواہش کی اُس مرد نے اُنکی اور خواہش کی اُنہوں نے اُسکی پہر پیغام دیا اُنکا اُس مرد نے اور پیغام دینے والوں کے ساتھ سو کہا اُنسے معقل نے اے دیوانے میں نے بزرگی دی تہی تجھکو اُسسے بیاہ اور نکاح کر دیا تہا اُسکا تجھسے سو طلاق دیدی تو نے اُسکو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی وہ نہ رجوع کریگی تیری طرف آخر عمر تک کہا اُنہوں نے پہر جانی اللہ تعالیٰ نے حاجت اُس مرد کی طرف اس عورت کے اور حاجت اُس عورت کی طرف اپنی شوہر کے سو اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت واذا طلقتم النساء سے وانتم لا تعلمون تک پہر جب سُنا اُسکو کہا بات سُنی میں نے اپنے رب کی اور اطاعت کرنی چاہئے اُسکی پہر بلایا اُسکے شوہر کو اور کہا کہ نکاح کر دیتا ہوں میں تجھکو اور بزرگی دیتا ہوں میں تجھکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے حسن ہے اور اس حدیث میں دلالت ہی اس پر کہ نہیں جائز ہے نکاح بغیر ولی اسلئے کہ بہن معقل کی ثیبہ تھیں اگر اختیار نکاح کا انہیں کو ہوتا
تو وہ اپنا نکاح آپ کر لیتیں اور محتاج نہ ہوتیں ولی کے یعنے معقل بن یسار کے اور خطاب کیا اللہ تعالی نے اس آیت میں اولیا کو سو فرمایا کہ فلا تعضلوہن ان ینکحن ازواجہن
یعنے جب طلاق دی تمنے عورتوں کو پھر پہونچ چکیں وہ اپنے عدت کو تو اب نہ روکو انکو کہ نکاح کر لیں اپنی خاوندوں سے سو اس آیت میں بھی دلالت ہی کہ اختیار نکاح اولیا
کو ہے نہ عورتوں کو **مترجم** قولہ سو اتاری اللہ تعالی نے یہ آیۃ اور پوری آیۃ یوں ہے وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ
يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ذَلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكُمْ أَزْكَى لَكُمْ وَأَطْهَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ
لَا تَعْلَمُونَ یعنے جب طلاق دی تمنے عورتوں کو پھر پہنچ چکیں وہ اپنی عدت تک تو اب نہ روکو انکو کہ وہ نکاح کر لیں اپنی خاوندوں سے جب راضی ہو جاویں آپسمیں موافق
دستور کے یہ نصیحت ملتی ہے اسکو جو کوئی تم میں یقین رکھتا ہی اللہ پر اور پچھلے دن پر اسی میں سنوار زیادہ ہی تمکو اور ستھرائی اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے

عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ قَالَ أَمَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ الْآيَةَ فَآذِنِّي حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ
الْوُسْطَى فَلَمَّا بَلَغْتُهَا آذَنْتُهَا فَأَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ وَقَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے ابی یونس سے جو مولی ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہا انہوں نے کہ حکم کیا مجھکو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ لکھ دوں میں انکے واسطے
ایک مصحف اور فرمایا انہوں نے کہ جب پہونچے تو اس آیۃ پر تو مجھے خبر کر دینا حافظوا على الصلوة الآیۃ پھر جب پہونچا میں اس آیۃ پر تو خبر کر دی میں نے انکو سو بتلایا انہوں نے
مجھکو حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى وصلوة العصر وقوموا لله قانتين یعنے حفاظت کرو نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور نماز عصر کی اور کھڑے رہو اللہ تعالی کے لئے ادب سے
یعنے سکوت وخشوع سے اور فرمایا حضرت عائشہ نے کہ ایسا ہی سنا میں نے اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے **ف** اس باب میں حفصہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن
ہے صحیح ہے **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ بیچ کی نماز نماز عصر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ أَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَوْمَ الْأَحْزَابِ اللَّهُمَّ امْلَأْ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ **ترجمہ** روایت ہے عبیدہ سلیمانی سے کہ علی رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا انسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن احزاب کے یا اللہ بھر دے انکی قبریں اور گھر آگ سے جیسا کہ انہوں نے باز رکھا ہمکو نماز وسطی سے یہانتک کہ ڈوب گیا
آفتاب **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور ابو حسان اعرج کا نام مسلم ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے کہ صلوۃ وسطی صلوۃ عصر ہے **ف** اس باب میں زید بن ثابت اور ابی ہاشم بن عتبہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** صلوۃ وسطی یعنے
بیچ کے نماز میں کئی قول ہیں محدثین کے چنانچہ ابراہیم نخعی اور قتادہ اور حسن اور ابو حنیفہ اور انکے اصحاب کا قول ہے کہ مراد صلوۃ وسطی سے صلوۃ عصر ہے اور ایک گروہ اسطرف
گیا ہے کہ نماز فجر ہے اور یہی قول ہے عمر اور ابن عمر اور ابن عباس اور معاذ اور جابر کا اور اسی کے قایل ہیں عطا اور عکرمہ اور مجاہد اور اسیطرف گئے ہیں مالک اور شافعی کذا فی
شرح الموطا للقاری **عَنْ** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فَنَزَلَتْ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ فَأُمِرْنَا
بِالسُّكُوتِ **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سے کہا انہوں نے کہ ہم باتیں کرتے تھے زمانے میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نماز میں سو اترے یہ آیۃ مبارک وقوموا للہ قانتین
یعنے کھڑے رہو اللہ کے لئے ادب سے پس حکم کئے گئے ہم چپ رہنے کا **ف** روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے ہشیم نے انسے اسمعیل بن ابی خالد نے مانند اسکے
اور زیادہ کیا اسمیں یہ لفظ وَنُهِينَا عَنِ الْكَلَامِ یعنے منع کئے گئے ہم باتیں کرنے سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے **عَنِ** الْبَرَاءِ
وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ قَالَ نَزَلَتْ فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ كُنَّا أَصْحَابَ نَخْلٍ فَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي مِنْ نَخْلِهِ عَلَى قَدْرِ كَثْرَتِهِ وَقِلَّتِهِ وَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي
بِالْقِنْوِ وَالْقِنْوَيْنِ فَيُعَلِّقُهُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ أَهْلُ الصُّفَّةِ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ فَكَانَ أَحَدُهُمْ إِذَا جَاعَ أَتَى الْقِنْوَ فَضَرَبَهُ بِعَصَاهُ فَيَسْقُطُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَيَأْكُلُ وَ
وَكَانَ نَاسٌ مِمَّنْ لَا يَرْغَبُ فِي الْخَيْرِ يَأْتِي الرَّجُلُ بِالْقِنْوِ فِيهِ الشِّيصُ وَالْحَشَفُ وَبِالْقِنْوِ قَدِ انْكَسَرَ فَيُعَلِّقُهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا

مِنْ طَیِّبَاتِ مَا کَسَبْتُمْ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَکُمْ مِنَ الْاَرْضِ وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ اِلَّا اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ قَالَ لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اُهْدِیَ
اِلَیْهِ مِثْلُ مَا اَعْطٰی لَمْ یَاْخُذْهُ اِلَّا عَلٰی اِغْمَاضٍ اَوْ حَیَاءٍ قَالَ فَکُنَّا بَعْدَ ذٰلِکَ یَاْتِیْ اَحَدُنَا بِصَالِحِ مَا عِنْدَهٗ ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا انہون نے
کہ آیہ لَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ اتری ہے ہمارے انصار کے گروہ مین کہ ہم تھے کھجور والے سو شخص لاتا تھا اپنی کھجورون مین سے بہت یا تھوڑی اپنی مقدور موافق یعنے حضرت کے
اور بعضے لوگ لاتی تہی دو گچھے اور لٹکا دیتی تہے مسجد مین اور اہل صفہ کا کہین سے کہانا مقرر نتہا سو انمین کا کوئی آدمی جب آتا تہا گچھے کے پاس اور مارتا تہا اُسکو
[illegible] اس لئے کہ جو ذرہ بہی ہوتی پس وہ کہاتا [illegible] خیرات دینے کے رغبت نرکہتے تہی سو انمین کا آدمی لاتا تہا ایسا گچہا کہ اُسمین
[illegible] سب کی ہوتی کھجور اور بعضا گچہا ایسا لاتا تہا کہ ٹوٹا ہوا ہوتا تہا [illegible] لٹکا دیتا تہا اُسکو مسجد مین سو اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت یا ایھا الذین
اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبَاتِ الآیۃ یعنے اے ایمان والو خرچ کرو پاکیزہ چیزین [illegible] کہ کمائین تمنے اور جو نکالی ہمنے تمہارے لئے زمین سے اور نیت نرکہو گندی چیز
پر کہ خرچ کرو اور تم آپ لوگے مگر جو آنکہین موند لو انتہی کہا راوی نے کہ اگر کوئی کسیکو تم مین سے ہدیہ بہیجا دے ایسی چیز جو اُسنے خیرات مین دی ہے تو ہرگز نہ لیگا مگر اغماض چشم یعنی چشم پوشی یا
حیا کہا راوی نے کہ پہر تہے ہم بعد اسکے کہ لاتا تہا ہم مین کا شخص عمدہ چیز جو اُسکے پاس ہوتی تہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابو مالک وہ قبیلہ بنی غفار
سے ہین اور کہتے ہین کہ نام اُنکا غزوان ہے اور روایت کی سفیان ثوری نے سدی سے کچھ اس روایت مین سے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلشَّیْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ اٰدَمَ وَلِلْمَلَکِ لَمَّةً فَاَمَّا لَمَّةُ الشَّیْطَانِ فَاِیْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَکْذِیْبٌ بِالْحَقِّ وَاَمَّا لَمَّةُ الْمَلَکِ فَاِیْعَادٌ بِالْخَیْرِ وَتَصْدِیْقٌ
بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِکَ فَلْیَعْلَمْ اَنَّهٗ مِنَ اللّٰهِ فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ الْاُخْرٰی فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ ثُمَّ قَرَأَ الشَّیْطَانُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ
بِالْفَحْشَاءِ الآیۃ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہ شیطان کا ایک اثر ہے آدم کے بیٹے مین اور ایک اثر ہے
فرشتے کا سو اثر شیطان کا وعدہ دینا ہے شر کا یعنے زینت دینا اُسکا اور جھٹلانا حق کو اور اثر فرشتے کا وعدہ دینا خیر کا اور تصدیق حق کی سو جو شخص کہ یہ پاوے یعنے اپنی دل مین
اثر فرشتے کا تو جانے کہ وہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے تو چاہیے کہ حمد کرے اللہ تعالیٰ کی اور جو پاوے اثر دوسرا یعنے شیطان کا تو چاہیے کہ پناہ پکڑے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شیطان
سے پہر پڑھی آپنے یہ آیت اَلشَّیْطَانُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَاءِ الآیۃ یعنے شیطان تمکو ڈراتا ہے محتاجی سے یعنی خیرات دینے کے وقت اور حکم کرتا ہے تمکو
بیحیائی کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور وہ روایت ہے ابی الاحوص کے کہ نہین پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر ابی الاحوص کی روایت سے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَیِّبٌ وَلَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِیْنَ فَقَالَ یَا اَیُّهَا الرُّسُلُ کُلُوْا
مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ وَقَالَ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ قَالَ وَذَکَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ [illegible]
اِلَی السَّمَاءِ یَا رَبِّ یَا رَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِکَ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے نہین قبول کرتا مگر پاکیزہ چیز کو اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے مومنوں کو جسکا حکم کیا ہے پیغمبرونکو سو فرمایا یا ایھا الرسل الآیۃ یعنے
اے رسولون کہاؤ تم پاکیزہ چیزونمین سے اور عمل کرو نیک مین تمہارے عمل جانتا ہون اور فرمایا یا ایھا الذین امنوا الآیۃ یعنے ایمان والو کہاؤ تم پاکیزہ جو ہمنے دی
ہین تمکو کہا راوی نے پہر ذکر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس مرد کا کہ لمبے سفر کرتا ہے پریشان ہین بال اُسکے خاک پڑی ہے اُسپر پہیلاتا ہے اپنی ہاتھ آسمان کیطرف
اور کہتا ہے اے رب اور کہانا اُسکا حرام ہے اور پینا اُسکا حرام ہے اور کپڑے اُسکے حرام کے ہین اور خوراک دیجاتی ہے اُسکو حرام کے پہر کیونکر قبول ہو دعا اُسکی **ف**
یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور نہین جانتے ہم اُسکو مگر اسنادسے فضیل بن مرزوق کے اور ابو حازم وہ قبیلہ بنی اشجع سے ہین نام اُنکا سلمان ہے وہ مولی ہین عزہ اشجعیہ کے **عن**
السُّدِّیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ عَلِیًّا یَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْکُمْ بِهِ اللّٰهُ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَاءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَاءُ
الْاٰیَةَ اَحْزَنَتْنَا قَالَ قُلْنَا یُحَدِّثُ اَحَدُنَا نَفْسَهٗ فَیُحَاسَبُ بِهٖ لَا نَدْرِیْ مَا یُغْفَرُ مِنْهُ وَمَا لَا یُغْفَرُ مِنْهُ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ
نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اکْتَسَبَتْ ترجمہ روایت ہے سدی سے کہا کہ بیان کیا مجھ سے اُس شخص نے کہ جسنے سنا حضرت علیؓ سے کہ وہ فرماتے تہی کہ جب اُتری آیۃ
ان تبدوا ما فی انفسکم الآیۃ یعنے اگر ظاہر کرو تم جو تمہارے دلمین ہے یا چھپاؤ اُسکے حساب کریگا اُسکا تم سے اللہ عز و جل پہر بخشیگا جسکو چاہے اور عذاب کریگا جسکو چاہے آخر آیت

آیت تک بہی غمگین کردیا اُنہی ہمکو اور کہا ہمنے ایسا خیال کرتا ہے ایک ہم مین کا اپنے دل مین بیشک اُسکا ... سو اسپر بہی حساب ہوگا پہر معلوم نہین کہ کیا بخشا جاوے اُسمین سے
اور کسپہ عذاب کیا جاوے پہر اُتری بعد اُسکے یہ آیت لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ یعنے تکلیف نہین دیتا اللہ تعالیٰ کسیکو مگر اُسکی طاقت
کے موافق اُسکے لیئے ہے ثواب اُس نیکی کا جو کمائی اور اُسپر ہے عذاب اُس بدی کا جو کمائی یعنے خیال بد پر کچھ نہین انتہی سو فرماتی ہین حضرت علی کہ منسوخ کردیا اس آیت نے
آیت سابق کو **عَنْ** اُمَيَّةَ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ وَعَنْ قَوْلِهٖ مَنْ يَّعْمَلْ
سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ فَقَالَتْ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ مُعَاتَبَةُ اللّٰهِ الْعَبْدَ بِمَا يُصِيْبُهٗ مِنَ الْحُمّٰى وَالنَّكْبَةِ
حَتَّى الْبِضَاعَةَ يَضَعُهَا فِيْ يَدِ قَمِيْصِهٖ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا حَتّٰى اِنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْاَحْمَرُ مِنَ الْكِيْرِ **ترجمہ** امیہ سے روایت ہے کہ اُنہون
نے پوچہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مطلب ان دونون آیتونکا اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ الآیة اور مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ الآیة یعنے جو برائی کریگا اُسکی
سزا پاویگا پس فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہ پوچہا کسی نے مجہسے مطلب انکا جب سے کہ پوچہا مین نے اُسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے مراد اُنسے گرفتار کرنا ہے اللہ تعالیٰ کا اپنی بندونکو اُن مصیبتونمین جو پہنچتی ہین بخار اور بدبختی دنیا سے یہانتک کہ کوئی چیز رکہدیتا ہے اپنی آستین کی بانہہ مین
خیال کرتا ہے کہ کہوگئی اور گہبراتا ہے اُسکی لیئے یعنے اس گہبراہٹ سے بہی گناہ معاف ہوجاتی ہین یہانتک کہ نکل جاتا ہے اور پاک ہوجاتا ہے بندہ اپنی گناہون سے جیسا
کہ نکلتا ہے سونا سرخ انگیٹہی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نہین جانتے ہم اُسکو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے **مترجم**
غرض یہ کہ ان دونون آیتونمین جو مذکور ہے کہ بدی کی سزا ملیگی تو آپنے فرمایا کہ مراد اُس سے سزای دنیاوی ہے نہ عذاب اُخروی پہر اگر اُسکی تفسیر کی اس صورت مین
آیہ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ کو منسوخ کہنیکی حاجت نہین جیسے کہ اور حضرت علی کے قول مین مذکور ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اِنْ تُبْدُوْا
مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ دَخَلَ قُلُوْبَهُمْ مِنْهُ شَيْءٌ لَمْ يَدْخُلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا فَاَلْقَى
اللّٰهُ الْاِيْمَانَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ الآية لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ
وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا
وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ الآية قَالَ قَدْ فَعَلْتُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا اُنہون نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت اِنْ تُبْدُوْا
مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ الآیة یعنے اگر ظاہر کروگے تم جو تمہارے دلونمین ہے یا چہپاوگے اُسکو حساب کریگا اُسکا تمسے اللہ تعالیٰ تب داخل ہوا اصحاب کے دلونمین اُس سے ایسا
خوف و خطر کہ کسی چیز سے نہوا تہا سو عرض کیا یہ مقدمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپنے کہو تم کہ سنا ہمنے اور اطاعت کی ہمنے سو ڈالا اللہ تعالیٰ نے ایمان انکے
دلونمین یعنے قبول و تسلیم پہر اُتارین اللہ تعالیٰ نے یہ آیتین اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ الآية یعنے ایمان لایا رسول اُسپر جو اُتاری گئی اُسکی
طرف اُسکے رب سے اور ایمان لائی مومن لوگ آخر آیت تک لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا الآية یعنے نہین تکلیف دیتا اللہ تعالیٰ کسی جی کو مگر اُسکے طاقت کے موافق
اُسکے لیئی ہین جو نیکیان کمائین اور اُسی پر ہین وبال اُن برائیونکا جو کمائین اے رب ہمارے مت پکڑ ہمکو اگر ہم بہولجاوین یا چوک جاوین پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ
مین نے قبول کیا یعنے تمہاری اس دعا کو رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا یعنے ای رب ہمارے اور مت رکہہ ہمپر ایسا بوجہ جیسا رکہا تونے تہا
اگلون پر یعنے احکام شدیدہ اور اوامر مشکلہ انتہے فرمایا اللہ جل جلالہ نے کہ مین نے ایسا ہی کیا یعنے سخت احکام تمپر نرکہونگا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا
وَاغْفِرْ لَنَا الآية یعنے مت رکہہ ہمپر ایسا بوجہ کہ جسکے طاقت نہو ہم مین اور عفو کر ہمسے اور بخش ہمکو اور رحم کر ہمپر آخر آیت تک انتہی سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ مین نے
ایسا ہی کیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ اور سند سے ابن عباس سے اور اس باب مین ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے اور آدم بن سلیمان کہتے ہین کہ
والد ہین یحیی کے **مترجم** مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جب یہ آیات نازل ہوئی اور آنحضرت نے اصحاب پڑہے تو اللہ تعالیٰ نے اُن دعاؤن کو قبول فرمایا اور ہر
دعا کا جواب دیا یا قاری جب پڑہتا ہے اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے اور قبول فرماتا ہے اور فضیلت اس خاتمہ سورہ بقرہ کے احادیث مین بہت آئی ہے چنانچہ وارد
ہے حضرت ابن نضیرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ختم کیا ہے سورہ بقرہ کو ایسی دو آیتون پر کہ عطا کی گئی ہین ... خزانہ سے کہ جو عرش کے نیچے ہے

سوسیکہو اُنکو اور سکہاؤ اپنی عورتون کو اسلئے کہ وہ رحمت ہین اور موجب قرب الٓہی ہین اور دعا ہین روایت کیا اسکو دارمی نے مرسلاً اور ایفع بن عبد کلاعی سے مروی ہے
کہ ایک مرد نے کہا یارسول اللہ کون سی سورت قرآن مین بڑی ہے فرمایا آپنے قل ہو اللہ احد پہر کہا اُسنے کون سی آیت قرآن مین بڑی ہے فرمایا آپنے آیۃ الکرسی اَللّٰهُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الاٰیہ پہر عرض کی اُسنے کہ کس آیت کو دوست رکہتے ہین آپ کہ پہونچے وہ آپکو اور آپکی امت مرحومہ کو یعنے اسکی ہوا فق ہوا مانگا جاے فرمایا آپنے
خاتمہ سورۂ بقر کا اسلئے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے اُن خزائن رحمت سے ہے جو اُسکے عرش کے نیچے ہین عنایت کیا اس خاتمہ کو اللہ تعالےٰ نے اس امت کو چہوڑی اس خاتمہ نے کوئی
خیر دنیا اور آخرت سے کہ جسپر شامل نہوا یہ روایت کیا اسکو بہی دارمی نے انتہی اب جاننا چاہئے کہ یہ سورہ اکبر سور قرآنی ہے اور مشتمل بر مضامین کثیرہ و معانی اسمین قصص
ماضیہ سے مذکور ہے قصہ آدم علیہ السلام کا اور حالات اہل کتاب کے اور جواب اُنکے اعتراضات کے اور قصہ گائے کا اور قصہ ابتلای ابراہیم اور بنائے کعبہ اور قصہ طالوت و
جالوت اور گذرنا حضرت عزیر کا بیت المقدس پر اور تقریر ابراہیم علیہ السلام کی نمرود سے توحید کے باب مین اور فرمائش ابراہیم علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ سے واسطے احیای موتیٰ کے
کے اور تمثیلات سے مذکور ہین دو مثالین منافقون کی اور تمثیل مصارف جہاد کی سبع سنابل سے اور تمثیل ریا کارون کی ساتہ اُس مزارع کے جو سنگ سخت پر دانہ ڈالے
اور تمثیل مصارف اہل اخلاص کی ساتہہ باغ بلند کے کہ دو چند میوہ دے اور تمثیل ریا کارون کی مصارف کی ساتہ اُس باغ کے جو بیرانہ سالی مین صاحب باغ
کی جلجاوے اور تمثیل اور تشبیہ سود خوارونکی ساتہ اُس شخص کے کہ جسپر شیطان سوار ہوا اور احکام و اوامر مین سے حکم عبادت الٓہی کا اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور حکم مقام ابراہیم کے
مصلے ٹہیرانیکا اور امر کتب سابقہ پر ایمان لانیکا اور امر استقبال قبلہ کا اور سبقت ڈہونڈہنیکا نیکیون مین اور امر ذکر اور شکر کا اور امر استعانت ڈہونڈہنیکا صبر و صلوٰۃ سے اور امر کل حلال کا اور امر ادای
کا اور امر قصاص کا مقتولین کے اور امر وصیت کا جو منسوخ ہوچکا اور امر قتال فی سبیل اللہ کا اور حکم کافرونکی اخراجکا اور اُنکی لڑائیکا مسجد الحرام کے پاس اور حکم قتال کا شہر حرم مین اور امر مال خرچ
کرنیکا جہاد مین اور احکام حج کے اور امر تکمیل اسلام کا اور حکم مرتد کا اور حکم حیض اور طلاق اور عدت اور خلع اور حکم رضاعت کا اور عدت اُس عورت کی جسکا شوہر مرگیا
ہو اور حکم نکاح کے پیغام دینے کا اور حکم طلاق کا قبل مس کے اور امر محافظت صلوٰۃ کا علے الخصوص صلوٰۃ وسطی کا اور حکم سواری پر نماز ادا کرنیکا خوف کے وقت اور امر
متعہ کا مطلقات کیلئے اور امر پاکیزہ مال سے خرچ کرنیکا امر صدقہ دینے کا اُن لوگون کو کہ راہ خدا مین محصور ہین حکم اُن لوگون کا جو بعد نزول حرمت ربوا اُس سے باز رہے
اور امر تقویٰ کا اور باقی سود کے ترک کا اور امر قرضدار کے مہلت دینے کا اگر تنگدست ہو اور امر قرض کے لکہہ لینے کا اور حکم رہن کا اور نواہی سے نہے راعنا کہنے سے اور امترا
یعنے شک کرنے سے اور خوف سے غیر خدا کے اور شہدا کو موتیٰ کہنے سے اور اتباع خطوات سے شیطان کے اور باطل کے ساتہ لوگونکا مال کہاجانے سے اور نہی رفث و فسوق و
جدال سے حج مین اور نہی مشرکون سے نکاح کرنیکی اور کثرت سے قسم کہانیکی اور نہی صدقات کے ابطال سے من و اذیٰ کے ساتہ اور نہی کتمان شہادت سے اور فضائل اعمال
سے فضیلت اتباع ہدیٰ کی جماعت اور صبر و صلوٰۃ کی اور ایمان اور عمل صالح کی اور فضیلت طالب رضای حق کی اور فضیلت اصلاح یتامیٰ اور طہارت کی اور نکاح تامہ
کے اور مصارف جہاد کی اور فضیلت اُن لوگون کی جو جہاد مین مال خرچ کرتے ہین اور فضیلت حکمت کی اور فضیلت اہل سخا کے اور ذمائم افعال سے ذم شرک کا اور مذمت
اتباع امانی کے اور سوال بضرورت کے اور مذمت اُسکی جو مساجد مین ذکر الٓہی سے مانع ہوا اور مذمت اتباع اہل الکتاب اور مذمت اُسکے جو ملت ابراہیم سے اعراض کرے اور
مذمت تقلید آبا کی اور مذمت اشتراک فی الدعا کی اور مذمت کتمان کلام الٓہی کی اور ثمن قلیل اُسپر لینے کی اور کتاب اللہ مین اختلاف کرنیکی اور مذمت لد اور فساد کی
اور تعدی کے حدود شرعیہ سے وغیر ذلک اسی طرح سے اور بہت سی فوائد عمدہ عمدہ اس سورۂ متبرکہ مین مذکور ہین کہ قلم اُسکے تحریر سے عاجز ہے بیان کئے ہمنے بعض اُنمین
سے سبکیۃ الذہب الابریز مین **وَمِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
هٰذِهِ الْاٰيَةِ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا
تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنہون نے کہ سوال کیا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
اس آیت کی تفسیر کا هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ الاٰیۃ تب فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم دیکہو اُن لوگون کو کہ پیچہے پڑتے ہین آیات متشابہات
کے پس یہی لوگ ہین کہ نام لیا اُنکا اللہ تعالےٰ نے سو پرہیز کرو اُن سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ایوب سے وہ روایت کرتے ہین ابن ابی ملیکہ سے وہ
حضرت عائشہ سے **مترجم** اللہ جل جلالہ نے کہین ساری کتاب کو متشابہ فرمایا ہے جیسے اس آیت مین اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا یعنے مشابہت

رکھتی ہے ہر آیت اسکی دوسری آیت سی فصاحت اور بلاغت اور صحت معنی اور جزالت الفاظ مین اور دوسری مقام مین ساری کتاب کو محکم فرمایا مراد اُس سے یہ ہے کہ اُسمین عبث اور ہزل نہین اور صدق و عدل سے بھری ہے اور اس مقام مین یعنے آل عمران مین تقسیم کی کہ بعض آیات محکم ہین اور بعض متشابہ پس اس مین کئی قول ہین اکابر دین کے چنانچہ ابن عباس فرماتے ہین کہ محکمات تین آیتین ہین سورۂ انعام کی قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اور نظیر ان آیتون کا بنی اسرائیل مین ہے وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ اور انہین کا قول ہے کہ حروف تہجی جو اوائل سورہ مین ہین یہی متشابہ ہین اور مجاہد اور عکرمہ نے کہا کہ جن آیتون مین حلال و حرام مذکور ہے وہ محکم ہین اور باقی سب متشابہ کہ شبیہ ہی ہر ایک دوسری کی صدق و حسن مین اور قتادہ اور ضحاک اور سدی نے کہا کہ محکم ناسخ ہی کہ جسپر عمل ہے اور متشابہ منسوخ ہے کہ ایمان لایا جاتا ہی اُسپر اور عمل نہین کیا جاتا اور روایت کی علے بن ابی طلحہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا انہون نے کہ محکمات قرآن اُسکے ناسخ اور حلال حرام اور حدود و فرائض ہین کہ اُنپر ایمان بھی لایا جاتا ہے اور متشابہ منسوخ اُسکی اور مقدم و موخر اور امثال اور اقسام کہ اُسپر ایمان لایا جاتا ہے اور عمل نہین ہوتا اور بعض مفسرین نے کہا کہ محکم وہ ہین کہ جنکا علم اللہ تعالیٰ نے اپنی بندونکو عنایت کیا ہے اور متشابہ وہ ہی کہ اُسکا علم کسی مخلوق کو نہ دیا جیسے کہ اشراط ساعت اور خروج دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام اور طلوع شمس مغرب سے اور قیام ساعت اور فنای دنیا کہ اوقات انکی سوای اللہ تعالیٰ کے کسیکو معلوم نہین اور محمد بن جعفر زبیر نے کہا کہ وہ محکم ہے کہ محتمل ایک ہی معنی کی ہو اور متشابہ وہ ہی کہ معانی متعددہ کی محتمل ہو کذا فی البغوی اور بعض اکابر دین نے آیات صفات کو جیسے ید اللہ فوق ایدیہم متشابہ کہا ہے اگرچہ معانی انکے واضح ہین اور مطالب لائح مگر کیفیات انکی مجہول جیسی کہ اشراط ساعت مین اوقات مجہول ہین پس اسی خفا کی وجہ سی اُنکو متشابہ کہا ہے چنانچہ امام مالک فرماتے ہین الاستوا معلوم والکیف مجہول یعنے استوا باعتبار معنی کے معلوم ہے اور باعتبار کیفیت کے مجہول مگر بعضے جہول بوالفضول اُسکی معنون کو بھی مجہول قرار دیکر اپنی تئین جاہل ٹھیراتے ہین اور اُنکی معانی واضحہ پر ایمان نہین لاتے ہداہم اللہ الی صراط مستقیم

عن عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِيْلِهٖ قَالَ فَاِذَا رَاَيْتِيْهِمْ فَاعْرِفِيْهِمْ وَقَالَ يَزِيْدُ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمْ فَاعْرِفُوْهُمْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہون نے کہ پوچھی مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تفسیر اس آیت کی فاما الذین فی قلوبہم زیغ الآیۃ یعنی جنکی دلونمین کجی ہے پس وہ پیچھے لگتی ہین اُسکے متشابہ کے فتنہ اور اُسکی تاویل ڈھونڈھنے کو انتہی پس فرمایا آپنے کہ جب دیکھی تو انکو تو پہچان رکھ انکو اور کہا یزید نے اپنی روایت مین کہ حضرت نے فرمایا کہ جب دیکھو تم اُنکو تو پہچان رکھو اسکو دو بار کہا یا تین بار **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اسیطرح روایت کی کئی لوگون نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سی انہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور نہین ذکر کیا ابن ابی ملیکہ کے بعد قاسم بن محمد کا اور ذکر کیا قاسم کا فقط یزید بن ابراہیم نے اور ابن ابی ملیکہ نام اُنکا عبد اللہ ہے وہ بیٹے ہین عبید اللہ بن ابی ملیکہ کے اور انکو سماع ہے حضرت عائشہ سے بھی

عن عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ وَلِيِّيْ اَبِيْ وَخَلِيْلُ رَبِّيْ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سی کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر نبی کے دوست ہین نبیون مین سی اور میرے دوست باپ میرے ہین اور خلیل میرے رب کے پھر پڑھی آپنے یہ آیت ان اولی الناس بابراہیم الآیہ یعنے قریب زیادہ آدمیون سے ابراہیم کی طرف وہ لوگ ہین کہ جنہون نے تابعداری کی اُنکے یعنے توحید پر چلے اور یہ نبی اور جو ایمان لائے یعنے اس نبی کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ دوست ہے مومنون کا **ف** روایت کی ہمسے محمود نے اُنسے ابو نعیم نے اُنہون سی سفیان نے اُنسے اُنکے باپ نے اُنسے ابی الضحیٰ نے اُنسے عبد اللہ نے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور نہین ذکر کیا اس سند مین مسروق کا اور یہ سند صحیح تر ہے روایت سے ابی الضحیٰ کے جو مروی ہے مسروق سی اور ابو الضحیٰ کا نام مسلم بن صبیح ہے روایت کی ہمسے ابو کریب نے اُنہون نے وکیع سی اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے ابی الضحیٰ سے اُنہون نے عبد اللہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو نعیم کی روایت کے مطابق اور اسمین بھی مسروق کا ذکر نہین

عن عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَّهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ احْلِفْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِذَنْ يَحْلِفُ فَيَذْهَبُ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا الْآيَة ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو قسم کھائی کسی امر پر اور وہ اسمیں جھوٹا ہے اسلئے کہ کاٹ کر لیجاوے اس قسم سے مال مرد مسلمان کا وہ ملیگا اللہ تعالے سے اور وہ تعالی اسپر غصہ ہوگا سو کہا اشعث بن قیس نے کہ میرے باب میں ہے یہ حدیث قسم ہے اللہ کی اور تفصیل اسکی یہ ہی کہ میرے اور ایک یہودی کی شراکت تہی ایک زمین میں سو وہ منکر ہوگیا یعنے میرے حصہ کا پس لیگیا میں اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سو فرمایا مجہسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہارے پاس گواہ ہیں میں نے عرض کی کہ نہیں پہر فرمایا آپ نے یہودی سے کہ تو قسم کہا سو میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ اب وہ قسم کہاکر میرا مال ماریگا سو اتاری اسپر اللہ تعالی نے یہ آیت ان الذین سے آخر تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسبات میں علی بن ابی اوفی سے بہی روایت ہے **مترجم** پوری آیت یوں ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ یعنے جو لوگ کہ خریدتے ہیں اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ساتھ مول تہوڑا وہ لوگ ہیں کہ انکو آخرت میں کچہہ حصہ نہیں اور نہ بات کریگا انسے اللہ تعالے اور نہ نظر کریگا انکی طرف قیامت کے دن اور نہ پاک کریگا انکو اور انکے لئے ہی عذاب دردناک انتہی

عن أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ أَوْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا قَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ وَكَانَ لَهُ حَائِطٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَائِطِيْ لِلّٰهِ وَلَوِ اسْتَطَعْتُ أَنْ أُسِرَّهُ لَمْ أُعْلِنْهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِيْ قَرَابَتِكَ أَوْ أَقْرَبِيْكَ ترجمہ روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا الْآيَة یا مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ الْآيَة کہا ابو طلحہ نے اور انکا ایک باغ تہا کہ یارسول اللہ میرا باغ اللہ کی راہ میں صدقہ ہی اور اگر میں اس امر کو چہپا سکتا تو ہرگز ظاہر نکرتا سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تقسیم کردو اسکو اپنی قرابت والوں میں راوی کو شک ہے کہ قرابتک فرمایا یا اقربیک معنی دونوں کے ایک ہی ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی یہ مالک بن انس نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے

عن ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ الْحَاجُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ مَا السَّبِيْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ کہڑا ہوا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اسنی عرض کی کہ کون حاجی افضل ہے یارسول اللہ فرمایا آپنے کہ جسکا گرد آلود ہو اور کپڑے میلے کچیلے ہوں پہر کہڑا ہوا ایک مرد دوسرا اور عرض کی اسنی کہ ارکان حج کیا افضل ہے یارسول اللہ فرمایا آپنے آواز بلند کرنا یعنے لبیک کے ساتہ اور خون بہانا یعنے قربانی کرنا پہر کہڑا ہوا ایک اور مرد اور کہا اسنی کہ آیہ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا میں سبیل سے کیا مراد ہے یارسول اللہ فرمایا آپ نے کہ توشہ اور سواری یعنے جو اسپر قادر ہو حج فرض ہے **ف** اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر ابراہیم بن یزید خوزی مکی کی روایت سے اور کلام کیا بعض اہل علم نے ابراہیم بن یزید میں انکے حافظہ کی طرف سے

عن سَعْدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ الْآيَة دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِيْ ترجمہ روایت ہے سعد سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ الْآيَة بلایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو اور کہا کہ یا اللہ یہہ لوگ میرے اہل ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **مترجم** اس آیۃ مبارک کو آیہ مباہلہ کہتے ہیں شان نزول اسکا یہ ہے کہ نصاری نجران جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنی شبہات کے جواب باصواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکی تب یہ آیت نازل ہوئی فَمَنْ حَاجَّكَ فِيْهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ یعنے جو شخص حجت کرے تم سے اے نبی عیسے کی باب میں بعد اسکے کہ آچکا تمکو علم سو کہو آؤ بلاویں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنی جانوں کو اور تم اپنی جانوں کو پہر دعا کریں ہم سب اور ڈالیں لعنت اللہ کی جہوٹوں پر انتہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی وغیرہ کو لیکر حاضر ہوئی مگر عاقب جو انمیں عقیل و ہوشیار تہا اسنے اپنی جماعت سے کہا کہ اے عبدالمسیح تیری کیا رائے ہے اسنے کہا کہ محمد بیشک نبی مرسل ہے اور جسنے مباہلہ کیا نبی سے نہ انکا بڑا جیا اور نہ چہوٹا بڑہا غرض مباہلہ سے وہ لوگ ڈر گئے

اور دو ہزار حلوان پر صلح ٹھیری کہ وہ ہر سال حضرت کی خدمت مین بھیجا کرتے انتہی خلاصۃ ما فی البغوی **عن** اَبِیْ غَالِبٍ قَالَ رَاٰی اَبُوْ اُمَامَةَ رُؤُوْسًا مَنْصُوْبَةً عَلٰی دَرَجِ دِمَشْقَ فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلٰی تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَآءِ خَیْرُ قَتْلٰی مَنْ قَتَلُوْهُ ثُمَّ قَرَاَ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ قُلْتُ لِاَبِیْ اُمَامَةَ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا حَتّٰی عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی غالب سے کہا اُنھون نے کہ دیکھا ابو امامہ نے سرون کو لٹکے ہوے سیڑہی پر دمشق کے تو کہا اُنھون نے کہ یہ کتے ہین دوزخ کے اور بدترین مقتولین آسمان کے نیچے اور بہتر مقتول وہ ہین جو انکے ہاتہ سے مارے گئے یعنی خوارج یا مبتدعین یا مرتدین کے ہاتہ سے پھر پڑہی اُنھون نے یہ آیۃ یوم تبیض وجوہ الآیۃ کہا ابی غالب نے کہ کہا مین نے ابی امامہ سے کہ کیا سنا ہی تمنی اس امر کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اُنھون نے اگر مین نے نہ سنا ہوتا اسکو یعنے ان لوگونکی بُرائی کو مگر ایکبار یا دو بار یا تین بار یہانتک کہ گنا اُنھون نے سات تک تو مین ہرگز نہ بیان کرتا تم سے غرض یہ کہ بیسیون بار مین نے حضرت سے سنا ہی جب تم سے بیان کیا

ف یہ حدیث حسن ہے اور ابو غالب کا نام حزور ہے اور ابو امامہ باہلی کا نام صُدَی بن عجلان ہے اور وہ سردار ہین قبیلہ باہلہ کے **عن** بَهْزِ بْنِ حَكِیْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِیْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَیْرُهَا وَاَكْرَمُهَا عَلَی اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ دادا سے کہ سنا اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تفسیر مین اس آیت کی كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ الآیۃ کہ تم پورا کرتے ہو ستر امتون کو کہ تم بہتر ہو اور بزرگ ہو اُن سب مین اللہ تعالے کی آگے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی کئی لوگون نے یہ حدیث بہز بن حکیم سے مانند اسکی اور ذکر نکیا اسمین آیہ کنتم خیر اُمۃ کا **عن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِیَتُهٗ یَوْمَ اُحُدٍ وَشُجَّ وَجْهُهٗ شَجَّةً فِیْ جَبْهَتِهٖ حَتّٰی سَالَ الدَّمُ عَلٰی وَجْهِهٖ فَقَالَ كَیْفَ یُفْلِحُ قَوْمٌ فَعَلُوْا هٰذَا بِنَبِیِّهِمْ وَهُوَ یَدْعُوْهُمْ اِلَی اللّٰهِ فَنَزَلَتْ لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْ یُعَذِّبَهُمْ اِلٰی اٰخِرِهَا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کچلی توڑی گئی احد کے دن اور سر مبارک زخمی کیا گیا اور زخم لگا آپکی پیشانی پر یہانتک کہ خون بہا آپکے روئے مبارک پر سو فرمایا آپنے کیونکر نجات پاویگی وہ قوم کہ اُنھون نے اپنے نبی کے ساتہ یہ سلوک کیا ہو اور بُلاتا ہو انکو اللہ کیطرف پس اُتری یہ آیۃ لیس لک من الامر الآیۃ یعنے تجھے اختیار نہین اللہ تعالی توبہ دے انکو یا عذاب کرے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شُجَّ فِیْ وَجْهِهٖ وَكُسِرَتْ رَبَاعِیَتُهٗ وَرُمِیَ رَمْیَةً عَلٰی كَتِفِهٖ فَجَعَلَ الدَّمُ یَسِیْلُ عَلٰی وَجْهِهٖ وَهُوَ یَمْسَحُهٗ وَیَقُوْلُ كَیْفَ تُفْلِحُ اُمَّةٌ فَعَلُوْا هٰذَا بِنَبِیِّهِمْ وَهُوَ یَدْعُوْهُمْ اِلَی اللّٰهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْ یُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیشانی مبارک مین زخم لگا اور توڑی گئی کچلی آپکی اور مارا گیا ایک تیر آپکے شانہ مبارک پر اور بہنے لگا خون آپکے مونہہ پر اور آپ خون پونچھتے تہے اور کہتے تہے کیونکر نجات پاویگی وہ امت کہ جسنے اپنی نبی کے ساتہ یہہ بدسلوکی کی ہے اور وہ اللہ تعالی کی طرف بلاتا تہا پس اُتاری اللہ تعالی نے آیۃ مبارک لیس لک الآیۃ یعنے تجھے کچھہ اختیار نہین اللہ تعالی توبہ عطا کرے انکو یا عذاب کرے اسلئی کہ وہ ظالم ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَا سُفْیَانَ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ صَفْوَانَ بْنَ اُمَیَّةَ قَالَ فَنَزَلَتْ لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ فَتَابَ عَلَیْهِمْ فَاَسْلَمُوْا فَحَسُنَ اِسْلَامُهُمْ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا اُنھون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن یا اللہ لعنت کر ابو سفیان پر یا اللہ لعنت کر حارث بن ہشام پر یا اللہ لعنت کر صفوان بن امیہ پر کہا راوی نے کہ پس نازل ہوئی یہ آیہ مبارک لیس لک من الامر شئی یعنے تجھے کچھہ اختیار نہین اللہ تعالی توبہ دے انکو انتہی پس توبہ دی انکو اور وہ لوگ اسلام لائے اور اچھا ہوا اسلام انکا یعنے مضبوط ہوگئے اسلام مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے غریب سمجھی جاتی ہے عمر بن حمزہ کی روایت سے کہ وہ سالم سے روایت کرتے ہین اور ایسی ہے روایت کی انسی زہری نے بروایت سالم کہ وہ روایت کرتے ہین اپنی باپ سے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَدْعُوْ عَلٰی اَرْبَعَةِ نَفَرٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْ یُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ فَهَدَاهُمُ اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بددعا کرتے تہی چار شخصون کے لئے سو اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیۃ لیس لک الآیۃ اور ہدایت کی انکو اسلام کی طرف

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب سمجھی جاتی ہے اس سند یعنے نافع کے روایت سے کہ وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں اور روایت کیا اسکو یحییٰ ابن ایوب نے ابن عجلان سے عن اسماء بن الحکم الفزاری قال سمعت علیا یقول انی کنت رجلا اذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا نفعنی اللہ منہ بما شاء ان ینفعنی واذا حدثنی رجل من اصحابہ استحلفتہ فاذا حلف لی صدقتہ وانہ حدثنی ابوبکر وصدق ابوبکر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل یذنب ذنبا ثم یقوم فیتطہر ثم یصلی ثم یستغفر اللہ الا غفر لہ ثم قرأ ھذہ الایۃ والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکروا اللہ الی اخر الایۃ **ترجمہ** روایت ہے اسماء بن حکم فزاری سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہ وہ فرماتے تھے کہ میں ایسا آدمی تھا کہ جب سنتا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث تو نفع بخشتا مجھکو اللہ تعالے اس سے جتنا چاہتا کہ نفع دیوے مجھکو اور جب بیان کرتا کوئی شخص آپکے اصحاب میں سے کوئی حدیث تو قسم دیتا میں اسکو پھر جب وہ قسم کہاتا میرے لئے تب میں تصدیق کرتا اسکی اور بیشک بیان کیا مجھ سے ابوبکر نے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ کوئی گناہ کرے پھر کھڑا ہو اور طہارت بجا لاوے یعنے وضو وغیرہ پھر نماز پڑھے پھر مغفرت مانگے اللہ تعالے سے مگر بخشدیا جاتا ہے وہ پھر پڑھے آپنے یہ آیہ والذین اذا فعلوا فاحشۃ الآیہ **ف** اس حدیث کو روایت کیا ہی شعبہ اور کئی لوگوں نے عثمان بن مغیرہ سے اور مرفوع نکیا اُن دونوں نے اور نہیں جانتے ہم اسما کی مگر یہی حدیث **مترجم** پوری آیت یوں ہے والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبہم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علی ما فعلوا وہم یعلمون یعنے اور وہ لوگ کہ جب کر بیٹھیں کچھ کھلا گناہ یا برا کریں اپنے حق میں تو یاد کریں اللہ کو اور بخشش مانگیں اپنی گناہوں کی اور کون ہے گناہ بخشتا اللہ کے سوا اور اڑیں نہیں اپنے کئے پر جانتے

عن ابی طلحۃ قال رفعت راسی یوم احد فجعلت انظر وما منہم یومئذ احد الا یمید تحت حجفتہ من النعاس فذلک قولہ تعالی ثم انزل علیکم من بعد الغم امنۃ نعاسا **ترجمہ** روایت ہے ابی طلحہ سے کہا انہوں نے کہ اٹھایا میں نے سر اپنا احد کے دن تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی انمیں سے اسدن ایسا نہیں ہے جو جھکا نجاتا ہو اپنے سپر کے نیچے اونگھ کے سبب سے پس یہی مراد ہی اللہ تعالے کی اس قول کے ثم انزل الآیۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے عبادہ انہوں نے روح بن عبادہ سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی الزبیر سے مثل اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عن انس ان ابا طلحۃ قال غشینا ونحن فی مصافنا یوم احد حدث انہ کان فی من غشیہ النعاس یومئذ قال فجعل سیفی یسقط من یدی واخذہ ویسقط من یدی واخذہ والطائفۃ الاخری المنافقون لیس لہم ہم الا انفسہم اجبن قوم وارعبہ واخذلہ للحق **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ ابو طلحہ نے کہا کہ بیہوش ہو گئے تھے ہم اور ہم تھے اپنی لڑائی کی جگہہ میں احد کے دن پھر بیان کیا ابو طلحہ نے کہ وہ بھی تھے اُن لوگوں میں کہ جنکو ڈھانپ لیا تھا اونگھ نے اسدن سو کہا انہوں نے کہ تلوار میری گرنے لگی میرے ہاتھ سے اور میں اُسے پکڑتا تھا اور دوسرا گروہ منافقوں کا تھا کہ انکو کچھ فکر نہ تھی سوا اپنی جان کے وہ لوگ ساری قوم سے زیادہ نامرد تھے اور نہایت ڈرنیوالے اور چھوڑنیوالے مدد حق کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** پوری آیتہ جسمیں نعاس کا ذکر ہے یوں ہے ثم انزل علیکم من بعد الغم امنۃ نعاسا یغشی طائفۃ منکم وطائفۃ قد اہمتہم انفسہم یظنون باللہ غیر الحق ظن الجاہلیۃ یقولون ہل لنا من الامر من شیء قل ان الامر کلہ للہ یخفون فی انفسہم ما لا یبدون لک یقولون لو کان لنا من الامر شیء ما قتلنا ہہنا قل لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیہم القتل الی مضاجعہم ولیبتلی اللہ ما فی صدورکم ولیمحص ما فی قلوبکم واللہ علیم بذات الصدور یعنے پھر تم پر اتاری تنگی کے بعد امن اونگھ کہ گھیر رہی تھی تم میں بعضوں کو اور بعضوں کو فکر پڑا تھا اپنے جی کا خیال کرتے تھے اللہ پر جھوٹے خیال جاہلوں کے کہتے تھے کچھ بھی کام ہے ہماری ہاتھ تو کہہ اگر تم ہوتے اپنے گھروں میں البتہ باہر نکلتے جنپر لکھا تھا مارے جانا اپنے پڑاؤ پر اور اللہ کو آزمانا تھا جو کچھ تمہارے جی میں ہے اور نکھارنا تھا جو کچھ تمہارے دل میں ہے اور اللہ کو معلوم ہے جی کی بات **ف** جنگ احد میں جب شکست کی آثار مسلمانوں پر ظاہر ہوئے اور جنکو شہید ہونا تھا ہو چکے اور جنکو مٹنا تھا ہٹ گئے پھر جو میدان جنگ میں باقی رہے اُن پر اللہ تعالے نے ایک اونگھ اُتاری کہ اُس سے رعب اور دہشت جاتی رہی اور اتنی دیر حضرت کو بھی غشی رہی پھر جب ہوشیار ہوئے حضرت کے پاس جمع ہوئے اور لڑائی قایم کی اور سست ایمان والے کہنے لگے کہ کچھ بھی کام ہے ہمارے ہاتھ ظاہر یہ معنے کہ اس شکست کے بعد کچھ ہے ہمارا کام بنا رہیگا یا بگل

یا بالکل بگڑ چکا یا یہ معنی کہ اللہ نے چاہا سو کیا ہمارا کیا اختیار اور نیت میں یہ معنی تھے کہ ہمارا مشورہ پر عمل نہ کیا جو اتنے لوگ مرے اللہ تعالیٰ نے دونوں معنی کا جواب فرما دیا اور بتا دیا کہ اللہ کو ہر امر کی حکمت منظور تھی تا بیان صادق اور منافق معلوم ہوں **عن** مقسم قال قال ابن عباس نزلت هذه الآية وما كان لنبي أن يغل في قطيفة حمراء افتقدت يوم بدر فقال بعض الناس لعل رسول الله صلى الله عليه وسلم أخذها فأنزل الله تبارك وتعالى وما كان لنبي أن يغل إلى آخر الآية **ترجمہ** روایت ہے مقسم سے کہا انہوں نے کہ فرمایا ابن عباسؓ نے کہ نازل ہوئی یہ آیت ما کان لنبی الآیۃ ایک چادر کے باب میں کہ سرخ رنگ تھی اور کھوئی گئی تھی بدر کے دن یعنی مال غنیمت میں سے سو کہا بعض لوگوں نے کہ شاید رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لے لی ہو سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وما کان لنبی الآیۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ہے عبد السلام بن حرب نے خصیف سے مانند اس کی اور روایت کی ہے بعضوں نے یہی حدیث خصیف سے انہوں نے مقسم سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے ابن عباس کا اس روایت میں **مترجم** پوری آیت یوں ہے وما كان لنبي أن يغل ومن يغلل يأت بما غل يوم القيامة ثم توفى كل نفس ما كسبت وهم لا يظلمون یعنے اور نبی کا کام نہیں کہ کچھ چھپا رکھے اور جو کوئی چھپاوے گا لاوے گا اپنا چھپایا قیامت کے دن پھر پورا پاوے گا ہر کوئی اپنا کمایا اور ان پر ظلم نہ ہوگا **ف** اس سے مراد مسلمانوں کی خاطر جمع کرنی ہے تا یہ نجانیں کہ حضرت نے ہمکو ظاہر معاف کیا اور دل میں خفا ہیں جو کبھی خفگی نکالیں گے یا مسلمانوں کو سمجھانا ہے کہ حضرت پر گمان نہ کریں کہ غنیمت کا مال کچھ چھپا رکھیں گے یا بدر کی لڑائی میں جو چادر گم ہو گئی تھی وہی مراد ہے جیسا حدیث میں مذکور ہوا **عن** جابر بن عبد الله يقول لقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لي يا جابر ما لي أراك منكسرا قلت يا رسول الله استشهد أبي وترك عيالا ودينا قال أفلا أبشرك بما لقي الله به أباك قال بلى يا رسول الله قال ما كلم الله أحدا قط إلا من وراء حجابه وأحيا أباك فكلمه كفاحا وقال يا عبدي تمن علي أعطك قال يا رب تحييني فأقتل فيك ثانية قال الرب تبارك وتعالى إنه قد سبق مني أنهم لا يرجعون قال وأنزلت هذه الآية ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله أمواتا الآية **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ ملے مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا مجھ سے کیا سبب ہے کہ دیکھتا ہوں میں تجھکو شکستہ خاطر عرض کی میں نے یا رسول اللہ شہید ہوا باپ میرا چھوڑے عیال اور چھوڑ گئے لڑکے بالے اور قرض فرمایا آپ نے کیا نہ بشارت دوں میں تجھکو اس چیز کی کہ ملاقات کی اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ تمہارا باپ سے انہوں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کلام نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے کسی سے کبھی مگر پردہ کے پیچھے سے اور زندہ کیا تمہارے باپ کو پھر کلام کیا ان سے آمنے سامنے اور فرمایا اے بندہ میرے آرزو کر مجھ سے کسی چیز کی کہ دوں میں تجھکو عرض کی انہوں نے کہ اے رب آرزو ہے کہ تو زندہ کرے مجھکو اور پھر قتل کیا جاؤں تیری راہ میں دوبارہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ پہلے ہو چکی ہے تقدیر میری کہ جنت کے لوگ دنیا کی طرف نہ لوٹینگے کہا راوی نے کہ اسی باب میں نازل ہوئی یہ آیت مبارک ولا تحسبن الذين قتلوا الآية **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور نہیں جانتے ہم اسکو مگر موسی بن ابراہیم کی روایت سے اور روایت کی یہ علی بن عبد اللہ مدینی نے اور کئی لوگوں نے کبار محدثین سے اسی طرح موسی بن ابراہیم سے اور روایت کیا عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے کچھ تھوڑا مضمون اس میں کا **مترجم** پوری آیات جو اس بارہ میں نازل ہوئی ہیں ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله أمواتا بل أحياء عند ربهم يرزقون فرحين بما آتاهم الله من فضله ويستبشرون بالذين لم يلحقوا بهم من خلفهم ألا خوف عليهم ولا هم يحزنون يستبشرون بنعمة من الله وفضل وأن الله لا يضيع أجر المؤمنين یعنے اور نہ خیال کر تو ان لوگوں کو کہ قتل ہوئے اللہ کی راہ میں مردے بلکہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزی پاتے خوشی کرتے ہیں اس پر جو دیا انکو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور خوشوقت ہوتے ہیں انکی طرف سے جو ابھی نہیں پہنچے انمیں پیچھے سے اسواسطے کہ نہ ڈر ہے ان پر اور نہ غم خوشوقت ہوتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے اور اس سے کہ اللہ ضائع نہیں کرتا مزدوری ایمان والوں کی **ف** شہیدوں کو مرنے کے بعد پھر ایک زندگی ہے اور مردوں کو نہیں کہا جینا اور عیش اور خوشی پوری ہے اور انکو قیامت کے بعد ہوگی **عن** عبد الله بن مسعود أنه سئل عن قوله ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله أمواتا بل أحياء عند ربهم فقال أما إنا قد سألنا عن ذلك فأخبرنا أن أرواحهم في طير خضر تسرح في الجنة حيث شاءت وتأوي إلى قناديل معلقة بالعرش فاطلع إليهم ربك اطلاعة فقال هل تستزيدون شيئا فأزيدكم قالوا ربنا وما نستزيد ونحن في الجنة نسرح حيث شئنا ثم اطلع عليهم الثانية فقال هل تستزيدون شيئا فأزيدكم فلما رأوا أنهم لا يتركون قالوا تعيد أرواحنا في أجسادنا حتى نرجع إلى الدنيا فنقتل في سبيلك مرة أخرى **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ ان سے پوچھے گئے تفسیر اللہ تعالیٰ کے اس قول

مبارک کے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ الْاٰيَة سو کہا انہوں نے کہ آگاہ ہو ہمنے پوچھی تھی تفسیر اسکی یعنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور خبر دیگئی ہمکو کہ ارواح شہیدوں کی یعنے جنکا ان آیتوں مین بیان ہے سبز چڑیوں کے اندر ہین کہ وہ سیر کرتے ہین جنت مین جہان چاہتے ہین اور آرام کرتے ہین قندیلون مین جو عرش مین لٹکے ہین پہر جہانکا انپر پروردگار تیرے نے ایکبار اور فرمایا انسے کہ آیا تم کچہ اور زیادہ چاہتے ہو کہ مین تمکو زیادہ دون عرض کی انہوں نے کہ اے رب ہمارے اب ہم کیا چاہین اور ہم ہین جنت مین کہ سیر کرتے ہین جہان چاہتے ہین پہر جہانکا انپر پروردگار نے دوبارہ اور پہر فرمایا کہ آیا تم کچہ اور زیادہ چاہتے ہو کہ مین تمکو زیادہ دون پہر جب دیکہا ان شہیدون نے کہ ہمکو نہین چہوڑتے یعنے جبتک کہ کچہ فرمایش نکرین تب عرض کرتے کہ پہیری جاوین روحین ہماری ہمارے بدنوں مین یہانتک کہ لوٹین ہم دنیا کی طرف اور پہر قتل کیے جاوین تیری راہ مین دوبارہ یعنے یہی آرزو ہے سوا اسکے کچہ آرزو نہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** ان آیتوں کا ترجمہ بہی اوپر گذرا **عن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِّثْلَهٗ وَزَادَ فِيْهِ وَتُقْرِئُ نَبِيَّنَا السَّلَامَ وَتُخْبِرُهٗ اَنْ قَدْ رَضِيْنَا وَرُضِيَ عَنَّا **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سے اور اسی اسناد سے مثل روایت سابق کے یعنے جو ابہی اوپر گذری مگر زیادہ کیا اسمین راوی نے یہ مضمون کہ فرمایش کی ان روحون نے کہ بہیجا جاوے سلام ہمارا ہمارے نبی پر اور خبر دیجاوے انکو کہ راضی ہوئے ہم یعنے اپنے پروردگار سے اور راضی ہوا وہ ہم سے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوةَ مَالِهٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا
۹۴ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ الْاٰيَةَ وَقَالَ مَرَّةً قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهٗ
۹۵ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنِ اقْتَطَعَ مَالَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ بِيَمِيْنٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهٗ
مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے وہ پہونچاتے ہین اس حدیث کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تک فرمایا آپنے کوئی آدمی ایسا نہین کہ اپنے مال سے زکوٰۃ نہ دیتا ہو مگر بنادیویگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی گردن مین ایک اژدہا پہر پڑہی آپنے اسکی تصدیق مین یہ آیت اللہ کی کتاب سے لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ الْاٰيَةَ اور کہا راوی نے دوسری بار مین کہ پڑہی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکی مصداق مین یہ آیت سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ الْاٰيَة اور فرمایا آپنے کہ جو لیوے مال اپنے بہائی مسلمان کا جہوٹی قسم کہاکر وہ ملاقات کریگا اللہ تعالیٰ سے اور اللہ اسپر غصہ ہوگا پہر پڑہی آپنے یہ آیت اسکی مصداق مین اللہ کی کتاب سے اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ الْاٰيَةَ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد شجاع اقرع سے سانپ ہے یعنے گنجا کہ جسکی چوٹی زہر کے سبب سے گر گئی ہو **مترجم** بعضے روایتوں مین شجاع اقرع بہی وارد ہوا ہے اگرچہ اس روایت مین اقرع مذکور نہین اسی لیے مصنف نے شجاع اقرع کہا اور پوری آیت جو حدیثمین اول مذکور ہوئی یون ہے وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ یعنے اور نہ سمجہین جو لوگ بخل کرتے ہین ایک چیز پر کہ اللہ نے انکو دی ہے اپنی فضل سے کہ یہ بخل بہتر ہے انکے حق مین بلکہ یہ برا ہی انکے واسطے آگے طوق پڑیگا انکے جسپر بخل کیا تہا قیامت کے دن اور اللہ وارث ہے آسمان و زمین کا اور اللہ جو کرتے ہو سو جانتا ہے انتہی اور آیۃ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ مع ترجمہ اوپر گذری **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَوْضِعَ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک کوڑا رکہنے کی جگہ جنت مین بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اسمین ہے پڑہ لو تم اگر چاہو یہ آیۃ مبارک فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ سے آخر تک یعنے پہر جو سرکا دیا گیا آگ سے اور داخل کیا گیا جنت مین اسکا کام بنا اور دنیا کی زندگی تو یہی ہے دغا کی جنس **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ قَالَ اذْهَبْ يَا رَافِعُ لِبَوَّابِهٖ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَّهٗ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَآ اُوْتِيَ وَاَحَبَّ اَنْ يُّحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ اَجْمَعُوْنَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَكُمْ وَلِهٰذِهِ الْاٰيَةِ اِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهٖ فِيْ اَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَتَلَا لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَاَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوْهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِغَيْرِهٖ فَخَرَجُوْا وَقَدْ اَرَوْهُ اَنْ قَدْ اَخْبَرُوْهُ بِمَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ وَاسْتَحْمَدُوْا بِذٰلِكَ اِلَيْهِ وَفَرِحُوْا بِمَآ اَتَوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ مَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ **ترجمہ** روایت ہے حمید سے کہ مروان نے کہا اپنے دربان سے کہ اے رافع جا تو ابن عباس کے پاس اور کہہ انسے کہ اگر ہر شخص معذب ہو اسپر کہ خوش ہو اسپر جو اسے ملی اور دوست رکہی کہ شاباشی دیا جاوے اس کام پر جو اسنے نہین کیا تو ہم

سب غضب ہوں سو فرمایا ابن عباس نے تمکو کیا مطلب اس آیت سے یہ تو نازل ہوئی ہے اہل الکتاب کے حق میں پھر پڑھی ابن عباس نے یہ آیت یعنی اور پڑھی وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ سے بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا تک پھر فرمایا ابن عباس نے کہ پوچھی اہل الکتاب سے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز پس چھپائی انہوں نے اور خبر دی اور چیز کی اُسکے سوا اور چلے گئے اور بظاہر یہ ظاہر کیا کہ خبر دی اُسی چیز کی جو حضرت نے پوچھی تھی اُنسے اور اپنی تعریف چاہی اور خوش ہوئے اور بہوئے اُسپر جو خبر دی انہوں نے اپنی کتاب سے اور اُس چیز سے کہ حضرت نے پوچھی تھی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **مترجم** پوری آیتیں یوں ہیں وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ یعنے اور جب اللہ تعالی نے قرار لیا کتاب والوں سے کہ اسکو بیان کرو لوگوں پاس اور نہ چھپاؤ پھر پھینکدیا وہ قرار اپنے پیٹھ پیچھے اور خرید کیا اُسکے بدلے مول تھوڑا سو کیا بُری خرید کرتے ہیں تو نہ سمجھ کہ جو لوگ خوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر اور تعریف چاہتے ہیں بن کئے پر سو نہ جان کہ وہ خلاص ہوئے ہیں عذاب سے اور اُنکو دُکھ کی مار ہے **ف** وہی یہود مسئلہ غلط بتاتے اور رشوتیں کہاتے اور پیغمبر کے صفت چھپاتے پھر خوش ہوتے کہ ہمکو کوئی پکڑ نہیں سکتا اور امید رکھتے کہ لوگ ہماری تعریف کریں کہ خوب عالم اور دیندار و حق پرست ہیں (موضح القرآن) غرض ابن عباس نے فرمایا کہ ان آیتوں سے یہود مراد ہیں اور جاننا چاہئے کہ سورۂ آل عمران جامع اکثر مضامین قرآن ہے اسمین تذکیرات اور قصص سے حال فرعون کا اور حال جنگ بدر کا اور قصہ عمران کے بیوی کے نذر کرنیکا مریم کو اور قصہ ولادت یحیی کا اور ولادت حضرت عیسے علیہما السلام کا مذکور ہے اور اوامر سے مذکور ہے امر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اطاعت کا اور ایمان لانیکا خداوند تعالی پر اور کتب سابقہ پر اور اتباع ملت ابراہیم کا اور توکل کا خداوند تعالی پر اور جنت کے طلب کرنیکا اور زمین میں سیر کرنیکا اور مشورہ کا اور صبر اور گھوڑے باندھنے کا ثغور پر اور نواہی سے مذکور ہے نہی کافروں کے محبت سے اور اختلاف اور تفرق سے اور خفیہ محبت سے کافروں کے اور اُنپر حسرت کہانے سے اور سوا اسکے بڑے بڑے فوائد عمدہ مذکور ہیں +

وَمِنْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَرِضْتُ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَقَدْ اُغْمِيَ عَلَيَّ فَلَمَّا اَفَقْتُ قُلْتُ كَيْفَ اَقْضِيْ فِيْ مَالِيْ فَسَكَتَ عَنِّيْ حَتّٰى نَزَلَتْ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے محمد بن منکدر سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے جابر بن عبداللہ سے کہتے تھے کہ بیمار ہوا میں سو آئے میرے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور میں بیہوش تہا پھر جب مجھے افاقہ ہوا میں نے کہا کہ کیا حکم کروں میں اپنے مال میں سو حضرت چپ ہو رہے یہانتک کہ نازل ہوئی یہ آیت مبارک یوصیکم اللہ الآیہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور فضل بن صباح کے روایت میں کچھ زیادہ کلام ہے اس روایت سے **مترجم** پوری آیت یوں ہے يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا یعنے اللہ کہہ رکھتا ہے تمکو تمہاری اولاد میں مرد کو حصہ برابر دو عورت کے پھر اگر نری عورتیں ہوں دو سے اوپر تو انکو دو تہائی اس کا جو چھوڑ مرا اور اگر ایک ہے تو اسکو آدھا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو دونوں میں چھٹا حصہ جو چھوڑ مرا اگر میت کی اولاد ہے پھر اگر اُسکو اولاد نہیں اور وارث ہیں اسکے ماں باپ تو اسکی ماں کو تہائی پھر اگر میت کے کئی بھائی ہیں تو اسکے ماں کو چھٹا یہ پیچھے وصیت کے جو دلوا مرا یا قرض کے تمہارے باپ اور بیٹے تمکو معلوم نہیں کون شتاب پہنچتا ہے تمہارے کام میں حصہ باندھا اللہ کا ہے اللہ خبردار ہے حکمت والا **ف** اس آیت میں دو میراثیں فرمائیں اولاد کی اور ماں باپ کے اولاد اگر ملی ہیں مرد اور عورت تو مرد کو دوہرا حصہ اور عورت کا اکہرا اور اگر فقط عورتیں ہیں تو ایک کو آدھا مال اور زیادہ ہوں تو دو تہائی برابر بانٹ لیویں اور ماں باپ کا حصہ اگر میت کو اولاد ہے یا بھائی بہن ہیں ایک سے زیادہ تو چھٹا حصہ اور اگر دونوں نہیں تو تہائی اور باپ کا حصہ اگر میت کو اولاد ہے تو چھٹا حصہ اور اگر اولاد نہیں تو عصبہ ہے اور میت کا مال سے دفن اور کفن کو لگاوے جو کچھ بچے وہ اُسکی قرض میں دیجئے جو کچھ بچے تو اُسکے وصیت میں ایک تہائی تک لگاوے اسکے بعد میراث کی حصہ ہیں اور ان حصوں میں عقل کا دخل نہیں اللہ صاحب نے مقرر فرمائی وہ سب سے دانا تر ہے انتہی موضح القرآن **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ

یوم اوطاس اصبنا نساء لھن ازواج فی المشرکین فکرھھن رجال منھم فانزل اللہ تعالی والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے کہ جب ہوا دن اوطاس کی لڑائی کا غنیمت میں پایا ہمنے ایسی عورتوں کو کہ انکے شوہر تھے مشرکوں میں سو مکروہ جانا یعنے اُن سے صحبت کرنیکو بعض مردوں نے سو اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیت مبارک والمحصنات الآیۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** ابی سعید الخدری قال اصبنا سبایا یوم اوطاس لھن ازواج فی قومھن فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزلت والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے کہ غنیمت میں لے لیں ہمنے کچھ عورتیں اوطاس کے دن کہ انکے شوہر تھے انکے قوم میں سو ذکر کیا اسکا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس اُتری یہ آیت والمحصنات الآیۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ایسی ہے روایت کی ثوری نے عثمان بتی سے انہوں نے ابی الخلیل سے انہوں نے ابی سعید خدری سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند حدیث مذکور کے اور اس روایت میں ابی علقمہ کا ذکر نہیں اور نہیں جانتا میں کسیکو کہ اُسنے ذکر کیا ہو اس سند میں ابی علقمہ کا مگر ہمام نے بروایت ابی قتادہ اور ابوالخلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے **مترجم** پوری آیت یوں ہے والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم کتب اللہ علیکم واحل لکم ما وراء ذلکم ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین ط فما استمتعتم بہ منھن فاتوھن اجورھن فریضۃ ولا جناح علیکم فیما تراضیتم بہ من بعد الفریضۃ ان اللہ کان علیما حکیما یعنے اور نکاح بندھی عورتیں بھی حرام ہیں مگر جنکے مالک ہو جاوین تمہارا ہاتہ حکم ہوا اللہ کا تمپر اور حلال ہوئیں تمکو جو انکے سوا ہیں یوں طلب کرو اپنے مال کے بدلے قید میں لانیکو نہ مستی نکالنی کو پھر جو کام میں لائے تم ان عورتوں میں سے انکو دو انکے حق جو مقرر ہوے اور گناہ نہیں تمکو اُسمیں جو ٹھیرا لو دونوں کے رضا سے مقرر کیے پیچھے اللہ ہی خبردار حکمت والا **عن** انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الکبائر قال الشرک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس وقول الزور **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں ہے شریک کرنا اللہ تعالی کیساتہ اور ناراض کرنا والدین کا اور قتل کرنا کسی جانکا اور جھوٹ کہنا یا گواہی جھوٹی دینا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ روح بن عبادہ نے شعبہ سے اور کہا روایت ہے عبداللہ بن ابی بکر سے مگر یہ صحیح نہیں **عن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا احدثکم باکبر الکبائر قالوا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین قال وجلس وکان متکئا قال وشھادۃ الزور او قول الزور قال فمازال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولھا حتی قلنا لیتہ سکت **ترجمہ** روایت ہے ابی بکرہ سی کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو اکبر کبائر کی صحابہ نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ خبر دیجئے ہمکو فرمایا آپنے بڑے سے بڑا گناہ شریک کرنا ہے اللہ تعالے کے ساتہ اور ناراض کرنا ماں باپ کا کہا راوی نے اور اُٹھہ بیٹھے آپ اور تھے قبل اسکے تکیہ لگائی اور فرمایا آپنے کہ کبائر میں داخل ہے جھوٹی گواہی یا فرمایا جھوٹی بات کہا راوی نے کہ پھر بار بار آپ یہی فرماتی رہی یہانتک کہ ہمنے کہا کہ کاش آپ چپ رہتے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عن** عبداللہ بن انیس الجھنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اکبر الکبائر الشرک باللہ وعقوق الوالدین والیمین الغموس وما حلف حالف باللہ یمین صبر فادخل فیھا مثل جناح بعوضۃ الا جعلت نکتۃ فی قلبہ الی یوم القیمۃ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن انیس جہنی سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اکبر کبائر شریک کرنا ہے اللہ تعالے کے ساتہ اور ناراض کرنا والدین کا اور قسم جھوٹی گندی کہ جو بات پر جانے بوجھے اور نہیں قسم کہائی کسی قسم کہانیوالے نے اللہ کی کہ موقوف ہوا اُسپر فیصلہ پھر داخل کر دیا مچھر کے پر برابر یعنے جھوٹ مگر ہو گا ایک نکتہ اسکے دل پر قیامت کے دن تک **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو امامہ انصاری کے بیٹے ہیں ثعلبہ کے اور نہیں جانتے ہم نام اُنکا اور روایت کی ہیں اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں **عن** عبداللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین او قال الیمین الغموس شک شعبۃ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبیرہ گناہوں میں ہے شریک کرنا ساتہ اللہ تعالی کے اور ناراض کرنا والدین کا یا فرمایا قسم جھوٹی شک کیا اسمیں شعبہ نی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ام سلمۃ انھا قالت یغزو الرجال ولا تغزو النساء وانما لنا نصف المیراث فانزل اللہ تبارک وتعالی ولا تتمنوا ما فضل اللہ بہ بعضکم علی بعض قال مجاھد وانزل فیھا ان المسلمین والمسلمات وکانت ام سلمۃ اول ظعینۃ قدمت المدینۃ مھاجرۃ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سی کہ اُنہوں نے کہا بطور غبطہ کے کہ جہاد کرتے ہیں مرد اور نہیں جہاد کرتیں عورتیں

اور ہم عورتوں کے لئے ہی آدہی میراث یعنے اور مرد کو دوہرا حصہ سو اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ یعنے مت آرزو کرو اُس چیز
کے کہ فضیلت دی اللہ نے بسبب اُسکی بعض کو بعض پر کہا مجاہد نے اور اُتری ہے ام سلمہ کے بارہ میں یہ آیت اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اور تہین ام سلمہ پہلی عورت کہ جو آئین
مدینہ میں ہجرت کرکے **ف** یہ حدیث مرسل ہے اور روایت کی بعض راویوں نے ابن ابی نجیح سے اُنہون نے مجاہد سے مرسلاً کہ ام سلمہ نے ایسا ایسا کہا **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اَسْمَعُ اللّٰهَ ذَكَرَ النِّسَاءَ فِي الْهِجْرَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنِّيْ لَا اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ **ترجمہ**
روایت ہے ام سلمہ سے کہا اُنہون نے کہ یا رسول اللہ نہیں سنا میں نے اللہ تعالیٰ کو کہ ذکر کیا ہو اُسنے عورتوں کا ہجرت کے باب میں یعنے انکو ہجرت کا کچھہ ثواب ہے یا نہیں سو اُتاری اللہ
تعالیٰ نے یہ آیت اَنِّيْ لَا اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ الآیہ یعنے میں نہیں ضایع کرتا عمل کسی عامل کا تم میں سے مرد ہو یا عورت بعض تم میں کے ہیں بعض سے آخر آیت
تک **عَنْ** اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْهِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْرَةِ النِّسَاءِ
حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاءِ شَهِيْدًا غَمَزَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَ
عَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ **ترجمہ** روایت ہے ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں علقمہ سے کہا اُنہون نے کہ کہا عبد اللہ نے حکم کیا مجھکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑہوں میں آپکے آگے
قرآن اور آپ منبر پر تھے سو پڑہے میں نے کچھہ سورۂ نسا یہانتک کہ جب پہونچا میں اس آیت پر فکیف اذا جئنا الآیۃ اشارہ کیا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتہ سے یعنے
بس کرو سو نظر کی میں نے اُنکی طرف اور آنکھیں اُنکی آنسو بہاتی تہین **ف** ایسی ہی روایت کی ابو الاحوص نے اعمش سے اُنہون نے ابراہیم سے اُنہون نے علقمہ سے اُنہون نے
عبد اللہ سے اور حقیقت میں وہ سند یوں ہے کہ روایت ہے ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں عبیدہ سے وہ عبد اللہ سے **عَنْ** اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَاْ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَاُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَاْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ
حَتّٰى بَلَغْتُ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاءِ شَهِيْدًا قَالَ فَرَاَيْتُ عَيْنَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمِلَانِ **ترجمہ** روایت ہے ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں عبیدہ سے
وہ عبد اللہ سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا مجھسے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑہو تم مجھپر قرآن سو عرض کی میں نے کہ اے رسول اللہ کے میں پڑہون آپکے آگے اور آپ ہی
پر تو نازل ہوا ہے فرمایا آپنے میں دوست رکہتا ہون کہ سنون اسکو اپنے غیر سے سو کہا عبد اللہ نے کہ پڑہی میں نے سورۂ نسا یہانتک کہ پہونچا میں اس آیت تک وَجِئْنَا
بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاءِ شَهِيْدًا کہا عبد اللہ نے کہ پہر دیکہا میں نے دونوں آنکہوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آنسو بہاتی تہین **ف** یہ روایت صحیح ہے ابی الاحوص کی روایت
سے روایت کی ہے سوید بن نصر نے اُنہون نے ابن مبارک سے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے اعمش سے معاویہ بن ہشام کی روایت کی مانند **مترجم** پوری آیت یون ہے
فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاءِ شَهِيْدًا یعنے پہر کیا حال ہو گا جب بُلاوینگے ہم ہر اُمت میں سے احوال کہنے والا اور بلاوینگے تجھکو ان
لوگوں کے احوال بتانے والا انتہی اور اس آیت میں خطاب ہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف اور کمال فضیلت ہے آپکی **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ صَنَعَ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
بْنُ عَوْفٍ طَعَامًا فَدَعَانَا وَسَقَانَا مِنَ الْخَمْرِ فَاَخَذَتِ الْخَمْرُ مِنَّا وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَدَّمُوْنِيْ فَقَرَاْتُ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ
وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابیطالب سے
کہا اُنہون نے کہ تیار کیا ہمارے لئے عبد الرحمن بن عوف نے کچھہ کہانا اور دعوت دی ہمکو اور پلائی ہمکو کچھہ شراب سو لی لی شراب نے عقل ہماری اور نماز کا وقت آیا سو لوگوں نے
مجھے آگے کیا یعنے امام بنایا پس پڑہی میں نے سورہ قل یا ایہا الکفرون لا اعبد ما تعبدون ونحن نعبد ما تعبدون یعنی کہدے تو اے نبی کہ اے کافرو نہیں پوجتا میں
جو تم پوجتے ہو اور ہم پوجتے ہیں جو تم پوجتے ہو اور یہہ غلطی کے حضرت علی نے پس اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے آخر تک یعنے
اے ایمان والو مت نزدیک جاؤ نماز کے اُس حال میں کہ تم نشہ میں ہو جب تک کہ سمجھو تم کہ کیا کہتے ہو یعنے ہوش نہ آئے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **مترجم**
یہ دوسری آیت ہے شراب کے باب میں نازل ہوئی اسکے بعد یہ تیسری آیت میں حرمت نازل ہوئی **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ
الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوْا
اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ وَاَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ وَقَالَ

يا رسول الله ان كان ابن عمتك فتغير وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال يا زبير اسق واحبس الماء حتى يرجع الى الجدر فقال الزبير والله اني
لاحسب هذه الاية نزلت في ذلك فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم **ترجمہ** روایت ہے عروہ بن زبیر سے انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن زبیر
سے کہا عبد اللہ نے کہ ایک مرد انصار میں کا اڑا زبیر سے بہا کے پانی کے لئے جو پتھریلی زمین سے آتا تھا کہ جس سے وہاں کے لوگ کھجور کے درختوں کو سینچتے تھے سو انصاری نے کہا زبیر سے کہ
پانی چھوڑ دو چلا جاوے سو نہ مانا انہوں نے پس جھگڑتے آئے وہ لوگ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زبیر سے کہ تم سینچ لو پہلے اپنا کھیت
اے زبیر اور پھر چھوڑ دو پانی اپنے ہمسایہ کے کھیت کی طرف اور زبیر کا کھیت بلند تھا اور پانی کے قریب تھا اسکے بعد انصاری کا کھیت تھا سو غصہ ہوا انصاری اور انہی کہا
کہ یا رسول اللہ یہ بات آپنے اسلئے فرمائی کہ زبیر آپکے پھوپھی کے بھائی ہیں یعنے آپنے انکی طرفداری کی پس متغیر ہو گیا چہرہ مبارک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور پھر
فرمایا آپنے کہ اے زبیر تم سینچ لو اپنا کھیت اور روک رکھو پانی کو یہاں تک کہ پہونچ جاوے کھیت کے منڈیر تک سو کہا زبیر نے قسم ہے اللہ تعالے کی میں یقین کرتا ہوں کہ
یہ آیت نازل ہوئی ہے اسی مقدمہ میں فلا وربک سے آخر تک **ف** سنا مینے محمد سے کہتے تھے کہ روایت کی ابن وہب نے یہ حدیث لیث بن سعد سے اور یونس سے زہری
سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبد اللہ بن زبیر سے مانند اسی روایت کے اور روایت کی شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے اور نہیں ذکر کیا انہیں
عبد اللہ بن زبیر کا **ترجمہ** پوری آیت یوں ہے فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت و
يسلموا تسليما یعنے سو قسم ہے تیرے رب کی انکو ایمان نہو گا جب تک کہ تجھی کو منصف نجانیں جو جھگڑا اٹھے آپس میں پھر نپاویں اپنے جی میں خفگی تیرے چکوتی سے اور قبول
رکھیں مانکر اسیے اور وہ شخص منافق تھا اگرچہ قبیلہ انصار میں تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اولا ایک امر مصالحت اور احسان کا زبیر کو فرمایا کہ تم کچھ پانی
لیکر باقی اپنے ہمسایہ کیلئے چھوڑ دو یہ نہیں کہ وہ کچھ امر شرعی تھا بعد اسکے جب انصاری نے جہالت کی حضرت نے زبیر کو فرمایا کہ اپنا حق پورا لیلو کہ یہ قابل احسان نہیں
اور بعضوں نے کہا ہے کہ حکم ثانی اس انصاری کی سزا تھے اور اسکے جہالت کا عوض اور بدلا مگر قول اول ظاہر تر ہے لمعات **عن** زيد بن ثابت انه قال
في هذه الاية فما لكم في المنافقين فئتين قال رجع ناس من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يوم احد فكان الناس فيهم فريقين فريق
منهم يقول اقتلهم وفريق يقول لا فنزلت هذه الاية فما لكم في المنافقين فئتين فقال انها طيبة وقال انها تنفي الخبث كما تنفي النار خبث الحديد
ترجمہ روایت ہے زید بن ثابت سے کہ انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں فما لكم في المنافقين فئتين کہا کہ لوٹ گئے چند لوگ اصحاب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احد کے دن یعنے
جہاد سے سو لوگ انمیں دو فریق ہو گئے ایک فریق کہنے لگا کہ انکو قتل کرینگے ہم اور دوسرا کہنے لگا کہ نہیں یعنے انکو مارنا نچاہئے کہ کلمہ گو ہیں پس یہ آیت نازل ہوئی پھر کہا
فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ مدینہ پاک ہے اور کہا کہ وہ دور کرتا ہے ناپاکی کو جیسے دور کرتی ہے آگ میل لوہے کا یعنے مدینہ پاک ہے اللہ تعالے ان ناپاکوں کو وہاں سے نکالدیگا انشاء
اللہ تعالے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ترجمہ** پوری آیت یوں ہے فما لكم في المنافقين فئتين والله اركسهم بما كسبوا اتريدون ان تهدوا
من اضل الله ومن يضلل الله فلن تجد له سبيلا یعنے پھر تمکو کیا ہوا ہے منافقوں کے واسطے دو جانب ہو رہے ہو اور اللہ نے الٹ دیا انکو انکی کمائی کے سبب کیا تم چاہتے
ہو کہ راہ پر لاؤ جسکو بچلایا اللہ تعالے نے اور جسکو اللہ راہ نہ دے پھر تو نپاوے اسکے لئے کوئی راہ انتہے اور اس آیت کی شان نزول میں کئی قول ہیں اول تو یہی ہے جو اس روایت
میں مذکور ہوا یعنے جو لوگ جنگ احد میں جہاد سے پھر گئے دوسرے مجاہد نے کہا ہے کہ کچھ لوگ مدینہ میں آکر مسلمان ہوئے اور حضرت سے اجازت چاہی کہ ہم مکہ جا کر کچھ مال
تجارت لاویں اور وہاں بیٹھ رہے اور مرتد ہو گئے انکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تیسرے بعض مفسرین نے کہا کہ مراد اس سے وہ لوگ ہیں کہ مکہ میں تھے اور مسلمان
ہوئے مگر ہجرت نکی اور کافروں کے مددگار رہے **عن** ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يجيء المقتول بالقاتل يوم القيامة ناصيته
ورأسه بيده واوداجه تشخب دما يقول يا رب قتلني هذا حتى يدنيه من العرش قال فذكروا لابن عباس التوبة فتلا هذه الاية ومن
يقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم قال ما نسخت هذه الاية ولا بدلت وانى له التوبة **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ آویگا مقتول قاتل کے ساتھ قیامت کے دن کہ پیشانی کے بال اور سر قاتل کا مقتول کے ہاتھ میں ہوگا اور مقتول کے گلے کی رگوں سے خون بہتا ہوگا اور وہ کہیگا کہ اے
رب میرے اسنے مجھے قتل کیا یہانتک کہ لیجاویگا وہ قاتل کو عرش کے نزدیک کہا راوی نے کہ پھر ذکر کیا لوگوں نے ابن عباس سے توبہ کا یعنے توبہ اسکی قبول ہے یا نہیں تو پڑھی

اُنہوں نے یہ آیت وَمَن یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا آخر تک اور کہا کہ منسوخ نہیں ہوئی یہ آیت اور نہ بدلی گئی اور اُسکی توبہ کہاں قبول ہو سکتی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے
یہی حدیث عمرو بن دینار سے اُنہوں نے ابن عباس سے مانند اسکے اور مرفوع نکیا اسکو یعنے حضرت کا قول نہیں ٹھہرایا **ترجمہ** پوری آیت یوں ہے وَمَن یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا
فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيمًا یعنے اور جو کوئی مارے مسلمان کو قصد کر کے تو اُسکی سزا دوزخ ہے پڑا رہے اُسمیں اور اللہ
اُسپر غضب ہوا اُسکو لعنت کی اور اُسکے واسطے طیار کیا بڑا عذاب **ف** ابن عباس کا قول اوپر مذکور ہوا اور بعضے علمانے کہا ہے کہ سزا اُسکے یہی ہے جو یہاں مذکور
ہوئی آگے اللہ مالک ہے یعنے چاہے عفو کرے یا نکرے لیکن اگر قصاص مین مارا گیا تو سکے نزدیک پاک ہوا اور بیضاوی نے کہا ہے کہ ابن عباس نے جو توبہ قبول
نہونا بیان کیا شاید اس سے تشدید مراد ہو اور اُنسے اسکی خلاف بھی مروی ہے اور جمہور قائل ہین کہ یہہ عذاب جو آیت مین مذکور ہے یہ اُسکی ساتھ مخصوص ہے جسنے توبہ نکی
اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ الآیہ اور یہ عذاب اہل سنت کے نزدیک اُسکے واسطے ہی جسنے قتل مومن کو حلال جانکر ارتکاب کیا جیسا کہ عکرمہ
وغیرہ نے ذکر کیا ہے یا مراد خلود سے مدت دراز ہے نہ دوام اسلئے کہ بہت سی دلیلوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ عذاب عصاۃ مومنین کا دایم نہین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ عَلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ غَنَمٌ لَهٗ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ قَالُوْا مَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا لِيَتَعَوَّذَ مِنْكُمْ فَقَامُوْا
وَقَتَلُوْهُ وَاَخَذُوْا غَنَمَهٗ فَاَتَوْا بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا
لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے کہ گذرا ایک مرد بنی سلیم کے قبیلہ کا ایک گروہ پر اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
اور اُسکے ساتھ اُسکی بکریاں تھین پھر سلام کیا اُسنے اصحاب پر تو اصحاب بولے کہ اُسنے سلام اسلئے کیا تا کہ بچ جاوے تم سے پھر کھڑے ہوئے اصحاب اور قتل کیا اُسکو اور چھین لین بکریاں
اُسکی اور لائے اُنکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سو اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا سے آخر تک یعنے اے ایمان والون جب چلو تم اللہ کی راہ مین
یعنے جہاد کو تو دریافت کر لو اور نہ کہو اُسکو جو تمپر سلام کرے کہ تو مومن نہین **ف** یہ حدیث حسن ہے اور اس باب مین اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے **عن** الْبَرَآءِ بْنِ
عَازِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الآيَةَ جَآءَ عَمْرُو بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ضَرِيْرَ الْبَصَرِ فَقَالَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَاْمُرُنِيْ اِنِّيْ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الآيَةَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ الآيَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوْنِيْ بِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ اَوِ اللَّوْحِ
وَالدَّوَاةِ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہا اُنہوں نے جبکہ نازل ہوئی یہ آیہ لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ الآيَةَ آئے عمرو بن ام مکتوم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ نابینا تھے
سو کہا اُنہوں نے کہ یا رسول اللہ آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہین اور مین نابینا ہون پس اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیۃ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ یعنے سوا اُن لوگون کے جنکو مرض ہے سو فرمایا نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے لاؤ تم میرے پاس شانہ کی ہڈی اور دوات یا فرمایا تختی اور دوات **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کہا گیا ہے اس روایت مین عمرو بن ام مکتوم اور بعضوں
نے عبد اللہ بن ام مکتوم کہا ہے اور عبد اللہ بیٹے ہین زائدہ کے اور ام مکتوم اُنکی ماں ہین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ
اُولِي الضَّرَرِ عَنْ بَدْرٍ وَالْخَارِجُوْنَ اِلٰى بَدْرٍ لَمَّا نَزَلَتْ غَزْوَةُ بَدْرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اِنَّا اَعْمَيَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَهَلْ لَنَا رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ
لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً فَهٰؤُلَاۤءِ الْقٰعِدُوْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ فَضَّلَ اللّٰهُ
الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجٰتٍ مِّنْهُ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرِ اُولِي الضَّرَرِ **ترجمہ** روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا تفسیر مین اس آیت کے
لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ الآيَةَ یعنے برابر نہین ہین بیٹھنے والے مومنون مین سوا بیماری والون کے اُنہے کہ مراد اس سے یہ ہی کہ برابر نہین جو لوگ جنگ بدر سے بیٹھ رہے اور جو لوگ
نکلے اور جب پیش آیا غزوہ بدر عبد اللہ بن جحش اور ابن ام مکتوم نے کہا کہ ہم دونون نابینا ہین یا رسول اللہ سو ہمکو رخصت ہے کہ جہاد مین نجاوین پس اُتری یہ آیۃ لَا
يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً یعنے برابر نہین جہاد سے بیٹھ رہنے والے مومنون مین سے
مگر جو بیمار و معذور ہین اور فضیلت دی ہے اللہ تعالیٰ نے مجاہدون کو بیٹھنے والون پر ایک درجہ فضیلت انتہی سو کہا ابن عباس نے کہ بیٹھنے والون سے مراد اس آیۃ مین غیر
معذور لوگ ہین یعنے باقی رہے معذور لوگ وہ مجاہدون کے برابر ہین فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجٰتٍ مِّنْهُ یعنے
فضیلت دی اللہ تعالیٰ نے مجاہدون کو بیٹھنے والون پر اجر عظیم ہے بہت درجے اپنی طرف سے انتہی کہا ابن عباس نے کہ یہاں بھی قاعدین سے وہی مومن مراد ہین جو بیمار

ومعذور نہین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے بروایت ابن عباس اور مقسم کو بعض محدثین نے کہا ہے کہ مولی ہین عبداللہ بن الحارث کی اور بعض نے کہا ہے کہ مولی ہین عبداللہ بن عباس کے اور کنیت مقسم کے ابوالقاسم ہے **ترجمہ** پوری آیتین یون ہین لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا یعنے نہین برابر ہوتے بیٹھ رہنے والے مسلمانون مین سے سوای ضرر والون کے یعنے جو بیمار و اندھے لنگڑے ہین اور جہاد کرنیوالے اللہ کی راہ مین اپنے مالون اور جانونکے ساتھ بیٹھ رہنے والون پر بزرگی دی ہے اللہ تعالی نے جہاد کرنیوالونکو یعنے جانون اور مالونکے ساتھ بیٹھ رہنے والون پر ایک درجہ اور ہر ایک کو وعدہ دیا اللہ نے اچھا یعنے جنت کا اور بزرگی دی اللہ نے جہاد کرنیوالونکو بیٹھ رہنے والون پر ثواب بڑا کئی درجہ اپنی طرف سے اور بخشش اور مہربانی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے انتہی اور غرض ابن عباس کے روایت مذکورہ مین یہ ہے کہ پہلے اور دوسرے آیت مین قاعدین سے وہی لوگ مراد ہین جو بیمار و معذور نہین باقی رہی بیمار و معذور وہ اجر و ثواب مین مجاہدون کے برابر ہین اور یہ بہی احتمال ہو سکتا ہے کہ پہلے آیت مین قاعدین سے لنگڑے لولے معذور مراد ہون کہ عزم و نیت جہاد کی اور شوق و ذوق اسکا رکھتے ہین مگر اپنے معذوری سے مجبور ہین پس مجاہدین انسے ایک درجہ افضل ہین اسلئے کہ نیت و عزم مین دونون برابر ہین فقط انواع مشقت و تعب اٹھانے سے مجاہد کو ایک درجہ فضیلت ہے اور دوسرے آیت مین قاعدین سے اچھے تندرست لوگ مراد ہین کہ باذن امیر شریک جہاد نہوے خواہ اس نظر سے کہ اور لوگ جو انکے سوا ہین جہاد کو کافی ہین یا کسی اور ضرورت دینی سے پس انپر مجاہدین کو کئی درجہ فضیلت حاصل ہے انتہی اور صاحب جلالین نے یہی توجیہ اختیار کے ہی غرض ان آیتون مین بڑے فضیلت ہے مجاہدین کے تمام مومنین پر **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي فَثَقُلَتْ حَتَّى هَمَّتْ أَنْ تَرُضَّ فَخِذِي ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ **ترجمہ** روایت ہے سہل سے کہا انہون نے کہ دیکھا مین نے مروان کو مسجد مین بیٹھا ہوا سو آیا مین یہانتک کہ بیٹھ گیا اُسکے بازو مین سو خبر دی اُسنے ہمکو کہ خبر دی اُسکو زید بن ثابت نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا اُنکو یعنے لکھنے کی لئے لا یستوی القاعدون من المومنین الآیہ یعنے برابر نہین ہوتے قاعدین مومنون مین سے اور جہاد کرنیوالے اللہ کے راہ مین انہی لکہوا رہے تھے کہ آگئے اُنکی پاس ابن ام مکتوم اور آپ بتا رہے تھے مجھکو سو عرض کی ابن ام مکتوم نے کہ یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی اگر مین طاقت رکھتا تو بیشک جہاد کرتا اور تھے وہ مرد نابینا پھر اُتاری اللہ تعالی نے اپنے رسول پر اور آپکی ران میرے ران پر تھی سو بھاری ہو گئی یہانتک کہ قریب تھے کہ کچل جاوے میرے ران پھر کھل گئے طبیعت آپکی سو اُتاری اللہ تعالی نے یہ الفاظ آپ پر غیر اولی الضرر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس حدیث مین ایک مرد صحابی نے روایت کیے ایک تابعی سے یعنے روایت کیے سہل بن سعد نے مروان بن حکم سے اور مروان کو سماع نہین ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ تابعین مین سے ہے **ترجمہ** قولہ سو بھاری ہو گئی آہ وحی کے نزول کے وقت آپکا جسم مبارک بھاری ہو جاتا ہے اور کچھہ غشی سے طاری ہو جاتی تھی پھر جب وہ کیفیت کم ہوتی آپ اصحاب کو جو اترا ہوتا بتلا دیتے **عن** يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ إِنَّمَا قَالَ اللَّهُ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ وَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ **ترجمہ** روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہا انہون نے کہ مین نے کہا حضرت عمر سے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ قصر کرو نماز مین اگر تمکو خوف ہو یعنے کافرونکا اور اب تو لوگ امن مین ہین یعنے اب قصر کیونکر جائز ہوگا تو کہا حضرت عمر نے تعجب کیا مین نے بہی اُس چیز سے کہ جس سے تم نے تعجب کیا سو ذکر کیا مین نے اسکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپنے کہ یہ ایک صدقہ ہے کہ اللہ تعالی نے عنایت کیا تمکو سو قبول کرو تم اُسکے صدقے کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ لِهَؤُلَاءِ صَلَاةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ وَهِيَ الْعَصْرُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ فَمِيلُوا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً وَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ أَصْحَابَهُ شَطْرَيْنِ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ وَتَقُومُ طَائِفَةٌ أُخْرَى وَرَاءَهُمْ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي الْآخَرُونَ وَيُصَلُّونَ مَعَهُ رَكْعَةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَأْخُذُ هَؤُلَاءِ حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ فَتَكُونُ لَهُمْ رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ وَلِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اُترے ضجنان اور عسفان کے بیچ میں سو مشرکوں نے کہا کہ ان لوگوں کی ایک نماز ہے کہ وہ انکو باپ بیٹوں سے بہی زیادہ عزیز ہے وہ نماز عصر ہے
سو تم درست کرو اپنا کام اور دہاوا کرو انپر ایکبارگے اور تحقیق جبرئیل آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور حکم کیا آپکو کہ دو حصے کر دیویں آپ اصحابکو دو گروہ کو نماز ادا کرے ایک گروہ کے ساتھ اور کہڑا رہے
دوسرا گروہ انکے پیچہے اور لیلیویں اپنی ڈہالیں اور ہتیار پہر آویں دوسرے گروہ کے لوگ اور پڑہیں آپکے ساتھ ایک رکعت پہر لیلیویں یہہ لوگ اپنی ڈہالیں اور ہتیار سو
ہوئی اصحاب کی ایک ایک رکعت اور رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبد اللہ بن شقیق کے روایت سے کہ وہ ابی ہریرہ
سے روایت کرتے ہوں اور اس باب میں عبد اللہ بن مسعود اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور جابر اور ابی عیاش زرقی اور ابن عمر اور حذیفہ اور ابی بکرہ اور سہل بن
ابی حثمہ سے بہی روایت ہے اور ابو عیاش کا نام زید بن صامت ہے **عَنْ** قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ كَانَ اَهْلُ بَيْتٍ مِّنَّا يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ اُبَيْرِقٍ بِشْرٌ وَّبُشَيْرٌ وَّمُبَشِّرٌ
وَكَانَ بُشَيْرٌ رَجُلًا مُنَافِقًا يَقُوْلُ الشِّعْرَ يَهْجُوْ بِهٖ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَنْحَلُهٗ بَعْضَ الْعَرَبِ ثُمَّ يَقُوْلُ قَالَ فُلَانٌ كَذَا وَكَذَا فَاِذَا
سَمِعَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الشِّعْرَ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا يَقُوْلُ هٰذَا الشِّعْرَ اِلَّا هٰذَا الْخَبِيْثُ اَوْ كَمَا قَالَ الرَّجُلُ وَقَالُوا ابْنُ الْاُبَيْرِقِ
قَالَهَا قَالَ وَكَانُوْا اَهْلَ بَيْتِ حَاجَةٍ وَّفَاقَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْاِسْلَامِ وَكَانَ النَّاسُ اِنَّمَا طَعَامُهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ التَّمْرُ وَالشَّعِيْرُ وَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا كَانَ لَهٗ يَسَارٌ
فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِّنَ الشَّامِ مِنَ الدَّرْمَكِ ابْتَاعَ الرَّجُلُ مِنْهَا فَخَصَّ بِهَا نَفْسَهٗ وَاَمَّا الْعِيَالُ فَاِنَّمَا طَعَامُهُمُ التَّمْرُ وَالشَّعِيْرُ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِّنَ
الشَّامِ فَابْتَاعَ عَمِّيْ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ حِمْلًا مِّنَ الدَّرْمَكِ فَجَعَلَهٗ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَّهٗ وَفِي الْمَشْرُبَةِ سِلَاحٌ دِرْعٌ وَّسَيْفٌ فَعُدِيَ عَلَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْبَيْتِ فَنُقِبَتِ
الْمَشْرُبَةُ وَاُخِذَ الطَّعَامُ وَالسِّلَاحُ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَانِيْ عَمِّيْ رِفَاعَةُ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ اِنَّهٗ قَدْ عُدِيَ عَلَيْنَا فِيْ لَيْلَتِنَا هٰذِهٖ فَنُقِبَتْ مَشْرُبَتُنَا وَذُهِبَ بِطَعَامِنَا
وَسِلَاحِنَا قَالَ فَتَحَسَّسْنَا فِي الدَّارِ وَسَاَلْنَا فَقِيْلَ لَنَا قَدْ رَاَيْنَا بَنِيْ اُبَيْرِقٍ اسْتَوْقَدُوْا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَلَا نُرٰى فِيْمَا نُرٰى اِلَّا عَلٰى بَعْضِ طَعَامِكُمْ قَالَ
وَكَانَ بَنُوْ اُبَيْرِقٍ قَالُوْا وَنَحْنُ نَسْاَلُ فِي الدَّارِ وَاللّٰهِ مَا نُرٰى صَاحِبَكُمْ اِلَّا لَبِيْدَ بْنَ سَهْلٍ رَجُلٌ مِّنَّا لَهٗ صَلَاحٌ وَّاِسْلَامٌ فَلَمَّا سَمِعَ لَبِيْدٌ اخْتَرَطَ سَيْفَهٗ
وَقَالَ اَنَا اَسْرِقُ فَوَاللّٰهِ لَيُخَالِطَنَّكُمْ هٰذَا السَّيْفُ اَوْ لَتُبَيِّنُنَّ هٰذِهِ السَّرِقَةَ قَالُوْا اِلَيْكَ عَنَّا اَيُّهَا الرَّجُلُ فَمَا اَنْتَ بِصَاحِبِهَا فَسَاَلْنَا فِي الدَّارِ حَتّٰى لَمْ
نَشُكَّ اَنَّهُمْ اَصْحَابُهَا فَقَالَ لِيْ عَمِّيْ يَا ابْنَ اَخِيْ لَوْ اَتَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتَ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ قَتَادَةُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اَهْلَ بَيْتٍ مِّنَّا اَهْلُ جَفَاءٍ عَمَدُوْا اِلٰى عَمِّيْ رِفَاعَةَ بْنِ زَيْدٍ فَنَقَبُوْا مَشْرُبَةً لَّهٗ وَاَخَذُوْا سِلَاحَهٗ وَطَعَامَهٗ فَلْيَرُدُّوْا عَلَيْنَا سِلَاحَنَا
فَاَمَّا الطَّعَامُ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاٰمُرُ فِيْ ذٰلِكَ فَلَمَّا سَمِعَ بَنُوْ اُبَيْرِقٍ اَتَوْا رَجُلًا مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهٗ اُسَيْرُ بْنُ عُرْوَةَ فَكَلَّمُوْهُ
فِيْ ذٰلِكَ وَاجْتَمَعَ فِيْ ذٰلِكَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الدَّارِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ وَعَمَّهٗ عَمَدَا اِلٰى اَهْلِ بَيْتٍ مِّنَّا اَهْلِ اِسْلَامٍ وَّصَلَاحٍ يَرْمُوْنَهُمْ
بِالسَّرِقَةِ مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ وَّلَا ثَبَتٍ قَالَ قَتَادَةُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهٗ فَقَالَ عَمَدْتَ اِلٰى اَهْلِ بَيْتٍ ذُكِرَ مِنْهُمْ اِسْلَامٌ وَّصَلَاحٌ
تَرْمِيْهِمْ بِالسَّرِقَةِ عَلٰى غَيْرِ ثَبَتٍ وَّلَا بَيِّنَةٍ قَالَ فَرَجَعْتُ وَلَوَدِدْتُّ اَنِّيْ خَرَجْتُ مِنْ بَعْضِ مَالِيْ وَلَمْ اُكَلِّمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَاَتَانِيْ
عَمِّيْ رِفَاعَةُ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ مَا صَنَعْتَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ نَّزَلَ الْقُرْاٰنُ اِنَّا اَنْزَلْنَا
اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا اَرٰىكَ اللّٰهُ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا بَنِيْ اُبَيْرِقٍ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ مِمَّا قُلْتَ لِقَتَادَةَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا وَلَا تُجَادِلْ
عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ رَحِيْمًا اَيْ لَوِ
اسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ لَغَفَرَ لَهُمْ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاِثْمًا مُّبِيْنًا قَوْلُهُمْ لِلَبِيْدٍ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ فَسَوْفَ
نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسِّلَاحِ فَرَدَّهٗ اِلٰى رِفَاعَةَ فَقَالَ قَتَادَةُ لَمَّا اَتَيْتُ عَمِّيْ بِالسِّلَاحِ وَكَانَ شَيْخًا قَدْ
عَشَا اَوْ عَسَا الشَّكُّ مِنْ اَبِيْ عِيْسٰى فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكُنْتُ اُرٰى اِسْلَامَهٗ مَدْخُوْلًا فَلَمَّا اَتَيْتُهٗ بِالسِّلَاحِ قَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ هِيَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَعَرَفْتُ اَنَّ اِسْلَامَهٗ
كَانَ صَحِيْحًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْاٰنُ لَحِقَ بُشَيْرٌ بِالْمُشْرِكِيْنَ فَنَزَلَ عَلٰى سُلَافَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ سُمَيَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ
لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ

يشآء ومن يشرك بالله فقد ضل ضلالا بعيدا فلما نزل على سلافة رماها حسان بن ثابت بأبيات من شعر فأخذت رحله فوضعته على رأسها ثم خرجت به فرمت به في الأبطح ثم قالت أهديت لي شعر حسان ما كنت تأتيني بخير ترجمہ روایت ہے قتادہ بن نعمان سے کہا انہوں نے کہ ایک گھر والے لوگ تھے ہم میں سے یعنے انصار میں سے کہ انکو بنو ابیرق کہتے تھے اور وہ تین بھائی تھے بشیر اور بشر اور مبشر اور بشیر ایک مرد منافق تھا کہ شعر کہتا تھا ہجو میں اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پھر منسوب کردیتا تھا ان شعروں کو بعض عرب کے طرف اور کہتا تھا کہ فلانے نے ایسا کہا پھر جب سنتے تھے اسکو اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہتے تھے قسم ہے اللہ کی نہیں کہا یہ شعر مگر اسی خبیث یعنی بشیر نے یا جیسا کہا ہو راوی نے اور کہتے اصحاب کہ یہہ شعر ابن ابیرق نے کہا ہی راوی نے کہا کہ وہ لوگ محتاج اور فاقہ والے تھے جاہلیت میں بھی اور اسلام میں بھی اور مدینہ میں لوگوں کا کھانا کھجور اور جو ہی تھے اور آدمی کو جب کچھ میسر ہوتا اور کوئی بنجارہ آجاتا ملک شام سے میدہ لیکر تو وہ اسمیں سے خرید لیتا کچھ خاص اپنے لئے اور لڑکے بالوں کا تو کھانا وہی کھجور اور جو رہتی سو آیا ایک بنجارہ شام سے اور خریدی میرے چچا رفاعہ بن زید نے ایک گون میدہ کی اور رکھدی اسکو ایک جھروکے میں اور اس جھروکے میں ہتیار بھی تھے زرہ اور تلوار پھر زیادتی کی گئی اسپر گھر کے نیچے سے اور سرنگ لگائی گئی جھروکے میں اور لیلیا گیا وہی میدہ اور ہتیار یعنے چوری گیا پھر جب صبح ہوئی آئے میرے پاس چچا میرے رفاعہ اور کہا اے میرے بھائی کے بیٹے ہمپر ظلم ہوا آجکی رات اور نقب لگائی گئی ہمارے جھروکے میں اور ہمارا میدہ اور ہتیار کوئی لیگیا کہا راوی نے پھر دریافت کیا ہمنے محلہ میں اور پوچھا سو کسی نے ہم سے کہا کہ ہمنے دیکھا بنی ابیرق آگ جلا رہے تھے آجکی رات اور ہم تو یہی خیال کرتے ہیں کہ وہ تمہارے ہی طعام پر ہونگے یعنے جو چوری گیا ہے کہا راوی نے کہ بنی ابیرق کہتے تھے کہ ہمنے جو پوچھا محلہ میں تو قسم ہے اللہ کی ہمارے خیال میں نہیں آتا چور تمہارا مگر لبید بن سہل اور وہ ایک مرد صالح اور مسلمان تھا ہم میں کا پھر جب سنی لبید نے یہ بات کہ بنو ابیرق مجھے چوری لگاتے ہیں نکال لی اپنی تلوار اور کہا کہ کیا میں چوری کرتا ہوں سو قسم ہے اللہ کی کہ میں تمکو بھی تلوار لگاؤنگا نہیں تو تم دریافت کرو اس چوری کو وہ لوگ بولے کہ تو اپنی تلوار تک رہ اے مرد سو تو چوری کرنیوالا نہیں پھر اور پوچھ پاچھ کی ہمنے محلہ میں یہانتک کہ ہمکو کچھ شک نرہا اسمیں کہ بنی ابیرق ہی چور ہیں سو مجھسے کہا میرے چچا نے اے میرے بھائی کے بیٹے اگر تم جاتے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کرتے ان سے یعنے تو شاید ہمارا چیز ملجاتی کہا قتادہ نے کہ آیا میں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی میں نے کہ ایک گھر والے ہم میں سے کہ ظالم ہیں آئے میرے چچا رفاعہ بن زید کے گھر اور نقب لگائی جھروکے میں اور لیگئے ہتیار اور غلہ انکا سو ہم چاہتے ہیں کہ پھر ملے ہمکو ہتیار ہمارا اور غلہ کی ہمکو حاجت نہیں سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اب میں فیصلہ کرتا ہوں اسکا پھر جب سنا بنی ابیرق نے آئے ایک مرد کے پاس اپنی قوم میں سے کہ اسکا نام اسیر بن عروہ تھا اور گفتگو کی اس سے اسبابمیں اور جمع ہوئے اسکے لئے بہت سے لوگ محلہ کے اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے تحقیق قتادہ بن نعمان اور انکے چچا ہمارے ایک گھر والوں پر جو اہل اسلام اور اہل صلاح ہیں تہمت لگاتے ہیں چوری کی بغیر گواہ اور وجہ ثبوت کے کہا قتادہ نے پھر آیا میں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور گفتگو کی میں نے سو فرمایا آپنے کہ تو ایک گھر والوں پر کہ جنکے اسلام اور صلاح کا چرچا ہوتا ہے چوری لگاتا ہے بغیر کسی وجہ ثبوت اور گواہ کے کہا قتادہ نے کہ پھر میں لوٹا اور دوست رکھتا تھا کہ جاتا رہتا کچھ مال میرا مگر نہ کلام کرتا میں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسبابمیں پھر آئے میرے چچا رفاعہ اور کہا اے بھتیجے میرے کیا کیا تمنے سو خبر دی میں نے انکو حضرت کے قول کی سو کہا انہوں نے اللہ مددگار ہے پھر کچھ دیر نہوئی کہ اتری یہ آیت قرآن کی انا انزلنا الیک الکتاب الآیہ یعنے فرمایا اللہ تعالے نے کہ اتاری ہمنے تیرے طرف کتاب حق کے ساتھ تاکہ حکم کرے تو لوگوں میں جیسا دکھلاوے تجھکو اللہ اور نہو تو چوروں کیطرف سے جھگڑنیوالا اور مراد چوروں سے بنی ابیرق ہیں اور فرمایا اللہ تعالے نے واستغفر اللہ یعنے مغفرت مانگ اللہ تعالے سے اسبات کی کہ کہے تونے قتادہ سے اور فرمایا ان اللہ کان غفورا رحیما ولا تجادل عن الذین یختانون انفسہم سے رحیما تک یعنے اگر مغفرت مانگیں وہ اللہ تعالے سے تو بخشدیگا وہ اور فرمایا اللہ تعالے نے ومن یکسب اثما فانما یکسبہ علی نفسہ یعنے جو کماتا ہے گناہ اسکا عذاب اسکی جان پر ہے واثما مبینا تک اور مراد اس سے بنی ابیرق کا قول ہے لبید بن سہل کے لئے یعنے جو اوپر مذکور ہوا اور فرمایا ولولا فضل اللہ علیک ورحمتہ سے فسوف نؤتیہ اجرا عظیما تک پھر جب اترا قرآن لے آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہتیار اور دیدیے آپنے وہ رفاعہ کو پھر کہا قتادہ نے جب لایا میں اپنے چچا کے پاس ہتیار اور وہ بوڑھے تھے کہ انکی بینائی میں ضعف تھا ابو عیسے کو شک ہے کہ عشا شین معجمہ کہا یا سین مہملہ اور انکی بینائی میں ضعف ہوگیا تھا ایام جاہلیت میں اور میں گمان کرتا تھا کہ اسلام میں انکے کچھ خلل ہے پھر جب لایا میں انکے پاس ہتیار کہا انہوں نے کہ اے بھتیجے میرے یہ صدقہ ہے اللہ کے راہ میں پس جان لیا میں نے کہ اسلام انکا صحیح تھا پھر جب اترا قرآن ملگیا بشیر مشرکوں میں اور اترا وہ سلافہ بنت سعد بن

سمیہ کے پاس سو اتاری اللہ تعالی نے اُسکے حق مین یہ آیت وَمَن يُّشَاقِقِ الرَّسُولَ سے بعیدا تک یعنے جو نافرمانی کرے رسول کے بعد اسکے کہ کُھل گئی اُسپر ہدایت اور چلے مومنون کی راہ سے
الگ پہیر دینگے ہم اُسکو جدہر پہرا اور داخل کرینگے ہم اُسکو جہنم مین اور وہ بُرا ٹہکانا ہے اللہ تعالے ہرگز نہ بخشیگا یہ کہ شریک کیا جاوے اُسکی ساتہ اور بخشدیگا اُسکے سوا جسکو چاہے اور
جسنے شریک کیا اللہ تعالے کے ساتہ وہ گمراہ ہوا پہر جب اُترا بشیر سلافہ کے پاس ہجو کی اُسکی حسان بن ثابت نے شعر و مین تب اُٹھایا اُسنے سامان بشیر کا اپنے سر پر پہر نکلے
اور پہینک آئی اُسکو میدان مین اور کہا بشیر سے کہ ہدیہ لایا تو میرے لئے حسان کا شعر یعنے تیرے سبب سے میری ہجو ہوئی تجہسے کبہی مجہے خیر نہ پہونچیگی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین
جانتے ہم کسیکو کہ مرفوع کیا ہو اسکو سوا محمد بن سلمہ حرانی کے اور روایت کی یونس بن بکیر اور کئی لوگون نے یہ حدیث محمد بن اسحاق سے انہون نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے مرسلا
نہین ذکر کیا انہین کہ روایت کی عاصم نے اپنے باپ سے اور انہون نے انکے دادا سے اور قتادہ بن نعمان اخیافی بہائی ہین ابی سعید خدری کے اور ابو سعید کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ هٰذِهِ الْآيَةِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ **ترجمہ** روایت ہے
علی بن ابی طالب سے کہا انہون نے کہ نہین ہے قرآن مین کوئی آیت مجہے زیادہ پیاری اس آیت سے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ الآیۃ یعنے بیشک اللہ تعالی نہ بخشیگا اسکو
کہ شریک کیا جاوے ساتہ اُسکے اور بخشدیگا اُسکے سوا جسکو چاہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو فاختہ کا نام سعد بن علاقہ ہے اور ثویر کی کنیت ابو جہم ہے اور وہ کوفہ
کے رہنے والے ہین اور انکو ابن عمر اور ابن زبیر سے سماع ہے اور ابن مہدی اُنپر کچہہ طعن کرتے تہے **مترجم** اس آیت کی پیاری ہونیکی وجہ یہ ہے کہ اسمین امید ہے شرک کے
سوا سب گناہون کے معاف ہونیکی اور شرک بدترین معاصی ہے ہرگز قابل بخشائش نہین معاذ اللہ من ذلک **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ
بِهٖ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَشَكَوْا ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا وَفِيْ كُلِّ مَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ كَفَّارَةٌ حَتَّى الشَّوْكَةِ
يُشَاكُهَا أَوِ النَّكْبَةِ يُنْكَبُهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ جب نازل ہوئی یہ آیت وَمَن يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ یعنے جو کوئی بُرائی کریگا ضرور بدلا پاویگا گران گذرا مسلمانون پر
اور بیان کیا اُسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنے نزدیک ہوتے جاؤ حق کے اور سیدہے رہو اور مومن کو ہر مصیبت مین کفارہ ہے گناہونکا یہانتک کہ کانٹا چبہے یا کوئی
بلا آوے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابن محیصن کا نام عمر ہے جو بیٹے ہین عبد الرحمن کے وہ بیٹے ہین محیصن کے **عَنْ** أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةُ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا أُقْرِئُكَ آيَةً أُنْزِلَتْ عَلَيَّ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَأَقْرَأَنِيْهَا فَلَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنِّيْ وَجَدْتُ فِيْ ظَهْرِيْ اقْتِصَامًا فَتَمَطَّأْتُ
لَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ وَأَيُّنَا لَمْ يَعْمَلْ سُوْٓءًا وَإِنَّا لَمَجْزِيُّوْنَ بِمَا عَمِلْنَا فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنْتَ يَا أَبَا بَكْرٍ وَالْمُؤْمِنُوْنَ فَتُجْزَوْنَ بِذٰلِكَ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَلَيْسَ لَكُمْ ذُنُوْبٌ وَأَمَّا الْآخَرُوْنَ فَيُجْمَعُ
ذٰلِكَ لَهُمْ حَتّٰى يُجْزَوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا انہون نے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تہا تب اُترے یہ آیت وَمَن يَّعْمَلْ
سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ الآیۃ یعنے جو بُرائی کریگا بدلا پاویگا اور نہ پاویگا اللہ کے سوا کوئی حمایتی نہ مددگار تب پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اے ابی بکر آیا نہ پڑہا دون مین تجہکو
ایک آیت جو اُترے ہے مجہپر عرض کی مین نے کیون نہین اے رسول اللہ کے کہا ابو بکر نے پہر پڑہائی مجہکو آیت مذکورہ تو مین کچہہ نہین جانتا مگر پایا مین نے اپنی کمر کا ٹوٹنا سو انگڑائی
لی مین نے اُسکے سبب سے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہے تمہارا اے ابی بکر عرض کی مین نے اے رسول اللہ کے میرے ماں باپ فدا ہین آپ پر کون ہم مین
سے ایسا ہے کہ بُرائی نہ کی ہو اُسنے تو کیا ضرور ہم بدلا پاوینگے اپنے عملونکا تب فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو اے ابی بکر تجہے اور مومنین کو بدلا ملجاویگا بُرائیونکا
کا دنیا مین یہانتک کہ ملاقات کرینگے اللہ تعالے سے اور نہوگا اُنپر کوئی گناہ اور دوسرے لوگ یعنے جو منافق وغیرہ ہین جمع ہونگی اُنکی بُرائیان یہانتک کہ وہ بدلا پاوینگے اُنکا
قیامت کے دن **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسکے اسناد مین گفتگو ہے اور موسی بن عبیدہ ضعیف ہین حدیث مین ضعیف کہا ہے انکو یحیی بن سعید اور احمد بن حنبل
نے اور مولی ابن سباع مجہول ہین اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا اور سند سے ابی بکر سے اور اُسکے اسناد بہی صحیح نہین اور اس باب مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے
بہی روایت ہے **مترجم** خلاصہ ان احادیث کا یہ ہے کہ بلیات دنیاوی کامل الایمان لوگون کے واسطے کفارۂ ذنوب ہین اور دافع عیوب و ہو المطلوب **عَنْ** ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ خَشِيَتْ سَوْدَةُ أَنْ يُّطَلِّقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تُطَلِّقْنِيْ وَأَمْسِكْنِيْ وَاجْعَلْ يَوْمِيْ لِعَائِشَةَ فَفَعَلَ فَنَزَلَتْ فَلَا جُنَاحَ

عَلَيْهِمَا اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ فَمَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے کہ خوف ہوا سودہ کو کہ طلاق دیوین اُنکو
نبے صلے اللہ علیہ وسلم یعنے بسبب بڑہاپے کے سوعرض کی اُنہوں نے کہ طلاق نہ دیجئے آپ مجھکو اور اپنی بیبیون مین رکھئے اور معاف کردیتے ہون مین باری اپنی حضرت عائشہ
کو سوحضرت نے ویساہی کیا پس اُتری یہ آیت فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا الایۃ یعنے گناہ نہین شوہر اور بی بی پر کہ صلح کرلیوین دونون اور صلح بہتر ہے سو جس امر پر
اُنہون نے صلح کرلے جایز ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ اٰخِرُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ اَوْ اٰخِرُ شَيْءٍ اُنْزِلَ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي
الْكَلٰلَةِ ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے کہا اُنہون نے کہ آخر آیت جو نازل ہوئی یا آخر جو چیز نازل ہوئی یہ آیت ہے یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ الآیۃ **ف** یہ حدیث
حسن ہے اور ابوالسفر کا نام سعید بن احمد ہے اور بعضون نے ابن یحمد ثوری کہا ہے **عَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُجْزِئُكَ اٰيَةُ الصَّيْفِ ترجمہ روایت ہے براء سے کہ ایک مرد آیا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا تفسیر ہے اس آیت کی یستفتونک الآیۃ سوفرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کافی ہے تجھکو اسکی تفسیر کیلئے وہ
آیت جو گرمی مین نازل ہوئی **مترجم** بغوی فرماتے ہین کہ یہ آیۃ حجۃ الوداع کے راہ مین ایام گرما مین نازل ہوئی اسلئے آیۃ الصیف مشہور ہے اور پوری آیت یون
ہے يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ اِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ
فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ یعنے تجھسے فتوے پوچھتے ہین کہہ اللہ
فتوی دیتا ہے تمکو کلالہ کا اگر کوئی مرد مرجاوے اور نہو اسکے اولاد اور اُسکی ایک بہن ہو سو اُسکے لئے آدہا ہے اُسمین کا کہ چھوڑ گیا اور وہ وارث ہوتا ہے اُس بہن کا اگر نہو اسکی اولاد
پھر اگر ہین اُسکے دو بہنین تو اُن دونوکے لئے دو تہائی ہے اُسمین کے کہ چھوڑ گیا اور اگر ہون وہ وارث جماعت مرد اور عورتین تو مرد کے لئے برابر حصہ دو عورتون کے ہے انتہی اور کلالہ
کا اطلاق تین شخصون پر آتا ہے ایک وہ میت کہ والد اور ولد نچھوڑ گیا ہو اور دوسرے اُن وارثون پر کہ جو میت کے والد وولد نہون تیسرے اُس قرابت پر جو ولادت اور والدیت کی
جہت سے نہو پس قول اول پر ہین ابوبکر صدیق اور عمر اور علی اور جمہور اہل علم کہ کہتے ہین کہ کلالہ وہی میت ہے جو والد و ولد نچھوڑ گیا ہو اور اسی پر اجماع ہے اور مراد بہن سے اس آیۃ
مین حقیقی بہن ہے یا علاتی نہ اخیافی **خاتمہ سورۂ نسا** ایک فرنعمت ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے بندون کے لئے آسمان سے اُتارا ہے اُسمین بڑی عمدہ عمدہ فوائد مذکور ہین اور بہتر بہتر
فواید مسطور چنانچہ احکام فقہیہ مین سے احکام پرورش یتامی کے اور تعداد منکوحات کے اور امر ادای مہر کا اور امر یتامی کے آزمایش کا وقت تفویض مال کے اور اُسپر شاہد کرنیکا
کا وقت تفویض کے اور حصہ وارثون کے ترکہ کے مال سے اور امر صدقہ کا وقت تقسیم ترکہ کے اور نہی و مذمت مال یتیم کے کہا جانے کی اور حصہ ذوی الفرائض کے اور حق عصبات کے
اور حکم اُن بیبیون کا کہ مرتکب فواحش ہون قبل نزول حد زنا اور حکم اذیت دینے کا زانیون کے اور یہ دونون حکم بعد نزول حد زنا منسوخ ہوگئے اور نہی بجبر عورتون کے
وارث ہوجانے سے اور حکم استبدال زن کا اور حرمت منکوحۂ پدر کے اور بیان اُن چودہ عورتون کا جنسے نکاح درست نہین اور فرضیت مہر کے اور جواز لونڈیون کے نکاح کا باذن
مالکان اور آدہا ہونا حد زنا کا لونڈیون پر اور احکام عورتون کے زدوکوب کے اور حکم فیصلہ کا عورت اور مرد کے جھگڑے مین اور امر عبادت آلہی کا اور نہی شرک سے اور امر احسان
کرنیکا والدین اور اقربا اور یتامی اور مساکین اور ہمسایۂ ذی قربیٰ اور ہمسایۂ اجنبی اور رفیق سفر اور مسافر اور کنیز اور غلام کے ساتھ اور نہی نماز سے وقت نشہ کے اور جواز تیمم کا واسطے مریض
و مسافر اور صاحب غایط اور لامس نسا کے جو پانی نہ پاوے اور امر ادای امانات اور عدل کا اور امر اطاعت خدا و رسول و اولی الامر کا اور رجوع کرنیکا وقت تنازع کے خدا
و رسول کیطرف اور امر منافقون سے اعراض کرنیکا اور خدا پر توکل کرنیکا اور امر تحریض مؤمنین کا قتال کیواسطے اور حکم اُن لوگونکا جو اپنے قوم سے اور مسلمانون سے امن چاہتے
ہین اور حکم کافرون سے صلح کرنیکا اور حکم قتل خطا اور عمد کا اور نہی تکفیر سے اہل اسلام کے اور حکم نماز کے قصر کا سفر مین اور حکم نماز خوف کا اور حکم ذکر الٰہی کا قیام و قعود وغیرہ مین
اور موقوت ہونا نماز کا اور نہی سستی کرنے سی تعاقب کفار مین اور حکم نکاح زنان یتامی اور حکم نشوز و اعراض زن کا اور حکم خلع کا اور نہی معلق چھوڑ دینے سے عورتون کے
اور جواز تفریق کا زوجین مین اور امر عدل و انصاف کا ادائی شہادات مین اور نہی کفار کے محبت سے اور حکم ایمان لانیکا رسول پر اور نہی دین مین غلو کرنے سی اور
نہی تثلیث سی اور شرح کلالہ کی اور حکم اُسکا انتہی گویا کہ یہ سورہ کافل جمیع مہمات فقہیہ ہے اور شامل تمامی احکام دینیہ اور قصص و حکایات سے اُسمین کچھہ مذکور نہین فضائل
سے اسمین مسطور ہے فضیلت اطاعت حدود اللہ کی اور فضیلت و ضرورت قتال کے واسطے رہائی مستضعفین کے اور فضیلت مجاہدین کی قاعدین پر اور فضیلت استغفار کے

اور فضیلت اسلام کے اور ملت ابراہیمی کے اور فضیلت خیر و عفو کی اور فضیلت واجر مومنوں کا اور فضیلت کتاب اللہ کے ساتھ حکم کرنیکی اور ذمایم سی مذمت اکل مال یتیم کے اور مذمت عصیان کے اور مذمت حرام خوری کی اور مذمت بخیل کے اور مذلت افترا کی خداوند تعالیٰ پر اور مذمت منافقوں سے دوستی کرنیکی اور مذمت تارکان ہجرت اور نہی انکی محبت کرنیسی اور خرابی اور رسوائی تارکان ہجرت اور مذمت خائنین کے اور مذمت اُسکی جو مرتکب گناہ ہو کر دوسرے پر تہمت باندہے اور مذمت نافرمانی رسول کے اور مذمت کفر کے اور مذمت مرتدین کی اور عدم مغفرت اُنکی اور مذمت غیبت کی اور جواز اُسکا مظلوم کے لئے اور چہہ خصائل مذمومہ یہود کی یعنی نقض میثاق اور کفر اور قتل انبیا اور غلف کہنا اپنی قلوب کا اور بہتان باندہنا مریم علیہا السلام پر اور دعوی قتل عیسے علیہ السلام اور چار خصلتیں اُنکی یعنے ظلم اور اللہ کی راہ سی روکنا اور کہا جانا لوگوں کے مال فریب سے اور سود لینا اور مذمت اللہ کے عبادت سی تکبر کرنیکی اور بہت سی امور ضروری اور بکار آمد ہمیں مذکور ہیں چنانچہ پیدایش انسان کے ایک جان سے اور بیان توبہ کا اور شرایط اُسکی قبول ہونیکی اور ارادہ آلہی متعلق ہونا واسطے بیان سنن اسلام و ایمان کے اور برائی ہوس اور رشک کی اور پاک ہونا اللہ تعالیٰ کا ظلم سے اور ضلالت اور اضلال اہل کتاب کا اور تحریف یہود کی سمعنا اور عصینا کہنے میں اور خطاب اہل کتاب سے اور حکم ایمان لانیکا قبل اسکے کہ چہرے اُنکی مسخ ہو جاویں اور نہ بخشے جانا شرک کا اور شکایت جبت اور طاغوت کے اور ٹہرانا کافروں کا طاغوت کے لئے اور مومنوں کا اللہ تعالیٰ کی لئے اور برائی اُنکی جو پہلے سے مشتاق جہاد تہی اور بعد فرض ہونیکے قیل و قال کرنیلگی اور پہونچنا موت کا ہر حال اور نسبت کرنا منافقوں کا خیر کو خدا کی جانب اور شر کو نبی کی جانب اور جواب اُسکا اور عین اطاعت خدا ہونا اطاعت رسول کا اور بیان اسکا کہ منافق بی تحقیق خبر مشہور کردیتی ہیں اور وعدہ اللہ تعالیٰ کا کہ کفار کے لڑائی بند ہو جاویگی یعنے اُنکو تمہارے ساتھ تاب مقاومت نرہیگی اور بیان اچھی اور بری شفاعت کا اور بہتر نہونا اکثر مشوروں کا مگر جو صدقہ وغیرہ کی لئے ہو یا صلح کے واسطے اور منعم علیہم ہونا پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں کا اور برہان اور نور ہونا قرآن کا

ومن سورة المائدة عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ عَلَيْنَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَيَّ يَوْمٍ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ **ترجمہ** طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ کہا ایک مرد نے یہود میں سے حضرت عمر بن خطاب سے کہ اے امیر المومنین اگر ہمارے اوپر اُترتی یہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم یعنے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ آجکی دن پورا کردیا میں نے تمہارا دین اور تمام کردی تمپر اپنی نعمت اور پسند کیا میں نے تمہاری لئے اسلام کو دین اتنے تو بیشک ہم اُسدن کو عید ٹہراتی یعنے اسکی مبارکباد ہر سال کرتے تب فرمایا حضرت عمر نے کہ میں خوب جانتا ہوں کہ آیتہ کسدن اُتری ہے اُتری ہے یہ آیتہ عرفہ کے دن جمعہ کے روز یعنے ہمکو عید ٹہرانیکی ضرورت نہیں وہ خود عید ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَمَّارِ بْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا وَعِنْدَهٗ يَهُوْدِيٌّ فَقَالَ لَوْ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَا يَوْمَهَا عِيْدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ يَوْمِ عِيْدَيْنِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ **ترجمہ** روایت ہے عمار بن ابی عمار سے اُنہوں نے کہا کہ پڑہی ابن عباس نے یہ آیتہ الیوم اکملت لکم دینکم الآیۃ اور اُنکے پاس ایک یہودی بیٹہا ہوا تہا اُسنی کہا اگر یہ آیتہ اُترتے ہم پر تو ہم بیشک اُسدن کو عید مقرر کرتے تب ابن عباس نے کہا یہ نازل ہوئی ایسے دنمیں کہ اُسدن ہمارے یہاں دو عیدیں تہیں ایک جمعہ دوسرا عرفہ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباس کے روایت سے **مترجم** اس آیت مبارکمیں بڑی بشارت ہے اول تو دین کامل ہونیکے دوسرے نعمت آلہی پوری حاصل ہونیکی تیسرے عمدہ ترین ادیان جو اسلام ہے اُسکی عنایت ہونیکی الحمد للہ علیٰ ذلک معالم میں ابن عباس سے مروی ہے کہ جسدن یہ آیتہ نازل ہوئی اُسدن پانچ عیدیں جمع تہیں جمعہ اور عرفہ دو عیدیں مسلمانوں کی اور یہود اور نصاریٰ اور مجوس کی ایک ایک عید اور ایسا اجتماع عیدوں کا کبہی نہ اسکے قبل ہوا اور نہ بعد ہوگا فقیر کہتا ہی کہ اسمیں اللہ تعالیٰ نی فرمایا کہ دین کامل ہو گیا معلوم ہوا کہ اب دین میں کسی امر بدا اور بدعت غیر سدید کی نکالنی کے حاجت نرہی اب جو نیا کام نکالی وہ گویا کہ چہٹی انگلی ہی کہ وہ موجب عیب ہے اور عیب لاریب اور معلوم ہوا کہ قرآن سے بڑہکر کوئی نعمت نہیں کہ قرآن اس آیت پر گویا تمام ہوگیا اسکے بعد کوئی حکم اور فرض نہ اُترا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسکے بعد تہوڑے ہی دن زندہ رہی پہر گذار دنیا سے تشریف لیگئے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنُ الرَّحْمٰنِ مَلْاٰى سَحَّاءُ لَا يَغِيْضُهَا اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ قَالَ اَرَاَيْتُمْ مَّا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ فَاِنَّهٗ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَمِيْنِهٖ وَعَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ بِيَدِهِ الْاُخْرٰى الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ **ترجمہ** ابوہریرہ سی روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

سورۂ نساء میں جو فضیلتیں اور مذمتیں ہیں انکا بیان

سورۂ نساء میں جو علمی مذمت مذکور ہیں انکا بیان

سورۂ نساء میں جو جواز و مذمت مذکور ہیں انکا بیان

فرمایا اللہ تعالیٰ کا داہنا ہاتہ بابرکت کا ہاتہ بہرا ہوا ہے خرچ کرنیوالا اور بہانیوالا ہے نعمتونکا اور رزق کا نہین کم ہوتا ہے کسیطرح رات اور دنمین فرمایا آپنے کہ خیال تو کرو تو
کتنا خرچ کرچکا ہوگا جب سے پیدا کئی آسمان سوا تبک کچہہ کم نہین ہوا جو اُسکے ہاتہ مین ہے اور عرش اُسکا پانی پر تہا یعنے قبل پیدائش سموات کی اور دوسرے ہاتہ مین اُسکے
ترازو ہے یعنی اعمال اور رزق کے جہکاتا ہے جسکی لئے چاہی اور بلند کرتا ہے جسکی لئے چاہی یعنے جسی چاہتا ہی زیادہ دیتا ہے اور جسی چاہتا ہے کم **ف** یہ
حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یہ حدیث تفسیر ہے اس آیت کے وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ اَيْدِيهِمْ یعنے یہود نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتہہ بندہا ہوا ہے یعنی ہمکو کچہہ
نہین دیتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بندہی ہوئے ہین اُنکے ہاتہ اور لعنت کی گئے وہ اس کہنے سے بلکہ اللہ کے دونون ہاتہ کُہلے ہوئے ہین خرچ کرتا ہے جسطرح چاہتا ہی الآیۃ
اور اس حدیث مین ایمہ دین نے فرمایا ہے کہ ایمان لاوی یعنے صفات الٰہی پر مثل ید و وجہ وغیرہ کے بغیر اسکے کہ تفسیر کرے اُسکی یا وہم کرے اُسمین ایسا ہی کہا ہے بہت
سی ایمہ ہدی نے اُنہین مین ہین سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن عُیینہ اور ابن مبارک کہ کہتے ہین روایت کی جاوین یہ چیزین اور اُسپر ایمان رکہا جاوے
اور نہ بیان کیجاوے کیفیت اُنکی یعنی یہ نہ کہا جاوے کہ اُسکا ہاتہ ایسا ہے یا ویسا بلکہ صرف ایمان لایا جاوے کہ جیسے اُسکی ذات ہی ویسا ہی اُسکا ہاتہ ہے **عَنْ** عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَسُ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ فَاَخْرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ مِنَ الْقُبَّةِ
فَقَالَ لَهُمْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ انْصَرِفُوا عَنِّي فَقَدْ عَصَمَنِي اللّٰهُ **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا اُنہون نے تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہ پہرہ مقرر کیا جاتا اُنکی نگہبانی
کے لئے یہانتک کہ اُتری یہ آیت وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ یعنے اللہ نگہبان ہے تیرا لوگون کے شر سے سو نکالا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک خیمہ سے اور فرمایا
اپنے پہرہ والونسے اے لوگو چلی جاو میرے پاس سے کہ اللہ تعالیٰ میرا خود نگہبان ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث بعضون نے جریری سے اُنہون نے عبد اللہ بن شقیق
سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نگہبانی کیجاتی تہی اور نہین ذکر کیا اُسمین حضرت عائشہ کا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِي نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ وَوَاكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ
عَلٰى بَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا
فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَاْطِرُوْهُمْ اَطْرًا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ پڑگئے بنی اسرائیل گناہون مین منع کیا اُنکو
عالمون نے اور وہ باز نہ آئے پہر علما اُنکے ساتہ بیٹہنے لگے اُنکی مجلسونمین اور کہانے پینے لگے اُنکے ساتہ سو ملادئے اللہ تعالیٰ نے بعضون کے دل بعض سے اور لعنت کی اُنپر داود اور
عیسےٰ بن مریم کے زبان سے یہ سزا اس امر کے تہی کہ وہ نافرمانی کرتے تہے اور حد شرعی سے بڑہ جاتے تہے کہا راوی نے پہر اُٹہہ بیٹہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اور وہ تکیہ لگائے
ہوئے تہے اور فرمایا قسم ہے اُس پروردگار کے کہ میری جان اُسکے ہاتہ مین ہے کہ نہ نجات پاوگے تم یہانتک کہ بخوبی نہ روکو ظالم کو ظلم سے اور نہ دلوا دو حق مظلوم کا اُس سے **ف**
عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا کہ یزید نے کہا کہ سفیان ثوری اس روایت مین عبد اللہ بن مسعود کا نام نہ لیتے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئے یہ حدیث محمد بن مسلم
بن ابی الوضاح سے وہ روایت کرتے ہین علی بن بذیمہ سے وہ ابو عبیدہ سے وہ عبد اللہ بن مسعود سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور بعضون نے روایت کی ابی عبیدہ
سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** اَبِيْ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَمَّا وَقَعَ فِيْهِمُ النَّقْصُ كَانَ الرَّجُلُ
فِيْهِمْ يَرٰى اَخَاهُ يَقَعُ عَلَى الذَّنْبِ فَيَنْهَاهُ عَنْهُ فَاِذَا كَانَ الْغَدُ لَمْ يَمْنَعْهُ مَا رَاٰى مِنْهُ اَنْ يَّكُوْنَ اَكِيْلَهٗ وَشَرِيْبَهٗ وَخَلِيْطَهٗ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ
وَنَزَلَ فِيْهِمُ الْقُرْاٰنُ فَقَالَ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ وَقَرَاَ حَتّٰى بَلَغَ وَلَوْ كَانُوْا
يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَاءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فَاسِقُوْنَ قَالَ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ لَا حَتّٰى تَاْخُذُوْا عَلٰى يَدِ
الظَّالِمِ فَتَاْطِرُوْهُ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا **ترجمہ** ابی عبیدہ سے روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل مین جب نقصان ایمان آگیا تو یہ حال تہا کہ آدمی
اُنمین کا اپنے بہائی کو گناہ کرتے دیکہتا تہا اور اُسکو روکتا تہا پہر جب دوسرا روز ہوتا اور وہ دیکہتا کہ یہ باز نہین آتا تو نہ روکتا اُسکو وہ گناہ جو دیکہتا تہا گنہگار سے اُسکے
ساتہ ہم نوالہ اور ہم پیالہ اور شریک ہوتے سے پہر ملادی اللہ تعالیٰ نے بعضون کے دل بعض سے اور اُترا اُنکے حق مین قرآن اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے لعنت کی گئی جو منکر ہوئے بنی اسرائیل
سے داود اور عیسےٰ بن مریم کے زبان سے یہ اس سبب سے کہ وہ نافرمانی کرتے تہے اور حد پر نہ رہتے اور پڑہا آپنے ان آیتونکو یہانتک کہ پہونچے لَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ سے

آخر تک یعنی فرمایا اللہ تعالی نے کہ اگر وہ ایمان رکہتے ہوتے اللہ پر اور نبی پر اور جو اُترا اُسپر تو نہ بناتے گنہگارون کو دوست ولیکن اکثر ان مین بحکم مین کہا راوی نے اور نبی اللہ کے
تکیہ لگائے ہوئے تہے سو اُٹھہ بیٹھے اور فرمایا نہ نجات پاؤ گے تم عذاب آلہی سے جبتک کہ نہ پکڑو ہاتہ ظالم کا اور نہ مائل کرو اُسی حق کے طرف بخوبی **ف** روایت کی ہم سے
محمد بن بشار نے اُنہون نے کہا کہ لکھوا دیا مجھکو ابو داؤد نے کہا ابو داؤد نے کہ خبر دی ہمکو محمد بن مسلم بن ابی الوضاح نے وہ روایت کرتے ہین علی بن بذیمہ سے وہ عبیدہ
سے وہ عبد اللہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **مترجم** اِن حدیثون مین بڑی تنبیہ ہی اُن لوگون کو جو اہل بدعۃ اور اہل ہوا اور فساق و فجار سے مخالطت
اور محبت رکہتے ہین اور بنی اسرائیل کے ہلاکت کا یہی سبب ہوا کہ جب اہل حق نے اہل باطل سے ملنا جلنا اختیار کیا اور اُن سے اجتناب اور احتراز نہ کیا اللہ تعالی نے
عذاب عام ساری قوم پر بہیجدیا کہ سب نیک و بد ہلاک ہو گئی پس جیسے نیکو نکو نیکی ضرور ہی اسیطرح بدون سے اجتناب و احتراز بہی ضرور ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ
رَجُلًا اَتَى النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اِذَا اَصَبْتُ اللَّحْمَ انْتَشَرْتُ لِلنِّسَاءِ وَاَخَذَتْنِىْ شَهْوَتِىْ فَحَرَّمْتُ عَلَىَّ اللَّحْمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَا
اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلَالًا طَيِّبًا **ترجمہ** ابن عباس
سے روایت ہے کہ ایک مرد آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ ای رسول اللہ کے مین جب گوشت کہاتا ہون تو پریشان پہرتا ہون عورتون کے لئے اور پکڑ
لیتی ہے مجھکو شہوت میری سو مین نے حرام کیا ہے اپنی اوپر گوشت پس اُتاری اللہ تعالی نے یا ایہا الذین آمنوا سے آخر تک یعنی ای ایمان والو مت حرام کرو پاکیزہ چیزین جو
حلال کین اللہ تعالی نے تمہارے لئے اور حد سے نہ بڑہو اللہ دوست نہین رکہتا حد سے بڑہنے والونکو اور کہاؤ اُسمین سے کہ دیا تمکو اللہ تعالی نے حلال پاک **ف** یہ حدیث
حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضون نے عثمان بن سعد کے سند کے سوا اور سند سے مرسلًا کہ اُسمین ذکر نہین ابن عباس سے روایت ہونیکا اور روایت کی یہ حدیث خالد حذاء
نے عکرمہ سے مرسلًا **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِى الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِىْ فِى الْبَقَرَةِ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ
كَبِيْرٌ الْاٰيَةَ فَدُعِىَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِى الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِىْ فِى النِّسَاءِ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ
سُكَارٰى فَدُعِىَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِى الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِىْ فِى الْمَائِدَةِ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ
وَالْبَغْضَاءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ اِلٰى قَوْلِهٖ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ فَدُعِىَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ انْتَهَيْنَا انْتَهَيْنَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عمر سے کہا اُنہون نے کہ یا اللہ بیان
کردے ہمارے لئے شراب کا حکم صاف صاف سو اُتری وہ آیت جو سورہ بقر مین ہے یسئلونک عن الخمر والمیسر آخر آیت تک یعنی پوچہتے ہین تجہسے حکم شراب و جوئے کا کہدے تو کہ
اُن دونون مین گناہ ہے بڑا اور فائدے بہی ہین لوگونکو اور گناہ اُنکا بڑا ہی اُنکے فائدون سے پہر بلائی گئے حضرت عمر اور پڑہی گئی اُنکی آگے یہ آیت پہر کہا اُنہون نے یا اللہ بیان
کردے ہمارے لئے شراب کا حکم صاف صاف پہر اُتری وہ آیت جو سورہ نسا مین ہے یا ایہا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوۃ یعنے ای ایمان والون نماز کے قریب نجاؤ
نشہ کے حالمین پہر بلائی گئی حضرت عمر اور پڑہی گئی آپکے آگے یہ آیت پہر کہا آپنے یا اللہ بیان کر ہمارے لئے حکم شراب کا صاف صاف پس اُتری وہ آیتہ جو سورہ مائدہ مین
ہے اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ یعنے شیطان یہ ارادہ رکہتا ہے کہ ڈالدیوی تمہارے درمیان عداوت اور بغض شراب اور جوئے کے سبب سے اور اُتری یہ
آیت فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ تک یعنی فرمایا اللہ تعالی نے کتاب تو تم باز رہوگے یعنی شراب اور جوئے سے یا اُسکا حکم پوچہتے ہی پس کہا عمر نے باز رہے ہم باز رہے ہم **ف** اور
مروی یہ حدیث اسرائیل سے مرسلًا روایت کی ہمسے محمد بن علاء نے اُنہون نے وکیع سے اُنہون نے اسرائیل سے اُنہون نے ابی اسحاق سے اُنہون نے ابی میسرہ سے کہ عمر بن خطاب نے کہا یا اللہ بیان کر ہمارے
لئے حکم شراب کا صاف صاف پہر ذکر کی روایت مانند اسکے اور یہ صحیح تر ہے محمد بن یوسف کی روایت سے **عَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ مَاتَ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ فَلَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالَ رِجَالٌ كَيْفَ بِاَصْحَابِنَا وَقَدْ مَاتُوْا يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ
فِيْمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہا اُنہون نے کہ مر گئے چند لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یارون سے قبل شراب حرام ہونے
کے پہر جب شراب حرام ہوئی کہنے لگی لوگ کیا حال ہوگا ہمارے اُن یارونکا جو مر گئے شراب پیتی ہوئی پس اُتری یہ آیت لیس علی الذین آمنوا سے آخر تک یعنی کچھ
گناہ نہین اُن لوگون پر جو ایمان لائی اور عمل کئے نیک اُس چیز مین جو کہائی اُنہون نے یعنے قبل حرمت کی جب تقوی اختیار کیا اُنہون نے اور ایمان لائی اور عمل کئے اچھے
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ شعبہ نے ابی اسحق سے بہی روایت کی ہمسے یہ حدیث محمد بن بشار نے اُنہون نے محمد بن جعفر سے اُنہون نے شعبہ سے اُنہون نے

ابی اسحاق سے کہا ابی اسحاق نے کہ کہا براء بن عازب نے انتقال کیا کئی شخصوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں سے اور وہ شراب پیا کرتے تھے پھر جب نازل ہوئی حرمت
شراب کی کہا کئی شخصوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں میں سے کیا حال ہوگا ہمارے اُن یاروں کا جو مرگئے شراب پیتے ہوئے کہا راوی نے کہ پھر نازل ہوئی یہ آیۃ لَیْسَ عَلَی
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْا آخر آیت تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَأَیْتَ الَّذِیْنَ مَاتُوْا وَھُمْ
یَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ فَنَزَلَتْ لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ **ترجمہ** روایت ہے
ابن عباس سے کہ اصحاب نے پوچھا کہ اے رسول اللہ کے فرمائیے تو کہ جو لوگ مرگئے شراب پیتے ہوئے اور یہ سوال جب کیا کہ شراب کی حرمت اُتر چکی تھی پس اُتری یہ آیۃ لَیْسَ عَلَی
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الآیہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْتَ مِنْھُمْ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ جب اتری یہ آیت لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تب
فرمایا مجھسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تو بھی انہیں سے ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَلِیٍّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ
اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فِیْ کُلِّ عَامٍ فَسَکَتَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فِیْ کُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا
تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَاءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے کہ جب اُتری یہ آیۃ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ یعنے لوگوں پر فرض ہے اراد کرنا بیت اللہ کا جو طاقت
رکہتا ہو اُسکی راہ کی عرض کی صحابہ نے کہ اے رسول اللہ کے کیا ہر سال میں حج فرض ہے پس چُپ ہو رہے آپ پھر عرض کی اے رسول اللہ کے کیا ہر سال میں حج فرض ہے
فرمایا آپ نے نہیں اور فرمایا اگر میں کہدیتا کہ ہاں تو ہر سال فرض ہو جاتا پس اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیت اے ایمان والوں مت سوال کرو بہت سی چیزوں سے
کہ اگر بیان کیجاویں تو تمکو ناگوار ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حضرت علی کی روایت سے اور اس باب میں ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **عَنْ** اَنَسٍ
یَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَبِیْ قَالَ اَبُوْکَ فُلَانٌ قَالَ فَنَزَلَتْ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَاءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ
ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے آپ نے فرمایا فلانا شخص کہا راوی نے پھر اتری یہ آیت یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یعنے اے ایمان والوں مت پوچھو ایسی چیزیں کہ
اگر بیان کیجاویں تو تمکو بُرا لگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عَنْ** اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ اَنَّہٗ قَالَ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا ظَالِمًا فَلَمْ یَاْخُذُوْا
عَلٰی یَدَیْہِ اَوْشَکَ اَنْ یَّعُمَّھُمُ اللّٰہُ بِعِقَابٍ مِّنْہُ **ترجمہ** ابی بکر صدیق سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اے لوگو تم پڑہتے ہو یہ آیۃ یا ایہا الذین آمنوا یعنے اے ایمان والو فکر کرو تم
اپنے جانوں کی تمکو ضرر نہ پہونچا دیگا جو گمراہ رہیگا جب تم ہدایت پا چکے اور حالانکہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جب لوگ دیکہیں ظالم کو
اور اُسکے دونوں ہاتھ نہ پکڑلیں تو قریب ہے کہ اللہ کیطرف سے اُنپر عذاب عام آجاوے یعنے اس آیت سے یہ مراد نہیں کہ امر معروف نکرنا چاہئے بلکہ یہ مراد ہے کہ امر معروف اور نہی
منکر پر اگر وہ نہ مانیں تو آمرین ماخوذ نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے مانند اس حدیث کے مرفوعا اور روایت
کی بعضوں نے اسماعیل سے اُنہوں نے قیس سے اُنہوں نے ابی بکر سے قول ابو بکر کا اور مرفوع نکیا اُسکو **عَنْ** اَبِیْ اُمَیَّۃَ الشَّعْبَانِیِّ قَالَ اَتَیْتُ اَبَا ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیَّ فَقُلْتُ لَہٗ کَیْفَ
تَصْنَعُ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ قَالَ اَیَّۃُ اٰیَۃٍ قُلْتُ قَوْلُہٗ تَعَالٰی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ قَالَ اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْھَا خَبِیْرًا
سَاَلْتُ عَنْھَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ حَتّٰی اِذَا رَاَیْتَ شُحًّا مُّطَاعًا وَّھَوًی مُّتَّبَعًا وَّدُنْیَا مُؤْثَرَۃً وَّاِعْجَابَ
کُلِّ ذِیْ رَاْیٍ بِرَاْیِہٖ فَعَلَیْکَ بِخَاصَّۃِ نَفْسِکَ وَدَعِ الْعَوَامَّ فَاِنَّ مِنْ وَّرَائِکُمْ اَیَّامًا الصَّبْرُ فِیْھِنَّ مِثْلُ الْقَبْضِ عَلَی الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِیْھِنَّ مِثْلُ اَجْرِ خَمْسِیْنَ رَجُلًا یَّعْمَلُوْنَ
مِثْلَ عَمَلِکُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ وَزَادَنِیْ غَیْرُ عُتْبَۃَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَجْرُ خَمْسِیْنَ رَجُلًا مِّنَّا اَوْ مِنْھُمْ قَالَ لَا بَلْ اَجْرُ خَمْسِیْنَ رَجُلًا مِّنْکُمْ **ترجمہ** ابی
شعبانی سے روایت ہے کہا اُنہوں نے کہ آیا میں ابو ثعلبہ خشنی کے پاس اور میں نے کہا کیا کہتے ہو تم اس آیت میں اُنہوں نے کہا کونسی آیت میں نے کہا قول اللہ تعالے کا یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ کہا اُنہوں نے کہ آگاہ ہو تم قسم ہے اللہ تعالے کی تم نے پوچھا بڑے خبردار سے میں نے پوچھا تھا اس آیت کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپ نے کہ تم اچھی
باتکا حکم کرتے رہو اور بری بات سے منع کرتے رہو یہانتک کہ جب دیکھو تم بخیلی ایسی کہ جسکا کہا مانا جاوے اور ہوائی نفسانی کہ اسکی تابعداری کیجاوے اور دنیا ایسی کہ آخرت

پہ قدم رکہی جاوے اور ہر عقل والا اپنی ہی عقل کو پسند کرے تو لازم کر دو تم فکر اپنے جان کی اور چہوڑ دو تم عوام کو اسلئے کہ انکی ہدایت ایسی بیماریون کے سبب سے محال ہی اسلئے کہ
بیشک بعد تمہارے ایسے دن ہی کہ اُنمین صبر کرنا ایسا ہے جیسے جلتی چنگاری ہاتہ مین لینا عامل سُنت کو اندنون ثواب ہے پچاس آدمیون کے برابر جو عمل کرتے ہون مثل
تمہارے کہا عبد اللہ بن مبارک نے جو راوی اس حدیث کی ہین اور زیادہ بیان کیا مجہسے عتبہ کے سوا اور راویون نے کہ اصحاب نے پوچہا کہ اے رسول اللہ کے ثواب پچاس
آدمیونکا ہم مین سے یا پچاس آدمیونکا اس زمانہ کے لوگون سے فرمایا آپنے نہین بلکہ پچاس آدمیونکا تم مین سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** غرض یہ ہے کہ جب
عوام کا یہ حال ہو کہ بخیل و کنجوس لکہی حریص ہوجاوین اور اپنی ہوای نفسانی اور وساوس شیطانی کے سوا کسیکی بات اُنمین اثر نکرے اور طلب دنیا کے پیچہے ایسے
پڑجاوین کہ آخرت سے کچہہ غرض نرکہین اور ہر شخص اپنے ہی زٹر ہانکنے لگے خود رائی کے سوا کسی کا کہنا نہ سُنے اور اُنکی ہدایت سے مایوسی کامل حاصل ہو اُسوقت آدمی کو
چاہیے کہ اُنسے کنارہ کرے اور آپ سنت حقہ اور ملت منورہ پر قایم رہی اور اُن نا بکارونکا ساتہ چہوڑ دیوے اور آیتہ مذکورہ کے ظاہر پر عمل کرے اور سمجہی کہ اگر یہ ہماری
بات نہ مانینگے تو ہمارا کیا بگاڑینگا **عَنْ** تَمِيمٍ الدَّارِيِّ فِي هٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ قَالَ بَرِئَ النَّاسُ مِنْهَا
غَيْرِيْ وَغَيْرُ عَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ وَكَانَا نَصْرَانِيَّيْنِ يَخْتَلِفَانِ اِلَى الشَّامِ قَبْلَ الْاِسْلَامِ فَاَتَيَا الشَّامَ لِتِجَارَتِهِمَا وَقَدِمَ عَلَيْهِمَا مَوْلًى لِبَنِيْ سَهْمٍ يُقَالُ لَهُ
بُدَيْلُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ بِتِجَارَةٍ وَمَعَهُ جَامٌ مِنْ فِضَّةٍ يُرِيْدُ بِهِ الْمَلِكَ وَهُوَ عُظْمُ تِجَارَتِهِ فَمَرِضَ فَاَوْصٰى اِلَيْهِمَا وَاَمَرَهُمَا اَنْ يُبَلِّغَا مَا تَرَكَ اَهْلَهُ قَالَ تَمِيْمٌ
فَلَمَّا مَاتَ اَخَذْنَا ذٰلِكَ الْجَامَ فَبِعْنَاهُ بِاَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ اقْتَسَمْنَاهُ اَنَا وَعَدِيُّ بْنُ بَدَّاءٍ فَلَمَّا اَتَيْنَا اِلٰى اَهْلِهِ دَفَعْنَا اِلَيْهِمْ مَا كَانَ مَعَنَا وَفَقَدُوا الْجَامَ فَسَاَلُوْنَا
عَنْهُ فَقُلْنَا مَا تَرَكَ غَيْرَ هٰذَا وَمَا دَفَعَ اِلَيْنَا غَيْرَهُ قَالَ تَمِيْمٌ فَلَمَّا اَسْلَمْتُ بَعْدَ قُدُوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ تَاَثَّمْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ
اَهْلَهُ فَاَخْبَرْتُهُمُ الْخَبَرَ وَاَدَّيْتُ اِلَيْهِمْ خَمْسَمِائَةِ دِرْهَمٍ وَاَخْبَرْتُهُمْ اَنَّ عِنْدَ صَاحِبِيْ مِثْلَهَا فَاَتَوْا بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُمُ الْبَيِّنَةَ فَلَمْ
يَجِدُوْا فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَسْتَحْلِفُوْهُ بِمَا يُعْظَمُ بِهِ عَلٰى اَهْلِ دِيْنِهِ فَحَلَفَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِلٰى قَوْلِهِ اَوْ
يَخَافُوْا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَحَلَفَا فَنُزِعَتِ الْخَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ مِنْ عَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ **ترجمہ** روایت ہے تمیم داری سے
اس آیت کے شان نزول مین یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَیْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ یعنے اے ایمان والون گواہی تمہاری درمیان جب آجاوے تم مین سے کسیکو موت
وقت وصیت کے تم مین سے دو شخص ہین معتبر کہا تمیم نے بری رہی اس سے سب لوگ سوا میرے اور عدی بن بدا کی اور یہ دونون نصرانی تہے کہ شام کو آتے جاتی تہی
اسلام سی پہلی سو دونون گئی شام کو تجارت کے لئی اور اُنکے پاس آیا ایک رفیق بنی سہم کا کہ اُسکو بدیل بن ابی مریم کہتے تہی تجارت کے لئی اُسکے ساتہ ایک پیالہ چاندی
تہا کہ وہ ارادہ رکہتا تہا کہ بادشاہ کو دے اور وہ اُسکے تجارت کے مال مین بڑی چیز تہے سو وہ بدیل بیمار ہوا اور وصیت کی اُسنی ان دونونکو اور حکم کیا انکو کہ پہونچا
دینا ترکہ میرا میرے گہر والونکو کہا تمیم نے جب وہ مرگیا لے لیا ہمنے وہ پیالہ اور بیچا اُسکو ہزار درہم کو اور تقسیم کر لیا اُسکو مین نے اور عدی بن بدا نے پہر جب آئی ہم اُسکی
گہر والونمین دیدیا جو کچہہ ہمارے پاس تہا اور نپایا اُنہون نے وہ پیالہ پہر پوچہا اُنہون نے ہمسے تو ہمنے کہا کہ نہین چہوڑا اُسنے اسکی سوا کچہہ اور نہین دیا ہمکو اُسنی کچہہ سوا
اسکے کہا تمیم نے پہر جب مین اسلام لایا بعد اسکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائی اس گناہ سی ڈرا اور اُسکے گہر والون کے پاس آیا اور خبر دی مین نے
اُنکو پیالہ کے اور ادا کر دیئے مین نے اُنکو پانسو درہم اور خبر دی مین نے اُنکو کہ میرے رفیق یعنے عدی پر مثل اسکے ہین سو پکڑ لائی وہ لوگ عدیکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس اور مانگا آپنی اُنسے بینہ یعنی گواہ سو نپایا اُنہون نے گواہ سو حکم کیا آپنے اُنکو کہ عدی سے قسم لو اُسچیز کے کہ اُسکے دین والی بڑا جانتے ہون پس قسم کہالی اُسنے
یعنے جہوٹی سو اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیتہ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے اَوْ یَخَافُوْا اَنْ تُرَدَّ اَیْمَانٌ بَعْدَ اَیْمَانِهِمْ تک پس کہڑے ہوئی عمرو بن العاص اور ایک اور مرد یعنے بدیل کے
وارثون مین سے اور قسم کہائی اُنہون نے یعنے اس بات پر کہ عدی جہوٹا ہے اور پیالہ بدیل کے پاس تہا پس چہین لئی پانسو درہم عدی بن بدا سے **ف** یہ حدیث
غریب ہے اور اسناد اسکی صحیح نہین اور ابو النضر جس سے محمد بن اسحاق نی یہ حدیث روایت کی ہے میرے نزدیک محمد بن سائب کلبی ہے کہ کنیت اُنکی ابو النضر ہے اور چہوڑ دیا
اُسسے اہل علم نے حدیث لینا اور وہ صاحب تفسیر ہے یعنے مفسرین مین جو کلبی مشہور ہے وہی شخص ہے سُنا مین نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہ کہتی تہی کہ محمد بن سائب کی
کنیت ابو النضر ہی اور نہین جانتے ہم کوئی روایت سالم بن ابی النضر مدنی کے ابی صالح سے جو مولی ہین ام ہانی کے اور مروی ہوئی کچہہ تہوڑی چیز اس روایت

مین کیے ابن عباس سے بطور اختصار کے اور سند سے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ
بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهِ فَقَدُوا جَامًا مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَأَحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَجَدُوا الْجَامَ بِمَكَّةَ فَقِيلَ اشْتَرَيْنَاهُ
مِنْ تَمِيمٍ وَعَدِيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَأَنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہ نکلا ایک مرد بنی سہم کی قبیلہ کا تمیم داری اور عدی کے ساتھ سو سہمی ایسی جگہ مین مر گیا کہ وہان کوئی مسلمان
نتھا پھر جب تمیم داری اور عدی اسکا ترکہ لیکر آئی تو سہمی کے وارثون نے اسمین ایک پیالہ چاندی کا نپایا جو جڑاؤ تھا سونے سے پھر قسم کھلائی تمیم اور عدی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے پھر پایا وہ پیالہ مکہ مین اور کہا اُن لوگون نے کہ ہمنے تمیم اور عدی سے خریدا ہے سو کھڑے ہوئی سہمی کے وارثون مین سے دو شخص اور انہون نے قسم کھائی اللہ کی اور
کہا کہ ہماری گواہی سچی ہے اُن دونونکی گواہی سے اور پیالہ ہمارے آدمی کا ہے کہا ابن عباس نے کہ انہی بارہ مین نازل ہوئی یہ آیت يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ
بَيْنِكُمْ الآية **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور وہ حدیث ہے ابن ابی زائدہ کی **مترجم** پوری آیت معہ ترجمہ یہ ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا
حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا
مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللَّهِ إِنَّا إِذًا لَمِنَ الْآثِمِينَ ۝ فَإِنْ عُثِرَ عَلَى أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا
إِثْمًا فَآخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيَانِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ
یعنے فرمایا اللہ تعالی نے ای ایمان والون گواہ تمہارے اندر جب پہونچے کسیکو تم مین موت جب لگی وصیت کرنے دو شخص معتبر چاہین تم مین سی یا دو اور ہون
تمہارے سوا اگر تمنے سفر کیا ہو ملک مین پھر پہونچی تمپر مصیبت موت کی دونونکو کھڑا کرو بعد نماز کے پھر وہ قسم کھاوین اللہ کے اگر تمکو شبہ پڑے کہین ہم نہین
بیچتے قسم مال پر اگرچہ کسیکو ہمسے قرابت ہو اور ہم نہین چھپاتے اللہ کے گواہی نہین تو ہم گنہگار ہین پھر اگر خبر ہو جاوے کہ وہ دونون حق دبا گئے گناہ سی تو دو اور
کھڑے ہون اُنکی جگہ کہ جنکا حق دبا ہے اُنمین سے جو بہت نزدیک ہین پھر قسمین کھاوین اللہ کے کہ ہماری گواہی تحقیق ہے اُنکی گواہی سے اور ہمنے زیادہ نہین
کہا نہین تو ہم بے انصاف ہین عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَلَحْمًا وَأُمِرُوا أَنْ لَا يَخُونُوا
وَلَا يَدَّخِرُوا لِغَدٍ فَخَانُوا وَادَّخَرُوا وَرَفَعُوا لِغَدٍ فَمُسِخُوا قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے فرمایا اُترا دسترخوان
آسمان سے کہ اُسمین روٹی اور گوشت تھا اور حکم ہوا کہ خیانت نکرین اُسمین اور جمع نکرین کل کے لئے پھر خیانت کی اُنہون نے اور جمع کیا اور اُٹھا رکھا کل کے لئے سو ہو گئی
اُنکی صورت بندر اور سُؤر کے **ف** اس حدیث کو روایت کیا ابو عاصم اور کئی لوگون نے سعید بن ابی عروبہ سے اُنہون نے قتادہ سی اُنہون نے خلاس سے اُنہون نے عمار سے
موقوفاً اور ہم اسکو مرفوع نہین جانتے مگر حسن بن قزعہ کی سند سی روایت کیا ہمسے حمید بن مسعدہ نے اُنہون نے سفیان بن حبیب سی اُنہون نے سعید بن ابی عروبہ
سے مانند اسکے اور مرفوع نکیا اُنہون نے اُسکو اور یہ صحیح تر ہے حسن بن قزعہ کی روایت سے اور حدیث مرفوع کے کوئی اصل ہمکو معلوم نہین ہوتی **مترجم** مائدہ حضرت
عیسے علیہ السلام کی دعا سی اُنکی امت پر اُترا تھا اور مفسرین کے بہت اقوال ہین کہ اُسمین کیا چیز تھے ومن شاء تفصيله فليرجع الى البغوى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
يُلَقَّى عِيسَى حُجَّتَهُ فَلَقَّاهُ اللَّهُ فِي قَوْلِهِ وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَّاهُ اللَّهُ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ الآية كُلَّهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ سکھلاویگا اللہ تعالی عیسے علیہ
السلام کو حجت اُنکی اور تعلیم کردی اللہ تعالی نے اور یہ بات اس آیت کی تفسیر مین کہی وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى الآية یعنے جب فرماویگا اللہ تعالے یعنے قیامت مین
کہ اے عیسی بن مریم کیا تونے کہا تھا لوگون سے کہ ٹھیرالو مجھکو اور میری ماں کو معبود اللہ کے سوا کہا ابو ہریرہ نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھر سکھلا دیا اللہ تعالے
نے جواب اسکا عیسے علیہ السلام کو سبحانك ما يكون لي سے آخر آیت تک یعنی پاک ہے تو میری طاقت کہان ہے کہ مین کہون جو میرا حق نہین **ف** یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہے **مترجم** بغوی مین مذکور ہے کہ جب اللہ تعالے حضرت عیسے اور مریم سے یہ سوال کریگا اُنکے ہر بُن مُو سے خون کے ندیان بہنے لگینگی اور مارے خوف کے تھرتھرانے اور کانپنے
لگینگے سبحان اللہ کیا عظمت ہے بارگاہ کبریائی کی کہ جسکی سوال مین دم تھرے اُڑتی جاتی ہین کیا مجال ہے کسی نبی و ولی کی کہ معبودیت مین اللہ کا شریک ہو سکے

دعویٰ کیا تھا کے سواۓ اللہ من ذالک اور اللہ تعالیٰ یہ تماشا مشرکون کو دکھاویگا ذلیل و خوار کرنیکے لیئے میدان قیامت مین دکھلاویگا کہ سب اپنی معبودان باطل کی مدد اور نصرت سے مایوس ہو جاوینگے اور جان لینگے کہ ہمنے جو کچھ کہ نذرین نیازین اولیاء اور انبیاء کے کی تہین اور سجدے اور رکوع قبرون اور چلون کو کئے تہے وہ سب ضایع ہوگئی اب حسنات ہماری ہبا منثورا اور خیرات و صدقات ہمارے رماد منثورا ہوگئے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اٰخِرُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ وَالْفَتْحُ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا انہوں نے اخیر سورت جو نازل ہوئی سورہ مائدہ اور فتح ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت ہے ابن عباس سے کہ آخر سورت جو نازل ہوئی اذا جاء نصر اللہ والفتح ہے **مترجم** سورہ مائدہ ایک خوان نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بندون کے لیئے آسمان سے زمین پر بچھایا ہے اور الوان الوان نعمائے دینی و دنیوی اسمین چن دی ہین حفاظ و قراء بلکہ تمامی علماء و فقہا اسکے زلہ ربا ہین احکام فقہیہ سے اسمین بہت کچھ مسطور ہے کہ خلاصہ اسکا یہان لکہنا منظور ہی نہین سے ہی امر بوفائی عہد اور حلت انعام کے اور حرمت صید حالت احرام مین اور نہی احلال سے شعائر اللہ کے اور نہی مسجد الحرام مین روکنے سے کافرون کو تعدی اور حرمت دس چیزونکی یعنے مَیْتَة اور دم اور لحم خنزیر اور مَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ اور مُنْخَنِقَة اور مَوْقُوْذَة اور مُتَرَدِّيَة اور نَطِيْحَة اور مَا اَكَلَ السَّبُعُ اور مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ اور تقسیم بالازلام کے اور حکم مضطر کا اور جواز شکاری کتے کے صید کا اور حلت اہل کتاب کے عورتون اور کہانیکی اور تفصیل فرائض اربعہ وضو کے اور حکم تیمم کا اور امر تقویٰ کا اور امر عدل کا ہوای شہادت مین اور امر قطع ید سارق و سارقہ اور توبہ ان لوگونکی اور کفارہ قسم کا ساتھ کہانا کہلانے دس مسکینون کے یا کپڑا پہنانا انکو یا آزاد کرنا ایک غلام کا یا لونڈی کا اور اگر یہ تینون نہو سکین تو تین روزے اور حرمت خمر اور میسر اور انصاب و ازلام کے اور جزائی صید جو حالت احرام مین مارا جاوے اور حلت صید بحر کے محرم کے لیئے اور حکم گواہ کرنیکا وصیت پر اور قسم انکے بعد نماز عصر اور قصص و اخبار ماضیہ سے حکم کرنا موسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل کو بیت المقدس مین جانیکا اور انکا عذر کرنا اور پریشان پہرنا چالیس برس تک جنگل مین اور قصہ ہابیل و قابیل کا اور تفصیل ان تیرہ معجزون کی جو عیسیٰ علیہ السلام کو عنایت ہوئے تہے اور رد و انکاری عیسیٰ علیہ السلام کے امر معبودیت سے جسکی تفصیل اخیر حدیث مین ابہی گذری اسیطرح کے اور بہت فوائد و مضامین عمدہ مذکور ہین

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ **عَنْ** عَلِيٍّ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ ابو جہل نے کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہم تجھکو نہین جھٹلاتے ہین بلکہ جو تو لایا ہے اسی جھٹلاتے ہین یعنے قرآن کو پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ سی آخر تک یعنی وہ لوگ تجھکو نہین جھٹلاتے ہین لیکن ظالم لوگ اللہ کی آیتون کے منکر ہین **ف** روایت کی ہمسے اسحاق بن منصور نے انہون نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہون نے سفیان سے انہون نے ابو اسحٰق سے انہون نے ناجیہ سی کہ ابو جہل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور ذکر کی حدیث مانند اسکی اور نہین ذکر کیا اسکی سند مین حضرت علی کا اور یہ روایت صحیح ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتَانِ اَهْوَنُ اَوْ هَاتَانِ اَيْسَرُ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ وہ کہتے تہی جب اتری یہ آیت قُلْ هُوَ الْقَادِرُ سے اَرْجُلِكُمْ تک یعنے کہہ اے محمد کہ وہ پروردگار قادر ہے اسپر کہ بہیجے عذاب تمپر اوپر سے یا تمہاری پیرون کے نیچے سے تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یا اللہ مین پناہ مین آتا ہون تیرے منہ کے پہر جب اتری یہ آیت اَوْ يَلْبِسَكُمْ سے آخر تک یعنے قادر ہی وہ اسپر کہ کردیوے تمکو فرقہ فرقہ اور چکہاوے لڑائی بعض کے بعض کو تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دونون باتین آسان ہین راوی کو شک ہے کہ انہون فرمایا یا ایسر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهَا كَائِنَةٌ وَلَمْ يَاْتِ تَاْوِيْلُهَا بَعْدُ **ترجمہ** روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر مین فرمایا قُلْ هُوَ الْقَادِرُ یعنے کہدی تو ای محمد کہ اللہ قادر ہے اسپر کہ بہیجے تمپر عذاب تمہاری اوپر سے یا تمہارے پیرون کے نیچے سے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو کہ بیشک یہ عذاب آنیوالا ہے اور ابہی تک نہین آیا **ف** یہ حدیث غریب ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهٗ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا انہون نے جب نازل

ہوئی یہ آیت اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ یعنے جو لوگ ایمان لائی اور نہ ملایا اُنہون نے اپنے ایمان کو ساتھ ظلم کے تب گران ہوا مسلمانون پر اور عرض کی لوگون نے
کہ اے رسول اللہ کے کون ہم مین کا ایسا ہی کہ ظلم نہین کرتا اپنی جان پر فرمایا آپنے اسکا یہ مطلب نہین مراد اس ظلم سے شرک ہے کیا نہین سنا تمنے کہ لقمان علیہ السلام
نے کیا کہا اپنے بیٹے سے کہ اے میرے بیٹے مت شریک کر تو اللہ کا کسیکو اسلئے کہ شرک بڑا ظلم ہے یعنے مراد ظلم سے گناہان صغیرہ نہین بلکہ اکبر کبائر شرک مراد ہے **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنْتُ مُتَّكِئًا عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ يَا اَبَا عَائِشَةَ ثَلَاثٌ مَنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ
مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهٗ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ
يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَكُنْتُ مُتَّكِئًا فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْظِرِيْنِيْ وَلَا تُعْجِلِيْنِيْ اَلَيْسَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً
اُخْرٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ قَالَتْ اَنَا وَاللّٰهِ اَوَّلُ مَنْ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذَا قَالَ اِنَّمَا ذَاكَ جِبْرِيْلُ مَا رَاَيْتُهٗ فِي الصُّوْرَةِ الَّتِيْ
خُلِقَ فِيْهَا غَيْرَهَا بَيْنَ الْمَرَّتَيْنِ رَاَيْتُهٗ مُنْهَبِطًا مِنَ السَّمَاءِ سَادًّا عِظَمُ خَلْقِهٖ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَدْ
اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَمَنْ زَعَمَ اَنَّهٗ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ لَا يَعْلَمُ
مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے کہ اُنہون نے کہا مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھا تھا سو فرمایا اُنہون نے کہ اے ابا
عائشہ تین باتین ہین کہ جسنے کہی اُنمین سے ایک بہی اُسنے جہوٹ باندھا اللہ تعالی پر جسنے کہا کہ محمد نے دیکھا اپنے رب کو یعنے شب معراج مین تو اُسنے بڑا جہوٹ باندھا اللہ
پر حالانکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے لا تدرکہ الابصار یعنے نہین پا سکتین اُسکو آنکھین اور وہ لے لیتا ہے آنکھون کو اور وہ ہے لطیف و خبردار ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے کہ نہین طاقت
ہے کسی بشر کے کہ کلام کرے اُس سے اللہ مگر وحی بہیجا یعنے بواسطہ جبرئیل کے یا کلام کرنا پردہ کے پیچہے سے اور مین تکیہ لگائی ہوئے تہا سو اٹھ بیٹھا اور کہا مین نے کہ اے
مومنون کی مان مجہے مہلت دیجئے اور جلدی مت کیجئے کیا اللہ تعالی نہین فرماتا ہے ولقد رآہ نزلۃ اخری یعنے بیشک دیکھا اُسکو محمد نے دوبارہ اور فرماتا ہے
ولقد راٰہ بالافق المبین یعنے بیشک دیکھا اسکو محمد نے روشن کنارہ پر آسمان کے تب فرمایا حضرت عائشہ نے قسم ہے اللہ تعالی کی مین نے سب سے پہلے پوچہین یہ
آیتین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپنے کہ مراد ان آیتون سے دیکھنا ہے جبرئیل کا اور نہین دیکھا مین نے جبرئیل کو اُس صورت مین کہ وہ پیدا کئے گئے ہین
مگر انہین دو مرتبہ مین دیکھا مین نے انکو آسمان سے اُترتے کہ بہر لیا تہا اُنکی جسم کی بڑائی نے آسمان و زمین کے بیچکو اور فرمایا حضرت عائشہ نے جسنے کہا کہ محمد نے چہپا لئے
کچہہ چیز اُسمین سے جو اتاری اللہ تعالی نے اُن پر پس جہوٹ باندھا اُسنے اللہ پر اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اے رسول پہونچا دی جو اُترا تیرے اوپر تیرے رب کی طرف
سے اور جسنے کہا کہ محمد کو معلوم ہے جو کل ہونیوالا ہی تو اُسنے جہوٹ باندھا اللہ پر اور اللہ تعالی فرماتا ہی کہ نہین جانتا کوئی آسمان و زمین والون مین سے غیب کو سوا
اللہ تعالی کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مسروق بن اجدع کی کنیت ابو عائشہ ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتٰى نَاسٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَاْكُلُ مَا نَقْتُلُ وَلَا نَاْكُلُ مَا يَقْتُلُ اللّٰهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيَاتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ
اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہا اُنہون نے کہ چند لوگ آئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا کہا دین ہم
اُس چیز کو کہ قتل کیے ہم نے یعنے جانور ذبح کو اور نہ کہا دین ہم اسکو کہ قتل کیا اُسکو اللہ تعالی نے یعنے میتہ کو سو اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیت فکلوا سے مشرکون تک **ف**
یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بہی سوا اس سند کے ابن عباس سے اور روایت کی بعضون نے عطاء بن سایب سے اُنہون نے سعید بن جبیر سے
اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلا **تترجم** پوری آیت مع ترجمہ یون ہے فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيَاتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ یعنے سو تم کہاؤ اُسمین سے
جسپر نام لیا گیا اللہ کا اگر تم اُسکے آیتون پر یقین کرنے ہو اور اسکے بعد کئی آیتون کے پیچہے اللہ تعالی نے فرمایا وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ
وَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَاۗىِٕهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ اور اُسمین سے نکہاؤ جسپر نام نہ لیا گیا اللہ کا اور وہ گناہ ہی اور شیطان دل میں
ڈالتے ہین اپنے رفیقون کے کہ تم سے جہگڑا کرین اور اگر تمنے اُنکا کہا مانا تو تم مشرک ہوئے یعنے یہ وسوسہ شیطان کا ہے کہ تم لوگ اپنا مارا کہاتے ہو اور اللہ کا مارا یعنے
میتہ نہین کہاتے اللہ نے اُسکا جواب سکہا دیا کہ میتہ پر اللہ نام نہین لیا گیا اور ذبیحہ اُسکے نام سے کاٹا گیا اسلئے میتہ حرام ہے ذبیحہ حلال اور پہر یہ بہی فرما دیا

کہ اب بہہ اگر تم اُس شبہ مین پڑ جاؤگے تو مشرک ہو جاؤگے اسلئے کہ شرک فقط یہی نہین کہ غیر خدا کو پوجے بلکہ غیر خدا کی اطاعت حلال و حرام مین کرنا یہ بھی شرک فی الاطاعت ہے عن عبد اللہ قال من سرہ ان ینظر الی الصحیفۃ التی علیہا خاتم محمد صلی اللہ علیہ وسلم فلیقرأ ہؤلاء الآیات قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم الی قولہ لعلکم تتقون ترجمہ روایت ہے عبد اللہ سے کہ کہا انہون نے جسکا جی چاہے کہ نظر کرے اُس صحیفہ کیطرف جسپر مُہر ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تو چاہیئے کہ پڑھے ان آیتون قل تعالوا سے تتقون تک **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** پوری آیت یون ہے قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم الا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا ولا تقتلوا اولادکم من املاق نحن نرزقکم وایاہم ولا تقربوا الفواحش ما ظہر منہا وما بطن ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ذلکم وصکم بہ لعلکم تعقلون ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ہی احسن حتی یبلغ اشدہ واوفوا الکیل والمیزان بالقسط لا نکلف نفسا الا وسعہا واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربی وبعہد اللہ اوفوا ذلکم وصکم بہ لعلکم تذکرون وان ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ ذلکم وصکم بہ لعلکم تتقون یعنے تو کہہ آؤ مین سُنا دون جو حرام کیا ہے تم پر تمہارے رب نے کہ شریک نکرو اُسکی ساتھ کسی چیز کو اور ماں باپ سے نیکی اور مار نڈالو اپنے اولاد کو مفلسی سے ہم رزق دیتے ہین تمکو اور اُنکو اور نزدیک نہو بیحیائی کے کام سے جو کہلا ہوا اُسمین سے اور جو چھپا ہوا اور مار نڈالو جان جسکو حرام کیا اللہ نے مگر حق پر یہ تمکو کہدیا ہے شاید تم سمجھو اور پاس نجاؤ یتیم کے مال کے مگر جسطرح بہتر ہو جبتک وہ پہونچے اپنی قوت کو اور پوری کرو ناپ اور تول انصاف سے ہم کسیکو وہی کہتے ہین جو اُسکا مقدور ہے اور جب بات کہو تو حق کہو اگرچہ وہ ہو اپنے ناتے والا اور اللہ کا قول پورا کرو یہہ تمکو کہدیا ہے شاید تم دہیان رکھو یہہ ہی ہے راہ میری سیدہی سو اسپر چلو اور مت چلو کئی راہ پہر تمکو بہٹکا دیگی اُسکے راہ سے یہ کہدیا ہے تمکو شاید تم بچتے رہو **عن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قول اللہ تعالی او یاتی بعض آیات ربک قال طلوع الشمس من مغربہا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر مین فرمایا او یاتی بعض آیات ربک یعنی آجاوین بعض نشانیان تیرے پروردگار کے سو فرمایا آپنے کہ مراد اُن نشانیون سے آفتاب کا نکلنا ہے مغرب سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیا ہے یہ حدیث بعضون نے اور مرفوع نکیا اسکو **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاث اذا خرجن لم ینفع نفسا ایمانہا لم تکن آمنت من قبل الآیۃ الدجال والدابۃ وطلوع الشمس من مغربہا او من مغربہا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ظاہر ہونگے تین چیزین نفع نہ دیگا کسیکو ایمان لانا جو پہلے سے ایمان نہ لایا تہا پہلا اُنمین کا دجال ہے دوسرا دابۃ الارض تیسرا نکلنا آفتاب کا مغرب کیطرف سے یا فرمایا مغرب اُسکی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال اللہ تبارک وتعالی **وقولہ الحق** اذا ہم عبدی بحسنۃ فاکتبوہا لہ حسنۃ فان عملہا فاکتبوہا لہ بعشر امثالہا واذا ہم بسیئۃ فلا تکتبوہا فان عملہا فاکتبوہا بمثلہا فان ترکہا وربما قال فلم یعمل بہا فاکتبوہا لہ حسنۃ ثم قرأ من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے اور اُسکا فرمانا سچ ہے کہ جب میرا بندہ قصد کرے کسی نیکی کا تو لکہو اُسکی ایک نیکی پہر اگر وہ کرلیوے تو لکہو اُسکی دس نیکیان اور جب قصد کرے برائی کا تو مت لکہو اُسکے لئے پہر اگر کرے وہ تو لکہو اُسکے ایک برائی پہر اگر چہوڑ دی اور کیہے فرمایا آنحضرت نے کہ نکرے وہ برائی یعنے بعد ارادہ کے تو لکہو اُسکے لئے ایک نیکی پہر پڑہی آپنے یہ آیت من جاء سے آخر تک یعنے فرمایا اللہ تعالی نے جو لاوے ایک نیکی اُسکے لئے دس گنی ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** سورہ انعام اللہ تعالی کا بڑا انعام ہے جو اسکے قدر نجانی وہ بدترین انام بلکہ کہترین انعام ہے اسمین احکام فقہیہ سے مذکور ہے حلت ذبیحہ کے جو اللہ کے نام پر ذبح ہوا ہو اور حرمت میتہ کی اور حرمت دم مسفوح اور لحم خنزیر اور ما اہل بہ لغیر اللہ کی اور حرمت ہر ذی ظفر اور شحوم غنم و بقر کے یہود پر بطور اخبار اور نہی شرک اور قتل اولاد اور فواحش اور قتل نفس سے اور نہی مال یتیم سے اور اتباع سبل متفرقہ سے اور حکم والدین سے احسان کرنیکا اور کیل و میزان کے پورا کرنیکا اور باتونمین عدل کرنیکا اور عہد الہی کے پورا کرنیکا اور اتباع صراط مستقیم کا اور یہ دس احکام ابتدائی توراۃ مین لکھے جاتے تہے اور حکم اتباع قرآن کا اور قصص ماضیہ سے قصہ ابراہیم علیہ السلام کے معبود حقیقی کے تلاش کا اور رویت کوکب و قمر و شمس کے اور توحید اُنکی اور برائت شرک سے اور اسامی بہتاک انبیاء پیغمبرون کے اور صلاح اور احسان اور توحید اُنکے اور حبط ہوجانا اُنکے عملونکا اگر خدا نخواستہ وہ شرک کرتے اور یاد انہیون سے کفار ناہنجار کے استہزائکا آیات الہی سے اور کہنا کہ نبی پر کوئی فرشتہ کیون نہ نازل ہوا اور اساطیر الاولین کہنا قرآن کو اور طلب کرنا معجزہ کا نبی سے اور حقیر سمجھنا اُنکا مومنون

کو اور جھٹلانا قرآن کو اور چھپانا یہود کا احکام توراۃ کو اور قسمین کھانا انکا کہ اگر ہم کوئی معجزہ دیکھیں تو ضرور ایمان لاوین اور نکالنا مشرکوں کا اپنے معبودوں کیے حصے حرث و انعام
سے جیسے اسوقت کے مشرک پیروں کے نام کی جھنگی شیطی نکالتی ہیں اور قتل کرنا اپنی اولاد کو اور بحیرہ اور سائبہ اور حجر مقرر کرنا اور حرام ٹھیرانا بعضے کا عورتوں پر اور حلال کرنا
میتہ کا عورت اور مرد پر اور تحریم اشیا کی اپنے جانب سے اور تذکیر بآلاء اللہ سے مذکور ہے برکات سماویہ و ارضیہ ہوا اگلے لوگوں پر تھے اور سوا اسکے قدرتین اللہ تعالیٰ کی کہ فلق حب
و نوی ہے اور اخراج حی کا میت سے اور عکس اسکا اور فلق الاصباح اور اسکان لیل اور حسبان شمس و قمر اور بنانا نجوم اور انشاء انسان ایک جان سے اور اتارنا پانی کا
آسمان سے اور نکالنا نبات کا اور نکالنا سبزی کا اور حب متراکب اور نخل کا اور پیدا کرنا باغوں کا انگور سے اور زیتون اور انار سے اور تذکیر ساتھ خلق جنات نخل و زرع مختلف
الاکل و زیتون و رمان وغیرہ کے دوسرے مقام میں اور تذکیر ساتھ پیدا کرنے چارپایوں کے اور پیدا کرنا آٹھ جوڑوں کے دو بھیڑ سے اور دو بکری سے اور دو اونٹ سے اور دو
گائے سے اور تمکن ساتھ خلیفہ کرنے ہم لوگوں کے زمین میں وغیرہ ذالک من النعماء الکثیرۃ والآلاء الوافرۃ غرض اس سورہ مبارک میں ذکر آلاء میں بہت اہتمام
کیا گیا ہے اور بہیرا اور تمکین دینی اور دنیوی جا بجا بیان کیے گئیں ہیں اور صفات الٰہی سے آیات قدرت اسکی جیسے زمین و آسمان کا بنانا اور ظلمات و نور کا پیدا
کرنا اور الوہیت کا مستحق ہونا اور سر و جہر اور اعمال عباد کا جاننا اور سموات وارض کا مالک ہونا اور اپنے بندوں کا اسکا شاہد ہونا اور حاکم ہونا اور حفظہ کا اون پر بھیجنا
اور ارواح کا سلب ہو کر اسکی طرف جانا اور نجات دینا بندوں کو ظلمات بر و بحر میں اور پکارنا بندوں کا اوسکو تضرعا و خفیۃ اور قادر ہونا عذاب فوقانی و تحتانی پر اور
شفیع و ولی ہونا کسی کا بجز اس تعالیٰ کے قیامت کے دن اور ارادہ الٰہی اور مالک ہونا اسکا قیامت کے دن اور علم و حکمت اسکی قیامت کے دن اور دس صفتین ایک
مقام میں مذکور ہیں یعنے ابداع سموات وارض اور نہ ہونا اسکے لڑکے اور جورو کا اسکے لئے اور پیدا کرنا سب چیزوں کا اور علم کامل اور الوہیت اور ربوبیت اور کفیل ہونا
ہر شئے پر اور دور ہونا نظروں سے اور لطیف و خبیر ہونا اور اثبات معبودیت کا ان سب صفتوں سے اور غنا اور رحمت اور قدرت اسکی کہ چاہے تو سب کو فنا کرے اور دوسروں
کو پیدا کرے اور اسیطرح کے اور فوائد و منافع عمدہ عمدہ مذکور ہیں کہ جسکے تفصیل کو بڑے بڑے دفتر کفایت نکرین علما اور حفاظ کو چاہیے کہ خوب تامل سے اس سورہ
مبارک میں نظر فرماوین اور حظوظ روحانیہ اور لذات ایمانیہ اٹھاوین تاکہ بعد مردن حسرت و افسوس سے بچیں اور لقمہ ندامت نکھاوین **و من**

سورۃ الاعراف بسم اللہ الرحمن الرحیم **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ ہذہ الآیۃ فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا قال حماد ہکذا
وامسک سلیمان بطرف ابہامہ علی انملۃ اصبعہ الیمنی قال فساخ الجبل وخر موسی صعقا **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیتہ فلما تجلی ربہ یعنی جب
تجلی کی موسی کے رب نے پہاڑ پر کردیا اسکو دبا ہوا کہا حماد نے اسطرح اور سلیمان جو راوی حدیث ہیں انہوں نے رکھی نوک اپنی انگوٹھے کی داہنی انگلی کی پور پر کہا راوی نے کہ پر
پھٹ گیا پہاڑ اور گرے موسی بیہوش ہو کر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر حماد بن سلمہ کے روایت سے روایت کی ہے عبد الوہاب وراق نے
انہوں نے معاذ بن معاذ سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **عن** مسلم بن یسار الجہنی
ان عمر بن الخطاب سئل عن ہذہ الآیۃ واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم واشہدہم علی انفسہم الست بربکم قالوا بلی شہدنا ان تقولوا
یوم القیمۃ انا کنا عن ہذا غافلین فقال عمر بن الخطاب سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عنہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
اللہ خلق آدم ثم مسح ظہرہ بیمینہ فاستخرج منہ ذریۃ فقال خلقت ہؤلاء للجنۃ وبعمل اہل الجنۃ یعملون ثم مسح ظہرہ فاستخرج منہ ذریۃ فقال
خلقت ہؤلاء للنار وبعمل اہل النار یعملون فقال الرجل ففیم العمل یا رسول اللہ قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اذا خلق العبد للجنۃ
استعملہ بعمل اہل الجنۃ حتی یموت علی عمل من اعمال اہل الجنۃ فیدخلہ اللہ الجنۃ واذا خلق العبد للنار استعملہ بعمل اہل النار حتی یموت علی عمل من اعمال اہل
النار فیدخلہ اللہ النار **ترجمہ** مسلم بن یسار جہنی سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب سے کسی نے اس آیت کا مطلب پوچھا واذ اخذ ربک یعنی جب نکالی تیرے رب نے بنی آدم
کے پیٹھوں سے اولاد انکی اور گواہ کیا انکو انکی جانوں پر اور فرمایا کیا نہیں ہوں میں معبود تمہارا تو کہا انہوں نے کیوں نہیں تو ہمارا معبود ہے گواہی دیتے ہیں ہم
یہ اسلیے کیا کہ کہیں کہنے لگو تم قیامت کے دن کہ ہم تو اس سے غافل تھے سو کہا حضرت عمر نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کسی نے پوچھی آپ سے یہی
آیت تب فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو پھر پھیرا انکی پیٹھ پر اپنا داہنا ہاتھ اور نکالی انسے ایک اولاد اور فرمایا کہ پیدا

کی ہے مین نے یہ جنت کے لئے اور جنت ہی کا کام کرینگے یہ لوگ پہر پہیرا اپنا ہاتہ اُنکی پیٹہہ پر دوبارہ اور نکالی اُسنے ایک اولاد اور فرمایا دوزخ کے لئے بنایا مین نے اُنکو اور دوزخ ہی کا
کام کرینگے یہ لوگ تب عرض کی ایک شخص نے کہ پہر کیا ضرور ہے عمل یا رسول اللہ یعنے جب دوزخی اور جنتی وہین سے مقرر ہوگئے تو عمل کی کیا حاجت ہی کہا راوی نے کہ فرمایا آپ نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے جب پیدا کرتا ہی بندہ کو جنت کے لئے کام مین لگاتا ہے اُسکو جنت والون کے یہانتک کہ وہ مرتا ہی جنت والون کے عمل پر پہر داخل کرتا ہے
اُسکو اللہ تعالے جنت مین اور جب پیدا کرتا ہے اللہ کسی بندہ کو دوزخ کے لئے کام مین لگاتا ہے اُسکو دوزخ والون کے یہانتک کہ مرتا ہی وہ اوپر کسی عمل کے دوزخ والون
کے عملون سے پہر داخل کرتا ہے اسکو دوزخ مین **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مسلم بن یسار کو سماع نہین ہے عمر سے اور ذکر کیا بعضون نے اس اسناد مین مسلم بن یسار اور
عمر کے بیچ مین ایک مرد کو **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهٖ کُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّیَّتِهٖ
اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَجَعَلَ بَیْنَ عَیْنَیْ کُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ وَبِیْصًا مِّنْ نُّوْرٍ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰی اٰدَمَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ مَنْ هٰٓؤُلَآءِ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ ذُرِّیَّتُكَ فَرَاٰی رَجُلًا مِّنْهُمْ
فَاَعْجَبَهٗ وَبِیْصُ مَا بَیْنَ عَیْنَیْهِ فَقَالَ اَیْ رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اٰخِرِ الْاُمَمِ مِنْ ذُرِّیَّتِكَ یُقَالُ لَهٗ دَاوٗدُ قَالَ رَبِّ وَکَمْ جَعَلْتَ عُمْرَهٗ قَالَ سِتِّیْنَ سَنَةً
قَالَ اَیْ رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمْرِیْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً فَلَمَّا انْقَضٰی عُمْرُ اٰدَمَ جَآءَهٗ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ اَوَلَمْ یَبْقَ مِنْ عُمْرِیْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَوَلَمْ تُعْطِهَا ابْنَكَ دَاوٗدَ قَالَ
فَجَحَدَ اٰدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّیَّتُهٗ وَنَسِیَ اٰدَمُ فَنَسِیَتْ ذُرِّیَّتُهٗ وَخَطِیَٔ اٰدَمُ فَخَطِئَتْ ذُرِّیَّتُهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب پیدا
کیا اللہ تعالے نے آدم علیہ السلام کو چہو لی اُنکی پیٹہہ اور نکلے اُنکی پیٹہہ سے وہ سب جی جنکو اللہ تعالے پیدا کرنیوالا ہی اُنکی اولاد سے قیامت کے دنتک اور رکہدی تہی ہر انسان کی
دونون آنکہون کے بیچ مین ایک چمک نور کی پہر سامنے لایا اللہ تعالے اُن سبکو آدم علیہ السلام کے اور کہا آدم نے ای رب یہ کون لوگ ہین فرمایا اللہ نے یہ سب تمہاری اولاد
ہین پہر دیکہا ایک مرد کو انمین سے اور بہت پسند آئی آدم کو چمک اُنکے آنکہون کے بیچکی اور کہا اُنہون نے کہ ای رب یہ کون شخص ہے فرمایا اللہ تعالی نے کہ یہ ایک مرد ہی اخیر
کی اُمتون مین کا تیری اولاد مین سے کہ اسکو داود کہتے ہین کہا آدم نے کہ ای رب کتنی ٹہیرائی تونے عمر اسکی فرمایا اللہ نے ساٹہ برس کی کہا آدم نے کہ ای رب زیادہ
دی اسکو میری عمر سے چالیس برس پہر جب گذر گئی آدم علیہ السلام کی باقی عمر اور ملک الموت آئی کہا آدم نے کہ کیا باقی نہین میری عمر کے چالیس برس کہا ملک
الموت نے کہ وہ تو دیدی تمنے اپنی بیٹے داؤد کو فرمایا حضرت نے کہ پہر مکر گئے آدم اور مکرنے لگے اولاد انکی اور بہول گئے آدم اور بہول گئے اولاد انکی اور چوک گئے
آدم اور چوک گئے اولاد انکے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہوئی کئی سندون سے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا حَمَلَتْ حَوَّآءُ طَافَ بِهَا اِبْلِیْسُ وَکَانَ لَا یَعِیْشُ لَهَا وَلَدٌ فَقَالَ سَمِّیْهِ عَبْدَ الْحَارِثِ فَسَمَّتْهُ عَبْدَ الْحَارِثِ فَعَاشَ وَکَانَ
ذٰلِكَ مِنْ وَحْیِ الشَّیْطَانِ وَاَمْرِهٖ **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ حاملہ ہوئین حوا آنے لگا اُنکے پاس شیطان اور اُنکا کوئی
لڑکا نہ جیتا تہا تو کہا شیطان نے نام رکہو تم اپنے لڑکے کا عبد الحارث سو یہی نام رکہا اُنہون نے اور وہ جیتا رہا اور یہ شیطان کے سکہلانی سے اور اُسکے حکم سے تہا **ف**
یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر عمر بن ابراہیم کے روایت سے کہ وہ قتادہ سے روایت کرتے ہین اور روایت کی یہ بعضون نے عبد الصمد سے اور مرفوع نکیا اسکو
مترجم کہتا ہے سورہ اعراف ایک دفتر معرفت ہے کہ عمدہ عمدہ معارف اسمین بہرے ہین اور عجیب و غریب جواہر مضامین اُسمین دہرے ہین قصص ماضیہ سے اسمین مذکور ہے
قصہ آدم علیہ السلام کے جنت سے اُترنیکا اور زمین مین جینے اور مرنیکا اور قصہ نوح علیہ السلام کے دعوت کا اور قوم کے ہلاک اور مؤمنین کے نجات کا اور قصہ ہود علیہ السلام
اور صالح علیہ السلام اور لوط اور شعیب علیہما السلام کا اور قصہ موسی علیہ السلام کا نہایت تفصیل سے اور مقابلہ سحرہ کا اور آنا طوفان جراد و قمل و ضفادع و دم کا فرعونیون پر اور غرق ہونا اُنکا
اور تجلی باری تعالے کی کوہ طور پر اور بنانا بنی اسرائیل کا گوسالہ کو اور عذاب انکا اور فضیلت اس امت کے آمران معروف اور ناہیان عن المنکر کی اور وعدہ فلاح و نصرت کا اُنکی لئے اور قصہ اصحاب
سبت کا اور مسخ ہوجانا اُنکی صورتونکا اور قصہ اخراج ذریت کا ظہر آدم سے اور قصہ بلعم باعور کا اور احوال آخرت مثل کوہ سے سوال کرنا اُمتون سے اُنکی رسولونکی رسالت کا اور وزن اعمال اور
موقوف ہونا نجات کا نقل اعمال خیر پر اور مشرکون اور مفتریونکا اور خطاب کرنا ملائکہ کا اُنسے سکرات موت کی وقت اور داخل ہونا امم کا دوزخ مین اور لعنت کرنا ایک کا دوسریکو اور کہلنا ابواب
سماء کا منکرونکی لئے اور مہاد و غواش دوزخیونکا آگ سے اور وعدہ جنت کا نیکونکی لئے اور نکالنا حسد و بغض کا اُنکی سینونسے اور ندا کرنا اصحاب جنت کا اصحاب نار کو اور عکس اسکا اور بیان اعراف
کا اور بہت سے منافع و فوائد مذکور ہین کہ تفصیل اُنکی ایک بحر طویل ہے عاشقان قرآنکو ضرور ہی کہ اس سورہ مین غور و تامل فرماوین اور حظوظ روحانیہ اُٹہاوین

ومن سورة الانفال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **عن** سعد قال لما کان یوم بدر جئت بسیف فقلت یا رسول اللہ ان اللہ قد شفی صدری من المشرکین او نحو ھذا ھب لی ھذا السیف فقال ھذا لیس لی ولا لک فقلت عسی ان یعطی ھذا من لا یبلی بلائی فجاءنی الرسول فقال انک سألتنی ولیس لی وانہ قد صار لی وھو لک قال فنزلت یسئلونک عن الانفال الآیۃ **ترجمہ** روایت ہے سعد سے کہ کہا انہوں نے کہ جبکہ ہوا بدر کا دن لایا میں ایک تلوار اور میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ ٹھنڈا کر دیا مشرکوں سے یا مانند اسکے یعنی خوب بدلا میں نے انکو پس دیجئے مجھے یہ تلوار یعنی مال غنیمت سے سو فرمایا آپ نے کہ نہ یہ میرا حق ہے نہ تیرا پس میں نے دل میں کہا کہ یہ ایسے شخصوں کو ملجاویگی جنہی میری سی بلا نہ اٹھائی ہو پھر آیا میرے پاس قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کہا آپکی طرف سے کہ تو نے مجھ سے وہ تلوار مانگی تھی اور جب میرے نہ تھی اور اب مجھی اختیار ہو گیا پس وہ تیری ہے کہا راوی نے کہ جب یہ آیت اتری یسئلونک عن الانفال **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا اسکو سماک نے مصعب بن سعد سے اور اس باب میں عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے **مترجم** پوری آیۃ یوں ہے یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول فاتقوا اللہ واصلحوا ذات بینکم واطیعوا اللہ ورسولہ ان کنتم مؤمنین یعنی تجھسے پوچھتے ہیں حکم غنیمت کا تو کہہ مال غنیمت اللہ کا ہی اور رسول کا سو ڈرو اللہ سے اور صلح کرو آپس میں اور حکم میں چلو اللہ کے اور اسکے رسول کے اگر ایمان رکھتے ہو انتہیٰ اللہ تعالیٰ نے یہاں تک ہی فرمادیا کہ فتح و ظفر اللہ ہی کے مدد سے ہوئی ہے غنیمت اسیکا مال تم اپنا سمجھ کر جھگڑنے لگے آگے علاوہ میں فرمادیا کہ ایک خمس غنیمت کا اللہ کی نذر نکالو کہ وہ نبی کے اختیار سے خرچ و تقسیم ہو اور رہے چار حصے وہ مجاہدین پر تقسیم ہوں پیادہ کو ایک حصہ اور سوار کو دو

عن عمر بن الخطاب قال نظر نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المشرکین وھم الف واصحابہ ثلثمائۃ وبضعۃ عشر رجلا فاستقبل نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القبلۃ ثم مد یدیہ وجعل یھتف بربہ اللھم انجز لی ما وعدتنی اللھم انک ان تھلک ھذہ العصابۃ من اھل الاسلام لا تعبد فی الارض فما زال یھتف بربہ مادا یدیہ مستقبل القبلۃ حتی سقط رداءہ من منکبیہ فاتاہ ابوبکر فاخذ رداءہ فالقاہ علی منکبیہ ثم التزمہ من ورائہ وقال یا نبی اللہ کفاک مناشدتک ربک فانہ سینجز لک ما وعدک فانزل اللہ تبارک وتعالی اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملائکۃ مردفین فامدھم اللہ بالملئکۃ **ترجمہ** عمر بن خطاب سے روایت ہے کہا نظر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کی طرف اور وہ ہزار تھے اور اصحاب آپکے تین سو اور چند آدمی سو منہ کیا نبی اللہ نے قبلہ کیطرف اور پھیلائے اپنے دونوں ہاتھ اور پکارنے لگے اللہ کو کہ اے اللہ پورا کردے وہ وعدہ جو تو نے مجھ سے کیا ہے یعنی ظفر کا یا اللہ اگر ہلاک کر دیگا تو اس جماعت کو مسلمانوں کی تو نہ عبادت کیجاویگی تیری زمین میں پھر اسیطرح پکارتے رہے اپنے رب کو دونوں ہاتھ پھیلائے قبلہ کیطرف منہ کئے ہوئے یہاں تک کہ گر پڑی چادر مبارک آپکی کندھوں سے اور آئے ابوبکر اور اٹھائی چادر اور ڈالدیا اسکو آپکے کندھوں پر پھر لپٹ گئے پیچھے سے اور کہا کہ اے نبی اللہ کے کافی ہے تمہارا عرض کرنا پروردگار کے درگاہ میں اور بیشک وہ پورا کریگا جو وعدہ کیا ہے اس نے تم سے سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیۃ اذ تستغیثون یعنی یاد کرو اسوقت کو فریاد کرتے تھے تم اپنے رب سے اور قبول کرلی اسنے اور فرمایا کہ میں مدد دینے والا ہوں تمکو ہزار فرشتوں سے کہ آگے پیچھے سوار چلے آتے ہیں پھر مدد دی اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر عکرمہ بن عمار کی روایت سے کہ وہ ابوزمیل سے روایت کرتے ہیں اور ابوزمیل کا نام سماک حنفی ہے اور یہ بدر کے دن تھا **عن** ابن عباس قال لما فرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدر قیل لہ علیک العیر لیس دونھا شیء قال فناداہ العباس وھو فی وثاقہ لا یصلح وقال لان اللہ وعدک احدی الطائفتین وقد اعطاک ما وعدک قال صدقت **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ جب فارغ ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر سے کسی نے کہا کہ چلیے آپ قافلہ پر یعنی جو شام سے آتا تھا کہ اسطرف کوئی آپ سے لڑنے والا نہیں کہا راوی نے کہ آواز دی آپکو عباس نے کہ وہ اپنی زنجیر زنجیروں میں بندھے ہوئے تھے اور کہا کہ آپکو لائق نہیں اور کہا اللہ تعالیٰ نے آپ سے ایک گروہ کا وعدہ فرمایا تھا یعنی قافلہ کا یا لشکر کا سو دیدیا جسکا وعدہ ایک پر فتح جسکا وعدہ کیا تھا فرمایا آپ نے کہ تم نے سچ کہا **ف** یہ حدیث حسن ہے

عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزل اللہ علی امانین لامتی وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون فاذا مضیت ترکت فیھم الاستغفار الی یوم القیمۃ **ترجمہ** ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اتاری ہیں اللہ تعالیٰ نے دو امان کی چیزیں میری امت کے لئے چنانچہ فرمایا اسنے کہ اللہ عذاب کرنیوالا نہیں انکو اور تو انمیں ہو اور عذاب کرنیوالا نہیں جب وہ مغفرت مانگتے ہوں پھر جب میں چلا جاؤنگا چھوڑ جاؤنگا استغفار انکے امان کے لئے قیامت تک **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسمٰعیل بن ابراہیم ضعیف ہیں حدیث میں **مترجم** یعنے

دو چیزیں عذاب آلہی سے بچنے کا سبب ہیں ایک وجود باجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرے استغفار **عن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ
هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ قَالَ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ سَيَفْتَحُ لَكُمُ الْاَرْضَ وَسَتُكْفَوْنَ الْمُؤْنَةَ
فَلَا يَعْجِزَنَّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیت منبر پر واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ یعنے
تیار کرو کافروں کے مقابلہ کو جہانتک ہو سکے تم سے قوت اور فرمایا آگاہ ہو کہ قوت سے مراد تیر چلانا ہے کہا اسکو آپ نے تین بار آگاہ ہو کہ اللہ تعالیٰ فتح دیگا تمکو زمین میں اور کفایت
کریگا تم سے محنت کو سو نہ تھکے کوئی تم میں اپنے تیر کھیلنے سے یعنی اسمیں سستی نکرو **ف** اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اسامہ بن زید سے انہوں نے صالح بن کیسان سے
انہوں نے عقبہ بن عامر سے اور حدیث وکیع کی صحیح تر ہے اور صالح بن کیسان نے نہیں پایا عقبہ بن عامر کو اور پایا ہے ابن عمر کو **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ سُوْدِ الرُّؤُسِ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانَتْ تَنْزِلُ نَارٌ مِّنَ السَّمَاءِ فَتَاْكُلُهَا قَالَ سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ فَمَنْ يَّقُوْلُ هٰذَا اِلَّا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْاٰنَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ
وَقَعُوْا فِي الْغَنَائِمِ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ لَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
نہیں حلال ہوئیں غنیمتیں کسی کالی سر والے کو یعنے کسی بشر کو تم سے پہلی زمانہ سابق میں یہہ دستور تھا کہ اترتی تھی ایک آگ آسمان سے اور اسکو کھا جاتی تھی کہا سلیمان
نے کہ کون کہتا ہے یہ سوا ابوہریرہ کے اسوقت میں اور جب بدر کا دن ہوا لوگ گرے غنیمتوں پر قبل اسکے کہ وہ حلال کیجاویں انپر سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت لولا
کتاب الآیۃ یعنے اگر نلکھا ہوتا پیشتر سے اللہ کے حکم سے کہ غنیمتیں تمپر حلال ہونگی تو پہونچتا تمکو اسکے لینے کی سبب سے بڑا عذاب **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَّجِيْءَ بِالْاُسَارٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ هٰؤُلَاءِ الْاُسَارٰى فَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةً
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفَلِتَنَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اِلَّا بِفِدَاءٍ اَوْ ضَرْبِ عُنُقٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا سُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ فَاِنِّيْ
سَمِعْتُهٗ يَذْكُرُ الْاِسْلَامَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا رَاَيْتُنِيْ فِيْ يَوْمٍ اَخْوَفَ اَنْ تَقَعَ عَلَيَّ حِجَارَةٌ مِّنَ السَّمَاءِ مِنِّيْ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ حَتّٰى
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا سُهَيْلَ بْنَ الْبَيْضَاءِ قَالَ وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِقَوْلِ عُمَرَ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَاتِ **ترجمہ** عبد اللہ
بن مسعود سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ جب ہوا دن بدر کا اور قیدی آئے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کہتے ہو تم ان قیدیوں کے حق میں پھر ذکر کیا اس حدیث میں ایک
قصہ یعنے اصحاب سے مشورہ دینے کا پھر فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بچیگا کوئی انمیں سے مگر ساتھ فدیہ دینے کے یا گردن مارے جانیکے سو عرض کی عبد اللہ بن مسعود نے
کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مگر سہیل بن بیضا کہ میں نے سنا ہی کہ وہ یاد کرتا ہے اسلام کو کہا عبد اللہ نے کہ چپ ہو رہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کہا عبد اللہ نے کہ دیکھا میں نے اپنے کو
کسی دن ڈرنیوالا اس سے کہ برسیں مجھپر آسمان سے پتھر اُس دن سے زیادہ اور میں یہی ڈر رہا یہانتک کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مگر سہیل بن بیضا کہا عبد اللہ نے اور اترا قرآن
عمر کے قول کے موافق ما کان سے آخر آیات تک یعنے کسی نبی کو لائق نہیں ہے کہ اسکے پاس قیدی ہوں یہانتک کہ بہا دیوے خون انکا زمین میں یعنی فدیہ لیکر چھوڑنا انکا
کے شان سے بعید ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ابو عبیدہ بن عبد اللہ کو سماع نہیں اپنے باپ سے **خاتمہ** چونکہ سورۂ انفال سورۂ توبہ کے ملحقات سے ہی اور اسی سبب سے
دونوں کے بیچ میں بسم اللہ تحریر نہیں ہوئی اسلئے فہرست ہے اسکی مضامین کی سورۂ توبہ کے خاتمہ میں لکھے جاینگی **من سورۃ التوبۃ** **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا حَمَلَكُمْ اَنْ عَمَدْتُمْ اِلَى الْاَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ وَاِلٰى بَرَاءَةٍ وَّهِيَ مِنَ الْمِئِيْنَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوْا بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُمُوْهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَاْتِيْ عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ
الْعَدَدِ فَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا فَاِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَةُ فَيَقُوْلُ
ضَعُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتِ الْاَنْفَالُ مِنْ اَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةٌ مِّنْ اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا
فَظَنَنْتُ اَنَّهَا مِنْهَا فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا اَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ اَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے حضرت عثمان سے کہ کیا سبب ہوا تمکو کہ ارادہ کیا تم نے طرف انفال کے اور وہ مثانی میں ہے اور طرف براءۃ
کے اور وہ مئین میں سے پس ملا دیا تم نے ان دونوں کو اور نہ لکھی تم نے ان دونوں کے بیچ میں سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور رکھدیا تم نے ان دونوں کو سبع طول میں کیا سبب

ہوا تمہاری ایسا کرنیکا تو جواب دیا حضرت عثمان نے کہ تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ گذرتا تہا اُنپر زمانہ اور اُترتے تہے اُنپر سورتین گنتی کی پہر جب اُترتی تہی اُنپر کچہہ آیتین بلاتے
تہے بعض لکہنے والیکو اور فرماتے تہے لکہدو ان آیتونکو اُس سورت مین کہ جسمین ایسا ایسا مذکور ہے پہر جب اُترتی اُنپر کوئی آیت فرماتے رکہدو اِس آیت کو اِس سورت مین
کہ جسمین ایسا ایسا مذکور ہے اور تہی انفال کہ مدینہ مین اول اول نازل ہوئی تہے اور تہی سورۂ براءۃ کہ قرآن کے آخر مین اُتری تہی اور بیان اسکا اور انفال کا مشابہ
تہا ایس گمان کیا مینے کہ یہ اُسی مین سے ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اور نہ بیان کیا ہماری لئے کہ وہ اسمین سے ہے پس اسی سبب سے مینے ان
دونونکو ملادیا اور نہ لکہے اُنکے بیچمین سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اور رکہدیا مینے اُنکو سبع طول مین **ف** یہ حدیث حسن ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر عوف کے
روایت سے کہ وہ یزید فارسی ہی روایت کرتے ہین وہ ابن عباس سے اور یزید فارسی تابعین مین ہین بصرہ والونمین اور یزید بن ابان رقاشی وہ ہی تابعین سے ہین بصرہ
والونمین اور وہ چہوٹے ہین یزید فارسی سے اور یزید رقاشی روایت کرتے ہین انس بن مالک سے **مترجم** مثانی وہ سورتین ہین کہ مئین سے چہوٹی ہین اور مفصل سے
بڑی اور مئین سو سو آیتون والی سورتین ہین اور اول قرآن مین سات سورتونکو سبع طول کہتے ہین پہر اُسکی بعد مئین ہین یعنی سو سو آیتون والی پہر اُسکی بعد مثانی ہین پہر اُسکی بعد مفصل
قولہ اور بیان اسکا اور انفال کا مشابہ تہا یعنے سورۂ انفال مین ذکر ہے عہود و مواثیق کا جو کافرون اور مسلمانونمین تہا اور سورۂ برات مین اسی عہدون کو اُنکے آگے
ڈالدیا اور اُن دونو سورتونمین تعلیم جہاد کے اور احکام قتال کے مذکور تہے اسلئے اِن دونونکو ایک کردیا اور بسم اللہ اسلئے نہ لکہی کہ شاید دونون ایک ہون اور حضرت نے
یہ بیان نفرمایا کہ دونون ایک ہین **عَنْ** عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ اَنَّهٗ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ
ثُمَّ قَالَ اَيُّ يَوْمٍ اَحْرَمُ اَيُّ يَوْمٍ اَحْرَمُ اَيُّ يَوْمٍ اَحْرَمُ قَالَ فَقَالَ النَّاسُ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ
يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهٖ وَلَا يَجْنِيْ وَالِدٌ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلَا وَلَدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ اَلَا اِنَّ الْمُسْلِمَ اَخُو الْمُسْلِمِ فَلَيْسَ
يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ اِلَّا مَا اَحَلَّ مِنْ نَفْسِهٖ اَلَا وَاِنَّ كُلَّ رِبًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ لَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ غَيْرَ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ اَلَا وَاِنَّ كُلَّ دَمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دَمِ الْجَاهِلِيَّةِ دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا
فِيْ بَنِيْ لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ اَلَا وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ
فَاِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا اَلَا وَاِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ
حَقًّا فَاَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ فَلَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ وَلَا يَاْذَنَّ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ اَلَا وَاِنَّ حَقَّهُنَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تُحْسِنُوْا اِلَيْهِنَّ فِيْ كِسْوَتِهِنَّ
وَطَعَامِهِنَّ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن احوص سے کہ وہ حاضر ہوے حجۃ الوداع مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ پہر حمد کی آپنے اللہ کی اور ثنا کی اُسپر یعنے خطبہ پڑہا
اور نصیحت کی اور وعظ فرمایا پہر فرمایا آپنے کونسا دن ہی جسکی حرمت بیان کرتا ہونمین کونسا دن ہے جسکی حرمت بیان کرتا ہونمین کونسا دن ہے جسکی حرمت
بیان کرتا ہونمین کہا راوی نے کہ لوگون نے عرض کی کہ دن ہے حج اکبر کا اے رسول اللہ کے فرمایا آپنے کہ بیشک خون اور مال اور عزتین تمہاری تمپر حرام ہین جیسی حرمت
آج کے دن کی ہے تمہاری اِس شہر مین تمہارے اس مہینے مین آگاہ ہو کوئی قصور نہین کرتا مگر اُسکا وبال اور سزا اُسکی جان پر ہے اور نہین قصور کرتا کوئی باپ کہ سزا
اسکی اُسکے بیٹے پر ہو اور نہین قصور کرتا کوئی بیٹا کہ سزا اُسکی باپ پر ہو آگاہ ہو کہ مسلمان بہائی مسلمان کا ہے پہر نہین حلال ہے کسی مسلمان کو اُسکے بہائی
کی کوئی چیز مگر جو چیز کہ حلال کیا اُسنے اپنی جان سے آگاہ ہو کہ سب سود جاہلیت کا باطل ہے تمہارے لئے حلال ہے فقط اصل مال
تمہارا نہ تم ظلم کرو نہ تمپر کوئی ظلم کریگا اور سود عباس بن عبد المطلب کا سب معاف ہے یعنے اُسکی اصل بہی معاف ہے آگاہ ہو کہ ہر خون جاہلیت کا باطل ہے یعنے اُسکا
قصاص لیا جاویگا اور پہلا خون جسکو ہم چہوڑدیتے ہین اور اُسکا قصاص نہین طلب کرتے حارث بن عبد المطلب کا خون ہے کہ وہ دودہ پیتی تہی بنی الیث کی قبیلہ
مین اور قتل کردیا اُنکو ہذیل نے آگاہ ہو کہ نیک سلوک کرو عورتون کے ساتہ اسلئے کہ وہ قیدی ہین تمہارے پاس تم اُنکے مالک نہین ہو سوا اسکے مگر یہ کہ وہ کرین کوئی کہلی
ہوئی بیحیائی پہر اگر وہ نافرمانی کرین تمہاری تو الگ کرو اُنسے بستر اور مارو اُنکو ایسا کہ ہڈی پسلی نہ ٹوٹے پہر اگر وہ تمہارے کہے مین آجاوین تو پہر نہ الزام رکہو اُنپر
آگاہ ہو کہ تحقیق کہ تمہارا حق ہے تمہاری عورتونپر اور تمہاری عورتونکا حق ہے تمپر سو تمہارا حق تمہاری عورتونپر یہ ہے کہ نہ آنی دین تمہارے بچہونونپر اُن لوگونکو کہ جنکو تم برا جانتے ہو

اور اجازت نہ دین اپنے گہرونمین اُن لوگونکو کہ جنکو تم بُرا جانتے ہو آگاہ ہو کہ حق اُنکا تمپر احسان کرنا ہے اُنپر کپڑے اور کہانے مین **ف** یہ حدیث صحیح ہے
اور روایت کیے یہ ابوالاحوص نے شبیب سے **مترجم** یوم النحر اور مکہ اور حرام کے مہینونکی حرمت تمام عرب کے ذہنونمین جمی ہوئی تہی کہ ان دنونمین ظلم و زیادتی سی بہت
بچتے تہے آنحضرت نے فرمایا اسی طرح ہر مسلمان کے خون اور مال اور عزت کی حفاظت ضروری ہے اور جہال عرب مین دستور تہا کہ جب کسی سے قتل و نہب و خون ہوتا تہا
اُسکے عزیز و اقارب کو پکڑتے تہے اور ایک کے جُرم مین دوسرے سے مواخذہ کرتے تہے آنحضرت نے اس دستور کو نامنظور رکہا کہ یہ صریح ظلم و تعدی ہے اور جاہلیت مین
سود و بیاج کا معاملہ ہوتا تہا آپنے بعد حُرمت سود کے فرمادیا کہ جسپر کسیکا سودی روپیہ آتا ہو وہ اپنا اصل اور راس المال لیلیوے سود چڑہا ہوا نہ مانگے کہ ظلم ہے
اور اگر وہ قرضدار اصل مال بہی نہ دے تو یہ اُسکا ظلم ہے اور ترمذی کی روایت مین حارث بن عبدالمطلب کا مقتول ہونا مذکور ہے اور بخاری مین ربیعہ بن حارث کا اور
صواب وہی جو مشکوۃ مین ہے کہ وہ مقتول ابن ربیعہ بن حارث تہا طیبی نے کہا کہ جمہور کا قول ہے کہ نام اُسکا ایاس تہا اور وہ بیٹا تہا ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب
کا اور یہ ایاس چہوٹا تہا کہ اُسکو ایک پتہر لگ گیا بنی سعد اور بنی لیث کی لڑائی مین اور ربیعہ بن حارث صحابی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور وہ بڑا تہا عباس سے
وفات پائی اوسنے خلافت عمر مین **عن** عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے
کہا اُنہوں نے پوچہا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ حج اکبر کس دن ہے فرمایا آپنے نحر کے دن یعنی اسلیے کہ اکثر امور حج جیسے طواف زیارت اور رمی اور ذبح اور حلق وغیرہ
اُسیدن ہوتے ہین **عن** عَلِيٍّ قَالَ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ **ترجمہ** حضرت علی نے فرمایا حج اکبر نحر کا دن ہے **ف** یہ روایت صحیح ہے محمد بن اسحٰق کے روایت سے
یعنے جو اوپر مذکور ہوئی اسلیے کہ مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندون سے ابی اسحٰق سے وہ روایت کرتے ہین حارث سے وہ حضرت علی سے موقوفاً یعنے انہین کا قول اور نہین جانتے
ہم کہ کسی نے اسے مرفوع کیا ہو مگر محمد بن اسحاق نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج اکبر سے حج مُراد ہے اور اسیطرح حج اصغر عمرہ ہے اور یہ جو عوام مین مشہور ہے کہ عرفہ کے
دن اگر جمعہ پڑے تو وہ حج اکبر ہوتا ہے غلط ہے **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةٍ مَعَ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ
يُبَلِّغَ هٰذَا إِلَّا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِي فَدَعَا عَلِيًّا فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہا اُنہوں نے کہ بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برات کو ابوبکر کے ساتہ پہر بلایا اُنکو
اور فرمایا کہ نہین لائق ہے کسیکو کہ پہونچاوے یہ پیغام مگر کوئی مرد میرے گہر والونمین سے پہر بلایا علی کو اور دی وہ برات اُنکو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے انس کی روایت
سے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ثُمَّ أَتْبَعَهُ عَلِيًّا فَبَيْنَا أَبُو بَكْرٍ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ إِذْ سَمِعَ
رُغَاءَ نَاقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَصْوَى فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فَزِعًا فَظَنَّ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا عَلِيٌّ فَدَفَعَ إِلَيْهِ كِتَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يُنَادِيَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَانْطَلَقَا فَحَجَّا فَقَامَ عَلِيٌّ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَنَادَى ذِمَّةُ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ بَرِيئَةٌ مِنْ كُلِّ مُشْرِكٍ فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ
أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَلَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَكَانَ عَلِيٌّ يُنَادِي فَإِذَا عَيِيَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَادَى بِهَا **ترجمہ** ابن
عباس سے روایت ہے کہا اُنہون نے کہ بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو اور حکم کیا کہ اُن کلمات کو جو سورہ توبہ کے ابتدا مین مذکور ہین حج مین پکار دین پہر پیچہے بہیجا علی کو سو
ابوبکر راہ مین تہے کہ سُنی اُنہوں نے آواز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ناقہ قصوی کے بلبلانیکی اور نکلے ابوبکر گہبرائے ہوے اور خیال کیا کہ شاید رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے کہ ناگہان وہ علی تہے سو دیا اُنہون نے ابوبکر کو خط رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور اُسمین حکم تہا کہ پکار دین اُن کلمات کو علے پہر دونون چلے اور حج کیا اور
کہڑے ہوے ایام تشریق مین علی اور پکارا کہ ذمہ اللہ اور رسول کا پاک ہے ہر مشرک سے یعنے کسی مشرک کو پناہ نہین سو پہرلو زمین مین چار مہینے اور حج کو نہ آوے اس سال کے بعد
کوئی مشرک اور طواف نکرے کوئی بیت اللہ کا ننگا اور نہ داخل ہوگا جنت مین مگر مؤمن اور علی پکارتے رہے پہر جب وہ تہک گئے ابوبکر کہڑے ہوکر پکارنے لگے **ف**
یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباس کی سند سے **عن** زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا بِأَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ فِي الْحَجَّةِ قَالَ بُعِثْتُ بِأَرْبَعٍ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ
عُرْيَانٌ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ عَهْدٌ فَهُوَ إِلَى مُدَّتِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَهْدٌ فَأَجَلُهُ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ وَلَا يَجْتَمِعُ الْمُشْرِكُونَ
وَالْمُسْلِمُونَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا **ترجمہ** زید بن یثیع سے روایت ہے کہا اُنہون نے کہ پوچہا ہمنے علی سے کہ کیا پیغام لیکر تم بہیجے گئے تہے حج مین تو کہا اُنہون نے کہ چار باتین
ایک یہ کہ طواف نکرے کوئی بیت اللہ کا ننگا (جیسے ایام جاہلیت مین دستور تہا) اور جس کافر کے اور نبی کے درمیان صلح تہے ایک مدت تک اُسکی صلح قایم ہے مدت

معینہ تک اور جنسے کچھ صلح و پیمان نہ تھا اُنکی مدت مقرر ہوئی چار مہینے اور داخل نہوگا جنت مین مگر ایمان لانیوالا شخص اور جمع نہون مشرک اور مسلمان (حج مین)
اس سال کے بعد **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے یعنی روایت ابو عیینہ کی ابی اسحق سے اور روایت کیے یہ سفیان ثوری نے ابی اسحاق کے بعض اصحاب سے اُنہون نے علی سے
اور وہ روایت مروی ہے ابی ہریرہ سے **مترجم** ابتدائے سورہ برات مین بَرَاءَةٌ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ سے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تک جب یہ آیتین نازل ہوئین حضرت نے
اُنکی تعمیل کی اور چھٹے سال ہجرت کی حضرت کو مکے کی لوگون سے صلح ہوئی تھی اور بہی کئی فرقون سے جو انا فتحنا مین مذکور ہے اور عرب کے بہت سی فرقون سے صلح تھی جب
مکہ فتح ہوا اُس سے ایکسال کے بعد یہ آیتین نازل ہوئین اور حکم ہوا کہ کسی مشرک سے صلح نرکہو اور یہ بات حج مین پکار دو اور صلح کا جواب دیکر چار مہینے فرصت دی کہ اسمین
خواہ وطن چھوڑ جاوین یا لڑائی کا سامان کرین یا مسلمان ہون اور جنسے وعدہ ٹھیر گیا اور دغا اُنسے نہ دیکھی اُنسے صلح قایم رہی اور جنسے کچھ وعدہ نہ تھا اُنکو چار مہینے کی رخصت
ملی اور پہلے حضرت نے ابو بکر کو روانہ کیا تھا پھر اصحاب نے حضرت سے کہا کہ متولی عہد و میثاق کا اور صلح توڑنیکا آپکے گھر والون سے ضرور ہے اسلیئے آپنے حضرت علی کو روانہ
فرمایا **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِيْمَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ دیکھو تم کسی آدمی کو کہ عادت رکھتا ہے مسجد مین آنیکی تو
گواہی دو اُسکے لیے ایمان کی اسلیئے کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے کہ آباد کرتے ہین مسجدین اللہ تعالے کی وہی لوگ جو ایمان رکہتے ہین اللہ پر اور پچھلے دن پر **ف** روایت کی
ہمسے ابن عمر نے اُنہون نے عبد اللہ بن وہب سے اُنہون نے عمرو بن حارث سے اُنہون نے دراج سے اُنہون نے ابی الہیثم سے اُنہون نے ابی سعید سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ
وعلیہ وسلم سے مانند اسکے مگر اسمین یہ کہا یتعاہد المسجد یعنے خیال رکھتا ہے مسجد مین آنیکا اور غیر حاضر نہین رہتا یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو الہیثم کا نام سلیمان ہے
وہ بیٹے عمرو کے وہ بیٹے عبد العتواری کے اور سلیمان یتیم تھے ابی سعید کے گود مین پرورش پائی **عن** ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ
قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ اُنْزِلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا اَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهٗ فَقَالَ اَفْضَلُهٗ
لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهٗ عَلٰى اِيْمَانِهٖ **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے کہا جبکہ نازل ہوئی یہ آیۃ والذین یکنزون الذہب والفضۃ ہم ساتھ تھے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی سفر مین تو عرض کیا بعض صحابہ نے کہ چاندی اور سونیکی تو مذمت اُتری اگر ہم جانتے کہ کونسا مال بہتر ہے تو اُسکو جمع کرتے تب فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر مال زبان ہے خدا کی یاد کرنیوالی اور دل شکر کرنیوالا اور بیوی ایماندار کہ مدد کرے آدمی کے ایمان پر **ف** یہ حدیث حسن ہے پوچھا مین نے
محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہ سالم بن ابی الجعد کو سماع ہے ثوبان سے تو اُنہون نے کہا کہ نہین پہر پوچھا مین نے کسی اور صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تو فرمایا اُنہون نے
کہ سماع ہے اُنکو جابر بن عبد اللہ اور انس سے اور ذکر کیا اُنہون نے کئی شخصون کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے **عن** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ عُنُقِيْ صَلِيْبٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا عَدِيُّ اطْرَحْ عَنْكَ هٰذَا الْوَثَنَ وَسَمِعْتُهٗ يَقْرَاُ فِيْ سُوْرَةِ بَرَاءَةٌ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
فَقَالَ اَمَا اِنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْبُدُوْنَهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا اَحَلُّوْا لَهُمْ شَيْئًا اسْتَحَلُّوْهُ وَاِذَا حَرَّمُوْا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوْهُ **ترجمہ** روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا اُنہون نے کہ آیا
مین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میرے گردن مین ایک چلیپا تھی سونیکی تو فرمایا آپنے ای عدی دور کر تو اپنے پاس سے اس بت کو اور سنا مین نے اُنکو کہ پڑہتے تھے سورہ
برات مین کی یہ آیت اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ الآیۃ یعنے ٹھیرالیا اُنہون نے اپنے مولوین اور درویشون کو معبود اللہ کے سوا تب فرمایا آپنے کہ وہ لوگ اُنکی عبادت نکرتے تھے ولیکن
جب مولوی اور درویش کسی چیز کو حلال کہدیتے تو وہ حلال جان لیتے اور جب وہ حرام ٹھیرادیتے کسی چیز کو تو وہ حرام جان لیتے اُسکو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے
نہین جانتے ہم اسے مگر عبد السلام بن حرب کی روایت سے اور غطیف بن اعین مشہور نہین حدیث مین **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام و حلال ٹھیرانا اللہ ہی کا کام
ہے کسی مجتہد و پیر کے اختیار مین نہین اور جو کسی عالم اور مجتہد کو اسکا اختیار ثابت کرے وہ مشرک ہے **عن** اَنَسٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهٗ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ يَنْظُرُ اِلٰى قَدَمَيْهِ لَاَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ ابو بکر نے انسے
کہا کہ مین نے عرض کی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ہم دونون غار مین تھے (ہجرت کے وقت) کہ اگر ان کافرون مین سے کوئی نظر کرے اپنے قدمون کیطرف تو بیشک دیکھ لے ہمکو
اپنے قدمون کے نیچے تو فرمایا آپنے ای ابو بکر کیا گمان ہے تیرا اُس شخص کے ساتھ کہ اللہ اُنکا تیسرا ہے یعنی مدد اور نصرت اُسکی ہمارے ساتھ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

غریب ہے اور مروی ہوئی ہے یہ ہشام ہی سے اور روایت کیے ہیں یہ حدیث ہمان بن ہلال اور کئی لوگوں نے ہشام سے مانند اسکی **عن** ابن عباس قال سمعت عمر بن الخطاب یقول لما توفی عبد اللہ بن ابی دعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للصلوۃ علیہ فقام الیہ فلما وقف علیہ یرید الصلوۃ تحولت حتی قمت فی صدرہ فقلت یا رسول اللہ اعلی عدو اللہ عبد اللہ بن ابی القائل یوم کذا وکذا کذا وکذا یعدد ایامہ قال ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبسم حتی اذا اکثرت علیہ قال اخر عنی یا عمر انی قد خیرت فاخترت قد قیل لی استغفر لھم او لا تستغفر لھم ان تستغفر لھم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم لو اعلم انی لو زدت علی السبعین غفر لہ لزدت قال ثم صلی علیہ ومشی معہ فقام علی قبرہ حتی فرغ منہ قال فعجبت لی وجراتی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ ورسولہ اعلم فواللہ ما کان الا یسیرا حتی نزلت ھاتان الایتان ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ الی اخر الایۃ قال فما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعدہ علی منافق ولا قام علی قبرہ حتی قبضہ اللہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر بن خطاب سے کہتے تھے جبکہ مرا عبد اللہ بن ابی (کہ منافقوں کا سردار تھا) بلایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اسپر پہر آپ کھڑے ہوئے اسکی طرف پہر جب کھڑے ہوئے آپ اسکی پاس ارادہ رکھتے تھے نماز کا پہر میں یہانتک کہ آپکے سینہ کی سامنے کھڑا ہوا میں اور عرض کیے میں نے کہ اے رسول اللہ کے کیا نماز پڑہتے ہیں آپ اللہ تعالے کی دشمن پر جسکا نام عبد اللہ بن ابی ہے فلانے فلانے دن ایسی ایسی باتونکا کہنے والا بیان کرتے تھے عمر سب لوگ اسکی دن دن گن گن کے کہا عمر نے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مسکراتے تھے یہانتک کہ جب میں نے بہت کچھ کہا آپ سے تو فرمایا آپنے ہٹ جا مجہسے اے عمر مجھی اختیار دیا گیا سو میں نے اختیار کیا اسکی لیئے مغفرت مانگنا کہا گیا ہی مجہسے یعنی اللہ تعالے فرماتا ہی استغفر لھم او لا تستغفر لھم الایہ یعنے مغفرت مانگی تو منافقوں کے لیئے یا نمانگے اگر مغفرت مانگیگا تو انکے لیئے ستر بار تب بہی ہرگز بخشیگا انکو اللہ تعالے اتنہی اگر میں جانتا کہ اگر ستر بار سے زیادہ مغفرت مانگوں تو وہ بخشدیا جاویگا تو میں زیادہ مانگتا یعنے نماز کے تو اتنک ممانعت نہیں کہا عمر نے کہ پہر نماز پڑہی آپنے اسپر اور رہے اسکے جنازہ کے ساتہ اور کہڑے ہوئے آپ اسکی قبر پر یہانتک کہ فراغت ہوگئی اسکے کام سے کہا عمر نے کہ تعجب ہوا مجھے اپنی جرأت پر جو میں نے کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اللہ ورسول بہتر جاننے والے ہیں پہر قسم ہے اللہ کی تہوڑی سی دیر ہوئی تہی کہ یہ دونوں آیتیں اتریں ولا تصل علی احد منھم الایۃ یعنے مت نماز پڑہ کسی پر منافقوں میں سے ہرگز اگر مرجاوے کوئی انمیں کا کہا عمر نے کہ نماز نہ پڑہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکی بعد کسی منافق پر اور نہ کہڑے ہوئے کسی کی قبر پر یہانتک کہ اٹہا لیا انکو اللہ نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **عن** ابن عمر قال جاء عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین مات ابوہ فقال اعطنی قمیصک اکفنہ وصل علیہ واستغفر لہ فاعطاہ قمیصہ وقال اذا فرغتم فاذنونی فلما اراد ان یصلی جذبہ عمر وقال الیس قد نھی اللہ ان تصلی علی المنافقین فقال انا بین خیرتین استغفر لھم او لا تستغفر لھم فصلی علیہ فانزل اللہ ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ فترک الصلوۃ علیھم **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ آیا بیٹا عبد اللہ بن ابی کا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جبکہ مرا باپ اسکا اور عرض کی اسنے کہ عنایت کیجئے مجھکو اپنا کرتا کہ میں کفن دوں اسکو اور نماز پڑہیے اور استغفار کیجیے آپ اسکے لیئے پہر دیا آپنے اسکو اپنا کرتا اور فرمایا جبکہ فارغ ہو تم یعنے اسکے غسل وغیرہ سے تو خبر دو مجھکو پہر جب آپنے چاہا کہ نماز پڑہیں اسپہ کہینچ لیا آپکو حضرت عمر نے اور کہا کہ اللہ تعالے نے منع نہیں فرمایا آپکو منافقوں پر نماز پڑہنے سے فرمایا آپنے مجہے دونوں امر میں اختیار ہے کہ خواہ میں مغفرت مانگوں یا نہ مانگوں منافقوں کے لیئے پہر نماز پڑہی آپنے اسپر اور اتاری اللہ تعالے نے یہ آیت ولا تصل علی احد یعنے نماز نہ پڑہ ہرگز انمیں سے کسی پر اگر مرجاوے اور نہ کہڑا ہو اسکے قبر پر پہر چھوڑدی آپنے منافقوں پر نماز پڑہنا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** عبد اللہ بن ابی بڑا منافق تہا اور قرآن میں جابجا اسکے شکایت مذکور ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو اسپر نماز پڑہی تو آپنے یہ قیاس فرمایا کہ اللہ تعالے نے جو فرمایا ہے کہ اگر تو ستر بار مغفرت مانگے جب بہی بخشش نہ ہوگی مراد اس سے تحدید ہے یعنے اس سے زیادہ میں شاید مغفرت کی امید ہے اللہ تعالی نے اسکا جواب اتاردیا کہ مراد ستر سے تحدید نہیں بلکہ تکثیر ہے یعنے کسی قدر مغفرت مانگی جاوے ہرگز مفید نہوگی اور آپنے جو اپنا قمیص عنایت فرمایا اور نماز پڑہی ہے یہ سب کمال اخلاق اور عموم شفقت کے سبب تہا اور منظور تہی استمالت اسکے فرزند کی کہ وہ مومن تہا پہر جب نہی وارد ہوئی آپ باز رہے معلوم ہوا کہ یہ قیاس آنحضرت کا صائب تہا پہر مجتہدوں کے قیاس کا کیا ذکر ہے وہاں بدرجہ اولی احتمال خطا ہے **عن** ابی سعید الخدری انہ قال تماری رجلان فی المسجد الذی اسس علی التقوی

مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ وَقَالَ الْآخَرُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِي هٰذَا
ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا تکرار کی دو مردوں نے کہ وہ مسجد جو بنائی گئی ہے تقوی پر اول دن سے کونسی ہے تو ایک نے کہا کہ وہ مسجد قبا ہے اور دوسرے نے
کہا وہ مسجد ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تب فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ میری یہ مسجد ہے یعنے جو مدینہ میں ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی
ہوئی ہے یہ ابی سعید سے سوا اس سند کے اور سند سے بھی روایت کیا اسکو انیس بن ابی یحیی نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی سعید سے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي أَهْلِ قُبَاءٍ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ قَالَ كَانُوا يَسْتَنْجُونَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ
الْآيَةُ فِيهِمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتری ہے یہ آیت قبا کے لوگوں میں فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ الآيَةَ یعنے مسجد قبا میں وہ لوگ ہیں
کہ پاک ہونا اور اللہ دوست رکھتا ہے پاک لوگوں کو اور انکی عادت تھی کہ استنجا کرتے تھے پانی سے سو اتری یہ آیۃ انہیں کی شان میں **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے
اور اس باب میں ابی ایوب اور انس بن مالک اور محمد بن عبداللہ بن سلام سے بھی روایت ہے **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ
لَهُ أَتَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْكَ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقَالَ أَوَلَيْسَ اسْتَغْفَرَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ
آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ **ترجمہ** علی سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے ایک شخص کو کہ مغفرت مانگتا تھا اپنے مشرک ماں باپ کے لئے سو میں نے اس سے کہا کہ کیوں
تو مغفرت مانگتا ہے اپنے ماں باپ کے لئے اور وہ مشرک تھے تو اس نے جواب دیا کہ کیا ابراہیم نے مغفرت نہیں مانگی اپنے باپ کے لئے اور وہ مشرک تھا سو ذکر کیا میں نے
اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اتری اس پر یہ آیت مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ الآيَةَ یعنے نبی کو اور مسلمانوں کو نہیں پہونچتا کہ مغفرت مانگیں مشرکوں کے لئے **ف** یہ حدیث حسن ہے
اور اس باب میں سعید بن مسیب سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں **مترجم** پھر اللہ تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کے استغفار کی وجہ بھی بیان فرمائی کہ
انہوں نے فقط بنظر ایفای وعدہ استغفار کیے تھے پھر جب انکو معلوم ہوا کہ مشرک اللہ کا دشمن ہے اس سے بیزار ہے **عَنْ** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ إِلَّا بَدْرًا وَلَمْ يُعَاتِبِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْ بَدْرٍ إِنَّمَا خَرَجَ يُرِيدُ الْعِيرَ فَخَرَجَتْ
قُرَيْشٌ مُغَوِّثِينَ لِعِيرِهِمْ فَالْتَقَوْا عَنْ غَيْرِ مَوْعِدٍ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالَى وَلَعَمْرِي إِنَّ أَشْرَفَ مَشَاهِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ لَبَدْرٌ وَمَا أُحِبُّ أَنِّي كُنْتُ
شَهِدْتُهَا مَكَانَ بَيْعَتِي لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حَيْثُ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ لَمْ أَتَخَلَّفْ بَعْدُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ وَهِيَ آخِرُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا وَآذَنَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِالرَّحِيلِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ الْمُسْلِمُونَ وَهُوَ
يَسْتَنِيرُ كَاسْتِنَارَةِ الْقَمَرِ وَكَانَ إِذَا سُرَّ بِالْأَمْرِ اسْتَنَارَ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ بِخَيْرِ يَوْمٍ أَتَى عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ
فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ أَمِنْ عِنْدِ اللهِ أَوْ مِنْ عِنْدِكَ فَقَالَ بَلْ مِنْ عِنْدِ اللهِ ثُمَّ تَلَا هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ لَقَدْ تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ
اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ قَالَ وَفِينَا أُنْزِلَتْ أَيْضًا اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا
مَعَ الصَّادِقِينَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا وَأَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ قَالَ فَمَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَيَّ نِعْمَةً بَعْدَ الْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَدَقْتُهُ أَنَا وَصَاحِبَايَ وَلَا نَكُونُ كَذَبْنَا فَهَلَكْنَا كَمَا هَلَكُوا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا يَكُونَ اللهُ أَبْلَى أَحَدًا فِي الصِّدْقِ مِثْلَ
الَّذِي أَبْلَانِي مَا تَعَمَّدْتُ لِكَذِبَةٍ بَعْدُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللهُ فِيمَا بَقِيَ **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں کبھی پیچھے نہیں رہا نبی صلے
اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر کسی غزوہ میں کہ جہاد کیا اس میں آنحضرت نے مگر غزوہ بدر میں غزوہ تبوک تک اور خفا نہیں ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کسی پر جو نہ گیا بدر میں اور
حضرت ارادہ رکھتے تھے قافلہ کے لوٹنے کا جو شام سے آتا تھا سو نکلے قریش فریاد رسی کے لئے اپنے قافلہ کے اور ملے دونوں لشکر وعدہ کی جگہ کے سوا اور مقام
میں جیسا کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے قرآن میں اور قسم ہے میری جان کی کہ سب سے عمدہ جگہ حاضر ہونیکی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لوگوں میں بدر ہے اور میں نہیں
دوست رکھتا کہ حاضر ہوتا بدر میں عوض میں لیلۃ العقبہ کی بیعت کے اسلئے کہ مضبوط ہوگئے ہم اسدن اسلام پر پھر میں پیچھے نہیں رہا اسکے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کو چھوڑ کر یہانتک کہ ہوا غزوہ تبوک اور یہ اخیر غزوہ ہی جسمین تشریف لیگئی آپ اور خبر کردی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آدمیون کو کوچ کی اور ذکر کیا قصہ لنبا کہا کعب نے
کہ پہر حاضر ہوا آپکی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین (یعنے غزوہ تبوک سے لوٹنے کی بعد اور بعد نزول توبہ کے) اور وہ بیٹھی ہوی تھے مسجد مین اور گرد اُنکے مسلمان
تھے اور چہرہ اُنکا چمک رہا تہا خوشی سے فتح و ظفر کے جیسے چاند چمکتا ہو اور جب خوش ہوتی آپ تو چہرہ آپکا چمکنے لگتا سو مین آیا اور آپکے آگی بیٹھ گیا سو فرمایا آپنے
کہ ای کعب بیٹے مالک کے بشارت ہے تجھکو سب دنون سے بہتر دن کی جو گذری ہین تجھپر جب سے جنا ہی تجھکو تیری مانے سو عرض کیے مین نے کہ ای نبی اللہ کے یہ بشارت
آپکے طرف سے ہی یا اللہ کے طرف سے فرمایا آپنے کہ نہین اللہ تعالی کی طرف سے ہے پہر پڑہی آپنے یہ آیتین لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ سے آخر تک یعنے
رجوع ہوا باری تعالیٰ نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر جنھون نے تبعداری کیے نبی کی کٹھن گھڑی مین بعد اسکے کہ قریب تہا کہ پہر جاوین دل ایک فرقے کے اُنمین سے پہر رجوع
ہوا اُن پر اور بیشک وہ نرمی والا ہے مہربان کہا کعب نے اور ہمارے ہی باب مین اُتری ہین آیتین اور آیۃ اتَّقُوا اللّٰهَ یعنے ڈرو اللہ سے اور ساتھ رہو سچون کے کہا کعب نے
کہ پہر عرض کیے مین نے کہ ای نبی اللہ کے یہ بہی ہے میری توبہ مین سے کہ نہ بولونگا مین مگر سچ اور جُدا ہو جاؤنگا مین اپنی سب مال سے وہ سب صدقہ ہی اللہ و رسول کے راہ مین فرمایا
آپنے روک رکھو تم تہوڑا مال اپنا کہ وہ بہتر ہے تمکو مین نے عرض کیے تو مین رکھ چھوڑتا ہون اپنا حصہ خیبر کا کہا کعب نے پہر کوئی نعمت نہ دی ہے مجھے اللہ نے میری بڑی ایک
اسلام کے بعد اس سے بڑی کہ مین نے سچ بولا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سی اور میرے دونو رفیق نے اور جھوٹ نبولی ہم کہ ہلاک ہون ہم جیسے ہلاک ہوے اور لوگ اور مجھی خیال ہے
کہ اللہ تعالیٰ نے کسیکو نہ آزمایا ہوگا سچ مین جیسا مجھے آزمایا ہے اور قصداً جھوٹ نبولا مین اُسکے بعد کبھی اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے محفوظ رکھیگا باقی عمر مین جھوٹ سی

ف مروی ہوئی یہ حدیث اس اسناد کے سوا اور سند سی بہی ہے اُسمین یہ ہے کہ روایت ہے عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے وہ روایت کرتے ہین
اپنے باپ سے وہ کعب سے اور اسکے سوا اور بہی کچھ کہا گیا ہے یعنے اسکی سند مین اور روایت ہے یونس بن یزید سے یہ حدیث زہری سے اُنھون نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن
مالک سے کہ اُنکے باپ نے روایت کی کعب بن مالک سے **مترجم** قولہ مین کبھی پیچھے نہین رہا یعنے غزوہ تبوک تک کوئی غزوہ ایسا نہین ہوا کہ جسمین مین حاضر نرہا ہون
سوای غزوہ بدر کے جس لڑائی مین حضرت تشریف لیگئی وہ غزوہ ہی نہین تو سیر قولہ اور ملی دونون لشکر آہ یعنی شام سے قافلہ کفار کا آتا تہا حضرت اُسکی لوٹنی کو
نکلے اور قریش اپنے قافلہ کو بچانے ہزار جوان مسلح زرہ پوش کے ساتھ نکلے اتفاقاً قافلہ الگ سی چلا گیا اور دونون لشکر مقابل ہو گئی قولہ مین نہین دوست رکھتا
آہ لیلۃ العقبہ وہ رات ہے کہ انصار نے مکہ مین حضرت سی بیعت کے اسلام اور تائید پر مُراد اُنکے یہ ہی کہ بیعت مذکور میرے نزدیک غزوہ بدر سے اولی ہے کہ اُسدن عالی
ہمتے انصار کے اور جرات اور نصرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہوئی قولہ اور ذکر کیا قصہ لنبا آہ بغوی نے اس قصہ کو یون روایت کیا ہے کہ مسلمان غزوہ
تبوک مین آنحضرت کے ساتہ بہت تہی اور کوئی دفتر تو آپکے ساتہ رہتا نہ تہا کہ نام حاضرین کے لکھے جاوین پہر جو حضرت کے ساتہ نہوا اُسنی یہی خیال کیا کہ میرا حال
حضرت کو کیونکر معلوم ہوگا جب تک وحی نہ اُترے اور یہ غزوہ ایسی وقت ہوا کہ پہل پک رہی تھے اور سایہ خوب تہا اور مجھے اُسکی طرف میل تہا کہ طیاری کردی رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانون نے پہر مین نے قصد کیا طیاری کا مگر کچھ طیاری نکی اور مین کہتا تہا جب چاہونگا کر لونگا یہانتک کہ وہ روانہ ہو گئی اور مین نے
کہا کہ مین ایک دو روز مین طیاری کر کے اُنسے جا ملونگا پہر مین اسی تردد مین رہا کہ غزوہ شروع ہو گیا اور مین قصد کرتا تہا کہ اُنسے جا ملون اور کاش مین چل بنتا
اور مین جب حضرت کے بعد نکلتا تو اپنے ساتہ کسیکو نہ پاتا تہا مگر اُسکو جو نفاق مین ڈوبا ہوا تہا یا معذور تہا اور حضرت نے مجھے یاد نکیا تہا یہانتک کہ پہونچی تبوک مین
پہر جب وہ تبوک مین پہونچے فرمایا آپنے کیا کیا کعب نے عرض کی ایک شخص نے بنی سلمہ سے کہ روک رکہا اُسکو محبت نے زن و مال کے کہا معاذ بن جبل نے کہ ہم اُسکو اچھا
جانتے ہین پہر اتنے مین ایک شخص دور سی نظر آیا آپنے فرمایا کہ وہ ابوخیثمہ ہے پہر وہ ابوخیثمہ ہی تہی اور وہ صحابی تہی کہ صدقہ دیا تہا اُنھون نے ایک صاع تمر اور طعن کیا تہا
اُنپر منافقون نے کہا کعب نے جب خبر پہونچی مجھکو حضرت کے لوٹنے کی تو مین نے ارادہ کیا جھوٹ بولنے کا اور مشورہ لیا مین نے ہر عاقل سے پہر جب حضرت تشریف لائی
میرا وہ خیال باطل جاتا رہا اور مین یقین لایا کہ مین ہرگز نہ بچونگا آپ سے جھوٹ بولکر اور مصمم ارادہ کیا مین نے سچ کا اور حضرت کی عادت تہی کہ جب تشریف لاتی سفر سے
پہلے مسجد مین آتی اور دو رکعت نماز پڑہتے اور لوگون مین بیٹھتے پہر جب حضرت بیٹھے مخلفین آئے اور جھوٹی قسمین کھانے لگی اور وہ اسّی پر کئی آدمی تھے پہر اُنکے اظہار
کو حضرت نے قبول فرمایا اور اسرار اُنکا اللہ کو سونپا اور جب مین حاضر ہوا آپ غضبناک شخص کے طور پر مسکرائی اور فرمایا آ مین گیا اور آپکے آگی بیٹھا آپنے فرمایا کیون

پیچھے رہگیا کیا تونے نہین خریدی تہی سواری اپنی مینے عرض کیا کہ البتہ یارسول اللہ اگر مین کسی دنیادار کے پاس ہوتا تو البتہ اُسکے غضب سے کوئی عذر کرکے بچ جاتا اور
مجھے بہت تقریر آتی ہے لیکن مجھے یہ خیال ہے کہ اگر مین جہوٹ بولونگا آپسے تو آپ راضی ہو جاوینگے مگر اللہ تعالے آپکو پہر مجہپر غضبناک کردیگا اور اگر مین سچ کہونگا تو آپ
مجہسے گران خاطر ہونگے مگر امید ہوگی مجھے اللہ تعالے سے عفو کی قسم ہے اللہ کی کہ مجھے کوئی عذر نہتا اور مین بہت قوی اور مالدار تہا جب پیچھے رہا آپ سے
آپ نے فرمایا آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی اُسنے سچ کہا جا تو جبتک اللہ حکم کرے تیرے حق مین اور کئی لوگ بنی سلمہ کے میرے ساتہ ہوے اور کہنے لگے کہ ہم نہین
جانتے کہ اس سے قبل تو نے کوئی گناہ کیا ہو اور تونے کیون نہ عذر کردیا جیسا کہ عذر کردیا اور پیچھے رہنے والونے اور کافی ہو جاتا تیرے گناہ کے لئے استغفار رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور یہانتک اُنہون نے مجھے اُبہارا کہ مینے ارادہ کیا کہ اب جاؤن اور جہوٹ بولون حضرت سے پہر مینے پوچہا کہ میرا سا حال کسی اور کا بہی ہوا ہے
لوگون نے کہا کہ ہان دو شخصونکا اور اُنکو بہی حضرت نے یہی کہا جو تجھے کہا مینے کہا وہ کون ہین کہا مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ اور یہ دونون نیک تہے
حاضر ہوے تہے بدر مین اور اُنکے ساتہ میری بہتر تہے پہر منع کردیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم تینون سے بات کرنیکو پہر لوگ ہم سے الگ رہنے لگے یہانتک کہ زمین
مجہپر تنگ ہوگئی اور گذرین ہمپر پچاس راتین اور وہ دونون صاحب گہر بیٹھے روتے تہے اور مین جوان اور کڑے دل کا تہا سو مین نکلتا اور نماز پڑہتا مسلمانون
کے ساتہ اور بازارون مین جاتا اور کوئی مجہسے بات نکرتا اور حضرت کے پاس حاضر ہوتا اور کلام کرتا جب آپ بیٹھے ہوتے نماز کے بعد اور اپنے دل مین کہتا
کہ حضرت نے مونہہ ہلایا ہے میرے جواب کے لئے یا نہین اور آپکے قریب نماز پڑہتا اور نظر چرا کر آپکو دیکھتا پہر جب مین اپنے نماز مین لگجاتا آپ میری طرف دیکھتے اور جب
مین آپکی طرف دیکھتا آپ اور طرف دیکھنے لگتے یہانتک کہ جب اُسکو مدت گذر گئی مین ابی قتادہ کے باغ کے پاس گیا اور وہ چچیرے بہائی تہے میرے اور میرے
بڑے دوست تہے اور کلام کیا مینے اور اُنہون نے جواب نہ دیا سو مینے کہا مین تمکو قسم دیتا ہون اے ابی قتادہ اللہ کے کیا تم نہین جانتے کہ مین دوست
رکہتا ہون اللہ کو اور اُسکے رسول کو پہر وہ چُپ رہے پہر مینے اُنکو دوبارہ قسم دی پہر چُپ ہی رہے پہر قسم دی تو اُنہون نے کہا اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے
پہر میری آنکہین بہر آئین اور مین لوٹا اور راہ مین چلا جاتا تہا کہ ایک شخص شام کے لوگون مین سے جو غلہ لایا تہا اور مدینہ مین بیچتا تہا کہتا جاتا تہا کہ بتادو مجھے کعب
بن مالک کو پہر لوگ اشارہ کرنے لگے میری طرف یہانتک کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھے ایک خط دیا اُسی بادشاہ غسان کا اُسمین لکہا تہا کہ ہمنے سُنا ہے کہ تمہارے صاحب نے یعنے
نبی نے تمپر ظلم کیا سو تم ہمارے پاس آؤ ہم تمہاری بہت خاطر کرینگے پہر جب مینے اُسے پڑہا مینے کہا یہ اور بلا آئی سو مینے اُسے چولہے مین ڈالدیا پہر جب مجہپر چالیس
راتین گذرین اُسیوقت ایک قاصد رسول خدا میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ حضرت نے حکم دیا ہے کہ تو دور رہ اپنی بیوی سے مینے کہا طلاق دون کہا نہین بس
جدا رکہو اُسکو اور پاس نجاؤ اُسکے اور میرے رفیقونکو بہی یہی پیغام بہیجا تب مینے اپنی بیوی سے کہا کہ تو اپنے میکے جا رہیا تک کہ اللہ تعالی اسکا فیصلہ کرے اور
ہلال بن امیہ کی بیوی حضرت کے پاس آئین اور عرض کے کہ یارسول اللہ ہلال بوڑہا نکما ہے اور کوئی اُسکا خادم نہین پہر آپکو ناگوار ہے کہ مین اُسکی خدمت کرون
آپنے فرمایا کہ نہین مگر وہ تجہہ سے صحبت نکرے اُسنے عرض کے کہ وہ کسیطرف ہلتا بہی نہین اور ہمیشہ روتا رہتا ہے جب سے یہ امر ہوا ہے کہا کعب نے کہ مجھے بہی لوگون
نے کہا کہ تم بہی عذر کرو کہ تمہین بہی اجازت ملجاوے جیسے ہلال کی بیوی کو اجازت ملگئی خدمت کرنیکی مینے کہا قسم ہے اللہ کی مین آپسے اجازت نہ مانگونگا اور معلوم
نہین کہ جب مین اجازت مانگون تو حضرت کیا فرماوین اور مین جوان بہی ہون پہر ٹہیرا مین اسی حال پر دس راتین اور پوری ہوگئیں پچاس راتین جسدن
سے فرمایا تہا حضرت نے ہم سے بات نکرنیکا پہر جب مین نے نماز پڑہے فجر کے پچاسوین رات کی اور مین اپنے کوٹہے پر تہا اور مین اُسی حال مین تہا کہ اللہ
تعالے نے قرآن مین فرمایا ہے کہ زمین مجہپر تنگ ہوگئی تہے سُنی مینے آواز ایک پکارنیوالی کے کہ جبل سلع پر پکارتا تہا کہ اے کعب خوشخبری ہو تجھکو اور مین سجدہ
مین گر پڑا باری تعالے کے آگے اور جانا مینے کہ آئی میرے لئے کشادگی اور خبر دی ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہماری توبہ قبول ہونیکی جب نماز فجر پڑہ
چکے اور لوگ دوڑے مجھے بشارت دینی کو اور ایک سوار نے گہوڑا دوڑایا مجھے خبر دینی کو اور بنی اسلم مین کا ایک مرد دوڑا اور پہاڑ پر چڑہ گیا آواز پکارنیوالیکی مجہی سوار سے پہلی پہونچی پہر جب
میرے پاس آیا وہ شخص جسنے مجھے بشارت دی تہی مینے اپنے کپڑے اتار کر اُسکو پہنا دیے اور قسم ہے اللہ تعالی کی میرے پاس وہی کپڑے تہے اور وہ کپڑے مینے مانگ
کر پہنے تہے اور حاضر ہوا مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین اور لوگ ملتے مجھے فوج فوج مبارکباد دیتے تہے مجھے توبہ قبول ہونیکی یہان تک کہ مین

داخل ہوا مسجد میں اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور آپکے گرد لوگ جمع تھے باقی قصہ وہی ہے جو حدیث میں مذکور ہوا

عن زید بن ثابت قال بعث الی ابو بکر الصدیق مقتل اھل الیمامۃ فاذا عمر بن الخطاب عندہ فقال ان عمر قد اتانی فقال ان القتل قد استحر بقراء القرآن یوم الیمامۃ وانی لاخشی ان یستحر القتل بالقراء فی المواطن کلھا فیذھب قرآن کثیر وانی اری ان تامر بجمع القرآن قال ابو بکر لعمر کیف افعل شیئا لم یفعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عمر ھو واللہ خیر فلم یزل یراجعنی فی ذلک حتی شرح اللہ صدری للذی شرح لہ صدر عمر ورایت فیہ الذی رای قال زید قال ابو بکر انک شاب عاقل لا نتھمک قد کنت تکتب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوحی فتتبع القرآن قال فواللہ لو کلفونی نقل جبل من الجبال ما کان اثقل علی من ذلک قلت کیف تفعلون شیئا لم یفعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر ھو واللہ خیر فلم یزل یراجعنی فی ذلک ابو بکر و عمر حتی شرح اللہ صدری للذی شرح لہ صدرھما صدر ابی بکر و عمر فتتبعت القرآن اجمعہ من الرقاع والعسب واللخاف یعنی الحجارۃ وصدور الرجال فوجدت آخر سورۃ براءۃ مع خزیمۃ بن ثابت لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم ٭ فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم **ترجمہ** روایت ہے زید بن ثابت سے کہ ابو بکر صدیق نے بلا بھیجا انکو جب لڑائی ہوئی تھی یمامہ کے اور عمر بن خطاب بھی انکے پاس بیٹھے تھے پھر کہا ابو بکر نے کہ عمر میرے پاس آئے اور کہا کہ قتل کی گرم بازاری ہوئی قراء قرآن کے ساتھ یمامہ کے دن اور میں ڈرتا ہوں کہ اگر بہت ہوا قتل قاریوں کا ہر مقام میں تو جاتا رہے بہت سا قرآن (یعنی انکے ہاتھ سے) اور میں مناسب جانتا ہوں کہ تم حکم کرو قرآن کے جمع کرنیکا ابو بکر نے عمر سے کہا کیونکر کروں میں وہ کام کہ نہیں کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر نے کہا یہ واللہ بہتر ہے سو اسیطرح وہ مجھ سے تکرار کرتے رہے اس بارہ میں یہان تک کہ کھول دیا اللہ نے میرے سینہ پر جو کھولدیا تھا عمر کے سینہ پر اور مناسب جانا میں نے جو مناسب جانا انہوں نے زید نے کہا کہ پھر ابو بکر نے مجھ سے کہا کہ تم جوان عاقل ہو اور ہم تمکو متہم نہیں کرتے کسی بات میں اور تم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں قرآن لکھتے تھے سو ڈھونڈو تم قرآن کو کہا زید نے قسم ہے اللہ کی اگر حکم دیتے مجھے کسی پہاڑ کے اٹھانیکا پہاڑوں میں سے تو مجھ پر اتنا گران نہ گذرتا میں یہی کہتا تھا کہ کیونکر کروگے تم اس کام کو جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا ابو بکر نے کہا قسم ہے اللہ تعالی کی وہ بہتر ہے پھر مجھے سمجھاتے رہے دونوں یہانتک کہ کھولدیا اللہ تعالے نے میرے سینہ پر جو کھولا تھا ابو بکر و عمر کے سینہ پر اور ڈھونڈنے لگا میں قرآن کے جمع کرنیکے لئے اکٹھا کرتا تھا میں پرچوں سے اور کھجور کے پتوں اور لخاف یعنی نرم پتھروں پر سے جو حضرت کے وقت انہیں چیزوں پر لکھا ہوا تھا اور جمع کرتا تھا میں لوگوں کے سینہ سے سو پایا میں نے آخر سورہ برائت کا خزیمہ بن ثابت کے پاس لقد جاءکم رسول سے آخر تک یعنی آیا تمہارے پاس رسول تم میں کا گراں ہے اسپر جو چیز تمہیں تکلیف میں ڈالے آرزو رکھتا ہے تمہاری بہتری کی مومنوں پر شفقت رکھنے والا ہے مہربان پھر اگر پھر جاویں وہ تو کہدے تو کافی ہے مجھے اللہ کسی کی عبادت نہیں سوا اسکی اسی پر بھروسا کیا میں نے اور وہ مالک ہے بڑی تخت کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عن انس ان حذیفۃ قدم علی عثمان بن عفان وکان یغازی اھل الشام فی فتح ارمینیۃ واذربیجان مع اھل العراق فرای حذیفۃ اختلافھم فی القرآن فقال لعثمان بن عفان یا امیر المؤمنین ادرک ھذہ الامۃ قبل ان یختلفوا فی الکتاب کما اختلفت الیھود والنصاری فارسل الی حفصۃ ان ارسلی الینا بالصحف ننسخھا فی المصاحف ثم نردھا الیک فارسلت حفصۃ الی عثمان بن عفان بالصحف فارسل عثمان الی زید بن ثابت وسعید بن العاص وعبد الرحمن بن الحارث بن ھشام وعبد اللہ بن الزبیر ان انسخوا الصحف فی المصاحف وقال للرھط القرشیین الثلاثۃ ما اختلفتم انتم و زید بن ثابت فاکتبوہ بلسان قریش فانما نزل بلسانھم حتی نسخوا الصحف فی المصاحف بعث عثمان الی کل افق بمصحف من تلک المصاحف التی نسخوا قال الزھری وحدثنی خارجۃ بن زید ان زید بن ثابت قال فقدت آیۃ من سورۃ الاحزاب کنت اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأھا من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر فالتمستھا فوجدتھا مع خزیمۃ بن ثابت او ابی خزیمۃ فالحقتھا فی سورتھا قال الزھری فاختلفوا یومئذ فی التابوت والتابوہ فقال القرشیون التابوت وقال زید التابوہ فرفع اختلافھم الی عثمان فقال اکتبوہ التابوت فانہ نزل بلسان قریش

قال الزهري فأخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة ان عبد الله بن مسعود كره لزيد بن ثابت نسخ المصاحف وقال يا معشر المسلمين أعزل عن نسخ كتابة المصاحف ويتولاها رجل والله لقد أسلمت وانه لفي صلب رجل كافر يريد زيد بن ثابت ولذلك قال عبد الله بن مسعود يا أهل العراق اكتموا المصاحف التي عندكم وغلوها فان الله يقول ومن يغلل يأت بما غل يوم القيامة فالقوا الله بالمصاحف قال الزهري فبلغني ان ذلك كره من مقالة ابن مسعود رجال من أفاضل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ حذیفہ آئے عثمان بن عفان کے پاس اور وہ لڑتے تھے اہل شام سے آرمینیہ اور آذربیجان کی فتح میں اہل عراق کے ساتھ پھر دیکھا حذیفہ نے اختلاف انکا قرآن میں تب کہا عثمان بن عفان سے کہ ای امیر المومنین خبر لیجیے اس امت کی اس سے پہلے کہ مختلف ہو جاوین وہ قرآن میں جیسے کہ مختلف ہو گئے یہود و نصاری اپنے کتابوں میں سو عثمان نے پیغام بھیجا حفصہ کیطرف کہ بھیج دو تم ہمکو مصحف کہ نقل کرلیں ہم اس سے اور مصحفوں میں پھر پھیر بھیجینگے ہم اسکو تمہارے پاس پھر بھیجدیا حفصہ نے مصحف حضرت عثمان کے پاس اور بھیجا عثمان نے زید بن ثابت اور سعید بن عاص اور عبد الرحمن بن حارث بن ہشام اور عبد اللہ بن زبیر کے پاس کہ نقل کریں یہ لوگ مصحف کی اور مصاحف میں اور کہا تینوں قرشیوں سے کہ جب زید بن ثابت اور تم میں اختلاف ہو تو اسکو قریش کی زبان میں لکھو اسلئے کہ قرآن انہیں کی زبان میں اترا ہے پھر یہانتک ہوا کہ نقل کیا انہوں نے اس مصحف کی کئی مصحفوں میں اور بھیجا حضرت عثمان نے ایک ایک مصحف ہر جانب ان مصحفوں میں سے کہ جو نقل لکھے گئے تھے کہا زہری نے اور روایت کی مجھسے خارجہ بن زید نے کہ کہ زید بن ثابت نے کہا کہ نہ ملی مجھے ایک آیت سورہ احزاب کی جو میں نے سنا کرتا تہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پڑہتے ہوئے مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا الآية پھر ڈہونڈہا میں نے اسکو اور پایا اسے خزیمہ بن ثابت کے پاس یا ابی خزیمہ کے پاس سو ملادی میں نے اسکی سورت میں کہا زہری نے کہ پھر اختلاف کیا اسدن لفظ تابوت میں تو قرشیوں نے کہا تابوت اور زید نے کہا تابوہ اور لیگئے اس اختلاف کو حضرت عثمان کے پاس او فرمایا انہوں نے کہ تابوت لکھو اسلئے کہ قرآن اترا ہے قریش کی زبان میں زہری نے کہا خبر دی مجھکو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے کہ عبد اللہ بن مسعود کو ناگوار ہوا زید بن ثابت کا قرآن لکھنا اور کہا انہوں نے کہ ای گروہ مسلمانوں کے میں تو معزول کیا جاؤں قرآن لکھنے سے اور متولی ہو اسکا وہ شخص کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں اسلام لا چکا تہا اور وہ کافر کے پیٹھ میں تہا مراد لیتے تہے اس قول سے زید بن ثابت کو اور اسی لئے عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ ای عراق والوں چھپا رکھو تم اپنے قرآن اپنے پاس اور قفل کر رکھو انکو اسلئے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ جو چھپا رکھیگا کوئی چیز لاویگا اسکو قیامت کے دن سو تم ملاقات کرنا اللہ سے اپنے قرآن لیکر زہری نے کہا کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ یہہ بات ابن مسعود کی بڑے بڑے افضل صحابیوں کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ناگوار ہوئی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے یعنی حدیث زہری کی اور نہیں جانتے ہم اسکو مگر زہری کی روایت سے

خاتمہ سورہ انفال اور برات گویا کہ **تعلیم** نامہ ہے جہاد کا انمیں احکام جہاد کا ایسا اہتمام کیا گیا ہے جیسے سورہ حج میں احکام حج کا اور یوسف میں انکے قصہ کا ضروریات جہاد اسمیں بکثرت مذکور ہیں اور احکام قتل و اسر بتفصیل مسطور مجاہد کے لئے یہ پروانہ ہے جنت کا اور غازی کے لئے یہ خوان ہے نعمت کا احکام جہاد سے اسمیں مذکور ہے **انفال** کا اور مملوک ہونا اسکا اللہ اور رسول کے اور تذکیر وعدہ الٰہی کے ساتھ ایک گروہ کے یعنی قافلہ شام یا لشکر کفار مکہ اور دعا اور استغاثہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا جنگ بدر میں اور تائید ملائکہ کے باذن الٰہی اور تذکیر تغشیان نعاس اور انزال ما اور اثبات ملئکہ کا قلوب مومنین کیلئے اور رعب ڈالنا اللہ تعالی کا قلوب کفار میں اور ملئکہ کو وحی ہونا کافروں کے سروں پر اور سر جوڑوں پر مارنے اور پیٹھ کافروں کے مقابلہ سے پھیر لینے کی اور ہونا کافروں کے قتل اور رمی کا اللہ کی جانب سے اور تخویف فتنہ عامہ سے اور یاد دلانا اہل اسلام کے ضعف کا مکہ میں اور وعدہ فیصلہ کا کافروں اور مومنین کے بیچ میں اور ذکر کافروں کے مشورہ کا جو دار الندوہ میں ہوا تہا حضرت کی قید و قتل و اخراج کے بارہ میں اور دعا ابو جہل کی جنگ بدر میں نکلتے وقت باب کعبہ پر اور خطاب کافروں سے کہ جنگ سے باز رہو ورنہ بدر کیطرح پہر شکست پاؤگے دوستی اللہ تعالی سے اور مدد کا ہونا اسکا مسلمانوں کے لئے اور حکم غنیمت سے خمس نکالنے کا رسول اور ذوی القربی اور یتامی اور مساکین اور مسافر کے واسطے حال جنگ بدر کا اور ملاقات دو لشکروں کی اور قلیل دکھنا ہر لشکر کا دوسرے کو اور حکم ذکر کثیر اور ثبات قدمی کا وقت مقابلہ کفار کے اور حکم خدا کے اطاعت کا اور نہی تنازع سے اور ہونا جبن کا بسبب تنازع کے اور آنا شیطان کا کفار بدر کے پاس اور وعدہ دینا غلبہ کا جائز ہونا نقض صلح کا اس شخص سے کہ خوف خیانت ہو اور تیاری کا سامان جہاد کے

اور گھوڑے باندھنے اور مال خرچ کرنیکا جواز قسم ساتھ کفار کے تمنن اللہ تعالی کا تائید مومنین اور انکے تالیف قلوب کے ساتھ کافی ہونا اللہ کا نبی کو اور تابعدار مومنون کو امر
مومنون کے ترغیب تحریض کا قتال وجہاد پر وعدہ بیس نفر کے غلبہ کا دو صد کافر پر اور تخفیف اس حکم کی اور وعدہ ایکسو کے غلبہ کا دو سو کافر پر انکار فدیہ لینی پر اساری
بدر سے تحلیل مال غنیمت کے محبت مؤمنین مہاجرین ومجاہدین وانصار کے ایکدوسرے سے اور محبت وولایت کافرونکی آپسمین سچی مومن ہونا مہاجرین اور مجاہدین اور انصار
اور الحاق مہاجرین وایسین کا ساتھ سابقین کی تمام ہوئے مضامین جہاد سورہ انفال کے اسکے سوا اور بہت سے فوائد عمدہ مذکور مین چنانچہ سات صفتین مومنون
کے خوف الہی اور زیادتی ایمان کے وقت تلاوت قرآن کے اور توکل اور قائم کرنا نماز کا اور خرچ کرنا مال کا اور وعدہ مغفرت کا انکی لئی اور عزت کی روزی کا
امر جواب دینی اور لبیک کہنی کا جب خدا ورسول کسیکو بلاوے حرمت خیانت کے اور فتنہ مال اور اولاد کا اساطیر الاولین کہنا کافرونکا قرآنکو مانع ہونا کافرونکا مسلمانو
کو مسجد الحرام سے مشرکونکی نماز بیت اللہ مین سیٹی بجانا اور تالیان تہین نہی انکی تشبیہ سی جو بطر اور ریا کی راہ سی اپنے گہرون سے نکلے کافرونکا حال وقت مرگ کے
اللہ کسیکو نعمت دیکر بدلتا نہین جبتک وہ اپنی نیت نہ بدلے ہلاک آل فرعونکا اور تبدیل نعمت کے عذاب سے بسبب ذنوب کے خیانت رسول کے عین خیانت خدا
کی ہی ہونا وراثت کا الوالارحام مین باہمی اور سورہ توبہ مین متعلقات جہاد کے مذکور ہے برات خدا اور رسول کے ان مشرکون سے کہ جنسے صلح تہی اور رخصت چار مہینے
کی جنسے صلح نہ تہے اور قتل کا حکم بعد گذرنے شہور مذکورہ کے حکم ہاتھ اوٹہانیکا مشرکون کے قتل سے بشرط توبہ اور ادائی نماز وزکوۃ کی حکم متامن کا امر عہد کے
پورا کرنیکا ان کافرون سے جنسے خیانت سرزد نہوئی لحاظ عہد وقرابت نرکہنا مشرکونکا حکم اس ذمی کے قتل کا جو نقض عہد اور دین پر ہمارے طعن کری تحریض
قتل پر کفار مکہ کے ضرور ہونا مومنون کے امتحان کا ساتھ جہاد کے برابر نہونا سقایت حاج اور عمارت مسجد حرام کا ساتھ جہاد اور ایمان باللہ کے فضیلت مہاجرین اور
مجاہدین کی دوسرے مومنون پر بشارت رحمت ورضوان وجنات واجر عظیم کی مجاہدین مہاجرین کے لئے نہی کافرونسی صحبت رکہنی کے اگرچہ اقربا ہون اور غلبہ
غیر خدا کے محبت پر آباء اور ابناء واخوان وغیرہ کے اور فسق ان لوگونکا جو انکے محبت مین جہاد سے باز رہین یاد دلانا نصرت الہی کا مواطن کثیرہ اور یوم حنین
مین اور نزول سکینہ اور جنود ملائکہ کا وعدہ توبہ کا ان کافرون کے لئے جو جنگ حنین مین باقی رہے منع کرنا مشرکون کا مسجد الحرام سے اور نجس ہونا انکا
تحریض کافرون کے قتل پر یہانتک کہ وہ جزیہ دین وعدہ عذاب اور داغ دینے کا ان لوگون کی پیشانی اور کروٹون پر جو جہاد مین مال نہین خرچتے تعجب
ان مسلمانون کے حال پر جو جہاد مین نکلنے کے لئی سستی کرتی ہین تخویف ان مسلمانون کے جو جہاد مین کوچ نہین کرتے عذاب الیم کے ساتھ فضیلت ابو بکر
کے اور رفاقت انکی غار مین وقت ہجرت کے حکم کوچ کا جہاد کے لئی ہر حال مین عتاب ان صحابیون پر جو غزوہ تبوک مین شریک نہوئے مذمت عذر کرنیوالون
کے جہاد مین کامل الایمان لوگ گہر مین رہنے کا اذن نہین مانگتے مذمت جہاد سے بیٹہہ رہنے والونکے منافقون کے جاسوسون کا ہونا لشکر اصحاب
مین فتنہ کرنا منافقونکا جہاد مین اذن طلب کرنا جد بن قیس کا جو منافق تہا گہر مین رہنے کے لئی جواب ان منافقونکا جو مصائب پر مومنون کے
خوش ہوتے تہے قبول نہونا منافقون کے صدقات کا جہاد مین مال خرچ نکرنا اور نماز مین سستی کرنا انفاق ہے جہوٹی قسمین کہانا منافقونکا کہ ہم مومن ہین
عیب کرنا ذی الخویصرہ تمیمی کا نبی پر صدقات کی بابمین بیان مصارف صدقات کا آٹہہ شخص ہین خطاب نبی کو اور حکم جہاد کا کافرون اور منافقون سے
قصد کرنا منافقونکا کہ رسول کو قتل کرین شب عقبہ مین غزوہ تبوک سے لوٹتی وقت عہد کرنا منافقونکا کہ اگر ہم مال پاوین صدقہ دین اور حال ثعلبہ کا خوش ہونا
منافقونکا گہر بیٹہہ رہنے پر جہاد چہوڑ کر خطاب نبی کو کہ اگر کوئی منافق پہر اجازت جہاد مین رفیق ہونیکے طلب کرے تو اُسے اجازت نہ دو مذمت امیرون
کے اور اجازت چاہنا انکا کہ گہر مین بیٹہہ رہین اور جہاد مین نجاوین وعدہ خیرات اور فلاح اور جنات وانہار وخلود اور فوز عظیم کا مجاہدین کے لئے مذمت ان
اعراب کے جو گہر مین رہنے کی اجازت مانگتے ہین رخصت ترک جہاد کی بیمارون اور ضعیفون اور مفلسون کے لئے اور جو سواری نہین پاتی الزام اور مذمت ان
گہر بیٹہنے والونکے جو امیر ہین معذرین کا آنا حضرت کے پاس بعد غزوہ تبوک کے اور قبول نہونا انکے عذر کا فضیلت سابقین اولین کے مہاجرین وانصار سے
فضیلت مجاہدونکی اور خریدنا اللہ تعالی کا انکے جان اور مال کو عوض مین جنت کے صفت خریداران جنت کی توبہ اور عبادت اور تحمید اور سیاحت اور امر معروف
اور نہی منکر وغیرہ سے قبول توبہ مہاجرین وانصار جو غزوہ تبوک مین مطیع رسول رہے نزول توبہ کعب بن مالک اور مرارہ بن ربیع یا ابن ربیعہ عامری اور ہلال

بن امیہ اہل مدینہ کو جایز نہین کہ نبی سی تخلف کرین یا اپنی جان اُنکی جان سے عزیز رکھین اجر مجاہدونکی تشنگی او گرسنگی اور زمین طی کرنیکا اور مال خرچ کرنیکا فرض کفایہ
ہونا جہاد کا امر اُن کافرون سی لڑنیکا جو مسلمانون کے ملک سی قریب ہین یہ مضامین سب متعلق جہاد ہین اور چونکہ منافقونکا امتحان کامل جہاد مین ہوتا ہی
اسلئے منافقون کے احوال بہت اسمین مذکور ہین چنانچہ منجملہ اُسکے ناگوار ہونا بہبودی رسول کا اُنپر اور خوش ہونا اُنکا مصیبت سی رسول کے اور مومنون کے
اور قبول نہونا اُنکے مال کا اور سستی اُنکی نماز مین اور وعید اُنکی عذاب کے ساتہ اموال و اولاد کی اور بہاگ جانا اُنکا رسول کے پاس سے اگر کہین پناہ پا وین اور ایذا
دینا اُنکا نبی کو کہ یہ فقط کان کہتے ہین اور جہوٹی قسمین کہانا اُنکا نبی اور مومنون کے راضی کرنیکو اور ڈرنا اُنکا نزول قرآن سے کہ اسمین اسرار اُنکے ظاہر نہو
ہوجاتے تہی اور استہزا کرنا اُنکا خدا اور رسول سی اور حیلہ کرنا لہو و لعب کا اور کافر ہوجانا اُنکا بُری بات سکہانا اور اچہی بات سے منع کرنا اُنکا وعید نار جہنم کے
اُنکے لئی اور لعنت خدا کی اُنپر اور تشبیہ حضرت کے زمانہ کی منافقونکی اگلے منافقون سے اور ہلاک اور حبط اعمال اور خسران دارین اُنکا تحریض منافقون کے واسطی توبہ
کے طعن کرنا منافقونکا اُن مومنون پر جو اپنی مشقت کے مال سے صدقہ لاتی تہے اور وعید عدم مغفرت کے اُنکے لئی نہی نماز جنازہ پڑہنے سی منافقون کے اور اُنکے
مال و اولاد کے پسند کرنی سی خبر دینا اللہ کا پیشتر سے کہ منافق اپنے معذور ہونی پر جہوٹی قسمین کہاوینگے اشد ہونا اعراب کا کفر اور نفاق مین اور تاوان
جاننا اُنکا اُس مال کو جو راہ خدا مین خرچ ہو منافق ہونا بعض اعراب کا حوالی مدینہ مین اور مدینہ مین خطاب منافقونکو کہ تم عمل کرو اللہ تمہاری عمل دیکہتا
ہے مسجد ضرار بنانا منافقونکا اور نہی نبی کو اُس مسجد مین کہڑے ہونی سی اور کہنا منافقونکا وقت نزول سورہ کے ایمان کسکا زیادہ ہوا امتحان منافقونکا ہر سال
مین ایک یا دو بار نظر کرنا بعض منافقونکا بعض پر وقت نزول سورہ کے اور سوا اسکے اور فوائد متفرقہ مذکور ہین چنانچہ منع کرنا مشرک کو مسجد بنانی سی اور بنانا اور
آباد کرنا مسجد کا شامل ہے مومنین کے اور کہنا یہود و نصاریٰ کا کہ عزیر و عیسیٰ فرزند ہین خدا کے اور معبود ٹہیرا لینا اُنکا اپنے احبار و رہبان کو سوا خدا کے اور
ارادہ کافرونکا کہ نور خدا اپنے مونہہ سی بجہا دین اور تمتن ارسال رسول پر اور وعدہ غلبۂ دین کا خطاب مومنون کو اور حرام خور ہونا اکثر احبار اور رہبان کا
بارہ مہینے ہونا اللہ کی کتاب مین جب سے آسمان و زمین پیدا ہوئے مقرر کرنا کافرونکا ایک مہینے کے جگہہ دوسرے کو یاد دلانا قوم نوح اور عاد اور ثمود اور قوم
ابراہیم اور اصحاب مدین اور موتفکات کے ہلاکت کا بسبب گناہون کے محبت اور دوستی مومنون کے مومنون سے اور امر معروف اور نہی منکر اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء
زکوٰۃ اور اطاعت خدا و رسول کرنا اُنکا اور وعدہ محبت کا اُنکے لئی حال اعراب مومنین کا اور موجب قربت الٰہی ہونا دعای رسول کا اُنکے لئی حال اُن لوگون کا
کہ جو اعمال نیک و بد دونون کئے ہین صفات باریتعالی کے قبول توبہ عباد اور اخذ صدقات اور تواب و رحیم ہونا اُسکا فضیلت مسجد قبا کی اور بنا اُسکی تقوی پر
مالکیت اور احیا اور امات اور ولایت اور نصرت اُس تعالی کی اور قبول توبہ اُن اصحاب کے کہ غزوہ تبوک مین فیق رہی خبر دینا رسول کے آنیکی اور حریص ہونا اُسکا
ہماری ہدایت پر اور رافت اور رحمت اُسکی مومنون پر **ومن سورۃ یونس** بسم اللہ الرحمن الرحیم **عن** صہیب عن النبی صلی اللہ علیہ و
سلم فی قولہ تعالی للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ قال اذا دخل اہل الجنۃ نادی مناد ان لکم عند اللہ موعدا ویرید ان ینجزکموہ قالوا الم یبیض
وجوہنا و ینجنا من النار و یدخلنا الجنۃ قال فیکشف الحجاب قال فواللہ ما اعطاہم شیئا احب الیہم من النظر الیہ **ترجمہ** صہیب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر مین فرمایا للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ یعنے جو لوگ نیک ہین انکو ہی بہلائی ہے اور زیادتی فرمایا آپنے کہ جب داخل ہونگے جنتی جنت
مین ایک پکارنیوالا پکاریگا کہ اللہ تعالی کے پاس تمہارا ایک وعدہ ہے کہ وہ تعالی اُسکو پورا کرنیوالا ہے جنتی کہینگے کیا روشن نہین ہوی چہرے ہماری اور نجات نہین
ہوی ہمکو دوزخ سے اور داخل نہین کئی گئے ہم جنت مین یعنے اب کونسی نعمت باقی رہی فرمایا آپنے پہر کہولدیا جاویگا پردہ (جو خالق اور مخلوق کے بیچ مین ہے) کہا
فرمایا آپنے کہ پہر قسم ہے اللہ تعالی کی نہین دیگا انکو کوئی چیز زیادہ پیاری نظر کرنے سی اُس تعالی کے جمال مبارک پر **ف** حدیث حماد بن سلمہ کے اسیطرح روایت
کیا اسکو کئی لوگون نے حماد بن سلمہ سی مرفوعًا اور روایت کیے سلیمان بن مغیرہ نی یہی حدیث ثابت سے اُنہون نے عبد الرحمن سے قول اُنہین اور نہین ذکر کیا اُسمین کہ یہ
روایت ہے صہیب سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** رجل من اہل مصر قال سألت ابا الدرداء عن ہذہ الآیۃ لہم البشری فی الحیوۃ الدنیا
قال ما سألنی عنہا احد منذ سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنہا فقال ما سألنی عنہا احد غیرک منذ انزلت ہی الرؤیا الصالحۃ یراہا المسلم او تری لہ

ترجمہ ایک مرد مصری سے روایت ہے انہی کہا کہ مین نے پوچھی تفسیر اس آیت کے ابوالدرداء سے لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا یعنی انکو بشارت ہے دنیا کی زندگی مین تو فرمایا ابوالدرداء نے نہین پوچھی مجھسے کسی نے یہ آیت جب سے مین نے پوچھ رکھی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تفسیر اسکے اور جب مین نے پوچھی آپ سی تو فرمایا آپنے نہین پوچھی مجھسے کسی نے یہ آیت سوا تیرے جب سے نازل ہوئی مراد اس بشارت سے نیک خواب ہے کہ دیکھتا ہے اسکو مسلمان یا دکھایا جاتا ہے وہ یعنی اللہ تعالی کی جانب سی **ف** روایت کیا ہمسے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبدالعزیز سی انہون نی ابی صالح سمان سے انہون نے عطاء بن یسار سی انہون نی ایک مرد مصری سے انہون نے ابوالدرداء سے پہر ذکر کی انہون نے حدیث مانند اسکے روایت کی ہمسے احمد نی انہون نے حماد بن زید سی انہون نے عاصم سی انہون نے ابی صالح سے انہون نے ابی الدرداء سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور اس سند مین روایت نہین ہے عطاء بن یسار سی اور اسباب مین عبادہ بن صامت سے بہی روایت ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا اَغْرَقَ اللّٰهُ فِرْعَوْنَ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَاۗءِيْلَ فَقَالَ جِبْرِيْلُ يَا مُحَمَّدُ فَلَوْ رَاَيْتَنِيْ وَاَنَا اٰخُذُ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ وَاَدُسُّهٗ فِيْ فِيْهِ مَخَافَةَ اَنْ تُدْرِكَهُ الرَّحْمَةُ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ڈبویا اللہ نی فرعون کو کہا اُسنی ایمان لایا مین کہ بیشک کوئی معبود نہین ہے مگر وہی جسپر ایمان لائی بنی اسرائیل تو جبرئیل نے کہا ای محمد کاشکے تم دیکہتے مجہکو اُسوقت جب وہ یہ کہتا تہا اور مین لیتا تہا کیچڑ دریا سی اور ڈالتا تہا اسکی مونہہ مین اس خوف سی کہ گہیر لے اُسکو رحمت **ف** یہ حدیث حسن ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّ جِبْرِيْلَ جَعَلَ يَدُسُّ فِيْ فِيْ فِرْعَوْنَ الطِّيْنَ خَشْيَةَ اَنْ يَّقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ اَوْ خَشْيَةَ اَنْ يَّرْحَمَهٗ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا کہ جبرئیل ڈالتی تہے فرعون کے مونہہ مین مٹی اسی ڈر سے کہ وہ کہہ نہ بیٹہے لا الہ الا اللہ اور گہیر نہ لیوے اُسکو رحمت اللہ کی یا فرمایا اس ڈر سی کہ رحمت کرے اُسپر اللہ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورہ یونس ایک دریا ہی معرفت کے کہ تشنہ کامان معارف الہیہ اُس سے سیراب ہین اور طالبان عقاید حقہ اسکی طلب مین پیاسے ہین آب اسمین صفات الہی سے مذکور ہے الوہیت اسکی اور پیدا کرنا زمین و آسمان کا چہہ روز مین اور مستوی ہونا اُسکا عرش پر اور تدبیر امر کے اور نہونا کسیکا شفیع سوا اُسکے اور مرجع کل ہونا اُسکا اور پہلے پیدا کرنا اُسکا عالم کو اور وعدہ اعادہ خلق کا واسطے جزای اعمال کے اور قدرتین اُسکی ضیاء شمس اور تنویر قمر اور تقدیر منازل قمر سے اور گہٹانا بڑہانا لیل و نہار کا اور پیدا کرنا سموات و ارض کا اور احاطہ اُسکے علم کا تمام اقوال و اعمال و احوال پر اور مخفی نہونا کسی ذرہ کا اُسپر اور مالکیت اُسکی اسمان و زمین پر اور احسان کہنا اُسکا ساتہ سکون لیل اور ابصار نہار کے اور عقاید ضروریہ بہی مذکور ہے وعید نار کی منکرون کے لئے اور وعدہ ہدایت اور جنت اور نعیم دائم انہار کا صالحون کے لئے اور لکہنا کرام کاتبین کا اعمال بنی آدم کو اور وعدہ حسنی اور زیادت کا محسنون کے لئے اور ہونا قرآن کا منجانب اللہ اور مصدق ہونا اُسکا واسطے کتب سابقہ کے اور تفصیل ہونا ہر شی کی اور طلب ایک سورت کے کفار سی مثل اُسکے اور عاجز ہونا اُسکا اور ایمان لانا بعض کا اسپر اور منکر ہونا بعض کا اور توصیف قرآن کے ساتہ ہونے اُسکے موعظت اور شفاء ما فی الصدور اور ہدی اور رحمت اور آنا اُسکا ساتہ فضل اور رحمت حق کے اور بہتر ہونا اُسکا اُن چیزون سے کہ جنہین لوگ جمع کرتے ہین اور مشرکون کے حال سے مذکور ہے عبادت کرنا اُنکا ایسی چیزونکو جنکے ہاتہ مین نفع و ضرر نہین اور شفیع کہنا اُنکا اپنے معبودان باطل کو اور خالص دعا کرنا اُنکی اللہ تعالی سے کشتی ڈوبتی وقت اور بغی اور شرک اُنکا وقت نجات کے اور رو بکاری مشرکونکی حشر مین اور انکار کرنا اُنکے معبودونکا اپنی معبودیت سے اور اقرار کرنا مشرکونکا کہ رازق اور مالک سمع و بصر کا اور نکالنے والا زندہ کا مردہ سے اور مردیکا زندہ سی اور مدبر امر وہی اللہ ہے اور پہر شریک کرنا غیرون کو اور اتمام حجت کا اُنپر اور سوال مشرکون سی کہ کوئی تمہارے معبودون مین ایسا ہے کہ خلق اور اعادہ اُسکا کر سکے اور بیدلیل ہونا اور اپنے گمان پر چلنا مشرکون کا اور نفی شرک سے نفی اشتراک فی التصرف اور اشتراک فی العبادات اور اشتراک فی الدعا کی اخیر رکوع مین اور انسانکی شکایت سی مذکور ہے بہت دعا کرنا اُسکا مصیبتون مین اور غافل ہونا اُسکا راحت مین اور ناشکری اُسکی راحت مین جو مصیبت کی بعد حاصل ہو اور قصص ماضیہ سے مذکور ہے خطاب نوح علیہ السلام کا اپنی قوم سے اور نجات اُنکی اور غرق قوم کا اور حالات موسی علیہ السلام سے بعثت اُنکے اور ہارون کی فرعون کیطرف اور ساحر کہنا اُسکا اور مہلانا ساحرونکا اپنے خرافات کو اور حکم اُنہی واسطے بنائی مساجد کے مصر مین اور واسطے قایم کرنے نماز کے اور بددعا موسی علیہ السلام کے واسطے سخت ہوجانے قلب فرعون کے اور تجاوز کرنا بنی اسرائیل کا بحر سے اور ایمان لانا فرعون کا غرق کے وقت اور قبول نہونا اُسکے ایمان کا اور وعدہ اُسکے بدن کے نجات کا اور اختلاف بنی اسرائیل کا علم آنیکے بعد اور معلوم ہونا اُنکو معاد رسول

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور سوا اسکے اور فوائد عدیدہ اور مضامین پسندیدہ مذکور ہیں منجملہ انکے نفع نہ دیا کسی قوم کے ایمان کا عذاب دیکھنے کے وقت سوا قوم یونس کے اور موقوف ہونا ایمان کا مشیت ایزدی پر اور نفع نہ دینا آیات کا بے ایمان کے اور ہونا رسولوں اور مومنوں کی نجات کا اللہ تعالیٰ کی ذمہ پر نظر فضل و احسان کے **ومن**

سُورَۃُ هُودٍ بسم اللہ الرحمن الرحیم **عن** اَبِیْ رَزِیْنٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیْنَ کَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ خَلْقَہٗ قَالَ کَانَ فِیْ عَمَاءٍ مَا تَحْتَہٗ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَہٗ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَہٗ عَلَی الْمَاءِ قَالَ اَحْمَدُ قَالَ یَزِیْدُ الْعَمَاءُ اَیْ لَیْسَ مَعَہٗ شَیْءٌ **ترجمہ** ابی رزین سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ عرض کیے میں نے کہ اے رسول اللہ کے کہاں تھا پروردگار ہمارا اپنے مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے فرمایا آپ نے عما میں تھا کہ اسکے نیچے بھی کچھ نہ تھا اور اسکے اوپر بھی کچھ نہ تھا اور پیدا کیا اُسنے عرش اپنا پانی پر احمد نے کہا عما کے معنے یہ ہیں کہ اسکے ساتھ کوئی چیز نہ تھی **ف** اسیطرح کہتے تھے حماد بن سلمہ اس سند میں کہ روایت ہے وکیع بن حدس سے اور شعبہ اور ابو عوانہ اور ہشیم وکیع بن عدس کہتے تھے یہ حدیث حسن ہے **عن** اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یُمْلِیْ وَرُبَّمَا قَالَ یُمْہِلُ الظَّالِمَ حَتّٰی اِذَا اَخَذَہٗ لَمْ یُفْلِتْہُ ثُمَّ قَرَأَ وَکَذٰلِکَ اَخْذُ رَبِّکَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَہِیَ ظَالِمَۃٌ الْاٰیَۃَ **ترجمہ** ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ فرصت دیتا ہے اور کبھی حضرت نے یملی کی جگہہ یمہل فرمایا یہانتک کہ جب پکڑتا ہے اُسکو پھر ہرگز نہیں چھوڑتا پھر پڑھی آپنے یہ آیت وَکَذٰلِکَ اَخْذُ رَبِّکَ سے آخر تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کی ابو اسامہ نے برید سے مانند اسکے اور یملی کا لفظ کہا روایت کی ہمسے ابراہیم نے انہوں نے ابی اسامہ سے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے دادا ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسیٰ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے مانند اور یملی کا لفظ کہا اور شک نہیں کیا **مترجم** پوری آیت یوں ہے وَکَذٰلِکَ اَخْذُ رَبِّکَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَہِیَ ظَالِمَۃٌ اِنَّ اَخْذَہٗ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ یعنے ایسا ہی پکڑنا ہے تیرے رب کا کہ جب پکڑتا ہے بستیوں والوں کو اور وہ ظالم ہوتے ہیں تو پکڑ اسکی دردناک ہے سخت **عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ہٰذِہِ الْاٰیَۃُ فَمِنْہُمْ شَقِیٌّ وَّسَعِیْدٌ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ فَعَلٰی مَا نَعْمَلُ عَلٰی شَیْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْہُ اَوْ عَلٰی شَیْءٍ لَمْ یُفْرَغْ مِنْہُ قَالَ بَلْ عَلٰی شَیْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْہُ وَجَرَتْ بِہِ الْاَقْلَامُ یَا عُمَرُ وَلٰکِنْ کُلٌّ مُیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَہٗ **ترجمہ** عمر بن خطاب سے روایت ہے انہوں نے کہا جب اُتری یہ آیت فَمِنْہُمْ شَقِیٌّ وَّسَعِیْدٌ یعنے آدمیوں میں بدبخت ہیں اور نیک بخت پوچھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا میں نے اے نبی اللہ کے کس چیز کے موافق عمل کرتے ہیں ہم آیا ایسی چیز کے موافق عمل کرتے ہیں کہ جس سے فراغت ہو چکی ہے یا ایسی چیز کہ جس سے فراغت نہیں ہوئی فرمایا نہیں بلکہ ایسی چیز کے موافق عمل کرتے ہو تم کہ اس سے فراغت ہو چکی ہے اور قلم جاری ہو چکے ہیں اُسپر اے عمر لیکن ہر شخص پر وہی آسان ہے جسکے لیے وہ پیدا ہوا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسکو مگر عبدالملک بن عمر کی روایت سے **مترجم** غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اعمال عباد اور انکی سعادت اور شقاوت پہلے سے لکھہ چکا ہے اور اُسکے مطابق بندے عمل کرتے ہیں مگر سعید کو نیک عمل کی اور شقی کو بد کی توفیق دیجاتی ہے ہر شخص سے وہی بن پڑتا ہے جسکے لیے وہ بنا ہے **شعر** ہر کسے را بہر کاری ساختند * میل او اندر دلش انداختند * **عن** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ عَالَجْتُ امْرَاَۃً فِیْ اَقْصَی الْمَدِیْنَۃِ وَاِنِّیْ اَصَبْتُ مِنْہَا مَا دُوْنَ اَنْ اَمَسَّہَا وَاَنَا ہٰذَا فَاقْضِ فِیَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَکَ اللّٰہُ لَوْ سَتَرْتَ عَلٰی نَفْسِکَ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَاَتْبَعَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاہُ فَتَلَا عَلَیْہِ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّہَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْہِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ ہٰذَا لَہٗ خَاصَّۃً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ کَافَّۃً **ترجمہ** عبداللہ سے روایت ہے کہ آیا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی اُسنے کہ میں نے چھوا ایک عورت کو مدینہ کے کنارہ پر اور میں نے اُس سے سب کچھہ کیا سوا جماع کے اور میں حاضر ہوں آپ جو حکم فرماویں سبحان اللہ کیا ایمان تھا کہ سزا کے قبول کرنیکو حاضر ہے پھر عمر نے کہا اللہ نے تیرا پردہ ڈھانپا تھا اگر تو بھی اپنا پردہ ڈھانپتا اور حضرت نے اسے کچھہ جواب نہ دیا اور وہ شخص چلا گیا پھر اُسکے پیچھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی بھیجا اور اُسے بلایا اور اُسپر یہ آیت پڑھی اقم الصلوٰۃ سے آخر آیت تک یعنے قایم کر نماز کو دونوں کنارونپر دن کی اور دو وقتوں میں رات کی بیشک نیکیاں دور کر دیتی ہیں برائیوں کو یہ نصیحت ہے یاد رکھنے والوں کو پھر ایک مرد نے عرض کی قوم میں سے کہ یہ بشارت اسی کے لیے خاص ہے آپ نے فرمایا نہیں سب کے لیے ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی اسرائیل نے سماک سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی اور روایت کی سفیان ثوری نے سماک سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبدالرحمن سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے

اور روایت ان لوگوں کی زیادہ صحیح ہی ثوری کی روایت سے روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نیسابوری نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے اعمش سے اور سماک سی ان دونوں
نے ابراہیم سے انہوں نے عبدالرحمن بن یزید سی انہوں نے عبداللہ سی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے معنونمین روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے
فضل بن موسی سے انہوں نے سفیان سی انہوں نے سماک سی انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبدالرحمن بن یزید سی انہوں نے عبداللہ بن مسعود سی انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ
وسلم سے مانند اسکے معنونمین اور نہین کہا انہوں نے اس سند مین یعنے سفیان کے بعد کہ روایت ہے اعمش سے اور سلیمان تیمی نی روایت کی یہ حدیث ابی عثمان نہدی سے
انہوں نے ابن مسعود سی انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **عَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً حَرَامٍ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ
عَنْ كَفَّارَتِهَا فَنَزَلَتْ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ الْاٰيَةَ فَقَالَ الرَّجُلُ اَلِيْ هٰذِهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَكَ وَلِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِيْ **ترجمہ** عبداللہ
بن مسعود سے روایت ہے کہ ایک مرد نے بوسہ لیا ایک عورت کا کہ وہ حرام تہا اور آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچہا اُسنے کفارہ اسکا پس اتری یہ آیت اقم الصلوٰۃ سے
آخر تک پہر عرض کی اُس مرد نے کیا یہ کفارہ میرا ہی ہے ای رسول اللہ کے فرمایا آپنے تیرے لئی ہی ہے اور جو عمل کرے اسپر میری امت سے یعنے جو نماز بیگانہ ادا کرے **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا لَقِيَ امْرَاَةً وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا مَعْرِفَةٌ فَلَيْسَ
يَاْتِي الرَّجُلُ اِلَى امْرَاَتِهِ شَيْئًا اِلَّا قَدْ اَتٰى هُوَ اِلَيْهَا اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يُجَامِعْهَا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ
ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَتَوَضَّاَ وَيُصَلِّيَ قَالَ مُعَاذٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَهِيَ لَهُ خَاصَّةً اَمْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً **ترجمہ** معاذ
بن جبل سے روایت ہے انہوں نے کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد اور اُسنی کہا ای رسول اللہ کے خبر دیجیے مجہے ایک مرد ملا ایک عورت سے اور اُن دونوں میں جان
پہچان نہین یعنے نکاح وغیرہ نہین اور نہین کرتا ہے مرد اپنی عورت سے کوئی کام مگر کیا اُسنی اُس اجنبیہ کے ساتھ یعنے چہوا بوسہ لیا اور سوا اسکے مگر جماع نکیا اُس سے کہا معاذ نے
کہ پہر اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اقم الصلوٰۃ سے آخر تک پہر حکم کیا آپنے اُسکو کہ وضو کرے اور نماز پڑہے معاذ نے عرض کیا کہ ای رسول اللہ کے یہہ بشارت خاص
اُسیکو ہے یا سب مومنوں کے لئے عام ہے فرمایا آپنے نہین سب مومنوں کے لئے عام ہے **ف** اس حدیث کے اسناد متصل نہین اسلئی کہ عبدالرحمن بن ابی لیلی کو
سماع نہین معاذ بن جبل سے اور معاذ بن جبل نے وفات پائی حضرت عمر کے خلافت مین اور مقتول ہوئے حضرت عمر ایسی وقت مین کہ عبدالرحمن بن ابی لیلی چہوٹے سی
لڑکے تہی چہہ برس کے اور روایت کی ہے انہوں نے عمر سے اور دیکہا ہے انکو اور روایت کی شعبہ نے یہہ حدیث عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سی انہوں نے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً **عَنْ** اَبِي الْيَسَرِ قَالَ اَتَتْنِي امْرَاَةٌ تَبْتَاعُ تَمْرًا فَقُلْتُ اِنَّ فِي الْبَيْتِ تَمْرًا اَطْيَبَ مِنْهُ فَدَخَلَتْ مَعِيَ فِي الْبَيْتِ فَاَهْوَيْتُ اِلَيْهَا
فَقَبَّلْتُهَا فَاَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اسْتُرْ عَلٰى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ اَحَدًا فَلَمْ اَصْبِرْ فَاَتَيْتُ عُمَرَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اسْتُرْ عَلٰى نَفْسِكَ
وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ اَحَدًا فَلَمْ اَصْبِرْ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اَخَلَفْتَ غَازِيًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فِي اَهْلِهِ بِمِثْلِ هٰذَا حَتّٰى تَمَنّٰى اَنَّهُ لَمْ
يَكُنْ اَسْلَمَ اِلَّا تِلْكَ السَّاعَةَ حَتّٰى ظَنَّ اَنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَالَ وَاَطْرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيْلًا حَتّٰى اُوْحِيَ اِلَيْهِ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ
زُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ قَالَ اَبُو الْيَسَرِ فَاَتَيْتُهُ فَقَرَاَهَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصْحَابُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَلِهٰذَا خَاصَّةً اَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ عَامَّةً **ترجمہ** ابی الیسر سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ میرے پاس آئی عورت کہجور لینے کو سو مین نے کہا کہ اس سے اچہی کہجور گہر مین ہے
سو داخل ہوئی وہ میرے گہر مین سو جہکا مین اُسکی طرف اور بوسہ لیا مین نے اسکا پہر آیا مین ابو بکر کے پاس اور ذکر کیا مین نے اُسکا تب فرمایا انہوں نے کہ تو پردہ ڈہانپ اپنا
اور توبہ کر اور کسیکو خبر نکر پہر مجہسے صبر نہو سکا اور مین عمر کے پاس آیا اور مین نے ذکر کیا اسکا اُنسے انہوں نے بہی یہی کہا کہ تو پردہ ڈہانپ اپنا اور توبہ کر اور مت خبر کر
کسیکو پہر مجہسے صبر نہو سکا اور آیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا مین نے آپسے تب فرمایا آپنے کیا تو نی ایک غازی کے پیچہے جو اللہ کی راہ مین نکلا تہا ایسا
کام کیا اُسکے گہر والی کے ساتھ یہانتک کہ آرزو کی اُسنی کہ کاش مین اسلام نہ لایا ہوتا مگر اسی وقت اور گمان کیا اُسنے کہ وہ دوزخ والوں مین سے ہے کہا راوی نے کہ سر جہکا
لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی دیر تک یہانتک کہ وحی بہیجی گئی آپکے طرف اقم الصلوٰۃ سے آخر آیۃ تک کہا ابو الیسر نے پہر آیا مین آپکے پاس اور پڑہی تہی
سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پہر عرض کی آپکے اصحاب نے کہ ای رسول اللہ کے یہہ بشارت خاص اسیکے لئی ہے یا سب آدمیوں کے واسطی فرمایا آپنے

ہنسیں سب آدمیوں کے واسطے ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح غریب ہے اور قیس بن ربیع کو ضعیف کہا ہے وکیع وغیرہ نے اور شریک نے روایت کی یہ حدیث عثمان بن عبداللہ سے قیس بن ربیع کی روایت کے مانند اور اسباب میں ابی امامہ اور واثلہ بن اسقع اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے اور ابوالیسر کا نام کعب بن عمرو ہے **خاتمہ** سورۂ ہود عجیب و غریب سورہ ہے اسمیں قصص ماضیہ سے مذکور ہیں قصہ نوح علیہ السلام کا اور گفتگو انکی قوم سے اور بنانا کشتی کا اور جوش مارنا تنور کا اور غرق ہونا قوم کا اور انکے فرزند کنعان کا اور ٹھہرنا کشتی کا جودی پہاڑ پر اور قصہ ہود علیہ السلام کا اور گفتگو انکی اور ہلاک قوم کا عذاب غلیظ سے اور نجات ہود کی اور مومنوں کی اور قصہ صالح علیہ السلام کا اور دعوت انکی اور کونچیں کاٹنا ناقہ کے اور ہلاک قوم کا جبرئیل علیہ السلام کی چنگھاڑ سے اور قصہ ضیافت ابراہیم علیہ السلام کا اور بشارت دینا اسحق اور یعقوب کی اور آنا انکا لوط علیہ السلام کے پاس اور ہلاک قوم کا صبح کے وقت پتھر برسنے سے اور نجات لوط علیہ السلام کی اور قصہ شعیب علیہ السلام کا اور منع کرنا انکا کم تول اور میزان کے کم کرنے سے اپنی قوم کو اور ہلاک کرنا انکا چنگھاڑ سے اور نجات شعیب کی اور مومنوں کی اور اسکے سوا اور بہت سی فوائد مذکور ہیں **وَمِنْ سُوْرَةِ يُوْسُفَ** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَرِيْمَ ابْنَ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ ثُمَّ جَاءَنِي الرَّسُوْلُ اَجَبْتُ ثُمَّ قَرَاَ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ قَالَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى لُوْطٍ اِنْ كَانَ لَيَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ اِذْ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ فَمَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهٖ نَبِيًّا اِلَّا فِيْ ذِرْوَةٍ مِّنْ قَوْمِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بزرگ بیٹے بزرگ کے اور وہ بیٹے بزرگ کے اور وہ بیٹے بزرگ کے یوسف بیٹے یعقوب کے اور وہ بیٹے اسحاق کے اور وہ بیٹے ابراہیم کے ہیں یعنے چار پشت تک جنکی نبوت اور شرافت چلی آتی ہو وہ یوسف علیہ السلام ہیں اور فرمایا آپنے اگر میں قیدخانہ میں رہتا جتنے یوسف علیہ السلام رہے اور پھر میرے پاس قاصد آتا ہی بلانے کو جیسے یوسف علیہ السلام کے بلانے کو بادشاہ مصر کا قاصد آیا تھا تو بیشک میں قبول کر لیتا اسکے بلانے کو پھر پڑھی آپنے یہ آیت قال ارجع الی ربک الایہ یعنے کہا یوسف علیہ السلام نے قاصد شاہی سے کہ تو لوٹ جا اپنی بادشاہ پاس اور پوچھ اس سے کہ کیا حال ہے اُن عورتوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور فرمایا آپنے کہ اللہ کی رحمت ہو لوط پر کہ وہ آرزو کرتے تھے کہ پناہ پکڑیں کسی مضبوط قلعہ میں پھر نہ بھیجا اللہ تعالی نے انکے بعد کوئی نبی مگر انکے اشراف قوم میں یعنے غیر قوم میں کا نبی کسیکی طرف نہ بھیجا **ف** روایت کی ہے ابوکریب نے انہوں نے عبدہ سے اور عبدالرحیم سے انہوں نے محمد بن عمرو سے فضل بن موسی کی حدیث کی مانند یعنے جو اوپر مذکور ہے مگر اسمیں یہ کہا مَا بَعَثَ اللّٰهُ بَعْدَهٗ نَبِيًّا اِلَّا فِيْ ثَرْوَةٍ مِّنْ قَوْمِهٖ یعنے ذروہ کی جگہ ثروہ کہا اور معنی دونوں کے ایک ہیں محمد بن عمرو نے کہا کہ ثروہ کے معنے کثرت اور قوت کے ہیں اور یہ فضل بن موسی کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور یہ حدیث حسن ہے **خاتمہ** عکرمہ کہتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام سات برس قیدخانہ میں رہے کلبی کہتے ہیں پانچ برس پھر جب بادشاہ کا قاصد آیا آپنے چاہا کہ میری برأت بخوبی ثابت ہو جاوے جب نکلوں اور جلدی نکی کہ یہ کمال صبر کے باعث ہے اور جب زلیخا نے دیکھا کہ عورتیں مجھے ملامت کرتی ہیں انکی دعوت کی اور گوشت کہانیکو چھریاں انکی ہاتھ میں دیں اور یوسف علیہ السلام کو حکم دیا کہ انپر نکلیں انہوں نے آپکو دیکھکر اپنے ہاتھ کاٹ لئے اللہ تعالی نے ایسا حسن آپکو عنایت فرمایا تھا سبحان اللہ ایک ایک مخلوق اس خالق اکبر کی ایسی ہے اسکی تجلی مبارک کیسی ہوگی اللہ تعالی ہمکو اور سب اہل توحید کو اپنی جمال مبارک کے دیدار فرحت آثار سے مشرف فرماوے آمین یا حسن الخالقین اور آنحضرت نے اپنی کسر نفسی سے ایسا فرمایا ورنہ اللہ تعالی نے آپکو بھی صبر جمیل اور ثبات جزیل عنایت فرمایا تھا مگر بڑے لوگوں کا اور مہذب شخصوں کا یہی قاعدہ ہے کہ دوسروں کو بڑہاتے ہیں اور اپنے نفس کو انسے کم بتاتے ہیں یہی اخلاق حسنہ ہم سب لوگوں کو ضرور ہیں اور لوط علیہ السلام غیر قوم پر مبعوث ہوئے تھے انکے بعد اللہ تعالی نے جو نبی بھیجا اسکی قوم کے طرف مبعوث کیا کہ اسکی قوم مددگار رہی اگرچہ انکو اللہ تعالی کی مدد کافی ہے اور اللہ تعالی نے اس سورہ میں فقط انکے قصہ پر اکتفا فرمایا کہ اسمیں بڑی عبرتیں ہے شہوت پرستوں کو اور بڑی حکمتیں ہیں اور ایسی فوائد ہیں کہ جنسے دنیا اور دین اصلاح پاوے اور آدمی اگر اس سورۂ مبارک میں غور و تامل فرماوے تو فوز دارین پر فائز ہووے اور اسمیں حسن سیرت ہے بادشاہوں کی اور نصیحت ہے غلاموں کی اور عبرت ہے عملا کی اور بیان ہے عورتوں کے مکر کا اور صبر ہے اذیت اعدا پر اور حسن تجاوز ہے خطا سے خالد بن معدان نے فرمایا ہی کہ سورۂ یوسف اور سورۂ مریم ایسی ہیں کہ جنتی جنت میں اس سے لذت پاوینگی اور عطا نے فرمایا ہے کہ سورۂ یوسف جو محزون و غمگین سنی اور اسمیں تامل فرماوے شاد و خرم ہو جاوے اور تسکین اور راحت پاوے **وَمِنْ سُوْرَةِ الرَّعْدِ** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلَتْ يَهُوْدُ اِلَى

الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا ابا القاسم اخبرنا عن الرعد ما ھو قال ملک من الملائکۃ موکل بالسحاب معہ مخاریق من نار یسوق بھا السحاب حیث شاء اللہ فقالوا فما ھذا الصوت الذی نسمع قال زجرۃ بالسحاب اذا زجرہ حتی ینتھی الی حیث امر قالوا صدقت فقالوا فاخبرنا عما حرم اسرائیل علی نفسہ قال اشتکی عرق النساء فلم یجد شیئا یلائمہ الا لحوم الابل والبانھا فلذلک حرمھا قالوا صدقت **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہا انہوں نے آئی یہود صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کئے آپسے کہ اے ابو القاسم بتاؤ ہمکو کہ رعد کیا چیز ہے فرمایا آپنے ایک فرشتہ ہی فرشتون مین کا مقرر ہے مینہ کے ہانکنے پر اُسکی ساتھ کوڑے ہین آگ کے ہانکتا ہی اُس سے مینہ کو جہان اللہ چاہتا ہے سو انہون نے عرض کی کہ یہ آواز کیسی ہی جو ہم سنتے مین فرمایا یہ اسکا جھڑکنا ہے مینہ کو وہ جھڑکتا ہے جبتک نہ پہونچے جہان حکم ہوا ہے کہا یہود نے کہ سچ فرمایا آپنے پھر عرض کی بتائی ہمکو کیا چیز حرام کی تھی یعقوب علیہ السلام نے اپنے اوپر فرمایا انہین شکایت ہوئی عرق النسا کی تو نپائی کوئی چیز کہ موافق ہو اُس مرض کے مگر اونٹ کا گوشت اور دودھ یعنے اسی مرض مین ترقی پائی اسی لئی حرام کیا انہون نے اپنے اوپر کہا یہود نے کہ سچ فرمایا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ ونفضل بعضہا علی بعض فی الاکل قال الدقل والفارسی والحلو والحامض **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیۃ کے تفسیر مین فرمایا ونفضل بعضہا علی بعض فی الاکل یعنے فضیلت دی بعض میوی کو بعض پر فرمایا آپنے مراد اس سے بری سوکھی کھجور اور فارسی اور میٹھی اور کھٹی (فارسی ایک قسم کھجور کی ہی)

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی زید بن ابی انیسہ نے اعمش سے اسکی مانند اور سیف بن محمد بھائی ہین عمار بن محمد کے اور عمار اُنسے زیادہ معتبر ہین اور وہ بھانجی ہین سفیان ثوری کے **خاتمہ** اس سورۃ مین آیات قدرت الٰہی سی مذکور ہے آسمانونکا بغیر ستون کے بلند کرنا اور استوا اُس تعالٰی شانہ کا عرش پر اور کام مین لگنا شمس و قمر کا اور تدبیر کاموں کی اور پہیلانا زمین کا اور پیدا کرنا میخونکا یعنے پہاڑونکا اور نہرونکا اور پیدا کرنا پہلونکا اور رات دن کا اور زمین کے ٹکڑون کا اور ہونا باغونکا انگوروں سے اور زرع و نخیل اور اختلاف انکے مزونکا باوصف اسکی کہ ایک پانی سی سینچی جاتی ہین اور صفات الٰہی سے علم اسکا مافی الارحام پر اور علم غیب و شہادت اور بزرگی اور علو اُسکا اور علم لینے اقوال و احوال پر لیل و نہار مین اور سجدہ کرنا آسمان و زمین والونکا اُسکے لئی اور اولوالالباب کے صفات سی مذکور ہے وفائی عہد اور صلہ رحم اور خوف خدا اور خوف عاقبت اور صبر اور ادائے صلوۃ اور انفاق مال اور دفع سیئہ بحسنہ اور وعدہ جنات عدن کا انکے لئی اور اسکے سوا اور بہت سی فوائد عمدہ مذکور ہین کہ جنپر فوز دارین اور حسن کونین موقوف ہے

ومن سورۃ ابراھیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم **عن** انس بن مالک قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقناع علیہ رطب فقال مثل کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء تؤتی اکلھا کل حین باذن ربھا قال ھی النخلۃ ومثل کلمۃ خبیثۃ کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق الارض ما لھا من قرار قال ھی الحنظلۃ قال فاخبرت بذلک ابا العالیۃ فقال صدق واحسن **ترجمہ** انس بن مالک سی روایت ہے کہا کوئی لایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ٹوکرا کہ اسمین تر کھجور تھی تو فرمایا آپنے کہ اس آیۃ مبارک مین مثل کلمۃ یعنے مثل کلمہ پاک کے مانند پاک درخت کے ہے کہ جڑ اُسکی جمی ہوئی ہے اور شاخین اسکی آسمان کیطرف ہین دیتا ہے وہ پہل اپنا ہر وقت اپنے پروردگار کے حکم سے پاک درخت سے کھجور مراد ہے اور اس آیۃ مین مثل کلمۃ یعنے مثال کلمہ ناپاک کے مانند درخت ناپاک کے ہے کہ اکھاڑ ڈالا گیا ہو زمین سے نہو اُسکو قرار مراد درخت ناپاک سی اندراین کا درخت ہی اور پہونچی یہ روایت ابو العالیہ کو تو کہا انہون نے کہ سچ فرمایا اور بہت اچھا فرمایا **ف** روایت کی ہمسے قتیبہ نے انہون نے ابوبکر بن شعیب بن الحبحاب سے انہون نے اپنے باپ سی انہون نے انس بن مالک سے مانند اسکے معنونمین اور مرفوع نہین کیا اسکو اور نہین ذکر کیا قول ابی العالیہ کا اور یہ صحیح تر ہے حماد بن سلمہ کے روایت سی اور کئی لوگون نے روایت کی اسکی مثل موقوفاً اور ہم نہین جانتے ہم کسیکو کہ مرفوع کیا ہو اُسنے اس روایت کو حماد بن سلمہ کے سوا اور روایت کی معمر اور حماد بن زید اور کئی لوگون نے اور مرفوع نہین کیا انہون نے روایت کی ہمسے احمد بن عبدۃ ضبی نے انہون نے حماد بن زید سی انہون نے شعیب سے جو بیٹے حبحاب کے ہین انہون نے انس بن مالک سے عبداللہ بن ابی بکر بن شعیب بن حبحاب کے حدیث کی مانند اور مرفوع نکیا اسکو **عن** البراء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ قال فی القبر اذا قیل لہ من ربک وما دینک ومن نبیک **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت مبارک کی تفسیر مین فرمایا

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یعنے ثابت رکہتا ہے اللہ تعالے مومنونکو مضبوط بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں کہ یہہ اُسوقت ہوتا ہے جب پوچہا جاتا ہے مردے سے کہ کون ہے معبود تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** مَسْرُوْقٍ قَالَ تَلَتْ عَائِشَةُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے اس آیتہ میں پوچہا یوم تبدل الارض یعنے جسدن بدل جاویگی زمین اس زمین کے سوا اس عرض کے عائشہ نے کہ ای رسول اللہ کے لوگ اُسوقت کہان ہونگے فرمایا آپنے پل پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے اور سندسی بہی حضرت عائشہ سے **خاتمہ** سورہ ابراہیم میں خلاصہ حال انبیاء کے دعوت کا اور بیان ادیان باطلہ اور گستاخیان قومونکے اور نیست وخسران ہر جبار وعنید کا اور تمثیل اعمال کفار کے خاکستر کے ساتہ اور تمثیل کلمہ طیبہ کے شجرہ طیبہ کے ساتہ اور کلمہ خبیثہ کے شجرہ خبیثہ کے ساتہ اور ثبوت الوہیت کا بدلیل خلق سموات وارض اور انزال ماء از سما اور اخراج ثمرات اور تسخیر فلک وانہار وشمس وقمر ولیل ونہار وعطاء مسئولات اور بعید ہونا نعماء الہیہ کا اور دعا ابراہیم علیہ السلام کی مکہ معظمہ کے امن کے واسطے اور شکر ابراہیم علیہ السلام کا اسحق واسماعیل کی ولادت پر اور دعا ابراہیم کی اقامت صلوٰۃ اور مغفرت کے لئے اور اسیطرح اور بہت سے فوائد مذکور ہیں

سُوْرَةُ الْحِجْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ امْرَاَةٌ تُصَلِّيْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْنَاءَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ لِاَنْ لَّا يَرَاهَا وَيَتَاَخَّرُ بَعْضُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَاِذَا رَكَعَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ اِبْطِهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہا انہون نے کہ ایک عورت خوبصورت نماز پڑہتی تہی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچہے کہ وہ حسین لوگونمین تہی اور بعضے لوگ آگے جاتے تہے یہانتک کہ پہلے صف میں ہوجاتے تاکہ اُسکو نہ دیکہیں اور بعضے لوگ پیچہے رہتے یہانتک کہ پچہلے صف میں ہوجاتے پہر جب رکوع کرتے اپنی بغل کے نیچہے سے جہانکتے اور اتاری اللہ تعالی نے یہ آیتہ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ یعنے جان لیا ہمنے تم میں سے آگے بڑہجانیوالون کو اور پیچہے ہٹ جانیوالونکو **ف** روایت کی جعفر بن سلیمان نے یہ حدیث عمرو بن مالک سے انہوں نے ابی الجوزا سے اسکے مانند اور نہیں ذکر کیا اسمین ابن عباس سے روایت کا اور یہ گمان ہے کہ یہ زیادہ صحیح ہو نوح کی حدیث سے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ بَابٌ مِّنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَوْ قَالَ عَلٰى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کے سات دروازے ہیں ایک دروازہ اُسمین سے اُس شخص کے لئے ہے جو تلوار نکالے میری امت پر یا فرمایا امت محمد پر راوی کو شک ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر مالک بن مغول کی روایت سے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اُمُّ الْقُرْاٰنِ وَاُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِيْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ الحمد جڑ ہے قرآن کی اور جڑ ہے کتاب کی اور سات آیتین ہیں کہ مکرر پڑہی جاتی ہیں یعنے ام القرآن اور ام الکتاب اور سبع مثانی یہہ تینون نام اسی سورۃ کے ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ مِثْلَ اُمِّ الْقُرْاٰنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَهِيَ مَقْسُوْمَةٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں اُتاری اللہ نے توراۃ میں نہ انجیل میں کوئی سورت ام القرآن کے مانند اور یہی سات آیتین ہیں کہ بار بار پڑہی جاتی ہیں یعنے ہر رکعت میں اور یہی سورۃ ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے بٹ چکی ہے میرے اور میرے بندے کے بیچمین اور میرے بندے کے لئے ہے جو مانگے **ف** روایت کی قتیبہ نے انہون نے عبدالعزیز سے جو بیٹے ہیں محمد کے انہون نے علا بن عبدالرحمن سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے ابوہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ابی کیطرف اور وہ نماز پڑہتے تہے پہر ذکر کی حدیث مانند اسکے معنون میں اور حدیث عبدالعزیز کی جو بیٹے ہیں محمد کے زیادہ ہے طول میں اور پوری ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے عبدالحمید بن جعفر کی روایت سے اور ایسی ہی روایت کی کئی لوگونے علا بن عبدالرحمن سے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچو تم مومن کی فراست یعنے دانائی سے اسلئے کہ وہ دیکہتا ہے اللہ کے نور سے پہر پڑہی آپنے یہ آیت ان فی ذلک سے آخر تک یعنے اس قرآن میں نشانیان ہیں دانا لوگون کو **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سندسے اور مروی ہے بعض اہل علم نے اس آیتہ کے تفسیر میں کہ متوسمین کے معنے متفرسین ہیں یعنے دانا لوگ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ قَالَ عَنْ قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا لَنَسْئَلَنَّهُمْ الآیہ یعنے البتہ پوچھینگے ہم ان سے کہ وہ کیا عمل کرتے تھے فرمایا آپ نے سوال ہوگا لا الہ الا اللہ کے کہنے سے یعنے توحید کی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر لیث بن ابی سلیم کے روایت سے اور روایت کی عبد اللہ نے لیث بن ابی سلیم سے انہوں نے بشر سے انہوں نے انس بن مالک سے مثل اسکے اور مرفوع نہ کیا اسکو **خاتمہ** سورۂ حجر میں قصص انبیا کے مذکور ہے قصہ آدم علیہ السلام کا اور مہلت طلب کرنا شیطان کا قیامت تک اور قصہ ابراہیم کے مہمانوں کا اور قصہ مدائن قوم لوط کا اور بہت سی فوائد مذکور ہیں

وَمِنْ سُوْرَةِ النَّحْلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ مِنْ صَلٰوةِ السَّحَرِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَاَ يَتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ الْاٰيَةَ كُلَّهَا **ترجمہ** عمر بن خطاب کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چار رکعت ظہر کے قبل آفتاب ڈھلنے کے بعد گنے جاتی ہیں تہجد کے نماز کے برابر یعنے یہ چار رکعت تہجد کے وقت کی چار رکعت کی برابر ہوتے ہیں اور فرمایا آپ نے کوئی چیز نہیں کہ تسبیح نہ کرتی ہو اللہ کی اسوقت پھر پڑھی آپ نے یہ آیت پوری یَتَفَیَّؤُا ظِلٰلُہٗ سے آخر آیت تک یعنی جھک جاتا ہے سایہ اسکا داہنی اور بائیں سجدہ کرتا ہوا اور وہ ذلیل ہیں یعنے اللہ کے آگے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر علی بن عاصم کے روایت سے **عَنْ** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اُصِيْبَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَرْبَعَةٌ وَّسِتُّوْنَ رَجُلًا وَّمِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ سِتَّةٌ مِّنْهُمْ حَمْزَةُ فَمَثَّلُوْا بِهِمْ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَئِنْ اَصَبْنَا مِنْهُمْ يَوْمًا مِّثْلَ هٰذَا لَنُرْبِيَنَّ عَلَيْهِمْ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفُّوْا عَنِ الْقَوْمِ اِلَّا اَرْبَعَةً **ترجمہ** ابی بن کعب نے کہا جب ہوا احد کا دن شہید ہوئے انصار میں سے چونسٹھ مرد اور مہاجرین میں سے چھ کہ انہیں میں حمزہ بھی تھے اور مثلہ کیا ان کا یعنی ناک کان کاٹ لئے مہاجرین کے کافروں نے سو انصار نے کہا اگر ہم انپر قابو پاوینگے کسیدن تو ہم اس سے دونے لوگوں کا مثلہ کرینگے ناک کان کاٹینگے کہا ابی بن کعب نے پھر جب فتح مکہ کا دن ہوا اتاری اللہ تعالے نے یہ آیت وَاِنْ عَاقَبْتُمْ سے صابرین تک یعنے اگر بدلا لو تم تو بدلا لو برابر اسکے کہ تکلیف پہنچی تمکو اور اگر صبر کرو تم تو وہ بہتر ہے صابروں کے لئے تب ایک مرد نے کہا آج سے قریش کا نام نہ رہیگا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ روک رکھو قوم سے مگر چار شخص سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابی بن کعب کے روایت سے **خاتمہ** سورۂ نحل میں صفات الٰہی سے مذکور ہے تنزیہہ باریتعالے کی اور قدرتیں اسکے فرشتوں کے اتارنے سے اور آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے اور انسان کے پیدا کرنے سے اور منافع انعام کے خیل و بغال وغیرہ سے اور اتارنا پانی کا آسمان سے اور کام کا کھیتوں کا اور زیتون اور کھجور اور انگور اور کام میں لگانا لیل و نہار اور شمس و قمر کا اور اختلاف الوان انکا اور کام میں لگانا دریا کا اور نکالنا گوشت تازہ کا اُس سے اور زیور کا اور بہانا کشتی کا اور پیدا کرنا پہاڑوں کا اور راستے حکی اور قدرتیں اور اکیلا ہونا اسکا الوہیت میں اور جھکنا پرچھائیوں کا اسکے سجدے کے لئے اور سجدہ جانوروں اور فرشتوں کا اور ڈرنا انکا رب سے اپنے اوپر سے اور قدرتیں اسکی انزال ماء اور احیاء ارض اور نعمت انعام اور لبن اور نخیل اور اعناب وغیرہ سے اور پیدا کرنا شہد کی مکھی اور وحی کرنا اسکی طرف اور بہت سی نعمتیں اور شریک کرنا لوگوں کا اسکے ساتھ اور مالک ہونا اسکا سموات و ارض کے غیب کا اور قدرتیں اور انعام اسکے جیسے نکالنا ماں کے پیٹ سے اور عنایت فرمانا آنکھ اور کان اور دل کا اور پیدا کرنا طیور کا اور بنانا گھروں اور خیموں کا جلود انعام سے اور بنانا اثاث البیت کا اور متاع کا اصواف و اوبار و اشعار سے انکے اور پیدا کرنا سایوں کا اور بنانا گھروں کا پہاڑوں میں اور انکار کرنا کافروں کا ان نعمتوں پر اور امر کرنا اس تعالے کا ساتھ عدل و احسان کے اور ذوی القربے کو دینے کا اور نہی فحشا اور منکر اور بغی سے اور امر عہد کے پورا کرنیکا اور نہی نقض عہد سے اور نہی تشبیہ سے اس عورت کے کہ سوت کات کر کھولڈالتی تھی اور نہی جھوٹی قسموں سے اور نہی عہد الٰہی کے بیچنے سے اور امر خدا سے ڈرنے کا وقت قرآن کے اور جواز کلمہ کفر کہدینے کا جب کفار جبر و اکراہ کریں اور امر اکل حلال اور ادای شکر کا اور حرمت میتہ اور دم اور لحم خنزیر اور ما اہل بہ لغیر اللہ کے اور رخصت مضطر کے اور نہی بیجا اپنی خود حرام و حلال ٹھیرالینے سے اور امر اتباع ملت ابراہیم کا اور حنیف ہونا انکا اور امر سبیل رب کی دعوت کا حکمت و موعظت حسنہ کے ساتھ اور یہ سب احکام فقہیہ میں اور سوا اسکے اور بہت سے فوائد متفرقہ ہیں جیسے متکبر ہونا ان لوگوں کا جو آخرت

پر یقین نہین رکہتی اور اساطیر الاولین کہنا قرآن کو اور مکر یہود بنی قریظہ کا اور خطاب ملائکہ کا ارواح کفار سے موت کے وقت اور خطاب اُنکا مومنون کی روح سے
اور انتظار کرنا کافرونکا قیامت اور ملائکہ کے دیکہنے کا اور تمثیل معبودان باطل کے ساتہ عبد مملوک کے اور معبود حقیقی کے ساتہ حُر مالک و متصرف کے اور تمثیل دوسری
معبود باطل کی گونگے اور عاجز کے ساتہ وغیرہ ذلک **سورہ بنی اسرائیل** بسم اللہ الرحمن الرحیم **عن** ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم حین اسری بی لقیت موسی قال فنعتہ فاذا رجل قال حسبتہ قال مضطرب الرجل الراس کانہ من رجال شنوءۃ قال ولقیت عیسی
قال فنعتہ قال ربعۃ احمر کانہ خرج من دیماس یعنی الحمام ورأیت ابراہیم قال وانا اشبہ ولدہ بہ قال واُتیت باناءین احدہما لبن والاخر
فیہ خمر فقیل لی خذ ایہما شئت فاخذت اللبن فشربتہ فقیل لی ہدیت للفطرۃ او اصبت الفطرۃ اما انک لو اخذت الخمر غوت امتک **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لیگئے مجھکو شب معراج مین ملا مین موسی علیہ السلام سے کہا راوی نے کہ حلیہ بیان کیا آپنے اُنکا راوی کہتا ہے کہ
مین گمان کرتا ہون کہ فرمایا آپنے موسی علیہ السلام کے بکہرے ہوی بال تہے گویا کہ وہ ایک مرد ہین شنوہ کی قبیلہ مین کے اور فرمایا کہ ملا مین عیسی علیہ
السلام سے اور صورت بیان کی اُنکی تو فرمایا کہ وہ میانہ قد ہین سرخ رنگ گویا کہ ابہی نکلے ہین دیماس یعنے حمام سے اور دیکہا مین نے ابراہیم علیہ السلام کو اور فرمایا
آپنے کہ مین اُنکی اولاد مین بہت مشابہ ہون اُنسے اور فرمایا کہ لائے میرے پاس دو برتن کہ ایک دودہ کا تہا اور دوسرے مین شراب تہی اور کہا مجہے کہ لی لو ان مین سے
جو چاہے سو لی لیا مین نے دودہ اور پیا سو کہا مجہہ سے کسینے کہ راہ پائی تو نے فطرت کے یا کہا کہ پہونچا تو فطرت کو اور بیشک اگر لیتا تو شراب کو تو گمراہ ہو جاتی امت
تیرے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** حضرت نے دودہ پسند کیا اُسمین اشارت ہی علم اور کمالات دینیہ کی جو آپکی امت مرحومہ کو حاصل ہوئے
اگر شراب لیتے تو فساد و عناد اور گمراہی امت مین پہیل جاتی **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اُتی بالبراق لیلۃ اُسری بہ مُلجماً مُسرجاً فاستصعب
علیہ فقال لہ جبرئیل ابمحمد تفعل ہذا فما رکبک احد اکرم علی اللہ منہ قال فارفضّ عرقاً **ترجمہ** انس سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے براق
آیا جس شب کہ معراج ہوئی اُنکو اور وہ لگام لگا ہوا تہا کاٹہی بندہا ہوا اور اُسنے شوخی کی تب فرمایا جبرئیل نے ہان تو محمد کے ساتہ ایسی شوخی کرتا ہے آجتک کوئی
تجہپر سوار نہین ہوا جو ان سے زیادہ بزرگ ہو اللہ کے نزدیک کہا راوی نے کہ پسینا ٹپکنے لگا براق کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اُسکو مگر عبد الرزاق
کے روایت سے **عن** بُریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما انتہینا الی بیت المقدس قال جبرئیل باصبعہ فخرق بہ الحجر وشدّ
بہ البراق **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب پہونچے ہم بیت المقدس مین یعنے شب معراج مین اشارہ کیا جبرئیل نے اپنی انگلی
سے اور چیر دیا پتہر اور باندہ دیا اُس سے براق **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لما کذّبتنی قریش قمت فی الحجر فجلی اللہ
لی بیت المقدس فطفقت اخبرہم عن ایاتہ وانا انظر الیہ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جہٹلایا مجہکو قریش نے
یعنے معراج کے باب مین کہڑا ہوا مین حطیم مین اور ظاہر کر دیا مجہپر اللہ تعالی نے بیت المقدس کو سو مین اُنکو خبر دینے لگا اُسکی نشانیون سے اور مین خوب اُسکو دیکہتا تہا
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب مین مالک بن صعصعہ اور ابی سعید اور ابن عباس اور ابی ذر اور ابن مسعود سے بہی روایت ہے **عن** ابن عباس
فی قولہ تعالی وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس قال ہی رؤیا عین اُریہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اُسری بہ الی بیت المقدس
قال والشجرۃ الملعونۃ فی القرآن قال ہی شجرۃ الزقوم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ تعالی نے جو فرمایا ہے وما جعلنا الرؤیا یعنے نہین دکہایا ہمنے تجہکو
جو کچہہ خواب دکہایا مگر لوگون کے جانچنے کو تو مراد اُس سے دیکہنا آنکہہ کا ہے کہ دکہایا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اس رات مین کہ گئے وہ بیت المقدس کو
کہا ابن عباس نے اور یہ جو فرمایا اللہ تعالی نے والشجرۃ الملعونۃ یعنے ملعون درخت جسکا مذکور ہے قرآن مین مراد اُس سے زقوم کا درخت ہے **ف** یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشہودا قال تشہدہ ملائکۃ اللیل و
ملائکۃ النہار **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر مین فرمایا وقرآن الفجر آخر آیت تک یعنے پڑہنا قرآن کا فجر کو حاضر ہونیکا سبب
ہے فرمایا آپنے کہ حاضر ہوتے ہین اُسپر فرشتے رات کے اور فرشتے دن کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ علی بن مسہر نے اعمش سے انہون نے

ابن صالح سے اُنھوں نے ابوہریرہ سے اُن دونوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم فی قوله تعالی یوم ندعوا کل اناس بامامهم قال یدعی احدهم فیعطی کتابه بیمینه ویمد له فی جسمه ستون ذراعا ویبیض وجهه ویجعل علی راسه تاج من لؤلؤ یتلألأ فینطلق الی اصحابه فیرونه من بعد فیقولون اللهم ائتنا بهذا وبارک لنا فی هذا حتی یاتیهم فیقول ابشروا لکل رجل منکم مثل هذا واما الکافر فیسود وجهه ویمد له فی جسمه ستون ذراعا علی صورة آدم ویلبس تاجا فیراه اصحابه فیقولون نعوذ بالله من شر هذا اللهم لا تاتنا بهذا قال فیاتیهم فیقولون اللهم اخزه فیقول ابعدکم الله فان لکل رجل منکم مثل هذا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا یوم ندعوا کل اناس بامامهم یعنی جس دن بلایا جاویگا ہر شخص اپنے امام کے ساتھ فرمایا آپنے کہ بلایا جاویگا ایک آدمی اُن میں کا یعنی جنتی اور ملیگا نامہ اعمال اُسکا داہنی ہاتھ میں اور بڑھا دیا جائیگا بدن اُسکا ساٹھ گز اور روشن کیا جائیگا چہرہ اُسکا اور اُسکے سر پر پہنایا جاویگا ایک تاج موتیوں کا کہ چمکتا ہوگا اور وہ جائیگا اپنے یاروں کی طرف اور وہ اُسے دور سے دیکھکر کہینگے یا اللہ ایسی ہی نعمتیں ہمکو بھی عنایت کر اور اُسمیں ہمیں برکت دے یہانتک کہ وہ آویگا اور اُنسے کہیگا کہ تمکو خوشخبری ہو ہر مرد کو تم میں سے ایسا ہی انعام ہے اور کافر کا مونھ کالا ہوگا اور اُسکا بدن ساٹھ گز بڑھایا جاویگا جیسے آدم علیہ السلام کا قد و قامت تھا اور پہنایا جاویگا اُسکو تاج سو دیکھینگے رفیق اُسکے اور کہینگے پناہ ہے اللہ کی اسکی شر سے یا اللہ یہ ہمارے پاس نہ آوے فرمایا آپنے کہ پھر وہ اُنکے پاس آویگا اور کہینگے وہ کہ یا اللہ اسکو ذلیل کر اور وہ کہیگا یا اللہ انکو مجھ سے دور کر اسلئے کہ ہر ایک کو اُنمیں سے عذاب ہے مثل اسکے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور سُدی کا نام اسمٰعیل بن عبدالرحمن ہے **مترجم** اس حدیث میں بڑی بشارت ہے مجتہدان شریعت اور اماماں طریقت کو جنکو اللہ تعالی نے توفیق دی کہ اُنہوں نے خلق اللہ کو اللہ کیطرف بلایا اور اتباع سنت اور توحید کیطرف دعوت کی اور عباد صالحین نے اُنکی اتباع پر کمر باندھی اور بڑی تہدید اور تنبیہ ہے اُن لوگوں کے لئے جنہوں نے دین میں احداث کیا اور بدعتیں نکالیں اور خلق نے اُنکو بیوقوفی سے پیشوا اور مقتدا قرار دیا اور اپنا متبوع ٹھیرایا **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی قوله عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا وسئل عنها قال هی الشفاعة **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں اور کسی نے آپ سے پوچھا عسی ان یبعثک ربک یعنی قریب ہے کہ اُٹھاویگا تجھے اللہ تعالی مقام محمود میں سو فرمایا آپنے مراد اُس سے شفاعت ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور داؤد زعافری داؤد اودی ہیں اور وہ چچا ہیں عبداللہ بن ادریس کے **مترجم** مقام محمود کے معنے تعریف کی جگہ چونکہ اُس مکان عالی کی تعریف سارے جہان کے لوگ بدل و جان کرینگے لہذا اُسکا نام مقام محمود ہوا اور اللہ نے اسکا وعدہ خاتم النبیین شفیع المذنبین سے فرمایا ہے کہ آپ اس مقام میں شفاعت اصحاب توحید پر ارزانی کرینگے **عن** ابن مسعود قال دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم مکة عام الفتح وحول الکعبة ثلاث مائة وستون نصبا فجعل النبی صلی الله علیه وسلم یطعنها بمخصرة فی یده وربما قال بعود ویقول جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا وما یبدئ الباطل وما یعید **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جب داخل ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں جس سال مکہ فتح ہوا کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ پتھر گڑے تھے کہ انکی پرستش ہوتی تھی سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مارنے لگے اُن پتھروں کو ایک چھری سے کہ آپکے ہاتھ میں تھی اور کبھی عبداللہ نے کہا ایک لکڑی سے اور فرماتے تھے آیا حق اور بھاگ گیا باطل باطل تو بھاگنے والا ہے آیا حق اور نہیں شروع ہوگا اب باطل اور نہ لوٹکر آویگا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی باب میں روایت ہے ابن عمر سے بھی **عن** ابن عباس قال کان النبی صلی الله علیه وسلم بمکة ثم امر بالهجرة فنزلت علیه وقل رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہا اُنہوں نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے پھر حکم ہوا انکو ہجرت کا اور اُتری آپ پر یہ آیت وقل رب ادخلنی سے آخر تک یعنی کہو اے رب میرے داخل کر مجھے پسندیدہ مقام میں اور نکال بھی بزرگی سے اور ٹھیرا دے میرے لئے تو ہی مددگار **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عباس قال قالت قریش لیهود اعطونا شیئا نسال عنه هذا الرجل فقال سلوه عن الروح فسألوه عن الروح فانزل الله تعالی ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا قالوا اوتینا علما کثیرا اوتینا التوراة ومن اوتی التوراة فقد اوتی خیرا کثیرا فانزلت قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی الی آخر الآیة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے اُنہوں نے کہا کہ

کر قریش نے یہود سے فرمائش کی کہ ہمکو ایسی چیز بتائی کہ ہم اس شخص سے دریافت کرین یعنی حضرت سے ہم پوچھین تب انہون نے کہا اس سے پوچھو حقیقت روح کی پس پوچھی انہون نے حقیقت روح کی سو اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیت یسئلونک عن الروح سے آخر تک یعنی فرمایا اللہ تعالی نے سوال کرتے ہین تجھ سے روح کا تو کہہ روح ایک چیز ہے کہ اللہ کے حکم سے پیدا ہوئی ہے اور تمکو تھوڑا ہی علم دیا گیا ہے یہود کہتے تھے ہمکو بڑا علم ملا ہے ہمکو توراۃ ملی ہے اور جسکو توراۃ ملی اُسکو بڑی خیر ملی سو اُسپر اُتاری اللہ تعالی نے آیت قل لو کان البحر مدادا سے آخر آیت تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **مترجم** پوری آیت یون ہے قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثله مددا یعنے کہہ تو اگر ہو دریا سیاہی میرے رب کی باتین لکھنے کے لئے البتہ تمام ہو جاوے دریا اس سے پہلے کہ تمام ہوون باتین میرے رب کی اگرچہ لاوین ہم اسکے برابر دریا اور مدد کو **عن** عبد الله قال كنت امشي مع النبي صلى الله عليه وسلم في حرث بالمدينة وهو يتوكأ على عسيب فمر بنفر من اليهود فقال بعضهم لو سألتموه فقال بعضهم لا تسألوه فانه يسمعكم ما تكرهون فقالوا يا ابا القاسم حدثنا عن الروح فقام النبي صلى الله عليه وسلم ساعة ورفع رأسه الى السماء فعرفت انه يوحى اليه حتى صعد الوحي ثم قال الروح من امر ربي وما اوتيتم من العلم الا قليلا **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا انہون نے کہ مین جاتا تہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک کہیت مین اور آپ ایک لکڑی پر کہجور کی ٹیکا دیتے تہے سو گذرے آپ ایک گروہ پر یہود کے اور کہا اُنکے بعض نے کاش کہ تم اُنسے کچھ سوال کرتے تو بعضون نے کہا اُن سے کچھ مت پوچھو اسلئے کہ وہ تمکو جواب سناوینگے کہ تمہین برا لگیگا پس پوچھا انہون نے اور کہا ای ابو القاسم بیان کرو تم ہمسے حقیقت روح کی سو کہڑے رہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک گہڑی تک اور اُٹھایا اپنا سر آسمان کی طرف اور مین سمجھا کہ آپکی طرف وحی بھیجی جاتی ہے یہانتک کہ وحی کے آثار آپ پر ظاہر ہوئے پہر فرمایا آپنے الروح من امر ربی یعنے روح میرے رب کے حکم سے پیدا ہوئی ہے اور تمکو نہین ملا ہے مگر تھوڑا علم **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحشر الناس يوم القيامة ثلاثة اصناف صنفا مشاة وصنفا ركبانا وصنفا على وجوههم قيل يا رسول الله وكيف يمشون على وجوههم قال ان الذي امشاهم على اقدامهم قادر على ان يمشيهم على وجوههم اما انهم يتقون بوجوههم كل حدب وشوك **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لائی جاوینگی لوگ تین قسم کی ایک قسم پیادہ اور سوار اور ایک قسم اپنے موہنون پر کسی نے کہا یا رسول اللہ موہنہ پر کیونکر چلینگے آپنے فرمایا جسنے پیرون پر چلایا ہے وہ موہنہ پر بھی چلا سکتا ہے آگاہ ہو کہ وہ لوگ اپنی موہنہ ہی سے ہر بلندی اور کانٹے سے بچا کر چلینگے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی وہیب نے ابن طاؤس سے انہون نے اپنی باپ سے انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت مین کا کچھ مضمون **عن** بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انكم محشورون ركبانا وتجرون على وجوهكم **ترجمہ** بسند مذکور مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حشر مین آؤگی پیادہ اور سوار اور گہسیٹی جاؤگے بعض تم مین کے اپنے موہنون پر **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** صفوان بن عسال المرادي ان يهوديين قال احدهما لصاحبه اذهب بنا الى هذا النبي نسأله قال لا تقل له نبي فانه ان يسمعها تقول نبي كانت له اربعة اعين فاتيا النبي فسألاه عن قول الله تعالى ولقد آتينا موسى تسع آيات بينات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تشركوا بالله شيئا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التي حرم الله الا بالحق ولا تسرقوا ولا تسحروا ولا تمشوا ببريء الى سلطان فيقتله ولا تأكلوا الربا ولا تقذفوا محصنة ولا تفروا من الزحف شك شعبة وعليكم اليهود خاصة الا تعتدوا في السبت فقبلا يديه ورجليه قالا نشهد انك نبي قال فما يمنعكما ان تسلما قالا ان داود دعا الله ان لا يزال في ذريته نبي وانا نخاف ان اسلمنا ان تقتلنا اليهود **ترجمہ** صفوان سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے دوسرے سے کہا چلو اس نبی کیطرف کچھ پوچھین اُسنے کہا اُنکو نبی نکہو اگر وہ سُنینگے کہ تو اُنکو نبی کہتا ہے تو اُنکی چار آنکھین ہو جاوینگی یعنے بہت خوش ہونگے پہر وہ دونون آپکے پاس آئی اور اس آیت کی تفسیر پوچھی ولقد آتینا موسی تسع آیات بینات یعنے فرمایا اللہ تعالی نے کہ دین ہمنے موسی کو نو نشانیان یعنی پوچھا کہ وہ کیا تہین آپنے فرمایا کہ شریک نکرو اللہ کے ساتھ کسیکو اور نہ قتل کرو اُس جاندار کو جسکا مارنا جو اللہ نے حرام کیا مگر قصاص وغیرہ مین اور چوری نکرو اور جادو مت کرو اور نہ لیجاؤ بے قصور کو بادشاہ کے پاس کہ وہ اسی قتل کرے یعنی تہمت خون کی

لگا کر اور مت کہا اُس وادی تہمت زنا کی نہ لگاؤ پاک عورتوں کو ورنہ بھاگو جہاد سی اور شعبہ کو شک ہی کہ نوین بات یہی تہی کہ فرمایا آپ نے اور تیرا ہی یہود خاصةً منع
ہے کہ زیادتی کرو تم ہفتہ کے دن سو چومنے لگی وہ دونون ہاتہ پیر آنحضرت کی اور کہا گواہی دیتی ہین ہم کہ بیشک تم نبی ہو آپنے فرمایا کہ پہر کیا چیز مانع ہی تمکو
اسلام سے انہون نے کہا داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہے کہ ہمیشہ انکی اولاد مین ایک نبی ہو اور ہم یہ بہی ڈرتے ہین کہ اگر مسلمان ہون تو یہود ہمین مار ڈالین
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عباس و لا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها قال نزلت بمكة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا رفع صوته بالقران سبه المشركون ومن انزله ومن جاء به فانزل الله ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها عن اصحابك بان تسمعهم حتى
يأخذوا عنك القران **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ انہون نے کہا ولا تجهر بصلوتك ولا تخافت بها یعنے مت پکار کر پڑہ نماز اپنی اور مت چپکے سے
پڑہ یہ آیتہ مکہ مین اتری ہے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب آواز بلند سی قرآن پڑہتے گالیان دیتے مشرک لوگ قرآن کو اور جسنے اُسے اتارا اور جو لایا پہر
اتاری اللہ تعالےٰ نے یہ آیت مت پکار کر پڑہ قرآن نماز مین کہ مشرک لوگ سنے اور اُسکی اتارنیوالی کو گالیان دیوین اور مت آہستہ پڑہو تاکہ صحابہ نہ سنین
ایسا پڑہو کہ وہ سنین اور سیکہہ لین تمہاری زبان سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عباس فی قوله ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها وابتغ
بين ذلك سبيلا قال نزلت ورسول الله صلى الله عليه وسلم مختف بمكة وكان اذا صلى باصحابه رفع صوته بالقران فكان المشركون اذا سمعوا
شتموا القران ومن جاء به فقال الله تعالى لنبيه ولا تجهر بصلوتك اى بقرأتك فيسمع المشركون فيسب القران ولا تخافت بها عن اصحابك
وابتغ بين ذلك سبيلا **ترجمہ** ابن عباس نے کہا آیتہ ولا تجهر بصلوتك الایہ + یعنے پکار کر مت پڑہ تو نماز اپنی اور مت آہستہ پڑہ اور ڈہونڈہ لے اسکی
بیچ کے راہ مکہ مین اتری اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم چہپے ہوے تہے اور جب آپ یارون کے ساتہ نماز پڑہتے قرآن آواز بلند سے پڑہتے اور مشرک گالیان دیتے
قرآن کو جب سنتے اور جسنے اتارا اور جو لایا اُسکو یعنے خدا و جبرئیل کو تب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سی فرمایا ولا تجهر بصلوتك یعنی مت زور سے پڑہ تو نماز کو یعنے
قرآن کو کہ مشرک سنکر قرآن کو گالیان دینے لگین اور ایسے چپکے سی بہی مت پڑہ کہ تیرے اصحاب نہ سنین اور اسکے درمیان کی راہ اختیار کر **ف** یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے **عن** زر بن حبيش قال قلت لحذيفة ابن اليمان اصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فى بيت المقدس قال لا قلت بلى
قال انت تقول ذلك يا اصلع لم تقول ذلك قلت بالقران بينى وبينك القران فقال حذيفة من احتج بالقران فقد افلح قال سفيان
يقول قد احتج وربما قال قد افلح فقال سبحان الذى اسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى قال أفتراه صلى فيه قلت لا
قال لو صلى فيه لكتبت عليكم الصلوة فيه كما كتبت الصلوة فى المسجد الحرام قال حذيفة قد أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم بدابة طويلة
الظهر ممدودة هكذا خطوه مد بصره فما زايلا ظهر البراق حتى رايا الجنة والنار ووعد الاخرة اجمع ثم رجعا عودهما على بدئهما قال
ويتحدثون انه ربطه لم ايفر منه وانما سخره له عالم الغيب والشهادة **ترجمہ** زر بن حبیش سے روایت ہے کہا انہون نے حذیفہ بن یمان سے کہ کیا نماز پڑہی
ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس مین حذیفہ نے کہا نہین مین نے کہا بیشک پڑہی ہے حذیفہ نے کہا تو ایسا ہی کہتا ہے اے گنجے کیا دلیل ہے تیرے
جس سے تو یہ دعوی کرتا ہے مین نے کہا دلیل میری قرآن ہے میرے اور تمہارے درمیان قرآن ہے حذیفہ نے کہا قرآن سے جسنے دلیل پکڑی تو مراد کو پہونچا سفیان کہتے ہین
کہ کبہی بیان کی شیخ مصعر نے کہا کہ جسنے قرآن سے دلیل پکڑی وہ حجت مین غالب آیا اور کبہی کہا کہ مراد کو پہونچا پہر کہا زر بن حبیش نے کہ پڑہی مین نے یہ آیت سبحان
الذی اسرےٰ یعنے پاک ہے وہ پروردگار کہ لیگیا رات ہی رات اپنے بندی کو مسجد حرام سے مسجد اقصےٰ تک کہا حذیفہ نے کہ پہر پایا ہی تو اس آیتہ مین کہ نماز پڑہی ہے
آپنے بیت المقدس مین مین نے کہا نہین حذیفہ نے کہا کہ اگر آپ وہان نماز پڑہتے تو تمپر نماز وہان ادا کرنا فرض ہوجاتا جیسے کہ مسجد الحرام مین نماز فرض ہے
پہر حذیفہ نے کہا لائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جانور یعنے براق لمبی پیٹہہ والا قدم اُسکا وہان پڑتا جہان نظر پہونچتی پہر نہ اُترے یعنے
جبرئیل اور آپ براق کی پیٹہہ پر سے یہانتک کہ دیکہہ لین جنت اور دوزخ اور آخرت کے وعدہ کی چیزین سب پہر لوٹے پاؤن لوٹنے اور لوگ کہتے ہین کہ اُسکو
باندہ دیا تہا یعنے بیت المقدس مین کیا ضرورت تہی اُسکے باندہنے کی کیا وہ بہاگ جاتا اُسکو تو عالم الغیب والشہادة نے آنحضرت کے لئے مسخر کر دیا تہا **ف**

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** حذیفہ نی انکار کیا ہی بیت المقدس مین حضرت کے نماز پڑہنے کا اور براق کے باندہنی کا بیہقی نے کہا ہی کہ چونکہ اثبات ان دونو کا اور رواۃ کرتے مین اور مثبت کو نافی پر تقدم ہی یعنے جو روایت کرتا ہے کہ حضرت نے وہان نماز پڑہی اور براق باندہا اُسکے پاس ایک شئی کا علم زیادہ ہے اور قول اُسکا قابل قبول ہے رہا حذیفہ نی جو کہا کہ اگر آپ وہان نماز پڑہتے تو ہمپر نماز وہانکی فرض ہو جاتی اگر اس سے فرضیت مراد ہی تو یہہ تلازم صحیح نہین اور اگر تشریع مراد ہی تو وہ ثابت ہے چنانچہ حدیث شد رحال کی اور وہان نماز کی ادا کی فضیلت مین جو وارد ہوئی ہے اُسکی مشروع ہونے پر صاف دلالت کرتی ہی تہی **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم یوم القیمۃ ولا فخر وبیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ آدم فمن سواہ الا تحت لوائی وانا اول من ینشق عنہ الارض ولا فخر قال فیفزع الناس ثلث فزعات فیأتون آدم فیقولون انت ابونا آدم فاشفع لنا الی ربک فیقول انی اذنبت ذنبا اھبطت منہ الی الارض ولکن ائتوا نوحا فیأتون نوحا فیقول انی دعوت علی اھل الارض دعوۃ فاھلکوا ولکن اذھبوا الی ابراھیم فیأتون ابراھیم فیقول انی کذبت ثلث کذبات ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منھا کذبۃ الا ما حل بھا عن دین اللہ ولکن ائتوا موسی فیأتون موسی فیقول قد قتلت نفسا ولکن ائتوا عیسی فیأتون عیسی فیقول انی عبدت من دون اللہ ولکن ائتوا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم قال فیأتونی فانطلق معھم قال ابن جدعان انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فآخذ بحلقۃ باب الجنۃ فاقعقعھا فیقال من ھذا فیقال محمد فیفتحون لی ویرحبون بی فیقولون مرحبا فاخر ساجدا فیلھمنی اللہ من الثناء والحمد فیقال لی ارفع راسک وسل تعط واشفع تشفع وقل یسمع لقولک وھو المقام المحمود الذی قال اللہ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا قال سفین لیس عن انس الا ھذہ الکلمۃ فآخذ بحلقۃ باب الجنۃ فاقعقعھا **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مین سردار ہون تمام اولاد آدم کا قیامت کی دن اور اسمین کچہہ فخر نہین اور میرے ہاتہ مین ہوگا نیزہ حمد کا اور اسمین کچہہ فخر نہین اور کوئی نبی نہوگا اُسدن آدم اور اور نبی اُنکے سوا سب میری نیزہ کی نیچے ہونگے اور پہلے میرے ہی لئی زمین شق ہوگی یعنے بعث کے وقت اور اسمین کچہہ فخر نہین فرمایا آپنے اور تین بار لوگ بہت گہبرائینگے پہر آئینگے آدم علیہ السلام کے پاس اور کہینگے آپ ہمارے باپ ہین سو سفارش کیجئی ہماری اپنے رب کے پاس وہ کہینگے مجہسے ایسا گناہ ہوا ہے کہ اُتارا گیا مین اُسکے سبب سے زمین پر لیکن تم نوح کی پاس جاؤ پہر نوح کے پاس آوینگے وہ کہینگے مینے ساری زمین والون کے لئی بددعا کی اور وہ ہلاک ہوگئے ولیکن تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ پہر وہ ابراہیم کے پاس جائینگے اور وہ کہینگے مینے تین جہوٹ بولی ہین پہر فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی جہوٹ نہین بولا انہون نی مگر مقصود تہی اُس سے تائید دین کی پہر فرمائینگے حضرت ابراہیم تم جاؤ موسی علیہ السلام کے پاس اور وہ آئینگے موسی علیہ السلام کے پاس اور وہ کہینگے مینے ایک شخص کو بے قصور مار ڈالا ہے ولیکن تم جاؤ عیسے علیہ السلام کے پاس پہر آئینگے سب لوگ عیسے علیہ السلام کے پاس اور وہ کہینگے مجہے اللہ تعالے کے سوا لوگون نے معبود بنایا تہا ولیکن تم جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرمایا آپنے پہر سب لوگ میرے پاس آئینگے سو مین اُنکے ساتہ جاؤنگا دربار الٰہی مین ابن جدعان جو راوی حدیث مین اُنہون نے کہا کہ انس نے کہا ہے مین گویا کہ دیکہہ رہا ہون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ فرماتے تہی کہ پکڑے کہڑا ہونگا مین جنت کا دروازہ اور کہٹکہٹاؤنگا [illegible] کون ہے لوگ کہینگے کہ محمد آئے ہین اور وہ ہمت کرینگے میرا اور مجہے مرحبا کہینگے پہر مین سجدی مین گر پڑونگا شکر کے لئی سو سکہاویگا مجہے اللہ تعالے حمد و ثنا اپنی اور مجہے حکم ہوگا کہ اپنا سر اُٹہا اور مانگ تیرا سوال پورا ہوگا اور سفارش کر تیری سفارش قبول ہوگی اور کہہ تیری بات سنی جائیگی اور وہ مقام جہان یہ باتین ہونگی مقام محمود ہے کہ جسکا وعدہ اللہ نے اس آیۃ مین فرمایا عسی ان یبعثک الآیۃ یعنے قریب ہے کہ اُٹہاویگا تجہی اللہ تعالے مقام محمود مین سفیان نے کہا کہ اس روایت مین انس سے یہی مروی ہے کہ فرمایا آپنے پکڑونگا مین دروازہ جنت کا اور اسی ٹہونکونگا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضون نے یہ حدیث ابی نضرہ سی انہون نی ابن عباس سے پوری حدیث **مترجم** اس حدیث مین یہ تفصیل مذکور ہوا کہ شفاعت بغیر اذن الٰہی نہوگی اور جو جہال اپنی جہالت سی اہل حق کو تہمت لگاتے ہین انکار شفاعت کی محض غلطی ہی تابع حدیث کب اُسکا منکر ہو سکتا ہے **خاتمہ** سورۂ بنی اسرائیل مین بنی اسرائیل کے حالات سے مذکور ہی دوبار غالب آنا انکا مین اور غالب ہونا بخت نصر کا یا سنحاریب کا اہل نینوی سی یا جالوت جزری کا اُنپر اور وعدہ رحمت کا اُنسے اور وعید تباہی کی بصورت ارتکاب جرائم اور عطا

ہونا نو معجزونکا موسیٰ علیہ السلام کو اور اخبار سے خبر آنحضرتؐ کے اسراء کی بیت المقدس تک اور خبر ہلاک قوام کثیرہ کی بعد نوح علیہ السلام کے اور بیان رویای رسول کا کہ مراد اُس سے معراج ہے بقول مقبول اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور خباثتین شیطان کی اور فضائل قرآن سے ہدایت کرنا اُسکا طرف راہ راست کے اور بشارت دینا مومنون کو اور ذکر ہونا اُسکا اور حجاب ہوجانا قاری قرآن اور منکر آخرت کے درمیان اور بوجھہ ہونا اُنکے دلون اور کانون پر اور بھاگ جانا منکرون کا توحید قرآن سنکر اور شفاء رحمت مومنون کے لئے اور خسران ظالمون کے لئے نزول قرآن مین اور عاجز ہونا جن و انس کا اُسکے مقابلہ سے اور ہر مثل کا ہونا قرآن مین اور اُترنا قرآن کا حق کے ساتھ اور مبشر اور نذیر ہونا رسول کا اور ٹکڑے ٹکڑے کرنا قرآن آسانی قرارت کے لئے اور سجدہ مین گر پڑنا اہل علم کا اُسی سنکر اور خاشع ہونا اُنکا اور اوامر و نواہی سے امر ادای حقوق ذوی القربی اور مساکین و ابن سبیل کا اور نہی اسراف و تبذیر سے اور امر نرم بات کہنی کا اقربا اور مساکین سے اور تعلیم بطور مناسب خرچ کرنیکی اور نہی قتل اولاد سے اور نہی زنا سے اور نہی قتل نفس سے بغیر حق کے اور نہی مال یتیم کے کہانے سے اور امر وفای عہد کا اور وفای کیل و میزان کا اور نہی اتباع سے ظنون فاسدہ کے اور آرا کاسدہ کے اور نہی تکبرانہ چال سے اور منحصر ہونا حکمت کا ان امور مین اور امر نرم بات کرنیکا اور اقامت صلوٰۃ کا زوال شمس سے غسق لیل (ظلمت لیل) تک اور امر قرارت قرآن کا وقت فجر کے اور امر نبی کو اس دعا پڑہنے کا رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ الآیۃ اور امر توسط کا سر و جہر مین وقت قرارت قرآن اور امور آخرت سے ذکر اعمال نامونکا اور مذمت طالب دنیا کے اور فضیلت طالب عقبیٰ کی اور حشر سب آدمیونکا اپنے اپنے اماموں کے ساتھ اور حشر اہل ضلال کا مونہون پر اندھے بہرے گونگے اور اسیطرح کے اور فوائد متفرقہ مذکور ہین چنانچہ عجلت انسان کی اور طلب کرنا اُسکا شر کو اور نہ آنا عذاب کا جب تلک رسول نہ آوے اور عادت الٰہی ہونا کہ جب کسی قوم کا ہلاک چاہتا ہے اُسکے امراء کو امر فرماتا ہے اور وہ سرکشی اور نافرمانی کرتے ہین اور اُنپر عذاب آجاتا ہے اور تفاوت درجات دنیا کا نمونہ ہے آخرت کے تفاوت کا اور نہی اشراک فی الالوہیت سے اور تسبیح سموات و ارض اور ہر شے کی اور مسحور کہنا کفار کا نبی کو اور ضلال اُنکا اور تفضیل بعض انبیاء کے بعض پر اور تذکیر کشتی کے حال کی اور غافل ہوجانا مشرکونکا اپنے معبودون سے وقت غرق کے اور پہر کنارے پر مشرک ہوجانا اور کرامت بنی آدم کے اور سوار لئے پہرنا اُسکا بر و بحر مین اور فضیلت اُسکی اکثر مخلوقات پر اور قصد کفار کا واسطے اخراج رسولؐ کے مکہ سے اور شکایت حال انسان کی راحت اور تکلیف مین اور پوچہنا لوگونکا روح کی حقیقت کو اور فرمایش کافرونکی رسول سے نہرین جاری کرنیکی اور باغونکی وغیرہ ذلک اور جواب اسکا

سُوْرَۃُ الْکَہْفِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًا الْبِکَالِیَّ یَزْعَمُ اَنَّ مُوْسٰی صَاحِبَ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ لَیْسَ بِمُوْسٰی صَاحِبِ الْخَضِرِ قَالَ کَذَبَ عَدُوُّ اللّٰہِ سَمِعْتُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَامَ مُوْسٰی خَطِیْبًا فِیْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ فَسُئِلَ اَیُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ فَعَتَبَ اللّٰہُ عَلَیْہِ اِذْ لَمْ یَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَیْہِ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ اَنَّ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِیْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَیْنِ ہُوَ اَعْلَمُ مِنْکَ قَالَ مُوْسٰی اَیْ رَبِّ فَکَیْفَ لِیْ بِہٖ فَقَالَ لَہُ احْمِلْ حُوْتًا فِیْ مِکْتَلٍ فَحَیْثُ تَفْقِدُ الْحُوْتَ فَہُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَہٗ فَتَاہُ وَہُوَ یُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ فَجَعَلَ مُوْسٰی حُوْتًا فِیْ مِکْتَلٍ فَانْطَلَقَ ہُوَ وَفَتَاہُ یَمْشِیَانِ حَتّٰی اِذَا اَتَیَا الصَّخْرَۃَ فَرَقَدَ مُوْسٰی وَفَتَاہُ فَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِی الْمِکْتَلِ حَتّٰی خَرَجَ مِنَ الْمِکْتَلِ فَسَقَطَ فِی الْبَحْرِ قَالَ وَاَمْسَکَ اللّٰہُ عَنْہُ جِرْیَۃَ الْمَآءِ حَتّٰی کَانَ مِثْلَ الطَّاقِ وَکَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَّکَانَ لِمُوْسٰی وَفَتَاہُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِیَّۃَ یَوْمِہِمَا وَلَیْلَتَہُمَا وَنَسِیَ صَاحِبُ مُوْسٰی اَنْ یُّخْبِرَہٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ مُوْسٰی قَالَ لِفَتَاہُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا ہٰذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ یَنْصَبْ حَتّٰی جَاوَزَ الْمَکَانَ الَّذِیْ اُمِرَ بِہٖ قَالَ اَرَاَیْتَ اِذْ اَوَیْنَا اِلَی الصَّخْرَۃِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ وَمَا اَنْسٰنِیْہُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْکُرَہٗ وَاتَّخَذَ سَبِیْلَہٗ فِی الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ مُوْسٰی ذٰلِکَ مَا کُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰی اٰثَارِہِمَا قَصَصًا قَالَ یَقُصَّانِ اٰثَارَہُمَا قَالَ سُفْیَانُ یَزْعَمُ نَاسٌ اَنَّ تِلْکَ الصَّخْرَۃَ عِنْدَہَا عَیْنُ الْحَیٰوۃِ لَا یُصِیْبُ مَآءُہَا مَیِّتًا اِلَّا عَاشَ قَالَ وَکَانَ الْحُوْتُ قَدْ اُکِلَ مِنْہُ فَلَمَّا قُطِرَ عَلَیْہِ الْمَآءُ عَاشَ قَالَ فَقَصَّا اٰثَارَہُمَا حَتّٰی اَتَیَا الصَّخْرَۃَ فَرَاٰی رَجُلًا مُّسَجًّی عَلَیْہِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ مُوْسٰی فَقَالَ اَنّٰی بِاَرْضِکَ السَّلَامُ فَقَالَ اَنَا مُوْسٰی فَقَالَ مُوْسٰی بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ یَا مُوْسٰی اِنَّکَ عَلٰی عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰہِ عَلَّمَکَہُ اللّٰہُ لَا اَعْلَمُہٗ وَاَنَا عَلٰی عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰہِ عَلَّمَنِیْہِ لَا تَعْلَمُہٗ فَقَالَ مُوْسٰی ہَلْ اَتَّبِعُکَ عَلٰی اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا وَّکَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَا لَمْ تُحِطْ بِہٖ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ صَابِرًا وَّلَا اَعْصِیْ لَکَ اَمْرًا قَالَ لَہُ الْخَضِرُ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْئَلْنِیْ عَنْ

شَيْءٍ حَتّٰى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوْسٰى يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمَاهُمْ اَنْ يَحْمِلُوْهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوْهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ
فَعَمَدَ الْخَضِرُ اِلٰى لَوْحٍ مِنْ اَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدْتَ اِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا قَالَ
اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِيْنَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ وَاِذَا غُلَامٌ
يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ بِرَاْسِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَكَ اِنَّكَ لَنْ
تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهٰذِهٖ اَشَدُّ مِنَ الْاُوْلٰى قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ
قَرْيَةِ نِ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ يَقُوْلُ مَائِلٌ فَقَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَاَقَامَهُ فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى قَوْمٌ اَتَيْنَاهُمْ
فَلَمْ يُضَيِّفُوْنَا وَلَمْ يُطْعِمُوْنَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى لَوَدِدْنَا اَنَّهٗ كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ اَخْبَارِهِمَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاُوْلٰى كَانَتْ مِنْ
مُوْسٰى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُوْرٌ حَتّٰى وَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عِلْمِيْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ
مِنَ الْبَحْرِ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَكَانَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَاُ وَكَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَكَانَ يَقْرَاُ وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا

ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے کہا ابن عباس سے کہ نوف بکالی کہتا ہے کہ موسیٰ نبی بنی اسرائیل والے وہ موسیٰ نہیں ہیں جنکا قصہ خضر کے ساتھ مذکور ہے ابن عباس نے کہا
کہ جھوٹ کہا اللہ کے دشمن نے میں نے ابی بن کعب سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے سنا ہے میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے موسیٰ علیہ السلام ایکدن خطبہ پڑھتے تھے بنی اسرائیل میں سو کسی نے
پوچھا اُنسے کہ کون شخص علم میں زیادہ ہے کہا موسیٰ نے کہ میں سو عتاب کیا اللہ تعالیٰ نے اُنپر کہ یہ کیوں نہ کہا کہ اللہ ہی جانتا ہے سو وحی کی اللہ تعالیٰ نے اُنکیطرف کہ ایک بندہ میرے بندوں
میں سے بیچ جہاں کے دو دریا ملتے ہیں وہ تجھسے زیادہ علم رکھتا ہے موسیٰ نے عرض کی کہ اے رب میں کیونکر اُس تک پہونچوں سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے لیلو ایک مچھلی ایک زنبیل میں پھر
جہاں وہ کھو جاوے وہ اُسی جگہہ ملیگا پھر موسیٰ چلے اور اُنکے ساتھ اُنکے خادم یوشع بن نون بھی چلے اور رکھ لی موسیٰ نے ایک مچھلی ایک زنبیل میں سو چلے جاتے تھے رفیق
آپکی اور وہ یہانتک کہ پہونچے ایک پتھر پر اور دونوں سو گئے اور مچھلی کودنے لگی زنبیل سے نکلکر دریا میں چلی گئی اور اللہ تعالیٰ نے پانیکو اُسکی چلنے کی جگہہ میں روک دیا بہنے سے
یہانتک کہ ایک طاق سا بنگیا اور اُسکا رستہ ویسا ہی بنا رہا اور موسیٰ علیہ السلام اور اُنکے رفیق کے لئے ایک تعجب سے چیز ہوگئی اور دونوں وہانسے اُٹھکر چلے باقی دن اور رات
تک اور بھولگئے رفیق موسیٰ کے کہ خبر دی اُنکو مچھلی کے حال سے پھر جب صبح ہوئی موسیٰ نے اپنے رفیق سے کہا ہمارا ناشتا لاؤ اس سفر میں ہمیں بہت تھکن ہوئی کہا اور
نی کہ نہیں تھکے موسیٰ مگر جبکہ آگے بڑھ گئے مکان مامور سے کہا رفیق نے دیکھئے آپ جب ٹھیرے تھے ہم پتھر پر تو میں بھول گیا مچھلی اور نہیں بھلائی مجھے مگر شیطان نے کہ میں
اُسکا ذکر کروں آپسے اور اُسنے اپنی راہ لی دریا میں عجیب طور سے موسیٰ نے کہا اسکو تو ہم ڈھونڈھتے تھے پھر چلے اپنی اُلٹی پاؤں کہا راوی نے ڈھونڈھتے تھے اپنے قدموں کے
نشانکو تاکہ اُسی جگہہ لوٹکر پہونچیں اور سفیان نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ اُسی پتھر کے پاس ہے نہر آب حیات کی جس مردہ کو پہونچتا ہے پانی اُسکا فوراً زندہ ہو جاتا ہے اور اُس
مچھلی سے کچھ کھا بھی چکے تھے پھر جب اُسپر پانی ٹپکا وہ زندہ ہو گئی غرض اُلٹے پاؤں چلے یہانتک کہ اُس پتھر تک پہونچے سو دیکھا ایک شخص کو کہ اپنا مونہہ چادر سے
ڈھانپے ہوئے ہیں موسیٰ علیہ السلام نے اُنکو سلام کہا تو اُنہوں نے کہا تمہارے اس ملک میں سلام کہاں ہے تو کہا اُنہوں نے کہ میں موسیٰ ہوں کہا خضر نے کہ موسیٰ
بنی اسرائیل کے کہا ہاں کہا اے موسیٰ تمکو ایک علم ہے اللہ کے علموں میں سے کہ اللہ نے سکھایا ہے تمکو اور میں نہیں جانتا اُسکو اور مجھے ایک علم ہے اللہ کے علموں میں سے کہ مجھے
سکھایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ نہیں جانتے تم اُسکو سو موسیٰ نے کہا کہ بھلا تمہارے ساتھ چلوں میں کہ تم مجھے سکھا دو اُسمیں سے کہ جو سکھائی ہے تمکو
اللہ نے کام کے بات خضر نے کہا تم صبر نہ کر سکو گے اور کیونکر صبر کرو گے تم ایسی بات پر جسکی تمکو خبر نہیں موسیٰ نے کہا اللہ چاہیگا تو تم مجھے صابر
پاؤگے اور میں تمہاری نافرمانی نکرونگا کسی بات میں خضر نے کہا اگر تم میرے ساتھ رہا چاہتے ہو تو مجھسے کوئی چیز نہ پوچھنا جبتک میں خود بیان نکروں موسیٰ
نے کہا اچھا پھر خضر اور موسیٰ چلے دریا کے کنارے پر اور اُنکے پاس ایک کشتی گذری اور اُن دونوں نے کشتی والوں سے کہا کہ ہمیں چڑھا لو پھر پہچان لیا
اُنہوں نے خضر کو اور چڑھا لیا اُنہوں نے اُن دونوں کو بغیر کرایہ کے سو خضر نے ایک تختہ اُس کشتی کا توڑ ڈالا پس

پس موسیٰ نے کہا ان لوگوں نے ہمکو بغیر کرایہ کے چڑھایا اور تمنے انکی کشتی توڑ ڈالی کہ اُسکے لوگ ڈوب جاوین یہہ تو بُرا کام کیا تمنے خضر نے کہا مین تم سے پہلی ہی کہہ
دیکا تہا کہ تم میرے ساتہ صبر نکر سکوگے موسیٰ نے کہا خیر تم مجہپر الزام نرکہو جسکو مین بہول گیا اور میرے کام مین مشکل مت ڈالو پہر دونون کشتی سے نکلے اور کنارے دریا کی چلے
جاتے تہی کہ ایک لڑکا لڑکون مین کہیل رہا تہا سو خضر نے اُسکا سر پکڑا اور اُکہاڑ لیا اپنے ہاتہ سے اور وہ مرگیا موسیٰ نے کہا کہ تمنے ایک بےقصور جان مار ڈالی بغیر قصاص کے
یہہ بہت بُرا کام کیا خضر نے کہا مین تو تم سے پہلے ہی کہہ چکا تہا کہ تم میرے ساتہ صبر نہ کر سکوگے راوی نے کہا کہ یہہ بات (یعنے بے قصور خون کرنا) پہلی بات سے بہی زیادہ
تعجب کی تہی موسیٰ نے کہا اگر مین اب کچہہ پوچہون اسکے بعد تو تم مجہے اپنے ساتہ نرہنے دینا میرا عذر اب پورا ہوچکا (یعنے اب عذر نکرونگا) پہر دونون چلے یہانتک کہ
ایک گاؤن مین پہونچے اور وہانکے لوگون سے ضیافت طلب کی سو انہون نے انکی ضیافت سے انکار کیا اور کچہہ نہ کہلایا اور اُسمین ایک دیوار دیکہی کہ وہ گری پڑتی تہی
راوی کہتا ہے کہ وہ جہکی ہوئی تہی سو خضر نے ہاتہ سے اشارہ کردیا کہ وہ سیدہی ہوگئی موسیٰ نے کہا یہہ ایسے لوگ ہین کہ ہم انکے پاس اُترے اور اُنہون نے ہماری ضیافت
تک نکی اور نہ کہانا کہلایا اگر تم اس دیوار بنانے پر انسے مزدوری لیتے تو بہت مناسب ہوتا خضر نے کہا لو اب میری تمہاری جُدائی ہے مین تمہین ان سب باتون
کی حقیقت بتادیتا ہون جسپر تم صبر نکرسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ رحمت کرے موسیٰ پر ہم چاہتے تہی کہ وہ ذرا اور صبر کرتے کہ انکی عجیب و غریب
خبرین ہم سُنتے کہا راوی نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا سوال تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سہوا کیا اور فرمایا آپنے کہ ایک چڑیا آئی کشتی کے کنارے
پر اور اُسنے اپنی چونچ ڈبوئی دریا مین سو خضر نے فرمایا میرے اور تمہارے علم نے اللہ کے علم مین سے کچہہ نہین گہٹایا مگر جتنا کہ اس چڑیا نے دریا سے گہٹایا ہے سعید بن
جبیر نے کہا کہ ابن عباس اس آیت کو یون پڑہتے تہے وَكَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا اور پڑہتے تہے وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا **ف**
یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہہ ابو اسحاق ہمدانی نے سعید بن جبیر سے اُنہون نے ابن عباس سے اُنہون نے ابی بن کعب سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور
روایت کی زہری نے عبید اللہ سے اُنہون نے ابن عباس سے اُنہون نے ابی بن کعب سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ابو مزاحم سمرقندی نے کہا کہ مین نے حج کیا فقط
اسی نیت سے کہ مین سفیان سے یہہ حدیث سنون کہ وہ اسمین ایک چیز بیان کرتے تہی یہانتک کہ سُنا مین نے انکو کہ کہتے تہے کہ روایت بیان کی ہمسے عمرو بن دینار نے
اور مین سناکرتا تہا سفیان سے اسکے پہلے اور ذکر نہین کیا اُنہون نے اُسے خبر کا **مترجم** اس قصہ مین بڑی فضیلت ہے علم کی اور معلوم ہوا کہ علم حاصل کرنے مین شرم
نچاہیے اور اُسکے لیے سفر اور طے منازل ضرور ہے اور اطاعت استاد کی موجب مزید علم ہے اور عصیان اُسکا موجب حرمان اور یہہ بہی جاننا چاہیے کہ اگر استاد یا پیر
سے اگر کوئی امر خلاف شرع سرزد ہو تو موسیٰ کیطرح ضرور اُس سے دریافت کرلے اور ہرگز نہ شرماوے اور اسی بیمروتی اور بے ادبی نجانے بڑا ادب اللہ کا ہے کہ
اُسکا علم سچا ہے اور معلومات بعید **عَنْ** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُلَامُ الَّذِيْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا **ترجمہ** ابی بن کعب سے
روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس لڑکے کو خضر علیہ السلام نے مار ڈالا تہا وہ کافر پیدا ہوا تہا **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرَ لِاَنَّهُ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهُ خَضْرَاءَ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خضر اسلیے اُنکا نام ہوا کہ وہ بیٹہے خشک زمین پر جسپر گہاس نتہی پہر وہ اُنکے نیچے ہری ہوگئی اور خضر ہری کو کہتے ہین **ف** یہہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عَنْ** اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّدِّ قَالَ يَحْفِرُوْنَهُ كُلَّ يَوْمٍ حَتّٰى اِذَا كَادُوْا يَخْرِقُوْنَهُ
قَالَ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ اِرْجِعُوْا فَسَتَخْرِقُوْنَهُ غَدًا قَالَ فَيُعِيْدُهُ اللّٰهُ كَاَشَدِّ مَا كَانَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ مُدَّتُهُمْ وَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ قَالَ الَّذِيْ
عَلَيْهِمْ اِرْجِعُوْا فَسَتَخْرِقُوْنَهُ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَاسْتَثْنٰى قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ فَيَجِدُوْنَهُ كَهَيْئَتِهِ حِيْنَ تَرَكُوْهُ فَيَخْرِقُوْنَهُ وَيَخْرُجُوْنَ عَلَى النَّاسِ فَيَسْتَقُوْنَ
الْمِيَاهَ وَيَفِرُّ النَّاسُ مِنْهُمْ فَيَرْمُوْنَ بِسِهَامِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالدِّمَاءِ فَيَقُوْلُوْنَ قَهَرْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ وَعَلَوْنَا مَنْ فِي السَّمَاءِ قَسْوَةً
وَعُلُوًّا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نَغَفًا فِيْ اَقْفَائِهِمْ فَيَهْلِكُوْنَ قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّ دَوَابَّ الْاَرْضِ تَسْمَنُ وَتَبْطَرُ وَتَشْكَرُ شَكَرًا مِّنْ لُّحُوْمِهِمْ
ترجمہ ابی ہریرہ سے دیوار سکندری کے باب مین مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یاجوج ماجوج اُسے روز کہودتے ہین یہانتک کہ قریب ہٹنے کے
ہوجاتی ہے پہر کہتا ہے جو اُنپر حاکم ہے کہ پہر چلو کل اسکو گرا دینگے فرمایا آپنے کہ اللہ تعالےٰ اُسکی پہر اول روز سے زیادہ مضبوط کردیتا ہے یہانتک کہ جب اُنکا وقت آجائیگا

اور اللہ کا ارادہ ہوگا کہ انکو لوگون پر نکالی کہیگا حاکم اُنکا کہ پہر چلو کل اسی توڑ لینگے اگر چاہیگا اللہ تعالے اور انشاء اللہ کہیگا فرمایا آپنے پہر دوسرے روز لوٹ کر آوینگے
اور اُسکو ویسا ہی ناقص پاوینگے جتنا اول توڑ گئے تہے پس سوراخ کر ڈالینگے اُسمین اور نکل پڑینگے لوگون پر اور سب پانی اُنکا پانی پی ڈالینگے اور لوگ اُنسی بہاگینگے
پہر وہ آسمانکیطرف تیر پہینکینگے اور اُنپر گریگا تیر خون مین ڈوبا ہوا سو بولینگے کہ دبا لیا ہم نے زمین والونکو اور چڑہائی کی آسمان والی یعنی خداوند تعالی پر کہین سے اپنی دلکی سختی اور غرور سی سو بہیجیگا اُنپر اللہ تعالے ایک کیڑا کہ پیدا ہوگا اُنکی گردنونمین اور وہ سب مرجاوینگے فرمایا آپنے قسم ہی اُس پروردگار کی کہ جان
محمد کی اُسکے ہاتہ مین ہے کہ زمین کے جانور اُنکا گوشت کہا کہا کر موٹے ہوجائینگے اور مٹکتے پہرینگے اور شکر کرینگے بخوبی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اسطرح ہم نہین جانتے اُسکو مگر اسی سند سی **مترجم** یاجوج ماجوج دونون اعجمی نام ہے مشتق ہین اور اجیج کے معنے ضو اور شرر اُسکا سبب کثرت اور شدت اُنکے کے
سے ہوئے وہ اس نام سے اور وہ یافث بن نوح کے اولاد سی ہین ضحاک نے کہا کہ وہ ایک گروہ ہین ترک مین سے اور سدی نے کہا کہ ترک یاجوج ماجوج کا ایک گروہ ہے جب حضرت سکندر نے وہان سد طیار کی تو یہ گروہ باہر رہ گیا اور حذیفہ سی مرفوعا مروی ہے کہ یاجوج ایک گروہ ہین اور ماجوج ایک گروہ ہین اور ہر گروہ چار لاکہ کا ہے نہین مرتا اُنمین سے کوئی جب تک نہ دیکہ لے اپنے ہزار لڑکے قابل ہتیار باندہنے کے اور وہ تین قسم ہین ایک قسم درخت صنوبر کے مانند ہین کہ طول
اُنکا ایک سو بیس گز ہے اور ایک گروہ اُنمین سے ایسا ہے کہ عرض و طول اُنکا برابر ہے ایک سو بیس گز ہے قد اُنکا اور کوئی پہاڑ اور لوہا اُنکی برابری نہین کر سکتا اور تیسرا گروہ ایک کان بچہاتا ہے ایک اوڑہتا ہے نہین پاتا وہ ہاتہی کو یا کسی اور وحشی جانور یا سور اور کتے کو مگر کہا جاتا ہے اور جو اُنمین سے مرجاتا ہے اُسی بہی کہا جاتے ہین جب وہ نکلینگے سر اُنکے لشکر کا شام مین ہوگا اور ساقہ اُنکا خراسان مین پی جاوینگے وہ نہرین مشرق کے اور بحیرہ طبرہ کہ ایک دریا ہے بہت بڑا عرض
خروج اُنکا ایک بڑی نشانیون سے ہے قیامت کے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ فَضَالَۃَ الْاَنْصَارِیِّ وَکَانَ مِنَ الصَّحَابَۃِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا جَمَعَ اللّٰہُ النَّاسَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ نَادٰی مُنَادٍ مَنْ کَانَ اَشْرَکَ فِیْ عَمَلٍ عَمِلَہٗ لِلّٰہِ اَحَدًا فَلْیَطْلُبْ ثَوَابَہٗ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ **ترجمہ** ابی سعید بن ابی فضالہ انصاری کہ اصحاب سے ہین سُنا انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
جبکہ اللہ تعالے جمع کریگا لوگون کو قیامت کے دن کہ جسمین شک نہین پکاریگا ایک پکارنیوالا کہ جسنے شریک کیا ہو اللہ کا کسی عمل مین کسیکو کہ کیا ہو اُسکو اللہ کے واسطے تو چاہئے کہ مانگ لے وہ ثواب اُسکا اللہ کے سوا اسی شریک سے اسلئے کہ اللہ تعالی بے پروا ہے بہ نسبت اور شریکون کے شرک سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اُسکو مگر محمد بن بکر کی روایت سے **عَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِہٖ وَکَانَ تَحْتَہٗ کَنْزٌ لَّہُمَا قَالَ ذَہَبٌ وَّفِضَّۃٌ
ترجمہ ابی الدرداء سی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر مین فرمایا وکان تحتہ کنز لہما یعنے اُس دیوار کے نیچے جو حضرت خضر نے بنائی تہی خزانہ تہا اُن یتیمونکا فرمایا آپنے سونا اور چاندی تہا **ف** روایت کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُنہون نے صفوان بن صالح سی اُنہون نے ولید بن مسلم سے اُنہون نے یزید بن یوسف صنعانی سے اُنہون نے یزید بن یزید جابر سی اُنہون نے مکحول سے اسی اسناد سی مانند اسکے **خاتمہ** سورۂ کہف مین قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ اصحاب کہف کا اور قصہ دو بہائیونکا کہ ایک صاحب باغ تہا اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور قصہ موسی اور خضر علیہما السلام کا اور قصہ سکندر ذی القرنین کا اور اوامر حکم انشاء اللہ کہنی کا مستقبل کے ارادہ پر اور امر تلاوت قرآن کا اور امر بہی کہ ذاکران خدا کے ساتہ رہنی کا اور نواہی سے نہی اطاعت سی غافلون کے اور احوال آخرت سی وعید نار کے ظالمون کے لئے اور بیان دوزخ کی پردون کا اور وعدہ جنات عدن اور انہار وغیرہ کا مومنین صالحین کے لئی اور تیسیر کرنا پہاڑونکا اور سانے آنا بندونکا اور خطاب عتاب اور تقسیم نامۂ اعمال کی مع خوف عاصیونکا حشر مین اور مشرکونکو خطاب ہونا کہ اپنے معبودونکو پکارو اور جواب نہ دینا اُنکا حشر مین اور آثار قیامت سے نفخ صور اور عرض جہنم وغیرہ اور وعید جہنم کے مشرکون کے لئے اور اُنکے لئی جو انبیا سی ٹہٹہا کرتے ہین اور وعدہ جنت کا صالحین کے لئے اور مضامین توحید سی رد اشراک فی الحکم کا اور رد اشراک فی العبادت کا اور اثبات توحید کا اور اسی طرح کے اور فوائد پسندیدہ مذکور ہین **سُوْرَۃُ مَرْیَمَ** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ **عَنِ** الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی نَجْرَانَ فَقَالُوْا لِیْ اَلَسْتُمْ تَقْرَءُوْنَ یٰۤاُخْتَ ہٰرُوْنَ وَقَدْ کَانَ بَیْنَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی مَا کَانَ فَلَمْ اَدْرِ مَا اُجِیْبُہُمْ فَرَجَعْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ اَلَّا اَخْبَرْتَہُمْ اَنَّہُمْ کَانُوْا یُسَمُّوْنَ بِاَنْبِیَآئِہِمْ

والصالحین قبلھم ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے انہون نے کہا کہ بھیجا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نجران کے نصاری کیطرف (مناظرہ کو) تو انہون نے
مجھسے کہا کہ تم پڑھتے ہو یا اخت ھرون یعنے اے بہن ہارون کی (اور اس آیت مین خطاب ہے مریم کو) اور موسی اور عیسے کی درمیان بہت کچھ مدت
تھی مغیرہ نے کہا کہ مینے انکا جواب نجانا اور لوٹا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف اور انکو خبر دی آپنی فرمایا کہ تو نے کیون خبر ندی انکو کہ عادت تھی
اگلے لوگونکی کہ پیغمبرون کے نام رکھا کرتے تھے اور جو صالحین انسے پیشتر ہوتے (یعنے یہ ہارون مریم کے بہائی اور ہین اور موسی کی بہائی اور) ف
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر ابن ادریس کے روایت سے عن ابی سعید الخدری قال قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم وانذرھم یوم الحسرۃ قال یؤتی بالموت کانہ کبش املح حتی یوقف علی السور بین الجنۃ والنار فیقال یا اھل الجنۃ فیشرئبون ویقال یا
اھل النار فیشرئبون فیقال ھل تعرفون ھذا فیقولون نعم ھذا الموت فیضجع فیذبح فلولا ان اللہ قضی لاھل الجنۃ الحیاۃ والبقاء لماتوا
فرحا ولولا ان اللہ قضی لاھل النار الحیاۃ فیھا والبقاء لماتوا ترحا ترجمہ ابی سعید خدری نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیۃ پڑھی وانذرھم
یوم الحسرۃ یعنے ڈرا دے تو انکو اے نبی حسرت کے دن سے (فرمایا آپنے کہ موت کو لاوینگے ایک چتکبرے بہیڑ کے صورت مین اور کھڑی ہوگی وہ دوزخ اور جنت کے
بیچ کے دیوار پر اور کہا جاویگا اے جنت والون سو وہ سر اٹھا کر دیکھنے لگینگے اور کہا جاویگا اے دوزخیون اور وہ بہی سر اٹھا کر دیکھنے لگینگے پھر کہا جاویگا
ان سب سے کہ تم اسے پہچانتے ہو وہ کہینگے کہ ہان یہ موت ہے پھر اسی لٹا دینگے اور ذبح کر دینگی سو اگر اللہ تعالے حکم نکر چکا ہوتا جنت والون کے لئی زندگی اور ہمیشہ
رہنے کا تو وہ خوشی کے مارے مرجاتے اور اگر حکم نکر چکا ہوتا دوزخیون کے لئے اسمین زندہ اور ہمیشہ رہنے کا تو وہ غم کے مارے مرجاتے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح
ہے عن انس بن مالک ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لما عرج بی رأیت ادریس فی السماء الرابعۃ ترجمہ انس بن مالک سی روایت ہے کہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مین آسمان پر گیا معراج مین دیکھا مینے ادریس علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس
باب مین ابی سعید سے بہی روایت ہے کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین اور روایت کی سعید بن ابی عروبہ اور ہمام اور کئی لوگون نے قتادہ سے
انہون نے انس بن مالک سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث معراج کی طول کے ساتھ اور میرے نزدیک وہ اسی سے مختصر ہے عن ابن عباس قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لجبریل ما یمنعک ان تزورنا اکثر مما تزورنا قال فنزلت ھذہ الایۃ وما نتنزل الا بامر ربک لہ ما بین ایدینا وما خلفنا الی اخر الایۃ ترجمہ ابن عباس
سی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل سے کہ تم کیون نہین آتے ہمارے پاس اس سے زیادہ جتنا اب آتے ہو تو انہون نے کہا کہ پھر یہی یہ آیت اتری کہ وما نتنزل الا بامر ربک یعنے نہین اترتے ہین ہم مگر
تیرے رب کے حکم سی اسیکا ہی جو ہمارے آگے ہی اور پیچھے ہے آخر آیت تک (جبرئیل کیطرف سے اللہ تعالے نے فرمایا اور اترتی وقت آسمان پیچھے ہو جاتا ہے زمین آگے اور چڑہتے وقت زمین پیچھے آسمان آگے)
ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے عن السدی قال سألت مرۃ الھمدانی عن قول اللہ تعالی وان منکم الا واردھا فحدثنی ان عبد اللہ بن
مسعود حدثھم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرد الناس النار ثم یصدرون عنھا باعمالھم فاولھم کلمح البرق ثم کالریح ثم کحضر
الفرس ثم کالراکب فی رحلہ ثم کشد الرجل ثم کمشیہ ترجمہ سدی نے کہا پوچھا مینے مرہ ہمدانی سی مطلب اس آیت کا وان منکم الا واردھا یعنے کوئی تم
مین سے ایسا نہین جو دوزخ پر وارد نہو تو کہا مجھسے مرہ نے کہ بیان کیا مجھسے عبد اللہ بن مسعود نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وارد ہونگے لوگ دوزخ مین
پھر اس سے نکلینگے اپنے عملون کے موافق سو پہلا گروہ ایسا جاویگا جیسے بجلی چمکتی ہے دوسرا جیسے ہوا تیسرا جیسے گھوڑا دوڑتی چوتھا جیسے سوار اونٹ کا پانچوان جیسے آدمی
دوڑتا ہو چھٹا جیسے آدمی چلتا ہو ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ہے شعبہ نے سدی سے اور مرفوع نہین کیا اسکو عن عبد اللہ وان منکم الا
واردھا قال یردونھا ثم یصدرون باعمالھم ترجمہ عبد اللہ بن مسعود نے آیت مذکور کی تفسیر مین فرمایا کہ وارد ہونگے لوگ دوزخ مین پھر نکلینگے اس سے اپنے
عملون کے موافق ف حدیث کہی ہم سے محمد بن بشار نے انہون نے عبد الرحمن سے انہون نے شعبہ سے انہون نے سدی سے اسکی مانند کہا عبد الرحمن نے کہا مینے شعبہ سے کہ اسرائیل
نے مجھسے بیان کیا کہ سدی سے روایت کی ہے مرہ سے انہون نے عبد اللہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شعبہ نے کہا اور سنی ہے مینے یہ روایت سدی سے مرفوعا ولیکن مین
جان بوجھکر [illegible] نہین کرتا عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا احب اللہ عبدا نادی جبرئیل انی قد احببت

فلانًا فاحبّه قال فينادي في السماء ثم تنزل له المحبة في اهل الارض فذلك قول الله ان الذين آمنوا وعملوا الصّٰلحٰت سيجعل لهم الرحمٰن ودًّا واذا
ابغض الله عبدًا نادى جبرئيل اني قد ابغضت فلانًا فينادي في السماء ثم تنزل له البغضاء في الارض **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب اللہ دوست رکھتا ہے کسی بندے کو جبرئیل سے فرماتا ہے کہ مین نے فلانے کو دوست کیا ہے سو تم بہی اسی دوست رکھو پہر جبرئیل پکار دیتی ہین آسمان
مین پہر اُتاری جاتی ہے اُسکی محبت زمین والونمین یہی مطلب ہے اس آیت کا ان الذین آمنوا یعنے جو لوگ ایمان لائی اور اچھے کام کئی رحمٰن انکی محبت ڈالدیگا آخر آیت تک
اور جب دشمن کہتا ہے اللہ تعالے کسی بندیکو فرماتا ہے جبرئیل سے مین نے فلانی کو دشمن کیا تم بہی اسی دشمن رکھو پہر جبرئیل پکار دیتی ہین آسمان مین اور اُتاری جاتی
ہے عداوت اُسکی زمین والونکی بیچ مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن دینار نے اپنے باپ سے انہون نے ابی صالح سی انہون
نے ابی ہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند **عن** خبّاب بن الارتّ يقول جئت العاص بن وائل السهمي اتقاضاه حقًّا لي عنده
فقال لا اعطيك حتى تكفر بمحمّد فقلت لا حتى تموت ثم تبعث قال واني لميّت ثم مبعوث فقلت نعم فقال ان لي هناك مالًا وولدًا فاقضيك فنزلت
افرأيت الذي كفر بآياتنا وقال لأوتين مالًا وولدًا الاية **ترجمہ** خباب بن ارت کہتی ہین کہ آیا مین عاص بن وائل کے پاس اپنا حق لینی کو (وہ کافر تہا) سو اسنے
کہا مین تجہی ہرگز نہ دونگا جبتک کہ تو منکر نہو گا محمد کا مین نے کہا مین انکا کبہی منکر نہونگا یہانتک کہ تو مر کر اُٹہے اُسنی کہا مین مرکر پہر اُٹہونگا مین نے کہا ہان اُسنی کہا
وہان میرا مال ہو گا اور اولاد سو مین وہان تیرا حق ادا کر دونگا اُسپر یہ آیت اُتری افرأیت سے آخر تک یعنی بہلا دیکہہ تو اُسکو جو منکر ہوا ہماری آیتون کا اور کہا اسنی کہ
ملیگا مجہکو مال اور اولاد **ف** روایت کی ہمسے ہناد نے انہون نے ابو معاویہ سے انہون نے اعمش سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورۂ مریم مین مذکور
ہے قصص ماضیہ سے قصہ زکریا علیہ السلام کا اور پیدا ہونا حضرت یحیی علیہ السلام کا اور قصہ مریم علیہا السلام کا اور پیدا ہونا عیسے علیہ السلام کا اور قصہ ابراہیم علیہ السلام
کا اور مناظرہ انکا باپ کے ساتہ اور تذکیر موسی اور اسمعیل اور ادریس علیہم السلام کے حال کے اجمالًا اور سوا اسکے اور بہت سی فوائد متفرقہ مذکور ہین **ومن**

سورۂ طٰہٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **عن** ابي هريرة قال لمّا قفل رسول الله صلى الله عليه وسلم من خيبر اسرى حتى ادركه الكرى اناخ
فعرّس ثم قال يا بلال اكلأ لنا الليلة قال فصلى بلال ثم تساند الى راحلته مستقبل الفجر فغلبته عيناه فنام فلم يستيقظ احد منهم وكان اولهم
استيقاظًا النبي صلى الله عليه وسلم فقال اي بلال فقال بلال بابي انت يا رسول الله اخذ بنفسي الذي اخذ بنفسك فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اقتادوا ثم اناخ فتوضّأ فاقام الصلوة ثم صلى مثل صلوته في الوقت في تمكّث ثم قال اقم الصلوة لذكري **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا جب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم خیبر سے لوٹی رات کو چلے جاتی تہی کہ پہونچی انکو نیند اور آپنے اونٹ بٹہائی اور سو رہی اور فرمایا ای بلال تم ہماری لئی ہوشیار رہو رات کو کہا راوی نے کہ پہر
نماز پڑہی بلال نے پہر تکیہ لگایا اپنی کجاوی کا اور مونہہ کیا مشرق کیطرف پہر آنکہہ جہپک گئی اور سو گئی اور کوئی نجاگا اُنمین سی اور پہلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جاگے
اور کہا ای بلال (یہ کیا کیا) سو بلال نے عرض کی کہ میرا باپ فدا ہو آپ پر ای رسول اللہ کے کہ میری روح کو اسی نے پکڑ رکہا تہا جسنی آپکی روح کو پکڑ رکہا تہا سو آپنے فرمایا
چلاؤ اونٹون کو سو لے چلو پہر آپنے آگی جا کر اونٹ بٹہائی اور وضو کیا اور تکبیر کہی اور نماز پڑہی جیسے وقت مین نماز پڑہا کرتے تہی ٹہیر ٹہیر کر پہر فرمایا آپنے کہ اللہ تعالی
فرماتا ہی کہ قایم کر نماز کو میری یاد کی لئے (یعنے جو بہولجائی نماز کو جب یاد آوی پڑہ لی) **ف** یہ حدیث غیر محفوظ ہی روایت کیا اسکو کئی حافظان حدیث
نے زہری سے انہون نے سعید بن مسیب سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہین ذکر کیا اس سند مین ابی ہریرہ کا اور صالح بن ابی الاخضر ضعیف ہین حدیث
مین ضعیف کہا انکو یحیی بن سعید قطان نے اور اور لوگون نے اُنکے حافظہ کے طرف سے **خاتمہ** سورۂ طٰہٰ مین قصص ماضیہ سے قصہ موسی علیہ السلام کا ہے بالتفصیل اور
قصہ آدم علیہ السلام کا اور صفات الٰہی سے استوا اللہ تعالے کا عرش پر اور مالکیت اُسکی آسمان و زمین پر اور علم اسکا اور توحید الوہیت اور خوبی اُسکی اور صفات
قرآن سی نازل ہونا اُسکا رفع مشقت کی لئے اور نصیحت کے واسطے اور عربی ہونا اسکا اور نہی جلد پڑہنے سی اُسکے اور ضال اور شقی نہونا کسی اسکے تابعون کا اور
وعید تنگی رزق کے اُسکی لئی جو قرآن سے مونہہ موڑی اور اندہا ہونا اسکا قیامت مین اور مذمت اُسپر ایمان نہ لانیکی اور آثار قیامت سے مذکور ہے نفخ اور حشر
گنہگارونکا اور گفتگو انکی دنیا کی زندگی کی مقدار مین اور پہاڑونکا اُڑنا اور زمین کا برابر ہونا اور اتباع داعی کا یعنے عزرائیل کا اور آوازونکا بیٹہہ جانا رحمٰن کے خوف

سے اور نہوا شفاعت کا انہیں اذن خدا کے اور ذلیل ہوا مونہہ انکا آسکے آگی اور محرومی ظالم کے اور جزا سالم کی اور سطح کی اور فوائد پسندیدہ مذکور ہین

ومن سورة الانبياء

بسم الله الرحمن الرحيم عن عائشة ان رجلا قعد بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان لي
مملوكين يكذبونني ويخونونني ويعصونني واشتمهم واضربهم فكيف انا منهم قال يحسب ما خانوك وعصوك وكذبوك وعقابك اياهم فان كان عقابك اياهم بقدر ذنوبهم
كان كفافا لا لك ولا عليك وان كان عقابك اياهم دون ذنوبهم كان فضلا لك وان كان عقابك اياهم فوق ذنوبهم اقتص لهم منك الفضل
قال فتنحى الرجل فجعل يبكي ويهتف فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما تقرأ كتاب الله ونضع الموازين القسط ليوم القيمة فلا تظلم نفس شيئا
الآية فقال الرجل والله يا رسول الله ما اجد لي ولهم شيئا خيرا من مفارقتهم اشهدك انهم احرار كلهم **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ
ایک شخص حضرت کے پاس بیٹھا اور اُسنے عرض کی کہ ای رسول اللہ کے میرے غلام ہین کہ مجھسے جھوٹ بولتے ہین اور میرے مال مین خیانت کرتے ہین اور میرا کہنا نہین مانتے اور مین
اُنہین گالیان دیتا ہون اور مارتا ہون سو میرا اُنکا کیا حال ہوگا فرمایا آپنے شمار کی جاویگی خیانت اور نافرمانی اور جھوٹ اُنکا اور سزا دینا تیرا اُنکے لیے سو اگر سزا
تیری اُنکو موافق اُنکے تقصیر کے ہوئی تو تو اور وہ برابر ہوگئے نہ تیرا حق اُنپر رہا اور نہ اُنکا تجھپر اور اگر سزا تیری اُنکے قصور سے کم ہوئی تو تیرا حق اُنپر باقی رہا اور اگر سزا تیری
اُنکی تقصیر سے زیادہ ہوئی تو تجھسے بدلا لیا جائیگا زیادتی کا کہا راوی نے پھر جدا ہوا وہ شخص روتا اور چلاتا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین پڑہی تو نے
کتاب اللہ کہ فرماتا ہے اُسمین ونضع الموازين القسط ليوم القيمة فلا تظلم نفس شيئا یعنے رکہین گے ہم ترازو انصاف کے قیامت کے دن سو ظلم نہوگا کسی
شخص پر سو اُس شخص نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی ای رسول اللہ کے مین نہین پاتا کوئی امر اپنے اور اُنکے لئے بہتر اس سے کہ جدا ہون وہ مجھسے سو مین آپکو گواہ کرتا ہون کہ
وہ سب آزاد ہین **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر عبدالرحمن بن غزوان کی روایت سے **عن** ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
ويل واد في جهنم يهوي فيه الكافر اربعين خريفا قبل ان يبلغ قعره **ترجمہ** ابی سعید سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ویل ایک نالا ہے
جہنم مین کہ گرایا جاتا ہے کافر اُسمین چالیس برس تک اور نہین پہونچتا اُسکے گہراؤ مین **ف** یہ حدیث غریب ہے ہم اسی مرفوع نہین جانتے مگر ابن لہیعہ کے
روایت سے **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكذب ابراهيم في شيء قط الا في ثلاث قوله اني سقيم ولم يكن سقيما وقوله
لسارة اختي وقوله بل فعله كبيرهم **ترجمہ** ابی ہریرہ سے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام کبہی جہوٹ نہین بولی کسی مقام مین مگر تین
جگہ ایک تو کہا اُن کافرون سے جو اُنکو اپنی عیدگاہ مین لیجانا چاہتے تہے کہ مین بیمار ہون اور بیمار نہ تہے دوسرے کہا اُنہون نے سارہ کو کہ بیوی آپکی تہین کہ یہ
میری بہن ہین تیسرے کہا بت پرستون سے جنہون نے کہا تہا کہ ہمارے بُت تمنے توڑے بلکہ توڑے ہین اُنکے بڑے بت نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** طیبی
نے کہا کہ اصل مین یہ سب معاریض ہین مگر چونکہ صورت اُنکی کذب ہے اصلی حضرت نے اُسکو کذب فرمایا کہ شان انبیا سے یہ بہی بعید ہے اور ہر ایک امر کے تاویل صحیح ہو سکتے
ہے مثلا آپنے کہا کہ مین سقیم ہون یعنے سقیم القلب یعنے رنجیدہ ہون تمہاری گمراہی دیکھکر اور سارہ کو جو اپنی بہن فرمایا وہ مومنہ تہین اور آپ مومن اور مومنین و مومنات
بہائی بہن ہین اور بت شکنی کے نسبت جو بڑے بت کیطرف کے اُسمین یہ کہا کہ اسی نے توڑا ہوگا اگر یہ بولتے ہون تو یہ جملہ شرطیہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر نہین بولتے
تو اُسنے توڑا ہوگا مگر وہ بیوقوف اس تعریض کو نہ سمجھے **عن** ابن عباس قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم بالموعظة فقال يا ايها الناس
انكم محشورون الى الله عراة غرلا ثم قرأ كما بدأنا اول خلق نعيده الى آخر الآية قال اول من يكسى يوم القيمة ابراهيم وانه سيؤتى برجال من
امتي فيؤخذ بهم ذات الشمال فاقول رب اصحابي فيقال انك لا تدري ما احدثوا بعدك فاقول كما قال العبد الصالح وكنت عليهم
شهيدا ما دمت فيهم فلما توفيتني كنت انت الرقيب عليهم وانت على كل شيء شهيد ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم الآية فيقال
هؤلاء لم يزالوا مرتدين على اعقابهم منذ فارقتهم **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم وعظ کو کہڑے ہوئی اور فرمایا کہ ای لوگو تم حشر مین
اٹھوگے اللہ تعالی کے سامنے ننگے بغیر ختنہ کے پہر پڑہی آپنے یہ آیت كما بدأنا اول خلق نعيده یعنے فرمایا اللہ تعالی نے کہ جیسے پیدا کیا ہے ہمنے آدمی کو پہر دوبارہ ویسا ہی
پیدا کرینگے آخر آیت تک فرمایا آپنے پہلے جسکو کپڑے پہنائے جاوینگے قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام ہونگے اور کچھ اور لوگون کو لاوینگے میرے اصحاب سے اور اُنکو

کے بائین طرف لیجائین گے (جدہر دوزخ ہے) مین کہونگا ای رب یہ تو میرے اصحاب ہین سو مجہسے فرشتے کہینگے تم نہین جانتے کہ کیا کیا نئی باتین نکالین اُنہون
نے (دین مین) تمہارے بعد سو مین کہونگا جیسے اُس نیک بندے نے کہا (یعنے عیسے علیہ السلام نے) وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا سے آخر آیت تک یعنے
مین واقف تہا اُنکے حال سے جب تک اُنمین تہا پہر جب تو نے مجہے اُٹہا لیا تو نگہبان تہا اُنکے حال پر اور تو ہر چیز سے واقف ہے اگر عذاب کرے تو اُنکو وہ تیرے
بندے ہین اور اگر بخشے تو اُنکو تو تو زبردست ہے حکمت والا پہر کہا جائیگا مجہسے کہ یہ لوگ پہر گئے اپنی حالت اولی پر جب سے تو نے اُنکو چہوڑا تہا انہون نے دین مین
بدعتین نکالین اور رسوم جاہلیت کے پابند ہوگئے **ف** روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہون نے محمد بن جعفر سے انہون نے شعبہ سے انہون نے مغیرہ بن نعمان
سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی سفیان ثوری نے مغیرہ بن نعمان سے مانند اسکے **مترجم** اس حدیث مین بڑی تنبیہ ہے اُن لوگون کو جو
اپنے رسوم آبائی کے پابند ہین یا دین مین جنہون نے نئی باتین نکالین ہین جیسے مولود کی مجلسین تعزیت کی مجلسین مُردون کی عُرس قبور کے جیلے فاتحہ کے جہیلے شادی
کے دہوم غمی کے رسوم اس حدیث سے ظاہر ہے کہ وہ لوگ جو حضرت کی صحبت سے فیضیاب ہوئے اور حضرت کو بچشم خود دیکہا جب بسبب حدث فی الدین دوزخ مین گئے
تو اور کسیکی کیا حقیقت ہے معاذ اللہ منہا **تلک خاتمہ** سورہ انبیاء مین قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا اور مناظرہ اُنکا باپ سے اور اپنی قوم سے اور گلزار ہونا آگ کا
اُنپر اور تذکیر لوط اور نوح کی احوال کی اور قصہ داؤد علیہ السلام کے **فیصلہ** کا بکریون کے باب مین اور ترمیم کرنا سلیمان علیہ السلام کا اُس فیصلہ کو اور تذکیر ایوب اور اسمعیل اور ادریس
اور ذا الکفل اور ذوالنون اور زکریا کے حال کی اور اوصاف مشترکہ انبیاء ممدوحین سے جیسے نیکیون مین دوڑنا خدا کو خوف و امید سے پکارنا اور اُس سے ڈرنا اور تذکیر احسان مریم
کے اور پہونکنا روح کا اُنکی طرف اور علامات قیامت سے قریب ہونا بندون کے حساب کا اور اثبات حشر کا اور نفی ولد کی پروردگار سے اور رکہنا ترازو ونکا اور تولنا
بندون کے عملونکا اور وعدہ یاجوج و ماجوج کے خروج کا اور حسرت کافرون کی اپنے حالون پر اور اُترنا معبودان باطل کا جہنم مین اور دور رہنا نیکونکا جہنم سے اور
خوش رہنا اُنکا اور نہ گہبرانا نفخہ صور سے اور ملاقات ملائکہ کی اور بشارت دینا اُنکا اور لپیٹنا اُنکا آسمانونکو خط کیطرح اور وعدہ نیک بندون کے وارث کر دینے کا زمین کا
اور نہ معلوم ہونا قیامت کے وقت کا نبی کو اور بہت سے فوائد متفرقہ مذکور ہین چنانچہ مشورہ کرنا کفار مکہ کا رسول کے ایذا دہی کے باب مین اور تذکیر ارسال رجال کی قبل آپ سے
کی اور تمنن انزال کتاب پر اور قذف حق اوپر باطل کے اور رد شرک فی الالوہیت کا اور طلب دلیل مشرکون سے اور اجماع تمام پیغمبرونکا توحید الوہیت پر اور نفی ولد خداوند تعالی سے
اور سبقت کرنا بندگان مقبولین کا خداوند تعالی سے اُسکی کلام مین اور رتق فتق آسمانونکا اور پہاڑون اور راہونکا ہونا زمین مین اور پیدا کرنا لیل و نہار و شمس و قمر کا اور ٹہٹہا کرنا
کافرونکا نبی کے ساتہ اور اجماع سب اُمتونکا جو آسمانی دین کہتے ہین توحید پر اور اختلاف نالائقونکا اس امر اجماعی مین اور مشکور ہونا صالحون کی سعی کا اور دور رہنے
محسنین کے جہنم سے اور نہ سُننا اُسکے آواز کا اور رحمۃ للعالمین ہونا ہمارے نبی کا **و من سورۃ الحج** بسم اللہ الرحمن الرحیم **عن** عمران
ابن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما نزلت یا ایہا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم الی قولہ ولکن عذاب اللہ شدید
قال انزلت علیہ ہذہ الآیۃ وہو فی سفر قال اتدرون ای یوم ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ذلک یوم یقول اللہ لآدم ابعث بعث النار قال
یا رب وما بعث النار قال تسعمائۃ وتسعۃ وتسعون فی النار وواحد الی الجنۃ فانشا المسلمون یبکون فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاربوا وسددوا
فانہا لم تکن نبوۃ قط الا کان بین یدیہا جاہلیۃ قال فیؤخذ العدد من الجاہلیۃ فان تمت والا کملت من المنافقین وما مثلکم والامم الا
کمثل الرقمۃ فی ذراع الدابۃ او کالشامۃ فی جنب البعیر ثم قال انی لارجو ان تکونوا ربع اہل الجنۃ فکبروا ثم قال انی لارجو ان تکونوا ثلث
اہل الجنۃ فکبروا ثم قال انی لارجو ان تکونوا نصف اہل الجنۃ فکبروا قال ولا ادری قال الثلثین ام لا **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اُتری یہ آیت ای آدمیون ڈرو تم تحقیق کہ زلزلہ قیامت کا بڑی بہاری شئی ہے وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ تک اور اُن دنون آپ سفر مین تہے فرمایا
آپنے تم جانتے ہو کہ وہ کون دن ہے صحابیون نے عرض کی کہ اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے آپنے فرمایا یہ وہ دن ہے کہ فرماویگا اللہ تعالے آدم علیہ السلام سے کہ جہانٹو
تم لشکر دوزخ کا اور وہ عرض کرینگے کہ ای پروردگار میرے کیا ہے لشکر دوزخ کا فرماویگا اللہ تعالے نوسے ننانوے شخص دوزخ مین ہین اور ایک جنت مین سو مسلمان
سب یہ سنکر رونے لگے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈہونڈہتے رہو نزدیکی اللہ تعالے کی اور سیدہی چال چلا کئے کہ کبہی نبوت نہین ہوئی مگر قبل اسکے زمانہ تہا

جاہلیت کا یعنی کفر کا) فرمایا آپ نے کہ پوری کیجاوےگی گنتی (دوزخ کی) جاہلیت کے لوگون سے پہر اگر پوری ہوگئی گنتی تو خیر نہین تو تمام کیجاوےگی منافقون سے اور تمہاری
مثال اگلے امتون کی آگے ایسی ہے جیسے سفید دہبا بیل کے بازو مین یا ایک تل اونٹ کی پسلی مین پہر فرمایا اپنی امید کہتا ہون کہ تم چوتہائی ہو جنت والون کے
سو سب یارون نے اللہ اکبر کہا (شکر کے راہ سی) پہر فرمایا آپنے مین امید کرتا ہون کہ ہو تم تہائی جنت والون کے پہر سب نے اللہ اکبر کہا پہر فرمایا آپنے مین امید رکہتا
ہون کہ ہو تم نصف جنت والون کے پہر سب نے اللہ اکبر کہا راوی نے کہا مین نہین جانتا کہ حضرت نے دو تہائی بہی فرمایا یا نہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
اور مروی ہوئی کئی سندون سے حسن سے انہون نے روایت کی عمران بن حصین سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَفَاوَتَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فِي السَّيْرِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ بِهَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ وَلَكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ أَصْحَابُهُ حَثُّوا الْمَطِيَّ وَعَرَفُوا أَنَّهُ عِنْدَ قَوْلٍ يَقُولُهُ
فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ ذَلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذَلِكَ يَوْمٌ يُنَادِي اللّٰهُ فِيهِ آدَمَ فَيُنَادِيهِ رَبُّهُ فَيَقُولُ يَا آدَمُ ابْعَثْ بَعْثَ
النَّارِ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ فَيَقُولُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ إِلَى النَّارِ وَوَاحِدٌ إِلَى الْجَنَّةِ فَيَئِسَ الْقَوْمُ حَتَّى مَا أَبْدَوْا بِضَاحِكَةٍ فَلَمَّا
رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بِأَصْحَابِهِ قَالَ اعْمَلُوا وَأَبْشِرُوا فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَمَعَ خَلِيقَتَيْنِ مَا كَانَتَا مَعَ شَيْءٍ إِلَّا كَثَّرَتَاهُ
يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَمَنْ مَاتَ مِنْ بَنِي آدَمَ وَبَنِي إِبْلِيسَ قَالَ فَسُرِّيَ عَنِ الْقَوْمِ بَعْضُ الَّذِي يَجِدُونَ قَالَ اعْمَلُوا وَأَبْشِرُوا فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ
مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے انہون نے کہا کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ تہا سفر مین سو لوگ پیچہے ہوگئے اصحاب آپکی چلنے مین سو آواز بلند کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دو آیتون کے ساتھ یا ایہا الناس سے عذاب اللہ
شدید تک پہر جب حضرت کے یارون نے سنا اپنی سواریون کو دوڑایا اور جان لیا کہ حضرت کچہہ فرمانے والی ہین پہر فرمایا آپنے جانتے ہو تم کہ یہ کون دن ہے انہون
نے کہا اللہ اور رسول اسکا خوب جانتا ہے آپنے فرمایا یہ وہ وقت ہے کہ پکاریگا اللہ تعالے آدم علیہ السلام کو اور وہ جواب دینگے اپنے رب کو پہر فرماویگا اللہ ای آدم
چہانٹ تو لشکر دوزخ کا وہ عرض کرینگے ای رب میرے کتنا ہے لشکر دوزخ کا فرماویگا اللہ تعالے ہزار مین سے نوسو ننانوی دوزخ والی ہین اور ایک جنت والا سو قوم
کے لوگ مایوس ہوگئے (جنت مین جانی سے) یہانتک کہ یقین ہوا کہ یہ اب کبہی نہ ہنسینگے پہر جب دیکہی حضرت نے گہبراہٹ اپنی اصحاب کے فرمایا آپنے عمل کرو اور
بشارت دو سو قسم ہی اُس پروردگار کی کہ جان محمد کے اُسکے ہاتہ مین ہے کہ تمہارے ساتہ دو مخلوقین ایسی ہونگی کہ وہ جنکے ساتہ ہون وہ بیشک بڑہ جاوین اول
یاجوج و ماجوج دوسرے جو مر گیا بنی آدم سی یا اولاد سی ابلیس کے (یعنے کفر پر) کہا راوی نے دور ہوگیا کچہہ تہوڑا سا رنج اُن لوگونکا فرمایا آپنے عمل کرو اور خوشخبری دو
ایک دوسرے کو سو قسم ہے اُس پروردگار کے کہ محمد کی جان اُسکے ہاتہ مین ہے نہین ہو تم اور لوگون کے بہ نسبت مگر جیسے ایک دہبا ہو اونٹ کے بازو مین یا ایک
داغ ہو جانور کے پیر مین (یعنے تم بہت تہوڑے ہو کفار کے بہ نسبت) **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْبَيْتُ الْعَتِيقَ لِأَنَّهُ لَمْ يَظْهَرْ عَلَيْهِ جَبَّارٌ **ترجمہ** عبداللہ بن زبیر نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت اللہ کا
نام بیت العتیق اسلئی ہوا کہ غالب نہین ہوا آجتک اُسپر کوئی ظالم (عتیق کہتے معنے آزاد) **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی زہری سے انہون نے روایت
کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کی ہمسے قتیبہ نے انہون نے لیث سی انہون نے عقیل سے انہون نے زہری سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اسکی **عَنْ**
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجُوا نَبِيَّهُمْ لَيَهْلِكُنَّ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ
ظُلِمُوا وَإِنَّ اللّٰهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ الْآيَةَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ سَيَكُونُ قِتَالٌ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا جبکہ نکالی گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکی سے ابوبکر نے
کہا انہون نے اپنی نبی کو نکالدیا بیشک یہ ہلاک ہونگے پہر اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری اُذن سے آخر آیت تک یعنے اجازت ہوئی اُن لوگون کو کہ جنسے کفار لڑتے
ہین لڑینکے اس سبب سے کہ اُنپر ظلم ہوا اور اللہ تعالے اُن کی مدد پر قادر ہے سو ابوبکر نے کہا جانا مین نے کہ اب لڑائی ہوگی (یعنے کافرون مومنون مین) **ف**
یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی کئی لوگون نے سفیان سے انہون نے اعمش سے انہون نے مسلم بطین سے انہون نے سعید بن جبیر سے مرسلاً اسمین ابن عباس سے روایت نہین ہے

خاتمہ سورۂ حج مین یا د رہے مذکور ہے امر تقوی کا اور امر تطہیر بیت اللہ کا طائفین و قائمین وغیرہ کے لئے اور امر حج کے لئے پکار دینے کا اور امر خود کہانے اور کہلانے کا فقیر
کے قربانی سے اور میل کچیل اتار نے کا اور نذرون کے پورا کرنیکا اور طواف کا اور امر اوثان اور قول زور سے بچنے کا اور نہی شرک سے اور نہی کا فرون کے نزاع کرنیکی اور دوسرے
متعلقات حج اور قربانی کے اور مذمت بہی مذکور ہے مذمت مجادلہ بے دلیل کے اور مذمت عابدان خام طمع کے کہ ادنی مصیبت مین دین سے پہر جاتے ہین اور مذمت ان کافرون
کے کہ مسجد الحرام سے باز رکہتے تہی اور فضائل سے مذکور ہے فضیلت تعظیم حرمات اللہ کے اور فضیلت مہاجرون اور شہید و کمی اور عقاید سے مذکور ہے زلزلہ قیامت کا اور
ہول انکا اور اثبات بعث کا اول خلق انسان سے اور ثانیا ہرے ہو جانے سے زمین خشک کے اور رد اشراک فی الدعا کا اور نفع دنیا مدعیان باطل کا اور وعدہ جنات وانہار کا
صالحین کے لئے اور وعید آگ کے کپڑون کی اور حمیم کی اور لوہے کی موگریونکی اور عذاب حریق کے کافرون کے لئے اور وعدہ جنات وانہار کا اور سونیکے کنگنون کا اور موتی اور
لباس حریر اور جنات نعیم کا مومنون کے لئے اور وعید عذاب مہین کی کافرین و مکذبین کی لئے اور وعدہ رزق حسن اور دخول جنت کا مہاجرون اور شہید ہونے
کے لئے اور وعدہ فیصلہ کا بندون کے بیچ مین قیامت کے دن اور بہت سے عمدہ عمدہ فوائد اور پسندیدہ پسندیدہ مطالب ایسی مذکور ہین کہ دوسری سورتون مین نہین
چنانچہ تشبیہ اس شخص کی جو مدد الٰہی پر یقین نکرے اسکی ساتہ جو آسمان کیطرف رسی باندہ کر لٹکے اور پہر اسے توڑ دے اور سجدہ سموات وارض کا اور سجدہ شمس و
قمر کا اور نجوم و جبال و شجر و دواب اور اکثر آدمیونکا اللہ تعالےٰ کے لئے اور مخاصمہ مومن و کافر کا رب الارباب مین اور تذکیر بیت اللہ مین ابراہیم کو جگہہ دینی کی اور
آنا لوگونکا فجاج عمیقہ سے شہود منافع کے لئے اور بہت سی متعلقات بیت اللہ کا اور حج کے اور دفع کرنا اللہ تعالی کا بعض آدمیون کے ساتہ بعض کو اور نصرت خدا کی
ناصران دین کے لئے اور تسکین نبی کے لئے کافرون کی تکذیب سنا کر اور جلدی کا فرون کی ساتہ عذاب کے اور ہونا پروردگار کے ایکدن کا برابر ہزار سال کے اور القا شیطان کا
ہر نبی کی ساتہ اور شک کافرونکا قیامت مین اور وعدہ نصرت الٰہی کا مظلومان مومنین کے لئے اور تذکیر ایلاج لیل کے نہار مین اور عکس اسکا اور تذکیر انزال ما
اور سبزہ زمین کے اور دوسرے قدرتون کے ساتہ اور اجتبا اور مقبولیت خدا کے مومنون کے لئے اور نہونا حرج کا ہمارے دین مین کہ ملت ہے ہمارے باپ ابراہیم کی اور نام
رکہنا انہین کا مسلمان ہمارے واسطے اور ہونا نبی کا گواہ ہمپر اور ہونا ہمارا گواہ دوسرونکا اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور اعتصام باللہ کا اور ولایت اور نصرت اس تعالیٰ کی اور
خوبی اس جل جلالہ جلشانہ کے **ومن سورۃ المؤمنین** بسم اللہ الرحمن الرحیم عن عمر بن الخطاب یقول کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا انزل علیہ الوحی سمع عند وجہہ کدوی النحل فانزل علیہ یوما فمکثنا ساعۃ فسری عنہ فاستقبل القبلۃ ورفع یدیہ وقال
اللہم زدنا ولا تنقصنا واکرمنا ولا تہنا واعطنا ولا تحرمنا واثرنا ولا تؤثر علینا وارضنا وارض عنا ثم قال انزل علی عشر آیات من اقامہن دخل
الجنۃ ثم قرأ قد افلح المؤمنون حتی ختم عشر آیات **ترجمہ** عمر بن خطاب سے روایت ہے وہ کہتے تہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اترتی تہی انکے
مونہہ کے پاس ایک گنگناہٹ سنی جاتی تہی شہد کی مکہی کی سی سو ایکدن انپر وحی اتری اور ٹہیرے ہم ایک گہڑی پہر اپنے قبلہ کیطرف مونہہ کیا اور دونون ہاتہ
اٹہائے اور یہ دعا کی کہ ای اللہ زیادہ دے ہمکو اور کم مت کر اور عزت دے ہمکو اور ذلیل مت کر اور عنایت کر ہمکو نعمتین اپنے اور محروم مت کر اور مقدم کر ہمکو اورون پر اور
نہ مقدم کر ہمپر کسیکو (دونو دارین مین) اور راضی کر ہمکو اور راضی ہو تو ہمسے پہر فرمایا آپنے اتری ہین مجہپر دس آیتین کہ جو انپر عمل کرتا رہے داخل ہو جنت مین
پہر پڑہین آپنے یہ آیتین قد افلح المؤمنون سے دس آیتون تک **ف** روایت کی ہمسے محمد بن ابان نے انہون نے عبد الرزاق سے انہون نے یونس بن سلیم سے
انہون نے یونس بن یزید سے انہون نے زہری سے اسی اسناد سے مانند اسکے معنوں مین اور یہ حدیث صحیح ہے حدیث اول سے سنا مین نے اسحق بن منصور سے کہتے تہے روایت کی
احمد بن حنبل اور علی بن مدینی اور اسحاق بن ابراہیم نے عبد الرزاق سے انہون نے یونس بن سلیم سے انہون نے یونس بن یزید سے انہون نے زہری سے یہی حدیث اور جسنے سنا ہے عبد الرزاق سے پہلی
اس حدیث کو وہ یونس بن سلیم کے بعد کہتے ہین روایت ہے یونس بن یزید سے اور بعضون نے ذکر نہین کیا یونس بن زید کا اور جسنے ذکر کیا ہے یونس بن زید کا وہ
روایت زیادہ صحیح ہے اور عبد الرزاق کبہی یونس بن زید کا ذکر کرتے اور کبہی نہین **مترجم** پوری آیتین یہ ہین قد افلح المؤمنون الذین ہم فی صلوتہم
خاشعون والذین ہم عن اللغو معرضون ○ والذین ہم للزکوۃ فاعلون ○ والذین ہم لفروجہم حافظون ○ الا علی ازواجہم او ما ملکت
ایمانہم فانہم غیر ملومین ○ فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العادون ○ والذین ہم لاماناتہم وعہدہم راعون ○ والذین ہم

هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۘ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ یعنے فلاح پائی ایمان والون نے جو اپنی نماز مین عاجزی
کرنیوالی ہین اور جو لوگ بیفائدہ کام سے مونہہ پھیرنیوالی ہین اور جو زکوۃ دینے والی ہین اور جو اپنے شرمگاہ کی حفاظت کرنیوالی ہین مگر اپنے بی بیون پر یا جنکے مالک
ہوئے اُنکے ہاتھ سو اُنپر ملامت نہین اور جو کوئی اسکے سوا چاہے وہ لوگ ہین حد سے گذرنیوالے اور جو لوگ اپنی امانتون اور عہدون کی رعایت کرنیوالے ہین اور
جو نماز کے حفاظت کرنیوالی ہین یہی لوگ ہین وارث فردوس کے وہ اُسمین ہمیشہ رہینگے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ النَّضْرِ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُهَا حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ اُصِيْبَ يَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَخْبِرْنِيْ
عَنْ حَارِثَةَ لَئِنْ كَانَ اَصَابَ خَيْرًا احْتَسَبْتُ وَصَبَرْتُ وَاِنْ لَمْ يُصِبِ الْخَيْرَ اجْتَهَدْتُ فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ يَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِيْ جَنَّةٍ وَاِنَّ ابْنَكِ
اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى وَالْفِرْدَوْسُ رَبْوَةُ الْجَنَّةِ وَاَوْسَطُهَا وَاَفْضَلُهَا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ ربیع بنت نضر آئین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس اور اُنکا بیٹا حارثہ بن سراقہ شہید ہوچکا تھا بدر کے دن اُسکو ایک تیر غیبی لگا تھا کہ معلوم نہو کسنے مارا پھر آئین ربیع رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض
کی کہ خبر دیجیے مجھکو حارثہ کے حال سے اگر وہ خیر کو پہونچا ہے تو مین امیدوار ثواب ہون اور صبر کرون اور اگر نہین پہونچا وہ خیر کو تو کوشش کرون مین دعا مین
سو حضرت نے فرمایا ای حارثہ کے مان بیشک جنت مین کئی باغ ہین اور تیرا بیٹا داخل ہوا بلند فردوس مین اور فردوس بلند زمین ہے جنت کی اور جنت کے بیچ اور
بہتر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے انس کی روایت سے **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ قَالَتْ عَائِشَةُ اَهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُوْنَ قَالَ لَا يَا بِنْتَ الصِّدِّيْقِ
وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ يَخَافُوْنَ اَنْ لَّا تُقْبَلَ مِنْهُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ **ترجمہ**
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پوچھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مطلب اس آیت کا وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ **ترجمہ** یعنے جو لوگ دیتے
ہین جو دیا ہے اور دل اُنکا ڈرتا ہے کہ وہ اپنے رب کے پاس جانیوالی ہین عرض کی عائشہ نے کیا وہ لوگ شراب پیتے ہین یا چوری کرتے ہین فرمایا آپنے کہ نہین اے
بیٹی صدیق کی بلکہ وہ لوگ روزہ رکھتے ہین اور نماز پڑھتے ہین اور صدقہ دیتے ہین اور باوجود اسکے ڈرتے ہین کہ قبول نہو خیرات انکی وہی لوگ ہین کہ دوڑتے ہین
نیکیون کی طرف اور وہ آگے بڑھنے والی ہین **ف** روایت کی یہ حدیث عبدالرحمن بن سعید نے ابی حازم سے انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
مانند اسکے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسَطَ
رَاْسِهِ وَتَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر مین وہم فیہا کالحون
یعنے اور وہ اُسمین تیوری چڑھاتے ہین فرمایا آپنے کہ جھلس دیگی کافرون کے مونہہ کو آگ پس جلکر سکڑ جاویگا اُنکا اوپر کا ہونٹ یہانتک کہ پہونچ جاویگا سر کے بیچ مین
اور لٹک جاویگا نیچے کا ہونٹ یہانتک کہ لگنے لگیگا ناف مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **خاتمہ** سورہ مومنون مین صفات مومنین مین سے مذکور
ہین ایمان و صلوٰۃ و خشوع و اعراض لغو سے اور دینا زکوٰۃ کا اور حفاظت فروج کے اور رعایت امانتون اور عہدون اور حفاظت صلوٰۃ کی اور وعدہ فردوس کا
انکے لئے اور بعد اُسکے تفصیل خلق انسان کی مٹی سے اور نطفہ اور علقہ اور مضغہ ہونا اُسکا اور پہنانا گوشت کا ہڈیون پر اور اللہ تعالےٰ کی قدرتون سے پیدا کرنا آسمان
کا اور اُتارنا پانی کا اور ٹھیرانا پانی کا زمین مین اور پیدا کرنا باغون کا کھجور و انگور سے اور نکالنا اکثر میوونکا اُس سے اور نکالنا درخت زیتون کا طور سینا سے اور
پیدا دودھ کا بطون انعام سے اور خوراک آدمیونکی اُس سے اور سوار ہونا جانورون پر اور کشتی پر اور قصص ماضیہ سے قصہ نوح علیہ السلام کا اور ہود اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم
کا علیہم السلام اور خطاب جمیع انبیاء کے طرف اور حکم طیبات کی کہانیکا اور عمل صالح اور تقویٰ اور توحید کا اُنکو اور صفات اہل خیر سے خوف خدا اور یقین کرنا اللہ کی آیتون
پر اور احتراز کرنا شرک سے اور خوف کرنا خدا سے باوجود انفاق مالکی اور احوال آخرت سے گمراہ ہونا منکرونکا آخرت کا اور انکار اہل مکہ کا اور حشر کے اور حسرت کافرون
کے وقت موت کی اور آرزو حیات کے واسطے عمل صالح کے اور اثبات برزخ کا اور اُٹھ جانا نسبونکا نفخ صور سے اور موقوف ہونا فلاح کا عمل نیک کی گرانی
ہونے پر اور جھلس جانا مونہونکا دوزخ کے آگ سے اور اقرار کرنا دوزخیونکا اپنے شقاوت کا اور دعا کرنا اُنکا اور خطاب کرنا اللہ تعالےٰ کا بلفظ اخسئوا ولا تکلمون اور دنیا دا

سورۃ النور بسم اللہ الرحمن الرحیم — اللہ تعالیٰ کا انکی خبری کو جو مومنون کے ساتھ کی تہی اور عتاب اللہ کا اترا اور بہت سی فوائد متفرقہ

عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال کان رجل یقال له مرثد بن ابی مرثد وکان رجلا یحمل الاسری من مکة حتی یاتی بهم المدینة قال وکانت امراة بغی بمکة یقال لها عناق وکانت صدیقة له وانه کان وعد رجلا من اساری مکة یحمله قال فجئت حتی انتهیت الی ظل حائط من حوائط مکة فی لیلة مقمرة قال فجاءت عناق فابصرت سواد ظلی بجنب الحائط فلما انتهت الی عرفت فقالت مرثد فقلت مرثد فقالت مرحبا واهلا هلم فبت عندنا اللیلة قال قلت یا عناق حرم اللہ الزنا قالت یا اهل الخیام هذا الرجل یحمل اسراءکم قال فتبعنی ثمانیة وسلکت الخندمة فانتهیت الی غار او کهف فدخلت فجاءوا حتی قاموا علی راسی فبالوا فظل بولهم علی راسی وعماهم اللہ عنی قال ثم رجعوا ورجعت الی صاحبی فحملته وکان رجلا ثقیلا حتی انتهیت الی الاذخر ففککت عنه اکبله فجعلت احمله ویعیینی حتی قدمت المدینة فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقلت یا رسول اللہ انکح عناقا فامسک رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ولم یرد علی شیئا حتی نزلت الزانی لا ینکح الا زانیة او مشرکة والزانیة لا ینکحها الا زان او مشرک فلا تنکحها

ترجمہ عمرو بن شعیب کے دادا نے کہا ایک شخص کا نام مرثد بن ابی مرثد تھا اور وہ قیدیوں کو مکہ سے مدینہ لیجاتا تھا اور مکہ میں ایک عورت زنا کار تہی کہ اسکا نام عناق تھا اور وہ مرثد کی دوست تہی اور اُسنے وعدہ کیا تھا مکہ کی قیدیوں میں سے ایک شخص سے کہ لیجاوے گا اُسکو (مدینہ میں) کہا مرثد نے کہ آیا میں ایک دیوار کے نیچے مکہ کے دیواروں سے چاندنی رات میں اور عناق آگئی اور اُسنے دیکہی کالک میرے سایہ کی دیوار کے بازو میں پہر جب وہ مجھہ پاس پہونچی مجھے پہچانا اور کہا تو مرثد ہی میں نے کہا مرثد ہوں اُسنے کہا شاباش مبارک ہو آ تو اور رات کو رہ ہمارے پاس میں نے کہا ای عناق اللہ نے حرام کی زنا سو وہ پکار اٹھی کہ ای خیمہ والوں یہ شخص تمہاری قیدیوں کو اُٹھا لیجاتا ہے سو میرے پیچھے دوڑے آٹھہ مرد اور میں نے خندمہ کی راہ لی (وہ ایک پہاڑ کا نام ہے) سو میں پہونچ گیا ایک غار کی کہف کے طرف (راوی کو شک ہے کہ غار کہا یا کہف) اور اُسمیں گہس گیا اور وہ بھی گہسے اور میرے سر کے پاس آن کہڑے ہوئے اور اُنہوں نے پیشاب کیا اور پیشاب اُنکا میرے سر پر پڑنے لگا اور اللہ نے اُنکو اندہا کر دیا کہ اُنہوں نے مجھے نہ دیکھا پہر وہ لوٹ گئے اور میں بھی اپنے رفیق کے پاس آیا جس سے وعدہ کیا تھا مدینہ لیجانے کا اور میں نے اُسکو اُٹھا لیا اور وہ بھاری آدمی تھا یہانتک کہ پہونچا میں اذخر تک (ایک موضع کا نام ہے مکہ مدینہ کے بیچ میں) اور توڑ ڈالیں میں نے زنجیریں اُسکی اور اُسکو پیٹھہ پر لاد لیا اور وہ مجھے تہکائے دیتا تھا یہانتک کہ میں مدینہ پہونچا اور آنحضرت کی پاس حاضر ہوا اور میں نے عرض کی کہ ای رسول اللہ کے عناق سے میرا نکاح کر دیجئے اور حضرت چپ رہے اور مجھے جواب نہ دیا اور یہ آیۃ اتری کہ زانی نکاح نہیں کرتا ہے مگر زانیہ سے یا مشرک عورت سے اور زانیہ نکاح نہیں کرتی ہے مگر زانی یا مشرک مرد سے تب فرمایا حضرت نے اُس سے نکاح نکر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے

عن سعید بن جبیر قال سئلت عن المتلاعنین فی امارة مصعب بن الزبیر ایفرق بینهما فما دریت ما اقول فقمت من مکانی الی منزل عبد اللہ بن عمر فاستاذنت علیه فقیل لی انه قائل فسمع کلامی فقال لی ابن جبیر ادخل ما جاء بک الا حاجة قال فدخلت فاذا هو مفترش بردعة رحل له فقلت یا ابا عبد الرحمن المتلاعنان ایفرق بینهما فقال سبحان اللہ نعم ان اول من سال عن ذلک فلان بن فلان اتی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال یا رسول اللہ ارایت لو ان احدنا رای امراته علی فاحشة کیف یصنع ان تکلم تکلم بامر عظیم وان سکت سکت علی امر عظیم فسکت النبی صلی اللہ علیه وسلم فلم یجبه فلما کان بعد ذلک اتی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال ان الذی سالتک عنه قد ابتلیت به فانزل اللہ الآیات فی سورة النور والذین یرمون ازواجهم ولم یکن لهم شهداء الا انفسهم فشهادة احدهم اربع شهادات باللہ حتی ختم الآیات قال فدعا الرجل فتلاهن علیه ووعظه وذکره واخبره ان عذاب الدنیا اهون من عذاب الآخرة فقال لا والذی بعثک بالحق ما کذبت علیها ثم ثنی بالمراة فوعظها وذکرها واخبرها ان عذاب الدنیا اهون من عذاب الآخرة فقالت لا والذی بعثک بالحق ما صدق فبدا بالرجل فشهد اربع شهادات باللہ انه لمن الصادقین والخامسة ان لعنة اللہ علیه ان کان من الکاذبین ثم ثنی بالمراة فشهدت اربع شهادات باللہ انه لمن الکاذبین والخامسة ان غضب اللہ علیها ان کان من الصادقین ثم فرق بینهما

ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ کسی نے مجھ سے پوچھا لعان کرنوالی مرد و عورت کا حکم مصعب بن زبیر کے زمانہ امارت میں کہ اُن دونوں میں جدائی کر دی جاوے تو

تو میں نے سمجھا کہ کیا جواب دوں سو میں نکلے گھر سے چلا عبداللہ بن عمر کے گھر کی طرف اور اجازت مانگی میں نے اُنکے گھر میں جانیکی سو مجھہ سے اُن لوگوں نے کہا کہ وہ قیلولہ کر رہے
ہیں اور اُنہوں نے میری بات سن لی سو مجھی پکارا کہ کیا ابن جبیر ہیں آؤ تم نہیں آئی ہو مگر کسی کام کو کہا ابن جبیر نے کہ پہر داخل ہوا میں اور وہ ایک ٹاٹ بچھائی ہوئے تھے جو کجاوہ کے
نیچے اونٹ کی پیٹھہ پر ڈالا جاتا ہے سو کہا میں نے ای ابو عبدالرحمن عورت اور مرد لعان کرنیوالی جدائی ڈالی جاوے اُن دونوں کے بیچ میں سو کہا سبحان اللہ ہاں پہلے جس
شخص نے یہ مسئلہ پوچھا فلان بیٹے فلانے کی تھی آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اُسنے کہ ای رسول اللہ کے بتائی مجھکو کہ ایک نے ہم میں سے دیکھا اپنی عورت کو
ایک بیحیائی پر یعنے زنا پر کیا کرے اگر بولی تو بڑی بات بولی اور اگر چپ ہی تو بڑی بات پر چپ ہی سو چپ رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کچھہ جواب نہ دیا اُسکو
پہر اُسکے بعد آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اُسنی کہ میں نے جو بات آپسی پوچھی تھی میں اُسمیں مبتلا ہوا ہوں اور اُتاریں اللہ تعالی نی یہ آیتیں جو سورہ نور میں ہیں
وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ سے ختم آیتوں تک کہا راوی نے پہر بلایا حضرت نے اُس مرد کو اور پڑہیں اُسپر یہ آیتیں اور سمجھایا بجھایا اُسکو اور خبر دی اُسکو کہ عذاب دنیا کا
بہت سہل ہے آخرت کے عذاب سے سو اُسنے عرض کیا کہ قسم ہے اُس پروردگار تعالی کی جسنی آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ میں نے اُس عورت پر جھوٹ نہیں باندہا پہر آپ دوبارہ
عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور اُسکو سمجھایا بجھایا اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آخرت کے عذاب سے سہل ہے اُسنی عرض کیا کہ قسم ہی اُس پروردگار کی جسنی آپکو بھیجا ہے حق کے ساتھ
میرے شوہر نے سچ نہیں کہا پہر آپنے مرد سے شروع کیا اور اُسنے چار بار گواہی دی کہ اللہ گواہ ہی کہ وہ شخص سچا ہے اور پانچویں بار یہ کہا کہ لعنت ہے اللہ کی اوپر اُسکے
اگر وہ جھوٹوں میں ہو پہر متوجہ ہوئے عورت کیطرف اور گواہی دی اُسنی چار بار کہ اللہ گواہ ہی کہ شوہر اُسکا جھوٹوں میں ہے اور پانچویں بار یہ کہا کہ غضب اللہ کا ہو اُسپر اگر
شوہر اُسکا سچوں میں ہو پہر جدائی کر دی آپنے اُن دونوں میں **ف** اس باب میں سہل بن سعد سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ
هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ قَالَ فَقَالَ
هِلَالٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا رَاٰى اَحَدُنَا رَجُلًا عَلٰى امْرَاَتِهِ اَيَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ قَالَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ
بِالْحَقِّ اِنِّيْ لَصَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ فِيْ اَمْرِيْ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِيْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ
شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ فَقَرَاَ اِلٰى اَنْ بَلَغَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ قَالَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ
اِلَيْهِمَا فَجَاءَا فَقَامَ هِلَالُ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ
الْخَامِسَةِ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ قَالُوْا لَهَا اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّاَتْ وَنَكَسَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنْ سَتَرْجِعُ فَقَالَتْ لَا اَفْضَحُ
قَوْمِيْ سَائِرَ الْيَوْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهِ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ
بِهِ كَذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضٰى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لَنَا وَلَهَا شَاْنٌ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے تہمت زنا کی لگائی
اپنی عورت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے شریک بن سحماء کے ساتھ سو حضرت نے فرمایا گواہ لاؤ ورنہ حد پڑیگی تیری پیٹھہ پر کہا راوی نے کہ عرض کی ہلال نے کہ جب دیکھی کوئی
ہم میں کا اپنی جورو کے پاس کسی کو تو کیا گواہ ڈہونڈہتا پہریگا پہر حضرت یہی فرماتے تھی کہ گواہ لاؤ ورنہ حد پڑیگی تیری پیٹھہ پر کہا راوی نے کہ عرض کی ہلال نے قسم
ہے اُس پروردگار تعالی کی جسنے آپکو بھیجا ہے حق کے ساتھ کہ وہ شخص اپنے میں البتہ سچا ہی اور بیشک اُتریگی میرے حق میں ایسی آیت کہ بچا دیگی پیٹھہ میری حد سے پہر اُتری یہ آیت
وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ پڑھیں آپنے یہ آیتیں یہاں تک کہ پہونچے آپ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ تک کہا راوی نے کہ جب
فارغ ہوئے اُنکے پڑھنے سے آپ نے بلا بھیجا اُن دونوں کو اور وہ آئی سو کہڑے ہوئی ہلال اور گواہیاں دیں اُنہوں نے جسطرح قرآن میں وارد ہوئیں ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ
وسلم فرماتے تھی کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ ایک تم میں کا جہوٹا ہے سو کوئی تم میں سے توبہ کرتا ہی پہر وہ عورت کہڑے ہوئی اور اُسنی بہی گواہی دی پہر جب وہ یہ کہنی لگے
پانچویں گواہی میں کہ غضب ہے اللہ تعالی کا اُس عورت پر اگر وہ مرد (یعنے شوہر میرا) سچوں میں ہو لوگوں نے کہا یہ گواہی اللہ کے غصہ کو واجب کر دینی والی ہے اور ابن
عباس نے کہا کہ وہ ٹہیر گئی یعنے خوف خدا سے اور پہری یہاں تک کہ گمان کیا ہم نے کہ وہ اپنی گواہی سے لوٹ جاویگی (یعنے اقرار زنا کریگی) پہر کہنے لگی میں برادری کو سارے
دن ذلیل نہ کرونگی (یعنے اگر اقرار زنا کروں تو برادری کو دہبا لگے) پہر آپنے فرمایا دیکھو اگر اُسکا لڑکا کالی آنکھوں والا ہو موٹے چوتڑوں والا پہری ہوئی رانوں والا

تو وہ شریک بن سحماء کا نطفہ ہے (یعنی زنا سے ہوا ہے) پھر وہ ویسا ہی ہوا سو حضرت نے فرمایا اگر نہ ہو چکتا حکم اللہ کا پہلے سے (یعنی لعان کا) تو میرا اور اسکا عجیب حال ہوتا یعنی
میں اسکو حد مارتا۔ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسیطرح روایت کی عباد بن منصور نے یہ حدیث عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی
یہ ایوب نے عکرمہ سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اسمیں ابن عباس کا۔ **عن** عائشة قالت لما ذكر من شأني الذي ذكر وما علمت به قام رسول الله صلى الله عليه و
سلم في خطيبا فتشهد فحمد الله وأثنى عليه بما هو أهله ثم قال أما بعد أشيروا علي في أناس أبنوا أهلي وايم الله ما علمت على أهلي من سوء قط وأبنوهم بمن
والله ما علمت عليه من سوء قط ولا دخل بيتي قط إلا وأنا حاضر ولا غبت في سفر إلا غاب معي فقام سعد بن معاذ فقال ائذن لي يا رسول الله أن
نضرب أعناقهم وقام رجل من الخزرج وكانت أم حسان بن ثابت من رهط ذلك الرجل فقال كذبت أما والله أن لو كانوا من الأوس ما أحببت أن
تضرب أعناقهم حتى كاد أن يكون بين الأوس والخزرج شر في المسجد وما علمت به فلما كان مساء ذلك اليوم خرجت لبعض حاجتي ومعي أم مسطح
فعثرت فقالت تعس مسطح فقلت لها أي أم تسبين ابنك فسكتت ثم عثرت الثانية فقالت تعس مسطح فقلت لها أي أم تسبين ابنك فسكتت ثم عثرت
الثالثة فقالت تعس مسطح فانتهرتها فقلت لها أي أم تسبين ابنك فقالت والله ما أسبه إلا فيك فقلت في أي شأني فقالت فذكرت لي الحديث
قلت وقد كان هذا قالت نعم والله لقد رجعت إلى بيتي وكأن الذي خرجت له لم أخرج لا أجد منه قليلا ولا كثيرا ووعكت فقلت لرسول الله
صلى الله عليه وسلم أرسلني إلى بيت أبي فأرسل معي الغلام فدخلت الدار فوجدت أم رومان في السفل وأبو بكر فوق البيت يقرأ فقالت أمي ما جاء
بك يا بنية قالت فأخبرتها وذكرت لها الحديث فإذا هو لم يبلغ منها ما بلغ مني فقالت يا بنية خففي عليك الشأن فإنه والله لقلما كانت امرأة حسناء
عند رجل يحبها لها ضرائر إلا حسدنها وقيل فيها وإذا هو لم يبلغ منها ما بلغ مني قالت فقلت وقد علم به أبي قالت نعم قلت ورسول الله قالت نعم
واستعبرت وبكيت فسمع أبو بكر صوتي وهو فوق البيت يقرأ فنزل فقال لأمي ما شأنها قالت بلغها الذي ذكر من شأنها ففاضت عيناه فقال
أقسمت عليك يا بنية إلا رجعت إلى بيتك فرجعت ولقد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بيتي وسأل عني خادمتي فقالت لا والله ما
علمت عليها عيبا إلا أنها كانت ترقد حتى تدخل الشاة فتأكل خميرتها أو عجينتها وانتهرها بعض أصحابه فقال اصدقي رسول الله صلى الله عليه وسلم
حتى أسقطوا لها به فقالت سبحان الله والله ما علمت عليها إلا ما يعلم الصائغ على تبر الذهب الأحمر فبلغ الأمر ذلك الرجل الذي قيل له فقال سبحان الله
والله ما كشفت كنف أنثى قط قالت عائشة فقتل شهيدا في سبيل الله قالت وأصبح أبواي عندي فلم يزالا عندي حتى دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم
وقد صلى العصر ثم دخل وقد اكتنفني أبواي عن يميني وعن شمالي فتشهد النبي صلى الله عليه وسلم فحمد الله وأثنى عليه بما هو أهله ثم قال أما بعد يا عائشة إن كنت
قارفت سوءا أو ظلمت فتوبي إلى الله فإن الله يقبل التوبة عن عباده قالت وقد جاءت امرأة من الأنصار وهي جالسة بالباب فقلت ألا تستحيي من هذه المرأة
أن تذكر شيئا ووعظ رسول الله صلى الله عليه وسلم فالتفت إلى أبي فقلت أجبه قال فماذا أقول فالتفت إلى أمي فقلت أجيبيه فقالت أقول ماذا قالت
فلما لم يجيبا تشهدت فحمدت الله وأثنيت عليه بما هو أهله ثم قلت أما والله لئن قلت لكم إني لم أفعل والله يشهد إني لصادقة ما ذاك بنافعي عندكم لي
لقد تكلمتم وأشربته قلوبكم ولئن قلت إني قد فعلت والله يعلم أني لم أفعل لتقولن إنها قد باءت به على نفسها وإني والله ما أجد لي ولكم مثلا قالت والتمست
اسم يعقوب فلم أقدر عليه إلا أبا يوسف حين قال فصبر جميل والله المستعان على ما تصفون قالت وأنزل على رسول الله صلى الله عليه وسلم من ساعته
فسكتنا فرفع عنه وإني لأتبين السرور في وجهه وهو يمسح جبينه ويقول أبشري يا عائشة فقد أنزل الله براءتك قالت وكنت أشد ما كنت غضبا فقال
لي أبواي قومي إليه فقلت لا والله لا أقوم إليه ولا أحمده ولا أحمدكما ولكن أحمد الله الذي أنزل براءتي لقد سمعتموه فما أنكرتموه ولا غيرتموه و
كانت عائشة تقول أما زينب ابنة جحش فعصمها الله بدينها فلم تقل إلا خيرا وأما أختها حمنة فهلكت فيمن هلك وكان الذي يتكلم فيه مسطح وحسان
بن ثابت والمنافق عبد الله بن أبي وكان يستوشيه ويجمعه وهو الذي تولى كبره منهم هو وحمنة قالت فحلف أبو بكر أن لا ينفع مسطحا بنافعة
أبدا فأنزل الله تعالى هذه الآية ولا يأتل أولو الفضل منكم والسعة يعني أبا بكر أن يؤتوا أولي القربى والمساكين والمهاجرين في سبيل الله يعني مسطحا إلى

الی قولہ الا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم قال ابو بکر بلی واللہ یا ربنا انا نحب ان تغفر لنا وعاد لہ بما کان یصنع ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا جب چرچا ہونے لگا میرے حال کا اور مجھی اسکے کچھ خبر نہ تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے
اور شہادتین پڑھی اور تعریف اور ثنا کی اللہ تعالے کے جیسے اسکی ذات کو لائق ہے پھر فرمایا آپنے مشورہ دو مجھے اُن لوگون کے باب مین جنہون نے میری بی بی پر تہمت لگائی
ہے اور قسم ہے اللہ کی مین نہین جانتا اپنی بی بی مین کوئی برائی کبھی اور متہم کیا ہے ایسے شخص کے ساتھ کہ قسم ہے اللہ کی مین نہین جانتا اسمین کوئی برائی کبھے
اور کبھی نہ آیا وہ میرے گھر مین مگر جبکہ مین موجود ہوتا اور نہ باہر گیا مین کسی سفر مین مگر وہ بھی میرے ساتھ باہر گیا سو سعد بن معاذ کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ حکم دیجئے
مجھے ای رسول اللہ کی ماریں ہم گردنین اُنکی (یعنے جنہون نے تہمت لگائی ہے) اور کھڑا ہوا ایک مرد خزرج کے قبیلہ کا اور حسان بن ثابت کی مان اس شخص کے قوم مین
سے تھی اور کہا اُس شخص نے (سعد سے) کہ جھوٹ کہا تو نے آگاہ ہو قسم ہے اللہ تعالے کی اگر وہ ہوتا (یعنے تہمت لگانیوالا) اوس مین سے تو کبھی دوست نہ رکھتے تم کہ اُسکی
گردن مارو (یعنے اپنی قوم کے رعایت سے) غرض یہانتک نوبت پہونچی کہ فساد عظیم ہو جاوے اوس اور خزرج کے درمیان (دونو قبیلہ تھے انصار کے) اور مجھے اسکی کچھ خبر نہ تھی
(یہ قول ہے ام المؤمنین کا) پھر جب اسدن شام ہوئی نکلی مین اپنے کسی کام کو یعنے پیخانی کو اور مسطح کی مان میرے ساتھ تھی اور اُسنی ٹھوکر کھائی اور کہنے لگی مسطح مرے سو مین نے
کہا ای مان تو کوستی ہے اپنے بیٹے کو پھر وہ ٹھیر گئے پھر دوبارہ ٹھوکر کھائی اور کہا اُسنی مسطح مرے اور پھر مین نے کہا ای مان تو کوستی ہے اپنی بیٹے کو پھر ٹھیر گئے پھر ٹھوکر کھائی
اُسنے تیسری بار اور کہا مسطح مرے پھر مین نے اسکو جھڑکا اور کہا ای مان تو کوستی ہے اپنے بیٹے کو تب اُسنی کہا قسم ہے اللہ کی مین نہین کوستی مگر تیرے واسطے مین نے کہا میرے کس
حال کے لیے تو اسکو کوستی ہے کہا عائشہ نے کہ پھر کھولی اُسنی ساری حقیقت بات کی اور مین نے اُس سے پوچھا کہ لوگو مین اسکا چرچا ہو چکا اُسنے کہا ہان اور قسم ہے اللہ کی لوٹی مین اپنے
گھر کو اور گویا مین جسکے لیے نکلی تھی اُسکے لیے نکلی ہی نہین نہ پائی مین نے حاجت اُسکی تھوڑی نہ بہت یعنے پیخانہ نکلی اور بخار آگیا مجھے اور مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کہا کہ مجھے میرے باپ کے گھر بھیجدیجئے پھر میرے ساتھ حضرت نے ایک لڑکا کر دیا اور مین گھر پہونچی اور پایا مین نے ام رومان کو اوپر یہان مین حضرت عائشہ کے نیچے کی گھر مین اور
ابو بکر اوپر قرآن پڑھ رہے تھے سو میری مان نے کہا کیون آئین تم ای میری بیٹی کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ خبر دی مین نے انکو اور ذکر کیا مین نے اس قصہ کو اور انکو اُس قصہ سے
اتنی اذیت نہوئی جو مجھکو ہوئی تھی سو انہون نے مجھسے فرمایا ای میری بیٹی اپنے حال پر تخفیف کرو (یعنے گھبراؤ نہین) اسلیے کہ قسم ہے اللہ تعالے کی کم ہوتا ہے کہ جس مرد کے پاس
ایک خوبصورت عورت ہو اور وہ اُسے چاہتا ہو اور اسکے سوتین بھی ہون کہ حسد نکرین اُسپر اور باتین نہ بناوین اُسکے لیے غرض انکو اتنی اذیت نہوئی جو مجھکو ہوئی تھی
کہا ام المؤمنین نے کہ جانتے ہین میرے باپ میرا جواب دیا انکی مان نے کہ ہان کہا مین نے اور رسول اللہ کہا انہون نے کہ ہان پھر مین غمگین ہوئی اور رونے لگی اور ابو بکر نے میری آواز سنے
اور وہ کوٹھے پر قرآن پڑھتے تھے پھر وہ اُتری اور کہنے لگے اسکا کیا حال ہے اُنکی مان نے کہا خبر ہو گئی اسکو اپنی حال کے جسکا چرچا ہو رہا ہے سو بھر آئین اُسکی آنکھین تب
کہا ابو بکر نے مین تجھی قسم دیتا ہون ای بیٹی کہ تو پھر جا اپنے گھر مین سو مین پھر گئی اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائی اور میرا حال پوچھا میری خادمہ
سے اُسنی کہا قسم ہے اللہ کی نہین جانتی مین اُسمین کوئی عیب مگر اتنا ہی کہ سو جاتی ہے وہ اور بکری آ کر آٹا کہا جاتی ہے راوی کو شک ہے کہ خمیرہا کہا یا عجینتہا
دونون کے ایک معنی ہین اور گھر کا اسکو بعض یارون نے آ کے جھڑکا اور کہا کہ سچ کہہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہانتک کہ سخت و سُست کہا اسکو اسبات کے لیے اُسنی کہا
پاک ہے اللہ قسم ہے اللہ کی مین اُنکا حال کچھ نہین جانتی مگر جتنا جانتا ہے سنار سونے خالص سرخ رنگ کا اور اُس مرد کو بھی خبر پہونچی جسکی اوپر تہمت لگائی گئی تھی
اُسنے کہا اللہ پاک ہے مین نے کبھی ستر نہین کھولا ہے کسی عورت کا کبھی حضرت عائشہ ام المؤمنین فرماتے ہین کہ پھر وہ شہید مارا گیا اللہ کے راہ مین کہا ام المؤمنین نے
کہ صبح کو میرے مان باپ میرے پاس آئے اور وہ میرے ہی پاس رہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آئے اور نماز عصر پڑھکر آپ تشریف لائی تھے اور میرے مان باپ داہنی بائین
بیٹھے تھے پس تشہد پڑھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور حمد و ثنا کی اللہ تعالے کے جیسی اُسکو لائق ہے پھر فرمایا بعد حمد و ثنا کے ای عائشہ اگر تو مرتکب ہوئی ہو برائی کے
یا ظلم کیا ہو تو نے (یعنے اپنی جان پر) تو توبہ کر اللہ کیطرف اور اللہ توبہ قبول کرتا ہے اپنی بندونکی کہا ام المؤمنین نے کہ آئی ایک عورت انصار مین کی اور وہ دروازہ
پر بیٹھی تھی مین نے کہا آپ شرماتے نہین اس عورت سے کہ ذکر کرتے ہین اسکے سامنے غرض نصیحت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور مین متوجہ ہوئی اپنے باپ
کیطرف اور مین نے کہا حضرت کو جواب دو انہون نے کہا مین حضرت سے کیا کہہ سکتا ہون (یہ کمال ادب تہا حضرت ابو بکر کا اور مومن کو انبیاء کا ایسا ہی ادب ضرور ہے)

خصوصاً سید الانبیاء کا کہ آپکی حدیث کے آگی بات نہ نکلی اور حیوانات آوی) پھر مین متوجہ ہوئی اپنی ماں کی طرف اور مین نے کہا تم جواب دو حضرت کو انہون نے بھی کہا مین آپکی آگے
کیا عرض کرون کہا ام المؤمنین نے کہ پھر جب کچھہ جواب نیا اُن دونون نے تشہد پڑھا مین نے اور حمد و ثنا کی اللہ کی جیسے اسکی ذات مقدس کے لائق ہے پھر مین نے کہا اللہ کے قسم ہے اگر
مین کہون کہ مین نے نہین کیا اور اللہ گواہ ہی کہ مین سچی ہون جب بھی یہ بات مجھی فائدہ ندیگی تمہاری آگی اسلئے کہ تم اسکو بول چکی اور تمہاری دل اُس سے رنگ گئے
اور اگر مین کہون کہ مین نے کیا ہی اور اللہ خوب جانتا ہے کہ مین نے نہین کیا تو تم کہوگے کہ اقرار کر لیا اسنی اپنی قصور کا اور اللہ کے قسم ہے مین نہین جانتی مثال اپنی
لئے کوئی کہاوت کہا ام المؤمنین نے اور سوچا مین نے یعقوب کا نام پھر اُسوقت میرے خیال مین نہ آیا مگر مین نے کہا یوسف کی باپ کے (یعنے اُنکی کہاوت برابر ہے) جب کہا
اُنہون نے فصبر جمیل واللہ المستعان علی ما تصفون یعنے صبر ہی بہتر ہے اور اللہ مددگار ہے اُسپر جیسے تم بیان کرتے ہو کہا ام المؤمنین نے اور وحی نازل ہوئی رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر اُسی وقت اور ہم چپ ہو رہی پھر جاتی رہی آثار وحی کے اور دیکھی مین نے خوشی آپکی مونہہ مین اور وہ اپنی پیشانی سی پسینا پونچھتی تھے اور فرماتے
تھے بشارت ہو تجھکو ای عائشہ کہ اللہ نے اتاری پاکیزگی تیری کہا ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے کہ مین بڑے غصہ مین تھی کہ مجھسے میرے ماں باپ نے کہا کہ کھڑی ہو حضرت
کے آگی (یعنے شکریہ حضرت کا ادا کر) مین نے کہا کبھی نہین قسم ہے اللہ کی مین اُنکا شکر ادا کرنی کبھی کھڑی نہونگی اور نہ تعریف کرونگی اور نہ تمہاری دونو کی تعریف کرونگی
پر تعریف کرونگی اللہ تعالی کی جسنی میری پاکیزگی اُتاری تم لوگون نے تو میری تہمت اور غیبت سنی اور انکار نکیا اور نہ اُسکو روکا اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا
کرتی تھین کہ زینب جحش کے بیٹے کو اللہ تعالی نے بچا لیا اُسکی دینداری کے سبب سے اور کہی اُسنی اس مقدمہ مین مگر اچھی بات پر بہن اُسکی حمنہ وہ ہلاک ہوگئی ہلاک ہونیوالون کے
ساتھ یعنے شریک بہتان ہوگئی اور جو اسکا چرچا کرتے تھی وہ مسطح اور حسان بن ثابت تھے اور عبداللہ بن ابی منافق اور وہ اسکا ذکر نکالتا تھا پھر اُسے پھیلاتا تھا اور اسنے
اس بات کا بڑا بوجھ اُٹھایا اور حمنہ نی کہا ام المؤمنین نی کہ قسم کھائی ابوبکر نے کہ اب نفع نہ دینگے کسیطرح کا مسطح کو کبھی سو اُتاری اللہ تعالی نی اُسپر یہ آیت ولا یاتل
اولوا الفضل منکم والسعۃ یعنے قسم نہ کھاوین بزرگی اور کشایش والی تم مین سے اور مراد اس سے ابوبکر ہین کہ نہ دینگے قرابت والونکو اور مساکین اور مہاجرین کو جنہون نے
اللہ کی راہ مین ہجرت کے اور مراد اس سے مسطح ہے یہانتک کہ فرمایا اللہ تعالی نے الا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم یعنے کیا دوست نہین رکھتی تم کہ اللہ تعالے
بخشدیوی تمکو اور اللہ بخشنی والا مہربان ہے کہا ابوبکر نے بیشک قسم ہی اللہ کی ای رب ہمارے ہم دوست رکھتے ہین کہ تو بخشی ہمکو اور پھر دینے لگے مسطح کو جو دیتی تھی

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ہشام بن عروہ کی روایت سے اور روایت کے یونس بن یزید اور معمر اور کئی لوگون نے زہری سے اُنہون نے عروہ بن زبیر سے اور سعید بن مسیب سے
اور علقمہ بن وقاص لیثی اور عبید اللہ بن عبداللہ سے ان سب نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہی حدیث ہشام بن عروہ کی روایت سے پوری اور لمبی حدیث روایت
کی ہمسے بندار نی اُنہون نے ابن عدی سے اُنہون نے محمد بن اسحاق سے اُنہون نے عبداللہ بن ابی بکر سے اُنہون نے عمرہ سی اُنہون نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا اُنہون نے جب نازل
ہوئی طہارت میری کھڑی ہوئی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر اور ذکر کیا اُسکا اور قرآن پڑھا پھر جب منبر سے اُترے دو مردون اور ایک عورت کو حکم کیا اُنکو مار پڑی یعنی حد قذف
کے

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر محمد بن اسحاق کے روایت سے **مترجم** اس روایت مین قصہ افک مذکور ہے کیفیت مفصل اُسکے یہ ہی کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر مین جاتے قرعہ ڈالتے پھر جب غزوہ مریسیع پیش آیا قرعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نام نکلا پھر وہ حضرت کے ساتھ نکلین بعد نزول حجاب کے
اور ہودج مین لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اُٹھا لیتے تھی اور ہودج سمیت اونٹ سے اُتار لیتے پھر جب حضرت غزوہ سے لوٹی اور مدینہ قریب پہونچی حکم دیا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے رات کو چلنے کا حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ مین لشکر کے باہر قضائی حاجت کو گئی اور جب وہان سے لوٹکر اپنے فرودگاہ مین پہونچی تو مین نے اپنے سینہ کو ٹٹولا
اور ایک ہار جو میری گلے مین تھا اُسکو نپایا اور مین اُسی ڈھونڈھنے نکلی اور جو لوگ میرا ہودج اُٹھا لیتے تھے وہ آئی اور ہودج میرا اونٹ پر لاد دیا اور اُسوقت مین عورتین
قلت طعام کے سبب سے نہایت ہلکی پھلکی تھین کہ لوگونکو نہ معلوم ہوا ہودج کا ہلکا ہونا غرض اُنہون نے ہودج لاد دیا اور لشکر چلا گیا جب مین اپنی جگہہ پہونچی یہ خیال
ہوا کہ لوگ ڈھونڈھنے آئینگے اور مین سو گئی اور صفوان بن معطل سلمی لشکر کے پیچھے تھے پھر جب وہ صبحکو میری جگہہ پہونچے اور اُنہون نے مجھے پہچانا کہ قبل نزول حجاب مجھی دیکھا
تھا انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور اُنکے آواز سے مین جاگی اور سوا اُسکے کچھہ کلام اُنہون نے مجھسے نکیا اور مین اُنکے اونٹ پر سوار ہوگئی اُنہون نے اونٹ لشکر مین پہونچا دیا اور منافق
لوگ اپنا مونہہ کالا کرنے لگے باقی قصہ یہ ہے جو حدیث مین مذکور ہوا اور مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ اس تہمت مین شریک تھے اُنکی اسّی کوڑے حد ماری

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طہارت اور برات میں کتنی ہی آیتیں اُتاریں اور ازواج مطہرات کو طیبات فرمایا اور مغفرت اور رزق کریم کا وعدہ کیا اور مروی
ہے کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فخر فرماتی تھیں کئی باتوں کا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی عورت کو نہیں عنایت فرمائیں سو اُنکے پہلے یہ کہ جبرئیل اُنکی تصویر ایک پارہ حریر پر آنحضرت
کے پاس لائے اور کہا یہ تمہاری بیوی ہیں اور مروی ہے کہ تصویر اُنکی ہتھیلی میں منقش ہوئی تھی دوسرے یہ کہ حضرت نے کوئی باکرہ عورت سے نکاح نہیں کیا سوا اُنکے تیسرے یہ کہ
وفات ہوئی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سر آپکا اُنکی گود میں تھا چوتھے یہ کہ آپ اُنہیں کے گھر میں دفن ہوئے پانچویں یہ کہ حضرت پر وحی اُترتی تھی اور آپ اُنکے لحاف
میں ہوتی تھیں چھٹے یہ کہ اُتری برات اُنکی آسمان سے ساتویں یہ کہ وہ بیٹی ہیں رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفۂ اول کی آٹھویں یہ کہ اللہ نے اُنکو طیبہ فرمایا نویں یہ کہ
اللہ نے وعدہ کیا اُنکے لئے مغفرت اور رزق کریم کا اور مسروق جب روایت کرتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتے روایت کی مجھ سے صدیقہ نے جو صدیق کی
بیٹی ہیں رسول اللہ کی پیاری ہیں جنکی برات اللہ نے فلک سے اُتاری ہے ہذا خلاصۃ ما فی البغوی ابی سلمہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ یہ جبرئیل ہیں کہ تمکو سلام کہتے ہیں حضرت عائشہ نے کہا اُنپر سلام ہے اور رحمت اللہ کی الحدیث روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور
اُنہیں سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ میں نے تین بار تمکو خواب میں دیکھا اور فرشتہ تمہاری تصویر پارۂ حریر پر لاتا تھا اور کہتا تھا یہ آپکی بیوی ہے پھر جب میں نے تمہارا منہ
کھولا تو وہی صورت پائی جو خواب میں دیکھی تھی پھر میں نے اپنے دلمیں کہا کہ اگر اللہ کو منظور ہوگا تو ضرور اسکا ظہور ہوگا روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور اسی
طرح بہت سی روایتیں اُنکے فضیلت میں وارد ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ ہم قصور واروں کا حشر یوم النشور میں اُنکے ساتھ کرے اور ہمارے خطیئات اور سیئات کو بخشے آمین
یا رب العالمین احب الصالحین ولست منہم لعل اللہ یرزقنی صلاحًا ام المؤمنین کو اللہ تعالیٰ نے علم ایسا عنایت فرمایا تھا کہ ابو موسیٰ سے مروی ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے یاروں پر جو حدیث مشکل ہوتی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھتے اور اُنکے پاس اُسکا علم پا لیتے اور موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ میں نے کوئی شخص نہ دیکھا فصیح
تر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ان دونوں کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اَللّٰھُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَھَا فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاَکْرِمْ نُزُلَھَا یَوْمَ
الدِّیْنِ وَاَنْزِلْنَا مُنْزَلًا مُّبَارَکًا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ **خاتمہ** سورۂ نور چشم بد دور آنکھوں کا نور اور دلوں کا سرور ہے اسکی آیات گویا خال چہرۂ
حور ہیں اور معانی و مطالب چراغ بیت المعمور اشارات و کنایات نمونہ تجلی طور سیاست منزلی ہے اسمیں بہت کچھ مذکور ہے اور حدود شرعیہ بھی اکثر مسطور منجملہ اُنکے حد ہے
زانیہ اور زانی کی اور حکم اُنکے نکاح کا اور اسی کوڑے ہونا حد قاذف کی اور حکم لعان کا اور آداب گھر میں جانیکے سلام و استیذان سے اور نہی خالی گھروں میں جانے کی بغیر اذن
مالک کے اور جواز بیوت غیر مسکونہ میں جانیکا کہ جسمیں اپنا سامان رکھا ہو اور حکم غض بصر کا اور حفظ فرج کا اور نہی عورتوں کو اپنی زینت ظاہر کرنے کی اور امر گھونگھٹ لٹکانے کا
اور بیان محرموں کا جیسے شوہر یا باپ دادی یا خسر وغیرہ ہیں اور نہی پیر پٹخ کر چلنے کی عورتوں کو کہ آواز زیور کی معلوم ہو اور حکم رانڈوں کے نکاح کا اور امر مکاتب کر دینے کا لونڈی
غلام کو اور نہی لونڈیوں سے زنا کرانے کی اور امر اجازت چاہنے کا گھر میں آنیکے لئے تین وقتوں میں قبل صلوٰۃ فجر کے اور دوپہر کے وقت اور بعد نماز عشا کی اور اُسکے سوا اور وقتوں
میں جواز آمد و رفت کا اہل بیت کے لئے اور امر اطفال کے اجازت مانگنے کا مثل بالغوں کے جب وہ بالغ ہو جاویں گھر میں آتی وقت اور جواز قناعت کرنیکا تھوڑے کپڑوں
پر بڑھیوں کے لئے اور جواز کھانا کھانیکا اپنے گھروں میں اور اپنے باپ دادوں کے اور ماؤں وغیرہ کے گھروں میں اور جواز ملکر کھانیکا اور جدا جدا کھانیکا اور حکم سلام کا وقت
گھر میں آنیکے اور جائز نہونا نبی کے بغیر اذن کے چلے جانا اُنکی مجلس سے اور قصص سے مذکور ہے قصہ افک و برات ام المؤمنین کا اور صفات آلہیہ سے مذکور ہے تمثیل اُسکے نور مبارک
کے ساتھ ایک طاق کے کہ جسمیں ایک چراغ ہو اور وہ چراغ ایک فانوس میں ہو اور موجود ہونا اُسکے نور کا اُن گھروں میں جہاں صبح و شام اُسکے پاکی بولی جاتی ہے اور صلوٰۃ
و تسبیح اہل سموات و ارض کے اور مالکیت اُس تعالیٰ کے سب پر اور قدرتیں اُسکی جیسے بدلیوں کا چلانا اور پانی کا اُن سے برسانا اور برف اور اولوں کا گرانا اور لیل و نہار
کا بدلتے آنا اور مالکیت اور علم اُسکا اور مخلوقات کے اور فوائد متفرقہ سے مذکور ہے انزال آیات بینات کا اس سورت میں اور احسان رکھنا نزول آیات کے ساتھ اور ہونا
نور آلہی کا اُن لوگوں میں جنکو تجارت اور بیع ذکر آلہی سے غافل نہیں کرتے اور تمثیل اعمال کفار کے سراب سے اور تمثیل دوسرے ظلمات سے اور پھر جانا مدعیان ایمان کا خدا اور
رسول کے اطاعت سے اور فضیلت اُن لوگوں کی جو خدا اور رسول کے حکم پر سمعنا و اطعنا کہتے ہیں اور قسم کہانا منافقوں کا رسول کے آگے کہ اگر آپ جہاد کا حکم فرماویں تو ہم
بھی چلیں اور وعدہ نعمت دینے کا اُنکا اس زمین پر صالحوں کو اور امر اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور اطاعت رسول کا اور وعید نار کے کافروں کے لئے اور جمعہ اور حج و جہاد واجب

نہوا اعمی پر حرج ومن سورة الفرقان بسم الله الرحمن الرحيم عن عبد الله قال قلت يا رسول الله اي الذنب اعظم قال ان تجعل لله ندا وهو خلقك قال قلت ثم ماذا قال ان تقتل ولدك خشية ان يطعم معك قال قلت ثم ماذا قال ان تزني بحليلة جارك ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ کی کونسا گناہ بہت بڑا ہے آپنے فرمایا یہہ کہ ٹھیراوی تو اللہ کا شریک اور اُسی نے پیدا کیا ہے تجھکو (یعنے بلا شرکت غیری) میں نے کہا پھر کونسا بہت بڑا ہے آپنے فرمایا کہ قتل کرے تو اپنے لڑکے کو اس ڈر سے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائیگا میں نے کہا پھر کونسا فرمایا آپنے یہ کہ زنا کرے تو اپنی ہمسایہ کی بی بی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہمسے بندار نے انہوں نے عبدالرحمن سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے اور اعمش سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن عبد الله قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم اي الذنب اعظم قال ان تجعل لله ندا وهو خلقك وان تقتل ولدك من اجل ان يأكل معك او من طعامك وان تزني بحليلة جارك قال وتلى هذه الاية والذين لا يدعون مع الله الها آخر ولا يقتلون النفس التي حرم الله الا بالحق ولا يزنون ومن يفعل ذلك يلق اثاما يضاعف له العذاب يوم القيمة ويخلد فيه مهانا ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا گناہ سب سے بڑا ہے آپنے فرمایا یہ کہ ٹھیراوے تو اللہ کا شریک اور اُسنے تجھے پیدا کیا اور قتل کرے تو اپنے لڑکے کو اس خوف سے کہ وہ کھاوے گا تیرے ساتھ یا تیرے کھانی سے اور یہ کہ زنا کری تو اپنے ہمسایہ کی عورت سے کہا راوی نے کہ پھر پڑہی حضرت نے یہ آیت والذین لا یدعون مع اللہ سے آخر تک یعنی رحمان کے وہ بندے ہیں کہ نہیں پکارتے اللہ کی سوا دوسرے کو معبود جانکر اور نہیں قتل کرتے اُس جانکو کہ حرام کیا اللہ نے مگر ساتھ حق کے یعنے قصاص وغیرہ میں اور زنا نہیں کرتے اور جسنے یہ کام کیا پہونچیگا وہ اپنے گناہونکی سزا کو دونا ہوگا اُسپر عذاب قیامت کے دن اور داخل ہوگا دوزخ میں ذلیل ہوکر **ف** حدیث سفیان کی منصور و اعمش سی صحیح زیادہ ہے اُس حدیث سی جو شعبہ نے واصل سی روایت کی ہے اسلئے کہ واصل کے اسناد میں ایک شخص زیادہ مذکور ہے روایت کی ہمسے محمد بن مثنی نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے واصل سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے عبداللہ سے اور نہ ذکر کیا اسمیں عمرو بن شرحبیل کا **خاتمہ** سورہ فرقان میں صفات قرآن کے مذکور ہے اُترنا اُسکا تمام اہل جہان کے ڈرانے کو اور افک مفتری اور اساطیر الاولین کہنا کافرونکا اُسکو اور کہنا کافرونکا کہ قرآن سارا ایکبار کی کیون نازل نہوا اور ہونا کافرون کے جمیع اعتراضات کا جواب قرآن میں اور پھیر پھیر کر سمجھانا قرآن کو اور متعلقات نبوت سی مذکور ہے اعتراض کافرون کا نبی کے کھانی اور بازارونمیں پھرنے پر اور نہونا خزانہ اور باغ کا اُنکے لئی اور جواب اُسکا کہ سارے انبیاء سابقین کھاتی اور بازارونمیں پھرتے تھے اور معترض ہونا منکران قیامت کا کہ ہم پر ملائکہ کیون نہ نازل ہوے اور استہزا کافرون کا رسول کے ساتھ اور کہنا اُنکا کہ یہ ہمارے معبودون سے چھوڑا چاہتا ہے اور مبشر اور نذیر ہونا ہمارے رسول کا اور کوئی اجر نچاہنا دعوت پر اور حالات ماضیہ سے تذکیر موسی اور ہارون کے حال کے اور قوم نوح اور اُنکے ہلاک ہونیکی اور ہلاک عاد و ثمود و اصحاب رس اور ہلاک قوم لوط کی قریون کی اور صفات الٰہی سی مالکیت اُس تعالیٰ کے اور نفی ولد اور شریک کے اُس سے اور مخلوق ہونا معبودان باطل کا اور قادر نہونا اُنکا نفع و ضرر اور اماتت و احیاء پر اور پیدا کرنا آسمانونکا چھ روز میں اور استوا عرش پر اور بنانا برجونکا آسمانونمیں اور رکہنا سراج اور قمر منیر کا اُنمین اور پھیر بدل کرنا لیل و نہار کا اور احوال قیامت کے مذکور ہے جھٹلانا کافرونکا قیامت کو اور وعید سعیر کے اُنکے واسطے اور غصہ اور غیظ اور زفیر سعیر کا اور وعدہ جنت کا متقیون کے لئے اور روبکاری معبودان باطل کے حشر میں اور انکار کرنا اُنکا اپنی معبودیت سے اور خوبی اصحاب جنت کے مقامونکی اور فرشتونکا اُترنا اور کافرونکا اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کہانا اور تمنا کرنا اطاعت رسول کے اور حسرت کہانا غیر رسول کے اطاعت پر اور شکایت کرنا رسول کا کہ میرے قوم نے قرآن کو چھوڑ دیا اور دشمن نبی ہونا ایسے مجرمونکا اور محشور ہونا کافرونکا مونہہ کے بل اور قدرتون سے اُس تعالیٰ کی بیان ظل کا اور پھیرنا رات اور دن کا اور لباس کر دینا راتکو اور نشور کر دینا دنکو اور بہیجنا ہواؤنکا مینہہ کے خوشخبری کے لئے اور اُتارنا پانی کا آسمان سے اور زندہ کرنا شہر مردہ کا اُس سے اور پلانا بہت سی مخلوق کو اور یہ سب ایک مقام میں مذکور ہیں اور صفات صالحین سے بارہ خصائل حمیدہ عباد الرحمن کے جیسے زمین پر آہستہ چلنا اور جاہلون سے اعراض کرنا وغیر ذلک اور یہ مقام نہایت قابل حفظ کے ہے اور اسیطرح کے فوائد عمدہ عمدہ مذکور ہیں سورة الشعراء بسم الله الرحمن الرحيم عن عائشة قالت لما نزلت هذه الاية وانذر عشيرتك الاقربين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا صفية بنت عبد المطلب يا فاطمة بنت محمد يا بني عبد المطلب اني لا املك لكم من الله شيئا سلوني من

مَالِي مَا شِئْتُمْ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اُتری وانذر عشیرتک الاقربین یعنی ڈراوے تو اے نبی اپنی قرابت والون کو
فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے صفیہ (یہ حضرت کے پھوپھی ہین) بیٹی عبدالمطلب کے اے فاطمہ بیٹی محمد کی اے بیٹون عبدالمطلب کے بیشک مین اختیار نہین رکھتا
اللہ کے درگاہ مین تمہارے لئے کسی چیز کا مانگ لو تم میرے مال مین سے جو چاہو (یعنے آخرت کا معاملہ اللہ ہی کے ہاتھ ہے شفاعت بھی بغیر اُسکے حکم کے نہین ہو سکتی **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی وکیع اور کئی لوگون نے یہی حدیث ہشام بن عروہ سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے محمد بن
عبدالرحمن طفاوی کی روایت کے مانند اور روایت کی بعضون نے ہشام بن عروہ سے اُنہون نے اپنی باپ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور نہین ذکر کیا اس
سند مین عائشہ رضی اللہ عنہا کا اور اس باب مین علی اور عباس سے بھی روایت ہے **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَخَصَّ وَعَمَّ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّي لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ
اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّي لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي قُصَيٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّي لَا اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا يَا
مَعْشَرَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّي لَا اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّي لَا اَمْلِكُ لَكِ
ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِنَّ لَكِ رَحِمًا وَّسَاَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اُنہون نے جب اُتری یہ آیت وانذر عشیرتک الاقربین یعنے ڈرا تو اے نبی اپنی قرابت
والونکو جمع کیا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اور خاص کی نصیحت ہر ایک کو الگ الگ اور عام بھی کی اور فرمایا اے گروہ قریش کے چھڑاؤ تم اپنے جانونکو آگ سے
اسلئے کہ مین اختیار نہین رکھتا اللہ کی درگاہ مین تمہارے ضرر کا نہ نفع کا اے گروہ بنی عبد مناف کے چھڑاؤ اپنی جانونکو آگ سے اسلئے کہ مین اختیار نہین رکھتا اللہ کے
درگاہ مین تمہارے ضرر کا نہ نفع کا اے گروہ بنی قصی کے چھڑاؤ تم اپنے جانونکو آگ سے اسلئے کہ مین اختیار نہین رکھتا تمہارے ضرر کا نہ نفع کا اے گروہ بنی عبدالمطلب کے چھڑاؤ
اپنی جان آگ سے اسلئے کہ مین اختیار نہین رکھتا تمہارے لئے ضرر کا نہ نفع کا اے فاطمہ بیٹی محمد کے چھڑالو اپنی جان آگ سے اسلئے کہ مین اختیار نہین رکھتا تیرے لئے ضرر کا نہ نفع
کا تیرے قرابت کا مجھپر حق ہے سو مین اُسکو ادا کرونگا (یعنے دنیا مین باقی رہی آخرت اُسمین مجھے کچھ اختیار نہین **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے روایت کی ہے
علے بن حجر نے اُنہون نے شعیب سے اُنہون نے عبدالملک سے اُنہون نے موسی بن طلحہ سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے معنون کے موافق **عن**
الْاَشْعَرِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ فَرَفَعَ صَوْتَهٗ فَقَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ يَا
صَبَاحَاهُ **ترجمہ** اشعری سے روایت ہے اُنہون نے کہا جب اُتری یہ آیت وانذر یعنے ڈرا تو اے نبی اپنی قرابت والونکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی کانونمین رکھی
(جیسے موذن رکھتا ہے کہ آواز بلند ہوجاوے) اور اپنی آواز کو بلند کیا اور فرمایا اے اولاد عبد مناف کے ڈرو تم لشکر آن پہونچا **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے
اور روایت کی بعضون نے عوف سے اُنہون نے قسامہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور یہ روایت صحیح ہے اور اسمین ابی موسی کا ذکر نہین **مترجم** عرب
کا دستور ہے کہ جب کوئی شخص اُنمین کا قوم کو ڈراتا ہے یا صباحاہ کہتا ہے اور چونکہ لشکر لوٹ کو اکثر صبح کو ہوتا ہے اسلئے مطلق لشکر کے لئے یہ کلمہ کہتے ہین **خاتمہ**
سورۂ شعراء مین قصص ماضیہ مذکور ہے قصہ موسی علیہ السلام کے فرعون کیطرف جانیکا اور گفتگو انکی اور ہارون کی فرعون سے ربوبیت الٰہی کے باب مین اور
مقابلہ سحرہ کا اور نکلنا بنی اسرائیل کا اور پار ہوجانا دریا سے اور غرق ہونا فرعون کا اور قصہ ابراہیم علیہ السلام کا اور گفتگو انکی اصنام کے باب مین اور توصیف
باریتعالی کے خلق اور ہدایت اور اطعام اور سقی اور شفا دینا مرض کے وقت اور مارنا اور جلانا اور طلب اپنے مغفرت کی اس سے [illegible] اور قصہ نوح علیہ السلام اور دعوت
انکی اور قصہ ہود اور صالح اور لوط اور شعیب علیہم السلام کا اور بہت سے فوائد متفرقہ جیسے خطاب ہمارے نبی کو کہ لوگون کے ایمان لانیکے لئے اپنی جان مار دو گے اور ذکر
کافرونکا ذکر جابجا ہے اور بیان قیامت کا اور نفع نہ دینا مال واولاد کا اسدن مگر قلب سلیم کا اور خطاب مشرکون کے ساتھ کہ معبود تمہارے کہان گئے اور کوئی شفیع
جہنم مین نہوا مشرکون کے واسطے اور نزول قرآن کا بواسطے روح الامین کے قلب رسول پر اور ذکر اسکا موجود ہونا کتب سابقہ مین اور پہچاننا بنی اسرائیل کا آپکو اور ہونا نذیر
کا ہر قریہ مین اور خطاب نبی کو اور نہی اشراک سے الوہیت مین اور حکم اقرباء کے ڈرانیکا اور بازو جھکانیکا مومنون کے لئے اور امر ساتھ توکل کے خدا پر اور دیکھنا اُسکا
نبی کو وقت قیام شب کے اور نزول شیاطین کا افاک اثیم پر اور عادت ہونا متبعان شعرا کا اور سرگردانی انکے ہر جنگل مین اور مذمت انکی باستثنائی مومنین صالحین کے

اور شعرا ان ظالمین کو **سورۃ النمل** **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تخرج الدابۃ ومعھا خاتم سلیمان وعصا موسی فتجلو وجہ المؤمن وتختم انف الکافر بالخاتم حتی ان اھل الخوان لیجتمعون فیقول ھذا یا مؤمن ویقول ھذا یا کافر **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دابۃ الارض نکلیگا اور اسکے پاس سلیمان کی مہر ہوگی اور موسی کا عصا اور لکیر کھینچدیگا وہ مومن کے مونہہ پر کہ وہ چمک جاویگا (یعنے عصائی موسی سے) اور مہر کردیگا کافر کے ناک پر مہر سلیمان سے یہانتک کہ لوگ ایک خوان پر جمع ہونگے اور یہ پکاریگا ای مومن اور وہ پکاریگا ای کافر (یعنے کافر اور مومن ممتاز ہوجاوینگے) **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سند کے سوا اور سندسے دابۃ الارض کے بیان میں اور اسباب میں ابی امامہ سے بھی روایت ہے **خاتمہ** سورہ نمل میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ موسی علیہ السلام کا اور قصہ سلیمان علیہ السلام کا اور گذرنا انکا چیونٹیوں کے جنگل پر اور آنا ہدہد کا ملک سبا سے اور خبر دینا بلقیس کی اور خط بھیجنا سلیمان کا بلقیس کو اور ہدیہ بھیجنا بلقیس کا اور اسلام لانا بلقیس کا اور قصہ صالح علیہ السلام کا اور بندرہ قدرتیں اُسکی اور شرک نے الالوہیت کا انکی استدلال سے جیسے پیدا کرنا آسمانونکا اور زمین کا اور اتارنا پانی کا اور نکالنا باغونکا اور قرار دینا زمین کا اور بہانا نہرونکا اور پیدا کرنا پہاڑون کا اور سوا اُسکے اور متعلقات قیامت سے انکار کافرونکا بعث پر اور متی ہذا الوعد کہنا انکا اور توزیع امم کے حشر میں اور نفخ صور اور فزع اہل سموات و ارض وغیرہ ذلک اور خطاب نبی کو کہ کہیں مامور ہوں میں کہ عبادت کروں اس شہر (مکہ) کے مالک کی اور سوا اسکے بہت سی فوائد مذکور ہیں **سورۃ القصص**

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمہ قل لا الہ الا اللہ اشھد لک بھا یوم القیمۃ قال لولا ان تعیرنی قریش انما یحملہ علیہ الجزع لاقررت بھا عینک فانزل اللہ انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے چچا ابوطالب سے (کہ کہو تم کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے کہ گواہی دونگا میں تمہارے ایمان کی اُسکے سبب سے قیامت کے دن ابوطالب نے کہا اگر نہ عار دلاتے مجھے قریش وہ کہینگے کہ اس کلمہ کو کہوادیا اُس سے موت کی گھبراہٹ نے تو میں ٹھنڈی کردیتا یہہ کہکر تمہاری آنکھونکو سو اتاری اللہ تعالے نے یہ آیت انک لا تہدی من احببت سے آخر تک۔ یعنے ای نبی تو نہیں کرسکتا ہدایت جسکو چاہے ولیکن اللہ ہدایت کرتا ہے جسکو چاہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر یزید بن کیسان کی روایت سے **خاتمہ** سورہ قصص میں مذکور ہے قصہ موسی علیہ السلام کا مفصلاً اور قصہ قارون کا اور معاملات حشر سے روبکاری مشرکونکی دو جگہہ اور فضائل سے فضیلت توبہ اور ایمان اور عمل صالح کی اور سوا اسکے اور فوائد متعددہ مذکور ہیں جیسے وعدہ فتح مکہ کا وغیرہ ذلک **سورۃ العنکبوت** **عن** سعد قال انزلت فی اربع آیات فذکر قصۃ وقالت ام سعد الیس قد امر اللہ بالبر واللہ لا اطعم طعاما ولا اشرب شرابا حتی اموت او تکفر قال فکانوا اذا ارادوا ان یطعموھا شجروا فاھا فنزلت ھذہ الآیۃ ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا وان جاھداک لتشرک بی الآیۃ **ترجمہ** سعد نے کہا میرے باب میں چار آیتیں نازل ہوئیں پھر ایک قصہ ذکر کیا اور سعد کی ماں نے کہا کیا اللہ نے حکم نہیں کیا احسان کا قسم ہے اللہ کی نہیں کھاؤنگی کھانا اور نہ پانی پیونگی یہانتک کہ مرجاؤں یا تو پھر کافر ہوجاوے (یعنے جیسے پہلے تہا) کہا راوی نے کہ جب اسکو کھلانا چاہتے اُسکا مونہہ چیر دیتے (یعنے لکڑی وغیرہ ڈالکر) پھر یہ آیت اتری ووصینا الانسان یعنے حکم کیا ہمنے انسان کو ماں باپ سے احسان کرنیکا اور اگر وہ چاہیں کہ تو شریک کرے میرے ساتھ اس چیز کو کہ جسکے تجھکو کچھہ خبر نہیں سو کہنا نہ مان اُنکا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** حضرت سعد بقین اولین میں سے ہیں اور اپنی ماں کی بہت خدمت کرتے ماں نے اُنسے کہا کہ تونے جو دین اختیار کیا ہے اس سے باز نہ آئیگا میں نہ کہاؤنگی نہ پانی پیونگی یہانتک کہ مرجاؤں اور لوگ تجھے ہمیشہ برا کہا کرینگے کہ اسنے اپنی ماں کو مار ڈالا غرض دو دن کچھہ نہ کہایا نہ پیا تیسرے دن سعد نے کہا ای ماں اگر تیرے سو جانیں ہوں اور ایک ایک نکلتی جاوے میں جب بھی میں دین محمد سے نہ پھروں گا واہ واہ کیا محبت دینی تھی پھر جب مایوس ہوئیں کہانا پینی لگیں اُسپر اللہ نے یہ آیت اتاری حدیث میں آیا ہے کہ کسی مخلوق کی اطاعت درست نہیں اللہ کی نافرمانی کرکے **عن** ام ھانی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ وتاتون فی نادیکم المنکر قال کانوا یخذفون اھل الارض ویسخرون منھم **ترجمہ** ام ہانی نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیۃ کی تفسیر میں فرمایا وتاتون فی نادیکم المنکر یعنے کرتے ہو تم اپنے مجلسوں میں گناہ (اور اس آیت میں حکایت ہے قوم لوط کی) سو فرمایا حضرت نے کہ وہ کنکریاں پہینکتے تہے زمین والوں پر اور ٹھٹھا کرتے اُنسے **ف** یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر

حاتم بن ابی صغیرہ کے روایت ہے کہ وہ سماک سے روایت کرتے ہین **ف** سورۂ عنکبوت مین قصص ماضیہ سے مذکور ہے حال حضرت ابراہیم کا اور ایمان لانا لوط کا اُن پر اور ہلاک
ہونا قوم لوط کا اور نجات اُنکی اور تذکیر شعیب علیہ السلام کے حالکی اور تذکیر عاد و ثمود و قارون فرعون و ہامان کے ہلاک ہونیکی اور تذکیر نوح علیہ السلام کی ساڑھے
نو سو برس دعوت کرنیکی اور ہلاک قوم کا ساتھ طوفان کے اور تذکیر ابراہیم علیہ السلام کے دعوت کی اور معبودان باطل کے مذمت کی اور مضامین متفرقہ سے ضرور ہونا
مسلمانون کے امتحان کا اور تعالی آلہی کا اور نفع مجاہد کا مجاہد کو اور وعدہ تکفیر سیئات کا صالحین کے لئے اور وصیت آلہی واسطے احسان والدین کے اور نماننا اُنکی
بات کا شرک مین حال مدعیان خام کا کہ فتنۂ ناس کو عذاب آلہی سمجھین کافرونکا مدعی ہونا کہنا کہ تم ہمارے تابع ہوجاؤ تمہارا گناہ ہمپر ہے اور جواب اُسکا تسلی
ہمارے نبی کی تکذیب امم سابقہ سناکر آسان ہونا خلق اول و ثانی کا اللہ تعالی پر حکم زمین مین سیر کرنیکا موقوف ہونا عذاب و رحمت کا مشیت ایزدی پر مایوس
ہونا کافرونکا رحمت حق سے تمثیل شرک کے اور معبودان باطل کے مکڑی کے جالے کے ساتھ حکم قرآن کی تلاوت کا اور نماز کے قایم کرنیکا اور مانع ہونا نماز کا بےحیائی
اور برائی سے اور بزرگی ذکر آلہی کے اور اہل کتاب سے اچھی طرح مجادلہ کرنیکا احسان کہنا اللہ تعالی کا نزول کتاب سے اور صدور علما مین محفوظ رہنا اور رحمت اور
ذکری ہونا قرآن کا خطاب اصحاب سے اور ترغیب ہجرت کے اور تفضیلت مہاجرین کے مشرکونکا کشتی مین موحد بن جانا حرم کے امن کا بیان ظالم ہونا اُسکا جو اللہ
پر جھوٹ باندھے وعدہ ہدایت کا مجاہد کے لئے

سُوْرَۃُ الرُّوْمِ

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰی فَارِسَ فَاَعْجَبَ ذٰلِكَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَنَزَلَتْ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اِلٰی قَوْلِهٖ یَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ فَفَرِحَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِظُهُوْرِ الرُّوْمِ عَلٰی فَارِسَ **ترجمہ** ابی سعید سے
روایت ہے کہ جب بدر کا دن ہوا روم فارس پر غالب ہوئے مومنونکو یہ امر پسند آیا اسلئے کہ روم کے لوگ اہلکتاب نصاریٰ تھے اور مسلمان بھی کتابوالی ہین بخلاف فارس
کے کہ وہ مشرک تھے) پھر یہ آیت اُتری الم غلبت الروم سے یفرح المؤمنون بنصر اللہ تک سو مسلمان خوش ہوئے روم کے فارس پر غالب ہونے سے **ف**
یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اسیطرح پڑھا ہے نصر بن علی نے غَلَبَتِ الرُّوْمُ یعنے غین اور لام کے زبر سے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ قَالَ
غُلِبَتْ وَغَلَبَتْ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَظْهَرَ اَهْلُ فَارِسَ عَلَی الرُّوْمِ لِاَنَّهُمْ وَاِیَّاهُمْ اَهْلُ الْاَوْثَانِ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَظْهَرَ الرُّوْمُ عَلٰی فَارِسَ لِاَنَّهُمْ اَهْلُ كِتَابٍ فَذَكَرُوْهُ لِاَبِیْ بَكْرٍ
فَذَكَرَهٗ اَبُوْبَكْرٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَا اِنَّهُمْ سَیَغْلِبُوْنَ فَذَكَرَهٗ اَبُوْبَكْرٍ لَهُمْ فَقَالُوْا اجْعَلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَكَ اَجَلًا فَاِنْ ظَهَرْنَا كَانَ لَنَا كَذَا وَكَذَا وَاِنْ ظَهَرْتُمْ
كَانَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَجَعَلَ اَجَلَ خَمْسِ سِنِیْنَ فَلَمْ یَظْهَرُوْا فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا جَعَلْتَهٗ اِلٰی دُوْنَ قَالَ اُرَاهُ الْعَشْرِ قَالَ قَالَ
سَعِیْدٌ وَالْبِضْعُ مَا دُوْنَ الْعَشْرِ قَالَ ثُمَّ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ بَعْدُ قَالَ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اِلٰی قَوْلِهٖ وَیَوْمَئِذٍ یَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ
قَالَ سُفْیٰنُ سَمِعْتُ اَنَّهُمْ ظَهَرُوْا عَلَیْهِمْ یَوْمَ بَدْرٍ **ترجمہ** ابن عباس نے اس آیت کے تفسیر مین کہا الم غلبت الروم کہا انہون نے کہ غُلِبَتْ اور غَلَبَتْ دونون پڑھا
گیا ہے اور کہا مشرکین دوست رکھتے تھے کہ غالب ہون فارس کے لوگ روم پر اسلئے کہ مشرک اور فارس دونون بت پرست تھے اور مسلمان دوست رکھتے تھے کہ
روم غالب ہون فارس پر اسلئے کہ روم اہلکتاب تھے سو ذکر کیا اسکا ابوبکر سے اور ابوبکر نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کہ وہ پھر غالب ہوجاوینگے (یعنے روم) پھر
ذکر کیا ابوبکر نے مشرکون سے انہون نے کہا ہمارے اور اپنے درمیان کوئی مدت ٹھیراؤ سو اگر اُس مدت مین ہم غالب ہون (یعنے فارس) تو ہمکو تم اتنا اتنا دینا اور اگر
تم غالب ہو تو ہم اتنا اتنا کچھ دینگے سو پانچ برس مدت ٹھیری اور اس مدت مین روم غالب نہوئی سو اسکا ذکر آپسے کیا آپنے ابوبکر سے فرمایا کہ تمنے کیون نہ مدت
ٹھیرائی قریب کہا راوی نے گمان کرتا ہون کہ کہا دس کے قریب کہا راوی نے کہ سعید نے کہا بضع دس سے کم کو کہتے ہین کہا راوی نے پھر غالب ہوگئے روم اسکے بعد (یعنے
دس کے اندر) کہا ابن عباس نے کہ یہی مطلب ہے اللہ تعالے کے اس قول کا الٓمّٓ غلبت الروم سے یفرح المؤمنون بنصر اللہ تک سفیان نے کہا مین نے سنا ہی کہ
غالب ہوئے روم بدر کے دن **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر سفیان کی روایت سے کہ وہ حبیب بن ابی عمرہ سے روایت کرتے ہین عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَكْرٍ فِیْ مُنَاحَبَةِ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اَلَّا احْتَطْتَ یَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّ الْبِضْعَ مَا بَیْنَ ثَلٰثٍ اِلٰی تِسْعٍ **ترجمہ** ابن
عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر سے کہ تم نے شرط لگانے مین الم غلبت الروم کے احتیاط کیون نکی ای ابی بکر اسلئے کہ بضع تین سے
نو تک ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے یعنے زہری کی روایت سے کہ وہ عبید اللہ سے اور وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہین عَنْ نِیَارِ بْنِ مُکْرَمٍ

الاسلمی قال لما نزلت الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَہُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِہِمْ سَیَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ فکانت فارس یوم نزلت ہذہ الآیۃ قاہرین
للروم وکان المسلمون یحبون ظہور الروم علیہم لانہم وایاہم اہل کتاب وفی ذلک قول اللہ تعالی وَیَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰہِ یَنْصُرُ
مَنْ یَّشَآءُ وَہُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ وکانت قریش تحب ظہور فارس لانہم وایاہم لیسوا باہل کتاب ولا ایمان ببعث فلما انزل اللہ ہذہ الآیۃ
خرج ابو بکر الصدیق یصیح فی نواحی مکۃ الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَہُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِہِمْ سَیَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ قال ناس من قریش
لابی بکر فذلک بیننا وبینکم زعم صاحبک ان الروم ستغلب فارسا فی بضع سنین افلا نراہنک علی ذلک قال بلی وذلک قبل تحریم الرہان
فارتہن ابو بکر والمشرکون وتواضعوا الرہان وقالوا لابی بکر کم تجعل البضع ثلاث سنین الی تسع سنین فسم بیننا وبینک وسطا تنتہی الیہ
قال فسموا بینہم ست سنین قال فمضت الست السنین قبل ان یظہروا فاخذ المشرکون رہن ابی بکر فلما دخلت السنۃ السابعۃ ظہرت الروم
علی فارس فعاب المسلمون علی ابی بکر تسمیۃ ست سنین قال لان اللہ تعالی قال فی بضع سنین قال واسلم عند ذلک ناس کثیر **ترجمہ** نیار
بن مکرم اسلمی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا جب نازل ہوئی الم غلبت الروم یعنی مغلوب ہوگئی روم تھوڑی زمین مین (یعنی تھوڑا ملک انکا فارس نے دبالیا)
اور وہ بعد مغلوب ہونیکے پھر غالب ہوجاوینگے چند سال مین تو فارس کے لوگ جب یہ آیۃ اتری غالب تھے روم پر اور مسلمان چاہتے تھے غلبہ روم کا فارس پر
اسلئے کہ روم اور مسلمان دونون کتاب والی تھے (اور دین آسمانی رکھتے تھے) اور اسی باب مین اتری یہ آیت ویومئذ یفرح المؤمنون سے رحیم تک
یعنے اسدن خوش ہونگے مومن اللہ کی مدد پر مدد کرتا ہے وہ جسکی چاہتا ہے اور وہ زبردست ہے مہربان اور قریش چاہتے تھے غلبہ فارس کا اسلئے کہ وہ اور فارس
دونون اہل کتاب نہ تھے اور نہ ایمان رکھتے تھے قیامت پر پھر جب اللہ نے یہ آیۃ اتاری ابوبکر صدیق پکارتے تھے مکہ کے گرد الم غلبت الروم یعنے مغلوب
ہوگئی روم تھوڑی زمین مین اور وہ بعد مغلوب ہونیکے پھر غالب ہوجاوینگے چند سال مین سو کچھ لوگون نے قریش مین سے کہا ابوبکر صدیق سے کہ ہمارے تمہارے
درمیان شرط ہے تمہارے صاحب کہتے ہین (یعنے نبی علیہ السلام) کہ روم غالب ہوگا فارس پر چند سال مین سو کیا ہم شرط نکرین تم سے اس بات پر
انہون نے کہا کیون نہین اور یہ شرط حرام ہونیکے قبل کی بات ہے سو شرط باندہی ابوبکر نے اور مشرکون نے اور دونون نے اپنے شرط کا مال کہین پر رکہوادیا اور ابوبکر سے
کہا مشرکون نے کہ تم بضع کو تین سال سے نو تک قرار دیتے ہو سو ہمارے تمہارے درمیان ایک بات قرار دیلو بیچ کے کہا راوی نے کہ ٹھیرایا انہون نے اپنی درمیان
چھ سال کو اور چھ سال گذر گئے قبل اسکے کہ غالب ہو روم سو مشرکون نے ابی بکر کا مال شرط لیا پھر جب ساتوان سال لگا روم فارس پر غالب ہوا اور مسلمانون
نے ابوبکر پر الزام رکھا کہ تمنے چھ برس کیون قرار دئے کہا راوی نے اسلئے کہ اللہ تعالے نے بضع سنین فرمایا تھا اور وہ نو برس تک ہے کہا راوی نے کہ اسلام لائے یہہ
پیشین گوئی دیکھکر بہت لوگ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر عبدالرحمن بن ابی الزناد کے روایت سے **مترجم** خلاصہ
یہ ہے کہ غلبت مین دو قرائتین ہین جنہون نے بضم غین بصیغہ مجہول پڑہا ہے انہون نے کہا جب روم مغلوب ہوئی یہ آیت اتری اور انہون نے سیغلبون
بصیغہ معروف پڑہا ہے کہ آیندہ بشارت ہے اسمین روم کے غالب ہونیکی اور قرارت مشہور یہی ہے اور بغوی نے بہی اسکو اصح کہا ہے اور بعضون نی بفتح
غین پڑہا ہے اور انہون نے کہا جب روم فارس پر غالب ہوئی یہ آیت اتری اور انہون نے سیغلبون بالضم یا بصیغہ مجہول پڑہا ہے اور معنے یہ کہی کہ روم ابہی
تو غالب ہوگئے مگر عنقریب مغلوب ہوجاوینگے یعنے مسلمانون کے ہاتہ سے اور نزول آیۃ سے دس برس کے اندر مسلمانون نے روم سے لڑنا شروع کیا اور آخر روم مسلمانون
سے مغلوب ہوگئی اور بغوی نے فرمایا ہے کہ ابوبکر اور ابی بن خلف سے شرط ٹھہری قبل تحریم قمار دس دس اونٹون پر اور سات برس کے مدت پر پھر حضرت نے فرمایا کہ بضع
کا اطلاق تین سے نو تک آتا ہے سو تم مال اور مدت دونو زیادہ کرو پھر سو اونٹ اور نو برس مدت ٹھہری اور حدیبیہ کے دن روم فارس پر غالب ہوئے اور ابوبکر نے سو اونٹ
ابی کے وارثون سے لئے کہ وہ مرچکا تھا انتہے **مترجم** سورۂ روم مین خداوند تعالی شانہ کی قدرتون سے انیس[19] قدرتین ایک جگہہ مذکور ہین جیسے نکالنا
زندہ کا مردہ سے اور مردہ کا زندہ سے اور زمین کا زندہ کرنا بعد موت کے اور انسان کا پیدا کرنا مٹی سے اور پہیلانا انکا زمین مین اور پیدا کرنا انکے جوڑون کا اور مودت
اور رحمت انمین ڈالنا اور پیدا کرنا آسمان و زمین کا اور اختلاف زبانون اور رنگون کا وغیر ذلک اور چار قدرتین اسکی اور مقام مین یعنے خلق اور رزق اور اماتت

اور قدرتین اُسکے جیسے کشتی کا بہانا اور ہواؤنکا بھیجنا اور بدلیونکا اُٹھانا اور تہ بتہ کرنا بدلیونکا اور نکالنا مینہہ کا اُنکے بیچ سی اور زندہ کرنا مُردہ زمین کا اُس سے اور
بشارت بعث موتی کی اس دلیل سے اور تحریضات سی تحریض سیر پر اور تفکر پر اور مضامین توحید سی شفیع نہونا مشرکون کیلئے اور تنزیہ باری تعالی کی اور تحریض
اُسکے تسبیح پر صبح اور شام اور تمثیل معبودان باطل کے غلامون اور کنیزان دنیا کے ساتہ اور حکم نبی کو کہ دین حنیف اور فطرت الٰہی پر ثابت رہو اور رجوع ہونا مشرکون کا
اُنکے جانب مصیبت کے وقت اور شرک اور کفر اُنکا رحمت کے بعد اور سوا اُسکے اور بہت سی فوائد مذکور ہین کہ حافظ و تالی اور متفکر پر غیر مستور ہین

سُوْرَۃُ لُقْمَان

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِیْعُوا الْقَیْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَلَا خَیْرَ فِیْ تِجَارَةٍ فِیْهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ
وَفِیْ مِثْلِ هٰذَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَی اٰخِرِ الْاٰیَةِ **ترجمہ** ابی امامہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا مت بیچو گانیوالی لونڈیونکو اور مت خریدو اُنکو اور مت سکھاؤ اُنکو گانا اور اُنکے تجارت مین بہتری نہین اور قیمت اُنکی حرام ہے اور اسی باب مین اُتری
ہے یہ آیت ومن الناس سے آخر آیت تک یعنے بعض آدمی ایسا ہے کہ خریدتا ہے کہیل کے بات کو تاکہ گمراہ کرے اللہ کی راہ سے **ف** یہ حدیث غریب ہے سوا اسکے
نہین کہ مروی ہوئی ہے یہ قاسم سے اُنہون نے روایت کی ابی امامہ سے اور قاسم ثقہ ہین اور علی بن یزید ضعیف ہین حدیث مین کہی ہے یہ بات محمد بن اسمٰعیل بخاری نے
تتمہ کلبی اور مقاتل نے کہا ہے کہ یہہ آیت نضر بن حارث بن کلدہ کے حق مین نازل ہوئی کہ وہ قصہ عجم کے خرید کر لایا تہا اور عرب کو سنا کر کہتا تہا کہ محمد تمکو عاد و
ثمود کے کہانیان سناتا ہے اور مین تمکو رستم اور اسفندیار کے قصے سناتا ہون اور سفہا اور حمقا اُسکے باتون پر فریفتہ ہو کر استماع قرآن سے محروم رہتے سو اللہ تعالے نے یہ آیت
اُتاری اور حدیث مین آیا ہے کہ جو آدمی اپنے آواز بلند کرتا ہے گانیکے ساتہ اللہ تعالے اُسپر دو شیطان مقرر فرماتا ہے ایک اِس شانہ پر ایک اُس شانہ پر پیہر وہ اُسکو اپنی لاتون
سے مارتے رہتے ہین جبتک کہ وہ چپ نرہے اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کُتے کی اور گانیوالی عورت کے کسب سے کہول نے
کہا جسنے گانے بجانیوالی لونڈے خریدی کہ وہ اُسکے آگے گاوے بجاوے اور وہ اُسی حال مین مرگیا مین اُسکے جنازہ کی نماز نہ پڑہونگا اسلئے کہ باری تعالی فرماتا ہے ومن
الناس من یشتری لہو الحدیث الآیۃ اور عبد اللہ بن مسعود اور ابن عباس اور حسن اور عکرمہ اور سعید بن جبیر سب کا یہی قول ہے کہ لہو الحدیث سے گانا مراد ہے
اور ابراہیم نخعی نے فرمایا گانا دلمین نفاق اُگاتا ہے اور کہا گیا ہے کہ الغناء رقیۃ الزنا یعنے گانا زنا کا منتر ہے تعجب ہے اُن مشایخون سے کہ دعوے تقویٰ کا رکہتے ہین اور
پیر گانا کو کہ زنا کا منتر ہے افضل عبادات اور احسن طاعات جانتے ہین وماذا الا الضلال بعید **خاتمہ** سورہ لقمان مین بڑے بڑے حکمتین اور نصیحتین بہرے
ہین چنانچہ صفات الٰہی اور اُسکے قدرتون سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمانونکا بغیر ستون کے اور ڈالنا زمین کے میخون یعنے پہاڑونکا اور پہیلانا دواب کا اور اُتارنا مینہہ کا
اور اُگانا نباتات کا اور پیدا نکرسکنا معبودان باطل کا کسی چیز کو اور ظلم مشرکونکا اور تسخیر آسمان و زمین کے چیزون کی اور ظاہر و باطن کی نعمتین باران صفت برسانا
اور عظمت اُس تعالی شانہ کی آسمان و زمین کے چیزون پر اور آیات قدرت سی داخل کرنا اوقات لیل کا اوقات نہار مین اور اوقات نہار کا لیل مین اور تسخیر
شمس و قمر کے اور اثبات توحید کا اور ابطال شرک کا ان سب قدرتون سے اور مخصوص ہونا پانچ چیزونکی علم کا ساتہ اللہ تعالے کی یعنے وقت قیامت اور
وقت نزول باران اور کیفیت ارحام کے اندر کے اور احوال کل کا اور کس زمین پر موت ہوگی اور حال لقمان کے عطائی حکمت کا اور نصیحتین انکی یعنے منع کرنا شرک سے
اور نصیحت ماں باپ سے احسان کرنیکے اور حکم اُسکے تعداری کا جو اللہ کیطرف رجوع ہو اور امر اقامت صلوۃ کا اور امر معروف کا اور نہی عن المنکر اور صبر کرنا مصیبتون
پر اور نہی مونہہ پہیلانے اور اکڑ کر چلنے سے اور امر راہ متوسط کا اور آواز کو نیچے رکہنے کا اور انکار سیر ہونے پر اور اسطرحکے اور فوائد متفرقہ مذکور ہین جیسے بے علم اور کتاب
کے جہگڑنا اور نعمت ... کی تقلید کی اور تمام نہونا کلمات الٰہی کا اگرچہ اشجار قلم ہوجائین اور دریا سیاہی اور توحید مشرکون کی کشتی مین اور
... نیچے اور ... دنیا زندگی دنیا پر وغیرہ ذلک من الفوائد

سُوْرَۃُ السَّجْدَۃِ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اِنَّ هٰذِهِ الْاٰیَةَ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ نَزَلَتْ فِیْ اِنْتِظَارِ الصَّلٰوةِ الَّتِیْ تُدْعَی الْعَتَمَةَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ یہہ آیت تتجافی جنوبہم
یعنے جدا رہتی ہین اُنکے کروٹین خوابگاہون سے اُتری ہے اُس نماز کے انتظار کے فضیلت مین جسے لوگ عتمہ کہتے ہین یعنے عشا کے نماز **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **تتمہ** پوری آیت یہ ہے تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝

یعنے جدا رہتے ہین کروٹین اُنکی خوابگاہون سے پکارتے ہین اپنے رب کو خوف سے اور طمع سی اور جو ہمنے اُنکو دیا ہے اُسمین سے کچھ خرچ کرتے ہین اسکے بعد اللہ نے فضیلت اُنکی اُس آیت مین فرمائی جو آگی کی حدیث مین آتی ہے اور اس آیت مین کئی قول ہین مفسرین کے بعضون نے کہا ہے کہ مراد اس سے تہجد گذار ہین جو اُنکو اپنی خوابگاہون سے اُٹھکر اللہ کو پکارتے ہین اور انس کی ایک روایت مین ہے کہ یہ اُن لوگونکی فضیلت مین اُتری ہے جو مغرب سے عشا تک نوافل پڑہتے تہے اور ابی حازم اور محمد بن منکدر نی کہا ہے کہ یہ نماز اوابین ہے جو مغرب اور عشا کی بیچ مین پڑہی جاتی ہے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ فرشتے ان لوگونکو ڈھانپ لیتی ہین جو مغرب اور عشا کے بیچمین نماز پڑہتے ہین اور یہی صلوۃ اوابین ہے اور عطا نی کہا مراد اُن سے وہ لوگ ہین جو بغیر عشا پڑہے سوتے نہین ابی الدردا اور ابی ذر اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ مراد اُس سے وہ لوگ ہین جو عشا اور صبح کی نماز جماعت سی ادا کرتے ہین خلاصہ مافی البغوی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ وَتَصْدِیْقُ ذٰلِكَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ **ترجمہ** ابی ہریرہ اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتے ہین کہ آپنے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا تیار کیا مین نے اپنے بندون کے لئے ایسا کچھ انعام کہ نہ کسی آنکہہ نے دیکہا ہے نہ کسی کان نے سنا ہی نہ کسی بشر کے دلمین اُسکا خیال گذرا ہے اور اسکی تصدیق اللہ کے کتاب مین موجود ہے کہ وہ فرماتا ہے فلا تعلم سے آخر تک یعنے کوئی شخص نہین جانتا جو چہپا رکہی ہی ہمنے اُنکے لئی آنکہون کی ٹہنڈک سے بدلا انکے عملونکا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنِ** الشَّعْبِیِّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ الْمُغِیْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَرْفَعُهُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ مُوْسٰی سَاَلَ رَبَّهُ فَقَالَ اَیْ رَبِّ اَیُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَدْنٰی مَنْزِلَةً قَالَ رَجُلٌ یَاْتِیْ بَعْدَ مَا یَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَیُقَالُ لَهٗ اُدْخُلْ فَیَقُوْلُ كَیْفَ اَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَقَدْ نَزَلُوْا مَنَازِلَهُمْ وَاَخَذُوْا اَخَذَاتِهِمْ قَالَ فَیُقَالُ لَهٗ اَتَرْضٰی اَنْ یَّكُوْنَ لَكَ مَا كَانَ لِمَلِكٍ مِّنْ مُّلُوْكِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ اَیْ رَبِّ رَضِیْتُ فَیُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ هٰذَا وَمِثْلَهٗ وَمِثْلَهٗ وَمِثْلَهٗ فَیَقُوْلُ رَضِیْتُ اَیْ رَبِّ فَیُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ هٰذَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهٖ فَیَقُوْلُ رَضِیْتُ اَیْ رَبِّ فَیُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَعَ هٰذَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَیْنُكَ ٭ **ترجمہ** شعبی سے روایت ہے اُنہون نے کہا مین نے مغیرہ بن شعبہ سی سنا کہ وہ منبر پر کہڑے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتے تہی کہ آپ فرماتے تہی کہ موسی علیہ السلام نے پوچہا اپنی رب سے کہ اے رب میرے کون جنت والا درجہ مین سب سے کم ہوگا فرمایا وہ ایک مرد ہوگا کہ جنت مین آویگا بعد اسکے کہ جنت والے جنت مین داخل ہو جاوین سو اُس سے کہا جاویگا کہ داخل ہو تو جنت مین وہ کہیگا کیونکر داخل ہون مین جنت مین اور لوگون نے لے لئے اپنے اپنے گہر اور لے لین اپنی اپنی لینی کی چیزین فرمایا آپنے کہ پہر کہا جاویگا اُس سے کہ تو راضی ہوگا اسپر کہ ملی تجہکو اتنی دولت کہ جتنی تہی ایک بادشاہ کو بادشاہان دنیا مین سے وہ کہیگا ہان اے رب میرے مین راضی ہوگیا سو کہا جاویگا کہ تیرے لئے ہے اتنا اور مثل اسکی اور مثل اسکے وہ کہیگا مین راضی ہوا اے رب میرے کہا جاویگا کہ تیری لئی یہ بہی ہے اور اسکا دس گنا سو وہ کہیگا کہ راضی ہوا مین اے رب میرے پہر کہا جاویگا کہ تیرے لئی اسکے ساتہ وہ بہی ہی جو تیرا جی چاہے اور تیری آنکہین جس سے مزا پاوین ٭

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی بعضون نے یہ حدیث شعبی سے اُنہون نے مغیرہ سی اور مرفوع نہین کیا اُسکو اور مرفوع صحیح تر ہے **خاتمہ** سورہ سجدہ مین اللہ کی قدرتون سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمانون اور زمین کا چہ دنمین اور مستوی ہونا اس تعالی کا عرش عظیم الشان پر اور نہونا شفیع اور ولی کا سوا اسکے اور تدبیر کرنا ایک امر کے آسمان سے زمین پر اور چڑہ جانا اُسکا ایکدنمین کہ مدت اُسکی ہزار سال ہے اور علم ہونا اُسکو غیب اور شہادت کا اور پیدا کرنا ہر چیز کا حسن کے ساتہ اور پیدا کرنا انسان کا مٹی سی اور نسل اُسکے منی سے اور برابر کرنا اُسکے اعضا کا اور روح پہونکنا اور کان اور آنکہین اور دل عنایت فرمانا اور بہت تہوڑا ہونا ہمارے شکر کا اور سوا اسکے فوائد متفرقہ سے تعجب کرنا کافرونکا بعث پر اور روح قبض کرنا ملک الموت کا اور صفات مومنین سے سجدہ اور تسبیح و تحمید اُنکی جب آیات الہی سے اُنہین سمجہائی اور فضیلت تہجد گزارون کی اور برابر نہونا مومن اور فاسق کا اور تذکیر ساتہ ہلاک قرون سابقہ کے اور تذکیر ساتہ پیدا کرنے کہیتون کے اور متی ہذا الوعد کہنا کافرونکا اور نفع نہ دینا کافرونکے ایمان کا قیامت کی دن

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ

عَنْ اَبِیْ ظَبْیَانَ اَنَّهٗ قَالَ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ اَرَاَیْتَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ مَا عَنٰی بِذٰلِكَ قَالَ قَامَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا یُصَلِّیْ فَخَطَرَ خَطْرَةً فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ الَّذِیْنَ یُصَلُّوْنَ مَعَهٗ اَلَا تَرٰی اَنَّ لَهٗ قَلْبَیْنِ قَلْبًا مَعَكُمْ وَقَلْبًا مَعَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ **ترجمہ** ابن ظبیان سے

نے کہا ابن عباس سے کہ بھلا خبر دیجئے اللہ تعالیٰ کی اس قول کی ما جعل یعنے نہیں بنائے اللہ تعالیٰ نے کسی سینہ میں دو دل کیا مطلب ہے اسکا انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن کھڑے تھے نماز پڑھتے تھے سو آپ سے کچھ سہو ہوا نماز میں اور منافق کہنے لگے جو آپکے ساتھ نماز پڑھتے تھے ایکدوسرے سے دیکھو تو انکے دو دل ہیں ایک تمہارے ساتھ ایک اور لوگوں کے ساتھ پھر اسپر اللہ نے یہ آیت اتاری کہ نہیں پیدا کیا اللہ نے کسی کے سینہ میں دو دل **ف** روایت کے ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے احمد بن یونس سے انہوں نے زہیر سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے **مترجم** بغوی نے کہا ہے کہ یہ آیت ابی معمر کے حق میں نازل ہوئی کہ وہ مرد عقیل اور قوی حافظہ تھا اور جو سنتا یاد رکھتا اور کہتا میرے دو دل ہیں ہر ایک سے سمجھتا ہوں محمد سے اچھا پھر جب اللہ نے بدر کے دن کافروں کو شکست دی وہ الٹا ایسا گھبرا کر بھاگا کہ ایک جوتی پیر میں اور ایک ہاتھ میں اور رستے میں اسے ابو سفیان ملا پوچھا کیا حال ہے لوگوں کا اسنے کہا شکست کھا کر بھاگے ہیں ابو سفیان نے کہا تیرا کیا حال ہے کہ ایک جوتی پیر میں ہے اور ایک ہاتھ میں جب اس بیہوش نے کہا مجھے خبر نہ تھی میں جانتا تھا کہ دونوں پیر میں ہیں اسدن سے لوگ جان گئے کہ یہ جھوٹا ہے اسکا بھی ایک ہی دل ہے اور زہری اور مقاتل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی متبنی اور مظاہر کے لئے کہ جیسے کسیکے اندر دو دل نہیں ہوتے ایسے ہی اپنی بیوی کو ماں کہنے سے ماں نہیں ہوتی اور کسیکو بیٹا کہنے سے وہ بیٹا نہیں ہو جاتا

عن انس قال قال عمی انس بن النضر سمیت به لم یشهد بدرا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فكبر عليه فقال اول مشهد قد شهده رسول الله صلى الله عليه وسلم غبت عنه اما والله لئن اراني الله مشهدا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليرين الله ما اصنع قال فهاب ان يقول غيرها فشهد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم احد من العام القابل فاستقبله سعد بن معاذ فقال يا ابا عمرو اين قال واها لريح الجنة اجدها دون احد فقاتل حتى قتل فوجد في جسده بضع وثمانون من بين ضربة وطعنة ورمية قالت عمتي الربيع بنت النضر فما عرفت اخي الا ببنانه ونزلت هذه الاية رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا تبديلا **ترجمہ** انس سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میرے چچا انس بن نضر کہ جنکے نام پر میرا نام رکھا گیا جنگ بدر میں حاضر نہیں ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور یہ امر انکو نہایت گراں ہوا اور کہا انہوں نے کہ پہلے حاضر ہونیکی جگہ کہ جسمیں حضرت تشریف لیگئے میں اس سے غائب رہا آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی اگر اب مجھکو دکھاوے کوئی حاضر ہونیکی جگہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو دیکھے اللہ تعالیٰ کہ میں کیا کرتا ہوں کہا راوی نے کہ ڈرے وہ کہ اسکے سوا اور کچھ کہیں پھر حاضر ہوئے وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احد کے دن ایکسال کے بعد سو ملے انکو راہ میں سعد بن معاذ اور انہوں نے کہا اے ابو عمر کہاں چلے انہوں نے کہا واہ واہ جنت کے خوشبو میں کوہ احد کیطرف سے پا رہا ہوں پھر لڑے وہ یہانتک کہ قتل ہوئے سو انکے بدن میں اسی پر کئی زخم تھے چوٹ اور نیزہ اور تیر کے سو میری پھوپھی ربیع بنت نضر نے کہا میں نے نعش نہ پہچانی اپنے بھائی کی مگر بسبب انکے پوروں کے اور یہ آیت اتری رجال صدقوا یعنے وہ ایسے مرد ہیں کہ سچ کر دیا انہوں نے جو اقرار کیا اللہ تعالیٰ سے سو انمیں سے بعضا وہ ہے کہ پورا کر چکا اپنا کام اور انمیں سے بعضا وہ ہے جو انتظار کرتا ہے اور نہیں بدل ڈالا اپنی اقرار کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عن انس بن مالك ان عمه غاب عن قتال بدر فقال غبت عن اول قتال قاتله رسول الله صلى الله عليه وسلم المشركين لئن الله اشهدني قتالا للمشركين ليرين الله كيف اصنع فلما كان يوم احد انكشف المسلمون فقال اللهم اني ابرا اليك مما جاء به هؤلاء يعني المشركين واعتذر اليك مما صنع هؤلاء يعني اصحابه ثم تقدم فلقيه سعد فقال يا اخي ما فعلت انا معك فلم استطع ان اصنع ما صنع فوجد فيه بضعا وثمانين من بين ضربة بسيف وطعنة برمح ورمية بسهم وكنا نقول فيه وفي اصحابه نزلت فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر قال يزيد يعني الاية **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ انکے چچا جنگ بدر میں حاضر نہ ہوئے اور کہا انہوں نے براہ افسوس کے کہ حاضر نہ ہوا میں پہلے لڑائی میں کہ لڑے اسمیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مشرکوں سے اگر اللہ تعالیٰ مجھے لیجاوے کسی لڑائی میں مشرکوں کے تو اللہ تعالیٰ دیکھے کہ میں کیا کرتا ہوں پھر جب احد کا دن ہوا شکست کھائی مسلمانوں نے انہوں نے کہا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھسے اس بلا سے کہ جسے یہ لوگ لائے ہیں

یعنے مشرک لوگ اور مین تیری طرف عذر کرتا ہون اُس کام سے کہ ہوا ہے ان لوگون سے یعنے اصحاب سے پہر وہ آگی بڑہا او ملے اُن سے سعد اور کہا اے بہائی کیا کیا تینے مین تمہارے ساتہ ہون مگر مجہسے نہو سکا جو اُنہون نے کیا اور اُنکی لاش ملی کہ اُسمین اسّی پر کئی زخم تہے تلوار کی مار کے اور نیزے کے بہونکنے کی اور تیر کے لگنے کی اور ہم لوگ کہتے تہے کہ اُنہین کے اور اُنکی یارون ہی کی حق مین نازل ہوئی کہ اُنمین سے بعضے ایسے ہین کہ پورا کر چکے اپنا کام اور بعضے منتظر ہین زید نے کہا مراد اسسے آیتہ ہے) **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور انس بن مالک کے چچا کا نام بہی انس ہے اور وہ بیٹے ہین نضر کے **عن** مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ أَلَا أُبَشِّرُكَ قُلْتُ بَلَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ **ترجمہ** موسی بن طلحہ سے روایت ہے اُنہون نے کہا مین گیا معاویہ کے پاس اُنہون نے کہا مین تمہین ایک بشارت سُناؤن مینے کہا ہان کہا سُنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے طلحہ اُن لوگون مین ہے کہ جنکے حق مین اللہ تعالیٰ نی فرمایا ہے کہ وہ اپنا کام پورا کر چکے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو معاویہ سے مگر اسی سند سے اور سوا اسکے نہین کہ مروی ہوئی ہے یہ موسی بن طلحہ سے اُنہون نے روایت کی اپنے باپ سے **عن** طَلْحَةَ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِأَعْرَابِيٍّ جَاهِلٍ سَلْهُ عَمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ مَنْ هُوَ وَكَانُوا لَا يَجْتَرِئُونَ عَلَى مَسْأَلَتِهِ يُوَقِّرُونَهُ وَيَهَابُونَهُ فَسَأَلَهُ الْأَعْرَابِيُّ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ إِنِّي اطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَيَّ ثِيَابٌ خُضْرٌ فَلَمَّا رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ **ترجمہ** طلحہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یارون نے ایک گنوار نادان سے کہا کہ آپسے پوچہہ کہ اللہ تعالے نے جنکے حق مین فرمایا ہے کہ پورا کر چکے اپنا کام وہ کون لوگ ہین اور حضرت کے یارونکو جرأت نہوتی تہی سوال کرنیکی وہ آپکی توقیر کرتی تہے اور ڈرتی تہے سو اُس گنوار نی پوچہا آپنی التفات نکیا اُسنی پہر پوچہا آپنی التفات نکیا پہر مین دروازہ مسجد کے نکلا یعنی اندر آیا اور میرے بدن پر سبز کپڑے تہے پہر جب مجہکو آپنے دیکہا فرمایا کہان ہے وہ سائل جو پوچہتا ہے اُن لوگون کو کہ اپنا کام پورا کر چکے گنوار نے کہا مین ہون یارسول اللہ سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہی ہے وہ شخص کہ پورا کر چکا اپنا کام **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مگر یونس بن بکیر کے روایت سے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُمِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَسْتَعْجِلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَايَ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ حَتَّى بَلَغَ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا قُلْتُ فِي أَيِّ هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ وَفَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اُنہون نے کہا کہ جب حکم ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیبیون کے اختیار دینی کا کہ چاہین دنیا اختیار کرین اور رفاقت رسول چہوڑین اور چاہین دولت عقبیٰ لین اور خدمت رسول ، سو شروع کیا آپنی میرے ساتہ اور فرمایا اے عائشہ مین تجسے ایک بات کا ذکر کرتا ہون سو تم اسکے جواب مین جلدی نکرنا یہانتک کہ مشورہ لے لینا اپنی مان باپ سے حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ آپ جانتے تہے کہ میرے مان باپ کبہی مجہے حضرت سے جدا ہونیکا حکم نہ دینگے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ پہر آپنے کہا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے یا ایہا النبی سے اجرا عظیما تک یعنے اے نبی کہدے تو اپنی بیبیون کو کہ اگر تم ارادہ رکہتے ہو دنیا کی زندگی اور اسکے زینت کا تو آؤ مین تمکو کچہہ دیدون یعنے طلاق کا جوڑا اور رخصت کر دون تمکو اچہی طرح اور اگر ارادہ کیتے ہو تم اللہ کا اور اُسکے رسول کا اور آخرت کے گہر کا تو تیار رکہا ہے اللہ تعالی نے تم مین سے نیکون کے لئے بہت بڑا اجر انتہی تب مینے کہا کہ مین اسمین کیا مشورہ لون اپنے ماباپ سے مین تو اللہ اور رسول اور آخرت کے گہر ہی کو چاہتی ہون اور پہر اور بیبیون نے بہی یہی کیا جو مینے کیا تہا یعنے میرے دیکہا دیکہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ زہری سے بہی اُنہون نے روایت کی ہے عروہ سے اُنہون نے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے **مترجم** ان آیتونکو آیات تخییر کہتے ہین کہ اسمین اختیار دیا گیا حضرت کی عورتونکو اور شان نزول اسکا بغوی وغیرہ نی یون بیان فرمایا ہے کہ بیبیون نے آپس کے رشک سے حضرت سے نفقہ زیادہ مانگا اور تنگ کیا حضرت نے اُنسے خفہ ہوکر ایکماہ تک بات نکی اور قسم کہائی کہ اُنکے پاس نجائینگے پہر یہ آیتہ اُتری اور اُسدن آپکے پاس [9] نو عورتین تہین پانچ قریش مین کی [1] عائشہ صدیقہ ابی بکر صدیق کی صاحبزادی [2] حفصہ حضرت عمر کی بیٹی [3] ام حبیبہ ابی سفیان کی بیٹی [4] ام سلمہ امیہ کی بیٹی [5] سودہ زمعہ کی بیٹی اور غیر قریشیات

جارتہين زينب بنت جحش بني اسد کي قبيلہ کے ميمونہ حارث کي بيٹي بني ہلال کے قبيلہ کي اور صفيہ حيي بن خطب کے بيٹے خيبر والي اور جويريہ حارث کي بيٹي
بني مصطلق کے قبيلہ کے رضي اللہ عنہن اور حکم تخيير مين علما کا اختلاف ہے مثلاً کسي نے اپني بيوي سے کہا کہ تجہے اختيار ہے چاہي ميرے پاس رہ چاہے جدا ہو جا تو
عمر اور ابن مسعود اور ابن عباس نے کہا کہ اگر اُس عورت نے اپني شوہر کو اختيار کر ليا تو کچہہ واقع نہو گا اور اگر اپنے نفس کو اختيار کيا تو ايک طلاق واقع ہو گا اور يہي
قول ہے عمر بن عبد العزيز اور ابن ابي ليلي اور سفين اور شافعي اور اصحاب رائي کا ليکن اصحاب رائي يعني حنفيہ کي نزديک اس صورت مين طلاق بائن ہوتا ہي اور
دوسرونکي نزديک رجعي اور زيد بن ثابت نے کہا کہ اگر عورت نے اپني شوہر کو اختيار کيا تو ايک طلاق واقع ہوا اور اگر اُسني اپنے نفس کو اختيار کيا تو تين طلاق
پڑے اور حسن بصري اور مالک کا بہي يہي قول ہے مگر يہہ قول امل صحيح ہے کل ذلک نے البغوي عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ
وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا قَالَتْ
اُمُّ سَلَمَةَ وَاَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ اَنْتِ عَلٰى مَكَانِكِ وَاَنْتِ عَلٰى خَيْرٍ **ترجمہ** عمر بن ابي سلمہ جو ربيب مين نبي صلي اللہ عليہ وسلم کے اُنہون نے کہا جب اُتري آيت
نبي صلي اللہ عليہ وسلم پر انما يريد اللہ ليذہب سے تطہيرا تک يعني ارادہ رکہتا ہي اللہ تعالي کہ دور کر دے تم سے نجاست گناہ کي اي گہر والون اور پاک کري تمکو خوب
پاک کر کر ام سلمہ کے گہر مين بُلايا آپني فاطمہ اور حسن اور حسين کو اور اُن سب پر ايک چادر ڈالدي اور آپکے پيچہي حضرت علي تہي پہر اُنپر بہي چادر ڈالدي پہر عرض کي
آپني کہ يا اللہ يہہ ميري گہر والي ہين سو انسي نجاست گناہ کي دور کر دي اور انکو پاک کر دي بخوبي پاک کر نا ام سلمہ نے عرض کي کہ مين بہي اُنکے ساتہ ہون اي نبي
اللہ کے يعني ارادہ کيا چادر مين آنيکا فرمايا آپني کہ تم اپنے جگہہ پر رہو اور تم نيکي پر ہو يعني تمہاري تئين چادر مين آنيکي بہي کچہہ ضرورت نہين گہر والونکا
لفظ خود تمکو شامل ہے **ف** يہ حديث غريب ہے اس سند سي يعني عطا کي روايت سے کہ وہ عمر بن ابي سلمہ سي روايت کرتے ہين عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ اِذَا خَرَجَ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ يَقُوْلُ الصَّلٰوةَ يَا اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ
عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا **ترجمہ** انس بن مالک سے روايت ہے کہ رسول خدا صلي اللہ عليہ وسلم کي چہہ مہينے تک يہي عادت تہي کہ جب آپ
صبحکو نماز فجر کے لئے نکلتے اور دروازہ پر حضرت فاطمہ کے گذرتے فرماتي نماز کو چلو اي گہر والون اللہ ارادہ رکہتا ہے کہ تمہاري نجاست دور کر دي اور پاک کر دے
تمکو بخوبي پاک کرنا يہ حديث حسن ہے غريب ہے اس سند سے نہين جانتے ہم اسکو مگر حماد بن سلمہ کے روايت سے کہ وہ حضرت عائشہ سے روايت کرتي ہين اور اسباب مين ابي الحمرا
اور معقل بن يسار اور ام سلمہ سے بہي روايت ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ لَكَتَمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاِذْ تَقُوْلُ
لِلَّذِيْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَعْنِيْ بِالْاِسْلَامِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ يَعْنِيْ بِالْعِتْقِ فَاَعْتَقْتَهُ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى
النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَاهُ اِلٰى قَوْلِهِ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَهَا قَالُوْا تَزَوَّجَ حَلِيْلَةَ ابْنِهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا كَانَ
مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّاهُ وَهُوَ صَغِيْرٌ فَلَبِثَ حَتّٰى صَارَ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ
زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا اٰبَاءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ فُلَانٌ مَوْلٰى فُلَانٍ وَفُلَانٌ اَخُوْ فُلَانٍ
هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ يَعْنِيْ اَعْدَلُ عِنْدَ اللّٰهِ **ترجمہ** عائشہ رضي اللہ عنہا سي روايت ہے کہ اُنہون نے فرمايا اگر رسول خدا صلے اللہ عليہ وسلم وحي آسماني سے کچہہ چہپاتے
تو يہ آيت چہپاتے واذ تقول سے اخر آيت تک يعني جب تو کہتا تہا اُس سے کہ انعام کيا اُسپر اللہ نے يعني اسلام کي ساتہ اور انعام کيا تو نے يعني آزاد کرنيکے ساتہ کہ
تو نے اُسکو آزاد کر ديا روک رکہہ تو اپني بيوي کو اپنے پاس اور ڈر اللہ سے اور چہپاتا تہا تو اي نبي اپنے دلمين جسکو اللہ تعالي کہولدينے والا تہا اور ڈرتا تہا تو لوگون
سے اور اللہ تعالے بہت مستحق ہے کہ تو اُس سے ڈري وکان امر اللہ مفعولا تک اور رسول خدا صلے اللہ عليہ وسلم نے جب زينب رضي اللہ عنہا سے نکاح کر ليا لوگ کہنے
لگے اپني بيٹي کي جورو سے نکاح کر ليا سو اتاري اللہ تعالي نے يہ آيت ما کان محمد ابا احد من رجالکم الا يہ يعني محمد تمہارے مردون مين سے کسيکا باپ نہين و
ليکن وہ تو رسول اللہ کا ہے اور مہر نبيون پر اور رسول خدا صلے اللہ عليہ وسلم نے اُنکو متبني يعني موُنہہ بولا بيٹا کيا تہا جب وہ چہوٹي تہے پہر وہ حضرت پاس

رہی یہانتک کہ وہ جوان ہوگئی اور انکو زید بن محمد کہتے تھے سو اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ادعوہم یعنے مونہہ بولی بیٹونکو پکارو انکی باپ کیطرف منسوب کرکے یعنے جنکے وہ نطفہ ہین یہی انصاف کی بات ہے اللہ کے نزدیک پھر اگر تمکو معلوم نہون اُنکے باپ تو وہ تمہارے بھائی ہین دین مین اور تمہارے رفیق ہین یعنے یون پکارو کہ فلانا رفیق ہے فلانے کا اور فلانا بھائی فلانی کا یہی قسط کے بات ہے اللہ کے نزدیک یعنے عدل کی **ف** یہ حدیث مروی ہوئی ہے داؤد بن ابی ہند سے اُنہون نے روایت کی شعبی سے اُنہون نے مسروق سے اُنہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم وحی آسمانی سے کچھ چھپاتے تو بیشک یہ آیتہ چھپاتے وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰہُ سے آخر آیت تک اور اس حدیث کو اپنے طول کے ساتھ روایت نہین کیا روایت کیا ہمسے حدیث مذکور عبداللہ بن وضاح کوفی نے اُنہون نے عبداللہ بن ادریس سے اُنہون نے داؤد بن ابی ہند سے اور کہا ترمذی نے خبر دی ہمکو محمد بن ابان نے اُنہون نے روایت کی ابن ابی عدی سے اُنہون نے داؤد بن ابی ہند سے اُنہون نے شعبی سے اُنہون نے مسروق سے اُنہون نے عائشہ سے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ اگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم وحی آسمانی سے کچھ چھپاتے تو اس آیتہ مبارک کو چھپاتے واذ تقول للذی سے آخر تک یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عُمَرَ قَالَ مَا كُنَّا نَدْعُوْا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے اُنہون نے کہا کہ ہم نہ پکارتے تھے زید بن حارثہ بلکہ جب پکارتے تو یہی کہتے زید بن محمد یہانتک کہ قرآن اُترا کہ پکارو تم انکو انکے باپون کیطرف منسوب کرکے یہی انصاف کی بات ہے اللہ تعالے کی نزدیک **عن** عَامِرِ الشَّعْبِیِّ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ قَالَ مَا كَانَ لِيَعِيْشَ لَهٗ فِيْكُمْ وَلَدٌ ذَكَرٌ **ترجمہ** عامر شعبی نے ماکان محمد ابا احد کی تفسیر مین کہا کہ حضرت کی شان ہے یہ بات ہے کہ کوئی لڑکا انکا تمہارے درمیان زندہ نرہا یعنے تاکہ مضمون اس آیت کا صادق آجاوے کہ محمد کسیکے باپ نہین تمہارے مردونمین سے **عن** اُمِّ عُمَارَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ اَنَّهَا اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا اَرٰى كُلَّ شَیْءٍ اِلَّا لِلرِّجَالِ وَمَا اَرَى النِّسَآءَ يُذْكَرْنَ بِشَیْءٍ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاٰيَةَ **ترجمہ** عمارہ انصاریہ سے کہ آنحضرت کے پاس حاضر ہوئین اور عرض کی کہ کیا وجہ ہے کہ مین دیکھتی ہون کہ سب چیزین مردون ہی کے لئے ہین اور قرآن مین عورتونکا ذکر کہین نہین اُسپر یہ آیت اُتری ان المسلمین آخر تک **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اس حدیث کو ہم اس سند سے جانتے ہین **عن** اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِیْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا قَالَ فَكَانَتْ تَفْتَخِرُ عَلٰى نِسَآءِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ زَوَّجَكُنَّ اَهْلُوْكُنَّ وَزَوَّجَنِیَ اللّٰهُ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ **ترجمہ** انس نے کہا جب یہ آیتہ اُتری زینب بنت جحش کے شان مین کہ اللہ تعالے فرماتا ہے فلما قضے یعنے جب زید اپنی خواہش اُس سے پوری کرچکا یعنے زینب سے بیاہ دیا ہمنے اسکو تیرے ساتھ کہا راوی نے کہ پھر وہ فخر کرتی تھین از راہ شکر کے حضرت کے سب بیبیون پر کہ نکاح کیا تمہارا تمہارے عزیزون نے اور میرا نکاح کیا ہے اللہ تعالے نے کہ ساتوین آسمان کے اوپر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ساتون آسمان کے اوپر ہے اور حضرت کی سب بیبیونکا جو امہات مومنین ہین یہی عقیدہ تہا کہ سب اسکو شکر پسند کرتی تھین اب جو اسکے خلاف عقیدہ رکھے وہ ناخلف ہے **عن** اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَتْ خَطَبَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَذَرْتُ اِلَيْهِ فَعَذَرَنِیْ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ اللّٰتِیْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِیْ هَاجَرْنَ مَعَكَ الْاٰيَةَ قَالَتْ فَلَمْ اَكُنْ اَحِلُّ لَهٗ لِاَنِّیْ لَمْ اُهَاجِرْ كُنْتُ مِنَ الطُّلَقَآءِ **ترجمہ** ام ہانی سے روایت ہے جو بیٹی ہین ابیطالب کی (یعنے حضرت کی چچیری بہن) اُنہون نے کہا کہ حضرت نے مجھے نکاح کا پیغام دیا اور مین نے عذر کیا (کہ میرے پاس چھوٹی چھوٹی لڑکے ہین روتے پیٹتے آپکو شاید ناگوار ہو) آپنے میرا عذر قبول فرمایا پھر اللہ تعالے نے یہ آیت اُتاری انا احللنا لک سے آخر تک ام ہانی نے کہا کہ پھر مین آپ پر حلال نہین ہوئی اسلئے کہ مین نے ہجرت نہین کی تھی مین ان لوگونمین تھی جو فتح مکہ کے اسلام لائے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر سدی کی روایت سے اسی سند سے **مترجم** پوری آیتہ کا ترجمہ یہہ ہے کہ اللہ فرماتا ہے حلال کئے ہمنے تیرے لئی بیبیان تیری جنکا مہر تو نے دیدیا اور وہ جنکے مالک ہوے تیرے ہاتہ یعنے لونڈیان جو غنیمت مین عنایت فرمائین اللہ نے تجھکو اور تیرے چچا کی بیٹیان اور تیری پھوپھیون کی بیٹیان اور تیرے ماموونکی بیٹیان اُنمین تیرے خالاؤنکی بیٹیان اُنمین سے جو ہجرت کرکے آئین تیرے ساتھ یعنے جنہون نے

ہجرت نہیں کی وہ حلال نہیں آخر آیت تک **عن** انس قال لما نزلت هذه الآية وتخفي في نفسك ما الله مبديه في شأن زينب بنت جحش جاء زيد يشكو فهم بطلاقها فاستأمر النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم امسك عليك زوجك واتق الله **ترجمہ** انس سے کہا جب یہ آیت اتری وتخفی فی نفسک یعنے چھپاتا تھا تو اے نبی اس چیز کو کہ اللہ اسکا کھولنے والا تھا اور یہ آیت زینب بنت جحش کے شان میں اتری اور زید انکے شوہر آئے اور ارادہ کیا انہوں نے طلاق دینے کا اور مشورہ طلب کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپنے فرمایا روک رکھو تم اپنی بیوی اپنی پاس یعنے طلاق مت دو اور ڈرو اللہ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** یعنے حضرت کے دل میں تھا کہ اگر زید انکو طلاق دیگا تو میں انکے دلجوئی کے لیے ان سے نکاح کرونگا مگر لوگوں کے شرم کے مارے اس امر کو ظاہر نہ کرتے تھے اللہ نے اسکو ظاہر کر دیا اللہ کسی سے شرماتا نہیں ہے **عن** ابن عباس انه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اصناف النساء الا ما كان من المؤمنات المهاجرات قال لا يحل لك النساء من بعد ولا ان تبدل بهن من ازواج ولو اعجبك حسنهن الا ما ملكت يمينك واحل الله فتياتكم المؤمنات وامرأة مؤمنة ان وهبت نفسها للنبي وحرم كل ذات دين غير الاسلام ثم قال ومن يكفر بالايمان فقد حبط عمله وهو في الآخرة من الخاسرين وقال يا ايها النبي انا احللنا لك ازواجك اللاتي آتيت اجورهن وما ملكت يمينك مما افاء الله عليك الى قوله خالصة لك من دون المؤمنين وحرم ما سوى ذلك من اصناف النساء **ترجمہ** ابن عباس نے کہا منع کئے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عورتوں کی اقسام سے مگر جو مومنہ ہوں ہجرت کی فرمایا اللہ تعالے نے لا یحل لک النساء من بعد یعنے حلال نہیں تجھے اسکے بعد اور عورتیں اور نہ یہہ کہ بدلے تو ان عورتوں میں سے یعنے جواب تیرے نکاح میں ہیں اگر تجھکو پسند آوے خوبصورتی انکی مگر جو عورتیں کہ مالک ہوں انپر تیرے ہاتھ (یعنے وہ حلال ہیں) اور حلال کیں اللہ تعالے نے جوان عورتیں ایمان والیاں اور وہ عورت ایمان والی کہ بخشدے اپنی جان نبی کو اور حرام کیا اللہ تعالی نے ہر دین والی عورت کو سوا اسلام کے پھر فرمایا اللہ نے جو منکر ہوا ایمان کا ضایع ہوگئے اسکے عمل نیک اور آخرت میں وہ نقصان والوں میں ہے اور فرمایا اللہ نے اے نبی حلال کی ہمنے تیرے لئے بیبیاں تیری کہ جنکا مہر تونے دیدیا اور جو تیرے ہاتھ کی ملک ہوں جو اللہ نے غنیمت میں عنایت فرمائیں تجھکو یہاں تک فرمایا خالصة لک یعنے یہہ امر کہ جو عورت مومنہ بخشدے اپنی جان اور ارادہ کرے نبی اسکے نکاح کا وہ حلال ہے نبی کو یہ حکم خاص تیرے لیے ہی ہے نہ اور مومنوں کے لئے (یعنے اوروں کا نکاح بغیر مہر نہیں ہو سکتا) اور حرام کیں اللہ تعالے نے انکے سوا اور قسمیں عورتوں کی **ف** یہ حدیث حسن ہے ہم اسکو عبد الحمید بن بہرام ہی کی روایت سے جانتے ہیں سنا میں نے احمد بن حسن سے وہ کہتے تھے کہا احمد بن حنبل نے کہا کہ عبد الحمید بن بہرام جو روایت کرتے ہیں حوشب سے اسمیں کچھ مضائقہ نہیں **عن** عائشة قالت ما مات رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى احل له النساء **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا وفات نہیں ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی یہاں تک کہ حلال ہوگئیں آپکے لئے سب عورتیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** صحابہ کرام کا اختلاف تھا کہ آنحضرت پر اور عورتیں بھی حلال ہوئیں یا نہیں حضرت عائشہ کا مذہب اس حدیث میں گذرا انس فرماتے ہیں کہ آخر عمر تک عورتیں آپ پر حرام ہی رہیں یعنے موجود بیبیوں کے سوا اور سے نکاح جایز نہ تھا جیسے فرمایا اللہ نے لا یحل لک النساء من بعد یعنے اب انکے بعد اور عورتیں تجھے حلال نہیں عکرمہ اور ضحاک کہتے ہیں کہ عدم حلت سے یہ مراد ہی کہ سوا ان عورتوں کے جنکا آیہ احللنا لک ازواجک میں حلال ہونا مذکور ہے اور عورتیں حرام ہیں اور اختلاف کیا ہے علما نے اسمیں بھی کہ نکاح بلفظ ہبہ امت کے حق میں جایز ہے یا نہیں مثلا عورت کہے کہ میں نے اپنی جان تجھے ہبہ کی تو نکاح صحیح ہوگا یا نہیں سو اکثر اسطرف گئے ہیں کہ نکاح صحیح نہوگا جب تک نکاح یا تزویج کا لفظ نہ کہا جاوے اور سعید بن مسیب اور زہری اور مجاہد اور عطا کا یہی قول ہے اور ربیعہ اور مالک اور شافعی بھی اسکے قائل ہیں اور ایک جماعت اسطرف گئے ہے کہ بلفظ ہبہ اور تملیک بھی صحیح ہوجاتا ہی اور یہی قول ہے ابراہیم نخعی اور اہل کوفہ یعنے احناف کا اور جنکے نزدیک نکاح بغیر لفظ نکاح یا تزویج کے جایز نہیں ہوتا انکا اختلاف ہے نکاح میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک گروہ تو کہتا ہے کہ آنحضرت کا نکاح بلفظ ہبہ بھی جایز ہوجاتا ہے اور یہ خاصہ ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا خالصة لک من دون المؤمنین اور دوسرا گروہ اسطرف گیا ہے کہ صحیح نہیں ہوتا بغیر لفظ نکاح یا تزویج کے اسلئے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے ان اراد النبی ان یستنکحها یعنے نبی کے واسطے بھی اللہ تعالی نے نکاح ہی کا لفظ فرمایا مگر مخصوص حضرت کے

ساتھ فقط ترک مہر ہے یعنے بغیر مہر کے آپکا نکاح درست ہے اور باقی رہا لفظ نکاح اسمین آپ اور امت دونونکا ایک حال ہے اور اسمین بھی اختلاف ہے کہ ایسی کوئی
بیوی تہے آپکی جنہون نے اپنی جان ہبہ کر دی ہو یا نہین عبد اللہ بن عباس اور مجاہد نے کہا ایسی کوئی بیوی نہ تھی اور جتنی بیبیان آپکے پاس تہین وہ
منکوحہ تہین یا مملوکہ اور ان وہبت نفسہا جملہ شرطیہ ہے اور وہ لازم الوقوع نہین اور دوسرون نے کہا ہی کہ آپکے پاس موہوبہ بھی تہین اور اسمین بھی
اختلاف ہے کہ وہ کون تہین شعبی نے کہا زینب بنت خزیمہ ہلالیہ کہ ام المساکین کہتی تہی قتادہ کہتے ہین کہ وہ میمونہ بنت حارث تہین علی بن حسین اور
ضحاک اور مقاتل نے کہا کہ وہ ام شریک بنت جابر تہین عروہ بن زبیر نے کہا کہ وہ خولہ بنت حکیم تہین بنی سلیم کے قبیلہ سی ہذا خلاصۃ ما فی البغوی مع تقدیم
وتاخیر **عن** انس بن مالک قال بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بامراۃ من نسائہ فارسلنی فدعوت قوما الی الطعام فلما اکلوا و
خرجوا قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منطلقا قبل بیت عائشۃ فرای رجلین جالسین فانصرف راجعا فقام الرجلان فخرجا فانزل اللہ
یا ایہا الذین امنوا لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم الی طعام غیر ناظرین اناہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی کہا انہون نی کہ
زفاف کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویونمین سے ایک عورت سی اور مجہی بلا بہیجا اور مین نے ایک گروہ کو بلایا کہانیکو پہر جب وہ کہا چکے اور باہر نکلی کہڑے
ہوی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم چلتے ہوئی حضرت عائشہ کے گہر کیطرف سو دیکہا آپنے کہ دو شخص بیٹہی ہوے ہین پہر آپ لوٹ گئی سو کہڑے ہوئی وہ دونون
اور باہر چلے گئی پس اتاری اللہ تعالے نی یہ آیتہ یا ایہا الذین امنوا سی آخر تک یعنی ای ایمان والون نہ داخل ہو گہر ونمین نبی کے مگر جب وہ اجازت دوین
اور بلاوین کہانیکو نہ یہہ کہ انتظار کرتے رہو اسکے پکنی کا **ف** اس حدیث مین ایک قصہ ہی اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے بیان کی روایت ہے اور روایت کیے
ثابت نی انس سے یہ حدیث اپنی طول کے ساتہ **عن** انس بن مالک قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی باب امراۃ عرس بہا فاذا عندہا
قوم فانطلق فقضی حاجتہ فاحتبس ثم رجع وعندہا قوم وانطلق فقضی حاجتہ فرجع وقد خرجوا قال فدخل وارخی بینی وبینہ سترا قال فذکرتہ لابی طلحۃ قال
فقال لئن کان کما تقول لینزلن فی ہذا شیء قال فنزلت ایۃ الحجاب **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہا اور آپ ایک
بی بی کے دروازے پر تشریف لائی کہ آپنی انکو بیوی بنایا تہا سو انکے پاس ایک گروہ کو پایا اور آپ چلی گئے اور اپنا کچہہ کام کیا اور پہر آئی اور وہ لوگ باہر جا چکی تہے
انس نے کہا کہ پہر آپ داخل ہوے اور میرے اور اپنی بیچمین پردہ ڈال دیا کہا انس نے کہ پہر ذکر کیا مین نے اسکا ابی طلحہ سی انہون نے کہا اگر ایسا ہی ہی جیسا تو کہتا
ہے تو بیشک اسبارہ مین کچہہ اتریگا کہا راوی نے کہ پہر آیت حجاب اتری **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سی اور عمرو بن سعید کو اصلع کہتے ہین
مترجم جن بی بی کا زفاف تہا وہ زینب بنت جحش تہین اور حضرت کئی بار آئی گئے کہ یہہ لوگ جو اس گہر مین بیٹہے ہین چلے جائین اور آیت حجاب وہی
جو اوپر کے حدیث مین گذری ابن عباس سے مروی ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی ان مسلمانون کے حق مین کہ منتظر رہتے تہے آنحضرت کی کہانا پکنے کے پہر جب پکچاتا
قبل نکلنے کے جا بیٹہتے اور کہا کر باہر نجاتے حضرت کو تکلیف ہوتی آپکا کوئی آرام کرنیکا مقام سوا اسکے نتہا اسپر اللہ تعالے نی یہ آیت اتاری **عن** انس بن
مالک قال تزوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل باہلہ فصنعت امی ام سلیم حیسا فجعلتہ فی تور فقالت یا انس اذہب بہذا الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقل لہ بعثت بہذا الیک امی وہی تقرئک السلام وتقول ان ہذا لک منا قلیل یا رسول اللہ قال فذہبت بہ الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ان امی تقرئک السلام وتقول ان ہذا منا لک قلیل قال ضعہ ثم قال اذہب فادع لی فلانا وفلانا وفلانا
ومن لقیت فسمی رجالا قال فدعوت من سمی ومن لقیت قال قلت لانس عدد کم کانوا قال زہاء ثلث مائۃ قال فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یا انس ہات بالتور قال فدخلوا حتی امتلات الصفۃ والحجرۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیتحلق عشرۃ عشرۃ ولیاکل کل انسان
مما یلیہ قال فاکلوا حتی شبعوا قال فخرجت طائفۃ ودخلت طائفۃ حتی اکلوا کلہم قال فقال لی یا انس ارفع قال فرفعت فما ادری حین وضعت
کان اکثر ام حین رفعت قال وجلس طوائف منہم یتحدثون فی بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس و
زوجتہ مولیۃ وجہہا الی الحائط فثقلوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلم علی نسائہ ثم رجع فلما راو

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَعَ ظَنُّوْا اَنَّھُمْ قَدْ ثَقُلُوْا عَلَیْہِ فَابْتَدَرُوْا الْبَابَ فَخَرَجُوْا کُلُّھُمْ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَرْخَی السِّتْرَ
وَدَخَلَ وَاَنَا جَالِسٌ فِی الْحُجْرَۃِ فَلَمْ یَلْبَثْ اِلَّا یَسِیْرًا حَتّٰی خَرَجَ عَلَیَّ وَاُنْزِلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَاتُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَھُنَّ عَلَی النَّاسِ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ یُّؤْذَنَ لَکُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰہُ وَلٰکِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ
اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ قَالَ الْجَعْدُ قَالَ اَنَسٌ اَنَا اَحْدَثُ النَّاسِ عَھْدًا بِھٰذِہِ الْاٰیَاتِ وَحُجِبْنَ نِسَاءُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ**
انس بن مالک نے کہا نکاح کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بی بی سے (یعنے زینب سے) پھر اپنے گھر میں تشریف لیگئے (یعنے بیوی کے پاس) سو میری ماں ام سلیم نے
کچھ حیس پکایا اور ایک پتیل کے یا پتھر کے برتن میں کرکے مجھے کہا اے انس لیجا اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہہ کہ بھیجا ہے اسکو میرے ماں نے اور
وہ آپکو سلام کہتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ یہہ ہماری طرف سے آپکو نہایت قلیل ہے اے رسول اللہ کے انس نے کہا پھر میں اُسے لیکر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور
میں نے عرض کی کہ میری ماں آپکو سلام کہتی ہیں اور کہتی ہیں یہ آپکو ہماری طرف سے نہایت قلیل ہے آپنے فرمایا رکھدو پھر فرمایا جاؤ اور فلانے فلانے فلانے شخصوں کو اور جو
تمکو ملے اُسکو بلا لاؤ اور کئی آدمیوں کے نام فرمائے انس نے کہا پھر اُن سبکو میں نے بلایا جنکے نام آپنے لئے تھے اور جو مجھے ملگیا راوی کہتا ہے کہ میں نے انس سے
پوچھا کتنے لوگ ہونگے انہوں نے کہا لگ بھگ تین سو کی قریب انس نے کہا پھر مجھسے فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے انس وہ برتن لاؤ انس نے کہا پھر سب گھر میں داخل
ہوئے یہانتک کہ دالان اور کوٹھری سب بھر گئے اور رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس دس آدمی کا حلقہ باندھ لو اور ہر شخص اپنے پاس سے کھاوے انس نے
کہا پھر سب نے کھایا یہانتک کہ سیر ہوگئے اور ایک گروہ نکلتا تھا اور دوسرا داخل ہوتا تھا یہانتک کہ سب کھا چکے پھر آپنے مجھسے فرمایا کہ اے انس اٹھاؤ (یعنے یہ
برتن) انس نے کہا پھر میں نے اٹھایا سو میں نہیں جانتا تھا کہ جب میں نے رکھا تھا اُسوقت زیادہ تھا یا جب میں نے اٹھایا کہا راوی نے اور بیٹھی رہے کئی آنیوالے
انہیں سے باتیں کرتے ہوئے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر میں اور رسولخدا بھی بیٹھے تھے اور آپکی بی بی دیوار کیطرف مونہہ پھیرے بیٹھیں تھیں اور آنحضرت
پر لوگوں کا بیٹھنا گران گذرا اور آپ نکلے اور سلام کیا آپنے عورتوں پر یعنے ہر بی بی کے حجرے پر تشریف لیگئے پھر لوٹے پھر جب دیکھا انہوں نے کہ رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم لوٹے گمان کیا انہوں نے کہ حضرت کو ہمارا بیٹھنا گران گذرا سو جلدی سے وہ سب دروازہ کے باہر گئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آنکر پردہ
ڈالدیا اور اندر آگئے حجرے کے اور میں بیٹھا ہوا تھا سو کچھہ دیر نہوئی کہ نکلے آپ میری طرف اور یہ آیتیں اُتریں سو آپنے نکلکر لوگوں پر پڑھیں یا ایہا الذین آمنوا سے
آخر تک یعنے اے ایمان والوں نہ داخل ہو نبی کے گھروں میں مگر یہہ کہ بلائے جاؤ تم کھانیکو نہ یہہ کہ انتظار کرتے رہو اُسکے پکنے کا ولیکن جب تم بلائے جاؤ
تو داخل ہو پھر جب کھا چکو پھیل پڑو اور نہ بیٹھے رہو باتیں بنانیکو اس سے ایذا ہوتی ہے نبی کو اور وہ تمسے شرماتا ہے اور اللہ سچی بات سے نہیں شرماتا اور جب مانگو
تم کوئی چیز تو مانگ لو پردہ کے باہر سے یہہ بہت پاک کرنیوالا ہے تمہارے دلونکو اور بی بیوں کے دلونکو اور تمکو لائق نہیں کہ اذیت دو رسولخدا صلے اللہ علیہ
وسلم کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو اُسکے بعد اُسکے بی بیوں سے یہ اللہ کے نزدیک بڑا گناہ ہے انتہی جعد نے کہا انس کہتے تھے کہ پہلے سب لوگوں سے مجھکو پہونچی ہیں یہ آیتیں اور
اُسی دن سے پردہ ہونے لگیں بیبیاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور جعد بیٹے ہیں عثمان کے اور اُنکو ابن دینار کہتے ہیں اور کنیت
اُنکی ابو عثمان بصری ہے اور وہ ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک روایت کی اُنسے یونس بن عبید نے اور شعبہ اور حماد بن زید نے **عَنْ** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّہٗ
قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِیْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ فَقَالَ لَہٗ بَشِیْرُ بْنُ سَعْدٍ اَمَرَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْکَ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ قَالَ فَسَکَتَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی تَمَنَّیْنَا اَنَّہٗ لَمْ یَسْاَلْہُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ
وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَالسَّلَامُ کَمَا قَدْ عُلِّمْتُمْ **ترجمہ** ابی مسعود انصاری نے کہا کہ ہمارے پاس آئے رسولخدا صلے
اللہ علیہ وسلم اور ہم سعد بن عبادہ کے مجلس میں تھے سو عرض کی آپسے بشیر بن سعد نے کہ حکم دیا ہے ہمکو اللہ تعالی نے کہ درود بھیجیں آپ پر سو کیونکر درود بھیجیں آپ پر کہا راوی
نے کہ آپ چپ ہو رہے یہانتک کہ آرزو کی ہمنے کہ اُنسے نہ پوچھا ہوتا (یعنے گمان ہوا کہ شاید حضرت خفا ہوے) پھر آپنے فرمایا کہ کہو تم اللھم سے مجید تک
یعنے یا اللہ رحمت کر محمد پر اور محمد کے آل پر جیسے رحمت کی تونے آل ابراہیم پر اور برکت دے محمد کو اور محمد کی آل کو جیسے برکت دی تونے ابراہیم کی آل کو جہانوں میں

تو بڑی خوبیوں والا ہے بزرگی رکھتا اور فرمایا سلام تم پر جیسا تم پہلے جان چکے ہو (یعنے التحیات مین) **ف** اس باب مین علی بن حمید اور کعب بن عجرہ اور طلحہ بن عبید اللہ
اور ابی سعید اور زید بن خارجہ سے بھی روایت ہے اور انکو ابن جاریہ بھی کہتے ہین اور بریدہ سے بھی روایت ہی یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** حضرت پر درود
بھیجنے کا حکم اس آیت مین ہوا ہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنے اللہ اور فرشتے اُسکے درود
بھیجتے ہین نبی پر اے ایمان والو درود بھیجو تم بھی اُسپر اور سلام بھیجو خوب سلام بھیجنا اور اللہ تعالے نے اس آیت مین کمال تحریض اور ترغیب کے درود بھیجنے پر کئی طرح سے
ایک تو یہ کہ فرمایا اللہ درود بھیجتا ہے دوسرے فرشتے بہی اُسکے پس معلوم ہوا کہ اقتدا اُنکے ضرور ہے تیسرے صیغہ مضارع کا فرمایا یعنے یصلون کہا کہ جو دوام اور ہمیشگی
پر دلالت کرے یعنے عادت آلہی اور عادت ملائکہ ہے کہ درود نبی پر بھیجتے ہین نہ یہ کہ علی سبیل الشذوذ یہہ امر اُنسے صادر ہوچوتھے خطاب کیا لوگون کو بوصف
ایمان معلوم ہوا کہ درود بھیجنا صفات مومنین سے ہے اور شیوہ ہے کامل الایمان لوگونکا پانچوین صیغہ امر کا فرمایا یعنے صلوا کہ ثبت وجوب کا ہے چھٹے منضم کیا اسکے
ساتھ سلام کو کہ متمم ہے درود کے مضمونکا ساتوین تسلیما سے اُسکے تاکید کی اور یہ اہتمام شاید کسی اور نیکی کے لئی نہ فرمایا ہوگا پس معلوم ہوا کہ درود افضل الحسنات
ہے اور احسن العبادات وذلک المقصود **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَ رَجُلًا حَیِیًّا سِتِّیْرًا مَا یُرٰی مِنْ
جِلْدِہٖ شَیْءٌ اسْتِحْیَاءً مِنْہُ فَاٰذَاہُ مَنْ اٰذَاہُ مِنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ فَقَالُوْا مَا یَسْتَتِرُ ھٰذَا السِّتْرَ اِلَّا مِنْ عَیْبٍ بِجِلْدِہٖ اِمَّا بَرَصٌ وَاِمَّا اُدْرَۃٌ وَاِمَّا اٰفَۃٌ وَاِنَّ اللّٰہَ
اَرَادَ اَنْ یُّبَرِّئَہٗ مِمَّا قَالُوْا وَاِنَّ مُوْسٰی خَلَا یَوْمًا وَحْدَہٗ فَوَضَعَ ثِیَابَہٗ عَلٰی حَجَرٍ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ اِلٰی ثِیَابِہٖ لِیَاْخُذَھَا وَاِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِہٖ
فَاَخَذَ مُوْسٰی عَصَاہُ فَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ ثَوْبِیْ حَجَرُ ثَوْبِیْ حَجَرُ حَتّٰی انْتَھٰی اِلٰی مَلَاءٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ فَرَاَوْہُ عُرْیَانًا اَحْسَنَ النَّاسِ خَلْقًا وَاَبْرَاَہٗ
مِمَّا کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ قَالَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَاَخَذَ ثَوْبَہٗ فَلَبِسَہٗ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاہُ فَوَاللّٰہِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِّنْ اَثَرِ عَصَاہُ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا
فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی فَبَرَّاَہُ اللّٰہُ مِمَّا قَالُوْا وَکَانَ عِنْدَ اللّٰہِ وَجِیْھًا **ترجمہ** ابی ہریرہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہین کہ موسی علیہ السلام ایک مرد باحیا پردہ پوش تہے کہ اُنکے بدنکو کوئی دیکھتا نہ تھا مارے شرم کے سو انکو ایذا دی جسنے ایذا دی بنی اسرائیل مین سے اور کہنے لگے یہ جو بدن
ڈھانپتے ہین تو اسلئے کہ اُنکے بدن مین کوئی عیب ہے برص ہو یا خصیے بڑے ہون یا کوئی اور آفت ہو اور اللہ تعالے نے چاہا کہ اُنکے تہمت سے بری کردے سو موسے
ایکدن اکیلے اپنے کپڑے پتہر پر رکہہ کے نہا رہے تہے (یعنے برہنہ) پہر جب نہا چکے اور اپنے کپڑے لینے آئے وہ پتہر بھاگا آپکے کپڑے لیکر سو موسے نے اپنا عصا
لیا اور اُسکے پیچہے دوڑے اور کہتے جاتے تہے میرے کپڑے اے پتہر میرے کپڑے اے پتہر یہانتک کہ ہو نکلا وہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر اور اُنہون نے آپکو ننگا
دیکھہ لیا کہ صورت شکل مین سب لوگون سے بہتر ہے اور اللہ نے اُنکو بری کردیا اُنکی تہمت سے آپنے فرمایا کہ پہر وہ پتہر کہڑا ہوگیا اور موسے نے اپنے کپڑے لیکر پہن لئے
اور پتہر کو عصا مارنے لگے سو قسم ہے اللہ کی پتہر مین بہت سے پڑ گئین اُنکے عصا کے اثر سے تین یا چار یا پانچ یہی مطلب ہے اللہ تعالے کے اس قول کا یعنے اے ایمان والو
مت ہو مثل اُن لوگون کے کہ جنہون نے ایذا دی موسی کو اور پاک کردیا اللہ نے اُسکو اُس تہمت سے کہ اُنہون نے لگائی تہی اور وہ اللہ کے نزدیک بڑا آبرو والا ہے
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہوئی ہے کئی سندون سے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **خاتمہ** سورہ احزاب مین بہت سے فوائد جدیدہ اور مضامین
پسندیدہ اس ترتیب سے مذکور ہین کہ خطاب نبی کو اور امر تقوی کا اور نہی منافقون اور کافرونکی اطاعت سے اور نہ ہونا دو دل کا کسیکے سینہ مین اور حکم زبان مظاہر کا
اولی اور مقدم ہونا نبی کا مومنون کے جان سے اور مومنونکی مان ہونا آپکے بیبیونکا اقرار لینا تمامی انبیا سے ازلین قصہ جنگ احزاب کا اور آجانا کفار کے فوجون کا
ہر طرف سے اور ابتلا مومنین کے اور مداہنت اور گہبرانا منافقین کا آیت تخییر ازواج تعلیم ازواج طہرات کو بات کرنیکے آیۃ تطہیر اور وعدہ اجر عظیم اور مغفرت کا دس
چیزون پر یعنے اسلام اور ایمان اور قنوت اور صدق اور صبر اور خشوع اور صدقہ اور صوم اور حفظ فروج اور ذکر الہی بے اختیار ہوجانا مومنونکا حب خدا اور
رسول کا حکم آجاوے اور باطل ہوجانا تقلید کا جب حدیث پہونچے قصہ نکاح زینب کا اور فضیلت نکاح ثانی کی امر ذکر کثیر کا اور تسبیح کا صبح اور شام اور
درود بھیجنا اللہ اور ملائکہ کا مومنون پر شاہد اور مبشر اور نذیر اور داعی الی اللہ اور سراج منیر ہونا رسول کا قبل مس جسکو طلاق دین اُسکو عدت کا نہونا تحلیل ازواج
مطہرات اور لونڈیونکی نبی کے لئے اور تحلیل مہاجرات کے جو آپکی قرابت رکہتے ہون اور تفصیل اُنکے اور تحلیل اُسکے جو اپنے نفس کو ہبہ کرے خاص نبی کے واسطے

اور آداب گھر مین آنی جانی کے اور حکم چلے جانیکا بعد کھانا کھانی کے اور حکم حجاب کا ازواج مطہرات کے لئے اور بیان اُن لوگونکا جنسے پردہ نہین ہے اور فضیلت اور امر درود کا اور لعنت اُنپر جو نبی کو ستاوین اور امر بڑی چادرین اوڑہنے کا عورتونکو نکلتے وقت ڈرانا منافقونکا کہ مدینہ سے نکالدی جاؤگی قیامت کا علم خداہی کو ہے وعید سعیر کے کافرونکی لئے اور حسرت کہنا اُنکا اطاعت رسول کے فوت ہونی پر اور خرابی تقلید کے ان آیتون مین بیان موسی علیہ السلام کے برات کا امر تقوی کا بیان عرض امانت کا سموات وارض پر وعید عذاب کے منافقون کے لئے اور وعدہ مغفرت کا مومنون کے واسطے سورۃ سبا

عن فروۃ بن مسیک المرادی قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ الا اقاتل من ادبر من قومی بمن اقبل منہم فاذن لی فی قتالہم وامرنی فلما خرجت من عندہ سال عنی ما فعل الغطیفی فاخبر انی قد سرت قال فارسل فی اثری فردنی فاتیتہ وہو فی نفر من اصحابہ فقال ادع القوم فمن اسلم منہم فاقبل منہ ومن لم یسلم فلا تعجل حتی احدث الیک قال وانزل فی سبا ما انزل فقال رجل یا رسول اللہ وما سبا ارض او امرأۃ قال لیس بارض ولا امرأۃ ولکنہ رجل ولد عشرۃ من العرب فتیامن منہم ستۃ وتشاءم منہم اربعۃ فاما الذین تشاءموا فلخم وجذام وغسان وعاملۃ واما الذین تیامنوا فالازد والاشعریون وحمیر وکندۃ ومذحج وانمار فقال رجل یا رسول اللہ وما انمار قال الذین منہم خثعم وبجیلۃ **ترجمہ**

فروہ بن مسیک مرادی نے کہا کہ آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور مین نے عرض کی کہ ای رسول اللہ کے کیا نہ لڑون مین اُس شخص سے کہ جو اسلام سے پیٹھ موڑے میری قوم مین سے اُن لوگون کو ساتھ لیکر جو انہین قبول کر چکے تو آپنے اجازت دی مجھی اور امیر کیا اپنے قوم کا پھر جب مین آپکے پاس سے نکلا میرا حال آپنے پوچھا کہ غطیفی کہان گیا اور خبر ملی آپکو کہ مین چلا گیا کہا راوی نے کہ پھر میرے پیچھے بھیجا کسیکو کہ وہ مجھے لوٹا لایا اور مین حاضر ہوا اور آپ چند اصحاب مین بیٹھے تھے پھر آپنے فرمایا بلاؤ قوم کو پھر جو اسلام لائی قبول کر اور جو اسلام نہ لائی جلدی نکر یہانتک کہ مین تازہ حکم بھیجون تجھکو کہا راوی نے اور اُتر چکے تھے کیفیت سبا کے سو ایک شخص نے پوچھا کہ ای رسول اللہ کے سبا کوئی زمین ہے یا کسی عورت کا نام آپنے فرمایا نہ زمین ہے نہ عورت مگر ایک مرد تھا عرب کا اُسکے دس لڑکے تھی چھ کو اُنمین سے مبارک جانا اور چار کو منحوس پھر جنکو منحوس جانا وہ لخم ہین اور جذام اور غسان اور عاملہ اور جنکو مبارک سمجھا وہ ازد ہین اور اشعری اور حمیر اور کندہ اور مذحج اور انمار پھر ایک شخص نے کہا ای رسول اللہ کے انمار کونسا قبیلہ ہے آپنے فرمایا جنمین خثعم اور بجیلہ ہین **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے **مترجم** سبا بیٹا ہی یشجب کا وہ بیٹا ہے یعرب کا وہ بیٹا ہی قحطان کا اور ساکن اُنکے یمن مین تھے اللہ نے اُنکی طرف تیرہ نبی بھیجی اور اُنکے شہر نہایت کثیر الفواکہ تھے اور پاکیزہ اُنمین نہ کھٹمل اور مچھر اور کتکے اور سانپ اور بچھو تھا پھر اُنکے پیغمبرون نے اللہ کیطرف بلایا اور اُسکی نعمتین بیان فرمائین اُن نالایقون نے کہا اللہ کے کوئی نعمت ہمکو نہین معلوم ہوتی پھر اللہ نے اُنکا تالاب توڑ دیا کہ جس سے تمام ملک سینچا جاتا تھا اور اُسمین تاثیر زہر کے دیدی کہ وہ پانی جس زمین سے گذر گیا وہ بنجر ہوگئی کذا ذکرہ البغوی

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قضی اللہ فی السماء امرا ضربت الملائکۃ باجنحتہا خضعانا لقولہ کانہا سلسلۃ علی صفوان فاذا فزع عن قلوبہم قالوا ماذا قال ربکم قالوا الحق وہو العلی الکبیر قال والشیاطین بعضہا فوق بعض **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالی آسمانون پر کوئی حکم فرماتا ہے فرشتے اپنے پر مارتے ہین عاجزی کے راہ سی اللہ کے قول کے لئے اور ایک آواز آتی ہے جیسے ایک زنجیر کھڑکانی کی پتھر پر پھر جب فرشتون کو ہوش آتا ہے ہر ایک دوسرے سے کہتا ہے تمہارے رب نے کیا کہا دوسرے فرشتے جواب دیتے ہین کہ سچ کہا اور وہ بلند ہے بڑا اور فرمایا آپنے کہ شیطان آسمان و زمین کے بیچمین ایک دوسرے پر جمع ہوجاتے ہین تاکہ احکام الٰہی اور خبر آسمانی میں کچھ چرا وین **ف** حدیث حسن ہے صحیح ہے

عن ابن عباس قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فی نفر من اصحابہ اذ رمی بنجم فاستنار فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کنتم تقولون لمثل ہذا فی الجاہلیۃ اذا رأیتموہ قالوا کنا نقول یموت عظیم او یولد عظیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہ لا یرمی بہ لموت احد ولا لحیاتہ ولکن ربنا تبارک اسمہ وتعالی اذا قضی امرا سبح حملۃ العرش ثم سبح اہل السماء الذین یلونہم ثم الذین یلونہم حتی یبلغ التسبیح الی ہذہ السماء ثم سال اہل السماء السادسۃ اہل السماء السابعۃ ماذا قال ربکم قال فیخبرونہم ثم یستخبر اہل کل سماء حتی یبلغ الخبر الی اہل السماء الدنیا وتختطف الشیاطین السمع فیرمون فیقذفونہ الی اولیائہم فما جاءوا بہ علی وجہہ فہو حق ولکنہم یحرفون ویزیدون **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے

اصحاب مین بیٹھے ہوئے تہی کہ یکبارگے ایک تارہ ٹوٹا اور روشنی ہوگئی آپنے فرمایا کہ تم اسکو جاہلیت مین کیا کہتے تہے جب دیکھتے تہی انہون نے کہا ہم کہا کرتے تہے کہ
جب کوئی شخص بڑا مرتا ہے یا کوئی بڑا پیدا ہوتا ہے تب یہ ٹوٹتا ہی آنحضرت نے فرمایا کہ یہ کسیکے موت وحیوۃ کے سبب سے نہین ٹوٹتا ولیکن ہمارا پروردگار کہ بڑی برکت
والا ہے نام اُسکا اور بلند ہی ذات اُسکی جب وہ حکم کرتا ہے کسیکام کا تسبیح کرتے ہین حاملان عرش پہر تسبیح کرتے ہین اُس آسمان والی فرشتی جو عرش کے قریب ہین
پہر جو اُس سے قریب ہین یہانتک کہ شہرہ اور غلغلہ سبحان اللہ کا اس آسمان تک پہونچتا ہے پہر چھٹے آسمان والے فرشتے ساتوین آسمان والون سے پوچھتے ہین کہ کیا فرمایا
تمہارے پروردگار نے پہر اُنکو وہ خبر دیتے ہین پہر اسیطرح ہر نیچے آسمان والے اوپر کی آسمان والون سے پوچھتے جاتی ہین یہانتک کہ دنیا کی آسمان پر خبر پہونچتی ہے اور
جن اُچک کر سُنا چاہتے ہین سو اُنپر مار پڑتی ہے اور وہ کچھ بات لا کر ڈالدیتے ہین اپنے یارون کیطرف یعنے جو کاہن ہین پہر جسکو وہ جیسے ہی ویسی ہی پہونچاتی ہین
وہ خبر تو سچ ہوتی ہے مگر وہ اُسکو بدلتے ہین اور بڑہا گہٹا دیتے ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث زہری سے اُنہون نے روایت
کی علی بن حسین سے اُنہون نے ابن عباس سے اُنہون نے انصار کے کئی مردون سے کہ اُن انصاریون نے کہا کہ ایکدن حاضر تہے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آخر
حدیث تک **خاتمہ** سورۂ سبا مین عمدہ عمدہ مضامین اس ترتیب سے مذکور ہین کہ پہلے حمد باریتعالے کی بعد اُسکے انکار کرنا کافرونکا قیامت پر اور وعدہ مغفرت اور رزق
کا مؤمنین صالحین کے لئے جاننا عالمونکا کہ قرآن حق ہے اور ہدایت کرتا ہے صراط مستقیم کے طرف تعجب کافرونکا اور خبر بعث کی ڈرانا کافرونکو زمین پہٹنے سے اور
آسمان گرنے سے قصہ داؤد علیہ السلام کا اور تسبیح جبال کے اُنکے ساتھ اور قصہ سلیمان کے صبح وشام کے سیر کا اور تانبے کا چشمہ بہانا اُنکے لئے اور بنانا جنون کا محاریب
اور تماثیل اور جفان اور قدور راسیات وغیر ذلک اور قصہ اہل سبا کا اور کیفیت اُنکے باغون کی مالک نہونا معبودان باطل کا ایک ذرہ پر آسمان وزمین سے
اور نہونا شفاعت کا بے اذن خدا کے کیفیت اللہ تعالے کے حکم اُترنے کی عرش سے قایل ہونا مشرکونکا بہی اللہ تعالے کی رزاقیت پر اور فیصلہ مشرکون اور موحدون
کا قیامت مین عام ہونا حضرت کے رسالت کا کافہ ناس کے لئے اور بشیر ونذیر ہونا اُنکا اور جلدی کرنا کافرون کا قیامت کے لئے انکار کافرونکا قرآن اور کتب
سابقہ سے تکبر کرنا ہر قریہ کے امیرونکا کثرت اموال واولاد پر کشادگی اور تنگی رزق کی اللہ کے ہاتہ مین ہونا اموال واولاد کا موجب قرب الٰہی نہونا سوائے
ایمان وعمل صالح کے وعید عذاب کے منکر آیات کی لئے پوچھنا اللہ تعالے کا فرشتون سے کہ لوگ تمکو پوجتے تہی اور جواب اُنکا کافرون کا قرآن سُننے کی وقت کہنا
کہ یہ شخص ہمارے باپ دادا کے معبودون سے روکتا ہے عطا نہونا اہل مکہ کو کوئی کتاب قبل نزول قرآن کے ہلاک ہونا اگلے جھٹلانیوالونکا باوجود کثرت اموال و
اولاد کے خطاب کافرونکو کہ ایک ایک اور دو دو تفکر کرین امر رسول مین اور جانی کہ اُسے جنون نہین حق کا اُترنا آسمان سے حق آئی ہی باطل کا بہاگ جانا کہنا
نبی کا کہ اگر مین گمراہ ہون وبال مجہپر ہے میرے اطاعت مین تمہارا کیا نقصان ہے کافرونکا گہبرانا آخرت مین **سُوْرَۃُ الْفَاطِرِ** عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتَابَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْھُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ وَمِنْھُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّمِنْھُمْ
سَابِقٌ بِالْخَیْرَاتِ بِاِذْنِ اللّٰہِ قَالَ ھٰٓؤُلَآءِ کُلُّھُمْ بِمَنْزِلَۃٍ وَّاحِدَۃٍ وَّکُلُّھُمْ فِی الْجَنَّۃِ **ترجمہ** ابی سعید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیۃ کی تفسیر
مین ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتَابَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا سے بِاِذْنِ اللّٰہِ تک یعنے پہر وارث کیا ہمنے کتاب کا اُن لوگونکو کہ پسند کیا ہمنے اپنے بندون سے سو اُنمین سے بعضے
ظالم ہین اپنے جان کے لئے اور اُنمین سے بعضے متوسط ہین اور اُنمین سے بعضے آگے بڑہنے والی ہین نیکیون کے ساتہ اللہ کے حکم سے سو فرمایا آپنے یہہ سب اسلام مین برابر
ہین اور سب جنت مین ہین **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے **مترجم** اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا یہ تینون گروہ اسی امت سی ہین اس
آیۃ سے بڑے فضیلت قرآن پڑہنے والونکی ثابت ہوئی اور عمر بن خطاب نے یہ آیۃ منبر پر پڑہی اور فرمایا کہ مینے حضرت سی سنا ہی کہ فرماتے تہی آگے بڑہنے والی
ہم مین کا وہ تو آگے بڑہنے والا ہی ہے اور متوسط نجات پانی والا اور ظالم بخشا ہوا ہی ثابت سی روایت ہے کہ ایکمرد داخل ہوا مسجد مین اور اُسنے دعا کی کہ ای اللہ رحم
کر میری غربت پر اور انس دی میری وحشت مین اور عنایت کر مجہکو ایک ہمنشین نیک سو ابو درداء جو صحابی تہے اُنہون نے فرمایا کہ اگر تونے سچے دل سی یہ دعا کی ہے
تو تیری صحبت سے ہم زیادہ سعادت پاوینگے بہ نسبت تیرے پہر کہا ابو درداء نے سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو آپنے پڑہی آیت ثم اورثنا اور فرمایا سابق بالخیرات
داخل ہوگا جنت مین بغیر حساب کے اور مقتصد کا حساب ہوگا آسانی سے اور ظالم لنفسہٖ دکا جاویگا قیامت کے میدان مین اور فکر مین پڑجاویگا پہر داخل ہوگا

جنت مین پھر پڑھی آپنے یہ آیت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ یعنے وہ بعد فکر کے جنت مین جا کر یہہ کہیگا کہ سب تعریف اللہ کو ہے جسنے دور کیا مجھسے فکر کو میرا رب بخشنے والا قدردان ہے اور عقبہ بن صہبان نے کہا مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ آیت پوچھی ثُمَّ اَوْرَثْنَا تو انہون نے فرمایا ای میرے بیٹے یہ تینون جنت مین ہین اور سابق بالخیرات وہ لوگ ہین کہ حضرت کے زمانہ مین گذر گئی اور حضرت نے انکو جنت کی بشارت دی اور متوسط وہ لوگ ہین کہ قدم بقدم اصحاب کے چلے یہانتک کہ اُنسے ملگئے اور رہی ظالم لنفسہ سو جیسے مین اور تم پس حضرت عائشہ نے اپنے نفس نفیس کو ہمارے ساتہ شمار کیا یعنے رہی نصیب ہمارے انتہے فقیر کہتا ہے کہ کمال کسر نفس تہا ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا ورنہ وہ سابقین بالخیرات مین ہین کہ اللہ تعالے نے انکی طہارت اور براءت قرآن مین اُتاری الروایات کلہا من المعالم **خاتمہ** سورہ فاطر کہ اُسے سورہ ملائکہ بہی کہتی ہین مضامین عمدہ پر شامل ہے جیسے حمد باریتعالے کی اور قدرت اُسکی سمٰوات کے پیدا کرنے سے اور رسول کرنے سی ملائکہ کے اور بیان فتح اور امساک رحمت کا بیان رزق کا تسکین ہمارے پیغمبر کے لگلے قومونکی تکذیب سُنا کر حق ہونا وعدۂ آلہی کا اور ڈرانا فریب دنیا سے بیان شیطان کے عداوتکا انسان سے وعید عذاب شدید کی کافرون کے لئے وعدہ مغفرت اور اجر کبیر کا مومنون کے لئے ہونا ہدایت اور ضلالت کا اللہ کے مشیت سے بیان ہواؤن کے چلانے اور بدلیون کی اُٹہانی کا ہونا پوری عزت کا اللہ کے لئے اور چڑہنا پاک کلمون کا اُسکی طرف اور عمل صالح کا پیدا ہونا انسانکا مٹی سی اور نطفہ سے بیان اُسکی قدرتونکا جیسے پیدا کرنا میٹھے اور کہاری دریاؤنکا اور پیدا کرنا تر گوشت کا یعنے مچھلی کا اُس سے اور نکالنا زیورکا اور چلانا کشتی کا بیان منکر ہونا مشرکونکا شرک کے دن اپنے شرک سے محتاج ہونا انسانکا اور غنی ہونا رحمن کا بیان اسکا کہ کوئی کسیکا گناہ نہ اُٹہاویگا قیامت کے دن اگرچہ عزیز ہو بیان اسکا کہ ڈرانا نفع نہین دیتا مگر انہین کو جنکو خدا کا خوف ہے برابر نہونا اندہے اور انکہیاری کا بیان موتی کے نہ سُننے کا بیان اگلے قومون کے جہٹلانیکا ذکر الاء آلہی کی جیسے مینہہ کا برسانا پہلونکا لنا جبال و دواب و انعام کا پیدا کرنا ڈرتے رہنا عالمونکا پروردگار سے فضیلت قرآن پڑہنے والون کے تصدیق قرآن بیان تین قسم کے وارثان کتاب کا ظالم اور مقتصد اور سابق بالخیرات شکر جنتیون کا غم کے جانے پر وعدہ جہنم کا کافرون کے لئے ثبوت علم غیب کا اللہ تعالی کے لئے غضب اور نقصان کافرون پر زد اشراک فے الدعا کا بیان آسمان کے تہامنے کا جہوٹی قسمین کہانا کافرون کا کہ اگر ہمارے پاس نبی آوین تو ہم اورون سے زیادہ ہدایت پاوین تحویل و تبدیل نہونا عادت آلہی مین تحریص اور ترغیب زمین مین سیر کرنیکی اللہ اگر مواخذہ کرے تو کوئی رینگنے والا زمین پر نہ چہوڑے **سورۂ یٰس عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَتْ بَنُوْ سَلِمَةَ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ فَاَرَادُوا النُّقْلَةَ اِلٰى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اٰثَارَكُمْ تُكْتَبُ فَلَا تَنْتَقِلُوْا **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے انہون نے کہا بنی سلمہ مدینہ کے کنارے تھے مسجد کے قریب اُٹہہ آنا چاہتے تہے تو یہ آیت اتری اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى ہم زندہ کرتے ہین مُردونکو اور لکہتے ہین جو انہون نے آگے بہیجا اور قدم اُنکے فرمایا حضرت نے قدم تمہارے لکھے جاتے ہین سو تم اپنے گہر نہ بدلو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ثوری کے روایت سے اور ابو سفیان وہ طریف سعدی ہین **عَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَاْذِنُ فِي السُّجُوْدِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَاَنَّهَا قَدْ قِيْلَ لَهَا اطْلُعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَاَ وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا قَالَ وَذٰلِكَ فِيْ قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ **ترجمہ** ابی ذر سے روایت ہے اُنہون نے کہا داخل ہوا مین مسجد مین جب آفتاب غروب ہوا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تہے سو آپنے فرمایا کہ ای ابی ذر تو جانتا ہے کہ آفتاب کہان جاتا ہے مین نے کہا اللہ اور رسول اسکا خوب جانتا ہے فرمایا آپنے کہ وہ جا کر اجازت مانگتا ہے اللہ تعالی سے سجدہ کی اور اُسکو اجازت ملتی ہے اور گویا کہ اُس سے کہا جاتا ہے کہ تو نکل وہین سے جہان سے آیا ہے یعنے جہان غروب ہوا ہے سو وہ نکلیگا مغرب سے یعنے قیامت کے قریب کہا راوی نے پہر آپنے یہ آیت پڑہی وذلک مستقر لہا اور وہ اُسکے ٹہیرنے کی جگہہ ہے کہا راوی نے کہ قراءت عبد اللہ کی یہی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** یہ سورہ کہ قلب قرآن ہے عمدہ عمدہ مطالب پر مشتمل ہے اور پسندیدہ مضامین پر متضمن ہے جیسے اثبات رسالت ہمارے نبی کی لئے اور نزول قرآن کا واسطے انذار اہل مکہ کے اور منحصر ہونا فوائد انذار کا تابعون کے لئے بیان مُردونکے زندہ کرنیکا اور لکھنا اعمال و آثار عباد کو قصہ اصحاب قریہ انطاکیہ اور گفتگو حبیب نجار کی توحید کے بابمین اور قدرتین اُس تعالے کے زمین کے زندہ کرنے سے اور حبوب کے

سورہ یٰس

کے نکالنے سے اور کہجور اور انگور کے باغ پیدا کرنیسے اور اسیطرح جیسے نہرونکا جاری کرنا اور ذنکا زمین سے نکالنا اور سورج کا جاری کرنا اور منازل قمر مقرر کرنا اور کشتی مین انسانکا چڑہانا اور اعراض کا فرونکا آیات قدرت سے اور حالات قیامت سے عاجز ہونا کافرونکا وصیت سے اور پہونکنا صور کا اور نکلنا لوگون کا قبرون سے اور تکیہ لگانا جنتیون کا ارایک پر اور میوہ خوری انکی اور سلام نبیر اللہ تعالے کے طرف سے اور خطاب اللہ تعالے کا مشرکون سے کہ ہمنے تمسے عہد نہ لیا تہا کہ تم شیطان کو نہ پوجنا اور مہر ہوجانا انکے مونہون پر اور کلام انکے ہاتہونکا اور گواہی انکے پیرونکی اور تعلیم نہونا شعر کا ہمارے نبی کو بیان جاریا نہ ہونیکا قادر نہونا معبودان باطل کا اپنے عابدون کے نصرت پر پیدایش انسان کا بیان سبز درخت سے آگ نکلنے کا بیان بعث کا اثبات کن سے ہوجانا ہر چیز کا **سورۃ والصافات** **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من داع دعا الی شیء الا کان موقوفا یوم القیمۃ لازما لہ لا یفارقہ وان دعا رجل رجلا ثم قرأ قول اللہ عز وجل وقفوھم انھم مسئولون ما لکم لا تناصرون **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی بلانیوالا کسی چیز کیطرف ایسا نہین جو روکا جاوے قیامت کے دن اور لازم نہو اسکو وبال اسکے دعوت کا ایسا کہ نہ چہوڑے اسکو اگرچہ ایک آدمی نے ایک ہی کو بلایا ہو (مراد اس سے وہ لوگ ہین جو معاصی کیطرف لوگون کو بلاتے ہین) پہر آپنے یہ آیت پڑہی کہ فرمایا اللہ تعالے نے وقفوھم سے آخر تک یعنے کہڑا کرو انکو یہہ پوچہے جائینگے اور کہا جاویگا انسے کیا ہوا ہے تمکو جو تم ایکدوسرے کی مدد نہین کرتے **ف** یہ حدیث غریب ہے **عن** ابی بن کعب قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قول اللہ تعالی وارسلناہ الی مائۃ الف او یزیدون قال عشرون الفا **ترجمہ** ابی بن کعب نے حضرت سے اس آیت کی تفسیر پوچہی وارسلناہ یعنے اللہ فرماتا ہے بہیجا ہمنے اسکو (یعنے یونس کو) ایک لاکہ آدمیون بلکہ زیادہ کی طرف فرمایا آپنے ایک لاکہ سے بیس ہزار زیادہ تہے **ف** یہ حدیث غریب ہے **عن** سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قول اللہ تعالی وجعلنا ذریتہ ھم الباقین قال حام وسام ویافث بالثاء **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر مین فرمایا وجعلنا ذریتہ ھم الباقین یعنے ہمنے نوح ہی کی اولاد کو باقی رکہا فرمایا آپنے کہ وہ تین بیٹے تہے نوح کے حام اور سام اور یافث ثے سے **کہا** ابو عیسے نے کہ یافت اور یافث تے اور ثے دونون سے کہا جاتا ہے اور یفث بہی کہا گیا ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر سعید بن بشیر کے روایت سے **عن** سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سام ابو العرب وحام ابو الحبش ویافث ابو الروم **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سام عرب کا باپ ہے اور حام حبش کا اور یافث روم کا **خاتمہ** جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی سے اترے سب لوگ جو آپ کے ساتہ تہے ہلاک ہوگئے مگر آپکے تین بیٹے اور انکے بیبیان اب ساری دنیا انہین تینکی اولاد ہے انتہی سورہ صافات مین یہ مضامین بہ ترتیب مذکور ہین قسم صافات اور زاجرات اور تالیات کے توحید الوہیت اور ربوبیت پر بیان آسمان کے تزئین کا کواکب سے اور حفاظت اسکی شیاطین سے پیدا کرنا انسانکا چپکتی مٹی سے بیان قیامت کا اور روبکاری ظالمونکی بیان جنتیون کا بیان زقوم کا دوزخ مین جانا بسبب تقلید کے بیان حضرت نوح کے نجات کا اور قوم کے ہلاک کا گفتگو ابراہیم علیہ السلام کے باپ سے اور قوم سے قصہ ذبح اسمٰعیل علیہ السلام کا قصہ موسی وہارون علیہم السلام کا قصہ الیاس کا قصہ لوط کا قصہ یونس علیہ السلام کا رد ان مشرکون کا جو خدا کے بیٹیان ٹہیراتے ہین کلام ملائکہ کا اور تسبیح انکے وعدہ غلبہ عباد مرسلین کا تخویف کافرون کے ساتہ عذاب کے تنزیہ اور عزت باری تعالے کی **سورۃ ص** **عن** ابن عباس قال مرض ابو طالب فجاءتہ قریش وجاءہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعند ابی طالب مجلس رجل فقام ابو جہل کی یمنعہ قال وشکوہ الی ابی طالب فقال یا ابن اخی ما ترید من قومک قال ارید منھم کلمۃ تدین لھم بھا العرب وتؤدی الیھم العجم الجزیۃ قال کلمۃ واحدۃ قال کلمۃ واحدۃ فقال یا عم قولوا لا الہ الا اللہ فقالوا الھا واحدا ما سمعنا بھذا فی الملۃ الآخرۃ ان ھذا الا اختلاق قال فنزل فیھم القرآن ص والقرآن ذی الذکر بل الذین کفروا فی عزۃ وشقاق الی قولہ ما سمعنا بھذا فی الملۃ الآخرۃ ان ھذا الا اختلاق **ترجمہ** ابن عباس نے کہا ابو طالب بیمار ہوا اور قریش آئے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم بہی آئے اور ابو طالب کے پاس ایک آدمی کے بیٹہنے کے جگہہ تہی سو ابو جہل اٹہا کہ آپکو منع کرے (یعنے وہان بیٹہنے کو) راوی نے کہا کہ شکایت کی لوگون نے آنحضرت کی ابیطالب سے انہون نے کہا اے میرے بہائی کے بیٹے تم اپنے قوم سے کیا چاہتے ہو آپنے فرمایا مین چاہتا ہون ایک کلمہ کہ اگر اسکو قبول کرین تو عرب انکے محکوم ہون اور عجم سے جزیہ لیوین ابو طالب نے کہا ایک ہے کلمہ آپنے فرمایا ایک ہی کلمہ ہے آپنے فرمایا اے چچا کہو تم لا الہ الا اللہ یعنے کوئی معبود نہین سوا اللہ تعالے کے

کہا اُنہون نے کیا یوجہتے ہم اکیلے ایک اللہ کو ہمنے تو یہ اگلی لوگونمین نہین سنا یہ بنائی ہوئی بات ہے راوی نے کہا پہر اُترا اُنکے حق مین قرآن ص والقرآن ذی الذکر سے اختلاق تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** پوری آیتین یون ہین صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ کَمْ اَهْلَکْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ ۝ وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْکٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ کَذَّابٌ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۝ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓی اٰلِهَتِکُمْ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ یعنے قسم ہے قرآن نصیحت کرنیوالیکی بلکہ وہ لوگ جو کافر ہوئے ہین سرکشی مین ہین اور ضد مین کتنی ہلاک کئے ہمنے پہلے اُن سے سنگتین پس پکارتی پہرتی اور نہین تہا وقت خلاص کا اور تعجب کیا اُنہون نے کہ آیا اُنکے پاس ڈرانیوالا اُنہین کا اور کافرون نے کہا یہ جادوگر ہے جہوٹا کیا کردیا اُسنے سب معبودونکو ایک معبود بیشک یہ ایک چیز ہے تعجب کی اور چلے سردار اُنہین کے کہتے ہوئی کہ چلو اور صبر کرو اپنی معبودونپر تحقیق اسباتمین کچہہ غرض معلوم ہوتی ہے نہین سُنی ہمنے یہ بات پچہلی دین مین نہین ہی یہ مگر دلکی بنائی ہوئی بات **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِی اللَّیْلَةَ رَبِّیْ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ اَحْسِبُهٗ قَالَ فِی الْمَنَامِ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِیْ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَوَضَعَ یَدَهٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَیْنَ ثَدْیَیَّ اَوْ قَالَ فِیْ نَحْرِیْ فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ قَالَ یَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِیْ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی قُلْتُ نَعَمْ فِی الْکَفَّارَاتِ وَالْکَفَّارَاتُ الْمُکْثُ فِی الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَالْمَشْیُ عَلَی الْاَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَاتِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی الْمَکَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ عَاشَ بِخَیْرٍ وَّمَاتَ بِخَیْرٍ وَّکَانَ مِنْ خَطِیْئَتِهٖ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِذَا صَلَّیْتَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِکَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ رات کو میرا پروردگار آیا اچہی صورتمین راوی نے کہا گمان کرتا ہون مین کہ آپنے فرمایا خواب مین اور فرمایا اے محمد جانتا ہی تو کہ کس مین جہگڑتے ہین بلند گروہ کی فرشتے مینے کہا نہین پہر اپنا ہاتہ اللہ نے میرے شانون کے بیچمین رکہا کہ پائی مین نے اُسکی ٹہنڈک اپنے چہاتیونمین یا فرمایا اپنی ہنسلی مین سو معلوم کرلیا مینے جو ہی آسمانونمین اور زمین مین پہر فرمایا اے محمد تو جانتا ہے کسمین جہگڑتے ہین بلند گروہ کے فرشتے مین نی کہا ہان کفارونمین اور کفارہ مسجد مین بعد نماز کے ٹہیرنا ہے اور جماعتونکیطرف پیدل چلنا ہی اور تکلیفونمین وضو کا پورا کرنا ہے جسنے یہ کام کیا یعنے ہمیشہ بہتر رہا خیریت سے اور مرا خیریت سے اور اپنے گناہون سے پاک رہا جیسے اُسدن پاک تہا جسدن ماننے جنا ہی پہر فرمایا اے محمد جب تو نماز پڑہ چکے تو کہہ اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ مین مانگتا ہون تجہسے نیک کام کرنا اور بُرے کام سے دور رہنا اور محبت مسکینونکی اور جب ارادہ کرے تو اپنی بندونکو بچلانے کا تو موت دی مجہے بغیر بچلائی فرمایا آپنی اور درجات سلام کا پہیلانا اور کہانا کہلانا اور رات کو نماز پڑہنا جب لوگ سوتی ہون **ف** ذکر کیا ہے بعضی راویون نے ابی قلابہ اور ابن عباس کے بیچمین ایک مرد کو اس سند مین اور قتادہ نی ابی قلابہ سے روایت کی اُنہون نے خالد سے اُنہون نے ابن عباس سے **روایت** کی ہم سے محمد بن بشار نی اُنہون نے معاذ بن ہشام سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نی قتادہ سی اُنہون نی ابی قلابہ سی اُنہون نے خالد سی اُنہون نے ابن عباس سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آیا میرے پاس پروردگار میرا اچہی صورتمین اور فرمایا کہ اے محمد مینے عرض کی کہ حاضر ہون مین اے رب میرے اور مستعد ہون تیری فرمانبرداری مین فرمایا کسمین جہگڑتے ہین گروہ بلند کے فرشتے مین نی کہا اے رب مین نہین جانتا سو رکہا ہاتہ اپنا میرے شانون کے بیچمین کہ پائی مین نے اُسکی ٹہنڈک اپنے چہاتیونمین سو جان لیا مینے جو مشرق اور مغرب مین ہین سو فرمایا اے محمد مینے عرض کی حاضر ہون مین اور مستعد ہون تیری فرمانبرداری مین فرمایا کسمین جہگڑتی ہین گروہ بلند کے فرشتے مینے کہا درجات مین اور کفارات مین اور جماعتونکیطرف پیدل جانمین اور تکلیفونمین پورا وضو کرنیمین اور ایک نماز کے بعد دوسری کے انتظار کرنمین اور جو اُسکی حفاظت کرے خیریت سے جیی اور خیر پر مری اور اپنے گناہون سے ایسا پاک رہی گویا اُسیدن جنا اُسکی مان نی **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے اور روایت کی یہ حدیث معاذ بن جبل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی طول کے ساتہ اور فرمایا آپنی اس روایت مین کہ مین سو گیا اور خوب سو گیا تو مینے دیکہا یعنے رب کو اچہے صورتمین اور فرمایا اُس تعالی نی کس مین جہگڑتے ہین بلند گروہ کے فرشتہ آخر حدیث تک **خاتمہ** سورہ ص مین

قصص ماضیہ سے مذکور ہی قصہ داود علیہ السلام کے محراب مین دو فرشتون کے آنیکا اور قصہ سلیمان علیہ السلام کے روبرو گھوڑے پیش ہونیکا اور ایوب علیہ السلام کے بیمار ہونے
اور شفا پانیکا اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور مضامین متفرقہ سی غرور اور ضد کا فرون کے اور تشدد انکا شرک مین اور بیان قوم نوح اور ثمود اور عاد کی تکذیب کا بیان تسخیر
جبال اور طیور کا داود علیہ السلام کے لئے برابر ہونا متقیون اور فاجرون اور صالحون اور مفسدون کا مبارک ہونا قرآن کا تذکرہ ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور
اسمٰعیل اور الیسع اور ذوالکفل کے حال کے طلب کرنا نبی کا دعوت پر کوئی اجر **سُورَۃ زُمَر** **عَنْ** الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ
تَخْتَصِمُوْنَ قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَتُكَرَّرُ عَلَيْنَا الْخُصُوْمَةُ بَعْدَ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ الْاَمْرَ اِذَنْ لَشَدِيْدٌ **ترجمہ** زبیر نے کہا جب
اتری یہ آیت ثم انکم یوم القیمۃ یعنی پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے زبیر نے عرض کی اے رسول اللہ کی کیا دوبارہ ہوگی ہم مین خصومت بعد اسکے کہ ہو چکی
ہمین دنیا مین ہو چکے تھی آپنے فرمایا ہان زبیر نے کہا تو تو کام بہت مشکل ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ اِنَّ اللهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا وَلَا يُبَالِيْ **ترجمہ** اسماء بنت یزید کی بیٹی نے
کہا سنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے یا عبادی الذین یعنے اے میرے بندون جنہون نے زیادتی کی اپنی جانون پر یعنے گناہ کئے ناامید مت ہو اللہ کے
رحمت سے بیشک اللہ تعالے سب گناہ بخشتا ہی اور پروا نہین رکھتا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو ثابت کے روایت سے کہ وہ شہر بن حوشب سے روایت
کرتے مین **عَنْ** عَبْدِ اللهِ قَالَ جَاءَ يَهُوْدِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ
وَالْخَلَائِقَ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قَالَ وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهٖ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا ایک یہودی
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے محمد اللہ تعالے تھامتا ہی آسمان ایک انگلی پر اور پہاڑ ایک انگلی پر اور زمینین ایک انگلی پر اور ساری مخلوق ایک انگلی پر پھر کہتا ہے مین بادشاہ ہون کہا راوی
نے کہ پھر ہنسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ کھل گئین کچلیان آپکی پھر فرمایا کہ اللہ کی قدر نہ پہچانی جیسے اسکی قدر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیے ہم سے بندار
نے انہون نے یحیی سے انہون نے فضیل بن عیاض سے انہون نے منصور سے انہون نے ابراہیم سے انہون نے عبیدہ سے انہون نے عبداللہ سے کہا عبداللہ نے کہ حضرت ہنسے
تعجب اور تصدیق کی راہ سے یعنی اس یہودی کی بات سنکر یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ يَهُوْدِيٌّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُوْدِيُّ حَدِّثْنَا فَقَالَ كَيْفَ تَقُوْلُ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اِذَا وَضَعَ اللهُ السَّمٰوٰتِ عَلٰى ذِهْ وَالْاَرَضِيْنَ عَلٰى ذِهْ وَالْمَاءَ عَلٰى ذِهْ وَالْجِبَالَ عَلٰى ذِهْ
وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى ذِهْ وَاَشَارَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ اَبُوْ جَعْفَرٍ بِخِنْصَرِهٖ اَوَّلًا ثُمَّ تَابَعَ حَتّٰى بَلَغَ الْاِبْهَامَ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهٖ **ترجمہ** ابن عباس نے
کہا ایک یہودی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے یہود کچھ بات کر ہمسے اسنے کہا کیا کہتے ہو تم اے ابوالقاسم جب اللہ تعالے رکھتا ہے
آسمانونکو اوپر اسکے اور زمینونکو اوپر اسکے اور پانی کو اوپر اسکے اور پہاڑونکو اوپر اسکے اور ساری مخلوق کو اوپر اسکے اور اشارہ کیا محمد بن صلت ابوجعفر نے اپنی چھنگلیا سے
لگاتار اشارہ کیا یہانتک کہ پہونچا انگوٹھے تک سو اللہ تعالے نے اتاری یہ آیت وما قدروا اللہ یعنے نہ پہچانی اللہ کے قدر جیسے اسکے قدر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح
ہے نہین جانتے ہم اسی مگر اسی سند سی اور ابو کدینہ کا نام یحیی بن مہلب ہے اور دیکھا مین نے محمد بن اسمٰعیل کو کہ روایت کی انہون نے یہ حدیث حسن بن شجاع سے انہون نے
محمد بن صلت سے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْعَمُ وَقَدِ الْتَقَمَ صَاحِبُ الْقَرْنِ الْقَرْنَ وَحَنٰى جَبْهَتَهٗ وَاَصْغٰى سَمْعَهٗ
يَنْتَظِرُ اَنْ يُّؤْمَرَ اَنْ يَّنْفُخَ فَيَنْفُخَ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ فَكَيْفَ نَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللهِ رَبِّنَا وَرُبَّمَا قَالَ عَلَى اللهِ تَوَكَّلْنَا
ترجمہ ابی سعید خدری نے کہا کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیونکر آرام کرون مین حالانکہ نرسنگے والا نرسنگا منہ مین لئے ہوئے ہے یعنے صور اور اپنے پیشانی جھکائی ہوئے
ہے اور کان لگائی ہوئے منتظر ہے پھونکنے کی حکم کا کہ فوراً پھونکدی مسلمانون نے کہا کیا کہین ہم یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہو کافی ہے ہمکو اللہ اور کیا اچھا وکیل ہے
توکل کیا ہمنے اللہ پر جو پروردگار ہمارا ہے اور کبھی آپنے فرمایا اللہ ہی پر بھروسا کیا ہمنے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ
اللهِ مَا الصُّوْرُ قَالَ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو نے کہا ایک اعرابی نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے صور کیا چیز ہے آپنے فرمایا ایک سینگ ہے کہ اسمین پھونکا
جاویگا **ف** یہ حدیث حسن ہے نہین جانتے ہم اسے مگر سلیمان تیمی کی روایت سے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ فِيْ سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ لَا وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى

عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَرَفَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَدَهُ فَصَكَّ بِهَا وَجْهَهُ قَالَ تَقُولُ هٰذَا وَفِينَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا مُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَرَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلِي أَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا کہ ایک یہودی نے مدینہ کے بازار میں کہا قسم ہے اُس کی جسنے پسند کر لیا موسیٰ کو سب آدمیوں پر کہا راوی نے ایک مرد نے انصار میں سے ہاتھ اُٹھا کر اُسکے مونہہ پر طمانچہ مارا اور کہا کہ تو ایسا کہتا ہے اور ہمارے درمیان اللہ کا نبی موجود ہے (اور وہ دونون حضرت کے پاس حاضر ہوئے) آپنے فرمایا جب صور پھونکیگا آسمان میں کے لوگ گھبرا جاوینگے مگر جسے اللہ چاہے پھر دوبارہ پھونکا جاویگا سو اُسیوقت وہ کھڑے دیکھتے ہونگے سو سب سے پہلے میں سر اُٹھاؤنگا (یعنے قبر سے) اور موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے ہونگے سو میں نہین جانتا کہ مجھسے پہلے سر اُٹھایا یا اُنھون نے یا اُسی میں داخل تھے جنکو اللہ نے مستثنے کر دیا (یعنے بیہوش نہوئے نفخ صور سے) اور جسنے کہا کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہون اُسنے جھوٹ کہا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** شیخ نے لمعات میں کہا کہ اس نفخہ سے مُراد ہے نفخہ فزع کہ بعد بعث کے ہوگا بیہوش ہو جاوینگے اُسکے سبب سے لوگ اور موسیٰ علیہ السلام اُسوقت بیہوش نہونگے اسلئے کہ وہ طور پر بیہوش ہو چکے ہیں اور اسمین ایک فضیلت خاصہ جزئیہ سے بالکل افضل ہونا اُنکا حضرت سے لازم نہین آتا اسلئے کہ فضائل خاصہ آنحضرت کے اس سے زیادہ ہیں انتہی مختصراً بنوع تغیر **قولہ** اور جسنے کہا کہ میں یونس بن متی سے الخ اسکے دو معنے ہو سکتے ہیں ایک یہہ کہ آنحضرت کو یونس بن متی سے افضل کہے وہ جھوٹا ہے یعنے باعتبار اصل نبوت کے کہ اُسمین سب نبی برابر ہیں دوسرے یہہ کہ اپنے تئین اُن سے افضل کہے اور یہ ظاہر ہے کہ غیر نبی نبی سے افضل نہین ہو سکتا

عن أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ **ترجمہ** ابی سعید اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک پکارنیوالا پکاریگا (یعنے جنت میں) کہ تمہارے لئے زندگی ہے کہ کبھی نہ مروگے اور تم تندرست رہوگے کہ کبھی بیمار نہوگے اور تم جوان رہوگے کہ کبھی بڈھے نہوگے اور تم ہمیشہ آرام میں رہوگے کہ کبھی تکلیف نپاؤگے یہی مُراد ہے اس قول سے اللہ تعالیٰ کے وتلک الجنۃ التی آہ یعنے یہی جنت ہے کہ وارث ہوئے تم اُسکے اپنے عملون کے بدلے **ف** ابن مبارک وغیرہ نے یہ حدیث ثوری سے روایت کی اور مرفوع نکیا اُسکو

عن ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ أَتَدْرِي مَا سَعَةُ جَهَنَّمَ قُلْتُ لَا قَالَ أَجَلْ وَاللّٰهِ مَا تَدْرِي حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ قَالَتْ قُلْتُ فَأَيْنَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ **ترجمہ** ابن عباس نے مجاہد سے کہا تو جانتا ہے کہ جہنم کتنی بڑی ہے مجاہد نے کہا کہ میں نہین جانتا ابن عباس نے فرمایا اللہ کی قسم میں بھی نہین جانتا تھا مگر بیان کیا مجھسے عائشہ ام المومنین نے کہ مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ سے اس آیت کا مطلب پوچھا والارض جمیعا قبضتہ یعنے ساری زمین ایک مٹھی میں ہے اُس پروردگار کے قیامت کے دن اور آسمان لپٹے ہوئے ہیں اُسکے سیدھے ہاتھ میں سو ام المومنین فرماتی ہیں کہ مینے عرض کی کہ لوگ اُسدن کہان ہونگے اے رسول اللہ آپنے فرمایا جہنم کے پل پر **ف** اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **مترجم** وہ قصہ بروایت عبداللہ عنقریب اوپر گذرا کہ ایک یہودی حضرت کے پاس حاضر ہوا اور اُسنے کہا کہ اللہ تعالیٰ آسمانکو ایک انگلی پر اُٹھاتا ہے الخ

خاتمہ سورۂ زمر میں اللہ تعالیٰ کی قدرتون سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمان و زمین کا اور لپیٹنا رات کا دن پر اور دن کا رات پر اور کام میں لگانا شمس و قمر کا اور پیدا کرنا لوگونکا ایک جان سے اور پیدا کرنا آٹھ جوڑون کا جانورون کے اور پیدا انسانکا رحم مادر میں اور اثبات توحید ربوبیت کا اُن قدرتون سے یہ سب ایک مقام میں مذکور ہے اور دوسرے رکوع میں اُتارنا پانی کا اور بہانا ندیون کا اور نکالنا کھیت کا اور چورا کر دینا اُسکا اور احوال آخرت سے مذکور ہے نقصان مشرکونکا اور آگ کے مکانون میں ہونا اُنکا اور بچانا اللہ کا اپنے بندون کو اُن عذابون سے اور بصورت مومنی کے ہوا دین میں پُستے کر بیسے اور تین قول اُنکے قیامت کے دن اور مونہہ کالا ہونا اہل جہنم کا اور بشارت نجات کے متقیون کو اور مضامین توحید سے امر اخلاص عبادتکا اور رد اُن مشرکونکا جو عبادت غیر خدا کو موجب قرب الٰہی کہتے ہیں اور اُن لوگون کا جو خدا کے لئے بیٹا ٹھیراتے ہیں اور وعید عذاب جہنم کے مشرکون کو اور مثال مشرک کے ساتھ عبد مشترک کے اور موحد کی ساتھ عبد سالم کے جو خاص ایک شخص کا ہو دعا کرنا مشرکونکا غیر خدا

خالقیت کی رد اُن مشرکوں کا جو اپنے معبودوں کو شفیع جانکر پوجتے ہیں تنگدل ہونا مشرکوں کا توحید کے ذکر سے رد اشراک فی العبادت کا نجانا مشرکوں کا اللہ کی قدر کو اور آخر
سورہ میں آثار قیامت سے مذکور ہے پہونکنا صور کا اور زندہ ہونا مُردوں کا اور چمکنا زمین کا اللہ کے نور سے اور لانا نامۂ اعمال کا اور ردیکاری انبیاء اور شہداء کے
اور ہانکے جانا کافروں کا جہنم کے طرف اور متقیوں کا جنت کیطرف اور فوائد متفرقہ سے مذکور ہی غنا اس تعالی کی اور رضا اُسکی شکر سے اور عدم رضا کفر سے شکایت انسان
کی اور بہت دعا کرنا اُنکا مصیبتوں میں اور بہولجانا اور شرک کرنا اُنکا آرام میں تحریض اور ترغیب راتکے جاگنے پر اور قیام و سجود پر تحریض ہجرت پر وعدہ جنت کے غرفوں کا
واسطے متقیوں کے روئیں کہڑے ہوجانا قرآن سے اور نرم ہونا قرآن میں خبر آنحضرت کے وفات کی فضیلت قرآن لانے والے کی اور اُسکے تصدیق کرنیوالے کی
کافی ہونا پروردگار کا اپنے بندوں کو اور ہدایت اور ضلالت اُس تعالی کے اختیار میں ہے تحریض توکل پر پہیر لینا روحونکا سوتے وقت قبول نہونا کافروں کے
فدیہ کا قیامت میں خطاب اُن بندوں سے جو حد شرعی سے تجاوز کیا اور نبی اللہ کی رحمت سے ناامید ہونے سے اور وعدہ جمیع ذنوب کے مغفرت کا وغیر ذلک
من الفوائد **سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَالَ وَقَالَ رَبُّكُمُ
ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے تہے دعا وہی تو عبادت ہے پہر پڑہی آپنے یہ آیت وقال ربکم ادعونی اور فرمایا تمہارے پروردگار نے دعا کرو مجہسے قبول کروں میں تمہارے جو لوگ تکبر کرتے ہیں
میری عبادت سے یعنے میرے دعا سے داخل ہونگے جہنم میں ذلیل ہوکر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** اس سورہ میں صفات الٰہی سے مذکور ہے غافر الذنب اور
قابل التوب اور شدید العقاب اور ذی الطول ہونا اُس تعالی کا اور رفیع الدرجات ذوالعرش اور مالک ہونا اُسکا اور جاننا اُسکا آنکہونکی چوریکو اور عادت الٰہی کہ ہمیشہ مدد
کرتا ہے نبیونکی اور مومنونکی اور احیاء اور اماتت اور تعبیر اُسکے ارادہ کی ساتہ کن کے اور قصص ماضیہ سے قصہ موسی علیہ السلام کے ارسال کا اور ظلم فرعون کا اور
ہامان اور قارون کا اور قصہ مومن آل فرعون کا اور نصیحت اُسکے فرعون اور قوم کو اور احوال آخرت سے مذاکرہ کافرونکا قیامت میں کہ غصہ خدا کا اور دشمن رکہنا اُسکا
بڑہکر ہے تمہارے غصہ سے اور کہنا تابعان کفار کا اپنے متبوعین سے واسطے تخفیف عذاب دوزخ کے اور جواب اُنکا کہنا دوزخیونکا مالک دوزخ سے کہ رب
ہمارا ایکدن عذاب ہمپر تخفیف کرے قبول نہونا ظالمونکی معذرت کا قیامت کے دن اغلال اور سلاسل اور تسجیر مجادلان فی الایات کے جہنم میں اور احوال ملائکہ سے
تسبیح اور تحمید اور استغفار حاملان عرش کے تابعین اور متبعین قرآن کیلئے اور قدرتوں سے اُس تعالی کے رزق کا اُتارنا آسمان سے اور تمہین ساتہ سکون لیل اور ابصار
نہار کے اور تمہین ساتہ قرار دینے زمین کے اور بنا سماء کے اور صورت بنانی آدم کے اور اثبات توحید الوہیت کا ان صفتوں سے اور جہہ مرتبے انسانکی پیدایش کے مٹی
سے ہونا اور نطفہ اور علقہ اور طفل اور جوان اور پیر ہونا اُسکا اور تمہین کشتی اور جانوروں پر سوار ہونیکی ساتہ اور مضامین متفرقہ سے تذکیر قوم نوح اور احزاب کے
تکذیب کے اور حملہ کرنا ہر اُمت کا اپنے نبی پر اور ہلاک قوم کا اور نجات نبی کے اور تذکیر عطاء تورات کی موسی علیہ السلام کو اور امر صبر اور استغفار اور تسبیح اور تحمید کا صبح اور
شام اور برابر نہونا اعمی اور بصیر اور صالح اور مسئی کا اور امر دعا کا اور وعدہ اُسکے قبول کا اور امر نبی کو کہ کہے منع کیا گیا ہوں میں عبادت سے غیر خدا کے بیان
کرنا بعض انبیاء کے قصونکو قرآن میں اور نہ بیان کرنا بعض کا اور عادت الٰہی ہونا کافروں کے ہلاک کرنیکے وغیر ذلک **سُوْرَةُ السَّجْدَةِ عَنِ**
ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اخْتَصَمَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ قَلِيْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ كَثِيْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ
أَتُرَوْنَ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ فَقَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَهُوَ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا فَأَنْزَلَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ جہگڑے تین شخص بیت اللہ کے پاس قریشی
تہے اور ایک ثقفی یا دو ثقفی تہے ایک قریشی دلمیں اُنکے سمجہہ تہوڑی تہی اور پیٹ پر اُنکے چربی بہت تہی ایک نے کہا بہلا دیکہو تو کیا اللہ سنتا ہے جو ہم کہتے ہیں دوسرے نے
کہا سنتا ہے اگر ہم پکاریں اور نہیں سنتا اگر ہم چپکے سے بولیں تیسرے نے کہا اگر ہمارے پکار کو سنتا ہے تو چپکے کو بہی سنتا ہوگا سو اللہ تعالے نے اُتارا وما کنتم
تستترون سے یعنے نہ تہے تم پردہ کرتے اس خیال سے کہ گواہی دینگے تمپر تمہارے کان اور نہ تمہارے آنکہیں یعنے ڈر سے چہپکر گناہ کرتے تہے یہ خبر نہ تہی کہ اعضا گواہی دینگے
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنْتُ مُسْتَتِرًا بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَجَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ كَثِيْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ قَلِيْلٌ فِقْهُ

ثلثۃ نفر قرشی وختناہ ثقفیان او ثقفی وختناہ قرشیان فتکلموا بکلام لم افھمہ فقال احدھم اترون ان اللہ یسمع کلامنا ھذا فقال الآخر انا اذا رفعنا اصواتنا سمعہ واذا لم نرفع اصواتنا لم یسمعہ فقال الآخر ان سمع منہ شیئا سمعہ کلہ قال عبد اللہ فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ وما کنتم تستترون ان یشھد علیکم سمعکم ولا ابصارکم ولا جلودکم الی قولہ فاصبحتم من الخاسرین **ترجمہ** عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ عبد اللہ نے کہا کہ مین کعبہ کے پردو نمین چھپا ہوا تھا تین شخص آئے کہ انکے پیٹ پر چربی بہت تھی اور دلمین سمجھ کم ایک قرشی تھا اور دو اسکے داماد ثقفی یا ایک ثقفی دو داماد اسکے قرشی انہون نے ایسے بات کہی کہ مین نہ سمجھا پھر ایک بولا کہ بھلا دیکھو کیا اللہ ہماری یہ بات سنتا ہی دوسرے نے کہا جب ہم آواز بلند کرتے ہین سنتا ہی اور جب بلند نہین کرتے ہین نہین سنتا تیسرے نے کہا اگر تھوڑی سنتا ہی تو سب سن سکتا ہے عبد اللہ نے کہا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری وما کنتم تستترون سے خاسرین تک **ف** یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہون نے وکیع سی انہون نے سفیان سے انہون نے اعمش سے انہون نے عمارہ بن عمیر سی انہون نے وہب بن ربیعہ سے انہون نے عبد اللہ سے مانند اسکے **مترجم** پوری آیت یہ ہے، وما کنتم تستترون ان یشھد علیکم سمعکم ولا ابصارکم ولا جلودکم ولکن ظننتم ان اللہ لا یعلم کثیرا مما تعملون وذلکم ظنکم الذی ظننتم بربکم ارداکم فاصبحتم من الخاسرین یعنے تم پردہ نکرتے تھی اس خیال سے کہ گواہی دینگے تمپر کان تمہارے اور نہ آنکھین تمہاری اور نہ کہالین تمہاری ولیکن یقین کیا تمنے کہ اللہ نہین جانتا تمہارے بہت عملونکو اور اسی گمان نے کہ گمان کیا تمنے اپنے رب کے ساتھ ہلاک کیا تمکو سو ہوگئے تم آج نقصان والونمین **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرا ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا قال قد قال الناس ثم کفر اکثرھم فمن مات علیھا فھو ممن استقام **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ان الذین قالوا یعنے جو لوگ کہتے ہین کہ معبود ہمارا اللہ ہی ہے پھر اسپر قایم رہے فرمایا آپنے بہت لوگون نے یہ کہا پھر منکر ہوگئے سو جو اسی پر مرا وہ قایم رہا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی روایت سے سنا مین نے ابو زرعہ سی کہتے تھے عفان نے عمرو بن علی سے ایک حدیث روایت کی ہی **خاتمہ** سورہ سجدہ مین بڑے بڑے فوائد اس ترتیب سے مذکور ہین تفصیل آیات قرآن عربی کی بشیر و نذیر ہونا رسول کا اعراض بہت لوگونکا قرآن سے بشیر ہونا نبی کا اور توحید خدا کے اور امر استقامت اور استغفار کا خرابی زکوۃ نہ دینے والون کے وعدہ اجر غیر ممنون کا مومنان صالحین کے لئے قدرتین اسکے جیسے دو روز مین زمین بنانا اور پہاڑ گاڑنا اور برکت دینا اور اندازہ کرنا وقتونکا چار روز مین اور استوا الی السماء اور آنا زمین و آسمانکا طوع و رغبت سی ایکدوسرے کی طرف اور سات عدد کرنا آسمان کے دو روز مین و اترنا حکم کا ہر آسمان مین اور زینت آسمان کے ستارون سے عاد و ثمود کے صاعقہ کا بیان اللہ کے دشمنونکا حشر اور سمع اور بصر اور جلود کی گواہیان عمل بیجا کا کافرون کا قرآن پڑہتے وقت مشرکونکا حشر مین آرزو کرنا کہ اگر ہم اپنے معبودونکو پاوین پیر کے نیچے روند ڈالین بشارت جنت کے اور اترنا فرشتونکا موحدون کے لئے فضیلت داعی الی اللہ کے امر بدی کو دفع کرنیکا نیکی کے ساتھ امر شیطان سے استعاذہ کرنیکا حرمت غیر خدا کی سجدہ کرنیکے زمین کا تازہ کرنا اور اثبات بعث کا اس دلیل سے مذمت الحاد کے نہ آنا باطل کا قرآن کے آگی پیچھے ہدی اور شفا ہونا قرآن کا شک و اختلاف یہود کا توراۃ مین نفی ظلم کے خدا کی ذات سے گم ہونا معبودان باطل کا حشر مین نا امیدی انسان کی مصیبت کے وقت انکار قرآن کا جواب آیات قدرت دکہانا انفس و آفاق مین احاطہ اور شہادت اللہ کے ہرشی پر

سورۃ الشوری

عن طاوس قال سئل ابن عباس عن ھذہ الآیۃ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی فقال سعید بن جبیر قربی آل محمد فقال ابن عباس اعلمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن بطن من قریش الا کان لہ فیھم قرابۃ فقال الا ان تصلوا ما بینی وبینکم من القرابۃ **ترجمہ** طاوس نے کہا کہ ابن عباس سے کسی نے اس آیت کا مطلب پوچھا قل لا اسئلکم علیہ اجرا یعنے کہہ تو اے نبی مین تمسے دعوت اسلام کا کچھہ اجر نہین چاہتا مگر حق قرابت کا سعید بن جبیر نے کہا کہ ابن عباس نے جواب دیا کہ تو نہین جانتا کہ عرب مین کوئی گھرانا تھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اسمین قرابت نہو سو فرمایا اللہ تعالی نے کہ کہہ تو مین نہین چاہتا تمسے کچھہ مگر یہ کہ حسن سلوک کرو تم اس قرابت کے سبب سے جو میرے تمہارے بیچ مین ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندون سے مروی ہوئی ہے ابن عباس سے **عن** شیخ من بنی مرۃ قال قدمت الکوفۃ فاخبرت عن بلال بن ابی بردۃ فقلت ان فیہ لمعتبرا فاتیتہ وھو محبوس فی دارہ التی قد کان بنی قال واذا کل شیء منہ قد تغیر من العذاب والضرب واذا ھو فی قشاش فقلت الحمد للہ یا بلال لقد رایتک وانت تمر بنا تمسک بانفک

مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ وَأَنْتَ فِي حَالَتِكَ هٰذِهِ الْيَوْمَ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ فَقُلْتُ مِنْ بَنِي مُرَّةَ بْنِ عُبَادٍ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ قُلْتُ هَاتِ قَالَ
ثَنَا أَبِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسٰى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُصِيبُ عَبْدًا نَكْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا أَوْ دُونَهَا إِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا يَعْفُو اللّٰهُ عَنْهُ
أَكْثَرُ قَالَ وَقَرَأَ وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ **ترجمہ** مرے ایک شخص سے روایت ہے کہ اُسنے کہا مین کوفی مین آیا اور مجھے خبر ہوئے
بلال بن ابی بردہ کے حال کے سو مین نے کہا انکے حال مین عبرت ہے اور مین انکے پاس آیا وہ قید تھے اپنی اُسی گھر مین جو بنوایا تھا اور سب چیز انکے شکل و صورت سے
بدلگئی تھی مار پیٹ سے اور انکے بدن پر ایک پرانا چیتھڑا تھا مین نے کہا الحمد للہ یا بلال مین نے تمکو دیکھا تھا کہ تم جب سوار ہو کر گذرتی تھی ناک بھون چڑھاتی تھی بغیر دھول
کے اور آج تم اسحال مین ہو انہون نے کہا تو کس قبیلہ کا ہی مین نے کہا بنی مرہ بن عباد کا کہا کیا بیان کرون تجھسے ایک حدیث کہ شاید اللہ تجھے اُس سے
فائدہ دی مین نے کہا لاؤ کہا روایت کیے مجھسے ابی بردہ نی اُنہون نے اپنی باپ سے جو ابو موسی ہین کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین پہونچتی ہے کسیکو
کوئی چوٹ کم ہو یا زیادہ مگر بسبب گناہ کے اور اللہ جو معاف کرتا ہے وہ بہت ہی ہے یعنے اُس سے جسکا بدلا ملا کہا راوی نی پھر پڑہی اُنہون نے ما اصابکم یعنے
نہین پہونچتی تمکو کوئی مصیبت مگر تمہارے ہاتہ کے عملون سے اور معاف کردیتا ہے وہ بہت گناہون کو **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند
سے **خاتمہ** سورۂ شوری مین عمدہ عمدہ فوائد اس ترتیب سے مذکور مین تشبیہ اس وحی کی پہلی وحیون سے مالک ہونا اللہ کا آسمان و زمین پر قریب ہونا آسمان کے
پہٹ جانے کا کثرت سی ملائکہ کے ایک فرقہ جنتی ہے اور ایک ناری ہدایت اور رحمت اُسکی مشیت پر ہے اعتراض شرک پر اور مختلف فیہ امر مین خاص اللہ
ہے کا حکم ہے اور رد تقلید کا قدرت خدا کی آسمان اور زمین اور چارپایون کے پیدا کرنے سے اور مقالید سموات و ارض اُسکے ہاتہ مین ہونا ناگوار ہونا مشرکون کے
توحید اور اتباع سنت مختلف ہونا آدمیونکا علم آنیکے بعد امر دعوت اور استقامت کا دین پر واضح ہو جانا حق اور باطل کا نہونا علم قیامت کا نبی کو لطف اور
رزاقیت اور قوت و عزت خداوند تعالی کے دنیا اور آخرت کے کہیتے کا حال ظالمونکا ڈرنا حشر مین جزا نیکی کی زیادت کے ساتہ خدا کے رحمت کا بیان اور توبہ قبول
کرنا اور گناہ بخشنا وعید عذاب شدید کی کافرون کے لئے اگر رزق مین وسعت ہو تو بندی بغاوت کرین مینہ اُترنیکا بیان آسمان و زمین اور دواب کا پیدا کرنا
کشتے کا بیان وعید مجادلہ کرنیوالیکے اللہ کے آیتون کے ساتہ تحقیر دنیا اور فضیلت توکل و اعتماد کے اللہ تعالی پر صفات مومنون کی فضیلت صبر اور عفو کے حال
ظالمونکا حشر مین انسان کے شکایت نبی پر احسان رکہنا فرشتون کے بہیجنے کا اور وحی اُتارنیکا اور راہ سیدہی بتانا اُنکا **سورۃ الزخرف عن**
أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أُوتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هٰذِهِ الْآيَةَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ **ترجمہ** ابی امامہ سے کہا کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی قوم گمراہ نہین ہوئی راہ پانیکے
بعد جسپر وہ تہی مگر جب کہ اُنکو جہگڑنا ملا پہر پڑہے آپنے یہ آیت ما ضربوہ لک یعنے وہ تجہہ نام نہین رکہتی ہین مگر جہگڑنیکو اور وہ لوگ جہگڑالو مین **ف** یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے نہین جانتے ہم اسے مگر حجاج بن دینار کے روایت سے اور حجاج ثقہ ہین مقارب الحدیث ہین اور ابو غالب کا نام حزور ہے **خاتمہ** سورۂ زخرف
مین فوائد عمدہ ہین چنانچہ سوگند قرآن کے اور عربی اور علی اور حکیم ہونا اُسکا لوح محفوظ مین موقوف نہونا نزول وحی کا مسرفون کے اسراف کے سبب سے بیان
ارسال انبیاء کا قدرتین اُس تعالی کی آسمان کے پیدا کرنے سی اور زمین کے بچہانی سی اور اسیطرح راہین بنانا اور پانی اُتارنا وغیرہ ذلک رد اُن مشرکونکا جو خدا
کے ولد ٹھہراتے ہین تمسک ہر قوم گمراہ کا تقلید اباء کے ساتہ ابراہیم کے بیزاری تقلید اباء سے انبیاء کو ساحر کہنا کافرونکا اعتراض کہ قرآن کسی سردار پر کیون
نہ اترا جو قرآن سے غافل ہوا ایک شیطان اُسکے پیچہے لگا نبی کو طاقت نہین کہ بہرونکو سنادی امر قرآن کے ساتہ چنگل مارنیکا توحید انبیاء کی قصہ موسی علیہ السلام
کا عیسی علیہ السلام کا حال سنکر مشرکان قریش کا رکنا نشان قیامت ہونا عیسی علیہ السلام کا عداوت شیطان کی انسان سے یکبارگی آجانا قیامت کا خوف و
حزن نہونا عباد مخلصین کو بیبیان اور سونیکے رکابیان اور صراحیونکا وعدہ نیکونکی لیئے خلود و عذاب جہنم کا مجرمون کے لئے اور پکارنا اُنکا مالک کو اور جواب
اُنکا کرام کاتبین کا بیان کہنا نبی کا کہ اگر خدا کے بیٹا ہوتا تو مین اول پوجتا معبود ہونا اُس تعالی کا آسمان و زمین مین بطلان معبودان باطل کے
شفاعت کا قائل ہونا کافرونکا خدا کے خالقیت پر نبی کو حکم معاف کا اور سلام کا **سورۃ الدخان عن** مَسْرُوقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ

الی عبد اللہ فقال ان قاصا یقص یقول انہ یخرج من الارض الدخان فیاخذ بمسامع الکفار ویاخذ المؤمن کھیئۃ الزکام قال فغضب وکان متکئا
فجلس ثم قال اذا سئل احدکم عما یعلم فلیقل بہ قال منصور فلیخبر بہ واذا سئل عما لا یعلم فلیقل اللہ اعلم فان من علم الرجل اذا سئل عما لا یعلم ان یقول
اللہ اعلم فان اللہ قال لنبیہ قل ما اسئلکم علیہ من اجر وما انا من المتکلفین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما رای قریشا استعصوا علیہ قال اللھم
اعنی علیھم بسبع کسبع یوسف فاخذتھم سنۃ فاحصت کل شیء حتی اکلوا الجلود والمیتۃ وقال احدھما العظام قال وجعل یخرج من الارض کھیئۃ
الدخان قال فاتاہ ابو سفیان فقال ان قومک قد ھلکوا فادع اللہ لھم قال فھذا لقولہ یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس ھذا عذاب الیم قال منصور
ھذا لقولہ ربنا اکشف عنا العذاب فھل یکشف عذاب الآخرۃ قال مضی البطشۃ واللزام والدخان وقال احدھم القمر وقال الآخر الروم **ترجمہ** مسروق نے
کہا ایک شخص آیا عبد اللہ کے پاس اور کہا کہ ایک واعظ بیان کرتا تھا کہ نکلیگا زمین میں سے ایک دہواں یعنے قیامت کی قریب اور کافرون کے کان بند کرلیگا اور مومنون کو
زکام سا ہو جاویگا مسروق نے کہا کہ غصہ ہو گئے عبد اللہ اور تکیہ لگائی ہوئے تھے اٹھہ بیٹھے اور کہا جب کسی سے پوچھی جاوے ایسی بات کہ وہ جانتا ہے تو کہدے منصور نے کہا جو راوی
حدیث میں کہ خبر کردے اس سے اور جب پوچھا جاوے اس بات سے کہ نہیں جانتا تو کہدے اللہ خوب جانتا ہے اسلئے کہ یہہ بہی آدمی کے علم کی بات ہے کہ جب سوال ہووے اس سے
ایسی چیز کا جو نہیں جانتا تو کہدے اللہ خوب جانتا ہے اسلئے کہ اللہ نے اپنے نبی سے کہا کہدے تو نہیں مانگتا ہوں تم سے مزدوری اور نہیں ہون اپنی دل سے بات بنانیوالا
اصل اس دخان کی یہہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ قریش نے کہا نہیں مانتی دعا کی یا اللہ مدد کر میری انپر سات برس کے قحط سے یوسف علیہ السلام
زمانہ کے مانند سو انپر قحط پڑا اور سب چیز ہو چکی یہانتک کہ کہالین اور مردے کہانے لگے اور اعمش اور منصور دونون راویون میں سے ایک نے کہا ہڈیان بہی کہانے لگے
اور کہا عبد اللہ نے زمین سے دہوان سا نکلنے لگا کہا راوی نے پہر آیا آنحضرت کے پاس ابو سفیان اور عرض کی کہ آپکے لوگ ہلاک ہو گئی اللہ سے دعا کرو انکے لئی کہا عبد اللہ
نے یہی مراد ہے اس آیت سے یوم تاتی السماء یعنے جسدن لاویگا آسمان کہلا دہوان کہ ڈہانپ لیویگا لوگونکو یہہ دکہہ کی مار ہے منصور نے کہا یہی مراد ہے اس
آیت سے ربنا اکشف عنا العذاب یعنے کہولدے ہمسے عذاب سو کیا کہولا جاویگا عذاب آخرتکا یعنے وہی قحط کا دہوان مراد ہے عبد اللہ نے کہا گذرگیا البطشہ اور لزام اور
دخان اور اعمش اور منصور دونون راویون میں سے ایک نے کہا کہ گذر گیا شق ہونا قمر کا اور دوسرے نے کہا اور مغلوب ہونا روم کا کہا ابو عیسے نے کہ لزام سے مراد ہے
وہ قتل جو بدر کے دن ہوا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ف ترجم** دخان یعنے دہوان جسکا ذکر یوم تاتی السماء بدخان مبین میں ہے اسمین مفسرین کے دو قول ہیں ایک
وہی جو اس روایت کے آخر میں مذکور ہوا دوسرا یہ کہ وہ دخان قریب قیامت کے ظاہر ہوگا اور اسے مومنوں کو زکام اور کافرونکو انسداد مسام ہوگا جیسا اول روایت میں مذکور ہے
البطشہ سے اشارہ ہے اس آیت کی طرف یوم نبطش البطشۃ الکبری یعنے جسدن پکڑینگے ہم انکو سخت پکڑنا مراد اس سے واقعہ ہے بدر کا اور لزام میں اشارہ ہے اس
آیت کے طرف فسوف یکون لزاما یعنے اب ہوگی پکڑ دہکڑ اس سے بہی مراد معاملہ بدر ہے اور روم میں اشارہ ہے الم غلبت الروم کی طرف یعنی خبر ہے اسمین روم کے مغلوب
ہونیکی اور یہہ بہی حضرت کے وقت میں ہو چکا **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مؤمن الا ولہ بابان باب یصعد
منہ عملہ وباب ینزل منہ رزقہ فاذا مات بکیا علیہ فذلک قولہ فما بکت علیھم السماء والارض وما کانوا منظرین **ترجمہ** انس بن مالک نے
کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مومن ایسا نہیں کہ اسکے لئی نہوں دو دروازے یعنے آسمان میں ایک دروازے سے اسکے عمل نیک چڑہتے ہیں دوسرے سے رزق
اترتا ہے جب وہ مرجاتا ہے دونوں اسپر روتے ہیں یہی ہے فرماتا ہے اللہ تعالے کہ نہ روئی انپر یعنے کفار پر آسمان اور زمین اور نہ تہے وہ مہلت پانیوالے **ف** یہہ حدیث
غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مرفوع مگر اسی سند سے اور موسی بن عبیدہ اور یزید بن ابان رقاشی ضعیف ہیں حدیث میں **خاتمہ** سورہ دخان میں یہہ مضامین بہ
ترتیب مذکور ہیں نزول قرآن کا شب قدر میں یا شب برات میں ربوبیت اور الوہیت اور احیا اور امانت اس تعالے کی بطش کبرے کا بیان بیان قوم فرعون کا
کچھہ تہوڑا سا حال قول منکران بعث کا پیدا ہونا آسمان وزمین کا کہیل کے لئے اور اثبات بعث کا اسکے بیان شجرہ زقوم کا بشارت مقام امین اور جنات اور عیون
اور سندس اور استبرق کی لباس کی اور حور عین سے تزویج کی اور فواکہ کی متقیون کی لئے آسان ہونا قرآن کا نبی کی زبان پر **سورہ جاثیہ** کو اگرچہ مولف رحمۃ
اللہ علیہ نے نہیں لکھا مگر اسکا خلاصہ مضامین یہ ہے اترنا کتاب کا رب الارباب کی طرف سے قدرتیں اسکی جیسے آسمان وزمین کا بنانا اور انسان اور چارپایون کا

پیدا کرنا اور رات دن کا بدلنا آنا اور رزق کا آسمان سی اُترنا خرابی جو ہوئی گنہگارونکی قدرتین اُسکی جیسے دریا کا کام مین لگانا کشتی کا چلانا وغیرہ مومنونکو کافرونکے قصور معاف کرنیکا حکم نیکی بدی کا مدار ضرور ہے بنی اسرائیل کی فضیلتین اُس نبی کو شریعت کا عنایت ہونا قرآن مین عبرت اور ہدایت اور رحمت ہونا پیدا کرنا زمین آسمان کا سلسلے کہ ہر ایک اپنی عمل کے جزا پاویگا مذمت ہوا پر چلنے والیکی فرقہ دہریہ کا رد منکرین بعث کا کہنا کہ ہمارے ماں باپ کو زندہ کردو مالک ہونا اس تعالےٰ کا آسمان و زمین پر روز کا ہر امت کے اپنی کتاب کے ساتھ حشر مین حمد اور ربوبیت اور کبریا اور حکمت اُس تعالیٰ شانہ کی **سُورَۃُ الاحقاف عَن** ابْنِ اَخِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا اُرِيدَ عُثْمَانُ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِي نُصْرَتِكَ قَالَ اُخْرُجْ اِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّي فَاِنَّكَ خَارِجٌ خَيْرٌ لِي مِنْكَ دَاخِلٌ قَالَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ كَانَ اسْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانٌ فَسَمَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ وَنَزَلَتْ فِيَّ اٰيَاتٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ نَزَلَتْ فِيَّ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ عَلٰى مِثْلِهِ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَنَزَلَتْ فِيَّ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ اِنَّ لِلّٰهِ سَيْفًا مَغْمُودًا عَنْكُمْ وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا الَّذِي نَزَلَ فِيهِ نَبِيُّكُمْ فَاللّٰهَ اللّٰهَ فِي هٰذَا الرَّجُلِ اَنْ تَقْتُلُوهُ فَوَاللّٰهِ اِنْ قَتَلْتُمُوهُ لَتَطْرُدُنَّ جِيرَانَكُمُ الْمَلَائِكَةَ وَلَتَسُلُّنَّ سَيْفَ اللّٰهِ الْمَغْمُودَ عَنْكُمْ فَلَا يُغْمَدُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَقَالُوا اقْتُلُوا الْيَهُودِيَّ وَاقْتُلُوا عُثْمَانَ **ترجمہ** عبداللہ بن سلام کے بھتیجے سی روایت ہے کہ جب لوگون امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کا ارادہ کیا عبداللہ بن سلام آئی حضرت عثمان نے اُنسی کہا تم کیون آئی اُنہون نے کہا آپکی مدد کو آپنے فرمایا کہ جاؤ لوگون کے پاس اور اُنکو مجھسے دور کرو اور تیرا باہر رہنا مفید ہے میرے لئے اندر رہنے سے کہا راوی نے کہ عبداللہ بن سلام نکلے لوگونکیطرف اور کہا اے آدمیو میرا نام جاہلیت مین فلانا تہا (یعنے حصین) پھر رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ نام رکھا اور میرے بارہ مین کئی آیتین اُترین اللہ کی کتاب سے میرے ہی بارہ مین اُتری وشہد شاہد من بنی اسرائیل یعنے گواہی دی ایک گواہی دینے والی نے بنی اسرائیل مین سے اسکے مثل پر یعنے اسپر کہ قرآن اللہ کے پاس سے آیا ہی اور ایمان لایا اور تکبر کیا تمنے اللہ راہ نہین دیتا ظالمون کو اور میرے ہی حق مین یہ آیۃ اُترے کفی باللہ شہیدا یعنے نبی کو حکم ہوا کہ کہدو کہ کافی ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور جسکے پاس علم ہے کتاب کا (مراد اس سے عبداللہ بن سلام مین ہین) اور اللہ کے ایک تلوار چھپی ہوئی ہے تم سے اور فرشتے تمہارے ہمسایہ ہی مین اس تمہارے شہر مین کہ اُترے تمہارے نبی یہان سو ڈرو اللہ سے سو ڈرو اللہ سے اس مرد کے (یعنے حضرت عثمان کے) قتل کرنیسے کہ قسم ہے اللہ کی اگر تمنے اُسکو مار ڈالا دور ہوجاوینگے تمہارے ہمسایہ فرشتے اور نکل آویگی تمپر تلوار اللہ کی جو چھپی ہوئی تہی تمسے پھر میان مین نجاویگی قیامت تک سو لوگون نے عبداللہ کی بات سنکر کہا مارو اس یہود کو اور عبداللہ پہلے یہود تہے پھر مشرف باسلام ہوے) اور مارو عثمان کو **ف** یہ حدیث غریب ہے روایت کیا اسکو شعیب بن صفوان نی عبدالملک بن عمیر سے اُنہون نے ابن محمد بن عبداللہ بن سلام سے اُنہون نے اپنی دادا عبداللہ بن سلام سے **عَن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى مَخِيلَةً اَقْبَلَ وَاَدْبَرَ فَاِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ وَمَا اَدْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُنہون نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دیکھتے بدلی اندر آتے اور باہر جاتی پھر جب مینہہ برسنے لگتا خوش ہوجاتی کہا عائشہ نے مین نے عرض کی کہ اسکا کیا سبب ہے آپنے فرمایا نہین معلوم ہے مجھکو شاید ویساہی نہو جیسا اللہ نے فرمایا جب دیکھا اُنہون نے ابر سامنے اپنی نالون یا کہیتون کے کہنے لگی یہ ابر ہے ہمپر برسنے والا اور اسمین بیان ہے اُس عذاب کا جو قوم عاد پر آیا تہا اُنکو خوف ہوا کہ ویساہی عذاب نہو **ف** یہ حدیث حسن ہے **عَن** عَلْقَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ مَسْعُودٍ هَلْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ مِنْكُمْ اَحَدٌ قَالَ مَا صَحِبَهُ مِنَّا اَحَدٌ وَلٰكِنْ فَقَدْنَاهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ بِمَكَّةَ فَقُلْنَا اُغْتِيلَ اُسْتُطِيرَ مَا فُعِلَ بِهِ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ حَتّٰى اِذَا اَصْبَحْنَا وَكَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ اِذَا نَحْنُ بِهِ يَجِيءُ مِنْ قِبَلِ حِرَاءٍ قَالَ فَذَكَرُوا لَهُ الَّذِي كَانُوا فِيهِ قَالَ فَقَالَ اَتَانِي دَاعِي الْجِنِّ فَاَتَيْتُهُمْ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِمْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَاَرَانَا اٰثَارَهُمْ وَاٰثَارَ نِيرَانِهِمْ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَسَاَلُوهُ الزَّادَ وَكَانُوا مِنْ جِنِّ الْجَزِيرَةِ فَقَالَ كُلُّ عَظْمٍ لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي اَيْدِيكُمْ اَوْفَرَ مَا كَانَ لَحْمًا وَكُلُّ بَعْرَةٍ اَوْ رَوْثَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْتَنْجُوا بِهِمَا فَاِنَّهُمَا زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ **ترجمہ** علقمہ نے ابن مسعود سے کہا کہ تم مین سے کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہا جس رات جن آئی تہے اُنہون نی کہا

نہین پایا رات حضرت گم ہوگئے کہ ہم نے کہا کسی نے انکو پکڑ کر لیا یا کوئی اُٹھا لیگیا کیا ہوگئے آپ سب لوگون نے بُری رات گذاری یہانتک کہ جب صبح ہوئی اور
سحر مین وہ چلے آتے تھے حرا کی طرف سے سو لوگون نے اپنا گھبرانا اُنکا آپسے ذکر کیا کہا راوی نے کہ آپنے فرمایا میرے پاس بُلانے آیا جنون کا سو مین اُنکے پاس گیا اور مین نے
اُنپر قرآن پڑھا پھر آپ ہمکو لیگئے اور اُنکی نشانیان دکھائین اور نشان اُنکی آگ کے شعبی نے کہا کہ پھر جنون نے آپسے توشہ مانگا اور وہ کسی جزیرہ کی رہنے والی تھے
آپنے فرمایا کہ جس ہڈی پر اللہ کا نام نہین لیتی وہ تمہاری ہاتھ لگیگی خوب گوشت سے بھری ہو اور ہر اونٹ کی مینگنی یا گوبر چارہ ہے تمہاری جانورونکا پھر رسول
خدا صلے اللہ علیہ سلم نے ہمسے فرمایا تم استنجا مت کرو ان دونون سے یعنے ہڈی وغیرہ سے کہ وہ توشہ ہی تمہارے بھائیونکا جنون مین سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
مترجم لیلۃ الجن مین حاضر ہونیکے باب مین عبداللہ بن مسعود سے روایتین متعارض آئی ہین کسی مین اُنکا ہونا مذکور ہے کسی مین نہونا مطلب یہ ہے کہ عبداللہ حضرت کے
ساتھ گئے تھے مگر جنون کی جمع ہونیکی جگہ سے دور بیٹھے رہے اسلئے انہون نے اپنا ہونا بھی ذکر کیا باعتبار جانیکے اور نہونا ذکر کیا باعتبار نہ حاضر ہونیکے مجمع جن مین اور یہ بھی
احتمال ہے کہ یہ معاملہ دوبار ہوا ہو ایک مین حاضر ہوئے ایک مین نہین **خاتمہ** سورۂ احقاف مین فوائد ذیل مذکور ہین کتاب کا اُترنا شرک کا ابطال گمراہی اُسکی جو
غیر خدا سے دعا کرے جواب اُسکا جو قرآن کو جھٹلادے علم غیب نہونا نبی کو شہادت ایک خبر کی تصدیق قرآن پر کہ مراد اُس سے عبداللہ بن سلام ہین کافرونکا مومنون
سے کہنا کہ اگر ایمان اچھا ہوتا تو پہلے ہمکو ملتا نام رحمت ہونا توراۃ کا موحدونکو جنت وغیرہ کی بشارت. والدین سے احسان کرنیکے وصیت اور تیس مہینے مین حمل
و فصال اُنکا حال خلف کا جو موحد ہے اور ناخلف بے ایمان کا کافرونکے نیکی کا بدلہ دنیا مین ملنا قصہ عاد کا قصہ جن نصیبین کا نہ تھکنا خدا کا آسمان و زمین کے پیدا
کرنے سے روبرو دوزخ کے جانا کافرونکا

سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عن ابی ہریرۃ واستغفر لذنبک وللمؤمنین و
والمؤمنات فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لاستغفر اللہ فی الیوم سبعین مرۃ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر
مین فرمایا مغفرت مانگ تو اپنے گناہ کے لئے اور مومن مردون اور عورتون کے لئے آپنے فرمایا مین مغفرت مانگتا ہون ہر دن مین ستر بار **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین مغفرت مانگتا ہون اللہ سے ہر دن مین سو بار روایت کیا اسکو محمد بن عمرو نے ابی سلمہ سے انہون نے ابی
ہریرہ سے **عن** ابی ہریرۃ قال تلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذہ الآیۃ یوما وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم قالوا ومن یستبدل
بنا قال فضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منکب سلمان ثم قال ہذا وقومہ ہذا وقومہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے کہا پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے یہ آیت ایکدن وان تتولوا یعنے اگر تم پھر جاؤگے ای عرب کے لوگون ایمان سے یا جہاد سے اللہ تمہارا بدلی لاویگا دوسرے قوم کو کہ وہ تمہاری مانند نہونگے صحابہ نے پوچھا کہ
کون لوگ آوینگے ہمارے بدلی آپنے ایک ہاتھ مارا شانہ پر سلمان کے اور فرمایا یہ اور اسکے قوم اور یہ اور اسکے قوم **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسکے اسناد مین گفتگو ہے اور عبدالعزیز
بن جعفر نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے علاء بن عبدالرحمن سے **عن** ابی ہریرۃ قال قال ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ
من ہؤلاء الذین ذکر اللہ ان تولینا استبدلوا بنا ثم لا یکونوا امثالنا قال وکان سلمان بجنب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فضرب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخذ سلمان وقال ہذا واصحابہ والذی نفسی بیدہ لو کان الایمان منوطا بالثریا لتناولہ رجال من فارس **ترجمہ**
ابی ہریرہ سے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض یارون نے عرض کی کہ ای رسول اللہ کے کون لوگ ہین وہ جنکا ذکر اللہ تعالی نے کیا ہے کہ اگر ہم لوٹ جاوین تو
ہمارے بدلی انکو لاویگا اور وہ ہمارے مانند نہونگے کہا راوی نے کہ سلمان آپکے بازو مین تھے سو ہاتھ مارا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سلمان کی ران پر اور فرمایا وہ یہی ہے
اور اسکے یار قسم ہے اُسکی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے اگر ایمان لٹکتا ہوتا ثریا مین (ثریا چند ستارہ مین بہت بلند) تو بھی لیتی اُسکو چند فارس کے لوگ **ف**
عبداللہ بن جعفر بن نجیح والد مین علی بن مدینی کے اور روایت کی علی بن حجر نے عبداللہ بن جعفر سے بہت کچھ اور روایتین کی ہین علی نے یہ حدیث اسمعیل بن
جعفر سے انہون نے عبداللہ بن جعفر بن نجیح سے **مترجم** عجیب لطف ہے کہ عرب کے لوگ اکثر علم سے بہرہ یاب کم ہوئے بڑے بڑے علما جنسے دین کو ترقی علم کو فروغ
ہوا اکثر عجمی ہوئے خواہ فارسی ہون یا ہندی ترکی ہون یا رومی چنانچہ بخاری اور مسلم اور ترمذی یہ سب فارس مین پیدا ہوئی اسی طرح اکثر علما و اکابر فارس کے
کہ ہی اس حدیث سے اُن بزرگون کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی **خاتمہ** سورۂ محمد صلے اللہ علیہ سلم مین فوائد مفصلہ ذیل مذکور ہین باطل ہونا کافرون کے عملوں

کا وعدہ تکفیر سیئات اور اصلاح حال کا مومنوں کے لئے امر کافروں کی گردن مارنے کا وقت مقابلہ کے شہیدوں کی فضیلت وعدہ نصرت ناصرین دین کے لئے حبط ہونا کافروں کے عملوں کا مولیٰ ہونا اللہ کا
مومنوں کے لئے اور وعدہ جنت کا انکے لئے چارپایوں کی طرح کھانا کافروں کا تفصیل جنت کے نہروں کی وعید خلود فی النار کے کافروں کے لئے مذمت احادیث کی بھول جانے کی استماع حدیث سے زیادہ ہونا
ایمان کا توحید الوہیت نبی کو حکم استغفار کا اپنی اور مومنوں کے لئے خوف منافقوں کا ایسی سورت اترنے کے وقت جسمیں لڑائی کا حکم ہو مذمت زمین میں فساد کرنیوالے کی قرآن میں غور و فکر کرنیکی ترغیب حال
منافقوں اور مرتدوں کا وعدہ مومنوں کی آزمائش کا جہاد و صبر سے حبط اعمال کافروں کا امر خدا اور رسول کے اطاعت کا مغفرت نہ ہونا کافروں کی مومنوں کی غلبہ کا وعدہ لہو و لعب ہونا دنیا کی زندگی
کا مذمت بخل کی بیان اللہ کے غنا اور بندوں کے فقر کا ڈرانا اس سے کہ اگر تم نا پھر جاؤ گے تو ہم اور لوگ تمہارے بدلے لے آویں گے کہ وہ تمہاری مانند سست نہ ہونگے

سُوْرَةُ الفَتْحِ

عن عمر بن الخطاب يقول كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في بعض اسفاره فكلمت رسول الله صلى الله عليه وسلم فسكت ثم كلمته فسكت فحركت راحلتي فتنحيت فقلت ثكلتك امك يا ابن الخطاب نزرت رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث مرات كل ذلك لا يكلمك ما اخلقك بان ينزل فيك القرآن قال فما نشبت ان سمعت صارخا يصرخ بي قال فجئت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا ابن الخطاب لقد انزل علي هذه الليلة سورة ما احب ان لي بها ما طلعت عليه الشمس انا فتحنا لك فتحا مبينا **ترجمہ** عمر بن خطاب نے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کسی سفر میں سو میں نے کچھ کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور آپ چپ ہو رہے پھر میں نے کہا اور آپ چپ ہو رہے تو میں نے اپنے اونٹ کو چلایا اور ایک کنارے ہو گیا اور میں نے کہا تیری ماں تجھ پر روئے اے خطاب کے بیٹے تنگ کیا تو نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سوال کر کے تین بار اور ہر بار انہوں نے تجھکو جواب نہ دیا بہت لائق ہی تو اس سے کہ تیرے حق میں قرآن اترے سو میں کچھ ٹھہرا نہ تھا کہ سنا میں نے کہ کوئی مجھے پکارتا ہے پھر آیا میں انکے پاس اور فرمایا آپ نے اے خطاب کے بیٹے آج کی رات مجھ پر ایک سورۃ اتری ہے کہ پیاری ہے وہ مجھے ان سب چیزوں سے جن پر سورج نکلتا ہے انا فتحنا لک فتحا مبینا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **عن** انس قال انزلت على النبي صلى الله عليه وسلم ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر مرجعه من الحديبية فقال النبي صلى الله عليه وسلم لقد نزلت علي اية احب الي مما على الارض ثم قرأها النبي صلى الله عليه وسلم عليهم فقالوا هنيئا مريئا يا رسول الله لقد بين لك الله ماذا يفعل بك فماذا يفعل بنا فنزلت عليه ليدخل المؤمنين والمؤمنات جنات تجري من تحتها الانهر حتى بلغ فوزا عظيما **ترجمہ** انس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری یہ آیۃ لیغفر لک یعنے تاکہ بخش دے اللہ تعالی تیرے اگلے گناہ اور پچھلے جب آپ لوٹے آتے تھے حدیبیہ سے تو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھ پر ایک ایسی آیت اتری ہے کہ ساری زمین کی دولت سے زیادہ پیاری ہے پھر پڑھی آپ نے اصحاب پر یہ آیۃ انہوں نے کہا مبارک اور خوشوقتی ہو آپکو اے رسول اللہ کے بیان کر دیا اللہ تعالی نے جو آپکے ساتھ کریگا یعنے گناہ بخشیگا مگر معلوم نہیں کہ ہمارے ساتھ کیا کریگا سو اتری یہ آیۃ لیدخل سے عظیما تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسمیں مجمع بن جاریہ سے بھی روایت ہے **مترجم** پوری آیت یوں ہے لیدخل المؤمنین والمؤمنات جنات تجری من تحتها الانهر خلدین فیها ویکفر عنهم سیاتهم وکان ذلک عند الله فوزا عظیما یعنے تا پہنچاوے ایمان والے مردوں اور عورتوں کو باغوں میں نیچے بہتی ہیں انکے نہریں سدا رہیں انمیں اور اتارے انسے انکی برائیاں اور یہ ہے اللہ کے یہاں بڑی مراد ملنی **عن** انس ان ثمانين هبطوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه من جبل التنعيم عند صلوة الصبح وهم يريدون ان يقتلوه فاخذوا اخذا فاعتقهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فانزل الله وهو الذي كف ايديهم عنكم وايديكم عنهم الاية **ترجمہ** انس نے کہا اسی کافر اترے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے اصحاب کی طرف تنعیم پہاڑ سے صبح کے نماز کی قریب اور چاہتے تھے کہ قتل کریں انکو سو سب پکڑے گئے اور آزاد کر دیا انکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس اتاری اللہ تعالی نے یہ آیت وہو الذی یعنے وہ ایسا ہے کہ روکدئے اسنے ہاتھ انکے تم سے اور تمہارے ہاتھ انسے آخر آیت تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی بن کعب عن النبی صلی الله عليه وسلم والزمهم كلمة التقوى قال لا اله الا الله **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کلمہ تقوی سے مراد ہے لا الہ الا اللہ **ف** یہ حدیث غریب ہے اسکو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر حسن بن قزعہ کی روایت سے اور پوچھا میں نے ابو زرعہ سے اس حدیث کو تو انہوں نے بجز مرفوع نہ جانا مگر اسی روایت سے **خاتمہ** سورہ انا فتحنا میں فوائد ذیل مذکور ہیں بشارت صلح حدیبیہ کے مغفرت حضرت کے نزول سکینہ مومنوں کے دل پر وعدہ جنات کا مومنوں کے لئے وعید عذاب کے منافقوں کے لئے شاہد و مبشر و نذیر ہونا رسول کا بیان بیعت کا اقوال منافقوں کے اعراب حدیبیہ کے فضیلت اہل بیعت کا مومنوں سے پھیر دینا اور روکنا کفار

سُوْرَةُ الْحُجُرَاتِ (مسجد الحرام ہے حکمت ہائے خیر فتح مکہ میں بھی خواب کا بیان فضیلت صحابہ کی عمدہ مغفرت و اجر عظیم کا صحابہ کے لیے)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَعْمِلْهُ عَلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ عُمَرُ لَا تَسْتَعْمِلْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَكَلَّمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ارْتَفَعَ اَصْوَاتُهُمَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِعُمَرَ مَا اَرَدْتَّ اِلَّا خِلَافِيْ فَقَالَ مَا اَرَدْتُّ خِلَافَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَا تَكَلَّمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُسْمِعْ كَلَامَهٗ حَتّٰى يَسْتَفْهِمَهٗ **ترجمہ** عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ابوبکر نے کہا اے رسول اللہ کے اسکو عامل کر دیجئے اسکی قوم پر عمر نے کہا نہ عامل کیجئے اے رسول اللہ کے سو دونوں میں تکرار ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بلند ہوئیں دونو کے آوازیں سو ابوبکر نے کہا عمر سے کہ تم ہر بات میں میرا خلاف چاہتے ہو انہوں نے کہا میں تمہارا خلاف نہیں چاہتا سو اتری یہ آیت اے ایمان والوں مت بلند کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز پر راوی نے کہا اسکے بعد عمر کا یہ حال تھا کہ جب بات کرتے حضرت سے تو سنائی نہ دیتی بات انکی جبتک کہ سمجھا کر نہ بولتے **ف** کہا ابو عیسی نے ذکر کیا ابن زبیر نے اپنے دادا یعنے ابی بکر کا یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے ابن ابی ملیکہ سے مرسلا اور ذکر نکیا اسمیں عبد اللہ بن زبیر کا

عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فِيْ قَوْلِهٖ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ حَمْدِيْ زَيْنٌ وَّاِنَّ ذَمِّيْ شَيْنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ **ترجمہ** براء بن عازب نے اس آیۃ کی تفسیر میں کہا جو لوگ پکارتے ہیں تجھے اے نبی اپنی حجروں کے باہر سے اکثر انمیں سے عقل نہیں رکھتے سو کہا انہوں نے ایک شخص کھڑا ہوا یعنے آپ کے دروازہ پر اور اسنے کہا اے رسول اللہ کے میری تعریف عزت ہے اور میری مذمت ذلت ہے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شان اللہ ہی کی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

عَنْ اَبِيْ جَبِيْرَةَ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَكُوْنُ لَهُ الْاِسْمَانِ وَالثَّلَاثَةُ فَيُدْعٰى بِبَعْضِهَا فَعَسٰى اَنْ يَّكْرَهَ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ **ترجمہ** ابی جبیرہ بن ضحاک نے کہا ہمارا ایک ایک آدمی کے دو دو اور تین تین نام تھے اور بعض نام سے پکارنا اسکو برا لگتا تھا سو یہ آیت اتری ولا تنابزوا یعنے اور چڑاؤ نہیں لوگوں کو ناموں سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے ابو سلمہ نے انہوں نے بشیر بن مفضل سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابی جبیرہ بن ضحاک سے مانند اسکے اور ابو جبیرہ بن ضحاک بھائی ہیں ثابت بن ضحاک انصاری کے

عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ قَرَاَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ قَالَ هٰذَا نَبِيُّكُمْ يُوْحٰۤى اِلَيْهِ وَخِيَارُ اَئِمَّتِكُمْ لَوْ اَطَاعَهُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُوْا فَكَيْفَ بِكُمُ الْيَوْمَ **ترجمہ** ابی نضرہ نے کہا ابی سعید خدری نے یہ آیت پڑھی واعلموا ان فیکم یعنے جان لو کہ تمہارے درمیان اللہ کا رسول ہے اگر تمہارا کہنا مانے تو بیشک تکلیف میں پڑو تم کہا انہوں نے کہ یہ نبی تمہارے ہیں کہ انپر وحی بھیجی جاتی ہے اور اچھے پیشوا تمہارے یعنے صحابہ اسکے تو اگر اطاعت کرے نبی ان صحابہ کے بہت کاموں میں تو تکلیف میں پڑتی پھر اب تم لوگوں کا اگر کہنا مانے تو کیسے خرابی ہو **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے علی بن مدینی نے کہا پوچھا میں نے یحیی بن سعید قطان سے حال مستمر بن ریان کا انہوں نے کہا ثقہ ہیں **مترجم** غرض یہ ہے کہ اللہ تعالی ائمہ اصحاب کے حق میں فرماتا ہے کہ اگر نبی تمہارا کہنا مانے تو تم تکلیف پاؤ پھر انکے بعد جو لوگ ہیں انکی اطاعت اگر کیجاوے تو خدا جانے کیا کیا خرابی ہو اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ مسائل قیاسی واجب التسلیم نہیں ہیں اگرچہ جائز التسلیم ہوں اور حدیث کے مقابل میں فقہا کے قول پر چلنا بڑی خرابی اور تکلیف کا سبب ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَاظُمَهَا بِاٰبَآئِهَا فَالنَّاسُ رَجُلَانِ رَجُلٌ بَرٌّ تَقِيٌّ كَرِيْمٌ عَلَى اللّٰهِ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلَى اللّٰهِ وَالنَّاسُ بَنُوْ اٰدَمَ وَخَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مِنَ التُّرَابِ قَالَ اللّٰهُ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا لوگوں پر فتح مکہ کے دن اور فرمایا اے لوگو اللہ تعالی نے لیگیا تم سے فخر و نخوت ایام جاہلیت کی اور تکبر کرنا اپنے باپ دادوں کے ساتھ اب لوگ دو طرح ہیں ایک نیک متقی بزرگ والا اللہ کے یہاں اور دوسرا بدکار بدبخت ذلیل اللہ کے یہاں اور سب آدمی اولاد آدم ہیں اور اللہ نے آدم کو مٹی سے بنایا چنانچہ فرمایا اسنے اے لوگو ہمنے پیدا کیا تمکو نر اور مادہ سے اور بنائے تمہارے کنبے اور قبیلے کہ پہچان پڑو بیشک تم میں سے بزرگ اللہ کے یہاں پرہیزگار ہے بیشک اللہ جاننے والا ہے خبردار یعنے اللہ کے یہاں بزرگی تقوی سے ہے نہ حسب نسب سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو عبد اللہ بن دینار کی روایت سے کہ وہ ابن عمر سے روایت کرتے

ہوں مگر اسی سند سے اور عبداللہ بن جعفر ضعیف ہیں ضعیف کہا انکو یحیی بن معین نے اور سوا انکے اور لوگوں نے اور وہ علی بن مدینی کے والد ہیں اور اس باب میں ابی ہریرہ
اور عبداللہ ابن عباس سے بھی روایت ہے **ترجمہ** اس جگہ ایک بزرگ کے نقل یاد آئی کہ انکے آگے ذات و نسب کا ذکر ہوا انہوں نے فرمایا کہ ذاتیں دنیا میں دو ہی ہیں ایک
نیک ذات دوسرے بدذات **عن** سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا حسب مال ہے اور بزرگی کی چیز تقوی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے سمرہ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر سلام بن ابی مطیع کی روایت سے
خاتمہ سورۂ حجرات میں فوائد ذیل مذکور ہے نہی تقدیم کرنے سے اللہ و رسول پر اور امر تقوی کا نہی آواز بلند کرنے سے نبی کی آواز پر وعدہ اجر و مغفرت کا ان
لوگوں کے لئے جو آواز پست کرتے ہیں نبی کے آگے بیوقوفی ان لوگوں کی جو حجرات کے باہر سے آپکو پکارتے تھے تکلیف میں پڑنا مسلمانوں کا اگر رسول انکی اطاعت
کرے اور ان آیتوں میں بڑی مذمت ہے تقدیم رائے کی کتاب و سنت پر اور اپنے قیاس کی جو مقابلہ میں حدیث کے ہو اور جو لوگ تاویلوں سے حدیث کو رد کرتے ہیں حکم صلح کا
درمیان دو گروہ مسلمانوں کے جو لڑتے ہوں ظلم تارکان توبہ کا نہی بدگمانی سے اور عیب جوئی اور غیبت سے انسان کی پیدائش اور قبائل و شعوب کا ذکر ایمان
اعراب کا مطیعوں کے اعمال کا حبط نہ ہونا صفات مومنوں کی اعراب کے احسان کہنے کا ذکر نبی پر اپنے ایمان کے ساتھ **سورۂ ق** **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ فِيْهَا رَبُّ الْعِزَّةِ قَدَمَهٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى
بَعْضٍ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کہتی رہیگی کہ کچھ اور ہے تو لاؤ یہانتک کہ رکھدیگا رب العزت اپنا قدم اس میں
تو وہ کہنے لگیگی بس قسم ہے تیری عزت کی اور دب جائیگی ایک قسم اسکے دوسرے میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **خاتمہ** سورۂ قاف میں مضامین
ذیل مذکور ہیں چنانچہ قسم قرآن عظیم الشان کی تعجب کفار کا رسالت پر آیات قدرت تکذیب قوم نوح و اصحاب رس و ثمود و عاد و فرعون و اخوان لوط و
اصحاب ایکہ و قوم تبع کی اپنے اپنے رسولوں کو خدا تھکتا نہیں انسان کی پیدائش حاضر ہونا ملائکہ کا وقت سکرات موت کے نفخ صور وغیرہ حالات قیامت کا ذکر
عنید کا جہنم میں جانا انکار شیطان کا انسان کے گمراہ کرنے سے اللہ کی بات بدلتی نہیں ہل من مزید کہنا جہنم کا جنت کا قریب ہونا متقیوں سے اور صفات انکے قرآن
کا نفع صاحب دل کو ہے پیدا کرنا آسمان و زمین کا چھ دن میں حکم صبر اور تسبیح و تحمید کرنیکا طلوع شمس اور غروب کے قبل اور رات کو اور سجدوں کے بعد بیان منادی قیامت
کا زندہ کرنا جلانا اس تعالی کا آسان ہونا حشر کا اس تعالی پر قرآن سے ڈرانیکا حکم اس شخص کو جو آخرت کا خوف رکھتا ہو **سُوْرَةُ الذَّارِيَاتِ** **عن** اَبِيْ وَائِلٍ
عَنْ رَجُلٍ مِنْ رَبِيْعَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ عِنْدَهٗ وَافِدَ عَادٍ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ
وَافِدِ عَادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا وَافِدُ عَادٍ قَالَ فَقُلْتُ عَلَى الْخَبِيْرِ سَقَطْتَ اِنَّ عَادًا لَمَّا اُقْحِطَتْ بَعَثَتْ قَيْلًا فَنَزَلَ عَلٰى بَكْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ
فَسَقَاهُ الْخَمْرَ وَغَنَّتْهُ الْجَرَادَتَانِ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيْدُ جِبَالَ مَهْرَةَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَمْ آتِكَ لِمَرِيْضٍ فَاُدَاوِيَهٗ وَلَا لِاَسِيْرٍ فَاُفَادِيَهٗ فَاسْقِ عَبْدَكَ مَا كُنْتَ مُسْقِيَهٗ
وَاسْقِ مَعَهٗ بَكْرَ بْنَ مُعَاوِيَةَ يَشْكُرُ لَهُ الْخَمْرَ الَّذِيْ سَقَاهُ فَرُفِعَ لَهٗ سَحَابَاتٌ فَقِيْلَ لَهُ اخْتَرْ اِحْدَاهُنَّ فَاخْتَارَ السَّوْدَاءَ مِنْهُنَّ فَقِيْلَ لَهٗ خُذْهَا رَمَادًا رِمْدِدًا
لَا تَذَرُ مِنْ عَادٍ اَحَدًا وَذَكَرَ اَنَّهٗ لَمْ يُرْسَلْ عَلَيْهِمْ مِنَ الرِّيْحِ اِلَّا قَدْرُ هٰذِهِ الْحَلْقَةِ يَعْنِيْ حَلْقَةَ الْخَاتَمِ ثُمَّ قَرَاَ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ مَا تَذَرُ مِنْ
شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ الْآيَةَ **ترجمہ** ابی وائل سے روایت ہے کہ ربیعہ کے ایک مرد نے کہا میں مدینہ آیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپکے پاس قوم عاد کے قاصد کا
ذکر آیا اور میں نے کہا اللہ کی پناہ مانگتا ہوں میں اس سے کہ قاصد عاد کے مانند ہوں تب فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تھا قاصد عاد کا تو میں نے کہا آپ خبردار
ملے حقیقت سے ہے کہ عاد پر جب قحط پڑا قیل (نام ہے ایک مرد کا) کو بھیجا اور وہ بکر بن معاویہ کے گھر اترا اور گھر اسکا مکہ کے قریب تھا اور یہ لوگ پانی مانگنے کو مکہ گئے تھے
پھر بکر نے اسکو شراب پلائی اور دو لونڈیاں اسکے آگے گاتی رہیں پھر قیل نکلا اور ارادہ رکھتا تھا مہرہ کے پہاڑوں کا (مہرہ نام ہے ایک قبیلہ کے دادا کا) پھر اسنے کہا یا اللہ
میں کسی بیمار کے لئے نہیں آیا ہوں کہ دوا کروں اسکی اور نہ کسی قیدی کے لئے کہ فدیہ دوں اسکا مگر تو پلا اپنے غلام کو جو پلاتا ہو اور پلا اسکے ساتھ بکر بن معاویہ کو اور
شکریہ ادا کرتا تھا وہ اس قول سے اس شراب کا جو اسکو پلائی گئی تھی سو اسکے سامنے آئیں کئی بدلیاں اور اس سے کہا گیا کہ پسند کرلے تو ان میں سے ایک کو سو پسند کرلی
اسنے کالی سو ہاتف نے آواز دی کہ لے تو راکھ جلی ہوئی کہ نہ چھوڑیگی عاد کی قوم سے کسیکو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا کہ عاد پر ہوا نہ چھوڑی گئی مگر اس حلقہ کے

برابر یعنے حلقہ انگوٹھی کا پھر پڑھی آپنے اذا رسلنا یعنے یاد کرو جب بھیجی ہم نے اُنپر بانجھ ہوا جسمین کچھ خیر نہ تھے چھوڑتی تھی جسپر آتی تھی مگر کر دیتی تھی اُسکو چورا **ف** روایت کی یہ حدیث کئی لوگون نے سلام ابی المنذر سے اُنہون نے عاصم بن ابی النجود سے اُنہون نے ابی وائل سے اُنہون نے حارث بن حسان سے اور اُنکو حارث بن یزید بھی کہتے ہین **عن** الحارث بن یزید البکری قال قدمت المدینة فدخلت المسجد فاذا ھو غاص بالناس واذا رایات سود تخفق واذا بلال متقلد السیف بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت ما شان الناس قالوا یرید ان یبعث عمرو بن العاص وجھا فذکر الحدیث بطولہ نحوا من حدیث سفیان بن عیینة بمعناہ ویقال له الحارث بن حسان **ترجمہ** حارث بن یزید بکری نے کہا مین مدینہ آیا اور مسجد مین گیا کہ لوگ اُسمین بھرے ہوئے تھے اور کالی پھریرے اُڑ رہے تھے اور بلال تلوار پرتلے مین لٹکائے ہوئے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے مین نے کہا کیا حال ہے لوگون کا کہا ارادہ ہے حضرت کا کہ بھیجین عمرو بن عاص کو کسیطرف پھر ذکر کی حدیث اپنی طول کے ساتھ سفیان کی روایت کے مانند اُسی کے ہم معنے اور حارث بن یزید کو حارث بن حسان بھی کہتے ہین **خاتمہ** سورۂ والذاریات مین مضامین ذیل مذکور ہین صدق وعدہ قیامت آسمان کی قسم کافرونکا سوال کہ قیامت کب ہوگی وعدہ جنت کا متقیون کے لئے آیات قدرت اُسکی زمین اور جان مین رزق آسمان مین ہے تمثیل کلام الٰہی کی ہمارے کلام کے ساتھ قصہ ضیف ابراہیم کا ہلاک قوم لوط کا تذکیر موسیٰ کے حال کی تذکیر عاد کے ہلاک کی تذکیر آسمان بنانے کی امر اللہ کیطرف بھاگنے کا ساحر و مجنون کہنا انبیا کو پیدا کرنا جن وانس کا عبادت کے لئے رزاقیت اور قوت اور متانت اُس تعالیٰ کی بیان عذاب کا

سورۃ الطور **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ادبار النجوم الرکعتان قبل الفجر وادبار السجود الرکعتان بعد المغرب **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا نجوم کے پیچھے مراد اس سے دو رکعتین ہین فجر کے قبل کی یعنی سُنتین اور سجدون کے بعد سے مراد ہین دو رکعتین مغرب کے بعد کی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مرفوع مگر اس سند سے محمد بن فضیل کی روایت سے کہ وہ رشدین بن کریب سے روایت کرتے ہین پوچھا مین نے محمد بن اسماعیل بخاری سے محمد اور رشدین کریب کے بیٹون کا حال کہ کون اُنمین زیادہ ثقہ ہے تو اُنہون نے کہا وہ دونون ایک سے ہین اور محمد میرے نزدیک راجح تر ہے اور پوچھا مین نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے ان دونونکا حال تو اُنہون نے کہا کہ وہ دونون ایک سے ہین اور رشدین بن کریب میرے نزدیک زیادہ راجح ہین **خاتمہ** سورۂ طور مین یہ مضامین مذکور ہین قسم طور وغیرہ کی وقوع عذاب پر اثبات قیامت مکذبین و خائضین کی خرابی فائدہ مذیقا صبر کا دوزخ مین جنات ونعیم کا وعدہ متقیون کے لئے وعدہ ذریت کے الحاق کا اُنکے آبا کے ساتھ امداد جنتیون کی فاکہہ اور لحم وغیرہ سے نفی کہانت اور جنون کی نبی سے شاعر و مفتری کہنا کافرونکا نبی کو تردید امر متعلق رسالت اور قرآن کی اور جواب اُنکا اگر آسمان ٹوٹ پڑے کا فرمان نہ لاوین کا مرنا کافرون کے مکر کا قیامت مین صبر اور تسبیح و تحمید کا حکم

سورۃ النجم **عن** ابن مسعود قال لما بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتھی قال انتھی الیھا ما یعرج من الارض وما ینزل من فوق فاعطاہ اللہ عندھا ثلاثا لم یعطھن نبیا کان قبلہ فرضت علیہ الصلوة خمسا واعطی خواتیم سورۃ البقرۃ وغفر لامتہ المقحمات ما لم یشرکوا باللہ شیئا قال ابن مسعود اذ یغشی السدرۃ ما یغشی قال السدرۃ فی السماء السادسة قال سفیان فراش من ذھب واشار سفیان بیدہ فارعدھا وقال غیر مالک بن مغول الیھا ینتھی علم الخلق لا علم لھم بما فوق ذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود نے کہا جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتھے تک پہونچے (شب معراج مین) کہا عبد اللہ نے کہ منتہی ہوتی ہے اُس تک جو چیز چڑھتی ہے زمین سے اور جو اترتی ہے اوپر سے سو عنایت فرمائین اُنکو اللہ تعالیٰ نے تین چیزین کہ نہین دین وہ کسی نبی کو اُنسے پہلے فرض ہوئین اُنپر پانچ نمازین اور عنایت ہوا اُنکو خاتمہ سورۂ بقر کا بخشے گئے اُنکی اُمت کے کبیرہ گناہ جبتک شرک نکرین اللہ کے ساتھ کسی چیز کو ابن مسعود نے پڑھا اذ یغشی السدرہ یعنے جب ڈھانپ رہی تھی سدرہ کو جو چیز ڈھانپ رہی تھی کہا اُنہون نے کہ سدرہ چھٹے آسمان مین ہے سفیان نے کہا ڈھانپ رہے تھے اُسکو پروانے سونیکے اور اشارہ کیا سفیان نے اپنے ہاتھ سے اور ہلایا اُسکو یعنے اسطرح اُڑ رہے تھے اور مالک بن مغول کے سوا اور لوگون نے کہا کہ اسی تک منتہی ہوتا ہے علم خلق کا نہین علم رکھتے کوئی مخلوق اُسکے اوپر کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** سدرۃ المنتھی ایک درخت ہے کہ اُسکو طوبی بھی کہتے ہین اور وہ بڑا درخت ہے بیر اُسکے مٹکون کے برابر ہین جیسے ہاتھی کے کان جڑ اُسکی حضرت کے گھر مین ہے ایک ایک شاخ اُسکی ہر جنتی کے گھر مین شب معراج مین اُسپر سنہری بھنگے اُڑتے تھے اور بخشے گئے اُنکی اُمت کے گناہ کبیرہ یعنے اُنکے سبب سے خلود فی النار نہوگا اگرچہ دوزخ مین کچھ دن عذاب ہو **عن** الشیبانی قال سالت زر بن حبیش عن قولہ عز و جل فکان قاب قوسین او ادنی فقال اخبرنی ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای جبرئیل ولہ ستمائة جناح **ترجمہ** شیبانی نے کہا مین نے زر بن

جیش سے اس آیت کی تفسیر پوچھی فکان قاب قوسین یعنے پہر رہ گیا فرق دو کمان کے برابر یا اس سے بہی نزدیک انہوں نے کہا خبر دی مجھکو ابن مسعود نے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے دیکھا جبرئیل کو اور انکے چھہ سو پر تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **مترجم** اس آیت مین دو مذہب ہین مفسرین کے بعضون نے کہا یہ ملاقات
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خداوند تعالی شانہ سے اور بعضون نے کہا جبرئیل سے یہ حدیث موید قول ثانی ہے اور آگی رویت آلہی کے اور تفصیل مذکور ہے **عن**
الشعبی قال لقی ابن عباس کعبا بعرفۃ فسالہ عن شیء فکبر حتی جاوبتہ الجبال فقال ابن عباس انا بنو ہاشم فقال کعب ان اللہ قسم رویتہ وکلامہ
بین محمد وموسی فکلم موسی مرتین وراٰہ محمد مرتین فقال مسروق فدخلت علی عائشۃ فقلت ہل رای محمد ربہ فقالت لقد تکلمت بشیء قف لہ شعری
قلت رویدا ثم قرات لقد رای من آیات ربہ الکبری فقالت این یذہب بک انما ہو جبرئیل من اخبرک ان محمدا رای ربہ او کتم شیئا مما امر بہ او
یعلم الخمس التی قال اللہ تعالی ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث فقد اعظم الفریۃ ولکنہ رای جبرئیل لم یرہ فی صورتہ الا مرتین عند سدرۃ
المنتہی ومرۃ فی جیاد لہ ستمائۃ جناح قد سد الافق **ترجمہ** شعبی نے کہا ملاقات کی عبداللہ بن عباس نے کعب سے عرفات مین اور پوچھی انسے کوئی بات سو اللہ اکبر کہنے
لگے وہ یہانتک کہ پہاڑون نے انکو جواب دیا (یعنے گونجنے لگی) سو ابن عباس نے کہا کہ ہم بنو ہاشم مین (یعنے اتنا غصہ ہم پر نچاہیے) تب کعب نے کہا کہ اللہ تعالی نے تقسیم کیا
اپنے دیدار اور کلام کو محمد اور موسی علیہ السلام پر سو کلام کیا موسی علیہ السلام سے دو بار اور دیکھا اس تعالی شانہ کو محمد نے دو بار مسروق نے کہا مین گیا حضرت ام المومنین عائشہ
رضی اللہ عنہا کے پاس اور مین نے کہا کہ محمد نے اپنی رب کو دیکھا یا نہین انہون نے فرمایا تو نے ایسی بات کی کہ میرے رونگٹے کہڑے ہوگئی مین نے کہا آپ تامل فرماوین
پہر مین نے یہ آیت پڑہی لقد رای من آیات ربہ الکبری یعنے دیکھا حضرت نے اللہ تعالی کی بڑی قدرتونکو پہر کہا تیری عقل کہان گئی ہے جسکو دیکھا ہی وہ تو جبرئیل ہین
جسنے خبر دی تجھکو کہ محمد نے دیکھا اپنی رب کو یا چھپائی کوئی چیز جسکا حکم اللہ نے فرمایا یا جانتے ہین وہ پانچ چیزین جنکی خبر دی اللہ نے اس آیت مین ان اللہ عندہ
علم الساعۃ پس اسنی جہوٹ باندہا ولیکن انہون نے جبرئیل کو دیکھا ہے اور انکو اصلی صورت مین نہین دیکھا ہے مگر دو بار ایکبار سدرۃ المنتہی کے پاس اور ایکبار جیاد مین کہ
انکے چھہ سو پر ہین کہ ڈہانپ لیا ہے انہون نے آسمان کے کنارونکو **ف** اور روایت کی داود بن ابی ہند نے شعبی سے انہون نے مسروق سے انہون نے عائشہ سے انہون نے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کی مانند اور حدیث داود کی مجالد کی حدیث سے چہوٹی ہے **عن** عکرمۃ عن ابن عباس قال رای محمد ربہ قلت الیس اللہ
یقول لا تدرکہ الابصار وہو یدرک الابصار قال ویحک ذاک اذا تجلی بنورہ الذی ہو نورہ وقد رای محمد ربہ مرتین **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے
کہ ابن عباس نے کہا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ہے اپنے رب کو مین نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ اسکو آنکہہ نہین پا سکتی اور وہ آنکہونکو پے لیتا ہے ابن عباس نے کہا خرابی
ہو تیری یہ تو جب ہے کہ وہ اپنے ذاتی نور کے ساتہ تجلی فرماوی اور محمد نے اسکو دو بار دیکھا ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے **عن** ابن عباس فی قول اللہ ولقد
راٰہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتہی فاوحی الی عبدہ ما اوحی فکان قاب قوسین او ادنی قال ابن عباس قد راٰہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ**
ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر مین کہا ولقد راٰہ یعنے دیکھا اسکو دو بار سدرۃ المنتہی کے نزدیک اور وحی کی اسنے اپنی بندی کیطرف جو وحی کی پہر رہ گیا دونون کمان
کے برابر فرق یا اس سے بہی کم ابن عباس نے کہا کہ دیکھا ہے اس تعالی شانہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** ابن عباس قال ما کذب
الفواد ما رای قال راٰہ بقلبہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ انہون نے پڑہا ما کذب الفواد یعنے نہین جہوٹ بولا دل نے اسمین کہ دیکھا اسنی کہا انہون نے کہ دیکھا نبی نے
اپنی دل کی آنکہہ سی یعنے رب کو **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** عبداللہ بن شقیق قال قلت لابی ذر لو ادرکت النبی صلی اللہ علیہ وسلم لسالتہ فقال عما
کنت تسالہ قلت اسالہ ہل رای محمد ربہ فقال قد سالتہ فقال نور انی اراہ **ترجمہ** عبداللہ بن شقیق نے کہا مین نے ابی ذر سے کہا اگر مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کو پاتا تو آپ سے پوچھتا ابوذر نے کہا کیا پوچھتے مین نے کہا پوچھتا کہ محمد نے اللہ کو دیکھا انہون نے کہا مین نے پوچھا اور آپنے فرمایا وہ نور ہے مین اسے کہان دیکھہ سکتا ہون
ف یہ حدیث حسن ہے **مترجم** نورانی اراہ مین دو روایتین ہین ایک بہ تنوین نور اور بضم ہمزہ اور تشدید نون مفتوحہ اور اراہ بفتح ہمزہ اور اسکے معنے وہی ہین
جو مذکور ہوے یعنے پردہ اسکا نور ہے مین اسے کہان دیکھہ سکتا ہون دوسرے بفتح رای نور و کسر نون ثانی و تشدید یا یعنے مین اسکو نورانی دیکھتا ہون اور اسمین
اثبات رویت کا ہے جیسے معنی اول مین استبعاد اسکا یا معنے اسکی یون ہین کہ وہ خالق ہے ایسی نور کا جو مانع ہے اسکی رویت سے کذا فی مجمع البحار بادنی زیادۃ او

رویت الٰہی میں ابن عباس اور ابوذر اور ابراہیم تیمی کا مذہب ہے کہ رویت قلب سے ہی اسطرح کہ بصر کو اللہ تعالٰی نے قلب میں پیدا کر دیا کہ قلب سے آپنے ایسا دیکھا جیسا آنکھ سے دیکھتے ہیں اور ایک جماعت مفسرین کی اسطرف گئے ہیں کہ آپنے بچشم سر دیکھا اور یہی قول ہی انس اور عکرمہ اور ربیع کا کذا ذکرہ الطیبی اور بغوی نے کہا حسن بصری کا یہی مذہب ہے اور حضرت عائشہ اسپر انکار فرماتی تھیں چنانچہ اوپر مذکور ہوا واللہ اعلم و علمہ احکم **عن** عَبْدِ اللّٰہِ مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأٰی قَالَ رَأٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِیْلَ فِیْ حُلَّۃٍ مِنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَأَ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ **ترجمہ** عبداللہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ما کذب الفواد ما رای یعنی جھوٹ نہ کہا دل نے جو دیکھا کہا دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل کو ریشمی جوڑا پہنے ہوئے کہ بھر لیا تھا انہوں نے آسمان و زمین میں کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبَائِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ تَغْفِرِ اللّٰہُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَاَیُّ عَبْدٍ لَکَ لَا اَلَمَّا **ترجمہ** ابن عباس نے آیہ مذکورہ کی تفسیر میں کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اگر بخشتا ہی تو اے پروردگار تو بخشد سب کو اور کون بندہ تیرا ایسا ہے کہ ہوا آلودہ نہ ہو ہو گناہ میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر زکریا بن اسحق کی روایت سے **ترجمہ** پوری آیت یوں ہے وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَسَاءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰی اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبَائِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَۃِ ہُوَ اَعْلَمُ بِکُمْ اِذْ اَنْشَاَکُمْ مِنَ الْاَرْضِ الاٰیۃ یعنی اللہ ہی کا ہی جو کچھ آسمانوں اور زمین میں تا وہ بدلا دیوے برائی والوں کو انکی کئی کا اور بدلا دیوے بھلائی والوں کو بھلائی سے جو بچتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بے حیائی سے کا مونسی مگر کچھ آلودگی بیشک تیرے رب کی بخشش میں سمائی ہے اور وہ تمکو خوب جانتا ہی جب بنا نکالا تمکو زمین سے انتہی اس آیت میں بشارت ہے کہ جو کبیرہ گناہوں سے اور فواحش سے بچتا رہا انکی صغائر معاف ہیں اللہم ادخلنا فیہم **خاتمہ** سورہ والنجم میں قسم ہی نجم کی اور تعریف ہے جبرئیل کی اور ملاقات انکی نبی کے ساتھ اور نفی کذب کی نبی سے اور ذکر لات و عزیٰ اور منات کا اور آخرت اور دنیا خدا کی ہاتھ میں ہونا اور شفاعت نہونا بغیر اذن کے اور انثی کہنا کافروں کا ملائکہ کو اور کام نہ آنا گمان کا حق کے روبرو اور آمر دنیا سے اعراض کرنیکا تو یہ مغفرت صغائر کا علم خدا کا بیان مذمت انکی جو حق سے منہ موڑے بیان ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں کا بیان انسان کی سعی کا ہنسنا رونا موت و زندگی پاس اللہ تعالیٰ کی ہاتھ میں ہونا خلق انسان کا بیان عاد اولی کے ہلاک کا اور ثمود اور قوم نوح اور موتفکات کا بیان نذیر ہونا ہمارے نبی کا قرب قیامت امر سجدہ کا

سورۃ القمر

عن ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِنًی فَانْشَقَّ الْقَمَرُ فَلْقَتَیْنِ فَلْقَۃٌ مِنْ وَرَاءِ الْجَبَلِ وَفَلْقَۃٌ دُوْنَہٗ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْہَدُوْا وَیَعْنِیْ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ **ترجمہ** ابن مسعود نے کہا ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے منیٰ میں کہ چاند شق ہو گیا (یعنے آپکی معجزہ سے) اور دو ٹکڑے ہو گیا ایک پہاڑ کے اُس پار اور ایک اِس پار اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمسے فرمایا گواہ رہو اور لیتے تھے آپ اسکو کہ قریب آگئے قیامت اور پھٹ گیا چاند **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** اَنَسٍ قَالَ سَأَلَ اَہْلُ مَکَّۃَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰیَۃً فَانْشَقَّ الْقَمَرُ بِمَکَّۃَ مَرَّتَیْنِ فَنَزَلَتْ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ اِلٰی قَوْلِہٖ سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ **ترجمہ** انس نے کہا سوال کیا اہل مکہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک معجزہ کا پس شق ہو گیا چاند مکہ میں دو بار پس اتری آیۃ اقتربت الساعۃ وانشق القمر سحر مستمر تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْہَدُوْا **ترجمہ** ابن مسعود نے کہا حضرت کے زمانہ میں چاند شق ہوا اور آپنے ہمسے فرمایا گواہ رہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْہَدُوْا **ترجمہ** مثل حدیث سابق کے ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی صَارَ فِرْقَتَیْنِ عَلٰی ہٰذَا الْجَبَلِ وَعَلٰی ہٰذَا الْجَبَلِ فَقَالُوْا سَحَرَنَا مُحَمَّدٌ فَقَالَ بَعْضُہُمْ لَئِنْ کَانَ سَحَرَنَا فَمَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّسْحَرَ النَّاسَ کُلَّہُمْ **ترجمہ** جبیر بن مطعم نے کہا چاند آنحضرت کے زمانہ میں دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر ایک ٹکڑا اُس پہاڑ پر کافر کہنے لگے جادو کیا ہمپر محمد نے اور بعضوں نے کہا ہمپر کیا ہوگا تو سب پر تھوڑا ہی کریگا پھر جو لوگ باہر سے آئی انہوں نے خبر دی) **ف** یہ حدیث روایت کی ہے بعضوں نے حصین سے انہوں نے جبیر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے یعنے جبیر بن مطعم سے اسی مانند **عن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ جَاءَ مُشْرِکُوْا قُرَیْشٍ یُخَاصِمُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ یَوْمَ یُسْحَبُوْنَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْہِہِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰہُ بِقَدَرٍ **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا کہ مشرک قریش حضرت کے پاس تقدیر کے باب میں لڑتے آئی اور یہ آیت اتری جس دن کھینچے جاویں گے وہ آگ میں اپنے مونہوں کے بل چکھو عذاب دوزخ کا ہمنے پیدا کی ہر چیز تقدیر کے مطابق **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **تترجم** سورہ قمر ایک بدر سے ہے

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشہدوا

ہر ہر آیت اسکی ایک نورانی ختم مضامین منورہ اسکی یہ ہین قرب قیامت کا اور انشقاق قمر کا بیان حشر کا بیان کچہہ حال نوح علیہ السلام کا آسان ہونا قرآن کا ہر آیت سی چار بار بیان ہوا ہے قوم عاد کی ہلاکت تکذیب ثمود کے اور ہلاکت انکی بیان قوم لوط کا بیان آل فرعون کا تمثیل روز قیامت کے لوح محفوظ کا ذکر جنات و نہر کا ذکر

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى اٰخِرِهَا فَسَكَتُوْا فَقَالَ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى الْجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَكَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِّنْكُمْ كُنْتُ كُلَّمَا اَتَيْتُ عَلٰى قَوْلِهٖ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ قَالُوْا لَا بِشَيْءٍ مِّنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ **ترجمہ** جابر سی روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی اصحاب کی طرف نکلی اور انکے آگے سورہ رحمٰن اول سے آخر تک پڑہی اور اصحاب چپ رہی تب آپنے فرمایا میںنے یہ سورہ جنون کے آگے پڑہی تو وہ مجہی اچہا جواب دینی والی تہے تم سے جب مین پہونچتا تہا اللہ تعالےٰ کے اس قول پر فبای آلاء یعنے کس کس نعمتون کو اپنے رب کے جہٹلاوگے تم دونون وہ کہتی تہی نہین جہٹلاتے ہین ہم تیرے نعمتون مین سے کسی چیز کو ای رب ہمارے اور سب تعریف تجہی کو ہی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر ولید بن مسلم کے روایت سے کہ وہ زہیر بن محمد سے روایت کرتے ہین احمد بن حنبل نے کہا زہیر بن محمد جو شام کو گئے ہین شاید وہ نہین ہین جنسے عراق کے لوگ روایت کرتے ہین گمان ہے کہ وہ دوسرے شخص ہین کہ لوگون نے انکا نام بدل دیا اسلئے کہ وہ لوگ اُس سے منکر حدیثین روایت کرتی ہین اور سنا مین نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہتے تہی شام کے لوگ روایت کرتے ہین زہیر بن محمد سی منکر روایتین اور اہل عراق اُنسی روایت کرتی ہین حدیثین قریب بصحت

خاتمہ سورہ رحمٰن ایک دفتر ہے رحمت کا کہ اُسمین تذکیر بالآلاء سی بہت کچہہ مذکور ہے چنانچہ مضامین اُسکے بہ ترتیب یہان مسطور ہین تعلیم قرآن کی انسان کے پیدائش شمس و قمر و نجم و شجر کا بیان میزان و زمین کا بیان شکایت اللہ کی نعمتونکی جہٹلانیکی اکتیس مقام مین ایک ایت سی پیدائش جن و انس اور ربوبیت اللہ کے بہنا دریائونکا موتی و مرجان کا نکلنا کشتیونکا چلنا زمین کے فنا کی خبر بقای ذات الٰہی وعدہ قیامت کا ڈرنا انس و جن کا کہ آسمان و زمین سے نکلنا آسمانکا پہٹنا قیامت مین سوال نہونا جن و انس سے حال مجرمونکا وعدہ جنت کا ڈرنیوالون کے لئے اور بیان اُسکے نعمتونکا جیسے نہرین اور میوے اور فرش اور حورین اور نخل اور رمان اور رفرف اور عبقری ہے اور برکت اللہ کے نام کے

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاۗءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وَفِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے تیار کی ہے مین نے اپنے نیک بندون کے لئے ایسی چیز کہ نہ کسی آنکہہ نے دیکہی ہے اور نہ کسی کان نے سنی ہے اور نہ کسی دل مین اُسکا خیال آیا ہے تمہارا جی چاہے تو پڑہ لو فلا تعلم نفس یعنے نہین جانتا کوئی جی جو کہ تیار کی ہے اُسکے لئے آنکہون کی ٹہنڈک سی بدلا اُسکے عملون کا اور جنت مین ایک درخت ہے کہ سوار اُسکے سایہ مین سو برس تک چلا جاوے اور اُسکو طی نہ کرسکے تمہارا جی چاہے پڑہ لو وظل ممدود یعنے جنتیون کے لئے ہے سایہ دراز اور ایک کوڑا رکہنے کی جگہہ جنت مین بہتر ہے دنیا سے اور جو اُس مین ہے تم چاہو تو پڑہ لو فمن زحزح عن النار جو شخص دور کیا گیا دوزخ سے اور داخل ہوا جنت مین وہ اپنی مراد کو پہونچا اور دنیا کی زندگی تو دہوکے کی ٹٹی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَمَاۗءٍ مَّسْكُوْبٍ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین ایک درخت ہے کہ سوار اُسکے سایہ مین سو برس چلا جاوے اور اُسے طی نہ کرسکے تمہارا جی چاہے تو پڑہ لو وظل ممدود وماء مسکوب یعنے اور اُنکے لئی ہے سایہ دراز اور پانی بہایا گیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب مین ابی سعید سے بہی روایت ہے

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ قَالَ ارْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ وَمَسِيْرَةُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُمِائَةِ عَامٍ **ترجمہ** ابی سعید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس آیت کے تفسیر مین روایت کیا وفرش مرفوعہ یعنے بچہونے اونچے ربیعنے جنتیون کے

فرمایا آپنے بلندی اُنکی ایسی ہے جیسے زمین سے آسمان اور اُن دونو کی بیچمین فاصلہ ہی پانسو برس کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتی ہم اُسکو مگر رشدین
کے روایت سے اور بعض اہل علم نے اس حدیث کے معنے یون کہے ہین کہ بلندی اُن بچھونون کی ایک دوسرے سے ایسی ہے جیسے زمین سے آسمان کہا بلندی فرش مرفوعہ کے
درجون مین ایسی ہے کہ ایک درجے سے دوسرا درجہ ایسا ہے جیسے زمین سے آسمان **عن** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَکُمْ
اَنَّکُمْ تُکَذِّبُوْنَ قَالَ شُکْرَکُمْ تَقُوْلُوْنَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ کَذَا وَکَذَا وَبِنَجْمِ کَذَا وَکَذَا **ترجمہ** علی نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتجعلون رزقکم یعنے ٹھیراتے
ہو تم رزق اپنا یہ کہ جھٹلاتے ہو فرمایا آپنے یعنے ٹھیراتے ہو شکر اپنے رزق کا جھٹلانا کہ کہتے ہو مینہہ برسا ہمپر فلانی نچھتر کے سبب سے اور فلانے ستارے کے سبب سے
اور ایسا ویسا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کے سفیان نے عبد الاعلے سے یہ حدیث اسی سند سے اور مرفوع نکیا اسکو **مترجم** یعنے اللہ تعالی اپنے فضل
سے پانی دیتا ہی لوگ اُسکے فضل سے منکر ہو کر نچھترون اور تارون کی طرف سے جانتے ہین یہی اُنکا جھٹلانا ہے اللہ کی نعمتون کو **عن** انس قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِہٖ اِنَّا اَنْشَاْنٰہُنَّ اِنْشَاءً قَالَ اِنَّ مِنَ الْمُنْشَاٰتِ اللَّاتِیْ کُنَّ فِی الدُّنْیَا عَجَائِزَ عُمْشًا رُمْصًا **ترجمہ** انس نے کہا کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے انا انشانٰہن انشاء کی تفسیر مین فرمایا کہ نئی اُٹھان والی عورتون سے ہین وہ بھی عورتین کہ جو دنیا مین بڑھیان چُندھی چُندھی تھین
ف یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہین ہم اسکو مرفوع مگر موسی بن عبیدہ کی روایت سے اور موسی بن عبیدہ اور یزید بن ابان رقاشی ضعیف ہین حدیث
مین **مترجم** انا انشانٰہن انشاء یعنے اُٹھایا ہمنے اُنکو نئی اُٹھان اور اس آیت مین بیان ہے جنت کی عورتون کا حضرت نے فرمایا کہ یہہ دنیا ہی کی عورتین ہین کہ
اللہ تعالے فرماتا ہے کہ ہمنے اُنکو دوبارہ ایک عمدہ صورتین پیدا کیا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَیَّبَتْنِیْ ھُوْدٌ وَالْوَاقِعَۃُ وَ
الْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ یَتَسَاءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ ابو بکر نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کی آپ بوڑھے ہو گئے فرمایا آپنے بوڑھا کر دیا مجھکو
سورۂ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے یعنے انمین جو قیامت کے خبرین ہین اور عذاب کے آیتین اُنسے مین بوڑھا ہو گیا **ف**
یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے ابن عباس کی روایت سے مگر اسی سند سی اور روایت کے علی بن صالح نے یہ حدیث ابی اسحاق سے اُنہون نے ابی جحیفہ سے مانند
اسکے اور روایت کے کسے نے ابی اسحاق سے اُنہون نے ابی میسرہ سے کچھہ تھوڑی سی حدیث ہمین کے مرسلاً **خاتمہ** سورۂ واقعہ مین احوال قیامت سی مذکور ہے خافضہ اور رافعہ
ہونا اسکا اور زمین کا لرزنا اور پہاڑونکا ریزہ ریزہ ہونا اور تقسیم اہل حشر کی اصحاب میمنہ اور میسرہ اور سابقین کے طرف اور حال تینون گروہ کا اور جنت کی
چیزون مین سے بیان تختون کا اور غلمان اور کوزون اور صراحیون اور پیالون اور میوون اور پرندون کے گوشت اور حور کا اور وعدہ سدر اور طلح اور ظل اور
فواکہ وغیرہ کا انکے لیے اور احوال نار سے بیان سموم و حمیم اور ظل کا اور زقوم اور شرب حمیم کا اور بیان انسان کی پیدایش کا منے سی اور بیان حرث و زراعت کا اور بیان
حرث و زراعت کا اور بیان درخت سی آگ نکلنی کا حکم تسبیح کا تذکیر ہولی ساتہہ موت مقربین اور اصحاب یمین اور مکذبین کے امر تسبیح کا **سُوْرَۃُ الْحَدِیْدِ**

عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ بَیْنَمَا نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَاَصْحَابُہٗ اِذْ اَتٰی عَلَیْہِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا ھٰذَا
قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ھٰذَا الْعَنَانُ ھٰذِہٖ رَوَایَا الْاَرْضِ یَسُوْقُہُ اللّٰہُ اِلٰی قَوْمٍ لَا یَشْکُرُوْنَہٗ وَلَا یَدْعُوْنَہٗ ثُمَّ قَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَکُمْ قَالُوا اللّٰہُ
وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّہَا الرَّقِیْعُ سَقْفٌ مَحْفُوْظٌ وَمَوْجٌ مَکْفُوْفٌ ثُمَّ قَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ کَمْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَہَا قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَہَا خَمْسُمِائَۃِ
سَنَۃٍ ثُمَّ قَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِکَ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ فَوْقَ ذٰلِکَ سَمَاءَیْنِ مَا بَیْنَہُمَا مَسِیْرَۃُ خَمْسِمِائَۃِ عَامٍ حَتّٰی عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ
مَا بَیْنَ کُلِّ سَمَاءَیْنِ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِکَ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ فَوْقَ ذٰلِکَ الْعَرْشَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ السَّمَاءِ
بُعْدُ مَا بَیْنَ السَّمَاءَیْنِ ثُمَّ قَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِیْ تَحْتَکُمْ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّہَا الْاَرْضُ ثُمَّ قَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِیْ تَحْتَ ذٰلِکَ قَالُوا اللّٰہُ
وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ تَحْتَہَا اَرْضًا اُخْرٰی بَیْنَہُمَا مَسِیْرَۃُ خَمْسِمِائَۃِ سَنَۃٍ حَتّٰی عَدَّ سَبْعَ اَرَضِیْنَ بَیْنَ کُلِّ اَرْضَیْنِ مَسِیْرَۃُ خَمْسِمِائَۃِ سَنَۃٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ
بِیَدِہٖ لَوْ اَنَّکُمْ دَلَّیْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَی الْاَرْضِ السُّفْلٰی لَہَبَطَ عَلَی اللّٰہِ ثُمَّ قَرَاَ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا ایکبار
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحاب آپکے بیٹھے تھی کہ اُنپر ایک بدلی آئی آپ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے لوگون نے کہا اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے فرمایا آپنے یہہ

عنان ہے اور یہ بنہہ ہی اونٹ ہین زمین کے کہ اللہ تعالیٰ انکو ہانکتا ہے ایسے لوگون کی طرف جو اُسکا شکر نہین بجا لاتی اور نہ اُسکو پکارتے مین پہر آپ نے فرمایا تم جانتے ہو
کیا ہے تمہارے اوپر لوگون نے عرض کی اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے فرمایا آپنے یہہ رقیع ہے اونچی چہت جسکی حفاظت کی گئی اور موج ہے روکی گئی یعنی بغیر
ستون کے ٹہیری ہوئی ہے پہر فرمایا آپنے کیا جانتے ہو تم کتنا فاصلہ ہے تمہاری اور اُسکے درمیان لوگون نے عرض کی کہ اللہ اور رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپنے
تمہارے اور اُسکے درمیان پانسو برس کی راہ ہے پہر فرمایا تم جانتے ہو کیا ہی اُسکے اوپر بولی اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے فرمایا آپنی اُسپر دو آسمان ہین جنکی بیچمین
پانسو برس کا فاصلہ ہے یہانتک کہ گنے آپنے سات آسمان ہر دو آسمان کے بیچمین اتنا فرق ہے کہ آسمان و زمین کے بیچمین پہر فرمایا آپنے تم جانتے ہو کیا ہے اوپر اُسکے لوگون
نے عرض کی اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے فرمایا آپنے اوپر اُسکے عرش ہے کہ عرش اور آسمان کے بیچمین اتنی دوری ہے جتنے دو آسمانون کے بیچ مین پہر فرمایا
کیا جانتے ہو تم کہ تمہارے نیچے کیا ہی لوگون نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپنے یہ زمین ہے پہر فرمایا جانتے ہو تم کیا ہے اسکی نیچے لوگون نے عرض کی اللہ اور
رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپنے اُسکے نیچے دوسری زمین ہے کہ اُن دونون کے بیچمین پانسو برس کا رستہ ہے یہانتک کہ گنی آپنے سات زمین ہر دو زمین مین پانسو برس کی
راہ ہے پہر فرمایا آپنے قسم ہے اُس پروردگار کی کہ جان محمد کی اُسکے ہاتہ مین ہے اگر ڈالو تم ایک رسّی نیچے کی زمین کی طرف تو اُترے وہ اللہ پر پہر پڑہی آپنے
یہ آیت ہو الاول سے علیم تک یعنے وہی اول ہے اور آخر ہے اور وہی ظاہر ہی اور باطن اور وہ ہر چیز پر خبردار ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سندسی اور مروی
ہی ایوب اور یونس بن عبید اور علی بن زید سی کہ انہون نے کہا حسن کو سماع نہین ابی ہریرہ سے اور تفسیر کی اسکی بعض اہل علم نے اور کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ اُترتی وہ
رسّی اللہ کے علم پر اور اُسکے قدرت اور ملکوت پر اور علم اللہ کا اور قدرت اور حکومت اُسکے ہر جگہہ ہے اور وہ اپنے عرش پر ہے جیسا کہ اُسنے وصف کیا اپنی ذات کا اپنے
کتاب مین **خاتمہ** اس حدیث مین تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ماورای عالم احاطہ ذاتی حاصل ہے اور یہ منافی نہین استوا علی العرش کے جیسا کہ بعض لوگون نے سمجہا ہے
اسلئے کہ اس سے ذات مقدس کا زمین پر ہونا یا عالم مین ہونا ثابت نہین ہوتا جیسا کہ مقصود ہے مستدلین کا اور اس صورت مین تاویل کی بہی ضرورت نہین اور اگر
تاویل کیجائے تو وہی تاویل صحیح ہی جو ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اہل علم سے روایت کی اور اس آیت کا پڑہنا بہی موید اس تاویل کا ہے کہ اسمین بہی علم کا ذکر ہے معلوم
ہوا کہ مقصود آپکو عموم علم بیان کرنا ہے اُس تعالیٰ شانہ کا نہ ہر جگہہ اُسکے ذات کا ہونا جیسا کہ فرقہ ضالہ جہمیہ کا عقیدہ فاسدہ ہے اور سورہ حدید مین مضامین ذیل مذکور
ہین تسبیح آسمان و زمین کی چیزون کی چہہ صفتین اُس تعالیٰ کی احیا اور اماتت اور ملک اور استواء علی العرش اور خلق اور علم اور چار نام اُس تعالیٰ کے اول و آخر
و ظاہر و باطن بیان رات اور دن کا برابر نہونا اُن مجاہدون کا جنہون نے فتح مکہ کے بعد جہاد کیا اور مال خرچا اُن مجاہدین سے جنہون نے قبل فتح یہ کام کیا ترغیب مال
خرچ کرنیکی جہاد مین پلصراط پر سے مومنون کی گذرنیکا بیان قبول نہونا کافرون اور منافقون کی فدیہ کا خشوع کا وقت آنا مومنون کے لئے قسوت قلب کا بیان فضیلت
صدقہ اور انفاق مال کی صدیق اور شہدا کا بیان وعید جہنم کے کافرون کے لئے حیات دنیا کا بیان وعدہ جنت مومنون کے لئے دخول جنت محض فضل رب العزت
پر ہے لوح محفوظ مین جمیع مصائب کا مکتوب ہونا مختال و فخور و بخیل کی مذمت رسولونکا بہیجنا بندون کی ہدایت کی لئے لوہے کا بیان نوح و ابراہیم کا مختصر بیان
متبعان انجیل کی نرم دلی رہبانیت کا بیان اُس تعالیٰ کے فضل کا بیان

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا
قَدْ اُوْتِيْتُ مِنْ جِمَاعِ النِّسَاءِ مَا لَمْ يُؤْتَ غَيْرِيْ فَلَمَّا دَخَلَ رَمَضَانُ تَظَاهَرْتُ مِنِ امْرَأَتِيْ حَتّٰى يَنْسَلِخَ رَمَضَانُ فَرَقًا مِنْ اَنْ اُصِيْبَ مِنْهَا فِيْ لَيْلِيْ فَاَتَتَابَعَ
فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ يُدْرِكَنِي النَّهَارُ وَاَنَا لَا اَقْدِرُ اَنْ اَنْزِعَ فَبَيْنَمَا هِيَ تَخْدِمُنِيْ ذَاتَ لَيْلَةٍ اِذْ تَكَشَّفَ لِيْ مِنْهَا شَيْءٌ فَوَثَبْتُ عَلَيْهَا فَلَمَّا اَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلٰى
قَوْمِيْ فَاَخْبَرْتُهُمْ خَبَرِيْ فَقُلْتُ انْطَلِقُوْا مَعِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُخْبِرَهُ بِاَمْرِيْ فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نَفْعَلُ نَتَخَوَّفُ اَنْ يَنْزِلَ فِيْنَا قُرْاٰنٌ اَوْ
يَقُوْلَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَةً يَبْقٰى عَلَيْنَا عَارُهَا وَلٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ فَاصْنَعْ مَا بَدَا لَكَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ خَبَرِيْ فَقَالَ اَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ اَنَا بِذَاكَ قَالَ اَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ اَنَا بِذَاكَ قَالَ اَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ اَنَا بِذَاكَ وَهَا اَنَا ذَا فَامْضِ فِيَّ حُكْمَ اللّٰهِ
فَاِنِّيْ صَابِرٌ لَهُ لَكَ قَالَ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ فَضَرَبْتُ صَفْحَةَ عُنُقِيْ بِيَدِيْ فَقُلْتُ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَصْبَحْتُ اَمْلِكُ غَيْرَهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ اَصَابَنِيْ مَا اَصَابَنِيْ اِلَّا فِي الصِّيَامِ قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قُلْتُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بِتْنَا لَيْلَتَنَا هٰذِهِ وَحْشٰى مَا لَنَا

عَنْهَا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ إِلَى صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِي زُرَيْقٍ فَقُلْ لَهُ فَلْيَدْفَعْهَا إِلَيْكَ فَأَطْعِمْ عَنْكَ مِنْهَا وَسْقًا سِتِّينَ مِسْكِينًا ثُمَّ اسْتَعِنْ بِسَائِرِهِ عَلَيْكَ وَعَلَى عِيَالِكَ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى قَوْمِي فَقُلْتُ وَجَدْتُ عِنْدَكُمُ الضِّيقَ وَسُوءَ الرَّأْيِ وَوَجَدْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّعَةَ وَالْبَرَكَةَ أَمَرَ لِي بِصَدَقَتِكُمْ فَادْفَعُوهَا إِلَيَّ فَدَفَعُوهَا إِلَيَّ **ترجمہ** سلمہ بن صخر انصاری سے روایت ہے انہوں نے کہا مین ایسا مرد تھا کہ جماع مین میرے ایسی حالت ہوتی کہ کسیکی نہو تی پھر جب رمضان آیا ظہار کیا مینے اپنی بیوی سے (یعنے کہا کہ تو مجھپر ایسی حرام ہے جیسے ماں کی پیٹھہ) یہاں تک کہ گذری رمضان اس خوف سے کہ اگر کہیں شروع کرون مین اُس سے جماع راتکو تو تار بندھا رہیگا اُسکا میری طرف سی یہانتک کہ آجاوی مجھپر دن اور نہ ہوسکیگا مجھسے کہ مین اسکو چھوڑ دون تو ایکرات وہ میری خدمت کر رہی تہی کہ کھل گئی اسکی کوئی چیز (بعض روایت مین ہے کہ کھل گئی پازیب اُسکی) اور مین اُسپر کودا (یعنے جماع کیا اُس سے) پھر جب صبح ہوئی اپنی قوم کے پاس آیا اور اُنکو اپنی حال سے خبر دی اور مینے کہا میرے ساتھ چلو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تاکہ مین اپنی حال سے اُنکو خبر دون تو میرے قوم نے کہا ہم نجاوینگے قسم ہے اللہ کی ہم ڈرتے ہین کہ ایسا نہو اُترے ہماری حق مین قرآن یا فرماوین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کوئی ایسی بات کہ اُسکا ادھنا باقی رہے ہمپر ولیکن تو جا اور جو مناسب ہو کر پھر کہا راوی نے کہ پھر نکلا مین اور حاضر ہوا آپکے پاس اور خبر دی مینے اُنکو اپنی حال کی آپ نی فرمایا تو ہی نے ایسا کیا مینے کہا مین ہی نے ایسا کیا فرمایا آپنے تو ہی نے ایسا کیا کہا مینے ہان مین ہی نے ایسا کیا آپنے فرمایا تو ہی نے ایسا کیا مینے کہا مین ہی نے ایسا کیا اور مین حاضر ہون جاری کیجئے اللہ کا حکم مجھپر مین اُسپر ثابت رہنی والا ہون آپنی فرمایا آزاد کر ایک بردہ کہا راوی نے کہ مینے اپنی چنبر گردن پر ہاتھ مارا اور عرض کی کہ قسم ہے اُس پروردگار کے جسنے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے مین مالک نہین سوا اسکے کسی دوسریکا فرمایا آپنی کہ پھر روزہ رکھہ دو مہینے کا مینے عرض کے ای رسول اللہ کی مصیبت جو مجھے پہونچی ہے یہ روزہ ہی مین تو پہونچی ہے فرمایا آپنی کہ پھر کہلا دے ساٹھ مسکینون کو مینے کہا قسم ہے اللہ کی جسنے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ ہم خود آجکی رات بھوکے رہی کہ راتکا کہانا ہمارے پاس نتہا فرمایا آپنے کہ جا اُسکے پاس جو بنی زریق کے زکوۃ تحصیلتا ہی اور کہہ اُسکو کہ دی وہ تجھکو سو کہلا دے تو اُسمین سے اپنی طرف سے ساٹھ مسکینونکو اور باقی اُسمین سے خرچ کر تو اپنے اوپر اور اپنے عیال پر کہا راوی نے کہ پھر گیا مین اپنے قوم کے پاس اور کہا مینے کہ پائی مینے تمہارے پاس تنگی اور بری تجویز اور پائی مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کشادگی اور برکت حکم کیا ہے مجھکو کہ تم لوگ اپنی زکوۃ مجھے دو سو دی اُنہون نے اپنی زکوۃ مجھکو **ف** یہ حدیث حسن ہے کہا محمد نے سلیمان بن یسار نے نہین سُنا میرے نزدیک سلمہ بن صخر سے اور کہا اُنہون نے کہ سلمہ بن صخر کو سلمان بن صخر بہی کہتی ہین اور اسباب مین خولہ بن ثعلبہ سے بہی روایت ہے **مترجم** اس حدیث مین تصریح ہے کہ یہ کفارہ ہے ظہار کا نہ روزہ رمضان کا اور بعض روایتون مین سلمہ بن صخر کا نام نہین آیا فقط راوی نے یہ کہا کہ ایک شخص آیا اور اُسنے یون بیان کیا الی آخر الحدیث پس جمہور نے اُن دونون روایتونکو جدا جدا شخصونکا قصہ سمجھا ہے اور ایک کو محمول کیا ہے ظہار پر ایک کو روزہ رمضان کے کفارہ پر اور بعض محققین کے نزدیک دونو ایک ہی شخص کا حال ہے اور واقعہ بہی ایک ہے پس استدلال کیا ہے اس سے فقط کفارہ ظہار پر اور نہین پائی کوئی تصریح روزہ رمضان کے کفارہ کی اور وہی ایک ٹکڑا ہے کہ ساتھ جماع کے جو اُسمین آتی ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا أَتَى عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَقَالَ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ الْقَوْمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ مَا قَالَ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ سَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا رُدُّوهُ عَلَيَّ فَرَدُّوهُ فَقَالَ قُلْتَ السَّامُ عَلَيْكُمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُولُوا عَلَيْكَ مَا قُلْتَ قَالَ وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک یہودی نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اُنکے یاروں کے پاس آیا اور اُسنے کہا السام علیکم (یعنے مرو تم سب) اور جواب دیا لوگون نے اُسکو تب فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تم جانتے ہو کہ اسنے کیا کہا انہون نے کہا کہ اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے اور کہا ہے اُسنے [illegible] نبی اللہ کہے آپنے فرمایا نہین بلکہ اُسنے ایسا و ایسا کہا سو تم مجھے جواب دو صحابہ نے اُنکو جواب دیا (یعنے نیت کی اُنکو جواب دینے کی کہ وہ لائق جواب نہ تہا) پھر آپنے اُس یہودی سے پوچھا کہ تو نے السام علیکم کہا ہے اُسنے کہا ہان فرمایا اللہ کے نبی نے اُسیوقت سی کہ جب سلام کرے تمپر کوئی اہل کتاب سے تو تم اتنا ہی کہو اُسکے جواب مین علیک ما قلت یعنے تجھی پر ہے جو تو نے کہا اور پڑھی آپنے یہ آیت واذا جاءوک یعنے جب آتی ہین تجھہ پاس یعنے اہل کتاب دعا دیتی ہین تجھکو ایسی جو نہین دی تجھکو اللہ نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ

صدقۃ قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما تری دینار قلت لا یطیقونہ قال فنصف دینار قلت لا یطیقونہ قال فکم قلت شعیرۃ قال انک لزھید
قال فنزلت أأشفقتم أن تقدموا بین یدی نجواکم صدقات الآیۃ قال فبی خفف اللہ عن ھذہ الامۃ **ترجمہ** علی بن ابی طالب نے کہا جب
یہ آیت اُتری یا ایہا الذین امنوا اذا ناجیتم یعنے ای ایمان والو جب کانین بات کرو رسول کے تو آگے ہر گوش کے پہلے صدقہ بھیجے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ کیا رای ہے تیری (یعنے کیا صدقہ مقرر کیا جاوے) ایک دینار مین نے عرض کی کہ لوگ طاقت نرکہینگے اسکے فرمایا آپنے کہ آدہا دینار مین نے کہا
نہ طاقت رکھینگے لوگ اسکی آپنے فرمایا پہر کتنا مین نے کہا ایک جو فرمایا آپنے تو بہت کمی کرنیوالا ہے پس یہ آیت اُتری ءاشفقتم یعنے کیا ڈر گئے تم کہ پہلے سے لا
رکہو آگے مناجات اپنی کے صدقہ آخر آیت تک کہا حضرت علی نے سو میرے اوپر فضل فرما کر ہلکا کر دیا اللہ نے اس حکم کو (یعنے منسوخ ہو گیا) **ف** یہ حدیث حسن ہے
غریب ہے ہم نہین جانتے اسکو مگر اسی سند سے اور مراد ایک جو سے جو کے برابر سونا ہے **خاتمہ** سورہ مجادلہ مین یہ مضامین ہین حال خولہ بنت ثعلبہ کا اور
حکم ظہار کا وعید عذاب مُہین کے خدا و رسول کی مخالفت کے لئے حشر کا حال علم اللہ تعالی کا او معیت اُسکی ہر صاحب نجوی کے ساتھ شکایت منافقان
اہل نجوی کی تحذیر اُنکے حال کی جو بجای سلام کے سام کہتے تہی جواز نجوی بر و تقوی کے لئے امر مجلسون مین کہلکر بیٹھنے کا نسخ اُس صدقہ کا جو نجوی کے
لئے مامور ہوا تہا تعریض اُن لوگون کے حال پر جو یہود سے دوستی رکہتے تہے اور بڑی مذمت کا فرون سے محبت رکہنے کی وعدہ غلبہ کا رسولون کے لئے مؤمنون
کی شان سے نہین کہ کافرون سے دوستی رکہین اگرچہ انکے اقارب ہون اور فضیلت ایسی مؤمنون کی **سورۃ الحشر** **عن** ابن عمر قال حرق رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نخل بنی النضیر وقطع وھی البویرۃ فانزل اللہ ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا فباذن اللہ ولیخزی
الفاسقین **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا جلا دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کہجور کی درختونکو اور کاٹ ڈالا اور اس مقام کا نام بویرہ تہا سو
اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیت ما قطعتم من لینۃ سے آخر تک یعنے نہین کاٹا تمنے کوئی درخت کہجور کا اور نہ چہوڑا قایم اپنی جڑون پر مگر اللہ کے حکم سے اور تاکہ ذلیل کرے
وہ فاسقونکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عباس فی قول اللہ عز وجل ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا قال
اللینۃ النخلۃ ولیخزی الفاسقین قال استنزلوھم من حصونھم قال وامروا بقطع النخل فحک فی صدورھم فقال المسلمون قد قطعنا بعضا
وترکنا بعضا فلنسألن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل لنا فیما قطعنا من اجر وھل علینا فیما ترکنا من وزر فانزل اللہ ما قطعتم من لینۃ او
ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا الآیۃ **ترجمہ** ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر مین کہا ما قطعتم یعنے نہین کاٹا تمنے کوئی لینہ یا چہوڑ دیا اُسکو قایم اپنی جڑون پر
کہا ابن عباس نے لینہ کہجور کا درخت ہی ولیخزی الفاسقین یعنے تاکہ ذلیل کرے اللہ فاسقونکو کہا ابن عباس نے اُتار دیا اُنکو مسلمانون نے اُنکے قلعون سے
کہا ابن عباس نے اور جب حکم ہوا اُنکو کہجور کے درختون کے کاٹنے کا تو اُنکے دلمین خیال آیا اور مسلمانون نے کہا کہ کاٹے ہمنے بعضے درخت اور چہوڑ دیے بعضے تو پوچہین
ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ جو درخت ہم نے کاٹے ہین اُسمین کچہہ ثواب ہے اور جو چہوڑ دئے ہین اُسمین کچہہ عذاب ہے پس اُتاری اللہ تعالی نے
یہ آیت ما قطعتم سے آخر تک **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور روایت کی بعضون نے یہ حدیث حفص بن غیاث سے اُنہون نے حبیب سے اُنہون نے سعید بن جبیر سے
مرسلا اور نہین ذکر کیا اس سند مین ابن عباس کا روایت کی ہمسے یہ حدیث عبداللہ بن عبدالرحمن نے اُنہون نے ہارون بن معاویہ سے اُنہون نے حفص سے اُنہون
نے حبیب بن ابی عمرہ سے اُنہون نے سعید بن جبیر سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلا کہا ابو عیسے نے یہ حدیث محمد بن اسمعیل بخاری نے مجہسے سنی
مترجم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اس سند کے روسے شیخ ہوے بخاری کے وذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء **عن** ابی ھریرۃ ان رجلا من الانصار بات بہ ضیف
فلم یکن عندہ الا قوتہ وقوت صبیانہ فقال لامرأتہ نومی الصبیۃ واطفی السراج وقربی للضیف ما عندک فنزلت ھذہ الآیۃ ویؤثرون
علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے کہ ایک مرد انصاری کے پاس ایک مہمان آیا اور اُسکے پاس کہانا نہ تہا مگر اُسکا اور اُسکے لڑکونکا سو اُسنے اپنی
بیوی سے کہا کہ لڑکونکو سُلا دی اور چراغ بجہا دی اور مہمان کے آگے رکہدے جو تیرے پاس ہو سو یہ آیت اُتری ویؤثرون یعنے مقدم رکہتے ہین وہ اپنی جانون
پر اگرچہ اُنکو بہوک ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورہ حشر مین یہ مضامین ہین حسب تفصیل ذیل تسبیح آسمان و زمین کی چیزون کی قصہ

بہود بنی نضیر کا اور کاٹ ڈالنا اُنکے درختوں کا تقسیم فیٔ کی حکم راضی رہنی کا رسول کے عطا پر صفات مہاجرین اور انصار کے اور حسن نصرت انصار کی صفات
اُن مؤمنوں کی کہ بعد انصار و مہاجرین کے آئیں گے منافقوں کا وعدہ کرنا بنی نضیر کے یہود سے کہ ہم تمہارے رفیق ہیں امر تقویٰ اور فکر آخرت کا اور نہی العدسی غافل
ہونیسے خاشع اور متصدع ہوجانا پہاڑ کا اگر اُسپر قرآن اُترے توحید الوہیت اور اسمائے الٰہی یعنے ملک و قدوس اور سلام و مومن و مہیمن و عزیز و جبار و متکبر
وغیرہ تسبیح سموات و ارض کے **سُورَةُ الْمُمْتَحِنَةِ** عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ
بْنَ الْأَسْوَدِ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَأْتُونِي بِهِ فَخَرَجْنَا تَتَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا
الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ قَالَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا
قَالَ فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا يَا حَاطِبُ قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ
الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنْ نَسَبٍ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي
وَمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ كُفْرًا وَارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًى بِالْكُفْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا فَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ
فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ وَفِيهِ أُنْزِلَتْ هَذِهِ السُّورَةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ السُّورَةَ قَالَ
عَمْرٌو وَقَدْ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي رَافِعٍ وَكَانَ كَاتِبًا لِعَلِيٍّ **ترجمہ** علی بن ابیطالب کہتے تھے کہ بہیجا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور زبیر اور مقداد بن اسود کو اور کہا
جاؤ تم یہانتک کہ پہنچو روضہ خاخ میں (اور وہ نام ہے ایک مقام کا) اور وہان ایک عورت ہے اونٹ پر سوار اُسکے پاس ایک خط ہے سو لو اُس سے اور میرے
پاس لاؤ پہر نکلے ہم دوڑتے تھے گہوڑے ہمارے ہمین لئے ہوے یہانتک کہ ہم روضہ میں پہونچے تو ہمکو ایک عورت ہودج میں ملی اور ہمنے کہا نکال تو خط
اُسنے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہمنے کہا تو خط نکال نہیں تو سب کپڑے اُتار کہا راوی نے کہ پہر نکالا اُسنے اپنی چوٹی میں سے کہا لائے ہم وہ خط آپکے پاس اور وہ
حاطب بن بلتعہ کا لکھا ہوا تہا مشرکان مکہ کے نام خبر دیتی تہی وہ اُسکے ذریعہ سے آنحضرتؐ کی کسی بہید کی تب آپنے فرمایا کیا ہے یہ ای حاطب اُنہوں نے عرض کی کہ جلدی
نکرین آپ مجہپر ای رسول اللہ کے میں ایک آدمی ہوں ملا ہوا قریش میں اور نہیں ہوں اُنکے قوم کا اور اور لوگ جو آپکے ساتھ ہیں مہاجرین سے اُنکے قرابت والی ہیں
مکہ میں کہ وہ حمایت کرتے ہیں اُنکے اہل اور الکی پہر جب میرا کوئی نسب اُنمیں نہیں ہے تو مینے چاہا کہ اُنپر کچھ احسان کروں کہ اُسکے مروت سے وہ میرے عزیزوں کی حمایت
کریں اور یہ کام مینے کفر و ارتداد کی راہ سے نہیں کیا کہ اپنے دین سے پہر گیا ہوں اور نہ کفر سے راضی ہو کر پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاطب نے سچ کہا عمر نے
عرض کی کہ اجازت دیجئے مجہکو ای رسول اللہ کے میں اس منافق کی گردن ماروں تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جنگ بدر میں حاضر ہو چکا ہے سو تم کیا
جانو یقین ہے کہ اللہ نے جہانکا ہے بدر والوں پر اور فرمایا تم کچھ بہی کرو میں تمکو بخش چکا کہا راوی نے اور اسی باب میں یہ آیت اُتری یا ایہا الذین آمنوا یعنے ای ایمان
والو میرے اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ اُنکو پیغام بہیجے ہو دوستی سے آخر سورة تک عمر جو راوی حدیث ہیں کہتے ہیں دیکہا مینے ابی رافع کے بیٹے کو اور وہ کاتب
تہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عمر اور جابر بن عبد اللہ سے بہی روایت ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث مانند اسکے
سفیان بن عیینہ سے اور ذکر کیا اُنہوں نے یہی لفظ کہ علی اور زبیر وغیرہ نے کہا نکال تو خط نہیں تو اُتار سب کپڑے اور یہی حدیث مروی ہوئی ہے ابی عبد الرحمن
سلمی سے وہ روایت کرتے ہیں علی بن ابی طالب سے مانند اسی روایت کے اور ذکر کیا بعضوں نے کہ اُنہوں نے کہا تو خط نکال نہیں تو ہم تجہے ننگا کریں گے **عَنْ**
عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَحِنُ إِلَّا بِالْآيَةِ الَّتِي قَالَ اللَّهُ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ الْآيَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِي
ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ إِلَّا امْرَأَةً يَمْلِكُهَا **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کسیکو نہ آزماتے تہے مگر اسی آیت سے اذا جاءک المؤمنات معمر نے کہا خبر دی مجہکو ابن طاؤس نے اپنے باپ سے کہ کہا اُنکے باپ نے نہیں

چہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ نے کسی عورت کے ہاتہ کو مگر جو آپکے ملک ہو یعنے اشترا یا نکاح سی مراد یہ کہ بیعت آپ زبانی لیتے تہے **ف** یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے **عن** اُمِّ سَلَمَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ النِّسْوَةِ مَا هٰذَا الْمَعْرُوْفُ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نَّعْصِيَكَ فِيْهِ قَالَ لَا تَنُحْنَ قُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَنِيْ فُلَانٍ قَدْ اَسْعَدُوْنِيْ عَلٰى عَمِّيْ وَلَا بُدَّ لِيْ مِنْ قَضَائِهِمْ فَاَبٰى عَلَيَّ فَعَاتَبْتُهُ مِرَارًا فَاَذِنَ لِيْ فِيْ قَضَائِهِنَّ فَلَمْ اَنُحْ بَعْدَ قَضَائِهِنَّ وَلَا غَيْرِهِ
حَتَّى السَّاعَةِ وَلَمْ يَبْقَ مِنَ النِّسْوَةِ امْرَأَةٌ اِلَّا وَقَدْ نَاحَتْ غَيْرِيْ **ترجمہ** ام سلمہ انصاریہ نے کہا کہ ایک عورت نے عرض کی کہ معروف سے کیا مراد ہے جسمین ہمکو آپکی
نافرمانی جایز نہین آپنے فرمایا وہ یہی ہے کہ نوحہ مت کرو تم مین نے عرض کی کہ ای رسول اللہ کے فلانے قبیلہ کی عورتین نوحہ مین میرے شریک ہوئین جب مین اپنے چچا
پر نوحہ کیا تہا تو مجہے اُسکا بدلہ کرنا ضرور ہے حضرت نے میری بات نمانی مین نے کئی بار عرض کیا تو مجہے اُسکا بدلہ کرنیکے اجازت دی پہر نہ روئی مین اُنکے بدلہ کے بعد اُن
اور نہ کسی پر قیامت تک اور باقی نرہی کوئی عورت اُن عورتون سے یعنے جنہون نے بیعت کی تہی مگر اُسنے نوحہ کیا سوا میرے **ف** یہ حدیث حسن ہی غریب ہے اور اس
باب مین ام عطیہ سے بہی روایت ہے عبد بن حمید نے کہا ام سلمہ انصاریہ کا نام اسماء ہے اور وہ بیٹی ہین یزید کے جو بیٹے ہین سکن کے **مترجم** پوری آیت جسپر آپ بیعت
لیا کرتے تہے یہ ہے يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا
يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ **ترجمہ** یعنے ای نبی
جب آوین تیرے پاس مسلمان عورتین قرار کرنیکو اسپر کہ شریک نہ ٹہیراوین اللہ کا کسیکو اور چوری نکرین اور بدکاری نکرین اور اپنی اولاد نہ مارین اور طوفان نلاوین
اپنے ہاتہ پیرون مین باندہکر (یعنے بی اصل جواز خود باندہ لیا ہو) اور نافرمانی نکرین وہ تیری کسی معروف مین (ام سلمہ کے روایت مین اسی معروف سے سوال ہوا ہے)
تو اُنسے قرار لے اور معافی مانگ اُنکی واسطے اللہ سے بیشک اللہ بخشنی والا ہی مہربان ہے اور اس حدیث سی یہی نکلی نوحہ کی اور نوحہ عرب مین ایسا مروج تہا کہ
گویا صلہ رحم کا ایک جزو اعظم تہا اسی لئے اُس عورت نے اجازت مانگی کہ مین فلانی قبیلہ والون کے شریک نوحہ ہونگی کہ وہ میرے شریک ہوئین تہین اور آپنے اُسکے عجز و
الحاح پر اجازت دی کہ بعد بدلہ اُتارنیکے پہر کبہی نہ روئے شارع کو اختیار ہے کہ کسیکو براہ مصلحت اجازت دیوے مگر یہہ سفہائی ہند کا معلوم نہین اجازت کا پٹا کہان
سے آیا ہے کہ ہر سال بارہ ہی برس سے محرم مین روتے پیٹتے چلے آتی ہین اُنکا نوحہ تمام ہی نہین ہوتا اب اُنکے رونی پر ہمین رونا آتا ہے معاذ اللہ من ذلک **خاتمہ**
سورۂ ممتحنہ مین مضامین ذیل مندرج ہین نہی دشمنان خدا کی دوستی سے اور ہونا اُنسے محبت کرنیکے نفع ندینا کسیکے اولاد و قرابت کا قیامت مین لازم ہونا
پیروی ابراہیم کا ہمپر اور بیزار ہونا اُنکا اپنے برادری سے بسبب اُنکے شرک کے لازم ہونا مومنون پر انبیا کی پیروی کا اس امر مین کہ اُنہون نے عداوت کفار سی کی رخصت
حسن سلوک کی اُن کافرون سے جنہون نے مسلمانون کو ایذا دی مومنات کا امتحان حکم مومنون کی بیبیونکا جو کفار کے ہاتہ مین پڑ جاوین بیعت عورتونکی نہی اُن
لوگونکی محبت سی جو خدا کے غضب مین گرفتار ہین نا اُمید ہونا کافرونکا اصحاب قبور سے **لطیفہ** گور پرست کافرون سے بدتر ہین کہ انکو اہل قبور سے امید ہے

ومن سورۃ الصف عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَعَدْنَا نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَذَاكَرْنَا فَقُلْنَا لَوْ نَعْلَمُ
اَيَّ الْاَعْمَالِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ لَعَمِلْنَاهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ
قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ يَحْيٰى فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ
ابْنُ كَثِيْرٍ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا ابْنُ كَثِيْرٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن سلام نے کہا ہم چند یار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹہے ہوے تہے اور
چرچا کیا ہمنے اسکا کہ اگر ہم جانتے کہ کون سا عمل اللہ کو پیارا ہے تو بیشک اُسکو بجا لاتے پس اللہ تعالیٰ نے اُتاری یہ آیہ سبح للہ ما فی السموات سی آخر تک یعنے تسبیح کرتا ہے
اللہ کے جو ہی آسمان و زمین مین اور وہ زبردست ہے حکمت والا ای ایمان والو کیون کہتے ہو تم وہ جو کرتے نہین عبد اللہ بن سلام نے کہا ہمپر پڑہی یہ سورۃ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہا ابو سلمہ نے کہ ہمپر پڑہی یہ سورت عبد اللہ بن سلام نے کہا یحیی نے ہمپر پڑہی ابو سلمہ نے کہا ابن کثیر نے کہ ہمپر پڑہی اوزاعی نے کہا عبد اللہ نے کہ ہمپر
پڑہی ابن کثیر نے **ف** اور محمد بن کثیر مین اختلاف کیا گیا ہے اس حدیث کی سند مین اوزاعی سے تو روایت کی ہے ابن مبارک نے اوزاعی سے اُنہون نے یحیی بن
کثیر سے اُنہون نے ہلال بن ابی میمونہ سی اُنہون نے عطا سے اُنہون نے عبد اللہ سے جو بیٹے سلام کے ہین یا روایت ہے ابی سلمہ سے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن سلام سے

اسد اتیکے ولید بن مسلم نے یہ حدیث اوزاعی سے محمد بن کثیر کے روایت کیے مانند اسکے **ترجمہ** یہ حدیث مسلسل بالقراۃ ہی کہ ہر شاگرد نی اپنی اُستاد سی سورۂ صف سنی ہی **خاتمہ**
سورۂ صف مین فوائد پسندیدہ کا ایک پابند ہا ہوا ہے کہ وصاف کی زبان اُسکے وصف کین عاجز اور مداح کی لسان اُسکی تبیان اوصاف سے قاصر ہے سورۂ مجاہدین فی سبیل اللہ
کے فتح وظفر کا پروانہ ہے ہر قاتل فی سبیل اللہ اسکا دیوانہ ہے اُسمین اول تسبیح سموات وارض کے مسطور ہے پہر فضیلت قتال فی سبیل اللہ کی مذکور موسی علیہ السلام کا اپنے
قوم سے خطاب ہے اور اُنکی اذیت دینی کا سوال جواب پہر بشارت ہمارے نبی کی عیسی علیہ السلام کے زبانی ہے اور ظلم مفتریونکا اور ارادہ کفار کا کہ نور خدا کو اپنی موہنہ سی بجہادین
اور فضیلت جہاد کی جیسے دوزخ سے نجات پانا بہتر ہونا جہاد کا وعدہ مغفرت ذنوب کا دخول جنت کا اور وعدہ فتح وظفر کا مجاہدون کیلئے اور خطاب مومنون کو انصار اللہ
ہو جاؤ **سُورَةُ الْجُمُعَةِ عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا فَلَمَّا بَلَغَ وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا
یَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِنَا فَلَمْ یُکَلِّمْهُ قَالَ وَسَلْمَانُ فِیْنَا قَالَ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ عَلٰی
سَلْمَانَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ بِالثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے کہا ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم کے پاس تہے جب سورہ
جمعہ اُتری اور پڑہا اُسکو آپنے پہر جب پہونچے اس لفظ پر وآخرین منہم لما یلحقوا بہم یعنے بہیجا اللہ نے نبی کہ پڑہتا ہی اُنپر آیتین اُسکے اور اُنکو کتاب و حکمت سکہاتا ہے اور اُن لوگون
کیلئے جو ابہی اُنسی نہین ملی پوچہا ایک شخص نے کہ ای رسول اللہ کے وہ کون لوگ ہین جو ہمسے ابہی نہین ملے پہر حضرت نے اُس سے کچہ نفرمایا اور سلمان ہمارے درمیان تہے
پہر آپنے اپنا دست مبارک سلمان پر رکہا اور فرمایا کہ قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان اُسکے ہاتہ مین ہے اگر ایمان ثریا مین ہوتا تو اُتار لاتی چند مردان خدا ان لوگون مین
سے یعنے اہل فارس سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور عبداللہ بن جعفر والد ہین علی بن مدینی کے اور یحیی بن معین نے اُنکو ضعیف کہا ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے اور سند سے بہی سوا اس سند کے اور ابو الغیث کا نام سالم ہے وہ مولی ہین عبداللہ بن مطیع کی اور ثور بن زید مدینہ کے ہین اور ثور بن یزید شامی **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ بَیْنَمَا
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا اِذْ قَدِمَتْ عِیْرُ الْمَدِیْنَةِ فَابْتَدَرَهَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی لَمْ یَبْقَ مِنْهُمْ اِلَّا
اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِیْهِمْ اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَیْهَا **ترجمہ** جابر سے کہا نبی صلے اللہ علیہ سلم خطبہ پڑہ رہے تہے جمعہ کے
دن کہڑے ہو کے کہ ایک تجارہ آیا مدینہ مین (اور پہلے سی گرانی بہت تہی) سو دوڑ پڑے اُسپر یاران رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یہانتک کہ باقی نرہے آپکی ساتہ مگر بارہ آدمی
کہ اُنمین ابوبکر و عمر بہی تہی پس اُتری یہ آیت واذا رأوا تجارۃ یعنے جب دیکہتے ہین کوئی سوداگری یا کہیل کود کی چیز دوڑ جاتی ہین اُسطرف اور تجہے کہڑا ہوا چہوڑ جاتے
ہین آخر آیت تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی روایت کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنہون نے ہشیم سی اُنہون نے حصین سے اُنہون نی سالم بن ابی الجعد سے اُنہون نے جابر
سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورۂ جمعہ مین تسبیح اللہ تعالی کی اور اسماء حسنے مین سی ملک و قدوس و عزیز
و حکیم مذکور ہے اور اُسمین بعثت رسول پر اور تمثیل علماء بے عمل کی گدہی کے ساتہ یہود کو خطاب کہ اگر خدا کی دوست ہو موت کی آرزو کرو تقاضی موت ضروری نماز جمعہ کیطرف
چلنے کا حکم اذان کے وقت بعد نماز کے منتشر ہو جانیکا حکم ذکر آلہی کا حکم شکایت اُن لوگون کی جو لہو و تجارت کیطرف رسول کو چہوڑ کر چلے گئے **وَمِنْ سُوْرَةِ**
الْمُنَافِقِیْنَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ کُنْتُ مَعَ عَمِّیْ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَیِّ ابْنِ سَلُوْلٍ یَقُوْلُ لِاَصْحَابِهٖ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
حَتّٰی یَنْفَضُّوْا وَلَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَةِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّیْ فَذَکَرَ ذٰلِكَ عَمِّیْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِی
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهٗ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَیٍّ وَاَصْحَابِهٖ فَحَلَفُوْا مَا قَالُوْا فَکَذَّبَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهٗ فَاَصَابَنِیْ شَیْءٌ لَمْ یُصِبْنِیْ شَیْءٌ قَطُّ مِثْلُهٗ فَجَلَسْتُ فِی الْبَیْتِ فَقَالَ عَمِّیْ مَا اَرَدْتَ اِلَّا اَنْ کَذَّبَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَتَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ فَبَعَثَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ **ترجمہ**
زید بن ارقم نے کہا مین اپنے چچا کے ساتہ تہا تو سنا مین نے عبداللہ بن ابی کو کہ وہ اپنے رفیقون سے کہتا تہا مت خرچ دو اُن لوگونکو جو رسول کے ساتہ ہین یہانتک کہ وہ چلے
جاوین اور اگر ہم پہر کر جاوینگے مدینہ مین تو نکال دینگے عزت والے لوگ ذلیل لوگون کو (اصحاب و مہاجرین کو اُسنے ذلیل کہا) پس ذکر کیا مین نے اسکا اپنے چچا سے اور
اُنہون نے ذکر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پہر مجہکو بلایا آپنے اور مین نے آپ سے اُسکا ذکر کیا آپنے ایک شخص کو عبداللہ اور اُسکے رفیقون کے پاس بہیجا اور اُنہون نے اکر

(حاشیہ: تفسیر سورۂ جمعہ)
(حاشیہ: تفسیر سورۂ منافقین)

قسم کہائی کہ ہمنے یہ بات نہین کہی اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہے جہٹلایا اور اُسکو سچا جانا سو مجہی ایسا رنج ہوا کہ کبہی ویسا نہوا تہا اور مین اپنے گہر مین بیٹہ رہا سو میرے چچانے کہا تونے یہی چاہا تہا کہ رسول اللہ تجہے جہٹلاوین اور تجہہ خفا ہون سو اُتاری اللہ تعالے نے یہ سورت اذا جاءک المنافقون سے آخر تک سو بلایا مجہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور پڑہی آپنے یہ سورت پہر فرمایا آپنے اللہ نے تجہے سچا کیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعَنَا أُنَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَكُنَّا نَبْتَدِرُ الْمَاءَ وَكَانَ الْأَعْرَابُ يَسْبِقُونَا إِلَيْهِ فَسَبَقَ أَعْرَابِيٌّ أَصْحَابَهُ فَيَسْبِقُ الْأَعْرَابِيُّ فَيَمْلَأُ الْحَوْضَ وَيَجْعَلُ حَوْلَهُ حِجَارَةً وَيَجْعَلُ النِّطَعَ عَلَيْهِ حَتَّى يَجِيءَ أَصْحَابُهُ قَالَ فَأَتَى رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْرَابِيًّا فَأَرْخَى زِمَامَ نَاقَتِهِ لِتَشْرَبَ فَأَبَى أَنْ يَدَعَهُ فَانْتَزَعَ قِبَاضَ الْمَاءِ فَرَفَعَ الْأَعْرَابِيُّ خَشَبَتَهُ فَضَرَبَ بِهَا رَأْسَ الْأَنْصَارِيِّ فَشَجَّهُ فَأَتَى عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ رَأْسَ الْمُنَافِقِينَ فَأَخْبَرَهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِهِ فَغَضِبَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ثُمَّ قَالَ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ يَعْنِي الْأَعْرَابَ وَكَانُوا يَحْضُرُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الطَّعَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ إِذَا انْفَضُّوا مِنْ عِنْدِ مُحَمَّدٍ فَأْتُوا مُحَمَّدًا بِالطَّعَامِ فَلْيَأْكُلْ هُوَ وَمَنْ عِنْدَهُ ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْكُمُ الْأَذَلَّ قَالَ زَيْدٌ وَأَنَا رِدْفُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ فَأَخْبَرْتُ عَمِّي فَانْطَلَقَ فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَفَ وَجَحَدَ قَالَ فَصَدَّقَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَنِي قَالَ فَجَاءَ عَمِّي إِلَيَّ فَقَالَ مَا أَرَدْتَ إِلَّا أَنْ مَقَتَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَكَ وَالْمُسْلِمُونَ قَالَ فَوَقَعَ عَلَيَّ مِنَ الْهَمِّ مَا لَمْ يَقَعْ عَلَى أَحَدٍ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَدْ خَفَقْتُ بِرَأْسِي مِنَ الْهَمِّ إِذْ أَتَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَكَ أُذُنِي وَضَحِكَ فِي وَجْهِي فَمَا كَانَ يَسُرُّنِي أَنَّ لِي بِهَا الْخُلْدَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَحِقَنِي فَقَالَ مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَا قَالَ لِي شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُ عَرَكَ أُذُنِي وَضَحِكَ فِي وَجْهِي فَقَالَ أَبْشِرْ ثُمَّ لَحِقَنِي عُمَرُ فَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ قَوْلِي لِأَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُورَةَ الْمُنَافِقِينَ **ترجمہ** زید بن ارقم نے کہا جہاد کو نکلے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ (یعنے غزوہ بنی المصطلق مین) اور ہمارے ساتہ کچہہ گاؤن کے لوگ تہے سو ہم پانی پر دوڑنے لگے اور گاؤن کے لوگ ہم سے آگے پانی پر پہونچے سو ایک گنوار اپنے اصحاب سے آگے پہونچا پس آگے بڑہتا ایک اعرابی اور حوض بہرتا اور گرد اُسکے پتہر لگاتا اور اُسپر ایک چمڑا ڈال دیتا اسلئے کہ آجاوین یار اُسکے (اور تا اور شخص پانی نہ لے سکے) پہر ایک انصاری اُس گنوار کے پاس آیا اور اپنی اونٹنی کے مہار لٹکا دی کہ وہ پانی پی لے سو اُس گنوار نے پانی نہ پینے دیا اور نکال لیا انصاری نے پانی کی روک کو (یعنے پتہر وغیرہ دور کر دئے کہ پانی بہہ جاوے) سو اعرابی نے ایک لکڑی اُٹہائی اور انصاری کے سر پر ماری اور اُسکا سر پہٹ گیا پس آیا وہ انصاری عبداللہ بن ابی کے پاس جو سردار تہا منافقون کا اور خبر کے اُسکو اور وہ انصاری اُسکی یارون مین تہا سو غصہ مین آیا عبداللہ بن ابی اور کہا مت خرچ کرو اُن لوگون پر جو رسول اللہ کے ساتہ ہین یہانتک کہ منتشر ہو جاوین وہ اُسکے پاس سے مراد لیتا تہا وہ اُن سے اعراب کو اور حاضر ہوتے تہے اعراب سو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہانیکے وقت سو کہا عبداللہ بن ابی نے جب اعراب چلے جاوین محمد کے پاس سے تب تم کہانا لیکر جاؤ محمد کے پاس کہ وہ اور جو اُنکے پاس ہین کہاوین پہر کہا اُسنے اپنی یارون سے کہ اگر ہم لوٹ کر جاوین مدینہ کیطرف تو چاہئے کہ نکالدیوین عزت والے لوگ ذلیل لوگون کو یعنے اعراب کو زید نے کہا اور مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچہے سوار تہا اور مینے عبداللہ کی بات سنکر اپنے چچا کو خبر کی اور اُنہون نے جاکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی سو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کیطرف کسیکو بہیجا اور اُسنے آکر قسم کہائی اور انکار کیا کہا زید نے پہر سچ جانا اُسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور جہٹلایا مجہکو کہا زید نے کہ پہر میرے چچا میرے پاس آکر کہنے لگے تونے یہی چاہا تہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تجہپر غصے ہون اور تجہے جہٹلاوین وہ اور سب مسلمان کہا زید نے پہر مجہے ایسا رنج ہوا کہ کسیکو نہوا ہوگا کہا راوی نے کہ پہر مین حضرت کے ساتہ چلا جاتا تہا سفر مین اپنا سر جہکائی ہوئے مارے غم کے کہ آئے میرے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ملا میرا کان اور مسکرائے میرے سامنے ہنسے سو مجہے اگر ساری دنیا کی زندگی ملتی (اور ایک نسخہ مین ہے کہ ہمیشہ کی جنت ملتی) جب بہی مین اتنا خوش نہوتا پہر مجہے ابوبکر ملے اور پوچہا کہ تمسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا کہا مینے کہا کچہہ کہا تو نہین مگر میرا کان ملا اور میرے روبرو ہنسے تو کہا ابوبکر نے کہ تجہے بشارت ہو پہر ملے عمر اور اُنسے بہی مینے وہی کہا جو ابوبکر سے کہا تہا پہر جب صبح ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ منافقین پڑہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ مُنْذُ أَرْبَعِينَ

سنة يحدث عن زيد بن ارقم ان عبد الله بن ابي قال في غزوة تبوك لئن رجعنا الى المدينة ليخرجن الاعز منها الاذل قال فاتيت النبي صلى الله
عليه وسلم فذكرت ذلك له فحلف ما قاله فلامني قومي فقالوا ما اردت الى هذه فاتيت البيت ونمت كئيبا حزينا فاتاني النبي صلى الله عليه وسلم او
اتيته فقال ان الله قد صدقك قال فنزلت هذه الاية هم الذين يقولون لا تنفقوا على من عند رسول الله حتى ينفضوا **ترجمہ** حکیم بن
عتیبہ نے کہا سنا میں نے محمد بن کعب قرظی سے چالیس برس ہوئے کہ وہ کہتے تھے زید بن ارقم نے کہا کہ عبد اللہ بن ابی نے غزوہ تبوک میں کہا اگر ہم مدینہ میں لوٹ کر
جا دینگے تو عزت والے لوگ ذلت والوں کو نکال دینگے یعنی غربائے اصحاب کو زید نے کہا پھر آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میں نے اُنسے ذکر کیا اور عبد اللہ قسم
کھا گیا کہ میں نے تو کہا ہی نہیں اور ملامت کرنے لگے مجھے میرے لوگ اور کہنے لگے تو کیا چاہتا تھا یعنے اس جھوٹ بولنے سے سو میں گھر میں آیا اور غمگین ہو کر سو گیا
اور آئے مجھہ پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم یا میں آپکے پاس گیا اور فرمایا آپنے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے سچا کیا کہا زید نے اور اُتری آیت ہم الذین سے آخر تک یعنی وہی لوگ
ہیں کہ کہتے تھے مت خرچ کرو اُن لوگوں پر جو رسول کے پاس ہیں یہاں تک کہ منتشر ہو جاویں آخر آیت تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** جابر بن
عبد الله يقول كنا في غزاة قال سفيان يرون انها غزوة بني المصطلق فكسع رجل من المهاجرين رجلا من الانصار فقال المهاجري يا للمهاجرين
وقال الانصاري يا للانصار فسمع ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما بال دعوى الجاهلية قالوا رجل من المهاجرين كسع رجلا من الانصار
فقال النبي صلى الله عليه وسلم دعوها فانها منتنة فسمع ذلك عبد الله بن ابي ابن سلول فقال او قد فعلوها والله لئن رجعنا الى المدينة ليخرجن
الاعز منها الاذل فقال عمر يا رسول الله دعني اضرب عنق هذا المنافق فقال النبي صلى الله عليه وسلم دعه لا يتحدث الناس ان محمدا
يقتل اصحابه وقال غير عمرو فقال له ابنه عبد الله بن عبد الله والله لا تنقلب حتى تقر انك الذليل
ورسول الله صلى الله عليه وسلم العزيز ففعل **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ کہتے تھے کہ ہم ایک جہاد میں تھے سفیان نے کہا لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ غزوہ
بنی المصطلق تھا سو ایک مہاجر نے ایک انصاری کے چوتڑ پر گھونسا مارا اور مہاجر نے پکارا اے مہاجرو اور انصاری نے کہا اے انصار کے لوگو حضرت نے یہ کہا
سنکر فرمایا جاہلیت کی پکار کیوں ہو گئی لوگوں نے کہا ایک مہاجر نے کسی انصاری کے گھونسا مارا آپنے فرمایا اس پکار کو جانے دو خراب ہے جب عبد اللہ بن ابی
نے سُنا کہا اُن لوگوں نے ایسا کیا جب ہم مدینہ جاوینگے عزت دار لوگ ذلیلوں کو نکال دینگے عمر نے کہا اے رسول اللہ کے مجھے چھوڑ دیجیے کہ گردن ماروں اس منافق کی
آپنے فرمایا جانے دو لوگ کہینگے کہ محمد اپنے یاروں کو مارتا ہے عمرو بن دینار کے سوا اور راویوں نے کہا کہ عبد اللہ بن ابی کی بیٹے عبد اللہ نے کہا ہم ہرگز یہاں سے نجا دینگے
جب تک تو اقرار نکرے کہ تو ذلیل ہے اور آنحضرت عزت والے اُسنے اقرار کیا (سبحان اللہ باپ منافق بیٹا مومن) **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن
عباس قال من كان له مال يبلغه حج بيت ربه او يجب عليه فيه زكاة فلم يفعل يسال الرجعة عند الموت فقال رجل يا ابن عباس اتق
الله فانما يسال الرجعة الكفار فقال ساتلو عليك قرانا يا ايها الذين امنوا لا تلهكم اموالكم ولا اولادكم عن ذكر الله ومن يفعل ذلك
فاولئك هم الخاسرون وانفقوا مما رزقناكم من قبل ان ياتي احدكم الموت فيقول رب لولا اخرتني الى اجل قريب فاصدق الى
قوله والله خبير بما تعملون قال فما يوجب الزكوة قال اذا بلغ المال مائتين فصاعدا قال فما يوجب الحج قال الزاد والبعير **ترجمہ** ابن
عباس نے کہا جسکو اتنا مال ہو کہ حج کو جا سکے یا واجب ہو اُس پر زکوۃ اور نہ ادا کرے حج اور نہ زکوۃ تو وہ موت کے وقت آرزو کریگا دنیا میں لوٹنے کی ایک شخص نے کہا
اے ابن عباس اللہ سے ڈرو کہ دنیا میں لوٹنے کی آرزو کفار کرینگے تو کہا ابن عباس نے میں تمپر قرآن پڑہتا ہوں یا ایہا الذین سے بما تعملون تک یعنی اے
ایمان والوں غافل نکر دے تمکو مال و اولاد تمہارے اللہ کی یاد سے اور جسنے یہ کیا وہی لوگ ہیں ٹوٹا پانیوالے اور خرچ کرو جو دیا ہمنے تمکو پہلے اس سے کہ آوے تمکو موت
اور وہ کہنے لگے اے پروردگار میرے کیوں نہ مہلت دی مجھکو تو نے تھوڑی مدت کہ میں صدقہ دیتا آخر آیت تک ایک نے پوچھا کہ کتنے مال میں واجب ہوتی ہے
زکوۃ کہا ابن عباس نے جب دو سو درہم ہو جاویں یا زیادہ ایک نے پوچھا کب حج فرض ہوتا ہے کہا جب توشہ اور سواری ہو **ف** روایت کی ہم سے عبد بن
حمید نے اُنہوں نے عبد الرزاق سے اُنہوں نے ثوری سے اُنہوں نے یحییٰ بن ابی حیہ سے اُنہوں نے ضحاک سے اُنہوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

مانند اسکے ایسی ہے روایت کے ابن عیینہ نے اور کئی لوگون نے یہ حدیث ابی خباب سے اُنہون نے ضحاک سے اُنہون نے ابن عباس سے قول اُنکا اور مرفوع نکیا اسکو اور یہ عبدالرزاق
کے روایت سے زیادہ صحیح ہی اور ابو خباب قصاب کا نام یحیی ہے اور وہ قوی نہین حدیث مین **خاتمہ** سورہ منافقون مین جھوٹی گواہی منافقونکی نبی کی رسالت پر شکایت
انکی ایمانکی اور ارتداد اُنکا شکایت انکی فریبی کی شکایت اُنکے جُبن کی منع کرنا منافقونکا انفاق مال سے خطاب مومنونکو کہ تمہین اموال وغیرہ غافل نکرین حکم انفاق
مال کا تاخیر ہونا اجل مین

وَمِنْ سُوْرَةِ التَّغَابُنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ
اَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ قَالَ هٰؤُلَاءِ رِجَالٌ اَسْلَمُوْا مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ وَاَرَادُوْا اَنْ يَّاْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبٰى اَزْوَاجُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ
اَنْ يَّدَعُوْهُمْ اَنْ يَّاْتُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَوُا النَّاسَ قَدْ فَقِهُوْا فِي الدِّيْنِ هَمُّوْا اَنْ يُّعَاقِبُوْهُمْ
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ الْاٰيَةَ **ترجمہ** ابن عباس سے کسی نے یہ آیت پوچھی ای ایمان والو تمہاری
بیبیون اور اولاد سی بعض تمہارے دشمن ہین سو انسے بچو کہ یہہ کسکی حق مین اُتری اُنہون نے کہا وہ کچھ لوگ تھے کہ اسلام لائی تھے مکہ مین اور ارادہ کیا اُنہون نے کہ
آنحضرت کے پاس حاضر ہون اور اُنکے عورتون اور اولاد نے روکا پھر جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی لوگونکو دیکھا کہ دین مین بہت ہوشیار
ہوگئے اور ارادہ کیا اُنہون نے کہ اپنی اولاد کو سزا دین سو اللہ تعالے نی یہ آیتہ اُتاری یعنے فرمایا کہ اُنکا قصور معاف کرو سو اللہ تعالے نے یہی آیت اُتاری **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورہ تغابن مین مذکور ہی تسبیح اور ملک اور حمد باریتعالی کے پیدا ہونا کافر اور مومن کا کافران سابق کے عذاب کا ذکر انکا ربعث کرنا
کافرونکا حکم ایمان لانیکا یوم التغابن یعنے قیامت کا بیان مصیبت بی حکم اُسکے نہین آتی اطاعت خدا اور رسول کا حکم توحید الوہیت عدو ہونا بعض اموال
و اولاد کا امر خدا سے ڈرنیکا جہانتک ہوسکی وعدہ تضاعف اجر و مغفرت کا واسطی اُن لوگون کے جنہون نے جہاد مین مال خرچا علم اُس تعالی کا غیب و شہادت

تفسیر سورہ تغابن

وَمِنْ سُوْرَةِ التَّحْرِيْمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ اَزَلْ حَرِيْصًا اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ
قَالَ اللّٰهُ اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا حَتّٰى حَجَّ عُمَرُ وَحَجَجْتُ مَعَهُ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَتَوَضَّاَ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ
مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا فَقَالَ لِيْ وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَرِهَ
وَاللّٰهِ مَا سَاَلَهُ عَنْهُ وَلَمْ يَكْتُمْهُ فَقَالَ لِيْ هِيَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ قَالَ ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنِي الْحَدِيْثَ فَقَالَ كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ
وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَاَتِيْ فَاِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِيْ فَاَنْكَرْتُ اَنْ تُرَاجِعَنِيْ فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ مِنْ ذٰلِكَ
فَوَاللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ اِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ اِلَى اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ وَخَسِرَتْ
قَالَ وَكَانَ مَنْزِلِيْ بِالْعَوَالِيْ فِيْ بَنِيْ اُمَيَّةَ وَكَانَ لِيْ جَارٌ مِنَ الْاَنْصَارِ كُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا
وَيَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ وَاَنْزِلُ يَوْمًا فَاٰتِيْهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ فَكُنَّا نُحَدَّثُ اَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِتَغْزُوَنَا قَالَ فَجَاءَنِيْ يَوْمًا عِشَاءً فَضَرَبَ عَلَى
الْبَابِ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ حَدَثَ اَمْرٌ عَظِيْمٌ قُلْتُ اَجَاءَتْ غَسَّانُ قَالَ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ قَالَ فَقُلْتُ فِيْ
نَفْسِيْ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ وَقَدْ كُنْتُ اَظُنُّ هٰذَا كَائِنًا قَالَ فَلَمَّا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَاِذَا
هِيَ تَبْكِيْ فَقُلْتُ اَطَلَّقَكُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا اَدْرِيْ هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِيْ هٰذِهِ الْمَشْرُبَةِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فَاَتَيْتُ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقُلْتُ
اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ قَالَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيَّ قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ فَانْطَلَقْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا حَوْلَ الْمِنْبَرِ نَفَرٌ يَبْكُوْنَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِمْ ثُمَّ
غَلَبَنِيْ مَا اَجِدُ فَاَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيَّ قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَانْطَلَقْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ اَيْضًا فَجَلَسْتُ
ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا اَجِدُ فَاَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ فَوَلَّيْتُ مُنْطَلِقًا فَاِذَا الْغُلَامُ
يَدْعُوْنِيْ فَقَالَ ادْخُلْ فَقَدْ اُذِنَ لَكَ قَالَ فَدَخَلْتُ فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ عَلٰى رَمْلِ حَصِيْرٍ قَدْ رَاَيْتُ اَثَرَهُ فِيْ جَنْبَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا قُلْتُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَوْ رَاَيْتَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ

تفسیر سورہ تحریم

فطفق نساؤنا يتعلمن من نسائهم فتغضبت يومًا على امرأتي فإذا هي تراجعني فأنكرت ذلك فقالت ما تنكر فوالله إن أزواج النبي صلى الله عليه وسلم ليراجعنه وتهجره إحداهن اليوم إلى الليل قال فقلت لحفصة أتراجعين رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم وتهجره إحدانا اليوم إلى الليل قال فقلت قد خابت من فعل ذلك منكن وخسرت أتأمن إحداكن أن يغضب الله عليها لغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم فإذا هي قد هلكت فتبسم النبي صلى الله عليه وسلم قال فقلت لحفصة لا تراجعي رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تسأليه شيئًا وسليني ما بدا لك ولا يغرنك أن كانت صاحبتك أوسم منك وأحب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فتبسم أخرى فقلت يا رسول الله أستأنس قال نعم قال فرفعت رأسي فما رأيت في البيت إلا أهبة ثلاثة فقلت يا رسول الله ادع الله أن يوسع على أمتك فقد وسع على فارس والروم وهم لا يعبدونه فاستوى جالسًا فقال أوفي شك أنت يا ابن الخطاب أولئك قوم عجلت لهم طيباتهم في الحيوة الدنيا قال وكان أقسم أن لا يدخل على نسائه شهرًا فعاتبه الله في ذلك فجعل له كفارة اليمين قال الزهري فأخبرني عروة عن عائشة قالت فلما مضت تسع وعشرون دخل على النبي صلى الله عليه وسلم بدأ بي قال يا عائشة إني ذاكر لك شيئًا فلا تعجلي حتى تستأمري أبويك قالت ثم قرأ هذه الآية يا أيها النبي قل لأزواجك الآية قالت علم والله أن أبوي لم يكونا يأمراني بفراقه قالت فقلت أفي هذا أستأمر أبوي فإني أريد الله ورسوله والدار الآخرة قال معمر فأخبرني أيوب أن عائشة قالت له يا رسول الله لا تخبر أزواجك أني اخترتك فقال النبي صلى الله عليه وسلم إنما بعثني الله مبلغًا ولم يبعثني متعنتًا

ترجمہ ابن عباس کہتے ہین کہ مین چاہتا تہا کہ پوچہون حضرت عمر سے کہ وہ کون عورتین ہین حضرت کے بی بیون مین سے جنکے حق مین اللہ نے فرمایا اگر رجوع کرو تم اللہ کیطرف تو جہک رہی ہین تمہارے دل یہانتک کہ حج کیا عمر نے اور مین نے اُنکے ساتہ سو مین نے پانی ڈالا اُنپر ڈولچی سے اور وضو کیا اُنہون نے مین نے کہا ای امیر المومنین وہ عورتین حضرت کی بی بیون مین سے کون ہین جنکو اللہ فرماتا ہے اگر رجوع کرو تم اللہ کیطرف تو جہک ہی ہین تمہارے دل سو مجہسے کہا حضرت عمر نے تعجب ہے ای ابن عباس تجہے تہین یہ بہی معلوم نہین کہا زہری نے بُرا لگا اُنکو ابن عباس کا پوچہنا مگر چہپایا نہین پہر کہا اُنہون نے کہ وہ عائشہ ہین اور حفصہ پہر مجہسے قصہ شروع کیا اسکا اور کہنے لگے ہم قریش لوگ عورتون کو دباتی تہی پہر جب مدینہ مین آئی ہمنے ایسے لوگ پائی کہ عورتین اُنکی دباتی ہین سو ہماری عورتین بہی اُنکی عادتین سیکہنے لگین سو مین ایکدن اپنے عورت پر غصہ ہوا اور وہ مجہے جواب دینی لگی مجہے اُسکا جواب دینا بُرا لگا اُسنے کہا تم کیون بُرا مانتے ہو قسم ہے اللہ کی کہ حضرت کے بیبیان اُنکو جواب دیتی ہین اور دن سے رات تک اُنکو چہوڑ دیتی ہین کہا عمر نے مین نے اپنی دلمین کہا کہ جسنے ایسا کیا محروم ہو گئی اور نقصان پایا اور مین بنی امیہ کے محلہ مین مدینہ کی بلندی پر رہتا تہا اور میرا ایک ہمسایہ تہا انصار مین سے کہ باری باری آیا کرتے تہے ہم اور وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تو ایکدن وہ آتا تہا اور وحی وغیرہ کے خبر مجہے دیتا تہا اور ایکدن مین آتا تہا اور اُسکو خبر دیتا تہا اور ہم مین چرچا تہا کہ غسان اپنے گہوڑون کے نعل لگا رہا ہے کہ ہمسے لڑی کہا عمر نے کہ ایکدن اچانک اُس انصاری نے دروازہ ٹہونکا اور مین نکلا اُسنے کہا ایک بڑی بات ہوئی مین نے کہا کیا غسان آیا اُسنے کہا نہین اس سے بڑی طلاق دی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی بیبیونکو مین نے اپنے دلمین کہا حفصہ محروم ہوئی اور ٹوٹے مین پڑی مین پہلے سے خیال کرتا تہا کہ ایسا ہو گا کہا عمر نے جب مین نے صبح کی نماز پڑہی اپنے کپڑے لئی اور چلا اور حفصہ کے پاس گیا وہ رو رہی تہی مین نے کہا کیا تمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طلاق دیا اُنہون نے کہا مین نہین جانتی وہ اس جہروکے مین بیٹہے ہین کہا حضرت عمر نے کہ پہر مین ایک کالی لڑکے کی پاس آیا اور مین نے کہا اجازت مانگ میرے لئی پہر وہ حضرت کے پاس گیا اور نکلا اور کہا کہ مین نے تمہاری خبر کی مگر حضرت کچہہ نبولی کہا اُنہون نے کہ مین مسجد مین گیا اور منبر کے پاس دو چار آدمی رو رہے تہی مین اُنکے پاس بیٹہا پہر مجہپر وہی فکر غالب ہوئی اور مین لڑکے کے پاس آیا اور مین نے کہا اجازت مانگ تو عمر کے لئی وہ پہر گیا اور نکلا اور کہا مین نے تمہارا ذکر کیا اور حضرت کچہہ نبولی پہر مین مسجد کو گیا اور بیٹہا پہر مجہے وہی فکر غالب ہوئی اور پہر آیا مین اُس لڑکے کی پاس اور مین نے کہا اجازت مانگ عمر کے لئی پہر اندر گیا اور نکلا اور کہا مین نے حضرت سے ذکر کیا اور وہ کچہہ نبولی پہر مین نے پیٹہہ موڑی چلنے کو اور لڑکا مجہے بلانے لگا اور کہا اندر آؤ تمہین اجازت ملی حضرت عمر نے کہا پہر مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ ایک بوریے پر تکیہ لگائی تہی کہ مین نے اُسکا نشان دیکہا آپکی دونون بازو مین اور مین نے عرض کیا کہ ای رسول اللہ کے کیا طلاق دی آپنے اپنی بیبیون کو آپنی فرمایا نہین مین نے کہا اللہ بہت بڑا ہے یا رسول اللہ آپ دیکہتی ہم قریش

لوگ عورتونکو دباتی تہی پہر جب مدینہ مین آئی ہمنے ایسے لوگ پائی جنکو عورتین دباتی تہین یا ور ہمارعورتین بہی اُنکی عادتین سیکہنے لگین سو مین ایکدن اپنی عورت پر غصہ ہوا اور وہ مجہے جواب دینی لگی مجہے بہت بُرا لگا اُسنی کہا تمکو کیون بُرا لگا اللہ کی قسم حضرت کے بی بیان تو حضرت کو جواب دیتی ہین اور اُنمین کی ایک ایک حضرت سے خفا رہتی ہے دن سے رات تک حضرت عمر نے کہا کہ پہر مین نے حفصہ سے کہا کیا تو جواب دیتی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اُسنے کہا ہان اور خفا رہتی ہے ہم مین کی ایک ایک دن سے رات تک مین نے کہا بیشک جسنے ایسا کیا تم مین سے وہ تو خراب گئی اور نقصان پایا کیا تم مین سے ہر ایک اس بات سے نہین ڈرتی کہ اللہ اُسپر غصہ ہو اپنے رسول کے غصہ کے سبب سے اور وہ ہلاک ہو جاوے پس حضرت مسکرائی اور مین نے کہا حفصہ سے مت جواب دے تو کبہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور مت مانگ اُنسے کوئی چیز اور مجہہ سی مانگ لیا کر جو تیرا جی چاہے اور اس خیال مین مت رہ کہ تیری سوت تجہسے خوبصورت اور چہیتی ہے رسول اللہ کی یعنے تو اُسکے برابری مکر حضرت پہر مسکرائی پہر مین نے عرض کی یا رسول اللہ مین آپکا دل بہلاؤن آپنے فرمایا ہان مین نے سر اُٹہا کر دیکہا تو گہر مین کچہہ نظر نہ آیا سوا تین چمڑون کے مین نے عرض کی ای رسول اللہ دعا کیجے اللہ سے کہ وہ کشادگی دی آپکی اُمت کو اُسنی کشادگی دی ہے فارس اور روم کو حالانکہ وہ عبادت نہین کرتے اُسکی پہر آپ اُٹہہ بیٹہے اور کہا تم ابہی تک شک مین ہو ای ابن خطاب وہ لوگ تو ایسے ہین کہ اُنکی نیکیونکا بدلا دنیا مین ملگیا کہا حضرت عمر نے کہ آپنی قسم کہائی تہی کہ اپنی عورتون پاس نجاوین ایک مہینے تک سو عتاب کیا اُنپر اللہ تعالے نی اور حکم کیا اُنکو کفارہ کا زہری نے کہا کہ عروہ نے مجہے خبر دی کہ عائشہ نی کہا جب گذر گئی انتیس دن آئی ہمارے پاس رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اور شروع کیا مجہہ سے اور فرمایا ای عائشہ مین تسے ایک بات ذکر کرنیوالا ہون تم اُسکا جواب بغیر ماںباپ کے مشورے کے ندینا پہر آپنے یہ آیت پڑہی یا ای ہا النبی کہدو اپنی بی بیون سے آخر آیت تک حضرت عائشہ نے کہا قسم ہے اللہ کی وہ خوب جانتے تہے کہ میرے ماںباپ مجہی اون کو چہوڑنیکا حکم نکرینگی تو مین نے کہا اسمین ماںباپ سے مشورہ لینا کیا ضرور ہے مین اللہ اور رسول کو اور آخرت کی گہر کو اختیار کرتی ہون معمر نے کہا خبر دی مجہے ایوب نے کہ عائشہ نے کہا ای رسول اللہ کے اپنی بی بیونکو آپ خبر نہ دیجئی کہ مین نے آپکو اختیار کیا حضرت نے فرمایا کہ مجہے اللہ تعالے نی پیغام پہونچانیکے لئی بہیجا ہے نہ مشقت مین ڈالنی کے لئی +

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور کئی سندون سے مروی ہے ابن عباس سے **خاتمہ** سورۃ التحریم مین یہ مضامین حسب تفصیل ذیل مذکور ہین خطاب نبی کو کہ حلال کو کیون اپنے اوپر حرام کرتا ہے آیسے قسم کہ جسکے سبب سے ایک حلال کو حرام کرین اُسکے کہولنی کا حکم حضرت نی جو خفیہ بات کہی اپنی بی بیون سے اُسکا بیان توبہ کی ترغیب عائشہ اور حفصہ کو رضی اللہ عنہما دوستی اور حمایت خدا اور جبرئیل اور صالحان مومنین کی نبی کے ساتہ نبی اگر طلاق دی تو اُس سے بہتر بی بیان ملین دوزخ کا بیان کافرونکا عذر قبول نہونا توبہ نصوح کا حکم عزت نبی کی قیامت مین پلصراط پر نور کا بیان کافرون اور منافقون پر جہاد اور سختی کا حکم نوح اور لوط کی بی بیون کا حال فرعون کی بی بی اور مریم علیہا السلام کا حال **سُوْرَۃُ الْمُلْکِ** کے تفسیر اگرچہ مؤلف نی بیان نفرمائی مگر مضامین اُسکے حسب تفصیل ذیل ہین برکت اور ہاتہ اور قدرت آلہی کا بیان موۃ اور حیوۃ کا بیان خلق سموات کا بیان جہنم کے عذاب کا بیان وعدہ مغفرت اور اجر کا خدا سے ڈرنیوالون کیلئے اللہ کے علم کا بیان اللہ کا آسمانون پر ہونا مکذبان سابق کے ہلاک کا بیان چڑیون کے ہوا مین اُڑنیکا بیان ناصر و رازق نہونا کسیکا سوا اُسکے نیک راہ اور گمراہ کا بیان سمع وابصار وافئدہ کا بیان حلد کرنا کافرونکا قیامت کیلئی قادر ہونا اُس تعالی کا ہلاک پر انبیاء کے ایمان اور توکل کا حکم پانی کہا دینی کا بیان **وَمِنْ سُوْرَۃِ نٓ وَالْقَلَمِ** عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّ نَاسًا عِنْدَنَا يَقُوْلُوْنَ فِي الْقَدَرِ فَقَالَ عَطَاءٌ لَقِيْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهٗ اكْتُبْ فَجَرٰى بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى الْاَبَدِ وَ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ **ترجمہ** عبدالواحد بن سلیم نے کہا مین مکہ آیا اور عطاء بن ابی رباح سی ملا اور مین نے کہا ای ابا محمد ہمارے یہان کچہہ لوگ تقدیر کا انکار کرتے ہین عطا نے کہا مین ولید بن عبادہ سے ملا اُنہون نے کہا میرے باپ نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی فرماتے تہی کہ پہلے اللہ نے قلم بنایا اور اُس سے کہا لکہہ جو ہونیوالا ہے ابد تک اُسنے لکہا اور اس حدیث مین ایک قصہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عباس کے سند سی **خاتمہ** سورہ نون مین حسب تفصیل ذیل مضامین مندرج ہین قلم اور مکتوب کے قسم نفی جنون کے نبی سے جاننا اُس تعالے کا نیکون اور بدون کو نہی جہوٹی اور سست

لوگوں کے اطاعت سے دل برائیاں منکران آیات اور نافرمان رسول کے قصہ اصحاب باغ کا اور جلنا اُسکا وعدہ جنت کا متقیوں کے لئے کافروں سے سوال کہ تم اپنی نجات
پر کوئی دلیل لاتا ہے رکھتی ہو یا کوئی اقرارنامہ تمہارے پاس ہے یا تمہارے شریک بچا سکتے ہیں اُس تعالی کی ساق مبارک کھلنی کا وعدہ کافروں کو مہلت دینی کا بیان نبی کو
صبر کا حکم نصیحت ہونا قرآن کا سارے جہان والوں کیلئے **ومن سورة الحاقة** عن عباس بن عبد المطلب عم انه كان جالسا في البطحاء في عصابة
ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس فيهم اذ مرت عليهم سحابة فنظروا اليها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل تدرون ما اسم
هذه قالوا نعم هذا السحاب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والمزن قالوا والمزن قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والعنان قالوا والعنان ثم قال
لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم هل تدرون كم بعد ما بين السماء والارض قالوا لا والله ما ندري قال فان بعد ما بينهما اما واحدة واما
اثنتان او ثلث وسبعون سنة والسماء التي فوقها كذلك حتى عدد هن سبع سموات كذلك ثم قال فوق السماء السابعة بحر بين اعلاه و
اسفله كما بين السماء الى السماء وفوق ذلك ثمانية اوعال بين اظلافهن وركبهن مثل ما بين سماء الى سماء ثم فوق ظهورهن العرش بين اسفله
واعلاه مثل ما بين السماء الى السماء والله فوق ذلك **ترجمہ** عباس بن عبد المطلب نے کہا میں بطحا میں ایک صحابہ کی جماعت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ بیٹھا تھا کہ ایک بدلی آئی اور لوگ اُسی دیکھنے لگے حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو اسکا کیا نام ہے لوگوں نے کہا ہاں یہ سحاب ہے آپنے فرمایا مزن ہے لوگوں نے کہا ہاں مزن
ہے آپنے فرمایا عنان ہے لوگوں نے کہا عنان ہے پھر آپنے فرمایا تم جانتے ہو زمین سے آسمان کتنی دور ہے لوگوں نے کہا نہیں اسکی قسم ہم نہیں جانتے آپنے فرمایا اُن دونوں میں
اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کا فرق ہے اور جو آسمان اسکے اوپر ہی وہ بھی اتنی ہی دور ہے یہانتک کہ سات آسمان گن دئے پھر فرمایا ساتویں آسمان پر ایک دریا ہے کہ اُسکے اوپر
کا کنارہ بھی سی ایسا ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرا اور اُسکے اوپر آٹھ فرشتے ہیں جنگلی بکروں کی صورت کہ اُنکے کھر سے گھٹنے تک اتنا فرق ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرا
پھر اُنکے پیٹھ پر عرش ہے کہ اسکے نیچے کا کنارہ اوپر سے اتنا ہی جیسے ایک آسمان سے دوسرا اور اُسکے اوپر اللہ ہے **ف** عبد بن حمید نے کہا میں نے یحیی بن معین سے سنا ہی
کہتے تھے کہ عبد الرحمن بن سعد کیوں نہیں حج کو کہ لوگ اُنسے یہ حدیث سن لیں یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ولید بن ابی ثور نے روایت کی سماک سے اسکی
مانند اور مرفوع کیا اسکو اور روایت کی شریک نے سماک سے اس حدیث میں سے کچھ تھوڑی سی اور موقوف کیا اسکو اور نہیں مرفوع کیا اُسکو اور عبد الرحمن عبد اللہ بن
سعد رازی کے بیٹے ہیں روایت کی ہمسے یحیی بن موسی نے اُنہوں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سعد رازی سے کہ اُنکے باپ عبد اللہ نے اُنکو خبر دی کہ میں نے ایک شخص کو
دیکھا بخارا میں ایک خچر پر سوار اور اُسکے سر پر سیاہ عمامہ تھا وہ کہتا تھا مجھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنایا ہی **مترجم** شاید مؤلف رحمۃ اللہ علیہ یحیی بن موسے
کی روایت اسلئے ذکر کی کہ معلوم ہو جاوے کہ عبد اللہ تابعی ہیں اور اس حدیث میں بخوبی تصریح ہے اسکی کہ وہ تعالی بذاتہ عرش پر ہے اور یہی عقیدہ ہے سلف صالحین کا
خاتمہ سورہ الحاقہ میں حال قیامت اور ہلاک ثمود و عاد و فرعون اور موتفکات اور ہلاک قوم نوح اور نفخ صور اور قیامت کے حال اور اصحاب یمین و شمال
کے کیفیت اور قرآن کے تصدیق اور قرآن کا تذکرہ ہونا متقیوں کے لئے مذکور ہے **ومن سورة سأل سائل** عن ابي سعيد عن
النبي صلى الله عليه وسلم في قوله كالمهل قال كعكر الزيت فاذا قربه الى وجهه سقطت فروة وجهه فيه **ترجمہ** ابی سعید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے اس آیت کے تفسیر میں روایت کی یوم تکون السماء کالمهل یعنے جس دن آسمان مانند مہل کے ہو جاوے آپنے فرمایا مہل سے مراد یہ ہے کہ تیل کی تلچھٹ کے مانند ہو جاوے پھر
جب کافر کے مونہہ پاس لاوین اُسکے مونہہ کی کھال گر جاوے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر رشدین کی روایت سے **مترجم** اس حدیث کو مؤلف نے جو اس سورت
کی تفسیر میں ذکر کر دیا یہہ مسامحہ ہے اس سورہ میں مہل کا لفظ آسمان کے صفت میں مذکور ہے جو قیامت میں ہوگی اور حضرت نے اُس مہل کی کیفیت بیان فرمائی ہے جو
کافروں کو پلایا جاویگا جسکا ذکر اس آیت میں ہے کالمهل يشوي الوجوه **خاتمہ** سورہ معارج میں عذاب کا ذکر ہے اور اللہ کے ذی المعارج ہونیکا اور چڑھنا ملائکہ اور روح
کا اُسکی طرف اور پچاس ہزار برس کا ہونا روز قیامت کا صبر کا حکم قیامت کے آثار کافروں کی خرابی دوزخ کا مدبر اور متولی اور بخیل کو پکارنا هلوع ہونا انسان کا اُسکا صفتیں
جنتیوں کے اداہی نماز اور انفاق مال اور تصدیق قیامت اور خوف عذاب فروجوں کی حفاظت اور امانت اور اقرار کے رعایت اور گواہی ادا کرنا اور نماز کی حفاظت کافروں
کا نبی پر اژدحام کرنا قسم اور ہونا اللہ کا اسپر کہ اور بندے ان سے اچھے پیدا کر دے حشر کی کیفیت

سورۃ نوح کے تفسیر میں اگرچہ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ ذکر نہیں کیا مگر خلاصہ مضامین اُسکے یہ ہیں قصہ نوح علیہ السلام کا اور دعوت اُنکی رات اور دن اور چھپے
اور کھلی پانچ فضیلتیں استغفار کی آسمان سے مینہ کا برسنا مال کا بڑھنا بیٹوں کی کثرت باغوں کا سرسبز ہونا ندیوں کا بھر پور بہنا بیان آسمان اور چاند اور سورج کا بیان
انسانکی پیدائش کا بیان زمین کے بچھانے کا قوم نوح کے بت وَدّ و سُواع و یغوث و یعوق و نسر کا بیان بددعا نوح علیہ السلام کی مشرکوں کے لئے اور استغفار مؤمنوں
کے لئے **ومن سورۃ الجن عن** ابن عباس قال ما قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الجن ولا راٰھم انطلق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی طائفۃ من اصحابہ عامدین الی سوق عکاظ وقد حیل بین الشیاطین وبین خبر السماء وارسلت علیھم الشھب فرجعت
الشیاطین الی قومھم فقالوا ما لکم قالوا حیل بیننا وبین خبر السماء وارسلت علینا الشھب فقالوا ما حال بیننا وبین خبر السماء الا من حدث
فاضربوا مشارق الارض ومغاربھا فانظروا ما ھذا الذی حال بینکم وبین خبر السماء قال فانطلقوا یضربون مشارق الارض ومغاربھا
یبتغون ما ھذا الذی حال بینھم وبین خبر السماء فانصرف اولئک النفر الذین توجھوا نحو تھامۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو
بنخلۃ عامدا الی سوق عکاظ وھو یصلی باصحابہ صلوۃ الفجر فلما سمعوا القراٰن استمعوا لہ فقالوا ھذا واللہ الذی حال بینکم وبین خبر
السماء قال فھنالک رجعوا الی قومھم فقالوا یا قومنا انا سمعنا قراٰنا عجبا یھدی الی الرشد فاٰمنا بہ ولن نشرک بربنا احدا فانزل اللہ تبارک
وتعالیٰ علی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن وانما اوحی الیہ قول الجن وبھذا الاسناد عن ابن عباس قال قول
الجن لقومھم لما قام عبد اللہ یدعوہ کادوا یکونون علیہ لبدا قال لما راٰوہ یصلی واصحابہ یصلون بصلوتہ ویسجدون بسجودہ قال
تعجبوا من طواعیۃ اصحابہ لہ قالوا لقومھم لما قام عبد اللہ یدعوہ کادوا یکونون علیہ لبدا **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ نہ قرآن پڑھا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے جنوں پر نہ انکو دیکھا رسول خدا اپنی یاروں کے ساتھ عکاظ کے بازار جاتے تھے (وہ مکہ مدینہ کے بیچ میں لگتا تھا) اور جنوں سے آسمان کی خبر رک گئی
تھی اور اُنپر شعلے چھوٹتے تھے (یعنے آسمان پر سے) سو جن اپنی قوم کے پاس گئے اُنہوں نے کہا کیا ہی جنوں نے کہا آسمان کی خبر ہمسے رُک گئی ہے اور ہمپر شعلے ماری جاتی ہیں
اُن شوریٰ والوں نے کہا یہہ خبر کا رُکنا کسی نئے امر کے سبب سے ہی سو تم مشرق و مغرب میں زمین کے پھرو اور دیکھو کہ کیوں رُکی ہے ہمسے خبر آسمان کی سو وہ چلی مشرق
اور مغرب کو ڈھونڈتے ہوی کہ کون چیز مانع ہوئی ہے اُنکو خبر سے پھر جو گروہ ملک تہامہ کو چلا تھا حضرت پاس پہونچا آپ مقام نخلہ میں تھے عکاظ کے بازار کو جاتے
ہوی لوگ آپ نماز پڑھتے تھے اپنے یاروں کے ساتھ فجر کے پھر جب جنوں نے قرآن سُنا کان لگا کر سُننے لگی اور بولی کہ اللہ کی قسم یہی حایل ہوئی ہے تمہارے
اور آسمان کی خبر میں پھر اُسی جگہہ سی اپنی قوم کیطرف لوٹ گئی اور کہنے لگے ای ہمارے قوم انا سمعنا الآیۃ یعنے ہمنے سُنا ایک قرآن عجیب کہ اچھے راہ بتاتا ہی سو ہم اُسپر
ایمان لائی اور شریک نہیں کرتے ہم اپنے رب کے ساتھ کسیکو سو اللہ تعالیٰ نے اُتارا یا اُنہیں کا قول اپنے نبی پر قل اوحی الیّ آنہ اور اسی اسناد سی مروی ہے کہ ابن
عباس نے کہا یہ بھی جنوں کا قول ہے کہ اُنہوں نے اپنے قوم سی کہا لما قام عبد اللہ یدعوہ کادوا یکونون علیہ لبدا یعنے جب کھڑا ہوتا ہے اللہ کا بندہ اُسکو پکارنے
لوگ اُسپر ٹھٹھہ ہو جاتی ہیں جب اُنہوں نے حضرت کو دیکھا نماز پڑھتے اور اصحاب بھی آپکی ساتھ نماز پڑھتے تھے اور اُنکے سجدہ کے ساتھ وہ بھی سب سجدہ کرتے سو تعجب کیا
اُنہوں نے اصحاب کے اطاعت پر اور اپنی قوم سے کہنے لگے لما قام عبد اللہ الآیۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عباس قال کان الجن یصعدون
الی السماء یستمعون الوحی فاذا سمعوا الکلمۃ زادوا فیھا تسعا فاما الکلمۃ فتکون حقا واما ما زادوہ فیکون باطلا فلما بعث رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم منعوا مقاعدھم فذکروا ذلک لابلیس ولم تکن النجوم یرمی بھا قبل ذلک فقال لھم ابلیس ما ھذا الا من امر قد حدث فی
الارض فبعث جنودہ فوجدوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائما یصلی بین جبلین اراہ قال بمکۃ فلقوہ فاخبروہ فقال ھذا الحدث
الذی حدث فی الارض **ترجمہ** ابن عباس نے کہا جن آسمان کیطرف چڑھتے تھے آسمان کی خبر سُنی کو پھر جب وہ ایک بات سُنتے تو باتیں اُسمیں بڑھا دیتی تو
وہ ایک سچ ہوجاتی اور جو اُنہوں نے بڑھائیں تھیں جھوٹ ہوتیں پھر جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اُنکے بیٹھکیں چھین گئیں اُنہوں نے ابلیس پر ابلیس سے
اسکا ذکر کیا اور اسکے قبل تارے نہ ٹوٹتے تھے ابلیس نے اُنسے کہا یہہ نہیں ہوا ہے مگر کسی نئی حادثہ کے سبب سے جو زمین میں ظاہر ہوا ہے سو اُسنے اپنا لشکر ہر طرف

تھی اور اُنھوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کھڑے نماز پڑھتے پایا دو پہاڑوں کے بیچ میں اور یہی کہتا ہی کہ شاید مکہ میں سولی دئے گئے اور کہا یہی نیا حادثہ ہی جو
زمین میں ظاہر ہوا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **خاتمہ** سورہ جن میں مذکور ہی قول جنوں کا اور بیزاری اُنکی شرک سی اور جورو لڑکا نہونا خداوند تعالی
کے اور سرکشی انکی زیادہ ہونیکا بیان بسبب اسکی کہ آدمی انکو خدا کا شریک ٹہیراتے ہیں آسمان کی چوکیدار اور شعلونکی کثرت اور بیٹھکر مقرر کرنا جنوں کے خبر آسمان
سُننے کی لئی نیک و بد ہونا جنونکا ایمان لانا اُنکا قرآن پر مسلمان اور کافر ہونا اُنکا وعدہ برکت کا اُن لوگوں کے لئے جو دین پر ثابت رہیں جو قرآن سے کنارہ
کرے اُسکا عذاب سجدہ خاص اللہ کے لئے ہی اژدحام انس و جن کا نبی پر وقت نماز کے اشتراک نے الدعا او اشتراک نے التصرف کا رد وعید دوزخ کی عاصیوں کے
لئے نجاننا نبی کا قیامت کے وقت کو اور خاص ہونا علم غیب کا اللہ تعالے کی لئی احاطہ الٰہی اور گن رکھنا اُس تعالے کا ہر چیز کو **سُوْرَةُ مُزَّمِّلْ** اگرچہ مؤلف
رحمۃ اللہ علیہ نی تفسیر میں اسکے لب نہولا مگر خلاصہ مضامین اُسکے یہ ہیں خطاب نبی کو بلفظ مزمل اور حکم قیام شب کا یعنے تہجد کا حکم قرآن پڑھنے کا ترتیل سے
اور ذکر اور تبتل الی اللہ یعنی اللہ کی طرف ٹوٹکر آجانیکا حکم ربوبیت الٰہی و توحید الوہیت صبر کا حکم زمین کا لرزنا اور پہاڑونکا قیامت کے دن مثل موسی کی ہونا
ہمارے نبی کا ہلاک ہونا فرعونکا بسبب نافرمانی اپنی رسول کے جوانونکا بوڑہا ہو جانا اور آسمانونکا پھٹنا قیامت میں تہجد کے فرضیت منسوخ ہونا قرأت قرآن
اور اقامت صلوٰۃ اور ادای زکوٰۃ اور انفاق مال اور استغفار کا حکم **وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُدَّثِّرِ عَنْ** جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وھو یحدث عن فترة الوحي فقال في حدیثہ بینما انا امشي سمعت صوتا من السماء فرفعت راسي فاذا الملک الذي جاءني
بحراء جالس علی کرسي بین السماء والارض فجئثت منہ رعبا فرجعت فقلت زملوني فدثروني فانزل اللہ تعالی یا ایھا المدثر قم فانذر الی
قولہ والرجز فاھجر قبل ان تفرض الصلوٰة **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے کہا میں نے سُنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو بیان کرتے تھی وہ حال جسمیں وحی موقوف ہو گئی
کا فرمایا آپنے کہ میں چلا جاتا تھا کہ سنی میں نے ایک آواز آسمان سے اور اُٹھایا میں نے اپنا سر تو وہی فرشتہ جو مجھے غار حرا میں ملا تھا آسمان زمین کے بیچمیں کرسی پر بیٹھا
نظر آیا میں اُس سے ڈر گیا اور لوٹ آیا اور میں نے کہا مجھے کمل میں لپیٹ دو پھر مجھے کمل اُڑھا دیا اور یہ آیتیں اُتریں یا ایہا المدثر سے فاہجر تک اور یہ معاملہ نماز
فرض ہونیکے قبل تھا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یحیی بن ابی کثیر نے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے بھی **مترجم** پوری آیتیں یوں ہیں
یا ایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطھر والرجز فاھجر اے کپڑا اوڑہنے والی کھڑا ہو اور ڈرا لوگونکو اور اپنے پروردگار کی بڑائی بول اور اپنے
کپڑے پاک کر اور کثیر کو چھوڑ دی **عن** ابن سعید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصعود جبل من نار یتصعد فیہ سبعین خریفا
ثم یھوي بہ کذلک ابدا **ترجمہ** ابی سعید سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صعود ایک پہاڑ ہے دوزخ میں کہ دوزخی اُسپر چڑہایا جاویگا ستر برس میں
اور پھر دھکیل دیا جاویگا یہی عذاب ہوتا رہیگا اُسپر ہمیشہ **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر ابن لہیعہ کی روایت سے اور اسمیں کا کچھ مضمون
عطیہ نے ابی سعید سے روایت کیا ہی موقوفا **عن** جابر قال قال ناس من الیھود لاناس من اصحاب النبي صلی اللہ علیہ وسلم ھل یعلم نبیکم
کم عدد خزنة جھنم قالوا لا ندري حتی نسالہ فجاء رجل الی النبي صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد غلب اصحابک الیوم قال وبما غلبوا
قال سالھم یھود ھل یعلم نبیکم کم عدد خزنة جھنم قال فما قالوا قال قالوا لا ندري حتی نسال نبینا قال افغلب قوم سئلوا عما لا یعلمون
فقالوا لا نعلم حتی نسال نبینا لکنھم قد سالوا نبیھم فقالوا ارنا اللہ جھرة علي باعداء اللہ اني سائلھم عن تربة الجنة وھي الدرمک فلما
جاؤا قالوا یا ابا القاسم کم عدد خزنة جھنم قال ھکذا وھکذا في مرة عشرة وفي مرة تسع قالوا نعم قال لھم النبي صلی اللہ علیہ وسلم
ما تربة الجنة قال فسکتوا ھنیھة ثم قالوا خبزة یا ابا القاسم فقال النبي صلی اللہ علیہ وسلم الخبز من الدرمک **ترجمہ** جابر نے کہا کہ چند یہودی اصحاب سے
پوچھا کہ تمہارے نبی کو معلوم ہے کہ خزانچی جہنم کے کتنے ہیں اُنھوں نے کہا ہم نہیں جانتے مگر ہم پوچھینگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پھر ایک شخص آیا اور اُسنے کہا کہ یا
محمد تمہارے یار ہار گئے آج آپنے فرمایا کیوں اُسنے کہا یہود نے پوچھا اُنسے کہ نبی تمہارا جانتا ہے کہ خزانچی دوزخ کے کتنے ہیں پھر اُنھوں نے کچھ جواب ندیا اور کہا ہم
نہیں جانتے جب تک اپنی نبی سے نہ پوچھ لیں آپنے فرمایا کہ کیا ہار گئے وہ لوگ جنسے پوچھی گئی ایسی چیز جسے وہ نہیں جانتے اور اُنھوں نے کہا ہم نہیں جانتے جب تک

نہ پوچھہ لیں اپنے نبی سے (یعنے اسمین ہاریمین ہوئی بات نہین) ہو دیو نے تو اسے بڑہکر بے ادبی کی بات اپنی نبی سے یوچہی کہ کہلا دو ہمکو اللہ کو کہلے لاؤ اللہ کے دشمنون کو
مین اُنسی پوچھتا ہون کہ جنت کی مٹی کا ہیکی ہے اور وہ میدہ ہے پہر جب ہیو دآئی آپکے پاس آپسی پوچھا ای ابو القاسم جہنم کے خزانچی کتنے ہین آپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا دو بار
ایکبار دسون انگلیون سے اور ایکبار نو سے (یعنے اُنیس ہوئے) اُنہون نے کہا ہان پہر حضرت نی اُنسے پوچھا کہ جنت کی مٹی کا ہیکی ہے وہ تہوڑی دیر چپ ہو رہی پہر کہنے لگے
روٹی کی ہے اے ابا القاسم حضرت نے فرمایا میدہ کی روٹی ہے **ف** اسحدیث کو نہین جانتے ہم مگر اسی سندسی مجالد کے روایت سی **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي هٰذِهِ الْاٰيَةِ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا اَهْلٌ اَنْ اُتَّقٰى فَمَنِ اتَّقَانِيْ فَلَمْ
يَجْعَلْ مَعِيَ اِلٰهًا فَاَنَا اَهْلٌ اَنْ اَغْفِرَ لَهٗ **ترجمہ** انس بن مالک سی روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر مین ہو اہل التقوی یعنے وہ اللہ
تعالی لایق ہی کہ اُس سے ڈرین اور لایق ہے بخشنے کی فرمایا حضرت نے کہ اللہ تعالی نی فرمایا کہ مین لایق ہون کہ بندے مجہسے ڈرین اور جو مجہسے ڈرا اور میرے سوا کسیکو معبود
نہ ٹہیرایا تو مجہے لایق ہے کہ مین اُسے بخشدون **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور سہیل کچہہ قوی نہین حدیث مین اور سہیل ہی نے یہ حدیث ثابت سے روایت کی ہے
خاتمہ سورہ مدثر مین ہے ڈرانیکا حکم اور تکبیر اور طہارت اور ترک شرک کا اور نہی تمنن سے بہ نیت استکبار کے نفخ صور اور تکلیف قیامت کے مذمت ایک کافر کے جسکا نام
ولید بن مغیرہ تہا اور بیس خزانچی جہنم کے قیامت کا بیان چار چیزین دخول جہنم کے جو قرآن سے بہاگین وہ گدہے ہین مستحق ترس اور مغفرت کا ہونا پروردگار کا +
ومن سورة القيمة عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ يُحَرِّكُ بِهٖ لِسَانَهٗ يُرِيْدُ اَنْ
يَحْفَظَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ قَالَ فَكَانَ يُحَرِّكُ بِهٖ شَفَتَيْهِ وَحَرَّكَ سُفْيَانُ شَفَتَيْهِ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم پر جب قرآن نازل ہوتا اپنی زبان ہلاتے کہ اُسکو یاد کرلین سو اللہ تعالی نی اُتاری یہ آیت مت ہلا تو اپنی زبان کو تو جلدی کرے قرآن کی ساتہ سو سے
جو راوی ہین ہلاتی تہے اپنی دونون ہونٹ اور سفیان نے ہلائی اپنے ہونٹ (یعنے اسطرح حضرت ہلاتے تہے قبل نزول آیت کے) **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی علی
بن مدینی نے کہا یحیی بن سعید قطان نے کہا کہ سفیان ثوری بہت اچہا کہتے تہی موسی بن ابی عائشہ کو **عن** ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ اِلٰى جِنَانِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَخَدَمِهٖ وَسُرُرِهٖ مَسِيْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ وَاَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ يَنْظُرُ
اِلٰى وَجْهِهٖ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ **ترجمہ** ابن عمر کہتے تہے کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنتیون مین ادنی درجہ والا دیکہتا ہے اپنے باغ اور بیبیون اور خادمون اور تختون کو ہزار برس کے راہ سے اور اُنمین بڑے رتبہ والا اللہ کے نزدیک وہ شخص ہے
جو دیکہتا ہے اللہ کے مونہہ کیطرف صبح اور شام پہر پڑہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وجوہ سی آخر تک یعنے بہت سے مونہہ اُسدن تازہ ہونگے اور اپنے رب کو دیکہتے
ہونگے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ کئی لوگون نے اسرائیل سے مثل اسکے مرفوعًا اور روایت کی عبد الملک بن ابجر نے ثویر سے اُنہون نے ابن عمر سے قول اُنکا اور مرفوع
نکیا اُسکو اور روایت کی اشجعی نے سفیان سے اُنہون نے ثویر سے اُنہون نے مجاہد سے اُنہون نے ابن عمر سے قول اُنکا اور مرفوع نکیا اُنہون نے اور کسی نے اس سند مین مجاہد کا نام
نہین لیا سوا ثوری کے **خاتمہ** سورہ قیامہ مین مذکور ہے قیامت کا اور نہی قرآن جلد پڑہنے سی اور آداب نزول وحی کے نبی کے لئی شکایت دنیا کی محبت کی پیدا ایسے
کا بیان سکرات موت کا بیان شکایت انسانکی عدم تصدیق کی اور ترک صلوۃ اور تکذیب اور مونہہ موڑنیکی پیدایش انسان منی سے اور اثبات بعث کا **سورۂ**
دہر کا خلاصہ مضامین یہ ہے بیان خلقت انسان کا شاکر و کافر ہونا انسانکا وعید سلاسل و اغلال کے کافرون کے لئے صفات ابرار کے جزائی نیکان نجات اور
سرور و نضرت و جنت و حریر وغیرہ بیس چیزین نزول قرآن کا بیان امر بصبر و ذکر و سجدہ و تسبیح مذمت محبت دنیا کے اور غفلت کرنیکی آخرت سے خلق انسان کا بیان
موقوف ہونا ہدایت کا مشیت ایزدی پر وعید عذاب الیم کے ظالمون کے لئے غرض اس سورت مین جنت کا بیان نہایت تفصیل سے ہی **سورۂ والمرسلات**
مین قسم ہے فرشتون کی اور آثار ہین قیامت کے اور خرابی ہے جُھٹلانیوالون کے دس جگہ اور ہلاک مجرمان اولین و آخرین انسان کے پیدایش کا بیان سماجانا احیا اور
موتی کا زمین مین تین کونے سایہ کا بیان جو قیامت مین ہوگا قبول نہونا عذر کافرونکا قیامت مین اور جمع ہونا اولین و آخرین کا اُسدن ظلال اور عیون
و فواکہ کا وعدہ متقیون کے لئے تہوڑی برخورداری مجرمونکی اور انکار رکوع سے **سورۂ نبا** مین پوچھ پاچھ اور اختلاف لوگونکا قیامت کے بابمین اُس تعلے

کے قدرت کی نشانیاں جیسے پیدا کرنا زمین اور پہاڑونکا اور پیدا کرنا جوڑونکا اور سونا راتکا اور معاش کمانا دنکا اور پیدا کرنا سات آسمانونکا اور سورج کا اور پانی کا
اتارنا مینہ سے اور نکالنا حب و نبات کا اور باغونکا میقات ہونا یوم الفصل کا آثار قیامت جیسے نفخ صور اور جینا مُردونکا اور کہلنا آسمان کے دروازونکا اور چلنا
پہاڑونکا وعید جہنم کے سرکشون کے لئے اور حمیم وغساق کے مکتوب ہونا ہر چیز کا لوح محفوظ مین حدایق اعناب اور کواعب اتراب وکاس دہاق متقیون کے لئے
کھڑا ہونا روح وملائکہ کا حشر مین اور نہونا شفاعت کا بے اذن خداوند تعالیٰ کے آرزو کرنا کافر کا کہ کاش خاک ہوجاتا قیامت کے دن **سورۂ والنازعات**
مین ہے قسم فرشتون کی چند جماعتون کے بیان نفخہ اولیٰ کا تعجب کرنا کافرونکا مُردون کے جینے پر قصہ موسیٰ علیہ السلام کا اور پکارنا اللہ تعالیٰ کا انکو وادی مقدس طویٰ
مین اور حکم فرعون کے طرف جانیکا بیان آسمان کے بلند کرنیکا اور راتکا اور زمین کا بیان قیامت کا وعید جہنم کے سرکشون کے لئے وعدہ جنت کا ڈرنیوالون کے لئے نہونا
علم قیامت کا نبی کو قلیل جاننا اہل محشر کا دنیا کی زندگی کو **ومن سورۃ عبس عن** عائشۃ قالت انزل عبس وتولی فی ابن ام مکتوم
الاعمی اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یقول یا رسول اللہ ارشدنی وعند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجل من عظماء المشرکین
فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرض عنہ ویقبل علی الآخر ویقول اتری بما اقول باسا فیقول لا ففی ہذا انزل **ترجمہ** ام المومنین حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا عبس وتولی نازل ہوئی عبد اللہ ابن ام مکتوم کے واسطے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مجھے دین کی راہ
بتائیے اور آپ کے پاس ایک بڑا مشرک تہا آپ اُسے سمجہا رہے تہے اور عبد اللہ سے کنارہ کرتے تہے اور اسکی طرف متوجہ ہوتے تہے اور عبد اللہ کہتے تہے کہ کیا میری بات مین کچہ
برائی ہے آپ فرماتے تہے نہیں پہر اسی پر یہہ سورۃ اتری **ف** یہہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضون نے یہ حدیث ہشام بن عروہ سے انہون نے اپنے باپ سے کہا
کہ عبس وتولی عبد اللہ ابن ام مکتوم کے لئے اور نہیں ذکر کیا اُس سند مین حضرت عائشہ کا **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تحشرون
حفاۃ عراۃ غرلا فقالت امرأۃ ایبصر او یری بعضنا عورۃ بعض قال یا فلانۃ لکل امرئ منہم یومئذ شأن یغنیہ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا لوگ حشر مین اُٹہینگے ننگے پیر ننگے بدن بے ختنہ کے ایک عورت نے کہا کہ ہر ایک دوسرے کا ستر دیکہیگا آپ نے فرمایا اے فلانی ہر ایک کو اُسدن ایسا ایک شغل
ہوگا کہ غافل کر دیگا اُسے غیر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی سندون سے ابن عباس سے **خاتمہ** سورۂ عبس مین تعلیم نبی کی اور تذکرہ ہونا
اس قرآن کا اور تحریر اُسکے صحف مکرمہ مین اور شکایت انسان کے ناشکری کی اور ذکر انسان کے کہانیکا حبوب اور انگور اور زیتون وغیرہ سے حال قیامت کا اور کام نہ آنا ماں باپ بیٹے
کا اور روشن ہونا بعض چہرونکا اور سیاہ ہونا بعضونکا **ومن سورۃ اذا الشمس کورت عن** ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من سرہ ان ینظر الی یوم القیامۃ کانہ رای عین فلیقرأ اذا الشمس کورت واذا السماء انفطرت واذا السماء انشقت **ترجمہ** ابن عمر کہتے تہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے خوش لگے کہ قیامت کو آنکہون سے دیکہ لے تو وہ پڑہے اذا الشمس کورت اور اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت **خاتمہ** سورۂ تکویر مین آثار
قیامت سے مذکور ہے لپٹنا شمس کا کدورت ستارونکی چلنا پہاڑونکا بیکار ہونا گابہن اونٹنی کا اکٹہا ہونا چرند کا جہونکے جانا دریاؤنکا جوڑے لگانا آدمیونکا روبکاری ہونا زندہ درگور
کیسے ہوئی لڑکیونکا کہلنا اعمالنامونکا سرخ ہوجانا آسمانونکا جہونکے جانا جحیم کا قریب ہونا جنت کا علم ہر ایک کا اپنے عملون پر صفت قرآن اور جبرئیل کے اور قوۃ اور قرب حق انکا اور مطاع
اور امین ہونا نفی جنون کی نبی سے اور دیکہنا اُنکا جبرئیل کو اور قول شیطان نہونا قرآن کا بلکہ نصیحت ہونا سارے جہان کا اور موقوف ہونا استقامت کا مشیت ایزدی پر
سورۂ انفطار مین آثار قیامت سے مذکور ہے پہٹنا آسمان کا جہڑنا تارونکا ملجانا دریاؤنکا اُٹہنا مردونکا خطاب انسان کو اور حال اُسکی پیدائش کا تکذیب
قیامت کی تکذیب بیان کرام کاتبین کا مدح نعیم ابرار کے لئے اور وعید جحیم فجار کے لئے کل مختار ہونا اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن **ومن سورۃ ویل**
للمطففین عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان العبد اذا اخطأ خطیئۃ نکتت فی قلبہ نکتۃ سوداء فاذا
ہو نزع واستغفر وتاب سقل قلبہ وان عاد زید فیہا حتی یعلو قلبہ وہو الران الذی ذکر اللہ کلا بل ران علی قلوبہم ما کانوا
یکسبون **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے ایک نکتہ سیاہ اُسکے دلمین پڑجاتا ہے پہر جہان وہ اُسنے
چہوڑ دیا اور استغفار کی اور بیزار ہوا اُسکے دل کی صیقل ہوگئی اور اگر پہر گناہ پر گناہ کیا سیاہی بڑہگئی یہانتک کہ سارے دل پر چہاگئی اور وہی ران ہے کہ اللہ نے ذکر کیا اس

آیتہ مین کہ چہا گئی اُنکے دلون پر جو وہ کرتے تہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عُمَرَ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ یَقُوْمُوْنَ فِی الرَّشْحِ اِلٰی
اَنْصَافِ اُذُنَیْہِمْ **ترجمہ** ابن عمر نے اس آیت کی تفسیر مین کہا جسدن کہڑے ہونگے لوگ رب العالمین کے روبرو کہا کہڑے ہونگی لوگ پسینی مین آدہی کانون تک **ف**
روایت کی ہمسے ہناد نے اُنہون نے عیسے بن یونس سے اُنہون نے ابن عون سے اُنہون نے نافع سے اُنہون نے ابن عمر سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر مین
یوم یقوم یعنے جسدن کہڑے ہونگے لوگ رب العالمین کے آگے فرمایا آپنے کہڑے ہونگے آدہی کانون تک پسینی مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب
مین ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے **خاتمہ** سورۂ تطفیف مین خرابی کیل و وزن مین کمی کرنیکی اور بیان سجین اور علیین کا خرابی مکذبان قیامت کی اور معتدی
اثیم ہونا اُنکا اور اساطیر اولین کہنا کافرونکا قرآن کو اور محجوب ہونا اُنکا پروردگار سے اور وعدہ نعیم اور آرائک اور تازگی اور رحیق مختوم کا ابرار کیلئے جو از قبیلہ
کا امور آخرت مین ہنسنا اور اشارے کرنا مجرمونکا مومنون سے اور ہنسنا مومنون کا کافرون پر قیامت کے دن **ومن سورۃ اذا السماء انشقت**

عن عائشۃ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ ہَلَکَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ فَاَمَّا
مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَہٗ بِیَمِیْنِہٖ اِلٰی قَوْلِہٖ یَسِیْرًا قَالَ ذٰلِکَ الْعَرْضُ **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے جس سے پوچہہ
کچہہ کی گئی حساب مین ہلاک ہوا مین نے عرض کی کہ ای رسول اللہ کے اللہ تو فرماتا ہے کہ جسکو دہنے ہاتہ مین کتاب ملے اُسکا حساب آسانی سے ہوگا آپنے فرمایا وہ حساب
نہین ہے وہ تو فقط نیکیونکا پیش کردینا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی روایت کی ہمسے محمد بن ابان نے اور کئی لوگون نے کہا اُنہون نے روایت کی ہمسے عبدالوہاب
ثقفی نے اُنہون نے ایوب سے اُنہون نے ابن ابی ملیکہ سے اُنہون نے عائشہ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **عن** انس عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا حساب ہوا عذاب مین پڑا **ف** یہ حدیث غریب ہے قتادہ کی
روایت ہے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہون نہین جانتے ہم اسکو قتادہ کی روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہون وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی سند سے
خاتمہ سورۂ انشقاق مین قیامت کے احوال سے مذکور ہے آسمانونکا پہٹنا اور زمین کا اپنے خزانونکو ڈالدینا اور خالی ہوجانا قیامت مین خطاب انسانکو اور
بیان اُسکی سعی اور کوشش کا اصحاب یمین اور شمال کا حال قسم شفق وغیرہ کی تعجب ایمان نہ لانے پر لوگون کے اور انکار کرنا اُنکا سجدہ سے وقت قرآن سننے کے عذاب کا ذکر کفار کا
اور ثواب صالحونکا **ومن سورۃ البروج** **عن** ابی ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْیَوْمُ الْمَوْعُوْدُ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ وَالْیَوْمُ
الْمَشْہُوْدُ یَوْمُ عَرَفَۃَ وَالشَّاہِدُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ قَالَ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰی یَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْہُ فِیْہِ سَاعَۃٌ لَا یُوَافِقُہَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ یَدْعُو
اللّٰہَ بِخَیْرٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰہُ لَہٗ وَلَا یَسْتَعِیْذُ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا اَعَاذَہُ اللّٰہُ مِنْہُ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یوم الموعود قیامت کا دن ہے
اور یوم المشہود عرفہ کا اور شاہد جمعہ کا اور آفتاب نہ نکلا اور نہ ڈوبا کسی دنپر جو افضل ہو جمعہ سے اُسمین ایک گہڑی ہے کہ مومن جو اچہی دعا کرے اللہ اسکے قبول کرتا ہے
وہ اور جس سے پناہ مانگتا ہے اُس سے پناہ دیتا ہے **ف** اس حدیث کو نہین جانتے ہم مگر موسی بن عبیدہ کی روایت سے اور موسی بن عبیدہ ضعیف ہین حدیث مین یحیی بن
سعید وغیرہ نے اُنکو ضعیف کہا ہے اُنکی حافظہ کے سبب سے اور روایت کی ہے شعبہ اور سفیان ثوری اور کئی اماموں نے موسی بن عبیدہ سے روایت کی ہمسے علی بن حجر نے اُنہون
نے قران بن تمام اسدی سے اُنہون نے موسی بن عبیدہ سے اسی اسناد سے مانند اسکے اور موسی بن عبیدہ زیدی کی کنیت ابو عبدالعزیز ہے اور کلام کیا ہے اُنمین یحیی بن
سعید قطان وغیرہ نے اُنکے حافظہ کی طرف سے **عن** صُہَیْبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الْعَصْرَ ہَمَسَ وَالْہَمْسُ فِیْ قَوْلِ بَعْضِہِمْ تَحَرُّکُ
شَفَتَیْہِ کَاَنَّہٗ یَتَکَلَّمُ فَقِیْلَ لَہٗ اِنَّکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِذَا صَلَّیْتَ الْعَصْرَ ہَمَسْتَ قَالَ اِنَّ نَبِیًّا مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ کَانَ اُعْجِبَ بِاُمَّتِہٖ فَقَالَ مَنْ یَقُوْمُ لِہٰؤُلَاءِ
فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ اَنْ خَیِّرْہُمْ بَیْنَ اَنْ اَنْتَقِمَ مِنْہُمْ وَبَیْنَ اَنْ اُسَلِّطَ عَلَیْہِمْ عَدُوَّہُمْ فَاخْتَارُوا النِّقْمَۃَ فَسَلَّطَ عَلَیْہِمُ الْمَوْتَ فَمَاتَ مِنْہُمْ فِیْ یَوْمٍ
سَبْعُوْنَ اَلْفًا قَالَ وَکَانَ اِذَا حَدَّثَ بِہٰذَا الْحَدِیْثِ حَدَّثَ بِہٰذَا الْحَدِیْثِ الْاٰخَرِ قَالَ کَانَ مَلِکٌ مِّنَ الْمُلُوْکِ وَکَانَ لِذٰلِکَ الْمَلِکِ کَاہِنٌ
یَکْہَنُ لَہٗ فَقَالَ الْکَاہِنُ اُنْظُرُوْا لِیْ غُلَامًا فَہِمًا اَوْ قَالَ فَطِنًا لَقِنًا فَاُعَلِّمَہٗ عِلْمِیْ ہٰذَا فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ اَمُوْتَ فَیَنْقَطِعَ مِنْکُمْ ہٰذَا الْعِلْمُ وَلَا یَکُوْنَ
فِیْکُمْ مَنْ یَّعْلَمُہٗ قَالَ فَنَظَرُوْا لَہٗ عَلٰی مَا وَصَفَ فَاَمَرُوْہُ اَنْ یَّحْضُرَ ذٰلِکَ الْکَاہِنَ وَاَنْ یَّخْتَلِفَ اِلَیْہِ فَجَعَلَ یَخْتَلِفُ اِلَیْہِ وَکَانَ عَلٰی طَرِیْقِ الْغُلَامِ رَاہِبٌ

فی صومعة قال معمر احسب ان اصحاب الصوامع کانوا یومئذ مسلمین قال فجعل الغلام یسأل ذلک الراهب کلما مر به فلم یزل به حتی اخبره فقال
انما اعبد الله قال فجعل الغلام یمکث عند الراهب ویبطئ علی الکاهن فارسل الکاهن الی اهل الغلام انه لا یکاد یحضرنی فاخبر الغلام الراهب بذلک فقال له
الراهب اذا قال لک الکاهن این کنت فقل عند اهلی واذا قال لک اهلک این کنت فاخبرهم انک کنت عند الکاهن قال فبینما الغلام علی ذلک
اذ مر بجماعة من الناس کثیر قد حبستهم دابة فقال بعضهم ان تلک الدابة کانت اسدا قال فاخذ الغلام حجرا فقال اللهم ان کان ما یقول
الراهب حقا فاسألک ان اقتله ثم رمی فقتل الدابة فقال الناس من قتلها قالوا الغلام ففزع الناس فقالوا قد علم هذا الغلام علما لم یعلمه
احد قال فسمع به اعمی فقال له ان انت رددت بصری فلک کذا وکذا قال لا ارید منک هذا ولکن ارأیت ان رجع الیک بصرک اتؤمن
بالذی رده علیک قال نعم قال فدعا الله فرد علیه بصره فآمن الاعمی فبلغ الملک امرهم فبعث الیهم فاتی بهم فقال لاقتلن کل واحد
منکم قتلة لا اقتل بها صاحبه فامر بالراهب والرجل الذی کان اعمی فوضع المنشار علی مفرق احدهما فقتله وقتل الآخر بقتلة اخری ثم
امر بالغلام فقال انطلقوا به الی جبل کذا وکذا فالقوه من راسه فانطلقوا به الی ذلک الجبل فلما انتهوا الی ذلک المکان الذی ارادوا ان
یلقوه منه جعلوا یتهافتون من ذلک الجبل ویتردون حتی لم یبق منهم الا الغلام قال ثم رجع فامر به الملک ان ینطلقوا به الی البحر
فیلقونه فیه فانطلق به الی البحر فغرق الله الذین کانوا معه وانجاه فقال الغلام للملک انک لا تقتلنی حتی تصلبنی وترمینی بسم الله
رب هذا الغلام قال فامر به فصلب ثم رماه فقال بسم الله رب هذا الغلام قال فوضع الغلام یده علی صدغه حین رمی ثم مات فقال
اناس لقد علم هذا الغلام علما ما علمه احد فانا نؤمن برب هذا الغلام قال فقیل للملک اجزعت ان خالفک ثلاثة فهذا العالم کلهم قد خالفوک
قال فخد اخدودا ثم القی فیها الحطب والنار ثم جمع الناس فقال من رجع عن دینه ترکناه ومن لم یرجع القیناه فی هذه النار فجعل یلقیهم
فی تلک الاخدود قال یقول الله تبارک وتعالی فیه قتل اصحاب الاخدود النار ذات الوقود حتی بلغ العزیز الحمید قال فاما الغلام فانه
دفن قال فیذکر انه اخرج فی زمن عمر بن الخطاب واصبعه علی صدغه کما وضعها حین قتل **ترجمہ** روایت ہے صہیب سے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب
عصر کے نماز پڑھ چکتے آہستہ کچھ پڑھتے اور بعضون نے کہا ہمس کے معنے ہونٹ ہلانا گویا وہ بات کرتے ہین تو لوگون نے عرض کی اے رسول اللہ کے جب آپ عصر پڑھ چکتے ہین آہستہ
ہونٹ ہلاتے ہین آپنے فرمایا کہ ایک نبی کو عجب ہوا اپنی امت کے کثرت کا اور اپنی دلمین کہا انسے کون مقابلہ کرسکتا ہے اللہ نے اُسپر وحی بھیجی کہ انکو اختیار دو کہ مین انکو ہلاک
کرون یا انپر کوئی دشمن مسلط کرون پہر اُنہون نے ہلاکت کو اختیار کیا اور اللہ نے انپر موت بھیجی تو اُنمین سے ایکدن مین ستر ہزار آدمی مر گئے اور حضرت جب یہ حدیث بیان
فرماتے اُسکے ساتھ دوسری حدیث بھی بیان کرتی فرماتی کہ ایک بادشاہ تہا اور اُسکا ایک کاہن تہا کہ وہ اُنہین خبرین دیتا تہا پہر اُس کاہن نے کہا میرے لئے ایک ہوشیار لڑکا
تجویز کرو راوی کو شک ہے کہ فہما کہا یا فطنا لقنا تو مین اُسکو اپنا یہہ علم سکہا دون اسلئے کہ مجھے ڈر ہے کہ اگر مرجاؤن تو یہ علم تم مین سے اُٹھ جاوے اور تم مین کوئی اسکا معلم نرہے
پہر اُن لوگون نے ایک لڑکا ویسا تجویز کیا اور اُسکو کہا کہ ہر روز اُسکے پاس حاضر ہوا کرے اور آیا جایا کرے وہ آنے جانے لگا اور اُسکے راہ مین ایک راہب تہا ایک عبادتخانہ
مین معمر جو راوی حدیث ہین کہتے ہین کہ مین گمان کرتا ہون کہ عبادتخانون کے لوگ اُن دنون مسلمان تہے سو وہ لڑکا جب اُدہر سے جاتا اُس راہب سے دین کی باتین پوچھتا
یہانتک کہ اُسنے خبر دی کہ مین اللہ کو پوجتا ہون سو وہ لڑکا راہب کے پاس دیر لگانے لگا اور کاہن کے پاس دیر مین جاتا کاہن نے اُسکے گہر والون کو کہلا بہیجا کہ یہ لڑکا معلوم ہوتا
ہے کہ اب میرے پاس نہ آئیگا سو لڑکے نے راہب کو اسکی خبر دی راہب نے کہا جب کاہن تجھے پوچھے تو کہنا گہر مین تہا اور جب گہر والے پوچھین تو کہنا کاہن پاس تہا
غرض وہ لڑکا اسی مین تہا کہ ایکدن ایک جماعت پر گذرا کہ انکو کسی جانور نے روک رکہا تہا بعضون نے کہا وہ شیر تہا اُس لڑکے نے ایک پتہر اُٹھایا اور کہا اے اللہ
راہب جو کہتا ہے اگر سچ ہے تو مین تجھسے چاہتا ہون کہ اسکو قتل کرون یہہ کہکر پتہر مارا اور وہ جانور مر گیا لوگون نے پوچھا کہ کسنے مارا انہون نے کہا اس لڑکے
نے لوگ گہبرائے اور کہنے لگے اسنے ایسا علم سیکہا کہ کسیکو نہین یہہ بات ایک اندھے نے سنی اور اُسنے کہا کہ اگر میری آنکہین ہو جاوین تو تجھے بہت کچھ دون اُسنے
کہا مین تجھسے کچھ نہین لیتا مگر جب تیری آنکہین ہو جاوین تو اُسپر ایمان لا جسنے آنکہین دین اُسنے کہا اچھا اُس لڑکے نے دعا کی اور یہ بینا ہو گیا اور ایمان لایا

اور اسکی خبر بادشاہ کو پہونچی اُسنے ان سبہونکو بلایا اور کہا کہ مین تم سبکو ایک نئی نئی طرح سی مارونگا پہر راہب کو آرہ سیے چروا ڈالا اور اندہی کو اور طرح مروا ڈالا
اور لڑکے کی لیئے حکم کیا کہ اُسکو فلانے پہاڑ پر لیجاؤ اور اُسکے چوٹی پر سے پہینکدو سو اُسکو اُس پہاڑ پر لیگئے اور جب وہان پہونچے جہان سے گرانا چاہتے تہے وہ خود
گرنے لگے یہانتک کہ کوئی اُنمین کا نرہا سوا لڑکے کی اور پہر وہ لوٹ کر بادشاہ کے پاس آیا اور اُسنے حکم دیا کہ اسکو دریا مین لیجا کر ڈالدو سو اُسی دریا مین لیگئی اور اللہ
نے اُسکے ساتہیون کو ڈبو دیا اور اُسے بچا لیا پہر لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجہے کبہی نہ مار سکیگا جب تک باندہ کر تیر نہ مارے اور تیر مارتے وقت یہہ کہی کہ شروع کرتا
ہون مین اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا معبود ہے غرض اُسنے اُسی باندہکر تیر مارا اور کہا بسم اللہ رب ہذا الغلام اور اُس لڑکے نی اپنی کنپٹی پر ہاتہ رکہہ لیا جب تیر
لگا اور مرگیا اور لوگ بول اُٹہے اس لڑکے نے ایسا علم حاصل کیا کہ کسیکو نہ تہا ہم اُسکی معبود پر ایمان لائی تب لوگون نے بادشاہ سی کہا تو تین ہی شخصونکی مخالفت
سے گہبراتا تہا الی یہ سارا عالم تیرا مخالف ہوگیا پہر اُسنے بڑی بڑی کہائیان کہدوائین اور اُنمین لکڑیان جمع کرکے آگ لگا دی اور لوگون کو جمع کیا اور کہا جو
اپنی دین سے پہرے اُسے ہم چہوڑ دینگے اور جو نہ پہرے اُسی اس آگ مین ڈالدینگے پہر مومنونکو کہائیون مین ڈالنی لگا اللہ تعالے فرماتا ہے ہلاک ہوئے کہائیون والے اُسکی
آگ تہی بہت ایندہن والی یہانتک کہ عزیز الحمید تک پہونچے اور لڑکا تو دفن کر دیا گیا لوگ کہتی ہین کہ اُسکی نعش عمر بن خطاب کے زمانہ مین نکلی تہی اور وہ انگلی
اپنی کنپٹی پر رکہے ہوئے تہا جیسے قتل کے وقت رکہی تہی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **خاتمہ** سورہ بروج مین قسم ہے یوم موعود اور شاہد و مشہود کی اور قصہ ہی اصحاب
اخدود کا اور صفات حمیدہ اُس تعالے کے اور وعید عذاب حریق کی اُنکی لئے جو مسلمانون مین فتنہ ڈالین اور وعدہ جنت کا مومنون کے لئے صفت اس تعالے کی جیسے شدت
بطش اور ابدا اور اعادہ اور مغفرت اور ودود و صاحب عرش اور فعال و مرید ہونا اُسکا اور تکذیب ثمود و فرعون کے اور احاطہ اُس تعالے کا اور ارعالم اور لوح محفوظ
مین ہونا قرآن کا **سورۂ اعلے** مین حکم اُس تعالے کی تسبیح کا اور پیدایش انسان وغیرہ کا بیان اور وعدہ نبی کو ایسا پڑہانے کا کہ کبہی نہ بہولی حکم وعظ و نصیحت کا
وعدہ فلاح کا اہل تزکیہ کے لئے خیریت اور بقا آخرت کی **ومن سورۃ الغاشیۃ عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اُمرت ان اُقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فاذا قالوا ہا عصموا منی دماءہم واموالہم الا بحقہا وحسابہم علی اللہ ثم قرأ انما انت
مذکر لست علیہم بمصیطر **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجہے حکم ہوا ہے کہ قتل کرون لوگونکو یہانتک کہ وہ کہین کوئی معبود نہین سوا
اللہ کے پہر جب وہ یہہ کہنے لگین بچا لیا اُنہون نے مجہسے اپنی جانون اور مالونکو اور حساب اُنکا اللہ پر ہے پہر آپنے یہہ آیت پڑہی انما انت مذکر یعنے تو نصیحت کرنیوالا ہی تو اُنپر کچہہ داروغہ
نہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورۂ غاشیہ مین دوزخیونکا کہانا اور پینا مذکور ہے اور جنتیون کی نعمتین اور نہرین اور تخت اور صراحیان اور تکیے اور
مسندین وغیرہ اور پیدایش اونٹ کی اور بلندی سما کی اور نصب جبال کا اور بچہانا زمین کا اور داروغہ نہونا نبی کا بندون پر اور وعید عذاب کے کافرون کے لئے
ومن سورۃ الفجر عن عمران بن حصین ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم سئل عن الشفع والوتر قال ہی الصلوۃ بعضہا شفع وبعضہا
وتر **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچہا کہ جفت اور طاق کیا ہے آپنی فرمایا نمازین ہین کہ بعض جفت ہین اور بعض طاق **ف**
یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر قتادہ کی روایت سے اور روایت کیا اسکو خالد بن قیس نے بہی قتادہ سی **خاتمہ** سورہ فجر مین ہے قسم فجر کی اور دس راتونکی اور شفع
اور وتر کی اور ذکر عاد اور اُنکے عمارتونکا اور ثمود اور اُنکے مکانونکا اور فرعون اور اُسکے میخونکا اور حال انسانکی آزمایش کا نعمت اور تنگی مین اور شکایت عدم اکرام
یتیم اور عدم اطعام مساکین اور آثار قیامت کی اور وعدہ جنت کا نفس مطمئنہ کے لئے **سورۃ البلد** مین قسم مکہ کی اور والد و ولد کی اور پیدا ہونا انسان کا تکلیفون
مین اور فخر کرنا اُسکا ہلاک مال پر اور بیان آنکہہ اور زبان اور ہونٹ کا اور ترغیب غلام آزاد کرنیکی اور یتیم کے کہلانیکی اور مسکین کی اور بیان اصحاب میمنہ اور مشئمہ کا **و**
من سورۃ والشمس وضحٰہا عن عبد اللہ بن زمعۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما یذکر الناقۃ والذی عقرہا
فقال اذ انبعث اشقاہا انبعث لہا رجل عارم عزیز منیع فی رہطہ مثل ابی زمعۃ ثم سمعتہ یذکر النساء فقال الی ما یعمد احدکم فیجلد امرأتہ
جلد العبد ولعلہ ان یضاجعہا من آخر یومہ قال ثم وعظہم فی ضحکہم من الضرطۃ فقال الی ما یضحک احدکم من ما یفعل **ترجمہ** عبد اللہ بن زمعہ
نے کہا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ایکدن کہ وہ ذکر کرتے تہے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا اور جسنے اُسکے کونچین کاٹ ڈالین تہے اور پڑہا آپنے اذ انبعث اشقاہا اور

فرمایا اُٹھا اُسکے مارنیکو ایک شخص شریر بدذات زبردست قوت والا اپنی قوم مین مثل ابی زمعہ کے پہر سنا مین نے آپکو کہ ذکر کرتے تہی عورتونکا اور فرمایا کیون کوڑے مارے کوئی تم مین کا اپنے عورتکو غلام کیطرح اور شاید کہ وہ اُسکے ساتہ سووے آخر دن مین پہر نصیحت کی اُنکو کہ ہنسو گوز پر اور کیون ہنستا ہی کوئی تم مین کا اُسپر جو آپ کرتا ہے

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورۂ والشمس مین مذکور ہے قسم شمس و قمر و نہار و لیل وغیرہ کے اور فلاح اہل تزکیہ کے اور محرومی اہل ضلال کے اور تکذیب ثمود کے اور عقر ناقہ کا اور ہلاک قوم کا

ومن سورة والليل اذا يغشى عن علي قال كنا في جنازة في البقيع فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فجلس وجلسنا معه ومعه عود ينكت به في الارض فرفع راسه الى السماء فقال ما من نفس منفوسة الا قد كتب مدخلها فقال القوم يا رسول الله افلا نتكل على كتابنا فمن كان من اهل السعادة فهو يعمل للسعادة ومن كان من اهل الشقاء فانه يعمل للشقاء قال بل اعملوا فكل ميسر اما من كان من اهل السعادة فانه ميسر لعمل السعادة واما من كان من اهل الشقاء فانه ميسر لعمل الشقاء ثم قرأ فاما من اعطى واتقى وصدق بالحسنى فسنيسره لليسرى واما من بخل واستغنى وكذب بالحسنى فسنيسره للعسرى **ترجمہ** حضرت علی نے کہا ہم ایک جنازہ کے ساتہ تہے بقیع مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہی تشریف لائی اور ہمارے ساتہ بیٹہہ گئے اور آپکے ساتہ ایک لکڑی تہی کہ اُس سے زمین کریدتے تہے پہر آپنے اپنا سر آسمان کیطرف اُٹہایا اور فرمایا کوئی جان ایسی نہین کہ جسکا ٹہکانا لکہا نہو (یعنے دوزخ مین یا جنت مین) سو لوگون نے کہا ای رسول اللہ کے ہم پہر بہروسا کیون نکرین اپنے لکہے پر پہر جو نیکی والا ہوگا اُس سے اچہا معاملہ کیا جاویگا اور جو بد ہوگا اُس سے برا معاملہ ہوگا آپنے فرمایا نہین بلکہ عمل کرو تم ہر ایک پر آسان ہے وہی جسکے لئی وہ بنا ہے جو نیکی والا ہے اُسکی لئے نیکی آسان ہے اور جو بدی والا ہے اُسکو بدی آسان ہے پہر آپنے یہ آیت پڑہی فاما من اعطے سے عسرے تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **خاتمہ** سورۂ واللیل مین مذکور ہے قسم لیل و نہار وغیرہ کی وعدہ آسانی کا سخی اور متقی کے لئے اور وعید عُسر کے بخیل کے لئے کام مین نآنا مکذبان قرآن کے مال کا تخویف شقی اور مکذب قرآن کے اور نجات سخی اور فرکی کے قبول نہونا عمل کا بغیر اخلاص کے

ومن سورة والضحى عن جندب البجلي قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في غار فدميت اصبعه فقال النبي صلى الله عليه وسلم هل انت الا اصبع دميت وفي سبيل الله ما لقيت قال وابطأ عليه جبرئيل فقال المشركون قد ودع محمد فانزل الله تبارك وتعالى ما ودعك ربك وما قلى **ترجمہ** جندب بجلی نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہا ایک غار مین سو خون نکل آیا آپکی انگلی مین (یعنے کسی صدمہ سے) سو آپنے فرمایا تو ایک انگلی ہے تجہسے خون نکلا خدا کے راہ مین ہے جو تجہکو پہونچا راوی نے کہا اور دیر تک نہ آئی اُنکے پاس جبرئیل تو مشرکون نے کہا کہ محمد چہوڑ دیے گئے اللہ نے اُسپر یہ آیت اُتاری ما ودعک یعنے نہین چہوڑ دیا تجہکو تیرے رب نے اور نہ ناخوش ہوا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ شعبہ اور ثوری نے اسود سے جو بیٹے ہین قیس کے **خاتمہ** سورۂ والضحی مین قسم ہے ضحی کے اور رات کی پہر کہ خدا نے نبی کو چہوڑ نہین دیا اور آخرت نبی کے دنیا سے بہتر ہے اور وعدہ اُنکے راضی کردینے کا اور احسان جتانا ربوبیت اور ہدایت اور غنا کا اور منع اور نہی یتیم کے قہر سے اور سائل کے جہڑکنے سے اور نعمت الٰہی کے بیان کرنیکا حکم

ومن سورة الم نشرح عن انس بن مالك عن مالك بن صعصعة رجل من قومه ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال بينما انا عند البيت بين النائم واليقظان اذ سمعت قائلا يقول احد بين الثلاثة فاتيت بطست من ذهب فيها ماء زمزم فشرح صدري الى كذا وكذا قال قتادة قلت لانس ما يعني قال الى اسفل بطني قال فاستخرج قلبي فغسل قلبي بماء زمزم ثم اعيد مكانه ثم حشي ايمانا وحكمة وفي الحديث قصة طويلة **ترجمہ** انس بن مالک نے مالک سے روایت کی جو اُنکے قوم کے ایک آدمی ہین کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بیت اللہ کے پاس کچہہ سوتا کچہہ جاگتا تہا کہ مین نے ایک شخص کی آواز سُنی کہ دو شخص اور اُسکے ساتہ تہے اور میرے پاس ایک طشت لائی کہ زمزم تہا اور میرے سینے کو چاک کیا یہانتک کہ سعید نے کہا مین نے قتادہ سے پوچہا کہا تک اُنہون نے کہا کہ آپنے فرمایا پیٹ کے نیچے تک اور فرمایا کہ میرا دل نکالا اور زمزم سے دہویا پہر وہین رکہدیا اور ایمان و حکمت سے بہر دیا اور اس حدیث مین ایک طویل قصہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ہمام بن ابی ذر سے روایت ہے **مترجم** شرح صدر مقدمہ ہے معراج کا اسکی بعد راوی نے ذکر کیا ہے معراج کا اور تفصیل اُسکی کتب سیر مین مذکور ہے **خاتمہ** اور اس سورہ مین نبی کے شرح صدر کا بیان اور بوجہہ اُتارنے اور ذکر بلند ہونی کا بیان اور حکم پروردگار کی طرف رجوع ہونیکا مذکور ہے

ومن سورة والتين عن ابي هريرة يقول من قرأ سورة والتين والزيتون فقرأ اليس الله

سورۂ واللیل اذا یغشی

سورۂ والضحی

سورۂ الم نشرح

سورۂ والتین

بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ فَلْيَقُلْ بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ **ترجمہ** ابی ہریرہ کہتے تھے جو پڑھے والتین اور پڑھے الیس اللہ باحکم الحاکمین تو چاہئے کہ کہے وانا علی ذلک سے آخر تک یعنی مین اسپر گواہ ہون **ف** یہ حدیث اسی اسنادسی مروی ہے اس اعرابی سے یعنی جو ابی ہریرہ سے روایت کرتاہے اور اُسکا نام نہین لیا گیا **خاتمہ** اوراس سورہ مین قسم ہے انجیر کے اور زیتون اور طور سینین اور بلد امین کی اور بیان ہے انسانکی پیدائش کا اور سفل السافلین کا اور احکم الحاکمین ہونا رب العالمین کا **سُوْرَةُ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ** **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ لَئِنْ رَاَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّيْ لَاَطَاَنَّ عَلٰى عُنُقِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ فَعَلَ لَاَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عِيَانًا **ترجمہ** ابن عباسؓ نے اس آیت کی تفسیر مین کہا سندع الزبانیۃ یعنی بلائینگے ہم دوزخ کے فرشتونکو کہا اُنہوں نے کہ ابوجہل بولا اگر مین محمد کو نماز پڑھتے دیکھون تو اُسکے گردن لاتون سے روندون آپنے فرمایا کہ اگر وہ ایسا کرے تو فرشتے اُسکو دیکھتے ہی پکڑلین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَجَاءَ اَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ اَلَمْ اَنْهَكَ عَنْ هٰذَا اَلَمْ اَنْهَكَ عَنْ هٰذَا اَلَمْ اَنْهَكَ عَنْ هٰذَا فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَبَرَهٗ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا بِهَا نَادٍ اَكْثَرُ مِنِّيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللّٰهِ لَوْ دَعَا نَادِيَهٗ لَاَخَذَتْهُ زَبَانِيَةُ اللّٰهِ **ترجمہ** ابن عباسؓ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور ابوجہل آیا اور کہنے لگا کیا مین تجھکو اس سے منع نہین کرتا کیا مین تجھکو اس سے منع نہین کرتا کیا مین تجھکو اس سے منع نہین کرتا پھر جب حضرت نماز تمام کر چکے اُسکو جھڑکا اور ابوجہل بولا تو جانتا ہے کہ کسیکے ہمنشین مجھسے زیادہ نہین اللہ تعالی نے اُسپر یہ آیۃ اُتاری کہ وہ اپنے ہمنشین بلائے ہم دوزخکی فرشتے بلاتی ہین ابن عباسؓ نے کہا اللہ کی قسم اگر وہ اپنی ہمنشینون کو بلاتا تو اللہ تعالی کے فرشتے اُسکو پکڑ لیتے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اسباب مین ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **خاتمہ** سورہ اقرا مین مذکور ہے رب کے نام سے قرات کرنیکا اور انسان کی پیدائش کا اور علم کا بیان اور تعجب نماز کے مانع پر اور تحریص ہے پرادر کافرون پر فرشتون کے بلانیکا بیان اور حکم سجدہ کا **سُوْرَةُ الْقَدْرِ** **عَنْ** يُوْسُفَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا بَايَعَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ سَوَّدْتَ وُجُوْهَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ لَا تُؤَنِّبْنِيْ رَحِمَكَ اللّٰهُ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيَ بَنِيْ اُمَيَّةَ عَلٰى مِنْبَرِهٖ فَسَاءَهٗ ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ يَا مُحَمَّدُ يَعْنِيْ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ وَنَزَلَتْ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ يَمْلِكُهَا بَعْدَكَ بَنُوْ اُمَيَّةَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ الْقَاسِمُ فَعَدَدْنَاهَا فَاِذَا هِيَ اَلْفُ شَهْرٍ لَا تَزِيْدُ يَوْمًا وَلَا تَنْقُصُ **ترجمہ** یوسف بن سعد نے کہا ایک شخص حسن بن علی کی پاس ٹھہرا ہوا بعد اسکے کہ امام حسن بیعت کر چکے تھے معاویہ سے اور اُسنے کہا تونے مومنون کے مونہہ مین کالک لگادی آپنے فرمایا تو مجھپر الزام نرکھ اللہ تجھپر رحمت کرے پھر فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی امیہ اپنے منبر پر نظر آئے تو آپکو برا لگا اللہ نے یہ آیت اُتاری انا اعطیناک الکوثر ای محمد اور کوثر سے مراد نہر ہے جنت کی اور یہ آیت اُتری انا انزلناہ فی لیلۃ القدر یعنی ہمنے اُتارا قرآن شب قدر مین اور تو کیا جانے شب قدر کیسی ہی شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے کہ سلطنت کرینگے اُسمین بعد تیرے بنی امیہ ای محمد قاسم نے کہا ہمنے اُنکے ایام سلطنت کو گنا تو ہزار ہی مہینے پایا ایکدن کم نہ زیادہ **ف** یہ حدیث غریب ہے ہم نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سی قاسم بن فضل کی روایت سے اور بعضون نے کہا روایت ہے قاسم بن فضل سے وہ روایت کرتے ہین یوسف بن مازن سے اور قاسم بن فضل حُدانی ثقہ ہین یحیی بن سعید اور عبدالرحمن نی انکو ثقہ کہا اور یوسف بن سعد ایک شخص مجہول ہے اور ہم اس حدیث کو ان الفاظ سے نہین جانتے مگر اسی سند سے **مترجم** اس شخصکو امام حسن رضی اللہ عنہ کا بیعت کر لینا حضرت معاویہ سے ناگوار گذرا اور مسلمانون کی جو حضرت امام کی امامت کے مؤید تھی سبکی جانی حالانکہ اس بیعت سی بڑا انسداد فساد ہوا اور ہزارون مسلمانونکی جان بچگئی اور خلاصہ جواب امام کا یہ ہے کہ مین اس بیعت مین مجبور ہون کہ منظور الٰہی یہی ہے کہ ان لوگون کی سلطنت ہزار ماہ تک رہیگی اللہ نے سورہ قدر مین اُسکی خبر دی **عَنْ** زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ يَقُوْلُ قُلْتُ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اَخَاكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ مَنْ يَّقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَاَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَلٰكِنَّهٗ اَرَادَ اَنْ لَّا يَتَّكِلَ النَّاسُ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِيْ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ لَهٗ بِاَيِّ شَيْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بِالْعَلَامَةِ اَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا **ترجمہ** زر بن حبیش کہتے تھے کہ مینے ابی بن کعب سے کہا کہ عبداللہ بن مسعود تمہارے بھائی کہتے ہین کہ جو سال بھر جاگے شب قدر پاوے ابی نے کہا اللہ ابی عبدالرحمن کو بخشے (اور یہ کنیت ہے عبداللہ کی) وہ جانتے ہین کہ آخر کے دس تاریخون مین رمضان کی شب قدر ہے اور وہ

ستائیسوین رات ہے ولیکن اُنہون نے چاہا کہ لوگ اُسی پر بھروسا کر بیٹھین پھر اُبی قسم کھاتے تھے بغیر استثنا کی کہ وہ ستائیسوین رات ہے مین نے کہا کیون کہتے ہو تم ای ابوالمنذر اُنہون نے کہا اُس نشان کے سبب سے جسکی خبر دی ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سورج اُسکی صبحکو نکلتا ہی اور اُسمین شعاع نہین ہوتی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورۃ القدر مین نزول قرآن کا شب قدر مین اور بہتر ہونا اُسکا ہزار مہینے کی راتون سی اور نزول ملائکہ و روح مذکور ہے

سورۃ لم یکن **عن** المختار بن فلفل قال سمعت انس بن مالک یقول قال رجل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم یا خیر البریۃ قال ذاک ابراہیم **ترجمہ** مختار بن فلفل نے کہا سنا مین نے انس بن مالک کو کہتے تھی کہ کہا ایکمرد نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی ای تمام مخلوق سے بہتر آپنے فرمایا وہ ابراہیم علیہ السلام ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورہ لم یکن مین مذکور ہے ضرورت نبی کے آنیکی اور صحف مطہرہ کے اُترنیکی اور خبر ہے اہلکتاب کے متفرق ہونیکی بعد آنے دلیل کے اور امر اخلاص اور حنیفیت کا اور اقامت صلوٰۃ و ایتاء زکوٰۃ کا وعید نار جہنم کے کفار اہل کتاب اور مشرکین کے لئے اور شر البریہ ہونا اُنکا اور خیر البریہ ہونا مومنان صالحین کا اور وعدہ جنت اور رضای الٰہی کا اُنکے لئے

سورۃ اذا زلزلت **عن** ابی ہریرۃ قال قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذہ الایۃ یومئذ تحدث اخبارہا قال اتدرون ما اخبارہا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فان اخبارہا ان تشہد علی کل عبد او امۃ بما عمل علی ظہرہا تقول عمل یوم کذا کذا وکذا فہذہ اخبارہا **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اُسدن بیان کریگی یعنی زمین اپنی خبرین فرمایا آپنے تم جانتے ہو کہ اُسکی خبرین کیا ہین لوگون نے کہا اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے آپنے فرمایا خبرین اُسکی یہ ہین کہ گواہی دیگی وہ ہر بندہ پر عورت ہو یا مرد اُسکی عملونکی جو اُسکے پیٹھ پر کئے ہین کہیگی اسنے فلانے دن ایسا ایسا کیا ہے یہی اُسکی خبرین ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **خاتمہ** اس سورتین زلزلہ زمین کا مذکور ہے اور باہر ڈال دینا اسکا اپنے دفینون کو اور تعجب انسانونکا اُسپر اور ہر ایک پر ظاہر ہونا عمل اُسکا خیر و شر سے

سورۃ العادیات مین مذکور ہے قسم ایک جماعت ملائکہ کی یا غازیون کے گھوڑونکی اور شکایت انسانکی ناشکری کی اور محبت مالکی اور غفلت اُسکے بعث سی

سورۃ القارعۃ مین تخویف قیامت سے اور یہ اُڑینگے لوگونکی اُسدن اور آڑنا پہاڑونکا اُسدن اور جزا و سزا عملونکی مذکور ہے

ومن سورۃ الہٰکم التکاثر **عن** عبد اللہ بن الشخیر انہ انتہی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یقرأ الہٰکم التکاثر قال یقول ابن آدم مالی مالی وہل لک من مالک الا ما تصدقت فامضیت او اکلت فافنیت او لبست فابلیت **ترجمہ** عبداللہ بن شخیر پہونچے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ الہٰکم التکاثر پڑھتے تھے پھر فرمایا آپنے کہ بیٹا آدم کا کہتا ہے کہ یہہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے اور تیرا مال کچھہ نہین ہے مگر جسے صدقہ دیا تونے اور جاری کر دیا یا کھایا تونے اور فنا کر دیا یا پہنا تونے اور پرانا کر دیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عن علی قال ما زلنا نشک فی عذاب القبر حتی نزلت الہٰکم التکاثر **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمکو عذاب قبر مین شک تھا یہانتک کہ اُترے الہٰکم التکاثر **ف** ابو کریب نے اپنی سند مین کہا روایت ہے عمرو بن ابی قیس سے اُنہون نے روایت کی ابن ابی لیلی سے اُنہون نے منہال سے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

عن زبیر بن العوام قال لما نزلت ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم قال الزبیر یا رسول اللہ وای النعیم نسئل عنہ وانما ہما الاسودان التمر والماء قال اما انہ سیکون **ترجمہ** زبیر بن عوام سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اُتری ثم لتسئلن کہ پھر پوچھے جاوٴگے تم اُسدن نعمتون سے عرض کی زبیر نے کہ ای رسول اللہ کے کونسی نعمت کا ہمسے سوال ہوگا ہمارے پاس تو کھجور اور پانی ہے اور کیا ہے آپنے فرمایا یہہ اب ہوگا **ف** یہہ حدیث حسن ہے **مترجم** یہہ اب ہوگا کے دو معنی مین ایک یہہ کہ نعمتین اب تمکو ملینگے اور بڑے بڑے ملک فتح ہونگے اور تم آرام و راحت مین ہو جاوٴگے دوسرے یہ کہ سوال ضرور ہوگا کہ کوئی وقت بندہ پر ایسا نہین کہ اُس پر نعمتین اُس منعم حقیقی کے موجود نہون صحت اور تندرستی اور سمع و بصر کتنی بڑی نعمتین ہین

عن ابی ہریرۃ قال لما نزلت ہذہ الایۃ ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم قال الناس یا رسول اللہ عن ای النعیم نسئل وانما ہما الاسودان والعدو حاضر وسیوفنا علی عواتقنا قال ان ذلک سیکون **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا جب یہ آیت اُتری لتسئلن یعنے سوال ہوگا تمسے نعمتونکا لوگون نے عرض کی ای رسول اللہ کس نعمت کا سوال ہمسے ہوگا ہمارے یہی دو چیزین ہین کھجور اور پانی اور دشمن ہمارے سر پر ہے اور تلوارین ہمارے دوش پر آپنے فرمایا یہ ضرور ہوگا (یعنے نعمتونکا ملنا یا سوال) **ف** حدیث ابن عیینہ کے جو محمد بن عمرو سی مروی ہے (یعنے جو اس سے اوپر گذری) میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے اس حدیث سے اسلئے کہ سفیان بن عیینہ زیادہ یاد رکھنے والے اور بہت

صحیح ہیں انزدیک حدیث ابی بکر بن عیاش سے **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُسْئَلُ عَنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَعْنِی الْعَبْدَ مِنَ النَّعِیْمِ اَنْ یُّقَالَ لَہٗ اَلَمْ نُصِحَّ لَکَ جِسْمَکَ وَنُرْوِیَکَ مِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے جس چیز کا سوال ہوگا بندے سے قیامت کے دن یہ ہے کہ اُس سے کہا جاویگا کہ کیا ہمنے تیرا بدن درست نرکہا اور تجھے ٹھنڈی پانی سے سیر کیا **ف** یہ حدیث غریب ہے اور ضحاک عبدالرحمن کے بیٹے ہیں وہ عرزب کے اور انکو ابن عرزم بہی کہتے ہیں **خاتمہ** اس سورہ میں بیان ہے انسانکی غفلت کا اور اُسکے طلب مال کا اور قیامت میں نعمتوں سے سوال کا **سورۂ عصر** میں قسم ہے عصر کے اور خسران میں ہونا ہر انسانکا سوای صالحین صابرین کے **سورۃ الھمزہ** میں شکایت ہے ہر غیبت کرنیوالی طعن کرنیوالی کی اور بخیل کی اور وعید حطمہ کے اُسکے لئے اور چکہنا دوزخ کے آگ کا دلونپر اور بند ہونا اُسکا ساتہہ ستونوں کے **سورۂ فیل** میں مذکور ہے قصہ اصحاب فیل کا **سورۂ قریش** میں کوچ کرنا انکا گرمی اور جاڑے میں اور امر رب کعبہ کے عبادت کا اور تمنن امن مکہ کے ساتہ **سورۃ الماعون** میں مذمت مکذب دین کی ہے اور دور کرنا اُسکا یتیم کو اور رغبت نہ دلانا اُسکا مسکین کے کہلانے پر خرابی نماز سے غفلت کرنیوالوں کی اور ریا کاروں کی اور جو مانگنے کی چیز کوئی ندے **سورۃ الکوثر عن** اَنَسٍ اِنَّا اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَرَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھُوَ نَھْرٌ فِی الْجَنَّۃِ قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ نَھْرًا فِی الْجَنَّۃِ حَافَّتَاہُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ قُلْتُ مَا ھٰذَا یَا جِبْرَئِیْلُ قَالَ ھٰذَا الْکَوْثَرُ الَّذِیْ اَعْطَاکَہُ اللّٰہُ **ترجمہ** انس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کوثر کے تفسیر میں روایت کی کہ آپنے فرمایا وہ ایک نہر ہے جنت میں اور فرمایا آپنے دیکہی مینے ایک نہر جنت میں کہ اُسکے دونوں طرف خیمے تہے موتی کے مینے کہا ای جبرئیل یہہ کیا ہے اُنہوں نے کہا یہہ کوثر ہے جو اللہ نے تمہیں دی ہے **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَنَا اَسِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ اِذْ عُرِضَ لِیْ نَھْرٌ حَافَّتَاہُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ قُلْتُ لِلْمَلَکِ مَا ھٰذَا قَالَ ھٰذَا الْکَوْثَرُ الَّذِیْ اَعْطَاکَہُ اللّٰہُ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ بِیَدِہٖ اِلٰی طِیْنَتِہٖ فَاسْتَخْرَجَ مِسْکًا ثُمَّ رُفِعَتْ لِیْ سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی فَرَاَیْتُ عِنْدَھَا نُوْرًا عَظِیْمًا **ترجمہ** انس نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں چلا جاتا تہا جنت میں کہ پہونچا ایک نہر پر کہ اُسکے دونوں طرف خیمے تہے موتی کے مینے جبرئیل سے پوچہا یہ کیا ہے اُنہوں نے کہا یہ کوثر ہے جو اللہ نے تمکو دی ہے پہر اُنہوں نے ہاتہ ڈالا اور اُسکے مٹی نکالی تو وہ مشک تہی پہر میرے آگے آئی سدرۃ المنتہے اور مینے اُسپر ایک بڑا نور دیکہا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے انس سے مروی ہوئی ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْکَوْثَرُ نَھْرٌ فِی الْجَنَّۃِ حَافَّتَاہُ مِنْ ذَھَبٍ وَمَجْرَاہُ عَلَی الدُّرِّ وَالْیَاقُوْتِ تُرْبَتُہٗ اَطْیَبُ مِنَ الْمِسْکِ وَمَآؤُہٗ اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَاَبْیَضُ مِنَ الثَّلْجِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر ہے جنت میں کنارے اُسکے دونوں طرف سونیکے ہیں اور پانی اُسکا موتی اور یاقوت پر بہتا ہے مٹی اُسکے مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور پانی اُسکا شہد سے زیادہ میٹھا برف سے زیادہ سفید **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** اس سورہ میں بیان ہے کوثر کا اور حکم ہے نماز اور قربانی کا اور خرابی ہے حضرت کے دشمن کی **سورۂ کافرون** میں بیان ہے کافروں کا معبود اور ہے اور مسلمانوں کا اور **سورۃ الفتح عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ عُمَرُ یَسْئَلُنِیْ مَعَ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَتَسْاَلُہٗ وَلَنَا بَنُوْنَ مِثْلُہٗ قَالَ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ اِنَّہٗ مِنْ حَیْثُ تَعْلَمُ فَسَاَلَہٗ عَنْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ فَقُلْتُ اِنَّمَا ھُوَ اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَہٗ اِیَّاہُ وَقَرَاَ السُّوْرَۃَ اِلٰی اٰخِرِھَا فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ وَاللّٰہِ مَا اَعْلَمُ مِنْھَا اِلَّا مَا تَعْلَمُ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ حضرت عمر مجہسے مسئلہ پوچہا کرتے تہے اصحاب کے سامنے سو کہا اُنسے عبدالرحمن بن عوف نے آپ اُنسے پوچہتے ہیں اور ہمارے بہت لڑکے ہیں مانند اُسکے تب کہا اُنسے حضرت عمر نے تو خوب جانتا ہے جس وجہ سے پوچہتا ہوں اور پوچہا اُنسے مطلب اس آیت کا اذا جاء نصر اللہ والفتح سو مینے کہا اسمیں خبر ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وفات کی کہ خبر دی اُسکی اللہ نے اور پڑہی یہ سورت آخر تک پہر کہا حضرت عمر نے اللہ کی قسم میں بہی یہی جانتا ہوں جو تم جانتے ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہوں نے محمد بن جعفر سے اُنہوں نے شعبہ سے اُنہوں نے ابی بشر سے اسی اسناد سے مانند اسکے مگر اسمیں مذکور ہے کہ عبدالرحمن نے کہا اتسئلہ ولنا ابن مثلہ یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** اس سورہ میں حکم ہے تسبیح اور استغفار کا وقت نزول نصرت الٰہی کی اور اشارہ ہے حضرت کے وفات کا **سورۂ تبت عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ عَلَی الصَّفَا فَنَادٰی یَا صَبَاحَاہُ فَاجْتَمَعَتْ اِلَیْہِ قُرَیْشٌ فَقَالَ اِنِّیْ نَذِیْرٌ لَّکُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنِّیْ اَخْبَرْتُکُمْ اَنَّ الْعَدُوَّ مُمَسِّیْکُمْ اَوْ مُصَبِّحُکُمْ

اَکُنْتُمْ تُصَدِّقُوْنِیْ فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا تَبًّا لَّكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تَبَّتْ يَدَا اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ **ترجمہ** ابن عباسؓ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایکدن چڑہے صفا پر اور پکارا یا صباحاہ اور جمع ہوگئے آپکے پاس قریش آپنے فرمایا مین تمکو ڈرانیوالا ہون سخت عذاب سے بہلا دیکہو تم اگر مین تمکو خبر دون کہ دشمن شام کو یا صبحکو تم پر آنیوالا ہے تو تم مجہے سچا جانو گے ابولہب نے کہا تو نے اسی لئی ہمکو جمع کیا تہا ٹوٹ جاوین تیرے ہاتہ سو اُتاری اللہ تعالےٰ نے تبت یدا ابی لہب وتب یعنے ٹوٹ جاوین دونون ہاتہ ابی لہب کے اور ہلاک ہووہ خود **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** اس سورۃ مین ہلاکت ابی لہب کے اور کام نہ آنا اُسکے مال کا اور وعید نار کے اور حبل ہونا اُسکی عورت کے گلے مین مذکور ہے

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْسُبْ لَنَا رَبَّكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ وَالصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ لِاَنَّهٗ لَيْسَ شَیْءٌ يُوْلَدُ اِلَّا سَيَمُوْتُ وَلَيْسَ شَیْءٌ يَمُوْتُ اِلَّا سَيُوْرَثُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمُوْتُ وَلَا يُوْرَثُ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَبِيْهٌ وَّلَا عِدْلٌ وَّلَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے کہ مشرکین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنے معبود کا نسب ہمسے بیان کر اللہ نے اُتاری قل ہو اللہ یعنے کہہ وہ اللہ اکیلا ہے اللہ صمد ہے اور صمد وہ ہے جو نہ کسی سے پیدا ہو نہ اُس سے کوئی پیدا ہوا اسلئے کہ جو کسی سے پیدا ہوگی ضرور مریگی اور جو مریگی اُسکا کوئی وارث بہی ہوگا اور اللہ نہ مریگا اور نہ کوئی اُسکا وارث ہوگا اور نہ اُسکا کوئی کفو ہے کہا راوی نے یعنے اُسکے مشابہ اور برابر کوئی نہین اور نہ اُسکے مثل کوئی چیز ہے **عَنْ** اَبِی الْعَالِيَةِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ اٰلِهَتَهُمْ فَقَالُوْا اُنْسُبْ لَنَا رَبَّكَ قَالَ فَاَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ **ترجمہ** ابی العالیہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا مشرکون کے معبودون کا تو اُنہون نے کہا تو بیان کر نسب اپنے معبود کا جبرئیل آئے اور یہ سورت لائی قل ہو اللہ پہر ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے اور نہین ذکر کیا اس سند مین ابی بن کعب کا **ف** یہہ روایت میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے ابی سعد کی روایت سے یعنے جو اوپر گذری اور ابو سعد کا نام محمد ہے وہ بیٹے ہین میسر کے **خاتمہ** اس سورۃ مین مذکور ہے احدیت اور صمدیت اور تنزیہ اُس تعالےٰ کی اولاد و والدین اور کفو سے

سُوْرَةُ الْمُعَوِّذَتَيْنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اسْتَعِيْذِیْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَاِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چاند کو دیکہا اور فرمایا اے عائشہ پناہ مانگ اس کے شر سے اللہ کے ساتہ اسلئی کہ یہی غاسق ہے یعنے اندہیری کرنیوالا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیَّ اٰيَاتٍ لَّمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ **ترجمہ** عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے مجہپر چند آیتین ایسی اُتاری ہین کہ انکا مثل کسی نے نہ دیکہا قل اعوذ برب الناس آخر سورت تک اور قل اعوذ برب الفلق آخر سورۃ تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** معوذتین مین امر ہے تعوذ کا فلق مین مخلوقات اور غاسق اور نفاثات اور حاسد کے شر سے اور ناس مین مذکور ہے ربوبیت اور مالکیت اور الوہیت اُس تعالےٰ کی اور امر ہے تعوذ کا خناس کے وسواس سے تمام ہوئی فہرست کلام اللہ کے ہر سورت کے بعون الملک الوہاب و بنصر العزیز التواب والحمد للہ علے ذلک

بَابٌ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَنَفَخَ فِيْهِ الرُّوْحَ عَطَسَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِاِذْنِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ يَا اٰدَمُ اِذْهَبْ اِلٰى اُولٰٓئِكَ الْمَلَآئِكَةِ اِلٰى مَلَاٍ مِّنْهُمْ جُلُوْسٍ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالُوْا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى رَبِّهٖ قَالَ اِنَّ هٰذِهٖ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيْكَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ لَهٗ وَيَدَاهُ مَقْبُوْضَتَانِ اِخْتَرْ اَيَّهُمَا شِئْتَ قَالَ اِخْتَرْتُ يَمِيْنَ رَبِّیْ وَكِلْتَا يَدَیْ رَبِّیْ يَمِيْنٌ مُّبَارَكَةٌ ثُمَّ بَسَطَهَا فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ وَذُرِّيَّتُهٗ فَقَالَ اَیْ رَبِّ مَا هٰؤُلَآءِ قَالَ هٰؤُلَآءِ ذُرِّيَّتُكَ فَاِذَا كُلُّ اِنْسَانٍ مَّكْتُوْبٌ عُمُرُهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَاِذَا فِيْهِمْ رَجُلٌ اَضْوَؤُهُمْ اَوْ مِنْ اَضْوَئِهِمْ قَالَ يَا رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا ابْنُكَ دَاوٗدُ وَقَدْ كَتَبْتُ لَهٗ عُمُرَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ يَا رَبِّ زِدْهُ فِیْ عُمُرِهٖ قَالَ ذَاكَ الَّذِیْ كُتِبَ لَهٗ قَالَ اَیْ رَبِّ فَاِنِّیْ قَدْ جَعَلْتُ لَهٗ مِنْ عُمُرِیْ سِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ اَنْتَ وَذَاكَ قَالَ ثُمَّ اُسْكِنَ الْجَنَّةَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اُهْبِطَ مِنْهَا فَكَانَ اٰدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهٖ قَالَ فَاَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ قَدْ عَجِلْتَ قَدْ كُتِبَ لِیْ اَلْفُ سَنَةٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوٗدَ سِتِّيْنَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَنَسِیَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ قَالَ فَمِنْ يَوْمَئِذٍ اُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُوْدِ

ترجمہ ابی ہریرہؓ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ نے آدم کو بنایا اور اُنمین روح پہونکی تو اُنکو چھینک آئی اور کہا الحمد للہ پھر اللہ کی تعریف کی اُسکے حکم
سے پھر اُسکے رب نے فرمایا اللہ تجھپر رحم کرے اے آدم جا تو اُن فرشتون کی طرف جو بیٹھے ہوئے ہین اور اُنسے کہہ السلام علیکم اُنہون نے جواب دیا آدم کو وعلیک السلام ورحمۃ اللہ
پھر لوٹے وہ اپنے رب کیطرف اور فرمایا رب نے یہہ تیرے دعا ہی اور تیرے اولاد کے آپسمین (اسمین رد ہے بندگی اور اُنکو نشات کا) پھر فرمایا اللہ نے اپنی دونون مٹھیان
بند کرکے کہ انمین سے جسے چاہے تو اختیار کر آدم نے کہا اختیار کیا مین نے دہنا ہاتھ اپنے رب کا اور دونون ہاتھ اُسکے داہنے ہین برکت والے پھر اُس مٹھی کو کہولا تو اُسمین تمثال تہے آدم
اور اُسکے اولاد کے پوچہا آدم نے کہ یہ کون لوگ ہین فرمایا یہہ سب تیرے اولاد ہے اور ہر ایک کے عمر دونون آنکھون کے بیچمین لکھی ہوئی تہی اُسمین ایک مرد تہا نہایت روشن
چہرہ آدم نے یہہ کون ہے اے پروردگار ارشاد ہوا یہہ تمہارا بیٹا داؤد ہے اور مین نے اُسکی عمر چالیس برسکی لکھی ہے آدم نے کہا یا اللہ اسکی عمر زیادہ کر اللہ تعالے نے فرمایا اتنی ہی
لکھی ہے اُنہون نے عرض کی کہ خداوندا مین نے اپنے عمر سے اُسکو ساٹھہ برس دیے اللہ نے فرمایا تم اور ایسی نعمات پھر وہ جنت مین رہے جتنا اللہ نے چاہا پھر وہان سے اُتاری گئے اور وہ اپنے
عمر گنتے تہے پھر جب ملک الموت آئے آدم نے کہا تمنے جلدی کی میری عمر تو ہزار برسکی ہے اُنہون نے کہا بیشک ولیکن تمنے ساٹھہ برس داؤد کو دیے ہین پھر وہ منکر ہوگئے اور اُنکی
اولاد بہی منکر ہونے لگی اور بہول گئے آدم اور بہولنے لگی اُنکی اولاد فرمایا آپنے اُسدن سے حکم ہوا عقود کے لکہنے کا اور گواہونکا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے
ہوئی ہے کئی سندون سے ابی ہریرہ سے اُنہون نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب** **عن** انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
لما خلق اللہ الارض جعلت تمید فخلق الجبال فقال بہا علیہا فاستقرت فعجبت الملئکۃ من شدۃ الجبال فقالوا یا رب ہل من خلقک شیء اشد
من الجبال قال نعم الحدید فقالوا یا رب فہل من خلقک شیء اشد من الحدید قال نعم النار فقالوا یا رب فہل من خلقک شیء اشد من النار
قال نعم الماء قالوا یا رب فہل فی خلقک شیء اشد من الماء قال نعم الریح قالوا یا رب فہل فی خلقک شیء اشد من الریح قال نعم ابن آدم تصدق
بصدقۃ بیمینہ یخفیہا من شمالہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ نے زمین بنائی وہ جہکی پڑتی تہی تو پہاڑون
کو بنایا اور فرمایا تم زمین کو تہامے رہو پس وہ ٹہیر گئے تب فرشتون کو تعجب آیا پہاڑون کی مضبوطی سے اور عرض کی اُنہون نے اے پروردگار کوئی چیز تیرے
مخلوق مین پہاڑ سے زیادہ سخت ہی فرمایا ہان لوہا عرض کی اے رب کوئی چیز تیرے مخلوق مین لوہے سے زیادہ سخت ہی فرمایا ہان آگ عرض کی اے رب کوئی
چیز تیرے مخلوق مین آگ سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہان پانی عرض کی اے رب کوئی چیز تیرے مخلوق مین پانی سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہان ہوا عرض کی اے رب
کوئی چیز تیری مخلوق مین ہوا سے زیادہ سخت ہی فرمایا ہان وہ آدمی جو صدقہ دی اسطرح کہ داہنے ہاتہہ سے دی اور بائین ہاتہ کو خبر نہو **ف** یہ حدیث
غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مرفوع مگر اسی سند سے اور یہ آخر تفسیر ہے **ابواب الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و**
سلم یہہ باب ہین دعاؤنکی بیانمین جو ثابت ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے باب ما جاء فی فضل الدعاء
باب دعا کی فضیلت مین **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس شیء اکرم علی اللہ من الدعاء **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی چیز اللہ تعالے کے درگاہ مین دعا سے زیادہ بزرگ نہین **ف** یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مرفوع نہین جانتے مگر عمران قطان کی روایت سے
روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہون نے عبدالرحمن بن مہدی سے اُنہون نے عمران قطان سے مانند اسکے **باب** منہ **عن** انس بن مالک عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال الدعاء مخ العبادۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا مغز ہے عبادت کا **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے
نہین جانتے ہم اسے مگر ابن لہیعہ کے روایت سے **عن** النعمان بن بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الدعاء ہو العبادۃ ثم قرأ وقال ربکم ادعونی
استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا ہی تو
عبادت ہے پھر پڑہی آپ نے یہ آیت وقال ربکم یعنے فرمایا تمہارے رب نے پکارو مجہکو قبول کرونگا مین تمہارے پکار کو جو لوگ تکبر کرتے ہین میرے عبادت سے داخل
ہونگے جہنم مین ذلیل ہوکر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ منصور اور اعمش نے ذر سے اور ہم نہین جانتے اسکو مگر ذر کے روایت سے **باب** منہ اب
دوسرا اسے بیانمین **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ من لم یسئل اللہ یغضب علیہ **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا فرمایا رسول

ابواب الدعوات

دعا کی فضیلت مین

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے اللہ تعالے سے سوال نکیا اللہ اُسپر غصّہ ہوگا **ف** اور روایت کی وکیع نے کئی لوگوں سے اُنہوں نے ابی الملیح سے یہہ حدیث اور نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے روایت کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُنہوں نے ابو عاصم سے اُنہوں نے حمید سے اُنہوں نے ابو صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **بَابُ** مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الذِّکْرِ باب ذکر کے فضیلت میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ کَثُرَتْ عَلَیَّ فَاَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِہٖ قَالَ لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ **ترجمہ** عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اسلام کے حکم بہت ہوگئے سو مجھے بتا کوئی ایسی چیز کہ لازم پکڑوں آپنے فرمایا ہمیشہ تیری زبان تر رہے اللہ کے ذکر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **بَابُ**

مِنْہُ باب دوسرا اسی بیان میں **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ الذَّاکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمِنَ الْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَیْفِہٖ فِی الْکُفَّارِ وَالْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی یَنْکَسِرَ وَیَخْتَضِبَ دَمًا لَکَانَ الذَّاکِرُوْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا اَفْضَلَ مِنْہُ دَرَجَۃً **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ کسی نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا بندہ افضل ہے درجہ میں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن آپنے فرمایا اللہ کو بہت یاد کرنیوالے اُنہوں نے کہا اے رسول اللہ کے اور وہ غازی سے بھی افضل ہے آپنے فرمایا اگر غازی اپنی تلوار سے کافر اور مشرکوں کو مارے یہانتک کہ تلوار ٹوٹ جاوے اور وہ خون آلودہ ہوجاوے تو بھی اللہ کا یاد کرنیوالا اُس سے افضل ہوگا درجہ میں **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر دراج کے روایت سے **بَابُ** مِنْہُ **عَنْ** اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَزْکَاھَا عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعِھَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٍ لَّکُمْ مِّنْ اِنْفَاقِ الذَّھَبِ وَالْوَرِقِ وَخَیْرٍ لَّکُمْ مِّنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَھُمْ وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ ذِکْرُ اللّٰہِ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَا شَیْءٌ اَنْجٰی مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ **ترجمہ** ابی الدرداء نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تمکو سب عملوں سے بہتر کام کی اور نہایت پاکیزہ کی اپنی مالک کے نزدیک اور بہت بلند کرنیوالی تمہارے درجوں کو اور بہتر تمہارے لئے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے اور بہتر تمکو اس سے کہ ملو تم اپنے دشمن سے اور تم گردنیں ماروانکی اور وہ گردنیں ماریں تمہاری اُنہوں نے کہا ہاں آپنے فرمایا وہ ذکر ہے اللہ کا معاذ بن جبل نے کہا کوئی چیز اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی ذکر الٰہی سی بڑھکر نہیں **ف** روایت کی بعضوں نے یہ حدیث عبداللہ بن سعید سے مثل اسکے اسی اسناد سے اور روایت کی بعضوں نے اور اسکو مرسل کیا **بَابُ** مَا جَآءَ فِی الْقَوْمِ یَجْلِسُوْنَ فَیَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ مَا لَھُمْ مِّنَ الْفَضْلِ باب مجلس ذکر کے فضیلت میں **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّھُمَا شَھِدَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَا مِنْ قَوْمٍ یَّذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا حَفَّتْ بِھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ وَنَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَۃُ وَذَکَرَھُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ **ترجمہ** ابی سعید خدری سے اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی جماعت ایسی نہیں کہ یاد کرتے ہوں اللہ کو مگر گھیر لیتے ہیں اُسکو فرشتے اور ڈھانپ لیتی ہے انکو رحمت اور اُترتی ہے اُن پر تسکین اور یاد کرتا ہے انکو اللہ اپنے پاس والوں یعنے فرشتوں کے آگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِیَۃُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا یُجْلِسُکُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ قَالَ اٰللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذَاکَ قَالُوْا وَاللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاکَ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُھْمَۃً لَّکُمْ وَمَا کَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ حَدِیْثًا عَنْہُ مِنِّیْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰی حَلْقَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَقَالَ مَا یُجْلِسُکُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ وَنَحْمَدُہٗ لِمَا ھَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَیْنَا بِہٖ فَقَالَ اٰللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذَاکَ قَالُوْا اٰللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاکَ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ لِتُھْمَۃٍ لَّکُمْ اِنَّہٗ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰہَ یُبَاھِیْ بِکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃَ **ترجمہ** ابی سعید خدری نے کہا کہ معاویہ مسجد میں آئے اور لوگوں سے کہا تم کیوں بیٹھے ہو اُنہوں نے کہا ہم اللہ کو یاد کرتے ہیں معاویہ نے کہا اسی لئے بیٹھے ہو اُنہوں نے کہا اسی لئے قسم ہے اللہ کی معاویہ نے کہا میں نے تمہیں اسلئے قسم نہیں دی کہ تم جھوٹے ہو اور میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بہت کم روایت کرتا ہوں (یعنے بسبب احتیاط کے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اپنے یاروں کے حلقہ پر اور فرمایا تم کیوں بیٹھے ہو اُنہوں نے کہا ہم اللہ کو یاد کرتے ہیں اور تعریف کرتے ہیں اُسکی کہ ہدایت کی ہمکو طرف اسلام کے اور احسان کیا ہمپر فرمایا آپنے قسم ہے اللہ کے کیا تم اسی لئے بیٹھے ہو اُنہوں نے کہا قسم ہے اللہ کی ہم اسی لئے بیٹھے ہیں فرمایا آپنے میں نے تمکو قسم نہیں دی اسلئے کہ تمپر گمان ہے جھوٹ کا آگاہ ہو کہ آئے میرے پاس جبرئیل اور مجھے خبر دی کہ اللہ تعالے تمہارا فخر بیان کرتا ہے فرشتوں پر (یعنے فرماتا ہے

کہ کیا اچھی بندے ہیں میرے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور ابو نعامہ سعدی کا نام عمرو بن عیسیٰ ہے اور ابو عثمان نہدی کا نام عبد الرحمن بن مل ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُونَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللهَ باب جس جلسہ میں ذکر نہو اُسکے مذمت میں **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مجلس ایسی نہیں کہ لوگ اُسمیں بیٹھکر نہ اللہ کو یاد کریں اور نہ درود پڑھیں اپنے نبی پر مگر ہو جاویگی اُنپر حسرت اور نقصان اگر چاہے اللہ عذاب کرے اُنکو چاہے معاف کردے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے **باب** مَا جَاءَ أَنَّ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ باب دعا کے اجابت کے بیان میں **عن** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو بِدُعَاءٍ إِلَّا آتَاهُ اللهُ مَا سَأَلَ أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهُ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ **ترجمہ** جابر نے کہا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ فرماتے تھے کوئی ایسا نہیں کہ مانگے اللہ سے کوئی چیز مگر اللہ دیتا ہے اُسکو وہی چیز یا دور کردیتا ہے اُسکے برابر کوئی برائی جب تک کسی گناہ یا ناتا کاٹنے کی لئے دعا نکرے **ف** اس باب میں ابی سعید اور عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے خوش لگے کہ قبول کرے اللہ اُسکی دعا سختیوں اور تکلیفوں میں تو بہت دعا کیا کرے راحت میں **ف** یہ حدیث غریب ہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ **ترجمہ** جابر کہتے تھے کہ سُنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ سب ذکروں میں افضل ہے لا الٰہ الا اللہ اور سب دعاؤں میں افضل ہے الحمد للہ **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر موسیٰ بن ابراہیم کے روایت سے اور روایت کیے علی مدینی اور کئی لوگوں نے یہہ حدیث موسیٰ بن ابراہیم سے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ **ترجمہ** عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہر وقت یاد کرتے تھے اللہ کو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ کی روایت سے اور بہی کا نام عبد اللہ ہے **باب** مَا جَاءَ أَنَّ الدَّاعِيَ يَبْدَأُ بِنَفْسِهِ باب اس بیان میں کہ دعا کرنیوالا پہلے اپنی لئے دعا کرے **عن** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا فَدَعَا لَهُ بَدَأَ بِنَفْسِهِ **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب کسیکو یاد کرکے اُسکے لئے دعا کرتے تو پہلے اپنے لئے دعا کر لیتے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور ابو قطن کا نام عمرو بن ہیثم ہے **مترجم** پہلے اپنے لئے دعا کرنیمین محتاجی اپنی اور بے پروائی اللہ کے بخوبی ظاہر ہو جاتی ہے **باب** مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْأَيْدِي عِنْدَ الدُّعَاءِ باب دعا کیوقت ہاتھ اُٹھانیکے بیان میں **عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ لَمْ يَرُدَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ **ترجمہ** عمر بن خطاب نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب دعا کے لئے ہاتھ اُٹھاتے نہ اُتارتے اُنکو جب تک پھیر نہ لیتے اپنے مونہہ پر اور محمد بن مثنیٰ نے اپنی روایت میں کہا نہ لوٹاتے اُنکو جب تک پھیر نہ لیتے اپنے مونہہ پر **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر حماد بن عیسیٰ کی روایت سے انہونے اکیلے روایت کیا اسکو اور وہ قلیل الحدیث ہیں اور روایت کیے ہے اُنسے کئی شخصوں نے اور حنظلہ بن ابی سفیان جمحی ثقہ ہیں یحییٰ بن سعید قطان نے اُنکو ثقہ کہا ہے **باب** مَا جَاءَ فِي مَنْ يَسْتَعْجِلُ فِي دُعَائِهِ باب دعا میں جو جلدی کرتا ہے اُسکے بیان میں **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا قبول کیجاتی ہے تم میں سے ہر کسیکی جب تلک کہ وہ جلدی نکرے اور یہ نہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی اور قبول نہوئی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عبید کا نام سعد ہے اور وہ عبد الرحمن بن ازہر کے مولیٰ ہیں اور عبد الرحمن بن عوف کا مولیٰ بھی کہتے ہیں اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى باب صبح اور شام کے دعا میں **عن** عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرَّهُ شَيْءٌ وَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ مَا تَنْظُرُ أَمَا إِنَّ الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ

وَلٰكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدَرَهُ ترجمہ عثمان بن عفان کہتے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں کہ صبح اور شام یہ دعا پڑھے اور پھر کوئی چیز اسکو ضرر کرے بسم اللہ سے علیم تک تین بار یعنے صبح کی ہمنے یا شام کی اللہ کے نام سے کہ ضرر نہیں کرتی اسکے نام کے ساتھ کوئی چیز نہ آسمان اور نہ زمین میں اور وہ سننے والا ہے جاننے والا اور ابان جو راوی ہیں حدیث میں انکو فالج تھا اور وہ شخص جو حدیث سنتا تھا انکی طرف دیکھنے لگا تو ابان نے اس سے کہا تو کیوں دیکھتا ہے (یعنے تعجب سے) آگاہ ہو کہ جو حدیث میں نے تجھ سے بیان کی وہ اسیطرح ہے ولیکن میں نے جسدن فالج ہوا یہ دعا نہ پڑھی کہ اللہ تعالے اپنے تقدیر کا حکم مجھ پر جاری کردے (یعنے میں اسکی قضا پر راضی ہوں) ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُمْسِيْ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُّرْضِيَهُ ترجمہ ثوبان نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہا کرے شام کو رضیت سے نبیا تک اللہ پر حق ہے کہ اللہ راضی کردے اسکو اور معنی دعا کے یہ ہیں راضی ہوا میں اللہ کے معبود ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے نبی ہونے پر ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسٰى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ أُرَاهُ قَالَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب شام ہوتی فرماتے امسینا سے عذاب القبر تک یعنے شام کی ہمنے اور شام کی ملک نے اللہ کی حکم سے سب تعریف اللہ کو ہے کوئی معبود نہیں سوا اسکے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اسکا راوی کہتا ہے خیال ہے مجھے کہ فرمایا اسی کے لئے ہی سلطنت اور اسکو ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے مانگتا ہوں میں تجھ سے بہتر اس رات کی اور بہتر اسکے بعد کی اور پناہ مانگتا ہوں برائی سے اس رات کی اور برائی سے اسکے بعد کی اور پناہ مانگتا ہوں سستی سے اور بری بڑھاپے سے اور پناہ مانگتا ہوں دوزخ کی عذاب سے اور قبر کی عذاب سے اور جب صبح ہوتے جب بھی یہی فرماتے اور اسمیں امسینا کے جگہ اصبحنا کہتے اور روایت کیا یہ شعبہ نے ابن مسعود سے اسی اسناد سے اور مرفوع نکیا اسکو عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ يَقُوْلُ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَإِذَا أَمْسٰى فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ ترجمہ ابی ہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے یاروں کو سکھاتے کہ صبح کو کہا کرو اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ تیرے حکم کے ساتھ صبح کی ہمنے اور تیرے ہی حکم کے ساتھ شام کے ہمنے اور تیری ہی حکم سے جیتے ہیں ہم اور تیرے ہی حکم سے مرینگے ہم اور تیری ہی طرف پھر جانا ہے اور جب شام ہو تو کہے یا اللہ تیرے ہی حکم سے شام کی ہمنے اور تیرے ہی حکم سے صبح کی تھی ہمنے اور تیری ہی حکم سے زندہ ہیں اور مرینگے اور تیری ہی طرف اٹھکر جانا ہے ف یہ حدیث حسن ہے باب و منہ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِشَيْءٍ أَقُوْلُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ قَالَ قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ ترجمہ ابی ہریرہ نے کہا ابو بکر نے عرض کی اے رسول اللہ کے مجھے ایسی چیز بتائیے کہ میں اسے صبح کو اور شام کو پڑھا کروں آپنے فرمایا کہا کر تو اللہم سے شرکہ تک یعنے یا اللہ جاننے والے چھپے اور کھلے کے پیدا کرنیوالے آسمانوں کے اور زمین کے پالنے والے ہر چیز کے اور مالک اسکے گواہ ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوا تیرے پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور شرک سے انتہی فرمایا اسے پڑھ لیا کر تو یہ دعا صبح کو اور شام کو اور جب اپنے بچھونے پر جانے تو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے باب و منہ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى سَيِّدِ الْاِسْتِغْفَارِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَعْتَرِفُ بِذُنُوْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ لَا يَقُوْلُهَا أَحَدُكُمْ حِيْنَ يُمْسِيْ فَيَأْتِيْ عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ أَنْ يُّصْبِحَ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَلَا يَقُوْلُهَا حِيْنَ يُصْبِحُ فَيَأْتِيْ عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ أَنْ يُّمْسِيَ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ترجمہ شداد بن اوس سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسے کہ بتا دوں نہیں تمکو سردار سب استغفاروں کی اللہم سے الا انت تک یعنے یا اللہ تو پروردگار میرا ہے کوئی معبود نہیں سوا تیرے تو نے ہی مجھے بنایا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں اور تیرے اقرار اور وعدہ پر قائم ہوں جہانتک

میرے سوا ہو سکتا ہے پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اپنے کامونکے شر سے اقرار کرتا ہون تیرے احسانونکا جو مجھپر ہین اور اقرار کرتا ہون اپنے گناہونکا سو بخشدے تو گناہ میرے کہ کوئی گناہونکا بخشنے والا نہین
سوا تیرے کوئی بندہ ایسا نہین کہ یہ دعا شام کو پڑہے اور اُسے موت آوے صبح کے قبل مگر واجب ہوگی اُسکے لئے جنت اور کوئی ایسا نہین کہ پڑہے اسکو صبحکو اور آوے اسکو
موت شام کے پہلے مگر واجب ہوگی اُسکے لئے جنت **ف** اور اس باب مین ابی ہریرہ اور ابن عمر اور ابن مسعود اور ابن ابزی اور بریدہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے
اس سند سے اور عبدالعزیز بن ابی حازم ابی حازم زاہد کے بیٹے ہین **باب** ماجاء فی الدعاء اذا اوی الی فراشہ باب بچہونیکی دعاؤنکا بیان مین **عن** البراء
بن عازب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ الا اعلمک کلمات تقولہا اذا اویت الی فراشک فان مت من لیلتک مت علی الفطرۃ وان اصبحت
اصبحت وقد اصبت خیرا تقول اللہم اسلمت نفسی الیک ووجہت وجہی الیک وفوضت امری الیک رغبۃ ورہبۃ الیک والجات ظہری الیک
لا ملجاء ولا منجا منک الا الیک امنت بکتابک الذی انزلت ونبیک الذی ارسلت قال البراء فقلت وبرسولک الذی ارسلت قال فطعن بیدہ
فی صدری ثم قال ونبیک الذی ارسلت **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُنسے کہ بتادون نہین تجہی ایسے چند کلمے کہ پڑہا کرے تو انکو اپنے
بچہونے پر یعنے سوتے وقت پہر اگر تو اُس رات مین مرجاوے تو مری تو اسلام پر اور اگر صبح کرے تو تو صبح کرے اور پائی ہو تو نے خیر کہہ تو اللہم سے ارسلت تک یعنے یا اللہ
سونپی مین نے جان اپنی تجہکو اور متوجہ ہوا مین تیرے طرف اور سونپا مین نے اپنا کام تیرے تئین خوشی اور ڈر سے اور پناہ دی مین نے اپنے پیٹہہ کو تیری طرف نہ کہین پناہ کے
جگہہ ہے نہ ٹہکانا ہے تجہسے بہاگ کر سوا تیرے ایمان لایا مین تیرے کتاب پر جو تو نے اُتاری اور تیرے نبی پر جو تو نے بہیجا براء نے کہا مین نے کہا یعنے نبیک الذی ارسلت
کے جگہہ وبرسولک الذی ارسلت تو حضرت نے اپنے ہاتہ سے میری چہاتی مین کونچا مارا اور فرمایا ونبیک الذی ارسلت **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے
اور اس باب مین رافع بن خدیج سے بہی روایت ہے اور یہ حدیث براء سے کئی سندون سے مروی ہوئی ہے اور روایت کی یہ منصور بن معتمر نے سعد سے اُنہون نے براء سے اُنہون نے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے اسیکے مانند مگر اُسنے یہ کہا کہ جب آدمی تو اپنے بچہونے پر اور تو وضو سے ہو یعنے باوضو یہ دعا پڑہے **عن** رافع بن خدیج ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا اضطجع احدکم علی جنبہ الایمن ثم قال اللہم اسلمت نفسی الیک ووجہت وجہی الیک والجات ظہری الیک وفوضت امری الیک لا ملجا
منک الا الیک اومن بکتابک وبرسولک فان مات من لیلتہ دخل الجنۃ **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین کا کوئی
داہنے کروٹ پر لیٹکر کہے اللہم سے برسولک تک اور اُس رات مین مرجاوے تو داخل ہو جنت مین یعنے یا اللہ سپرد کی مین نے اپنی جان تجہکو اور متوجہ کیا مین نے اپنا مونہہ تیری طرف
اور پناہ دی مین نے اپنی پیٹہہ کو تیرے طرف اور سونپا مین نے اپنا کام تجہکو نہین ہے جگہ پناہ کی تیرے عذاب سے سوا تیرے ایمان لایا مین تیرے کتاب پر اور تیرے رسول پر
ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے یعنے رافع بن خدیج کی روایت سے **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اوی الی فراشہ
قال الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا واوانا فکم ممن لا کافی لہ ولا مؤوی **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنی بچہونے
پر آتے الحمد للہ سے آخر تک فرماتے یعنے سب تعریف ہے اُس اللہ کو جسنے کہلایا اور پلایا ہمکو اور بچایا ہمکو (یعنے خلق کے شر سے) اور جگہہ دی ہمکو (یعنے رہنے سونیکے) اور بہت
سے لوگ ہین جنکا کوئی بچانیوالا اور کہین ٹہکانا نہین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **باب** منہ **عن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال من قال حین یاوی الی فراشہ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ ثلاث مرات غفر اللہ لہ ذنوبہ وان کانت مثل
زبد البحر وان کانت عدد ورق الشجر وان کانت عدد رمل عالج وان کانت عدد ایام الدنیا **ترجمہ** ابی سعید سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہا کرے جب اپنی بچہونے پر جاوے
استغفر اللہ سے اتوب الیہ تک تین بار اللہ اُسکے گناہ بخشدیگا اگرچہ پانی کی پہین کے برابر ہون درخت کے پتے کے برابر یا ٹیلونکی ریت کے برابر یا دنیا کے دنون کے برابر **ف** یہ حدیث
حسن ہے غریب ہے ہم نہین جانتے اس حدیث کو مگر اسی روایت سے عبداللہ بن ولید وصافی کی سند سے **باب** منہ **عن** حذیفۃ بن الیمان ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کان اذا اراد ان ینام وضع یدہ تحت راسہ ثم قال اللہم قنی عذابک یوم تجمع او تبعث عبادک **ترجمہ** حذیفہ بن یمان سے روایت
ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب سونیکا ارادہ فرماتے اپنا ہاتہ اپنے سرہانے رکہہ لیتے اور کہتے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ بچا مجہکو اپنے عذاب سے جسدن جمع کریگا تو یا اُٹہاویگا
تو اپنے بندونکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** البراء بن عازب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوسد یمینہ عند المنام ثم

يَقُولُ رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ **ترجمہ** براء بن عازب نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے دہنے ہاتھ کو تکیہ بناتے سوتے وقت اور فرماتے رب قنی سے آخر
تک **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی ثوری نے یہ حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے براء سے اور نہیں ذکر کیا ابی اسحق اور براء کے بیچ میں کسی راوی کا اور
روایت کی شعبہ نے ابی اسحق سے انہوں نے ابی عبیدہ سے اور ایک دوسرے شخص سے انہوں نے براء سے اور روایت کی اسرائیل نے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے
انہوں نے براء سے اور مروی ہے ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں ابی عبیدہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** مِنْهُ **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا اِذَا اَخَذَ اَحَدُنَا مَضْجَعَهُ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَرَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَ
مُنْزِلَ التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَالظَّاهِرُ
فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَالْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم فرماتے تھے کہ جب ہم میں سے
کوئی اپنے بچھونے پر جاوے تو کہے اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ پالنے والے آسمانوں کے اور پالنے والے زمینوں کے اور پالنے والے ہماری اور پالنے والے ہر چیز کے چیرنے والے دانہ اور
گٹھلی کے (یعنے دو چیر کے درخت نکلتا ہے) اور اتارنے والے توراۃ اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے ہر فساد والی چیز کے فساد سے تو پکڑنے والا ہے اسکے پیشانی
کے بالوں کو تو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں تو سب کے آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں تو سب کے اوپر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں تو سب کے نیچے ہے تیرے نیچے کوئی
چیز نہیں ادا کر دے میرا قرض اور غنی کر دے مجھے محتاجی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مِنْهُ **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ عَنْ فِرَاشِهِ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ اِزَارِهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ بَعْدَهُ فَاِذَا اضْطَجَعَ فَلْيَقُلْ
بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهُ فَاِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ فَاِذَا اسْتَيْقَظَ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ فِيْ جَسَدِيْ وَرَدَّ عَلَيَّ رُوْحِيْ وَاَذِنَ لِيْ بِذِكْرِهِ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں کا اٹھے اور پھر اپنے
بچھونے پر لوٹ آوے تو چاہئے کہ اپنے تہبند کے کونے سے اپنا بچھونا تین بار جھاڑ دے اسلئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اسکے بعد کیا چیز اسپر آئی پھر جب لیٹے تو کہے باسمک ربی سے الصالحین
تک یعنے تیرے نام سے اے رب میرے رکھی میں نے کروٹ اپنی اور تیرے ہی نام سے اٹھاؤنگا سو تو اگر روک رکھے میری جان کو یعنے موت دے تو رحم کر اسپر اور اگر چھوڑ دے تو تو نگہبانی
کر اسکی جیسے نگہبانی کرتا ہے تو اپنے نیک بندوں کی انتہےٰ پھر جب جاگے تو چاہئے کہ کہے الحمد للہ سے آخر تک یعنی سب تعریف اس اللہ کو ہے کہ عافیت دی اسنے میرے بدن میں اور
پھیر دی مجھ پر میری روح اور حکم دیا مجھکو اپنے یاد کرنیکا یعنے توفیق دی **ف** اس باب میں جابر اور عائشہ سے بھی روایت ہے اور حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے **باب** مَا جَاءَ فِيْ مَنْ
يَقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ عِنْدَ الْمَنَامِ باب سوتے وقت کچھ قرآن پڑھنے کے فضیلت میں **عن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ
كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَأَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى
رَاْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہر رات جب اپنے بچھونے پر آتے دونوں
ہتھیلیاں جمع کرکے پھونکتے اور پڑھتے قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پھر پھیرتے دونوں ہاتھ جہاں تک پہونچتے اپنے بدن پر شروع کرتے سر اور
مونھہ اور آگے کے بدن سے ایسا ہی کرتے تین بار **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث میں تقدیم و تاخیر ہے راوی نے مراد یہی ہے کہ پہلے قرآن
پڑھتے پھر پھونکتے اور ہاتھ سارے بدن پر ملتے **باب** مِنْهُ **عن** فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَقُوْلُهُ
اِذَا اَوَيْتُ اِلٰى فِرَاشِيْ فَقَالَ اقْرَأْ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ قَالَ شُعْبَةُ اَحْيَانًا يَقُوْلُ مَرَّةً وَاَحْيَانًا لَا يَقُوْلُهَا **ترجمہ** فروہ بن نوفل آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مجھے ایسی چیز سکھا دیجئے کہ میں اسکو کہا کروں جب اپنے بچھونے پر آیا کروں تو آپنے فرمایا پڑھا کر تو قل یا ایہا الکفرون اسلئے کہ اسمیں نجات ہے شرک سے
شعبہ نے کہا ابی اسحاق کبھی کہتے کہ پڑھ ایکبار اور کبھی ایکبار کا لفظ نہ کہتے **ف** روایت کی ہمسے موسی بن حزام نے انہوں نے یحیے سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابی اسحق سے
انہوں نے فروہ سے انہوں نے اپنے باپ نوفل سے کہ وہ آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر ذکر کی حدیث ہم معنے حدیث سابق کے اور یہ روایت صحیح تر ہے اور روایت کی زہیر نے
یہ حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے فروہ سے انہوں نے نوفل سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور یہ روایت اشبہ اور اصح ہے شعبہ کے روایت سے اور مضطرب ہوئے ہیں

اصحاب ابی اسحٰق کے اس حدیث میں اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا اور سند سے روایت کی ہی عبد الرحمٰن بن نوفل نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبد الرحمٰن بھائی ہیں فروہ بن نوفل کے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ تَنْزِيْلَ السَّجْدَةِ وَتَبَارَكَ **ترجمہ** جابر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے جب تک سورۂ تنزیل سجدہ اور تبارک نہ پڑھ لیتے **ف** ایسے ہی روایت کی ثوری اور کئی لوگوں نے یہ حدیث لیث سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور روایت کی زہیر نے یہ حدیث ابی الزبیر سے کہا زہیر نے ابی الزبیر سے کہ تم نے سنی ہے یہ حدیث جابر سے انہوں نے کہا نہیں سنی میں نے جابر سے میں نے سنی ہے صفوان سے یا ابن صفوان سے اور روایت کی شبابہ نے مغیرہ سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے حدیث لیث کی مانند **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الزُّمَرَ وَبَنِيْ إِسْرَائِيْلَ **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہ سوتے تھے جب تک کہ سورۂ زمر اور بنی اسرائیل نہ پڑھ لیتے **ف** خبر دی مجھکو محمد ابن اسمٰعیل بخاری نے کہ ابو لبابہ کا نام مروان ہے وہ مولی ہیں عبد الرحمٰن بن زیاد کے اور انکو سماع ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور سنا ہے اُنسے حماد بن زید نے **عَنْ** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الْمُسَبِّحَاتِ وَيَقُوْلُ فِيْهَا آيَةٌ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ آيَةٍ **ترجمہ** عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سوتے نہ تھے جب تک کہ وہ سورتیں نہ پڑھ لیتے جنکے سرے پر سَبَّحَ یا يُسَبِّحُ یا سُبْحَانَ ہے اور فرماتے تھے کہ انمیں ایک آیت بہتر ہے ہزار آیتوں سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ حَنْظَلَةَ قَالَ صَحِبْتُ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا أَنْ نَقُوْلَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَأَسْأَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِيْمًا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ يَقْرَأُ سُوْرَةً مِّنْ كِتَابِ اللهِ إِلَّا وَكَّلَ اللهُ بِهِ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهُ شَيْءٌ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ **ترجمہ** بنی حنظلہ کے ایک مرد نے کہا میں شداد بن اوس کے ساتھ تھا سفر میں تو انہوں نے کہا میں تجھے ایسی چیز سکھاتا ہوں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں سکھاتے تھے کہ ہم کہیں اللّٰہم سے علام الغیوب تک یعنے یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھسے مضبوطی کام کی اور پختگی ہدایت کی اور مانگتا ہوں تجھسے شکر تیری نعمت کا اور خوبی تیری عبادت کی اور مانگتا ہوں میں تجھسے زبان سچی اور دل چنگا اور پناہ مانگتا ہوں میں تجھسے اس چیز کے شر سے جس کو تو جانتا ہے اور مانگتا ہوں تجھسے خیر اس چیز کی جسے تو جانتا ہے اور مغفرت مانگتا ہوں میں تجھسے ان گناہوں کی جسے تو جانتا ہے تو ہی چیزوں کا جاننے والا ہے انتہی اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ لیٹے بستر پر جاکر اور ایک سورۃ اللہ کی کتاب کی پڑھ لے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مقرر کر دیتا ہے اسکی حفاظت کے لئے ایک فرشتہ کہ نہیں آتی اسکے نزدیک ایسی کوئی چیز جو اسے ستاوے یہاں تک کہ وہ جاگے جب جاگے **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور ابو العلاء کا نام یزید ہے اور وہ عبد اللہ کے بیٹے ہیں اور وہ شخیر کے

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ عِنْدَ الْمَنَامِ باب سوتے وقت تسبیح و تکبیر و تحمید کے بیان میں **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ شَكَتْ إِلَيَّ فَاطِمَةُ مَجْلَ يَدَيْهَا مِنَ الطَّحِيْنِ فَقُلْتُ لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِيْهِ خَادِمًا فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنَ الْخَادِمِ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا تَقُوْلَانِ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَأَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ مِنْ تَحْمِيْدٍ وَّتَسْبِيْحٍ وَّتَكْبِيْرٍ وَّفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ شکایت کی اُنسے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھوں کے گٹوں کی چکی پیسنے کے سبب سے سو کہا علی نے کہ کاش تم جاتیں اپنی باپ کے پاس اور اُنسے ایک غلام مانگتیں سو وہ گئیں حضرت کے پاس اور مانگا آپ سے ایک غلام اور آپنے فرمایا میں بتا دوں تم کو ایسی چیز کہ خادم سے بہتر ہے تمہارے لئے جب تم دونوں اپنے بچھونوں پر جاؤ تو کہا کرو تینتیس[۳۳] بار الحمد للہ اور تینتیس[۳۳] بار سبحان اللہ اور چونتیس[۳۴] بار اللہ اکبر اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عون کی روایت سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت علی سے **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ مَجْلَ يَدَيْهَا فَأَمَرَهَا بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ **ترجمہ** حضرت علی نے کہا فاطمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور شکایت کی اپنے ہاتھوں کے گٹوں کی تو سکھایا انکو آپنے تسبیح اور تکبیر اور تحمید **بَابٌ** مِّنْهُ **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَلَا وَهُمَا يَسِيْرٌ وَّمَنْ يَّعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ يُسَبِّحُ اللهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَّيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَّيُكَبِّرُهُ عَشْرًا قَالَ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَّخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ تُسَبِّحُهُ وَتُكَبِّرُهُ وَتَحْمَدُهُ مِائَةً

فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوا فَكَيْفَ لَا نُحْصِيهَا قَالَ يَأْتِي أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا حَتَّى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَفْعَلَ وَيَأْتِيهِ وَهُوَ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتَّى يَنَامَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں ہیں کہ جو مسلمان اُسپر ہمیشگی کریگا جنت میں داخل ہوگا اور وہ دونوں آسان ہیں اور جو اُنپر عمل کرے وہ بہت تھوڑے ہیں سبحان اللہ کہے ہر نماز کے بعد دس بار اور الحمد للہ دس بار اور اللہ اکبر دس بار کہا راوی نے کہ پھر دیکھا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ گنتے تھے اپنی انگلیوں پر اور فرمایا آپنے کہ یہہ ڈیڑہ سو ہیں زبان پر اور ڈیڑہ ہزار ہیں میزان میں (اور یہہ ایک خصلت ہوئی) اور جب جاوے تو اپنے بچھونے پر سبحان اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ کہے سو بار یعنے اللہ اکبر چونتیس بار اور دونوں تینتیس تینتیس بار سو یہ سو ہونگی زبان پر اور ہزار ہونگی میزان میں پھر کون تم میں کا رات اور دن میں ڈہائی ہزار برائیاں کرتا ہے (یعنے اگر اتنی بھی برائیاں کرے معاف ہوجاویں) عرض کی صحابہ نے کہ کیون نہ ہمیشگی کریں ہم اسپر پھر فرمایا آپنے کہ شیطان تمہارے ایک کی پاس آتا ہے اور وہ نماز میں ہوتا ہے پس شیطان کہتا ہے یاد کر تو فلانی چیز کو یاد کر فلانی چیز کو یہانتک کہ وہ نماز پڑہ چکتا ہے اور اکثر وہ کام نہیں کرتا (یعنے جو شیطان نے نماز میں یاد دلایا تھا) اور پھر آتا ہے شیطان جب وہ اپنے بستر پر رہتا ہے پس اُسی تھپکتا ہی یہانتک کہ سو جاتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے یہ حدیث مختصراً اور اس باب میں زید بن ثابت اور انس اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ مینے دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ سبحان اللہ انگلیوں پر گنتے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اعمش کی روایت سے **عَنْ** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيُكَبِّرُهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچہہ چیزیں نماز کے پیچھے پڑہنے کی ایسی ہیں کہ اُنکا کہنے والا محروم نہیں ہوتا سبحان اللہ کہے تو ہر نماز کے بعد تینتیس بار اور الحمد للہ کہے تو تینتیس بار اور اللہ اکبر کہے تو چونتیس بار **ف** یہ حدیث حسن ہے اور عمرو بن قیس ملائی ثقہ ہیں حافظ ہیں اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حکم سے اور مرفوع نکی اور روایت کی یہ منصور بن معتمر نے حکم سے اور مرفوع کی

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ باب رات کے جاگنے کی دعا میں

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي أَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِنْ عَزَمَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جاگے رات کو اور کہے لا الٰہ سے الا باللہ تک یعنے کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اُسکا اُسکی ہے سلطنت اور اُسیکو ہے سب تعریف اور وہ سب چیز پر قادر ہے اور پاک ہے اللہ اور سب تعریف اُس اللہ کو ہے اور کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنیکی قوت نہیں مگر اللہ کیطرف سے پھر کہے رب اغفر لی یعنے یا اللہ مجھے بخشدے یا یہ فرمایا آپنے کہ پھر دعا کرے قبول ہوجاتی ہے دعا اُسکی پھر اگر ہمت کی اور وضو کیا اور نماز پڑہی قبول ہوئی نماز اُسکی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت کی ہمسے علی بن حجر نے اُنہوں نے مسلمہ بن عمرو سے کہا سُنا مینے کہ عمیر بن ہانی ہر روز ایک ہزار رکعت پڑہتے تھے اور ایک لاکہہ بار سبحان اللہ کہتے تھے

بَابُ مِنْهُ **عَنْ** رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ عِنْدَ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُعْطِيهِ وَضُوءَهُ فَأَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَأَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ **ترجمہ** ربیعہ بن کعب اسلمی نے کہا میں رات کو سوتا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازے پاس اور دیتا تھا میں آپکو وضو کا پانی پھر بہت دیر تک میں سُنتا رہتا تھا آپکو کہ آپ فرماتے تھے سمع اللہ لمن حمدہ اور بڑی دیر تک رات کو فرماتے تھے الحمد للہ رب العالمین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مِنْهُ **عَنْ** حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَا نَفْسِي بَعْدَ مَا أَمَاتَهَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ **ترجمہ** حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے سونیکا فرماتے اللّٰھم سے آخر تک یعنے یا اللہ تیرے نام سے مرونگا میں اور تیرے ہی نام سے جیتا ہونگا اور جب جاگتے فرماتے الحمد للہ سے آخر تک یعنے سب تعریف ہے اللہ کو جسنے زندہ کیا میرے ذات کو بعد اسکے کہ مارا اُسکو اور اُسی کی طرف ہے پھر جانا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَا جَاءَ

باب تہجد کے وقت اُٹھنے کے دعا کے بیان میں **عن** عبد اللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام الی الصلوٰۃ من اللیل الی الصلوٰۃ من جوف اللیل یقول اللّٰھم لک الحمد انت نور السمٰوات والارض ولک الحمد انت قیام السمٰوات والارض ولک الحمد انت رب السمٰوات والارض ومن فیھن انت الحق ووعدک الحق ولقاءک حق والجنۃ حق والنار حق والساعۃ حق اللّٰھم لک اسلمت وبک اٰمنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت انت الٰھی لا الٰہ الا انت **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو اُٹھتے فرماتے اللّٰھم سے آخر تک یعنے یا اللہ تیرے ہی لئے سب تعریف ہے تو ہی روشنی ہے آسمانونکی یعنے رونق ہے اور زمین کے اور تیری ہی لئے ہے سب تعریف تو قایم کرنیوالا ہے آسمانونکا اور زمین کا اور تیری ہی لئے ہے سب تعریف تو پالنے والا ہے آسمانونکا اور زمین کا اور جو لوگ اُنمین ہین تو سچا ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا ملنا سچا ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے یا اللہ تیرے ہی لئے اسلام لایا مین اور تیری ہی اوپر ایمان لایا مین اور تجھی پر توکل کیا مین نے اور تیری ہی طرف رجوع کیا مین نے اور تیرے ہی واسطے لڑا مین اور تجھی کو حاکم بنایا مین نے سو بخشدے جو گناہ کہ بھیجے مین نے آگے اور جو پیچھے کئے اور جو چھپائی اور جو کھولے تو ہی معبود ہے میرا نہین کوئی معبود سوا تیرے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندون سے بواسطہ ابن عباس کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

باب منہ

عن ابن عباس قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول لیلۃ حین فرغ من صلوتہ اللّٰھم انی اسألک رحمۃ من عندک تھدی بھا قلبی وتجمع بھا امری وتلم بھا شعثی وتصلح بھا غائبی وترفع بھا شاھدی وتزکی بھا عملی وتلھمنی بھا رشدی وترد بھا الفتی وتعصمنی بھا من کل سوء اللّٰھم اعطنی ایمانا ویقینا لیس بعدہ کفر ورحمۃ انال بھا شرف کرامتک فی الدنیا والاٰخرۃ اللّٰھم انی اسألک الفوز فی القضاء ونزل الشھداء وعیش السعداء والنصر علی الاعداء اللّٰھم انی انزل بک حاجتی وان قصر رأیی وضعف عملی افتقرت الی رحمتک فاسألک یا قاضی الامور ویا شافی الصدور کما تجیر بین البحور ان تجیرنی من عذاب السعیر ومن دعوۃ الثبور ومن فتنۃ القبور اللّٰھم ما قصر عنہ رأیی ولم تبلغہ نیتی ولم تبلغہ مسألتی من خیر وعدتہ احدا من خلقک او خیر انت معطیہ احدا من عبادک فانی ارغب الیک فیہ واسألکہ برحمتک رب العالمین اللّٰھم ذا الحبل الشدید والامر الرشید اسألک الامن یوم الوعید والجنۃ یوم الخلود مع المقربین الشھود الرکع السجود الموفین بالعھود انک رحیم ودود وانک تفعل ما ترید اللّٰھم اجعلنا ھادین مھتدین غیر ضالین ولا مضلین سلما لاولیائک وعدوا لاعدائک نحب بحبک من احبک ونعادی بعداوتک من خالفک اللّٰھم ھذا الدعاء وعلیک الاجابۃ وھذا الجھد وعلیک التکلان اللّٰھم اجعل لی نورا فی قلبی ونورا فی قبری ونورا من بین یدی ونورا من خلفی ونورا عن یمینی ونورا عن شمالی ونورا من فوقی ونورا من تحتی ونورا فی سمعی ونورا فی بصری ونورا فی شعری ونورا فی بشری ونورا فی لحمی ونورا فی دمی ونورا فی عظامی اللّٰھم اعظم لی نورا واعطنی نورا واجعل لی نورا سبحان الذی تعطف العز وقال بہ سبحان الذی لبس المجد وتکرم بہ سبحان الذی لا ینبغی التسبیح الا لہ سبحان ذی الفضل والنعم سبحان ذی المجد والکرم سبحان ذی الجلال والاکرام **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جب فارغ ہوتے اپنی نماز سے رات کو یعنے بعد تہجد کے اللّٰھم انی اسألک سے آخر تک یعنے یا اللہ مانگتا ہون مین تجھ سے ایسی رحمت تیرے پاس کی کہ راہ پر آجاوے اُس سے میرا دل اور خاطر جمع ہو جاوے میری اور جمعیت حاصل ہو مجھے پریشانی میں اور سنور جاوے اور اُسکی برکت سے میرا غائب اور بلند ہو جاوے درجہ میرے حاضر کا اور پاک ہو جاوے اُسکی سبب سے میرا عمل اور سکھلادے تو مجھے اُس سے سیدھی راہ اور جمع کردے تو اُس سے میرے چہیتون کو اور بچا تو اُس سے مجھے ہر برائی سے یا اللہ دے ہمکو ایمان اور یقین ایسا کہ نہو اُسکے بعد کفر اور دے ایسی رحمت کہ پہونچون مین اُس سے تیرے کرامت کے شرف کو دنیا اور آخرت مین یا اللہ مانگتا ہون مین مراد کو پہنچنا قضا مین اور مہمانی شہیدونکی اور زندگی نیکونکی اور مدد دشمنون پر یا اللہ مین تیرے آگے اپنی حاجت لایا ہون اگرچہ میری عقل تھوڑی ہے اور عمل ضعیف ہی محتاج ہون تیری رحمت کا سو تجھی سے مانگتا ہون مین اے ہر کام کے بنانیوالے اور سینونکے درست کرنے والے کہ بچاوے تو مجھکو دوزخ کے عذاب سے جیسا بچاتا ہے تو دریاؤن کو ملنے سے اور بچاوے تو ہلاک کرنیوالی دعا سے اور قبرونکے فتنون سے یا اللہ جو خیر میری عقل مین نہ آئی اور میری نیت اور سوال بھی اُس تک نہ پہونچا اور وعدہ کیا ہے تو نے اُسکا اپنی کسی مخلوق سے یا وہ چیز کہ تو اپنی کسی بندہ کو دینے والا ہے سو مین وہ تجھسے طلب کرتا ہون اور مانگتا ہون تجھی سے تیری رحمت کے وسیلے سے اے پالنے والے عالمونکے یا اللہ بڑی قوت والے اور اچھے کام والے مانگتا ہون میں

تجھسے چین قیامت کے دنکا اور جنت ہمیشگی کی دنمین نزدیکی والون کے ساتھ جو گواہی دینے والی ہین رکوع وسجدہ بجالانے والی اپنے اقرارون کے پورا کرنیوالی بیشک تو مہربان ہے دوستی کرنیوالا اور تو کرتا ہے جو چاہتا ہے یا اللہ کردے ہمکو ہدایت کرنیوالے ہدایت پائی ہوئے نہ گمراہ اور نہ گمراہ کرنیوالی تیرے دوستون سے صلح رکھنی والی اور تیرے دشمنون سے دشمنی دوست رکھین ہم تیری ہی محبت کے سبب سے جو دوست رکھے تجھکو اور دشمنی رکھین ہم تیرے دشمن رکھنے کی سبب سے جو تیرا مخالف ہو یا اللہ یہہ تو دعا ہے اور تیرے ذمہ ہے قبول کرنا (یعنے براہ فضل و احسان کے) اور یہہ تو کوشش میری ہے اور بہروسا تجھی پر ہے یا اللہ ڈالدے میرے دلمین ایک نور اور میرے قبر مین ایک نور اور میرے آگے ایک نور اور میرے پیچھے ایک نور اور میرے داہنی ایک نور اور میرے بائین ایک نور اور میرے اوپر ایک نور اور میرے نیچے ایک نور اور میرے کانونمین ایک نور اور میرے آنکھونمین ایک نور اور میرے بالونمین ایک نور اور میرے بدن پر ایک نور اور میرے گوشت مین ایک نور اور میرے خونمین ایک نور اور میرے ہڈیونمین ایک نور یا اللہ بڑہا دے میرا نور اور دے مجھکو نور اور ٹھہرا دے میرے لئے نور پاک ہے وہ جسنے عزت کی چادر اوڑہی اور خاص کیا اسکو اپنی ذات کے لئے پاک ہے وہ جسنے بزرگی کا جامہ پہنا اور مکرم ہوا ساتھ بزرگی کی پاک ہے وہ کہ نہین لایق ہے تسبیح کے کوئی سوا اسکے پاک ہے وہ فضل اور نعمتون والا پاک ہے وہ بزرگی اور کرم والا پاک ہے وہ جلال اور بزرگی والا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو ابن ابی لیلی کی روایت سے مگر اسی سند سے اور روایت کے شعبہ اور سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل سے انہون نے کریب سے انہون نے ابن عباس سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کا ایک ٹکڑا اور نہین ذکر کیا انہی لنبی

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدُّعَآءِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ بِاللَّيْلِ

باب تہجد کے شروع کے دعا مین **عَنْ** اَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهٗ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ اِفْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ **ترجمہ** ابی سلمہ نے کہا پوچھا مین نے حضرت عائشہ سے کیا پڑہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نماز کے شروع مین (یعنے قبل قراءت اور بعد تحریمہ) جب راتکو اٹہتے ہوتے فرمایا انہون نے جب راتکو کہڑے ہوتے اور نماز شروع کرتے فرماتے اللہم سے آخر تک یعنی ای رب جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے پیدا کرنیوالے آسمانون اور زمین کے جاننے والے چھپے اور کہلے کے تو فیصلہ کریگا اپنے بندون کے بیچمین جسمین وہ اختلاف کرتے تھے سیدہی راہ بتا دے مجھی جسمین اختلاف کیا گیا ہے حق باتون سے اپنے حکم سے تو ہی سیدہی راہ پر **ف** یہ حدیث حسن غریب ہے

بَابٌ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ اٰمَنْتُ بِكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَاِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْاَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرَضِيْنَ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْاَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ فَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ فَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ثُمَّ يَكُوْنُ اٰخِرَ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

ترجمہ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز مین کہڑے ہوتے فرماتے وجہت وجہی سے واتوب الیک تک کہ متوجہ کیا مین نے اپنا مونہہ اسکے طرف جسنے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو مین ایکطرف کا ہون اور نہین مین مشرکون سے بیشک نماز میرے اور قربانی میری اور زندگی میری اور موت میری اللہ کے واسطے ہے جو پالنے والا ہے ساری جہانونکا کوئی شریک نہین اسکا اور اسیکا مجھے حکم ہوا ہے اور مین مسلمانون سے ہون یا اللہ تو بادشاہ ہی نہین کوئی معبود مگر تو تو رب میرا ہے اور مین غلام تیرا ظلم کیا مینے اپنے جان پر اور اقرار کیا مین نے اپنے گناہ کا سو بخشدے میرے سب گناہ بیشک کوئی گناہ نہین بخشتا مگر تو راہ بتادے مجھکو نیک خصلتون کی نہین بتاتا کوئی اسکے راہ سوای تیرے اور دور کردے مجھسے بری خصلتین کہ نہین دور کرتا مجھسے کوئی انکو سوا تیرے ایمان لایا مین تجھپر بڑی برکت والا ہی تو اور بلند ہے مغفرت مانگتا ہون مین تجھسے اور توبہ کرتا ہون تیرے آگے پہر جب رکوع کرتے فرماتے اللہم سے عصبی تک اسکے معنی یہہ ہین یا اللہ رکوع کیا مین نے تیرے لئے اور ایمان لایا تجھپر اور تابع

ہوا میں تیرا جہک گئے تیرے لئے کان میرے اور آنکہہ میری اور گودا میرا اور ہڈی اور پٹہی میرے پہر جب سر اٹہاتے فرماتے اللہم ربنا سے من شئی تک یعنی اے اللہ رب ہمارے تجہی کو ہی
تعریف آسمان اور زمین بہر جو اُنکے بیچ میں ہے اور جتنی جو چاہے اُسکے بعد پہر جب سجدہ کرتے فرماتے اللہم لک سجدت سے احسن الخالقین تک یعنے یا اللہ تیرے ہی لئے سجدہ کیا مینے اور
تجہے پر ایمان لایا میں اور تیرا ہی تابع ہوا سجدہ کیا میرے مونہہ نے اُسکی لئے جسنے اُسے بنایا اور اُسکے تصویر کہینچی اور اُسکے کان اور آنکہیں کہولیں سو بڑی برکت والا ہی سب
بنانے والوں سے اچہا پہر سب کے آخر میں تشہد کے بعد اور سلام کے قبل فرماتے اللہم اغفرلی سے آخر تک یعنے یا اللہ بخشدے اُسکو جو مینے آگے کیا اور جو پیچہے کیا اور جو چہپایا اور
جو کہولا اور جو تو مجہسے زیادہ جانتا ہے میرے عملوں میں سے توہی ہے مقدم کرنیوالا اور مؤخر کرنیوالا کوئی معبود نہیں تیرے سوا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن**
عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ
اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ
ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ
سَیِّئَھَا لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِیْ یَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ اَنَا بِکَ وَاِلَیْکَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ
اِلَیْکَ فَاِذَا رَکَعَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَعِظَامِیْ وَعَصَبِیْ وَاِذَا رَفَعَ قَالَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْاَ السَّمَآءِ وَ
مِلْاَ الْاَرْضِ وَمِلْاَ مَا بَیْنَھُمَا وَمِلْاَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ فَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُّ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَ
صَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ثُمَّ یَقُوْلُ مَا بَیْنَ التَّشَھُّدِ وَالتَّسْلِیْمِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا
اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم جب
کہڑے ہوتے نماز میں یعنے بعد تکبیر تحریمہ کے فرماتے وجہت وجہی سے واتوب الیک تک اور معنی اُسکے اوپر گذر چکے مگر لبیک وسعدیک سے آخر دعا تک کے معنے یہہ ہیں کہ حاضر ہوا
میں تیرے خدمت میں اور موافقت کی پیچہے تیرے اطاعت کی ساتہ اور خیر بالکل تیرے ہاتہ میں ہے اور شر سے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی میں تیرے ہی اوپر اعتماد کرتا ہوں
اے رب ہمارے اور بلند ہے تو مغفرت مانگتا ہوں میں تجہسے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے پہر جب رکوع کرتے اللہم لک رکعت سے عصبی تک پڑہتے اور معنی اسکے اوپر کی حدیث
میں گذرے پہر جب سجدہ کرتے فرماتے اللہم لک سجدت سے احسن الخالقین تک اور اسکے معنی بہی اوپر گذرے پہر آخر میں بعد تشہد کے اور قبل سلام کے فرماتے اللہم اغفر لی سے
آخر تک اور معنی اسکی بہی اوپر کے حدیث میں گذرے فقط اسمیں ایک لفظ وما اسرفت زیادہ ہے اور اُسکے معنے جو حد سے زیادہ بڑہا میں یعنے اُسکو بہی بخشدے **ف**
یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** الشر لیس الیک کے کئی معنی ہیں چنانچہ مجمع البحار میں ہے کہ مراد اس سے یہی کہ شر سے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی اور تیرے
رضامندی نہیں ملتی یا شر تیری طرف چڑہتا نہیں اور خیر تیری طرف چڑہ جاتی ہے اور اس کلمہ میں تعلیم ہے ادب کے کہ بندی کو لازم ہے کہ شر کا مرتکب اپنی کو
جانے اور خیر اللہ کیطرف سے سمجہے کہ اسکی توفیق اُسی کی جانب سے ہوئی یہہ مقصود نہیں کہ شر اُسکی تقدیر یا خلق سے باہر ہی بلکہ یہہ محض ادب ہے اور اسی نظر سے اللہ
تعالے کو کتوں یا سوروں کا رب نہ کہنا چاہئے اگرچہ وہ رب العالمین ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعضی بات واقعی ہوتی ہے مگر اُسکی تعبیر میں ایک سوء ادب ہے پس ایسی تعبیر سے
احتراز لازم ہے اور یہاں سے غلطی شطحیات صوفیہ کی معلوم ہوگئی کہ جو کلام انکا مشعر سوء ادب کا ہے اُس سے احتراز لازم ہے اور ایک یہہ بہی معنے ہو سکتے ہیں کہ شر کے
نسبت تیری طرف نہیں یعنے اگرچہ تو خالق شر کا ہے مگر خلق شر کا شر نہیں تیری لئے جیسے ارتکاب اور اکتساب شر کا ہمارے لئے شر ہے **عن** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ رَفَعَ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ وَیَصْنَعُ ذٰلِکَ اِذَا قَضٰی قِرَاءَتَہٗ وَاَرَادَ اَنْ
یَّرْکَعَ وَیَصْنَعُہٗ اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَلَا یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ صَلٰوتِہٖ وَھُوَ قَاعِدٌ فَاِذَا قَامَ مِنْ سَجْدَتَیْنِ رَفَعَ یَدَیْہِ کَذٰلِکَ فَکَبَّرَ وَیَقُوْلُ
حِیْنَ یَفْتَتِحُ الصَّلٰوۃَ بَعْدَ التَّکْبِیْرِ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ
لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَ
اعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَھَا

اِلَّا اَنْتَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَاَنَابِکَ وَاِلَیْکَ لَا مَنْجَأَ مِنْکَ وَلَا مَلْجَأَ اِلَّا اِلَیْکَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ ثُمَّ یَقْرَأُ فَاِذَا رَکَعَ کَانَ کَلَامُہٗ فِیْ رُکُوْعِہٖ اَنْ یَقُوْلَ
اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ وَاَنْتَ رَبِّیْ خَشَعَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ
حَمِدَہٗ ثُمَّ یُتْبِعُھَا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ فَاِذَا سَجَدَ قَالَ فِیْ سُجُوْدِہٖ اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ
وَلَکَ اَسْلَمْتُ وَاَنْتَ رَبِّیْ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ وَیَقُوْلُ عِنْدَ انْصِرَافِہٖ مِنَ الصَّلٰوۃِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ
لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَاَنْتَ اِلٰھِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہڑے ہوتے نماز فرض پر دونون ہاتہہ اُٹہاتے برابر شانون کے اور ایسا ہی کرتے جب قرارت تمام کر لیتے اور رکوع کا ارادہ کرتے اور ایسا ہی کرتے جب رکوع سے سر اُٹہاتے یعنی تینون وقت رفع یدین کرتے اور دونون ہاتہہ نہ اُٹہاتے نماز مین جب بیٹہے ہوتے یعنی سجدون وغیرہ مین پہر جب دو رکعت پڑہکر اُٹہتے جب بہی رفع یدین کرتے اور تکبیر کہتے اور نماز کے شروع مین فرماتے بعد تکبیر تحریمہ کے وجہت وجہی سے اتوب الیک تک اور معنی اسکے انابک والیک تک اوپر گذرے اور لا منجا ذنیک سے آخر تک یہ ہین کہ نہین نجات کی جگہہ تیرے عذاب سے اور نہ بہاگنے کا ٹہکانا مگر تیرے ہی طرف مغفرت مانگتا ہون تجہہ سے اور توبہ کرتا ہون تیرے آگے پہر قرارت کرتے پہر رکوع کرتے اور رکوع مین آپکا کلام یہ ہوتا اللھم لک رکعت سے رب العالمین تک اور معنی اسکے اوپر گذرے پہر جب رکوع سے سر اُٹہاتے فرماتے سمع اللہ یعنی سنا اللہ نے اسکی کلام کو جسنے اسکی تعریف کی پہر اسکے بعد فرماتے اللھم ربنا لک الحمد سے بعد تک یعنی یا اللہ رب ہمارے تجہکو تعریف ہے آسمان بہر اور زمین بہر اور جتنے تو چاہے اسکے بعد پہر جب سجدہ کرتے سجدہ مین فرماتے اللھم لک سجدت سے احسن الخالقین تک اور جب نماز ختم ہوتی لگتی تو فرماتے یعنی قبل سلام کے اللھم اغفرلی سے آخر تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے امام شافعی کا اور بعض ہمارے اصحاب کا اور کہا بعض اہل علم نے کوفیون وغیرہم سے کہ یہہ دعیات نوافل مین پڑہے اور فرایض مین نہ پڑہے **سنا مین نے** ابو اسمعیل یعنی ترمذی سے کہ وہ کہتے تہے سنا مین نے سلیمان بن داؤد ہاشمی سے کہتے تہے جب ذکر کیا اس حدیث کا کہ یہہ ہمارے نزدیک حدیث زہری کی مثل ہے جو انہون نے سالم سے روایت کی ہے اور انہون نے اپنے باپ سے

باب مَا جَآءَ مَا یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ باب سجدہ تلاوت کی دعاؤن کے بیان مین **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَاَیْتُنِی اللَّیْلَۃَ وَاَنَا نَائِمٌ کَاَنِّیْ اُصَلِّیْ خَلْفَ شَجَرَۃٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَۃُ لِسُجُوْدِیْ فَسَمِعْتُھَا وَھِیَ تَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اکْتُبْ لِیْ بِھَا عِنْدَکَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّیْ بِھَا وِزْرًا وَاجْعَلْھَا لِیْ عِنْدَکَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَھَا مِنْ عَبْدِکَ دَاوٗدَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ لِیْ جَدُّکَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَجْدَۃً ثُمَّ سَجَدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَمِعْتُہٗ وَھُوَ یَقُوْلُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَہُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَۃِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اُسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ مینے اپنے تئین آج کی رات خواب مین دیکہا کہ مین نماز پڑہتا ہون ایک درخت کے پیچہے اور مینے سجدہ کیا تو درخت نے بہی میرے سجدے کے ساتہ سجدہ کیا اور مینے سنا کہ وہ کہتا تہا اللھم سے عبدک داؤد تک یعنی یا اللہ لکہہ میرے لئے اسکا ثواب اور مٹا مجہہ سے اسکے سبب سے بوجہہ یعنی گناہونکا اور جمع کر کہہ اسکا ثواب میرے لئے اپنی نزدیک اور قبول کر اسکو مجہہ سے جیسا قبول کیا تو نے اپنی بندے داؤد سے کہا ابن جریج نے کہ کہا مجہسے تمہارے دادا یعنی عبید اللہ اور خطاب کیا انہون نے حسن سے کہ کہا ابن عباس نے پہر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ کی اور سجدہ کیا کہا ابن عباس نے پس سنا مین نے انکو کہ پڑہتے تہی اُسی دعا کو جسکی خبر دی تہی اُس مرد نے اور کہا تہا قول درخت کا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اس باب مین ابی سعید سے بہی روایت ہے **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّیْلِ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ بِحَوْلِہٖ وَقُوَّتِہٖ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہون نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سجدہ تلاوت مین پڑہتے تہے سجد وجہی سے آخر تک یعنی سجدہ کیا میرے موہنہ نے اسکو جسنے بنایا موہنہ کو اور چیرے اسکے کان اور آنکہین اپنے حول و قوۃ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** حضرت عائشہ کے یہ روایت دار قطنی اور حاکم اور بیہقی نے بہی روایت کی ہے اور ابن سکن نے اسکو صحیح کہا ہے اور اسکے آخر مین یہ بہی زیادہ کیا کہ عائی مذکور تین بار پڑہتے اور حاکم نے یہ بہی زیادہ کیا ہے فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ اور بیہقی نے خلقہ کے بعد صورہ بہی زیادہ کیا ہے اور حدیث درخت کی جواوپر مذکور ہوئی اسکو حاکم اور ابن حبان نے بہی روایت کیا ہی اور اسکی اسناد مین حسن بن محمد بن عبید اللہ بن ابی یزید ہے اور عقیلی نے کہا ہے کہ وہ مجہول ہے اور دونون حدیثین دال ہین کہ سجود تلاوت مین کچہہ پڑہنا مسنون ہے اور جتنی احادیث سجود تلاوت مین آئی ہین

سب قاطبتہً دلالت کرتے ہین کہ اُسکے ساجد کو وضو ضرور نہین اور سجدۂ تلاوت بے وضو بہی روا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تلاوت کے وقت جو ہوتا تہا بے تکلف
سجدہ کرتا تہا اور کسی روایت مین مذکور نہین کہ آپنے اُنکو وضو کا حکم فرمایا ہو اور یہ بہی بعید ہے کہ ہر وقت سب کے سب حاضرین مجلس با وضو ہوا کرین یا اور مشرکون نے بہی آپکی ساتہ سجدہ
کیا ہے حالانکہ وہ نجس ہین اور وضو کے قابل نہین اور بخاری نے روایت کیا ہے کہ ابن عمر بے وضو سجدہ کیا کرتے تہی اور ایسا ہی روایت کیا ہی اُنسی ابن ابی شیبہ اور جو بیہقی نے
اُنسے روایت کیا ہے کہ سجدہ نکرے آدمی مگر وہ طاہر ہو تو تطبیق ان دونو مین اس طرح ہے کہ مراد طہارت سے طہارت کبریٰ ہی یعنے جنابت نہو یا مراد اس سے یہ ہے کہ وضو بہتر ہے
اور بیوضو بہی جایز ہے باعتبار ضرورت کے اور جیسے وضو کی ضرورت احادیث سی نہین سمجھی جاتی ہی ویسی ہی طہارت ثیاب اور مکان کی بہی مفہوم نہین ہوتی اور ستر
عورت اور استقبال قبلہ جب ممکن ہو تو بعضون نے کہا ضرور ہے اتفاقاً اور فتح الباری مین ہے کہ جواز سجدہ تلاوت بغیر وضو کے اسمین ابن عمر کے موافق کوئی نہین ہے مگر شعبی کہ
روایت کیا ہے ابن شیبہ نے اُنسے بسند صحیح اور روایت کیا گیا ہے ابی عبدالرحمن سلمی سے بہی کہ وہ سجدہ کی آیت پڑہتے تہے اور بے وضو سجدہ کرتے غیر قبلہ کیطرف اور اگر راہ مین ہوتے
تو سر سے اشارہ کرتے اور اہل بیت مین ابن عمر کے موافقت بے وضو سجدہ کرنے مین ابو طالب و منصور باللہ نے بہی کی ہی اور مروی ہے بعض صحابہ سے کہ وہ مکروہ رکہتے تہے
سجدۂ تلاوت کو اوقات مکروہہ مین اور ظاہر یہ ہے کہ مکروہ نہین اسلئے کہ سجدہ تلاوت نماز نہین اور کراہیت مخصوص بہ نماز ہے کذا فی نیل الاوطار **بَابُ** مَاجَاءَ مَا يَقُولُ
اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ باب گہر سے نکلنے کی دعاؤنکا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ يَعْنِيْ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ بِسْمِ
اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يُقَالُ لَهٗ كُفِيْتَ وَوُقِيْتَ وَتَنَحّٰى عَنْهُ الشَّيْطَانُ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے جو کہے یعنے گہر سے نکلتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہا جاتا ہے اُس سے کفایت کیا گیا تو اور بچایا گیا تو شر سے اور دور ہو جاتا ہے اُس سے
شیطان اور معنے اُسکے یہ ہین کہ شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے بہروسا کیا مینے اللہ پر گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی بجالانیکی قوت کسی کو نہین ہے مگر اللہ کے ساتہ
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **بَابُ** مِنْهُ باب دوسرا اسے بیان مین **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا **ترجمہ** روایت ہے
ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گہر سے نکلتے بسم اللہ سے آخر تک پڑہتے یعنے شروع کرتا ہون مین اللہ کے نام سے بہروسا کرتا ہون مین اللہ پر یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تجہسے اس سے
کہ بہسل جاؤن یا راہ بہول جاؤن یا ظلم کرون کسی پر یا مجہپر کوئی ظلم کرے یا جہالت کرون مین کسی پر یا مجہپر کوئی جہالت کرے **بَابُ** مَا يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ السُّوْقَ باب
بازار مین جانیکی دعاؤنکا **عَنْ** عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحٰى عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ
ترجمہ روایت ہے حضرت عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بازار مین داخل ہوا اور لا آلہ الا اللہ سے قدیر تک پڑہے اُسکے لئی ہزار ہزار نیکیان لکہی جاتی ہین اور ہزار ہزار
برائیان مٹائی جاتی ہین اور ہزار ہزار درجہ بلند کئے جاتے ہین **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیا ہے اسکو عمرو بن دینار نے جو خزانچی تہے زبیر کے گہر کے سالم بن
عبداللہ سے مانند اسی روایت کے چنانچہ روایت کی ہمسے احمد ابن عبدہ الضبی نے اُنہون نے حماد بن زید سے اور معتمر بن سلیمان سے دونون نے کہا روایت کی ہمسے عمرو بن دینار نے جو خزانچی
ہین زبیر کے گہر کے اُنہون نے سالم سے اُنہون نے عبداللہ بن عمر سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے سالم کے دادا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہے بازار جاتے
لا آلہ سے قدیر تک یعنے جیسا اوپر مذکور ہوا لکہے جاتی ہین اُسکے لئی ہزار ہزار نیکیان اور مٹائی جاتی ہین اُسکے لئی ہزار ہزار برائیان اور بنایا جاتا ہے اُسکے لئے ایک گہر جنت
مین **بَابُ** مَاجَاءَ مَا يَقُوْلُ الْعَبْدُ اِذَا مَرِضَ باب بیمار کے دعا کا **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ صَدَّقَهٗ رَبُّهٗ وَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَكْبَرُ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا وَحْدِيْ وَاِذَا
قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِيْ لَا شَرِيْكَ لِيْ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لِيَ الْمُلْكُ
وَلِيَ الْحَمْدُ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِيْ وَكَانَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَهَا فِيْ مَرَضِهٖ ثُمَّ مَاتَ
لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ سے دونون نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہتا ہے لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر تو تصدیق کرتا ہے اسکی

اللہ تعالے اور فرماتا ہے نہین کوئی معبود سوا میرے اور مین ہی بڑا ہون اور جب کہتا ہی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ فرماتا ہے اللہ تعالی کوئی معبود نہین مگر مین اور مین اکیلا ہون اور جب کہتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ فرماتا ہے اللہ تعالے نہین کوئی معبود مگر مین اور مین اکیلا ہون کوئی شریک نہین میرا اور جب کہتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ فرماتا ہے اللہ تعالے کوئی معبود نہین مگر مین میرا ہے ملک ہے اور مجھے کو ہی سب تعریف اور جب کہتا ہے وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فرماتا ہے اللہ تعالے نہین کوئی معبود مگر مین اور نہین طاقت گناہ سے بچنے کے اور نیکی کرنیکی مگر میری طرف سے اور فرماتے تھے کہ جو اِن کلمات کو بیماری مین کہے اور پہر مر جاوے اُسکو آگ نہ کہاوے

ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا یہ شعبہ نے ابی اسحاق سے انہون نے ایک اعرابی مسلم سے انہون نے ابی ہریرہ سے اور ابی سعید سے مانند اسی روایت کے معنون مین اور مرفوع نکیا اسکو شعبہ نے روایت کی ہمسے یہ محمد بن بشار نے انہون نے کہا روایت کی ہمسے محمد بن جعفر نے انہون نے شعبہ سے **باب** مَا جَآءَ مَا یَقُوْلُ اِذَا رَاٰی مُبْتَلًی باب اس بیان مین کہ جب کسیکو بلا مین دیکھے تو کیا کہے **عن** عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰی صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا اِلَّا عُوْفِیَ مِنَ الْبَلَاءِ کَائِنًا مَا کَانَ مَا عَاشَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دیکھے کسیکو بلا مین اور کہے الحمد للہ سے تفضیلا تک یعنی سب تعریف اللہ کو ہے جسنے بچایا مجھکو اُس بلا سے جسمین مبتلا کیا تجھکو اور فضیلت دی مجھکو اپنے اکثر مخلوقات پر تو بچایا جاویگا وہ اُس بلا سے جو بلا ہو جب تک زندہ رہیگا **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسباب مین ابی ہریرہ اور عمرو بن دینار سے جو خزانچی ہین آل زبیر کے اور وہ ایک شیخ ہین بصرہ اور حدیث مین وہ کچھہ قوی نہین اور منفرد ہوے ہین وہ اکثر روایتون مین جو روایت کی ہین انہون نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے اور روایت ہے ابی جعفر محمد بن علی سے کہ انہون نے کہا جب کسیکو بلا مین دیکھے تو اور وہ پناہ مانگتا ہو تو اس دعا کو اپنے دل مین کہہ کہ وہ نہ سنے روایت کی ہمسے ابو جعفر سمنانی نے اور کئی لوگون نے کہا انہون نے روایت کی ہمسے مطرف بن عبداللہ نے انہون نے عبداللہ بن عمر عمری سے انہون نے سہیل بن ابی صالح سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو دیکھے کسی گرفتار بلا کو اور کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا اُسکو وہ بلا کبھی نہ پہنچیگی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **باب** مَا یَقُوْلُ اِذَا قَامَ مِنْ مَّجْلِسِہٖ باب مجلس سے اُٹھتے وقت کی دعا کا **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ فِیْ مَجْلِسٍ فَکَثُرَ فِیْہِ لَغَطُہٗ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ مِنْ مَّجْلِسِہٖ ذٰلِکَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ اِلَّا غُفِرَ لَہٗ مَا کَانَ فِیْ مَجْلِسِہٖ ذٰلِکَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کسی مجلس مین بیٹھے اور وہان بہت لغو اور بیہودہ باتین کرے پہر اُٹھنے سے پہلے سبحانک سے اَتُوْبُ اِلَیْکَ تک کہے یعنے پاک ہے تو ای اللہ اور سب تعریف تجھی کو ہے گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی معبود نہین سوا تیرے مغفرت مانگتا ہون مین تجھسے اور توبہ کرتا ہون تیرے آگے تو بخشی جاتی ہین اسکے باتین جو اُس مجلس مین کین **ف** اسباب مین ابی برزہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے نہین پہچانتے ہم اسکو سہیل کی روایت سے مگر اسی سند سے **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ تُعَدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَۃُ مَرَّۃٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّقُوْمَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ گنا جاتا تہا مجلس مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ سو سو بار فرماتے تھے قبل اُٹھنے کے رب اغفر لی سے آخر تک یعنے ای رب میرے بخشدے مجھکو تحقیق کہ تو ہے توبہ قبول کرنیوالا اور بخشنے والا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **مترجم** اس حدیث مین بڑی ترغیب اور تحریص ہے استغفار اور توبہ پر کہ نبی معصوم جنکو اللہ نے گناہ ہونے سے بچایا ہی تہا اور اگلے پچھلے خطاؤن کو معاف بہی فرمایا تہا جب وہ مجلس مین سو سو بار استغفار فرماتے تہی تو ہم گرفتار ذنوب پر عیوب لوگون کو تو زیادہ اُسکی ضرورت ہے **باب** مَا یَقُوْلُ عِنْدَ الْکَرْبِ باب شدت غم کے وقت کے دعا کا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ عِنْدَ الْکَرْبِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْحَکِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم شدت غم کے وقت یہ دعا کرتے لا الہ الا اللہ سے آخر تک یعنے کوئی معبود حق نہین سوا اللہ کے اور وہ بردبار ہے حکمت والا کوئی معبود برحق نہین مگر اللہ وہ صاحب ہے بڑے تخت کا کوئی معبود برحق نہین مگر اللہ وہ پالنے والا ہے آسمانونکا اور زمین کا اور مالک ہے بڑے تخت کا **ف** روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہون نے ابن ابی عدی سے انہون نے ہشام سے انہون نے قتادہ سے انہون نے ابی العالیہ سے انہون نے ابن عباس سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل روایت مذکور کے اور اسباب مین علی کرم اللہ وجہہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** واضح ہو کہ اِس دعا مین اللہ کی توحید اور اسکا صاحب عرش ہونا اور عام ہونا اُسکی پرورش کا آسمان و زمین مین مذکور ہے اسلئے موجدان عرشی دعا غمزنکا

مبتلائی بلا کو دیکھ کر پڑھنے کی دعا
مجلس سے اٹھنے کے وقت کی دعا
شدت غم کے وقت کی دعا

عمر کہہ سکے اسی میں اکسیر اعظم ہے اگرچہ جہمیہ لعنہم اللہ کو اس سے کچھ بہرہ نہوا اسمین صاف اشارہ ہوتا ہے اسکی ذات مقدس کے عرش پر ہونیکی طرف و ہو المقصود **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اہمہ الامر رفع راسہ الی السماء فقال سبحان اللہ العظیم واذا اجتہد فی الدعاء قال یا حی یا قیوم **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی امر کا فکر سخت ہوتا تو اپنا سر آسمان کیطرف اٹھاتے اور فرماتے سبحان اللہ العظیم یعنے پاک ہے اللہ بڑائی والا اور جب کوشش کرتے عاجزی فرماتے یا حی یا قیوم یعنے ای زندہ سب کے تھامنے والے **ف** یہ حدیث غریب ہے **مترجم** حقیقت میں حی و قیوم دونوں نام مبارک ایسے پیارے ہیں اور اسقدر روح کو ان سے راحت اور لذت حاصل ہوتی ہے کہ سبحان اللہ تقریر و تحریر سے خارج ہے اور اس فقیر حقیر کو اللہ تعالی نے ان نامونکی برکات سے ایک حصہ عنایت فرمایا ہے اور حقیقت میں یہ دونوں صفتیں ایسی ہیں کہ تمام عالم کا قیام اور حیات انہیں سے وابستہ ہے اگر ایک لحظہ اپنے قیومیت کا اظہار نکرے تو سارا جہان کتم عدم میں فوراً چلا جاوے اور اگر اپنی حیوۃ کو جو حیوۃ کاملہ کی ظل ہیں ایک لحظہ اپنے روک لے تو ساری ذوی الارواح میں سے ایک بھی زندہ نظر نہ آوے **باب** ما جاء ما یقول اذا نزل منزلا باب منزل میں اترنیکے دعا کا **عن** خولۃ بنت الحکیم السلمیۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من نزل منزلا ثم قال اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق لم یضرہ شیء حتی یرتحل من منزلہ ذلک **ترجمہ** روایت ہے خولہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اترے کسی منزل میں اور کہے اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق یعنے پناہ میں آتا ہوں میں اللہ کے پورے کلموں کے مخلوق کے فساد سے تو ضرر نہ پہونچاویگی اسکو کوئی چیز یہاں تک کہ کوچ کرے اس منزل سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور روایت کی مالک بن انس نے یہی حدیث کہ پہونچی انکو یہی روایت یعقوب بن اشج سے سو ذکر کرکے انہوں نے حدیث اسکی مثل اور مروی ہوئی ہے یہ ابن عجلان سے کہ انہوں نے یہ روایت کی یعقوب بن عبد اللہ بن اشج سے اور انہوں نے اسمین کہا کہ روایت ہے سعید بن مسیب سے وہ روایت کرتے ہیں خولہ سے اور حدیث لیث کی یعنے جس سند سے اوپر مذکور ہوئی زیادہ صحیح ہے ابن عجلان کی روایت سے **باب** ما یقول اذا خرج مسافرا باب سفر کے وقت کے دعا کا **عن** ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر فرکب راحلتہ قال باصبعہ ومد شعبۃ اصبعہ قال اللہم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاہل اللہم اصحبنا بنصحک واقلبنا بذمۃ اللہم ازولنا الارض وہون علینا السفر اللہم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور سوار ہوتے اپنے سواری پر اشارہ فرماتے اپنے انگلی سے یعنے آسمان کی طرف اور دراز کی شعبہ نے اپنی انگلی اور یہ فرماتے اللہم آخر تک یعنے یا اللہ تو رفیق ہے سفر میں اور تو خلیفہ ہے گھر میں یا اللہ ساتھ رہ میرے اپنے خیر خواہی سے اور لوٹا مجھکو اپنے ذمہ میں یا اللہ لپیٹ دے ہمارے لئے زمین کو یعنے چھوٹا کر دے مسافت کو اور آسان کر دے ہم پر سفر کو یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھسے سفر کے مشقت سے اور غمگین اور نامراد لوٹنے سے **ف** مروی ہوئی ہے سوید بن نصر سے انہوں نے عبد اللہ بن مبارک سے انہوں نے شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اسکے معنوں میں یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابی ہریرہ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے ابن عدی کی کہ وہ شعبہ سے روایت کرتے ہیں **عن** عبد اللہ بن سرجس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر یقول اللہم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاہل اللہم اصحبنا فی سفرنا واخلفنا فی اہلنا اللہم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب ومن الحور بعد الکور ومن دعوۃ المظلوم ومن سوء المنظر فی الاہل والمال **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن سرجس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے فرماتے اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ تو رفیق ہے سفر میں اور خلیفہ ہے گھر میں یا اللہ تو رفیق رہ ہمارا ہمارے سفر میں اور خلیفہ رہ تو ہمارے گھر میں یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے سفر کی مشقتوں سے اور رنجیدہ محروم و نامراد لوٹنے سے اور خوار ہونے سے بعد کور کے اور بد دعا سے مظلوم کے اور برائی دیکھنے سے اپنے اہل اور مال میں **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کہ حور بعد الکور کے جگہہ یا بعد الکون بھی ہے اور معنے اسکے یہ ہیں کہ پناہ مانگتا ہوں میں ایمان سے کفر کی طرف لوٹنے سے یا طاعت سے معصیت کے طرف لوٹنے سے غرض یہ ہے کہ رجوع کرنا خیر سے شر کیطرف مراد ہے **باب** ما جاء ما یقول اذا رجع من سفرہ باب سفر سے لوٹنے کی دعاؤں کا **عن** البراء بن عازب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قدم من سفر قال آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتے فرماتے آئبون سے آخر تک اور معنے اسکے یہ ہیں کہ ہم لوٹنے والے ہیں یعنے سفر سے سلامتی کے ساتھ اور توبہ کرنیوالے ہیں عبادت کرنیوالے ہیں اپنے رب کی تعریف کرنیوالے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ثوری نے یہی حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے براء سے اور نہیں ذکر کیا اسمیں ربیع بن براء کا اور روایت شعبہ کی زیادہ صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمر اور جابر

بن عبد اللہ سے روایت ہے **باب** منہ **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قدم من سفر فنظر الی جدرات المدینۃ اوضع راحلتہ وان کان
علی دابۃ حرکہا من حبہا **ترجمہ** روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتے اور مدینہ کی دیوارونکو دیکھتے دوڑاتے اپنی اونٹنی اور اگر کسی اور سواری پر ہوتے
تو اسکو بھی جلدی چلاتے مدینہ کی محبت سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب** ماجآء ما یقول اذا ودع انسانا باب کسیکو رخصت کرنیکے بیان میں **عن**
ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ودع رجلا اخذ بیدہ فلا یدعہا حتی یکون الرجل ہو یدع ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویقول
استودع اللہ دینک وامانتک واخر عملک **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب کسیکو رخصت کرتے اسکا ہاتھ پکڑتے اور نہ چھوڑتے آپ یہانتک
کہ چھوڑ دیتا وہ ہاتھ آپکا اور فرماتے استودع آخر تک یعنے امین کرتا ہوں اللہ تعالے کو تیرے دین اور ایمان اور آخر اعمال کا **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی
ہے اور سند سے بھی ابن عمر سے **عن** سالم ان ابن عمر کان یقول للرجل اذا اراد سفرا ادن منی اودعک کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم یودعنا فیقول استودع اللہ دینک وامانتک وخواتیم عملک **ترجمہ** روایت ہے سالم سے کہ ابن عمر جب کسیکو رخصت کرتے فرماتے میرے نزدیک آ میں تجھے
رخصت کرون جیسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو رخصت کرتے تھے پھر استودع سے آخر تک پڑھتے اور معنے اسکے اوپر گذرے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
غریب ہے اس وجہ سے روایت سے سالم بن عبد اللہ کے **باب** منہ **عن** انس قال جآء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی ارید
سفرا فزودنی قال زودک اللہ التقوی قال زدنی قال وغفر ذنبک قال زدنی بابی انت وامی قال ویسر لک الخیر حیثما کنت **ترجمہ** روایت ہے انس
سے کہا آیا ایک مرد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں سفر کو جاتا ہوں سو مجھے کچھہ توشہ دیجیے آپنے فرمایا توشہ دے تجھکو اللہ تعالے تقوی
کا عرض کی اور کچھہ زیادہ کیجیے آپنے فرمایا بخشدے اللہ تعالے گناہ تیرے عرض کی اور کچھہ زیادہ کیجیے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں فرمایا آسان کرے تیرے لئے خیر کو جہاں
تو ہو **ف** یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** منہ **عن** ابی ہریرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ انی ارید ان اسافر فاوصنی قال علیک بتقوی اللہ
والتکبیر علی کل شرف فلما ان ولی الرجل قال اللہم اطولہ البعد وہون علیہ السفر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ ایک شخص آیا اور عرض کی یا رسول اللہ
میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں کچھہ وصیت فرمائی آپنے فرمایا تجھے اللہ سے ڈرنا ضرور ہے اور تکبیر کہنا ہر بلندی پر پھر جب وہ چلا آپنے فرمایا اللہ لپیٹ دے اسکے لئے زمین کی دوری
کو اور آسان کر دے اسپر سفر **ف** یہ حدیث حسن ہے **باب** ما ذکر فی دعوۃ المسافر باب مسافر کی دعا مقبول ہونے میں **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث دعوات مستجابات دعوۃ المظلوم ودعوۃ المسافر ودعوۃ الوالد علی ولدہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں کی دعائیں مقبول ہیں ایک مظلوم دوسرے مسافر تیسرے باپ کی دعا لڑکون کے لئے **روایت** کی ہمسے علی نے انہوں نے اسمعیل بن ابراہیم سے
انہوں نے ہشام دستوائی سے انہوں نے یحیی سے اسی اسناد سے مانند اسکی اور زیادہ کیا اسمین مستجابات لا شک فیہن یعنے تینوں دعائیں مقبول ہیں اسمین شک نہیں اور
یہ حدیث حسن ہے اور ابو جعفر وہی ہیں جنسے یحیی بن ابی کثیر نے روایت کی اور وہ ابو جعفر موذن کہلاتے ہیں اور انکا نام ہم نہیں جانتے **باب** ما جآء ما یقول اذا
رکب دابۃ باب سواری پر چڑھنے کی دعا میں **عن** علی بن ربیعۃ قال شہدت علیا اتی بدابۃ لیرکبہا فلما وضع رجلہ فی الرکاب قال بسم اللہ فلما
استوی علی ظہرہا قال الحمد للہ ثم قال سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ثم قال الحمد للہ ثلاثا اللہ اکبر
ثلاثا سبحانک انی قد ظلمت نفسی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ثم ضحک فقلت من ای شیء ضحکت یا امیر المؤمنین قال رأیت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صنع کما صنعت ثم ضحک فقلت من ای شیء ضحکت یا رسول اللہ قال ان ربک لیعجب من عبدہ اذا قال رب اغفر لی ذنوبی انہ
لا یغفر الذنوب غیرک **ترجمہ** روایت ہے علی بن ربیعہ سے کہ حاضر ہوا میں حضرت علی کے پاس اور انکی سواری لائی تہے تاکہ وہ سوار ہوں پھر جب پیر رکاب میں رکھا بسم اللہ کہے
پھر جب اسکی پیٹھ پر چڑھ گئے الحمد للہ کہا پھر سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون پڑھا یعنے پاک ہے وہ اللہ جسنے ہمارے کام میں لگایا اسکو
اور ہم اسکو دبا نہ سکتے تھے اور ہم اپنے رب کیطرف لوٹنے والے ہیں پھر الحمد للہ تین بار کہا اور اللہ اکبر تین بار کہا پھر کہا سبحانک انی قد ظلمت نفسی فاغفر لی فانہ لا یغفر
الذنوب الا انت یعنے پاک ہے تو اے اللہ بیشک میں نے ظلم کیا اپنی جان پر سو بخشدے مجھکو کہ نہیں بخشتا کوئی گناہوں کو مگر تو پھر ہنسے حضرت علی اور میں نے کہا آپ کیوں

کسیکو رخصت کرنیکی دعا

مسافر کی دعا مقبول ہونیکا بیان

سواری پر چڑھنے کی دعا میں

ہنسے ای امیرالمومنین فرمایا انہون نے کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ انہون نے ایسا ہی کیا جیسے مین نے کیا پہر ہنسی سو مین نے عرض کی کیون ہنسی آپ یا رسول اللہ
فرمایا بیشک تیرا رب پسند کرتا ہے اپنی بندے سی جب وہ کہتا ہی ای رب میرے بخش دی گناہ میرے بیشک کوئی نہین بخشتا گناہ سوا تیرے **ف** اس باب مین ابن عمر سے بھی روایت ہے
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَافَرَ فَرَکِبَ رَاحِلَتَہٗ کَبَّرَ ثَلَاثًا وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا
کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ فِیْ سَفَرِیْ ھٰذَا مِنَ الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا الْمَسِیْرَ وَ
اطْوِ عَنَّا بُعْدَ الْاَرْضِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اَصْحِبْنَا فِیْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِیْ اَھْلِنَا وَکَانَ یَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَھْلِہٖ اٰئِبُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ
تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور اپنی سواری پر سوار ہوتے اللہ اکبر کہتے تین بار اور سبحان الذی سے منقلبون
تک کہتے یعنے ایکبار پہر اللّٰھم سے فی اہلنا تک پڑہتے یعنے یا اللہ مین مانگتا ہون تجہہ سی اس سفر مین نیکی اور تقوی اور وہ عمل جو تو پسند کرے یا اللہ آسان کر ہمارا اوپر چلنا اور
لپیٹ دے ہمارے لئے زمین کی مسافت کو یا اللہ تو رفیق ہے سفر مین اور خلیفہ ہے گہر مین یا اللہ تو ہمارے ساتہ رہ سفر مین اور خلیفہ رہ گہر مین اور جب گہر آتے فرماتے
ہم لوٹنے والی ہین اگر خدا نے چاہا توبہ کرنیوالے عبادت کرنیوالے اپنی رب کے تعریف کرنیوالی **ف** یہ حدیث حسن ہے **بَابٌ** مَا جَاءَ مَا یَقُوْلُ اِذَا ھَاجَتِ الرِّیْحُ
باب آندہی کے دعا مین **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَی الرِّیْحَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِھَا وَخَیْرِ مَا فِیْھَا وَخَیْرِ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُ
بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ **ترجمہ** روایت ہے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب ہوا چلتی یہ دعا پڑہتے اللھم سے آخر تک
یعنے یا اللہ مین تجہہ سے مانگتا ہون خیر اسکی اور جو خیر اسمین رکہی گئی ہے اور جو اسکے ساتہ بہیجی گئی ہے اور پناہ مانگتا ہون اسکے شر سے اور جو شر اسمین رکہا گیا ہے اور جو
اسکے ساتہ بہیجا گیا ہے **ف** اور اس باب مین ابی بن کعب سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **بَابٌ** مَا یَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ باب گرج کی دعا مین **عَنْ** عَبْدِ
اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا
قَبْلَ ذٰلِکَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب سنتے تہے آواز گرج اور کڑک کے فرماتے تہے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ نہ مار ہمکو اپنے غضب سے اور نہ ہلاک
کر ہمکو اپنے عذاب سے اور بخشدے قبل اسکے **ف** یہہ حدیث ہی نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سی **بَابٌ** مَا یَقُوْلُ عِنْدَ رُؤْیَۃِ الْھِلَالِ باب چاند دیکہنے کی دعا کا
عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَاَی الْھِلَالَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اَھْلِلْہُ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ
ترجمہ روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکہتے اللھم سے آخر تک پڑہتے یعنے یا اللہ مبارک کر ہمپر اس چاند کو ساتہ برکت اور ایمان کے اور سلامتی اور
اسلام کے رب میرا اور تیرا اللہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **بَابٌ** مَا یَقُوْلُ عِنْدَ الْغَضَبِ باب غصہ کی دعا کا **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ
عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی عُرِفَ الْغَضَبُ فِیْ وَجْہِ اَحَدِھِمَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ کَلِمَۃً لَوْ قَالَھَا لَذَھَبَ غَضَبُہٗ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ
مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ **ترجمہ** روایت ہے معاذ سی کہا دو شخص آپسمین سخت و سست کہنی لگے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یہانتک کہ معلوم ہونے لگا غصہ ایک کے چہرہ پر سو فرمایا
آپنے مین ایک کلمہ جانتا ہون اگر یہ کہے تو غصہ جاتا رہے اور وہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ہے یعنے پناہ مانگتا ہون مین شیطان راندہ ہوئے سے **ف** اس باب مین
سلیمان بن صرد سی بہی روایت ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہون نے عبد الرحمن سے انہون نے سفیان سے مانند اسکے اور یہ حدیث مرسل ہے اسلئے کہ عبد الرحمن بن لیلی نے
نہین سنا معاذ سے اور معاذ نے انتقال کیا ہے عمر بن خطاب کے خلافت مین اور عمر بن خطاب جب شہید ہوئے تو عبد الرحمن بن ابی لیلی چہہ برس کی تہی ایسی ہی روایت کی شعبہ نے
حکم سے انہون نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اور روایت کی ہے عبد الرحمن بن ابی لیلی نے عمر بن خطاب سے اور دیکہا ہے انکو اور عبد الرحمن کے کنیت ابو عیسے ہی اور ابو لیلی یعنے انکے
باپ کا نام یسار ہے اور روایت کی گئی ہے عبد الرحمن سے کہ انہون نے کہا دیکہا مین نے ایکسو بیس صحابہ کو انصار سے رضی اللہ عنہم اجمعین **بَابٌ** مَا یَقُوْلُ اِذَا رَاٰی رُؤْیَا یَکْرَھُھَا
باب برا خواب دیکہنے کی دعا کا اور اچہے خواب کے بیانمین **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمُ الرُّؤْیَا یُحِبُّھَا فَاِنَّمَا ھِیَ
مِنَ اللّٰہِ فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ عَلَیْھَا وَلْیُحَدِّثْ بِمَا رَاٰی وَاِذَا رَاٰی غَیْرَ ذٰلِکَ مِمَّا یَکْرَھُہٗ فَاِنَّمَا ھِیَ مِنَ الشَّیْطَانِ فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّھَا وَلَا یَذْکُرْھَا لِاَحَدٍ فَاِنَّھَا لَا تَضُرُّہٗ **ترجمہ**
روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا انہون نے کہ فرماتے تہی جب دیکہی کوئی تم مین خواب مین جو دوست رکہتا ہے سو وہ اللہ کی طرف سے ہی کرے تعریف

کرے اللہ کی اور اوگوں سے بیان کرے جو دیکھا ہو اور جو دیکھے اسکے سوا ایسی چیز جسکو برا جانتا ہے تو وہ شیطان کی طرف سے ہی پس پناہ مانگے اسکے شر سے اور کسی سے ذکر کرے اسکا
کہ وہ اسکو کچھہ ضرر نہیں پہونچاویگا **ف** اس باب میں ابی قتادہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہی اس سند سے اور ابن الہاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ
بن ہاد مدینی ہے اور وہ ثقہ ہیں اہل حدیث کی نزدیک روایت کی ہے اُنسے امام مالک نے اور بہت لوگوں نے **باب** مَا یَقُوْلُ اِذَا رَاٰی اَلْبَاکُوْرَۃَ مِنَ الثَّمَرِ باب نیا پہل
دیکھنے کی دعا میں **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَاؤُا بِہٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ ثِمَارِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ عَبْدُکَ وَخَلِیْلُکَ وَنَبِیُّکَ وَاِنِّیْ عَبْدُکَ وَ
نَبِیُّکَ وَاِنَّہٗ دَعَاکَ لِمَکَّۃَ وَاَنَا اَدْعُوْکَ لِلْمَدِیْنَۃِ بِمِثْلِ مَا دَعَاکَ بِہٖ لِمَکَّۃَ وَمِثْلِہٖ مَعَہٗ قَالَ ثُمَّ یَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِیْدٍ یَرَاہُ فَیُعْطِیْہِ ذٰلِکَ الثَّمَرَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہا اُنہوں نے کہ لوگ جب پہلا پہل دیکھتے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم کے پاس لاتے پھر جب آپ لیتے فرماتے اللّٰھم سے ومثلہ معہ تک یعنی یا اللہ برکت دی ہمارے لئے ہمارے
پہلوں میں اور برکت دی ہمارے شہر میں اور برکت دے ہمارے صاع اور مُد میں یا اللہ ابراہیم جو تیرا بندہ اور دوست اور نبی تہا اُسنے دعا کی مکہ کے لئے اور میں کہ تیرا بندہ اور نبی ہوں
تجہسے دعا کرتا ہوں مدینہ کے لئے مثل اُسکے کہ دعا کی اُنہوں نے مکہ کے لئے اور برابر اُسکے اور بھی اُسکے ساتھ پھر بلاتے جس چھوٹے لڑکیکو دیکھتے اور وہ پہل اُسے عنایت فرماتے **ف** یہ
حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا یَقُوْلُ اِذَا اَکَلَ طَعَامًا باب کہانے پینے کی دعا کا **عَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَ
خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَلٰی مَیْمُوْنَۃَ فَجَاءَتْنَا بِاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَخَالِدٌ عَنْ شِمَالِہٖ فَقَالَ لِیْ اَلشَّرْبَۃُ لَکَ فَاِنْ شِئْتَ
اٰثَرْتَ بِھَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا کُنْتُ اُوْثِرُ عَلٰی سُؤْرِکَ اَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطْعَمَہُ اللّٰہُ طَعَامًا فَلْیَقُلِ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا
مِنْہُ وَمَنْ سَقَاہُ اللّٰہُ لَبَنًا فَلْیَقُلِ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَیْءٌ یُجْزِئُ مَکَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَیْرَ اللَّبَنِ
ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ داخل ہوا میں اور خالد بن ولید رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم کے ساتھ میمونہ کے گہر میں سو لائیں وہ ایک برتن دودھ کا اور پیا اُنہیں سے رسول خدا
صلے اللہ علیہ سلم نے اور میں اُنکے داہنے اور خالد بائیں تہے سو مجہسے فرمایا کہ حق پینے کا تو تیرا ہے مگر تو چاہے تو مقدم کر لینے اور خالد کو میں نے عرض کی کہ میں مقدم نکرونگا آپکے جہوٹے
پر کسی کو پہر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے جسکو اللہ تعالے کچھہ کہلاوے تو کہے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْہُ یعنے یا اللہ برکت دی ہمکو اسمیں اور کہلا اس سے
اچہا اور جسکو اللہ دودھ پلاوے تو چاہیے کہ کہے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ یعنے یا اللہ برکت دی ہمکو اس میں اور زیادہ دی ہمکو بھی اور فرمایا آپنے کہ کوئی شئی ایسی نہیں کہ
جو کہانے اور پینے دونوں کو کافی ہو سوا دودھ کے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہہ حدیث علی بن زید سے سو کہا اُنہوں نے روایت ہے عمر بن حرملہ سے اور بعضوں
نے کہا عمرو بن حرملہ اور وہ صحیح نہیں **مترجم** اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوئیں اول یہہ کہ کہانے پینے کی چیز میں اصحاب حضرت پر تقدیم نکرتے تہی اور یہی لازم ہے
مسلمان لوگوں کو اپنے صلحا اور علما کے ساتھہ بھی آداب کہنے دوسرے یہہ کہ پینے کی بعد داہنی طرف سے دے اور یہ کہ داہنی جانب مقدم ہے بائیں پر تیسرے یہہ کہ سور رسول خدا صلے اللہ
علیہ سلم کا چونکہ برکات دینی کا سبب عظم تہا اسلئے ابن عباس نے اسمیں ایثار نکیا معلوم ہوا کہ امور دنیہ میں ایثار اولی نہیں جیسے صف اول کسی پر ایثار کرنا چوتہے دعا تمام
کہانوں کے بعد چاہیے اور دعا دودھ کے پینے کی پانچویں یہہ امر معلوم ہوا کہ دودھ سے بہتر دنیا میں کوئی شئی نہیں کہ حضرت نے اسمیں یہہ دعا نکی کہ اس سے بہتر دے بلکہ یوں کہا کہ اسی کو زیادہ دے
اور کوئی شئی طعام و شراب کے قایم مقام سوا اسکے نہیں **باب** مَا یَقُوْلُ اِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ باب کہانے سے فارغ ہونیکی دعا کا **عَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَۃُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ یَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا **ترجمہ** روایت ہے ابی
امامہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم کے آگے سے جب دستر خوان اُٹہاتے تہے تو آپ فرماتے الحمد للہ سے آخر تک یعنی سب تعریف ہے واسطے اللہ کے بہت تعریف پاک برکت دی
گئی ہمیں بیزار ہم اُس سے اور نہیں بے پرواہ ہم اُس سے اے رب ہمارے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا
اَکَلَ وَشَرِبَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا اُنہوں نے کہ تہے نبی صلے اللہ علیہ سلم جب کہاتے یا پیتے فرماتے
الحمد سے آخر تک یعنی سب تعریف ہی اُس اللہ کو جسنے کہلایا اور پلایا ہمکو اور بنایا ہمکو مسلمان **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ اَکَلَ طَعَامًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن انس سے

کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا یا کچھ کہانا یہہ کہا الحمد للہ سے ولا قوۃ تک یعنے سب تعریف اُس اللہ کو ہے جسنے کہلایا مجھکو یہ کہانا اور عنایت فرمایا بغیر
میرے حول اور قوت کے بخشے جاوینگے اُسکے اگلے گناہ **ف** یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو مرحوم کا نام عبد الرحیم بن میمون ہے **باب** مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ نَهِيقَ الْحِمَارِ باب
گدہے کی آواز سنے کی دعا میں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا
وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سنو تم آواز
مرغ کی تو اللہ سے اُسکا فضل مانگو اسلئے کہ اُسنے دیکھا ہے فرشتے کو اور جب سنو تم آواز گدہے کی تو پناہ مانگو شیطان سے کہ اُسنے دیکھا ہے شیطان کو **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّحْمِيدِ باب تسبیح اور تکبیر اور تہلیل اور تحمید کی فضیلت میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى الْأَرْضِ أَحَدٌ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ إِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ
ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی زمین پر ایسا نہیں کہ لا الٰہ الا اللہ سے الا باللہ تک کہے مگر یہ کہ کفارہ ہو جاتا ہے اُسکے چھوٹے گناہوں کا
اگرچہ دریا کے کف برابر ہوں **ف** یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی شعبہ نے یہی حدیث ابی بلج سے اسی سند سے مانند اسکے مگر مرفوع نہیں کیا اُسکو اور ابو بلج کا نام یحییٰ ہے
اور وہ بیٹے ہیں ابی سلیم کے اور بعضوں نے ابن سلیم کہا ہے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے ابن ابی عدی سے انہوں نے حاتم سے انہوں نے ابی بلج سے انہوں نے عمرو بن میمون
سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی بلج سے مانند اسکے
اور مرفوع نہیں کیا انہوں نے اسکو **عَنْ** أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ
فَكَبَّرَ النَّاسُ تَكْبِيرَةً وَرَفَعُوا بِهَا أَصْوَاتَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَصَمَّ وَلَا غَائِبٍ هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُؤُوسِ رِحَالِكُمْ ثُمَّ
قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَنْزًا مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسے اشعری سے کہا ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
ایک غزوہ میں پھر جب پہرے ہم اور قریب پہونچے مدینہ کے تکبیر کہی لوگوں نے اور بلند آواز کی اپنی اُسکے ساتھ سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک رب تمہارا بہرا
نہیں ہے اور نہ غائب ہے بلکہ وہ تمہارے درمیان ہے اور لوگوں کے سواریوں کے یعنے ایسا حاضر ہے جیسا کوئی لوگوں کے درمیان موجود ہو پھر فرمایا اے عبد اللہ بیٹے قیس کے کیا نہ بتلاؤں تجھے
ایک خزانہ جنت کے خزانوں سے کہ وہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عثمان نہدی کا نام عبد الرحمن بن مل ہے اور ابو نعامہ کا نام عمرو ہے اور وہ
بیٹے ہیں عیسے کی اور مراد تمہارے درمیان اور لوگوں کے سواریوں میں ہونے سے یہ ہے کہ علم اور قدرت اُسکی ہر جگہ ہے یعنے یہ مراد نہیں کہ ذات مقدس اُسکی ہر جگہ موجود ہے جیسا کہ جہمیہ
اہمیہ کا عقیدہ فاسد ہے **باب عَنْ** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّي
السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَأَنَّهَا قِيعَانٌ وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ **ترجمہ** روایت ہے ابن
مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملے مجھسے ابراہیم علیہ السلام شب معراج میں اور کہا اے محمد تم اپنے امت کو میرا سلام کہو اور خبر دو انکو کہ جنت کی
زمین بہت اچھی ہے پانی بہت میٹھا ہے اور وہ خالی ہے اور درخت لگانا اُسکا سبحان اللہ سے آخر تک کہنا ہے **ف** اس باب میں ابی ایوب سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے
غریب ہے اس سند سے ابن مسعود کے روایت سے **عَنْ** سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجُلَسَائِهِ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ
سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ أَحَدُكُمْ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ تُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ وَتُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ سَيِّئَةٍ **ترجمہ** روایت ہے سعد سے کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ہمنشینوں کو کیا تھکتا ہے ایک تم میں کا اس سے کہ کماوے ہزار نیکیاں یعنے ہر روز سو ایک شخص نے پوچھا اُنمیں سے کیونکر کماوے کوئی ہم میں کا
ہزار نیکیاں فرمایا سبحان اللہ کہے سو بار کہ لکھے جاوینگے اُسکے لئے ہزار نیکیاں اور اُتاری جاوینگی اُس سے ہزار برائیاں **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب عَنْ**
جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو کہتا ہے سبحان اللہ العظیم وبحمدہ اُسکے لئے ایک درخت لگایا جاتا ہے جنت میں **ف** یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر ابی الزبیر کے روایت سے کہ وہ جابر
روایت کرتے ہیں **روایت** کی ہمسے محمد بن رافع نے انہوں نے مول سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جسنے

کہا سبحان اللہ العظیم وبحمدہ لگایا جاتا ہے اُسکے لئے ایک درخت جنت میں یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال سبحان الله وبحمده مائة مرة غفرت له ذنوبه وان كانت مثل زبد البحر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے کہا سبحان اللہ وبحمدہ سو بار بخشی جاوینگے اُسکے گناہ اگرچہ کف دریا کی برابر ہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلمتان خفيفتان على اللسان ثقيلتان في الميزان حبيبتان الى الرحمن سبحان الله العظيم سبحان الله وبحمده **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو کلمے ہیں کہ ہلکے ہیں زبان پر بھاری ہیں میزان پر پیارے ہیں رحمان کو سبحان اللہ العظیم اور سبحان اللہ وبحمدہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عن** ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو على كل شيء قدير في يوم مائة مرة كان له عدل عشر رقاب وكتبت له مائة حسنة ومحيت عنه مائة سيئة وكان له حرزا من الشيطان يومه ذلك حتى يمسي ولم يأت احد بافضل مما جاء به الا احد عمل اكثر من ذلك وبهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم من قال سبحان الله وبحمده مائة مرة حطت خطاياه وان كانت اكثر من زبد البحر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے کہا لا الٰہ الا اللہ سے قدیر تک ہر روز سو بار اُسکو ثواب ہوگا دس غلام آزاد کرنیکا اور لکھے جاوینگے اُسکے لئے سو نیکیاں اور مٹائی جاوینگی اُسکی سو برائیاں اور ایک پناہ ہوگی اُسکے لئے شیطان سے اُسدن شام تک اور آخرت میں کوئی اُس سے اچھے عمل نہ لاویگا مگر جو اُس سے زیادہ یہی عمل کرتا ہوگا اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا جو کہے سبحان اللہ وبحمدہ سو بار مٹائی جاتے ہیں اُسکے گناہ اگرچہ کف دریا سے بھی زیادہ ہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قال حين يصبح وحين يمسي سبحان الله وبحمده مائة مرة لم يأت احد يوم القيمة بافضل مما جاء به الا احد قال مثل ما قال او زاد عليه **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہے صبحکو اور شام کو سبحان اللہ وبحمدہ سو بار نہ لاویگا قیامت کے دن عمل نیک کوئی اُس سے افضل مگر جو اُسکے برابر کہا کرے یا اُس سے زیادہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم لاصحابه قولوا سبحان الله وبحمده مائة مرة من قالها مرة كتبت له عشرا ومن قالها عشرا كتبت له مائة ومن قالها مائة كتبت له الفا ومن زاد زاده الله ومن استغفر الله غفر له **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکدن اپنے یاروں سے کہو تم سبحان اللہ وبحمدہ سو بار اور جسنے یہہ کلمہ ایکبار کہا اُسکے لئے دس نیکیاں لکھے جاوینگے اور جسنے اُسکو دس بار کہا اُسکے لئے سو نیکیاں لکھے جاوینگے اور جسنے سو بار کہا اُسکے لئے ہزار نیکیاں لکھے جاوینگی اور جسنے زیادہ کہا اُسکو اللہ اُس سے بھی زیادہ ثواب دیگا اور جو بخشش مانگے اللہ اُسکو بخشدیگا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سبح الله مائة بالغداة ومائة بالعشي كان كمن حج مائة حجة ومن حمد الله مائة بالغداة ومائة بالعشي كان كمن حمل على مائة فرس في سبيل الله او قال غزا مائة غزوة ومن هلل الله مائة بالغداة ومائة بالعشي كان كمن اعتق مائة رقبة من ولد اسمعيل ومن كبر الله مائة بالغداة ومائة بالعشي لم يأت في ذلك اليوم احد باكثر مما اتى الا من قال مثل ما قال او زاد على ما قال **ترجمہ** بسند مذکور مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہے سبحان اللہ سو بار صبح اور سو بار شام کو تو گویا سو حج کئے اُسنے اور جو الحمد للہ کہے سو بار صبحکو اور سو بار شام کو گویا سو گھوڑوں پر غازیوں کو سوار کیا اللہ کے راہ میں یا فرمایا سو جہاد کئے اور جو لا الٰہ الا اللہ کہے سو بار صبح اور سو بار شام گویا آزاد کئے اُسنے سو غلام اولاد اسمعیل علیہ السلام سے اور جو اللہ اکبر سو بار کہے صبح اور سو بار شام نہ لائیگا کوئی شخص نیک عمل یعنی قیامت میں اُس سے زیادہ مگر جسنے اُس سے زیادہ کہا یا اُسکے برابر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **روایت** کی ہمسے حسین بن اسود نے انہوں نے یحیے بن آدم سے انہوں نے حسن بن صالح سے انہوں نے ابی بشر سے انہوں نے زہری سے کہ کہا زہری نے ایکبار سبحان اللہ کہنا رمضان میں افضل ہے ہزار بار سے غیر رمضان میں

باب عن تميم الداري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال من قال اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له الها واحدا احدا صمدا لم يتخذ صاحبة ولا ولدا ولم يكن له كفوا احد عشر مرات كتب الله له اربعين الف الف حسنة **ترجمہ** روایت ہے تمیم داری سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہے اشہد سے کفوا احد تک دس بار لکھتا ہے اللہ تعالےٰ اُسکے لئے چار کروڑ نیکیاں **ف** یہ حدیث غریب ہے

نہین جانتے ہم اسکو مگر اس سند سے اور خلیل بن مرہ ایسے کچھہ قوی نہین محدثین کے نزدیک اور محمد بن اسمٰعیل بخاری نے کہا کہ وہ منکر الحدیث ہی **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِیْ دُبُرِ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَھُوَ ثَانٍ رِجْلَیْہِ قَبْلَ اَنْ یَّتَکَلَّمَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ
الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ کُتِبَتْ لَہٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِیَ عَنْہُ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّکَانَ یَوْمَہٗ ذٰلِکَ
کُلَّہٗ فِیْ حِرْزٍ مِّنْ کُلِّ مَکْرُوْہٍ وَحُرِسَ مِنَ الشَّیْطَانِ وَلَمْ یَنْبَغِ لِذَنْبٍ اَنْ یُّدْرِکَہٗ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ اِلَّا الشِّرْکُ بِاللّٰہِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کی نماز کے بعد کہی اور وہ اپنے پانوں موڑے ہو یعنے دوزانو بیٹھا ہو جیسے نماز مین بیٹھا تھا دس بار لا الٰہ سے قدیر تک لکھی جاوینگی اسکی لئے
دس نیکیان اور مٹائی جاوینگی اُس سے دس بُرائیان اور بلند کئے جاوینگے اُسکے دس درجے اور اُسدن محفوظ رہیگا وہ ہر برائی سے اور نگاہبانی کیجاویگی اسکی شیطان
سے اور ہلاک نکریگا اُسکو اُسدن کوئی گناہ سوا شرک کے یعنے اگر شرک کریگا تو ہلاک ہوگا اور گناہ معاف ہوجاوینگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ جَامِعِ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ باب متفرق دعاؤن کے بیان مین **عَنْ** بُرَیْدَۃَ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَّدْعُوْا وَھُوَ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ
لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ قَالَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰہَ بِاسْمِہِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی قَالَ زَیْدٌ فَذَکَرْتُہٗ لِزُھَیْرِ بْنِ
مُعَاوِیَۃَ بَعْدَ ذٰلِکَ بِسِنِیْنَ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ مَالِکِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ زَیْدٌ ثُمَّ ذَکَرْتُہٗ لِسُفْیَانَ فَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ **ترجمہ** روایت ہے بریدہ اسلمی سے
کہا اُنہون نے کہ سُنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ وہ دعا کرتا تھا ان کلمات سے اللہم سے کفوا احد تک یعنے یا اللہ مانگتا ہون مین تجھسے اس وسیلہ کہ مین گواہی
کرتا ہون تجھکو کہ کوئی معبود برحق نہین سوای تیرے تو اکیلا ہے اور نرالا ہے ایسا کہ نہ جنا تونے کسیکو اور نہ جنا تجھکو کسی نے اور نہین تیرا کوئی شریک ذات مین کہا راوی
نے کہ پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان اُسکے ہاتھ مین ہے کہ اُسنے مانگا اللہ تعالےٰ سے اُسکے اسم اعظم کے ساتھ کہ جب دعا
کی جاوے اُس سے تو قبول کیجاوے اور جب مانگا جاوے اُسکے وسیلہ سی تو عنایت کرے کہا زید نے جو راوی حدیث ہین کہ ذکر کی مین نے یہ حدیث زہیر بن
معاویہ سے کئی برس کے بعد تو کہا انہون نے کہ روایت کی مجھسے ابو اسحاق نے انہون نے روایت کی مالک بن مغول سے کہا زید نے پھر ذکر کیا مین نے اسکا سفیان سے تو انہون نے بھی روایت کی
مالک سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی شریک نے یہ حدیث ابی اسحاق سے انہون نے ابن بریدہ سے انہون نے اپنے باپ سے اور سُنی ہے یہ روایت ابو اسحاق
نے مالک بن مغول سے **عَنْ** اَسْمَآءَ بِنْتِ یَزِیْدَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسْمُ اللّٰہِ الْاَعْظَمُ فِیْ ھَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ وَاِلٰـھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ
اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَفَاتِحَۃِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ **ترجمہ** روایت ہے اسماء بنت یزید سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اعظم ان
دو آیتون مین ہے وَاِلٰـھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ الاٰیۃ اور آل عمران کے شروع کی آیت الٓمّٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ الاٰیۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** فُضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ
بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی فَقَالَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ
اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَّ فَاحْمَدِ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہٗ قَالَ ثُمَّ صَلّٰی رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِکَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ **ترجمہ** روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہا کہ ایکبار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اور اُسنے نماز پڑھی پھر کہا اللہم اغفر لی
وارحمنی یعنے یا اللہ بخش مجھکو اور رحم کر سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جلدی کی تونے ای نمازی جب نماز پڑھکر بیٹھے تو تو حمد کر اللہ کی جیسے اُسکو لائق ہے اور درود
بھیج مجھپر پھر دعا کر اللہ سے پھر نماز پڑھی دوسرے شخص نے اسکے بعد اور حمد کی اللہ کی اور درود بھیجا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر سو فرمایا اُس سے آپنے ای نمازی دعا کر تیری دعا
قبول ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ حیوہ بن شریح نے ابی ہانی سے اور ابو ہانی کا نام حمید بن ہانی ہے اور ابو علی الجنبی کا نام عمرو بن مالک ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُدْعُوا اللّٰہَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَۃِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَجِیْبُ دُعَآءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاہٍ **ترجمہ** روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کرو اللہ سے اور تمکو یقین ہو قبول ہونیکا اور یاد رکھو کہ اللہ قبول نہین کرتا غافل اور کھیلتے ہوئے دل سے کچھہ **ف**
یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی روایت سے **عَنْ** فُضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ یَقُوْلُ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَّدْعُوْا فِیْ صَلَاتِہٖ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَی

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ
لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لْيَدْعُ بَعْدُ مَا شَاءَ **ترجمہ** روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ انہوں نے کہا سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ دعا
کرتا تھا اپنی نماز کے بعد اور نہ درود پڑھا اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جلدی کی اس نے پھر بلایا اسکو اور فرمایا اس سے یا اور کسی سے کہ جب نماز پڑھ
چکے تو شروع کرے اللہ کے حمد اور ثنا سے پھر درود بھیجے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کرے جو چاہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابٌ عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ جَسَدِيْ وَعَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دعا کرتے ان لفظوں سے اللہم سے آخر تک یعنے
یا اللہ تندرستی دے میرے بدن میں اور عافیت دے میری آنکھ میں اور کر دے میراوارث مجھ سے کوئی معبود برحق نہیں ہے مگر اللہ حکمت والا بزرگ پاک ہے وہ پروردگار بڑے عرش
کا اور سب تعریف اللہ کو ہے جو پالنے والا ہے عالموں کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سنا مین محمد سے یعنی بخاری سے کہ فرماتے تھے حبیب بن ثابت کو سماع نہیں عروہ
بن زبیر سے کچھ **بَابٌ عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ
وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ
فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ
ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے آئیں فاطمہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ ایک خادم مانگیں سو فرمایا انسے آپنے کہ کہو تم اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ پروردگار سات
آسمانوں کے اور پروردگار بڑے عرش کے اے رب ہمارے اور رب ہر چیز کے اتارنے والے توراۃ اور انجیل اور قرآن کے چیرنے والے دانہ اور گٹھلی کے پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ہر
چیز کے فساد سے تو پکڑنے والا ہے انکی چوٹی تو سب سے اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو سب کے بعد رہیگا تیرے بعد کوئی چیز نہیں اور تو سب سے اوپر ہے تیرے اوپر
کوئی نہیں اور تو پوشیدہ ہے نظروں سے کہ تجھ سے مخفی کوئی نہیں ادا کر دے میرا قرض اور بے پرواہ کر دے مجھکو محتاجی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ایسی ہی
روایت کی بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے مانند اسکے اور روایت کی بعضوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے مرسلا اور نہیں ذکر کیا اسمیں ابی ہریرہ کا **بَابٌ عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو
قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ أَعُوْذُ
بِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا انہوں نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں
تجھ سے ایسے دل سے جسمیں خوف نہو اور ایسی دعا سے جو سنی نجاوے اور ایسے نفس سے جو سیر نہو اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ان چاروں سے **ف**
اسباب میں جابر اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **بَابٌ عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلٰهًا قَالَ أَبِيْ سَبْعَةً سِتَّةً فِي الْأَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِيْ فِي
السَّمَاءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ أَمَا لَوْ أَنَّكَ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِيْ فَقَالَ قُلِ اَللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِيْ
رُشْدِيْ وَأَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے کہ فرمایا میرے باپ سے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کتنے معبودوں کو پوجتا ہے تو انہوں نے
انہوں نے کہا سات ایک آسمان میں اور چھ زمین میں فرمایا آپنے پھر کس سے تو امید اور خوف رکھتا ہے کہا انہوں نے اس سے جو آسمان میں ہے فرمایا اے حصین اگا
ہو اگر تو اسلام لاوے میں تجھے دو کلمے ایسے سکھاؤں کہ نفع دیں تجھکو کہا راوی نے پھر جب وہ مسلمان ہوے عرض کی کہ یا رسول اللہ اب سکھائیے مجھے وہ کلمے جنکا وعدہ کیا
تھا آپنے فرمایا آپنے کہہ اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ سکھا مجھے دینداری میری اور بچا مجھے میرے نفس کے شر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ عمران
بن حصین سے اور سند سے بھی **بَابٌ عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَثِيْرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ
بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا اکثر میں سنتا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
کہ یہ دعا پڑھتے تھے اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے فکر سے اور غم اور تھکن اور سستی اور بخیلی اور قرض کے غلبے اور مردوں کے غصے سے **ف** یہ حدیث

حسن ہے غریب ہے اس سند سے عمرو بن عمرو کی روایت سے **عن** انسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْا یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں سستی اور بڑھاپے اور نامردی اور بخیلی اور فتنہ سے مسیح دجال کے اور عذاب قبر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَاجَآءَ فِیْ عَقْدِ التَّسْبِیْحِ بِالْیَدِ باب انگلیون گننے کے بیان میں **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْقِدُ التَّسْبِیْحَ بِیَدِہٖ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا انہون نے کہ دیکھا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنے انگلیون پر تسبیح گنتے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند اعمش سے کہ وہ عطا سے روایت کرتے ہون اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے یہی حدیث عطاء بن سائب سے بڑے طول کے ساتھ اور اس باب مین یسیرہ بنت یاسر سے بھی روایت ہے **عن** انسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا قَدْ جُھِدَ حَتّٰی صَارَ مِثْلَ فَرْخٍ فَقَالَ لَہٗ اَمَا کُنْتَ تَدْعُوْا اَمَا کُنْتَ تَسْاَلُ رَبَّکَ الْعَافِیَۃَ قَالَ کُنْتُ اَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ مَا کُنْتَ مُعَاقِبِیْ بِہٖ فِی الْاٰخِرَۃِ فَعَجِّلْہُ لِیْ فِی الدُّنْیَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ اِنَّکَ لَا تُطِیْقُہٗ وَلَا تَسْتَطِیْعُہٗ اَفَلَا کُنْتَ تَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

ترجمہ روایت ہے انس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک صحابی کی کہ وہ سخت بیمار تھے کہ مانند چڑیا کے بچے کی ہوگئے تھے سو فرمایا اُنسے آپ نے کہ تم اللہ سے دعا نہین کرتے اور اس سے عافیت نہین مانگتے تھے انہون نے عرض کی کہ مین کہتا تھا یا اللہ جو تجھے عذاب کرنا مجھے آخرت مین ہے وہ دنیا ہی مین کرلے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ تو طاقت نہین کہہ سکتا تجھے نہین ہوسکتا تو یہ کیون نہین کہتا کہ یا اللہ دے مجھے دنیا مین خوبی اور آخرت مین خوبی اور بچا مجھے عذاب دوزخ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے کئی وجہ سے انس سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب عن** اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ مِنْ دُعَآءِ دَاوٗدَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ قَالَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَکَرَ دَاوٗدَ یُحَدِّثُ عَنْہُ قَالَ کَانَ اَعْبَدَ الْبَشَرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی الدرداء سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ داود علیہ السلام کی دعا مین یہ ہے کہ وہ کہتے تھے اللھم سے الماء البارد تک یعنی یا اللہ مین مانگتا ہون تجھ سے محبت تیری اور محبت اُسکی جسکو تو چاہتا ہے اور وہ عمل کہ پہونچا دے مجھے تیری محبت تک یا اللہ کردے اپنی محبت میرے لئے زیادہ پیاری میری جان سے اور مال سے اور میرے گھر والون سے اور ٹھنڈے پانی سے کہا راوی نے کہ حضرت جب انکا ذکر کرتے فرماتے وہ سب آدمیون سے زیادہ عبادت کرنیوالے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ الْخَطْمِیِّ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُعَآئِہٖ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ حُبُّہٗ عِنْدَکَ اَللّٰھُمَّ مَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْہُ قُوَّۃً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ اَللّٰھُمَّ مَا زَوَیْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْہُ فَرَاغًا لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن یزید سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دعا تھی اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ دے مجھے محبت اپنی اور محبت اُسکی جو نفع دے مجھکو تیری درگاہ مین یا اللہ جو دیا تو نے مجھے میری پیاری چیزون سے سو کردے اُسکو قوت اُس چیز کے جس سے تو محبت رکھتا ہے اور جو روک لیا تو نے مجھ سے میری پیاری چیزون سے تو کردے اُسکو موجب فراغت کا اُس چیز کے لئے جسے تو دوست رکھتا ہے یعنی جو ملے وہ تیرے مرضیات اور محبوبات مین خرچ ہو اور جو جاوے وہ سبب ہو میرے خالی اور فارغ ہونیکا کہ مین تیری مرضیات مین مشغول رہون **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابوجعفر خطمی کا نام عمیر بن یزید بن خماشہ ہے **مترجم** حقیقت مین یہ عاہموم اور غموم کو ایسا پاش پاش کرتے ہیں جیسا سنگ گران شیشۂ نازک کو اور فوات اور حصول مقاصد کے وقت اسقدر لذت بخش دل و جان ہوتی ہے کہ احاطۂ تحریر سے باہر ہے اللہ تعالےٰ ہر مومن کو اسکے لذت عنایت فرماوے اور اس فقیر کو بھی آمین یا مجیب الداعین +

باب عن شُکَلِ بْنِ حُمَیْدٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ تَعَوُّذًا اَتَعَوَّذُ بِہٖ قَالَ فَاَخَذَ بِکَفِّیْ فَقَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ یَعْنِیْ فَرْجَہٗ **ترجمہ** روایت ہے شکل بن حمید سے انہون نے کہا آیا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی مین نے کہ مجھے کوئی تعوذ ایسا بتائیے کہ مین اُسکو پڑھا کرون سو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہہ اللھم سے منیی تک یعنی مین پناہ مانگتا ہون تیرے ساتھ اپنے کانون اور آنکھ اور زبان اور دل اور منی کے شر سے اور مراد منی سے فرج ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے سعد بن اوس کی روایت سے کہ وہ بلال بن یحیی سے روایت کرتے ہین **باب عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ

انگلیون پر تسبیح گننے کا بیان

مختلف دعائین

يعلمهم هذا الدعاء كما يعلمهم السورة من القرآن اللهم اني اعوذ بك من عذاب جهنم ومن عذاب القبر واعوذ بك من فتنة المسيح الدجال و
اعوذ بك من فتنة المحيا والممات **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سکھاتے تھے یہہ دعا ایسی سکھاتے تھے جیسی کوئی سورت سکھاتے ہوں
قرآن کی اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں عذاب دوزخ سے اور عذاب قبر سے اور پناہ میں آتا ہوں میں فتنہ سے مسیح دجال کے اور پناہ میں آتا ہوں
میں فتنہ سے زندگی اور موت کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو بهؤلاء الكلمات
اللهم اني اعوذ بك من فتنة النار وعذاب النار وعذاب القبر وفتنة القبر ومن شر فتنة الغنى ومن شر فتنة الفقر ومن شر المسيح الدجال اللهم اغسل خطاياي
بماء الثلج والبرد وانق قلبي من الخطايا كما انقيت الثوب الابيض من الدنس وباعد بيني وبين خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب اللهم
اني اعوذ بك من الكسل والهرم والمأثم والمغرم **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یہہ دعا پڑہتے تھے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ
میں تیرے پناہ میں آتا ہوں آگ کے فتنہ سے اور آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور قبر کے فتنہ سے اور امیری کے فتنہ سے اور فقیری کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے شر سے
یا اللہ دہو دے میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے پانی سے اور صاف کر دے دل میرا گناہوں سے جیسا صاف کرتا ہے تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے اور دوری ڈالدے میرے
اور میرے گناہوں میں جیسے کہ دوری ڈالدی تو نے مشرق اور مغرب میں یا اللہ میں تیرے پناہ میں آتا ہوں الکساہٹ اور بڑہاپے اور گناہ اور چٹی سے **ف** یہہ
حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول عند وفاته اللهم اغفر لي وارحمني والحقني بالرفيق الاعلى
ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ وفات کے وقت فرماتے تھے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ
بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر اور ملا مجھکو رفیق اعلے سے یعنے بلند گروہ یعنے فرشتوں سے یا جماعت انبیا سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب عن** عائشة
قالت كنت نائمة الى جنب رسول الله صلى الله عليه وسلم ففقدته من الليل فلمسته فوقعت يدي على قدميه وهو ساجد وهو يقول اعوذ
برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك **ترجمہ** روایت ہے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
کہ فرمایا انہوں نے میں سوتی تھی بازو میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور میں نے آپکو نہ پایا اور ٹٹولا تو میرا ہاتھ آپکے پیروں پر پڑا اور آپ سجدہ میں تھے اور فرماتے تھے اعوذ سے
آخر تک یعنے پناہ میں آتا ہوں میں تیری رضا کی تیرے غصہ سے اور پناہ میں آتا ہوں تیرے عفو کی تیرے عذاب سے نہیں پوری کر سکتا ہوں تعریف تیری تو ویسا ہی ہے جیسے آپ
اپنے ذات مقدس کی تعریف کی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ کئی سندوں سے حضرت عائشہ سے روایت کی ہمسے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے
یحیی بن سعید سے اسی اسناد سے مانند اسکے اور اسمین یہ الفاظ زیادہ ہیں واعوذ بك منك لا احصي ثناء عليك یعنے پناہ مانگتا ہوں میں تجہہ سے تیرے ساتہ
اور تعریف نہیں کر سکتا تیری **باب عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يقول احدكم اللهم اغفر لي ان شئت اللهم ارحمني ان
شئت ليعزم المسألة فانه لا مكره له **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ نے کہ نہ کہے کوئی تم میں سے دعا میں کہ ای اللہ تیرا جی چاہے تو بخش مجھکو اگر تو چاہے یا رحم کر
مجھپر اگر تو چاہے چاہئے کہ غیر معلق کرے سوال کو کیونکہ نہیں ہے کوئی اکراہ کرنیوالا اسکے لئے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال ينزل ربنا كل ليلة الى السماء الدنيا حين يبقى ثلث الليل الاخر فيقول من يدعوني فاستجيب له من يسألني فاعطيه ومن يستغفرني فاغفر
له **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اترتا ہے رب ہمارا ہر رات آسمان دنیا پر جب باقی رہتی ہے تہائی رات آخر کی اور فرماتا ہے کون ہے کہ دعا
کرے مجھسے کہ میں قبول کروں دعا اسکی کون ہے کہ سوال کرے مجھسے کہ میں دوں اسکو اور کون ہے کہ مغفرت مانگے کہ بخشدوں میں اسکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور
ابو عبد اللہ الاغر کا نام سلمان ہے اور اس باب میں علی اور عبد اللہ بن مسعود اور ابی سعید اور جبیر بن مطعم اور رفاعہ جہنی اور ابی الدردا اور عثمان بن ابی العاص سے بھی روایت ہے
عن ابي امامة قال قيل يا رسول الله اي الدعاء اسمع قال جوف الليل الاخر ودبر الصلوات المكتوبات **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہا انہوں
نے کہ عرض کیا [illegible] نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے فرمایا آپنے کہ دعا آخر رات کی اور دعا فرض نمازوں کے بعد کی **ف** یہ حدیث
حسن ہے اور مروی ہوئی ابی ذر سے اور ابن عمر سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے دعا خیرات کے بہت افضل ہے اور امید ہے قبول ہونیکی اور مانند اسکے

باب عن انس یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال حین یصبح اللّٰھم اصبحنا نشھدک ونشھد حملۃ عرشک وملائکتک و
جمیع خلقک بانک انت اللہ لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک الا غفر اللہ لہ ما اصاب فی یومہ ذلک وان قالھا حین
یمسی غفر اللہ لہ ما اصاب فی تلک اللیلۃ من ذنب **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے کہا صبحکو اللّٰھم سے رسولک تک یعنے یا اللہ صبح کی ہم نے
گواہ کرتے ہین ہم تجھکو اور گواہ کرتے ہین ہم عرش کے اٹھانیوالونکو اور تیرے فرشتون کو اور سارے مخلوق کو اسپر کہ تو معبود برحق ہے نہین کوئی معبود برحق سوا تیرے اکیلا ہے تو کوئی
شریک نہین تیرا اور محمد بندہ تیرا اور رسول تیرا ہے انتہے تو بخشدیتا ہے اللہ تعالے اسکے گناہونکو جو اسدن ہون اور اگر کہے اُسنے یہی کلمات شام کو تو بخشدیتا ہے اللہ تعالے اسکے
گناہونکو جو اُس رات کو ہون **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** عن ابی ھریرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ سمعت دعاءک اللیلۃ فکان الذی وصل الی
منہ انک تقول اللّٰھم اغفر لی ذنبی ووسع لی فی داری وبارک لی فیما رزقتنی قال صلی اللہ علیہ وسلم فھل تراھن ترکن شیئا **ترجمہ** روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ سنی مین نے دعا آپکی آجکی رات سو پہونچی مجھے اُس دعا سے یہ کہ آپ فرماتے تھے اللّٰھم سے رزقتنی تک یعنے یا اللہ بخشدے گناہ
میرے اور کشادگی دے میرے گھر مین اور برکت دے میرے رزق مین فرمایا آپنے پھر دیکھا تو نے اس دعا نے کچھ بھی چھوڑا یعنے دین و دنیا کی سب بھلائی اسمین آگئی
ف ابو السلیل کا نام ضریب بن نفیر ہے اور یہ حدیث غریب ہے **باب** عن ابن عمر قال قل ما کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقوم من
مجلس حتی یدعو بھؤلاء الکلمات لاصحابہ اللّٰھم اقسم لنا من خشیتک ما یحول بیننا وبین معاصیک ومن طاعتک ما تبلغنا بہ جنتک ومن
الیقین ما تھون بہ علینا مصیبات الدنیا ومتعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احییتنا واجعلہ الوارث منا واجعل ثارنا علی من ظلمنا وانصرنا
علی من عادانا ولا تجعل مصیبتنا فی دیننا ولا تجعل الدنیا اکبر ھمنا ولا مبلغ علمنا ولا تسلط علینا من لا یرحمنا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ کم اُٹھتے تھے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کم کسی مجلس سے اُٹھتے بغیر اسکے کہ یہہ دعا کرلین اپنے اصحاب کے لئے اللّٰھم سے آخر تک یعنے یا اللہ بانٹ دے ہمارے لئے اپنا خوف اتنا کہ حایل ہوجاوے
ہمارے گناہون کے درمیان اور بانٹ دے فرمان برداری اتنی کہ پہونچادے ہمکو تیرے جنت تک اور بانٹ دے یقین اتنا کہ آسان ہوجاوین ہمپر مصیبتین دنیا کی اور نفع دے
دے ہمکو ہمارے کانون سے اور ہمارے آنکھون سے اور ہماری قوتون سے جبتک تو ہمکو زندہ رکھے اور کردے ہمارا وارث ہماری نسلون سے اور خاص کردے انتقام ہمارا اُسی پر
جو ہمپر ظلم کرے اور مدد دے ہمکو اُسپر جو ہمپر زیادتی کرے اور مت کر مصیبت ہماری ہمارے دین مین اور نکر دنیا کو بڑا مقصود ہمارا اور نہ انتہا ہمارے علم کی اور مسلط نکر ہمپر
ایسے شخصکو جو رحم نکرے ہمپر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضون نے یہ خالد بن ابی عمران سے اُنہون نے نافع سے اُنہون نے ابن عمر سے **تترجم**
اس دعا مین سوا طلب مقصود کے بڑے بڑے عمدہ فائدے مین **اول** فضیلت خوف الٰہی کی کہ وہ حایل اور مانع ہوجاتا ہے بندونکا گناہون سے معلوم ہوا کہ جو جتنا ڈرتا
خدا کا ہے اُتنا ہی خوف کم رکھتا ہے اور تقویٰ اور گناہون سے بچنا یہی خوف ہے اور خوف خدا عمدہ چیز ہے کہ حضرت اپنی اور اصحاب کے لئے ہمیشہ مانگتے تھے **دوسرے** فضیلت
طاعت کی کہ اشارہ فرمایا ہے اپنے کہ اطاعت الٰہی ہے جنت تک پہونچانیوالی ہے **تیسرے** فضیلت یقین کی کہ بیان فرمایا آپنے کہ یقین سے مصیبتین ہلکی ہوجاتی ہین اسلئے کہ
جب آدمی کو یقین کامل ہوا کہ ہمکو ایک دن مرنا ہے اور اس دار المصائب سے سفر کرنا ہے تو ہر مصیبت اُسپر آسان ہوجاتی ہے اور جسکو یقین ہوا کہ عبادات
پر اللہ تعالے ثواب کثیر اور طاعات پر اجر جزیل عنایت فرماویگا اُسپر ریاضات شاقہ آسان ہوجاتی ہین اور جسکو یقین ہوا کہ مصیبت مین اللہ تعالے نے صابرین کے
بڑے درجے رکھے ہین اور اللہ صابرین کے ساتھ ہے اُسکو ہر ایک مصیبت عین راحت نظر آتی ہے اسیطرح جب اللہ تعالے کی وعید اور عذاب قبر اور عذاب حشر و نار کا
یقین ہوجاتا ہے تو آدمی کو ترک معاصی اور شہوات آسان ہوجاتا ہے غرض یقین بڑی مفتاح سہولت اور آسانی ہے **چوتھے** یہہ جو فرمایا کہ خاص کردے
انتقام ہمارا اُسی پر جو ظلم کرے ہمپر اسمین تعلیم کری کہ بقصور کسے انتقام نہ لین اور ایک کی تقصیر پر دوسرے کو سزا نہ دین جیسے جاہلیت کا دستور تھا کہ ایک کے بدلے دشمن کو مارتے
تھے **پانچوین** یہہ جو فرمایا مت کر مصیبت ہماری دین مین اس سے مراد یہہ ہے کہ مصیبت دو قسم ہے ایک دنیا کی کہ مثلاً فقر و محتاجی ہوئی یا دکھہ درد بیماری ہوئی دوسرے
مصیبت دین مین کہ صحبت اہل بدع کی ہوئی یا رفاقت فساق کی یا معیت زانیون کی یا گرفتاری معاصی مین کہ اُس سے آدمی کی عاقبت خراب ہوجاتی ہے
اور ایمان مین خلل آتا ہے اور اسمین ہرگز ثواب کی توقع نہین پس اس سے پناہ مانگی آپنے **چھٹے** مذمت دنیا کی کہ دعا کی آپنے کہ اسکو ہمارا بڑا مقصود نکر اسلئے کہ دنیا

ملعون ہے اور طالب ملعون کا ملعون ہے چنانچہ مروی ہے آیسی کہ دنیا ملعون ہے اور جو اُسمین ہے ملعون ہے مگر ذکر اللہ کا اور جو اسکی مدد کرے **ساتوین** مذمت حاکم ظالم بی رحم نا خدا ترس
کے کہ اُس سے پناہ مانگی آپنے **عن** مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعَنِي أَبِي وَأَنَا أَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ يَا بُنَيَّ مِمَّنْ
سَمِعْتَ هَذَا قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُولُهُنَّ قَالَ الْزَمْهُنَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُنَّ **ترجمہ** روایت ہے مسلم بن ابی بکرہ سے کہا انہوں نے
کہ سنا میرے باپ نے کہ مین کہتا تھا یا اللہ مین پناہ مانگتا ہوں تجھسے فکر اور سستی اور عذاب قبر سے تو کہا انہوں نے ای میرے بیٹے کس سے سُنی تمنے یہہ دعا مین نے کہا تمسے کہا انہوں
نے کہ گانٹھہ مین باندہ رکھو اس دعا کو اسلئے کہ مینے سُنی ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ اسکو پڑہتے تہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب**
عن عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَإِنْ كُنْتَ مَغْفُورًا لَكَ قَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ بِمِثْلِ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ
فِي آخِرِهَا الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ سکھلادون مین تمکو ایسے کلمات کہ اگر تو انکو کہے تو
بخشدیا جاوے اور بخشا ہوا ہو تو تیرے درجہ بلند ہوں کہہ تو لا آلہ الا اللہ سے رب العرش العظیم تک یعنے کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے بلند ہے اور بڑا ہے نہین کوئی معبود برحق مگر
اللہ تحمل والا ہے بزرگی والا نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ پاک ہے اللہ صاحب بڑے عرش کا کہا علی بن خشرم نے خبر دی ہمکو علی بن حسین بن واقد نے اپنے باپ سے مثل اسکے
مگر انہوں نے آخر مین الحمد للہ رب العالمین پڑہا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے ابی اسحاق کے روایت سے کہ وہ حارث سے روایت کرتے ہین وہ
علی سے **باب** **عن** سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ
الظَّالِمِينَ فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ **ترجمہ** روایت ہے سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا ذوالنون کی جو پڑہے انہوں نے مچھلی کی پیٹ
مین ایسی ہی کہ جو مسلمان اُس سے دعا کرے اللہ قبول کرے اور وہ لا آلہ سے ظالمین تک ہے یعنے نہین کوئی معبود برحق مگر تو پاک ہے تو مین ظالموں مین سے ہوں **ف** محمد بن یوسف
نے کہا خبر دی ہمکو ابراہیم بن محمد بن سعد نے روایت ہے اور وہ سعد سے روایت کرتے ہین اور روایت کی کئی لوگوں نے یہہ حدیث یونس بن اسحاق سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن سعد سے انہوں نے سعد سے
اور نہین ذکر کیا سند مین انہوں نے روایت کی ہو اپنے باپ سے اور روایت کی بعضوں نے کہ وہ ابو احمد زبیری ہین یونس سے انہوں نے کہا روایت ہے ابراہیم بن محمد بن سعد سے وہ روایت
کرتے ہین اپنے باپ سے وہ سعد سے محمد بن یوسف کی روایت کے مانند **باب** **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدٍ مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ **ترجمہ**
روایت ہے ابوہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی کی ننانوے نام ہین ایک کم سو جو یاد کرے داخل ہو جنت مین **ف** یوسف نے کہا خبر دی ہمکو عبدالاعلی نے ہشام سے انہوں نے محمد بن حسان سے
انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے ابوہریرہ سے کئی سندوں سے کہ وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
باب **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللَّهُ
الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ
الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ الْغَفُورُ الشَّكُورُ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ
الْحَفِيظُ الْمُقِيتُ الْحَسِيبُ الْجَلِيلُ الْكَرِيمُ الرَّقِيبُ الْمُجِيبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيمُ الْوَدُودُ الْمَجِيدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيدُ الْحَقُّ الْوَكِيلُ الْقَوِيُّ الْمَتِينُ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ الْمُحْصِي
الْمُبْدِئُ الْمُعِيدُ الْمُحْيِي الْمُمِيتُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْأَوَّلُ الْآخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِي الْمُتَعَالِي
الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِي الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّورُ الْهَادِي الْبَدِيعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ
الرَّشِيدُ الصَّبُورُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی کی ننانوے نام ہین ایک کم سو جو احصا کرے انکا داخل ہو جنت مین ہو اللہ الذی
سے آخر تک **ف** یہہ حدیث غریب ہے **روایت** کیا ہے کئی لوگوں نے صفوان سے اور نہین جانتے ہم یہہ حدیث مگر صفوان سے اور وہ ثقہ ہین اہل حدیث کے نزدیک اور
مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور نہین جانتے ہم اکثر روایتوں مین ذکر اسمائے الہی کا مگر اسی روایت مین اور روایت کی
آدم بن ابی ایاس نے یہہ حدیث اور اسناد سے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ذکر کیا اُسمین اسما کا اور اُسکے اسناد صحیح نہین **روایت** کی ہے ابن ماجہ

ہمسے کہا انہون نے سفیان سے انہون نے ابی الزناد سے انہون نے اعرج سے انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہ اللہ کے ننانوے نام ہین جو انکو یاد
رکہے داخل ہو جنت مین اور اس روایت مین ہے ذکر اسما کا نہین یعنی تفصیل اُنکی مذکور نہین غرض تفصیل اسما کی کسی حدیث صحیح مین وارد نہین ہوئی اور یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا یہہ ابو الیمان نے شعیب سے انہون نے ابی الزناد سے اور نہین ذکر کیا اسمین اسما کا **مترجم** اس حدیث کی متعلق کئی فوائد مین کہ انکا جاننا
ضرور ہے اور نہایت مفید **اول** یہ کہ علما مین یہان ایک بحث مشہور ہے کہ اسم عین مسمی ہے یا غیر مسمی اور ہر طرف ایک جماعت گئی ہے مگر تحقیق اس مقام مین یہ
ہے کہ ایسے مباحث خوض فی الباطل مین داخل ہین اور گفتگو اسمین محض لایعنی اور حدیث مین وارد ہوا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا خوبی اسلام کی یہ
ہے کہ مالایعنی کو چہوڑ دے اور اللہ تعالی نے دوزخیون سے حالمین ارشاد فرمایا ہے کہ وہ کہینگے وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ پس مومن کامل کو چاہیے کہ ایسی مباحث
مین لب نہ کہولے اور لا و نعم کچہہ نبولے اور گفت و شنید اسمین خلاف سلف کا ہے **دوم** یہ کہ حصر اسما مین علما کی دو قول ہین جمہور تو اسطرف گئی ہین کہ اسمائے الہیہ
اس سے زیادہ بہی ہین ولیکن دخول جنت کا وعدہ انہین ننانوے سے خاص ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اسماء حسنی اسی عدد مین محصور ہین مگر نووی نے جمہور کے
قول پر اتفاق علما کا نقل کیا ہے اور ابن مسعود کی روایت جسکو احمد نے نکالا ہے اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے وہ بہی اسکی مؤید ہے کہ اسمین یہ لفظ ہین وَ
اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اور ایک روایت مین ہے وَاَسْأَلُكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ کہ یہ صاف دلالت کرتے ہین کہ اس نو
کے سوا اور بہی نام ہین اُس تعالے شانہ کی **سوم** یہ کہ احصا جو حدیث مین وارد ہوا ہے اُس سے کیا مراد ہے علما کی اسمین کئی اقوال ہین **اول** یہ کہ احصا اہل ظاہر کے
نزدیک معرفت الفاظ اور معانی کی ہے **دوم** اہل اللہ کے نزدیک متصف ہو جانا اُن صفتون سے اور متخلق باخلاق الہی ہو جانا اور ظہور اُنکے حقایق کا اور بروز اُنکے
نتایج کا قلب سالک پر ذکر کیا ان تینون قول کو صاوی نے حاشیہ جلالین مین اور حافظ ابن حجر نے اسمین چار قول ذکر کیے ہین **پہلا** یاد کیا کہ یہی تفسیر کی ہے
بخاری نے اپنی صحیح مین اور مسلم کے نزدیک بہی یہی ہے **دوسرا** یہ کہ معنی اُسکی پہچانے اور اُسپر ایمان لاوے **تیسرا** یہ کہ جتنا ممکن ہے اُنکے معنون پر عمل کیا اور اُنکے ساتہ متعلق
ہوا **چوتہا** یہہ کہ سارا قرآن پڑہ گیا اسلیے کہ قرآن ان سب اسما کو شامل ہے اور اسطرف گئی ہین ابو عبد اللہ زبیری **چہارم** معانی اسمائے الہیہ مین **اَللّٰهُ**
حلیمی نے کہا ہے کہ یہہ کہ اکبر الاسما ہے اور اجمع انکا اور وہ مشابہ ہے اسمائے اعلام موضوعہ کے غیر مشتق اور معنی اسکے قدیم پوری قدرت والا اور جایز نہین کہ اُسکے
سوا کسیکو اللہ کہین اور سیبویہ سے مروی ہے کہ وہ اسم مشتق ہے اور خلیل سے دو روایتین ہین اور بیضاوی نے اُسکو کئی لفظون سے مشتق کہا ہے کہ یہہ مقام اُسکے ذکر
کا نہین بوجہ طول کے غرض اقوال اصحاب عربیت اور نحو کے اس اسم مبارک مین بہت ہین اور بیہقی نے کہا اُن سب قولون سے میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ وہ اسم علم
ہے اور مشتق نہین مثل سائر اسماء مشتقہ کے **اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ** قول معتبر یہہ ہے کہ یہہ دونون اسم رحمت سے مشتق ہین اور رحمٰن مین زیادہ رحمت بوجہی جاتی ہے رحیم
سے کہ اسمین پانچ حرف ہین اور رحیم مین چار اور بعضون نے کہا کہ رحمٰن اسم عبرانی ہے اور آثار مین وارد ہوا ہے کہ وہ دونون اسم رقیق ہین اور ایک مین رقت زیادہ
ہے بہ نسبت دوسرے کے **اَلْمَلِكُ** سبکا بادشاہ اور یہ نام حدیث مین آیا ہے اور قرآن مین بہی **اَلْقُدُّوْسُ** ہر عیب و نقصان سے پاک **اَلسَّلَامُ** خود
سلامت اور عالم کا سلامت رکہنے والا **اَلْمُؤْمِنُ** اپنے دین حق کا باور کرنیوالا یا مومنین کو ہول قیامت سے نجات دینے والا اور امن مین رکہنے والا یا
اَلْمُهَيْمِنُ شاہد امانت دار محافظ **اَلْعَزِيْزُ** غالب عزت والا **اَلْجَبَّارُ** زبردست ٹوٹے پہوٹے کا جوڑنیوالا **اَلْمُتَكَبِّرُ** عظیم الشان کبریائی والا **اَلْخَالِقُ**
عدم سے پیدا کرنیوالا **اَلْبَارِئُ** بے نمونہ دیکہے عالم کا بنانے والا **اَلْمُصَوِّرُ** صورت گر ہر مخلوق کے مناسب شکل اور صورت کا بنانیوالا **اَلْغَفَّارُ** اپنے بندون
کے عیب اور گناہ بخشنے والا اور اُنکے برائیون کو ڈہکنے والا **اَلْقَهَّارُ** سب پر غالب **اَلْوَهَّابُ** بے عوض کثرت سے دینے والا **اَلرَّزَّاقُ** روزی دینے والا
اَلْفَتَّاحُ رزق اور رحمت کے دروازے کہولنے والا **اَلْعَلِيْمُ** ہر چیز جاننے والا **اَلْقَابِضُ** بند کرنیوالا ارواح اور روزی کا اور مخلوقات کو ایک مٹہی مین
لے لینے والا **اَلْبَاسِطُ** کشادہ کرنیوالا رزق کا اور جاری کرنیوالا روحونکا بدنون مین **اَلْخَافِضُ** پست کرنیوالا مغرورونکا اور زیر کرنیوالا سرکشونکا **اَلرَّافِعُ**
بلند کرنیوالا مومنین منکسرین کا بالادست کرنے والا زیر دستون کا **اَلْمُعِزُّ** عزت دینے والا **اَلْمُذِلُّ** ذلیل کرنیوالا **اَلسَّمِيْعُ** ہر آواز کو سننا
اَلْبَصِيْرُ ہر چیز کو دیکہتا **اَلْحَكَمُ** فیصلہ کرنیوالا **اَلْعَدْلُ** منصف حاکم **اَللَّطِيْفُ** مہربان باریک دان **اَلْخَبِيْرُ** کہلے چہپے ہر چیز سے خبردار

اَلْحَلِیْمُ بڑا بردبار سائی والا کہ اہل کفر و فسق کو جلد نہیں پکڑتا اَلْعَظِیْمُ بزرگ جسکی بڑائی وہم و خیال سے باہر ہو اَلْغَفُوْرُ پردہ پوش اَلشَّکُوْرُ شکرگذاروں کا
قدردان اَلْعَلِیُّ سب سے اونچا اَلْکَبِیْرُ سب سے بڑا اَلْحَفِیْظُ اپنے مخلوقات کا نگہدار اور محافظ اَلْمُقِیْتُ محافظ یا قدرت خلایق کا قوت دینے والا اَلْحَسِیْبُ
تمام عالم کو کافی اسکے سوا دوسرے کی حاجت ہرگز نہیں اَلْجَلِیْلُ بڑے شان والا اَلْکَرِیْمُ صاحب کرم کہ جسکے عطا کی انتہا نہیں اَلرَّقِیْبُ ہر شئے کا نگہبان
اَلْمُجِیْبُ حاجت روا دعا کا قبول کرنیوالا اَلْوَاسِعُ کشادہ رحمت کشادہ عطا اَلْحَکِیْمُ حاکم باحکمت استوارکار اَلْوَدُوْدُ نیکوں کا محبوب اہل معرفت کا
محب اَلْمَجِیْدُ بزرگ ذات نیکوکار اَلْبَاعِثُ قیامت میں قبروں سے مردوں کا اٹھانیوالا اَلشَّهِیْدُ ہر چیز اسکے آگے حاضر اَلْحَقُّ سچ مچ جسکے ذات اور
صفات میں کچھ بھی دھوکا نہیں اَلْوَکِیْلُ سارے عالم کا کارساز روزی کا ضامن اَلْقَوِیُّ زبردست اَلْمَتِیْنُ استوارکار جسکو تھکن اور ماندگی نہیں +
اَلْوَلِیُّ مددگار عالم کا کارساز اَلْحَمِیْدُ ہر کام کا سراہا سارے عالم کا محمود اَلْمُحْصِیْ ہر چیز کا گھیرنے والا ذرہ بھی اسکے علم سے باہر نہیں اَلْمُبْدِئُ بےمثال کے
عالم کا ایجاد کرنیوالا اَلْمُعِیْدُ دنیا میں زندوں کا مارنیوالا آخرت میں مردوں کو زندگی بخشنے والا اَلْمُحْیِیْ جلانیوالا اَلْمُمِیْتُ مارنیوالا اَلْحَیُّ بذات خود زندہ +
اَلْقَیُّوْمُ بذات خود قایم دوسروں کا تھامنے والا اَلْوَاجِدُ غنی جسکو کچھ احتیاج نہیں اَلْمَاجِدُ بزرگی والا اَلْوَاحِدُ اکیلا جسکا کوئی دوسرا نہیں اَلصَّمَدُ
سردار دائمی جو نہ کھاوے نہ پیوے سب اسکے محتاج ہوں اور وہ سب سے بے نیاز اَلْقَادِرُ صاحب قدرت اَلْمُقْتَدِرُ بڑی اقتدار والا اَلْمُقَدِّمُ تقدیم بخشنے والا اَلْمُؤَخِّرُ
پیچھے ڈالنے والا اَلْاَوَّلُ سب سے پہلا کہ اس سے قبل کوئی نہیں اَلْاٰخِرُ پچھلا جسکے بعد کچھ نہیں اَلظَّاهِرُ قدرت کے راہ سے پہلا جسمیں کچھ شک نہیں یا سب سے
اوپر جسکے اوپر کوئی نہیں اَلْبَاطِنُ خلق کے وہم و نظر سے چھپا جسکے کنہ ذات پر کوئی آگاہ نہیں اَلْوَالِیُّ مالک صاحب حکومت اَلْمُتَعَالِیُّ بلند شان اور
بلند ذات والا یعنے ذات اسکی عرش بریں سب سے اوپر اَلْبَرُّ اپنے بندوں پر مہربان اور نیکوکار اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنیوالا اَلْمُنْتَقِمُ بدکاروں کو سزا دینے والا
اَلْعَفُوُّ گناہوں کا مٹانیوالا گنہگاروں کا بخشنے والا اَلرَّءُوْفُ نہایت مہربانی والا مَالِكُ الْمُلْكِ سب جہان کا مالک جو چاہے سو کرے ذُوالْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ جلال والا صاحب تعظیم و تکریم اَلْمُقْسِطُ عادل منصف اَلْجَامِعُ قیامت میں خلایق کا جمع کرنیوالا اَلْغَنِیُّ سب سے بے نیاز اَلْمُغْنِیُّ جسکو چاہے
بے پرواہ بنادے اَلْمَانِعُ روکنے والا اَلضَّارُّ ضرر پہونچانیوالا اَلنَّافِعُ نفع دینے والا اَلنُّوْرُ بذات خود ظاہر اور غیر کا ظاہر کرنیوالا جسکے نور سے ایمان کا ظہور
ہے اَلْهَادِیُ نیک راہ بتانے والا مطلب پر پہونچانیوالا اَلْبَدِیْعُ خود بےنظیر اور نئی ایجاد کا لینے والا بےنمونہ اختراع کرنیوالا اَلْبَاقِیُّ موجود دائمی ہمیشہ
قایم اَلْوَارِثُ فنائی عالم کے بعد قایم رہنے والا اَلرَّشِیْدُ راہ نما اَلصَّبُوْرُ بڑی سہار والا جو بدکاروں کو جلد نہیں پکڑتا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قُلْتُ وَمَا الرَّتْعُ یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے جب گذرو تم باغوں پر جنت کے تو چرو
میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ جنت کے باغ کون ہیں آپنے فرمایا مسجدیں میں نے عرض کی کیونکر ہے چرنا انمیں فرمایا سبحان اللہ سے آخر تک کہنا **ف** یہ حدیث غریب ہے
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّکْرِ **ترجمہ** روایت ہے
انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے فرمایا جب گذرو تم باغوں پر جنت کے چرو پوچھا باغ جنت کے کیا ہیں فرمایا حلقے وعظ کے **ف** یہ حدیث حسن ہے
غریب ہے اس سند سے ثابت بن انس کے روایت سے **باب** عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَکُمْ مُصِیْبَةٌ
فَلْیَقُلْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ فِیْهَا وَاَبْدِلْنِیْ مِنْهَا خَیْرًا فَلَمَّا احْتُضِرَ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اخْلُفْ فِیْ اَهْلِیْ
خَیْرًا مِنِّیْ فَلَمَّا قُبِضَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ عِنْدَ اللّٰهِ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ فِیْهَا **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابو سلمہ سے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے فرمایا جب پہونچے کسیکو مصیبت تو کہے انا للہ سے خیرا تک یعنے ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم اسیکے طرف جانیوالے ہیں یا اللہ میں تیرے نزدیک
سے اپنی مصیبت کا ثواب چاہتا ہوں سو ثواب دے مجھکو اسمیں اور بدلا دے اس سے بہتر چیز یعنے جو فوت ہوگئی مجھسے پھر جب موت حاضر ہوئی ابو سلمہ کے تو دعا کی
انہوں نے کہ یا اللہ میرے پیچھے لا میرے گھر والوں میں مجھسے بہتر شخص کو پھر جب انکی روح قبض ہوگئی ام سلمہ نے کہا انا للہ سے آخر تک یعنے ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم اسیکی طرف

جانیوالے ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہہ اور سند سے بواسطہ ام سلمہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابو سلمہ کا نام عبداللہ بن عبدالاسد ہے **مترجم** اللہ تعالیٰ نے ام سلمہ کے اس دعا کو قبول فرمایا کہ وہ امہات مومنین مین داخل ہوئین اللہ راضی ہو ان سب سے

باب عن انس بن مالک ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ای الدعاء افضل قال سل ربک العافیۃ والمعافاۃ فی الدنیا والآخرۃ ثم اتاہ فی الیوم الثانی فقال یا رسول اللہ ای الدعاء افضل فقال لہ مثل ذلک ثم اتاہ یوم الثالث فقال لہ مثل ذلک قال فاذا اعطیت العافیۃ فی الدنیا واعطیتھا فی الآخرۃ فقد افلحت **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ ایک شخص آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ کس چیز کا مانگنا اللہ سے افضل ہے آپنے فرمایا مانگ اپنے رب سے عافیت اور معافی دنیا اور آخرت مین پھر آیا وہ دوسرے دن اور اسنے ویسا ہی عرض کیا آپنے پھر ویسا ہی فرمایا پھر آیا وہ تیسرے دن پھر آپنے وہی فرمایا اور فرمایا کہ جب ملے تجھکو عافیت دنیا میں اور آخرت مین تو تو مراد کو ہونچ گیا یعنے پھر کیا چاہیے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے ہم سلمہ بن وردان کی روایت سے ہی سی جانتے ہین

عن عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ ارأیت ان علمت ای لیلۃ لیلۃ القدر ما اقول فیھا قال قولی اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ عرض کی انہوں نے کہ یا رسول اللہ بتائی مجھکو اگر مین جان جاؤن کہ کونسی رات شب قدر ہے تو کیا پڑھون آپنی فرمایا کہہ اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ تو بخشنی والا ہے دوست رکھتا ہے بخشنی کو سو بخش مجھکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عن العباس بن عبدالمطلب قال قلت یا رسول اللہ علمنی شیئا اسألہ اللہ قال سل اللہ العافیۃ فمکثت ایاما ثم جئت فقلت یا رسول اللہ علمنی شیئا اسألہ اللہ فقال لی یا عباس یا عم رسول اللہ سل اللہ العافیۃ فی الدنیا والآخرۃ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھی سکھائی ایسی چیز کہ مین اللہ سے مانگون آپنی فرمایا عافیت مانگو اللہ سے پھر تھوڑے دن مین ٹھیرا اور پھر یہی عرض کی آپنے فرمایا ای عباس رسول اللہ کے چچا مانگو اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت مین **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور عبداللہ بیٹے حارث کی ہین وہ بیٹے نوفل کے اور انکو سماع عباس سے ہے

باب عن عائشۃ عن ابی بکر الصدیق ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد امرا قال اللھم خرلی واخترلی **ترجمہ** روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے کسی کام کا فرماتے اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ اختیار کر میرے واسطے خیر کو اور پسند فرما اور خیر و برکت دے میرے کام مین **ف** یہہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر زنفل کی روایت سے اور وہ ضعیف ہین محدثین کے نزدیک انکو زنفل بن عبداللہ العرفی کہتے ہین اور وہ عرفات مین رہا کرتے تھے اور اکیلے انہین نے یہہ روایت بیان کی ہے اور انکا کوئی متابع نہین

باب عن ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوضوء شطر الایمان والحمد للہ تملأ المیزان وسبحان اللہ والحمد للہ تملآن او تملأ ما بین السموات والارض والصلوۃ نور والصدقۃ برھان والصبر ضیاء والقرآن حجۃ لک او علیک کل الناس یغدو فبایع نفسہ فمعتقھا او موبقھا **ترجمہ** روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو نصف ایمان ہے اور الحمد للہ بھر دیتا ہے میزان اعمال کو یعنے ثواب سے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونو بھر دیتی ہین یا ہر ایک انمین کا بھر دیتا ہے آسمان و زمین کے درمیان کو اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے ایمان کی اور صبر روشنی ہے اور قرآن حجت ہی تیرے نجات کی یا تیرے ہلاک کی اور ہر شخص صبح کرتا ہے اسحال مین کہ بیچنے والا ہے اپنی نفس کا پھر یا اسکا آزاد کرنیوالا ہے یا ہلاک کرنیوالا یعنے اگر اطاعت و عبادت کی اپنی جان کو خدا سے نجات دی ورنہ ہلاک کیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التسبیح نصف المیزان والحمد للہ یملأہ ولا الہ الا اللہ لیس لھا دون اللہ حجاب حتی تخلص الیہ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ آدھی میزان بھر دیتا ہے یعنی ثواب سے اور الحمد للہ ساری میزان بھر دیتا ہے اور لا الہ الا اللہ کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہین یہانتک کہ وہ اللہ تک پہونچ جاتا ہے یعنے مقبول ہو جاتا ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اسناد اسکی کچھ قوی نہین

عن رجل من بنی سلیم قال عدھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یدی او فی یدہ التسبیح نصف المیزان والحمد للہ یملأہ والتکبیر یملأ ما بین السماء والارض والصوم نصف الصبر والطھور نصف الایمان **ترجمہ** روایت ہے ایک مرد سے جو قبیلہ بنی سلیم سے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے گن دی ہیں یہ پانچ انگلیون پر ہاتھ کے یا اپنے ہاتھ پر کہ سبحان اللہ آدھی میزان ہے اور یہ پہلی بات ہے اور دوسری یہ کہ الحمد للہ بھر دیتی ہے اسکو تیسرے یہ کہ اللہ اکبر بھر دیتا ہے آسمان و زمین کے بیچ کو چوتھے یہ کہ روزہ نصف صبر ہے پانچوین کہ

طہارت نصف ایمان ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے ابی اسحاق سے **بَابٌ عَنْ** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اَكْثَرُ مَا دَعَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فِي الْمَوْقِفِ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ نَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَاِلَيْكَ مَآبِيْ وَلَكَ
رَبِّ تُرَاثِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ **ترجمہ** روایت ہے
حضرت علی سے کہا انہوں نے کہ اکثر جو دعا کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن بعد دوپہر کے وقوف عرفات میں وہ یہ تھی اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ تجھکو
تعریف ہے جیسے تو کہے اور بہتر اُس سے جیسے ہم کہیں یا اللہ تیرے لئے ہی نماز ہماری اور قربانی اور زندگی اور موت ہماری اور تیری ہی طرف ہے لوٹنا ہمارا اور تیرے ہی
لئے یا اللہ میراث میری یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور وسوسہ سینہ کے اور پریشانی سے کام کے یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اُس شر سے جو ہوا
لاتی ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اسناد اُسکے قوی نہیں **بَابٌ عَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ
كَثِيْرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ كَثِيْرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَجْمَعُ ذٰلِكَ كُلَّهٗ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مِنْ
خَيْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ پڑھیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت سی دعائیں کہ یاد نرہیں ہمکو عرض کی کہ یا رسول اللہ آپنے بہت سی دعائیں
کیں کہ ہمکو کچھہ یاد نرہیں آپنے فرمایا میں تمکو ایسی چیز بتادوں جو اُن سب کی جامع ہو تم کہو اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ مانگتے ہیں ہم تجھسے وہ خیر جو مانگی تجھ سے تیرے نبی محمد صلے
اللہ علیہ وسلم نے اور پناہ میں آتے ہیں ہم تیرے اُسکے شر سے جس سے پناہ مانگی تیرے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اور تو ہی مددگار ہے اور تو ہی پہونچانیوالا ہے یعنی خیر اور شر
کا اور طاقت گناہ سے بچنے کی اور قوت عبادت کرنے کی نہیں مگر اللہ کیطرف سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **بَابٌ عَنْ** شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قُلْتُ
لِاُمِّ سَلَمَةَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ عِنْدَكِ قَالَتْ كَانَ اَكْثَرُ دُعَائِهٖ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ
عَلٰى دِيْنِكَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لِاَكْثَرِ دُعَائِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ فَقَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ اِنَّهٗ لَيْسَ اٰدَمِيٌّ اِلَّا وَقَلْبُهٗ
بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ فَمَنْ شَاءَ اَقَامَ وَمَنْ شَاءَ اَزَاغَ فَتَلَا مُعَاذٌ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا **ترجمہ** روایت ہے شہر بن حوشب سے
کہ انہوں نے کہا ام سلمہ سے کہ ای ام المؤمنین حضرت کیا اکثر دعا کیا کرتے تھے جب وہ آپکے پاس ہوتے انہوں نے کہا یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک یعنے اے دلوں
کے پھیرنے والے جما دے میرے دلکو اپنے دین پر سو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ اکثر یہ دعا کیوں کرتے ہیں آپنے فرمایا ای ام سلمہ کوئی آدمی ایسا نہیں جسکا دل اللہ
کی دو انگلیوں میں نہو پھر جسے وہ چاہتا ہے قایم رکھتا ہے یعنے دین حق پر اور جسے چاہتا ہے اُسکا دل ٹیڑھا کر دیتا ہے پھر معاذ نے جو راوی حدیث ہیں یہ آیت
پڑھی ربنا لا تزغ الایۃ یعنے ای رب ہمارے مت ٹیڑھا کر ہمارے دلونکو بعد اسکے کہ ہدایت کی تو نے **ف** اسباب میں عائشہ اور نواس بن سمعان اور انس اور جابر اور عبد اللہ
بن عمر اور نعیم بن ہمار سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے **بَابٌ عَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ شَكَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْمَخْزُوْمِيُّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ
الْاَرَضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ
وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے کہ شکایت کی انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آنکھ میں نہ سو سکا یعنے کسی وسوسہ یا خوف کے سبب سے سو نہ پایا
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب بچھونے پر جائے تو کہہ اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ پالنے والی ساتوں آسمان کے اور جن پر انہوں نے سایہ کیا اور پالنے والی زمینوں کے
اور جنکو انہوں نے اُٹھایا اور پالنے والی شیطانوں کے اور جنکو انہوں نے گمراہ کیا ہو جا تو ہمسایہ میرا اپنے سارے مخلوق کے شر سے بچا نکہ زیادتی کرے اُنمیں سے کوئی مجھپر یا بغاوت
عزت ہے ہمسایہ تیرا اور بزرگ ہے ثنا تیری کوئی معبود نہیں تیرے سوا کوئی معبود نہیں مگر تو **ف** اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور حکم بن ظہیر جو اسکے سند میں
ہے وہ متروک الحدیث ہیں کہ چھوڑ دی اُس سے حدیث لینا بعض محدثین نے اور مروی ہے یہ حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور سند سے بھی سوا اسکے اور وہ مرسل ہے
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا فَزِعَ اَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ

مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُلَقِّنُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهٖ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِيْ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهٖ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب کے دادا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں کا نیند میں چونک پڑے کہے اعوذ سے یحضرون تک یعنے میں اللہ کے پوری باتوں کی پناہ میں آتا ہوں اُسکے غضب سے اور عذاب سے اور اُسکے بندوں کے فساد سے اور وسوسوں سے شیطانوں کے اور اس سے کہ وہ ہمارے پاس آویں سو وہ خواب اُسے ضرر نکریگا اور عبداللہ بن عمرو سکھا دیتے تھے اُسکو جو بالغ ہوتا تھا اُنکے اولاد سے اور جو نابالغ ہوتا تھا اُسکو لکھکر اُسکے گلے میں لٹکا دیتے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

باب عن عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهٗ اَنَّهٗ قَالَ لَا اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہا اُنہوں نے کہ سنا میں نے ابو وائل سے کہا اُنہوں نے کہ سنا میں نے عبداللہ بن مسعود سے عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا ابو وائل سے کہ تمنے خود سنا عبداللہ سے اُنہوں نے کہا کہ ہاں مرفوع کرکے اُنہوں نے یہ روایت یعنے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سے بڑھکر کوئی غیرت والا نہیں اور اسی لئے حرام کیا اُسنے بیحیائیوں کو کھلے ہوں یا چھپے اور کسیکو تعریف اپنی اچھی نہیں لگتی جتنی اللہ کو اچھی لگتی ہے اور اسی لئے اُسنی خود تعریف کی اپنے ذات مقدس کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِيْ صَلٰوتِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ اُنہوں نے عرض کی اے رسول اللہ کے مجھے ایسی دعا سکھا دیجئے کہ میں اپنی نماز میں پڑھا کروں آپنے فرمایا کہہ تو اللّٰہم سے آخر تک یعنے یا اللہ میں نے ظلم کیا اپنی جان پر بہت اور نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی مگر تو سو بخشدے مجھکو اپنے نزدیک سے بخشنا اور رحمت کر مجھپر بیشک تو ہی ہے بخشنے والا رحمت کرنیوالا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور وہ حدیث لیث بن سعد کی ہے اور ابو الخیر کا نام مرثد بن عبداللہ مزنی ہے

باب عن اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَرَبَهٗ اَمْرٌ قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلِظُّوْا بِيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا اُنہوں نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی سخت کام آپڑتا فرماتے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ یعنے اے حی زندہ قائم رکھنے والے تیری رحمت کے وسیلہ سے فریاد کرتا ہوں میں اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ فرمایا آپنے لازم پکڑو تم یا ذا الجلال والاکرام کو یعنے اے بڑائی اور بزرگی والے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی ہے یہ انس سے اور سندسے بھی سوا اس سند کی چنانچہ روایت کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُنہوں نے مؤمل سے اُنہوں نے حماد بن سلمہ سے اُنہوں نے حمید سے اُنہوں نے انس بن مالک سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے لازم پکڑو تم یا ذا الجلال والاکرام یہہ حدیث غریب ہے اور محفوظ نہیں اور مروی ہوئی یہ حماد بن سلمہ سے اُنہوں نے روایت کی حمید سے اُنہوں نے حسن بصری سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح زیادہ ہے اور مؤمل نے اسمیں غلطی کی کہ کہا روایت ہے حمید سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے اور اُنکا کوئی تابع نہیں

عن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا اَرْجُوْ بِهَا الْخَيْرَ قَالَ فَاِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا وَّهُوَ يَقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَّهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الصَّبْرَ قَالَ سَاَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَاسْئَلْهُ الْعَافِيَةَ **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا اُنہوں نے کہ سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ کہتا تھا یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے پوری نعمت تو آپنے فرمایا کیا ہے پوری نعمت اُسنے عرض کی کہ میں نے ایک دعا کی کہ امید رکھتا ہوں اُس سے بہتری کی آپنے فرمایا پوری نعمت یہی ہے داخل ہونا جنت میں اور بچ جانا دوزخ سے اور سنا آپنے ایک شخص کو کہ کہتا تھا یا ذا الجلال والاکرام آپنے فرمایا تیری دعا مقبول ہے اب سوال کر اور سنا آپنے ایک شخص کو کہ کہتا تھا یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے صبر آپنے فرمایا تو نے بلا مانگی اب اللہ سے عافیت مانگ **روایت** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنہوں نے اسمٰعیل سے اُنہوں نے جریری سے اسی اسناد سے مانند اسکی یہ حدیث حسن ہے

باب عن اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ طَاهِرًا يَّذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ باہلی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

جو جاوے اپنے بچھونے پر طہارت کے ساتھ اور یاد کرتا رہے اللہ کو یہانتک کہ سو جاوے نہیں کروٹ لیتا ہے وہ کسی طرف مگر جو مانگتا ہے وہ اللہ سے خیر دنیا اور آخرت کی اللہ اُسی عنایت فرماتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ شہر بن حوشب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ظبیہ سے وہ عمرو بن عبسہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ اَبِیْ رَاشِدٍ الْحُبْرَانِیِّ قَالَ اَتَیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقُلْتُ لَهٗ حَدِّثْنَا مِمَّا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَلْقٰی اِلَیَّ صَحِیْفَةً فَقَالَ هٰذَا مَا كَتَبَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَظَرْتُ فِیْهَا فَاِذَا فِیْهَا اَنَّ اَبَا بَكْرِ نِ الصِّدِّیْقَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ مَا اَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَیْتُ قَالَ یَا اَبَا بَكْرٍ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ وَّمَلِیْكَهٗ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ وَشِرْكِهٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰی نَفْسِیْ سُوْٓءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰی مُسْلِمٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی راشد حبرانی سے کہا اُنہوں نے کہ آیا میں عبداللہ بن عمرو بن عاص کے پاس اور اُنسے کہا کہ کوئی حدیث بیان کرو مجھ سے جو سُنی ہو تمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سو اُنہوں نے میری طرف ایک صحیفہ یعنی ورق لکھا ہوا ڈال دیا اور کہا کہ لکھوا دیا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا راوی نے کہ میں نے اُسے دیکھا اُسمیں لکھا تھا کہ ابوبکر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ سکھائیے مجھکو جو میں کہا کروں صبح اور شام تو فرمایا آپنے کہو تم اللّٰھم آخر تک یعنی یا اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے چھپی اور کُھلی کے کوئی معبود برحق نہیں مگر تو تو رب ہے ہر چیز کا اور مالک پناہ میں آتا ہوں میں تیری اپنی نفس کی شرسے اور شیطان کے فساد اور شرکت سے اور اس سے کہ کماؤں میں اپنے اوپر بُرائی یا کھینچ لیجاؤں اُسکو کسی مسلم کی طرف **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَجَرَةٍ یَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ اِنَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَكْبَرُ لَتُسَاقِطُ مِنْ ذُنُوْبِ الْعَبْدِ كَمَا تَسَاقَطَ وَرَقُ الشَّجَرَةِ هٰذِهٖ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک درخت پر جسکے پتے سوکھے تھے سو مارا اُسکو اپنے لاٹھی سے اور پتے اُسکے جھڑ پڑے سو فرمایا آپنے کہ یہ چاروں کلمے الحمد للہ وغیرہ بندے کے گناہ جھاڑ دیتے ہیں جیسے جھڑتے ہیں پتے اس درخت کے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور نہیں جانتے ہم اعمش کو کہ سماع ہوا ہو انکو انس سے مگر اُنہوں نے دیکھا ہے انس کو اور نظر کی ہے اُنکی طرف

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ شَبِیْبِ السَّبَائِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلٰی اِثْرِ الْمَغْرِبِ بَعَثَ اللّٰہُ لَهٗ مَسْلَحَةً یَّحْفَظُوْنَهٗ مِنَ الشَّیْطٰنِ حَتّٰی یُصْبِحَ وَكَتَبَ لَهٗ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ مُّوْجِبَاتٍ وَّمَحٰی عَنْهُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ مُّوْبِقَاتٍ وَّكَانَتْ لَهٗ بِعَدْلِ عَشْرِ رَقَبَاتٍ مُّؤْمِنَاتٍ **ترجمہ** روایت ہے عمارہ بن شبیب السبائی سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہے لا الٰہ الا اللہ آخر تک دس بار بعد مغرب کے بھیجیگا اللہ تعالیٰ اُسکی طرف فرشتے کہ حفاظت کرینگے اُسکی صبح تک اور لکھے جاوینگے اُسکے لئے دس نیکیاں رحمت کے واجب کرنیوالی اور مٹائی جاوینگی اُس سے دس بُرائیاں ہلاک کرنیوالی اور ثواب ہوگا اُسکو دس بردہ آزاد کرنیکا جو مسلمان ہوں **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے لیث بن سعد کے اور ہم نہیں جانتے کہ عمارہ بن شبیب کو سماع ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ التَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَمَا ذُكِرَ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰہِ لِعِبَادِهٖ باب توبہ و استغفار کی فضیلت کے بیان میں اور اللہ رحمۃ کا اپنے بندوں پر

عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ قَالَ اَتَیْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِیَّ اَسْاَلُهٗ عَنِ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ فَقَالَ مَا جَآءَ بِكَ یَا زِرُّ فَقُلْتُ ابْتِغَآءُ الْعِلْمِ فَقَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا یَطْلُبُ قُلْتُ اِنَّهٗ حَكَّ فِیْ صَدْرِیَ الْمَسْحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ بَعْدَ الْغَآئِطِ وَالْبَوْلِ وَكُنْتَ امْرَاً مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَسْاَلُكَ هَلْ سَمِعْتَهٗ یَذْكُرُ فِیْ ذٰلِكَ شَیْئًا قَالَ نَعَمْ كَانَ یَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفْرًا اَوْ مُسَافِرِیْنَ اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَّلَیَالِیْهِنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ لٰكِنْ مِّنْ غَآئِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ قَالَ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَهٗ یَذْكُرُ فِی الْهَوٰی شَیْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَبَیْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ اِذْ نَادَاهُ اَعْرَابِیٌّ بِصَوْتٍ لَّهٗ جَهْوَرِیٍّ یَا مُحَمَّدُ فَاَجَابَهٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی نَحْوٍ مِّنْ صَوْتِهٖ هَآؤُمُ فَقُلْنَا لَهٗ وَیْحَكَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَاِنَّكَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نُهِیْتَ عَنْ هٰذَا فَقَالَ وَاللّٰہِ لَآ اَغْضُضُ قَالَ الْاَعْرَابِیُّ الْمَرْءُ یُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا یَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَمَا زَالَ یُحَدِّثُنَا حَتّٰی ذَكَرَ بَابًا مِّنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ مَسِیْرَةُ عَرْضِهٖ اَوْ یَسِیْرُ الرَّاكِبُ فِیْ عَرْضِهٖ اَرْبَعِیْنَ اَوْ سَبْعِیْنَ عَامًا قَالَ سُفْیَانُ قِبَلَ الشَّامِ خَلَقَهُ اللّٰہُ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مَفْتُوْحًا یَّعْنِیْ لِلتَّوْبَةِ لَا یُغْلَقُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ **ترجمہ** روایت ہے زر بن حبیش سے اُنہوں نے کہا گیا میں صفوان بن عسال مرادی کے پاس کہ پوچھوں اُنسے مسح موزوں کا سو پوچھا اُنہوں نے کیوں آئے تم اے زر سو کہا میں نے علم حاصل کرنیکو سو کہا اُنہوں نے کہ ملائکہ اپنے بازو بچھاتے ہیں

طالب علم کے لئے اُسکی طلب سے راضی ہوکر پھر مین نے کہا کہ میرے دلمین خیال آیا موزون کے مسح کا بعد پیخانے اور پیشاب کے کرین یا نکرین اور مین ایک صحابی ہون رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کا سو آیا مین تمہارے پاس کہ پوچھون مین تمسے کہ کچھ سنا ہے تمنے حضرت سے کہ ذکر کرتے ہون اسکا کہا اُنہون نے کہ ہان ہمکو حکم کرتے تھے آپ جب ہم مسافر
ہون کہ نہ اُتارین ہم موزے تین دن اور رات مگر غسل جنابت کے لئے اور نہ اُتارین ہم پیخانے یا پیشاب یا سونیکے بعد پھر کہا مین نے کہ کچھ سنا تمنے ذکر کرتے تھے محبت کا اُنہون نے
کہا کہ ہم ایک سفر مین ساتھ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ ایک گنوار آیا اور اُسنے بلند آواز سے پکارا کہ یا محمد سو حضرت نے اُسکو جواب دیا اُسی آواز سی اور فرمایا کہ آؤ سو ہمنے
اُس سے کہا ای خرابی تیری پست کر اپنی آواز کو کہ تو پاس ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور منع ہے اُن پاس آواز بلند کرنا سو کہا اُسنے کہ واللہ مین پست نکرونگا اپنی آواز اور
کہا اُسنے کہ آدمی دوست رکھتا ہے ایک قوم کو اور نہین ملتا اُنسے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی قیامت کے دن اُسکے ساتھ ہوگا جسکو چاہتا ہے یعنی عمل مین
اگرچہ اُنکی برابر نہو پھر صفوان مجھسے باتین کرتے رہے یہانتک کہ ذکر کیا ایک دروازہ کا کہ مغرب کی طرف ہے چوڑان اُسکی ایسی ہے کہ سوار اونٹ کا چالیس یا ستر برس تک
اُسمین چلا جاوے اور سفیان نے کہا کہ وہ شام کی طرف ہے پیدا کیا ہے اُسکو اللہ نے جسدن پیدا کیا ہے آسمانون کو اور زمین کو اور وہ کھلا ہوا ہے یعنے توبہ کے لئے اور بند نہین
ہوگا یہانتک کہ آفتاب نکلے مغرب سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** زر بن حبیش قال اتیت صفوان بن عسال المرادی فقال لی ما جاء بک قلت
ابتغاء العلم قال بلغنی ان الملائکة تضع اجنحتها لطالب العلم رضا بما یفعل قال قلت له انه حاک او قال حک فی نفسی شیء من المسح علی الخفین فهل حفظت
من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فیه شیئا قال نعم کنا اذا کنا سفرا او مسافرین امرنا ان لا نخلع خفافنا ثلاثا الا من جنابة ولکن من غائط وبول و
نوم قال فقلت فهل حفظت من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی الهوی شیئا قال نعم کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی بعض اسفاره فناداه
رجل کان فی اخر القوم بصوت جهوری اعرابی جلف جاف فقال یا محمد یا محمد فقال له القوم مه انک قد نهیت عن هذا فاجابه رسول اللہ صلی
اللہ علیه وسلم علی نحو من صوته هاؤم فقال الرجل یحب القوم ولما یلحق بهم قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم المرء مع من احب قال
زر فما برح یحدثنی حتی حدثنی ان اللہ عز وجل جعل بالمغرب بابا عرضه مسیرة سبعین عاما للتوبة لا یغلق حتی تطلع الشمس من قبله وذلک
قول اللہ تبارک وتعالی یوم یأتی بعض ایات ربک لا ینفع نفسا ایمانها الایة **ترجمہ** اسکا اوپر گذرا اسمین اعرابی کو جلف جاف کہا یعنے احمق سخت و درشت
مزاج اور باب توبہ کے بیان کے بعد یہہ آیت پڑھی یوم یأتی الآیہ یعنے جسدن آجاوینگی بعض نشانیان تیرے رب کی نفع نہ دیگا اُسدن کسیکو ایمان اُسکا یعنے جب آفتاب مغرب سے
طلوع کریگا کسیکے توبہ قبول نہوگی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال ان اللہ یقبل توبة العبد ما لم
یغرغر **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ توبہ قبول کرتا ہے بندہ کی جب تک کہ غرغرانہ لگے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی
ہمسے محمد بن بشار نے انہون نے ابو عامر عقدی سے انہون نے عبد الرحمن سے انہون نے اپنے باپ ثابت سے انہون نے مکحول سے انہون نے جبیر بن نفیر سے انہون نے ابن عمر سے انہون
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کی روایت کے اُسی کے ہم معنے **باب عن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لله افرح بتوبة احدکم
من احدکم بضالته اذا وجدها **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے بندہ کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی اپنا
کھویا ہوا اونٹ پاکر خوش ہو **ف** اس باب مین ابن مسعود اور نعمان بن بشیر اور انس سے بھی روایت ہے یہ روایت حسن ہے غریب ہے اس سند سے **باب عن**
ابی ایوب انه قال حین حضرته الوفاة قد کتمت عنکم شیئا سمعته من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول لولا انکم تذنبون لخلق اللہ خلقا یذنبون
فیغفر لهم **ترجمہ** روایت ہے ابی ایوب سے کہ جب اُنکو موت سامنے آئی اُنہون نے کہا مین نے ایک چیز سُنی تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور وہ تم سے چھپا تھا سُنا مینے
کہ فرماتے تھے اگر تم گناہ نکرو تو اللہ تعالے ایک اور مخلوق پیدا کرے کہ وہ گناہ کرے اور اللہ اُنکے گناہ معاف کرے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی
ہے یہہ محمد بن کعب سے وہ روایت کرتے ہین ابی ایوب سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے روایت کی یہ ہمسے قتیبہ نے انہون نے عبد الرحمن سے انہون نے عمر سے جو
مولی ہین غفرہ کے انہون نے محمد بن کعب قرظی سے انہون نے ابی ایوب سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **باب عن** انس بن مالک قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول قال اللہ تبارک وتعالی یا ابن ادم انک ما دعوتنی ورجوتنی غفرت لک علی ما کان فیک ولا ابالی یا ابن

ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يدعو يقول رب اعني ولا تعن علي وانصرني ولا تنصر علي وامكر لي ولا تمكر علي واهدني ويسر لي الهدى
وانصرني على من بغى علي رب اجعلني لك شكارا لك ذكارا لك رهابا لك مطواعا لك مخبتا اليك اواها منيبا رب تقبل توبتي واغسل حوبتي واجب دعوتي
وثبت حجتي وسدد لساني واهد قلبي واسلل سخيمة صدري **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہہ دعا پڑھتے تھے رب اعنی سے آخر تک یعنے
یا اللہ مدد کر میری اور نہ مدد کر کسیکی میرے اوپر اور تائید کر میری اور نہ تائید کر میرے اوپر کسیکی اور مکر کر میرے لئے اور نہ مکر کر کسیکے لئے میرے نقصان اور ضرر کے واسطے اور ہدایت کر مجکو اور
آسان کر میرے لئے ہدایت اور مدد کر میری اُس شخص کے اوپر جو مجہپر زیادتی کرے اور اے رب میرے کر دے تو مجہے اپنا ہی شکر کرنیوالا اور اپنا ہی یاد کرنیوالا اور تجہی ہی سے ڈرنیوالا اور تیرے ہی
اطاعت کرنیوالا اور تجہی سے ڈرنیوالا اور تیرے ہی سے اپنا درد واندوہ بیان کرنیوالا اور تیرے ہی طرف رجوع ہونیوالا اے رب قبول کر توبہ میری اور دہو دے گناہ میرا
اور قبول کر دعا میری اور ثابت کر دے حجت میری اور سیدہا کر دے میری زبان کو اور ہدایت کر میرے دلکو اور نکال دے حسد میرے سینہ کا **ف** کہا محمود بن غیلان
نے اور روایت کی ہمسے محمد بن بشر عبدی نے انہوں نے سفیان سے اسی اسناد سے مانند اسکے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب عن** عائشة قالت قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من دعا على من ظلمه فقد انتصر **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے بد دعا کی اپنے ظالم کے لئے اُسنے بدلا لیا **ف**
یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر ابی حمزہ کی روایت سے اور کلام کیا ہے بعض علما نے ابی حمزہ میں اُنکے حافظہ کی طرف سے اور وہ میمون اعور ہیں روایت کی ہمسے
قتیبہ نے انہوں نے حمید سے انہوں نے ابی الاحوص سے انہوں نے ابی حمزہ سے اسی اسناد سے مانند اسکے **باب عن** ابي ايوب الانصاري قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من قال عشر مرات لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير كانت له عدل اربع رقاب من ولد
اسمعيل **ترجمہ** روایت ہے ابی ایوب انصاری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہے دس بار لا الہ الا اللہ سے قدیر تک اُسکو چار بردوں کے آزاد کرنیکا ثواب ہوگا
جو اولاد اسمعیل سے ہوں **ف** روایت کی گئی یہہ حدیث ابی ایوب سے موقوفاً **باب عن** صفية تقول دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين يدي اربعة آلاف
نواة اسبح بها قال لقد سبحت بهذه الا اعلمك باكثر مما سبحت به فقلت بلى علمني فقال قولي سبحان الله عدد خلقه **ترجمہ** روایت ہے صفیہ سے کہ داخل ہوئے
اُنپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے آگے چار ہزار گٹھلیاں تہیں کہجور کے کہ وہ تسبیح کرتی تہیں سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تونے تسبیح گنی ان گٹھلیوں سے اور میں نہ
سکہا دوں تجہے ایسی تسبیح جو ثواب میں اس سے زیادہ ہو میں نے عرض کی ضرور سکہا دیجئے فرمایا آپنے کہو سبحان الله عدد خلقه یعنے پاکی ہے اللہ تعالی کو اسکی مخلوق کے
گنتی کے برابر **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم صفیہ کی روایت سے مگر اسی سند سے ہاشم بن سعید کوفی کی روایت سے اور اسناد اسکی معروف نہیں ہے اور اس باب میں
ابن عباس سے بہی روایت ہے **عن** جويرية بنت الحارث ان النبي صلى الله عليه وسلم مر عليها وهي في مسجدها ثم مر النبي صلى الله عليه وسلم
بها قريبا من نصف النهار فقال لها ما زلت على حالك قالت نعم فقال الا اعلمك كلمات تقولينها سبحان الله عدد خلقه سبحان الله عدد خلقه سبحان
الله عدد خلقه سبحان الله رضى نفسه سبحان الله رضى نفسه سبحان الله رضى نفسه سبحان الله زنة عرشه سبحان الله زنة عرشه سبحان الله
زنة عرشه سبحان الله مداد كلماته سبحان الله مداد كلماته سبحان الله مداد كلماته **ترجمہ** روایت ہے جویریہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی مسجد میں نکلے اور گذرے
پہر دوبارہ آئے دوپہر کے قریب اور پوچہا اُنسے کہ تم جب سے اسی حال پر ہو یعنے تسبیح کرتی ہو میں تمہیں ایسے کلمے بتا دوں کہ تم اُسے کہہ لینے تاکہ ثواب اُنکے برابر ہو یا زیادہ پہر فرمایا
آپنے سبحان اللہ سے آخر تک یعنے پاکی ہے اللہ کو اُسکے مخلوق کے عدد کے برابر اور یہ تین بار کہا اور پاکی ہے اللہ کو اسکے ذات مقدس کی خوشی کے برابر تین بار اور پاکی ہے اللہ
کو اسکے عرش کے وزن برابر اسکو تین بار کہا اور پاکی ہے اللہ کو اُسکے کلموں کی سیاہی برابر یہہ بہی تین بار کہا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن عبد الرحمن مولی ہیں
آل طلحہ کے اور وہ شیخ ہیں مدینہ کے رہنیوالے ثقہ ہیں اور روایت کی اُنسے مسعودی اور ثوری نے یہی حدیث **باب عن** سلمان الفارسي عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال ان الله حيي كريم يستحيي اذا رفع الرجل اليه يديه ان يردهما صفرا خائبتين **ترجمہ** روایت ہے سلمان فارسی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ
تعالی بڑی شرم والا بزرگی والا ہے اور اللہ شرم کرتا ہے جب آدمی اسکے طرف ہاتہ اُٹہاتا ہے اس سے کہ خالی پہیرے اُنکو اور محروم رکہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے
اور روایت کی بعضوں نے اسکو اور مرفوع نہ کی **عن** ابي هريرة ان رجلا كان يدعو باصبعيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احد احد **ترجمہ**

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ ایک شخص دعا کرتا تھا دو انگلیوں سے تو آنحضرت نے فرمایا ایک سے دعا کر **ف** یہ حدیث غریب ہے اور مراد حدیث کی یہ ہے کہ جب اشارہ کرے آدمی دعا میں یعنے تشہد میں تو ایک انگلی سے اشارہ کرے

اَحَادِیْثُ شَتّٰی مِنْ اَبْوَابِ الدَّعْوَاتِ متفرق حدیثیں دعاؤں کی

عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ قَامَ اَبُوْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقُ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَا فَقَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْاَوَّلِ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَا فَقَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَاِنَّ اَحَدًا لَّمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرًا مِّنَ الْعَافِيَةِ **ترجمہ** روایت ہے رفاعہ سے کہا انہوں نے کہ کھڑے ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر پھر روئے اور فرمایا کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سال میں یعنے ہجرت کے پھر روئے اور ارشاد فرمایا کہ مانگو اللہ سے عفو اور عافیت اسلئے کہ بعد یقین کے کسیکو کوئی چیز نہ ملی بہتر عافیت سی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے ابی بکر سے

بَابٌ

عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَلَوْ فَعَلَهٗ فِى الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً **ترجمہ** روایت ہے ابی بکر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے استغفار کیا اپنے گناہ پر اُسنے اصرار نکیا اگرچہ مرتکب ہوا گناہ کا دن میں ستر بار **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر ابی نصیرہ کی روایت سے اور اسناد اُسکے قوی نہیں

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَيَاتِیْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَيَاتِیْ ثُمَّ عَمَدَ اِلَى الثَّوْبِ الَّذِیْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ كَانَ فِیْ كَنَفِ اللّٰهِ وَفِیْ حِفْظِ اللّٰهِ وَفِیْ سَتْرِ اللّٰهِ حَيًّا وَّمَيِّتًا **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ حضرت عمر نے نیا کپڑا پہنا اور کہا الحمد للہ سے فی حیاتی تک پھر کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو پہنے نیا کپڑا اور کہے سب تعریف ہے اُس اللہ کو کہ پہنایا اُسنے مجھکو ایسا کپڑا کہ چھپاتا ہوں میں اُس سے اپنا ستر اور سنوارتا ہوں میں اُس سے اپنے زندگی میں پھر پرانا کپڑا صدقہ دیدیا ہوگا وہ اللہ کی حفاظت میں اور پناہ میں اور پردہ میں زندگی اور موت میں **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ یحیی بن ایوب نے عبید اللہ بن زحر سے انہوں نے روایت کی علی بن یزید سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے ابی امامہ سے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً وَاَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّمَّنْ لَّمْ يَخْرُجْ مَا رَاَيْنَا بَعْثًا اَسْرَعَ رَجْعَةً وَّلَا اَفْضَلَ غَنِيْمَةً مِّنْ هٰذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى قَوْمٍ اَفْضَلَ غَنِيْمَةً وَّاَسْرَعَ رَجْعَةً قَوْمٌ شَهِدُوْا صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوْا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاُولٰٓئِكَ اَسْرَعُ رَجْعَةً وَّاَفْضَلُ غَنِيْمَةً **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک لشکر نجد کیطرف اور انہوں نے بہت سی غنیمتیں حاصل کیں اور جلدی لوٹ آئے سو ایک شخص نے کہا جو اُنکے ساتھ نہیں نکلا تھا کہ میں نے کوئی لشکر ایسا نہیں دیکھا جو ایسا جلد لوٹے اور ایسی عمدہ غنیمت لاوے اس سے بڑھکر سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا میں بتا دوں تمکو ایسے لوگ جو اس سے افضل غنیمت لائے ہوں اور اُنسے جلد لوٹے ہوں اور وہ وہ لوگ ہیں جو حاضر ہوئے نماز صبح میں یعنے جماعت میں پھر بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے رہے یہانتک کہ آفتاب نکلا سو وہ لوگ ہیں اُنسے جلد تر لوٹنے والے ہیں اور اُنسے افضل غنیمت لانیوالے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور حماد بن ابی حمید وہ محمد بن ابی حمید ہیں اور وہ ابو ابراہیم انصاری مدینے ہیں اور وہ ضعیف ہیں حدیث میں

عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ اِسْتَاْذَنَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْعُمْرَةِ فَقَالَ اَیْ اُخَیَّ اَشْرِكْنَا فِیْ دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عمر سے کہ انہوں نے اجازت مانگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کی تو آپنے فرمایا اے میرے چھوٹے بھائی شریک کرنا ہمکو بھی دعا میں اور بھولنا نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ مُكَاتَبًا جَاءَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ قَدْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِیْ فَاَعِنِّیْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلِ صِيْرٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ آیا اُنکے پاس ایک مکاتب اور اُسنے کہا میں اپنے ادائے کتابت سے عاجز ہو گیا سو میری مدد کیجیے آپنے فرمایا میں تجھے ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو سکھائے مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تجھپر کوہ صیر کے برابر قرض ہو تو بھی ادا ہو جاوے تو کہہ اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ بس کر اور دور کر مجھکو اپنے حرام سے حلال دیکر اور بے پروا کر دے مجھکو اپنے غیر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَجَلِیْ قَدْ حَضَرَ فَاَرِحْنِیْ وَاِنْ كَانَ مُتَاَخِّرًا فَارْفَعْنِیْ وَاِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ فَاَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ قَالَ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَافِهٖ اَوِ اشْفِهٖ شُعْبَةُ الشَّاكُّ قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِیْ بَعْدُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ میں بیمار ہوا اور حضرت میرے پاس تشریف لائے اور میں کہتا تھا یا اللہ اگر میری موت قریب آئی ہو تو مجھے راحت دے اور اگر موت دور ہو تو مجھے اُٹھا دے یعنے تندرست کردے اور اگر امتحان منظور ہو تو

صبر دے سو فرمایا آپ نے کیونکر کہا تونے کہا علی نے پھر کہی میں نے وہی بات سو مارا مجھکو آپ نے اپنے پیر سے اور فرمایا یا اللہ اسکو عافیت دے یا فرمایا شفا دے شعبہ جو راوی حدیث میں انکو شک ہے فرمایا حضرت علی نے کہ پھر میں نے اپنے مرض کی شکایت نہیں کی یعنے تندرست ہوگیا **عن** علیؓ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَادَ مَرِیْضًا قَالَ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کے عیادت فرماتے تو اذہب سے آخر تک پڑھتے یعنے یا اللہ دور کر مرض کو اے رب آدمیوں کے اور شفا دے تو ہی ہے شفا دینے والا نہیں شفا مگر تیری دی ہوئی ایسی شفا دے کہ کوئی مرض باقی نہ رہے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** علی بن ابی طالب اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ وِتْرِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ وہ اپنے وتر میں یہہ دعا پڑھتے اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ تیرے رضا کی پناہ میں آتا ہوں تیرے غصہ سے اور تیرے بخشش کی پناہ میں آتا ہوں تیرے عذاب سے میں پوری تعریف تیری نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے جیسی تعریف تو نے آپ کی اپنے ذات مبارک کی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے حماد بن سلمہ کی روایت سے **عن** سعد کَانَ یُعَلِّمُ بَنِیْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا یُعَلِّمُ الْمُكْتِبُ الْغِلْمَانَ وَیَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ **ترجمہ** روایت ہے سعد اپنے بیٹوں کو یہ کلمات سکھاتے تھے جیسے کہ معلم لڑکوں کو سکھاتا ہے اور کہتے تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکے ساتھ پناہ مانگتے تھے ہر نماز کے بعد اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں تیرے پناہ میں آتا ہوں نامردی سے اور تیرے پناہ میں آتا ہوں بخیلی سے اور تیرے پناہ میں آتا ہوں بڑھاپے کی عمر سے یعنے جسمیں عقل جاتی رہے اور پناہ مانگتا ہوں میں فتنۂ دنیا سے اور عذاب قبر سے **ف** کہا ابو عیسے نے کہ عبد اللہ ابو اسحاق ہمدانی اضطراب کرتے تھے اس روایت میں کہ کبھی کہتے تھے روایت ہے عمرو بن میمون سے وہ روایت کرتے ہیں عمر سے اور کبھی اور کچھ کہتے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے **عن** سعد بن ابی وقاص اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی امْرَاَةٍ وَبَیْنَ یَدَیْهَا نَوَاةٌ اَوْ قَالَ حَصَاةٌ تُسَبِّحُ بِهَا فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَیْسَرُ عَلَیْكِ مِنْ هٰذَا اَوْ اَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ **ترجمہ** روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ وہ گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عورت کے پاس اور انکے آگے گٹھلیاں یا کنکر تھے کہ وہ اسپر تسبیح کرتی تھیں تو آپ نے فرمایا کہ میں تمکو اس سے سہل یا افضل تسبیح سکھا دوں یعنے ثواب میں اس سے بہتر وہ لفظوں میں کہ سبحان اللہ سے آخر تک یعنے پاکی ہے اللہ تعالی کو آسمان و زمین کی مخلوقات کے برابر اور جو انکے بیچ میں ہے اور پاکی ہے اس مخلوق کے برابر جو وہ پیدا کرنے والا ہے یعنے ابد تک اور بڑائی ہے اسکو اسکے برابر اور حول و قوۃ نہیں ہے مگر اللہ کے ساتھ یہہ بھی اتنی ہی مخلوق کے برابر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سعد کی روایت سے **عن** الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ اِلَّا مُنَادٍ یُنَادِیْ سَبِّحُوا الْمَلِكَ الْقُدُّوْسَ **ترجمہ** روایت ہے زبیر بن عوام سے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی صبح ایسی نہیں کہ ایک پکارنے والا نہیں پکارتا ہے کہ تسبیح کرو ملک قدوس کی **ف** یہہ حدیث غریب ہے **عن** ابن عباس اَنَّهُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ تَفَلَّتَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ مِنْ صَدْرِیْ فَمَا اَجِدُنِیْ اَقْدِرُ عَلَیْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا الْحَسَنِ اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ یَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهِنَّ وَیَنْفَعُ بِهِنَّ مَنْ عَلَّمْتَهُ وَیُثَبِّتُ مَا تَعَلَّمْتَ فِیْ صَدْرِكَ قَالَ اَجَلْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلِّمْنِیْ قَالَ اِذَا كَانَ لَیْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَقُوْمَ فِیْ ثُلُثِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ فَاِنَّهَا سَاعَةٌ مَشْهُوْدَةٌ وَالدُّعَاءُ فِیْهَا مُسْتَجَابٌ وَقَدْ قَالَ اَخِیْ یَعْقُوْبُ لِبَنِیْهِ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ یَقُوْلُ حَتّٰی تَاْتِیَ لَیْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِیْ وَسَطِهَا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِیْ اَوَّلِهَا فَصَلِّ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَاُ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةِ یٰسٓ وَفِی الرَّكْعَةِ الثَّانِیَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحٰمٓ الدُّخَانِ وَفِی الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالٓمٓ تَنْزِیْلُ السَّجْدَةِ وَفِی الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَتَبَارَكَ الْمُفَصَّلِ فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ التَّشَهُّدِ فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَاَحْسِنِ الثَّنَاءَ عَلَی اللّٰهِ وَصَلِّ عَلَیَّ وَاَحْسِنْ وَعَلٰی سَائِرِ النَّبِیِّیْنَ وَاسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِاِخْوَانِكَ الَّذِیْنَ سَبَقُوْكَ بِالْاِیْمَانِ ثُمَّ قُلْ فِیْ اٰخِرِ ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِیْ اَبَدًا مَا اَبْقَیْتَنِیْ وَارْحَمْنِیْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا یَعْنِیْنِیْ وَارْزُقْنِیْ حُسْنَ النَّظَرِ فِیْمَا یُرْضِیْكَ عَنِّیْ اَللّٰهُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ

أَسْئَلُكَ يَا اللهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ أَنْ تُلْزِمَ قَلْبِيْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِيْ وَارْزُقْنِيْ أَنْ أَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِيْ يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ
ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اللهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِيْ وَأَنْ تُطْلِقَ بِهِ لِسَانِيْ وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَنْ قَلْبِيْ وَأَنْ
تَشْرَحَ بِهِ صَدْرِيْ وَأَنْ تَغْسِلَ بِهِ بَدَنِيْ فَإِنَّهُ لَا يُعِيْنُنِيْ عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيْهِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَا أَبَا الْحَسَنِ تَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ
أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا تُجَبْ بِإِذْنِ اللهِ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأَ مُؤْمِنًا قَطُّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَاللهِ مَا لَبِثَ عَلِيٌّ إِلَّا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّيْ كُنْتُ فِيْمَا خَلَا لَا آخُذُ إِلَّا أَرْبَعَ آيَاتٍ وَنَحْوَهُنَّ فَإِذَا قَرَأْتُهُنَّ عَلٰى نَفْسِيْ تَفَلَّتْنَ وَأَنَا أَتَعَلَّمُ الْيَوْمَ أَرْبَعِيْنَ
وَنَحْوَهَا فَإِذَا قَرَأْتُهَا عَلٰى نَفْسِيْ فَكَأَنَّمَا كِتَابُ اللهِ بَيْنَ عَيْنَيَّ وَلَقَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ الْحَدِيْثَ فَإِذَا رَدَّدْتُهُ تَفَلَّتَ وَأَنَا الْيَوْمَ أَسْمَعُ الْأَحَادِيْثَ فَإِذَا تَحَدَّثْتُ بِهَا لَمْ أَخْرِمْ مِنْهَا
حَرْفًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ مُؤْمِنٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ أَبَا الْحَسَنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ علی بن ابی طالب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس آئی اور عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون نکلا جاتا ہے قرآن میرے سینہ سی اور مین اُسکے حفظ پر قادر نہین سو آپنے فرمایا اے ابو الحسن مین تمہین ایسے کلمات
سکہا دون کہ تمکو بہی نفع دین اور جسکو سکہاؤ اُسے بہی اور جو سیکہو قرآن سے وہ سینہ مین رہے انہون نے عرض کی کہ ہان سکہائی آپنے فرمایا جب جمعہ کی رات ہو اگر اُٹھہ سکے تو تہائی
رات مین آخر کے تو وہ گہڑی ایسی ہے کہ فرشتہ حاضر ہوتے مین اور دعا اُسوقت مقبول ہے اور میرے بہائی یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹون کو وعدہ دیا کہ مین مغفرت مانگونگا اپنے
رب سے تمہارے لیے یعنے جب آوے رات جمعہ کی پہر اگر نہو سکے تجہہ سی تو کہڑا ہو بیچ رات مین ورنہ اول رات مین اور چار رکعت پڑہ کہ پہلی مین فاتحہ اور یٰس اور دوسری مین فاتحہ
اور حم دخان اور تیسری مین فاتحہ اور الم تنزیل السجدہ اور چوتہی مین فاتحہ اور تبارک جو مفصل مین ہے پہر جب تشہد پڑہ چکے تو حمد و ثنا کر اللہ کے اور خوب درود بہیج مجہپر اور تمام پیغمبرون
پر اور مغفرت مانگ مؤمن مردون اور عورتون کے لئے اور اُن بہائیون کے لئے جو تجہسے پہلے ایمان سے مشرف ہو چکے پہر آخر مین کہہ اللہم سے الا باللہ العظیم تک یعنے یا اللہ رحم
کر مجہپر ساتہہ گناہ چہوڑ دینے کے جب تک مجہے زندہ رکہے اور رحم کر کہ بیفائدہ تکلف نکرون اور عنایت کر مجہے خوب غور کرنا تیرے پسندیدہ امور مین اے اللہ پیدا کرنیوالے
آسمانون اور زمین کے صاحب جلال اور بزرگی کے اور ایسی عزت والی کہ کوئی اُس عزت کے خواہش نکر سکے مانگتا ہون مین تجہسے اے بڑے رحمت کرنیوالے تیرے جلال اور
تیرے مونہہ کے روشنی کے وسیلہ سے کہ لازم کردے میرے دل پر یاد رکہنا تیرے کتاب کا جیسے کہ سکہائی تونے اور توفیق دے کہ اُسے پڑہون مین جسطرح تو پسند کرے یا اللہ پیدا کرنیوالے
آسمانون اور زمین کے جلال اور بزرگی والے اور ایسی عزت والے کہ جسکا کوئی ارادہ نکر سکے مانگتا ہون مین تجہسے اے اللہ تیرے بزرگی اور تیرے چہرے کی روشنی کے وسیلے سے
کہ پرنور کردے تو میرے آنکہین اپنے کتاب سے اور جاری کرے اُسکو میرے زبان پر اور کہول دے اُس سے میرا دل اور کہول دے میرا سینہ اور دہودے اُس سے میرا بدن اسلئے کہ میرے
مدد حق پر کوئی نہین کرتا سوا تیرے اور نہین مدد کرتا کوئی مگر تو اور نہین طاقت گناہ سے بچنے کی اور قوت نیکی کرنیکی مگر اللہ عظمت والیکی طرف سی تمام ہوئی دعا پہر فرمایا آپنے
اے ابو الحسن ایسا ہی کر تم تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات کہ قبول ہوگی دعا تمہاری اللہ کے حکم سے اور قسم ہے اُس پروردگار کی کہ جسنے بہیجا مجہکو حق کے ساتہ کہ محروم نرہیگا
اسکو پڑہکر کوئی مؤمن کبہی ابن عباس نے کہا کہ پانچ یا سات جمعہ کے بعد حضرت علی پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین حاضر ہوئے ویسی ہی مجلس مین اور عرض کی یا رسول
اللہ پہلی مین چار آیتین یاد کرتا تہا اور جب پڑہتا تہا بہول جاتا تہا اور اب چالیس آیتین یاد کرتا ہون اور جب پڑہتا ہون تو گویا قرآن میرے آگی ہے اور مین حدیث سنتا تہا
اور بار بار اُسکو کہتا تہا پہر دل سے اُتر جاتی تہی اور اب جو سنتا ہون جب بیان کرتا ہون اُسمین سے ایک حرف نہین چہوڑتا سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے رب کعبہ
کے ابو الحسن بیشک مؤمن ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر ولید بن مسلم کے روایت سے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّ اللهَ يُحِبُّ أَنْ يُّسْأَلَ وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مانگو اللہ سی فضل
اُسکا اسلئی کہ دوست رکہتا ہے سوال کرنا اور افضل عبادت ہے انتظار کرنا دعا کی قبول ہونیکا **ف** ایسی ہے روایت کے حماد بن واقد نے یہہ حدیث اور حماد بن واقد حافظ
نہین ہد کہتے اور روایت کے ابو نعیم نے یہی حدیث اسرائیل سے انہون نے حکیم بن جبیر سے انہون نے بواسطہ ایک مرد کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی نعیم کے اشبہ ہے
کہ صحیح ہو یہ نسبت اسکی **عَنْ** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْعَجْزِ وَالْبُخْلِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہے یہہ دعا یا اللہ مین تیری پناہ

مین آتا ہوں سستی اور عجز اور بخیلی سے اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ آپ پناہ مانگتے تھے بڑھاپے اور عذاب قبر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عبادة بن الصامت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما على الارض مسلم يدعو الله تعالى بدعوة الا آتاه الله اياها او صرف عنه من السوء مثلها ما لم يدع بمأثم او قطيعة رحم فقال رجل من القوم اذا نكثر قال الله اكثر **ترجمہ** روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ مانگے اللہ سے کوئی چیز مگر دیتا ہے اسکو وہ چیز یا دور کر دیتا ہے اس سے کوئی برائی اسکے برابر جب تک نہ دعا کرے ساتھ گناہ کے یا قطع رحم کے سو ایک شخص نے کہا کہ اب تو ہم بہت دعائیں کرینگے آپ نے فرمایا وہ اس سے بھی زیادہ قبول کرنیوالا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابن ثوبان کا نام عبد الرحمن ہے وہ بیٹے ہیں ثابت کے وہ ثوبان کے وہ عابد شامی ہیں **عن** البراء ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اخذت مضجعك فتوضأ وضوءك للصلوة ثم اضطجع على شقك الايمن ثم قل اللهم اسلمت وجهي اليك وفوضت امري اليك والجأت ظهري اليك رغبة ورهبة اليك لا ملجأ ولا منجا منك الا اليك آمنت بكتابك الذي انزلت وبنبيك الذي ارسلت فان مت في ليلتك مت على الفطرة قال فرددتهن لاستذكره فقلت آمنت برسولك الذي ارسلت فقال قل آمنت بنبيك الذي ارسلت **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے بچھونے پر جاوے وضو کرے جیسے نماز کے لئے وضو کرتا ہے پھر لیٹ داہنی کروٹ پر اور کہہ اللھم سے ارسلت تک یعنے یا اللہ اپنا مونھہ کیا میں نے تیرے طرف اور سونپ دیا میں نے کام اپنا تجھکو اور پشت پناہ بنایا میں نے تجھکو امید اور خوف کے وقت تیرے ہی طرف رجوع ہونیوالا ہوں اور نہیں ٹھکانا اور نجات تیرے عذاب سے مگر تیرے ہی طرف ایمان لایا میں تیرے اس کتاب پر جو تو نے اتاری اور اس رسول پر جو تو نے بھیجا پھر اگر مرا تو اس رات میں تو مرا تو فطرت اسلام پر کہا راوی نے کہ پھر دوبارہ پڑھی میں نے یہ دعا کہ یاد ہو جاوے مجھے اور کہا میں نے اسمیں آمنت برسولك الذي ارسلت تو فرمایا آپ نے نہیں کہہ تو آمنت بنبيك الذي ارسلت **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے براء بن عازب سے اور کسی روایت میں ہم وضو کا ذکر نہیں پاتے سوا اس رات کے **عن** عبد الله بن خبيب قال خرجنا في ليلة مطيرة وظلمة شديدة نطلب رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي لنا قال فادركته فقال قل فلم اقل شيئا ثم قال قل فلم اقل شيئا قال قل فقلت ما اقول قال قل قل هو الله احد والمعوذتين حين تمسي وتصبح ثلث مرات تكفيك من كل شيء **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہا نکلے ہم مینھہ کی رات تاریک میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈھنے کو تا کہ امامت کریں ہمارے نماز میں سو پایا میں نے اور فرمایا آپ نے کہہ میں نے کچھ نہ کہا پھر فرمایا آپ نے کہہ میں نے کچھ نہ کہا پھر کہا میں نے کیا کہوں آپ نے فرمایا پڑھ تو قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس صبح اور شام تین بار کفایت کرے تجھکو ہر چیز سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابو سعید براد کا نام ابی اسید بن ابی اسید ہے **عن** عبد الله ابن بسر قال نزل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابي فقال فقرب اليه طعاما فاكل منه ثم اتي بتمر فكان ياكله ويلقي النوى باصبعيه جمع السبابة والوسطى قال شعبة وهو ظني فيه ان شاء الله والقى النوى بين اصبعين ثم اتي بشراب فشربه ثم ناوله الذي عن يمينه قال فقال ابي واخذ بلجام دابته ادع لنا فقال اللهم بارك لهم فيما رزقتهم واغفر لهم وارحمهم **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے کہا اترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ کے پاس اور لائے ہم انکے نزدیک کھانا سو کھایا اسمیں سے پھر کوئی لایا کھجور سو آپ کھاتے تھے اور گٹھلی اپنے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے پھینکتے شعبہ نے کہا اور میرا گمان یہ ہے اور خدا چاہے صحیح ہو کہ آپ دو انگلیوں سے گٹھلیاں پھینکتے تھے پھر کچھ پینے کی چیز لائے سو آپ نے پی اور اپنے داہنے والے شخص کو دی پھر میرے باپ نے لگام آپکی سواری کی پکڑے اور عرض کیا کہ آپ دعا فرمائیے ہمارے لئے آپ نے دعا کی یا اللہ برکت دے انکے رزق میں اور بخشش کر اور رحمت کر انپر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** زيد انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول من قال استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه غفر الله له وان كان فر من الزحف **ترجمہ** روایت ہے زید سے کہ انہوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کہے استغفر اللہ سے اتوب الیہ تک یعنے مغفرت مانگتا ہوں میں اس اللہ سے کہ کوئی معبود برحق نہیں ہے سوا اسکے زندہ ہے سب کا تھامنے والا اور توبہ کرتا ہوں اسکے آگے بخشدیتا ہے اللہ اسکو اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہو **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **عن** عثمان ابن حنيف ان رجلا ضرير البصر اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ادع الله ان يعافيني قال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فهو خير لك قال فادعه قال فامره ان يتوضأ فيحسن وضوءه ويدعو بهذا الدعاء اللهم اني اسألك واتوجه اليك بنبيك محمد نبي الرحمة اني توجهت بك الى ربي في حاجتي هذه لتقضى لي اللهم فشفعه في **ترجمہ** روایت ہے عثمان بن حنیف سے کہ ایک نابینا آپکے پاس آیا اور

عرض کی کہ دعا کیجئے کہ اللہ مجھے عافیت دے آپنے فرمایا اگر تو چاہے تو مین دعا کرون اور اگر چاہے تو صبر کر کہ وہ بہتر ہے تیرے لئے اُسنے عرض کی کہ دعا ہی کیجئے میرے لئے
سو حکم دیا آپنے کہ وضو کرے اچھی طرح اور یہہ دعا پڑہے اللّٰھم سے آخر تک یعنے یا اللہ مین مانگتا ہون تجہسے اور متوجہ ہوتا ہون تیری طرف بوسیلہ تیرے نبی کے جو محمد ہین
نبی رحمت کے مین متوجہ ہوتا ہون تیرے وسیلہ سے اپنی رب کی طرف اس حاجت مین کہ پوری کر دیجائے حاجت میری یا اللہ پہر قبول کر میرے حق مین شفاعت اُنکی **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے ابی جعفر کی روایت سے اور وہ خطمی کے سوا ہین **مترجم** اس روایت سے جو بعض نادان یہ خیال
کرتے ہین کہ استعانت موتی سے جایز ہے یہہ محض حماقت ہے اسلئے کہ خود رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ یعنے جب مدد چاہے تو
تو مدد چاہ اللہ سے اور یہہ دعا اُس نابینا کی حضرت کی حیات مین تہی اور آپکے حیات مین آپ سے شفاعت کا طالب ہونا جایز ہے مگر اسپر استعانت از موتی کو قیاس کرنا قیاس
مع الفارق ہے اور روایت طبرانی سے جو عموم حکم استعمال اس دعا کا لوگون نے سمجہا ہے ضعیف ہی اسلئے کہ اُس روایت مین روح بن صلاح راوی ضعیف ہے اور عابد سندی
نے اسپر تصریح کی ہے اور صاحب حصن حصین نے جو اس روایت مین یہہ عبارت لکہی من کانت لہ ضرورۃ فلیتوضا ولیصل رکعتین ثم لیقل یہہ اُنکا ادراج ہے اور لفظ حدیث
نہین پس اس سے بہی استدلال کرنا عموم استعمال پر اس دعا کے محض باطل ہے غرض توسل احیاء سے جایز ہے نہ اموات سے چنانچہ شیخ الاسلام احمد بن عبد الحلیم نے صراط مستقیم میں
کہا ہے فعلم ان ذلک التوسل الذی ذکروہ ہو ما یفعل بالاحیاء دون الاموات والمیت لا یطلب منہ شیئ لا دعاء ولا غیرہ کذلک حدیث الاعمی فانہ طلب من النبی
صلے اللہ علیہ وسلم ان یدعوا لہ لیرد اللہ علیہ بصرہ فعلمہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم دعاء وامرہ فیہ ان یسال اللہ قبول شفاعۃ نبیہ فہذا یدل علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
شفع فیہ وامرہ ان یسال اللہ فیؤذن بشفاعتہ وان قولہ اسالک واتوجہ الیک بنبیک نبی الرحمۃ ای بدعائہ وشفاعتہ کما قال عمر انا نتوسل الیک بعم نبینا فلفظ التوجہ
والتوسل فی الحدیثین بمعنے واحد انتہے یعنے جو توسل حدیث مین مذکور ہے وہ توسل بالاحیاء ہے نہ بالاموات ہے اور میت سے کچہہ طلب نہین کیا جاتا نہ دعا نہ غیر اُسکا اور
حدیث اعمی بہی اسی پر دال ہے کہ اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے طلب دعا کی یعنے حیات مین اور حضرت نے اُسکو دعا سکہائی اور اُسنے اللہ ہی سے مانگا کہ وہ اپنی نبی کی
شفاعت قبول کرے اور اس سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت نے اُسکی لئے شفاعت کی اور یہی قول حضرت عمر کا تہا کہ اُنہون نے کہا ہم متوسل ہوتے ہین اپنے نبی کے چچا کے ساتہ
دیکہو حضرت عمر نے بنا بر عدم جواز توسل بالاموات کے حضرت کے وفات کی بعد آپ سے توسل نکیا اب اُن گور پرستون کا قول جو اموات سے طلب حاجات کرتے ہین حضرت عمر
کے قول وفعل کے آگے کیا اعتبار رکہتا ہے انتہے خلاصۃ ما فی صواعق الالٰہیۃ بتقدیم وتاخیر **عَنْ** عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَقْرَبُ
مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن عبسہ سے کہ رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ بندہ بہت قریب جو ہوتا ہے اپنے رب سے تو آخر شب مین سو اگر تجہہ سے ہو سکے کہ اُس وقت ذاکران الٰہی مین ہو تو ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
غریب ہے اس سند سے **عَنْ** عُمَارَةَ بْنِ زَعْكَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ إِنَّ عَبْدِيْ كُلَّ عَبْدِيَ الَّذِيْ
يَذْكُرُنِيْ وَهُوَ مُلَاقٍ قِرْنَهُ يَعْنِيْ عِنْدَ الْقِتَالِ **ترجمہ** روایت ہے عمارہ بن زعکرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ پورا بندہ میرا وہ ہے جو
یاد کرے مجہکو اپنے برابر والے کے مقابلہ کے وقت یعنے لڑائی کے وقت جہاد مین **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اسناد اُسکی قوی نہین
عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ دَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْدُمُهُ قَالَ فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّيْتُ فَضَرَبَنِيْ
بِرِجْلِهِ وَقَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے قیس بن سعد سے کہ اُنکے باپ نے اُنکو سپرد کر دیا تہا نبی صلے
اللہ علیہ وسلم کے کہ آپکی خدمت کرین سو اُنہون نے کہا کہ حضرت مجہہ پر گذرے اور مجہے اپنے پیر سے مارا اور فرمایا کہ بتا دون تجہکو ایک دروازہ جنت کا مین نے کہا ہان آپنے فرمایا
لاحول ولا قوۃ الا باللہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **عَنْ** هَانِئِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُمِّهِ حُمَيْضَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ عَنْ جَدَّتِهَا يُسَيْرَةَ وَ
كَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ
مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ **ترجمہ** یسیرہ مذکور سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم تسبیح اور تہلیل اور تقدیس کو اور گنو انگلیون کے
پورون پر اسلئے کہ اُنسے سوال کیا جاویگا اور حکم ہوگا اُنکو بولنے کا یعنے قیامت کی دن اور غافل نہو کہ بہول جاؤگی تم رحمت کو یعنے اسباب رحمت کو **ف** اس

اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر روایت سے ہانی بن عثمان کے اور روایت کیا اسکو محمد بن بشار نے ہانی بن عثمان سے عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزَا قَالَ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَاَنْتَ نَصِيْرِيْ وَبِكَ اُقَاتِلُ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کرتے کہتے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ تو میرا قوت بازو ہی اور
اور تو ہی ہے میرا مددگار اور تیری ہی مدد سے لڑتا ہوں میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ **ترجمہ**
بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر دعا عرفہ کے دن کی ہے اور بہتر قول میرا اور اگلے پیغمبرونکا لا الٰہ الا اللہ سے آخر تک ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے
اور حماد بن حمید محمد بیٹے ابی حمید کے ہیں اور کنیت انکی ابو ابراہیم انصاری ہے اور وہ قوی نہیں محدثین کے نزدیک **باب** عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِّنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْمَالِ
وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ **ترجمہ** روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ کہہ اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ میرا باطن ظاہر سے اچھا کر دے اور
ظاہر نیک کر دے یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے بہتر اسمیں کا جو دیتا ہے تو لوگوں کو مال اور بیوی اور لڑکے کہ نہ خود گمراہ ہوں نہ کسیکو گمراہ کریں **ف** یہ حدیث
غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اسناد اسکی قوی نہیں عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ اَصَابِعَهٗ وَبَسَطَ السَّبَّابَةَ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ
ترجمہ بسند مذکور حضرت سے مروی ہے کہ آپ نماز میں بایاں ہاتھ بائیں ران پر اور دہنا ہاتھ دہنی ران پر رکھکر انگلیوں کو بند کر لیتے اور انگشت کھولے کہتے تھے یا مقلب القلوب
ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ یعنے اے دلونکے پھیرنے والے میرا دل اپنے دین حق پر جما دے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ قَالَ قَالَ لِيْ
يَا مُحَمَّدُ اِذَا اشْتَكَيْتَ فَضَعْ يَدَكَ حَيْثُ تَشْتَكِيْ ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْ وَّجَعِيْ هٰذَا ثُمَّ ارْفَعْ يَدَكَ ثُمَّ اَعِدْ ذٰلِكَ
وِتْرًا فَاِنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهٗ بِذٰلِكَ **ترجمہ** روایت ہے محمد بن سالم سے وہ روایت کرتے ہیں ثابت سے کہ کہا انہوں نے
مجھ سے کہ اے محمد جب درد ہو تجھکو تو ہاتھ رکھ جہاں درد ہو پھر کہہ بسم اللہ سے ہذا تک یعنے اللہ کے نام سے پناہ میں آتا ہوں اسکے عزت اور قدرت کی اس درد کے شر سے جو میں
ہوں پھر اٹھا اپنا ہاتھ پھر ایسا ہی کر طاق عدد یعنے تین بار یا پانچ بار یا سات بار اسلئے کہ انس بن مالک نے روایت کی مجھ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انسے ایسا ہی بیان فرمایا
ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُوْلِي اللّٰهُمَّ هٰذَا اسْتِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاسْتِدْبَارُ نَهَارِكَ
وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ وَحُضُوْرُ صَلَوَاتِكَ اَسْاَلُكَ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ انہوں نے کہا سکھائی مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا اللہم سے آخر تک یعنے
یا اللہ یہ تیرے رات کے آنیکا وقت ہے اور دن کے جانیکا اور تیرے پکارنیوالونکی آواز کا اور تیرے نمازوں کے حاضر ہونیکا سو میں سایل ہوں تیرے مغفرت کا **ف** یہ حدیث غریب ہے
نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور حفصہ بیٹی کثیر کو ہم نہیں جانتے نہ انکے باپ کو عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ قَطُّ مُخْلِصًا اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى تُفْضِيَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو بندہ لا الٰہ الا اللہ
کہتا ہے خالص دل سے کھولدیے جاتے ہیں اسکے لئے دروازے آسمان کے یہانتک کہ پہونچتا ہے عرش تک اور یہ پڑھنا کلمہ کا جب ہی تک ہے کہ کبائر سے بچتا رہے **ف** یہ حدیث
حسن ہے غریب ہے اس سند سے عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُّنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَ
الْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ **ترجمہ** بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے بری عادتوں اور برے عملوں اور بری خواہشوں سے
ف یہ حدیث غریب ہے اور زیاد بن علاقہ کے چچا کا نام قطبہ بن مالک ہے اور وہ صحابی ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَائِلُ كَذَا وَ
كَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ ایکبار ہم نماز پڑھتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک شخص نے کہا اللہ اکبر سے اصیلا تک یعنے اللہ بڑی بڑائی والا ہے اور اسیکو ہی ستایش

تعریف اور بہت پاکی ہے صبح اور شام سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کسنے کہا یہہ کلمہ ایک شخص نے عرض کیے مین نے یا رسول اللہ آپنے فرمایا تعجب ہوا مجھکو کہ اس کلمہ کے لئی آسمان کے دروازے کہولی گئی ابن عمر نے کہا جب سے مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہہ حدیث سنا نہین چہوڑا مین نے وہ کلمہ **ف** یہہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے اس سند سے اور حجاج بن ابی عثمان وہ حجاج بن میسرہ صواف ہین اور کنیت انکی ابو الصلت ہے اور وہ ثقہ ہین محدثین کے نزدیک **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَهٗ اَوْ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ عَادَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْكَلَامِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ فَقَالَ مَا اصْطَفَاهُ اللّٰهُ لِمَلٰٓئِكَتِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ابو ذر کی یا انہوں نے آنحضرت کی اور کہا ابو ذر نے میرے ماں باپ تمپر فدا ہین اے رسول اللہ کے کونسا کلام اللہ کو بہت پیارا ہے فرمایا جو پسند کیا اللہ نے اپنے فرشتوں کے لئے سبحان ربی وبحمدہ یعنے پاک ہے رب میرا اور تعریف اسکو ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَآءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ قَالُوْا فَمَاذَا نَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا رد نہین ہوتی اذان اور تکبیر کے درمیان تو عرض کیے لوگوں نے پہر کیا کہین ہم اسوقت فرمایا آپنے مانگو اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت مین **ف** یہ حدیث حسن ہے اور زیادہ کی یحیی نے اس حدیث مین یہہ عبارت کہ کہا انہوں نے کیا کہین ہم فرمایا آپنے مانگو اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت مین روایت کی ہمسے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع اور عبد الرزاق سے اور ابو احمد اور ابو نعیم سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زید عمی سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے دعا رد نہین کیجاتی یعنے ضرور قبول ہوتی ہے اذان اور تکبیر کے بیچ مین اور ایسی ہی روایت کی ابو اسحق ہمدانی نے یہہ حدیث برید بن ابی مریم نے انس سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور یہ صحیح تر ہے **بَابٌ** **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ قَالَ الْمُسْتَهْتَرُوْنَ فِیْ ذِكْرِ اللّٰهِ يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ اَثْقَالَهُمْ فَيَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِفَافًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑہ گئے ہلکے پہلکے لوگ لوگوں نے عرض کیے کہ کون ہلکے پہلکے ہین آپنے فرمایا جو ذکر الٰہی مین ڈوبے ہوئی ہین کہ اُنسے بوجہہ گناہوں کے اتار دیا ہے اور وہ قیامت کے دن آوینگے ہلکے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر مین کہوں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر تو مجھے پیارا ہے اُن سب چیزوں سے جنپر آفتاب نکلتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّآئِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِیْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تین شخصوں کی دعا ہرگز رد نہین ہوتی ایک روزہ دار کے جب افطار کرتا ہے دوسرے امام عادل کے تیسرے مظلوم کے اللہ تعالے مظلوم کے دعا کو ابر کے اوپر اُٹھا لیتا ہے اور اُسکے لئے دروازے کہولدئے جاتے ہین اور فرماتا ہے پروردگار کہ قسم ہے میری عزت کی مین تیری مدد کرونگا اگرچہ ایک مدت کے بعد ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے اور سعدان قمی وہ سعدان بن بشیر ہین اور روایت کی اُنسے عیسے بن یونس نے اور ابو عاصم وغیرہ نے بڑے لوگوں نے محدثین کے اور ابو مجاہد کا نام سعد طائی ہے اور کنیت انکی ابو مدلہ ہے وہ مولی ہین ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اور ہم انکو اسی حدیث سے جانتے ہین اور مروی ہے اُنسے یہی حدیث بہت طول کے ساتہ اور پوری **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا يَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ نفع دے مجھکو اُس چیز سے جو تو نے مجھے سکہائی یعنے اُسپر عمل نصیب کر اور سکہا مجھکو وہ چیز جو نفع دے اور زیادہ کر میرا علم سب تعریف اللہ کو ہے ہر حال مین اور پناہ مانگتا ہوں مین اللہ کے ساتہ دوزخیوں کے حال سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے **عَنْ** اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِی الْاَرْضِ فُضُلًا عَنْ كُتَّابِ النَّاسِ فَاِذَا وَجَدُوْا اَقْوَامًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى بُغْيَتِكُمْ فَيَجِيْئُوْنَ فَيَحُفُّوْنَ بِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَیَّ شَیْءٍ تَرَكْتُمْ عِبَادِیْ يَصْنَعُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ يَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ وَيَذْكُرُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا قَالَ فَيَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ لَكَانُوْا

اَشَدَّ تَحْمِيْدًا وَّاَشَدَّ تَمْجِيْدًا وَّاَشَدَّ لَكَ ذِكْرًا قَالَ فَيَقُوْلُ وَاَيَّ شَيْءٍ يَطْلُبُوْنَ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ يَطْلُبُوْنَ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَقُوْلُ فَهَلْ رَاَوْهَا فَيَقُوْلُوْنَ لَا قَالَ فَيَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا لَكَانُوْا اَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَّاَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمِنْ اَيِّ شَيْءٍ يَتَعَوَّذُوْنَ قَالُوْا يَتَعَوَّذُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَقُوْلُ فَهَلْ رَاَوْهَا فَيَقُوْلُوْنَ لَا قَالَ فَيَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا لَكَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا هَرَبًا وَّاَشَدَّ مِنْهَا خَوْفًا وَّاَشَدَّ مِنْهَا تَعَوُّذًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اِنَّ فِيْهِمْ فُلَانًا الْخَطَّاءَ لَمْ يُرِدْهُمْ اِنَّمَا جَاءَهُمْ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى لَهُمْ جَلِيْسٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے کے کچھ فرشتے ہیں زمین میں سیر کرنیوالے سوا نامۂ اعمال لکھنے والوں کے سو جب وہ کسی قوم کو پاتے ہیں اللہ کے ذکر میں ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ آؤ اپنے مقصود کی طرف سو آتے جاتے ہیں اور انکو ڈھانپ لیتے ہیں آسمان دنیا تک سو فرماتا ہے اللہ تعالے کس کام میں چھوڑا تم نے میرے بندوں کو وہ کہتے ہیں جب ہمنے انکو چھوڑا تو وہ تیری تعریف کرتے تھے اور تیری بزرگی بولتے تھے اور تجھے یاد کر رہے تھے پھر اللہ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے وہ عرض کرتے ہیں نہیں اللہ فرماتا ہے کیسا ہو جو وہ مجھے دیکھیں فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ تجھے دیکھیں تو اور بھی زیادہ تیری تعریف اور بزرگی بیان کریں اور زیادہ تجھے یاد کریں پھر اللہ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں مانگتے ہیں وہ جنت اللہ تعالے فرماتا ہے کیا جنت انہوں نے دیکھی ہے وہ عرض کرتے ہیں نہیں اللہ تعالے فرماتا ہے اگر دیکھیں وہ جنت کو وہ عرض کرتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھیں تو اور زیادہ طلب اور حرص کریں پھر فرماتا ہے اللہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں وہ کہتے ہیں دوزخ سے اللہ فرماتا ہے کیا دوزخ انہوں نے دیکھی ہے وہ عرض کرتے ہیں کہ نہیں اللہ فرماتا ہے اگر دوزخ کو دیکھیں تو کیا ہو وہ عرض کرتے ہیں کہ اگر دوزخ کو دیکھیں وہ تو اور زیادہ بھاگیں اور ڈریں اور پناہ مانگیں اس سے پھر اللہ فرماتا ہے میں تمکو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے بخشدیا انکو پھر وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص انمیں یونہی آگیا یعنی کسی ضرورت کو جاتا تھا انکو دیکھکر بیٹھ گیا خاص اسی لئے کو نہیں آیا اللہ فرماتا ہے وہ لوگ ایسے ہیں کہ انکی ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہوتا یعنی وہ بھی بخشا گیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ابو ہریرہ سے اس سند کی سوا اور سند سے بھی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ كَشَفَ عَنْهُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ اَدْنَاهُنَّ الْفَقْرُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ بہت کہا کر اسلئے کہ وہ جنت کے خزانے سے ہے مکحول نے کہا جو یہ کلمہ کہتا ہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ دور کر دیتا ہے اللہ تعالے اس سے ستر طرح کے ضرر کو کہ ادنے اُنکا محتاجی ہے **ف** اس حدیث کی اسناد متصل نہیں اسلئے کہ مکحول کو سماع نہیں ابو ہریرہ سے یعنے بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ وَّاِنِّي اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِيْ وَهِيَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَّاتَ مِنْهُمْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نبی کے ایک دعا مقبول ہے اور میں نے اپنے دعا اُٹھا رکھی ہے اپنی امت کی شفاعت کے لئے اور وہ انکو پہنچنے والی ہے انشاء اللہ تعالے جو انمیں سے مریگا کہ نہ شریک کیا ہوگا اُسنے اللہ کے ساتھ کسیکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ؛

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ حِيْنَ يَذْكُرُنِيْ فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَيَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَّاِنِ اقْتَرَبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَّاِنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور میں اُسکے ساتھ ہوں جب مجھے یاد کرے اگر یاد کرے مجھے اپنے دل میں میں بھی اُسکو یاد کرتا ہوں اپنے دل میں اور اگر یاد کرتا ہے مجھے ایک جماعت میں تو میں بھی یاد کرتا ہوں اُسکو اُس جماعت میں جو اُس سے بہتر ہے یعنے فرشتوں کی جماعت میں اور اگر کوئی بندہ میری طرف ایک بالشت آوے تو میں اُسکی طرف ایک ہاتھ آتا ہوں اور اگر کوئی میری طرف ایک ہاتھ آوے تو میں اُسکی طرف ایک باع آتا ہوں اور اگر میری طرف چلتا ہوا آوے تو میں اُسکی طرف دوڑتا ہوا آتا ہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اعمش سے اس حدیث کی تفسیر میں کہ یہ جو فرمایا اللہ تعالی نے کہ جو میری طرف ایک بالشت آتا ہے میں اُسکی طرف ایک ہاتھ آتا ہوں مراد اُس سے یہ ہے کہ مغفرت اور رحمت اپنی اُسکی ساتھ کر دیتا ہوں اور یہی تفسیر کی ہے بعض علمائے محدثین نے کہ کہا ہے انہوں نے کہ مراد اُس سے یہ ہے کہ جب بندہ اللہ کی طرف اُسکی اطاعت اور فرمانبرداری سے تقرب ڈھونڈتا ہے اُسکی عبادت اور احکام کو بجالاتا ہے تو اللہ تعالی کی طرف سے پھر رحمت اور مغفرت نازل ہوتی ہے **مترجم** غرض مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کی اس تفسیر سے رد کرنا ہے

مذہب باطل جہمیہ لہبیہ کا کہ وہ فرقہ ناریہ ضالہ وہمیکا اعتقاد رکہتا ہے کہ اللہ تعالی ہر جگہہ مین ہے اور ایسی روایات متشابہات کو استدلال کیلئے پیش کرتا ہے حالانکہ یہہ روایت خود اُنکے عقاید فاسدہ کے رد کو کافی ہے اسلئے کہ اگر بالفرض موافق اُنکے عقیدہ کے اللہ تعالے بذات مقدس خود ہر جگہہ موجود ہوتا تو تفاوت عباد کا اُسکے قرب مین محض باطل تہا بلکہ دوری اُس سے محال تہی اور طلب اُسکے قرب کی محض تحصیل حاصل تہی اور جب قرب ہوا بندہ کا اللہ سے بجز اطاعت اور فرمانبرداری کے اور کچہہ نہین ہے تو قرب بنا اللہ کا بہی سوا قبول طاعت اور اثبات اجر اور عفو اور مغفرت کے اور کچہہ نہین ہے غرض مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے جو تاویل اور تفسیر اسکی ذکر کی ہے وہی صحیح اور احق بالقبول ہے دو و نہ خرط القتاد عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ اِسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اِسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگو اللہ سے عذاب جہنم سے اور عذاب قبر سے اور فتنہ مسیح دجال سے اور فتنہ سے زندگی اور موت کے **ف** یہ حدیث صحیح ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُمْسِیْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ یَضُرَّهُ حُمَةٌ تِلْكَ اللَّیْلَةِ قَالَ سُهَیْلٌ فَكَانَ اَهْلُنَا تَعَلَّمُوْهَا فَكَانُوْا یَقُوْلُوْنَهَا كُلَّ لَیْلَةٍ فَلُدِغَتْ جَارِیَةٌ مِنْهُمْ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا وَجَعًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شام کو تین بار کہے اعوذ سے ما خلق تک یعنے پناہ مانگتا ہون مین اسکے کلمات کے وسیلہ سے اُسکی مخلوقات کے شر سے تو ضرر نکریگا اسکو اُس رات مین کوئی زہر سہیل نے کہا ہمارے گہر والے یہہ کلمہ روز کہا کرتے تہے سو ایک لڑکی کو ہم مین سے کسینے کاٹ کہایا سو اسکو بالکل درد نہوا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی مالک نے یہہ حدیث سہیل بن ابی صالح سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی عبید اللہ بن عمر وغیرہ اور کئی لوگون نے یہ حدیث سہیل سے اور نہین ذکر کیا اُنہون نے ابو ہریرہ کا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ دُعَاءٌ حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا اَدَعُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعْظِمُ شُكْرَكَ وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نَصِیْحَتَكَ وَاَحْفَظُ وَصِیَّتَكَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا اُنہون نے مین کبہی نہ چہوڑونگا ایک دعا جو سیکہی ہے مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور وہ اللہم سے آخر تک ہے یعنے یا اللہ مجہے ایسی توفیق دے کہ مین تیرا بڑا شکر بجالاؤن اور تیرا ذکر بہت کرون اور تیری نصیحت کی تابعداری کرون اور یاد رکہون تیری وصیت کو **ف** یہ حدیث غریب ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ یَدْعُو اللّٰهَ بِدُعَاءٍ اِلَّا اسْتُجِیْبَ لَهٗ فَاِمَّا اَنْ یُّعَجَّلَ لَهٗ فِی الدُّنْیَا وَاِمَّا اَنْ یُّدَّخَرَ لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ یُّكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ بِقَدْرِ مَا دَعَا مَا لَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَةِ رَحِمٍ اَوْ یَسْتَعْجِلْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَیْفَ یَسْتَعْجِلُ قَالَ یَقُوْلُ دَعَوْتُ رَبِّیْ فَمَا اسْتَجَابَ لِیْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی آدمی ایسا نہین کہ اللہ سے کوئی دعا کرے اور قبول نہو یعنے ہر دعا قبول ہوتی ہے سو دنیا مین اُسکو ملجاتی ہے یا آخرت مین اُسکے لئے ذخیرہ رہتی ہے یا کفارہ ہو جاتی ہے اُسکے گناہونکا موافق اُسکے جتنی دعا کی تہی اُسنے اور یہ وہانتک ہے کہ کسی گناہ کے لئے دعا نکرے یا قطع رحم کے لئے اور جلدی نکرے اسکے قبول ہونے مین لوگون نے عرض کی کہ جلدی کیسی رسول اللہ نے فرمایا جلدی یہہ ہے کہ آدمی کہے یا اللہ مین نے دعا کی اور تو نے قبول نکی **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ یَرْفَعُ یَدَیْهِ حَتّٰى یَبْدُوَ اِبْطُهٗ یَسْاَلُ اللّٰهَ مَسْاَلَةً اِلَّا اٰتَاهَا اِیَّاهُ مَا لَمْ یَعْجَلْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَیْفَ عَجَلَتُهٗ قَالَ یَقُوْلُ قَدْ سَاَلْتُ وَسَاَلْتُ فَلَمْ اُعْطَ شَیْئًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی بندہ ایسا نہین جو بلند کرے اپنے ہاتہ یہانتک کہ کہل جاوے بغل اُسکی اور مانگے اللہ سے کوئی چیز مگر دیتا ہے اُسکو اللہ تعالے جب تک وہ جلدی نکرے لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ جلدی کیسی ہے آپ نے فرمایا آدمی کہتا ہے کہ مین نے بہت مانگا مین نے بہت مانگا اور مجہے کچہہ نہ ملا **ف** روایت کی یہ حدیث زہری نے ابی عبید سے اُنہون نے ابو ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے مقبول ہے دعا تم مین سے ہر ایک کی جب تک کہ جلدی نکرے اور یہ نہ کہے کہ مین نے دعا کی اور قبول نہوئی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللّٰهِ مِنْ حُسْنِ عِبَادَةِ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حسن ظن اللہ کے ساتہ عمدہ عبادت ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حسن ظن یعنے نیک گمان رکہنا بہی ایک عبادت ہے ہر بندہ کو چاہئے کہ اللہ سے نیک گمان رکہے اور مغفرت اور بخشش کی امید ہمیشہ اپنا دل مین رکہے کہ امید اُسکی رحمت سے کفر ہے مگر اسکے ساتہہ ہی بجالانا طاعات کا اور احتراز معاصی سے ضرور ہے اسلئے کہ ظن جانب اچہے کا نام ہے نہ جانب مرجوح کا اور ایمان بین الخوف والرجا ہے اور جسنے اصلاح عقائد کی نکی اور توحید کو بخوبی حاصل نکیا وہ حسن ظن اللہ سے نہین

نہین رکہہ سکتا اسلئے کہ حسن ظن اللہ سے شعبہ ہے اُسکی معرفت کا اور جو معرفت و توحید سے محروم ہے وہ حسن ظن سے محروم ہے، پہر جب عقاید صالحہ حاصل ہو اب اعمال مین اُسکے اگر قصور بہی ہے تو بہی امید مغفرت ہے **عَنْ** اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَنْظُرَنَّ اَحَدُکُمْ مَا الَّذِیْ یَتَمَنّٰی فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ مَا یُکْتَبُ لَہٗ مِنْ اُمْنِیَّتِہٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی سلمہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ چاہیے کہ نظر کرتا رہے ایک تم مین کا کہ کیا آرزو کرتا ہے اسلئے کہ وہ نہین جانتا کہ کیا لکہا جاتا ہے اُسکی آرزؤن مین سے یعنے ہمیشہ نیک خیال اور نیک آرزو کرنا ضرور ہے کہ وبال آخرت کا سبب نہو **ف** یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْا فَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْھُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ یَظْلِمُنِیْ وَخُذْ مِنْہُ بِثَارِیْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تہے اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ برخورداری دے مجہے میری آنکہہ اور کان سے اور اُن دونون کو میرا وارث کردے یعنے باقی رکہہ انکو جب تک مین جیون یا اُنسے ایسی عمل ہون کہ وہ آخرت مین کام آوین اور ہمیشہ باقی رہین اور مدد کر میری اُس شخص پر جو مجہہ پر ظلم کرے اور لیلے میرا بدلہ اُس سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَسْأَلْ اَحَدُکُمْ رَبَّہٗ حَاجَتَہٗ کُلَّھَا حَتّٰی یَسْأَلَ شِسْعَ نَعْلِہٖ اِذَا انْقَطَعَ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ مانگا کرے ہر شخص تم مین کا اپنے رب سے اپنے سب حاجتین یہانتک کہ تسمہ اپنے چپل کا بہی اگر ٹوٹ جائے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کے کئی لوگون نے یہ حدیث جعفر بن سلیمان سے اُنہون نے ثابت بنانی سے اُنہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور نام نہ لیا اُنہون نے سند مین انس رضی اللہ عنہ کا چنانچہ روایت کے ہمسے صالح بن عبد اللہ نے اُنہون نے جعفر بن سلیمان سے اُنہون نے ثابت بنانی سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے چاہیے کہ مانگے ہر کوئی تم مین کا اپنے سب حاجتین اپنے رب سے یہانتک کہ مانگے اُس سے نمک اور مانگی اُسی سے تسمہ اپنے چپل کا جب ٹوٹ جاوے اور یہ روایت صحیح ہے قطن کے روایت سے جو اُنہون نے جعفر بن سلیمان سے روایت کے یعنے جو اوپر مذکور ہوئی

اَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یہ بابہین مناقب کے جو مروی ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ باب فضیلت مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم **عَنْ** وَاثِلَۃَ ابْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی مِنْ وُلْدِ اِبْرَاھِیْمَ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ بَنِیْ کِنَانَۃَ وَاصْطَفٰی مِنْ بَنِیْ کِنَانَۃَ قُرَیْشًا وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ ھَاشِمٍ وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ ھَاشِمٍ **ترجمہ** روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے نے چُن لیا اولاد ابراہیم سے اسمٰعیل کو اور اُنسے بنی کنانہ کو اور اُنمین سے قریش کو اور اُنمین سے بنی ہاشم کو اور اُنمین سے مجہکو یعنے آپ خلاصہ موجودات اور اشرف اولاد ابراہیم مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنِ** الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ قُرَیْشًا جَلَسُوْا فَتَذَاکَرُوْا اَحْسَابَھُمْ بَیْنَھُمْ فَجَعَلُوْا مَثَلَکَ مَثَلَ نَخْلَۃٍ فِیْ کَبْوَۃٍ مِنَ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ مِنْ خَیْرِ فِرَقِھِمْ وَخَیْرِ الْفَرِیْقَیْنِ ثُمَّ تَخَیَّرَ الْقَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِ الْقَبِیْلَۃِ ثُمَّ تَخَیَّرَ الْبُیُوْتَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِ بُیُوْتِھِمْ فَاَنَا خَیْرُھُمْ نَفْسًا وَخَیْرُھُمْ بَیْتًا **ترجمہ** روایت ہے عباس بن عبد المطلب سے اُنہون نے کہا عرض کیا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ قریش بیٹہکر اپنے حسب کا ذکر کرنے لگے تو آپکی ایسے درخت سے مثال دی جو گہورے پر ہو سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا سارے مخلوق کو اور مجہے اُن سب گروہون سے اچہے گروہ مین پیدا کیا اور پسند کیا دو گروہون کو یعنے اولاد اسحٰق اور اولاد اسمٰعیل کو پہر چنا قبیلون سے اور مجہے بہتر قبیلہ مین کیا پہر چنا گہرونکو اور مجہے سب گہرون سے بہتر گہر مین کیا سو مین اُن سب سے ذات مین بہی بہتر ہون اور گہرانے مین بہی **ف** یہ حدیث حسن ہے اور عبد اللہ حارث کے بیٹے مین وہ نوفل کے **عَنِ** الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِیْ وَدَاعَۃَ قَالَ جَآءَ الْعَبَّاسُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَاَنَّہٗ سَمِعَ شَیْئًا فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ ثُمَّ جَعَلَھُمْ فِرْقَتَیْنِ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ فِرْقَۃً ثُمَّ جَعَلَھُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ قَبِیْلَۃً ثُمَّ جَعَلَھُمْ بُیُوْتًا فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ بَیْتًا وَخَیْرِھِمْ نَفْسًا **ترجمہ** روایت ہے مطلب بن وداعہ سے کہ عباس آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گویا وہ کچہہ سنکر آئے تہے یعنے قریش وغیرہ سے سو کہڑے ہوے نبی صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر اور فرمایا کہ مین کون ہون لوگون نے عرض کے کہ آپ رسول ہین اللہ کے سلام ہے آپ پر فرمایا آپنے کہ مین محمد بیٹا ہون عبد اللہ کا وہ بیٹے ہین عبد المطلب کے اور اللہ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا اور انکے اچہے لوگون مین سے مجہے پیدا کیا پہر انکے دو گروہ کئے سو مجہے بہتر گروہ مین نکالا پہر اُنکے کئی قبیلہ کئے اور مجہے بہتر قبیلہ سے پیدا کیا پہر اُنکے کئی گہر کئے اور مجہے بہتر گہر مین پیدا کیا

یعنی صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت

اور بہتر ذات میں **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی سفیان ثوری نے یزید بن ابی زیاد سے اُس حدیث کی مانند جو اسمٰعیل بن ابی خالد سے مروی ہے اور انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے روایت کی انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے عباس بن عبدالمطلب سے یعنے جو اوپر مذکور ہوئی **عن** وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی کِنَانَۃَ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی قُرَیْشًا مِنْ کِنَانَۃَ وَاصْطَفٰی ھَاشِمًا مِنْ قُرَیْشٍ وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ ھَاشِمٍ **ترجمہ** اسکا اوپر گذرا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَتٰی وَجَبَتْ لَکَ النُّبُوَّۃُ قَالَ وَاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کب واجب ہوئی آپ پر نبوت آپنے فرمایا جب آدم کی جسد اور روح طیار ہو رہی تھی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابی ہریرہ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا خَطِیْبُھُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُھُمْ اِذَا اَیِسُوْا لِوَاءُ الْحَمْدِ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ وَاَنَا اَکْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰی رَبِّیْ وَلَا فَخْرَ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میں سب سے پہلے نکلنے والا ہوں یعنے قبر سے اور میں خطیب اُنکا جب وہ اللہ کی درگاہ میں حاضر ہونگے اور میں خوشخبری سُنانے والا ہوں اُنکو جب وہ نا امید ہوں حمد الٰہی کا نیزہ قیامت میں میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں ساری اولاد آدم سے بہتر ہوں اللہ کے نزدیک اور کچھہ فخر نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ فَاُکْسٰی الْحُلَّۃَ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّۃِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ یَمِیْنِ الْعَرْشِ لَیْسَ اَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ یَقُوْمُ ذٰلِکَ الْمَقَامَ غَیْرِیْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میں پہلے ہوں اُنمیں کا جنکے قبر چیری جائیگی اور پہنایا جاویگا مجھے ایک جوڑا جنت کے جوڑوں سے پھر کھڑا ہونگا میں عرش کے داہنی طرف کوئی وہاں کھڑا نہو سکیگا سوا میرے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **باب عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْوَسِیْلَۃُ قَالَ اَعْلٰی دَرَجَۃٍ فِی الْجَنَّۃِ لَا یَنَالُھَا اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ اَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ھُوَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مانگو اللہ تعالے سے میرے لئے وسیلہ لوگوں نے عرض کی وسیلہ کیا چیز ہے آپنے فرمایا ایک درجہ ہے جنت میں کہ نہ ملیگا وہ کسیکو مگر ایک شخص کو اور امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں **ف** یہ حدیث غریب ہے اور کعب جو اسکی سند میں ہیں وہ مشہور شخص نہیں اور ہم کسیکو نہیں جانتے کہ اُنسے روایت کی ہو سوا لیث بن ابی سلیم کے **عن** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِیْ فِی النَّبِیِّیْنَ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَاَحْسَنَھَا وَاَکْمَلَھَا وَاَجْمَلَھَا وَتَرَکَ مِنْھَا مَوْضِعَ لَبِنَۃٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِالْبِنَاءِ وَیَعْجَبُوْنَ مِنْہُ وَیَقُوْلُوْنَ لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ تِلْکَ اللَّبِنَۃِ وَاَنَا فِی النَّبِیِّیْنَ مَوْضِعُ تِلْکَ اللَّبِنَۃِ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ کُنْتُ اِمَامَ النَّبِیِّیْنَ وَخَطِیْبَھُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِھِمْ غَیْرَ فَخْرٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی بن کعب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میری شان پیغمبروں میں ایسی ہے کہ جیسے کسی نے ایک محل بہت خوبصورت اور اچھا اور پورا بنایا اور اُسمیں ایک اینٹ کی جگہہ چھوڑ دی اور لوگ اُسمیں پھرتے تھے اور تعجب کرتے تھے یعنے اُسکی خوبی کو دیکھکر اور کہتے تھے کاشکے یہ جگہہ ایک اینٹ کی بھی پوری ہو جاتی پس میں پیغمبروں میں ایسا ہوں اور اسی سند سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا میں امام ہونگا پیغمبروں کا اور ہونگا خطیب اور صاحب شفاعت انکا اور کچھہ فخر نہیں یعنے باب شفاعت اوّل میں ہے کہونگا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ۔

عن اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ یَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاہُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میں سردار ہوں اولاد آدم کا قیامت کے دن اور کچھہ فخر نہیں اور میرے ہاتھ میں ہے نیزہ حمد الٰہی کا اور کچھہ فخر نہیں اور کوئی نبی نہیں اُسدن آدم ہو خواہ اُنکے سوا مگر وہ میرے نیزے کے نیچے ہوگا اور پہلے میرے لئے زمین شق ہوگی اور کچھہ فخر نہیں یعنے سب اظہار ہے اللہ کے فضل کا اور یہ بیان فخراً نہیں کہ اپنی بڑائی منظور ہو اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے **ف** اور یہ حدیث حسن ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّہُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّہُ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا لِیَ الْوَسِیْلَۃَ فَاِنَّھَا مَنْزِلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ھُوَ وَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ حَلَّتْ عَلَیْہِ الشَّفَاعَۃُ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ سُنا انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جب سنو تم اذان تو کہو جیسا مؤذن

کہتاہے پہر مجہپر درود بہیجو اسلئے کہ جو مجہپر درود بہیجتا ہے ایکبار اللہ اُسپر دس بار رحمت نازل کرتاہے پہر اللہ سے میرے لئے وسیلہ مانگو کہ وہ ایک درجہ ہے جنت مین کہ نہین لائق ہے اُسکے مگر ایک بندہ اللہ کے بندون سے اور مین امید رکہتا ہون کہ وہ مین ہی ہون اور جسنے میرے لئے وسیلہ مانگا اُسکو میری شفاعت ہوگی یعنے قیامت مین **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد نے کہا کہ عبدالرحمن بن جبیر قرشی ہین اور وہ مصر کے رہنے والے ہین اور عبدالرحمن جو بیٹے ہین نفیر کے وہ شامی ہین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُوْنَهٗ قَالَ فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَجَبًا اِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهٖ خَلِيْلًا اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَقَالَ اٰخَرُ مَاذَا بِاَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسٰى كَلَّمَهٗ تَكْلِيْمًا وَقَالَ اٰخَرُ فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهٗ وَقَالَ اٰخَرُ اٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيْسٰى رُوْحُهٗ وَكَلِمَتُهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَاٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِيْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيْ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ چند اصحاب حضرت کے انتظار مین بیٹھے باتین کرتے تہے سو آپ نکلے اور انکی باتین سنین سو کسی نے کہا کہ تعجب ہے اللہ تعالےٰ نے ابراہیم کو اپنے مخلوق سے اپنا دوست بنایا دوسرے نے کہا اللہ کا موسےٰ سے کلام کرنا اُس سے بہی عجیب ہے ایک نے کہا عیسےٰ اللہ کی صرف کلمہ کُن سے پیدا ہوگئے اور روح انکی بہیجکر فرشتے سے اور کسی نے کہا آدم کو اللہ نے پسندیدہ کیا سو حضرت اُنپر نکلے اور سلام کیا اور فرمایا کہ مینے تمہاری باتین سنین اور تمہارا عجب کرنا ابراہیم کے خُلّت پر اور وہ ایسے ہی ہین اور موسیٰ جنی ہوئے اللہ کے اور وہ ایسے ہی ہین اور عیسیٰ کے روح اللہ کی طرف سے ہے اور اُسکے کلمہ سے پیدا ہوئی اور وہ ایسی ہی ہین اور آدم کو مقبول کرلیا اللہ نے اور وہ ایسی ہی ہین یعنے جو درجات انکے بیان ہوئے سب حق ہین سلام اللہ علیہم اجمعین اور آگاہ ہو مین محبوب ہون اللہ کا اور کچہہ فخر نہین اور مین اُٹہانیوالا ہون حمد کے جہنڈے کو قیامت کے روز اور کچہہ فخر نہین اور مین پہلا شفاعت کرنیوالا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہون اور کچہہ فخر نہین اور مین پہلے جنت کی زنجیر در ہلاؤنگا اور کہولدی جائیگی وہ میرے لئے اور داخل کریگا مجہکو اللہ اور میرے ساتہ فقراء مومنین ہونگے اور کچہہ فخر نہین اور مین اگلون پچہلون سے بزرگ زیادہ ہون اور کچہہ فخر نہین **ف** یہہ حدیث غریب ہے

عن عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرٰىةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهٗ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ قَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن سلام سے کہ لکہاہے توراۃ مین وصف محمد صلے اللہ علیہ سلم کا اور یہ کہ عیسےٰ بن مریم انکے ساتہ دفن ہونگے ابو مودود نے کہا کہ حجرہ مبارک مین ایک قبر کے جگہہ باقی ہے ؛ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ایسیہی کہا عثمان بن ضحاک نے اور معروف ضحاک بن عثمان مدنی ہین **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ دَخَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْدِيَ وَاِنَّا لَفِيْ دَفْنِهٖ حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ جسدن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ مین داخل ہوئے تہے سب چیز روشن ہوگئی تہی اور جسدن انتقال فرمایا ہر چیز تاریک ہوگئے اور ہمنے ابہی ہاتہون سے خاک نہ جہاڑی تہے اور دفن ہی مین مشغول تہے آپکے کہ بدلگئی دل ہمارے یعنے وہ نور ایمان نرہے جو آپکے حیات مین تہے. **ف** یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے **مترجم** سوچنا چاہئے کہ جب ایسا جلد انوار قلوب مین تغیر آگیا تو اب کہ ہجرت قدسیہ سے بارہ سو ننانوے ۱۲۹۹ برس گذرگئے کیا کچہہ فرق عظیم الشان آگیا ہوگا

باب ما جاء فِيْ مِيْلَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب میلاد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بیان مین **عن** قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ وُلِدْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيْلِ قَالَ وَسَاَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قُبَاثَ بْنَ اَشْيَمَ اَخَا بَنِيْ يَعْمَرَ بْنِ لَيْثٍ اَنْتَ اَكْبَرُ اَمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْبَرُ مِنِّيْ وَاَنَا اَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيْلَادِ قَالَ وَرَاَيْتُ خَذْقَ الطَّيْرِ اَخْضَرَ مُحِيْلًا **ترجمہ** روایت ہے قیس بن مخرمہ سے کہا انہون نے کہ پیدا ہوا مین اور رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم جس سال ہاتہے کعبہ کے ڈہانے کو آئے تہے ابرہہ کے بہیجے ہوئے اور کہا کہ پوچہا عثمان بن عفان نے قباث بن اشیم جو قبیلہ بنی یعمر بن لیث سے تہے کہ تم بڑے ہو یا رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم تو انہون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم مجہسے بڑے ہین اور پیدا ہونے مین مین اُنسے پہلے ہون اور مینے دیکہی ہے بیٹ اُن چڑیون سبز کے یعنے جنہون نے ابرہہ کے ہاتہیون کو مارا تہا کہ رنگ اُسکا بدلگیا تہا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر محمد بن اسحق کے روایت سے **مترجم** قباث نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم مجہسے بڑے ہین اور پہر اپنے عمر ولادت اُنسے پہلے بیان کئے اور یہ کمال ادب تہا اُنکا رسول معصوم صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت مبارک مین کا تناہے کہنا گوارا نکیا کہ مین

میلاد نبی صلے اللہ علیہ سلم کا بیان

اُنسے بڑا موں سبحان اللہ یہہ آداب تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام کے قلوب کیا اور طبایع سلیمہ میں بخلاف اخوان زمان کے کہ اگر جب کوئی امر و نہی حضرت کے پیش کیجاتی ہیں اور وہ اُنکے مذاہب محدثہ اور مشارب مبتدعہ کے خلاف ہوتی ہے تو کیا کیا سوء ادب کا اظہار کرتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ حدیث پر عمل کس سے ہو سکتا ہے اور اسمیں یہہ مطلب نکلا کہ حضرت محالات کا حکم فرماتے ہیں کوئی کہتا ہے حدیث کون سمجھ سکتا ہے اسکا یہہ مطلب ہوا کہ حضرت کے باتیں خلاف عقل ہوتی ہیں کوئی کہتا ہے حدیث پر چلنا سخت دشوار اور مشکل ہے اسکا یہ مطلب کہ حضرت نے ہمکو سخت مشکل میں ڈالا کوئی کہتا ہے یہ حدیث ہمارے امام نے نہیں لی ہم اسپر کیونکر عمل کریں اسکا یہ مطلب کہ حضرت کے قول کا اعتبار نہیں اور اُسپر عمل جایز نہیں جب تک امام حکم نہ دیں غرض ایسی ہی خرافاتیں بکتے ہیں اور محدثین متبعین کی طرف تعجب سے تکتے ہیں اور ہرگز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آداب و تعظیم پر نظر نہیں کرتے وَكُلُّ ذٰلِكَ مِنْ سُوْءِ الْاَدَبِ بِحَضْرَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انتهى

بَابُ مَا جَاۤءَ فِيْ بَدْءِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب ابتدائی نبوت کے بیان میں **عَنْ** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ اَبُوْ طَالِبٍ اِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ اِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا يَخْرُجُ اِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاۤءَ فَاَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ فَقَالَ لَهٗ اَشْيَاخٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ اِنَّكُمْ حِيْنَ اَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ حَجَرٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَّلَا يَسْجُدَانِ اِلَّا لِنَبِيٍّ وَّاِنِّيْ اَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهٖ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ فَكَانَ هُوَ فِيْ رِعْيَةِ الْاِبِلِ فَقَالَ اَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ قَاۤئِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُنَاشِدُهُمْ اَنْ لَّا يَذْهَبُوْا بِهٖ اِلَى الرُّوْمِ فَاِنَّ الرُّوْمَ اِنْ رَاَوْهُ عَرَفُوْهُ بِالصِّفَةِ فَيَقْتُلُوْنَهٗ فَالْتَفَتَ فَاِذَا بِسَبْعَةٍ قَدْ اَقْبَلُوْا مِنَ الرُّوْمِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ فَقَالَ مَا جَاۤءَ بِكُمْ قَالُوْا جِئْنَا اَنَّ هٰذَا النَّبِيَّ خَارِجٌ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ فَلَمْ يَبْقَ طَرِيْقٌ اِلَّا بُعِثَ اِلَيْهِ بِاُنَاسٍ وَّاِنَّا قَدْ اُخْبِرْنَا خَبَرَهٗ بُعِثْنَا اِلٰى طَرِيْقِكَ هٰذَا فَقَالَ هَلْ خَلْفَكُمْ اَحَدٌ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ قَالُوْا اِنَّمَا اُخْبِرْنَا خَبَرَهٗ بِطَرِيْقِكَ قَالَ اَفَرَاَيْتُمْ اَمْرًا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّقْضِيَهٗ هَلْ يَسْتَطِيْعُ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ رَدَّهٗ قَالُوْا لَا قَالَ فَبَايَعُوْهُ وَاَقَامُوْا مَعَهٗ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَيُّكُمْ وَلِيُّهٗ قَالُوْا اَبُوْ طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهٗ حَتّٰى رَدَّهٗ اَبُوْ طَالِبٍ وَّبَعَثَ مَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ بِلَالًا وَّزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہا انہوں نے کہ نکلے ابو طالب شام کیطرف یعنے تجارت کو اور نکلے نبی صلے اللہ علیہ وسلم بہی اُنکے ساتھ اور بوڑہے لوگ بہی قریش کے پہر جب پہونچے بحیرا راہب پاس وہ اپنے صومعہ سے اُترا اور اِن لوگوں نے اپنے کجاوے اونٹوں سے اُتارے سو وہ راہب اُنکے پاس آیا اور ہمیشہ یہہ جب وہاں جاتے تہے تو وہ کبہی اِن کے پاس نہ آتا تہا اور اُنکی طرف التفات نکرتا تہا سو وہ اپنے کجاوے اُتار رہے تہے کہ راہب اُنکے بیچ میں گہس آیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتہ پکڑ لیا اور کہا یہہ سردار ہے سب جہان کے لوگوں کا یہہ رسول ہے رب العالمین کا بہیجیگا اللہ اُسکو سارے جہان کے لوگوں پر رحمت کے لئے سو بوڑہے بوڑہے قریش کے لوگوں نے کہا کہ تو کیا جانے اُسنے کہا جب تم اُترے اس ٹیلے سے تو کوئی درخت اور پتہر باقی نرہا مگر گر پڑا سجدہ میں اور یہ دونوں سجدہ نہیں کرتے مگر نبی کو اور میں پہچانتا ہوں اُسکو مہر نبوت سے جو ایک غدہ ہے شانہ پر مثل سیب کے پہر صومعہ میں گیا اور طیار کیا اُنکے لئے کہانا پہر جب اُنکے پاس لایا اُسوقت حضرت اونٹ چرانے گئے تہے پہر راہب نے کہا کسیکو بہیجو اُن کو بلاؤ سو آئے حضرت اور اُنپر بدلی سایہ کئے ہوئے تہی پہر جب اُنکے پاس آئے تو لوگ درخت کے سایہ میں بیٹہے ہوئے تہے پہر جب آپ بیٹہے تو سایہ اُسکا آپ پر جہک گیا سو راہب نے کہا کہ دیکھو سایہ درخت کا آپ پر جہک گیا کہا راوی نے پہر وہ اُنکے پاس کہڑا اُنکو قسم دیکر کہہ رہا تہا کہ اُنکو روم کو نہ لیجاؤ اسلئے کہ روم کے لوگ اگر اُنکو دیکھینگے پہچان لینگے اُنکے اوصاف اور قتل کر ڈالینگے پہر متوجہ ہوا تو دیکہا کہ سات آدمی ہیں کہ آئی تہی وہ روم سے سو وہ متوجہ ہوا اُنکے طرف اور اُنسے پوچہا کہ تم کیوں آئے ہو اُنہوں نے کہا ہم اُس نبی کی لئے آئی ہیں جو اس شہر سے آنے والا ہے اور ہر راہ پر کچہہ کچہہ لوگ بہیجے گئے ہیں اور جب ہمکو تمہاری طرف کی خبر لگی تو ہم تمہاری راہ پر بہیجے گئے اُسنے پوچہا کوئی اور تمہارے پیچہے ہے جو تمسے اچہا ہو یعنے عقل و شعور میں اُنہوں نے کہا ہمکو تمہارے راہ کی خبر لگی اور ہم بہیجے گئے اُسنے کہا بہلا دیکھو تو جس کام کا اللہ ارادہ کرے اُسکو کوئی پہیر سکتا ہے اُنہوں نے کہا نہیں اُسنے کہا پہر بیعت کرو یعنے اُس نبی سے اور اُسکے رفاقت میں رہو پہر وہ اُنکے طرف مخاطب ہوا یعنے اہل مکہ کیطرف اور کہا کون اُنکے خدمت کرتا ہے لوگوں نے کہا ابو طالب پس وہ اُنکو قسم دیتا رہا یہانتک کہ پہیر آنحضرت کو ابو طالب نے اور ابو بکر نے ساتھ کردیا آپکے بلال کو اور توشہ دیا اُنکو راہب نے کعک اور زیت سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

ابتداے نبوت کا بیان

نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **مترجم** اس حدیث مین محدثین کو بہت کلام ہے چنانچہ بعضون نے اسکو ضعیف کہا ہے اور بعض نے باطل اسلئے کہ بلال تو اسوقت تک پیدا بہی نہوئی تہے اور ابوبکر حضرت سے بہی چہوٹے تہے کہ وہ حضرت سے دو برس چہوٹے ہین اور حافظ ابن حجر نے اصابہ مین کہا ہے کہ اس حدیث کے رجال تو ثقات مین اور اسمین اور کوئی انکار کی وجہ نہین سوا اسکے یعنے بلال کی معیت کے اور احتمال ہے کہ یہہ کسی راوی کا ادراج ہو غرض باقی حدیث معتبر ہے کذا فی اللمعات **باب** مَا جَآءَ فِي مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ كَمْ كَانَ حِيْنَ بُعِثَ باب اس بیان مین کہ آپ کس سن مین مبعوث ہوے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُنْزِلَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِيْنَ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی اُترے جب وہ چالیس برس کے تہے پہر مکہ مین تیرہ برس تک رہے اور مدینہ مین دس برس اور وفات ہوئی آپکی جب تریسٹہہ برس کے تہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ آپکی وفات ہوئی جب پینسٹہہ برس کے تہے **ف** ایسی ہی روایت کی ہے محمد بن بشار نے اور روایت کی اُنسے محمد بن اسمٰعیل بخاری نے اسی کے مثل **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بہت دراز قد نہ تہے اور نہ بہت کوتاہ اور رنگ آپکا نہایت سفید نہ تہا اور نہ بالکل گندم گون اور بال آپکے سر کے نہ بہت ژولیدہ تہے نہ بالکل سیدہے مبعوث کیا اللہ تعالے نے انکو جب چالیس برس کے تہے اور مکہ مین دس برس رہے اور مدینہ مین دس برس اور وفات پائی تریسٹہہ برس کے عمر مین اور بیس بال سفید نہ تہے آپکے سر مین اور ریش مین یعنے اس سے کم تہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب مَا جَآءَ فِي آيَاتِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدْ خَصَّهُ اللهُ بِهِ باب معجزات اور خصائص نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِمَكَّةَ حَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لَيَالِيَ بُعِثْتُ إِنِّيْ لَأَعْرِفُهُ الْآنَ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مکہ مین ایک پتہر ہے کہ وہ مجہپر سلام کرتا تہا جن راتون مین مبعوث ہوا تہا کہ مین اُسے اب بہی پہچانتا ہون **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ تَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَتَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ إِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَآءِ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا انہون نے کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہاتے رہے ایک کونڈی سے صبح سے رات تک کہ دس آدمی بیٹہتے تہے اور دس اُٹہتے تہے ہمنے کہا سمرہ سے کہ پہر اُس کونڈی مین کچہہ بڑہایا جاتا تہا انہون نے کہا تمکو تعجب کیون آتا ہے اُسمین کہین سے بڑہایا جاتا تہا مگر وہان سے اور اشارہ کیا ہاتہ سے آسمان کیطرف یعنے خدا کیطرف سے اُسکی امداد ہوتی تہی اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے رزاق آسمانون پر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو العلاء کا نام یزید بن عبد اللہ بن الشخیر ہے

باب **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابیطالب سے کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض نواحی مکہ مین نکلے تو جو پہاڑ اور درخت سامنے آیا اسنے کہا سلام ہے تیرے رسول اللہ کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی کئی لوگون نے ولید بن ابی ثور سے اور کہا انہون نے کہ روایت ہے عباد بن ابی یزید سے انہین مین ابن فروہ وحدہ کنیت ابی المغارب ہے

باب **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى لِزْقِ جِذْعٍ وَاتَّخَذُوْا لَهُ مِنْبَرًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَّهُ فَسَكَتَ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتے تہے ایک کہجور کے ٹہنٹ سے تکیہ لگا کر پہر جب آپکے لئے منبر طیار کیا اور آپنے اسپر خطبہ پڑہا وہ ٹہنٹ رونے لگا جیسا اونٹنی روتی ہے پہر اُترے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اسکو چہوا وہ چُپ ہورہا **ف** اس باب مین ابی اور جابر اور ابن عمر اور سہل بن سعد اور ابن عباس اور ام سلمہ سے بہی روایت ہے اور حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **مترجم** وہ ستون چونکہ ذکر آپکے سے مست و سرشار تہا اور ہمیشہ لذت یاد الٰہی سے شاد و فرحان تہا جب منبر تیار ہوا وہ درد ہجران اور فراق سے رونے لگا جب حضرت کے جُدائی سے چوب خشک کا یہ حال ہو تو انسان آپکی جُدائی کا درد نیا سے کیا جنے او یقین جانو کہ تلطخ محدثات امور و تعلق بہ بدعات ہی نور آپکی جُدائی کا سبب ہین کہ آپ اُنسے نفور ہین سو جو مومن ان چیزون سے نفرت نکرے وہ چوب خشک سے بدتر ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَ أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ إِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ

تشهد اني رسول الله فدعاه رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل ينزل من النخلة حتى سقط الى النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال ارجع فعاد فاسلم الاعرابي

ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک اعرابی آیا اور اُسنے کہا کیونکر جانوں میں کہ آپ نبی ہیں آپنے فرمایا اگر میں بلا دوں اس شاخ کو کھجور کے اور وہ گواہی دے کہ میں رسول ہوں جب تو جانیگا پھر بلایا آپنے اور وہ کھجور سے اتر کر حضرت کے آگے آکر گر پڑی اور پھر فرمایا کہ لوٹ جا وہ چلی گئی پس وہ اسلام لایا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **عن** ابي زيد بن اخطب قال مسح رسول الله صلى الله عليه وسلم يده على وجهي ودعا لي قال عزرة انه عاش مائة وعشرين سنة وليس في راسه الا شعرات بيض **ترجمہ** روایت ہے ابی زید سے کہ ہاتھ پھیرا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے مونہہ پر اور دعا کی میرے لئے عزرہ نے کہا جو راوی حدیث ہیں کہ ابی زید ایکسو بیس برس تک زندہ رہے اور اُنکے سر کے کئی ایک بال سے زیادہ سفید نہ تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوزید کا نام عمرو بن اخطب ہے **عن** انس بن مالك يقول قال ابو طلحة لام سليم لقد سمعت صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضعيفا اعرف فيه الجوع فهل عندك من شيء فقالت نعم فاخرجت اقراصا من شعير ثم اخرجت خمارا لها فلفت الخبز ببعضه ثم دسته في يدي وردتني ببعضه ثم ارسلتني الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذهبت به اليه فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا في المسجد ومعه الناس قال فقمت عليهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسلك ابو طلحة فقلت نعم قال بطعام فقلت نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن معه قوموا قال فانطلقوا فانطلقت بين ايديهم حتى جئت ابا طلحة فاخبرته فقال ابو طلحة يا ام سليم قد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس وليس عندنا ما نطعمهم قالت ام سليم الله ورسوله اعلم قال فانطلق ابو طلحة حتى لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو طلحة معه حتى دخلا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلمي يا ام سليم ما عندك فاتته بذلك الخبز فامر به رسول الله صلى الله عليه وسلم ففت وعصرت ام سليم بعكة لها فادمته ثم قال فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم ما شاء الله ان يقول ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا فاكل القوم كلهم وشبعوا والقوم سبعون او ثمانون رجلا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ ابوطلحہ نے کہا ام سلیم سے کہ میں نے سنی آواز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ضعیف اور معلوم ہوتی ہے اُنکو بھوک سو کچھ تمہارے پاس ہے اُنہوں نے کہا ہاں پھر نکالی کئی روٹیاں جو کی پھر اوڑھنی میں لپٹکر میرے ہاتھ میں چھپا دیں اور کچھ اوڑھنی مجھے اُڑھا دی پھر بھیجا مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس اور میں جب اُنکی پاس گیا اُنکو مسجد میں بہت لوگوں کے ساتھ بیٹھا پایا پھر میں اُنکی پاس کھڑا ہوا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھے ابوطلحہ نے بھیجا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا کھانا لیکر میں نے عرض کی ہاں آپنے اپنے ساتھیوں سے فرمایا اُٹھو پھر چلے اور میں اُنکے آگے تھا پھر جب ابوطلحہ کے پاس آیا میں اور میں نے اُنکو خبر دی ابوطلحہ نے کہا اے ام سلیم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ تشریف لائے اور ہمارے پاس کچھ موجود نہیں کہ اُنکو کھلاویں ام سلیم نے کہا کہ اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے سو ابوطلحہ چلے یہانتک کہ ملے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سو آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوطلحہ اُنکے ساتھ تھے یہانتک کہ اندر آئے سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے ام سلیم لاؤ جو تمہارے پاس ہے سو وہی روٹیاں آپکے آگے لائیں اور حکم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ توڑی گئیں اور اُنپر ام سلیم نے کپی گھی کی اور چکنا کر دیا اُسکو پھر پڑھا اُسپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو اللہ نے چاہا پھر فرمایا بلاؤ دس شخصوں کو سو بلایا اور وہ کھا کر سیر ہو گئے اور چلے گئے پھر فرمایا بلاؤ دس کو پھر وہ کھا کر سیر ہو کر چلے گئے پھر فرمایا بلاؤ دس کو اور وہ بھی کھا کر سیر ہو کر چلے گئے غرض سارے لوگ کھا کر سیر ہو گئے اور سب لوگ ستر یا اسی تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب عن انس بن مالك قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم وحانت صلوة العصر والتمس الناس الوضوء فلم يجدوا فاتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بوضوء فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده في ذلك الاناء وامر الناس ان يتوضؤا منه قال فرايت الماء ينبع من تحت اصابعه فتوضا الناس حتى توضؤا من عند آخرهم **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا اُنہوں نے دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز عصر کا وقت آچکا تھا اور لوگوں نے وضو کا پانی ڈھونڈھا اور نہ پایا سو لائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک وضو کا پانی اور آپنے اُس برتن میں ہاتھ رکھدیا اور لوگوں کو فرمایا کہ وضو کریں پھر میں نے دیکھا کہ آپکے انگلیوں سے پانی جوش مارتا تھا اور لوگ وضو کرتے تھے یہانتک کہ جو لوگ آخر میں تھا اُسنے بھی وضو کر لیا اس باب میں عمران بن حصین اور ابن مسعود اور جابر سے بھی روایت ہے ، حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے

باب عن عائشة انها قالت اول ما ابتدي به رسول الله صلى الله عليه وسلم من النبوة حين اراد الله كرامته ورحمة العباد به ان لا يرى شيئا الا جاءت كفلق الصبح فمكث على

ذٰلِكَ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَمَكَّثَ وَحُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلْوَةُ فَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَخْلُوَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ابتدائے نبوت میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حبّ اللہ نے بزرگی اور رحمت اپنے بندون کی اُنسے چاہی تو یہ ہوا کہ وہ جو خواب دیکھتے تھے اُسکی تعبیر صبح روشن کی طرح ظاہر ہوجاتی تھے پھر آپ کا یہی حال رہا جبتک اللہ نے چاہا اور اُن دنون آپکو خلوت ایسی بہاتی تھی کہ کوئی شے ایسی پیاری نہ تھی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

بَابٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّكُمْ تَعُدُّوْنَ الْاٰيَاتِ عَذَابًا وَاِنَّا كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةً لَقَدْ كُنَّا نَاْكُلُ الطَّعَامَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ قَالَ وَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَوَضَعَ يَدَهُ فِيْهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَّ عَلَى الْوَضُوْءِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةِ مِنَ السَّمَاءِ حَتّٰى تَوَضَّاْنَا كُلُّنَا **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہ اُنہون نے کہا تم قدرت کے نشانیون کو عذاب جانتے ہو اور ہم اُنکو حضرت کے زمانہ مین برکت جانتے تھے اور ہم کہانا کہاتے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ اور اُسکے تسبیح سنتی تھی اور لائی حضرت کے پاس ایک برتن اور اُسمین آپ نے ہاتہہ رکہدیا پھر پانی آپکے انگلیون کے بیچ سے بہنے لگا اور آپنے فرمایا آؤ وضو مبارک پر اور برکت آسمان سے ہے یعنی اللہ کیطرف سے کہ وہ آسمانون پر عرش پر ہے یہانتک کہ ہم سب نے وضو کرلیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابٌ مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَ يَنْزِلُ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب نزول وحی کی کیفیت مین **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ حارث بن ہشام نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ پر وحی کیونکر آتی ہے آپنے فرمایا کبھی سنائی دیتی ہے مجھے گھنٹے کی سی جھنجھناہٹ اور وہ سخت ہوتی ہے اور کبھی فرشتہ میرے آگے آدمی کی صورت بن آتا ہے اور مجھسے کلام کرتا ہے کہ مین اُسے یاد کرلیتا ہون حضرت عائشہ نے فرمایا کہ مین نے آپکو دیکھا کہ سخت جاڑون مین جب وحی اُترتی اور تمام ہوجاتی تو اُنکے ماتھے پر پسینہ آجاتا تھا یعنے بسبب شدت کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** حارث بن ہشام مخزومی ہین ابی جہل کے بھائی اور رفیق اور فتح مکہ کے دن ایمان لائی ہین اور فضلائی صحابہ سے ہین اور فتوح شام مین شہید ہوئے پندرھوین سال ہجرت کے اور احتمال ہے کہ اُنہون نے حضرت عائشہ کے آگے حضرت سے یہ سوال کیا ہو یا اُنکو خبر دی ہو اور اُس صورت مین یہہ مرسل ہے صحابی کی مگر حکم موصول مین ہے جمہور کے نزدیک اسلئی کہ عقل اور قیاس کو اسمین دخل نہین قولہ آپ پر کیونکر وحی آتی ہے یعنے نفس وحی سے سوال کیا یا اُسکے اور حامل اور بہرحال مُراد یہہ ہے کہ وحی لیکر فرشتہ کیونکر آتا ہے اور دو قسمین وحی کی فرمائین ایک آواز جرس دوسرے متمثل ہونا فرشتہ کا بصورت مردم اول شدید ہے اسلئے کہ حامل متصف باوصاف سامع نہین ہے اور ثانی آسان اسلئی کہ متصف باوصاف سامع ہے

بَابٌ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مین **عَنْ** الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ **ترجمہ** روایت ہے براء سے کہ کہا اُنہون نے مین نے نہین دیکھا کسی لمہ والے کو سرخ جوڑی مین خوبصورت زیادہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اُنکے بال ایسے تھی کہ کندھے سے لگتے تھی اور دونون شانون مین آپکے بہت فرق تھا نہ تھے کوتاہ قد نہ بہت لانبی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** لمہ وہ بال ہین کہ کان کے لو سے نیچے ہون اور دونون شانونکی دوری دلالت کرتی ہے سینہ کے چوڑی ہونے پر اور وہ علو ہمت اور وسعت علم اور فراخ حوصلگی پر دال ہے اور قد آپکا متوسط تہا مگر جب لوگون مین کھڑے ہوتے سب سے اونچی معلوم ہوتے

بَابٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ اَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا مِثْلَ الْقَمَرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی اسحاق سے کہ اُنسے پوچھا کسی نے کہ چہرہ آپکا مثل تلوار کے تہا یعنے طولانی اُنہون نے کہا نہین مثل چاند کے تہا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** سائل نے خیال کیا کہ چہرہ آپکا ایسا ہوگا براء نے کہا نہین گول تہا

بَابٌ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمَ الرَّاْسِ ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ نتھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت لانبے اور نہ بہت ٹھگنے پر گوشت تہین ہتھیلیان آپکی اور تلوے بڑے سر والی بڑے جوڑون والے یعنے گھٹنے اور شانے کہنیان پر گوشت اور نہ بہتین سینہ سے ناف تک باریک بال تھے جب چلتے آگے جھکتے چلتے جیسے کوئی اوپر سے نیچے اُترتا ہو نہ دیکھا مین نے اُنسے پہلے

نزول وحی کی کیفیت کا بیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کا بیان

اور نہ اُنکے بعد کوئی اُنکے برابر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے سفیان بن وکیع نے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے مسعودی سے اِسی اسناد کے مانند اسکے **باب عن** عَلِيٍّ كَانَ اِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيْرٌ اَبْيَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ اَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ اِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَاَنَّمَا يَمْشِيْ فِيْ صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَاَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَاَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً اَحَبَّهٗ يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ جب وہ حلیہ بیان فرماتے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا کہتے کہ آپ بہت لمبے نہ تھے اور نہ بہت ٹھنگنے میانہ قد والے تھے لوگوں میں اور بہت گھونگھر والی نہ تھے بال آپکے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ تھے تھوڑے گھونگھر والے اور بہت فربہ بھی نہ تھے اور چہرہ بالکل گول بھی نہ تھا بلکہ اُسمیں کچھہ گلائی تھی گورے رنگ سپیدی اور سرخی ملی ہوئی سیاہ چشم لمبے پلکوں والی بڑے جوڑوں والے اور بڑے شانہ والے یعنی دونوں شانوں کے بیچ پُر گوشت تہا بدن پر آپکے بال نہ تھے مگر ایک خط سینہ سے ناف تک کہنچا تہا بالونکا پُر گوشت تہین ہتیلیاں اور تلوے آپکی جب چلتے زمین پر پیر کا ٹکر رکہتے گویا وہ نیچے اُترتے ہین اور جب کسی کیطرف پہر کر دیکہتے تو پورے بدن سے پہرتے یعنی فقط آنکہہ چرا کر نہ دیکہتے جیسے متکبروں کی عادت ہے اور نہ فقط گردن پہیر کر جیسے ہلکے لوگوں کی عادت ہی اُنکے دونوں شانوں کے بیچ مین مُہر نبوت تہی اور وہ خاتم النبین تہے اور سب لوگوں سے اچھے سینہ والی یعنی بغض و حسد کسی سے نہ رکہتے تہی اور سینہ چون آئینہ صاف رکہتے اور سب سے زیادہ سچی بات مین اور نرم طبیعت والی بزرگ میش جو اُنکو یکبار گی دیکہتا ڈر جاتا اور جو اُنسے ملتا اور واقف ہوتا دوست رکہتا اُنکی تعریف کرنیوالا کہتا تہا کہ مین نے کبہی اُنکے مثل نہ دیکہا نہ قبل اُنکے نہ بعد رحمت اور سلامتی بہیجے اللہ اُنپر **ف** اس حدیث کی اسناد متصل نہین کہا ابو جعفر نے سُنا مین نے اصمعی سے کہتے تہے تفسیر مین صفت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ مُمَّغِط بہت لنبا کہا اُنہون نے اور سُنا مین نے ایک اعرابی سے کہ وہ اپنی باتون مین کہتا تہا تَمَغَّطَ فِي نُشَّابَتِهٖ یعنے بہت کہینچا اپنا تیر اور مُتَرَدِّدْ وہ ہے کہ جسکا بعض بدن بعض مین گُہسا ہوا ہو ٹہنگنے پن کے سبب سے اور قَطَطْ وہ بال ہین جسمین بہت گہونگھر ہو اور رَجِلْ وہ کہ جسکے بالونمین تہوڑی سی خمیدگی ہو اور مُطَهَّمْ نہایت فربہ کثیر اللحم اور مُكَلْثَمْ جسکا چہرہ گول اور مدور ہو اور مُشْرَبْ وہ کہ جسکے رنگ مین سپیدی اور سرخی ملی ہوئی ہو اور یہ عمدہ ترین الوان ہے اور اَدْعَجْ وہ ہے جسکی آنکہوں کی سیاہی خوب کالی ہو اَهْدَبْ جسکی پلکین لمبی ہون اور کَتَدْ دونون شانوں کے ملنے کی جگہہ اور اُسکو کاہل بہی کہتے ہین مَسْرُبَة ایک خط دراز مستقیم سینہ سے ناف تک ہے بالونکا اور شَثْنْ وہ شخص ہے جسکے اُنگلیان ہاتہ پیروں کی اور ہتیلے اور قدم فربہ پُر گوشت ہون اور تَقَلُّعْ قوت سے چلنا پیر کا ٹکر اور صبب اُترنا عرب کہتا ہے اُترے ہم صَبُوب اور صَبَب سے یعنے بلندی سے اور جَلِيْلُ الْمُشَاشِ یعنے بڑے جوڑون والے مراد اُس سے شانوں کا سر ہے یعنے شانہ بلند تہے اور عِشْرَة سے صحبت مُراد ہے اسلئے کہ عشیر ہمصحبت ہے اور بدیہہ یکبار گی اچانک عرب کہتا ہے بَدَهْتُهٗ بِاَمْرٍ یعنے اچانک یکبار گی گہبرا دیا مین نے اُسکو کسی کام سے **باب عن** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهٗ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنٍ فَصْلٍ يَحْفَظُهٗ مَنْ جَلَسَ اِلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تمہاری اسقدر جلدی جلدی باتین نکرتے تہے بلکہ وہ ایسی کہلی ہوئی جدا جدا باتین کرتے تہے کہ جو اُنکے پاس بیٹہا ہو بخوبی یاد کرلے

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر زہری کی روایت سے اور روایت کی یونس بن یزید نے زہری سے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيْدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک کلمہ کو تین بار فرماتے تہے کہ لوگ سمجھہ لین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسی مگر عبداللہ بن مثنی کے روایت سے **باب عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن حارث سے کہ اُنہوں نے کہا مین نے کسیکو زیادہ مسکراتی نہ دیکہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی یزید بن حبیب سے اُنہوں نے روایت کی عبداللہ بن حارث سے مثل اسکے روایت کی ہمسے یہ احمد بن خالد نے اُنہوں نے یحیےٰ سے اُنہوں نے لیث سے اُنہوں نے یزید بن حبیب سے اُنہوں نے عبداللہ بن حارث سی کہ اکثر ہنسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مسکرانا تہی **ف** یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو لیث بن سعد کی روایت سے مگر اسی سند سے **باب** مَا جَآءَ فِيْ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ باب مہر نبوت کے بیان مین **عن** السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

باب مہر نبوت کا بیان

صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابن اختی وجع فمسح براسی ودعا لی بالبرکۃ وتوضأ فشربت من وضوئہ فقمت خلف ظہرہ فنظرت الی الخاتم بین کتفیہ فاذا ھو مثل زر الحجلۃ **ترجمہ** روایت ہے سائب بن یزید سے کہ لیگئین مجھکو خالہ میری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیے کہ یا رسول اللہ میرا بھانجا بیمار ہے سو آپنے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی اور وضو کیا آپنے سو پیا مینے وضو کا بچا ہوا پانی او ر پیچھے آپکے کھڑا ہوا تو دیکھی مینے مہر نبوت دونو شانونکے بیچ مین جیسے گھنڈی ہوتی ہے چھپر کھٹ کی **ف** اس باب مین سلمان اور قرہ بن ایاس مزنی اور جابر بن سمرہ اور ابی رمثہ اور بریدہ اسلمی اور عبد اللہ بن سرجس اور عمرو بن خطب اور ابو سعید سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **عن** جابر بن سمرۃ قال کان خاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی الذی بین کتفیہ غدۃ حمراء مثل بیضۃ الحمامۃ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ مہر نبوت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے جو شانونکے بیچ مین تھی وہ ایک غدود تھا سرخ رنگ جیسے انڈا کبوتر کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب عن جابر بن سمرۃ قال کان فی ساق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حموشۃ وکان لا یضحک الا تبسما وکنت اذا نظرت الیہ قلت اکحل العینین ولیس باکحل صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دونو پنڈلیون مین باریکی تھی اور آپکا ہنسنا نہ تھا مگر مسکرانا اور جب مین آپکو دیکھتا خیال کرتا کہ دونون آنکھونمین سرمہ لگائی ہوے ہین حالانکہ سرمہ نہ تھا یعنے خود آنکھین آپکے ایسے سیاہ تھی کہ معلوم ہوتا تھا کہ سرمہ لگا ہوا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

باب عن جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضلیع الفم اشکل العینین منھوس العقب **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کشادہ دہان تھے اور عرب کے نزدیک یہ محمود ہے اور آنکھونکے ڈورے سرخ اور ایڑیون مین گوشت کم **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے ابو موسی نے انہون نے محمد سے انہون نے جعفر سے انہون نے شعبہ سے انہون نے سماک بن حرب سے انہون نے جابر بن سمرہ سے کہا تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ضلیع الفم اشکل العینین منھوس العقب شعبہ نے کہا مینے سماک سے پوچھا ضلیع الفم کیا ہے انہون نے کہا کشادہ دہان مینے کہا اشکل العینین انہون نے کہا حدقہ چشم کلان یعنے بڑے آنکھہ والے اور یہ نہایت حسن ہے مینے کہا منھوس العقب انہون نے کہا کہ ایڑی مین گوشت کم اور یہ بھی حسن ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب عن ابی ھریرۃ قال ما رأیت شیئا احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان الشمس تجری فی وجھہ وما رأیت احدا اسرع فی مشیہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانما الارض تطوی لہ انا لنجھد انفسنا وانہ لغیر مکترث **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ انہون نے کہا مینے کسیکو خوبصورت نہ دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے گویا سورج انکے چہرہ پر پھرتا تھا یعنے ایسا درخشان اور تابان تھا اور کسیکو نہ دیکھا مینے انسے زیادہ جلد چلنے والا گویا زمین انکے لیے لپیٹی جاتی تھی ہم اپنے جانون کو مشقت مین ڈالتے تھے یعنے انکے ساتھ چلنے کو اور وہ بے پروا چلے جاتے تھی **ف** یہ حدیث غریب ہے

باب عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عرض علی الانبیاء فاذا موسی ضرب من الرجال کانہ من رجال شنوءۃ ورأیت عیسی بن مریم فاذا اقرب الناس من رأیت بہ شبھا عروۃ بن مسعود ورأیت ابراھیم فاذا اقرب من رأیت شبھا صاحبکم یعنی نفسہ ورأیت جبرئیل فاذا اقرب من رأیت بہ شبھا دحیۃ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لائے گئے آگے انبیاء یعنے شب معراج مین تو موسے علیہ السلام ایک چھریرے جوان تھے جیسے قبیلہ شنوءہ کے لوگ ہوتی ہین اور دیکھا مینے عیسے بن مریم کو تو انسے بہت مشابہ لوگونمین سے عروہ بن مسعود ہین اور دیکھا مینے ابراہیم علیہ السلام کو تو ان سے بہت مشابہ تھا تمہارا صاحب یعنے مراد لیتے تھے آپ اپنی تئین اور دیکھا مینے جبرئیل کو تو انسے بہت مشابہ دحیہ کلبی ہین اور وہ اصحاب مین بہت خوبصورت تھی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

باب ما جاء فی سن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابن کم کان حین مات

آپ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سن مین **عن** ابن عباس یقول توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو ابن خمس وستین **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ وفات پائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب وہ پینسٹھہ برس کے تھے **ف** روایت کی ہمسے نصر بن علی نے انہون نے بشر بن مفضل سے انہون نے خالد حذاء سے انہون نے عمار سے انہون نے ابن عباس سے کہ وفات پائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب وہ پینسٹھہ برس کے تھے یہ حدیث حسن الاسناد ہے صحیح ہے

باب عن ابن عباس قال مکث النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ ثلاث عشرۃ یعنی یوحی الیہ وتوفی وھو ابن ثلاث وستین **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ تشریف رکھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ مین تیرہ برس یعنے بعد نبوت کے اور وفات پائی جب وہ تریسٹھہ برس کے تھے **ف** اس باب مین حضرت عائشہ اور انس بن مالک اور دغفل بن حنظلہ سے

سے بہی روایت ہے اور دغفل کا سماع نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح نہین ہوا اور حدیث ابن عباس کی حسن ہی غریب ہے عمرو بن دینار کی روایت سے **باب**
عن جریر عن معاویۃ بن ابی سفیان انہ قال سمعتہ یخطب یقول مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو ابن ثلاث وستین وابوبکر وعمر
وانا ابن ثلاث وستین **ترجمہ** روایت ہے جریر سی کہ انہون نے کہا خطبہ مین معاویہ بن ابی سفیان نی فرمایا کہ وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ تریسٹھ
برس کی تہی اور ابوبکر اور عمر بہی تریسٹھ کے تہے اور مین بہی تریسٹھ کا ہون **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
مات وھو ابن ثلاث وستین **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تریسٹھ برس پر ہوئی **ف** یہ حدیث حسن ہی صحیح
ہے اور روایت کیا زہری کی بہتیجی نی زہری سی انہون نے عروہ سی انہون نے حضرت عائشہ سے اسکی مثل **مناقب ابی بکر الصدیق** رضی اللہ
عنہ واسمہ عبد اللہ بن عثمان ولقبہ عتیق **مناقب ابی بکر صدیق** رضی اللہ عنہ اور نام انکا عبد اللہ بن عثمان ہی اور لقب انکا عتیق ہے
عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابرأ الی کل خلیل من خلہ ولو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابن ابی قحافۃ خلیلا وان صاحبکم
خلیل اللہ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مین مرد واسطے دوستی سی باز آیا اور اگر مین کسیکو دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ یعنی
ابوبکر کو دوست بناتا اور تمہارا صاحب اللہ کا دوست ہے مراد لیتی تہی وہ اپنے تئین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب مین ابی سعید اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے
اور ابن زبیر سے بہی روایت ہے **عن** عمر بن الخطاب قال ابوبکر سیدنا وخیرنا واحبنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہے عمر بن
خطاب سے کہ فرمایا انہون نے بیشک ابوبکر رضی اللہ عنہ سردار ہمارے اور بہتر اور محبوب تر تہی ہم سب لوگون سے زیادہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو **ف** یہ حدیث صحیح ہے
غریب ہے **عن** عبد اللہ بن شقیق قال قلت لعائشۃ ای اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت ابوبکر قلت ثم من قالت عمر قلت ثم من قالت ثم ابو عبیدۃ
بن الجراح قال قلت ثم من قال فسکتت **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سی کہ انہون نے کہا مین نے کہا حضرت عائشہ سے کہ اصحاب سے سب سے زیادہ پیارا کون تہا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا انہون نے فرمایا ابوبکر مین نے کہا پہر کون فرمایا عمر مین نی کہا پہر کون فرمایا ابو عبیدہ بن جراح مین نے کہا پہر کون تو وہ چپ ہو رہین
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اھل الدرجات العلی لیراھم من تحتھم کما ترون
النجم الطالع فی افق السماء وان ابا بکر وعمر منھم وانعما **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بلند درجون والی جنت مین
دیکہینگے انکو نیچے درجے والی جیسی تم دیکہتی ہو تارہ نکلا ہوا آسمان کے کنارہ مین اور ابوبکر اور عمر انہین بلند درجے والون مین ہین اور کیا خوب ہین **ف** یہ
حدیث حسن ہے اور کئی سندون سے مروی ہوئی ہے عطیہ سے انہون نے روایت کی ابی سعید سے **باب عن** ابی المعلی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خطب یوما فقال ان رجلا خیرہ ربہ بین ان یعیش فی الدنیا ما شاء ان یعیش ویاکل فی الدنیا ما شاء ان یاکل وبین لقاء ربہ فاختار لقاء ربہ
قال فبکی ابوبکر فقال اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا تعجبون من ھذا الشیخ اذ ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا صالحا خیرہ ربہ
بین الدنیا ولقاء ربہ فاختار لقاء ربہ قال فکان ابوبکر اعلمھم بما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابوبکر بل نفدیک باباءنا واموالنا
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من الناس احد امن الینا فی صحبتہ وذات یدہ من ابن ابی قحافۃ ولو کنت متخذا خلیلا لاتخذت
ابن ابی قحافۃ خلیلا ولکن ود واخاء ایمان مرتین او ثلاثا الا وان صاحبکم خلیل اللہ **ترجمہ** روایت ہے ابی المعلی سی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
ایکدن خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ نے اختیار دیا کہ جب تک چاہے جئے دنیا مین اور کہاوے اور جب چاہے اپنی رب سے ملے سو اختیار کی اسنی ملاقات اپنی
رب کے سو رونی لگی ابوبکر اور اصحاب نے کہا تمکو تعجب نہین آتا اس بوڑہے پر کہ یہ کیون روتا ہے جب ذکر کیا حضرت نے ایک بندہ کا کہ اسکو مختار کیا تہا اللہ نے دنیا کی زندگی
اور اللہ سے ملنے مین سو اسنے اختیار کی ملاقات اپنی رب کی کہا راوی نے کہ واقعی ابوبکر ہم سے زیادہ علم رکہتے تہی کہ وہ حضرت کا قول سمجہ گئی کہ مراد اس سے آپہی
کی ذات ہی سو ابوبکر نی کہا بلکہ ہم فدا کرینگے آپ پر باپ دادا اور مال اپنے سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی آدمی باعتبار کسی صحبت زیادہ مال خرچ کرنیوالا
اور حقوق صحبت بخوبی ادا کرنیوالا ابن ابی قحافہ سے بڑہکر نہین اور اگر مین کسیکو دوست ولی بناتا تو ابن ابی قحافہ کو بناتا ولیکن بڑی دوستی اور برادری ایمان کی ہے

مناقب حضرت ابوبکر صدیق

فرمایا کلمہ آپنے دو یا تین بار اور فرمایا آگاہ ہو کہ صاحب تمہارا خلیل ہے اللہ کا مراد لیا اس سے اپنے تئین **ف** اس باب مین ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے
اور مروی ہوئی یہ حدیث ابی عوانہ سے انہون نے روایت کی عبدالملک بن عمیر سے اور اسناد سے اور مراد من الینا سے یہ ہے کہ بہت احسان کرنیوالے اوپر ہمارے یعنے ابوبکر ہین
عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ عَبْدًا خَیَّرَہُ اللّٰہُ بَیْنَ اَنْ یُّؤْتِیَہٗ مِنْ زَھْرَۃِ الدُّنْیَا مَا شَآءَ وَ
بَیْنَ مَا عِنْدَہٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَہٗ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ فَدَیْنَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاٰبَآئِنَا وَاُمَّھَاتِنَا قَالَ فَعَجِبْنَا فَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوْا اِلٰی ھٰذَا الشَّیْخِ یُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَیَّرَہُ اللّٰہُ بَیْنَ اَنْ یُّؤْتِیَہٗ مِنْ زَھْرَۃِ الدُّنْیَا مَا شَآءَ وَبَیْنَ مَا عِنْدَ اللّٰہِ وَھُوَ یَقُوْلُ فَدَیْنَاکَ بِاٰبَآئِنَا وَاُمَّھَاتِنَا فَکَانَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ الْمُخَیَّرُ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ ھُوَ اَعْلَمَنَا بِہٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا
خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنْ اُخُوَّۃُ الْاِسْلَامِ لَا تُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَۃٌ اِلَّا خَوْخَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندہ کو مختار کیا کہ دنیا کی جو چیز ہے اور زینت ہے جو چاہے لے یا اختیار کرے جو اللہ کے نزدیک ہے یعنی جنت اور رضوان سو
ابوبکر نے کہا فدا کیا ہمنے آپ پر اپنی مان باپکو سو لوگون نے تعجب سے کہا دیکھو اس بڈہے کو کہ رسول خدا تو خبر دیتے ہین ایک بندہ کی کہ اللہ نے اسکو مخیر کیا دنیا کی زینت اور
عقبے کی دولت مین اور یہ کہتا ہے فدا کیا آپ پر ہمنے اپنی مان باپ کو اور حقیقت مین وہ بندہ مخیر رسول خدا ہی تھے صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر ہمسے زیادہ جاننے والے
تھے انکے حالکو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے زیادہ میرے حقوق صحبت ادا کرنیوالے اور اپنا مال خرچ کرنیوالے ابوبکر ہین اور اگر مین کسیکو دوست بناتا
تو ابوبکر کو بناتا ولیکن اخوت اسلام کافی ہے باقی نرہے کوئی کھڑکی مسجد مین مگر کھڑکی ابوبکر کی یعنے سب کھڑکیان بند کردو سوا ابوبکر کی کھڑکی کے اور یہ
اشارہ ہے گویا انکی خلافت کی طرف کہ خلیفہ کو اکثر ضرورت ہے مسجد مین آنے جانیکی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا یَدٌ اِلَّا وَقَدْ کَافَیْنَاہُ مَا خَلَا اَبَا بَکْرٍ فَاِنَّ لَہٗ عِنْدَنَا یَدًا یُکَافِیْہِ اللّٰہُ بِھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ
قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلُ اللّٰہِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کسیکا احسان ہمپر ایسا نہین جس کا بدلا ہمنے نکردیا ہو سوا ابوبکر کے کہ انکا احسان جو ہمپر ہے اسکا بدلا انکو اللہ قیامت مین دیگا اور اتنا نفع مجھکو کسیکے مال نے ندیا جتنا
نفع پایا مین نے ابوبکر کے مال سے اور اگر مین دوست بناتا کسیکو تو دوست بناتا ابوبکر کو آگاہ ہو کہ تمہارا صاحب اللہ کا دوست ہے . **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ،
اس سند سے **عَنْ** حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اقتدا کرو میرے بعد ابوبکر و عمر کا **ف** اس باب مین ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی سفیان ثوری نے یہ حدیث عبدالملک بن عمیر سے انہون نے
ربعی کے مولیٰ سے انہون نے ربعی سے انہون نے حذیفہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** اس حدیث مین اشارہ ہے ان دونون کی خلافت راشدہ کا اور ویسا ہی خدا نے کیا کہ انعقاد خلافت انکا باجماع
صحابہ ہوا اور کسی نے اہلسنت سے اسکا انکار نکیا سوا کلاب ناس گرفتار وسواس شیاطین الانس روافض ناحدہ ا عاذنا اللہ من شرورہم **قول ابو عیسیٰ** رح روایت کی ہمسے احمد بن منیع نے
اور کئی لوگون نے سفیان بن عیینہ سے انہون نے عبدالملک بن عمیر سے مانند اسکی اور سفیان بن عیینہ کبھی تدلیس کرتے تھے اس حدیث مین اور اکثر ذکر کرتے تھے کہ روایت ہے زائدہ سی اور وہ روایت
کرتی ہین عبدالملک بن عمیر سی اور کبھی زائدہ کا ذکر نکرتے اور روایت کی یہ حدیث ابراہیم بن سعد نے سفیان ثوری سے انہون نے عبدالملک بن عمیر سے انہون نے ہلال سے جو مولی ہین
ربعی کے انہون نے ربعی سے انہون نے حذیفہ سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** حُذَیْفَۃَ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اِنِّیْ لَا اَدْرِیْ مَا بَقَائِیْ فِیْکُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ وَاَشَارَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نہین جانتا کہ
کب تک تمہارے درمیان رہون سو تم اقتدا کرو ان دو کا جو میرے بعد ہونگے یعنے خلیفہ ہونگے اور اشارہ کیا ابی بکر اور عمر کی طرف **عَنْ** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ
قَالَ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ طَلَعَ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَانِ سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ
وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ یَا عَلِیُّ لَا تُخْبِرْھُمَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے انہون نے کہا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ
ابوبکر و عمر آئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونون سردار ہین جنت کے ادہیڑ لوگون کے اگلے ہون یا پچھلے مگر انبیا اور مرسلین کے اے علی تو انکو خبر

کمراؔ **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سندسی اور ولید بن محمد موقری ضعیف ہین حدیث مین اور مروی ہوئی یہہ حدیث حضرت علی سی اور سندسی بہی اور اسباب مین
انس اور ابن عباس سے بہی روایت ہے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ ھٰذَانِ سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ
الْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ لَا تُخْبِرْھُمَا یَا عَلِیُّ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ابوبکر و عمر دونون سردار ہین جنت کے ادہیڑ
لوگون کے اگلے ہون یا پچہلے مگر انبیا اور مرسلین کے اور خبر نہ دینا انکو ای علی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سندسی روایت کی ہمسے یعقوب بن ابراہیم نے انہون
نے سفیان سے کہا سفیان نے کہ ذکر کیا داؤد نے شعبی سے اُنہون نے روایت کی حارث سی انہون نے حضرت علی سی اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے ابوبکر اور عمر
سردار ہین جنت کے ادہیڑ لوگون کے خواہ اگلے ہون خواہ پچہلے سوا انبیا اور مرسلین کے اور خبر نہ دینا انکو ای علی **مترجم** کہول بضم کاف جمع ہی کہل کے اور کہل عرب
مین اُسکو کہتے ہین جو مرد تیس برس سے عمر مین تجاوز کر گیا ہو اور چالیس تک پہونچا ہو یا پچاس تک اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو ادہیڑ فرمایا باعتبار دنیا کے کہ وہ دنیا مین
ادہیڑ تہے اسلیے کہ جنت مین کوئی ادہیڑ نہین سب نوجوان ہمعمر ہونگے تو مراد یہ ہوئی کہ جو مسلمان کہ دنیا مین ادہیڑ ہو کر انتقال کرتے مین یہہ انکے سردار ہونگے اور بعضون
کہا ادہیڑ سے مراد عقیل اور ہوشیار لوگ ہین کہ اس سن مین آدمی کے شعور و عقل کامل ہوتے ہین مُلّا علی قاری نے کہا ہے کہ ادہیڑ سے انسان کامل اور مرد عاقل مراد
ہے اور مدارج جنت کے باعتبار عقل و معرفت کے ہین **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَلَسْتُ اَحَقَّ النَّاسِ بِھَا اَلَسْتُ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ اَلَسْتُ صَاحِبَ
کَذَا اَلَسْتُ صَاحِبَ کَذَا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ ابوبکرنی کہا کیا مین سب لوگون سے زیادہ اسکا مستحق نہین ہون شاید خلافت مراد ہو کیا مین اول
سب لوگون سے ایمان نہین لایا ہون یعنے احرار لوگون مین کیا نہین ہون صاحب فلانی فضیلت کا کیا نہین ہون صاحب فلانی فضیلت کا **ف**
اس حدیث کو بعضون نے شعبہ سے روایت کیا ہے اُنہون نے جریری سی اُنہون نے ابی نضرہ سی اُنہون نے کہا کہ ابوبکر نے کہا اور یہ صحیح تر ہے روایت کی یہ ہمسے محمد بن بشار
نے اُنہون نے عبد الرحمن سے اُنہون نے شعبہ سے اُنہون نے جریری سے اُنہون نے ابی نضرہ سی کہا ابی نضرہ نی کہ فرمایا ابوبکر نے اور ذکر کی حدیث ہم معنی اسکے اور نہین نام
لیا ابی سعید کا سند مین اور یہ صحیح تر ہے **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَخْرُجُ عَلٰی اَصْحَابِہٖ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَھُمْ جُلُوْسٌ وَّفِیْھِمْ
اَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ فَلَا یَرْفَعُ اِلَیْہِ اَحَدٌ مِّنْھُمْ بَصَرَہٗ اِلَّا اَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ فَاِنَّھُمَا کَانَا یَنْظُرَانِ اِلَیْہِ وَیَنْظُرُ اِلَیْھِمَا وَیَتَبَسَّمَانِ اِلَیْہِ وَیَتَبَسَّمُ اِلَیْھِمَا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلتے تہے اپنی اصحاب پر مہاجرین اور انصار سی اور اصحاب بیٹھے ہوتی اور اُنمین ابوبکر اور عمر بہی ہوتے پہر کوئی آپکی طرف نظر نہ اٹھاتا یعنے ہیبت سے
مگر ابوبکر و عمر کہ تہے نظر کرتے حضرت کے طرف اور مسکراتے اور حضرت بہی اُنکی طرف دیکہہ کر مسکراتی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر حکم بن عطیہ کے
روایت سے اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے حکم بن عطیہ مین **بَابٌ عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّ
عُمَرُ اَحَدُھُمَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِہٖ وَھُوَ اٰخِذٌ بِاَیْدِیْھِمَا وَقَالَ ھٰکَذَا نُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلے
ایکدن اور داخل ہوئے مسجد مین اور ابوبکر و عمر دونون آپکے ساتہ تہے ایک داہنی دوسرا بائین اور آپ اُن دونون کے ہاتہ پکڑے ہوے تہی اور فرمایا آپنی اسیطرح اُٹھائی
جاوینگے ہم قیامت کے دن **ف** یہ حدیث غریب ہے اور سعید بن مسلمہ محدثین کے نزدیک قوی نہین اور مروی ہوئی یہہ حدیث اور سند سے بہی سوا اس سند کے نافع سے
وہ روایت کرتے ہین ابن عمر سے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ اَنْتَ صَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ وَصَاحِبِیْ فِی الْغَارِ **ترجمہ** روایت ہے
ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر سے کہ تم رفیق ہو میرے حوض کوثر پر اور رفیق تہی میرے غار مین یعنے ہجرت مین **ف** یہ حدیث حسن ہے
غریب ہے صحیح ہے **بَابٌ عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی اَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ فَقَالَ ھٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ
بن حنطب سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر و عمر کو دیکہکر کہ یہہ دونون سمع اور بصر ہین **ف** اسباب مین عبد اللہ بن عمرو سے بہی روایت ہے یہ حدیث
مرسل ہے اور عبد اللہ بن حنطب نے نہین پایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یعنے بیچ مین کوئی راوی چہوٹ گیا ہے **مترجم** اس حدیث سے صاف ثابت
ہوا کہ اللہ تعالے نے ابوبکر و عمر کو وزیر کیا تہا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا زمین مین جیسے کہ وزیر تہے آپکے جبرئیل و میکائیل آسمان مین اور کمال شرافت شیخین
کے اس سے ظاہر ہے کہ مسلمانون مین یہ دونون ایسے ہین جیسے بدن مین سمع و بصر اور اس سے اشارہ ہے انکی وزارت اور وکالت پر اور تصریح ہے اسپر کہ وہ اتباع حق

اور استماع اوامر الٰہیہ میں اور مشاہدہ انظار غیبیہ و آیات الٰہیہ میں یگانہ آفاق ہیں اور استحقاق خلافت میں آپ پر مقدم کوئی نہیں **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَاْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ
فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ لَهُ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَاْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَفَعَلَتْ
حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِاُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا
ترجمہ روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکم کرو ابوبکر کو کہ نماز پڑھاویں لوگوں کو یعنے امامت کریں سو عائشہ نے عرض کی
کہ یا رسول اللہ ابوبکر جب کھڑے ہونگے آپکی جگہہ تو لوگوں کو رونے کے سبب سے قرأت نہ سنا سکینگے یعنی نرم دل ہیں سو آپ حکم دیجئے عمر کو کہ وہ امامت کریں لوگوں کی پھر آپنے
فرمایا حکم کرو ابوبکر کو کہ امامت کریں لوگوں کی تب حضرت عائشہ نے ام المؤمنین حفصہ سے کہا کہ تم عرض کرو حضرت سے کہ ابوبکر جب کھڑے ہونگے آپکی جگہہ میں تو لوگوں کو قرأت
نہ سنا سکینگے رونیکے سبب سے سو آپ حکم دیجئے کہ عمر امامت کریں لوگوں کی سو عرض کی حفصہ نے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم وہی ہو جنہوں نے یوسف کو تنگ کیا یعنے
یہانتک کہ انہوں نے لاچار قید خانہ میں جانا قبول کیا اور پھر فرمایا آپنے کہ حکم کرو ابوبکر کو امامت کریں لوگوں کی سو حفصہ نے کہا عائشہ سے یعنی بطور شکایت کے کہ تمہاری طرف
سے مجھے کبھی خیر نہ پہونچی یعنے ایسے بات بتائی کہ حضرت کے خفگی سنوائی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور ابی موسیٰ اور ابن عباس
اور سالم بن عبید سے بھی روایت ہے **مترجم** اس حدیث میں بھی اشارہ ہے کہ احق بالخلافت ابوبکر ہیں اسلئے کہ وہ احق بالامامت ہیں نماز میں اور نماز افضل ارکان دین ہے
پس اور امور دین میں بھی وہی امام ہیں او سارے صحابہ مقتدی اور رد ہے اسمیں روافض متمردہ پر جو احق بالخلافت حضرت علی کو کہتے ہیں **باب عَنْ** عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ اَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نہیں سزاوار ہے کسی قوم کو کہ انمیں ابوبکر ہوں اور پھر امام بناویں کسی شخص کو سوائے ابوبکر کے **ف** یہ حدیث غریب ہے **باب عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ
اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ
بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ **ترجمہ** روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خرچ کرے ایک جوڑا یعنے دو دو چیز اللہ کی راہ میں پکارا جاویگا جنت میں کہ اے بندہ اللہ کے یہ خیر ہے یعنی تیرے لئے
تیار کی گئی ہے پس جو نماز کو خوب ادا کرتا ہے اور دل سے اسکا شوق رکھتا ہے وہ نماز کے دروازے سے بلایا جاویگا یعنے جنت میں اور جو اہل جہاد سے ہے وہ باب جہاد سے بلایا
جاویگا اور جو اہل صدقہ سے ہے وہ باب صدقہ سے بلایا جاویگا اور جو اہل صیام سے ہے وہ ریان کے دروازے سے بلایا جاویگا سو ابوبکر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ سب دروازوں سے
بلایا جانا ایک شخص کا تو کچھ ضرور نہیں یعنی کہ ایک دروازہ سے طلب ہونا کافی ہے دخول جنت کے لئے مگر کوئی ایسا بھی ہے کہ بڑا بزرگ اور شرافت سب دروازوں سے بلایا جاوے
آپنے فرمایا کہ ہاں مجھے امید ہے کہ تم انہیں میں ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَصَدَّقَ
وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ مَالًا فَقُلْتُ الْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَا بَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ قُلْتُ
مِثْلَهُ وَاَتٰى اَبُوْ بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قُلْتُ لَا اَسْبِقُهُ اِلٰى شَيْءٍ اَبَدًا **ترجمہ** ہے عمر بن خطاب سے کہ
ایک بار حکم کیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا اور اتفاق سے ان دنوں میرے پاس مال بھی تھا سو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں بڑھ جاؤنگا ابوبکر سے آج کے دن
بڑھ گیا کہا عمر نے کہ پھر میں آدھا مال آپکے پاس لے آیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے لڑکے بالوں کیلئے کیا چھوڑ آئے تو میں نے کہا اسکے برابر اور ابوبکر لے آئے
جو انکے پاس تھا یعنے سب کا سب سو فرمایا آپنے ان سے کہ تم کیا چھوڑ آئے انہوں نے کہا چھوڑ آیا میں انکے لئے اللہ اور رسول کو تب تو میں نے کہا کہ میں ان سے کبھی آگے نہ بڑھ
سکونگا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس سے فضیلت ابوبکر کی سارے صحابہ پر عموماً اور حضرت عمر پر خصوصاً ثابت ہوئی اور یہی عقیدہ ہے اہل سنت اور
جماعت کا کہ ابوبکر افضل امت ہیں انکے بعد عمر **باب عَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِيْ شَيْءٍ فَاَمَرَهَا بِاَمْرٍ

فَقَالَتْ اَرَاَیْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ لَمْ اَجِدْکَ قَالَ اِنْ لَمْ تَجِدِیْنِیْ فَأْتِیْ اَبَابَکْرٍ **ترجمہ** روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ ایک عورت آئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اُنسے کچھ عرض کی اور آپنے اُسکو کچھ حکم کیا پھر اُسنے عرض کی اگر میں آپکو نہ پاؤن یا رسول اللہ تو آپنے فرمایا جب مجھکو نہ پاوے تو تو آ کر ابوبکر کے پاس اور اسمین یہ اشارہ ہے کہ حضرت کے بعد ابوبکر خلیفہ ہونگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب عن** عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ اَبِیْ بَکْرٍ **ترجمہ** روایت ہے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ مسجد میں جن لوگون کے دروازے ہین بند کردیے جاوین مگر دروازہ ابوبکر کا اسمین بھی اشارہ ہے کہ وہ خلیفہ ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ خلیفہ کو مسجد مین بیٹھنے کی زیادہ ضرورت ہی قضا اور افتا وغیرہ کے لئے **ف** اس باب مین ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے **باب عن** عَائِشَۃَ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ عَتِیْقُ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ فَیَوْمَئِذٍ سُمِّیَ عَتِیْقًا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ ابوبکر داخل ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپنے فرمایا کہ تم عتیق ہو یعنے آزاد کیے ہوئے اللہ کے آگ سے یعنے دوزخ سے سو اُسدن سے اُنکا نام عتیق ہوگیا یا اللہ ہمکو بھی آزاد کر اپنے فضل سے دوزخ سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضون نے یہ حدیث موسی سے اور کہا روایت ہے موسی بن طلحہ سے وہ روایت کرتے ہین عائشہ رضی اللہ عنہا سے **باب عن** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَلَہٗ وَزِیْرَانِ مِنْ اَہْلِ السَّمَآءِ وَوَزِیْرَانِ مِنْ اَہْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَہْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرَئِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ وَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَہْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی نبی ایسا نہین جسکے دو وزیر نہون آسمان والون سے اور دو زمین والون سے اور میرے دو وزیر آسمان والون سے جبرئیل اور میکائیل ہین اور زمین والون سے ابوبکر و عمر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو الجحاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے اور مروی ہے سفیان ثوری سے کہ اُنہون نے کہا ابو الجحاف مرد پسندیدہ تھے **عن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا رَجُلٌ رَاکِبٌ بَقَرَۃً اِذْ قَالَتْ لَمْ اُخْلَقْ لِہٰذَا اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِذٰلِکَ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ وَمَا ہُمَا فِی الْقَوْمِ یَوْمَئِذٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص بیل پر سوار تھا کہ اُسنے کہا مین سواری کے لئے نہین بنایا گیا مین کھیت جوتنے کے لئی بنایا گیا ہون پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یقین کیا اسپر مین نے اور ابوبکر اور عمر نے اور وہ دونون اُسوقت لوگون مین حاضر بھی نتھے **ف** روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہون نے محمد بن جعفر سے اُنہون نے شعبہ سے اِسی اسناد سے مانند اِسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح **مترجم** اگرچہ سوابق اسلامیہ حضرت ابوبکر کے اور فضائل ایمانیہ اُنکے بہت ہین مگر یہان ہم بطور مشتی نمونہ از خرواری بطور اختصار بیان کردیتے ہین اوّل یہ کہ وہ نہایت شریف النسب ہین اور مصعب بن زبیری نے کہا ہے کہ اسی لئے اُنکا نام عتیق ہوا کہ اُنکے نسب مین کوئی عیب نہین آتا دوسرا یہ کہ وہ نہایت فصیح و بلیغ تھے اور معارک عظیمہ اور مجامع کثیرہ مین اُنکے خطب بلیغہ مشہور ہین ثالثاً یہ کہ خمر کو ایام جاہلیت مین اُنہون نے اپنے اوپر حرام کیا تھا اور بُت کو کبھی سجدہ نکیا اور صواعق مین مذکور ہے کہ اُنہون نے اللہ مین کبھی شک نکیا اور ابن الدغنہ نے اُنکی بزرگی اور شرافت اور جود و سخا اور مہمان نوازی اور ہمدردی خلق پر گواہی اور شرفای قریش نے اُسکی تصدیق کی اور قبل اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور اُلفت تامہ رکھتے تھے اور شام سے لوٹتے وقت آپکے رفیق تھے چنانچہ تفصیل اسکی اوپر مذکور ہوئی اور احرار بالغین مین سب سے اوّل آپ اسلام سے مشرف ہوئے جیسا صغار صحابہ مین حضرت علی اور عبید مین حضرت بلال اور نسا مین حضرت خدیجہ سابق مسلمین ہین اور یہی قول محقق ہے محدثین کے نزدیک غرض حر بالغ معزز و مطاع خلق اُنسے پہلے کوئی اسلام نہ لایا اور اُنہون نے بعد اسلام ترغیب و تحریض اسلام پر یہانتک کوشش کی کہ بہت لوگ دائرہ اسلام مین داخل ہوئے اور سبب اُنکے اسلام کا فقط تنبیہ غیبی تھی چنانچہ اُنہین سے مروی ہے کہ مین ایکدن جاہلیت مین ایک درخت کے نیچے بیٹھا تھا اور اُسنے آواز دی کہ فلان وقت مین ایک پیغمبر ظاہر ہوگا تو سب سے اوّل اُسپر ایمان لانا پھر جب آپ پر وحی نازل ہوئی اُس درخت نے مجھے خبر دی اور مین حضرت کے خدمت مین حاضر ہوا اور مین نے آپکے رسالت کی تصدیق کی اور ابن اسحق سے مروی ہے کہ جب آپ اسلام لائے آپکی ترغیب سے عثمان بن عفان اور زبیر بن عوام اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبید اللہ اسلام سے مشرف ہوئے اور اِنمین سے ہر ایک بجبار قریش اور اُنکے اوسط بطون سے تھا اور حقیقت مین اُنکے ایمان لانے سے کفر کی کمر ٹوٹ گئی اور ابتدای اسلام اور غربت ایمان کے وقت چالیس ہزار درہم تقویت اسلام اور رفاہ مسلمین کے لئے حضرت کے خدمت مین صرف کئے اور سات شخصون کو غلامان قریش مین سے کہ تصدیق رسالت اور توحید الوہیت مین راسخ القدم تھے اور موالی اُنکے طرح طرح کی تکالیف اور شدائد اُنکو پہنچاتے تھے حضرت ابوبکر

نے خرید کئے اور اللہ کے رضامندی کے لئے آزاد کئے کہ انہین مین ہین بلال اور عامر بن فہیرہ اور جب آیتہ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ اُتری اور حضرت نے اظہار دعوت کا قصد کیا ابوبکر صدیق نے یہ امر خطیر اپنے ذمہ لیا اور خطبہ عجیبہ قریش پر پڑہا اور اُنہون نے بہت ایذائین آپکو دین اور اُسپر صابر رہے اور یہ پہلا خطبہ تہا جو اسلام مین پڑہا گیا اور قریش نے کئے بار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذائین پہونچانیکا قصد کیا اور ہر بار حضرت صدیق نے اپنی جان آپ پر فدا کی اور اُن بلیات وآفات مین آپکے نفس نفیس کا وقایہ اور سپر بنے چنانچہ تفصیل اُسکے کتب حدیث اور ازالۃ الخفا وغیرہ مین مذکور ہے آور جب قریش آپکی ایذاء پر مجتمع ہوئے حضرت صدیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شریک حال رہے آور پہلے جس نے اسلام مین مسجد بنائی ابوبکر ہین کہ اُنہون نے اپنے گہر کے انگنائی مین مکہ مین مسجد بنائی اور قرآن کے قرارت مین مشغول ہوے روایت کیا اسکو بخاری نے آور اعلاے کلمۃ اللہ کے لئے محاربہ فارس اور روم مین اُنہون نے شرط لگائی کہ روم فارس پر غالب ہوگا اور ویسا ہی ہوا الحمد للہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آمدورفت جسقدر صدیق کے گہر تہی اُسقدر اور کہین نہ تہی چنانچہ مکہ مین ہر روز آپ صبح وشام اُنکے گہر تشریف لاتے آور مروی ہے حضرت عائشہ سے کہ جب ہم مدینہ مین آئے تو صدیق اکبر نے پوچہا کہ یارسول اللہ آپ اپنے بیوی سے ہم بستر کیون نہین ہوتے آپنے فرمایا مجہے مہر کا خیال ہے پس ابوبکر نے ساڑہے بارہ اوقیہ چاندی اُنکے پاس بہیجدی اور آپنے وہ ہمارے پاس روانہ کی اور مجہہ سے ہم بستر ہوے آور نہ تصدیق کے معراج کی ابوبکر سے آول کسی نے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب موسم حج مین اپنے تئین احیار عرب پر پیش کیا کہ کون آپکی مدد کرتا ہے تو ہر بار حضرت صدیق آپکے رفیق رہے چنانچہ ریاض نضرت مین یہ قصص مفصل مذکور ہین آور جنگ بدر مین جو فضل مشاہد اسلام سے تہے حضرت صدیق اکبر کو آثار نمایان حاصل ہوئے آول یہ کہ حضرت کیساتہ عرش مین آپ ہی تہے دوسرے یہ کہ الہام عجیب آپکے دل پر ہوا کہ ابن عباس سے مروی ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تہے ابوبکر نے کہا کافی ہے آپکو پہر نکلے لڑائی پر اور فرماتے تہے سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ غرض حضرت صدیق کو الہام ہوا کہ دعا قبول ہوگئی تیسرے یہ کہ لڑائی مین میمنہ لشکر صدیق اکبر کو عنایت کیا اور میکائیل کو اُنکے ہمراہ فرمایا اور میسرہ حضرت مرتضی کو اور اسرافیل کو اُنکے ساتہ کیا چوتہے یہ کہ اسیران بدر کے حق مین مشورہ حضرت صدیق اکبر کا آپکو پسند آیا اور اُسی پر کاربند ہوئے اگرچہ آخر مین فضیلت حضرت عمر کے ظاہر ہوئی آور اسیطرح جنگ اُحد مین آپکو بہت سی مآثر جمیلہ ہاتہ آئے چنانچہ حضرت کے خدمت مین اُسدن سی جمیلہ بجا لائے چنانچہ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ جب اصحاب آپکے منتشر ہوگئے پہلے جو لوگ حضرت کے پاس آئی اُحد مین وہ ابوبکر تہے یہی کہا ابوبکر نے اور کہا کہ جب مین لوٹا مین نے دیکہا ایک اور شخص کو اپنے ساتہ کہ وہ بہی حضرت کی طرف آتا ہے اور وہ ابوعبیدہ بن جراح تہے روایت کیا اسکو حاکم نے اور کفار قریش بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر کو گنتے تہے چنانچہ جب ابوسفیان نے تفحص حال لشکر اسلام کا کیا تو انہین تین شخصون کو پوچہا پہلے کہا کیا لشکر مین محمد ہین تو آپنے فرمایا اسی جواب نہ دو پہر پوچہا ابوقحافہ مین آپنے فرمایا جواب نہ دو پہر کہا ابن خطاب ہین پہر اُسنے کہا یہ تینون قتل ہوگئے اگر زندہ ہوتے تو ضرور جواب دیتے پہر حضرت عمر رہ نہ سکے اور فرمایا آپنے جہوٹ ہے تو ای دشمن اللہ کے اللہ نے تیرے لئی بچا رکہا ہے ایسی چیز کو جو ذلیل کریگی تجہکو اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بعد احد تعاقب کفار کا کیا حضرت صدیق اُس معرکہ مین حاضر تہے اور اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ کے بشارت مین شامل اور یہی طرح جنگ خندق مین ایک جانب لشکر کے حضرت صدیق کو عنایت ہوئی کہ اب تک مسجد آپکے خندق کے نزدیک موجود ہے آور حقیقت مین وہ موضع نزول تہا حضرت صدیق کا غزوہ خندق مین اور اسیطرح غزوہ مریسیع مین جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر منافقون نے تہمت لگائی آور جن مسلمانون نے برارت صدیقہ مین توقف کیا وہ معاتب ہوئے حضرت صدیق کو اُسمین فضایل نمایان نصیب ہوئے بچند وجوہ آول یہ کہ اُس واقعہ ہوش ربا مین کمال انقیاد اور تسلیم اور فدا اُنسے ظاہر ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین چنانچہ تتبع روایات سے معلوم ہوتا ہے ثانی یہ کہ جب برارت عائشہ رضی اللہ عنہا نازل ہوئی اللہ تعالے نے اُس برارت مین اُنکو بہی شریک کیا اور فرمایا اُولٰئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ثالث یہ کہ حضرت صدیق مسطح بن اثاثہ کو کچہہ خرچ دیا کرتے تہے اور جب شرکت اُسکی افک مین ظاہر ہوئی آپنے ہاتہ روکا اُسوقت اللہ تعالے نے حضرت صدیق کو اولو الفضل فرمایا اور یہ آیت نازل ہوئی وَلَا يَأْتَلِ اُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى اور پہر حضرت صدیق نے کہا مین اللہ کے مغفرت دوست رکہتا ہون اور نفقہ جاری کر دیا اور اسیطرح صلح حدیبیہ مین اُنکو آثار جمیلہ حاصل ہوے اول یہ عروہ بن مسعود نے جب حضرت سے گستاخی کی حضرت صدیق نے اسکو دشنام سخت اور اظہار صلابت اور جرأت کو کام فرمایا کہ وہ منجر بصلح ہوے اور جب حضرت فاروق کو غیرت نے گہیرا ابوبکر نے اُنکو وہی جواب دیا جو نبی نے دیا تہا اس سے کمال قرب اور اتحاد انکا نبی کے ساتہ ظاہر ہوا اور صلح وجنگ مین جب صحابہ کا اختلاف ہوا حضرت نے اُنہین کے مشورہ پر عمل کیا آور اسیطرح غزوہ خیبر مین حضرت صدیق حاضر رہے اور آپنے

[illegible] ۱۲

انکو امیر لشکر کیا اور اسیطرح سریۂ بنی فرازہ پر امیر کیا اور جب لوگون نے عرض کیا کہ آپ اطراف مین اور لوگونکو تعلیم سُنن و فرائض کے لئے روانہ فرماتی ہین ابوبکر و عمر کو
کیون نہین بہیجتے تو آپنے فرمایا لَا غِنًى لِي عَنْهُمَا اِنَّهُمَا مِنَ الدِّيْنِ كَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ یعنے مجھے ہر وقت اُنسے کام رہتا ہے اور وہ دین کے سمع و بصر ہین اور اس سے کمال
فضیلت شیخین کے ثابت ہوئی روایت کیا اسکو حاکم نے اور حضرت صدیق سی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اکثر امور مسلمین مین مشورہ فرماتی تہی اور صحیح مشیر کار رہتے
تہی رواہ احمد اور جب ازواج مطہرات نے غیرت کی اور سورۂ تحریم نازل ہوئی تو اللہ تعالے نے شیخین کو صالح المؤمنین فرمایا رواہ الحاکم اور حضرت صدیق غایت سعی
کتمانِ اسرار مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماتے تہی چنانچہ یہ امر اُس قصہ مین مذکور ہے جسمین حفصہ کو عثمان پر عرض کرنا مسطور ہے رواہ البخاری اور حضرت صدیق
خیر مین سبقت فرماتے تہے یہانتک کہ صحابہ مین آپکا لقب سابق الی الخیر ہوگیا اور حضرت عمر نے لکا سابق بالخیر فرمایا اور جب مدینہ مین قحط تہا اور کاروانِ شام پہونچا اور لوگ حضرت کو خطبہ پڑہتے
چہوڑ گئے حضرت صدیق نے نبی کا ساتہ نہ چہوڑا اور ثابت قدم رہے اور اسیطرح غزوۂ فتح مکہ مین حضرت صدیق کو فضائل نمایان حاصل ہوے اول یہ کہ ابوسفیان
قبل واقعہ حضرت صدیق کے پاس حاضر ہوے اور طلب شفاعت کی اس سے معلوم ہوا کہ کفار بہی جانتے تہی کہ حضرت صدیق کو بڑی وجاہت مؤمنون مین حاصل ہے
مگر تعجب ہے کہ غلاۃ روافض اسکے منکر ہین دوسرے یہ کہ باپ صدیق اکبر کے اُسدن مشرف باسلام ہوے اور یہ فضیلت سوا ابوبکر کے اور کسیکو نصیب نہوئی کہ چار پشت
اُنکے شرف صحبت سی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مشرف اور انوار ایمان سے منور ہوے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جب حضرت صدیق کے والد کو
لائے آپنے اُنکے سینہ پر ہاتہہ پہیرا اور فرمایا کہ اسلام لاؤ وہ مسلمان ہوگئے موسی بن عقبہ سی مروی ہے کہ اُنہون نے کہا چار پشت کسی کے شرف صحبت سی رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کے سرفراز نہوے سوا ابوبکر کے اور وہ حضرت ہے ابو قحافہ اور ابوبکر اور اُنکے بیٹے عبدالرحمن اور اُنکے بیٹے ابو عتیق اور قصہ حنین اور قضیہ ابی قتادہ
مین مشورت اُنکی شرف تصویب کو پہونچی اور غزوۂ طائف مین بہی آپکو فضائل جمیلہ اور مآثر جلیلہ ہاتہ آئے اول یہ کہ صاحبزادہ حضرت صدیق کے اُسمین مجروح
ہوے اور اسی زخم کے انتقاض سے وفات ہوئی دوسرے یہ کہ بازگشت محاصرۂ اہل طائف سی آپکے مشورہ کے موافق ہوئی اور غزوۂ تبوک مین بہی بہت سی فضائل آپکو
حاصل ہوے چنانچہ مال خرچ کرنیمین سب سے سبقت لیگئے اور اپنا کُل مال اللہ کے راہ مین حاضر کیا اور فاروق اعظم نے نصف مال دوسرے یہ کہ امامت لشکر کی آپکو عنایت
ہوئی تیسرے یہ کہ اثنا راہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چند اصحاب کے ساتہ آرام کو اُترے آخر شب مین اور وہان فرمایا کہ اگر لشکر ابوبکر و عمر کے اطاعت کرے تو راہ پائے
ہو اور نوین سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق کو امیر حاج کیا اور وہ اول شخص ہین کہ اسلام مین حاجیون کے امیر ہوے اور یہان پر بعض علماء سے
غلطی ہوئی ہے کہ اُنہون نے سمجہا کہ حضرت علی کو پیچہے سے روانہ کرنا بنظرِ عزل حضرت صدیق تہا حالانکہ یہ غلط فہمی ہے حقیقت مین امیر حاج صدیق ہی تہی اور حضرت
علے کو ابلاغ برات تحویل ہوئی تہی اور اسی لئے نسائی نے خطبۂ حج ابوبکر ہے سی روایت کئے ہین کہ حضرت صدیق نے موسم حج مین پڑہے اور حجۃ الوداع مین آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے رفیق سفر تہے اور سامان حضرت کا اپنی سواری پر لادا تہا یہانتک کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوی حضرت صدیق کے حق میں
بڑی عنایات بجالائے چنانچہ نماز کا اُنکو امام کیا کہ تمام صحابہ اس سے سمجہ گئے کہ وہ خلیفہ ہین حضرت کے اور بعد وفات رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جو فضائل حضرت صدیق
کو حاصل ہوے منجملہ اُسکے یہ ہے کہ آپکے نزدیک دفن ہوے اور موت و حیوۃ مین آپکا ساتہ نہ چہوڑا اور خلفائے اربعہ مین سب سے پہلے آپ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس عالم برزخ مین حاضر ہوے اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَمَا جَمَعْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ تَحْرِيْرِ اَحْوَالِهٖ يَوْمَنَا هٰذَا

مَنَاقِبُ اَبِيْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

عن ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ اِلَيْكَ بِاَبِيْ جَهْلٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ وَكَانَ اَحَبَّهُمَا اِلَيْهِ عُمَرُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ قوی کر اسلام کو ابوجہل اور عمر بن خطاب دونون سے جو پیارا ہو اُسکے ساتہ اور اُن دونون مین حضرت عمر اللہ کے پیارے نکلے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عمر کے روایت سے **مترجم** بمنطوق حدیث مذکور بلاشبہ مسلمانون کو حضرت عمر کے اسلام سے بڑی تقویت حاصل ہوی اور اُسدن سے اہل اسلام مکہ مین کہلکر رہنے لگے اور کفار سہم گئے

باب **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ اَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوْا فِيْهِ وَقَالَ فِيْهِ عُمَرُ اَوْ قَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيْهِ شَكَّ خَارِجَةُ اِلَّا نَزَلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ عَلٰى نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ

مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے جاری کر دیا حق کو عمر کے زبان اور دل پر اور ابن عمر نے کہا کہ کوئی واقعہ لوگوں پر نہ پڑا اور انہیں لوگوں نے کلام کیا مگر اترا قرآن حضرت عمر کے
قول کے موافق **ف** اس باب میں فضل بن عباس اور ابی ذر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **باب عن** ابن عباس ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم اعز الاسلام بابی جھل بن ھشام او بعمر بن الخطاب قال فاصبح فغدا عمر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلم
روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ عزت دے اسلام کو ابوجہل یا عمر بن خطاب سے سو صبح کو عمر اسلام لائے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس
سند سے اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے نضر میں جنکی کنیت ابی عمر ہے اور وہ مناکیر روایت کرتے ہیں **باب عن** جابر بن عبد اللہ قال قال عمر لابی بکر یا
خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابوبکر اما انک ان قلت ذاک فلقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما طلعت الشمس علی رجل خیر من عمر **ترجمہ**
روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ حضرت عمر نے کہا ابوبکر صدیق سے ای بہتر لوگوں کے بعد رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تو ابوبکر نے کہا کہ تم تو یوں کہتے ہو اور میں نے سنا ہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
سورج نہیں نکلا کسی مرد پر جو عمر سے بہتر ہو یعنے بعد انبیاء کے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور سند اسکی کچھ خوب نہیں اور اس باب میں ابی الدرداء سے بھی روایت ہے
عن محمد بن سیرین قال ما اظن رجلا ینتقص ابابکر و عمر یحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہے ابن سیرین سے کہا انہوں نے کہ میں نہیں خیال کرتا کسی کو کہ دوست رکھتا ہو
نبی کو اور تنقیص شان کرے ابوبکر و عمر کی **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے **باب عن** عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان نبی بعدی لکان
عمر بن الخطاب **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی نبی ہوتا میرے بعد تو عمر ہوتا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر مشرح
بن ہاعان کی روایت سے **باب عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت کانی اتیت بقدح لبن فشربت منہ فاعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا
فما اولتہ یا رسول اللہ قال العلم **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا میں نے خواب میں کہ لائی میرے پاس ایک پیالہ دودھ کا پھر میں نے پیا اور باقی عمر بن خطاب کو دیا لوگوں
نے عرض کی کیا تعبیر ہے اسکی آپ نے فرمایا تعبیر اسکی علم ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوئی قوت علمیہ حضرت عمر کی کہ کامل درجہ پر تھا اور نمونہ ہے قوی انبیاء کا
عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دخلت الجنۃ فاذا انا بقصر من ذھب فقلت لمن ھذا القصر قالوا لشاب من قریش فظننت انی انا ھو فقلت و من ھو فقالوا عمر بن الخطاب
ترجمہ روایت ہے انس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داخل ہوا میں جنت میں یعنے عالم رؤیا میں سو دیکھا میں نے ایک محل سونے کا سو میں نے کہا یہ کسکا ہے فرشتوں نے
کہا ایک جوان کا کہ قریش میں سے ہے میں نے خیال کیا کہ میں ہوں پھر کہا میں نے کون ہے وہ فرشتوں نے کہا وہ عمر بن خطاب ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم**
اس حدیث سے مبشر بالجنۃ ہونا عمر بن خطاب کا اور کمال قرب انکا حضرت کے درجہ سے معلوم ہوا کہ آپ نے انکے محل کو اپنا ہی خیال کیا **باب عن** بریدۃ قال
اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدعا بلالا فقال یا بلال بم سبقتنی الی الجنۃ ما دخلت الجنۃ قط الا سمعت خشخشتک امامی دخلت البارحۃ الجنۃ
فسمعت خشخشتک امامی فاتیت علی قصر مربع مشرف من ذھب فقلت لمن ھذا القصر فقالوا لرجل من العرب فقلت انا عربی لمن ھذا القصر قالوا لرجل
من قریش فقلت انا قرشی لمن ھذا القصر قالوا لرجل من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقلت انا محمد لمن ھذا القصر قالوا لعمر بن الخطاب فقال بلال یا
رسول اللہ ما اذنت قط الا صلیت رکعتین وما اصابنی حدث قط الا توضأت عندھا ورایت ان للہ علی رکعتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بھما **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے انہوں نے کہا کہ صبح کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بلایا بلال کو اور فرمایا اے بلال کیا سبب ہے کہ تم جنت میں میرے آگے ہوتے ہو کبھی داخل
نہوا میں جنت میں کہ نہ سنی میں نے آواز تمہاری نعلین کی اپنے آگے داخل ہوا میں جنت میں آج کی شب اور سنی میں نے آواز تمہاری نعلین کی اپنے آگے پھر گذرا میں ایک
چوکور اور بلند محل پر کہ سونے کا تھا سو پوچھا میں نے کہ یہ کسکا ہے فرشتوں نے کہا ایک مرد عربی کا میں نے کہا میں عربی ہوں یہ کسکا ہے انہوں نے کہا یہ ایک مرد قرشی کا
ہے میں نے کہا میں قرشی ہوں یہ کسکا ہے انہوں نے کہا ایک مرد کا ہے کہ امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ہیں میں نے کہا میں محمد ہوں یہ کسکا ہے انہوں نے کہا عمر بن خطاب
کا یہ سو حضرت کے بلال نے کہا یا رسول اللہ میں جب اذان دیتا ہوں دو رکعت پڑھ لیتا ہوں اور جب مجھے حدث ہوتا ہے وضو کرتا ہوں اور اللہ کے لئے دو رکعت ادا کرتا
ہوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں دونوں باتوں کے سبب سے تو جنت میں میرے آگے ہوتا ہے **ف** اس باب میں جابر اور معاذ اور انس اور ابی ہریرہ سے بھی
روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا میں نے ایک محل سونے کا جنت میں سو پوچھا یہ کسکا ہے فرشتوں نے کہا عمر بن خطاب کا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

اور مراد اس قول کے حضرت کے کہ مین داخل ہوا آج کی شب جنت مین یہہ خواب ہے ایسا ہی مروی ہوا بعض روایتون مین اور مروی ہے ابن عباس سے کہ خواب انبیاء کا وحی ہے
مترجم اس حدیث سی بڑی فضیلت وضو اور تحیۃ الوضو کی ثابت ہوئی کہ وہ باعث ہے دخول جنت کا اور آگے چلنا بلال کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا تہا جیسے کہ چوبدار اور نقیب بادشاہون کے آگے چلتے ہین نہ یہہ کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل ہین **عَنْ** بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ سَالِمًا اَنْ اَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَاَتَغَنّٰى فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِيْ وَاِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَاَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ اِنِّيْ كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ اَنْتَ يَا عُمَرُ اَلْقَتِ الدُّفَّ **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے کہا انہون نے کہ نکلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کسی جہاد مین پہر جب آئے تو ایک لڑکی آئی کالی اور اُسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے نذر مانی تہی کہ اگر اللہ آپکو صحیح وسالم لاویگا تو مین آپکے آگے دف بجاؤنگی اور گاؤنگی سوحضرت نے فرمایا کہ اگر تو نے نذر کی ہے تو بجا نہین تو نہین اور وہ بجانے لگے پہر آئے ابو بکر اور وہ بجاتی رہی پہر علی آئی اور وہ بجاتی رہی پہر عثمان آئی اور وہ بجاتی رہی پہر حضرت عمر آئے اور وہ دف اپنے چوتڑ کے نیچے ڈالکر بیٹہہ گئی پہر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان تم سے ڈرتا ہی اے عمر مین بیٹہا تہا اور وہ دف بجاتی رہی اور ابو بکر آئے اور وہ بجاتی رہی اور علے آئے اور وہ بجاتی رہے اور عثمان آئے کہ وہ بجاتی رہے پہر جب تم آئے اے عمر تو اُسنے دف ڈال دیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے بریدہ کی روایت سے اور اس باب مین عمر اور عائشہ سے بہی روایت ہے **مترجم** شیخ نے لمعات مین کہا ہے کہ حدیث دف بجانے کی اباحت پر دال ہے اور عورتون کے غنا کی حلت پر جب خوف فتنہ کا نہو اور وہ گانا مُہیج شہوت اور زنا کا نہو ولیکن حدیث مین ایک اشکال ہے کہ پہلے حضرت نے اُسکو گانے دیا اور ابو بکر و علی و عثمان نے پہر حضرت عمر کے آنیکے وقت آپنے اُسی کو شیطان فرمایا اور جواب اُسکا بعض لوگون نے یون دیا ہے کہ پہرنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا غزا سے صحیح وسالم ایک بڑی نعمت تہی اور موجب سرور و فرحت اسلئے آپنے حکم دیا اُسکو وفای نذر کا اور اس نظر سے وہ فعل منجملہ لہو نہوا اور کراہت سے نکل آیا مگر وفائے نذر چونکہ تہوڑا بجانے سی بہی حاصل ہو جاتی ہے اور اُسنے جب اُس سے زیادہ بجایا گویا کراہت کی مرتکب ہوئی اور اُسی وقت حضرت عمر آئے پس آپنے اُسکو منع نہین فرمایا کہ درجہ حرمت کو پہونچی اور برائی بہی اُسکی فرمادی کہ ثبوت کراہت کا ہوجاوے اور یہ سب جب ہے کہ خوف فتنہ کا نہو اور جب خوف فتنہ کا ہو تو حکم فتنہ کا ہے وہی اُسکے اسباب کا یعنے حرام ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالَيْ فَانْظُرِيْ فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلٰى مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ اِلٰى رَاْسِهٖ فَقَالَ لِيْ اَمَا شَبِعْتِ اَمَا شَبِعْتِ قَالَتْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لَا لِاَنْظُرَ مَنْزِلَتِيْ عِنْدَهٗ اِذْ طَلَعَ عُمَرُ قَالَتْ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلٰى شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے تہے کہ ہمنے ایک غل سُنا اور آواز لڑکون کی سو کہڑے ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور دیکہا کہ ایک حبشی عورت ناچتی ہے اور لڑکے اُسکے گرد ہین تو آپنے فرمایا اے عائشہ آؤ دیکہو سو رکہدی مین نے اپنی ٹہوڑی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے شانے پر اور اُسکو دیکہنے لگی اور میری ٹہوڑی حضرت کے شانہ اور سر کے بیچ مین تہی پہر فرمایا آپنے مجہسے کہ تیرا پیٹ بہرا یعنے تماشے سے اور مین کہنے لگی نہین کہ دیکہون حضرت کو میری خاطر کسقدر ہے اسی عرصہ مین حضرت عمر سامنے آئے اور سب لوگ بہاگ گئے اُس عورت کے پاس سے اور فرمایا حضرت نے کہ مین دیکہتا ہون جن اور انس کے شیطانون کو کہ بہاگ گئے عمر سے کہا حضرت عائشہ نے کہ پہر مین لوٹ آئی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو امر صورت لہو ہو اگرچہ حرام نہین کہ حضرت نے اُسکو دیکہا ہے مگر تاہم اُسپر شیاطین کا اجماع ہوتا ہے اور جب اور منکرات جو مہیج شہوت حرام ہین اُسکے ساتہ ملحق ہو جاوین تو پہر حرمت اُسکی ظاہر ہے اگر کوئی کہے کہ شیاطین حضرت کو دیکہکر نہ بہاگتے تہے اور عمر کو دیکہکر بہاگ گئے یہ کیسی بات ہے تو یہہ کچہہ تعجب نہین اسلئے کہ حضرت بمنزلہ بادشاہ کے ہین اور عمر بمنزلہ کوتوال کے اور کوتوال اور شحنہ سے چور زیادہ ڈرتے ہین

بہ نسبت بادشاہ کے اور یہ فضیلت بہی حضرت عمر کو حضرت ہی کے طفیل سے تو حاصل ہوئی **بَابٌ عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ
مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْ بَکْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِیْ اَھْلَ الْبَقِیْعِ فَیُحْشَرُوْنَ مَعِیْ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَھْلَ مَکَّۃَ حَتّٰی اُحْشَرَ بَیْنَ الْحَرَمَیْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے پہلے میری قبر شق ہوگی پہر ابوبکر کی پہر عمر کے پہر آونگا مین بقیع والون کے پاس اور وہ میرے ساتہ اٹہائی جاوینگے پہر انتظار کرونگا مکہ والونکا یہانتک کہ حشر
ہوگا میرا حرمین کے بیچ مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عاصم بن عمر عمری ایسے نزدیک حافظ نہین محدثون کے **مترجم** اس حدیث سی فضیلت شیخین کی
اور قرب انکا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بخوبی ثابت ہوا **بَابٌ عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ کَانَ یَکُوْنُ فِی الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ
فَاِنْ یَکُ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگلی امتون مین محدثین ہوتے تہے اور میری
امت مین محدث ہے تو عمر بن خطاب ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور خبر دی مجہکو بعض اصحاب نے ابن عیینہ کی سفیان بن عیینہ سی کہ انہون نے کہا محدثین وہ ہین
جنکو اللہ نے دین کی فہم کامل عنایت کی **مترجم** قاموس مین ہے کہ محدث بروزن معظم بمعنے صادق کے ہے اور مجمع البحار مین ہے کہ محدث وہ شخص ہے جسکے دل مین بات فوراً
آجاوے اور بکمال حدس اور فراست کے کلام کرے اور یہ دولت اللہ جسکو عنایت کرے اور بعضون نے کہا محدث وہ ہی جسکا ظن صحیح نکلے گویا اس سے کسی نے کہدیا اور بعضون نے
کہا محدث وہ ہے جس سے فرشتے بات کرین اور بعضی روایتون مین مکلمون بہی آیا ہے اور وہ اس معنے کا مؤید ہی اور بخاری نے کہا محدث وہ ہے جسکے زبان پر حق اور صواب
جاری ہو اور یہی تفسیر عمدہ ہے کہ حدیث مرفوع سے ثابت ہے چنانچہ فرمایا حضرت نے کہ حق جاری ہوتا ہے عمر کے زبان اور دل مین اور اسی لئے حضرت عمر نے کہا موافقت کی
مین نے اپنے رب العالمین سے غرض محدث وہ ہی کہ جسکی رائے اقرب ترین آرا ہو حق سے اور سردار اس گروہ کے حضرت عمر ہین اگرچہ ہر عالم کتاب و سنت اور متبع احکام
شریعت کو اس سے اپنے حوصلہ کے موافق بہرہ ہے اور معلوم ہوا کہ مقلدین کو اس نعمت عظمی سے کچہہ بہرہ نہین ملتی کہ وہ اپنے رائے کو راہ خدا مین صرف ہی نہین کرتے
بلکہ وہ وسوسہ فکری رائے پر تکیہ کئے ہوے ہین خطا ہو یا صواب اور اتباع حق سے مبرا ہین کہ زبان و قلب پر انکے ہرگز حق جاری نہین ہوتا یعنے نہ قال اللہ نہ قال الرسول الکہ
رات دن انکا وظیفہ ہے افتی فلان قد افتی فلان **بَابٌ عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَطَّلِعُ عَلَیْکُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ
فَاطَّلَعَ اَبُوْ بَکْرٍ ثُمَّ قَالَ یَطَّلِعُ عَلَیْکُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آتا ہے تمپر ایک جنتی
سو آئی ابوبکر پہر فرمایا آتا ہے ایک جنتی سو آئی عمر **ف** اس باب مین ابی موسی اور جابر سے بہی روایت ہے یہہ حدیث غریب ہے ابن مسعود کے روایت سے **عَنْ**
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَرْعٰی غَنَمًا لَہٗ اِذْ جَآءَ الذِّئْبُ فَاَخَذَ شَاۃً فَجَآءَ صَاحِبُھَا فَانْتَزَعَھَا مِنْہُ فَقَالَ الذِّئْبُ کَیْفَ تَصْنَعُ
بِھَا یَوْمَ السَّبُعِ یَوْمَ لَا رَاعِیَ لَھَا غَیْرِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنْتُ بِذٰلِکَ اَنَا وَ اَبُوْ بَکْرٍ وَّ عُمَرُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ وَمَا ھُمَا فِی الْقَوْمِ یَوْمَئِذٍ **ترجمہ** روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چرواہا بکریان چراتا تہا کہ ایک بہیڑیے نے آکر ایک بکری پکڑی اور چرواہے نے اس سے چہڑالی وہ بولا کہ تو کیا کریگا درندون
کے دن یعنے جسدن انسان مرجاوینگے اور درندے رہ جاوینگے کہ اسدن کوئی انکا چرواہا نہوگا میرے سوا فرمایا آپنے کہ یقین لایا مین اسپر اور ابوبکر اور عمر ابو سلمہ نے کہا کہ شیخین
اسوقت حاضر بہی نہ تہی قوم مین یعنے یہ کمال نوازش تہی کہ انکے غیبت مین بہی انکو یاد فرمایا اور کمال ایمان کی انکی تعریف کی **ف** روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے
انہون نے محمد بن جعفر سے انہون نے شعبہ سے انہون نے سعد سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ حَدَّثَھُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
صَعِدَ اُحُدًا وَّ اَبُوْ بَکْرٍ وَّ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ فَرَجَفَ بِھِمْ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَّ صِدِّیْقٌ وَّ شَھِیْدَانِ **ترجمہ** روایت ہے
انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر و عثمان چڑہے احد پر اور وہ لرزا تو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ٹہیر ارہ اے احد کہ تجہپر نبی اور صدیق
اور دو شہید ہین سوا ان کے کوئی نہین اور دو شہید فرمایا عمر و عثمان کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** از جملہ حضرت عمر کے بہی بیحساب ہین چنانچہ آپ
اشراف قریش سے ہین اور قریش مین کمال عزت و وقار و وجاہت رکہتے تہے اور تدبیر غیبی اور دعائی محمدی انکے اسلام کا سبب ہوئین مراد تہے نہ مرید اور مخلص
تہے نہ مخلص شتان بین المرتبتین درود یوارنے انکو ندا کی اور رسول مختار نے انکے اسلام کی دعا کی قبل اظہار دعوت نبوت آپنے ایک خواب دیکہا کہا ایک شخص نے
ایک گوسالہ ذبح کیا اور چیخکر کہا یا جلیح امر نجیح رجل فصیح یقول لا الہ الا اللہ غرض یہ گہبرا کر اٹہے اور انہین دنون دعوت نبوت شایع ہوئی اور محمد بن اسحاق نے

کہا کہ فاطمہ حضرت فاروق کی بہن اور اُنکے شوہر سعید بن زید اُنسے پیشتر ایمان لاچکے تہے جب اُنکو خبر پہونچی تعصب آیا اور اپنے بہنوئی کی بہت اہانت کی اور بہن کا سر توڑ دیا کہ خون آلودہ ہوگئیں پہر اُنکے دلمین رحم آیا اور سورہ طٰہٰ جو اُنکے پاس تہی لیکر پڑہی اور داعیہ اسلام اُنکے دلمین آیا اور حضرت کے خدمت مین حاضر ہوے اور اسلام لائے اور جب وہ اسلام سے مشرف ہوے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکے لئے دعا کی کہ یا اللہ اُنکے دلسے غل نکال دے اور ایمان بہر دے اور اُنکے سینہ پر ہاتہ مارا روایت کیا اسکو حاکم نے اور جب اسلام لائے اپنے اسلام کو شایع اور ظاہر کیا اور ایک لحظہ نہ چُہپایا اور جو جو تکالیف اس راہ مین پیش آئین اُنکو شہد و شکر کیطرح گوارا کیا یہانتک کہ عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے جب وہ مسلمان ہوے لوگون سے کہا کون ایسا ہے جو بات کو جلدی مشہور کردے لوگون نے کہا جمیل بن معمر جُمحی حضرت فاروق صبحکو اُسکے پاس گئے اور کہا کہ ای جمیل مین مسلمان ہوگیا اور اُسنے کچہہ جواب نہ دیا اور چادر کہینچتا ہوا باہر نکلا حضرت عمر اُسکے ساتہ ہوے عبد اللہ کہتے ہین کہ مین بہی اپنے باپ کے ساتہ ہوا یہانتک کہ جب مسجد الحرام کے دروازہ پر پہونچا اُسنے پکارا کہ ای گروہ قریش کے اور وہ اپنے مجلسون مین بیٹہے تہے جو کعبہ کے گرد تہین ابن خطاب صابی ہوگیا یعنے اپنے باپ دادا کا دین چہوڑ بیٹہا اور نیا دین اختیار کیا اور حضرت عمر اُسکے پیچہے تہے اور فرماتے تہے تو جہوٹا ہے مین مسلمان ہوا ہون اور گواہی دیتا ہون کہ معبود برحق نہین بجز اللہ کے اور محمد اُسکے بندے اور رسول ہین اور لوگ اُنکی طرف جہکے اور وہ لوگون سے لڑتے تہے اور لوگ اُنسے لڑتے تہی یہانتک کہ آفتاب اُنکے سر پر آگیا پہر جب آپ تہک گئے بیٹہہ گئے اور لوگ اُنکو گہیرے کہڑے تہی اور وہ فرماتے تہے کہ مین اللہ کی قسم کہاتا ہون کہ اگر ہم لوگ تین سو ہوتے یعنے مسلمان تو مکہ چہوڑ دیتے یعنے ہجرت کر جاتے یا تمکو نکالدیتے مکہ سے غرض وہ اسی حال مین تہے کہ ایک بوڑہا مینی چادر کا جوڑا پہنے آیا اور اُسکے بدن پر ایک منقش کُرتا تہا اُسنے کہا کیا ہے لوگون نے کہا عمر صابی ہوگیا اُسنے کہا پہر کیا ہوا ایک مرد نے ایک کام اختیار کیا پہر تم کیا چاہتے ہو کیا تم نبی عدی بن کعب کو جانتے ہو کہ وہ اپنے قوم کے آدمی تمکو دیدینگے ایسے حال سے کہ تم سے کچہہ تعرض نکرینگے اگر اُسکو ایذا دوگے چلو چہوڑ دو اُسکو کہا عبد اللہ نے وہ ایسے اُنکے پاس سے پہٹ گئے جیسے کپڑا پہٹ جاتا ہے اور مین نے اپنے باپ سے ہجرت کے بعد پوچہا کہ وہ بوڑہا کون تہے اُنہون نے فرمایا کہ اے بیٹے وہ عاص بن وائل سہمی تہے اور اگرچہ اسلام حضرت عمر کا بعثت سے چہٹے برس ہوا اور بہت سے سوابق اُنسے فوت ہوے مگر تائید الٰہی نے اُسکے عوض قیام بحقوق خلافت بوجہ اتم اور توسط اُنکا امت اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان نشر علوم مین اور ترویج دین مین ایسا عنایت کیا کہ اول امر مین اگرچہ وہ حضرت ابوبکر صدیق سے مفضول تہے مگر آخر امر مین اُنکے ہمعنان و سہیم ہوگئے چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونون امرونکو بخوبی بیان فرمایا ہے امر اول کو اسطرح کہ جب شیخین سے آپسمین تکرار ہوئی آپنے حضرت عمر کو خطاب باعتاب فرمایا اور فرمایا کہ مین نے کہا تہا مین رسول ہون اللہ کا تمہاری طرف سو تم سب نے مجہکو جہٹلایا اور ابوبکر صدیق نے میری تصدیق کی روایت کیا یہ بخاری نے غرض اسمین سبقت اسلامی ابوبکر کی مذکور ہی اور رویای قلیب کے رواتیمن آپنے فرمایا کہ پہر ابوبکر نے ڈول لیا اور اُنکے کہینچنے مین ضعف تہا اور اللہ اُنکو بخشدیگا پہر عمر نے ڈول لیا اور وہ بہت بڑا ہوگیا سو مین نے کوئی ایسا کڑیل جوان نہ دیکہا جو اُسکے برابر کام کرتا ہو یہانتک کہ لوگون نے اپنے اونٹون کو سیراب کرکے پانی کے گرد بیٹہا دیا روایت کیا اسکو شیخین وغیرہما نے اور اسمین کارگذاری ایام خلافت عمر کی مذکور ہے اور جب سے حضرت فاروق ایمان لائے مومنون کی عزت بڑہگئی ابن مسعود سے مروی ہے مَازِلْنَا اَعِزَّةً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ رواہ البخاری اور اُنہین سے مروی ہے کہ ہم حرم مین نماز نہ پڑہ سکتے تہے یہانتک کہ حضرت عمر اسلام لائے اور اُنہون نے نماز پڑہی اور ہم نے بہی اُنکے ساتہ نماز پڑہی کعبہ کے نزدیک اور کمال شجاعت اور علو ہمت حضرت عمر کے یہ ہی کہ حضرت سے پیشتر آپنے مدینہ کو ہجرت کی اور یہ گویا توطیہ اور مقدمہ ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کا غرض اور فضائل اور حسنات اُنکے بہت ہین کہ تفصیل اُسکے دراز ہے و بیرون از شمار فلیرجع الی ازالۃ الخفاء

مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

مَنَاقِبُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَهُ كُنْيَتَانِ يُقَالُ اَبُوْ عَمْرٍو وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ **مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے** اور اُنکی دو کنیتین ہین ابو عمرو اور ابو عبد اللہ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ هُوَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْدَاْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کوہ حرا پر تہے کہ ایک پہاڑ ہے مکہ مین اور ابوبکر اور عمر و عثمان و علی اور طلحہ اور زبیر آپکے ساتہ تہے پس وہ پتہر ہلا یعنے جسپر یہ سب تہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹہیرا رہ کہ تجہپر سوا نبی یا صدیق و شہید کے اور کوئی نہین **ف** اسبابمین عثمان اور سعید بن زید اور ابن عباس اور سہل بن سعد اور انس بن مالک اور بریدہ اسلمی سے بہی روایت ہے اور یہ حدیث صحیح ہے

بَابٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ **ترجمہ** روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے کہ کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نبی کا ایک رفیق ہے اور رفیق میرا یعنے جنت میں عثمان بن عفان ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی قوی نہیں اور وہ منقطع ہے **باب عن** أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَوْقَ دَارِهِ ثُمَّ قَالَ أُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ حِرَاءَ حِينَ انْتَفَضَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْبُتْ حِرَاءُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً وَالنَّاسُ مُجْهَدُونَ مُعْسِرُونَ فَجَهَّزْتُ ذٰلِكَ الْجَيْشَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ أُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رُومَةَ لَمْ يَكُنْ يَشْرَبُ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا بِثَمَنٍ فَابْتَعْتُهَا فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ وَابْنِ السَّبِيلِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ وَأَشْيَاءَ عَدَّدَهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی عبدالرحمن سلمی سے کہ جب محصور ہوئے حضرت عثمان مدینہ میں چڑھے اپنے مکان کے کوٹھے پر اور فرمایا کہ میں تمکو یاد دلاتا ہوں اللہ کا حوالہ دیکر آیا تم جانتے ہو کہ حرا کو جب وہ ہلا تھا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھیر اے حرا کہ تجھپر کوئی نہیں مگر نبی یا صدیق اور شہید اُن لوگوں نے کہا کہ ہاں پھر کہا حضرت عثمان نے میں تمکو یاد دلاتا ہوں اللہ کا حوالہ دیکر کہ آیا تم جانتے ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جیش عسرت یعنے غزوہ تبوک کے لئے پسندیدہ خرچ دیوے یعنے اسکی لئے جنت ہے اور لوگ اُن دنوں مشقت اور تنگی میں تھے سو میں نے تیار کردی اُسکے لوگوں نے کہا ہاں پھر آپنے فرمایا میں تمہیں اللہ کا حوالہ دیکر یاد دلاتا ہوں آیا تم جانتے ہو رومہ کو کہ نام ہے ایک کنوئے کا مدینہ میں اور اُسمیں سے کوئی نہ پی سکتا تھا بغیر قیمت کے سو خریدا میں نے اُسکو اور سبیل کردیا غنی اور فقیر اور مسافر پر لوگوں نے کہا یا اللہ ہاں ہم جانتے ہیں اور اسیطرح بہت سے فضائل اپنے یاد کئے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند ابی عبدالرحمن کے روایت سے کہ وہ عثمان سے روایت کرتے ہوں **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلَى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ ثَلٰثُمِائَةِ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهِ مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهِ **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمن بن خباب سے کہا کہ حاضر ہوا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ ترغیب دے رہے تھے لشکر عسرت کے سامان کی سو کھڑے ہوئے عثمان اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ذمہ سو اونٹ ہیں مع شلیتہ اور پالان کے اللہ کی راہ میں پھر ترغیب دی آپنے اُسی لشکر کی پھر کھڑے ہوئے عثمان اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ذمہ دو سو اونٹ ہیں مع شلیتہ اور پالان کے اللہ کے راہ میں پھر ترغیب دی آپنے اُسکی پھر کھڑے ہوئے حضرت عثمان اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ذمہ تین سو اونٹ ہیں مع شلیتہ اور پالان کے اللہ کے راہ میں سو دیکھا ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ اترتے اوپر سے منبر کے اور وہ فرماتے تھے کہ اب عثمان پر کسی عمل کا مواخذہ نہیں جو کچھ کرے وہ اسکے بعد یعنے قطعاً مغفور و مرحوم ہیں **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس باب میں عبدالرحمن بن سمرہ سے بھی روایت ہے **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْفِ دِينَارٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ وَفِي مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ كِتَابِي فِي كُمِّهِ حِينَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِي حِجْرِهِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِي حِجْرِهِ وَيَقُولُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمن بن سمرہ سے کہا آئے عثمان نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہزار دینار لیکر حسن بن واقع جو راوی حدیث میں اُنہوں نے کہا کہ دوسرے جگہہ میرے کتاب میں یوں ہے کہ لائے وہ اپنے آستین میں جب تیاری کی لشکر عسرت کے اور ڈال دیا اُنکی گود میں کہا عبدالرحمن نے کہ پھر دیکھا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ انکو الٹ پلٹ کرتے تھے اپنی گود میں اور فرماتے تھے اب ضرر نکریگا عثمان کو کوئی عمل آج کے بعد فرمایا یہ کلمہ دوبار **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُولَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ فَبَايَعَ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ فَضَرَبَ بِإِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ أَيْدِيهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا اُنہوں نے جب حکم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیعۃ الرضوان کا اور عثمان رضی اللہ عنہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے قاصد بنکر گئے تھے اہل مکہ کیطرف کہا راوی نے کہ پھر بیعت کی لوگوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور فرمایا آپنے کہ عثمان اللہ اور رسول کے کام میں گیا ہے پس مارا آپنے ایک ہاتھ اپنا دوسرے ہاتھ پر اور ہاتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عثمان کے لئے ہزار درجہ بہتر تہا لوگوں کے ہاتھوں سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

اِس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عثمان کی ثابت ہوئی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ گویا عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ٹھہرایا اور آپ اُنکے نائب ہوے بیعت مین اور بیعت الرضوان مین یہہ بڑی فضیلت حاصل ہوئی الحمد للہ علی ذلک

عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِصَاحِبَيْكُمُ الَّذَيْنِ اَلَّبَاكُمْ عَلَيَّ قَالَ فَجِيْئَ بِهِمَا كَاَنَّهُمَا جَمَلَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا حِمَارَانِ قَالَ فَاَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرُ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَجْعَلُ دَلْوَهٗ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنِيْ اَنْ اَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى اَشْرَبَ مِنْ مَّاءِ الْبَحْرِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَاَنْتُمُ تَمْنَعُوْنِيَ الْيَوْمَ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَّالِيْ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهٗ بِالْحَضِيْضِ قَالَ فَرَكَضَهٗ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اسْكُنْ ثَبِيْرُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ شَهِدُوْا لِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اَنِّيْ شَهِيْدٌ ثَلَاثًا

ترجمہ روایت ہے ثمامہ بن حزن سے کہ کہا انہون نے کہ حاضر ہوا مین مکان پر جب حضرت عثمان اُسپر چڑہے تہے اور فرمایا آپنے میرے سامنے لاؤ اُن دونون کو جن دونون نے تمکو جمع کیا ہے مجہپر سو لائے اُنکو اور وہ گویا دو اونٹ تہے یا دو گدہے یعنی نہایت فربہ اور قوی شخص تہے سو متوجہ ہوے اُنکی طرف حضرت عثمان اور فرمایا آپنے مین تمکو واسطہ دیتا ہون اللہ کا اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ مین تشریف لائے یہان میٹہا پانی پینے کو نہ تہا سوا بیر رومہ کے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو اس رومہ کو خریدے اور سب مسلمانون کے برابر اپنا بہی ڈول سمجہے یعنی کچہہ زیادہ تصرف اپنا نہ چاہے جن لیا جاویگا بدلا اُسکا جنت سے سو خریدا مین نے اُسکو اپنے اصل مال سے اور تم مجہکو آج روکتے ہو کہ مین اُسمین سے پیون یہانتک کہ مین پیتا ہون سمندر کا پانی یعنے کہاری شور کہا سب لوگون نے یا اللہ ہان یہی بات ہے پہر فرمایا آپنے کہ مین تمکو واسطہ دیتا ہون اللہ کا اور اسلام کا آیا تم جانتے ہو کہ مسجد تنگ ہوئی اپنے لوگون پر یعنے مسجد نبوی سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو خریدے فلانے لوگون کی زمین اور بڑہاوے اُسکو مسجد مین خیکر دیا جاویگا بدلا اُسکا جنت سی سو خریدا مین نے اُسکو اپنے اصل مال سے اور آج تم مجہے اُسمین دو رکعت پڑہنے نہین دیتے کہا لوگون نے کہ یا اللہ ہان یہی بات ہے پہر فرمایا آپنے مین تمکو واسطہ دیتا ہون اللہ کا اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ طیار کردیا مین نے سامان جیش عسرت کا یعنے غزوہ تبوک کا اپنے مال سے لوگون نے کہا ہان پہر فرمایا آپنے واسطہ دیتا ہون مین تمکو اللہ کا اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ثبیر پر تہے جو ایک پہاڑ ہے مکہ مین اور آپکے ساتہ ابو بکر و عمر اور مین تہا پہر وہ ہلا یہانتک کہ بعض پتہر اُسکے نیچے گر پڑے یعنے فرش کے راہ سی تو لات ماری اُسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا ٹہیر اے ثبیر تجہپر ہے ایک نبی اور صدیق اور دو شہید ویسے سو اُنکو ہے لوگون نے کہا کہ ہان تب فرمایا انہون نے کہ لوگوا ہی دے چکے یہ میرے لئے یہ شہادت کے قسم ہے رب کعبہ کے اور یہہ تین بار فرمایا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی گئی ہے حضرت عثمان سے کئی سندون سے

عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ اَنَّ خُطَبَاءَ قَامَتْ بِالشَّامِ وَفِيْهِمْ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اٰخِرُهُمْ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهٗ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ لَوْلَا حَدِيْثٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُّقَنَّعٌ فِيْ ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ

ترجمہ روایت ہے ابی الاشعث صنعانی سے کہ بہت خطیب کہڑے ہوے شام کے ملک مین کہ اُنمین صحابی بہی تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پہر اُنمین سے مرہ بن کعب کہڑے ہوے اور انہون نے کہا کہ اگر حدیث نہ سنی ہوتے مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو مین ہرگز خطبہ کے لئے کہڑا نہوتا پہر ذکر کیا اُنہون نے فتنون کا اور بیان کیا کہ ظہور اُنکا قریب ہے اور گذرے ایک شخص مونہہ پر کپڑا ڈالے تو کہا مرہ نے یعنے حضرت کا قول نقل کیا کہ یہ شخص اُسدن ہدایت پر ہوگا سو مین کہڑا ہوا اُنکے پاس تو وہ عثمان بن عفان تہے پہر مین نے مرہ کیطرف مونہہ کیا اور کہا کہ وہ یہی ہین اُنہون نے کہا کہ ہان **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب مین ابن عمر اور عبد اللہ بن حوالہ اور کعب بن عجرہ سے بہی روایت ہے

تبرجم اس حدیث سی بخوبی معلوم ہوا کہ جو فتنہ حضرت عثمان کے زمان خلافت مین ہوے اُس سے حضرت عثمان پاک تہے اور اُنکے اعدا و قاتلین سب گرفتار فتنہ غرض

خلیفہ برحق حق پر تہا اور وہ باطل پر **باب عن** عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا عثمان انہ لعل اللہ یقمصک قمیصا فان ارادوک علی خلعہ فلا تخلعہ لہم وفی الحدیث قصة طویلة **ترجمہ** روایت ہے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان شاید اللہ تجھکو ایک کرتا پہناوے اور لوگ اسکا اتارنا چاہیں تو تو ہرگز نہ اتاریو اور اس حدیث میں ایک قصہ طویل ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالے تجھے اس کام کا متولی کرے اور منافقین چاہیں کہ تیرا قمیص اتار لیں جو تجھے اللہ نے پہنایا ہے سو تو ہرگز نہ اتاریو تین بار یہی فرمایا نعمان نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم نے یہہ حدیث لوگوں کو کیوں نہ سکہائی انہوں نے فرمایا میں بہول گئی روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے شاید مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اسکی طرف اشارہ کیا ہو اور روایتیں ایسا میں بہت ہیں چنانچہ ابن عباس سے مروی ہے کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹہا ہوا تہا کہ عثمان بن عفان آئے اور جب انکے قریب آئے آپنے فرمایا اے عثمان تم مقتول ہوگے ایسے وقت میں کہ پڑہتے ہوگے سورہ بقرہ اور ایک قطرہ تمہارے خون کا فسیکفیکہم اللہ پر گریگا کہ مشرق اور مغرب کے لوگ اسپر تمسے رشک کرینگے اور شفاعت قبول کیجاویگی تیرے ربیعہ اور مضر کے قبیلہ کے برابر اور مبعوث ہوگا تو قیامت کے دن امیر المؤمنین ہر محروم کے اوپر روایت کیا اسکو حاکم نے اور ابن عمر سے مروی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ صبحکو اٹھے اور بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو آجکی شب اور فرمایا آپنے کہ اے عثمان آج تم ہمارے ساتہ افطار کرنا پہر صبحکو حضرت عثمان روزہ دار تہے کہ مقتول ہوئے رضی اللہ عنہ روایت کیا اسکو حاکم نے **باب عن** ابن عمر قال کنا نقول ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حی ابوبکر وعمر وعثمان **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا انہوں نے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حیوۃ میں بڑے لوگوں میں گنا کرتے تہے ابوبکر وعمر وعثمان کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے غریب سمجہی جاتی ہے عبید اللہ بن عمر کے روایت سے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث ابن عمر سے کئی سندوں سے **عن** ابن عمر قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتنة فقال یقتل ہذا فیہا مظلوما لعثمان **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ ذکر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا اور فرمایا کہ عثمان اس میں مظلوم قتل ہونگے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **باب عن** عثمان بن عبد اللہ بن موہب ان رجلا من اہل مصر حج البیت فرای قوما جلوسا فقال من ہؤلاء قالوا قریش قال فمن ہذا الشیخ قالوا ابن عمر فاتاہ فقال انی سائلک عن شیء فحدثنی انشدک بحرمة ہذا البیت اتعلم ان عثمان فر یوم احد قال نعم قال اتعلم انہ تغیب عن بیعة الرضوان فلم یشہدہا قال نعم قال اتعلم انہ تغیب یوم بدر فلم یشہدہ قال نعم فقال اللہ اکبر فقال لہ ابن عمر تعال حتی ابین لک ما سالت عنہ اما فرارہ یوم احد فاشہد ان اللہ قد عفا عنہ وغفر لہ واما تغیبہ یوم بدر فانہ کانت عندہ او تحتہ ابنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لک اجر رجل شہد بدرا وسہمہ واما تغیبہ عن بیعة الرضوان فلو کان احد اعز ببطن مکة من عثمان لبعثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان عثمان بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عثمان وکانت بیعة الرضوان بعد ما ذہب عثمان الی مکة قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ الیمنی ہذہ ید عثمان وضرب بہا علی یدہ وقال ہذہ لعثمان قال لہ اذہب بہذا الان معک **ترجمہ** روایت ہے عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے کہ ایک مرد مصر آیا حج بیت اللہ کو سو کچہہ لوگوں کو بیٹہے دیکہا اور کہا کہ یہ کون لوگ ہیں لوگوں نے کہا یہ قریش ہیں کہا یہ بوڑہا کون ہے کہا عبد اللہ بن عمر سو وہ مصری ان پاس آیا اور کہا میں تمسے کچہہ پوچہنے والا ہوں سو تم مجہسے بیان کرو تمہیں قسم ہے اس گہر کے حرمت کے کیا تم جانتے ہو کہ عثمان بہاگ گئے تہے احد کے دن انہوں نے کہا ہاں پہر کہا کیا تم جانتے ہو کہ وہ حاضر نہ تہے بیعت الرضوان میں انہوں نے کہا ہاں اسنے کہا کیا تم جانتے ہو کہ وہ غیر حاضر رہے بدر میں انہوں نے کہا ہاں اس مصری نے کہا اللہ اکبر یعنے پہر تم انکے فضیلت کے کیوں قایل ہو سو ابن عمر نے کہا آ میں تجہسے بیان کروں تیرے سوالوں کو احد کے بہاگنے کا جو حال تو نے پوچہا تو گواہ رہ کہ وہ اللہ نے انکو معاف کر دیا اور بخشدیا اور غیر حاضری بدر کی اسکا سبب یہ کہ انکے نکاح میں صاحبزادی تہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سو حضرت نے انسے فرمایا کہ تمہیں اس مرد کے برابر ثواب ہے جو بدر میں حاضر ہوا اور اسکا حصہ بہی تمہیں ملیگا اور غیر حاضری انکی بیعت الرضوان سے اسکا سبب یہہ کہ اگر کوئی انسے بڑہکر مکہ میں عزت رکہتا تو حضرت اسکو بہیجتے عثمان کے بدلے حضرت نے انکو مکہ روانہ کیا اور بیعت الرضوان انکے بعد ہوئی اور حضرت نے اپنے دست مبارک کو کہا کہ یہ عثمان کا ہاتہ ہے اور اسکو دوسرے ہاتہ پر مارا اور فرمایا یہ بیعت ہے عثمان کی پہر کہا عبد اللہ نے جا یہہ جواب اپنے ساتہ لیجا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ترجمہ**

چونکہ مصری ہی لوگ باعث قتل وحصار امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ کے ہوئے تھے اسی نظر سے اُس مرد مصری کو بھی اُنسے بدگمانی تھی مگر عبداللہ بن عمر کو اللہ جزای خیر دے کہ اُنہون نے خوب اُنکی تسلی کر دی اللہ ہمارے زمانہ کے روافض کو بھی ہدایت کرے کہ وہ اصحاب ثلثہ کے خدمات مین گستاخیان نکرین آمین آمین یا رب العالمین

باب **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا رَأَيْنَاكَ تَرَكْتَ الصَّلٰوةَ عَلَى أَحَدٍ قَبْلَ هٰذَا قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ فَأَبْغَضَهُ اللهُ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس ایک جنازہ لائے نماز کے لئے آپ نے نماز نہ پڑھی لوگون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمنے کبھی نہ دیکھا آپکو کہ کسیکے نماز نہ پڑھی ہو آپنے فرمایا وہ بغض رکھتا تھا عثمان سے اور اللہ بغض رکھتا ہے اُس سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اِسکو مگر اسی سند سے اور محمد بن زیاد صاحب میمون بن مہران ضعیف ہین حدیث مین بہت اور محمد بن زیاد صاحب ابی ہریرہ وہ ثقہ ہین اور کنیت اُنکی ابو الحارث ہے اور محمد بن زیاد الہانی صاحب ابی امامہ ثقہ ہین شامی کنیت اُنکی ابو سفیان ہے **مترجم** یہ حدیث اگرچہ غریب ہے مگر روافض لعونین کا حضرت ذی النورین سے عداوت رکھنا باوجود ان روایات کے اُس سے زیادہ عجیب ہے

باب **عَنْ** أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَقَالَ لِي يَا أَبَا مُوسَى أَمْلِكْ عَلَيَّ الْبَابَ فَلَا يَدْخُلَنَّ عَلَيَّ أَحَدٌ إِلَّا بِإِذْنٍ فَجَاءَ رَجُلٌ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ قَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ وَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ وَدَخَلَ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا عُثْمَانُ يَسْتَأْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہا اُنہون نے کہ داخل ہوا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ انصار کے ایک باغ مین اور پوری کی آپنے وہان حاجت اپنی اور مجھسے فرمایا اے ابو موسی تم دروازہ پر رہو کہ کوئی داخل نہونے پاوے بغیر اذن کے سو ایک شخص آیا اور اُسنے دروازہ ٹہونکا مین نے کہا کون ہے اُنہون نے کہا ابو بکر... مین نے کہا یا رسول اللہ ابو بکر اذن مانگتے ہین آپنے فرمایا اُنکو اذن دو اور بشارت دو جنت کی سو وہ داخل ہوئے پھر دوسرا شخص آیا اور اُنہون نے دروازہ ٹہونکا مین نے کہا کون ہے اُنہون نے کہا عمر مین نے عرض کی یا رسول اللہ عمر اذن مانگتے ہین آپنے فرمایا اُنکے لئے دروازہ کہول دو اور بشارت دو اُنہین جنت کی سو دروازہ کہولا مین نے اور بشارت دی اُنکو جنت کی پھر ایک اور شخص آئے اُنہون نے دروازہ ٹہونکا مین نے کہا کون اُنہون نے کہا عثمان ہین مین نے عرض کی یا رسول اللہ یہ عثمان ہین اذن مانگتے ہین آپنے فرمایا کہول دو اُنکے لئے اور بشارت دو اُنکو جنت کی ایک بلوے پر جو اُن پر ہوگا اور وہ بلوہ وہی آخر خلافت کا ہے جسمین آپ شہید ہوئے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندون سے عثمان نہدی سے مروی ہوئی ہے اور اس باب مین جابر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے

عَنْ أَبِي سَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِي عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا فَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی سہلہ سے کہ فرمایا مجھسے حضرت عثمان نے جب وہ اپنے گھر مین گھرے ہوئی تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے ایک عہد کیا ہے مین اُسپر صابر ہون **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسمٰعیل بن ابی خالد کی روایت سے **مترجم** آثار جمیلہ اور محامد حسنہ حضرت عثمان ذی النورین کے بھی بہت ہین ازانجملہ یہ ہے کہ قریش مین آپکا نسب بہت عالی تھا ننہیال اور ددہیال دونون طرف سے استیعاب وغیرہ مین ہے کہ عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف بن قصے ہین اور والدہ اُنکے اروی بنت کریز بن ربیعہ بنت حبیب بن عبد الشمس اور نانی اروے کے نام اُنکا بیضا ہے کہ وہ ام حکیم بنت عبد المطلب کے جو پھوپھی ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور قبل اسلام بھی قریش مین ثروت و وجاہت رکھتے تھے اور متصف بہ سخاوت تھے بعضے لوگون نے کہا ذی النورین اُنکا لقب اسلئے ہوا کہ وہ سخاوتین کین ایک قبل اسلام ایک بعد اُسکے اور فطرت سلیمہ اُنکے سبب سے امور جاہلیت سے نفور و مہجور تھی اور یہ دلیل ہے اسپر کہ وہ اہل فطرت مین تشبہ بالانبیاء رکھتے تھے استیعاب مین ہے کہ جاہلیت مین شراب اُنہون نے اپنے اوپر حرام کی تھی اور ریاض مین ہے کہ اُنہون نے فرمایا مین نے زنا نہین کیا جاہلیت مین نہ اسلام مین نہ چوری کی اور وہ سباق مسلمین سے ہین ابو عبیدہ بن جراح اور عبد الرحمن بن عوف سمیت اگرچہ پہلے ایمان لائے ہین بدلالت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور وہ اُس جماعت مین ہین کہ انضمام عمر سے اُنکے چالیس عدد پورے ہوئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی رقیہ کو اُنکے نکاح مین دیا اور اُنکے حسن سلوک سے ہمیشہ شاد و مبتہج رہے اور جب کفار مکہ نے اہل اسلام کے ایذا پر کمر باندہی اُنہون نے حبشہ کیطرف ہجرت کی اور وہ پہلے شخص ہین کہ اپنے زوجہ کے ساتھ اُنہون نے ہجرت کی بعد ابراہیم اور لوط علیہما السلام کے اور حضرت اُنکے خبر کے ہمیشہ منتظر رہتے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ مین تو افرد

ہوے حضرت عثمان اُنہین دونون حاضر خدمت ہوے بخلاف اور مہاجران حبش کے کہ وہ بعد واقعہ خیبر کے آئے اور جب جہاد شروع ہوا جمیع غزوات مین آپکے ہمرکاب رہی ہوا مگر بدر کے کہ اُسمین بیماری رقیہ مین شاغل تہے بحکم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپنے اُنکے اجر و غنیمت دونونکا وعدہ کیا اسلئے بدریین مین بہی شمار ہوے اور جب غزوہ احد مین ذرا صحابہ بیس پا ہوے رحمت آلہی نے اُنکا تدارک کیا اور اُس خطا کو مذیل عفا اللہ عنہم جہاد یا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسرا مسلمین کی تسلے کیلئے اُنکو مکہ روانہ کیا اور وہ عسکر مشرکین مین آئے اور ابان بن سعید بن العاص نے اُنکو امان دی اور مکہ جاکر ہر مسلمان کو تسلی دی اور پیغام نبی صلے اللہ علیہ وسلم پہونچایا اور جب صلح حدیبیہ مین آپنے اُنکو مکہ روانہ فرمایا اور آوازہ اُنکے قتل کا بلند ہوا وہی باعث ہوا بیعۃ الرضوان کا اور آپنے اپنے ایک ہاتہہ پر دوسرا رکہا کہ بیعت عثمان ہے اور اسلئے معدود ہوے وہ اہل رضوان مین اور جب رقیہ نے انتقال فرمایا آپنے اُنکے نکاح مین ام کلثوم دین رضی اللہ عنہا اور یہ عجیب فضیلت ہے کہ اُنکے سوا کسی کو میسر نہین اور جب ام کلثوم کا بہی انتقال ہوا تو آپنے فرمایا اُنکے نکاح کے تجویز کرو کہ اگر میرے پاس چالیس بیٹیان ہوتین تو مین ایک ایک بیاہتا جاتا اُنکے ساتہ اگرچہ ایک نوعی تہی آور جیش عُسرت کی تجہیز مین نصیب ادنی اور اکمل اُنکو عنایت ہوا اور حضرت نے اُنکو اسی مین بشارت دی کہ اب کوئی عمل اُنکو نقصان نہین کرتا اور تسبیل کے اُنہون نے بیر رومہ کے اور توسیع کی مسجد نبوی کے ایک مربد خریدکی بیس یا پچیس ہزار کو اور غزوہ تبوک کے بہ ہوئی مخمصہ شدید کو کہ ایک قافلہ کا قافلہ قوت و طعام و اُدم کا حضرت کے خدمت مین خریدکے حاضر کیا اور آپنے اُسے دیکہکر آسمان کی طرف ہاتہہ اُٹہائے اور کہا کہ یا اللہ مین عثمان سے راضی ہوا تو بہی راضی ہو جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء ورضی عنا کما رضی عنہ اور اکثر احیان کتابت وحی آپنے کی ہے اور وہ اول شخص ہین کہ اُنہون نے حضرت کے لئے خبیص پکایا اور وہ ایک قسم ہے حلوہ کی کہ آٹے اور گہی اور شہد سے پکاتے ہین اور حضرت نے اُسے بہت پسند کیا اور کہایا اور اُن کے لئے دعا کی اور ریاض نضرہ مین ہے کہ ایکبار حضرت کے گہر مین عسرت ہوئی اور لڑکے رونے لگے اور حضرت نکلے کہ جابجا نماز پڑہتے اور دعا کرتے کہ حضرت عثمان حاضر ہوے اور اسپر مطلع ہوکر دنیا کو برا کہا اور چند بوجہہ آٹا اور گیہون اور کہجور اور چند بکریان چہلے چہلائی اور تین سو درہم روانہ کیا اور کہا کہ کہانا دیر مین تیار ہوگا اسلئے روٹی اور بہنا ہوا گوشت بہی بہیجا اور حضرت جب گہر مین تشریف لائے اور اُسپر مطلع ہوے باہر نکلے اور دونون ہاتہہ اور دعا کی کہ یا اللہ مین راضی ہوا عثمان سے سو تو بہی راضی ہو دوبار یہی دعا کی اور کئی بار ایسی دعا کا اتفاق ہوا اور اعمال مقربہ سے حظ وافر اور نصیب کامل اللہ نے اُنکو عنایت فرمایا تہا چنانچہ حضرت کے زمانہ مین اُنہون نے قرآن حفظ کیا اور بغایت قوی الحفظ تہے اور طہارت کے باب مین اعتنائ کامل رکہتے تہے چنانچہ حدیث حمران کی اور ایک جماعت کی جو صحیحین مین ہے اسپر شاہد عادل ہے اور صیام و قیام مین ید طولے رکہتے تہے چنانچہ مولا سے عثمان کے مروی ہے کہ آپ صوم دہر رکہتے تہے اور قیام لیل بجا لاتے تہی یعنے ساری رات جاگتے تہے سوا اول شب کے کہ تہوڑا سا سو جاتے تہے اور صدقہ کا یہہ حال تہا کہ ایکبار خلافت ابی بکر مین مدینہ مین قحط ہوا اور ابو بکر نے کہا شام تک اللہ تمہارے تکلیف کہولدیگا پہر جب دوسرا دن ہوا ہزار شتر بار بُر و طعام کے حضرت عثمان کے یہان شام سے آئے اور تاجر اُن کے پاس آئے اور دس گونکی بارہ اور چودہ اور پندرہ کے دام دینے لگے آپنے فرمایا اور لوگ اُس سے زیادہ مجہے دیتے ہین لوگون نے کہا وہ کون ہین آپنے فرمایا کہ یہہ سب صدقہ ہے فقراء مدینہ پر کہ اللہ نے اُسکا دس گنا دینے کا وعدہ کیا ہے عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے کہ اُس شب مین نے خواب مین دیکہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک سرخ گہوڑے پر سوار ہین اور ہاتہہ مین ایک نورانی چہڑی ہے اور دو نعلین آپکے پیرمین ہین کہ تسمے اُنکے نور کے ہین سو مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ماباپ آپ پر فدا ہین مجہے آپکی زیارت کا نہایت شوق تہا آپنے فرمایا کہ مین عثمان کے شادی مین جاتا ہون کہ اللہ نے ایک حور سے اُنکے شادی جنت مین کی ہے اور اُنہون نے ہزار اونٹ اللہ کے راہ مین صدقہ کئے ہین اور اللہ نے اُنسے قبول کیا ہے اور اسیطرح اعتاق مین پایہ بلند رکہتے تہے چنانچہ فرمایا اُنہون نے کہ جب سے مین اسلام لایا کوئی جمعہ نہین گذرا کہ مین نے ایک غلام آزاد نکیا اور اگر کوئی جمعہ ناغہ ہوتا تو جمعہ آئندہ مین اُسکو جمع کرتا اور ادائ حج و عمرہ مین بہی ماشاء اللہ اُنکا یہی حال تہا کہ اکثر ایسا ہوتا کہ آپ عمرہ سے آتے اور بالان نہ اُتارتے اور پہر چلے جاتے اور صلہ رحم مین بہی اپنے اقران سے ممتاز تہے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے لَقَدْ قَتَلُوْهُ وَاِنَّهُ لَمِنْ اَوْصَلِهِمْ لِلرَّحِمِ وَاَتْقَاهُمْ لِلرَّبِّ اور حضرت علی سے بہی ایسا ہی مروی ہے اور اسیطرح مراتب سلوک مین پایہ عالی رکہتے تہے جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء آمین

مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

يُقَالُ لَهُ الْكُنْيَتَانِ اَبُوْ تُرَابٍ وَاَبُو الْحَسَنِ

مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

اور اُنکے دو کنیتین مشہور ہین ایک ابو تراب دوسرے ابو الحسن عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا وَّاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ فَمَضٰى فِي السَّرِيَّةِ

فَاَصَابَ جَارِيَةً فَاَنْكَرُوْا عَلَيْهِ وَتَعَاقَدَ اَرْبَعَةٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِذَا لَقِيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْنَاهُ بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِذَا رَجَعُوْا مِنْ سَفَرٍ بَدَءُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوْا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا اِلٰى رِحَالِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اَحَدُ الْاَرْبَعَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَمْ تَرَ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيْ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَيْهِ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوْا فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ اِنَّ عَلِيًّا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِيْ **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے انہون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور علی بن ابیطالب کو اُسپر عامل کیا اور وہ گئے اُس لشکر مین پہر لی اُنہون نے مال غنیمت سے ایک لونڈی لوگون نے اُسے بُرا جانا اور چار صحابیون نے اقرار کیا کہ ملاقات کے وقت حضرت کو خبر کر دینگے اور مسلمانون کے عادت تہی کہ جب سفر سے آتے پہلے حضرت کو سلام کرتے پہر گہر جاتے غرض جب لشکر لوٹکر آیا اور حضرت پر سلام کیا ایک اُن چار کا کہڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ دیکہئے علی نے یہ کیا کیا آپ نے مونہہ پہیر لیا پہر دوسرا کہڑا ہوا اور وہی کہا اور تیسرا اور چوتہا آپ نے سب سے مونہہ پہیر لیا اور چوتہے سے متوجہ ہوے اور غضب آپکے چہرہ سے معلوم ہوتا تہا اور تین بار فرمایا کیا چاہتے ہو تم علی سے علی مجہہ سے ہے اور مین علی سے ہون اور وہ دوست ہے ہر مومن کا بعد میرے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر جعفر بن سلیمان کی روایت سے

عَنْ اَبِيْ سَرِيْحَةَ اَوْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ شَكَّ شُعْبَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی سریحہ یا زید بن ارقم سے شعبہ کو شک ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا مین دوست ہون اُسکا علی دوست ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث میمون ابی عبداللہ سے انہون نے زید بن ارقم سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور ابو سریحہ کا نام حذیفہ ہے وہ بیٹے ہین اُسید کے اور وہ صحابی ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے **مترجم** شیعہ جو اس حدیث سے استدلال کرتے ہین ثبوت خلافت بلافصل پر حضرت علی کے یہ محض باطل ہے بچند وجوہ اول یہ کہ مولی عربی مین بہت معنون پر آتا ہے اور اطلاق اسکا کبہی رب پر اور کبہی مالک اور سید پر اور کبہی منعم و معتق اور ناصر و محب اور تابع اور جار اور ابن عم اور حلیف اور عقید اور صہر اور عبد اور معتق اور منعم علیہ پر آتا ہے پس تخصیص ایک معنی کی بغیر کسی مخصص کے باطل ہے اور لفظ کثیر المعنے سے خاص ایک ہی معنی مراد لینا خلاف ہر عاقل ہے دوسرے یہ کہ قطع نظر ان معانی کثیرہ محتملہ کے ہمنے یہہ بہی تسلیم کیا کہ مولی سے خلیفہ ہی مراد ہے مگر اس سے بہی ثبوت خلافت بلافصل کا محال ہے اور مطلق ثبوت خلافت محل خلاف نہین تیسرے یہ کہ مولی کا مصدر بہی مختلف ہے کبہی وہ مشتق ہوتا ہے ولایت سے جو بالفتح ہے اور یہ مستعمل ہے نصب اور نصرت اور عتق میں پس اس صورت مین دلالت اُسکی امارت اور حکومت پر ہو ہی نہین سکتی اور کبہی ولایت سے جو بالکسر ہے کہ اُسکے معنے امارت کے ہین اس صورت مین پہر وہی اشکال درپیش ہے کہ امارت مطلقہ سے اثبات امارت مقیدہ کا محال ہے انتہی ما قال المترجم

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِيَ ابْنَتَهٗ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهٗ صَدِيْقٌ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ ابوبکر پر کہ بیاہ دی اُنہون نے مجہے لڑکی اپنی اور لے آئے مجہکو ہجرت کے گہر اور آزاد کیا بلال کو اپنے مال سے رحمت کرے اللہ عمر پر کہ حق بات کہتا ہے اگرچہ ناگوار ہو کسیکو حق نے اُسکو ایسے حال مین چہوڑا کہ اُسکا کوئی دوست نہین یعنے سوا اللہ اور رسول کے اور رحمت کرے اللہ عثمان پر کہ حیا کرتے ہین اُس سے فرشتے رحمت کرے اللہ علی پر کہ یا اللہ حق اُسکے ساتہ رہے وہ جہان کہین ہو **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو معاملات حضرت علی کے زمان خلافت مین ہوے اور جن لوگون نے آپ سے خلاف کیا مثل معاویہ رضی اللہ عنہ وغیرہ نے اُسمین حق حضرت علی کی طرف تہا اسلئے کہ دعا آپکی مقبول ہے اور اُن لوگون سے جنہون نے آپکا خلاف کیا خطائی اجتہادی ہوئی اور خطائی اجتہادی محل طعن نہین پس طعن اصحاب پر مقدمہ رفض ہے خواہ معاویہ رضی اللہ عنہ ہون یا اور کوئی

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ بِالرَّحْبَةِ فَقَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحُدَيْبِيَةِ خَرَجَ اِلَيْنَا نَاسٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَاُنَاسٌ مِنْ رُؤَسَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَرَجَ اِلَيْكَ نَاسٌ مِنْ اَبْنَائِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَرِقَّائِنَا وَلَيْسَ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ وَ

إِنَّمَا خَرَجُوا فِرَارًا مِنْ أَمْوَالِنَا وَضِيَاعِنَا فَارْدُدْهُمْ إِلَيْنَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّينِ سَنُفَقِّهُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَتَنْتَهُنَّ أَوْ لَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ بِالسَّيْفِ عَلَى الدِّينِ قَدِ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوبَهُمْ عَلَى الْإِيمَانِ قَالُوا مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَقَالَ عُمَرُ مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ هُوَ خَاصِفُ النَّعْلِ وَكَانَ أَعْطَى عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا قَالَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا عَلِيٌّ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ انہوں نے کہا رحبہ کوفہ مین کہ حدیبیہ کے دن ہماری طرف کئی مشرک نکلے کہ انمین سہیل بن عمرو اور کئی سردار مشرکون کے تہے اور انہون نے کہا یا رسول اللہ کئی شخص ہمارے بیٹون اور بہائیون اور غلامون مین سے آپکے طرف نکلے مین کہ انکو دین کے سمجہ نہین اور ہمارے اموال اور ضیاع مین سے بہاگ گئے سو انکو پہیر دیجئے کہ اگر انکو دین کے سمجہ نہین تو ہم انہین سمجہا دیوین حضرت نے فرمایا کہ ای گروہ قریش کے تم اپنے نفسانیت سے باز آؤ ورنہ اللہ ایسے لوگ تم پر بہیجیگا جو تمہاری گردن پر دین کے تلوار مارے اور اللہ نے آزمالیا انکے دلون کو ایمان پر لوگون نے عرض کی کہ وہ کون ہے یا رسول اللہ اور ابوبکر نے بہی اور عمر نے بہی عرض کی کہ وہ کون ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ وہ جوتی ٹانکنے والا اور حضرت نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنی جوتی ٹانکنے کو دی تہی راوی نے کہا کہ پہر علی ہم سے متوجہ ہوے اور کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو مجہپر جہوٹ باندہے اپنی جگہہ دوزخ مین ڈہونڈہ لی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسی مگر اسی سند سی ربعی کے روایت سے کہ وہ علی سے روایت کرتے ہین

بَابٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِينَ نَحْنُ مَعَاشِرَ الْأَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ **ترجمہ** روایت ہے کہ ابی سعید خدری نے فرمایا ہم لوگ انصار کے مین پہچانتے ہین منافقون کو کہ وہ عداوت رکہتے ہین حضرت علی بن ابی طالب سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا ہے شعبہ نے ابی ہرون عبدی مین اور مروی ہوئی یہہ حدیث اعمش سے انہون نے روایت کی ابی صالح سی انہون نے ابی سعید سے

بَابٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے دوست نہین رکہتا علی کو کوئی منافق اور دشمن نہین رکہتا انکو کوئی مومن **ف** اسباب مین علی سی بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سی

بَابٌ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِنْهُمْ يَقُولُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا وَأَبُو ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ وَأَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ نے مجہے حکم کیا ہی چار شخصون کے محبت کا اور خبر دی کہ وہ بہی انہین دوست رکہتا ہے لوگون نے عرض کی ای رسول اللہ کی انکے نام فرمائے آپنے فرمایا علی انمین سے ہین فرماتے تہے یہ تین بار اور نام لیتے تہے ابوذر اور مقداد اور سلمان کا اور فرماتے تہے کہ حکم کیا مجہکو انکی محبت کا اور خبر دی کہ وہ بہی انسے محبت رکہتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر شریک کے روایت سے

بَابٌ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ **ترجمہ** روایت ہے حبشی بن جنادہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ علی مجہہ سے ہے اور مین علی سے ہون اور صلح اور عہد نقض وغیرہ کو میرے طرف سے کوئی ادا نہین کرسکتا مگر مین یا علی اور یہ حضرت نے جب فرمایا کہ ابوبکر کے ساتہ علی کو روانہ کیا کہ وہ مشرکون کو مقدمہ برأت کا سنادین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ آخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب مین بہائی چارہ کروادیا ایک کا دوسرے سے یعنے ایک مہاجر اور ایک انصار سے اور علی روتی ہوئے ائی کہ یا رسول اللہ آپنے بہائی چارہ کروادیا اپنے اصحاب مین اور مجہے کسیکا بہائی نکیا آپنے فرمایا تم ہمارے بہائی ہو دنیا اور آخرت مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسباب مین زید بن ابی اوفی سے بہی روایت ہے

بَابٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اللّٰهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِي هٰذَا الطَّيْرَ فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا کہ مین آپکے پاس تہا کہ آپنے دعا کی کہ یا اللہ لے آمیرے پاس اس شخص کو جو سارے مخلوق سے زیادہ تیرا دوست ہو کہ وہ میرے ساتہ اس پرند کا گوشت کہاوے پہر علی حاضر ہوے اور انہون نے آپکی ساتہ کہایا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو سدی کے روایت سے مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث انس سے کئی سندون سے اور سدیکا نام اسمعیل بن عبدالرحمن ہے اور انہون نے پایا ہے انس بن مالک کو اور دیکہا ہے حسین بن علی کو

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ

قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي وَإِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِي **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن ہند جملی سے روایت ہے کہ حضرت علی نے فرمایا جب مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگتا عنایت فرماتے تھے اور جب مین چپ رہتا تب بھی مجھے پہلے دیتے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے

باب عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین گھر ہون حکمت کا اور علی اُسکا دروازہ ہین **ف** یہ حدیث غریب ہے منکر ہے روایت کی بعضون نے یہ حدیث شریک سے اور ذکر کیا اسمین صنابحی کا اور نہین جانتے ہم کسیکی روایت ہے اسکو سوا شریک کے ثقات سے اور اسباب مین ابن عباس سے بھی روایت ہے

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا تُرَابٍ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ أَسُبَّهُ لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ وَخَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُخَلِّفُنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوا لِي عَلِيًّا قَالَ فَأَتَاهُ وَبِهِ رَمَدٌ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ فَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ الْآيَةَ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي **ترجمہ** روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ پوچھا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے سعد کو کہ تم برا کیون نہین کہتے ابو تراب کو یعنے حضرت علی کو کہا جب تک یاد رکھونگا مین تین باتونکو کہا تھا انکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو نہین برا کہونگا انکو اسلیے کہ ایک کا میرے واسطے ہونا اس سے اچھا ہے کہ میرے لیے سرخ اونٹ ہون سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور مدینہ مین چھوڑا تھا انکو آپنے بعض مغازی مین سو انہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ مجھے چھوڑے جاتے ہین عورتون اور لڑکون کے ساتھ یعنے کیا مین جہاد کے لائق نہین سو فرمایا آپنے کیا تو راضی نہین ہوتا اس درجۂ عالیہ پر کہ تو میری جانب سے ایسا ہو جیسا ہارون موسیٰ کی جانب سے یعنے یہی کہ وہ طور جاتے وقت حضرت ہارون کو بنی اسرائیل مین خلیفہ کر گئے تھے مگر فرق اتنا ہی کہ نبوت میرے بعد کسیکو نہین دوسرے یہ کہ سنا مین نے کہ فرماتے تھے خیبر کے دن کہ آج جھنڈا لڑائی کا ایسے مرد کو دونگا کہ وہ اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ و رسول اسکو کہا راوی نے کہ پھر رغبت کی ہم سب لوگون نے اُسکی اور آپنے فرمایا کہ بلاؤ میرے پاس علی کو اور وہ حاضر ہوئے اور انکی آنکھین دکھتی تھین پس آپنے لب مبارک ڈال دیا انکے آنکھ مین اور دیا جھنڈا انکو اور فتح دی اللہ نے انکو تیسرے یہ کہ جب اُتری آپ پر یہ آیت نَدْعُ أَبْنَاءَنَا سے آخر تک بلایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور فاطمہ اور حسن و حسین کو اور فرمایا کہ یا اللہ یہ میرے گھر والے ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے **مترجم** یعنی حضرت معاویہ نے پوچھا کہ تم جو انکے یعنے حضرت علی کے خطائی اجتہادی کا اظہار اور ہمارا اجتہاد کی خوبی بیان نہین کرتے اسکا کیا سبب ہے نہ یہ کہ حکم کیا ہو معاویہ نے کہ انکو برا کہو اسلیے کہ صحابہ اس نفسانیت سے پاک تھے اور حقانیت کے پتلے صرف مراد انکی یہی تھی کہ خطا انکی لوگون سے بیان کرو اور ہمارا صواب چنانچہ حضرت علی سے مروی ہے کہ انہون نے حضرت معاویہ اور انکے لوگون کے حق مین یہی فرمایا کہ ہمارے بھائیون نے ہمپر بغاوت کی ہے نہ یہ کہ منافق کہین یا کافر افسوس ہے کہ ہمارے اس زمانے کے بھائیون مین تکفیر کا بازار یہقدر گرم ہے اور تکفیر اسقدر ارزان ہے کہ معاذ اللہ سعد نے انکے جواب مین تین فضیلتین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بیان فرمائین اور حضرت نے انکو اپنا خلیفہ فرمایا جیسے موسیٰ علیہ السلام حضرت ہارون کو خلیفہ کر کے کوہ طور تشریف لیگئے تھے اور آیۃ مذکور کو آیۃ مباہلہ کہتے ہین کہ پورا آیۃ یون ہے فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ یعنے اگر پھر تجھ سے کوئی حجت کرے بعد اس علم کے جو تجھے آچکا تو کہہ ایسے کہ آؤ بلا دین ہم اپنے لڑکونکو اور تمہارے لڑکونکو اور اپنی عورتونکو اور تمہاری عورتونکو اور اپنی جانونکو اور تمہاری جانونکو پھر عاجزی کرین ہم دعا مین اور لعنت مانگین ہم اللہ کی جھوٹون کے لیے یعنے جو ہم مین سے جھوٹا ہو اُسپر خدا کی لعنت اور یہ آیۃ نصاریٰ نجران کے مقدمہ مین نازل ہوئی کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کے باب مین انسے اور حضرت سے تقریر ہوئی تو اللہ نے حکم مباہلہ کا اُتارا اور اُنہون نے آپسمین مشورہ کیا اور عاقب جو انکا سردار اور عاقل اور ہوشیار تھا اُسنے اپنے قوم سے کہا کہ اے لوگو تم بخوبی جانتے ہو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کا نبی ہے اور قسم ہے اللہ کی کہ کسی نے نبی سے لعان نہین کیا کہ آخر اُسکا یہ حال نہوا کہ بڑا اُنکا جینے نپایا اور چھوٹا بڑھنے نپایا اور اگر تم ان سے ملاعنہ کروگے تو سب کے سب ہلاک ہوگے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے گود مین حسین رضی اللہ عنہ کو لیکر اور امام حسن کا ہاتھ پکڑ کر اسطرح حاضر ہوئے کہ حضرت فاطمہ آپ کے پیچھے تھین اور حضرت علی اُن کے پیچھے جب اسقف نجران نے انکو دیکھا اپنے قوم سے کہا کہ مین ایسے پاکیزہ چہرے دیکھتا ہون کہ اگر اللہ سے سوال کرین تو پہاڑ ٹل جاوے سو تم مباہلہ

کرنا ورنہ ہلاک ہوجاؤگے اور قیامت تک زمین پر کوئی نصرانی کا وجود نہ ہیگا پھر انہون نے حضرت سے عرض کی کہ ہم مناسب جانتے ہین کہ آپ سے مباہلہ نکرین اور آپ ہمکو ہمارے
دین پر اور ہم آپکو آپکے دین پر چھوڑ دین حضرت نے فرمایا کہ اگر مباہلہ سے تمہین انکار ہی تو اسلام لاؤ کہ جو مسلمانونکا حق ہے وہ تمہارا حق ہوا اور جو اُنپر واجب ہے وہ تمپر واجب ہوا اور اگر تمہین
اسلام سے انکار ہے تو ہم تمسے لڑینگے اُنہون نے کہا ہمکو عرب سے لڑنیکی طاقت نہین مگر ہم آپسے صلح کرتے ہین کہ اگر آپ ہمسے نہ لڑین اور ہمارے دین سے نہ پھیرین تو ہم آپکو ہر سال
دو ہزار حلہ دیا کرین ایک ہزار صفر مین اور ایک ہزار رجب مین پھر اسی پر صلح ٹھیر گئے اور مباہلہ اب بھی جایز ہے چنانچہ ابن تیمیہ وغیرہ رحمۃ اللہ علیہ نے منکران صفات سے رکن
ومقام کے بیچمین مباہلہ کرنا چاہا ہے مگر وہ بھی نجرانیون کی طرح مباہلہ سے ڈر گئے ہین اور مثبتان صفات سے مباہلہ نکر سکے **باب عن** البراء قال بعث النبي صلى الله
عليه وسلم جيشين وامر على احدهما علي بن ابي طالب وعلى الآخر خالد بن الوليد وقال اذا كان القتال فعلي قال فافتتح علي حصنا فاخذ منه جارية
فكتب معي خالد كتابا الى النبي صلى الله عليه وسلم يشي به قال فقدمت على النبي صلى الله عليه وسلم فقرأ الكتاب فتغير لونه ثم قال ما ترى في
رجل يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله قال قلت اعوذ بالله من غضب الله ومن غضب رسوله وانما انا رسول فسكت **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے
کہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لشکر کو اور ایک پر علی کو امیر کیا دوسرے پر خالد کو اور فرمایا جب لڑائی ہو تو حاکم علی ہین سو فتح کیا حضرت علی نے ایک قلعہ اور لی ایک لونڈی
یعنے مال غنیمت سے سو لکھہ بھیجا میرے ساتھ خالد نے ایک خط حضرت کی خدمت مین کہ چغلخوری کی اُسمین یعنی حضرت علی کی سو مین آیا آپکے پاس اور آپنے خط پڑھا یعنے پڑھوا کر
سُنا اور رنگ آپکا متغیر ہوگیا اور پھر فرمایا کیا چاہتا ہی تو اُس شخص کے حق مین جو اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اُسکو دوست رکھتے ہین مین نے
کہا اللہ کی پناہ مین آتا ہون اُسکی اور اُسکے رسول کے غضب سے اور مین تو قاصد ہون یعنے میرا کیا قصور ہے آپ چپ ہورہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو
مگر اسی سند سے یعنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ امیر تھے اُنکو اختیار تھا اگر ایک لونڈی لیلی تو کیا ہوا اور حضرت اُنپر حاکم تھے آپنے اُسے جایز کہا حاکم کو اختیار ہے کہ مال غنیمت سے جسکو
چاہے کچھہ اُسکے حسن خدمت کے نظر سے دیدیوے اور حضرت خالد کو یہ مسئلہ نہ معلوم ہوگا اسلئی حضرت سے اطلاع کردی **باب عن** جابر قال دعا رسول الله صلى
الله عليه وسلم عليا يوم الطائف فانتجاه فقال الناس لقد طال نجواه مع ابن عمه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما انتجيته ولكن الله انتجاه
ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا اُنہون نے کہ بلایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو طائف کے دن اور اُنسے سرگوشی کی سو لوگ کہنے لگے آج آپنے اپنے چچیرے بھائی کے
ساتھ بہت دیر تک سرگوشی کی تو آپنے فرمایا مین نے اُنسی سرگوشی نہین کی اللہ نے خود اُنسے سرگوشی کی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اجلح کی روایت
سے اور روایت کی ابن فضیل کے سوا اور لوگون نے بھی اجلح سے اور مراد اس قول کی کہ اللہ نے خود اُنسے سرگوشی کی یہ ہے کہ اُسنے مجھکو حکم دیا کہ مین اُنسے کان مین کچھہ کہدون
باب عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي يا علي لا يحل لاحد ان يجنب في هذا المسجد غيري وغيرك قال علي بن
المنذر قلت لضرار بن صرد ما معنى هذا الحديث قال لا يحل لاحد يستطرقه جنبا غيري وغيرك **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت علی سے کہ جایز نہین میرے اور تیرے سوا کسیکو کہ جنب رہے اس مسجد مین علی بن منذر نے کہا مین نے ضرار بن صرد سے اسکے معنے پوچھے تو اُنہون نے
کہا اس سے مراد یہ ہے کہ حلال نہین کسیکو کہ حالت جنابت مین اس مسجد سے گذر جاوے حضرت اور علی کے سوا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو
مگر اسی سند سے اور محمد بن اسمٰعیل بخاری نے اس حدیث کا مضمون سُنا اور غریب جانا **مترجم** غرضکہ یہہ خصیصہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حضرت علی کا کہ
وہ حالت جنابت مین مسجد نبوی سے ہوکر چلے جاوین اور کسیکو جایز نہین **باب عن** انس بن مالك قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين وصلى علي
يوم الثلثاء **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ مبعوث ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کو اور نماز پڑھی حضرت علی نے سہ شنبہ کو **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے
ہم اسکو مگر مسلم اعور کی روایت سے اور مسلم اعور محدثین کے نزدیک قوی نہین اور مروی ہوئی یہ حدیث مسلم سے اُنہون نے روایت کی حبہ سے اُنہون نے علی سے مانند
اسکے **عن** سعد بن ابي وقاص ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لعلي انت مني بمنزلة هارون من موسى **ترجمہ** روایت ہے سعد سے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی سے تم میرے ایسے ہو جیسے ہارون موسی سے یعنے خلیفہ ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ سعد سے انہون
نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوان سے اور یحیی بن سعید انصاری کی روایت سے یہ غریب سمجھی جاتی ہے **عن** جابر بن عبد الله ان النبي صلى الله

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی سے کہ تم میرے بمنزلہ ہارون کے ہو موسیٰ سے مگر اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہین یعنے جیسے ہارون نبی تھے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور اس باب مین سعد اور زید بن ارقم اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے

باب عن ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اُن دروازون کے بند کرنیکا جو مسجد نبوی مین تھے مگر دروازہ علی کا ف یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو شعبہ کے روایت سے اس اسناد سے مگر اسی وجہ سے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ قَالَ مَنْ اَحَبَّنِيْ وَاَحَبَّ هٰذَيْنِ وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا كَانَ مَعِيْ فِيْ دَرَجَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پکڑا امام حسن اور امام حسین کا اور فرمایا کہ جو دوست رکھے مجھکو اور ان دونون کو اور انکے باپ اور مان کو ہو گا میرے ساتھ میرے جگہہ مین قیامت مین ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو جعفر بن محمد کے روایت سے مگر اسی سند سے مترجم ای اللہ تو گواہ ہے کہ یہ تیرا عاجز غلام تیرے فضل و کرم سے تیرے رسول کو اور حسنین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اور حضرت کے لخت جگر فاطمہ زہرا اور تمامی اصحاب رسول کو سارے جہان سے زیادہ دوست رکھتا ہے اور اُنکے سنن سنیہ کو تمامی عادات اور رسوم پر ترجیح دیتا ہے اور جب اُنکی سنت مل جاتی ہے سارے عالم کے اقوال و افعال و مرغوبات پر پشت مارتا ہے اور یہ سب تیرا فضل ہے اور امید رکھتا ہے تیرے کرم سے کہ اسی پر اسکا خاتمہ اور حشر و نشر ہو اَللّٰهُمَّ كَمَا جَمَعْتَنِيْ بَيْنَ حَدِيْثِ نَبِيِّكَ وَسُنَّتِهٖ فِي الدُّنْيَا فَاجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فِي الْعُقْبٰى بِرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ اٰمِيْنَ يَا مُجِيْبَ الدَّاعِيْنَ

باب عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَوَّلُ مَنْ صَلّٰى عَلِيٌّ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ پہلے جسنے نماز پڑھی مومنین مین حضرت علی ہین ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہین جانتے ہم اسکو شعبہ سے کہ وہ روایت کرتے ہون ابی بلج سے مگر محمد بن حمید کے روایت سے اور ابو بلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم ہے اور بعض علمائے محدثین نے کہا ہے کہ پہلے جو اسلام لائی مردون سے ابو بکر صدیق ہین اور اسلام لائے حضرت علی جب وہ آٹھ برس کے تھے اور عورتون مین سب سے اول خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ایمان لائین

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ عَلِيٌّ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ فَاَنْكَرَهٗ وَقَالَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ ترجمہ روایت ہے زید بن ارقم سے کہا کہ اول جو اسلام لایا علی ہین عمرو بن مرہ نے کہا کہ مینے اسکا ذکر ابراہیم نخعی سے کیا تو اُنہون نے اسکو منکر جانا اور کہا کہ اول جو اسلام لائے ابو بکر صدیق ہین یعنے لڑکون مین اول حضرت علی اور بوڑھے مردون مین حضرت صدیق ہین ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو حمزہ کا نام طلحہ بن زید ہے

باب عن عَلِيٍّ قَالَ لَقَدْ عَهِدَ اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ اَنَّهٗ لَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ اَنَا مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْنَ دَعَا لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا مجھ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو نبی اُمی تھے کہ دوست نہ رکھیگا تجھکو مگر وہی جو مومن ہو گا اور بغض نہ رکھیگا تجھسے مگر وہی جو منافق ہو گا عدی بن ثابت نے کہا کہ مین اُس قرن مین ہون جنکے لئے حضرت نے دعا کی ہے یعنے قرون ثلثہ مشہود بالخیر مین ہون ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ حَتّٰى تُرِيَنِيْ عَلِيًّا ترجمہ روایت ہے ام عطیہ سے کہ بھیجا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کہ اُسمین حضرت علی بھی تھے اور کہا اُنہون نے کہ سنا مینے کہ آپ ہاتھ اُٹھا کر دعا کرتی تھے کہ یا اللہ نہ مار مجھکو جب تک دکھا نہ مجھکو علی کو یعنی آپنے دعا کی کہ وہ زندہ لوٹ آوین سلیمی کہ آخر مین اُنسے بہت کام لینا ہے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے مترجم محامد حسنہ اور فضائل جمیلہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بھی بہت ہین منجملہ انکے یہ ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ قرابت قریبہ رکھتے تھی اور شرافت نسب مین بہت عالی تھے چنانچہ نسب انکا یہ ہے علی بن ابی طالب بن عبد المطلب اور مان اُنکی فاطمہ بیٹی اسد کے اور وہ بیٹی ہاشم کے ہین ابو عمر نے کہا ہی کہ وہ پہلے ہاشمیہ ہین کہ اُنہون نے ہاشمی کو جنا غرض حضرت مرتضیٰ اور اُنکے بہائی پدر اور مادر دونون کے طرف سے ہاشمی ہین اور انکے بعد حضرت حسنین رضی اللہ عنہما اور اُنکے بعد امام محمد باقر اور عبد اللہ محض اور بہائی اُنکے سب دونون طرف سے ہاشمی ہین اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے والدہ یعنے فاطمہ کے لئے فرمایا کہ میری مان کے انتقال کے بعد وہی میری مان تہین ابو طالب کے ہان جب دعوت ہوتی تو وہ ہمکو کہانے پر جمع کرتین اور فاطمہ میرے لئے اُسمین سے کچھہ بچا رکھتین کہ مین پہر کہاتا روایت کیا اسکو حاکم نے اور اُنکے افضل مناقب سے عجیب امر یہ ہے کہ پیدائش جوف کعبہ مین ہوئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صغر سنی سے اُنکی پرورش کے متکفل ہوے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا وقت آتا ابتدائے نبوت مین تو کہاٹیون کیطرف مکہ کے نکلجاتی ابو علی ابن ابی طالب

ہے انکے ساتھ اپنی باپ سے چھپکر چلے جاتے اور وہان نماز ادا کرتے شام تک ایکدن ابو طالب اسپر مطلع ہوگئے اور وہ دونون نماز ادا کرتے تھے اُنہوں نے حضرت سے پوچھا کہ یہ کونسا دین ہے
جسپر تم چلتے ہو حضرت نے فرمایا کہ ای چچا یہ اللہ کا اور فرشتوں کا اور رسولون اور ہمارے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے اور اللہ نے مجھے اُسکے ساتھ مبعوث کیا ہے اور انکو دعوت کے
اُنہوں نے کہا ای میرے بھتیجے یہ تو مجھ سے نہین ہوسکتا کہ مین اپنے ماں باپ کا دین چھوڑ دون مگر قسم ہے اللہ کی کہ جب تک مین جیونگا کوئی تمہین ایذا نہ دیگا اور مروی ہوا
ہے کہ اُنہوں نے حضرت علی سے کہا کہ ای بیٹے یہ کیا دین ہے جسپر تم چلتے ہو اُنہوں نے کہا ای میرے باپ مین ایمان لایا ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اور تصدیق کی ہے
انکی اور اُنکے ساتھ نماز پڑھتا ہون اور اُنکا تابع ہون تو ابو طالب نے کہا وہ تجھے خیر کے سوا اور کچھ نہ بتاویگا سو تو اُنکا ساتھ کبھی نہ چھوڑنا سبحان اللہ کیا اچھی بات کہی اور
جب ابو طالب کا انتقال ہوا اور حضرت علی نے اُنکو غسل دیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کے لئے ایسی دعائے خیر دی اور تسلی فرمائی کہ وہ فرماتے ہین وہ مجھے
سرخ اونٹون سے بھی زیادہ پیاری ہے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ ہجرت مصمم کیا حضرت علی کو فرمایا کہ میرے بستر پر سو رہو وہ سو رہے اور اپنے جان عزیز آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر قربان کی اور آپکی ردائے مبارک اوڑھ لی کہ کافرونکو دھوکا ہو اور حضرت تشریف لیگئے پھر بعد چند روز کے علی بھی ہجرت کر کے حاضر خدمت ہوگئے اور جب
صحابہ مین مواخات واقع ہوئی حضرت نے اُنکو اپنا بھائی فرمایا چنانچہ روایت اسکی اوپر گذری اور مشہد بدر مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بڑے فضائل حاصل ہوئے اول
یہ کہ جب موضع بدر مین پہونچے چند لوگون کو آپنے خبر کفار دریافت کرنیکو روانہ کیا حضرت علی بھی اُنمین تھے ثانیاً یہ کہ ہنگام مقاتلہ جب تین کفار لشکر سے نکلا اور مسلمانون
نے اُنکا مدافعہ کیا حضرت علی بھی اُنمین تھے ثالثاً یہ کہ جبرئیل اور میکائیل اُنکے ساتھ تھے روایت کیا اسکو حاکم نے اور بڑی فضیلت آپکی یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے اپنے لخت جگر نور چشم سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو اُنکے نکاح مین دیا اور مشہد احد مین بھی اُنکو بڑے فضائل ہاتھ آئے چنانچہ جب مصعب بن عمیر صاحب لوا شہید
ہوئے حضرت نے لوائے محمدی آپکے ہاتھ مین دیا اور حضرت علی نے قریش کے صاحب لوا کو واصل جہنم کیا اور بعد ختم غزوہ کے جب زخم مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دھویا جاتا
تھا تو خدمت آبپاشی کی حضرت علی کو تھی اور خندق کے دن جب کفار خندق سے پار چلے آئے حضرت علی نے بکمال شجاعت عمرو بن عبدود کو روانہ جہنم فرمایا اور اُس سے کفار
کے کمر ٹوٹ گئے اور بیعۃ الرضوان مین بھی حاضر تھے اور نامۂ صلح آپکے دست مبارک سے لکھا گیا فقیر مترجم کہتا ہے کہ مین نے اس روایت کو لکھا ہے اللہ کا فضل بہت وسیع ہے
امید ہے کہ مجھے بھی اس سے زلہ ربائی کا درجہ عنایت فرماوے اور غزوہ خیبر مین رایت فتح آپ ہی کے ہاتھ مین تھا چنانچہ روایت اسکی اوپر گذری اور اس غزوہ مین آپنے بڑی شجاعت
اور دلاوری فرمائی کہ سپر آپکی ٹوٹ گئی تھی آپنے اُسکے عوض ایک دروازہ اُکھاڑ لیا اور سپر بنا لیا یہانتک کہ فتح نمایان ظاہر ہوئی اور ابی رافع فرماتے ہین کہ ہم سات آدمی
چاہتے تھے کہ اُسکو الٹین تو اُسے اُلٹ نہ سکے اور مباہلہ کے وقت آپنے اُنکو اپنا اہل فرمایا چنانچہ تفصیل اسکے اوپر گذرے غرض فضائل اور محامد آپکے بہت ہین جزاہ اللہ

عنا خیر الجزاء

مَنَاقِبُ اَبِیْ مُحَمَّدٍ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مناقب طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے اور کنیت انکی

باب مناقب طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

ابو محمد ہے **عَنِ** الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ فَصَعِدَ
النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ فَسَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَةُ **ترجمہ** روایت ہے زبیر سے کہ رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم جنگ احد مین دو زرہین پہنے ہوئے تھے اور ایک پتھر پر چڑھنے لگے تو نہ چڑھ سکے پس بٹھایا طلحہ کو اپنے نیچے اور اُسپر چڑھ گئے سو سنا مین نے کہ فرماتے تھے
واجب ہوگئی طلحہ کے لئے یعنے جنت **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ جنتی ہین اور جو معاملات اُنکے اور حضرت علی
کے درمیان گذرے اللہ اُسے معاف کرنیوالا ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى شَهِيْدٍ
يَمْشِیْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو خوش لگے کہ شہید کو زمین پر چلتا دیکھے تو
طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر صلت بن دینار کی روایت سے اور کلام کیا ہے اُنمین بعض اہل علم نے اور ضعیف کہا ہے انکو اور کلام کیا ہے بعضون نے صالح بن موسی مین **عَنْ** عَلِیِّ
بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ يَقُوْلُ سَمِعَتْ اُذُنِیْ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَایَ فِی الْجَنَّةِ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ کہا انہون نے میرے کانون نے سنا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مونھ سے کہ فرماتے تھے طلحہ اور زبیر دونون ہمسایہ مین یعنے جنت مین **ف** یہ حدیث غریب ہے کہ نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے
عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ **ترجمہ** روایت ہے

موسی بن طلحہ سے کہا انہوں نے کہ میں داخل ہوا حضرت معاویہ کے پاس اور انہوں نے کہا میں تجھے ایک بشارت دوں میں نے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
تھے طلحہ انہیں میں ہیں جنکے حق میں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وہ اپنا کام پورا کر چکے یعنی تائید دین پوری کر چکے اور حقوق ایمان پورے بجا لا چکے **باب عَنْ** طَلْحَةَ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِاَعْرَابِیٍّ جَاھِلٍ سَلْہُ عَمَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ مَنْ ھُوَ وَکَانُوْا لَا یَجْتَرِءُوْنَ عَلٰی مَسْئَلَتِہٖ یُوَقِّرُوْنَہٗ وَیَھَابُوْنَہٗ فَسَاَلَہُ الْاَعْرَابِیُّ
فَاَعْرَضَ عَنْہُ ثُمَّ سَاَلَہٗ فَاَعْرَضَ عَنْہُ ثُمَّ سَاَلَہٗ فَاَعْرَضَ عَنْہُ ثُمَّ اِنِّیْ اطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَیَّ ثِیَابٌ خُضْرٌ فَلَمَّا رَاٰنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ
قَضٰی نَحْبَہٗ قَالَ الْاَعْرَابِیُّ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ **ھٰذَا مِمَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ** **ترجمہ** روایت ہے طلحہ سے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی نادان سے کہا کہ
پوچھ تو حضرت سے کہ وہ کون ہے جو اپنا کام پورا کر چکا اور وہ جرأت نکرتے تھے حضرت سے پوچھنے کی حضرت کی توقیر کرتے تھے سو پوچھا اس اعرابی نے اور آپ نے مونہہ پھیر لیا پھر پوچھا پھر آپ نے مونہہ
پھیر لیا پھر پوچھا پھر آپ نے مونہہ پھیر لیا طلحہ نے کہا کہ میں پھر دروازہ سے مسجد کے آیا اور میں سبز کپڑے پہنے ہوئے تھا جب مجھکو آپ نے دیکھا تو فرمایا کہ وہ پوچھنے والا کہاں ہے
اعرابی نے کہا میں ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا یہہ طلحہ انہیں لوگوں میں ہیں جو اپنا کام پورا کر چکے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر ابی کریب
کی روایت سے کہ وہ یونس بن بکیر سے روایت کرتے ہیں اور روایت کی کئی کبار محدثین نے ابی کریب سے یہی حدیث اور سنا میں نے محمد بن اسمعیل بخاری سے کہ وہ بہی روایت کرتے
تھے اسکو ابی کریب سے اور کہا انہوں نے اس حدیث کو کتاب الفوائد میں **مَنَاقِبُ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ **مناقب زبیر بن عوام**
راضی ہوا اللہ انسے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنِ الزُّبَیْرِ قَالَ جَمَعَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَوَیْہِ یَوْمَ قُرَیْظَۃَ فَقَالَ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ **ترجمہ** روایت ہے
حضرت زبیر سے کہ انہوں نے کہا جمع کیا میرے لئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ابوین نے قریظہ کی لڑائی کے دن یعنے فرمایا کہ ماں باپ میرے تیری پر فدا ہیں **ف** یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے **باب عَنْ** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَاِنَّ حَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ **ترجمہ** روایت ہے
حضرت علی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر نبی کے حواری ہیں اور میرا حواری زبیر بن عوام ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حواری کے معنے مددگار کے ہیں
باب عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَحَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ وَزَادَ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِیْہِ یَوْمَ الْاَحْزَابِ
قَالَ مَنْ یَّاْتِیْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَیْرُ اَنَا قَالَھَا ثَلَاثًا قَالَ الزُّبَیْرُ اَنَا **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرماتے تھے ہر نبی کے حواری ہیں اور میرے حواری زبیر ہیں اور زیادہ کیا ابو نعیم نے اس روایت میں یہ ہے کہ احزاب کے دن حضرت نے فرمایا کون لاتا ہے میرے پاس خبر کافروں کی
یعنے وہ بہاگ گئے یا ہیں تو زبیر نے عرض کی کہ میں اور حضرت نے تین بار یہی فرمایا ہر بار زبیر نے یہی جواب دیا کہ میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** یعنے جنگ احزاب میں
کے قومون نے آکر مدینہ کو گھیر لیا تہا اور حضرت نے بمشورہ سلمان فارسی مدینہ کے گرد خندق کہودلی اسی کو جنگ خندق بہی کہتے ہیں غرض اس شب نہایت سردی تہی اور مارے جاڑے
کے کوئی سر باہر نہ نکال سکتا تہا اس وقت حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ کافروں کی خبر کون لا سکتا ہے کسی نے جواب نہ دیا سوا زبیر کے پھر گئے اور کافروں کو دیکھا کہ
مارے سردی کے اور رہو کے پریشان ہیں اور خیمے انکے اکھڑ گئے اور ہانڈیاں الٹ گئیں اور سب بہاگ گئے اور زبیر کو بالکل سردی نہ معلوم ہوئی یہ معجزہ تہا حضرت کا **باب عَنْ**
ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ قَالَ اَوْصَی الزُّبَیْرُ اِلَی ابْنِہٖ عَبْدِ اللّٰہِ صَبِیْحَۃَ الْجَمَلِ فَقَالَ مَا مِنِّیْ عُضْوٌ اِلَّا وَقَدْ جُرِحَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی انْتَھٰی ذٰلِکَ اِلٰی فَرْجِہٖ
ترجمہ روایت ہے ہشام بن عروہ سے کہ وصیت کی زبیر نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو جمل کی صبح کو اور کہا کہ کوئی عضو میرا ایسا نہیں جو زخمی نہوا ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں یہانتک کہ
میری فرج بہی اور یہ وصیت شاید اسلئے کی کہ غسل کے وقت کوئی نقصان کا گمان نکرے سبحان اللہ کیا جان نثاریاں تہیں صحابہ کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ
کہ ساری امت کو ان سے فخر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حماد بن زید کی روایت سے **مترجم** جمل کہتے ہیں اونٹ کو اور یوم الجمل اس لڑائی
کا نام ہے جس میں حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا اونٹ پر سوار ہوکر حضرت علی سے مقابل ہوئیں تہیں اور طلحہ اور زبیر ام المومنین رضی اللہ عنہا
کے ساتہہ تہے اور بعد قتال پھر اپنے خطا سے مطلع ہوئیں اور اللہ کے رحمت نے اسکا تدارک کیا چنانچہ مروی ہے ام المومنین سے کہ انہوں نے فرمایا
کاش میں ایک شاخ سبز ہوتی کسی درخت کی اور اس محاربہ میں نہ جاتی اور حضرت طلحہ نے بہی انتقال کے وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بیعت
قبول کی اور زبیر جب مقابل حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہوئے آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں یاد نہیں کہ ایکدن میں اور تم چپکے چپکے باتیں کرتے تہے کہ حضرت نے

فرمایا تو اُن سے سرگوشی کرتا ہے اور ایکدن یہہ تجہہ سے لڑیگا اور ظالم ہوگا یعنے زبیر غرض جب انکو وہ حدیث یاد آئی اپنی سواری جنگ سے پہیری اور لڑائی سے باز آئے راہ میں ایک شخص نے انکو شہید کیا غرض صحابہ میں جو اختلاف اور قتال باہمی ہوا ہے وہ براہ اجتہاد تہا اور مجتہد کو خطا میں بہی ایک ثواب ہے پس ہرگز وہ پاک لوگ قابل طعن نہیں بلکہ سب مرحوم و مغفور و مرضی ہیں رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ

مَنَاقِبُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ بْنِ عَبْدِ عَوْفٍ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مناقب عبد الرحمن بن عوف کے راضی ہو اللہ اُنسے

مناقب عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن عوف سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ابوبکر جنت میں ہیں اور عمر جنت میں ہیں اور عثمان جنت میں ہیں اور علی جنت میں ہیں اور طلحہ جنت میں ہیں اور زبیر جنت میں ہیں اور عبد الرحمن بن عوف جنت میں ہیں اور سعد بن ابی وقاص جنت میں ہیں اور سعید بن زید جنت میں ہیں اور ابو عبیدہ جنت میں ہیں یعنے یہ دسوں جنتی ہیں اور انہیں کو عشرہ مبشرہ کہتے ہیں

ف روایت کی ہم سے ابو مصعب نے کہ پڑہا انہوں نے عبد العزیز بن محمد کے آگے انہوں نے روایت کی عبد الرحمن بن حمید سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سعید بن زید سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں عبد الرحمن بن عوف کا اور مروی ہوئی یہ حدیث عبد الرحمن بن عبید سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے سعید بن زید سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور یہہ صحیح ہے حدیث اول سے

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ فِيْ نَفَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ وَعُثْمَانُ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ فَعَدَّ هٰؤُلَاءِ التِّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ نَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا اَبَا الْاَعْوَرِ مَنِ الْعَاشِرُ قَالَ نَشَدْتُمُوْنِيْ بِاللّٰهِ اَبُو الْاَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ قَالَ هُوَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ **ترجمہ** روایت ہے سعید بن زید سے کہ انہوں نے چند لوگوں میں بیان کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس شخص جنت میں ہیں ابوبکر جنت میں ہیں اور عمر جنت میں ہیں اور علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور عبد الرحمن اور ابو عبیدہ اور سعد بن ابی وقاص کہا راوی نے کہ پہر گنا انہوں نے ان نو شخصوں کو اور چپ ہو رہے دسویں پر پہر لوگوں نے کہا قسم دیتے ہیں ہم تمکو اے ابا الاعور وہ دسواں کون ہے تو انہوں نے کہا تمنے مجھکو قسم دی اللہ کی ابو الاعور جنت میں ہے کہا راوی نے وہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہیں **ف** سنا میں نے محمد سے کہتے تھے یہ زیادہ صحیح ہے حدیث اول سے

باب عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ اَمْرَكُنَّ لَمِمَّا يُهِمُّنِيْ بَعْدِيْ وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ قَالَ ثُمَّ تَقُوْلُ عَائِشَةُ فَسَقَى اللّٰهُ اَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ تُرِيْدُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَقَدْ كَانَ وَصَلَ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ بِيْعَتْ بِاَرْبَعِيْنَ اَلْفًا **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے اپنی بیبیوں سے کہ تمہارا کام ایسا ہے کہ مجھے فکر میں ڈالتا ہے کہ بعد میرے کیا ہوگا یعنے حال تمہارا اور نہ صبر کرینگے تمہاری ادائی حقوق اور خدمت میں مگر صابرین کہا راوی نے کہ پہر ام المومنین حضرت عائشہ فرماتی تہیں کہ اللہ تعالےٰ تیرے باپ کو سلسبیل جنت سے سیراب کرے مراد لیتی تہیں وہ عبد الرحمن بن عوف کو اور انہوں نے سلوک کیا تہا حضرت کی بیبیوں کے ساتہ ایسے مال سے جو چالیس ہزار کو بکا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَوْصٰى بِحَدِيْقَةٍ لِاُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِيْعَتْ بِاَرْبَعِ مِائَةِ اَلْفٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی سلمہ سے کہ عبد الرحمن بن عوف نے وصیت کی ایک باغ کی امہات مومنین کے لئے کہ وہ چار لاکہ کو بکا شاید حدیث اول میں دینار اور اس حدیث میں درہم مراد ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

مَنَاقِبُ اَبِيْ اِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاسْمُ اَبِيْ وَقَّاصٍ مَالِكُ بْنُ وُهَيْبٍ مناقب سعد کے

مناقب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

اور کنیت انکی ابی اسحق ہے وہ بیٹے ہیں ابی وقاص کے اور نام انکا مالک ہے وہ بیٹے ہیں وہیب کے

عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ **ترجمہ** روایت ہے سعد سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ قبول کر سعد کی دعا کو جب وہ تجہسے دعا کرے **ف** مروی ہوئی ہے یہ حدیث اسمعیل سے وہ روایت کرتے ہیں انہوں نے روایت کی قیس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ قبول کر سعد کی دعا کو جب وہ تجہسے دعا کرے

باب عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِيْ فَلْيُرِنِيْ اِمْرُءٌ خَالَهُ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ سعد آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرے ماموں ہیں بہلا کوئی دکہائے مجہے اپنا ماموں یعنے جیسے میرے ماموں ہیں ایسا ماموں نہیں

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے مجالد کے اور سعد قبیلہ بنی زہرہ سے تھے اور ماں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اُسی قبیلہ سے تھیں اسلیئے آپنے انکو اپنا ماموں فرمایا **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي ارْمِ أَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ **ترجمہ** روایت ہے علی سے کہ جمع نہیں کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو کسیکی لیئے سوا سعد کہ اُنسے فرمایا احد کے دن مار تو ایک تیر میرے ماں باپ فدا ہیں تجھپر مار ای جوان پٹھے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسبا میں سعد سے بہی روایت ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یحیی بن سعید سے اُنہوں نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہمسے قتیبہ نے اُنہوں نے لیث بن سعد سے اور عبد العزیز بن محمد سے اُنہوں نے یحیی بن سعید سے اُنہوں نے سعید بن مسیب سے اُنہوں نے سعد بن ابی وقاص سے کہا جمع کیا میرے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ماں باپکو احد کے دن **ف** یہ حدیث صحیح ہی اور مروی ہوئی یہ حدیث عبد اللہ بن شداد بن الہاد سے اُنہوں نے روایت کی علی سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی یہ ہمسے محمود بن غیلان نے اُنہوں نے وکیع سے اُنہوں نے سفیان سے اُنہوں نے سعد بن ابراہیم سے اُنہوں نے عبد اللہ بن شداد سے اُنہوں نے علی بن ابیطالب سے کہا حضرت علی نے نہیں سُنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فدا کیا ہو آپنے اپنے ماں باپکو کسی پر سوا سعد کے اور میں نے سُنا اُنکو احد کے دن کہ فرماتی تھی مار تو ای سعد ایک تیر میرے ماں باپ تیرے اوپر فدا ہیں **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ السِّلَاحِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایکدن آنکہہ لگے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں جب وہ کسی غزوہ سے لوٹکر آئی تھی تو فرمایا آپنے کہ کوئی نیک مرد ہوتا کہ وہ آج کی رات میری چوکیداری کرتا فرمایا حضرت عائشہ نے کہ ہم اسی خیال میں تھے کہ ایک شخص کے ہتیار کی آواز سنی اور حضرت نے پوچھا کون اُنہوں نے عرض کی سعد بن ابی وقاص آپنے فرمایا تم کیوں آئے کہا اُنہوں نے میرے دلمیں خوف آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی ضرر نہ پہونچے سو حاضر ہوا ہوں کہ پہرہ دوں آپکے لئی سو دعا کی اُنکے لئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور سو گئے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی

مَنَاقِبُ أَبِي الْأَعْوَرِ وَاسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مناقب سعید کے

اور کنیت اُنکی ابو الاعور ہے اور وہ بیٹی ہیں زید کے وہ عمرو کے وہ نفیل کے راضی ہوا اللہ اُنسے **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّهُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ آثَمْ قِيلَ وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَاءَ فَقَالَ اثْبُتْ حِرَاءُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قِيلَ وَمَنْ هُمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قِيلَ فَمَنِ الْعَاشِرُ قَالَ أَنَا **ترجمہ** روایت ہے سعید سے کہ کہا اُنہوں نے میں گواہی دیتا ہوں نو شخصونکی کہ وہ جنتی ہیں اور اگر دسویں کو کہوں تو بہی گنہگار نہیں لوگوں نے کہا کیونکر اُنہوں نے کہا ہم ساتھ تہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حرا میں تو آپنے فرمایا ای حرا ٹھیر ارہ کہ تیرے اوپر کوئی نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے لوگوں نے عرض کی کہ وہ کون لوگ ہیں یعنے جنہیں آپنے صدیق یا شہید فرمایا آپنے فرمایا ابوبکر و عمر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر اور سعد اور عبد الرحمن بن عوف ہیں لوگوں نے کہا کہ وہ دسواں کون سعید نے کہا میں ہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ کئی سندوں سے بواسطہ سعید بن زید کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنہوں نے حجاج بن محمد سے اُنہوں نے شعبہ سے اُنہوں نے حر بن صباح سے اُنہوں نے عبد الرحمن بن اخنس سے اُنہوں نے سعید بن زید سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے معنوں میں یہ حدیث حسن ہے

مَنَاقِبُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مناقب ابو عبیدہ بن عامر بن جراح رضی اللہ عنہ کے

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا ابْعَثْ مَعَنَا أَمِينَكَ قَالَ فَإِنِّي سَأَبْعَثُ مَعَكُمْ أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَأَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ وَكَانَ أَبُو إِسْحَاقَ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ صِلَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّينَ سَنَةً **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہ آئی سردار اور اُس کے نائب ایک قوم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اُن دونوں نے کہا کہ بہیجدیجئے ہمارے ساتھ اپنے امین کو آپنے فرمایا میں تمہارے ساتھ ایک پورا امین بہیجتا ہوں سو لوگ اُس خدمت کی خواہش کرنے لگے پہر بہیجا آپنے ابو عبیدہ کو کہا راوی نے کہ ابو اسحاق جب یہ حدیث روایت کرتے صلہ سے تو کہتے کہ سُنی ہے میں نے یہ حدیث اُن سے ساٹھہ برس سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

مناقب سعید بن زید ابی الاعور رضی اللہ عنہ

مناقب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

اور مروی ہوا ابن عمر اور انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر اُمت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن الجراح ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے
اُنہوں نے سلم بن قتیبہ اور ابو داؤد سے اُنہوں نے شعبہ سے اُنہوں نے ابی اسحاق سے کہ کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے صلہ بن زفر سے کیا آدمی ہے یعنی بہت اچھا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَۃَ اَیُّ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَحَبَّ اِلَیْہِ قَالَتْ اَبُوْ بَکْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ
بْنُ الْجَرَّاحِ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ فَسَکَتَتْ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سے کہ کہا اُنہوں نے پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اصحاب میں بہت پیارا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کا کون تھا اُنہوں نے فرمایا ابو بکر میں نے کہا پھر کون کہا پھر عمر میں نے کہا پھر کون اُنہوں نے کہا ابو عبیدہ بن الجراح میں نے کہا پھر کون تو وہ چپ ہو رہیں
عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَکْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب شخص ہے ابو بکر اور کیا خوب شخص ہے عمر اور کیا خوب شخص ہے ابو عبیدہ بن جراح **ف** یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو
مگر سہیل کی روایت سے **مَنَاقِبُ اَبِی الْفَضْلِ** عَمِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ **مناقب عباس کے**
راضی ہوا اللہ اُنسے اور کنیت انکی ابو الفضل ہے اور وہ چچا ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں عبد المطلب کے **عَنْ** عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِیْعَۃَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَاَنَا عِنْدَہٗ فَقَالَ مَا اَغْضَبَکَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَنَا وَلِقُرَیْشٍ اِذَا
تَلَاقَوْا بَیْنَھُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوْہٍ مُّبْشَرَۃٍ وَاِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَیْرِ ذٰلِکَ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتَّی احْمَرَّ وَجْھُہٗ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ
بِیَدِہٖ لَا یَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْاِیْمَانُ حَتّٰی یُحِبَّکُمْ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ ثُمَّ قَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰی عَمِّیْ فَقَدْ اٰذَانِیْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ **ترجمہ** روایت ہے عبد المطلب
بن ربیعہ سے کہ عباس آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس غضبناک اور میں بھی آپ کے پاس تھا حضرت نے پوچھا تم کیوں غصہ ہوئے اُنہوں نے کہا یا رسول اللہ قریش کو ہمسے کیا
ٹری ہے کہ وہ جب آپسمیں ملتے ہیں کشادہ پیشانی سے ملتے ہیں اور جب ہمسے ملتے ہیں اور طرح ملتے ہیں پھر غضبناک ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ چہرہ آپکا سرخ ہو گیا
پھر فرمایا قسم ہے اُس اللہ کی کہ میری جان اسکے ہاتھ میں ہے کہ کسیکے دلمیں ایمان داخل نہیں ہو سکتا جبتک کہ وہ اللہ و رسول کیلئے دوست نرکھے پھر فرمایا ای لوگوں جسنے اذیت
دی میرے چچا کو اُسنے مجھے اذیت دی اسلئے کہ چچا آدمی کا مثل باپ کے ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابٌ عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ اَوْ مِنْ صِنْوِ اَبِیْہِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے عباس چچا ہیں رسول اللہ کے اور چچا آدمی کا مثل باپ کے ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو ابی الزناد کی روایت سے مگر اسی سند سے **بَابٌ عَنْ** عَلِیٍّ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ فِی الْعَبَّاسِ اِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ وَکَانَ عُمَرُ کَلَّمَہٗ فِیْ صَدَقَتِہٖ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا حضرت عمر سے حضرت عباس کے باب میں کہ چچا آدمی کا اُسکے باپ کے برابر ہے اور حضرت عمر نے اُنسے کچھ گفتگو کی تھی صدقہ کے باب میں یہ حدیث حسن ہے **عَنْ**
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ اِذَا کَانَ غَدَاۃَ الْاِثْنَیْنِ فَاْتِنِیْ اَنْتَ وَوَلَدُکَ حَتّٰی اَدْعُوَ لَھُمْ بِدَعْوَۃٍ یَنْفَعُکَ اللّٰہُ بِھَا وَ
وَلَدَکَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَہٗ وَاَلْبَسَنَا کِسَاءً ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِہٖ مَغْفِرَۃً ظَاھِرَۃً وَّبَاطِنَۃً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰھُمَّ احْفَظْہُ فِیْ وَلَدِہٖ
ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عباس سے کہ دوشنبہ کی صبحکو تم اور تمہارا لڑکا دونوں میرے پاس آؤ کہ میں دعا کروں کہ اللہ
نفع دے اُس سے تمکو اور تمہارے لڑکے کو پھر ہم صبحکو گئے اور ہمکو آپ نے ایک چادر اُڑھا دی اور دعا کی کہ یا اللہ بخشش کر عباس اور اُنکے لڑکے کی ایسے ظاہرا اور باطنًا ایسی بخشش
کہ کوئی گناہ نہ چھوڑے اور یا اللہ توفیق دے کہ وہ اپنے لڑکے کا خوب سا حق ادا کرے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **مَنَاقِبُ جَعْفَرِ**
بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مناقب جعفر کے اور وہ بیٹے ہیں ابی طالب کے راضی ہوا اللہ اُنسے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
رَاَیْتُ جَعْفَرًا یَطِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ مَعَ الْمَلٰٓئِکَۃِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے جعفر کو دیکھا کہ جنت میں اُڑ رہے ہیں فرشتوں کے
ساتھ **ف** یہ حدیث غریب ہے ابی ہریرہ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبد اللہ بن جعفر کی روایت سے اور ضعیف کہا ہے یحیی بن معین وغیرہ نے عبد اللہ بن جعفر
کو اور وہ والد ہیں علی بن مدینی کے اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے **بَابٌ عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَا احْتَذٰی النِّعَالَ وَلَا انْتَعَلَ وَلَا رَکِبَ

مناقب ابی الفضل عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ

مناقب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

الْمَطَايَا وَلَا رَكِبَ الْكُوْرَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلَ مِنْ جَعْفَرٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے کہ نہ جوتی پہنی کسی نے اور نہ سوار ہوا سواری پر اور نہ چڑہا کوئی کاٹھی پر اونٹ کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے افضل جعفر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَعْفَرَ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جعفر سے کہ تم میری صورت اور سیرت دونوں میں مشابہ ہوا اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنْ كُنْتُ لَاَسْاَلُ الرَّجُلَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاٰيَاتِ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَنَا اَعْلَمُ بِهَا مِنْهُ مَا اَسْاَلُهُ اِلَّا لِيُطْعِمَنِيْ شَيْئًا فَكُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ لَمْ يُجِبْنِيْ حَتّٰى يَذْهَبَ بِيْ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَيَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ يَا اَسْمَاءُ اَطْعِمِيْنَا فَاِذَا اَطْعَمَتْنَا اَجَابَنِيْ وَكَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهٗ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيْهِ بِاَبِي الْمَسَاكِيْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ میں ہمیشہ لوگوں سے آیات قرآنی پوچھا کرتا تھا اگرچہ میں اُس سے زیادہ واقف ہوتا صرف اسلئے پوچھتا کہ مجھ کو کچھ کھلاوے پھر جب میں جعفر سے کچھ پوچھتا تو وہ جواب نہ دیتے جبتک اپنے گہر نہ لیجاتے اور اپنی بی بی سے فرماتے کہ ہمیں کھانا دو پھر جب کھلا چکتیں تو مجھے جواب دیتے اور جعفر مسکینونکو چاہتے تہے اور انکے ساتھ بیٹھتے اور باتیں کرتے تہے اور وہ بھی اُنسے باتیں کرتے تہے سو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم انکو ابو المساکین فرمایا کرتے تہے یعنی مسکینوں کے باپ **ف** یہ حدیث غریب ہے اور ابو اسحٰق مخزومی کا نام ابراہیم بن الفضل مدینی ہے اور بعض محدثین نے اُنکے حافظہ میں کلام کیا ہے

مَنَاقِبُ اَبِيْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مناقب حضرت امام حسن اور امام حسین کے

اور وہ دونوں بیٹے ہیں علی کے اور وہ ابیطالب کے راضی ہو اللہ اُنسے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام حسن اور امام حسین دونوں سردار ہیں جنت کے جوانوں کے **ف** روایت کی ہمسے سفیان نے اُنہوں نے یزید بن ابی زیاد سے اُنہوں نے یزید سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن ابی نعم کا نام عبدالرحمٰن بن ابی نعم البجلی کوفی ہے **عَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَيْءٍ لَا اَدْرِيْ مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِيْ قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِيْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهٗ فَاِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلٰى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِيَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا **ترجمہ** روایت ہے اسامہ سے کہ کہا اُنہوں نے میں ایک رات گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے کسی کام کو سو آپ نکلے اور اپنے پیٹھ پر کچھ لپیٹے ہوئے تہے کہ میں نجانتا تہا جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا میں نے کہا یہ کیا ہے آپنے کھولا تو وہ امام حسن اور امام حسین تہے آپکے کوسے پر اور فرمایا آپنے یہ میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے یا الٰہی میں انکو دوست رکھتا ہوں سو تو بھی انکو دوست رکھ اور جو انکو دوست رکھے اسکو بھی دوست رکھ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ نُعْمٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا يَسْاَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمٰن ابن ابی نعم سے کہ ایک مرد نے عراق کے پوچھا ابن عمر سے مچھر کے خون کا حکم جو کپڑے میں لگ جاوے تو ابن عمر نے فرمایا دیکھو تو اسکو کہ مچھر کے خون کا حکم پوچھتا ہے اور قتل کر ڈالا انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند ارجمند کو یعنے امام حسین کو اور سُنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے امام حسن اور امام حسین دونوں میرے پہول ہیں دنیا کے **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے محمد بن ابی یعقوب سے اور روایت کی ابی ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور ابن ابی نعم وہی عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی ہیں **عَنْ** سَلْمٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقُلْتُ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِيْ فِي الْمَنَامِ وَعَلٰى رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا **ترجمہ** روایت ہے سلمیٰ سے اُنہوں نے کہا میں گئی ام سلمہ کے پاس اور وہ رو رہی تہیں میں نے سبب پوچھا تو اُنہوں نے کہا میں نے دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یعنے خواب میں اور اُنکے سر اور ریش مبارک پر خاک تہی میں نے سبب پوچھا تو فرمایا میں حاضر ہوا تہا قتل میں حسین کے ابہی **ف** یہ حدیث غریب ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ اُدْعِيْ لِيَ ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ وہ کہتے تہے کسی نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کو اپنے گہر والوں سے کون زیادہ

پیارا ہے فرمایا حسن اور حسین اور آپ حضرت فاطمہ سے فرماتی تہی کہ بلاؤ ہمارے لئے اپنے دونون بیٹون کو اور انکو سونگہتے تہے اور اپنے کلیجہ سے لگاتے تہے **ف** یہ حدیث
غریب ہے انس کی روایت سے **عن** ابی بکرۃ قال صعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المنبر فقال ان ابنی ھذا سید یصلح اللہ علی یدیہ بین فئتین **ترجمہ** روایت ہے
ابی بکرہ سے کہا کہ چڑہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر اور فرمایا یہ بیٹا میرا یعنے امام حسن سید ہے کہ صلح کریگا اللہ تعالے انکے ہاتہون سے دو گروہون مین **ف** یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہے اور مراد اس سے امام حسن ہین **مترجم** یعنے دو گروہ مسلمانون کے آپسمین انکے سبب سے صلح کرلینگے اور وہ دو گروہ ایک حضرت معاویہ کے ساتہ تہا ایک حضرت امام حسن کے
ساتہ اور خلافت کا نزاع تہا پہر حضرت امام حسن نے اپنی خلافت چہوڑ دی اور مسلمانون کو قتل وقمع سے بچایا اور بڑا کام کیا جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء **عن** ابی بریدۃ یقول کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطبنا اذ جاء الحسن والحسین علیہما قمیصان احمران یمشیان ویعثران فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
المنبر فحملھما ووضعھما بین یدیہ ثم قال صدق اللہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ نظرت الی ھذین الصبیین یمشیان ویعثران فلم اصبر حتی
قطعت حدیثی ورفعتھما **ترجمہ** روایت ہے ابی بریدہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتے تہے کہ امام حسن اور حسین آئی اور وہ دونون کرتے سرخ پہنے ہوئے تہے کہ
چلتے تہے اور گر پڑتے تہے یعنے صغر سنی اور ضعف کے سبب سے سو اتری رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر سے اور ان دونون کو اٹہا لیا اور اپنے آگے بٹہا لیا پہر فرمایا کہ اللہ تعالی سچ
فرماتا ہے کہ مال اور اولاد تمہارے فتنہ ہے یعنے آزمائش دیکہا مین نے ان دونون لڑکون کو کہ چلتے تہے اور گرتے تہے سو مین نہ رہ سکا یہانتک کہ مین نے اپنی بات کاٹی اور انکو
اٹہا لیا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر حسین بن واقد کی روایت سے **مترجم** افسوس ہے کہ جن سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسقدر محبت اور الفت تہی انکے
ساتہ اس امت کے ظالمون نے کیا بدسلوکی کی اور کیسی ایذا اور تکلیف دی انا للہ وانا الیہ راجعون **عن** یعلی بن مرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسین
منی وانا من حسین احب اللہ من احب حسینا حسین سبط من الاسباط **ترجمہ** روایت ہے یعلی بن مرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسین مجہ سے ہے
اور مین حسین سے دوست رکہتا ہے اللہ اسکو جو دوست رکہے حسین کو حسین ایک نواسا ہے نواسون مین سے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** انس بن مالک
قال لم یکن احد منھم اشبہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الحسن بن علی **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہون نے کہ لوگون مین رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم سے مشابہ حسن سے زیادہ کوئی نتہا **عن** ابی جحیفۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان الحسن بن علی یشبھہ **ترجمہ** روایت ہے ابی جحیفہ سے
کہ انہون نے کہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا تو ان کے مشابہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما تہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب مین ابی بکر صدیق اور ابن
عباس اور ابن الزبیر سے بہی روایت ہے **عن** انس بن مالک قال کنت عند ابن زیاد فجیئ براس الحسین فجعل یقول بقضیب فی انفہ ویقول ما رأیت
مثل ھذا حسنا لم یذکر قال قلت اما انہ کان من اشبھھم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہون نے کہ مین ابن زیاد کا
کے پاس تہا اور لائے وہان سر امام حسین کا یعنے کربلا سے سو وہ انکی ناک مین چہڑی مارتا تہا اور کہتا تہا مین نے ایسا حسن نہین دیکہا اور یہ کیون ذکر کیا جاتا
ہے راوی نے کہا کہ مین بولا وہ سب لوگون سے زیادہ تر مشابہ تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **مترجم** بخاری کے
روایت مین یہ لفظ ہین فجعل ینکت وقال فی حسنہ شیئا یعنے چہڑی مارتا تہا اور انکے حسن مین عیب لگاتا تہا اور اس روایت کے تطبیق ترمذی کے روایت سے اسطرح
ہوسکتی ہے کہ یہ جو اسنے کہا کہ مین نے ایسا حسن نہین دیکہا یہہ کہنا اس نابکار کا بطریق طعن واستہزا ہو **عن** علی قال الحسن اشبہ برسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما بین الصدر الی الراس والحسین اشبہ برسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما کان اسفل من ذلک **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ امام حسن سب سے زیادہ مشابہ تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سینہ سے سر تک اور امام
حسین سینہ سے نیچے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** عمارۃ بن عمیر قال لما جیئ براس عبید اللہ بن زیاد واصحابہ نضدت فی المسجد فی الرحبۃ
فانتھیت الیھم وھم یقولون قد جاءت قد جاءت فاذا حیۃ قد جاءت تخلل الرؤس حتی دخلت فی منخری عبید اللہ بن زیاد فمکثت
ھنیھۃ ثم خرجت فذھبت حتی تغیبت ثم قالوا قد جاءت قد جاءت ففعلت ذلک مرتین او ثلاثا **ترجمہ** روایت ہے عمارہ بن عمیر سے کہ جب
عبید اللہ بن زیاد اور اسکے لوگون کے سر مسجد مین لا کر ڈالدیے جو رحبہ مین تہی اور وہ نام ہے ایک مقام کا سو مین وہان گیا اور وہ لوگ کہنے لگے آیا آیا

اور وہ ایک سانپ تہا کہ لوگون مین سے ہوکر آیا اور عبید اللہ بن زیاد کے نتہنون مین تہوڑی دیر گہسا رہا پہر نکلا اور چلا گیا اور غایب ہوگیا پہر لوگون نے کہا کہ آیا
آیا اور پہر گہسا اسیطرح تین بار گیا یا دو بار اور یہہ نمونہ تہا اللہ کے عذاب کا اس نابکار کے واسطے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** **حذیفة** قال سألتنی امی
متی عهدك تعنی بالنبی صلی اللہ علیه وسلم فقلت ما لی به عهد منذ کذا وکذا فنالت منی فقلت لها دعینی آتی النبی صلی اللہ علیه وسلم فاصلی
معه المغرب واساله ان یستغفر لی ولك فاتیت النبی صلی اللہ علیه وسلم فصلیت معه المغرب فصلی حتی صلی العشاء ثم انفتل فتبعته فسمع صوتی
فقال من هذا حذیفة قلت نعم قال ما حاجتك غفر اللہ لك ولامك قال ان هذا ملك لم ینزل الارض قط قبل هذه اللیلة استاذن ربه ان
یسلم علی ویبشرنی بان فاطمة سیدة نساء اهل الجنة وان الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہا کہ پوچہا مجہ سے میری
مان نے کہ تو حضرت کی خدمت مین کب جایا کرتا ہے مین نے کہا اتنی روز ہوئے میرا کوئی حاضر ہونیکا وقت مقرر نہین یعنے اکثر غیر حاضر رہتا ہون تو وہ مجہپر بہت خفا ہوئین میں نے
کہا اب جاتا ہون میں حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکر مغرب انکے ساتہہ پڑہونگا اور حضرت سے سوال کرونگا کہ میرے اور تمہارے لئے مغفرت مانگین پہر مین آپکے پاس حاضر ہوا
اور مغرب انکے ساتہہ پڑہی پہر آپ نوافل پڑہتے رہے یہانتک کہ عشا پڑہے اور لوٹے اور مین آپکے ساتہہ چلا سو میری آواز سنی اور فرمایا کون حذیفہ ہے مین نے کہا جی فرمایا
تمہارا کیا مطلب ہے بخشے تمکو اللہ اور تمہاری مانکو اور فرمایا یہ ایک فرشتہ تہا کہ زمین پر کبہی نہ اترا تہا آجکی رات اسنے اجازت مانگی رب سے کہ مجہپر سلام کرے اور بشارت
دی کہ فاطمہ سردار ہین بہشت کی عورتون کے اور حسن اور حسین سردار ہین جنت کے جوانون کے یعنے جو دنیا مین جوان تہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم
اسکو مگر اسی اسناد سے روایت ہے **عن** البراء ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ابصر حسنا وحسینا فقال اللهم انی احبهما فاحبهما **ترجمہ** روایت ہے
براء سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا حضرت امام حسن اور امام حسین کو اور کہا کہ یا اللہ مین انکو دوست رکہتا ہون تو بہی انکو دوست رکہہ **ف** یہ
حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم حامل الحسن بن علی علی عاتقه فقال رجل نعم المرکب رکبت
یا غلام فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم ونعم الراکب هو **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حسن بن علی کو اپنے کندہے پر لئے ہوئے تہے
سو ایک شخص نے کہا کیا خوب سواری پائی تو نے ای لڑکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور سوار بہی کیا خوب ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی
سند سے اور زمعہ بن صالح کو بعض اہل علم نے ضعیف کہا ہے بسبب سوء حفظ کے **عن** البراء بن عازب قال رایت النبی صلی اللہ علیه وسلم واضعا الحسن
بن علی علی عاتقه وهو یقول اللهم انی احبه فاحبه **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے انہون نے کہا دیکہا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ حسن بن علی کو اپنے
کندہے پر لئے ہوئے تہے اور فرماتے تہے یا اللہ مین اسکو دوست رکہتا ہون تو بہی اسکو دوست رکہہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

مناقب اهل بیت النبی صلی اللہ علیه وسلم مناقب اہل بیت کے

رضی اللہ عنہم **عن** جابر بن عبد اللہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم فی حجته یوم عرفة وهو علی ناقته القصواء یخطب فسمعته یقول یا ایها الناس انی ترکت فیکم من ان اخذتم به لن تضلوا کتاب اللہ
وعترتی اهل بیتی **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ دیکہا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حج مین عرفہ کے دن اور وہ اپنی اونٹنی پر تہے جسکا نام قصوی تہا اور خطبہ
پڑہتے تہے سو سنا مین نے کہ فرماتے تہے ای لوگون مین تمہارے لئے ایسی چیز چہوڑے جاتا ہون کہ جب تک تم اسے پکڑے رہوگے کبہی گمراہ نہوگے ایک کتاب اللہ
دوسرے عترت یعنے اہل بیت اپنی **ف** اسبابمین ابی ذر اور ابی سعید اور زید بن ارقم اور حذیفہ بن اسید سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند
سے اور زید بن الحسن سے سعید بن سلیمان اور کئی اہل علم نے روایت کی ہے **مترجم** تورپشتی نے کہا کہ عترت کے کئی معنی ہین یہانپر حضرت نے فرمایا بلکہ مراد اس سے اہل بیت ہین کہ
معلوم ہوجاوے کہ مقصود اس سے انکی نسل اور نبی بیان و قرابت قریبہ الی ہین اور پکڑنے سے مراد ہے انکی محبت رکہنا اور انکی حرمت کی حفاظت کرنا اور انکی روایات پر
عمل کرنا اور انکے اقوال حسنہ پر اعتماد کرنا اور یہی معاملہ کتاب سے ضرور ہے کہ اسکی حرمت نگاہ رکہنا اور اسپر عامل رہنا اوامر کو بجالانا اور نواہی سے باز رہنا **عن** عمر
ابن ابی سلمة ربیب النبی صلی اللہ علیه وسلم قال نزلت هذه الآیة علی النبی صلی اللہ علیه وسلم انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت و
یطهرکم تطهیرا فی بیت ام سلمة فدعا النبی صلی اللہ علیه وسلم فاطمة وحسنا وحسینا فجللهم بکساء وعلی خلف ظهره فجللهم بکساء ثم

مناقب اہل بیت

قَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْتِ عَلٰى مَكَانِكِ وَاَنْتِ اِلٰى خَيْرٍ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن ابی سلمہ سے جو پالک تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انہوں نے کہا جب یہ آیت اُتری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ یعنے اللہ چاہتا ہے کہ دور کردے تمہاری ناپاکی کو اے گھر والو ام سلمہ کے گھر میں سو بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ اور امام حسن و حسین کو اور اُن پر ایک چادر ڈالدی اور انکے پیچھے حضرت علی تھے سو اُن سب پر ایک چادر ڈالکر آپنے عرض کی کہ یا اللہ یہ لوگ میرے گھر والے ہیں سو انکی ناپاکی دور کردے اور انکو خوبی پاک کردے اور ام سلمہ نے عرض کی کہ میں بھی انہیں میں ہوں یارسول اللہ آپنے فرمایا تم اپنی جگہہ پر رہو اور تم نیکی پر ہو **ف** اور اس باب میں ام سلمہ اور معقل بن یسار اور ابی الحمراء اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے **مترجم** اللہ چاہتا ہے کہ دور کردے تمہاری ناپاکی مراد ناپاکی سے اخلاق رذیلہ اور عادات خسیسہ میں یا وہ معاصی جنکی اللہ تعالیٰ نے نہی فرمائی یا وساوس و خطرات شیطانیہ اور ہواجس و شبہات نفسانیہ کہ ان سب سے اللہ تعالیٰ نے اہل بیت کو پاک کیا اور اہل بیت سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات ہیں جو بیت نبی میں تھیں اور یہی روایت ہے سعید بن جبیر کی ابن عباس سے اور یہی قول ہے عکرمہ اور مقاتل کا اور ابی سعید خدری اور ایک جماعت تابعین کی اسطرف گئی ہے کہ مراد اہل بیت سے علی اور فاطمہ اور حسنین ہیں اور روایت مذکورہ بھی اسکی مؤید ہی مگر بہرحال نساء نبی اس سے خارج نہیں اسلیئے کہ لفظ قرانی اور ارشاد رحمانی خود انکو شامل ہے اور زید بن ارقم نے کہا ہے کہ اہل بیت وہ ہیں جنپر صدقہ حرام ہے اور وہ آل علی اور آل عقیل اور آل جعفر اور آل عباس ہیں رضی اللہ عنہم من النووی

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِيْ اَحَدُهُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِيْ فِيْهِمَا **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میں تمہارے درمیان ایسی دو چیزیں چھوڑ جاتا ہوں ایک اُنمیں کی دوسرے سے بڑی وہ جو بڑی ہے اللہ کی کتاب ہے کہ گویا ایک رسی ہے آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے اور دوسرے میرے عترت یعنے اہل بیت میرے کہ یہ دونوں جدا نہونگے یہانتک کہ وارد ہوں دونوں میرے ساتھ حوض کوثر پر سو دیکھو میرے پیچھے انکے ساتھ کیا کرتے ہو **ف** یہ حدیث حسن غریب ہے **مترجم** افسوس ہے کہ اُمت نے اُن دونوں کے ساتھ کچھہ حسن سلوک نکیا ایک گروہ نے تو قرآن کو پس پشت ٹھہرایا اور رسم و رواج کیطرح اسکی تعلیم دی اور دستور العمل اپنا آراء رجال کو کیا اور دوسرے گروہ نے اہل بیت کے ساتھ جو بدسلوکی کی ظاہر و باہر ہے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ اُعْطِيَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُفَقَاءَ اَوْ قَالَ رُقَبَاءَ وَاُعْطِيْتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَالْمِقْدَادُ وَحُذَيْفَةُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے سات نقیب عنایت فرمائے ہیں اور مجھے چودہ ہمنے پوچھا کہ وہ کون ہیں تو آپنے مجھے اور میرے دونوں بیٹوں اور جعفر اور حمزہ اور ابوبکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور عمار اور مقداد اور حذیفہ اور عبداللہ بن مسعود کو فرمایا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہو چکی یہ حضرت علی سے موقوفا

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعَمِهٖ وَاَحِبُّوْنِيْ بِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَيْتِيْ بِحُبِّيْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوست رکھو اللہ کو اسلئے کہ وہ تمکو اپنی نعمتیں کھلاتا ہی اور دوست رکھو مجھے اللہ کے لئے اور دوست رکھو میرے اہل بیت کو میرے لئے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اسی سند سے ہم اسی جانتے ہیں

مَنَاقِبُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ مناقب معاذ اور زید اور اُبی اور ابی عبیدہ کے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْحَمُ اُمَّتِيْ بِاُمَّتِيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَاَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَقْرَؤُهُمْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ رحم کرنیوالی میری امت پر ابوبکر ہیں یعنے نرم دل اور سب سے زیادہ سخت اللہ کے کام بجالانے میں عمر اور سب سے زیادہ سچی حیا عثمان بن عفان اور سب سے زیادہ حلال و حرام سے واقف معاذ بن جبل اور سب سے زیادہ فرائض جاننے والے زید بن ثابت اور سب سے زیادہ قراءت جاننے والے اُبی بن کعب اور ہر امت کا ایک امین ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو قتادہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور روایت کی ہے یہ ابو قلابہ نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ

اَقرأ عَلَیكَ لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِیْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰی **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم
دیا ہے کہ تمہارے آگے سورہ لم یکن پڑھوں انہوں نے عرض کی کہ کیا اللہ نے میرا نام لیا آپ نے فرمایا ہاں وہ رونے لگے یعنی شکر کے راہ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی
ہوئی یہی حدیث ابی بن کعب سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ وَّمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّاَبُوْ زَیْدٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْ زَیْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِیْ **ترجمہ** روایت ہے انس بن
مالک سے کہ انہوں نے کہا جمع کیا قرآن کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چار شخصوں نے کہ سب انصار سے تھے ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ابو زید
راوی نے کہا میں نے کہا ابو زید کون ہیں انس نے کہا وہ میرے چچاؤں میں ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ
جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب ہیں ابوبکر و عمر و ابو عبیدہ اور اسید بن حضیر اور ثابت
بن قیس اور معاذ بن جبل اور معاذ بن عمرو بن الجموح **ف** یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر سہیل کی روایت سے **عَنْ** حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ
وَالسَّیِّدُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا ابْعَثْ مَعَنَا اَمِیْنَكَ قَالَ فَاِنِّیْ سَاَبْعَثُ مَعَكُمْ اَمِیْنًا حَقَّ اَمِیْنٍ فَاَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ اَبَا عُبَیْدَةَ قَالَ
وَكَانَ اَبُوْ اِسْحَاقَ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ صِلَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّیْنَ سَنَةً **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ بن الیمان سے کہا انہوں نے کہ آیا سردار ایک قوم کا اور
نائب اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور دونوں نے عرض کی کہ ہمارے ساتھ کوئی اپنا امین روانہ فرمائیے آپ نے فرمایا میں تیرے ساتھ ایسا امین بھیجونگا جو حق امانت بخوبی ادا کرے اور
لوگوں نے اس خدمت کی طمع کی سو بھیجا آپ نے انکے ساتھ ابو عبیدہ کو کہا راوی نے ابو اسحاق جب اس حدیث کو صلہ سے روایت کرتے تھے کہتے تھے کہ میں نے ساٹھ برس ہوئے
کہ یہ حدیث اُنسے سنی تھی اور یہ انکا کمال حافظہ تھا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی گئی یہ عمر اور انس سے دونوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
آپنے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ

مَنَاقِبُ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مناقب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ اِلٰی ثَلٰثَةٍ عَلِیٍّ وَّعَمَّارٍ وَّسَلْمَانَ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جنت تین شخصوں کی مشتاق ہے علی اور عمار اور سلمان فارسی کی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر حسن بن صالح کی روایت سے **ترجمہ**
سلمان فارسی فارس کے تھے انکے باپ آتش پرست تھے انکو اللہ نے ہدایت کی دین کا شوق ہوا پھر یہودی ہوئے پھر نصرانی ایک مدت تک دین کی تلاش میں بسر کی
کئی جگہ بکے آخر میں توفیق الٰہی حضرت کی خدمت میں کھینچ لائی یہاں مشرف باسلام ہوئے بڑی عمر تھی قریب چار سو برس کے اور جنگ احزاب میں خندق انہیں کی صلاح
و مشورہ سے کھودی گئی حضرت نے انکو اہل بیت فرمایا ہے جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء

مَنَاقِبُ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ وَكُنْیَتُهٗ اَبُو الْیَقْظَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مناقب عمار بن یاسر اور

کنیت انکی ابو الیقظان ہے **عَنْ** عَلِیٍّ قَالَ جَاءَ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ یَّسْتَاْذِنُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهٗ مَرْحَبًا بِالطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ **ترجمہ** روایت ہے
حضرت علی سے کہ عمار حاضر ہوئے اور اجازت چاہی حضرت نبی نے فرمایا انکو آنے دو مرحبا مرد پاکذات پاک خصلت کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا خُیِّرَ عَمَّارٌ بَیْنَ اَمْرَیْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَرْشَدَهُمَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے اختیار دیا گیا عمار کو کسی دو امر میں کہ نہ اختیار کیا انہوں نے انمیں سے بہتر کو **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے عبدالعزیز بن سیاہ کی روایت
سے اور وہ شیخ کوفی ہیں اور انسے محدثین نے روایت کی ہے اور انکا ایک لڑکا ہی کہ اسکو یزید بن عبدالعزیز کہتے ہیں اور وہ ثقہ ہیں روایت کی انسے یحییٰ بن آدم نے **عَنْ** حُذَیْفَةَ
قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَدْرِیْ مَا قَدْرُ بَقَائِیْ فِیْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ وَاَشَارَ اِلٰی اَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْیِ
عَمَّارٍ وَّمَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہا انہوں نے کہ ہم بیٹھے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ فرمایا آپنے میں نہیں جانتا کہ تم میں
کب تک جیوں سو اقتدا کرو میرے بعد ابی بکر و عمر کا اور چلو چال عمار کی اور ابن مسعود جو حدیث بیان کریں اسکو سچ جانو **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ابراہیم بن
سعد نے یہ حدیث سفیان ثوری سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ہلال مولی ربعی سے انہوں نے حذیفہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکے مانند **عَنْ**

اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرْ یَا عَمَّارُ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِیَةُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بشارت ہو تجھکو
اے عمار کہ قتل کرینگے تجھکو باغی لوگ **ف** اس باب میں ام سلمہ و عبداللہ بن عمرو اور ابی الیسر اور حذیفہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے علا بن عبدالرحمن کی
روایت سے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی اور حضرت معاویہ کے جنگ و جدال میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ حق پر تھے اور حضرت معاویہ خطا پر مگر اصحاب ہے چونکہ کف لسان
واجب ہے اور خطا انکی خطاء اجتہادی تھی سلیے محل طعن نہیں اور حضرت عمار کو اصحاب معاویہ رضی اللہ عنہ نے شہید کیا **مُنَاقِبُ اَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ**
مناقب ابی ذر غفاری کے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ
ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آسمان نے کسی پر سایہ نکیا اور زمین نے کسیکو نہ اُٹھایا جو زیادہ سچا ہو ابی ذر سے **ف** اور اس باب
میں ابی الدرداء اور ابی ذر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ
مِنْ ذِیْ لَهْجَةٍ اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰی مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ شِبْهِ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ کَالْحَاسِدِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَتَعْرِفُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ نَعَمْ فَاعْرِفُوْهُ **ترجمہ**
روایت ہے ابی ذر سے کہ انہوں نے کہا میرے لئے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آسمان نے کسی پر سایہ نکیا اور زمین نے کسیکو نہ اٹھایا جو زبان کا سچا زیادہ ہو اور بہتر ہو ابی ذر سے
اور وہ بہت مشابہ ہے عیسے بن مریم سے سو عمر بن خطاب نے حضرت سے پوچھا جیسے کسیکو رشک آتا ہے کہ کیا انکو خبر کردیں ہم اسکی آپنے فرمایا کہ ہان کہدو اس سے **ف** یہ
حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اور کہا کہ حضرت نے یون فرمایا کہ ابوذر زمین پر ایسے زہد کے ساتھ چلتے ہیں جیسے عیسے بن مریم **مَنَاقِبُ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ** مناقب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے **عَنْ** عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنِ ابْنِ اَخِیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا اُرِیْدَ
قَتْلُ عُثْمَانَ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِیْ نَصْرِكَ قَالَ اُخْرُجْ اِلَی النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّیْ فَاِنَّكَ خَارِجًا خَیْرٌ لِیْ مِنْكَ دَاخِلًا
فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ اِلَی النَّاسِ فَقَالَ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ کَانَ اسْمِیْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فُلَانٌ فَسَمَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ وَنَزَلَتْ فِیَّ اٰیَاتٌ مِنْ کِتَابِ
اللّٰهِ نَزَلَتْ فِیَّ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ عَلٰی مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَکْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ وَنَزَلَ قُلْ کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ
عِلْمُ الْکِتَابِ اِنَّ لِلّٰهِ سَیْفًا مَغْمُوْدًا عَنْکُمْ وَاِنَّ الْمَلَائِکَةَ قَدْ جَاوَرَتْکُمْ فِیْ بَلَدِکُمْ هٰذَا الَّذِیْ نَزَلَ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاللّٰهَ اللّٰهَ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ
اَنْ تَقْتُلُوْهُ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوْهُ لَتَطْرُدُنَّ جِیْرَانَکُمُ الْمَلَائِکَةَ وَلَتَسُلُّنَّ سَیْفَ اللّٰهِ الْمَغْمُوْدَ عَنْکُمْ فَلَا یُغْمَدُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ قَالُوْا اقْتُلُوا الْیَهُوْدِیَّ وَاقْتُلُوْا
عُثْمَانَ **ترجمہ** روایت ہے عبدالملک سے کہ انہوں نے کہا جب ارادہ کیا لوگون نے حضرت عثمان کے قتل کا آئے عبداللہ بن سلام اور حضرت عثمان نے اُنسے
پوچھا کہ تم کیون آئے ہو انہون نے عرض کی کہ آپکی مدد کو تب آپنے فرمایا جاؤ لوگون کو میرے ایذا دینے سے باز رکھو اسلئے کہ تمہارا باہر رہنا میرے لئے زیادہ مفید ہے
اندر کے رہنے سے سو عبداللہ باہر نکلے اور لوگون سے کہا اے لوگو میرا نام جاہلیت میں فلان تھا اور نام رکھا میرا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ
اور کئی آیتیں کتاب اللہ کی میرے شان میں نازل ہوئیں چنانچہ وَشَهِدَ شَاهِدٌ اور قُلْ کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا میرے ہی لئے نازل ہوئے اور اللہ کی تلوار میان میں
ہے اور ملائکہ تمہارے ہمسایہ ہیں اس شہر مدینہ میں جسمیں اُترے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سو ڈرو اللہ سے اور بچو اس شخص کے قتل سے سو قسم ہے اللہ کی اگر تمنے
اسکو قتل کیا یعنے حضرت عثمان کو تو تمہارے ہمسایہ ملائکہ تمسے دور ہو جاوینگے اور تلوار اللہ کی تمپر میان سے باہر ہو جاویگی کہ پھر قیامت تک میان
میں نہ آئیگی سو لوگون نے اُن کی نصیحت سنکر جواب دیا کہ قتل کرو اس یہودی کو بھی اور حضرت عثمان کو بھی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے
ہم اسکو مگر عبدالملک بن عمیر کی روایت سے اور روایت کی شعیب بن صفوان نے یہ حدیث عبدالملک بن عمیر سے اور کہا انہون نے کہ روایت ہے عمر بن محمد
بن عبداللہ بن سلام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا عبداللہ بن سلام سے **مترجم** یہ دونوں آیتیں عبداللہ بن سلام کی شان میں نازل ہوئیں
اول قُلْ اَرَاَیْتُمْ اِنْ کَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَکَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ عَلٰی مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَکْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ
یعنے کہہ تو اے نبی کہ بھلا دیکھو تو اگر یہ قرآن اللہ کے نزدیک سے ہو اور تم اُسکے منکر ہو اور ایک گواہ بنی اسرائیل کا بھی اُسکی گواہی دے چکا
اور اُسپر ایمان لا چکا اور تکبر کیا تمنے تو کتنا بڑا ظلم کیا بیشک اللہ راہ نہیں دیتا ظالمون کو اور اس گواہ سے مراد عبداللہ بن سلام ہی ہیں

بابت عبداللہ بن سلام

یہی قول ہے قتادہ اور ضحاک کا کہ انہوں نے گواہی دی کہ قرآن کلام الٰہی ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم رسول ہیں دوسری وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ یعنے کافر کہتے ہیں کہ تو رسول نہیں کہہ تو کافی ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور جسکے پاس علم ہے کتاب کا اور مراد اُس سے بھی عبد اللہ بن سلام ہیں یہی قول ہے قتادہ کا اور اُن نابکاروں نے ظلم کیا جو ایسے مومن کامل الایمان کو یہودی کہا اور حقیقت میں جب سے حضرت عثمان علیہ برحق مقتول ہوے اہل اسلام کبھی متفق ہو کر کسی دشمن سے نہ لڑے اور اسکی عضب کے تلوار اُنکے اُوپر کھنچی کہ اُسنے آپس میں پھوٹ ڈالنی اور تحریش فیما بینہم کا سبب ہو گئی

عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ لَمَّا حَضَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ الْمَوْتُ قِيلَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَوْصِنَا قَالَ أَجْلِسُونِي فَقَالَ إِنَّ الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ مَكَانَهُمَا مَنِ ابْتَغَاهُمَا وَجَدَهُمَا يَقُولُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَالْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ أَرْبَعَةِ رَهْطٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِي كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** روایت ہے یزید بن عمیرہ سے کہ جب حضرت معاذ کو موت قریب ہوئی لوگوں نے کہا ہمکو وصیت کرو انہوں نے کہا مجھکو بٹھاؤ پھر کہا علم اور ایمان اپنی جگہہ میں موجود ہے جو انکو ڈھونڈے بیشک پاوے تین بار کہا اور کہا کہ علم کو ڈھونڈھو چار شخصوں کے پاس ایک ابی الدرداء دوسرے سلمان فارسی تیسرے عبد اللہ بن مسعود چوتھے عبد اللہ بن سلام جو یہودی تھے اور اللہ نے انکو شرف اسلام عنایت فرمایا اور میں نے سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ وہ بھی اُن دس میں ہے جو جنتی ہیں **ف** اس باب میں سعد سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مناقب عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے

مناقب عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَصْحَابِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُودٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پیروی کرو میرے بعد ابی بکر و عمر کے اور خصلت اختیار کرو عمار کے اور وصیت اور نصیحت پر چلو ابن مسعود کے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے عبد اللہ بن مسعود کے روایت سے نہیں جانتے ہم اسکو مگر یحیی بن سلمہ بن کہیل کے روایت سے اور یحیی بن سلمہ ضعیف ہیں حدیث میں اور ابی الزعرا کا نام عبد اللہ بن ہانی ہے اور وہ ابو الزعرا جنسے شعبہ اور ثوری اور ابن عیینہ روایت کرتے ہیں انکا نام عمرو بن عمرو ہے اور وہ بھتیجے ہیں ابی الاحوص کے رفیق ہیں ابن مسعود کے

عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مُوسَى يَقُولُ لَقَدْ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ وَمَا نُرَى حِينًا إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرَى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے اسود بن یزید سے کہ انہوں نے سنا ابو موسی سے کہ وہ کہتے تھی کہ آئے ہم اور بھائی ہمارے یمن سے اور ہم اکثر اوقات یہی دیکھتے تھے کہ عبد اللہ بن مسعود ایک شخص ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں سے اسلئے کہ ہم بہت اُنکی اور اُنکی والدہ کی آمد و رفت دیکھتے حضرت کے گھر میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ أَتَيْنَا حُذَيْفَةَ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا بِأَقْرَبِ النَّاسِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيًا وَدَلًّا فَنَأْخُذَ عَنْهُ وَنَسْمَعَ مِنْهُ قَالَ كَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ هَدْيًا وَدَلًّا وَسَمْتًا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ مَسْعُودٍ حَتَّى يَتَوَارَى مِنَّا فِي بَيْتِهِ وَلَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ هُوَ مِنْ أَقْرَبِهِمْ إِلَى اللّٰهِ زُلْفًا **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن یزید سے کہا انہوں نے کہ آئے ہم حذیفہ کے پاس اور کہا ہمنے بتاؤ ہمکو کہ کون شخص زیادہ قریب تھا بہ نسبت لوگوں کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے چال چلن میں کہ ہم اُس سے دین سیکھیں اور حدیثیں سنیں تو انہوں نے کہا سب سے زیادہ قریب لوگوں سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے چال چلن اور خصلت میں عبد اللہ بن مسعود ہیں اور وہ پوشیدہ حالات خانگی سے حضرت کے واقف ہوتے تھے جو ہم نجانتے تھے اور بخوبی جانتے ہیں اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جو کذب سے محفوظ ہیں کہ بیٹا ام عبد کا یعنے عبد اللہ بن مسعود اُن سب میں زیادہ نزدیک ہیں اللہ کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا أَحَدًا مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ لَأَمَّرْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر میں کسی کو امیر بناتا بغیر مشورہ کے تو امیر کرتا عبد اللہ بن مسعود کو جو بیٹے ہیں ام عبد کے یعنے کسی لشکر خاص پر اور اس سے خلافت مراد نہیں اسلئے کہ خلیفہ قریش سے ہے **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر حارث کے روایت سے کہ وہ علی سے روایت کرتے ہیں روایت کی ہم سے سفیان بن وکیع نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابی اسحاق سے

اُنہوں نے حارث سے اُنہوں نے حضرت علی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر میں کسیکو امیر کرتا بغیر مشورہ کے تو امیر کرتا ابن ام عبد کو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن سیکھو چار شخصوں سے عبداللہ بن مسعود اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور سالم مولی ابی حذیفہ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهٗ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِيْ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَاَطْلُبُهٗ فَقَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ قَالَ قَتَادَةُ وَالْكِتَابَانِ الْاِنْجِيْلُ وَالْقُرْاٰنُ **ترجمہ** روایت ہے خیثمہ بن ابی سبرہ سے کہا میں نے مدینہ میں آکر دعا کی کہ مجھے کوئی رفیق صالح میسر ہو تو ابوہریرہ مل گئے میں اُنکے پاس بیٹھا اور کہا میں نے کہ میں نے دعا کی تھی کہ رفیق صالح میسر ہو سو تم مل گئے اُنہوں نے کہا کہاں کے ہو میں نے کہا کوفہ کا اور میں طلب خیر میں یہاں آیا ہوں تو اُنہوں نے کہا کیا تم میں سعد بن مالک مجاب الدعوات نہیں اور ابن مسعود حضرت کے وضو کا پانی دینے والے اور آپکی نعلین اُٹھانیوالے نہیں اور حذیفہ حضرت کے ہمراز نہیں اور وہ عمار نہیں جنکو بزبان رسول اللہ نے شیطان سے بچایا ہے اور سلمان صاحب دو کتابوں کے نہیں قتادہ نے کہا یعنے انجیل اور قرآن کے کہ وہ پہلے نصرانی تھے اور انجیل پر ایمان لائے تھے اور پھر مشرف باسلام ہوئے اور قرآن پر ایمان لائے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور خیثمہ بیٹے ہیں عبدالرحمن کے وہ بیٹے ہیں ابی سبرہ کے اور سند میں وہ منسوب ہوئے اپنی دادا کی طرف

مَنَاقِبُ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مناقب حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کے

مناقب حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ وَمَا اَقْرَاَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقُلْتُ لِاِسْحَاقَ بْنِ عِيْسٰى يَقُوْلُوْنَ هٰذَا عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ لَا عَنْ زَاذَانَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہ اُنہوں نے کہا لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ کاش آپ خلیفہ کر دیتے ہم پر کسیکو تو آپ نے فرمایا اگر میں تم پر خلیفہ کروں اور پھر تم اُسکا کہنا نہ مانو تو تم پر عذاب ہو ولیکن جو تم سے حذیفہ بیان کرے اُسکو سچ جانو اور جو عبداللہ پڑھاویں پڑھ لو کہا عبداللہ نے جو راوی حدیث ہیں کہ میں نے اسحق بن عیسے سے کہا لوگ کہتے ہیں یہ مروی ہے ابی وائل سے اُنہوں نے کہا نہیں زاذان سے انشاء اللہ تعالے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور وہ شریک سے مروی ہے **مترجم** حضرت حذیفہ صاحب سر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہلاتے تھے اور حضرت نے انکو منافقوں کے نام بتلا دیے تھے اور حضرت عمر ان سے پوچھا کرتے تھے کہ میرا نام اُن منافقوں میں تو نہیں سبحان اللہ یہ انکا کمال ایمان اور نہایت خوف تھا جزاہم اللہ عنا خیر الجزاء

مَنَاقِبُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مناقب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے

مناقب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

عَنْ اَسْلَمَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِيْ ثَلَاثَةِ اٰلَافٍ وَخَمْسِمِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ ثَلَاثَةِ اٰلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِيْهِ لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِيْ اِلٰى مَشْهَدٍ قَالَ لِاَنَّ زَيْدًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيْكَ وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَاٰثَرْتُ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِبِّيْ **ترجمہ** روایت ہے اسلم سے کہ حضرت عمر نے اسامہ کو سالانہ تین ہزار دیے بیت المال سے اور عبداللہ بن عمر کو تین ہزار تو عبداللہ نے کہا آپ نے اسامہ کو مجھ پر فضیلت کیوں دی اور قسم ہے اللہ کی اُنہوں نے کسی مشہد خیر میں مجھ سے پیشقدمی کی تو حضرت عمر نے فرمایا اسلئے کہ زید اُسامہ کے باپ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پیارے تھے تیرے باپ سے اور اُسامہ زیادہ پیارے تھے انکو تجھ سے سو مقدم کیا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَا كُنَّا نَدْعُوْ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَتْ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے اُنہوں نے کہا ہم زید بن حارثہ کو حضرت کا بیٹا کہا کرتے تھے یہانتک کہ یہ آیت اتری کہ پکارو انکو انکے باپ کی طرف منسوب کرکے کہ یہ انصاف کی بات ہے اللہ کے نزدیک **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ مَعِيَ اَخِيْ زَيْدًا قَالَ هُوَ ذَا فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعْهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَا اَخْتَارُ عَلَيْكَ اَحَدًا قَالَ فَرَاَيْتُ رَاْيَ اَخِيْ اَفْضَلَ مِنْ رَاْيِيْ **ترجمہ** روایت ہے جبلہ بن حارثہ سے جو بھائی ہیں زید بن حارثہ کے اُنہوں نے کہا کہ میں رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے بھائی زید کو میرے ساتھ روانہ فرمائیے آپنے فرمایا وہ یہ موجود ہے اگر تمہارے ساتھ جاوے تو میں کب روکتا ہوں پس زید نے کہا یا رسول اللہ میں آپکی صحبت چھوڑ کر کسیکی صحبت اختیار نہیں کرتا جبلہ نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ رائے میرے بھائی کی افضل تھی میری رائے سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر ابن الرومی کی روایت سے کہ وہ علی بن مسہر سے روایت کرتے ہیں **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث بعثا وامر علیہم اسامۃ بن زید فطعن الناس فی امرتہ فقال ان تطعنوا فی امرتہ فقد کنتم تطعنون فی امرۃ ابیہ من قبل وایم اللہ ان کان لخلیقا للامارۃ وان کان من احب الناس الی وان ہذا من احب الناس الی بعدہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور اسامہ بن زید کو امیر کیا سو لوگ انکے امیر ہونے پر طعن کرنے لگے تو آپنے فرمایا تم انکے امیر ہونے پر طعن کرتے ہو تو کیا ہوا انکے باپ کے امیر ہونے پر بھی تو طعن کرتے تھے اور قسم ہے اللہ کی کہ وہ مستحق زیادہ تھا امارت کا اور بہت پیارا تھا میرا سب لوگوں میں اور یہ بھی یعنے اسامہ زیادہ پیارا ہے میرا سب لوگوں میں بعد اسکے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے علی بن حجر نے انہوں نے اسمعیل بن جعفر سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند حدیث مالک بن انس کے یعنے جو اوپر عبداللہ سے مروی ہوئی

٤٠

مناقب اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہ

مناقب اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے **عن** اسامۃ بن زید قال لما ثقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہبطت وہبط الناس المدینۃ فدخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد اصمت فلم یتکلم فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع یدیہ علی ویرفعہما فاعرف انہ یدعو لی **ترجمہ** روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ جب مرض شدید ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اترا میں اور چند لوگ مدینہ میں یعنے جرف سے جو ایک مقام ہے اور وہاں لشکر انکا ٹھیرا ہوا تھا جو حضرت نے روانہ فرمایا تھا اور داخل ہوا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپکی زبان بند ہو چکی تھی یعنے مرض موت میں پھر آپنے کچھ کلام نکیا اور اپنا ہاتھ مجھپر رکھتے تھے اور اٹھاتے تھے اور میں جانتا تھا کہ میرے لئے دعا کرتے ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجیب الدعوات اوپر ہے کہ دعا کے لئے آپ ہاتھ اوپر اٹھاتے تھے اور یہی عقیدہ تھا تمامی اصحاب انبیا کا **عن** عائشۃ ام المؤمنین قالت اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ینحی مخاط اسامۃ قالت عائشۃ دعنی حتی انا الذی افعل قال یا عائشۃ احبیہ فانی احبہ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ ام المؤمنین سے کہا انہوں نے کہ ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پونچھیں رینٹ اسامہ کی تو حضرت عائشہ نے عرض کی کہ آپ چھوڑ دیں میں پونچھ دیتی ہوں آپنے فرمایا اے عائشہ انکو دوست رکھو کہ میں انکو دوست رکھتا ہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** اسامۃ بن زید قال کنت جالسا اذ جاء علی والعباس یستاذنان فقالا یا اسامۃ استاذن لنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ علی والعباس یستاذنان قال اتدری ما جاء بہما قلت لا فقال لکنی ادری ائذن لہما فدخلا فقالا یا رسول اللہ جئناک نسالک ای اہلک احب الیک قال فاطمۃ بنت محمد فقالا ما جئناک نسالک عن اہلک قال احب اہلی الی من قد انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ اسامۃ بن زید قالا ثم من قال ثم علی بن ابی طالب فقال العباس یا رسول اللہ جعلت عمک اخرہم قال ان علیا سبقک بالہجرۃ **ترجمہ** روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ میں بیٹھا تھا کہ علی اور عباس آئے اور اجازت مانگی اور مجھ سے کہا اے اسامہ اجازت لو ہمارے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کی یا رسول اللہ علی اور عباس اجازت چاہتے ہیں آپنے فرمایا تو جانتا ہے کہ کیوں آئے ہیں میں نے عرض کی نہیں آپنے فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ وہ کیوں آئے ہیں اجازت دی انکو پھر ان دونوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم اسلئے حاضر ہوئے کہ آپ سے دریافت کریں کہ اپنی اہل سے آپکو کون زیادہ پیارا ہے آپنے فرمایا فاطمہ بیٹی محمد کی انہوں نے کہا ہم آپکی اولاد کو نہیں پوچھتے آپکے گھر والوں سے سوال کرتے ہیں آپنے فرمایا گھر والوں میں مجھے وہ زیادہ پیارا ہے جسپر اللہ نے اور میں نے انعام کیا اور وہ اسامہ بن زید ہے پھر ان دونوں نے عرض کی انکے بعد کون پیارا ہے آپنے فرمایا علی بن ابیطالب عباس نے عرض کی یا رسول اللہ آپنے اپنے چچا کو سب کے آخر رکھا آپنے فرمایا علی نے تم سے پہلے ہجرت کی **مترجم** اور اسیطرح ایمان بھی انکا عباس سے اول ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور شعبہ عمر بن ابی سلمہ کو ضعیف کہتے تھے

مناقب جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ

مناقب جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کے **عن** جریر بن عبداللہ قال ما حجبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منذ اسلمت ولا رانی الا ضحک **ترجمہ** روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہا کہ کبھی محروم نہ کیا مجھے کسی عطا سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سے میں ایمان لایا اور جب دیکھا مجھے آپ ہنسے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت ہے

ہمسے یحییٰ بن منیع نے انہوں نے معویہ بن عمرو سے انہوں نے زائدہ سے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس سے انہوں نے جریر سے کہا جریر نے کبھی محروم نکیا مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سے میں اسلام لایا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مناقب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ رَاٰی جِبْرَئِیْلَ مَرَّتَیْنِ وَدَعَالَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّتَیْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ انہوں نے دیکھا جبرئیل کو دوبار اور دعا کی حضرت نے انکے لئے دوبار **ف** یہ حدیث مرسل ہے ابو جہضم نے نہیں پایا ابن عباس کو اور نام انکا موسی بن سالم ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَعَالِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّؤْتِیَنِیَ اللّٰہُ الْحُکْمَ مَرَّتَیْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا انہوں نے دوبار دعا کی میرے لئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ عطا کرے اللہ مجھکو حکمت **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے عطا کی روایت سے اور روایت کی یہ عطا نے ابن عباس سے چنانچہ روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الوہاب ثقفی سے انہوں نے خالد حذا سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہا سینہ سے لگایا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ یا اللہ سکھلا دے اسکو حکمت **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا مناقب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنَّمَا بِیَدِیْ قِطْعَةُ اِسْتَبْرَقٍ وَلَا اُشِیْرُ بِہَا اِلٰی مَوْضِعٍ مِّنَ الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ بِیْ اِلَیْہِ فَقَصَصْتُہَا عَلٰی حَفْصَةَ فَقَصَّتْہَا حَفْصَةُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخَاکِ رَجُلٌ صَالِحٌ اَوْ اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ رَجُلٌ صَالِحٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے خواب میں کہ میرے ہاتھ میں ایک ٹکڑا ہے ریشمی مخمل کا کہ میں جنت میں جدھر اشارہ کرتا ہوں وہ مجھے لے اڑتا ہے اور میں نے بیان کیا حفصہ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو آپ نے فرمایا تمہارے بھائی نیکمرد ہیں یا فرمایا عبد اللہ نیکمرد ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مناقب عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی فِیْ بَیْتِ الزُّبَیْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ یَا عَائِشَةُ مَا اُرٰی اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ فَلَا تُسَمُّوْہُ حَتّٰی اُسَمِّیَہٗ فَسَمَّاہُ عَبْدَ اللّٰہِ وَحَنَّکَہٗ بِتَمْرَةٍ **ترجمہ** روایت ہے عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا زبیر کے گھر میں چراغ تو فرمایا کہ اے عائشہ میں یقین کرتا ہوں کہ اسما یعنی بیوی زبیر کے جنی سو اسکا نام تم لوگ نہ رکھنا میں رکھونگا پھر انکا نام عبد اللہ رکھا اور کھجور چبا کر انکے مونہہ میں دی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

مَنَاقِبُ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مناقب انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَتْ اُمِّیْ اُمُّ سُلَیْمٍ صَوْتَہٗ فَقَالَتْ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنَیْسٌ قَالَ فَدَعَا لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَاَیْتُ مِنْہُنَّ اثْنَتَیْنِ فِی الدُّنْیَا وَاَنَا اَرْجُو الثَّالِثَةَ فِی الْاٰخِرَةِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا گذرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور سنی میری ماں نے آواز انکی تو عرض کی کہ میرے ماں باپ فدا ہوں آپ پر یا رسول اللہ یہ انیس ہے پھر دعا کی میرے لئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین دعائیں کہ دو اُن میں سے میں دنیا میں دیکھ چکا ہوں اور تیسری کا امیدوار ہوں آخرت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے بواسطہ انس بن مالک کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** اُمِّ سُلَیْمٍ اَنَّہَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ خَادِمُکَ اُدْعُ اللّٰہَ لَہٗ قَالَ اَللّٰہُمَّ اَکْثِرْ مَالَہٗ وَوَلَدَہٗ وَبَارِکْ لَہٗ فِیْمَا اَعْطَیْتَہٗ **ترجمہ** روایت ہے ام سلیم سے کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ انس بن مالک آپکا خادم ہے سو اُسکے لئے دعا کیجیے اللہ سے آپ نے فرمایا یا اللہ زیادہ کر اسکا مال و اولاد اور برکت دے اسکو اُسمیں جو تو نے اُسے عنایت کیے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَنَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبَقْلَةٍ کُنْتُ اَجْتَنِیْہَا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ کہا انہوں نے کنیت رکھی میری رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ساگ کے ساتھ کہ جسکو میں چُن رہا تھا اور اُس ساگ کا نام حمزہ ہے اور کنیت انکی ابو حمزہ ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے جابر بن جعفی کی روایت سے کہ وہ ابی نصر سے روایت کرتے ہیں اور ابو نصر کا نام خیثمہ ہے اور وہ بیٹے ہیں ابی خیثمہ کے جو بصری ہیں اور وہ انس سے بہت روایت کرتے ہیں

عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ یَا ثَابِتُ خُذْ عَنِّیْ فَاِنَّکَ لَنْ تَاْخُذَ عَنْ اَحَدٍ اَوْثَقَ مِنِّیْ اِنِّیْ اَخَذْتُہٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرَئِیْلَ وَاَخَذَہٗ جِبْرَئِیْلُ عَنِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ **ترجمہ** روایت ہے ثابت بنانی سے کہ کہا مجھے انس بن مالک نے اے ثابت تم مجھسے علم دین حاصل کر لو کہ مجھ سے زیادہ معتبر آدمی کوئی تم کو نہ ملیگا اسلئے کہ میں نے لیا ہے ان علوم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور انہوں نے لیا ہے جبرئیل سے اور انہوں نے رب جلیل سے **ف** روایت کی ہمسے ابو کریب نے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے میمون ابی عبد اللہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس بن مالک سے ابراہیم بن یعقوب

مناقب عبد اللہ بن عباس

مناقب عبد اللہ بن عمر

مناقب عبد اللہ بن زبیر

مناقب انس بن مالک

کے حدیث کے مانند یعنے جو اوپر گذری مگر اُسمین یہ مذکور نہین کہ لیا ہے ان علوم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر زید بن حباب
کے روایت سے عَنْ اَنَسٍ قَالَ رُبَّمَا قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ قَالَ اَبُو اُسَامَةَ يَعْنِي يُمَازِحُهُ ترجمہ روایت ہے انس سے کہ اُنہون نے کہا اکثر
مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے اے دو کان والے ابو اسامہ نے کہا یہ فرمانا آپکا بطریق مزاح تہا اور لطف یہ ہے کہ باوصف مزاح کے یہ قول آپکا واقعی تہا کہ ہر
شخص کے دو کان ہوتے ہین ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے عَنْ اَبِي خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعَ اَنَسٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِينَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيهَا رَيْحَانٌ يَجِدُ مِنْهُ رِيحَ الْمِسْكِ ترجمہ روایت ہے
ابی خلدہ سے کہا اُنہون نے کہ مینے ابو العالیہ سے کہا کہ انس نے احادیث سنی ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اُنہون نے کہا سنا کیسا کہ اُنہون نے تو خدمت کی ہے حضرت کے دس برس
اور دعا کی ہے اُنکے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور انکا ایک باغ تہا کہ ہر سال دو مرتبہ پہل لاتا تہا اور اُسمین ایک پہول تہا کہ اُس سے مشک کی خوشبو آتی تہی ف
یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور وہ ثقہ ہین محدثین کے نزدیک اور اُنہون نے پایا ہے انس بن مالک کو اور روایت کی ہے اُنسے ف مترجم آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے دعاے خیر سے اللہ نے اُنکو ایسی برکت عنایت فرمائی کہ اُنہون نے کہا میری زمین دوبار ہر سال مین بار آور ہوتی ہے اور میرا مال بہت ہے اور اولاد میری اور پوتے
نواسے قریب سو کے ہین کذا فی المشکوٰۃ

مَنَاقِبُ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مناقب ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ اَسْمَعُ مِنْكَ اَشْيَاءَ فَلَا اَحْفَظُهَا قَالَ ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ فَحَدَّثَ حَدِيثًا كَثِيرًا فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ اُنہون نے کہا
کہ عرض کی مینے یا رسول اللہ مین آپسے بہت حدیثین سنتا ہون اور یاد نہین رہتین آپنے فرمایا کہ تم اپنی چادر پہیلاؤ سو پہیلائی مینے اپنی چادر اور آپنے بہت سی حدیثین فرمائین
کہ مین اُسمین سے کچہہ نہ بہولا اور یہ معجزہ آپکا تہا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندون سے مروی ہوئی ہے ابی ہریرہ سے عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطْتُ ثَوْبِي عِنْدَهُ ثُمَّ اَخَذَهُ فَجَمَعَهُ عَلَى قَلْبِي فَمَا نَسِيتُ بَعْدَهُ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ اُنہون نے کہا حاضر ہوا مین نبی صلے اللہ علیہ
وسلم کے خدمت مین اور پہیلادی مینے اپنی چادر اُنکے پاس اور آپنے اُسکو اکہٹا کر کے میرے دل پر رکہدی اُس دن سے مین کچہہ نہ بہولا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند
سے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ لِاَبِي هُرَيْرَةَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَنْتَ كُنْتَ اَلْزَمَنَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَحْفَظَنَا لِحَدِيثِهِ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ
اُنہون نے ابی ہریرہ سے کہا تم ہم سے زیادہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین حاضر رہنے والے تہے اور ہم سب سے زیادہ اُنکی حدیثونکو یاد رکہنے والے ف یہ حدیث حسن ہے
عَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِي عَامِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَقَالَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَرَاَيْتَ هٰذَا الْيَمَانِيَّ يَعْنِي اَبَا هُرَيْرَةَ اَهُوَ اَعْلَمُ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ نَسْمَعُ مِنْهُ مَا لَا نَسْمَعُ مِنْكُمْ اَوْ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ قَالَ اَمَّا اَنْ يَكُونَ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا لَمْ نَسْمَعْ عَنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهُ كَانَ مِسْكِينًا لَا شَيْءَ لَهُ ضَيْفًا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُهُ مَعَ يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نَحْنُ اَهْلَ بُيُوتَاتٍ
وَغِنًى وَكُنَّا نَاْتِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ لَا اَشُكُّ اِلَّا اَنَّهُ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ نَسْمَعْ وَلَا نَجِدُ اَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ يَقُولُ
عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ ترجمہ روایت ہے مالک بن ابی عامر سے کہ اُنہون نے کہا آیا ایک شخص طلحہ بن عبید اللہ کے پاس اور اُسنے کہا اے ابو محمد دیکہے تو اس
مرد یمانی نے یعنے ابا ہریرہ کو کیا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث تم سے زیادہ جانتا ہے کہ ہم اُس سے بہت حدیثین سنتے ہین کہ تم سے نہین سنتے کیا وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر
جہوٹ لگا دیتا ہے اُنہون نے کہا کہ نہین بیشک اُسنے بہت حدیثین سُنی ہین حضرت سے کہ ہمنے نہین سُنین اور اسکا سبب یہ تہا کہ وہ مسکین تہے یعنے اصحاب صُفہ سے اور مہمان رہتے تہے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ انکا ساتہ پڑتا تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ کے یعنے کہانے پینے مین اور ہم گہربار والے لوگ تہے اور مالدار اور ہم حاضر ہوتے تہے حضرت کے
خدمت مین صبح اور شام اور اسمین کچہہ شک نہین کہ اُسنے سُنی ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثین کہ ہمنے نہین سنین اور تو کسی نیک مرد کو نہ پاویگا کہ وہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر جہوٹ باندہے ف یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر محمد بن اسحاق کے روایت سے اور روایت کی یونس بن بکیر وغیرہ نے یہ حدیث
محمد بن اسحاق سے عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا كُنْتُ اَرٰى اَنَّ فِي دَوْسٍ اَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ ترجمہ
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ مجھسے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تم کس قبیلہ سے ہو مینے عرض کی کہ بنی دوس سے آپنے فرمایا مین نجانتا تہا کہ دوس مین کوئی نیک مرد ہوگا ف

یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے اور ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور ابو العالیہ کا نام رفیع ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فِیْهِنَّ بِالْبَرَکَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِیْ فِیْهِنَّ بِالْبَرَکَةِ فَقَالَ لِیْ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِیْ مِزْوَدِكَ هٰذَا اَوْ فِیْ هٰذَا الْمِزْوَدِ کُلَّمَا اَرَدْتَّ اَنْ تَاْخُذَ
مِنْهُ شَیْئًا فَاَدْخِلْ یَدَكَ فِیْهِ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ کَذَا وَکَذَا مِنْ وَسْقٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَکُنَّا نَاْکُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَکَانَ لَا یُفَارِقُ حِقْوِیْ
حَتّٰی کَانَ یَوْمُ قُتِلَ عُثْمَانُ فَاِنَّهُ انْقَطَعَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ لایا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کھجوریں اور عرض کی میں نے کہ یا رسول اللہ اسمیں برکت
کے دعا کیجیے آپ نے انکو جمع کرکے اسمیں برکت کے دعا کی اور مجھ سے فرمایا کہ اسکو اپنے توشہ دان میں رکھ اور جب تو اسمیں سے لینا چاہو تو ہاتھ ڈالکر نکال لو اور اسکو جھاڑو مت
تو میں نے اسمیں سے کتنے ہی ٹوکرے اللہ کی راہ میں خرچ کئے اور اسمیں سے ہم کہاتے تھے اور لوگوں کو کہلاتے تھے اور میری کمر سے وہ تھیلی کبھی جدا نہوتی یہانتک کہ جسدن حضرت
عثمان قتل ہوئے وہ گرگئیں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے ابی ہریرہ سے سوا اس سند کے **مترجم** یہ حضرت کی
دعا کی برکت تھی کہ برسوں تک تھیلی میں سے کہاتے رہے اور کہلاتے اور کئی بار وسق کے وسق اسمیں سے خرچ کئے مگر تمام نہوا اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع
قریب چار سیر کے ہے اور اکثر تبرکات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عثمان کے زمانہ خلافت تک دنیا سے مفقود ہوگئے چنانچہ وہ تھیلی اور حضرت کے انگوٹھی کہ حضرت عثمان
کے ہاتھ سے کنوئیں میں گرگئی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ هُرَیْرَةَ لِمَ کُنِّیْتَ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ اَمَا تَفْرَقُ مِنِّیْ قُلْتُ بَلٰی وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَهَابُكَ
قَالَ کُنْتُ اَرْعٰی غَنَمَ اَهْلِیْ وَکَانَتْ لِیْ هُرَیْرَةٌ صَغِیْرَةٌ فَکُنْتُ اَضَعُهَا بِاللَّیْلِ فِیْ شَجَرَةٍ فَاِذَا کَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَا مَعِیْ فَلَعِبْتُ بِهَا فَکَنَّوْنِیْ اَبَا هُرَیْرَةَ
ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن رافع سے کہ میں نے پوچھا ابی ہریرہ سے کہ آپکے کنیت ابو ہریرہ کیوں ہوئی انہوں نے کہا کیا تم مجھسے ڈرتے ہو میں نے کہا ہاں میں تم سے
ڈرتا ہوں انہوں نے کہا میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چراتا تھا اور میرے ایک بلی تھی چھوٹی سی اور میں اسکو رات کو درخت پر بٹھا دیتا تھا اور جب چرائی پر جاتا ساتھ
لیجاتا اور اس سے کھیلتا سو لوگوں نے میرے کنیت ابو ہریرہ رکھدی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَیْسَ اَحَدٌ اَکْثَرَ حَدِیْثًا عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنِّیْ اِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَاِنَّهُ کَانَ یَکْتُبُ وَکُنْتُ لَا اَکْتُبُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ انہوں نے کہا مجھسے زیادہ کوئی حدیث یاد
نہیں رکھتا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مگر عبد اللہ بن عمرو کہ وہ لکھتے تھے اور میں لکھتا نہ تھا **مترجم** حضرت ابو ہریرہ بڑے کثیر الروایت ہیں اور قوی الحافظہ اور
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے رات دن احادیث یاد کرتے حضرت نے انکو اسی وجہ سے اول شب میں وتر پڑھ لینے کا حکم دیا تھا اور اصحاب صفہ سے تھے
نہ مال نہ متاع اس پر انکا حدیث پر اجلال تھی رضی اللہ عنہ **مَنَاقِبُ مُعَاوِیَةَ** بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ **مناقب معاویہ بن سفیان** رضی اللہ عنہ کے

مناقب معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرَةَ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِیَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِیًا مَهْدِیًّا وَاهْدِ
بِهٖ **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن ابی عمیرہ سے اور وہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے معاویہ کے لئے دعا کی کہ یا اللہ اسکو ہدایت
کر اور ہدایت یافتہ کردے اور لوگوں کو اس سے ہدایت کر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ قَالَ لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُمَیْرَ بْنَ
سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ وَلّٰی مُعَاوِیَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَیْرًا وَوَلّٰی مُعَاوِیَةَ فَقَالَ عُمَیْرٌ لَا تَذْکُرُوْا مُعَاوِیَةَ اِلَّا بِخَیْرٍ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اهْدِ بِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ادریس خولانی سے کہا جب معزول کیا حضرت عمر نے عمیر بن سعد کو حمص کی حکومت سے اور حاکم کیا معاویہ کو تو لوگ
کہنے لگے کہ عمیر معزول ہوئے اور معاویہ حاکم ہوئے سو عمیر نے کہا انکو کچھ نہ کہو مگر اچھی بات اسلئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ دعا کرتے تھے
کہ یا اللہ ہدایت کر معاویہ سے لوگوں کو **مَنَاقِبُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ** رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ **مناقب عمرو بن العاص** رضی اللہ عنہ کے

مناقب عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ **ترجمہ** روایت ہے عقبہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان ہوئے لوگ اور مومن ہوئے عمرو بن العاص یعنے ایمان قلبی اللہ نے انکو عنایت فرمایا جسکا درجہ اسلام سے اوپر ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے
ہم اسکو مگر ابن لہیعہ کے روایت سے کہ وہ مشرح سے روایت کرتے ہیں اور اسناد اسکی قوی نہیں عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ مِنْ صَالِحِیْ قُرَیْشٍ **ترجمہ** روایت ہے طلحہ بن عبد اللہ سے کہ انہوں نے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے

عمرو بن العاص قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر نافع بن عمرو الجمحی کے روایت سے اور نافع ثقہ ہیں اور اسناد اسکی متصل نہیں
اسلئے کہ ابن ابی ملیکہ نے نہیں پایا طلحہ کو **مَنَاقِبُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مناقب خالد** بن الولید رضی اللہ عنہ کے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ
نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّونَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَأَقُولُ فُلَانٌ فَيَقُولُ
نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُولُ مَنْ هٰذَا فَأَقُولُ فُلَانٌ فَيَقُولُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ نِعْمَ عَبْدُ
اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ اترے ہم رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی منزل میں یعنے کسی سفر
میں اور لوگ نکلنے لگے ہمارے آگے سے سو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے کہ یہ کون ہے اے ابو ہریرہ اور میں کہنے لگا فلان شخص ہے پھر آپ کسیکو فرماتے تھے کہ کیا اچھا بندہ ہے اللہ کا اور کسیکو فرماتے تھے کہ یہ
کیا برا بندہ ہے اللہ کا یہانتک کہ خالد بن الولید بھی نکلے اور آپنے فرمایا یہ کون ہیں میں نے عرض کی خالد بن الولید آپنے فرمایا یہ کیا اچھا بندہ ہے اللہ کا خالد بن الولید ایک
تلوار ہے اللہ کی تلواروں میں سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور ہم نہیں جانتے کہ زید بن اسلم کو سماع ہوا ابی ہریرہ سے اور یہ حدیث مرسل ہے میرے نزدیک اور اس باب میں ابی بکر
صدیق سے بھی روایت ہے **متترجم** فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اللہ سچا کیا کہ ایام خلافت عمر میں حضرت خالد بن الولید سے بڑی تائید دین کی ہوئی اور فتوحات
متعددہ حاصل ہوئیں حقیقت میں وہ اس ملت کے ایک تلوار تھی کہ اللہ نے کافروں کی بربادی کے لئے میان سے باہر نکالی تھی جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء **مَنَاقِبُ سَعْدِ**
بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے **عَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِيرٍ فَجَعَلُوا يَعْجَبُونَ
مِنْ لِينِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ هٰذَا لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے
کہ کہا انہوں نے ہدیہ میں آئے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ریشمی کپڑے تو لوگ انکی نرمی سے تعجب کرنے لگے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسپر
تعجب کرتے ہو بیشک رومال سعد بن معاذ کے جنت میں اس سے بہتر ہیں اس سے انکا جنتی ہونا ثابت ہوا **ف** اس باب میں انس سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ اهْتَزَّ لَهُ عَرْشُ
الرَّحْمٰنِ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اور جنازہ سعد بن معاذ کا انکے آگے تھا کہ ہل گیا انکے لئے عرش رحمٰن کا یعنی اسکی خوشی کی
جب روح مبارک انکی وہاں پہونچی **ف** اس باب میں اُسید بن حضیر سے اور ابی سعید اور رمیثہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ
جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُونَ مَا أَخَفَّ جَنَازَتَهُ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهِ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ
كَانَتْ تَحْمِلُهُ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا انہوں نے جب اُٹھایا گیا جنازہ سعد بن معاذ کا منافقوں نے کہا کیا ہلکا جنازہ ہے اسکا اور یہ طعن انہوں نے اسلئے کیا کہ سعد نے
حکم کیا تھا بنی قریظہ کے قتل و نہب کا پھر جب خبر پہونچی اسکی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو آپنے فرمایا کہ ملائکہ اسکو اٹھا رہے تھے **ف** یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے
متترجم بنی قریظہ کے یہود ایک قلعہ میں محبوس تھے لشکر اسلام نے انکو گھیرا تھا اور وہ سعد بن معاذ کے فیصلہ پر راضی ہوئے اور سعد نے یہ حکم کیا کہ انکے جوان مقاتلین
قتل ہوں اور مال انکا مسلمانوں میں تقسیم ہو اور عورات و اطفال غلام و لونڈی بنیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا فیصلہ بہت پسند فرمایا اور اُسی پر عمل ہوا اسپر منافقوں
نے اُنسے جلکر یہ طعن کیا کہ انکا جنازہ کیا ہلکا ہے ان احمقوں کو یہ خبر نہ تھی کہ ملائکہ اُٹھائے ہوئے ہیں **مَنَاقِبُ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ**
مناقب قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ
الْأَمِيرِ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَعْنِي مِمَّا يَلِي مِنْ أُمُورِهِ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا انہوں نے کہ قیس بن سعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بمنزلہ کوتوال امیر کے
انصاری جو راوی حدیث ہیں انہوں نے کہا یعنے قیس حضرت کے بہت کاموں کو بجا لاتے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر انصاری کے
روایت سے روایت کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے انصاری سے مانند اسکے اور اسمیں انصاری کا قول مذکور نہیں **مَنَاقِبُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ**
مناقب جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ **ترجمہ**
روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے آئے میرے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ وہ نہ خچر پر سوار تھے نہ کسی ترکی گھوڑے پر یعنے پیدل تشریف لائے **ف** یہ حدیث

حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ اسْتَغْفَرَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَعِيرِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا مغفرت مانگی میرے لئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کی رات پچیس بار **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور اونٹ کی رات سے وہ شب مراد ہے کہ جو کئی سندوں سے مروی ہے جابر سے کہ وہ کسی سفر میں ساتھ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور انہوں نے اپنا اونٹ حضرت کے ہاتھ بیچا اور شرط کی کہ مدینہ تک میں سوار ہونگا اور جابر ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ جس رات میں نے انکے ہاتھ اونٹ بیچا اس رات حضرت نے میرے لیے پچیس بار مغفرت مانگی اور جابر کے والد ماجد عبداللہ بن عمرو بن حرام جنگ احد میں شہید ہوئے تھے اور کئی لڑکیاں چھوڑ گئے تھے کہ جابر انکی پرورش کرتے تھے اور انکو خرچ دیتے تھے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم انکے ساتھ ہمیشہ سلوک کیا کرتے تھے اور انپر رحم فرمایا کرتے اس وجہ سے ایسا ہی مروی ہے جابر سے ایک روایت میں

مَنَاقِبُ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مناقب مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے

عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا وَإِنَّ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا ثَوْبًا كَانُوا إِذَا غَطَّوْا بِهِ رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّوْا بِهِ رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ **ترجمہ** روایت ہے خباب سے انہوں نے کہا ہجرت کی ہمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کی رضامندی ڈھونڈھنے کو اور اجر ہمارا اللہ پر ہے سو کوئی ہم میں سے ایسا مر گیا کہ اسنے اپنی اجر میں سے دنیا میں کچھ نہ کھایا اور کوئی ہم میں سے ایسا ہے کہ اسکا درخت امید بار آور ہوا اور اسمیں پھل کھا رہا ہے اور مصعب بن عمیر نے ایسے وقت میں انتقال فرمایا کہ نہ چھوڑا انہوں نے کچھ مگر ایک کپڑا ایسا کہ جب انکا سر ڈھانپتے تھے پیر کھل جاتے تھے اور جب پیر ڈھانپتے تھے سر کھل جاتا تھا سو حضرت نے فرمایا کہ انکا سر ڈھانپ دو اور انکے پیر پر اذخر رکھدو کہ وہ ایک گھاس ہے مکہ کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے ہناد نے انہوں نے ابن ادریس سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے خباب ارت سے مانند اسکے + **تبرجم** یعنے بعض صحابہ مہاجرین نے ایسے وقت میں انتقال فرمایا کہ مسلمانوں کو فراغت مال کی نہ تھی اور بعضے جیئے کہ انہوں نے غنایم کثیرہ اور اموال وافرہ پائے

مَنَاقِبُ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مناقب براء بن مالک رضی اللہ عنہ کے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ أَشْعَثَ أَغْبَرَ ذِي طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے پریشان بال غبار آلودہ دو پرانی کپڑے والے کہ جنکی طرف کوئی التفات نہیں کرتا ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ انکی قسم سچی کردے انہیں میں ہیں براء بن مالک **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

مَنَاقِبُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مناقب ابی موسی اشعری رضی اللہ عنہ کے

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا أَبَا مُوسَى لَقَدْ أُعْطِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسی سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو موسی تمکو ایک آواز خوش دیگئی ہے آل داود کی آوازوں میں سے **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں بریدہ اور ابی ہریرہ اور انس سے بھی روایت ہے

مَنَاقِبُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مناقب سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ فَمَرَّ بِنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ **ترجمہ** روایت ہے سہل بن سعد سے کہا انہوں نے کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ خندق کھدواتے تھے اور ہم لوگ مٹی اٹھاتے تھے سو حضرت ہمارے پاس آتے تھے اور فرماتے تھے کہ یا اللہ کوئی عیش نہیں سوا آخرت کے عیش کے سو بخشدے انصار اور مہاجرین کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابو حازم کا نام سلمہ بن دینار اعرج زاہد ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ کوئی عیش نہیں سوا عیش آخرت کے سو بندگی دے انصار اور مہاجر کو یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ انس سے کئی سندوں سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَحِبَهُ باب صحابہ کے فضیلت میں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَأَى مَنْ رَآنِي قَالَ طَلْحَةُ فَقَدْ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَقَالَ مُوسَى وَقَدْ رَأَيْتُ طَلْحَةَ قَالَ يَحْيَى وَقَالَ لِي مُوسَى وَقَدْ رَأَيْتَنِي وَنَحْنُ نَرْجُو اللهَ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے دوزخ کی

مناقب مصعب بن عمیر رضی اللہ
مناقب براء بن مالک
مناقب ابی موسی اشعری
مناقب سہل بن سعد
صحابہ کے فضائل

آگ نہ لگیگی اُس مسلمانکو جسنے دیکھا مجھکو یا دیکھا اُسکو جسنے دیکھا مجھکو طلحہ نے کہا کہ مین نے دیکھا ہے جابر کو اور موسیٰ نے کہا کہ مین نے دیکھا ہے طلحہ کو اور یحییٰ نے کہا موسیٰ نے کہ تم نے دیکھا ہے مجھکو اور ہم سب امید کرتے ہین اللہ سے نجات کی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر موسیٰ بن ابراہیم انصاری کی روایت سے اور روایت کیا ہے علی بن مدینی اور کئی لوگون نے محدثین کے موسیٰ سے **مترجم** امیدوار کہتا ہے اللہ سے نجات کی کہ اُسنے خدمت کی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک کی اور پھیلایا ہے اُنکی احادیث مطہرہ کو ایک قطر عالم مین اور لکھا ہے اور ترجمہ کیا ہے اس حدیث کا بھی اور یہ سب اللہ کے فضل اور توفیق سے ہے نہ اس فقیر حقیر کی سعی اور کوشش سے اور امید کرتا ہے اُس امیر المؤمنین کے لئے نجات و فلاح و فوز دارین کی جسکی دستگیری باعث ہوئی اسکے طبع ونشر کی جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَأْتِيْ قَوْمٌ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ تَسْبِقُ اَيْمَانُهُمْ شَهَادَاتِهِمْ اَوْ شَهَادَاتُهُمْ اَيْمَانَهُمْ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سب زمانون سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر اُسکے بعد جو پھر جو اُسکے بعد ہو یعنے تابعین اور تبع تابعین کا پھر ایسے لوگ آوینگے کہ گواہی کے قبل قسم کہا وینگے اور قسم کے قبل گواہی دینگے **ف** اس باب مین عمر اور عمران بن حصین اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث مین تین زمانون کی خیریت حضرت نے ارشاد فرمائی اول اپنا زمانہ اور صحابہ کا زمانہ آپ ہی کا زمانہ ہے اسلئے کہ صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمعصر تھے اور اُسکے بعد تابعین کا زمانہ اُنکے بعد تبع تابعین کا اور اسکے بعد یعنے قرن رابع کی بُرائی فرمائی اور شیوع کذب اور شہادت زور اور ایمان کاذبہ اور افترا اور فتن کی خبر دی پس مؤمن متبع کو ضرور ہے کہ دین کی سند انہین تین زمانہ کے عادات اور مروجات کو جانے اور جو چیزان تین زمانو نمین بلانکیر اہل اسلام مین ہو بہتر سمجھے اور بعد اسکے جو ہو رسلمانون مین ایسے شایع ہو کہ اصل یا نظیر اسکی ان تین زمانو نمین نہو انکو لغو اور پوچ جانے اور اُن فقہائی متقشفہ اور جہلائی متزہدہ اور فقرائی متسفہہ کے اقوال پر مغرور نہو جنہون نے بدعات کو حسنہ کہکے لوگو نمین پھیلا دیا اور ہزارون تعصبات مذہبی اور نفسانیتون کو عوام کیا بلکہ خواص کے نظر و نمین ایسا جما دیا کہ انوار حقانیت بالجملہ اُنکے دلون سے منطفی ہوگئے يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ اور بقول شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے تعصب مذہبی اور تصلب شربی بھی اسی قرن رابع مین پیدا ہوا اور ہر ایک نے اپنا ایک نام گھڑا اور لقب جدا ٹھیرایا قبل اسکے تمامی اہل اسلام کا شعار محمدیت خالصہ تہا اور احمدیت مخلصہ مگر یہان صحابہ اور تابعین کی تعریف وغیرہ جو اصولیون نے کی ہے اور علم حدیث مین بالاکثر کام آتی ہے اسکا جاننا ضرور ہے سو **صحابی** محدثین کے نزدیک وہ مسلمان ہے جسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے ابن الصلاح نے ایسا ہی کہا ہے اور نقل کیا ہے اسکو بخاری وغیرہ سے اور بعضون نے کہا صحابی وہ ہے کہ جسکی مجالست طویل ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے علی طریق التبع اور صحابہ سب عدول ہین کوئی اُنمین ضعیف غیر معتبر نہین اور اُنمین کثیر الروایت سب سے زیادہ ابوہریرہ ہین کہ اُنہون نے پانچہزار تین سو چوہتر حدیث روایت کی ہے کہ اُنمین سے تین سو پچیس متفق ہین یعنے بخاری اور مسلم اور بخاری نے انفرادا ترانوے حدیث روایت کی ہے اور مسلم نے ایک سو تراسی اور آٹھ سو سے زیادہ لوگون نے اُنسے حدیث سنی ہے اور وہ احفظ صحابہ تھے اور امام شافعی نے کہا ہے کہ ابوہریرہ احفظ راویان حدیث تھے اپنے زمانہ مین اسناد کی اس قول کی بیہقی نے مدخل مین اور جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وفات ہوئی اصحاب آپکے جنہون نے آپ سے روایت کی اور حدیثین سُنین ایک لاکھ چودہ ہزار تھے اور اُنکے طبقات مین محدثین کا اختلاف ہے بعضون نے اُنمین بارہ طبقہ کئے ہین کہ مذکور ہین مطولات مین اور **تابعی** محدثین کے نزدیک وہ مسلمان ہے کہ صحبت مین رہا ہو صحابی کے اور بعضون نے کہا جسنے صحابی سے ملاقات کی ہو اور یہی قول اظہر ہے کذا فی التدریب اور اُنکے محدثین کے نزدیک پندرہ طبقہ مین چنانچہ مذکور ہین مطولات مین اور معلوم ہوگئی اسی سے تعریف تبع تابعین کی انتہی

مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ **بیعت رضوان والونکی فضیلت مین**

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ مِّمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ مین داخل نہوگا جسنے بیعت کی درخت کے نیچے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** مراد اس بیعت سے بیعت رضوان ہے اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ چھٹے سال ہجرت کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دوشنبے کے روز غرہ ذی قعدہ کے چودہ سو آدمی اپنے ہمراہ لیکر اور قربانی کی اونٹ لیکر بقصد عمرہ مدینہ سے حدیبیہ مین پہنچے اور حدیبیہ نام ہے ایک کنوئین یا درخت کا کہ اُس جگہ مین تہا اسکے نام ہوگیا اُس مقام کا اور وہ مکان حضرت کے زمان فیض توامان مین معلوم تہا زمانہ صحابہ مین گم ہوگیا غرض جب حدیبیہ مین پہونچے قریش دخول مکہ سے مانع ہوئے آپنے حضرت عثمان

تحقیق تعریف صحابی اور تابعی کی

بیعت رضوان والون کی فضیلت

کو مکہ روانہ فرمایا کہ قریش کو مطلع کریں کہ ہم صرف عمرہ کو آئی ہیں نہ قتال کو اور یہاں شیطان نے خبر اُڑا دی کہ حضرت عثمان کو کفار نے قتل کیا آپ حضرت کو بہت رنج ہوا اور تمام حاضرین سے ایک کیکر کے درخت کے نیچے بیعت لی اور اللہ تعالیٰ نے اس بیعت کو نہایت قبول فرمایا اور یہ نازل ہوا لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ یعنے اللہ راضی ہوا اُن مومنوں سے جو درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کرتے ہیں اور اسیلئے اُسکو بیعت الرضوان کہتے ہیں اور اسکی رضامندی سے حضرت نے انکو بشارت دی کہ اس بیعت کی لوگوں کو دوزخ سے آزادی ہے غرض اس بیعت میں بڑی بڑی برکات حاصل ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے اِنَّا فَتَحْنَا میں اسکی بشارت دی بقول اکثر مفسرین

فِیْمَنْ سَبَّ اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ باب اصحاب کے خدمت میں جو بے ادبی کرے اُسکی برائی میں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِیْفَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت بُرا کہو میرے یاروں کو اسلئے کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اُسکے ہاتھ میں ہے اگر کوئی تم میں کا اُحد کے برابر سونا خرچ کرے تو اُنکے ایک مُد بلکہ آدھے مُد کے برابر بھی نہو گا یعنے ثواب میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نصیفہ سے نصف مُد مراد ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی نے اُنہوں نے ابو معاویہ سے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی سعید خدری سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اُسکے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَی اللّٰهَ یُوْشِكُ اَنْ یَّاْخُذَهٗ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے اصحاب کے باب میں اور انکو ہدف ملامت نہ ٹھیراؤ میرے بعد اسلئے کہ جسنے اُنسے محبت رکھی اُسنے میری محبت کی راہ سے اُنسے محبت رکھی اور جسنے اُنسے عداوت کی اُسنے میری ہی عداوت کی نظر سے اُنسے عداوت کی اور جسنے انکو ایذا دی اُسنے مجھے ایذا دی اور جسنے مجھے ایذا دی اُسنے اللہ کو ایذا دی اور جسنے اللہ کو ایذا دی اللہ اُسکو ضرور پکڑیگا یعنے عذاب میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَنْ بَایَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک داخل ہوگا جنت میں جسنے بیعت کی درخت کے نیچے یعنے حدیبیہ میں مگر سرخ اونٹ والا **ف** یہ حدیث غریب ہے **مترجم** مراد اونٹ والے سے جد بن قیس ہے منافق ہے کہ وہ اپنا اونٹ بیعت کے وقت ڈھونڈھتا پھرتا تھا اور بیعت میں شریک نہوا **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَشْكُوْ حَاطِبًا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَیَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ كَذَبْتَ لَا یَدْخُلُهَا فَاِنَّهٗ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَیْبِیَةَ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ غلام حاطب کا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں حاضر ہوا اور حاطب کے شکایت کرنے لگا اور کہا کہ یا رسول اللہ حاطب دوزخ میں داخل ہوگا آپنے فرمایا جھوٹ کہا تونے وہ دوزخ میں ہرگز نہ جاویگا اسلئے کہ وہ حاضر ہوا ہے بدر میں اور حدیبیہ میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** بُرَیْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی صحابی میرا ایسا نہیں کہ کسی زمین میں مرجاوے مگر قیامت میں آویگا وہ اُنکا پیشوا اور نور ہوکر **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث عبداللہ بن مسلم نے ابی طیبہ سے اُنہوں نے بریدہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور یہ صحیح ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی شَرِّكُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم اُن لوگوں کو کہ برا کہتے ہیں میرے اصحاب کو تو کہو خدا کی لعنت ہے تمہارے فساد پر **ف** یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر عبیداللہ بن عمر کی روایت سے مگر اسی سند سے

مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ فَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا باب حضرت فاطمہؓ کی فضیلت میں

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ اِنَّ بَنِیْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ اسْتَاْذَنُوْنِیْ فِیْ اَنْ یُّنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ اِلَّا اَنْ یُّرِیْدَ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَنْ یُّطَلِّقَ ابْنَتِیْ وَیَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّهَا بَضْعَةٌ مِّنِّیْ یُرِیْبُنِیْ مَا رَابَهَا وَیُؤْذِیْنِیْ مَا اٰذَاهَا **ترجمہ** روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور وہ منبر پر تھے فرماتے تھے کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت چاہی کہ ہم اپنی لڑکی علی کو بیاہ دیں سو میں اجازت نہیں دیتا نہیں دیتا نہیں دیتا مگر اگر ارادہ ہو ابن ابی طالب کا تو میری بیٹی کو طلاق دیدے اور انکی بیٹی سے نکاح کرے اسلئے کہ میری بیٹی میرا ٹکڑا ہے برا لگتا ہے مجھے جو اُسے برا لگے اور ایذا ہوتی ہے مجھکو جس سے

اصحاب کی خدمت میں بے ادبی کرنے والوں کی برائی

حضرت فاطمہؓ کی فضیلت

اُسے ایذا ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** بُرَیْدَۃَ قَالَ کَانَ اَحَبُّ النِّسَآءِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاطِمَۃُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِیٌّ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ یَعْنِیْ مِنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے کہ انہوں نے کہا سب سے زیادہ پیاری عورتوں میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فاطمہ تھیں اور مردوں میں حضرت علی ابراہیم نے کہا یعنے اپنے اہل بیت سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَلِیًّا ذَکَرَ بِنْتَ اَبِیْ جَھْلٍ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا فَاطِمَۃُ بَضْعَۃٌ مِّنِّیْ یُؤْذِیْنِیْ مَا اٰذَاھَا وَیُنْصِبُنِیْ مَا اَنْصَبَھَا **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن زبیر سے کہ حضرت علی نے ذکر کیا ابی جہل کے لڑکی سے نکاح کا اور نبی صلی اللہ کو یہ خبر پہونچی اور فرمایا آپ نے کہ فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے اذیت دیتی ہے مجھے جو اُسے اذیت دی اور تعب میں ڈالتی ہے مجھے جو اُسے تعب میں ڈالی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اسیطرح کہا ایوب نے کہ روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابن الزبیر سے اور کئی لوگوں نے کہا روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے وہ روایت کرتے ہیں مسور سے اور احتمال ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے دونوں سے روایت کیا ہو اسکو اور روایت کی عمرو بن دینار نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے لیث کی روایت کے مانند **عن** زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ وَّفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبْتُمْ وَسِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمْتُمْ **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین سے کہ میں لڑنے والا ہوں اُس سے جس سے تم لڑو اور ملنے والا ہوں اُس سے جس سے تم ملو **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور صبیح مولی ام سلمہ کے کچھہ معروف نہیں ہیں **عن** اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلَّلَ عَلَی الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیٍّ وَّفَاطِمَۃَ کِسَآءً ثُمَّ قَالَ اللّٰھُمَّ ھٰؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ وَحَامَّتِیْ اَذْھِبْ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَطَھِّرْھُمْ تَطْھِیْرًا فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ وَاَنَا مَعَھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّکِ عَلٰی خَیْرٍ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر اڑہا دی امام حسن اور امام حسین اور علی اور فاطمہ پر پھر فرمایا یا اللہ یہ لوگ میرے گھر والے ہیں اور خاص لوگ ہیں میرے سو تو انکی نجاست دور کر دے اور پاک کر دے انکو خوبی یعنے اخلاق خسیسہ عادات رذیلہ سے دور رکھہ سو ام سلمہ نے عرض کی کہ میں بھی انکے ساتھ ہوں اے رسول اللہ کے آپنے فرمایا تم خیر پر ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ احسن ہے اُن روایتوں میں جو مروی ہیں اس باب میں اور اس باب میں انس اور عمرو بن ابی سلمہ اور ابی الحمراء سے بھی روایت ہے **عن** عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَشْبَہَ سَمْتًا وَّدَلًّا وَّھَدْیًا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قِیَامِھَا وَقُعُوْدِھَا مِنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَکَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلَیْھَا فَقَبَّلَھَا وَاَجْلَسَھَا فِیْ مَجْلِسِہٖ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ عَلَیْھَا قَامَتْ مِنْ مَّجْلِسِھَا فَقَبَّلَتْہُ وَاَجْلَسَتْہُ فِیْ مَجْلِسِھَا فَلَمَّا مَرِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ فَاطِمَۃُ فَاَکَبَّتْ عَلَیْہِ فَقَبَّلَتْہُ ثُمَّ رَفَعَتْ رَاْسَھَا فَبَکَتْ ثُمَّ اَکَبَّتْ عَلَیْہِ ثُمَّ رَفَعَتْ رَاْسَھَا فَضَحِکَتْ فَقُلْتُ اِنْ کُنْتُ لَاَظُنُّ اَنَّ ھٰذِہٖ مِنْ اَعْقَلِ نِسَآئِنَا فَاِذَا ھِیَ مِنَ النِّسَآءِ فَلَمَّا تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَھَا اَرَاَیْتِ حِیْنَ اَکْبَبْتِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَفَعْتِ رَاْسَکِ فَبَکَیْتِ ثُمَّ اَکْبَبْتِ فَرَفَعْتِ رَاْسَکِ فَضَحِکْتِ مَا حَمَلَکِ عَلٰی ذٰلِکَ قَالَتْ اِنِّیْ اِذًا لَبَذِرَۃٌ اَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ مَیِّتٌ مِّنْ وَّجَعِہٖ ھٰذَا فَبَکَیْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ اَسْرَعُ اَھْلِہٖ لُحُوْقًا بِہٖ فَذَاکَ حِیْنَ ضَحِکْتُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ ام المؤمنین سے کہ انہوں نے کہا نہیں دیکھا میں نے چال ڈھال اور خصلت اور عادت میں اور اُٹھنے بیٹھنے میں مشابہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حضرت فاطمہ سے زیادہ جو بیٹی تھیں آپکی اور حضرت کے یہ عادت تھی کہ جب وہ آتیں آپ اُٹھہ کھڑے ہوتے یعنے محبت کی راہ سے اور انکا بوسہ لیتے اور اپنی جگہہ میں بٹھاتے اور حضرت جب انکے پاس تشریف لاتے وہ اپنی جگہہ سے اُٹھہ کھڑی ہوتیں اور بوسہ لیتیں آپکا اور بٹھاتیں آپکو اپنے جگہہ میں پھر جب حضرت بیمار ہوئے حضرت فاطمہ آئیں اور آپ پر گر پڑیں اور بوسہ لیا آپکا پھر اپنا سر اٹھایا اور رونے لگیں پھر آپ پر گریں اور سر اٹھا کر ہنسنے لگیں سو پہلے تو میں جانتی تھی کہ یہ سب عورتوں سے زیادہ عقل والی ہیں مگر انکے ہنسنے پر سمجھی کہ وہ بھی آخر عورت ہی تو ہیں یعنے یہ کونسا موقع ہنسنے کا ہے پھر جب حضرت کی وفات ہوئی میں نے اُنسے پوچھا کہ کیا سبب تھا اسکا کہ میں نے تمکو دیکھا کہ تم گریں حضرت پر اور سر اٹھا کر رونے لگیں پھر گریں اور سر اٹھا کر ہنسنے لگیں اُنہوں نے کہا میں نے حضرت کے حیوۃ میں یہ بھید چھپایا کہ افشائے راز آپکا مناسب نہیں بات یہ تھی کہ پہلے آپنے مجھے خبر دی کہ انکا انتقال ہونے والا ہے اس مرض میں پھر مجھے خبر دی کہ انکے گھر والوں میں سب سے اوّل میں اُنسے ملونگی سو اسی پر میں ہنسی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سند سے حضرت عائشہ سے **عن** جُمَیْعِ بْنِ عُمَیْرٍ التَّیْمِیِّ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِیْ عَلٰی عَائِشَۃَ فَسُئِلَتْ اَیُّ النَّاسِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَۃُ فَقِیْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُھَا اِنْ کَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا **ترجمہ** روایت ہے جمیع

بن عمیر تیمی سے کہا انہون نے کہ داخل ہوا مین اپنے پھوپھی کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور پوچھا مین نے اُنسے کہ کون شخص زیادہ پیارا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اُنہون نے فرمایا فاطمہ مین نے کہا مردون سے اُنہون نے فرمایا شوہر اُنکا یعنے حضرت علی اور پھر فرمایا حضرت عائشہ نے کہ مین خوب جانتی ہون کہ وہ بڑی روزہ رکھنے والی اور تہجد پڑھنے والی تھے **ف** یہ حدیث غریب ہے

بَابُ مِنْ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا باب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت مین

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبَاتِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَإِنَّا نُرِيدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيدُ عَائِشَةُ فَقُولِي لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ النَّاسَ يُهْدُونَ إِلَيْهِ أَيْنَمَا كَانَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ فَأَعْرَضَ عَنْهَا ثُمَّ عَادَ إِلَيْهَا فَأَعَادَتِ الْكَلَامَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ صَوَاحِبَاتِي قَدْ ذَكَرْنَ أَنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأْمُرِ النَّاسَ يُهْدُونَ أَيْنَمَا كُنْتَ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَتْ ذَلِكَ قَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ لوگ دیکھتے تھے باری حضرت عائشہ کی کہ جسدن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُنکے یہان ہوتے اُسیدن ہدیہ لاتے تو کہا حضرت عائشہ نے کہ میری سوتین سب جمع ہوئین ام سلمہ کے گھر اور سب نے کہا اے ام سلمہ لوگ اپنے ہدیہ بھیجنے کو حضرت عائشہ کی باری ڈھونڈھتے ہین اور ہم سب ارادہ رکھتے ہین خیر کا جیسا کہ ارادہ رکھتی ہین عائشہ سو تم اسکا ذکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کرو کہ آپ حکم کر دین لوگون کو کہ وہ ہمیشہ آپکو ہدیہ بھیجا کرین حضرت جہان کہین ہون سو ذکر کیا اسکا ام سلمہ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور آپنے کچھہ خیال نہ کیا پھر دوبارہ کہا جب آپ تشریف لائے اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میری سوتین ذکر کرتی ہین کہ لوگ اپنے ہدیے حضرت عائشہ ہی کے دن روانہ فرماتے ہین سو آپ لوگون کو حکم فرمائے کہ وہ ہدیہ بھیجا کرین آپ جہان کہین ہون پھر جب تیسری بار آپسے عرض کی آپنے فرمایا کہ اے ام سلمہ تم مجھے حضرت عائشہ کے بابمین مت ستاؤ اسلئے کہ مجھپر کسی عورت کے لحاف مین وحی نہ اُتری سوا عائشہ کے یعنے محبت میری اُنسے دنیا کے لئے نہین ہے بلکہ وہ اللہ کے نزدیک بھی مقبول ہے اور بعضون نے اس حدیث کو حماد سے اُنہون نے ہشام سے اُنہون نے اپنے باپ عروہ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلا روایت کیا ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہین عوف سے وہ رمیثہ سی وہ ام سلمہ سے کچھہ مضمون اسکا اور یہ حدیث مروی ہوئی ہے ہشام بن عروہ سے اور اسمین روایات مختلف ہین اور روایت کی سلیمان بن بلال نے ہشام بن عروہ سے حماد بن زید کی روایت کے مانند **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ جِبْرَئِيلَ جَاءَ بِصُورَتِهَا فِي خِرْقَةِ حَرِيرٍ خَضْرَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جبرئیل علیہ السلام ایک پارچہ حریر رنگ سبز مین تصویر انکی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے یعنے قبل نکاح کے اور فرمایا کہ یہ آپکی بیوی ہین دنیا اور آخرت مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر عبد اللہ بن عمرو بن علقمہ کی روایت سے اور روایت کی عبد الرحمن بن مہدی نے یہ حدیث عبد اللہ بن عمرو سے اسی اسناد سے مرسلا اور نہین ذکر کیا اسمین کہ روایت ہے عائشہ سے اور روایت ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھہ مضمون اسمین کا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرَئِيلُ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا نَرَى **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ یہ جبرئیل ہین کہ تمکو سلام کہتے ہین اُنہون نے کہا انپر سلام ہے اور رحمت اللہ کی اور برکتین اُسکے آپ دیکھتے ہین جو ہم نہین دیکھتے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرَئِيلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ فَقُلْتُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جبرئیل تمکو سلام کہتے ہین مین نے کہا اُنپر بھی سلام ہے اور رحمت اللہ **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا **ترجمہ** روایت ہے ابی موسی سے اُنہون نے کہا جب ہم لوگ اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر کوئی حدیث مشکل ہوتی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھتے تو اُسکا کچھ علم پاتے انکے پاس **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عَنْ** مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ **ترجمہ** موسی سے کہا مین نے کسیکو زیادہ فصیح نہ دیکھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلٰی جَیْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَیْتُهٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا **ترجمہ** عمرو بن عاص کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر پر امیر کیا اور انہوں نے کہا جب میں آیا تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ کون شخص زیادہ پیارا ہے آپ کو آپ نے فرمایا عائشہ میں نے عرض کی مردوں میں فرمایا انکا باپ یعنی ابوبکر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیْکَ قَالَ عَائِشَةُ قَالَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن عاص سے کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون شخص آپکو سب لوگوں سے زیادہ پیارا ہے آپ نے فرمایا عائشہ انہوں نے عرض کی مردوں میں آپ نے فرمایا انکا باپ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اسمٰعیل کی روایت سے کہ وہ قیس سے روایت کرتے ہیں **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فضیلت عائشہ کی سارے عورتوں پر ایسی ہی جیسے فضیلت گوشت اور روٹی کو تمام کھانوں پر **ف** اس باب میں حضرت عائشہ اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر کی کنیت ابوطوالہ الانصاری مدنی ہے اور وہ ثقہ ہیں **عَنْ** عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ اَنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْ عَائِشَةَ عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ فَقَالَ اُغْرُبْ مَقْبُوْحًا مَنْبُوْحًا اَتُؤْذِیْ حَبِیْبَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن غالب سے کہ ایک شخص نے عمار بن یاسر کے آگے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کچھ کہا تو عمار نے فرمایا جا دور ہو بدتر تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو ایذا دیتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِیَادٍ الْاَسَدِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ یَاسِرٍ یَقُوْلُ هِیَ زَوْجَتُهٗ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ یَعْنِیْ عَائِشَةَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن زیاد اسدی سے کہ کہا سنا میں نے عمار بن یاسر کو کہتے تھے کہ وہ بیوی ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دنیا اور آخرت میں یعنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیْکَ قَالَ عَائِشَةُ قِیْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس خادم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کون زیادہ پیارا ہے آپکو لوگوں میں آپ نے فرمایا حضرت عائشہ لوگوں نے عرض کی کہ مردوں میں آپ نے فرمایا انکے باپ یعنے ابوبکر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے انس کی روایت سے **مترجم** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام المومنین ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انکو مرتبہ عالی عنایت فرمایا کہ قرآن عظیم الشان میں سورہ نور کو انکی برات سے نورٌ علیٰ نور کیا کہ قیامت تک برات اور طہارت انکی بلکہ سائر اہل بیت کی حفاظ و قرا کی زبان سے صلوٰۃ اور خطب میں پڑھی جاتی ہے اور اسی لئے علماء اسلام نے فرمایا ہے کہ طاعن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کافر و مردود ہے اصلی کہ وہ منکر قرآن ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپکو کمال تفقہ اور زہد و ورع و تقوی عنایت فرمایا تھا اور بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک مدت مدید تک اصحاب نے آپ سے احادیث رسول کی سماعت کی اور آپ بی بیوں میں حضرت کے سب سے زیادہ کثیر الروایت ہیں اور اصحاب کو جو اشکال پیش ہوتا آپکے پاس اسکا خزانہ نکلتا اور فوراً وہ اشکال علیہ حل ہو جاتی جزاها اللہ عنا خیر الجزاء

فَضْلُ خَدِیْجَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا باب خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت میں

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی فضیلت

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰی خَدِیْجَةَ وَمَا بِیْ اَنْ اَکُوْنَ اَدْرَکْتُهَا وَمَا ذٰلِکَ اِلَّا لِکَثْرَةِ ذِکْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَاِنْ کَانَ لَیَذْبَحُ الشَّاةَ فَیَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِیْجَةَ فَیُهْدِیْهَا لَهُنَّ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ انہوں نے کہا اتنا رشک مجھے کسی بی بی پر نہ آیا حضرت کی بی بیوں میں جتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک آیا اور کیا حال ہوتا میرا اگر میں انکو پاتی اور رشک کا سبب کچھ اور نہ تھا بجز اسکے کہ حضرت انکو یاد بہت کرتے تھے اور بکری ذبح کرتے تھے اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر خدیجہ کے دوستوں کو ہدیہ دیتے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا حَسَدْتُ امْرَأَةً مَا حَسَدْتُ خَدِیْجَةَ وَمَا تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بَعْدَ مَا مَاتَتْ وَذٰلِکَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَهَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِیْهِ وَلَا نَصَبَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا اتنا رشک مجھکو کسی پر نہ آیا جتنا خدیجہ پر اور مجھ سے تو حضرت نے جب نکاح کیا تھا کہ وہ انتقال فرما چکی تھیں اور رشک کا سبب یہ تھا کہ حضرت نے انکو بشارت دی ایک گھر کی جو ایک موتی سے بنا ہوا ہے نہ اسمیں غل غپاڑا ہے نہ ایذا و تکلیف **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَیْرُ نِسَائِهَا خَدِیْجَةُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ وَخَیْرُ نِسَائِهَا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ

دنیا کی عورتون مین اپنے زمانہ مین سب عورتون سے بہتر حضرت خدیجہ تھین اور بہتر عورتونکی اپنے زمانہ مین مریم بنت عمران ہین **ف** اس باب مین انس سے اور ابن عباس
سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حسبک من نساء العلمین مریم بنت عمران وخدیجۃ بنت خویلد
وفاطمۃ بنت محمد وآسیۃ امرأۃ فرعون **عن** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے تجھکو جہان کی عورتون سے مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد
اور فاطمہ بنت محمد اور آسیہ بی بی فرعون کی یعنے یہ چارون سارے جہان سے افضل ہین **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** یعنے یہ چارون عورتین مراتب کمال پر فائز
ہوئین اور اقتدا اور پیروی کے لایق ہین اور محاسن اور مناقب ہر ایک کے بہت ہین حضرت مریم کو اللہ تعالے نے صدیقہ فرمایا اور انکے احصان کو بیان کیا ہے اور حضرت
خدیجہ کو اللہ تعالے نے اپنا سلام بھیجا تھا اور حضرت فاطمہ زنان جنت کے سردار ہین اور آسیہ فرعون کی بی بی حضرت موسی علیہ السلام پر ایمان لائین تھین اور جب فرعون بے
عون انکے ایمان لانے پر آگاہ ہوا انکو چومیخہ کرکے دھوپ مین لٹاتا اور بھاری پتھر سینہ پر رکھتا اور سلمان نے کہا ہے کہ انکو دھوپ سے عذاب کرتا تھا پھر جب لوگ ان سے
دور ہو جاتے فرشتے ان پر سایہ کرتے آخر جب انکی وفات قریب ہوئی انہون نے دعا کی رب ابن لی عندک بیتا فی الجنۃ ونجنی من فرعون وعملہ ونجنی
من القوم الظلمین یعنے یا اللہ بنا میرے لئے جنت مین اپنے نزدیک ایک گھر اور نجات دی مجھے فرعون سے اور اسکے کامون سے اور نجات دی مجھے ظالمون سے پس اللہ تعالے
نے انکی آنکھون سے پردہ اٹھا دیا کہ جنت مین انہون نے اپنا گھر دیکھ لیا اور حسن اور ابن کیسان سے مروی ہے کہ اللہ تعالے نے انکو جنت کیطرف اٹھا لیا کہ وہ اسمین کھاتی پیتی
ہین اور فرعون کے عمل سے شرک مراد ہے جیسے ظالمون سے موذی مشرک مراد ہین غرض ایمان کامل اور صبر اور ثبات نے انکو ایسے درجات عالیہ پر پہنچایا جزاہا اللہ عنا خیر الجزاء

فی فضل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون کی فضیلت مین

عن عکرمۃ قال قیل لابن عباس بعد صلوۃ الصبح ماتت فلانۃ لبعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسجد فقیل لہ اتسجد ھذہ الساعۃ فقال الیس قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم آیۃ فاسجدوا فای آیۃ اعظم من ذھاب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہے عکرمہ سے کہ ابن عباس سے کسی نے کہا نماز صبح کے
بعد کہ فلانی بیوی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال فرمایا تو وہ سجدہ مین گر پڑے لوگون نے کہا آپ اسوقت سجدہ کرتے مین انہون نے کہا حضرت نے فرمایا کہ جب تم کوئی نشانی دیکھو
تو سجدہ کرو سو کونسی آیت بڑی ہے حضرت کے بیبیون کے جانے سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **عن** صفیۃ بنت حیی قالت
دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد بلغنی عن حفصۃ وعائشۃ کلام فذکرت ذلک لہ فقال الا قلت وکیف تکونان خیرا منی وزوجی
محمد وابی ھرون وعمی موسی وکان الذی بلغھا انھم قالوا نحن اکرم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھا وقالوا نحن ازواج النبی صلی اللہ علیہ
وسلم وبنات عمہ **ترجمہ** روایت ہے صفیہ سے جو بیٹی ہین حیی کی انہون نے کہا میرے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آئے اور حفصہ اور حضرت عائشہ سے مجھے کلمات پہنچی
تھے کہ وہ مین نے آپ سے ذکر کی تو آپ نے فرمایا تو نے یہ کیون نہ کہا کہ وہ دونون مجھسے بہتر کیونکر ہونگی اسلئے کہ شوہر میرے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور باپ میرے ہارون ہین اور چچا میرے
موسی علیہما السلام ہین اور وہ بات یہ تھی کہ حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ نے کہا تھا کہ ہماری آبرو حضرت کے نزدیک زیادہ ہے صفیہ سے اسلئے کہ ہم بیبیان ہین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور وہ دوسرے بیٹیان ہین انکے چچا کی **ف** اس باب مین انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر ہاشم کوفی کی روایت سے اور اسناد اسکی کچھ ایسی
قوی نہین **مترجم** صفیہ کا نسب یہ ہے صفیہ بنت حیی بن اخطب بن سعنہ بن ثعلبہ بن عبید بن کعب بن الخزرج بن ابی حبیب بن النضیر ابن النحام بن ناخوم اور بعضون
نے ناخوم کو تنخوم اور بعضون نے نخوم کہا ہے اور اول قول یہود کا ہے اور وہ اپنی زبان سے خوب واقف ہین اور یہ لوگ بنی اسرائیل سے ہین لاوی بن یعقوب کے نواسون سے پھر
اولاد سے ہارون بن عمران کے جو بھائی ہین موسی علیہ السلام کے اور اسی لئے حضرت نے حضرت ہارون کو انکا باپ اور حضرت موسی کو چچا فرمایا اور صفیہ کی ماں برہ بنت
سموال ہین کہ وہ بیوی تھین سلام بن مشکم یہودی کی پھر اسکے بعد کنانہ بن ابی الحقیق کے اور وہ دونون شاعر تھے اور کنانہ خیبر کے دن مقتول ہوا اور انس بن مالک
سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر فتح کیا اور قیدیونکو اکٹھا کیا دحیہ بن خلیفہ او انہون نے حضرت سے ایک لونڈی مانگی آپ نے فرمایا جاؤ ایک لونڈی
لیلو انہون نے صفیہ کو لیا اور لوگون نے حضرت سے عرض کیا کہ یہ سردار ہین قریظہ اور نضیر کے اور یہ آپ ہی کے لایق ہین حضرت نے دحیہ سے فرمایا تم اور لونڈی لیلو اور
انکو حضرت نے پسند کیا اور انکو پردہ مین رکھا اور نکاح کیا انسے اور آزاد کیا اور انکے لئے باری مقرر کی اور بڑی عقلمند بی بی تھین اور اسحاق بن یسار سے مروی ہے کہ

جب فتح کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قموس کو جو قلعہ تہا ابن ابی الحقیق کا صفیہ بنت حیی کو لائے اور اُنکے ساتہ ایک چچیری بہن بہی تہی اور ان دونون کو بلال لیکر ہوکر
مقتولین پر سے گذرے تو جب انکو اس چچیری بہن نے دیکہا اپنا موںہہ پیٹنے لگی اور چیختی ہوئی اپنے سر پر خاک ڈالنے لگی اور حضرت نے فرمایا کہ اس شیطانی کو میرے آگے سے دور
کرد اور صفیہ کے لئے حکم فرمایا کہ ہمارے پیچہے جگہہ دو اور انحضرت کا کپڑا انکو اُڑہا دیا اور لوگون نے جان لیا کہ حضرت نے انکو اپنے واسطے پسند فرمایا اور بلال سے آپنے فرمایا کہ ای بلال
کیا تمہارے دل سے رحم نکلگیا کہ تم عورتون کو انکے مقتولین پر سے لیکر چلے اور صفیہ نے اس سے پیشتر خواب دیکہا تہا کہ ایک چاند ان کے گود مین اُتر آیا ہے اور جب یہ خواب اپنے باپ سے
بیان کیا اُسنے ایک طمانچہ اُنکے موںہہ پر ایسا مارا کہ اُسکا نشان اُنکے چہرہ پر ہوگیا اور کہا کہ تو ایسی سرفراز ہوگی کہ پادشاہ عرب تک پہونچ جائیگی اور وہ نشان اُنکے چہرہ
پر جبتک تہا کہ وہ حضرت کے خدمت مین حاضر ہوئین اور آپنے اسکا سبب پوچہا اور اُنہون نے سب کیفیت خواب کے بیان کی اور انس سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے صفیہ کو آزاد کیا اور آزادی کو انکا مہر ٹہیرایا اور اس حدیث سے جائز ہوا عتق کا مہر قرار دینا اور محدثین کا یہی مذہب ہے اور حنفیہ نے اسکا خلاف کیا ہے جیسے اور احادیث
کثیرہ کے وہ مخالف ہین اور وفات حضرت صفیہ کے سن چہتیس ۳۶ ہجری مین ہے اور بعضون نے پچاس ہجری کہے ہین جزاہا اللہ عنا خیر الجزاء **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ
أَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ بِنْتُ يَهُودِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ قَالَتْ لِي حَفْصَةُ إِنِّي ابْنَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَإِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَإِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللَّهَ يَا حَفْصَةُ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ صفیہ کو خبر
پہونچی کہ حفصہ نے انکو یہودی کی بیٹی کہا اور صفیہ رونے لگین اور حضرت تشریف لائے اور وہ رو رہی تہین سو حضرت نے پوچہا کہ کیون روتی ہو انہون نے عرض کی کہ حفصہ
نے مجہے یہودی کی لڑکی کہا تو حضرت نے فرمایا تو نبی کے لڑکی ہے اور چچا تیرا بہی نبی ہے اور نکاح مین بہی نبی کے ہے پہر وہ تجہپر کیا فخر کرتی ہے پہر فرمایا ڈر اللہ سے ای
حفصہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ
حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا قَالَتْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَمُوتُ
فَبَكَيْتُ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس سال فتح ہوا
حضرت فاطمہ کو بلایا اور اُن کے کان مین کچہہ کہا کہ وہ رو دین پہر کچہہ کہا کہ ہنس دین پہر جب آپکی وفات ہوئی مین نے پوچہا انکے رونے اور ہنسنے کا سبب تو انہون نے کہا مجہے
حضرت نے اپنی وفات کی خبر دی سو مین رونے لگی پہر خبر دی کہ مین جنت کی سب عورتون کی سردار ہون سوا مریم کے سو مین ہنس پڑی **ف** یہ حدیث غریب ہے اس
سند سے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ **ترجمہ** روایت ہے
عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم مین وہ ہے جو اپنے گہر والون سے اچہا سلوک رکہے اور مین تم سب سے زیادہ اچہا سلوک کرنیوالا ہون اپنے
گہر والون سے اور جب کوئی تم مین کا مرجاوے تو اُسی چہوڑ دو یعنے اُسکی برائی نہ یاد کرو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی گئی یہ ہشام بن عروہ سے انہون نے روایت
کی اپنے باپ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَلِّغُنِي أَحَدٌ مِنْ أَحَدٍ
مِنْ أَصْحَابِي شَيْئًا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْهِمْ وَأَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَيْتُ إِلَى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ وَهُمَا يَقُولَانِ وَاللَّهِ مَا أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِقِسْمَتِهِ الَّتِي قَسَمَهَا وَجْهَ اللَّهِ وَلَا الدَّارَ الْآخِرَةَ فَتَثَبَّتُّ حِينَ سَمِعْتُهُمَا
فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَاحْمَرَّ وَجْهُهُ وَقَالَ دَعْنِي عَنْكَ فَقَدْ أُوذِيَ مُوسَى بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود
سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے یارون مین سے کوئی کسیکی برائی مجہہ تک نہ لاوے اسلئے کہ مین دوست رکہتا ہون کہ جب اُن کی طرف نکلون تو صاف سینہ ہو
میرا یعنے بے کینہ کہا عبد اللہ نے کہ ایکبار حضرت کے پاس کچہہ مال آیا اور آپنے اسکو بانٹا تو مین دو شخصون کے پاس پہونچا کہ وہ کہہ رہے تہے اللہ کی قسم اس تقسیم سے محمد کو نہ رضائے
الٰہی مطلوب ہے نہ خوبی آخرت پس برا جانا مین نے جب مین نے سنا اُسکو آیا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور مین نے انکو خبر دی تو آپکا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا یعنے
مارے غضب کے پہر فرمایا تم مجہے جانے دو اسلئے کہ موسی اس سے زیادہ ستائے گئے اور صبر کیا **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اسکی سند مین ایک مرد بڑہا دیا گیا ہے
روایت کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے اُنہون نے عبد اللہ بن محمد سے اُنہون نے عبید اللہ بن موسی سے اور حسین بن محمد سے اُنہون نے اسرائیل سے اُنہون نے سدی سے اُنہون نے ولید

فَضْلُ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

ن ابی ہشام سے انہوں نے زید بن اللہ سے انہوں نے ابن مسعود سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مضمون اسمین کا اس سند کے سوا اور سندسی

فضیلت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ فَقَرَأَ عَلَیْہِ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَقَرَأَ فِیْھَا اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْحَنِیْفِیَّۃُ الْمُسْلِمَۃُ لَا الْیَھُوْدِیَّۃُ وَلَا النَّصْرَانِیَّۃُ وَلَا الْمَجُوْسِیَّۃُ مَنْ یَّعْمَلْ خَیْرًا فَلَنْ یُّکْفَرَہٗ وَقَرَأَ عَلَیْہِ لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیًا مِّنْ مَّالٍ لَابْتَغٰی اِلَیْہِ ثَانِیًا وَلَوْ کَانَ لَہٗ ثَانِیًا لَابْتَغٰی اِلَیْہِ ثَالِثًا وَلَا یَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَیَتُوْبُ اللّٰہُ عَلٰی مَنْ تَابَ

ترجمہ روایت ہے ابی بن کعب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسے کہ اللہ نے حکم کیا ہے کہ میں تمکو قرآن سناؤں پھر پڑھا آپ نے انکے آگے لم یکن الذین کفروا اور پڑھا اسمین ان الدین سے لیکفرہ تک یعنے دین اللہ کے نزدیک الگ طرف کی ملت ہے نہ یہودیت نہ نصرانیت نہ مجوسیت اور جو نیکی کریگا ناقدری نہوگی یعنی اسکا بدلہ پاویگا اور پڑھا آپ نے لو ان سے آخر تک یعنی اگر آدمی کا ایک جنگل بھرا ہو مال سے تو بھی وہ دوسرا ڈھونڈھتا ہے اور اگر دو جنگل ہوں تو تیسرا طلب کرتا ہے اور آدمی کا پیٹ ہرگز نہیں بھرتا مگر مٹی سے یعنے قبر کی اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالی انکی جو توبہ کرے یعنی قناعت عنایت فرماتا ہے انکو جو قناعت کرتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ اور سند سے بھی اور روایت ہے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابزی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی بن کعب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابی بن کعب سے کہ اللہ نے حکم کیا ہے مجھکو کہ میں تمہارے آگے قرآن پڑھوں اور روایت کی قتادہ نے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مجھکو حکم فرمایا کہ میں تمہارے آگے قرآن پڑھوں **مترجم** حقیقت میں انسان ایسا حریص ہے کہ کسیطرح مال و متاع دنیوی سے سیر نہیں ہوتا بجز خاک گور کے کسی شاعر نے اسی مضمون کو نظم کیا ہی **شعر** کور چشم تنگ دنیادار را ÷ یا قناعت پر کند یا خاک گور ÷ اور دوسرے نے کہا ہے **شعر** کاسۂ چشم حریصان پر نشد ÷ تا صدف قانع نشد پر در نشد

فَضْلُ الْاَنْصَارِ وَقُرَیْشٍ

باب انصار و قریش کی فضیلت میں

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْھِجْرَۃُ لَکُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ سَلَکَ الْاَنْصَارُ وَادِیًا اَوْ شِعْبًا لَکُنْتُ مَعَ الْاَنْصَارِ **ترجمہ** روایت ہے ابی بن کعب سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہجرت دین میں نہوتی تو میں ایک مرد انصاری ہوتا اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر انصار کسی نالے یا گھاٹی میں چلیں تب بھی انکے ساتھ رہوں یعنی انکی رفاقت نہ چھوڑوں **ف** یہ حدیث حسن ہے

عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْاَنْصَارِ لَا یُحِبُّھُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضُھُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ اَحَبَّھُمْ فَاَحَبَّہُ اللّٰہُ وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ فَاَبْغَضَہُ اللّٰہُ فَقُلْنَا لَہٗ اَنْتَ سَمِعْتَہٗ مِنَ الْبَرَاءِ فَقَالَ اِیَّایَ حَدَّثَ **ترجمہ** روایت ہے عدی بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں براء بن عازب سے کہ انہوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یا کہا انہوں نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے حق میں کہ نہیں دوست رکھتا انکو مگر مومن اور نہیں بغض رکھتا انسے مگر منافق اور جو انکو دوست رکھے اللہ اسکو دوست رکھے اور جو ان سے بغض رکھے اللہ اسسے بغض رکھے سو ہم لوگوں نے عدی سے کہا کہ تمنے سنی ہے یہ حدیث براء سے انہوں نے کہا کہ ہاں براء نے مجھسے تو بیان کی **ف** یہ حدیث صحیح ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ ھَلْ فِیْکُمْ اَحَدٌ مِّنْ غَیْرِکُمْ فَقَالُوْا لَا اِلَّا ابْنُ اُخْتٍ لَّنَا فَقَالَ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْھُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ قُرَیْشًا حَدِیْثٌ عَھْدُھُمْ بِجَاھِلِیَّۃٍ وَّمُصِیْبَۃٍ وَّاِنِّیْ اَرَدْتُّ اَنْ اَجْبُرَھُمْ وَاَتَاَلَّفَھُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ یَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْیَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی بُیُوْتِکُمْ قَالُوْا بَلٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَکَ النَّاسُ وَادِیًا اَوْ شِعْبًا وَّسَلَکَتِ الْاَنْصَارُ وَادِیًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَکْتُ وَادِیَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَھُمْ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا چند لوگوں کو انصار سے اور فرمایا کہ تم میں کوئی غیر تو نہیں انہوں نے عرض کی کہ کوئی غیر نہیں مگر ایک بھانجا ہمارا آپ نے فرمایا بھانجا قوم کا قوم میں داخل ہے پھر فرمایا کہ قریش نے نئی جاہلیت چھوڑ کر مسلمان ہوئے ہیں اور انہوں نے مصیبت بھی پائی ہیں یعنے قتل وغیرہ سے اور میں چاہتا ہوں کہ کچھ انکی دلشکنی کا علاج کروں اور انکا دل ہاتھ میں لاؤں یعنے اسی لئے مال غنیمت میں سے میں نے انکو کچھ دیا ہے کیا تم راضی نہیں ہوتے کہ لوگ دنیا لیکر اپنے گھر جاویں اور تم اللہ کے رسول کو لیکر اپنے گھر جاؤ لوگوں نے کہا کیوں نہیں ہم راضی ہوئے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر لوگ کسی نالے میں یا کسی پہاڑ کی گھاٹی میں چلیں اور انصار اور نالے اور گھاٹی میں چلیں تو میں انصار ہی کا ساتھ دوں **ف** یہ حدیث صحیح ہے

عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّہٗ کَتَبَ اِلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ یُعَزِّیْہِ فِیْمَنْ اُصِیْبَ مِنْ اَھْلِہٖ

وَبَنِي عَمِّهِ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنَا أُبَشِّرُكَ بِبُشْرَى مِنَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِذَرَارِيِّ الْأَنْصَارِ وَلِذَرَارِيِّ ذَرَارِيِّهِمْ **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سے کہ اُنہوں نے لکھا انس بن مالک کو ایک خط تعزیت کا جب اُنکے گھر والوں اور چچا کی اولاد کے یہ لوگ کام آئے تہے دن حرہ کے اور اُسمین یہ لکھا کہ مین تمکو ایک بشارت دیتا ہون اللہ کیطرف سے کہ سُنی ہے مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے یا اللہ بخشدے انصار کو اور اُنکی اولاد کو اور اُنکی اولاد کی اولاد کو یعنے تین پشتون تک سب کے مغفرت کے لئے آپنے دعا دی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ قتادہ نے نضر بن انس سے اُنہوں نے زید بن ارقم سے **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَإِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ أَعِفَّةٌ صُبُرٌ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ ابی طلحہ نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہسے کہ سلام کہدو میرا تم اپنے قوم کو کہ انکو مین پرہیزگار اور صابر جانتا ہون **ف** یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے **عن** أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنَّ عَيْبَتِيَ الَّتِي آوِي إِلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي وَإِنَّ كَرِشِي الْأَنْصَارُ فَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ وَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو کہ میرے جامدانی کہ جسکی طرف مین لوٹکر آتا ہون میرے اہل بیت ہین اور میرے راز دار اور امین انصار ہین سو معاف کرو انکی برائیون کو بروں سے اور قبول کرو نیکیون کو انکے نیکون سے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور اسبابمین انس سے بہی روایت ہے **مترجم** عیبتہ جامدانی اور صندوق کو کہتے ہین کہ جسمین کپڑے حفاظت سے رہین آپنے اپنے اہل بیت کو اپنی جامدانی فرمایا کہ وہ آپکے خدمتگار اور امانتدار تہے اور کرش جانور کے عضو کا نام ہے مثل معدہ کے آپنے انصار کو کرش یعنے جیسے معدہ مین طعام و غذا طیار رہتی ہے اور مجتمع ہوتی ہے پہر اُس سے سارے بدن کو نفع پہونچتا ہے اسیطرح مین خاطر جمعی سے انصار مین ہون کہ نہایت دیانت اور امانت سے میرے عہود اور مواثیق اور اسرار کی حافظ و نگہبان ہین اور دل و جان سے مجہپر قربان ہین جزاہم اللہ عنا خیر الجزاء اللہم اغفر لہم وارحمہم والحقنا بہم **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار معدہ میرا ہین اور جامدانی میرے اور لوگ بڑہتے ہین اور بڑہتے جائینگے اور انصار کم ہوتے جائینگے سو قبول کرو انکے نیکون سے اور معاف کرو انکی بدون سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللَّهُ **ترجمہ** روایت ہے سعد سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ارادہ کرے قریش کی ذلت کا اللہ اُسکو ذلیل کرے **ف** یہ حدیث غریب ہے خبر دی ہمکو عبد بن حمید نے اُنہوں نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے صالح بن کیسان سے اُنہوں نے ابن شہاب سے اِسی اسناد سے مانند اسکے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجہسے کہ نہین بغض رکہتا انصار سے جو ایمان رکہتا ہے اللہ پر اور پچہلے دن پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَذَقْتَ أَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَأَذِقْ آخِرَهُمْ نَوَالًا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ دعا کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یا اللہ چکہایا تو نے قریش کو اول عذاب یعنے قتل و اسر کا اور چکہا انکو آخر مین مزا عنایت اور رحمت کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے، روایت کی ہمسے عبد الوہاب وراق نے اُنہوں نے یحییٰ سے اُنہوں نے اعمش سے مانند اسکے **عن** أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِنِسَاءِ الْأَنْصَارِ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ بخشدے انصار کو اور اُنکی اولاد کو اور اُنکی اولاد کی اولاد کو اور اُنکی عورتونکو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اِس سند سے

باب مَا جَاءَ فِي أَيِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ

باب انصار کے گہرون کی فضیلت مین **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ أَوْ بِخَيْرِ الْأَنْصَارِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ فَقَبَضَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِي بِيَدَيْهِ قَالَ وَفِي دُورِ الْأَنْصَارِ كُلِّهَا خَيْرٌ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون تمکو انصار کے یا فرمایا انصار کے بہتر لوگونکی لوگون نے عرض کی کیون نہین اے رسول اللہ کے فرمایا بہتر گہر انصار مین بنی نجار ہین پہر جو انکے قریب ہین بنی عبد الاشہل پہر جو اُنکے قریب ہین بنی الحارث جو اولاد مین خزرج کی پہر جو اُن سے قریب ہین بنی ساعدہ پہر اشارہ کیا آپنے دونون ہاتہون سے اور بند کیا انگلیون کو اور پہر کہولا انکو جیسے

انصار کے گہرون کی فضیلت

کوئی اپنے ہاتھوں سے کچھ پھینکتا ہی اور فرمایا کہ انصار کے سب گھروں مین خیر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث انس سے روایت کی ہمین ابی اُسید
ساعدی سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** اَبِی اُسَیدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ دُوْرُ بَنِی النَّجَّارِ ثُمَّ دُوْرُ بَنِی
عَبْدِ الْاَشْھَلِ ثُمَّ بَنِی الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنِی سَاعِدَۃَ وَفِی کُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَدْ فَضَّلَ
عَلَیْنَا فَقِیْلَ قَدْ فَضَّلَکُمْ عَلٰی کَثِیْرٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی اُسید ساعدی سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کے سب گھروں مین بہتر گھر بنی نجار کے ہین پھر ان کے
عبد الاشہل کے پھر بنی الحارث بن الخزرج کے پھر بنی ساعدہ کے اور سب گھروں مین انصار کے خیر ہے سو سعد نے کہا مین نہین دیکھتا ہون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مگر بیشک آپ نے فضیلت
دی ہے ہم پر اور لوگوں کو تو لوگوں نے اُنسے کہا کہ تمکو بھی تو فضیلت دی اپنی بہت لوگوں پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو اُسید ساعدی کا نام مالک بن ربیعہ ہے
عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ دِیَارِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ انصار کے سب گھروں مین بہتر بنو نجار کے گھر ہین **ف** یہ حدیث غریب ہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الْاَنْصَارِ
بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْھَلِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار مین بہتر گھر بنو عبد الاشہل کے ہین **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ الْمَدِیْنَۃِ باب مدینہ کی فضیلت مین **عن** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا کَانَ
بِحَرَّۃِ السُّقْیَا الَّتِیْ کَانَتْ لِسَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ائْتُوْنِیْ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ فَقَالَ اللّٰھُمَّ
اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ کَانَ عَبْدَکَ وَخَلِیْلَکَ وَدَعَا لِاَھْلِ مَکَّۃَ بِالْبَرَکَۃِ وَاَنَا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ اَدْعُوْکَ لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ تُبَارِکَ لَھُمْ فِیْ مُدِّھِمْ وَصَاعِھِمْ
مِثْلَیْ مَا بَارَکْتَ لِاَھْلِ مَکَّۃَ مَعَ الْبَرَکَۃِ بَرَکَتَیْنِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا کہ نکلے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتھ یہانتک کہ جب پہونچے ہم
حرۂ سقیا مین جو نام ہے ایک مقام کا قریب مدینہ کے اور وہ محلہ تھا سعد بن ابی وقاص کا وہان فرمایا آپنے کہ وضو کا پانی مجھے لاؤ پھر وضو کر کے قبلہ رخ کھڑے ہوئے
اور فرمایا کہ یا اللہ ابراہیم تیرا بندہ اور دوست تھا اور اُسنے دعا کی مکہ والون کے لئے برکت کی اور مین تیرا بندہ اور رسول ہون دعا کرتا ہون مدینہ والون کے لئے کہ برکت دے تو
اُنکے مُد اور صاع مین اُس برکت سے دونی جو مکہ والون کو ہے اور ہر برکت کے ساتھ دو برکتین اور یعنے مکہ والون سے چوگنی برکت عنایت کر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور
اس باب مین عائشہ اور عبد اللہ بن زید اور ابی ہریرہ سے روایت ہے **عن** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ
رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے اور ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر اور میرے منبر کے بیچ مین ایک باغ ہے جنت
کے باغوں سے **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے روایت کی ہمسے محمد بن کامل مروزی نے اُنہوں نے عبد العزیز بن ابی حازم سے اُنہوں نے کثیر بن زید سے اُنہوں نے
ولید بن رباح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے میرے گھر اور منبر کے بیچ مین ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے اور اسی اسنادسے مروی
ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا ایک نماز میری اس مسجد مین بہتر ہے ہزار نمازوں سے اور مسجدوں کی مگر مسجد حرام یعنے مسجد حرام کی ایک نماز حضرت کی مسجد کے ہزار
نمازوں کے برابر ہے چنانچہ ذکر کیا اسکو ابن الملک نے یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سندوں سے بھی سوا اسکے **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَلْیَمُتْ بِھَا فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَّمُوْتُ بِھَا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
جس سے ہو سکے کہ مدینہ مین مرے تو وہین مرے اسلئے کہ مین شفاعت کرونگا اُنکی جو وہان مرے **ف** اس باب مین سبیعہ بنت حارث اسلمیہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن
ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے ایوب سختیانی کی روایت سے **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ مَوْلَاۃً لَّہٗ اَتَتْہُ فَقَالَتْ اشْتَدَّ عَلَیَّ الزَّمَانُ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَخْرُجَ اِلَی الْعِرَاقِ
قَالَ فَھَلَّا اِلَی الشَّامِ اَرْضِ الْمَنْشَرِ وَاصْبِرِیْ لَکَاعِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَبَرَ عَلٰی شِدَّتِھَا وَلَأْوَائِھَا کُنْتُ لَہٗ شَھِیْدًا
اَوْ شَفِیْعًا یَّوْمَ الْقِیَامَۃِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ ایک مولاۃ اُنکی آئین اور کہنے لگین کہ مجھپر زمانہ کی گردش ہے اور مین چاہتی ہون کہ عراق کو جاؤن اُنہوں نے کہا شام
کو نہین جاتین تم کہ وہ زمین ہے حشر و نشر کی اور صبر کر ای نادان اسلئے کہ مین نے سُنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو صبر کرے مدینہ کی سختی اور
بھوک پر مین اُسکا گواہ اور شفیع ہونگا قیامت کے دن **ف** اس باب مین ابی سعید اور سفیان بن ابی زہیر اور سبیعہ اسلمیہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ قَرْیَةٍ مِّنْ قُرَی الْاِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِیْنَةُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے شہروں میں سب سے اخیر میں جو ویران ہوگا وہ مدینہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر جنادہ کی روایت سے کہ وہ ہشام سے روایت کرتے ہیں **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ اَعْرَابِیًّا بَایَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاِسْلَامِ فَاَصَابَهٗ وَعْكٌ بِالْمَدِیْنَةِ فَجَآءَ الْاَعْرَابِیُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ ثُمَّ جَآءَهٗ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِیْنَةُ كَالْكِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَیِّبَهَا **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ ایک گنوار نے بیعت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر اور اسکو بخار آیا مدینہ میں اور وہ حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ مجھ سے اپنی بیعت پھیر لیں یعنے تاکہ میں مدینہ سے چلا جاؤں آپ نے نہ مانا پھر حاضر ہوا وہ اور عرض کی کہ آپ مجھ سے اپنی بیعت پھیر لیں پھر نہ مانا آپ نے اور نکلا وہ گنوار سو فرمایا آپ نے مدینہ بمنزلہ بھٹی کے ہے دور کر دیتا ہے اپنی خباثت کو اور خالص کر دیتا ہے پاک کو یعنے جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے مدینہ بُرے لوگوں کو نکال دیتا ہے **ف** اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ لَوْ رَاَیْتُ الظِّبَآءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِیْنَةِ مَا ذَعَرْتُهَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا حَرَامٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ وہ کہتے تھے کہ اگر دیکھوں میں ہرن کو حوالی مدینہ کے چرتا ہوا تو ہرگز نہ ڈراؤں میں اسکو اسلئے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دو پتھریلی زمین کے بیچ میں حرم ہے **ف** اس باب میں سعد اور عبداللہ بن زید اور انس اور ابی ایوب اور زید بن ثابت اور رافع بن خدیج اور جابر بن عبداللہ اور سہل بن حنیف سے بھی روایت ہے مانند اسکے یعنے ابی ہریرہ کی روایت کے مانند اور ابو ہریرہ کی حدیث حسن ہے صحیح **مترجم** محدثین اور محققین کا یہی مذہب ہے کہ مدینہ بھی حرم ہے جیسا کہ مکہ حرم ہے اگرچہ حنفیہ نے اسکا انکار کیا ہے مگر مذہب حنفیہ کا بالکل حدیث کے خلاف ہے اور ان سب صحابیوں نے جنکے نام اوپر مذکور ہوئے حرم ہونا مدینہ کا بیان فرمایا ہے اور یہی صحیح ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهٗ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ یُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا کوہ اُحد تو آپ نے فرمایا یہ ایسا پہاڑ ہے کہ ہمکو دوست رکھتا ہے اور ہم بھی اسکو دوست رکھتے ہیں یا اللہ تحقیق ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم ٹھہرایا اور میں دونوں پتھریلی زمین کے بیچ کو یعنے مدینہ کو حرم ٹھہراتا ہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰی اِلَیَّ اَیَّ هٰؤُلَآءِ الثَّلٰثَةِ نَزَلْتَ فَهِیَ دَارُ هِجْرَتِكَ الْمَدِیْنَةِ اَوِ الْبَحْرَیْنِ اَوْ قِنَّسْرِیْنَ **ترجمہ** روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ ان تینوں مقاموں میں جہاں تو جاوے وہ تیرے ہجرت کا گھر ہے مدینہ یا بحرین یا قنسرین **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر فضل بن موسیٰ کی روایت سے اور اکیلے ابو عمار نے اسکو روایت کیا ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَصْبِرُ عَلٰی لَاْوَآءِ الْمَدِیْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا اَوْ شَهِیْدًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا نہیں کہ مدینہ کی بھوک اور سختی پر صبر کرے مگر میں اُسکا شفیع یا گواہ ہونگا قیامت کے دن **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور صالح بن ابی صالح بھائی ہیں سہیل بن ابی صالح کے

فِیْ فَضْلِ مَكَّةَ باب مکہ معظمہ کی فضیلت میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ حَمْرَآءَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَی الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَیْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَی اللّٰهِ وَلَوْلَا اَنِّیْ اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عدی سے کہ انہوں نے کہا میں نے دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو حزورہ کی پر کھڑے ہوئے اور فرماتے تھے کہ قسم ہے اللہ کی کہ تو بہتر ساری زمین ہے اللہ کی اور پیاری ساری زمین سے اللہ کو اور اگر میں نکالا نہ جاتا تو ہرگز تجھ سے باہر نہ جاتا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی اور روایت کی یونس نے زہری سے مانند اسکے اور روایت کی یہ محمد بن عمرو نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث زہری کی جو ابی سلمہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن عدی بن حمرا سے روایت کی ہی وہ میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ مَا اَطْیَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَّاَحَبَّكِ اِلَیَّ وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِیْ اَخْرَجُوْنِیْ مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَیْرَكِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے کہ تو کیا اچھا شہر ہے اور مجھکو سب سے زیادہ پیارا ہے اور اگر میری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں سوا تیرے کہیں نہ رہتا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے

فِیْ فَضْلِ الْعَرَبِ باب عرب کی فضیلت میں

عن سلمان قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا سلمان لا تبغضنی فتفارق دینک قلت یا رسول اللہ کیف ابغضک وبک ھدانی اللہ قال تبغض العرب فتبغضنی **ترجمہ** روایت ہے سلمان سے کہا کہ مجھسے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اے سلمان نہ بغض رکھہ تو مجھسے کہ تیرا دین ہاتہ سے جاتا رہے مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین آپسے کیونکر بغض رکھونگا اور آپ ہی کے سبب سے اللہ نے مجھے ہدایت کی فرمایا جب تو بغض رکھیگا عرب سے تو بغض رکھیگا مجھسے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر ابی بدر شجاع بن ولید کی روایت سے **عن** عثمان بن عفان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غش العرب لم یدخل فی شفاعتی ولم تنلہ مودتی **ترجمہ** روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو خیانت کرے عرب سے نہ داخل ہوگا میری شفاعت مین اور نصیب نہوگی اسکو محبت میری **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر حصین بن عمر احمسی کی روایت سے کہ وہ مخارق سے روایت کرتے ہین اور حصین محدثین کے نزدیک کچھہ قوی نہین **عن** محمد بن ابی رزین عن امہ قالت کانت ام الحریر اذا مات احد من العرب اشتد علیھا فقیل لھا انا نراک اذا مات الرجل من العرب اشتد علیک قالت سمعت مولای یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتراب الساعۃ ھلاک العرب قال محمد بن ابی رزین ومولاھا طلحۃ بن مالک **ترجمہ** روایت ہے محمد بن ابی رزین سے کہ انہون نے روایت کی اپنی ماں سے کہ انہون نے کہا حریر کی ماں کا یہ حال تہا کہ جب عرب مین سے کوئی مرتا تہا تو انکو نہایت غم ہوتا تہا لوگون نے کہا ہم دیکھتے ہین کہ جب کوئی عرب مرتا ہے تو تمکو نہایت غم ہوتا ہے انہون نے کہا مین نے سنا ہی اپنی مولا سے کہ وہ کہتے تہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی قریب ہونے کی نشانی ہے عرب کا مرنا محمد بن ابی رزین نے کہا کہ مولی انکے طلحہ بن مالک تہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر سلیمان بن حرب کی روایت سے **عن** ام شریک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیفرن الناس من الدجال حتی یلحقوا بالجبال قالت ام شریک یا رسول اللہ واین العرب یومئذ قال ھم قلیل **ترجمہ** روایت ہے ام شریک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ بہاگینگے دجال سے یہانتک کہ کوہستان مین جا رہینگے ام شریک نے عرض کی کہ یا رسول اللہ عرب اسدن کہان ہونگے آپنے فرمایا وہ اندنون بہت کم ہونگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عن** سمرۃ بن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سام ابو العرب ویافث ابو الروم وحام ابو الحبش **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سام باپ ہے عرب کے اور یافث روم کے اور حام حبش کے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور یافث کو یافت یعنے تاء مثناۃ سے اور یفث بہی کہتے ہین

باب فی فضل العجم عجم کی فضیلت مین

عن ابی ھریرۃ یقول ذکرت الاعاجم عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لانا بھم او ببعضھم اوثق منی بکم او ببعضکم **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ وہ کہتے تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس عجم کا ذکر آیا تو آپنے فرمایا مجھے انکا یا انکے بعض کا زیادہ اعتماد ہے بہ نسبت تمہارے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر ابی بکر بن عیاش کی روایت سے اور صالح وہ بیٹے ہین مہران کے مولی ہین عمرو بن حریث کے **عن** ابی ھریرۃ قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین انزلت سورۃ الجمعۃ فتلاھا فلما بلغ واخرین منھم لما یلحقوا بھم قال لہ رجل یا رسول اللہ من ھؤلاء الذین لم یلحقوا بنا فلم یکلمہ قال وسلمان الفارسی فینا قال فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی سلمان فقال والذی نفسی بیدہ لو کان الایمان بالثریا لتناولہ رجال من ھؤلاء **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ انہون نے کہا ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تہے جب سورہ جمعہ اتری سو پڑہا اسکو آپنے پہر جب پہونچے آپ واخرین منھم لما یلحقوا بھم یعنے اور لوگ جو ابہی انسے نہین ملے ایک شخص نے پوچہا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہین جو ابہی ہمسے نہین ملے آپنے کچہہ نفرمایا اور سلمان فارسی ہمارے درمیان موجود تہے پہر آپنے اپنا ہاتہ سلمان پر رکہا اور فرمایا کہ قسم ہے اسکی کہ میری جان اسکے ہاتہ مین ہے اگر ایمان ثریا مین لٹکا ہوتا تو تا ہم لاتے اسکو چند لوگ انمین کے یعنے فارس کے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور کئی سند سے ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین **مترجم** پوری آیت سورہ جمعہ مین یہ ہے ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم ایاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین واخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم یعنے وہ اللہ ایسا ہے کہ اٹہایا اسنے امیون مین ایک رسول انہین کا کہ پڑہتا ہے ان پر آیتین اسکی اور پاک کرتا ہے انکو اور سکہلاتا ہے انکو کتاب و حکمت اور تہے وہ اسکے پہلے البتہ صریح گمراہی مین اور اور لوگ ہین کہ ابہی انمین نہین ملے اور وہ زبردست ہے حکمت والا یعنے اس آیت مین بشارت ہی کہ ایک اور لوگ صحابہ سے آکر ملینگے اور دین کی تائید مین انکے شریک ہونگے پس حضرت نے فرمادیا کہ وہ لوگ جنکی اس آیت مین بشارت ہے فارس کے لوگ

ہین اور حقیقت مین ایسا ہی ہوا کہ اکثر عجم کے لوگون نے بڑی تائید دین کی اور بڑی خدمت حدیث و قرآن کی بجالائی اور ہزارون محدثین اور مفسرین اور مؤیدان کتاب
و سنت فارس سے پیدا ہوئے ہین **فِي فَضْلِ الْيَمَنِ باب یمن کی فضیلت مین عَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ
الْيَمَنِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا **ترجمہ** روایت ہے زید بن ثابت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر کی یمن کیطرف اور کہا کہ یا اللہ انکے دل
ہماری طرف پھیر دے اور ہمارے صاع اور مد مین برکت دے یعنے اگر وہ لوگ آئین مدینہ مین تکلیف نپاوین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے زید بن ثابت کی روایت سے نہین جانتے ہم
اسکو مگر عمران قطان کی روایت سے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَضْعَفُ قُلُوْبًا وَاَرَقُّ اَفْئِدَةً اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ
وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آئے تمہارے پاس لوگ یمن کے اور وہ نہایت نرم دل اور رقیق القلب مین ایمان بھی یمن
نکلا ہے اور حکمت بھی یمن سے نکلی ہی **ف** اس باب مین ابن عباس سے اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ اَلْمُلْكُ فِيْ قُرَيْشٍ وَالْقَضَاءُ فِي الْاَنْصَارِ وَالْاَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالْاَمَانَةُ فِي الْاَزْدِ يَعْنِي الْيَمَنَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
سلطنت اور بادشاہی قریش مین ہے اور قضا انصار مین اور اذان حبشہ مین اور امانت ازد مین یعنے یمن مین **ف** روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہون نے عبدالرحمن سے انہون
نے معاویہ سے انہون نے ابی مریم سے انہون نے ابی ہریرہ سے مانند اسکے اور مرفوع نہین کیا اسکو اور یہ صحیح تر ہے زید بن حباب کی روایت سے **مترجم** سلطنت اور خلافت اللہ نے قریش کو
دی اور امامیہ قریش مین ہو اور اذان حبشیونکو کہ انکی آواز بلند ہے اور حضرت بلال مؤذن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبشی تھے اور ایمان و حکمت کو جو یمنی فرمایا اسلئے کہ ایمان
و حکمت دونون مکہ سے نکلے ہین اور مکہ تہامہ سے ہی اور تہامہ زمین یمن مین داخل ہے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ
يُرِيْدُ النَّاسُ اَنْ يَّضَعُوْهُمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّرْفَعَهُمْ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُوْلُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ اَبِيْ كَانَ اَزْدِيًّا يَا لَيْتَ اُمِّيْ كَانَتْ اَزْدِيَّةً **ترجمہ** روایت ہے
انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ازد مددگار ہین اللہ کے دین کے زمین مین لوگ چاہینگے کہ انکو حقیر کرین اور اللہ انکی ایک نمانیگا اور ازدیونکو بلند کریگا اور لوگون پر ایک
وقت آویگا کہ آدمی کہیگا کاش میرا باپ ازدی ہوتا کاش میری ماں ازدی ہوتی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی انس سے اسی
اسناد سے موقوفاً اور وہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے یعنی مرفوع سے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنْ لَّمْ نَكُنْ مِنَ الْاَزْدِ فَلَسْنَا مِنَ النَّاسِ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ وہ کہتے تھے اگر ہم
ازدی نہون تو ہم آدمی نہین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ اَحْسِبُهُ
مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَنْ حِمْيَرًا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا اَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَاَيْدِيْهِمْ طَعَامٌ وَهُمْ اَهْلُ اَمْنٍ وَاِيْمَانٍ **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
ایک شخص آیا اور خیال کرتا ہون مین کہ وہ بنی قیس کے قبیلہ سے تھا اور اُسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ قبیلہ حمیر کو لعنت فرمائی سو آپنے مونہہ پھیر لیا پھر وہ اور طرف سے آیا پھر آپنے
مونہہ پھیر لیا پھر وہ اور طرف سے آیا پھر آپنے مونہہ پھیر لیا اور فرمایا کہ اللہ رحمت کرے حمیر کے قبیلہ پر کہ مونہہ مین انکے سلام ہے اور ہاتہ مین انکے طعام اور وہ امن و ایمان والے
مین **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سی عبدالرزاق کی روایت سے اور مینا سے اکثر منکر روایتین مروی ہوتی ہین **فِيْ غِفَارٍ وَاَسْلَمَ وَ**
جُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ باب غفار اور اسلم اور جہینہ اور مزینہ کی فضیلتونمین **عَنْ** اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ
وَجُهَيْنَةُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارٌ وَمَنْ كَانَ مِنْ عَبْدِ الدَّارِ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلَاهُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ایوب انصاری سے کہ
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار اور مزینہ اور جہینہ اور اشجع اور غفار اور جو ہو قبیلہ عبدالدار سے وہ میرے رفیق ہین کوئی انکا رفیق نہین سوا اللہ کے
اور اللہ اور رسول انکا رفیق ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **فِيْ ثَقِيْفٍ وَبَنِيْ حَنِيْفَةَ باب** ثقیف اور بنی حنیفہ کی فضیلت مین **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ
قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ جلا دیا ہمکو تیرون نے
ثقیف کی سو بد دعا کیجئے انکے لئے سو فرمایا آپنے یا اللہ ہدایت کر ثقیف کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلَاثَةَ اَحْيَاءٍ ثَقِيْفًا وَبَنِيْ حَنِيْفَةَ وَبَنِيْ اُمَيَّةَ **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ انہون نے کہا وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

باب یمن کی فضیلت مین

اور وہ برا جانتے تھے تین قبیلوں کو ثقیف اور بنی حنیفہ اور بنی امیہ کو **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثقیف کذاب و مبیر **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قبیلہ بنی ثقیف مین ایک جھوٹا ہے ایک ہلاک کرنیوالا ہے **ف** روایت کی ہم سے عبدالرحمن بن واقد نے انہون نے شریک سے اسی اسناد سے مانند اسکے اور عبداللہ بن عصم کی کنیت ابا علوان ہے اور وہ کوفی ہین یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر شریک کی روایت سے اور شریک کہتے تھے کہ روایت ہے عبداللہ بن عصم سے اور اسرائیل نے جو روایت کی انہی شیخ سے تو عبداللہ بن عصمہ کہا اور اسی باب مین اسماء بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے **ف** حضرت کا خبر دینا صحیح ہوا کہ ثقیف مین ایک جھوٹا کذاب مختار بن عبید ثقفی پیدا ہوا کہ اسنے دعویٰ نبوت کیا اور دوسرا حجاج بن یوسف ظالم کہ جسنے ہزاران ہزار صالحین اور اکابر دین کو قتل کیا **عن** ابی ھریرۃ ان اعرابیا اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکرۃ فعوضہ منہا ست بکرات فتسخطھا فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان فلانا اھدی الی ناقۃ فعوضتہ منہا ست بکرات فظل ساخطا لقد ھممت ان لا اقبل ھدیۃ الا من قرشی او انصاری او ثقفی او دوسی وفی الحدیث کلام اکثر من ھذا **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ ایک گنوار نے ہدیہ دی رسول خدا کو ایک جوان اونٹنی اور آپنے اسکے عوض مین چھ اونٹنیان عنایت فرمائین پھر بھی وہ خفا رہا اور خبر حضرت کو پہونچی تو آپنے اللہ کی حمد وثنا کی اور فرمایا کہ فلان شخص نے مجھے ایک اونٹنی دی اور مین نے اسکے بدلے چھ اونٹنیان دین جب بھی وہ خفا رہا تو اب مین نے قصد کیا کہ ہرگز قبول نکرون ہدیہ کسیکا سوا قرشی یا انصاری یا ثقفی یا دوسی کے اور اس حدیث مین اور بھی ذکر ہے **ف** یہ حدیث مروی ہوئی ابی ہریرہ کی سندون سے اور یزید بن ہارون ایوب سے العلاسی روایت کرتے ہین اور وہ ایوب بن مسکین ہین اور انکو ابن ابی مسکین بھی کہتے ہین اور شاید کہ یہ حدیث وہی ہے جو مروی ہوئی ایوب سے انہون نے روایت کی سعید مقبری سے اور وہ ایوب ابوالعلاء ہین اور وہی ایوب بن مسکین ہے کہ انکو ابن ابی مسکین بھی کہتے ہین **عن** ابی ھریرۃ قال اھدی رجل من بنی فزارۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ناقۃ من ابلہ التی کانوا اصابوا بالغابۃ فعوضہ منہا بعض العوض فتسخط فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر یقول ان رجالا من العرب یھدی احدھم الھدیۃ فاعوضہ منہا بقدر ما عندی ثم یتسخطہ فیظل یتسخط فیہ علی وایم اللہ لا اقبل بعد مقامی ھذا من رجل من العرب ھدیۃ الا من قرشی او انصاری او ثقفی او دوسی **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہون نے کہ ایک شخص نے بنی فزارہ سے ہدیہ دی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹنی اپنی ان اونٹنیون مین جو ملی تھی غابہ مین سو حضرت نے اسکے بدلے مین کچھ عنایت فرمایا اور وہ خفا ہوا سو سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ منبر پر فرماتے تھے کہ عرب کے لوگ مجھے ہدیہ دیتے ہین اور مین اسکے بدلے مین جو میرے پاس ہوتا ہے دیدیتا ہون پھر وہ خفا رہتا ہے اور مجھ پر خفگی ہی جتاتا رہتا ہے اور قسم ہے اللہ کی کہ اب اسکے بعد مین کسی عرب کا ہدیہ نلونگا مگر جو قرشی ہو یا انصاری یا ثقفی یا دوسی یعنے یہ لوگ شہرون مین ہین اور اعراب نادان **ف** یہ حدیث زیادہ صحیح ہے یزید بن ہارون کی روایت سے **عن** عامر بن ابی عامر الاشعری عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الحی الاسد والاشعرون لا یفرون فی القتال ولا یغلون ھم منی وانا منھم قال فحدثت بذلک معاویۃ فقال لیس ھکذا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ھم منی والی فقلت لیس ھکذا حدثنی ابی ولکنہ حدثنی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ھم منی وانا منھم قال فانت اعلم بحدیث ابیک **ترجمہ** روایت ہے عامر بن ابی عامر اشعری سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب ہے قبیلہ بنی اسد کا اور قبیلہ بنی اشعر کا کہ وہ لوگ بھاگتے نہین لڑائی سے اور چراتے نہین مال غنیمت سے اور وہ مجھ سے ہین اور مین انسے کہا عامر نے کہ بیان کی مین نے یہ روایت حضرت معاویہ سے تو انہون نے کہا حضرت نے ایسا نہین فرمایا بلکہ فرمایا کہ وہ مجھ سے ہین اور میری طرف ہین تو مین نے انسے کہا کہ ایسے تو روایت نہین کی میرے باپ نے بلکہ انہون نے تو کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ مجھ سے ہین اور مین انسے ہون تب کہا حضرت معاویہ نے کہ تم ہی خوب واقف ہو اپنے باپ کی روایت سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر روایت سے وہب بن جریر کی اور اسد اور ازد دونون قبیلہ ایک ہی ہین **مترجم** اسد اور ازد دونون ایک ہی شخص کا نام ہے اور وہ یمن کے ایک قبیلہ کا باپ تھا اور انصار سب اسکی اولاد مین اور اشعر بھی ایک شخص کا لقب ہے کہ عمرو بن حارثہ اسکا نام ہے اور وہ بھی باپ ہین یمن کے ایک قبیلہ کا کہ اسی مین سے ہین ابو موسی اشعری اور اشعریین سب اسکی اولاد مین ہین **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسلم سالمھا اللہ وغفار غفر اللہ لھا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم کو اللہ سلیم وسالم رکھے اور غفار کی مغفرت کرے **ف** اور اسی باب مین

ابی ذر اور ابی برزہ اور اسلمی اور بریدہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اسلم
سالمہا اللہ وغفار غفر اللہ لہا وعصیۃ عصت اللہ ورسولہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور غفار کی مغفرت کرے
اور عصیہ نے نافرمانی کی اللہ اور اسکے رسول کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے مومل سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبداللہ سے شعبہ کی حدیث
کی مانند یعنی جو اس حدیث سے اوپر گذری اور اسمیں زیادہ کیا کہ عصیہ نے نافرمانی کی اللہ کی اور اسکے رسول کی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لغفار واسلم ومزینۃ ومن کان من جہینۃ او قال جہینۃ ومن کان من مزینۃ خیر عند
اللہ یوم القیمۃ من اسد وطی وغطفان **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اسکے ہاتھ میں ہے کہ
غفار اور اسلم اور مزینہ اور جہینہ کے لوگ اللہ کے نزدیک بہتر ہیں قیامت کے دن اسد اور طی اور غطفان کے لوگوں سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عمران بن
حصین قال جاء نفر من بنی تمیم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابشروا یا بنی تمیم قالوا بشرتنا فاعطنا قال فتغیر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وجاء نفر من اہل الیمن فقال اقبلوا البشری اذ لم یقبلہا بنو تمیم قالوا قد قبلنا **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہا کہ چند لوگ آئے بنی تمیم کے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپنے فرمایا بشارت ہو تمکو اے بنی تمیم انہوں نے کہا آپ ہمکو بشارت دیتے ہیں تو کچھ عنایت کیجئے پس متغیر ہو گیا چہرہ مبارک آپکا
اور چند لوگ یمن کے آئے اور آپنے فرمایا قبول کرو تم بشارت کو اسلئے کہ بنی تمیم نے اسکو قبول نکیا سو انہوں نے عرض کی کہ ہمنے قبول کی اسمیں فضیلت اہل یمن کی نکلی
اور بیوقوفی بنی تمیم کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی بکرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اسلم وغفار ومزینۃ خیر من تمیم
واسد وغطفان وبنی عامر بن صعصعۃ یمد بہا صوتہ فقال القوم قد خابوا وخسروا قال فہم خیر منہم **ترجمہ** روایت ہے ابی بکرہ سے کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسلم اور بنی غفار اور بنی مزینہ بہتر ہیں تمیم اور اسد اور غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ کے قبیلوں سے بلند کرتے تھے آپ اسکی ساتھ آواز
اپنی سو لوگوں نے کہا کہ یہ محروم ہوے اور نقصان میں پڑے آپنے فرمایا کہ بنی اسلم وغیرہ انسے بہتر ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اللہم بارک لنا فی شامنا اللہم بارک لنا فی یمننا قالوا وفی نجدنا فقال اللہم بارک لنا فی شامنا وبارک لنا فی یمننا قالوا وفی نجدنا قال ہنالک الزلازل والفتن وبہا او قال منہا
یخرج قرن الشیطان **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ برکت دے ہمارے شام میں یا اللہ برکت دے ہمارے یمن میں لوگوں نے کہا اور ہمارے
نجد میں آپنے فرمایا یا اللہ برکت دے ہمارے شام میں اور برکت دے ہمارے یمن میں لوگوں نے کہا کہ ہمارے نجد میں آپنے فرمایا وہاں زلزلے ہیں اور فتنے اور وہیں سے نکلیگا سینگ
شیطان کا یعنی لشکر اور مددگار اسکے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے ابن عون کی روایت سے اور مروی ہوئی یہ حدیث سالم بن عبداللہ کی روایت سے
بھی کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لینتہین اقوام یفتخرون بآبائہم
الذین ماتوا انما ہم فحم جہنم او لیکونن اہون علی اللہ من الجعل الذی یدہدہ الخراء بانفہ ان اللہ اذہب عنکم عبیۃ الجاہلیۃ وفخرہا
بالآباء انما ہو مؤمن تقی وفاجر شقی الناس بنو آدم وآدم خلق من التراب **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باز رہیں
لوگ فخر کرنے میں اپنے باپ دادوں پر جو مر گئے یعنی حالت جاہلیت وکفر میں اور حقیقت میں وہ کوئلا ہیں جہنم کا نہیں تو ذلیل ہو جاوینگے اللہ کے آگے گوبریلے سے
بھی کہ جو اپنے ناک سے گوہ کی گولیاں بناتا ہے اور تحقیق اللہ نے دور کی تمسے بڑا ولاف زنی جاہلیت کی اور فخر کرنا اپنے باپ دادوں پر اب تو لوگ مومن
متقی ہیں یا فاجر شقی اور نسب کی حقیقت یہ ہے کہ سب لوگ اولاد آدم ہیں اور آدم مٹی سے بنے ہیں **ف** اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے
یہ حدیث حسن ہے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قد اذہب اللہ عنکم عبیۃ الجاہلیۃ وفخرہا بالآباء مؤمن
تقی وفاجر شقی والناس بنو آدم وآدم من تراب **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے نے دور کی تمسے لاف زنی
جاہلیت کی اور فخر کرنا اپنے باپ دادا پر اب لوگ دو قسم میں ہیں مومن متقی یا بدکار شقی اور سب لوگ اولاد آدم ہیں اور آدم مٹی سے بنے ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے
اور سعید مقبری کو سماع ہے ابی ہریرہ سے اور روایت کی ہے انہوں نے اپنے باپ سے بہت چیزیں کہ وہ اپنے باپ سے ابی ہریرہ سے اور روایت کی سفیان ثوری نے

اور کئی لوگون نے یہ حدیث ہشام بن سعد سے انہون نے سعید مقبری سے انہون نے ابوہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابی عامر کی حدیث کے مانند جو ہشام بن سعد سے مروی ہے آخر سند تک وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَاتُهُ وَسَلَامُهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ ٭

کتاب العلل یہہ کتاب ہے حدیث کی علتون اور راویونکی جرح و تعدیل مین خبر دی ہمکو کروخی نے انکو قاضی ابو عامر ازدی نے اور شیخ عورجی اور ابو المظفر دہان تینون نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو محمد جراحی نے انکو ابو العباس محبوبی نے انکو **ابو عیسے ترمذی** یعنے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے کہ فرمایا انہون نے جو کچھہ اس کتاب مین ہے حدیث سے وہ سب معمول ہے اور تمسک کیا ہی اسکے ساتھ بعض اہل علم نے سوا دو حدیثون کے ایک حدیث ابن عباس کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کی ظہر اور عصر مدینہ مین اور مغرب اور عشا بغیر خوف اور سفر اور مطر کے اور دوسرے حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا آپنے کہ جب کوئی شراب پیوے کوڑے مارو اسکو پھر اگر پیئے چوتھی بار تو اسے قتل کر ڈالو اور بیان کر دی ہمنے علت دونون حدیثون کی کتاب مین **مترجم** کہتا ہے کہ جمع بغیر عذر حرام ہے جمہور کے نزدیک بلکہ بحر زخار مین مذکور ہے بعض اہل علم کہ اسپر اجماع ہے یعنے حرام ہونا جمع بین الصلوتین کا بغیر عذر کے مجمع علیہ ہے اور بعضون نے جو جواز اسکا بغیر عذر کے حضرت سے اور زید بن علی کے روایت کیا ہے وہ روایت صحیح نہین اور حاصل کیہ اگر اسپر اجماع نہ بھی ہو تو بھی مذہب جمیع صحابہ اور تابعین اور اہل بیت اور علماء امت اور ائمہ ثلثہ کا تو یہی اور بحر زخار مین کہا ہے کہ حرام ہے جمع بغیر عذر کے غرض دلائل ناطقہ وجوب توقیت پر اسقدر موجود ہین کہ استیفاء اسکا کتاب و سنت سے دشوار ہے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا اور حضرت نے فرمایا کہ نماز کا ایک اول وقت ہے ایک آخر اور فرمایا الوقت بین ہذین اور ائمہ معانی کے نزدیک مقرر ہو چکا کہ مبتدا جو محلی بلام جنس ہو وہ مقصود ہوتی ہے خبر پر برابر ہے کہ خبر بھی معرف بلام ہو یا نہو غرض الوقت یہان مبتدا ہے اور وہ مقصور ہے بین ہذین مین اور یہ آپنے جب فرمایا کہ دو دن نماز سائل کے ساتھ پڑھ لے پس معلوم ہوا کہ وقت انہی اوقات کی بیچ مین ہے اور انہی وقتون مین مقصور ہے اور ایسا ہی قول آپکا کہ فرمایا وَقْتُ صَلٰوتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ اس ترکیب سے بھی اور حصر کا مفید ہے غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوقات صلوۃ کو قولًا اور فعلًا ایسا بیان کیا ہے کہ کسی بات کا انتظار نہ رہا ہے پہر بھی یہ حدیث مین رہ گیا تا کہ حافظ علی الصلوۃ پر اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کتاب مین ابن عباس سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ جو دو نمازین بغیر عذر جمع کرے وہ کبائر کے دروازہ مین آیا مگر اسکی سند مین حنش ہے اور وہ حسین بن قیس الرحبی ہے کہ ملقب بابی علی ہے اور وہ ضعیف ہے امام احمد وغیرہ نے اسکو ضعیف کہا ہے اور ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے باسناد صحیح حضرت عمر سے روایت کیا ہے کہ انہون نے اپنے خط مین ابو موسے کو لکھا کہ جمع بین الصلوتین بغیر عذر کے کبائر سے ہے اور بڑی دلیل مجوزین جمع کے مطلقًا یہی حدیث ابن عباس کی ہے کہ امہات مین مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ مین پڑھین سات یا آٹھہ رکعت ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور ایوب نے کہا شاید کہ یہ حالت شب باران مین ہوا اور شیخین کی روایت مین ہے کہ مین گمان کرتا ہون کہ آپنے ظہر مین تاخیر کی ہو اور عصر مین تعجیل اور مغرب مین تاخیر کی ہو اور عشا مین تعجیل اور ایک روایت مین یہ ہے کہ جمع کی آپنے ظہر اور عصر جمیعًا اور مغرب اور عشا جمیعًا بغیر خوف و سفر کی اور روایت کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین اور کبیر مین اور روایت کی حافظ ہیثمی نے مجمع الزوائد مین ابن مسعود سے کہ جمع کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا سو لوگون نے عرض کی تو آپنے فرمایا مین نے اسلئے کیا کہ تکلیف نہو میری امت پر اور بعضے لوگون نے جو اسکو ضعیف کہا ہے اسلئے کہ اسمین ابن عبد القدوس ہے تو تضعیف انکی مضر نہین اسلئے کہ ابن عبد القدوس مین جن محدثین کو کلام ہے تو صرف اسی نظر سے کہ وہ ضعفا سے روایت کرتا ہے اور اہل تشیع سے ہی اور اول غیر قادح ہے باعتبار اسکے کہ اصلی کا اسکو کسے ضعیف سے روایت نہین کیا بلکہ اعمش سے روایت کیا ہے جیسا کہ حافظ ہیثمی نے کہا ہے اور تشیع بھی قادح نہین ہو سکتا جبتک کہ حد معتبر سے تجاوز نکرے اور تجاوز اسکا حد معتبر سے منقول نہین باوجودیکہ بخاری نے اسکو صدوق کہا ہے اور ابو حاتم نے لا باس بہ اور یہ دونون بڑے امام ہین جرح و تعدیل کے اور اس حدیث کا بزار نے بھی ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ مضمون اسکا یہ ہے کہ جمع کیا آنحضرت نے دو نمازونکو مدینہ مین بغیر خوف کے اور طحاوی نے روایت کیا ابو ہریرہ سے کہ جمع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کو اور وہ مسافر نہ تھے اور ایک شخص نے ابن عمر سے کہا کہ آپنے ایسا کیون کیا انہون نے کہا تا کہ امت پر حرج نہو اور روایت کیا اسکو مسلم نے ابن عباس سے کہ جمع کیا ظہر اور عصر اور مغرب و عشا کو مدینہ مین بغیر خوف اور مطر کے اور ترمذی نے بھی کہا بغیر خوف اور مطر کے اور اس روایت سے قول ایوب کا رد ہو گیا یعنے جو انہون نے کہا تھا کہ شاید یہ معاملہ شب باران کا ہوا اور امام الحرمین سے تعجب ہے کہ انہون نے کہا لفظ مطر متن حدیث مین وارد نہوا حالانکہ مسلم اور ترمذی مین یہ لفظ صاف مذکور ہے اور جب یہ حدیث ابن عباس کی جو بڑی دلیل ہے مجوز جمع کی بغیر تقیید باعذار تھے جمیع طرق سے معلوم ہو گئی تو اب معلوم کرنا چاہئے کہ لفظ

جمع کا لغتہً ہیئت اجتماعیہ پر دلالت کرتا ہے اور یہ ہیئت جمع تقدیم اور جمع تاخیر اور جمع صوری تینون مین موجود ہے مگر ایک وقت مین دو صورتون یا تینون کو شامل نہین ہوسکتا خواہ انمین ایک ہی مراد ہے اسلئے کہ فعل مثبت جمیع اقسام پر اپنے علم نہین ہوتا جیسے کہ مختصر المنتہی اور اُسکے شرح مین اسپر تصریح کی ہی اور غایۃ الاصول مین اور اکثر کتب اصول مین مذکور ہے اور جب یہ معلوم ہوگیا تو انمین سے کوئی جمع متعین نہین ہوسکتا مگر بدلیل اور روایت نسائی کی صاف دال ہے کہ یہ جمع جمع صوری تہی چنانچہ نسائی مین ابن عباس سے مروی ہے کہ انہون نے کہا نماز پڑہے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی جمعًا اور تاخیر کی آپنے ظہر مین اور تعجیل کی عصر مین اور تاخیر کی مغرب مین اور تعجیل کی عشا مین اور اسکے موید ہی جو ابی الشعثا ابن عباس کے راوی سے مروی ہے کہ اُنسے ابن دینار نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ پہلے نماز مین تاخیر کی ہوگی اور دوسری مین تقدیم تو اُنہون نے کہا مین بہی یہی گمان رکہتا ہون اور اسکی تائید کرتی ہے روایت ابن مسعود کی جو کہ مالک اور بخاری اور ابی داؤد اور نسائی نے اسکو نکالا ہے کہ کہا ابن مسعود نے کہ مین نے نہ دیکہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ کبہی پڑہی ہو آپ نے کوئی نماز غیر میقات مین مگر دو نمازین کہ جمع کین آپنے مغرب اور عشا مزدلفہ مین اور نماز پڑہی آپنے اُسدن فجر کے قبل میقات اسلئے کہ ابن مسعود نے اسمین مطلقًا نفی کی جمع کی اور حصر کیا جمع کو مزدلفہ مین باوجود اسکے کہ وہ جمع بالمدینہ کے روات سے ہین غرض یہ سب موید ہین اس امر کے کہ جمع بالمدینہ جمع صوری تہی اور اگر حمل کرین اسکو جمع حقیقی پر تو ابن مسعود کے دونون روایتون مین تناقض لازم آویگا اور گریز تناقض سے جمع کی طرف حتی الامکان واجب ہے اور ابن جریر کی روایت جو ابن عمر سے مروی ہے وہ بہی اس امر کی مصرح ہے چنانچہ مروی ہے ابن عمر سے کہ نکلے ہمپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور تاخیر کرتے تہی ظہر مین اور تعجیل کرتے تہے عصر مین اور دونون کو جمع کرتے تہے اور تاخیر کرتے تہے مغرب مین اور تعجیل کرتے تہے عشا مین اور جمع کرتے تہے اُن دونون کو اور یہ وہی جمع صوری ہے اور ابن عمر بہی جمع بالمدینہ کے رواۃ سے ہین غرض جمع بالمدینہ جمع صوری ہے و دونہ خرط القتاد انتہی ما قال المترجم اور کہا ابو عیسے رحمہ اللہ علیہ نے کہ جو ذکر کیا ہمنے اس کتاب مین مذہب فقہا کا اسمین سے جو قول ہے سفیان ثوری کا تو اکثر اسمین سے روایت کیا ہے محمد بن عثمان کوفی نے انہون نے روایت کی عبید اللہ بن موسی سی انہون نے سفیان سے اور بعض اسمین سے روایت کی ہے ابو الفضل مکتوم بن عباس ترمذی نے انہون نے روایت کی محمد بن یوسف فریابی سے انہون نے سفیان سے اور جو اس کتاب مین مالک بن انس کا قول ہے تو اکثر روایت کیا ہے اُسکو اسحاق بن موسی انصاری نے انہون نے معن بن عیسے قزاز سے انہون نے مالک بن انس سے اور جو اس کتاب مین ابواب صوم سے ہے اسکی خبر دی ہمکو ابو مصعب مدینی نے انہون نے روایت کی مالک بن انس سے اور بعض کلام مالک کی خبر دی ہمکو موسی بن حزام نے انکو عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے انکو مالک بن انس نے اور جو اس کتاب مین ابن مبارک کا قول ہے وہ بیان کیا احمد بن عبدہ آملی نے انہون نے روایت کی ابن مبارک کے اصحاب سے انہون نے ابن مبارک سے اور بعض روایات ہمکو بواسطہ ابی وہب کے پہونچی ابن مبارک سے اور بعض بواسطہ علی بن الحسن اور بعض روایات کی ہے عبدان نے انہون نے سفیان بن عبد الملک سے انہون نے ابن مبارک سے اور بعض پہونچی ہمکو بواسطہ ابن حبان کے ابن مبارک سی اور بعض روایت کی ہے وہب بن زمعہ نے انہون نے فضالہ نسوی سے انہون نے عبد اللہ بن المبارک سے اور عبد اللہ بن مبارک سے روایت کرنیوالی اور بہی ہین سوا اُنکے جو ہمنے ذکر کئے اور جو اس کتاب مین امام شافعی کا قول ہے تو اکثر کی اُسمین سے خبر دی ہمکو حسن بن محمد زعفرانی نے انہون نے روایت کی امام شافعی سے اور جو وضو اور نماز کے باب مین ہے اُسکی خبر دی ہمکو ابو الولید مکی نے امام شافعی سے اور بعض روایات پہونچی ہمکو ابو اسمعیل سے انہون نے روایت کی یوسف بن یحیی قرشی بویطی سی انہون نے امام شافعی سے اور ذکر کی ابو اسمعیل نے اکثر چیز بواسطہ ربیع کے امام شافعی سے اور کہا ابو اسمعیل نے کہ اجازت دی ہمکو ان چیزونکی ربیع نے اور لکہہ بہیجا ہماری طرف اور جو اسمین امام احمد بن حنبل اور اسحق بن ابراہیم کا قول ہے اُسکے خبر دی ہمکو اسحق بن منصور نے انہون نے روایت کی امام احمد اور اسحق سے مگر جو اسمین سے مذکور ہے ابواب حج اور دیات اور حدود مین اُسکو مینے نہین سنا اسحق بن منصور سے بلکہ خبر دی اُسکی مجہکو محمد بن موسی الاصم نے اسحق بن منصور سے انہون نے احمد اور اسحق سے اور بعض کلام اسحاق کی خبر دی ہمکو محمد بن فلیح نے انہون نے روایت کی اسحق سے اور بیان کردیے ہمنے یہ اسانید بخوبی اس کتاب مین کہ اُس کتاب مین موقوف روایتین ہین یعنے وہ اسانید ترمذی کے سوا ہے اور اس کتاب مین علتین حدیثونکی اور احوال رجال کے اور تاریخ وغیرہ مذکور ہے اُسکو دیا ہے مینے کتاب التاریخ سے یعنے بخاری کے اور اکثر علل ایسے ہین کہ مینے خود مناظرہ کیا ہے اسمین محمد بن اسمعیل بخاری سے اور بعض ایسے ہین کہ مناظرہ کیا مینے اسمین عبد اللہ بن عبد الرحمن اور ابو زرعہ سے اور اکثر چیزین محمد بن اسمعیل بخاری سے لی ہین اور کچہہ تہوڑی عبد اللہ اور ابو زرعہ سے اور ہمنے جو بیان کئے اس کتاب مین اقوال فقہا اور علل حدیث کی تو اسکا سبب یہ ہوا کہ لوگون نے ہمسے اسکی فرمایش کی اور ایک مدت تک ہمنے نکیا پہر جب یقین

ہوا کہ اسمین لوگونکا نفع ہے تو شامل کردیا ہمنے اُسکو کتاب مین **مترجم** کہتا ہے کہ اشارہ کیا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اسطرف کہ حدیث رسول کے ہوتے ہوئے اقوال فقہا کی
حاجت نہ تہی مگر اقوال فقہا اور علل احادیث کو دو سبب سے ہمنے شامل کتاب کیا ایک تو فرمایش لوگونکی دوسرے علت اور احوال رجال کے بیان مین وثوق و عدم وثوق
روایت کا معلوم ہوتا ہے اور اقوال فقہا کے بیان مین معلوم ہوجاتا ہے کہ کسکے قول مین خطا ہے اور مخالفت حدیث کی اور کسکے قول مین صواب ہے اور موافقت حدیث کے
اور چونکہ یہ امر موجب حصول کمال بصیرت ہے اسلئے ہمنے اسکو بہی شامل کتاب کیا انتہے ما قال المترجم **فرمایا مؤلف** رحمۃ اللہ علیہ نے اسلئے کہ ہمنے دیکہا کئی اماموں کو
کہ اُنہوں نے بکمال مشقت ایسی تصنیفیں کین کہ اُنسے اگلوں مین کسی نے نہ کی تہین اُنہیں اماموں مین ہین ہشام بن حسان اور عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج اور سعید بن
ابی عروبہ اور مالک بن انس اور حماد بن سلمہ اور عبد اللہ بن مبارک اور یحیی بن زکریا ابن ابی زائدہ اور وکیع بن جراح اور عبد الرحمن بن مہدی وغیرہم اور یہ لوگ اہل علم و
فضل مین ہین کہ تصنیف کے اُنہوں نے اور اللہ تعالے نے انکی تصنیف مین منفعت کثیر عنایت کے اور اُنکو اللہ تعالے کی درگاہ مین اجر جزیل ثابت ہوا اسلئے کہ نفع دیا اللہ نے مسلمانونکو اُنکی تصنیف
سے اور وہ پیشوا و مقتدا ہین فن تصنیف مین اور بعضے لوگون نے جنکو حدیث کا فہم نہین اُنہوں نے رجال مین گفتگو کرنے پر عیب کیا یعنے سمجہا اپنی نافہمی سے کہ یہ غیبت
مین داخل ہے حالانکہ ہمنے کتنے ہی ایمہ کو تابعین سے پایا کہ اُنہوں نے کلام کیا ہے رجال مین کہ اُنہین مین ہین حسن بصری اور طاؤس کہ کلام کیا اُنہوں نے معبد جہنی مین اور کلام
کیا سعید بن جبیر نے طلق بن حبیب مین اور کلام کیا ابراہیم نخعی اور عامر شعبی نے حارث اعور مین اور ایسے ہی جالمین کلام کرنا مروی ہوا ہے ایوب سختیانی اور عبد اللہ بن عون
اور سلیمان تیمی اور شعبہ بن حجاج اور سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور عبد اللہ بن مبارک اور یحیی بن سعید قطان اور وکیع بن جراح اور عبد الرحمن بن مہدی وغیرہم
سے جو اہل علم تہے کہ کلام کیا اُنہوں نے رجال مین اور ضعیف کہا اُنکو اور سبب اسکا ہمارے نزدیک تو خیر خواہی تہی مسلمانوں کی آگے اللہ جانے اور ان اکابر دین پر ہرگز
یہ گمان نہین ہوسکتا کہ اُنہوں نے لوگون پر طعن یا اُنکی غیبت کا ارادہ کیا ہو ہمارے نزدیک تو یہی بات ہے کہ اُنکا ارادہ یہی تہا کہ بیان کردین ضعف اُن لوگونکا
کہ مشہور ہوجاوین یعنے تاکہ لوگ اُنکی حدیث سی احتراز کرین اور ضلالت سے بچین اور جن لوگونکا ضعف ان بزرگون نے بیان کیا ہے اُنمین سے کوئی صاحب بدعت
تہا کوئی اپنے حدیث مین متہم تہا یعنے تہمت تہی کہ اسنے خود بنائی ہے یا کسی دوسرے وضاع سے لے ہے اور کوئی اصحاب غفلت اور کثیر الخطا تہا یعنے بسبب ضعف حفظ کے
بہول جاتا تہا اپنے حدیث کو پس ان اماموں نے ارادہ کیا کہ اُنکا حال بیان کردین کہ اُنکو دین کا خیال بہت تہا اور ہمیشہ اُسکے درپی تہا تے تہے اور بات یہ ہی کہ گواہی دین
مین زیادہ تر مستحق تحقیقات سے حقوق و اموال کے گواہی سے یعنے جب حقوق ناس اور اُنکے اموال کے گواہیون مین تزکیہ اور تحقیق گواہونکے ضرور ہوتے ہے تو رواۃ کی تحقیق جو امور
دینیہ کے گواہ ہین ضرور تر ہوئی **روایت** کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے اُنہوں نے محمد بن یحیی بن سعید قطان سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا اُنکے باپ نے پوچہا مین نے سفیان ثوری
اور شعبہ اور مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ سے کہ اگر کسی شخص مین تہمت یا ضعف ہو تو اُس سے ساکت رہین یا بیان کردین تو اُن سبنے جواب دیا کہ بیان کردو اور
روایت کی ہمسے محمد بن رافع نیشاپوری نے اُنہوں نے یحیے بن آدم سے کہا یحیے نے کہ لوگون نے ابی بکر بن عیاش سے کہا کہ بعضے لوگ حدیث بیان کرنے کو بیٹہتے
ہین اور لوگ اُنکے پاس حاضر ہوتے ہین حالانکہ اُنکو لیاقت حدیث بیان کرنیکی نہین تو ابوبکر نے کہا کہ لوگونکا قاعدہ ہے کہ جو بیٹہے اُسکے پاس بیٹہنے لگتے ہین مگر
صاحب سنت جب مرجاتا ہے اللہ اُسکا ذکر و مذکور لوگونمین جاری رکہتا ہے اور مبتدع کا کوئی ذکر نہین کرتا **روایت** کی ہمسے محمد بن علی بن الحسن بن شقیق نے اُنہوں
نے نضر بن عبد اللہ بن اصم سے اُنہوں نے اسماعیل بن زکریا سے اُنہوں نے عاصم سے اُنہوں نے ابن سیرین سے کہ ابن سیرین نے کہا کہ زمانہ سابق مین اسناد کی
پوچہہ کچہہ نہوتی تہی یعنے اسلئے کہ لوگ سچے اور عادل تہے پہر جب فتنے واقع ہوئے محدثین نے اسناد پوچہنا شروع کی لیکن وہ لیلیتے ہین حدیث اہل سنت
کے اور چہوڑ دیتے ہین حدیث اہل بدعت کے اور **روایت** کی ہمسے محمد بن علی بن الحسن نے کہا اُنہوں نے کہ سنا مین نے عبدان سے کہ کہتے تہے عبد اللہ بن مبارک
کہ اسناد میرے نزدیک دین مین داخل ہے اور اگر اسناد نہ ہوتی تو جسکا جو جی چاہتا کہہ بیٹہتا اور اب جو اسناد ہی تو جب یاد ہے پوچہو کہ تجہسے کسنے بیان کیا تو وہ بند ہوجاتا
ہے یعنے اگر جہوٹا ہے تو مبہوت ہوجاتا ہے اور **روایت** کی ہمسے محمد بن علی نے اُنہوں نے حبان بن موسی سے کہ کہا حبان نے عبد اللہ بن مبارک کے آگے ایک
حدیث مذکور ہوئی اُنہوں نے کہا اسکی مضبوطی کے لئے اینٹوں کا پشتہ درکار ہے یعنے اُنہوں نے اسکی اسناد ضعیف سمجہی اور **روایت** کی ہمسے احمد بن عبدہ نے اُنہوں نے
وہب بن زمعہ سی کہ کہا وہب نے عبد اللہ بن مبارک نے چہوڑدی حدیث حسن بن عمارہ کے اور حسن بن دینار اور ابراہیم بن محمد اسلمی کے اور مقاتل بن سلیمان اور

عثمان تیمی اور سوح بن مسافر اور ابی شیبہ ولید اور عمرو بن ثابت کے اور ایوب بن خوط اور ایوب بن سوید اور نصر بن طریف ابی جزء اور حکم اور حبیب حکم کی اور روایت ہے عبد اللہ بن مبارک نے ایک حدیث حبیب حکم سے کتاب الرقاق مین پہر چہوڑ دی حبیب کو مین نہین جانتا کہا احمد بن عبدہ نے اور سنا مین نے عبدان سے کہ عبد اللہ بن مبارک نے پڑہین حدیثین بکر بن خنیس کی اور آخر عمر مین جب اُن حدیثون پر گذرتے تہے اُنسے اعراض کرتے تہے اور پہر اُنکا ذکر نکرتے تہی اور کہا احمد نے اور بیان کیا ہمسے ابو وہب نے کہ عبد اللہ بن مبارک کے آگی لوگون نے ایک شخص کا نام لیا کہ وہ حدیث مین وہم کرتا تہا تو عبد اللہ نے کہا اگر مین رہزنی کرون تو بہتر ہے اس سے کہ اُس شخص سی روایت کرون اور خبر دی مجہکو موسی بن حزام نے کہا اُنہون نے کہ سنا مین نے یزید بن ہرون سے کہتے تہے کسیکو حلال نہین کہ روایت کرے سلیمان بن عمر نخعی کوفی سے اور سنا مین نے احمد بن حسن سے کہتے تہے کہ تہے ہم احمد بن حنبل کے پاس تو ذکر کیا لوگون نے کہ جمعہ کس پر واجب ہوتا ہی پس ذکر کیا لوگون نے قول بعض علما کا تابعین وغیرہم سے تو مین نے کہا کہ اس بارہ مین ایک حدیث ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے امام احمد نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مین نے کہا ہان اور کہا مین نے روایت کی ہمسے حجاج بن نصیر نے اُنہون نے معارک بن عباد سے اُنہون نے عبد اللہ بن سعید مقبری سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ اُسپر فرض ہے جو رات کو لوٹکر اپنے گہر آسکے کہا احمد بن حسن نے کہ غصہ ہوگئے اس روایت کو سنکر امام احمد بن حنبل اور دو بار مجہسے کہا کہ مغفرت مانگ اللہ سے اور اُنہون نے اسلئے یون کہا کہ تصدیق نہوئی اُنکو اس روایت کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بسبب ضعف اسناد کے غرضکہ نجانا اُنہون نے اس روایت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حجاج بن نصیر ضعیف ہین حدیث مین اور عبد اللہ بن سعید مقبری کو بہی بہت ضعیف کہا ہے یحیی بن سعید قطان نے غرض جس شخص سے حدیث مروی ہوا اور وہ متہم ہو یعنے کذب و وضع کے ساتہ یا ضعف ہو بسبب غفلت اور کثرت خطا کی اور اُس حدیث کا کوئی راوی نہو سوا اُسکے تو وہ قابل احتجاج نہین اور روایت کی ہے بہت سے اماموں نے ضعیف راویون سے اور بیان کر دیا ہے احوال اُنکا لوگون سے روایت کی ہمسے ابراہیم بن عبد اللہ نے اُنہون نے یعلی بن عبید سے کہا یعلی نی کہ کہا ہمسے سفیان نے بچو کلبی سی سو لوگون نے کہا کہ تم جو روایت کرتے ہو اُس سے تو کہا اُنہون نے کہ مین پہچانتا ہون اُسکے سچ کو جہوٹ سے اور خبر دی ہمکو محمد بن اسمعیل نے اُنہون نے روایت کی یحیی بن معین سے اُنہون نے عفان سے اُنہون نے ابی عوانہ سے کہا جب انتقال کیا حسن بصری نے مین نے اُنکی کلام کے خواہش کی سو ڈہونڈہنا شروع کیا مین نے اُنکے اصحاب سے سو آیا مین ابان بن عیاش کے پاس اور اُسنے جو کچہہ پڑہا سب حسن ہی سے روایت کیا یعنے جو اُس سے پوچہتے تہے حسن سے روایت کر دیتا تہا اور وہ محض جہوٹا تہا کہا ابو عوانہ نے کہ پہر مین اُس سے کوئی روایت کرنا حلال نہین جانتا اور روایت کی ہے ابان بن ابی عیاش سے کئی اماموں نے اگرچہ اُسمین ضعف اور غفلت ہے جیساکہ بیان کیا ہے ابو عوانہ وغیرہ نی سو تو مغرور مت ہو اسپر کہ ثقہ لوگ اس سے روایت کرتے ہین یعنے بعضے ایمہ تنقید اور اعتبار کے لئے ضعفا کی حدیث بہی لکہہ لیتے تہے کہ اُسمین نظر اور غور کرینگے تو اس سے اُنکا ثقہ ہونا لازم نہین آتا اسلئے کہ ابن سیرین سے مروی ہے کہ اُنہون نے کہا بعضا شخص مجہسے روایت بیان کرتا ہے اور مین اُسکو متہم نہین جانتا ولیکن متہم جانتا ہون اُس سے اوپر کے راوی کو انتہے کلام المترجم ۱۲ اور روایت کی کئی لوگون نے ابراہیم نخعی سے اُنہون نے علقمہ سے اُنہون نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قنوت پڑہتے تہے وتر مین قبل رکوع ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری نے ابان بن عیاش سے اور روایت کی بعضون نے ابان بن عیاش سے اسی اسناد سے مانند اسکے اور اُسمین زیادہ کیا کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا خبر دی مجہکو میری ماں نے کہ وہ رات کو رہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو دیکہا اُنہون نے آپکو کہ قنوت پڑہا آپنے قبل رکوع کے وتر مین اور ابان بن عیاش اگرچہ عبادت اور ریاضت کے ساتہ موصوف تہا مگر حدیث مین اُسکا یہی حال تہا یعنے جہوٹ بولدیتا تہا اور بہت لوگ اصحاب حفظ ہوتے ہین اور اکثر آدمی صالح ہوتے ہین مگر شہادت کے لیاقت نہین رکہتے نہ اُسکو یاد رکہتے ہین غرض جو متہم ہو کذب کے ساتہ حدیث مین یا غافل ہو یا کثیر الخطا پس لایق ہے کہ اُسکی روایت کے ساتہ مشغول نہون یہی مختار ہے اکثر ایمہ حدیث کا یعنے اُس سے روایت نکرین کیا دیکہا نہین تو نے کہ عبد اللہ بن مبارک ایک قوم سے اہل علم کی حدیث لی اور پہر جب اُنپر اُنکا حال کہلگیا تو چہوڑ دیا اُنسی روایت کرنا اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے بڑے بڑے علما پر اور اُنکو ضعیف کہا ہے سوء حفظ کے سبب سے اور توثیق کی ہے اُنکی بعض ایمہ نے بسبب جلالت شان کے اور صدق کے اگرچہ اُنسے وہم ہوگیا ہے بعض روایتون مین اور کلام کیا ہے یحیی بن سعید قطان نے محمد بن عمرو مین اور پہر اُنسے روایت بہی کی ہے روایت کی ہمسے ابو بکر عبد القدوس بن محمد العطار نے اُنہون نے علی بن مدینی سے کہا اُنہون نے کہ پوچہا مین نے یحیے بن سعید سے حال محمد بن عمرو بن علقمہ کا تو کہا اُنہون نے کہ تو ارادہ عفو کا رکہتا ہے یا تشدید کا مین نے کہا نہین بلکہ تشدید چاہتا ہون تو اُنہون نے کہا کہ وہ اُنمین نہین ہین جنکا تو ارادہ رکہتا ہے اور وہ کہا کرتے تہی کہ اشیاخ ہمارے ابو سلمہ یعنے محمد بن عمرو اور یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب

ہین کہا یحییٰ بن سعید نی اور پوچھا مینے مالک بن انس سے حال محمد بن عمرو کا سو اُنکے حق مین اُنہون نی بہی وہی بات کہی جو مینے کہی تہی کہا علی نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے
کہ محمد بن عمرو بہتر ہین سہیل بن ابی صالح سے اور وہ میرے نزدیک عبدالرحمن بن حرملہ سے بہی درجہ مین اوپر ہین یعنے بہتر کہا علی بن مدینی نے پہر کہا مینے یحییٰ سے کیا دیکہا
تمنے عبدالرحمن بن حرملہ سے اُنہون نے کہا کہ اگر چاہون مین کہ تلقین کرون تو کرسکتا ہون مینے کہا کہ وہ تلقین کئے جاتے تہے یحییٰ نے کہا ہان کہا علی بن مدینی نے اور روایت
نکی یحییٰ نے شریک سے اور نہ ابی بکر بن عیاش سے اور نہ ربیع بن صبیح سے اور نہ مبارک بن فضالہ سے کہا ابو عیسیٰ نے اور یحییٰ نے جو اُنسے روایت لینا چہوڑ دیا تو اس نظر سے
نہین کہ وہ متہم بکذب تہے بلکہ اس نظر سے کہ اُنکا حافظہ خوب نہ تہا اور ذکر کیا گیا یحییٰ بن سعید سے کہ اُنکا قاعدہ تہا کہ جب آدمی ایکبار اپنے حفظ سے روایت کرے ایک طور پر
اور دوسری بار اور طور سے تو اُسکی کوئی روایت ثابت نجانتے تہے اور اس سے روایت لینا چہوڑ دیتے تہے اور جن لوگون سے یحییٰ بن سعید قطان نے روایت لینا چہوڑ دیا اُن سے عبداللہ بن
مبارک اور وکیع بن جراح اور عبدالرحمن بن مہدی وغیرہ اور اماموں نے روایت کی ہے اور اسیطرح کلام کیا ہی بعض محدثین نے سہیل بن ابی صالح اور محمد بن اسحاق اور حماد
بن سلمہ اور محمد بن عجلان اور اُنکے مانند اور لوگون مین یعنی اُنکے قلت حافظہ کے سبب سے اُنکی بعض روایتون مین اور پہر اُنسے روایت کئے ائمہ حدیث نے **مترجم** خلاصہ یہ کہ مؤلف رحمۃ اللہ
علیہ نے اسطرف اشارہ کیا کہ رواۃ دو قسم ہین ایک وہ کہ متہم بکذب ہین اُنسے تو روایت نہ لینا چاہیے اور دوسرے وہ کہ متہم بکذب نہین ہین صدوق ہین مگر اُنکے حافظہ مین کچہہ
فرق ہے اُنسے لوگون نے روایت لی بہی ہے اور اُنکا سوء حفظ بہی بیان کر دیا ہے انتہی ما قال المترجم **قال المؤلف رحمۃ اللہ علیہ روایت** کی ہے حسن بن علی حلوانی
نی اُنہون نے علی بن مدینی سے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے ہم سہیل بن ابی صالح کو ثبت جانتے تہے حدیث مین **روایت** کی ہے ابن ابی عمر نے کہ کہا سفیان بن عیینہ نی محمد بن
عجلان ثقہ تہی ماہون نے حدیث مین اور کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید قطان نے ہمارے نزدیک محمد بن عجلان کی روایت مین جو اُنہون نے سعید مقبری سے روایت کی ہے چنانچہ **روایت**
کی ہے ابوبکر نی علی بن عبداللہ سے اُنہون نے کہا کہ کہا یحییٰ بن سعید نے محمد بن عجلان کی حدیثین سعید مقبری کی روایت سے بعضے تو ایسے ہین کہ محمد بن عجلان نے سعید سے روایت کی
ہین اُنہون نے ابی ہریرہ سے اور بعضے ایسے ہین کہ سعید سے روایت کی ہے اور اُنہون نے روایت کی ایک مرد سے اُنہون نے ابو ہریرہ سے تو کہا محمد بن عجلان نے کہ دونون قسم کے حدیثین گڈمڈ
ہوگئین تو مینے سب حدیثونکو مسند کر دیا سعید سے اُنہون نے روایت کی ابو ہریرہ سے **مترجم** غرض مؤلف کی یہ ہے کہ یحییٰ بن سعید قطان نے جو محمد بن عجلان پر طعن کیا سبب اُسکا
یہ تہا کہ اُنہون نے کہا میرے پاس دو قسم کے حدیثین تہین ابو ہریرہ کے ایک مین فقط سعید کا واسطہ تہا دوسری مین سعید اور ابو ہریرہ کے بیچمین ایک اور راوی تہا اور جب وہ دونون قسم
مجہپر مشتبہ ہوگئین تو مین سبکو ابو ہریرہ سے فقط بواسطہ سعید روایت کرنے لگا اسلیئے آگے یہ مؤلف اسکی تصریح فرماتے ہین انتہی **قال المؤلف** غرض میرے نزدیک یحییٰ
بن سعید کا طعن ابن عجلان پر اسی سبب سے ہوا اور باوصف اسکے روایت کی ہین یحییٰ نے ابن عجلان سے بہت حدیثین اور اسیطرح جسنے کلام کیا ہے ابی لیلی مین تو فقط سوء حفظ
کے سبب سے کہا علی نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے روایت کی شعبہ نے ابن ابی لیلی سے اُنہون نے اپنے بہائی سے جو عیسیٰ ہین اُنہون نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے اُنہون نے ابی ایوب
سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے چہینک کے باب مین کہا یحییٰ نی کہ پہر ملا مین ابن ابی لیلی سے تو روایت کی اُنہون نے اپنے بہائی عیسیٰ سے اُنہون نے عبدالرحمن بن ابی
لیلی سے اُنہون نے سنی سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا ابو عیسیٰ نی اور ابن ابی لیلی کے روایتون مین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ کبہی کچہہ روایت کرتے ہین کبہی کچہہ بغیر
اسناد کے اور فقط نقصان حفظ کے سبب سے ہے اسلئے کہ اکثر سلف کے لوگ حدیث نہ لکہتے تہے اور جسنے لکہی تہی تو بعد سماع کے لکہی **مترجم** غرض یہ کہ عدم کتابت
حدیث موجب ہوتے تہے ایسی منفاوتکا جیسے ابی لیلی ایکبار کے روایت مین ابی ایوب کا نام لیا ایکبار علی کا اور کتابت بہی کہین ہوتی تہی تو بعد سماع کے **قال المؤلف**
اور سنا مینے احمد بن حسن سے کہتے تہے سنا مینے احمد بن حنبل سے کہتے تہے ابن ابی لیلی اُنمین ہین جنکی روایت قابل احتجاج نہین اور ایسا ہی ہے کلام اُن علما کا جنہون نے
کلام کیا ہے مجالد بن سعید اور عبداللہ بن لہیعہ وغیرہما مین کہ کلام کیا اُنہون نے اُنمین بسبب سوء حفظ کے اور بسبب کثرت غلط کے اور روایت کی ان لوگون سے کتنے ہے
اماموں نے غرض ایسے راوی جب منفرد ہون کسی روایت کے ساتہ اور اُسکا کوئی تابع نہو تو وہ قابل احتجاج نہین ایسا ہی کہا احمد بن حنبل نے کہ ابن ابی لیلی کے روایت قابل
احتجاج نہین اور مراد اس سے وہی روایت ہے جو کہ اکیلے ابن ابی لیلی روایت کرین اور اُنکا تابع کوئی نہو اور سب سے زیادہ وجہ ضعف اور عدم احتجاج کی اُسکے روایت مین ہے جو اسناد
یاد نرکہے اور اسناد مین کچہہ بڑہا دے یا گہٹا دے یا اسناد بدل دے یعنے ایک حدیث کی اسناد دوسری مین لگادے یا متن مین ایسا تغیر کردے کہ جس سے معنی مین فرق آجائے پس
اُسکی روایت ہرگز قابل احتجاج نہین اور جو شخص اسناد کو برابر بیان کرے اور اُسکو یاد رکہے اور کسی ایسے لفظ مین تغیر کرے جس سے معنی مین تغیر آوے تو اہل علم کے نزدیک

کچھ مضایقہ نہین **مترجم** یہان تصریح کی مولف رحمۃ اللہ علیہ نے کہ روایت بالمعنے جایز ہے اور ایسے تغیر سے جس سے معنون مین فرق نہ آوے روایت مین طعن نہین وارد
ہوتا تفصیل اسکی یہ ہے کہ راوی دو حال سے خالی نہین یا تو واقف ہے الفاظ کے مدلولات سے اور اُنکے مقاصد سے اور خبر نہین رکہتا اُنکے معانی اور محال کی اور معرفت کامل
نہین اُسکو مصادیق الفاظ کی پس جایز نہین اُسکو روایت بالمعنی بالاتفاق اور ضرور ہے اُسکو کہ وہی لفظ کہے جو سنا ہے اور دوسرا وہ ہے کہ ان سب سے واقف ہے
تو ایک گروہ اصحاب حدیث اور فقہ اور اصول کا اسطرف گیا ہے کہ اُسکو بہی روایت بالمعنے جایز نہین اور ابن سیرین اور ثعلب اور ابوبکر رازی حنفیہ سی اسطرف
گئے ہین اور مروی ہے یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور جایز کہا ہے بعض نے اسکے لئے روایت بالمعنی کو اور جمہور سلف و خلف نے کہ ائمہ اربعہ بہی اُنہین مین ہین اسکا جواز
بیان فرمایا ہے اور مولف رحمۃ اللہ علیہ کا بہی یہی قول ہے اور احوال صحابہ و سلف مین غور کرنے سے اسکے جواز مین کسیطرحکا شک اور شبہہ نہین رہتا ہے اسلئے
کہ وہ قصۂ واحدہ کو الفاظ مختلفہ مین روایت کرتے تہے اور اس مسئلہ خاص مین ایک حدیث مرفوع بہی وارد ہوئی ہے کہ ابن مندہ نے معرفۃ الصحابہ اور طبرانی نے
کبیر مین عبداللہ بن سلیمان بن اکتمۃ اللیثی سے روایت کی ہے کہ انہون نے عرض کی یا رسول اللہ مین آپسے بہت حدیثین سنتا ہون اور یہ نہین ہو سکتا کہ جیسی
آپسے سنون ویسی ہی ادا کرون بلکہ اُنمین کوئی حرف بڑہ جاتا ہے کوئی حرف گہٹ جاتا ہی سو فرمایا آپنے کہ جب کسی حلال کو حرام نکرو اور کسی حلال کو حرام نکرو
اور پہونچ جاؤ تم معنے کو تو کچھ مضایقہ نہین یعنے ایسا تغیر جس سے معنون مین فرق نہ آوے اور تحلیل حرام اور تحریم حلال لازم نہ آوے روایت مین کچھ قدح نہین کرتا اور
بیان کی گئی یہ روایت حسن سے تو اُنہون نے کہا اگر یہ حدیث نہوتی تو ہم لوگ روایت ہی نکرتے اور استدلال کیا ہے امام شافعی نے اسکے جواز پر انزل القرآن علے
سبعۃ احرف فاقرؤا ما تیسر منہ سے اور کہا کہ جب اللہ کی رحمت اور رافت کا تقاضا یہ ہوا کہ اپنی کتاب کو سات لفظون پر اُتارا اور اُسمین ایسی تغیر جایز رکہی کہ
جسمین معنون مین فرق نہ آوے تو غیر قرآن اُسکے جواز کے لئے اولی ہے اور بیہقی نے مکحول سی روایت کیا کہ اُنہون نے کہا داخل ہوا مین اور ابوالازہر واثلہ بن اسقع
پر اور کہا ہمنے کہ ای ابا الاسقع ہمسے ایسی حدیث روایت کرو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے تمنے سنی ہو اور نہ اُسمین وہم ہو نہ زیادت نہ نسیان سو انہون نے کہا کہ تم مین
سے کسیکو قرآن یاد ہے ہمنے کہا ہان پڑہا تو ہے ہمنے قرآن مگر خوب یاد نہین بلکہ بڑہا دیتے مین ہم کہین واؤ کو کہین الف کو اور کہین گہٹا دیتے ہین
تب اُنہون نے کہا کہ قرآن تمہارے درمیان لکہا ہوا موجود ہے اور اُسکو تم یاد نہین کرسکتے بلکہ تم کہتے ہو کہ ہمسے اُسمین کچھ زیادت اور نقصان ہو جاتا ہے پہر بہلا
حدیث کا حال دیکہو کہ وہ تو ہمنے سنی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور بعض حدیث ایکہی بار سنی پس تم اسی کو کافی سمجہو کہ ہم روایت بالمعنے کرتے ہین اور مدخل
مین جابر بن   سے مروی ہے کہ حذیفہ نے کہا ہم عرب لوگ ہین پہیر بدل کرتے ہین ہم باتون کو اور مقدم و موخر کر دیتے ہین اور شعیب بن الحجاب سے مروی ہے
کہ اُنہون نے کہا داخل ہوا مین اور عبدان حسن پر اور کہا ہمنے کہ ای ابا سعید آدمی ایک حدیث بیان کرتا ہے اور اُسمین کچھ کمی بیشی ہو جاتی ہے اُنہون نے کہا جو قصدًا ایسا
کرے وہ کذب ہے اور جریر بن حازم نے کہا سنا مینے حسن کو کہ وہ بہت حدیثین بیان کرتے تہے کہ مضمون اُسکا ایک ہوتا تہا اور کلام مختلف اور ابن عون نے
کہا کہ حسن اور ابراہیم شعبی روایت بالمعنے کیا کرتے تہے اور ابی ادریس نے کہا پوچہا ہمنے زہری سے تقدیم و تاخیر حدیث کو اُنہون نے کہا یہ تو قرآن مین جایز ہے پہر حدیث
مین کیون نہ روا ہوگی اور جب تو معنے حدیث پر واقف ہو جاے اور کسی حرام کو حلال نہ بنا دے اور نہ کسی حلال کو حرام تو اُسمین کچھ مضائقہ نہین اور یہ نقل
بالمعنے سماع مین جایز ہے نہ مصنفات مین اگرچہ لفظ متغیر بالکل ہم معنے ہو قطعًا اور راوی بالمعنے کو ضرور ہے کہ آخر روایت مین کہدے کہ اسیکے مانند ہے یا شبیہ یا اسکے
ہے الفاظ اور اکثر صحابہ کا یہ قاعدہ تہا حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والے تہے معانی کلام کو اور اہل لسان تہے چنانچہ ابن ماجہ اور حاکم اور احمد نے ابن مسعود سے روایت
کیا ہے کہ اُنہون نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فاغرورقت عیناہ و انتفخت پہر کہا کہ حضرت نے یہی فرمایا یا مثل اسکے یا مانند و شبیہ اسکے اور مسند دارمی
وغیرہ مین ہے کہ ابی الدرداء کی عادت تہی کہ وہ جب حضرت سے کچھ روایت کرتے تہی اُسکے بعد نحوہ او شبہہ کہتے تہے اور ابن ماجہ مین انس بن مالک سی مروی ہے
کہ اُنہون نے حضرت سے کچھ روایت کی پہر گہبرائے اور کہا ایسا ہی ہے یا جیسا فرمایا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہی کذا فی التدریب کہا مولف رحمۃ اللہ علیہ نے
روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہون نے عبدالرحمن بن مہدی سے اُنہون نے معویہ بن صالح سے اُنہون نے علاء بن حارث سے اُنہون نے مکحول سے اُنہون نے واثلہ
بن اسقع سے کہ کہا اُنہون نے کافی ہے تمکو تمہاری روایت بالمعنے اور **روایت** کی ہمسے یحیی بن موسی نے اُنہون نے عبدالرزاق سے اُنہون نے معمر سے اُنہون نے

ایوب سے اُنہون نے محمد بن سیرین سے کہ کہا محمد بن سیرین نے مین سنتا ہون حدیث کو دس لفظون مختلف سی کہ معنی اُسکے ایک ہی ہوتے ہین اور روایت کی ہمسے احمد بن منیع نے
اُنسے محمد بن عبداللہ انصاری نے انہون نے ابن عون سے کہا ابن عون نے کہ ابراہیم نخعی اور حسن اور شعبی حدیثونکو بالمعنے روایت کیا کرتے تہے اور قاسم بن محمد اور محمد بن سیرین
اور رجاء بن حیوۃ اعادہ حدیث کیا کرتے تہے انہین حروف پر جن سے پہلے بیان کیا تہا روایت کی ہمسے علی بن خشرم اُنسے حفص بن غیاث نے اُنہون نے عاصم
احول سے کہا عاصم نے کہ کہا مین نے ابی عثمان نہدی سے کہ آپ ایکبار ایک حدیث ہمسے بیان کرتے ہین پہر اُسکو دوسرے بار اور طرح بیان کرتے ہین تو اُنہون نے کہا اختیار
کرو تم سماع اول کو روایت کی ہمسے جارود نے اُنسے وکیع نے اُنسے ربیع بن صبیح نے اُنسے حسن نے کہا حسن نے جب معنی حدیث ثابت ہوے تو کافی ہے یعنے تتبع الفاظ
ضرور نہین روایت کی ہمسے علی بن حجر نے اُنسے عبداللہ بن مبارک نے اُنہون نے سیف سے کہ وہ بیٹے ہین سلیمان کے کہا سیف نے سنا مین نے مجاہد سے کہ حدیث مین سے تو چاہے
تو کچہہ گہٹا دے مگر بڑہا مت یعنے گہٹانے مین کچہہ نقصان نہین کہ دوسرا راوی اُسے بیان کردیگا یا تو ہی دوسرے وقت بیان کرسکتا ہے مگر اپنے طرف سے بڑہانے مین
تو بڑا نقصان ہے **مترجم** اشارہ کیا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت سے اسطرف کہ روایت کرنا بعض حدیث کا دون بعض جایز ہے یعنے ایک ہی حدیث مین سے
راوی ایک ٹکڑا بیان کرے اور ایک نہین اور اسمین کئی مذہب ہین محدثین کے بعضون نے تو اسکو مطلقاً منع کیا ہے بنا بر اپنے منع الروایۃ بالمعنے اور بعضون نے اسکو ناجایز
کہا ہے اگرچہ روایت بالمعنے اُنکے نزدیک جایز ہے مگر عدم جواز کے اُسوقت قائل ہوے ہین کہ اس روایت کو اُسی راوی نے یا کسی اور نے قبل اسکے تمامہ بیان نکیا
ہو اور اگر ایکبار اُسنے یا اور کسی راوی نے پورا بیان کردیا ہے تو روا ہی کہ پہر دوبارہ اُسکا ایک ہی ٹکڑا بیان کرین اور بعضون نے مطلقاً جایز کہا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ اسمین تفصیل
ہے اور عارف حدیث کو روایت بعض کسی اور ترک بعض کا روا ہے جب خبر متروک غیر متعلق بخبر مروی ہو اور خبر متروک اور خبر مروی مین ایسا علاقہ نہو کہ جز متروک کے ترک
سے اختلال معنے کا لازم آوے مثلاً جزو متروک استثنا رہو یا غایت ہو یا شرط ہو غرض اُسکے ترک سے دلالت مروی مین کچہہ فرق نہ آوے تو حذف اُسکا جایز ہے اور جواز
اُسکا بدیہی ہے جیسے اُسکے خلاف مین عدم جواز ضروری ہے اور اسیطرح تقطیع حدیث کے ابواب متفرقہ مین جیسے محدثین کا داب ہے اقرب الی الصواب ہے کذا فی التدریب انتہی قال
المترجم **قال المؤلف** رحمۃ اللہ علیہ **روایت** کے ہمسے ابو عمار حسین بن حریث نے اُنسے زید بن حباب نے اُنہون نے ایک مرد سے کہ کہا اُسنے کہ نکلے ہم طرف سفیان ثوری کے
کہا اگر مین تمسے کہون کہ جیسا مین نے سنا ہے بعینہ ویسا بیان کرتا ہون تو ہرگز تم سچ نجانو حقیقت مین وہ اُسکے معنے ہین روایت کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا سنا مین
نے وکیع سے کہتے تہے کہ اگر معنے مین وسعت نہ ہوتی تو لوگ ہلاک ہوجاتے یعنے سد باب روایت لازم آتا اور علم منقول بالکل اُٹہہ جاتا اور تفاضل علما کا حفظ و اتقان
اور تثبت عند السماع کی جہت سے ہی اگرچہ اکثر ایمہ باوجود حفظ کے خطا و غلط سی نہین بچے روایت کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے اُنہون نے جریر سے اُنہون نے عمارہ
بن قعقاع سی اُنہون نے کہا کہ کہا مجہسے ابراہیم نخعی نے جب روایت کرے تو تو روایت کر ابو زرعہ سے جو بیٹے ہین عمرو بن جریر کے اسلئے کہ اُنہون نے مجہسے ایک حدیث بیان کی
پہر پوچہی مین نے اُنسے دو برس بعد تو برابر بیان کر دی اُنہون نے اور نہ گہٹایا اسمین سے ایک حرف روایت کی ہمسے ابو حفص عمرو بن علی نے اُنہون نے یحیی بن سعید قطان سے
اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے منصور سے کہا منصور نے کہ کہا مین نے ابراہیم سی سالم بن ابی الجعد کی حدیث تمسے زیادہ پوری کیون ہوتی ہے اُنہون نے کہا اسلئے کہ وہ لکہتے تہے
روایت کی ہمسے عبدالجبار نے اُنہون نے سفیان سے کہا کہ کہا مجہسے عبدالملک بن عمیر نے کہ مین جب حدیث دیتا ہون تو اسمین سے ایک حرف نہین چہوڑتا روایت کی
ہمسے حسین بن مہدی نے اُنہون نے عبدالرزاق سے اُنہون نے معمر سے کہا کہ کہا قتادہ نے نہین سنی میرے کانون نے کوئی بات کہ یاد نرکہا ہو اُسکو میرے دل نے روایت
کی ہمسے سعید بن عبدالرحمن مخزومی نے اُنہون نے سفیان بن عیینہ سی اُنہون نے عمرو بن دینار سے کہ کہا اُنہون نے کسیکو نہ دیکہا مین نے خوب بیان کرنیوالا حدیث کا زہری
سے روایت کی ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری نے اُنہون نے سفیان بن عیینہ سے کہ کہا ایوب سختیانی نے مین کسیکو اہل مدینہ سے علم حدیث مین بعد زہری کے یحیی بن کثیر
سے بڑہکر نہین جانتا روایت کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے اُنہون نے سلیمان بن حرب سے اُنہون نے حماد بن زید سے کہ کہا اُنہون نے ابن عون حدیث بیان کرتے تہے
پہر جب مین اُنسے بروایت ایوب اُسکے خلاف بیان کرتا تہا وہ اپنی روایت چہوڑ دیتے تہے اور مین کہتا تہا کہ تم نے تو یون ہی سُنی ہے تو وہ کہتے تہے کہ ایوب ہم سب سے
زیادہ جاننے والے تہے محمد بن سیرین کی حدیث کو روایت کی ہمسے ابو بکر نے اُنہون نے علی بن عبداللہ سے کہ اُنہون نے کہا یحیی بن سعید سے کہ ہشام دستوائی اور مسعر مین
کون زیادہ ثبت ہے تو اُنہون نے کہا مسعر سب لوگون سے زیادہ ثبت ہین روایت کی ہمسے ابو بکر عبدالقدوس بن محمد نے اور روایت کی مجہسے ابو الولید نے کہا سنا مین نے

حماد بن زید سے کہ کہتے تہے شعبہ نے مجہسے جس روایت مین خلاف کیا مین نے اُسکو چہوڑ دیا یعنے شعبہ کے اعتماد پر کہا ابو بکر نے اور روایت کیے مجہسے ابوالولید نے کہ کہا مجہسے حماد بن سلمہ نے کہ اگر تو حدیث کا ارادہ رکہتا ہے تو لازم کر صحبت شعبہ کی روایت کی ہمسے عبد بن حمید نے اُنہون نے ابو داؤد سے کہا کہ کہا شعبہ نے نہین لی مین نے کسی سے کہ نگیا ہون مین اُسکے پاس ایکبار سے زیادہ اور نہین لین مین نے کسی سے دس حدیثین کہ نگیا ہون مین اُسکی خدمت مین دس بار سی یاد داور جس سے لین مین نے پچاس حدیثین حاضر ہوا مین اُسکے پاس پچاس بار سی زیادہ اور جس سے لین مین نے سو حدیثین اُسکے پاس گیا مین سو بار سی زیادہ مگر جہان کوفی بارقی سی مین نے یہ حدیثین سنی تہین اور پہر دوبارہ جو گیا مین اُنکے پاس تو وہ انتقال کر چکے تہے اور یہہ نہایت قدردانی تہی حدیث کی روایت کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے اُنہون عبد اللہ بن ابی اسود سے اُنہون نے ابن مہدی سے کہا کہ سنا مین نے سفیان سے کہتے تہے کہ شعبہ امیر المؤمنین ہین حدیث مین روایت کی ہمسے ابو بکر نے اُنہون نے علی بن عبد اللہ سے اُنہون نے کہا سنا مین نے یحیے بن سعید سی کہتی تہی کوئی زیادہ پیارا نہین مجہے شعبہ سی اور میرے نزدیک اُنکے برابر کوئی نہین اور جب سفیان اُنکا خلاف کرتے ہین تو مین سفیان کے قول پر اعتماد کرتا ہون اور کہا مین نے یحیے سی کون ان دونو مین طویل حدیث کو خوب یاد رکہنے والا ہے سفیان یا شعبہ تو اُنہون نے کہا شعبہ زیادہ قوی تہے اسبارہ مین اور کہا یحیی بن سعید نے شعبہ سب سے زیادہ واقف تہی احوال رجال سے اور خوب جانتے تہے کہ یہ فلان سے مروی ہے اور اُسنے فلان سے روایت کیا ہے اور سفیان صاحب ابواب تہے روایت کی ہمسے ابو عمار حسین بن حریث نے کہا سنا مین نے وکیع سی کہتے تہے کہا شعبہ نے کہ سفیان مجہسے زیادہ حافظہ رکہتے ہین اور جب مین نے کسی حدیث کو سفیان سے پوچہا تو اُنہون نے ویسی ہے بیان کی جیسے اُنکے شیخ نی مجہسے بیان کی تہی اور سنا مین نے اسحق بن موسے انصاری سے کہا سنا مین نے معن بن عیسے سی کہتے تہی مالک بن انس تشدد رکہتے تہے یعنی احتیاط کرتی تہے اور تے کی اور مانند اسکے یعنی اتنی ہی تحقیقات چہوڑتے تہے روایت کی ہمسے ابو موسے نے اُنہون نے ابراہیم بن عبد اللہ بن قریم انصاری سے جو قاضی تہی مدینہ کے کہا کہ گذری مالک بن انس ابی حازم پر اور وہ بیٹہی حدیث بیان کرتے تہی پس نہ ٹہیرے امام مالک اور چلے گئے لوگون نے اسکا سبب پوچہا تو کہا ہان بیٹہنے کی جگہہ نہ تہی اور مکروہ جانا مین نے کہ لون مین حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہڑے کہڑے **مترجم** اشارہ کیا مؤلف رحمہ اللہ علیہ نے اس روایت سے آداب محدث کیطرف جو اسکو طلب حدیث اور انفاذ روایت کے وقت ضرور ہین اُنہی مین سے ہے بیٹہکر سماع کرنا حدیث کا اسلئے کہ کہڑے ہو نہین بخوبی تیقظ اور حفظ اور قدرت کاملہ سماع پر نہین ہوتے اور اخلاص نیت اللہ کے واسطے اُسکی طلب مین اسلئے کہ ابوہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کسی ایسے علم کو سیکہے کہ جس سے طلب کیجاتی ہے رضامندی اللہ کی اور نہ سیکہے اُسکو مگر اسلئے کہ پاوے کوئی چیز دنیا کی نہ پاویگا وہ ہرگز بو جنت کی اور عمدہ وجہ حصول نیت خالصہ کے یہ ہے جو مروی ہوئی عمرو بن نجید سی کہ اُنہون نے پوچہا ابو جعفر بن حمدان سے کہ مین کس نیت سی حدیث لکہون اُنہون نے کہا تم جانتے نہین کہ صالحین کے ذکر کے وقت رحمت اترتی ہے انہون نے کہا ہان ابو جعفر نے کہا پہر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تو سردار ہین سب نیکون کے اور ضرور ہے طلب توفیق اور تسدید اور تیسیر کی اللہ جل جلالہ سے اور ضرور ہے استعمال اخلاق جمیلہ اور عادات رضیہ اور خصائل سنیہ کا اور ضرور ہے افراغ جہد اُسکے تحصیل مین اور غنیمت جاننا اُسکے امکان کو چنانچہ ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ حریص رہ اُسکے طلب پر جو تجہے نفع دے اور اللہ سے مدد مانگ اور عاجز مت ہو اور پہلے سماع کرے اپنی ارجح شیوخ بلد سے اسناداً اور علماً اور شہرۃً اور دیناً اور جب اُنسے فارغ ہو تو سائر بلدان کو رحلت کرے اور ہر جگہہ اسانید عالیہ طلب کرے اور لقاء حفاظ اور اُنکے مذاکرہ اور استفادہ پر حریص ہے چنانچہ جابر رضی اللہ عنہ کے رحلت مدینہ سے شام تک ایک حدیث کی لئے مشہور ہے اور حضرت موسی علیہ السلام کی رحلت حضرت خضر کے طلب مین حصول علم کے لئی قرآن مین مذکور ہے ابراہیم ادہم نے کہا ہے کہ اللہ تعالی دفع کرتا ہے بلا کو اس امت سے اصحاب حدیث کی سفر سے اور نہایت حرص علم کے باعث نہو اُسکو تساہل کے تحمل حدیث مین کہ متروک ہو جاوین اُس سے بعض شروط تحمل کے اور یہہ بہی ضرور ہے کہ احادیث عبادات اور فضائل اعمال کے جو سنی اُسپر کچہہ عمل بہی کرے کہ یہہ زکوۃ ہے اُن حدیثونکی اور سبب ہے اُنکے یاد رہنے کا بشر حافی نے کہا ہے کہ ای اصحاب حدیث ادا کرو زکوۃ حدیث کی عمل کرو دو سو حدیث مین سے پانچ حدیث پر یعنے جیسے دو سو درہم مین پانچ درہم زکوۃ واجب ہوتی ہے ایسی ہی دو سو حدیثون سے پانچ پر تو عمل کرو اور احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ اُنہون نے کہا نہ لکہی مین نے کوئی حدیث کہ عمل نکیا مین نے اُسپر یہانتک کہ پہونچا مجہکو کہ حجامت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ابا طیبہ نے اور عنایت کیا آپنے اُنکو ایک دینار سو مین نے بہی حجامت کروائی اور حجام کو ایک دینار دیا اور حجامت سے مراد پچہنے لگانا ہے اور ضرور ہے طالب حدیث کو کہ تعظیم کرے اپنے شیخ کی اور جس سے حدیث سنی اسلئے کہ یہہ اجلال ہے علم کا اور سبب ہے اُس سے منتفع ہونیکا چنانچہ مغیرہ سے

اسکو تو عبادت نہ زبان کا اس نیت سے تو عبادت نہ رہے گی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت ہی ترک کیجہ بندہ کے نام یا کلام سے اگر تبرکاً ہے تو غرض اس نکا کہ اللہ تعالی کے دین سیکہنے مین اسکی رضامندی ہے اور کسی نیت سی نکا ہے بندہ کے نام اور کلام پڑہنے سے خوش ہے کہ اور عمل ضایع ہوگا جب اسمین تبرک چاہے جیسے اللہ کا نام یا کلام پڑہنا بڑا عبادت ہے ولذکر اللہ اکبر یہانتک علم نجوم صحیح بخاری کا جو بلیات مین مروج ہے یا بعضے جو شمائل و قصائد کے وظیفہ کرتے ہین معلوم ہوا کہ یہ غلط ہے بعضی اُمور جو دونو لی غرض جیسے سجدہ رکوع طواف اعتکاف سوم عبادت مین اسیطرح نام و کلام پڑہنا ذکر ہے بڑا عبادت ہے اور سب عبادات خاص اللہ کے لیے چاہئین مالک نے کہا اللہ کے سوا غیر اُسکے نام و صفات کے نہ چاہئے ۱۲ عبد اللہ بن عبد اللہ غزنوی رضی اللہ عنہما

مذکور ہے کہ ہم ابراہیم اپنے شیخ سے ڈرتے تہی جیسے کوئی حاکم سے ڈرتا ہے اور بخاری نے کہا ہمنے یحییٰ بن معین سے بڑہکر کسیکو نہ دیکہا کہ تعظیم کرتا ہو محدثین کی اور حدیث میں ہے
تواضعوا لمن تعلمون منہ رواہ البیہقی مرفوعا من حدیث ابی ہریرۃ وضعفہ قال الصحیح وقفہ علی عمر اور اعتقاد کرے جلالت شیخ کا اور اُسکے رجحان کا غرض اور طالب رہے
اُسکی رضا کی اور زیادہ طلب نکرے اُس سے کہ تہکا وے اُسکو بلکہ قناعت کرے اُسپر جقدر وہ روایت کرے اُس سے اور اپنے شیخ سے مشورہ لے اپنے امور میں اور شیخ کو ضرور ہے
کہ خیر خواہی اور بذل نصح کرے اُسکے واسطے اور جب فارغ ہو جاوے تلمیذ اُسکا اُسکے روایت کے سماع سے تو ضرور ہے شیخ کو کہ اپنی سے اہل کیطرف ہدایت کرے تاکہ علم طلبہ کا
کامل ہو اور افادہ نشر احادیث کا کامل ہو اور حیا اور کبر ہرگز مانع نہو اُسکو علم کے طلب کرنے سے اور تلمذ سے اُس شخص کے جو اوس سے ہو نسب اور سن وغیرہ میں اسلیئے کہ
مجاہد سے مروی ہے کہ علم حاصل نہین کرتا نہ مستحیی نہ متکبر اور صبر کرے جفاء شیخ پر اور اعتنا کرے مہم وضروری کی ساتہ اور فخر وغرور نکرے استکثار پر اور لکہے اور سماع کرے
کتاب وخبر کو بالاستیعاب اور انتخاب کا ارادہ نکرے خلاصۃ ما فی التدریب انتہی ما قال المترجم **قال المولف** روایت کی ہمسے ابو بکر نے اُنہون نے علی بن عبداللہ
سے کہا علی نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے مالک کی روایت جو سعید بن مسیب سے مروی ہے مجہے زیادہ پیاری ہے اُس سے جو بواسطہ سُفیان ثوری کے ابراہیم نخعی سے مروی ہے پہر کہا یحییٰ نے
قوم مین کوئی شخص حدیث مین زیادہ معتبر نہین مالک بن انس سے اور مالک امام تہے حدیث مین سنا مین نے احمد بن حسن سے کہتے تہے سنا مین نے احمد بن حنبل سے کہ کہتے تہے
نہین دیکہا مینے کسیکو یحییٰ بن سعید قطان کے برابر اور کہا احمد بن حسن نے کہ کسینے پوچہا احمد بن حنبل سے وکیع اور عبدالرحمن بن مہدی کو تو اُنہون نے فرمایا کہ وکیع اکبر ہین قلب
مین اور عبدالرحمن امام ہین سنا مین نے محمد بن عمرو بن نبہان بن صفوان ثقفی بصری سے کہتے تہے سنا مین نے علی بن مدینی کو کہتے تہے اگر مین چاہون تو قسم کہا سکتا
ہون رکن اور مقام کے بیچ مین کہ کسیکو نہ دیکہا مینے علم مین زیادہ عبدالرحمن بن مہدی سی **کہا ابو عیسیٰ** نے اور کلام اس مقام مین اور روایت اہل علم سے بہت ہی اور
بیان کیا ہمنے کچہہ تہوڑا سا اسمین سے بطور اختصار کے تاکہ استدلال کیا جاوے اُس سے منازل علما اور تفاضل فضلا پر کہ بعض انمین بعض سے افضل تہے حفظ واتقان مین
اور جنمین کلام کیا ہے علمانے تو کس وجہ سے کلام کیا ہے **مترجم** غرض کہ یہانتک احوال تہے رجال کے خواہ ثقہ ہون یا ضعیف اور ضعف انکا سوء حفظ کے سبب سے ہو یا اُسکے
سوا اور سبب سے اور اُسکو اصطلاح محدثین مین جرح وتعدیل کہتے ہین اور تفصیل اسکے اور کتب مطولہ مین اس فن کی موجود ہے اور وہ جزو اعظم ہے فن حدیث کا کہ معلوم ہوتا ہے
اُسی سے حال قوت وضعف روایات کا اور وجوہ ترجیح بعض کے بعض پر اور وثوق عدم وثوق احادیث کا انتہی ما قال المترجم **کہا مولف** رحمۃ اللہ علیہ نے اور
قرات عالم کے سامنے جب اُسکو حفظ موجود کہ پڑہی جاتی ہے یا حفظ نہو تو اُسکے اصل کو دیکہہ رہا ہو یعنے جسکی نقل پڑہی جاتی ہے صحیح ہے نزدیک اہل حدیث کے
چنانچہ **روایت** کی ہمسے حسین بن مہدی بصری نے اُنہون نے عبدالرزاق سے اُنہون نے ابن جریج سے کہا کہ پڑہا مینے عطاء بن ابی رباح کے آگے اور اُنسے کہا کہ مین اُسکو
کیونکر روایت کرون اُنہون نے کہا کہ یہ روایت کیے ہمسے اسکے عطاء بن ابی رباح نے اور **روایت** کی ہمسے سوید بن نصر نے اُنسے علی بن حسین نے اُنسے ابی عصمہ نے
اُنہون نے یزید نحوی سے اُنہون نے عکرمہ سے کہ چند لوگ ابن عباس کے پاس آئے اہل طائف سے ایک کتاب لیکر اُنکی کتابون سے ابن عباس پڑہنے لگے اُنپر بہ تقدیم وتاخیر
اور کہا اُنہون نے کہ مین تو بہائی اس مصیبت سے عاجز آگیا سو تم لوگ میرے آگے پڑہو کہ میرا اقرار ایسا ہے جیسا میرا پڑہنا تمہارے آگے اور **روایت** کی ہمسے سوید نے اُن سے
علی بن حسین بن واقد نے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے منصور بن معتمر سے کہا کہ جب دی کتاب آدمی نے اپنی دوسرے کو اور کہا کہ مجہسے روایت کر اسکو تو اُسی جائز ہے
کہ اُس سے روایت کرے اور سنا مین نے محمد بن اسمعیل سے کہتے تہے پوچہا مین نے ابو عاصم نبیل سے ایک حدیث کو تو کہا اُنہون نے تم پڑہ جاؤ اُس حدیث کو میرے آگے تو مینے چاہا کہ وہ ہی پڑہین
میرے آگے تو اُنہون نے کہا تم شیخ کے آگے تلمیذ کا پڑہنا روا نہین کہتے حالانکہ سفیان ثوری اور مالک بن انس اُسکو روا رکہتے تہے **روایت** کی ہمسے احمد بن حسن نے اُنسے یحییٰ بن
سلیمان جعفی مصری نے کہا کہ کہا عبداللہ بن وہب نے جس روایت مین حدثنا کہون اُسکو جان لو کہ مینے لوگون کے ساتہ سُنی ہے اور جسمین حدثنی کہون اُسکو جان لو کہ مینے
اکیلے سنی ہے اور جسمین اخبرنا کہون اُسکو جان لو کہ استاد پر پڑہی گئی ہے اور مین بہی حاضر تہا اور جسمین اخبرنی کہون اُسی جان لو کہ مینے اکیلے استاد کے آگے پڑہی ہے اور سنا
مین نے ابا موسیٰ محمد بن مثنی سے کہتے تہے سنا مین نے یحییٰ بن سعید قطان سے کہتے تہی حدثنا اور اخبرنا ایک ہی ہے **کہا ابو عیسیٰ** نے کہ ہم ابی مصعب مدنی کے پاس تہے کہ اُنکے
آگے پڑہی گئین بعض حدیثین اُنکی سو مینے اُنسے پوچہا کہ ہم کیونکر اسکو روایت کرین اُنہون نے کہا کہ کہو حدیث بیان کی ابو مصعب نے **کہا ابو عیسیٰ** نے اور جائز
رکہا ہے بعض اہل علم نے اجازت کو کہ جب اجازت دی کسی عالم نے کسیکو کہ روایت کرے اُسکی طرف سے کسی حدیث کو تو اُسے جائز ہے کہ اُسکی طرف سے روایت

کرسے روایت کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُنسے وکیع نے اُنسے عمران بن حدیر نے اُنسی ابی مجلز نے اُنسے بشیر بن نہیک نے کہا اُنہون نے کہ لکھی مینے ایک کتاب مین روایتین ابو ہریرہ کے اور کہا مینے اُنسے کہ روایت کرون مین اُسی آپسے اُنہون نے کہا کہ ہان **روایت** کی ہمسے محمد بن اسمعیل واسطی نے اُنسی محمد بن حسن نے کہ عوف اعرابی نے کہا کہ ایک مرد نے کہا حسن سے میرے نزدیک آپکی چند حدیثین ہین مین اُنکو روایت کرون اُنہون نے فرمایا کہ ہان **کہا ابو عیسی** نے اور محمد بن حسن معروف بمحبوب بن الحسن ہین اور روایت کیے ہے اُنسے کئی ایمہ نے **روایت** کی ہمسے جارود بن معاذ نے اُنہون نے انس سے اُنہون نے عبید اللہ بن عمر سے کہا عبید اللہ نے کہ آیا مین زہری کی پاس ہا ایک کتاب لیکر اور مینے کہا یہ آپکی حدیثین ہین اُنہی مین آپسے روایت کرون اُنہون نے کہا ہان **روایت** کی ہمسے ابو بکر نے اُنہون نے علی بن عبد اللہ سے اُنہون نے یحیے سے جو بیٹے ہین سعید کے کہا کہ آئے ابن جریج ہشام بن عروہ کے پاس ایک کتاب لیکر اور کہا کہ آپکی حدیثین ہین مین آپہی اُسکو روایت کرون اُنہون نے کہا کہ ہان کہا یحیے نے کہ مینے اپنے دلمین کہا مین نہین جانتا کہ کونسا امر بہتر ہے یعنے قرأت یا اجازت اور کہا علی نے کہ پوچہا مینے یحیی بن سعید سے ابن جریج کی حدیثونکو جو وہ عطاء خراسانی سی روایت کرتے ہین کہا کہ ضعیف ہین مینے کہا کہ وہ تو کہتے ہین کہ خبر دی مجہکو عطا نے اُنہون نے کہا اُنکا اخبرنی کہنا کچہہ نہین اسلئے کہ عطا نے اُنکو فقط کتاب دیدی تہی ... **مترجم**

یہان مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اخذ روایت کے طریقے بیان کئے اور اُنمین سی کئی طرق ذکر کئے اول یہہ کہ شاگرد کتاب لیکر پڑہے اور استاد سنے حفظ سی یا اصل دیکہتا جاوے ثانی یہ کہ استاد کسیکو کتاب دیدے اور کہے کہ مجہسے روایت کر اور یہہ میری مرویات ہین جیسے منصور بن معتمر نے کہا ثالث یہ کہ اجازت دی کوئی اُستاد کہ ہمارے مرویات کو تو روایت کر رابع یہ کہ شاگرد ایک کتاب لاوے اور کہے کہ یہ تمہاری حدیثین ہین اور شیخ اُسکی روایت کے اجازت دی خامس یہ کہ کتاب نہ لاوے بلکہ یونہی کہے کہ چند حدیثین آپکی میرے پاس ہین اور شیخ اُسکی روایت کے اجازت دی **اب سنو** کہ صورت اول کو محدثین عرض کہتے ہین اسلئے کہ قاری اپنا اقرا کو شیخ پر عرض کرتا ہے جیسا کہ قرآن مقری پر عرض کیا جاتا ہے اور برابر ہے کہ تو خود پڑہے یا اور کوئی شاگرد پڑہے شیخ پر اور تو بہی سنتا ہو عرض قائل ہوئے ہین جواز صحت عرض کے اصحاب مین سے انس اور ابن عباس اور ابو ہریرہ اور تابعین سے ابن مسیب اور ابو سلمہ اور قاسم بن محمد اور سالم بن عبد اللہ اور خارجہ بن زید اور سلیمان بن یسار اور ابن ہرمز اور عطاء اور نافع اور عروہ اور شعبی اور زہری اور مکحول اور حسن اور منصور اور ایوب اور ایمہ سے ابن جریج اور ثوری اور ابن ابی ذئب اور شعبہ اور ایمہ اربعہ اور ابن مہدی اور شریک اور لیث اور ابو عبید اور بخاری اور انکے سوا اور بہت سی محدثین محققین اور اسمین اختلاف ہے علما کا کہ عرض اُسکی برابر ہے جسکا لفظ شیخ سے سماع ہے یا عرض ارجح ہے یا مرجوح سو اول یعنے مساوات مروی ہے مالک سے اور اُنکے اشیاخ اور اصحاب اور معظم علماء حجاز اور کوفہ اور بخاری وغیرہم سے اور حکایت کیا ہے اسکو امام زہری نے علی بن ابیطالب سے اور ابن عباس سے چنانچہ حضرت علی کا قول ہے کہ قرأت عالم پر بمنزلہ سماع کے ہے اُس سے اور ابن عباس کا کہ پڑہو تم مجہپر کہ تمہارا پڑہنا میرے آگے ایسا ہی ہے جیسا میرا پڑہنا تمہارے آگے رواہ البیہقی فی المدخل وحکاہ ابو بکر الصیرفی عن الشافعی اور دوسرا مذہب یعنی عرض راجح ہے سماع سی مروی ہے ابی حنیفہ سے اور ابن ابی ذئب وغیرہما سے اور یہی مروی ہے امام مالک سی روایت کیا اسکو دارقطنی نے اور ابن فارس اور خطیب نے اور مذہب تیسرا یعنے راجح ہونا سماع کا عرض پر مروی ہے جمہور اہل مشرق سے اور تدریب مین اسکو صحیح کہا ہے اور صورت ثانی کو جسمین اُستاد کتاب دیدے محدثین مناولہ کہتے ہین اور اصل اسمین روایت بخاری ہے جسکو تعلیقا کتاب العلم مین ایراد کیا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک امیر سریہ کو ایک خط دیدیا اور کہا کہ فلان مقام پر پہونچکر اسکو لوگونکو اطلاع دینا الحدیث اور مناولہ دو قسم ہے ایک مقرون باجازت اور دوسرے مجرد عن الاجازت اور اسکی کئی صورتین ہین کہ مذکور ہین مطولات مین اور باقی تین صورتین مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت کے لکہی ہین اور اجازت کی نو صورتین ہین کہ بیان کین ہین مینے بعض اُنمین سے ارشاد اہل التوحید مین جو مقدمہ ہے ترجمہ ترمذی کا فمن شاء فلیرجع الیہ **کہا ابو عیسی** نے اور حدیث جب مرسل ہو تو اکثر اہل حدیث کے نزدیک صحیح نہین اور ضعیف کہا ہے اسکو کئی لوگون نے چنانچہ **روایت** کی ہمسے علی بن حجر نے اُنہون نے بقیہ بن ولید سے اُنہون نے عتبہ بن ابی حکیم سے کہا عتبہ نے کہ سنا زہری نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ کو کہ وہ کہہ رہے تہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو زہری نے کہا اللہ کی مار تجہپر اے ابن ابی فروہ کہ تو ایسی حدیثین لاتا ہے ہمارے پاس جسکی مہار اور لگام نہین ہوتی یعنے سند معتمد علیہ نہین ہوتے اور **روایت** کی ہمسے ابو بکر نے اُنہون نے علی بن عبد اللہ سے کہ کہا یحیے بن سعید نے مرسلات مجاہد کی میرے نزدیک بہت اچہی ہین عطاء بن ابی رباح کی مرسلات سے اسلئے کہ عطاء ہر قسم کی حدیثونکو مرسلا روایت کرتے تہے اور کہا علی نے کہا یحیی نے مرسلات سعید بن جبیر کی مجہے بہت اچہی معلوم ہوتی ہین عطاء کے مرسلات سے اور کہا علی نے کہ کہا مینے یحیی سے مرسلات مجاہد تمہارے نزدیک بہتر ہین

با طاؤس کے انہوں نے کہا بہت قریب قریب ہیں یعنی یہ دونوں کہا علی نے اور سنا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہتے تھے مرسلات ابی اسحاق کی نزدیک میرے لاشی محض ہیں یعنی غیر معتبر ہیں اور اعمش اور تیمی اور یحییٰ بن ابی کثیر کے اور مرسلات ابن عیینہ کے مثل ہوا کے ہیں یعنے غیر معتبر پھر کہا قسم ہے اللہ کی اور سفیان بن سعید کے مرسلات بھی ایسی ہیں اور کہا میں نے یحییٰ سے مرسلات مالک کے انہوں نے کہا یہ میرے نزدیک بہتر ہیں پھر کہا یحییٰ نے لوگوں میں کسی کی حدیث صحیح تر نہیں امام مالک سے **روایت** کی ہمسے سوار بن عبداللہ العنبری نے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے یحییٰ بن سعید کو کہتے تھے حسن بصری نے جس حدیث میں کہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور پائی ہمنے اسکی کوئی اصل سوا ایک یا دو حدیثوں کے **کہا ابو عیسیٰ نے** اور جن بزرگوں نے مرسل کو ضعیف کہا ہے کہا ہے اسلئے ضعیف کہا ہے کہ احتمال ہے اسمین کہ ائمہ ثقات نے اسکو غیر ثقہ سے لیا ہو اسلئے کہ کلام کیا ہے حسن بصری نے معبد جہنی میں اور پھر انسے روایت بھی کی چنانچہ روایت کی ہمسے بشر بن معاذ بصری نے انہوں نے مرحوم بن عبد العزیز عطار سے انہوں نے اپنے باپ اور چچا سے دونوں نے کہا سنا ہمنے حسن بصری سے کہ فرماتے تھے دور رہو معبد جہنی سے کہ وہ ضال اور مضل ہے **کہا ابو عیسیٰ** نے اور مروی ہے شعبی سے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے حارث اعور نے اور وہ کذاب تھا یعنے رافضی **مترجم** معبد جہنی وہ شخص ہے کہ جسنے پہلے تقدیر کا انکار کیا اور منسوب تھا رفض کی طرف اور خبیث رئیس تھا قدریہ کا جو مجوس ہیں اس امت کے لئے **کہا مؤلف** نے اور سنا میں نے محمد بن بشار سے انہوں نے کہا عبد الرحمن بن مہدی کہتے تھے کہ تم تعجب نہیں کرتے ہو سفیان بن عیینہ پر کہ میں نے چھوڑ دیا جابر جعفی کو بہ سبب اس قول کے جو ان سے حکایت کیا جاتا ہے ہزار حدیث سے زیادہ میں یعنے ہزار حدیث سے زیادہ جو ان سے مروی تھے چھوڑ دی اور پھر ان سے روایت کرتے تھے کہا محمد بن بشار نے اور چھوڑ دی عبد الرحمن بن مہدی نے حدیث جابر جعفی کے اور احتجاج بھی کیا ہے بعض علماء نے مراسیل سے **مترجم** مرسل وہ حدیث ہے جسمیں تابعی کہے قال رسول اللہ اور اسکے اور حضرت کے درمیان ایک راوی چھوٹ گیا ہو یعنے صحابی اور بعضوں نے کہا جسمیں دو راوی متروک ہوں وہ بھی مرسل ہیں اور وہ ایک قسم ہے ضعیف حدیثوں میں کے جماہیر محدثین کے نزدیک اور اکثر فقہا اور اصولیوں کے نزدیک اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد نے کہا ہے کہ وہ صحیح ہے اور بعضوں نے کہا صحیح مراسیل سے وہ مراسیل مراد ہیں جو قرون ثلثہ مشہود بالخیر سے ارسال کی گئی ہوں اسلئے کہ بعد ان زمانوں کے خبر ہے افشائی کذب کی اور ابن جریر نے کہا اجماع ہے تابعین کا قبول مراسیل پر اور کسیکا انکار اسپر مذکور نہیں اور نہ کسی نے ائمہ سے اسپر انکار کیا ہے دوسری صدی تک **قال المؤلف** **روایت** کی ہمسے ابو عبیدہ بن ابی السفر الکوفی نے انسے سعید بن عامر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اعمش سے کہا سلیمان نے کہا میں نے ابراہیم نخعی سے کوئی روایت متصل بیان کرو مجھسے جو مروی ہو عبداللہ بن مسعود سے تو ابراہیم نے کہا جب میں تمسے کہوں عن عبداللہ تو جان لو کہ وہ میں نے خود انسے سنی ہے اور جب کہوں قال عبداللہ تو میرے اور انکی درمیان کئی واسطے ہیں اور مختلف ہوئے ہیں اہل علم تضعیف رجال میں جیسے مختلف ہیں وہ انکی ماسوا میں اور مذکور ہے شعبہ سے کہا انہوں نے ضعیف کہا ابو الزبیر مکی کو اور عبد الملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر کو اور چھوڑ دی انسے روایت لینا پھر لی روایت شعبہ نے ان لوگوں سے کہ جو حفظ و عدالت میں انسے بھی کم تھے چنانچہ لی انہوں نے روایت جابر جعفی سے اور ابراہیم بن مسلم ہجری اور محمد بن عبید اللہ العرزمی اور کئی لوگوں سے جو نہایت ضعیف ہیں حدیث میں **روایت** کی ہمسے محمد بن عمرو بن نبہان نے انہوں نے امیہ بن خالد سے کہا کہ کہا میں نے چھوڑ دیتی ہو تم روایت عبد الملک بن ابی سلیمان کی اور لیتی ہو روایت محمد بن عبید اللہ العرزمی کی سے انہوں نے کہا ہاں **کہا** ابو عیسیٰ نے اور شعبہ روایت کرتے تھے عبد الملک بن ابی سلیمان سے پھر چھوڑ دیا انکو اور کہا گیا ہے کہ چھوڑ دیا انہوں نے اسلئے کہ منفرد ہوئے وہ اس حدیث کے ساتھ جو روایت کی عبد الملک نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے آدمی اپنی شفعہ کا مستحق ہے کہ اسکا انتظار کیا جاوے اگرچہ غایب ہو جبکہ راہ ان دونکی ایک ہو اور ثابت کہا ہے انکو کئی اماموں نے اور روایت کی ہے ابی الزبیر اور عبد الملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر سے **روایت** کی ہمسے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے حجاج اور ابن ابی لیلی سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے کہا انہوں نے تھے ہم جب نکلتے جابر بن عبداللہ کے پاس سے مذاکرہ کرتے تھے اسمیں انکی حدیثوں کا اور ابو الزبیر ہم سب سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے حدیث کو **روایت** کی ہمسے محمد بن یحییٰ بن ابی عمر مکی نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے کہ کہا ابو الزبیر نے عطا مجھے آگے کرتے تھے جابر بن عبداللہ کے پاس تا کہ یاد رکھوں میں انکے لئے حدیث کو **روایت** کی ہمسے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے کہا سنا میں نے ایوب سختیانی سے کہتے تھے روایت کی مجھسے ابو الزبیر نے اور ابو الزبیر نے اور سفیان نے اپنے ہاتھ کی مٹھی بند کی **کہا ابو عیسیٰ** نے مراد اسسے یہ تھی کہ وہ اتقان و حفظ میں کامل تھے اور مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ سفیان ثوری کہتے تھے کہ عبد الملک بن ابی سلیمان میزان ہیں علم کے اور **روایت** کی ہمسے ابو بکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے کہا پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے حال حکیم بن جبیر کا انہوں نے کہا ترک کر دیا انکو شعبہ نے اس

بیان تضعیف رجال کا

اور ابو الزبیر نے

حدیث کے سبب سے کہ روایت کی اُنہوں نے صدقہ کے باب مین یعنے حدیث عبداللہ بن مسعود کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سوال کرے لوگوں سے اور اُسکے پاس اتنا ہی کہ کام نکل جاوے تو قیامت کے دن آویگا کہ مونہہ اُسکا چھلا ہوا ہوگا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کتنا مال ہے کہ جس سے آدمی کا کام نکلتا ہی اور اُسکو سوال کی حاجت نہین ہوتی فرمایا پچاس درہم یا اُسکی قیمت کا سونا انتہی کہا علی نے کہا یحیی نے اور روایت کی حکیم بن جبیر سے سفیان ثوری اور زائدہ نی کہا علی نے کہ یحیی اُنکی حدیث مین کچھ مضایقہ نہ دیکھتے تھے روایت کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُنہوں نے یحیی بن آدم سے اُنہوں نے سفیان ثوری سے اُنہوں نے حکیم بن جبیر سے حدیث صدقہ کی کہا یحیی بن آدم نے پھر کہا عبداللہ نے جو رفیق ہین شعبہ کے سفیان ثوری سے کاش کہ حکیم کے سوا اور کوئی شخص اِسکو روایت کرتا تو کہا اُنسے سفیان نے کیا شعبہ اُس سے روایت نہین کرتے اُنہوں نے کہا ہاں کہا سفیان نے سنا مین نے زبید کو کہ روایت کرتے تھے اِسکو محمد بن عبدالرحمن بن یزید سی **کہا ابو عیسی** نی اور جس حدیث کو ہمنے حسن کہا ہے تو حسن ہمارے نزدیک وہ حدیث ہی کہ اُسکی اسناد مین کوئی متہم بکذب نہو اور حدیث شاذ بھی نہو اور مروی ہو اور سندسی بھی مثل اُسکے سو وہ ہمارے نزدیک حسن ہے اور جو ذکر کی ہمنے اسمین حدیث غریب ہے تو جاننا چاہیے کہ محدثین حدیث کو غریب جانتے ہین کئی وجوہ سے اور بہت سی حدیثین جو غریب ہوتی ہین اسلیے کہ مروی نہین ہوتین مگر ایک سندسی جیسے حدیث حماد بن سلمہ کے جو مروی ہے ابی العشراء سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے کہا کہ عرض کی مینے یا رسول اللہ کیا ذبح نہین ہوا ہے مگر حلق اور لبہ مین سو فرمایا آپنے اگر تو بھونک دے اُسکی ران مین تو کافی ہے سو یہ حدیث ایسی ہے کہ متفرد ہوئے اُسکے ساتھ حماد بن سلمہ ابی العشراء سے روایت کرنی مین اور ابی العشراء کی کوئی حدیث معلوم نہین ہوتی سوا اِسکے اور یہ حدیث مشہور جو ہوئی علماکے نزدیک تو حماد بن سلمہ کے روایت سی کہ نہین جانتے ہم اسکو مگر انہین کے روایت سے یعنے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اماموں مین سے کوئی حدیث ایک ہی شخص روایت کرتا ہے اور معلوم نہین ہوتی وہ مگر اُسکی روایت سے پھر اُس شخص سے بہت لوگ روایت کرتے ہین اور وہ مشہور ہو جاتی ہے جیسے روایت عبداللہ بن دینار کے کہ روایت کی اُنہوں نے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع سی ولا کے اور اُسکی ہبہ سے اور نہین معلوم ہوتی یہ مگر عبداللہ بن دینار کے روایت سے اگرچہ اُنسے بہت لوگوں نے روایت کی ہے جیسے عبیداللہ بن عمر اور شعبہ اور سفیان ثوری اور مالک بن انس نی اور اُنکے سوا اور کئی اماموں نے اور روایت کی یحیی بن سلیم نے یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے سو وہم کیا اسمین یحیی بن سلیم نے اور صحیح یہی ہے کہ وہ مروی ہے عبیداللہ بن عمر سے وہ روایت کرتے ہین عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر سے ایسی ہے روایت کی عبدالوہاب ثقفی اور عبداللہ بن نمیر نے عبیداللہ بن عمر سے اُنہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے اور روایت کی مؤمل نے یہ حدیث شعبہ سے تو شعبہ نے کہا بیشک مین آرزو رکھتا ہوں کہ اگر عبداللہ بن دینار نے مجھے اجازت دی تو مین کھڑا ہو کر اُسکے سر مین بوسہ لوں **کہا ابو عیسی** نی اور اکثر حدیثین اسلیئے غریب سمجھی جاتی ہین کہ اُنمین کچھ زیادت ہوتی ہے یعنے ایسی زیادت جو ثقات سے مروی نہین اور وہ زیادت صحیح جب ہوتی ہے کہ ایسے شخص سے مروی ہو جسکے حافظہ پر اعتماد کیا جاتا ہو یعنے اُسوقت قابل قبول ہے جیسے کہ روایت کی مالک بن انس نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے کہ مقرر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر رمضان سے ہر آزاد اور غلام اور مرد اور عورت پر جو مسلمانوں سے ہو ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے کہا اور زیادہ کیا مالک نے اس حدیث مین لفظ من المسلمین کا یعنے جو مسلمانوں سے ہو اور روایت کی ایوب سختیانی اور عبیداللہ بن عمر اور کئی اماموں نے حدیث کے اس حدیث کو نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے اور نہین ذکر کیا اُسمین لفظ من المسلمین کا اور روایت کی بعضوں نے نافع سی مثل روایت مالک کے مگر وہ ایسے لوگ ہین کہ اُنکے حافظہ پر اعتماد نہین کیا جاتا اور تمسک کیا ہے کئی اماموں نے مالک کے حدیث سی اور احتجاج کیا ہے اُس سے اُنہین مین ہین امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کہ دونوں نے کہا جب کسی پاس غلام ایسے ہوں جو مسلمان نہین تو اُنکی طرف سے صدقہ فطر نہ دے اور استدلال کیا اُنہوں نے امام مالک کے اِسی روایت سے غرض جب زیادت ایسے حافظ کی طرف سے ہو جسکے حفظ پر اعتماد کیا جاتا ہو تو وہ زیادت مقبول ہے اور کتنی حدیثین ایسی ہین کہ کئی سندوں سے مروی ہوئین اور ایک اسناد سے غریب سمجھی جاتی ہین جیسے کہ یہ روایت **روایت** کی ہمسے ابو کریب نے اور ابو ہشام اور ابو السائب اور حسین بن اسود نے چاروں نے کہا روایت کی ہمسے ابو اسامہ نے اُنہوں نے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے اُنہوں نے اپنے دادا ابی بردہ سے اُنہوں نے ابی موسی سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کافر کھاتا ہے سات آنتوں مین اور مومن کھاتا ہے ایک آنت مین یہ حدیث غریب ہے اس سند سے من قبل اسناد اور یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے مروی ہے اور صرف ابی موسی کے روایت سے غریب سمجھی جاتی ہے چنانچہ پوچھا مینے محمود بن غیلان سے حال اِس حدیث کا تو اُنہوں نے کہا وہ روایت ہے ابو کریب کے ابو اسامہ سے اور پوچھا مینے محمد بن اسمعیل بخاری سے

حال اسکا تو انہون نے یہی یہی کہا کہ یہ حدیث ابو کریب کے جو مروی ہے ابی اسامہ سی اور نہین جانتے ہم اسکو مگر ابی کریب کے روایت سے سو مین نے کہا مجہسے کئی شخصون نے روایت کیہ ہی کہ سب ابو اسامہ سی راوی ہین سو وہ تعجب کرنے لگے اور کہا کہ مین نہین جانتا کسیکو کہ روایت کے ہو سوا ابی کریب کے اور کہا محمد بن اسمٰعیل بخاری نے کہ مین گمان کرتا ہون کہ ابو کریب نے یہ حدیث ابو اسامہ سے مذاکرہ مین یعنے بغیر روایت دینے کے اور کسی بحث مین سنے ۔ ۔ ۔ یہہ بہی روایت ہے کہ روایت کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد اور کئی لوگون نے شبابہ بن سوار سے انہون نے شعبہ سی انہون نے بکیر بن عطا سے انہون نے عبد الرحمٰن بن یعمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دُبّا اور مُزَفَّت کے استعمال سے یہ حدیث غریب ہے اسناد کیطرف سے اسلئے کہ ہم کسیکو نہین جانتے کہ شعبہ سی ایسی روایت کرتا ہو سوا شبابہ کے اور مروی ہوئی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندون سے کہ آپنے منع فرمایا نبیذ بنانے سے دُبّا اور مُزَفَّت مین اور حدیث شبابہ کے اسی لئے غریب سمجہی جاتی ہے کہ اکیلے انہین نے روایت کیہ ہے شعبہ سے اور روایت کیہ شعبہ نے اور سفیان ثوری نے اسی اسنادسی بکیر بن عطا سی انہون نے عبد الرحمٰن بن یعمر سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا الحج عرفۃ یعنے حج وقوف عرفات کا نام ہے سو یہ حدیث معروف صحیح ہے محدثین کے نزدیک اس اسنادسی **روایت** کی ہمسے محمد بن بشار نے انہون نے معاذ بن ہشام سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا یحییٰ نے کہ انہون نے سنا ابو ہریرہؓ سے کہ کہتے تہے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ساتہ جاوے جنازہ کے اور نماز پڑہے اسپر اسکو ایک قیراط ہے یعنے ثواب اور جو اسکے ساتہ رہے یہانتک کہ فراغت کیجاوے اسکی کام سے سو اسکو دو قیراط ہین لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ دو قیراط کتنے ہین آپنے فرمایا چہوٹا انمین کا مثل اُحُد کے ہے **روایت** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے انہون نے مروان بن محمد سے انہون نے معاویہ بن سلام سے انہون نے یحییٰ بن ابی کثیر سی انہون نے ابو مزاحم سے کہ سنا انہون نے ابو ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ساتہ جاوے جنازہ کے اسکو ایک قیراط ہے پہر ذکر کی حدیث مانند اسکے معنون مین کہا عبد اللہ نے اور خبر دی ہمکو مروان نے معاویہ بن سلام سے کہ کہا یحییٰ نے روایت کی مجہسے ابو سعید مولی المہری نے حمزہ سی جو بیٹے ہین سفینہ کے انہون نے سائب سے کہ سنا انہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اسکے کہا مین نے ابی محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن سے کہ تمہاری وہ کونسی حدیث ہی جسکو محدثین نے غریب سمجہا ہے اور تمنے باسناد سائب بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیہ ہے سو انہون نے یہی حدیث مجہسے بیان کی اور سنا مین نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ روایت کرتے تہے یہ حدیث عبد اللہ بن عبد الرحمٰن سے **کہا ابو عیسےٰ** نے اور یہ حدیث مروی ہوئی کئی سندون سے بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور غریب سمجہی جاتی ہے یہ حدیث فقط اسناد کے راہ سے یعنے سائب کے روایت ہے کہ وہ حضرت عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین **روایت** کی ہمسے ابو حفص عمرو بن علی نے انہون نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہون نے مغیرہ بن ابی قرۃ السدوسی سی کہا انہون نے سنا مین نے انس بن مالک سے کہتے تہے کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ مین اونٹ کا زانو باندہکر اللہ پر بہروسا کرون یا بے زانو باندہے بہروسا کردن فرمایا آپنے زانو باندہ اسکا اور بہروسا کر کہا عمرو بن علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے یہ حدیث میرے نزدیک منکر ہے **کہا ابو عیسیٰ** نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہین جانتے ہم اسکو انس بن مالک کے روایت سے مگر اسی اسنادسی اور مروی ہوئی عمرو بن اُمیہ ضمری سی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور ہمنے اس کتاب مین رعایت اختصار کی رکہے اسلئے کہ امید ہے ہماری اس سے نفع کے اور مانگتے ہین ہم اللہ سے کہ نفع دے اسکے مضمون سے اور اسکو ہماری نجات و فلاح کی حجت ٹہرادے اپنے رحمت سے اور اسکو وبال نہ ٹہرادے ہمارے اوپر اپنے رحمت سے یہ آخر ہے کتاب کا اور سب تعریف ہے اللہ کو اکیلا ہے وہ جیسے اسنے انعام و افضال کئے اور صلوۃ وسلام ہو جیو اسکا سید المرسلین امتی پر اور انکے اصحاب و آل پر اور کافی ہے ہمکو اللہ اور کیا اچہا کام بنانیوالا ہے اور نہین طاقت گناہ سے بچنے کی اور نہ قوت عبادت کرنیکی مگر اللہ کیطرف سے جو بلند ہے اور سب سے بڑا اور اسیکو تعریف ہے پوری اور نبی اور انکے آل و اصحاب پر افضل صلوۃ اور ازکی سلام اور سب تعریف اللہ کو ہے جو رب ہے تمام جہانونکا

تمت

(اس کتاب کی رجسٹری حسب ضابطہ ہوئی ہے کوئی چہاپ نہین سکتا)

بمطبع مرتضوی جو دہلی واقع کوچہ چیلان باہتمام حافظ عزیز الدین مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صحت نامہ جلد ثانی جائزۃ الشعوذی ترجمہ ترمذی بزبان اردو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲۰	مر	مردی	۳۰	۱۳	مضرف	مصرف	۶۵	۶	روکنا	رد کرنا
۲	۲	بلید	عبید	〃	۱۴	مضرف	مصرف	۷۰	۱	کیطرف	طرف
〃	۱۷	درندے سے	درندی کو	〃	۵	او مدے	اور ہدیے	〃	۱	اوردارث	دارث
〃	۷	مجمثہ سے	مجثمہ کو	۳۱	۲۹	سید	سعید	۷۰	۱۶	ال	مال
۶	۱۸	گدہون سے	گدہون کو	۳۲	۰	ثوربن یزیدنی	ثوربن زیدنی	〃	۲۳	فَاِنَّ	فَاِنْ
〃	〃	چیز بہاڑ	جیر بہاڑ	۷	۳	یَکتُبُ	یُکتَبُ	۷۲	۱۴	الجراجات	الجراحات
۷	۲۰	سیاربہ	ساریہ	〃	۱۱	یَکتُبُ	یُکتَبُ	〃	۱۸	جسنے	جسے
〃	۲۸	المکلب	المکلب	۳۴	۲۳	باطل	باطل پر	۷۵	۱	عقوبت زجر	عقوبت وزجرو
۳	۱	سو	سوا	۳۶	۲۷	زاذ	زار	۷۸	۲۳	زمین	زمین مین
〃	۲	غیر محدود	غیر محدد	۳۷	۲	او	اور	۷۹	۲	وایت	روایت
〃	۱۹	رہر	زہری	〃	۱۲	یر	پر	۸۱	۲	سونا	سونے
〃	۲۹	تمہارکی	تمہارے	۴۲	۱۱	خسیہ	حسیہ	۸۲	۵	فَنَ	فَمَنْ
۴	۳۰	اوخمرو	وخمرو	〃	۲۷	ام مدر	ام منذر	۸۴	۲۲	معروف کر	معروف کرد
۵	۱۸	کوڑی	کوڑہی	۴۶	۱۲	جہٹکارا	چھٹکارا	۸۵	۲	لوگونمین سے یعنے	لوگونمین سے باہم مین آپنی فرمایا پچاس آدمیونکا تم مین سے یعنے
۹	۱۶	بلحم	بلحم	۴۹	۱۴	نظر مین	نظر کے				
〃	۱۷	الزَّدَاعَ	الوَدَاعُ	〃	۲۴	پہونچتا	پونہچا				
〃	۱۸	بن حیان	بن حبان	۵۱	۵	غیرسی	عنبر	۸۶	۵	اسفلہا	اسفلہا یصعدون
۱۹	۱۹	الرجان	ابوحیان	〃	۲۶	کہاہی کہ کماۃ	کہا کہ کماۃ	〃	۶	اسفلہا یصعدون	اسفلہا
۱۷	۴	خریر	حریر	۵۳	۲۵	اعاذنا	اعاذنا	۸۷	۲۰	اخذُ	اُخِذُ
〃	۱۳	انی البرزی	ابی البرزی	۵۵	۲۲	غسل	عَسَل	〃	〃	یُحَوِّفُونَہٗ	یُخَوِّفُونَہٗ
۲۰	۱۹	ہین	ہے	۵۶	۹	دسلم	وسلم کے	۹۰	۱۲	رات اپنی	رات
۲۲	۹	قرائب	قرابت	۶۰	۲۰	فاقفت	فاقفت	〃	۲۷	گناہون کے	گناہونکی طرف
۲۳	۲۷	اللہ	اللہ اور	۶۴	۸	سے جدہ	جدہ سے	۹۱	۱۰	رنگ مین	رنگ اٹہمین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۱	۱۸	بازنکلیگا	بازنکلیگا	۱۲۰	۲۹	زراذہ	زیادہ	۱۲۷	۲۹	پس تقوی	پس تقوی کو
″	۲۲	کمم	حکم	۱۲۱	۸	موتت	معرفت	۱۲۸	۱۲	درقہ	حال ورقہ
۹۳	۷	بربہ	بربر	″	۲۰	منکررا	منکرکا	″	۱۷	نکالیگی	نکالیگی
″	۱۱	فردیتا ہے	فرما دیتا ہے	″	۲۱	مسجدون	مسجدون کو	۱۲۹	۲۶	بچپا ہے	بجنا ہے
″	۲۷	اماج	اپاج	″	۲۳	عورتونکا سیات	عورتون کا سیات	۱۳۱	۵	تعالی	تعالی کا
۹۴	۱۳	نقص	نقض	″	″	عاریات کا سر	عاریات کا کہ سر	″	۷	تعالی	تعالی کا
۹۵	۱۷	کفر و شرک	کفر شرک	″	۲۶	میزون	منبرون	″	۱۵	وغیرہ ذلک	وغیر ذلک
″	۲۷	تلقوفی	تلقونی	۱۲۲	۳	حکم بجا پجاوے	حکم بیجا جاوے	۱۳۲	۳	مشروط شرطین	شرطین
۹۷	۱۱	غصب	غضب	″	۶	اورکون	اور رکون	۱۳۴	۱	ماخور	ماخوذ
″	۱۷	کے دادا	بہر کے دادا	″	۲۱	تعبیر ہای تعبیر	بہ تعبیر یا بی تعبیر	″	۲۶	کرتا	کرنا
۱۰۰	۸	اسی لئے	اسی کے لئے	″	۲۳	یقظہ مین ادر ادراکات	یقظہ مین اور ادراکات	″	۲۷	قیامت کے	قیامت کا
۱۰۱	۱۹	ترک کرو ترک کرو	ترک کرو ترک کو	۱۲۳	۶	غمگین کرتا ہے	غمگین کرتا ہے	۱۳۶	۱۳	جریفا	خریفا
″	۲۷	عتق ۃ	عنق ۃ	″	۱۳	چہوٹا ہوتا ہے	چہوٹا ہوتا ہے	″	۱۶	فرماتے تہے کہ	فرماتے تہے
″	۲۸	رحجاز	نار حجاز	″	۱۴	یعنے خواب اسکا	+	۱۳۷	۶	ر	وہ
۱۰۳	۷	سعر	معز	۱۲۴	۲	اسباکی اسکی	اسکی با ثمات کی	″	۱۸	لذیذ	لذیذ
″	۹	محو	حجو	″	″	لارت	ولایت	″	۲۱	بقای	لقای
″	۱۲	صیحم	صحیح ہے	″	۱۰	اشارہ	اشارہ ہے	۱۳۸	۶	زیاضت	ریاضت
″	۱۶	بجیبہ پرست	پنجہ پرست	۱۲۵	۲	عالم ملکوت	عالم ملکوت کا	″	۲۵	بات یہ	بات
۱۰۹	۱۴	کرہان	کوہان	″	۲۶	چہوٹ	جہوٹ	″	۲۹	اللہ تعالے	اللہ تعالے کا
۱۱۳	۹	کہا تہے	کہاتے تہے	″	۳	موافق اسکی ہجرت	موفق ہجرت	۱۴۰	۲۸	بچہوڑا	بچہوڑا
″	۲۰	مان باپ	باپ	۱۲۶	۱۵	اور یہ مرد پیر ایسا ہے	اور یہ گویا چڑیا	۱۴۱	۱۲	بڑجانا	بڑہ جانا
۱۱۴	۲۴	برائی اس چیز کے	برائی سی اس چیز کے			جیسے کسی سیر پر چڑیا کے	پیر پر ہے	۱۴۱	۲۱	چشم کور دنیادار	ایک چشم کور دنیا دار
۱۱۷	۲۰	ترکہی جاوے	نرکہی جاوے	″	۱۸	اور وہ مرد پیر بمنزلہ	اور وہ گویا پرندہ	″	۲۲	اب	رب
۱۱۸	۲۰	قاتلان عثمان کے	قاتلان عثمان کہ			ایک پرندہ کے ہے	کے پیر پر ہے	۱۴۲	۲۵	زمانہ مبارک	زمانہ مبارک مین
″	۲۲	لشکرد مین	لشکرون مین	″	۲۰	خواب بمنزلہ ایک	خواب پرندہ کے	۱۴۶	۱۷	وَهَذَا	وَهَذَا
۱۲۰	۸	قبض	قیض			پرندہ کے ہے	پیر پر ہے -	″	۱۹	ضَلَّ	ضَلَّ

″											
۱۷۱	۶										
۱۷۲	۷	ابی ہریرہ	ابی ہریرۃ								
″	۱۴	خَظّ	خَطّ	۲۱۱	۸	ڈالو				ں	
۱۷۵	۱	سوئین	سومین	″	۱۵	عمودی	عمود	۲۵۲	۵	بندلالونگا	بندلونگا
″	۲۳	وسلم	وسلم نے	۲۱۲	۱۴	جومنبر ہمارے نار کا	جومنبر بصریکا	″	۱۴	آدمی جہانکا	آدمی نے جہانکا
۱۷۷	۲۹	کسکو	کیسکو	″	۲۲	الربدہ	الربذۃ	۲۵۹	۲۱	کیطرنسے بہے	کیطرنسے ہے
۱۸۲	۲۵	لگواتے تہے	لگوائی تہی	″	″	وَالرَّبَذَۃُ	وَالرَّبَذَ تو	۲۶۰	۱۶	رایت	روایت
۱۸۳	۹	وہ کپڑا سی سے	اس کپڑے سی سے	۲۱۳	۱۶	نکلجاوینگے	نکلجادینگے	۲۶۳	۱۹	نبصرانہ	نبصرانہ
۱۸۷	۲۰	اشارہ کرنے سبہی	اشارہ کرنے سی سبہی	۲۱۹	۳	ہوجاوین	ہوجاوینگے	۲۶۲	۲۳	وغیرذلک	وغیرذلک
۱۸۸	۱	صلوۃ کو	صلوۃ و	۲۲۴	۲۶	سعر	سعیر	″	۲۸	خفی	خفیٓ
۱۸۹	۱۹	جان	جان	۲۲۵	۱	ان لا اقدلہ	ان لا قدر	″	۲۹	ظاہر	ظاہر ہو
″	۲۴	وَاُطْلِقُهَا	اَوْاُطْلِقُهَا	۲۲۷	۳	افعوال	افعال	۲۶۶	۱۴	مہاجرین	مہاجرین
۱۸۹	۲۹	یادکیا تنہے رسول	یادکیا تنہے رسول	۲۲۱	۱۲	بڑھے	بڑھتے	۲۶۷	۲۲	وسلم پاس	وسلمکے پاس
۱۹۰	۵	قاکہہ	فاکہۃ	″	۱۳	آخرت کو	آخرت	۲۶۸	۱	چلنے سے	چلنے کا

								٢٠	١٦	کتنے منافق	کسی منافق مرجاوے
		ں	بوں ں			ربا ہے	ہو جاتا تھا	″	١٨	فتال	فقال
٢٩٤	٢٠	ثوامرالی	ثوامرلی	″	٢٦	نصلون	یصلون	″	١٩	کھی الله	نھی الله
″	٢١	ولوقبضۃٌ	ولوقبضۃٌ	٣١٦	١	صخان	ضخان	٣٣٩	٢٦	غروه	غزوه
″	″	قبضہ بقی	قبضۃٍ یقی	″	٢	اداکرے	اداکرن	٣٤٠	١	قصہ نسا	قصہ لمبا
″	٢٣	بقی بہ	یقی بہ	٣١٨	٢٢	ماصنعت	ناصنعت	″	٩	ندی ہے	ندی
٢٩٧	٢٨	اور اعتمر	او اعتمر	٣١٩	١٣	بہی	یہی	″	٢١	چہوٹی	جہوٹی
٢٩٨	٩	خوشی	خوشی سے	″	″	اپنی تلوار تک	اپنی تک	٣٤١	٢٤	فرمایا	حکم فرمایا
٢٩٩	٦	شیئا کم	شیئا لم	٣٢٢	٢٩	یخفس	یخفض	٣٤١	٩	مسابقون	مسلمانون
″	٧	کہاے	کہاتے	٣٢٤	٢٤	عس	عمر	٣٤٢	١٢	کہوئنین	کرونمین
٣٠٢	٢٨	بعصاۃُ	بعصاہُ	٣٢٥	١	کہازرا	کہابرابر	٣٤٣	٤	راوایت	روایت
٣٠٣	٤	اور بعضی لوگ لاتے	اور بعضی لوگ گہی لاتی تہے	″	١٨	اوُ شَکّ	اوُ شَکَ	″	٧	ثابث	ثابت
		تہے دو گہی	ایک گہیا کوئی دو	″	٢٣	لا یصُرکم	لا یَضُرکم	″	١٠	ہرجاتب	ہرجانب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۵۰											
؍	۲۷	اعجاب									
″	۸	اعجاب	،								
۳۵۱	۱	سب	جب		۱۳	سب					
؍	۲	قال قالت	قال قلت			کی روایت ہے	کی روایت ہے اور		–		اقرار سے
؍	۷	انہا	انہار				روایت کے احمد بن	۳۹۷	۲	پہر لینا	پہر لینا
؍	۸	مستولات	مسئولات				حنبل نے عبدالرحمن	؍	۷	جو حد	جنہوں نے حد
؍	۹	معول	مغول				بن غزوان سے یہ	″	۲۵	جیت اللہ	ہیبت اللہ
۳۵۰	۲	لنا ہم	لنسألنھم				حدیث	۴۰۰	۸	غمہ	غصہ
؍	۱۵	سے دونے	کے دوسے	۳۶۴	۲۹	اور انکو کے	اور انکو عرش کے	″	۲۳	دروازے	دروازی سے
۳۵۲	۳	وغیرہ ذلک	وغیر ذلک	۳۶۵	۷	قبور کے جیسے	قبور کے میلے	۴۰۱	۱۰	لوگون	لوگون نے
؍	۷	علیہ	علیہ	″	۲۲	نہایۃ	لنہایۃ	۴۰۳	۲۴	پہاڑ کے	پہاڑ سے
۲۵۱	۳	اللھم ائتنا بھذا	اللھم ائتنا	۳۶۷	۲	کبڑون	کپڑون	۴۰۴	۵	لیجیے	کیجیے
؍	۱۵	ابوہر	ابوہریرہ	۳۶۹	۴	ضاق	عناق	″	۷	ابوعیسے	ابوعیسے نے
؍	۲۱	تین سو	تین سو ساٹھہ	۳۷۰	۱۵	امرو	امری	۴۰۵	۱۸	وافد عاہ	وافد عاد
؍	۱۲	جہیر	جہہڑی	۳۷۱	۹	فانتھرتھا	فانتھرتھا	۴۰۶	۱۸	کافرون کے ثبات	کافرونکی علونکا ثبات